اظہار نامہ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام
علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد رہروان دین مصطفوی
و پیروان ملت نبوی پر مخفی نرہے کہ جناب مجمع فضل و کمال
سر دفتر کاملین اکمل المفسرین و محدثین قدوۃ السالکین
و زبدۃ العارفین شیخ المشائخین الواصل باللہ الصمد
حضرت مولانا شاہ رؤف احمد صاحب نقشبندی
نور اللہ مرقدہ کی تصنیف کی ہوئی
کتاب رفیق القرآن بدیع البیان
عینی القرآن تفسیر مجددی المعروف رؤفی واسطے مشہور ہونے
اور فیض پانے عوام الناس کے جناب فیضمآب رفیع
الدرجات سراپا حسنات امیدگاہ امیدواران وکامروائی محتاجان
ناخدا محمد سعید صاحب [illegible] ہے مرحوم و مغفور کو بحین حیات اپنی کے تولیت
دی لیکن بسبب عدم الفرصت کے غیر مطبوع رہی اور اکثر شائقین انکے فیض سے
بے بہرہ رہے مگر دو نسخے اسمیں سے بصد شدت نقل کئے گئے تھے سوا خلف مرحوم مذکور
جناب معلی القاب [illegible] مروت و سخاوت دریائے لطف و عطا میاں محمد حسین
صاحب نے [illegible] رجسٹری گورنمنٹ سنہ [illegible] عیسوی اس احقر اضعف
عباد اللہ [illegible] الطلاب محمد صالح کو اجازت چھاپنے کی دی
اسپر سے [illegible] کتاب معصوف کو قالب طبع میں لایا اب جملہ منتسبین سے
التماس ہے کہ کوئی شخص اس کتاب کو تا بنیاد قالب الطبع میں نہ لاوے والا موافق قانون
مروجہ کے اسکی چھپی کتاب سرکار میں ضبط کی جاویگی والسلام
بتاریخ دوازدہم رجب المرجب سنہ [illegible] ہجری مقدسہ معلی مطابق تاریخ بستم مارچ سنہ [illegible] عیسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا لکھنی ہی کلک دُرفشان   ہمیں سر اُتارا جب

تو سمین گرچہ از بس نارسا ہی   ولے یہاں عجز

یہی سچ ہی کہ اپنا وہ خدا ہی   ثنا سے بھی جو برتر

گمان سے وہم سے ادراک سے دور   کہ ہی وہ پاک ذات

جو کچھ خوبی ہی سو ہی اسمین موجود   ہوئی ہی ایک کل

بنایا جسنے صحرا سے عدم کو   بنایا جسنے ہی

دکھائی نیستی سے ہمکو ہستی   بنائی سب بلندی

شمار انعام کا اُسکے کرین کیا   کئے احسان

دیا فہم و ذکا پھر اُسنے ہمکو   دیا ذہن رسا پھر

ہوا و ابر و ارض و چرخ و کوکب   ہمارے واسطے

کیا بینا توانا اور شنوا   عطا کی پھر زبان
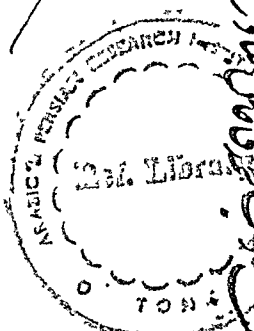
بنایا دن کو مہر اور رات کو ماہ   عجب اللہ ہی

ہوا پھر فرض شکر اسکا کرین ہم   جبین اسکی رضا

رب یسر ولا تعسر

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْن
وے کیا جانتے تھے ہم کہ کیا ہے
رضا کس میں ہے اور کیا رضا ہے
پیمبر اُسنے بھیجے تا کہ تعلیم
کریں طور ادائے شکر و تعظیم
اوامر اور نواہی سب بتائے
زبانِ انبیا سے کل جتائے
پس کل انبیا سردار سب کے
کئے سید اکہ ہیں محبوب رب کے
نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
محمد شمعِ ایوانِ نبوت
محمد مشعلِ بزمِ فتوت
محمد آفتابِ مشرقِ نور
محمد ماہتابِ مطلعِ سور
محمد مظہرِ سرِ الٰہی
محمد کانِ نورِ لاتناہی
محمد باعثِ تخلیقِ عالم
محمد مفخرِ حوا و آدم
محمد رحمۃ للعالمین ہیں
بروزِ دین شفیعِ مذنبیں ہیں
نہوتے وہ تو کل عالم نہوتا
کبھی تخمِ ظہور اللہ نہوتا
صلوٰۃ بیحد و تسلیم بے عد
انھوں کی روح پر نازل ہو سرمد
پھر انکی آل اور اصحاب پر ہو
اور انکی پیروی کرتے ہیں جو جو
تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْن

مناجات بجناب باری عزاسمہ ٭ خداوندا بحق فخر افلاک ٭ محمد سرور دین شاہ لولاک ٭ بحق آل و اصحاب پیمبر ٭ بحق
یار و احباب پیمبر ٭ بحق حضرت ابوبکر صدیق ٭ کہ تھے وہ کاشف اسرار تحقیق ٭ بحق حضرت فاروق اعدل ٭ زواج
مین وہ سیر الحمل ٭ بحق حضرت عثمان ذی علم ٭ کہ تھے کان حیا و منبع حلم ٭ بحق شاہ مردان ولایت ٭ علی کرار سیدا
شجاعت ٭ بحق حضرت خاتون جنت ٭ نگین خانۂ مہر نبوت ٭ بحق آن امامین ہمامین ٭ کرمین سعیدین شہید
مجھے عشق اپنا دے اے پیمبر والی ٭ رکھ میناے دل اس مئی سے خالی ٭ تجلی کر کے سب تن من جلا دے ٭ دکھانا ہی جو
اچھی دکھا دے ٭ بس ای رافت ادب کر پیش محبوب ٭ بہت گستاخ ہونا بھی نہین خوب ٭ تمناے دلی وہ جا
تیرا سب مدعا پہچانتا ہی ٭ الہا ملکا بادشاہا پروردگارا بندۂ گنہگار شرمسار بد اطوار نابکار رؤف احمد بن شعور
بن محمد شرف بن رضی الدین بن زین العابدین بن محمد یحیی بن مجدد الف ثانی ٭ وہ عمل رکھتا ہی کہ قابل مقبول تیری
اور نہ وہ فضل رکھتا ہی کہ جس سے رہائی دن حساب کی ہو جو فعل ہی اسکا موجب ندامت کا ہی اور جو کام ہی سبب ملامت
اسکا بد تر از بد ہی اور بد کا کیا عرض کرون کہ خود بخود رد ہی جو عبادت ہی بے حضور ہی اور جو عادت ہی قبولیت سے
بے کہ جس مین سجدہ و نیاز ہو اور نہ وہ روزہ ہی کہ جس سے دروازہ قرب کا باز ہو عرض سر سے پانو تک خطا در خطا ہی
کرون کہ برائیون کا ایک پتلا ہی مگر تو نے ارشاد فرمایا ہی کہ ورحمتی وسعت کل شیء اگر و شئ
والا عزیق لجہ ماتم ہی ای رحیم اگرچہ منتظر گناہان شایان عتاب ہی اور قابل رد درگاہ لیکن امید رحمت
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ای غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ممکنات مین بابن گناہگاری نہین پیدا ہوا [illegible]
مغفرت ہی کہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اللہم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ار[illegible] عملی
معاملہ اُس سے ساتھ فضل کے کر کہ رہائی ہو نہ عدل کا کام فرما کہ تباہی ہو ہیبت الہی گرچہ [illegible]
ولے تیرا ای ہر دم فضل درکار ٭ ای قادر مطلق اور ای عالم برحق علم دے کہ فہم معانی کلام [illegible] اور قدرت
دے کہ زبان ہندی مین لکھون ساتھ تقریر دلکشا کے اور تحریر جان فزا کے اسی [illegible] الہی مجھکو دے
قرآن کا فہم ٭ ولے وہ فہم جو ہو خالی از وہم ٭ غلط معنی نہو تحریر مجھ سے ٭ تیری مرضی [illegible] سے ٭ بیان
معانی ہو کے غواص ٭ نکالون در کرون تقریر رقاص ٭ اگرچہ ہی سخن مواج بھی خوب ٭ ولے [illegible] اور اسلوب
الہی وہ معانی مجھ سے تحریر ہون کہ جو تیری جناب مین مقبول مین اور وہ موجب نجات کے ہون [illegible] مین اور قبر مین اور
حشر مین اور نشر مین اور واسطے تیسیر امور دنیا و آخرت ہون اور سبب رستگاری فتن قیامت [illegible] نور قلبی بغیر [illegible]
واشرح صدری بحرمۃ الفرقان خداوندا عطا کر سلامت ایمان بقائے ایمان لقا [illegible] دوام عافیت دنیا و آ[illegible]
مین مجھے اور سب مسلمانون کو آمین برحمتک یا ارحم الراحمین سمجھ لیجئے کہ اس تفسیر [illegible] مسطور ہونگی انشا
تعالی کتب تفاسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہین کہین مسائل [illegible] ائمہ شریفہ کے کت

فقیہ معتبرہ سے مذکور ہوئیگی کہین دخل اپنی ذہن فہم کا نہوگا مگر اسقدر کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ مین بیان کرنا اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ البتہ اپنے ہی طبع ناقص سے موزون بنانا ہوگا کوئی شعر ہندی کسی شاعر کا کہین نہ لایا جاویگا اور مقام تصوف مین کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاویگا اور بعضی جا موافق اپنی فہمید کے بھی بیان ہوگا اور جس جس کتاب سے کہ معانی منقول ہونگی وہان نام بھی اُس کتاب کا اگر مقام مشکل ہوگا تو لکھا جاویگا اور اگر سہل ہوگا تو ترک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ خدا کے شر شیطان راندے ہوئے کے سے ہر چند اعوذ کلام اللہ سے نہین ہے لیکن واسطے موافقت فرمان رب العزت کے کہ ارشاد کیا ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ چاہیے ہر ایک قاری کو کہ جب قرآن شریف پڑھے ابتدا ساتھ اعوذ کے کرے اور الفاظ مین اعوذ کے نزدیک قرات کی بھی بہت اختلاف ہے ائمہ بخارا نے یہی قراۃ امام عاصم کی اختیار کی ہے کہ مسطور ہوئی بحر مواج مین روایت لکھی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انھون نے ایک روز مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین ابتدا قرات قرآن الفاظ اعوذ کے باین عبارت پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور شیطان ماخوذ ہے شَطَنَ يَشْطُنُ سے ایجی بَعُدَ بُعْدًا اور ابلیس کو شیطان کہتے ہین واسطے بعد اسکی کے رحمت الٰہی سے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان مشتق ہے شاط سے شیطان بمعنی هَلَكَ هَلَاكًا سورۃ فاتحہ مکی ہے اور اسمین سات آیتین اور پچیس کلمے اور ایکسو تیتیس حرف ہین فضیلت اسکی بہت ہے

سورة الفاتحة مكية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي سبع اٰيٰت

شروع کرتا ہون مین اس کتاب کو ساتھ نام خدا کے کہ روزی دینیوالا ہے ہژدہ ہزار عالم کو ایمان لاوین یا نہ لاوین اور بخشنے والا ہے مسلمانون کو دن قیامت کے نہ کافرون کو رحمٰن اور رحیم دونو نام مشتق ہین صفت رحمت سے لیکن رحمٰن بلیغ تر ہے رحیم سے کہ زیادتی لفظ کی چاہتی ہے زیادتی معنون کو اور رحمٰن نہ چاہیئے کہ کسی اور کا نام رکھین بندون مین سے بخلاف رحیم کے کہ جائز ہے رکھنا چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے خود بیچ صفت پیغمبر کے فرمایا ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور بسم اللہ مین اختلاف ہے آیۃ مقرر کلام اللہ کی ہے ایک جگہہ بیچ سورۃ نمل کے اور ہر سورۃ کے پہلے نہر کا کہ فی یہہ مذہب حضرت امام حنیفہ کا ہے اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک ہر سورۃ کی جزو ہے جس سورۃ کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے گویا ایک آیۃ اس سورۃ کی چھوڑ دی اور امام مالک سے دونو روایتین ہین پس اللہ کہ موصوف ہے ساتھ اُن صفات کاملہ کے کہ رزق دیتا ہے دنیا مین اور بخشتا ہے آخرت مین باین الغایات واجب ہے کہ حمد اسکی کہین اور ہم نہین جانتے تھے کہ کیونکر سرا ہین پس واسطے تعلیم ہمارے کے ارشاد فرمایا کہ یون کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

جمیع حمد ازل سے ابد تک جو صادر ہوں کسی حامد سے بیچ حق کسی محمود کے خاص ہین واسطے اللہ کے یعنے سب خوبیان
اُسیکو ہین اسواسطے کہ جس کسی مین جو خوبی ہے علم ہے یا حلم ہے امارت یا ثروت ہے شجاعت ہے یا سخاوت ہے
خوب صورتی ہے یا خوش آوازی اور جو صفت نیک ہی کسینے دی ہے اللہ نے دی ہے پس مرجع سب خوبیونکا وہی ہے
اور وجہ سب خوبیان ہونے کی اُسیکو یہہ ہے کہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پالنے والا ہے تمام عالم کا اور پرورش دو قسم ہے
جمالی ہے اور جلالی جمالی وُہ ہے کہ رزق دیا یا لباس پہنایا صحت دی عافیت دی جو چیز جس کسینے چاہی موافق
خواہش اُسکی کے عطا کی اور جلالی یہہ ہے کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض رنج بلا دکھہ درد امور خلاف
طبع کسی کے جو ظاہر ہون اگرچہ یہہ پرورش بحسب ظاہر بندونکو ناخوش آتی ہے لیکن اُنکے حق مین عین صلاح اور
فلاح ہوتی ہے چنانچہ دوا اطبا کی مریض کو کڑوی بدمزہ معلوم ہوتی ہے لیکن اسباب صحت اُسکے ہے یا مارنا
معلم کا لڑکون کو ناگوار ہوتا ہے لیکن اُنھونکے حق مین عین صلاح ہے پس جو کوئی کہ تمام جہان کی پرورش کرے باین
خوبی اُسیکو سزاوار ہے کہ سب خوبیان ہون اور اگر بالفرض اور کوئی ایسا ہو کہ تمام جہانکو تربیت کرے لیکن
یہہ دو صفتین کہان سے لاویگا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وُہ ایسا ہے کہ رحمن ہے یعنے سوال کسیکا رد نہین کرتا جو کوئی جو کچھہ
مانگتا ہے دیتا ہے اگرچہ بحسب ظاہر وقفہ یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور رحیم ہے یعنے جو کوئی نہین سوال
کرتا غصے ہوتا ہے اوپر اُسکے کہ کیون نہین میری جناب مین سوال کرتا مانگ مجھہ سے کہ مین دون پس کون ہے ایسا
کہ پرورش کرے سب مخلوقات کی باین خوبی اور سوال کسیکا رد نکرے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہو نہین ہے ایسا
کوئی مگر وہی ہے پس بالضرورت سب ثنا سب خوبیان سب بھلائیان اُسیکو ہین اور اگر بطور فرض محال مقرر کیجیے
کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہہ سب باتین اُسمین پائی جاتی ہون لیکن ایک صفت ایسی ہے اُسمین کہ ممکن نہین ہے کہ
پائی جائے وُہ کیا ہے کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک ہے قیامت کے دن کا اور کوئی ایسا نہین ہے کہ مالک ہو
اُس دن کا سب کو اپنی اپنی پڑیگی اور سب اپنی اپنی بلامین مبتلا ہونگے ماں باپ بھائی بیٹا ماموں چچا دوست آشنا
امیر فقیر دولتمند کنگال سب کے سب موافق اعمالونکے سراسیمہ ششدر حیران پریشان کھڑے ہونگے کوئی کسیکی مدد
معاونت نکر سکیگا اگرچہ یہان بھی دنیا مین کوئی کسیکو نفع ضرر نہین پہنچا سکتا ہے بغیر حکم اُسکے لیکن بظاہر مین
ایک دوسرے کا آپسمین مدد و معاون ہوتا ہے اور ملکیت کرتا ہے لیتے اپنے ملک کو جتنی جس کسیکو حق تعالی نے عنایت
فرمائی ہے اور اُسدن قیامت کے نکسی کے کچھہ ملک مین ہوگا نہ کوئی کسی چیز پر تصرف کرسکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف
ساتھہ اِن صفات کاملہ کے ہے بادشاہ ہوگا اُسدن کا جو چاہیگا وُہ کریگا کسیکو مجال انحراف کی نہوگی اگر بخشیگا جنت مین
جاوینگے اور اگر نعوذ باللہ منہا عذاب کریگا دوزخ مین جلینگے پس اُسیکی عبادت کی چاہیے اور شریک کسیکو بیچ عبادت کے
نکیا چاہیے اِيَّاكَ نَعْبُدُ خاص تجھہ ہی کو عبادت کرتے ہین ہم وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور خاص تجھہ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم

قاعدہ ہی دنیا مین بھی سلاطینون امراؤنکا کہ جس قدر مدح ثنا صفت بیان کرو اُس قدر خوش ہوتے ہین اور متوجہ
ہو کر سنتے ہین اسیطرح حق تعالی کہ بادشاہ عالم ہی یہان وہانکا حمد اسکی جو کی زیادہ تر خوش ہوا اور متوجہ ہوا
طرف بندے کے پس اس مقام پر چاہیئے کہ بندہ اسکو جو مانگنا ہو مانگے اور دعا کرے کہ وقت قبولیت کا ہی اسیواسطے حق
تعالی نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہدایت کر ہمین راہ سیدھی صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ
ایسی کہ انعام کی ہی تونے اوپر انبیا اور صدیقین کے اور شہدا اور صالحین کے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اُنکی کہ
غضب کیا گیا ہی اوپر اُنکے وَلَا الضَّالِّينَ اور نہ راہ گمراہونکی آمین ایسا ہی ہو جیو خدایا اور بقول حضرت انس رضی اللہ
عنہ یہہ سورہ فاتحہ مکی ہی اور بقول مجاہد مدنی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مکی بھی ہی اور مدنی بھی ہی دو بار نازل ہوئی
ہی اول مکے مین پھر مدینے مین چنانچہ قصہ اِسکا لکھا جاویگا آگے انشاء اللہ تعالی لیکن اس قول پر ایک اعتراض واقع
ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر سورہ فاتحہ دو بار نازل ہوئی ہی تو چاہیئے دو بار لکھین جیسی آیتہ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
موافق نزول کے کتابت مین بھی مکرر مکرر آئی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ ایک آیتہ کا تکرار کتابت مین جب ہی کہ
مقرر نزول اُسکا بحدیث متواتر ثابت ہو چنانچہ آیت فبای الاء مین بخلاف سورہ فاتحہ کہ دوسرے بار نازل ہونا
اسکا بحدیث احاد ثابت ہی اسواسطے دو بارہ نہ لکھا اور اسمین سات آیتین ہین باتفاق اور پچیس کلمے
ہین اور ایکسو تینتیس حروف ہین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی سورہ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت مین آیا ہی
گویا تمام قرآن کی تلاوت کی اور برابر اعداد مسلمانون کے مرد ہون یا زن صدقہ درویش کو دیا اور سبب شان نزول
اس سورہ کا یہہ ہی کہ ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ بعضے یارون کے صحرا سے مکے مین تشریف لے
گئے تھے سات کاروان بھرے ہوئے مال و اسباب کے جانب شام سے آتے تھے آپنے دیکھ کر تمنا کی کہ اے کاش
یہہ دولت مسلمانون کے ہوتی تا اسباب ظاہری اپنا درست کرتے حق تعالی کی طرف سے یہہ سورہ نازل ہوئی اور فرمان ہوا
کہ کافرون کو سات کاروان مال کے دیئے تا تنگی کار دنیا کی کرین تجھے ای مصطفی اور یارونکو تیری سورہ فاتحہ
عنایت فرمائی کہ سات آیتین ہین اور اُن مین بیان توحید ہی اور پرستش اور دعا ہی پھر یہہ آیت نازل کی
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ مت دیکھ تو کہ چشم سے اسباب ظاہری اُنکے کو وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور غم
مت کھا اپنے یارون پر کہ کارساز حقیقی مین ہون اور اِسے سبع المثانی کہتے ہین کہ سات آیتین ہین اور
دو بار نازل ہوئی ہی مثانی مشتق مثنی سے ہی بمعنی دوہا کے اور اگر مشتق ثنا ہی سے کہئے تو بھی سزاوار
ہی کہ متضمن ثنائے الہی کے ہی اور یہہ ام الکتاب ہی جیسی کہ ماں اصل ہوتی ہی اپنے اولاد کی ایسی ہی
یہہ سورہ جامع ہی جمیع علوم قرآن کی اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ

فکانما قرا القرآن کلہ یعنے جسنے پڑھی سورہ فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھہ لیجیے کہ جو کچھہ حمد مدح ثنا
شکر جناب باری کا قرآن شریف مین وارد ہے سب کلمہ الحمد مین مندرج ہے اور تمام اسما اور صفات اور بیان تو
وحدانیت اور ربوبیت اسکا بیچ معنی کلمہ للہ رب العالمین کے موجود ہے اور قرآن مجید مین کہ مذکور ہے تو
فرشتونکا اور پیغمبرونکا اور آدمیونکا اور جنونکا اور ہژدہ ہزار عالم کا اور روزی دینے کا انکے سب معنی کلمہ الرحمن مین ہے
اور ذکر عقوبت اور مغفرت کا معنی کلمہ الرحیم مین ہے اور قرآن مین کہ بیان اسماء قیامت ہے اور احوال اور اوصاف
حشر اور نشر ہے اور مذکور دوزخ کا اور درکات اسکا اور بہشت کا اور درجات اسکا ہے سب معنی کلمہ مالک
یوم الدین مین ہے اور جو قرآن مین عبادت ہے اور خشوع اور خضوع اور گذارنا امر الہی کا اور ڈرنا نہی سے سب معنی
کلمہ ایاک نعبد مین ہین اور جو کچھہ قرآن مین استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور پرہیز گناہ
اور معصیت سے چاہنا حق تعالی سے ہے سب معنے کلمہ وایاک نستعین مین ہین اور جو کچھہ قرآن مین بیان ہدایت کا
اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا اوپر اسلام کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہے سب معنی کلمہ اهدنا الصراط
مین ہین اور جو کچھہ قرآن مین بیان صفت فرشتونکی اور پیغمبرون کی اور صدیقون کی اور صلحاؤنکی ہے سب معنی
کلمہ صراط الذین انعمت علیهم مین ہین اور جو کچھہ قرآن مین ذکر کافرونکا اور مشرکونکا اور یہودونکا اور ترسایونکا اور طرح
طرح کی ملل کافرونکا ہے سب معنی کلمہ غیر المغضوب علیهم مین ہین اور جو کچھہ قرآن مین مذکور مبتدعونکا اور ہوا اور
ہے کہ بہتر ہوا مختلفہ ہین سب معنی کلمہ ولا الضالین مین ہے پس جو کچھہ کہ تمام قرآن مین ہے وہ سب کا سب بطور
اختصار اس سورت مین موجود ہے اور تفسیر اسکی بطور اختصار یون ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ باسم اللہ فهو ابتر یعنی جو کام صاحب عظمت کا
کہ پہلے اسکے بسم اللہ نہ لکھے تو پس وہ کام ناقص اور ناتمام ہوگا معلوم کیجیے کہ مبارکی تمام کامونکی بیچ ذکر نام اسکے
کے ہے پس کسی وقت کسی کام مین اسکو فراموش نکیجیے اور پہلے ہر چیز کے اسیکا نام لیجیے شعر تسبیح تیرے
نام کی ہے ورد دل زار ہے گرچہ دم نزع مین ڈہلکا ہوا منکا ہ تفسیر بحر مواج مین لکھا ہے کہ حق تعالی کے
تین ہزار نام ہین ہزار نام فرشتے جانتے ہین اور ہزار نام انبیا پہچانتے ہین اور ہزار نام کتابین کہ انبیاؤن پر نازل
ہوئے ہین انمین تین سو توریت مین تین سو انجیل مین تین سو زبور مین ننانوے اور نو قرآن مجید مین بعلم مومنان اور ایک مکنون ہے کہ
بعلم خدا مقرون ہے اور بسم اللہ مین کہ تین اسم ہین اللہ رحمن رحیم بمنزلہ تین ہزار اسما کے ہین ایک
ایک نام مین ثواب ایک ایک ہزار اسما کا ہے جس کسینے ان تین اسمون سے حق تعالی کو یاد کیا گویا کہ ان تین ہزار
اسمائے یاد کیا اور درۃ النظم مین نقل کی ہے کہ جس کسینے ایکبار بسم اللہ صدق دل سے پڑھی حق تعالی بعوض

ہر حرف کے چار ہزار نیکی اسکے نامہ اعمال مین لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کریگا بعضے اکابر سے منقول ہے کہ جو کوئی بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کر کر حاجت طلب کرے حق تعالی حاجت اسکی بر لاتا ہے بعضی مشایخ بعد عصر کے تا غروب آفتاب یہہ تینوں اسم یا اللہ یا رحمن یا رحیم ورد رکھتے ہین امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کھولنے والی ہے بستونکی اور آسان کرنے والی ہے دشواریونکی دور کرنیوالی ہے شرونکی شفاعت اور راحت دلونکی ہے امن دینے والی دن قیامت کی ہے پس ہر شخص کو چاہیے کہ کھانے مین پینے مین لباس مین پوشاک مین جانے مین آنے مین بیٹھنے مین اُٹھنے مین قرات مین کتابت مین ابتدا ساتھ بسم اللہ کے کرے اور لطف اسمین ہے کہ خود اس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع کی ہے اور کلید افتتاح کار و بار بنادی ہے شعر اپنا نام اپنی زبان سے جو بتاتا ہے کوئی نہ صدقے اس لطف کے کیا لطف اُٹھاتا ہے کوئی نہ عرب کا دستور ہے کہ ابتداء کلام کی حرفوں سے کم کرتے ہین اور اگر بضرورت کرتے بھی ہین تو کچھ محذوف پہلے رکھتے ہین اول پس بسم اللہ مین دو حال سے خالی نہین محذوف امر ہے یا خبر ہے اگر امر کہئے تو ابداء بسم اللہ ہے اور اگر خبر کہئے تو بدا بسم اللہ ہے بے جار اسم مجرور جار مجرور متعلق ساتھ ایک کے ان دونون مین سے ہے اور اصل بسم اللہ کی باسم اللہ تھی ہمزہ درج کلام مین حذف ہو گیا بیچ کثرت استعمال کے اسیواسطے سین کو دراز لکھتے ہین تا کہ دلالت کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اُس ذات کا ہے کہ جامع ہے جمیع صفات کمال کی کو اور منزہ ہے تمام نقصان اور زوال سے سب خوبیان ہین اُسمین اور برائیون سے پاک ہے اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمن اور رحیم کے اس سبب سے کہ یہہ اسم ذات ہے اور وہ دونون اسما صفاتی ہین اور اصل لفظ اللہ کی الالہ تھی ہمزہ حذف کر کے لام کو بیچ لام کے ادغام کر دیا اللہ ہوا اور الہ ولہ یولہ سے ہے یا لہ یالہ سے یا لاہ یلوہ سے ہے و اکثر اہل تفسیر کہتے ہین کہ نام مبارک اللہ کا مشتق نہین ہے اور یہی قول محمد بن حسن کا ہے اور رحمن اور رحیم دونون مشتق ہین صفت رحمۃ سے عرب کا دستور ہے کہ دو لفظ ایک معنون کے لے آتے ہین واسطے فصاحت عبارت کے الحمد للہ تمام ثنا ثابت ہے خدائے عز و جل کے تئین یہہ مقام دو حالت سے خالی نہین ہے یا تو حق سبحانہ بندونکو فرماتا ہے کہ ثنا میری یا بین عبارت ادا کرو الحمد للہ تو قولوا اول اسکے محذوف ہے ای قولوا الحمد للہ یعنے کہو الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے اس امر کے اور آیات ہین کہ انمین ظاہر امر کیا ہے چنانچہ قل الحمد للہ و سلام اور فرمایا ہے قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا لیکن صیغہ واحد ہے ان دونو جگہہ اور اول فاتحہ کے جو صیغہ جمع کا نکالتے ہین اُسکی وجہ یہہ ہے کہ مخاطب اگرچہ اکیلے پیغمبر ہین لیکن تمام اُمت داخل ہے اسیواسطے آگے فرمایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین ساتھ صیغون متکلم مع الغیر کے یا حمد کہتا ہے خدا تعالی اپنی آپ احمد نفسہ و استحمد من خلقہ اور حسین بن الفضل نے کہا ہے حمد نفسہ تعلیما للخلقہ حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لا احد الیہ المدح من اللہ تعالی یعنے کسی شخص کو دوست تر اور پسندتر

مدح ایسی نہین ہے جیسے حق تعالی کو پس اسیواسطے مدح کی آپ نے اپنی ذات مبارک کی کہ فرمایا ہے الحمد للہ رب العلمین
اور دوسری جگہہ فرمایا ہے ھو اللہ لا الہ الا ھو لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ یعنے ضمیر غائب کی طرف ذات مبارک اپنی کے پھر آئی ہے
کہ مین ہون اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر مین واسطے میرے حمد ہے بیچ دنیا اور آخرت کے اور حمد شکر کرنا نعمتکا ہے اور ثنا کہنی
منعم کی ہے اور حق تعالی کو جو خوش آتی ہے حمد کہلوانی اسی سبب خبر دی ہے ان لوگون کی کہ جنھون نے حمد کہی ہے
اس جہان مین بامر اور تعلیم اسکی کی چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے حال حضرت نوح کے سے فاذا استویت انت ومن
معک علی الفلک فقل الحمد للہ الذی نجانا تا آخر آیتہ اور حضرت ابراہیم سے الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل واسحق تا آخر آیتہ اور حضرت داود
سے اور حضرت سلیمان سے الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اور خبر دی ہے حضرت خاتم الرسل سے علیہ وعلی جمیع
الانبیاء صلوۃ اللہ وتحیاتہ کہ فرمایا مین نے اسکو یاین گفتار قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی الایتہ اور عام مومنونکو
بسبب حمد کہنے کے سراہا ہے التائبون العابدون الحامدون الایتہ اور خبر دی ہے ان لوگونکی کہ جو اس جہان مین حمد کہینگے
کہ ہر گاہ کہ فارغ ہونگے حساب اور کتاب سے عرصات قیامت مین حمد کہینگے خدائے عزوجل کی مسلمان چنانچہ قرآن شریف
مین فرمایا ہے وقضی بینھم بالحق وقیل الحمد للہ رب العلمین اور جب بہشت کو دیکھینگے کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا
لنھتدی لولا ان ھدنا اللہ آخر اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی
احلنا دار المقامۃ من فضلہ اور جب نعمتون کو بہشت کے پہنچینگے اور درجات بہشت کے ملاحظہ کرینگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ
اور ابتداء حاجت کے اور وقت طعام کھانے کے کہینگے سبحانک اللھم وبحمدک جسوقت یہہ کلمات کہینگے اسیدم جو آرزو
انکی ہوگی انکو ملیگی اور جب فارغ ہونگے طعام سے کہینگے الحمد للہ رب العالمین چنانچہ فرمایا ہے حق تعالی نے واخر دعوھم
ان الحمد للہ رب العالمین رب العالمین پیدا کرنیوالا سب خلق کا اور مالک سب کا اور مصلح سبکا ہے یعنے سب حمد خاص
اس خدائے عزوجل کو ہے کہ یاین صفت موصوف ہے اور اصل رب کی راب تھی حذف ہوگیا ہمزہ کثرت استعمال مین
صرف اسکی رب یرب ربا اور ربی یربی تربیتا اور ربب یربب تربیبا تو الف لام کے بغیر حق تعالی کے وصف مین
کسی مخلوق کے جائز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جائز ہے چنانچہ کہتے ہین رب الدار اور رب المتاع اور معانی رب کے
بہت آتے ہین کہین سید کے معنو مین آتا ہے چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے واذکرنی
عند ربک ای نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے فاذھب انت وربک
یعنے جا تو اور سید تیرا کہ ہارون علیہ السلام ہے حضرت موسی سے عمر مین حضرت ہارون بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور
رب بمعنی مصلح بھی آتا ہے چنانچہ کلام اللہ مین ہے والربانیون والاحبار عالم کو ربانی کہا ہے کہ صلاح مین لاتے ہین
کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والے کے بھی آتا ہے چنانچہ الم نربک فینا ولیدا پس اس جگہہ
یعنے رب العالمین مین سب معانی پائے جاتے ہین کہ سید ہے اور مصلح ہے اور پرورش کرنیوالا ہے سب کا اور عالمین

جمع ہے عالم کی اور عالم مین اختلاف ہے کہ کتنے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالی نے اسی ہزار
عالم پیدا کیا ہے چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہے اُن
مین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حق تعالی کے چالیس ہزار عالم ہین بیس ہزار عالم ہین صحرا مین بیس ہزار
دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہے اُنمین سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ خدا تعالی کے ہژدہ ہزار عالم ہین تمام فرشتے آسمانون کے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اُٹھانیوالے اور کروبیان
اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس اپنے کے ایک عالم ہے اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی
حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہے اور ایک عالم جنونکا ہے اور ایک پریونکا ہے اور مجھے حکم نہین ہے کہ بیان
کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمھارا متحمل سنکا ہوگا اور زہرہ تمھارا پھٹ جاویگا اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ عالمین جمع
عالم کی ہے اور عالم مشتق ہے علم سے علم نشانکو کہتے ہین کہ فوج مین ہر امیر اور رسالہ دار کا جدا جدا ہوتا ہے تاکہ
پہچانا جائے اُنکا ڈیرہ کہ ہر کوئی بھولا بھٹکا دیکھہ کر نشان کو اپنے اپنے خاوند کی نشان کے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالی
رب العالمین ہے یعنے پیدا کرنیوالا ہے سب نشانونکا لاکھون کروڑون نشان ہین اوپر کمال قدرت اُسکی کے
عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انس وحش طیر شیر نخچیر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان ہین
اُس بے نشان کی **بیت** ہر نخل نشان ہے تیری قدرت کا ہر ذرہ دلیل ہی تیری صنعت کا نہ حادث ہونا
اِس جہان کا دلیل ہے اوپر قدیم ہونے اُسکے کے اور چون ہونا اسکا دلیل ہے اوپر بیچونی اُسکی کے تنگ ہونا روزی
کا دلیل ہے اوپر قابض ہونے اُسکے کے اور فراخی روزی کی دلیل ہے اوپر باسط ہونے اُسکے کے مقہوری خلق کی دلیل ہے
اوپر قاہری اُسکی کے اور مرزوقی اوپر رزاقی اُسکی کے پس جس یعنے کہ حق سبحانہ تعالی کو باین دلائل پہچانا مقرر جانا
کہ یہہ دو وصف کہ آگے آتے ہین وہی ہے کہ موصوف باین صفات ہے اَلرَّحْمٰنِ بخشنے والا ہے وجود کا دوسرے بار
آخرت مین بعد فنا کرنیکے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی رحمان کی یہہ ہین کہ وعدہ کیا ہے حق تعالی نے رزق دینے کا بندون
کو اور حکم کیا ہے بندگی کرنے کا اگر یہہ حکم اُسکا بجا نہ لاوین اور خلاف امر اُسکے کے کرین تب بھی وہ خلاف وعدے
کا نہین کرتا اور رزق پہنچاتا ہے **بیت** خلاف اُسکا کرین ہم اور وہ روزی ہمکو دے خوش ہو یہہ رافت اور یہہ رحمت
واہ رحمان اُسکو کہتے ہین اَلرَّحِیْمِ بخشنے والا ہے مومنونکو قیامت مین اور داخل کرنیوالا ہے بیچ جنت کے اور بعضے
کہتے ہین کہ معنی رحیم کی یہہ ہین کہ بندونکو امر فرمایا بندگی کا کم طاقت سے اور نعمت دے زیادہ حاجت سے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
خداوند ہے روز جزا کا یا متصرف ہے دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہے اعمال بندونکا تاکہ داد و ستد
مین نہ جانے اعمال کے غلطی ہو یا قاضی ہے روز حساب کا کہ درمیان بندگان کے ساتھہ حق کے حکم فرماوے یا جزا
دینے والا ہے روز حساب کا اول آیۃ آئی الرحمن الرحیم پھر آئی مالک یوم الدین درمیان ان دونون آیتونکے

تطبیق یہ ہے کہ نام حق تعالی کے دو قسم ہین بعضے واجب کرتے ہین امید کو چنانچہ غفور شکور حلیم کریم لطیف رؤف باسط رزاق اور بعضے واجب کرتے ہین ترس اور ڈر کو چنانچہ جبار قہار خافض منتقم عدل اور بندونکو حکم ہے کہ معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھین کہ الایمان بین الخوف والرجا ایمان درمیان ترس کے اور امید کے ہے اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقول اللہ تعالی سبقت رحمتی غضبی فرماتا ہے حق تعالی سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر پس پہلے وہ نام کہ جس مین امید تمام تھی اور ظہور رحمت کا تھا بیان فرمائے پھر جن مین کہ خوف اور ترس اور ڈر تھا اور ظہور جلال اور غضب کا تھا ارشاد کیا کہ مالک یوم الدین مالک ہون روز حساب کا جو چاہونگا وہ کرونگا ڈرو مجھ سے اور نافرمانی مت کرو میری اور مالک یوم الدین ساتھ الف کے اور ملک یوم الدین بغیر الف کے دونو قراتین منقول ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکن اختلاف اسمین ہے کہ ثواب کس مین زیادہ ہے اور کونسی اولی تر ہے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد الرحمان بن عوف اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک یوم الدین ساتھ الف کے اولی تر ہے اور بلند تر ہے ساتھ ثواب کے اور قرات عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہے محمد بن شجاع بلخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مالک یوم الدین ہمیشہ پڑھا کرتا تھا کسی نے کہا ملک یوم الدین بیچ مین بلیغ تر ہے مین نے بغیر الف کے ملک یوم الدین پڑھنا شروع کیا ایک رات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے تونے دس حسنہ اپنے کیون کم کئے کلام اللہ کے ہر حرف پڑھنے مین دس حسنہ ہین پھر مین نے وہی موافق عادت قدیمہ کے مالک یوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دن کا خدائے عز وجل ہے لیکن تخصیص دن قیامت کی بایں معنی ہے کہ یہان ہر ایک کو دعوی مُلک اور مِلک کا ہے اور وہان دعوے سب کے منقطع ہو جاوینگے ایک دعوے اسی پروردگار عالم کا رہیگا چنانچہ فرماویگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ دین بمعنے حساب ہے چنانچہ اور آیۃ مین ہے ذلک الدین القیم اور مجاہد اور ضحاک کہتے ہین کہ دین بمعنے جزا ہے چنانچہ وما ادریک ما یوم الدین مین ہے اور محمد بن کعب نے کہا ہے بمعنے توحید ہے چنانچہ الا للہ الدین الخالص مین ہے اور حسن بن فضل کہتے ہین کہ بمعنی خضوع اور خشوع ہے وہ دن خضوع اور خشوع کا ہیگا خاشع خاضع ہونگے سب خدائے عز وجل کے تئین چنانچہ فرمایا ہے وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مالک یوم الدین شامل ہے ان سب معانی کو کہ دن قیامت کا روز شمار ہے اور بعد شمار کے جزا ہے اور خلق سب اسدن متواضع ہوگی اور سب موحد ہونگے اور نجات سب کی ساتھ توحید کے ہوگی ایاک نعبد تجھ ہی کو پوجتے ہین ہم پس ابن عباس کہتے ہین کہ نعبد بمعنی نوحد ہے جس جگہہ قرآن مین مذکور عبادت کا ہے مراد اس سے توحید ہے اور جس مقام پر مذکور تسبیح کا ہے غرض اس سے نماز ہے اور جس مکان پر مذکور

قنوت کا ہی مراد اس سے طاعت ہی اصل ایاک کی اویاک تھی واو کو یے کیا ہے کو یے ی کے ادغام کیا ایاک ہوا و اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور خاص تجہہی سے مدد چاہتے ہین ہم بیچ عبادات کے اور تمام مہمات کے ان دو کلمہ کاف خطاب کا ہی اور نعبدک و نستعینک نکہا اسواسطے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین مبالغہ زیادہ ہی کہ اسکی معنی یہہ ہوی تجہہی کو پوجتے ہین ہم نہ سوا تیرے کسی اور کو اور تجہہی سے یاری چاہتے ہین ہم ہر کام مین نہ سوا تیرے کسی اور سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دکھلا ہمکو راہ راست بیچ افعال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ متوسط ہو افراط و تفریط مین اور غلو و تقصیر مین یا یہہ معنی ہین کہ ثابت رکھہ ہمین اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہی اور سنت سید الانام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی ثبتنا علی الصراط المستقیم ای ثابت رکھہ ہمین راہ راست پر کہ دی ہی تونے راہ عرفانکی عبادت کی احسانکی طاعت کی جب تک کہ بندے کا دم مین دم ہی ما تھہ سے وساوس شیطان کے اور دغا نفس کے سے زوال ایمان کا غم ہی پس سوال کرے اللہ تعالیٰ سے توفیق کا اوپر ثابت ہدایت کے کہ الہی ثابت رکھہ اوپر راہ راست کے دنیا مین اور نزع مین اور آخرۃ مین مجھے اور سب مسلمانون کو اور اہدنا اسواسطے کہا کہ سب مسلمان داخل ہون بیچ دعاء کے اور رد ہی ان لوگونکا کہ منکر ہین شفاعت کے کہ حق تعالیٰ نے عام مسلمانون کو دنیا مین ناخواستہ ایسی بڑی حاجت کے شفاعت کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہین شفاعت کرنے کا گنا ہان مومنین کے حکم ہونا کیا تعجب ہی بیت فضل سے لینے ہین رب کریم کر تو ہدایت براہ مستقیم راہ وہ جس راہ پر گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صِرَاطَ الَّذِيْنَ راہ ان لوگونکی کہ ساتھہ فضل اپنے کے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انعام کی ہی تونے انکو ساتھہ نعمت نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے یا راہ ان لوگون کی کہ ظاہر انکا محکوم ہی ساتھہ احکام شریعت کے اور باطن انکا منور ہی ساتھہ انوار حقیقت کے انکو معزز اور مکرم کیا ہی وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف چار گروہ کے ہی وہ کون کونسے ہین ایک تو انبیا ہین علیہم السلام کہ رسول اور اولو العزم داخل ہین انمین اور وہ مشرف ہین ساتھہ تجلیات ذاتیہ الہیہ کے کہ کمالات انہون کے ناشی ہین تجلیات ذاتیہ سے بخلاف اولیا کے کہ ولایات انہون کی نکلی ہی تجلیات صفاتیہ سے اسیواسطے نبوت بہتر ہی ولایت سے اور جنہون نے کہا ہی الولایۃ افضل من النبوۃ حالت سکر مین کہا ہی السکاری معذور وہ خیال کیا ہی انہون نے کہ نبوت مین رو بخلق ہی اور ولایت مین توجہ بحق مسی ہی اور توجہ بحق بہتر ہی توجہ بخلق سے یہہ نہین ملاحظہ کیا کہ یہہ توجہ بخلق ان اکابر علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا کہ ہمارا اور کرورو درجے اولی تر ہی اور افضل تر ہی اس توجہ بحق سے کہ اولیا کا ہی کہ وہ بامر الہی واسطے ہدایت خلق کے بالکل متوجہ ہوا دہر ہین تاکہ ہزارون کرورون کو متوجہ بحق کر دین اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہین اور یہہ اولیا اگرچہ

بوقت نزول متوجہ بخلق ہوتے ہین لیکن نگرانی انکی بحق بھی رہتی ہے بالکل اُدھر متوجہ نہین ہوتے اور تجلیات صفات
سے فیض یاب ہین ولایت انکی پر تو ہے ولایت انبیا کے اور کمالات انبیا فوق تر ہین وہان پہنچنا کمال دشوار ہے مگر بہ تبعیت اور
وراثت انبیا کے اگر کسیکو اُنمین سے حق تعالی اُس بحر ذخار سے نم پہنچادے تو اُسکے فضل سے دور نہین ہے ذلك فضل الله
یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم دوسرے صدیقین ہین کہ مقام انکا تحت مقام انبیا ہے سوا انبیا کے سب سے
بلند تر ہے مقام قرب الہی مین تیسرے شہدا ہین کہ برلے خدا جان دیئے ہین یا تو واسطے رواج اسلام کے
کفارون سے لڑکر شہید ہوئے ہین یا میدان محبت مین جدال ساتھ شیطان کے اور مجاہدے ساتھ نفس کے کرکر ہوئے
ہین چوتھے صالحین کہ ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے آراستہ ہین غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اُن لوگون کی
کہ غصہ کیا گیا ہے اوپر انکے یعنے قبل وجود کے معرض غضب مین پڑے آئے ہین اور اُسی سبب سے وجود مین اگر
بیچ اِس جہان کے کفر اختیار کیا اور قتل انبیا اور تحریف کتب اور تغیر نعت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم شیوہ کیا
اور غیر بمعنی لا ہے وَلَا الضَّالِّينَ اور نہ راہ گمراہون کی یعنے اُن لوگون کی کہ بعد وجود کے بیچ طرق مختلفہ کے اور سبل
منحرفہ کے اوپر ہین یا نہ راہ ترسایون کی کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسی کے و تفریط کے بیچ شان
حضرت ختم المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام کے گمراہ ہوئے ہین بعضے کہتے ہین مغضوب علیہم یہود ہین
اور ضالین نصاری ہین امین معنی اسکی یہہ ہین کہ قبول کیجو دعا میری اور یہہ داخل قرآن مین نہین ہے مگر بقول
مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاق ہے اسمین کہ یہہ ذکر بھی کہنا اسکا سنت ہے بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث مین
ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن الحمد پڑھکر آمین نکہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین اور اسکی
لغت مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ ممدود و مخفف ہے اور یہی مختار فقہا کا ہے اور یہہ فصیح تر ہے چنانچہ
شعر مین باندھا ہے کسی شاعر نے شعر یا رب لا تسلبنی حبها ابدا ٭ ویرحم الله عبدا قال آمينا ٭ اور بعضے
ممدود مشدد کہتے ہین اور جو ممدود مخفف کہتے ہین وہ الف ممدودہ کو بمعنے ہذا کے کہتے ہین اور یہہ معنے کہتے ہین کہ یا
الہی استجب دعائی ای آمین قبول فرما دعا میری آمین اسم حق سبحانہ تعالی کا ہے چنانچہ مجاہد نے کہا ہے
اور جو مقصور و مخفف پڑھتے ہین وہ بھی یہی معنے مراد رکھتے ہین اور کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ آمین خاتمہ
الحمد لله رب العالمین کا ہے کہ ختم ہوتی ہے ساتھ اسکے دعا بندے مومن کی ابی زہیر النقی رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ مین ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات چلا ایک خیمہ کے پاس آنحضرت پہنچے آواز دعا کی وہان
سے آتی تھی آپ کھڑے ہوگئے جب اُس دعا مانگنے والے نے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کر دعا کو ساتھ
آمین کے اور مژدہ ہو ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ تفسیر آمین کی یہہ ہے فلیکن کذلك
یعنے ایسا ہی ہو جیو سورۃ فاتحہ کہ آدھی وصف مین ہے تیرے اور آدھی سوال اور حاجت مین میرے تو ویسا ہی ہے

کہ وصفقنا ہیں سے نیز اور اخبر کی کہ سوال ہے میرا ویسا ہی ہو جیسا کہ میں نے چاہا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آمین لغت سریانی ہے یہود بولے کہ تفسیر اسکی توراۃ میں دیکھی تھی تو فخر کرتے تھے اپنا کہ ہمیں اللہ تعالی نے ایسی چیز دی ہے کہ مسلمانونکو نہیں دی پس حق تعالی نے عطا کی آمین اس امت کو اور ثواب اسکا ایسا دیا کہ اُنہوں کو نہ دیا تھا کہتے ہیں حق تعالی نے تین چیزیں اس اُمت کو فرمائیں ہیں کہ اور کسی امت کو نہیں دیں ایک نماز جماعت کی دوسری السلام علیکم کہنا اور جواب اُسکا وعلیکم السلام دینا تیسری آمین کہنا بعد دعا کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہے بندہ آمین بخشتا ہے حق تعالی گناہ ماتقدم اُسکے بیان لطائف اور نکات سورہ فاتحہ سمجھ لیجیئے کہ لطائف اور نکات دو قسم ہیں ایک تو جدی جدی آیتہ سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسرے یہہ ہیں کہ متعلق بمجموع ہیں وہ جو جدی جدی آیتہ سے متعلق ہیں اُنکا بیان بطور اختصار یوں ہے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظاہر ہے کہ حق سبحانہ نے جمیع علوم چار کتابوں میں کہ توراۃ انجیل زبور فرقان ہیں مندرج کئے ہیں اور قرآن مجید حاوی اُن سب کا ہے اور قرآن میں جو علوم ہیں سورۃ فاتحہ میں وہ موجود ہیں اور علوم سورۃ فاتحہ کے بسم اللہ میں اور بسم اللہ کے فقط ایک حرف با میں مندرج ہیں پس سب کے سب علوم ایک اس حرف با میں مخفی ہیں ٭ ایضاح اس ابہام کا اور اظہار اس اخفا کا یہہ ہے کہ مقصود سب علوم سے وصول بندہ بجناب قدس حق سبحانہ ہے اور بندہ بکمال دنائت اور آلودگی بنجاسات طبعیہ میں گرفتار ہے اور ہوا و ہوس نفسانیہ میں پابند ہے اور حق سبحانہ بکمال نزاہت اور قدس میں پاک اور منزہ سب سے پس طریق وصول کا اُس سے نہیں ہے مگر ساتھہ ذکر اسما اُسکے کے اور چسپیدگی نام پاک اُسکے کی اور استفراغ بیچ یاد اُسکے کے یہانتک کہ فنا فی المذکور ہو جاوے ہوس اور آرزو طلب اور جستجو ماسوا اللہ کی دور ہو جاوے اور دل اس چسپیدگی پر حرف با ہے کہ موضوع واسطے الصاق اور چسپیدگی کے ہے پس با میں خلاصہ مقصود حصول جمیع علوم ہے اور ابتدا لے تعلیم اطفال کی الف سے ہوتی ہے یہاں ابتدا لے کتاب خدا کی ساتھہ بے کے واقع ہے اسواسطے کہ الف بسبب تطاول اور ترفع کے محل نظر رحمت الہی نہوا اور حرف با بجہت انکسار اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا ہوئی بیت بسرنگونی علو ہے کہ ہونہ پایہ بلند رکھے نہ جب تلک اپنی نگین زمین پہ جبین حدیث میں وارد ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ بیت پستی ہبر کے ہے بعد مرتبۂ بلند وصل پہنچیں جو زیر بام تو ہاتھہ لگے کمند وصل اور قاعدہ ہے سلاطین کا کہ اپنی چیزوں پر مہر لگا دیتے ہیں تا کہ چوروں سے محفوظ رہیں ایسے ہی گھوڑے جو اصطبل خاص بادشاہی کے ہوتے ہیں اُنپر داغ ہوتا ہے کہ سارق دست تعدی دراز نکریں پس یہہ مضمون بسم اللہ ہے

بیان لطائف سورۂ فاتحہ

خاص الہی ہے جس کام کے پہلے یہہ پڑھی جاویگی تصرف شیطان سے وہ امن مین ہوگا لکھا ہے کہ جب حضرت
نوح کشتی مین سوار ہوئے خوف غرق سے ہراسان ہونے لگے بسم اللہ مجریہا پڑھا بچگئے دیکھیے کہ آدھے اس کلمے
کے پڑھنے سے نجات پائی وقتیکہ کوئی شخص سارا اسے پڑھیگا کسطرح محروم رہیگا نجات سے بیت تجھکو رافت
سخن پند یہہ معلوم رہے نام جو اسکا جپے کیونکہ وہ محروم رہے نقل ہے کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھہ کر وصیت کی
تھی کہ کفن مین میرے رکھہ دیجو کسی نے سبب پوچھا انھون نے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازے
پر سوال کیا کچھہ اندک چیز ملی تیشہ لا کر دروازے ڈھانے لگا امیر نے کہا کیا کرتا ہے کہا کہ یا دروازہ لائق بخشش کے
کر یا بخشش لائق دروازے کے اور یہہ آیتہ دروازہ کتاب اللہ کی ہے پس روز قیامت کو مجھے دست آویز محکم ہے
کہ اس سے معاملہ رحمت کا درخواست کرونگا اور بسم اللہ مین انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہین
ہر حرف پڑھنے سے بلا ایک کی انمین سے دفع ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ دن رات کی چوبیس ساعتین ہین پانچ
ساعت کے واسطے پانچ وقت کی نماز ہے باقی انیس ساعتون کے واسطے یہہ انیس حروف ہین تا ہر نشست
و برخاست اور حرکت و سکون مین ان انیس ساعتون کو ان انیس حروف سے معمور رکھے بیت ہر ایکدم مجھے
تیری ہی یادگاری ہے گھڑی گھڑی بزبان نام تیرا نام جاری ہے اور کہا ہے کہ سورہ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار
کے تھی اس سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے مقرر کیا ہے کہ اللہ اکبر کہین بسم اللہ الرحمن الرحیم نکہین اسواسطے کہ
صورت ذبح صورت قہر ہے اور رحمت تقاضا اسکا نہین کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمہ رحمت کو ہر وقت ورد زبان
مداومت کرے تھوڑے سے تھوڑا ستر بار توالیہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے یقین ہے کہ غضب اور عذاب سے محفوظ
اور رحمت اور ثواب سے محظوظ ہووے اور خواص اس آیت کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو آدمی پائخانے جاوے بسم اللہ کہے تاکہ پردہ ہو جاوے درمیان سترگاہ اسکی کے اور نظر جنون کے یہان سے
دریافت کر لیجئے کہ یہہ کلمہ جب حجاب ہوا درمیان شخص کے اور دشمنون دنیوی اسکے کے تو درمیان شخص اور عذاب
عقبی کے کیونکر حجاب نہوگا اور اسمین تین اسم کو اختیار کیا ہے تا شروع ہر کام مین استعانت ان تین اسما سے
حاصل ہووے اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنے کی یہہ ہے کہ ہر کام کار ہائے دنیوی اور اخروی سے اوپر تین چیز کے
موقوف ہے اول فراہم آنا اسباب کا انکام کے یہہ تصرفات اسم اللہ سے ہے کہ دلالت اوپر جمیع صفات
کے فرماتا ہے دوسری بقا اس اسباب کی ابتداء کام سے انتہا تک یہہ مقتضائی صفت رحمان ہے کہ بقائے
عالم ساتھہ اسکے موقوف ہے تیسری ترتیب ثمرات انکام کے ساتھہ حصول نتائج کے یہہ مقتضاء صفت رحیمی کے
ہے کہ سعی بندون کی رائیگان نہین فرماتا شان نزول سورہ فاتحہ کا کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ
نے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ

یہہ سورۃ مکے مین نازل ہوئی ہے اور کیفیت نزول کی یہہ ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صحرا مین گیا
مین آواز سنا مین نے کہ یا محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھا مین نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان زمین کے
معلق اُس آواز سے ترس کھا کر بھاگا مین جب یہہ حادثہ مکرر ہوا تو ورقہ بن نوفل سے کہ برادر عم زادہ حضرت خدیجہ
کا تھا بیان کیا مین نے وہ مرد عالم توریت و انجیل کا تھا علمائے نصاری سے علم بہت پڑھا تھا اُسنے کہا کہ اب جو وہ
آواز سنو تم تو بھاگیو مت کان رکھکر سنیو کہ کیا کہتا ہے اسیطرح کیا مین نے جب آواز آئی کہ یا محمد کہا مین نے
لبیک کہا اُسنے انا جبرئیل و انت نبی ھذہ الامۃ پھر کہا کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر کہا کہو الحمد للہ
تا آخر سورۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہہ مقام مقتضی اسکا تھا کہ زبان بندے سے الحمد للہ کہا جاتا یعنے حمد کرتا ہون مین خدا کی لیکن
ازبسکہ آدمی عاجز ہے اس سے کہ حمد الٰہی کو پہنچے پس مناسب ہوا کہ اُسے فوق الطاقت کی تکلیف دین بلکہ یان
عبارت فرمایا الحمد للہ یعنے کمال حمد حق اور ملک اسکی ہے خواہ بندہ قادر اوپر ادا اُسکے ہو یا نہو فقط حق وہ مالک
مالک برحق ہے کل حمد و ثنا خواہ طاقت بجا لانے کی طاقت اوسکی ہو یا نہو کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب
الٰہی مین عرض کیا کہ یارب کیف اشکرک مین کسطرح عہدہ شکر تیرے سے باہر آؤن اسواسطے کہ شکر کرنا میرا
بتوفیق و تعلیم تیرے کے ہے اور یہہ الہام دوسرا ہے اسپر شکر دوسرا کیا چاہیے پس تسلسل لازم آتا ہے حق تعالے
نے فرمایا کہ اے داؤد جو اپنے تئین تو نے ادائے شکر میرے سے عاجز جانا اد لئے شکر میرا کیا تو نے بیت بحر حمد
جب قائل ہو قائل ناحمد نا کا ہو گویا کیونکہ پھر تحمید مین لائق اور اشیا کا اور یہہ بھی ہے کہ اگر احمد اللہ کہتے تو دلالت کرتا
کہ گوینده حمد حق تعالٰی کی کرتا ہے حال آنکہ اللہ سبحانہ قبل حمد ہر حامد کے محمود ہے اسیواسطے فرمایا الحمد للہ یعنے حمد اور
ثنا لائق اسکے ہے ازل سے ابد تک کوئی گوینده موجود ہو یا نہو شعر شایان حمد تو ہے اور لائق ثنا ہے محمود ہے
تو بیاز سے حامد ہو تو کیا ہے یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے ہر جگہہ تسبیح مقدم ہے اوپر تحمید کے اسیواسطے
کہتے ہین سبحان اللہ والحمد للہ یہان تحمید کو کیون مقدم کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ تقدیم تسبیح کی تحمید پر اُس وقت ہے
کہ دونو کلام مین مذکور ہون یہان محض تحمید مذکور ہے تسبیح نہین ہے اور اکتفا کیا اوپر تحمید کے اسمین بھی ایک وجہ
ہے وہ یہہ ہے کہ مضمون تسبیح کا مضمون تحمید مین داخل ہے اسطرح سے کہ مضمون تسبیح کا یہہ ہے کہ ذات
حق تعالٰی کی اور صفات اسکی جمیع نقصانات سے مبرا اور پاک ہے اور مضمون تحمید کا یہہ ہے کہ ہر کمال اور نعمت
کہ بیچ ذہن اور خیال بشر کے ہے سب اُس جناب مقدس سے ہے اور جو تمام کمالات اور نعمتین خاص اسی کو
اعتقاد کرین تو لازم آیا کہ کوئی نقصان بیچ اسکے نہو اور کہا ہے کہ لفظ الحمد للہ مین آٹھ حرف ہین بعدد دروازہائے
بہشت اور حمد کو ساتھ دو چیز کے تعلق ہے اول ماضی سے کہ شکر نعمتہائے سابقہ اسکے کہنے سے ادا ہوتا ہے دوسری
مستقبل سے کہ یہہ کلمہ شکر ہے اور شکر تقاضائے مزید نعمت کرتا ہے بحکم لئن شکرتم لازیدنکم کے پس بموجب تعلق اول

دروازے دوزخ کے جو کہ کھلنے والے سے مسدود ہوئے اسواسطے کہ مواخذہ اور عتاب بسبب ادائے شکر کے نہ ہونا اور
بموجب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازہائے بہشت کا ہوا فقرہ رابعہ امداح رب العالمین کے واسطے جنت و دوزخ کے
دروازے کھلیں اور بند ہوں منقول ہے کہ ہنوز روح حضرت آدم کی تا بہ ناف نہ پہنچی تھی کہ عطسہ آیا کہا الحمد للہ رب
العالمین اور کلام اللہ میں ہے کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی الحمد للہ رب العالمین ہے پس فاتحہ عالم انسانی میں نے
اوپر حمد کے کی ہے اور خاتمہ اس عالم کا بھی ہیں نے اوپر حمد کے کیا بندے کو چاہیے کہ اول اعمال اور آخر اعمال اپنے کو
مقرون ساتھ کلمہ حمد کے کرے **بیت** چاہیے بندے کو جب تک ہے یہہ پابند حیات رات سے دن حمد مولیٰ میں
کرے اور دن سے رات رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رب کی معنے لغت عرب میں کئی آئی ہیں یہاں سب کی سب مناسبت رکھتی
ہیں بیت سب کا مالک ہی تو جانب تیرے منسوب ہی خلق رب مطلق ہی یہہ معنے و مربوب ہی خلق اول
بمعنے مالک ہی اور مالکیت حق تعالیٰ کی تمام عوالم پر ظاہر ہے کہ جب مخلوق اسکی سب ہوئی تو مملوک بھی ہوئی اور مالک
آدمی کی اول مطلق نہیں دوسری بعاریت مالک حقیقی سے ہے دوسری معنی موجد ہے یعنے خالق یہہ بھی مناسب
مقام حمد کے ہے بلکہ مستلزم اتم محامد ہے کہ نعمتیں اسکی قبل استحقاق کے ساتھ مخلوقات کے پہنچی ہیں اور
پہنچتی ہیں تیسری معنی سردار ہے اور حقیقت ان معنوں کی علو مرتبہ ہے یہہ بھی مستحق اعلیٰ محامد کا ہے چوتھی
بمعنی مربی ہے یعنے اصلاح کرنیوالا امور کا اور پہنچانیوالا ہر چیز کا باعلیٰ مراتب اسکے سے مثلاً نطفے سے خون مخلوط فرما
علقہ کیا اور علقے کو منجمد کرکے مضغہ کیا اور مضغے کو اعضائے مختلفہ دیئے پھر افاضہ روح فرمایا اور ہر عضو کو قوت کہ
لائق اسکے ہے بخشی پھر روح کو ساتھ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل محامد کا ہوا اور
تربیت دو قسم ہے ایک یہہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اسکے کام
آوے وہ چیز یہہ قسم تربیت کی شایان مخلوقات ہے کہ پابند اغراض و حاجات ہیں اور دوسری قسم وہ ہے کہ واسطے
فائدے اس چیز کے اسے پرورش کرے یہی شان خالق کے ہے اسواسطے کہ رتبہ اسکا بلند ہے اس سے کہ مخلوقات
لینے سے استکمال فرماوے لہذا حدیث میں وارد ہے بیچ حق حق سبحانہ کے کہ ان اللہ یحب الملحین فی الدعا
یعنے حق سبحانہ دوست رکھتا ہے الحاح کرنیوالوں کو بیچ دعا کے اور وارد ہے من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو نہ سوال کرے
اللہ سے غضب ہوتا ہے اسپر یہاں سے معلوم کیا چاہیئے کہ رب العالمین اکمل صفات اسکی ہے اسواسطے کہ
ابتداء ظہور سے تا انتہائے وصول ہر کس بجا و خود حیطہ تصرف میں اس اسم اعظم کے ہے اور ہر نسبت اور علاقہ کہ
عالم میں دیدہ و شنیدہ ہے پرتو اس اسم مبارک کے انوار کا ہے اسیواسطے بعد اسم مبارک اللہ کے کہ دلالت
اوپر تمام و کمال کے کرتا ہے اس اسم کو مقام حمد میں لایا کہ یہہ دال ہے مافوق التمام اور کمال پر اور جو کچھ کہ جہان میں
دیدہ اور شنیدہ اور دریافتہ ہے دو حال سے باہر نہیں ہے یا واجب لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ بخود موجود ہے اور

ہونا اسکا محال ہے وہ ذات حق تعالیٰ کی ہے یا ممکن لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ بخود موجود نہین ہے بایجاد حق سبحانہ
موجود ہوتا ہے اور وہ بلحاظ وجود و عدم اسکا برابر ہے پس یہ قسم موجود ہوا ہے یا موجود ہوویگا اسکو عالم کہتے
ہین اور عالم مشتق علامت سے ہے اور اس قسم کا اسواسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسما اور صفات الٰہی کی ہے
کہ جو فرد ہے افراد عالم سے مظہر ایک اسم اور صفت کا ہے اور اجناس اور انواع اسکی مظاہر اسمائے کلیہ اور صفات
اطلاقیہ ہین اور جو ہر فرد افراد عالم سے مظہر ایک اسم خاص کا ہے اسمائے الٰہی سے پس عوالم اس جہت سے غیر
متناہی ہین لیکن اصول اور کلیات عالم کی موافق اسکے کہ شرایع مین مقرر ہین بیان کی جاتی ہین سمجھ لیجئے کہ جو
کچھ کہ بیچ عالم کے موجود ہے یا ذات ہی یا صفات ہی ذات وہ ہے کہ وجود اپنے مین محتاج اور حیز کے نہو مثل آسمان
اور زمین اور صفت وہ ہے کہ وجود اپنے مین محتاج اور حیز کے ہو جیسے رنگ اور بو اور مزہ اور سوا اسکے اور ذات کو
عرف معقولیون مین جوہر کہتے ہین اور صفت کو عرض کہتے ہین اور ذات دو قسم ہے جسم اور روح جسم وہ ہے کہ
مقدار اور شکل معین رکھے اور اس مقدار اور اس شکل کو نچھوڑے اور روح وہ ہے کہ مقدار اور شکل معین نرکھے
باشکال مختلفہ اور مقادیر متفاوتہ ظاہر ہو اور جسم دو قسم ہے علوی اور سفلی علوی ہشت قسم ہے عرش ہے کرسی ہے
سدرۃ المنتہی ہے لوح ہے قلم ہے معدن بہشت ہے معدن دوزخ ہے ستارے ہین ثوابت و سیار آسمان
ہفتگانہ ہین اور سفلی دو قسم ہے بسیط جیسے عناصر اربعہ کہ زمین ہے اور آب اور ہوا اور آتش ہے اور مرکب اور یہ
چار قسم ہے اسواسطے کہ جمیع عناصر مرکب ہے یا بعض سے پہلے کو تام دوسرے کو ناقص کہتے ہین مرکب تام منحصر
تین عالم مین ہے عالم معادن عالم نباتات عالم حیوان اور ہر ایک ان تین سے مشتمل اوپر عوالم کثیرہ کے کہ تفصیل
اسکی کو بڑی تطویل چاہئے اور مرکب ناقص بھی تین قسم ہے بخار یعنے آب و ہوا اور غبار یعنے خاک و ہوا اور دخان
یعنے آتش و ہوا اور ان تینون سے عوالم بہت پیدا ہوتے ہین پس غبار محض سے کہ باد سے لٹے مختلف الوان اور
گرد باد پیدا ہوتا ہے اور بخار سے باران برستا ہے اور جب بخار بلند تر جاتا ہے اور مقام سردی مین پہنچتا ہے
منجمد ہوکر ژالہ و برف پیدا ہوتا ہے اور دخان سے برق و صاعقہ اور شہب اور ستارہ دم دار پیدا ہوتا ہے اور
جو بخار اور دخان منعکس ہوکر زمین مین محبوس ہوتے ہین نیچے زمین کے بگولا اٹھتا ہے اسے زلزلہ کہتے ہین اور
جو بخار زمین کے تلے محتبس ہو جاتے ہین اور قوت ہوا سے باہر نکلتے ہین چشمے جاری ہو جاتے ہین اور اگر بخارات
لطیف بسبب سردی کے درمیان آسمان اور زمین کے انجماد پکڑتے ہین پھر زمین پر جو گرتے ہین اسے شبنم
کہتے ہین اور اگر منجمد ہوکر درمیان آسمان اور زمین کے پراگندہ ہو جاتے ہین اسے صقیع کہتے ہین اور ہماری زبان
ہندی مین کہل کہتے ہین اور بعضے بلاد مین یہی بخارات لطیفہ قلیلہ منجمد ہوکر برگ مثل شکر سفید اور سرخ زمین پر برستے
ہین اسے ترنجبین اور خشک انگبین اور شیر خشت اور من کہتے ہین یہ تین اقسام مرکب ناقص بحسب جریان

عادت ہین اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیزہای عجیب وگوناگون پیدا ہوتے ہین اور درمیان آسمان وزمین کے
معلق کھڑے رہتے ہین اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہین بیان انکا اپنی مقام مین مذکور ہے اور کتب عجائب کائنات
الجو مین مسطور اور روح یا نیک محض ہے اُسے فرشتہ کہتے ہین یا بد محض ہے اُسے شیطان کہتے ہین یا مخلوط ہے
نیک وبد سے وُہ دو قسم ہے جن اور ارواح بنی آدم اور صفت بھی عالم بہت رکھتے ہین مثل مکان اور زمان اور
کم اور کیف اور وضع اور نسبت اور جہت اور تشریح اس عوالم کی مفصلا حکمت مین ہے حاصل یہہ ہے کہ جسکو احاطہ
احوال ساتھہ موجودات کے زیادہ ہوگا تفسیر رب العالمین پر زیادہ وقوف پائیگا الرحمن الرحیم سمجھ لیجئے کہ
حقیقت رحمت کی بیچ حق باری تعالی کے ایصال خیر اور دفع شر ہے اور رحمت حق تعالی کی دو قسم ہے ذاتی
اور صفاتی ذاتی دو قسم ہے عام اور خاص عام افاضہ وجود ہے کہ ہر موجود اُس سے نصیب رکھتا ہے اور خاص
تقرب الی اللہ بخشتا ہے کہ بعضے بندگان کو ساتھہ اُسکے مخصوص فرمایا ہے اور صفاتی دو قسم ہے عام اور خاص
عام بخشنا اُس چیز کا جو لائق ہر موجود کے ہے صفات اور اعراض سے اور ہر موجود کو ایک ایسی چیز دینا کہ بسبب
اُسکے مزیت اور فضل اورون پر حاصل ہو پس یہان معلوم ہوا کہ لانا رحمن اور رحیم کا اس سورت مین باوجودیکہ
تسمیہ مین یہہ دونو اسم مذکور تھے تکرار نہین ہے اسواسطے کہ وُہ رحمت جو تسمیہ مین مذکور تھی ذاتی ہے اور
یہہ رحمت جو یہان مذکور ہے صفاتی ہے اور جو ذاتی دو قسم ہین عام وخاص تو واسطے دلالت اوپر اُن دو
دو اقسام کے دو اسم تسمیہ مین لائے اور جو صفاتی بھی دو قسم ہین عام اور خاص اسیواسطے یہان بھی دو اسم
لائے رحمن اور رحیم اور بعضے کہتے ہین کہ ذکر رحمن اور رحیم کا تسمیہ مین واسطے تسکین اُس ہیبت کے ہے کہ ذکر
اسم اللہ سے اٹھتی ہے اور مدہوش کرتی ہے اور یہان واسطے امیدوار کرنے بندون کے ہے تا خوف
مالک یوم الدین سے بیتاب ہون بیت لطف فرما جو وہ رحمت سے نہ اس دم ہوتے حشر کے خوف
سے ہم زندہ ہی بیدم ہوتے اور جو کلام آئندہ مین مذکور عبادت کا ہے اور عبادت فعل شاق ہے پس ضرور
ہے کہ قاید رجا اور سایق خوف ہمراہ دیا چاہیئے قاید آگے سے کھینچنے والے کو کہتے ہین اور سایق پیچھے سے ہانکنے
والے کو اور ہر مقام مین دو اسم لانے کی وجہ یہی ہے کہ ایک دلالت اوپر تسکین ہیبت کے کرے اور عوام
کو امیدوار فرمائے اور دوسرا خواص کو اور کہا ہے کہ ابتداء ظہور عالم ساتھہ رحمت خاص وعام کے اور انتہا
بھی ساتھہ خاص اور عام کے ہے پس تسمیہ مین اشارہ طرف رحمت ابتدائیہ کے ہے اور اس جگہہ طرف
رحمت انتہائیہ کے اور یہہ بھی ہے کہ مبدء حمد رحمتہائے عام وخاص ہے عام بیچ نظر عام کے اور خاص
بیچ نظر خاص کے پس چاہیئے کہ منتہائے حمد بھی دو قسم رحمت ہون اسی تفصیل سے اور یہہ بھی ہے
اشارہ ہے ساتھہ اسکے کہ ہرچند حمد کامل اور تام ہو لیکن مکافات نعمتہائے سابقہ باریتعالی خواہ عام ہون

جو خاص ذکر کیگئی چہ جانتے انکہ موجب جزائے مزید ہو سکے مگر یہہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری ساتھ اُس حمد کے ضم کریں تا موجب جزائے مزید ہو عام واسطے مزید عام کے اور خاص واسطے مزید خاص کے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی ساتھہ اسکے کہ جیسی رحمت دنیا کی دو قسم ہی عام کہ ایجادی ہی اور خاص کہ تفضیلی ہی ایسی ہی رحمت آخرت کی دو قسم ہی عام کہ سبب نجات ہی اور خاص کہ سبب قرب ہی یا اشارہ طرف اسکے ہی کہ رحمت حق تعالی کی سبب حمد اُسکے کی ہی بلا واسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہی اور عام سبب حمد عام کے ہی اور وہی رحمت موجب عبادت ہی بواسطہ ملاحظہ مضمون مالك يوم الدين عامہ برلئے عبادت عامہ اور خاصہ برائے عبادت خاصہ پس حمد کو ساتھہ دو حیثیت کے ضرور جاننا چاہئیے اول یہہ کہ مقتضائے رحمت ہی دوسری یہہ کہ مقصود عبادت سے ہی اور عبادت مقصود ہی خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہی خلق عالم سے اور معانی تحقیقات رحمن اور رحیم کے پیچھے تفسیر مین بھی کچھہ کچھہ مذکور ہین بعضے جو سوا اُنکے ہین وہ یہان لکھے جاتے ہین ضحاک نے کہا ہی کہ رحمن اشارہ طرف ظہور رحمت اُسکی کے ہی اوپر اہل آسمان کے اور رحیم اشارہ بنزول رحمت حق ہی اہل زمین پر ابن مبارک نے کہا ہی کہ رحمن وہ ہی کہ جب اُس سے سوال کرو دے اور رحیم وہ ہی کہ جو اُس سے کچھہ نہ مانگو خشم مین آئے بعضون نے کہا کہ نعمتہائے گوناگون دنیا و آخرت آثار رحمت رحمانی ہین دفع بلیات و آفات دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہین اور ترتیب اسم اللہ اور رحمن اور رحیم مین مناسبت تنزیلی ہی بعضون نے کہا ہی کہ رحمن دلالت کرتا ہی اوپر ان نعمتون کے کہ وصول اور حصول انکا بندون کیطرف سے مقصود نہین ہی جیسی کہ زندگی دینا اور قوت شنوائی اور بینائی کی عطا کرنا اور فرزند دینا اور رحیم دلالت کرتا ہی اوپر اُن نعمتون کے کہ گمان آدمی کا اور آدمیون سے حاصل کرنیکا بھی ہوتا ہی جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بدوا اور تعین روزینہ اور ملک املاک اور اعانت امور معاش اور معاد مین پس گویا حق تعالی فرماتا ہی کہ مین رحمان ہون نطفہ گندہ کو تم میرے حوالہ کرتے ہو مین اُسے مرد خوش قامت خوب صورت بنا کر تمھین عطا کرتا ہون اور تخم خشک بوسیدہ کو مجھے سونپتے ہو درخت با شاخ و برگ و بار تیار کرکے تمھین دیتا ہون اور مین رحیم بھی ہون کہ جو کچھہ باپ ماں خاوند مالک اوستاد پیر طبیب عطار آقا مربی سے چاہتے ہو مجھہ سے توقع رکھو سمجھہ لیجئے کہ جو چیز دنیا اور آخرت مین خلق کو پہنچتی ہی چار قسم ہی قسم اول یہہ ہی کہ نافع بھی ہی اور ضرری بھی ہی جیسی تنفس دنیا مین کہ اگر ایک لحظہ دم منقطع ہو مرجاوے اور مثل معرفت الہی آخرت مین کہ اگر لمحہ دل سے زائل ہو مستوجب عذاب ابدی ہو قسم دوسری یہہ ہی کہ نافع ہی ضرری نہین جیسے دنیا مین مال اسباب اور کثرت علوم و معارف اور کثرت نوافل اور طاعت آخرت مین قسم تیسری یہہ ہی کہ ضرری ہی اور نافع نہین جیسی آفات اور امراض دنیا مین اور اس قسم کا آخرت مین نظیر نہین ہی قسم چوتھی یہہ ہی کہ نہ نافع ہی نہ ضرری جیسی فقر دنیا مین اور عذاب آخرت مین

پس جوکہ نافع ہے خواہ دنیا مین ہو خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت خاص ہے اور جو ضرری ہے خواہ دنیا مین خواہ آخرت
مین مقتضائے رحمت عام ہے کہ بہ نسبت تمام عالم کے متعلق ہے اور جو نہ نافع ہے نہ ضرری دنیا مین بھی اور آخرت مین
بھی رحمت اضافی ہے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اگر دنیا مین فقر نہو تو غنا اور لوازم غنا بادشاہت اور امارت کی صورت
نبندھے اسواسطے کہ جب کسیکو کسی سے احتیاج نہو تو سرانجام کام لگے مین آپنے آپکو کیون ذلیل کرے اور اوقات
اپنی اسکی اطاعت امر و نہی مین کیون صرف کرے پس یہہ سب انتظام کار برہم ہوجاوے خلقت انسانی مثل جانورون
کے پراگندہ اور منتشر ہو پس رحمت اضافی حق تعالی کہ ہر منصب اور ہر مرتبے اور ہر حرمت اور ہر صفت سے متعلق ہے
مقتضی فقر و احتیاج اور طوق امراض اور مصائب و آفات کے ہوی ہے فرض کیجیے کہ اگر عالم مین چور نہو تو پاسبان
کیا درکار ہے اور اگر مرض نہو تو طبیب اور عطار اور جراح اور سالوتری معطل ہین اگر فقر اور احتیاج نہو تو بادشاہ بے سپاہ
کے اور امیر بغیر خدمتگار کے اور تاجر بے گماشتے کے اور متصدی بغیر پیش کار کے کیا کرین یہان حقیقت رحمت الہی کی
واضح ہوی کہ بیچ ہر بلا اور آفت کے مکنون و مخفی ہے اسیواسطے آفات اور بلا کو بوجہ دائر تمام عالم مین پراگندہ کیا ہے بہت
بادشاہ ذوالاقتدار ہین کہ امراض مین گرفتار ہین اور محتاج اطباء اور عطارون اور دواسازون کے ہین اور بہت فقیر ہین
کہ کسیکا خوف نہین رکھتے با من تمام گذر کرتے ہین حاجت لشکر و پاسبان کی نہین رکھتے اور بادشاہ اور امیر اور وزیر رشک
کھاتے ہین پس مرض بادشاہ رحمت ہے عظیم بیچ حق اطبا کے اور فقر اور احتیاج طبیبونکا رحمت ہے عظیم بیچ حق بادشاہ
کے اسی پر قیاس کر لیجیے جمیع بلیات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم ہوتی ہین اور کسی شخص کو جمیع انواع رحمت کے
نہین دیئے والا فساد نظام ظاہر ہو اور صفت قہر و غضب بے مظہر رہے یہان نکتہ ہے لطیف کہ حضرت مریم رضی اللہ
عنہا کو رحمت دی کہ سبب نجات انکی کا طعن کفار فجار سے ہوی چنانچہ قرآن مجید مین ہے ولنجعله اٰیة للناس ورحمة منا
اور جمیع امت مصطفویہ کو رحمت عمدہ تر عنایت کئی چنانچہ فرمایا وما ارسلناک الا رحمة للعالمین پس کیا بعید ہے کہ بسبب اس
رحمت کے عذاب دوزخ سے خلاص ہون مالک یوم الدین سمجھہ لیجیے مقتضائے عدالت فرق ہے درمیان
محسن اور بدکار کے اور مطیع اور عاصی کے اور موافق اور مخالف کے اور یہہ فرق ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ روز جزا کے اسواسطے کہ اگر
دنیا مین نیکونکو نعمت اور دولت اور عافیت دیگے اور بدون کو فقر اور مصیبت حوالے کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار
کرین اور بدی سے پرہیز کرین واسطے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور جہت ایمان کی درمیان نرہے پس امر تکلیف
برہم ہوجائے اور اعمال نیک اور کام اچھے بے اختیار آدمیون سے باضطرار ظہور مین آوین نہ بحکم الہی لہذا روز جزا کو روز عمل
جدا کیا ہے تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھہ ہمارے متحقق ہو اور یہان دو قرات متواترہ صحیحہ ہین مالک اور
ملک اور دونو طریق سے پڑھنا درست ہے لیکن علما کو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے گفتگوئین ہین جو کہ مالک پڑھتے ہین
وہ کہتے ہین کہ یہہ قرات راجح ہے بچند وجہ اول دلائل ترجیح مالک اور ملک کے پڑھنے کی یہہ ہے کہ مالک عام ہے ساتھہ آدمیون کے اور غیر آدمیون کے بھی

متعلق ہوتا ہی بخلاف ملک کے اور بادشاہت کے کہ خاص ساتھ آدمیونکے ہی دوسری یہہ ہی کہ مالک کو اوپر
مملوک کے بکمال قدرت ہوتی ہی اگر چاہے مملوک کو بیچ ڈالے چاہے بخش دے بخلاف بادشاہ کے کہ اسقدر رعیت پر
قدرت نہین رکھتا تیسری یہہ کہ نسبت مالکیت کی قوی تر ہی نسبت پادشاہت کی سے اسواسطے کہ مملوک کو ملک
مالک سے باہر آنا ممکن نہین اور رعیت کو ممکن ہی کہ اپنے تئین رعیت گری بادشاہ کے سے باہر لے آوے چوتھی یہہ کہ
علو مرتبہ مالک کا اوپر مرتبہ مملوک کے افزون تر ہی علو مرتبہ بادشاہت کے سے اوپر رعیت کے اسواسطے کہ مملوک
بیچ حالت دون اور کمینہ پن کے پست تر ہی رعیت سے پس استعلا اور قہر مالکیت مین زیادہ ہی بادشاہت سے پانچوین
بندے کو خدمت سید کی واجب ہی اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین چھٹی بندہ بغیر اذن خاوند کے کچھ
کر نہین سکتا بخلاف رعیت کے بدون پروانگی بادشاہ کے ہر ایک کام اپنا انجام کو پہنچا سکتے ہین ساتوین بندے کو
طمع خاوند اپنے سے لازم ہی اور پادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہی آٹھوین رعیت کو نہایت پادشاہ سے
توقع عدل اور انصاف کی ہی اور ہیبت اور سیاست کی اور بندے کو اپنے مولی سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی
اور تربیت کی اور رافت اور رحمت کی ہی پس قرات مالک اقرب بامید ہی اور آدمی کو احتیاج ساتھ عفو اور تربیت
کے اور رافت اور رحمت کے زیادہ تر ہی احتیاج ہیبت اور سیاست اور عدل اور انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یعنے اے بندو میرے
سب تم گرسنہ ہو مگر اسکو کہ مین کھلاؤن پس طلب طعام کی کرو مجھ سے تا طعام دون مین تمھین اے بندو میرے سب تم برہنہ ہو
مگر اسکو کہ مین پہناؤن پس طلب پوشش کی کرو مجھ سے تا پہناؤن مین تمھین نوئین پادشاہ جو موجودات لشکر کی
لیتا ہی تو پیر اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر ترحم نہین کرتا ہی اور مالک جو تفقد غلامون اپنے
کا کرتا ہی تو مریضون اور ضعیفون اور بوڑھون پر زیادہ تر رحمت فرماتا ہی اور ساتھ معالجے اور رعایت کے مشغول
ہوتا ہی پس مرتبہ مالک کا بہتر مرتبہ بادشاہت سے ہی دسوین مالک ایک حرف زائد رکھتا ہی ملک سے پس
ثواب اسکا زیادہ تر ہوا گیارہوین قیامت مین پادشاہ بہت ہونگے سب بحال خود گرفتار ہونگے اور مالک سوا خدا کے
نہوگا بارھوین بندے کو اپنے مولی کے ساتھ ایک اتصال ہی قوی تر اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھ
اسواسطے کہ فقہ مین مذکور ہی کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی یا نیت اقامت کی کی غلام بے اختیار مقیم اور مسافر
ہو جاتا ہی بخلاف رعیت کے اور جو لفظ ملک کا پڑھتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہر پادشاہ مالک ہی اور ہر مالک پادشاہ
نہین ہی پس وصف پادشاہی کا بہتر وصف مالکیت سے ہی اور حکم پادشاہ کا اوپر مالک کے نافذ ہی اور حکم مالک
کا پادشاہ پر نافذ نہین اور سیاست بادشاہ کی اقوی اور اتم اور اشمل اور اعم ہی ہزار مالک برابر ایک پادشاہ
کے نہین ہو سکتے اور مالک بہت شہر مین موجود ہوتے ہین اور پادشاہ سوا ایک کے نہین ہوتا اور لفظ

رب العالمین کا دلالت اوپر مالکیت کے کرتا ہی پس اگر اس جگہہ لفظ مالک کا پڑھین تکرار لازم آوے اور یہہ بھی ہی
کہ لفظ ملک کا اسماء حسنی مین واقع ہی کہ ایک کم سو نام باریتعالی کے حدیث صحیحین وارد ہین مالک انمین نہین ہی
اور مالک الملک جو واقع ہی بمعنے ملک ہی اور یہہ بھی ہی کہ لفظ ملک کا آخر قرآن مین مذکور ہی ملک الناس
اور ختم کلام کا اوپر چیز اشرف کے ہوتا ہی پس افتتاح کلام کی بھی ساتھہ اسکے مناسب ہی اور اطاعت بادشاہ کی اوپر
کل کے واجب ہی اور طاعت مالک کی واجب نہین ہی مگر اوپر مملوکون اسکے کے یہہ ہین وجوہ قراٰتون کی کہ مذکور
ہوئین اور یوم عرف مین ابتدائی طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہین اور شرع شریف مین طلوع صبح صادق سے
تا غروب آفتاب ہی اور کبھی بمعنے مطلق وقت کے آتا ہی خواہ رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہین **بیت**
جسدن کہ تم آؤگے ہمارے بر مین تو ہمکو یہہ ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یعنے وقتیکہ تم آؤگے اور جیسے کہتے ہین روز خندق
مین یہہ اتفاق ہوا اور روز صفین حنین مین ایسے ایسے وقایع واقع ہوئے حال آنکہ یہہ مدتین ہین مہینونکی اور دنونکی
پس یہان جو ساتھہ دین کے اضافت فرمائی معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہی اور حد اس وقت کی ابتدائے نفخہ
ثانیہ سے وہان تک ہی کہ اہل بہشت بہشت مین اور اہل دوزخ دوزخ مین مستقر ہونگے اور ہر چند اسمین وقایع بسیار
اور حالات بیشمار واقع ہونگے لیکن جو مقصود سب واقع جزا ہی اسواسطے اس روزکی اضافت طرف دین کے فرمائی
کہ بمعنے جزا ہی اور سمجھہ لیجئے اس سورہ مین دو مضمون ہین اول حمد و ثنا کہ زبان بندے سے جناب الہی مین معروض
ہوتا ہی دوسری خواہش مطلب کہ بعد ادائے حمد و ثنا منظور ہی اور اس سورہ مین پانچ نام ہین حق تعالی کے اللہ
رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچون نامون کو ساتھہ دونون مضمون کے کمال ارتباط واقع ہی اس
واسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالی کے ہی کہ مفاد لفظ اللہ سے ہی پھر باعتبار انعام نعمت وجود اور توابع
وجود کے ہی کہ مفاد اسم رب کا ہی پھر باعتبار نعمت تیسیر اسباب معاش اور بقا کے ہی بیچ دنیا کے کہ لفظ
رحمن سے مفہوم ہی پھر باعتبار توفیق اصلاح معاد کے ہی کہ مضمون رحیم ہی پھر اوپر نعمت جزا کے ہی کہ
مرتب ہی اوپر کمال حمد و شکر کے یا اجلال اسکے کے کہ مقتضائے مالک یوم الدین ہی اور وہ چیزین کہ سوال جنسے
منظور ہی کئی چیزین ہین اول عبادت ہی وہ مقتضائے الوہیت ہی دوسری استعانت ہی کہ وہ مقتضائے
ربوبیت ہی تیسری طلب ہدایت ہی کہ وہ مقتضائے رحمانیت ہی چوتھی استقامت راہ ہی کہ وہ مقتضائے
رحمت ہی پانچوین انعام ہی کہ وہ مقتضائے مالکیت ہی لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضائے
مالکیت ہی بیچ صورت عدم استقامت کے اور یہہ بھی سمجھہ لیجئے کہ وجہ تخصیص ان پانچ اسم کی ساتھہ تعلق حمد کے اسواسطے
ہی کہ حمد اور ستایش درمیان آدمیون کے واسطے ایک کے ان چار وجہ سے ہوتی ہی اول اوپر کمال ذاتی محمود کے کہ وہ صاحب
احسان ہووے دوسری وصول احسان محمود بحامد تیسری طمع اور توقع احسان کی اس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اسکے سے

پس کمال ذاتی کو ساتھ اسم ذات کے یعنے لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر استجماع کمال کے کرتا ہے بیان فرمایا
اور وصول احسانکو بافاضہ وجود اور توابع وجود کے ساتھ لفظ رب العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور سعاد
کو کہ جناب الہی میں ہر بندہ متوقع ہے ساتھ دو لفظ رحمن اور رحیم کے واضح کیا اور خوف ورٹس کو روز جزا سے ساتھ
مالک یوم الدین کے دلالت کردیا پس گویا یہہ ارشاد ہوا کہ اگر بندے تعظیم میری بجہت کمال ذاتی میرے کریں تو میں بھی
شایان اسکا ہوں کہ نام میرا اللہ ہے اور اگر بسبب اعطائے وجود اور توابع وجود کے ثنا میری کریں توبھی سزاوار اسکا
ہوں میں کہ رب العالمین صفت میری ہے اور اگر بجہت توقع اور احسان میرے بیچ دنیا اور آخرت کے ستایش میری
کریں توبھی بجا ہے کہ رحمن اور رحیم ہوں میں اور اگر بملاحظہ خوف عقاب حمد کریں میری توبھی روا ہے کہ مالک روز جزا ہوں
میں اور کہا ہے کہ تخصیص ان پانچ اسم کی اسواسطے ہے کہ نعمتہائے عمدہ اوپر آدمی کے آثار سے ان پانچ اسم کے ہیں اسلئے
کہ اول اسکو نہانخانہ عدم سے بمقتضائے الوہیت ظہور میں لایا پھر بانواع نعم بمقتضائے ربوبیت پرورش کیا پھر عصیان
اور عیب اسکے دنیا میں مستور رکھے اور فضیحت نکیا کہ مقتضائے صفت رحمانیت ہے پھر گنجایش توبہ کی دی اور اگر توبہ
کرے قبول فرماتا ہے اور آمرزش کرتا ہے کہ مقتضائے صفت رحیمی کے ہے پھر موافق اعمال اسکے کے جزا دیگا کہ مضمون
مالک یوم الدین کا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ تقدیم مفعول کی نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص کا ہے یعنے کسیکی سوا تیرے
عبادت نہیں کرتے ہم اور لفظ نعبدک سے یہہ اختصاص مفہوم نہیں ہوتا ہے اور وجہ اختصاص عبادت کی ساتھ اس
ذات مبارک کے یہہ ہے کہ حقیقت عبادت کی نہایت تذلل ہے واسطے نہایت تعظیم غیر اپنے کے جو باختیار صادر ہو
اور جو تذلل باضطرار ہو وہ عبادت میں محسوب نہیں اور حقیقت عبادت کی بالبداہتہ لیاقت اسکی نہیں رکھتی کہ واسطے
کسیکے کی جاوے سوا اسکے کہ جسکے نہایت انعامات اسپر ہووین اور وہ ذات نہیں ہے مگر اللہ تعالی کی اور تفصیل اسکی
یہہ ہے کہ بندے کی تین حالتیں ہیں ماضی حاضر مستقبل ماضی میں بندہ معدوم محض تھا اسکو کتم عدم سے ساتھ تشریف وجود کے
مشرف کیا وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا پھر حالت نطفگی میں مردہ تھا زندہ کیا کنتم امواتا فاحیاکم پھر جاہل تھا اسکو
تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ حواس اور عقل ہیں اسکو بخشے اخرجکم من بطون امہاتکم لاتعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصار
والافئدۃ اور زمانہ حاضر میں پس حاجات اسکی حد شمار سے زیادہ برلاتا ہے اور انعامات اور احسانات جو کرتا ہے بیان
سے سوا ہیں اور باوجود انواع تقصیرات اور نافرمانیوں کے کہ دم بدم اس سے صادر ہوتے ہیں رفع حاجات اسکی میں
فضل اور احسان اپنا منقطع نہیں کرتا اور زمانہ مستقبل میں پس ابتدائے موت سے تا وصول بجنت متوقع انعام کا اور
حفظ کا اقسام عذاب اور عقاب سے محض اسی جناب سے ہے پس بندے کو کسی حالتمیں اموالات سے پناہ اور بھروسا
سوا اس ذات کے نہیں ہے پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات پاک ہے نہ غیر اور جو چیز ہے یا تو انتفاع اسکا
نقد وقت ہے جیسے آفتاب مہتاب دریا کوہ اور مانند اسکے کہ انکا نفع نہ قبل وجود کے تھا نہ بعد وجود کے ہوگا یا نفع انکا

زمانہ ماضی مین پہنچ کر منقطع ہو گیا مثل آبا اجداد کے اور شیر پلانے دائیون کے یا توقع نفع کی اُسکے زمانہ آئندہ مین ہے
مثل امداد ارواح طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اسکا تینون حالت مین بندے کو احاطہ کرے وہ نہین ہے مگر ذات مبارک
اللہ کی اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ جو ماسوا اللہ کے ہے وہ ممکن اور فقیر ہے محتاج جناب مبارک اُسکی کا اور ہر محتاج اپنی
حاجت مین گرفتار ہے پس فائدہ پہنچانے مین غیر کو غنی مطلق درکار ہے اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو نہین
ہے کوئی مگر وہی پس استحقاق عبادت منحصر ہے ذات اُسکی کے ہو الہذا فرمایا وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ اور بعضے
ملاحدہ جو بطریق شبہ کہتے ہین کہ حق تعالی اغنی مطلق ہے پروا ہمارے عبادتکی نہین رکھتا پس ہمین کیا ضرور ہے کہ
بیفائدہ مشقت اُٹھائین اور عبادت کرین اُسکی متفق علیہ جمیع ادیان ہے یہہ کیا ہے جواب اُسکا یہہ ہے کہ حق تعالی بحیثیت
کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اسبات کا کرتا ہے کہ جو کوئی خالی نقصان سے ہو واسطے اُسکے تذلل
کرے اور نہایت تعظیم اُسکی بجالاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شئ کی موضع اپنے مین چاہیئے پس ایجاب عبادت
مقتضائے حکمت ہے نہ بنابر انتفاع اور حاجت اور ظاہر ہے کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہے کہ مقابل اُسکے صاحب نقصان
تذلل اور پستی کرے والا مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہے اور یہہ مخالف حکمت کے ہے اسی سبب سے ہے کہ
ہر صاحب کمال کو دنیا مین ارباب مراتب دون معظم اور مکرم رکھتے ہین اور ایاك نعبد کو کیا ارتباط ساتھہ
مالك یوم الدین کے کہ عقب مین اُسکے لائے جواب عبادت کے تین درجے ہین اولی یہہ ہے کہ واسطے طمع ثواب آخرت
کے واقع ہو کہ حور اور قصور اور جنات اور انہار وہان ملینگے حقیقت مین مبادلہ ہے اسواسطے کہ ہر عاقل بہ یقین جانتا ہے
کہ دنیا اور لذایذ اور امتعہ اسکے سب فانی ہین اور جہان دوسرا کہ اشرف اس سے اور باقی ہے وہ پیش آمدنی ہے
پس اُنکے حاصل کرنیکے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عزیز اپنی صرف کرے اور لذات اسکے چھوڑ چھاڑ کر متوجہ طرف
اُس باقی کے ہو اور عمر اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اس شجرہ عبادت کا حاصل نہین ہوتا مگر روز جزا مین
دوسرا یہہ ہے کہ واسطے خوف عتاب کے ہو کہ انبیا قاطبۃ اگر ڈرا گئے ہین کہ جو بندہ عبادت نکریگا مستوجب عقاب کا
ہوگا اور خبر ایک شخص کی جو صادق اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہے چہ جائے کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبران
صادق کہہ جائین پس یہہ عبادت مثل غلام کے اطاعت کے ہے کہ خوف ضرب سے چارناچار خدمت مین اپنے خاوند
کے حاضر رہتا ہے اور ظہور ثمرے کا اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہے وجوہ عتاب اور عقاب سے نہین حاصل
ہوتا مگر روز جزا مین تیسرا یہہ ہے کہ واسطے مشاہدے حق کے واقع ہو یہہ اعلی سب درجات کا ہے اسیواسطے
نیت نماز مین یہی تعلیم فرمایا ہے اصلی للہ اور لثواب اللہ اور للخلاص من عذاب اللہ نہین تعلیم کیا اور حقیقت مین
رابطہ کہ درمیان خدا اور بندے کے واقع ہے قطع نظر ثواب اور عقاب سے تقاضا عبادت کا کرتا ہے کہ الہیت موجب
عزت اور ہیبت ہے اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہے کہ مشاہدہ حق تمام نہین ہوتا مگر اُسی روز مین دنیا کے

مشاہدے کو اُس مشاہدے سے کچھ نسبت نہیں اگرچہ والیان شوق نے کہا ہے **بیت** امروز چون جمال تو بے
ظاہر است در حیرتم کہ وعدہ فردا برای چیست نہ اسواسطے ایاک نعبد کو مرتب اوپر مالک یوم الدین کے کیا اور ذکر معبود
کو مقدم فرمایا تا موجب حشمت اور اجلال کا ہو اور عبادت میں التفات چپ و راست نرہے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک
پہلوان نامی کسی مردود سے کشتی کرتا تھا عین کشتی میں کسی نے کہہ دیا اُس دونوں کو کہ ای فلانے کچھ جانتا ہے
تو کہ یہہ کون ہے فلان استاد پہلوان اور استاد ہے بمجرد سننے کے وہ گر پڑا اور مغلوب ہو گیا سمجھہ لیجئے کہ جو نام
استاد پہلوانوں کا اس مرتبے پر موجب خشیت اور اجلال کا ہوا نام اس قوی متین کا کس قدر سبب خشیت
اور اجلال کا ہووے اور جب نام حق تعالی کا قبل عبادت سے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عاشق
کو حضور محبوب میں کچھہ کلفت مدرک اور محسوس نہیں ہوتی پس بندہ حضور میں محبوب اپنے کے کچھہ کلفت
اور ملال نہ بہم پہنچائے اور بشوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر الہی کی ہے کہ شیطان دل سے بھاگتا ہے
ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون پس بندے کو چاہیئے کہ قبل عبادت کے ذکر معبود
کا بجا لاوے تا شیطان کہ دزد عبادت ہے ساتھہ کسل اور غفلت کے نقصان نکرے اور عبادت اُسکی نہ
محفوظ رہے اور جاننے کہ عبادت کرنیوالا ایک ہے اور صیغہ نعبد واسطے جمع کے ہے یعنے عبادت کرتے ہیں ہم سب
اختیار کرنے میں اس صیغے کے کیا نکتہ ہے نکتہ یہہ ہے کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو بیچ عبادت کاملوں عابدوں ان
کے مخلوط کر کر حضور اقدس میں عرض کرتا ہے تا موجب کرم تمیز عبادات میں نکرے اور کل کو رد نقصان
بعض سے نفرماوے اور ہمراہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کے یہہ عبادت ناقصہ بھی مقبول ہو چنانچہ
فقہ میں مذکور ہے کہ اگر کوئی دس چیزیں ایک قیمت کو بیچے اور بعضی اُنمیں ناقص اور بعضے جید ہوں تو خریدار
کو نہیں روا کہ جید کو لے لیوے اور ناقص کو واپس کرے بلکہ یا سبکو قبول کرے یا سبکو رد کرے اور یہاں
معاملہ اکرم الاکرمین کے ساتھہ ہے رد کرنا متصور نہیں ہے پس سب کو قبول فرمائیگا **بیت** بخش رافت کو
بھی یارب بطفیل نیکان رشتہ واپس نہیں کرتا جو گہر لیتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ صیغہ جمع لانے میں اشارت
ہے طرف فضیلت نماز جماعت کے گویا مقام عبادت کا مقام اجتماع ہے اور بدون اجتماع کے عبادت ناقص ہوتی
ہے اور یہہ بھی ہے کہ ایاک اعبد اگر کہتے تو یہہ مضمون ہوتا کہ میں بندہ تیرا ہوں اور ایاک نعبد کے مضمون
سے یہہ نکلتا ہے کہ میں ایک بندہ ہوں بندوں تیرے سے یہہ مضمون بکمال مناسب ادب ہے وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ حقیقت استعانت کی طلب معونت ہے اور معونت اوپر کام کے چار قسم ہے اول یہہ ہے کہ قدرت
اوپر کام کے بخشتا ہے دوسرے اُس کام کو آسان کرتا ہے تیسرے اس کام کے نزدیک کرتا ہے چوتھے اسکام
پر مستعد کرتا ہے اور رغبت دیتا ہے مثلا عقل اور شعور اور ہاتھہ پاؤں بخشنا واسطے عبادت کے قسم اول ہے

اور رفع موانع اور فراغ خاطر دینے قسم ثانی سے ہے اور دلعیہ اتحاد لمبین ڈالنا اور حسن اسکے کو بیچ نظر عقل کے
جلوہ دینا اور لذت عبادت کی اور انشراح خاطر کی زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہے اور مرشد کو انبیا اور اولیا سے
پیدا کرنا کہ دمبدم ساتھہ پند اور نصیحت کے تاکید اوپر عبادت کے کرین اور حرص دلانا قسم رابع سے ہے اور تقدیم
ایاک کی نستعین پر یہان مفید حصر اور اختصاص ہے یعنے غیر تیرے سے استعانت نہین رکھتے ہم اور یہہ استعانت
یا خاص ہے واسطے عبادت کے یا عام ہے بیچ تمام امور دنیا اور آخرت کے اگر خاص ہے تو سر استعانت مین یہہ ہے
کہ عبادت ہرچند کسب اور عمل بندے کا ہے لیکن بندہ پابند خواطر نفسانی ہے قدم راہ عبادت مین نہین رکھہ
سکتا بدون اعانت الہی کے اور نفس جو چیز فی الحال نافع ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اور عواقب امور اس سے
پوشیدہ ہین اور عقل چاہتی ہے کہ جسکا مآل اچھا ہو وہ اختیار کیا چاہیے پس آپسمین کشاکش رہتی ہے اور تنازع
خالیات لشکر ہوا غلبہ کرتا ہے اور منجر بہلاکت قلب ہوتا ہے اور دفع اس لشکر کا ممکن نہین مگر بعون الہی اور
یہہ بھی ہے کہ عبادت آسان نہین ہوتی مگر برفع عوائق اور وہ چار چیزین ہین دنیا اور خلق اور شیطان اور
نفس اور یہہ بھی ہے کہ ممکن نہین مگر بدفع عوارض اور وہ کئی چیزین ہین مصائب اور خطرات مصائب اور انواع
غموم اور ہموم اور یہہ بھی ہے کہ درست نہین ہوتی مگر بازالہ قوادح عبادت مثل ریا اور سمعہ اور عجب وغیرہ کے
اور یہہ بھی ہے کہ تمام نہین ہوتی مگر بوجود بواعث کہ خوف اور رجا اور اشتیاق مشاہدہ خدا ہے اور یہہ سب
چیزین پہاڑ ہین سدراہ کہ قطع انکا بدون عون الہی متصور نہین اور یہان دو شبہے ہین ایک تو یہہ ہے کہ اگر
عبادت مقدر ہے تو اعانت بھی ہو جاویگی فائدہ استعانت کا کیا ہے کہتے ہین کہ عون الہی غالب اوقات مین
اُسیکو حاصل ہوتی ہے کہ استعانت اُسکی جناب سے چاہے پس یہہ سب عادی ہے واسطے حصول عون
کے اور اسباب عادیہ مین یہہ نہین کہا جاتا کہ کیا فائدہ رکھتے ہین فائدہ انکا یہی ہے کہ حق تعالی نے ساتھہ
جریان عادت اپنی کے ان چیزون کو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہے جیسے طعام کھانا واسطے حصول سیری
شکم کے اور پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض معترضونکا ساقط ہے یہان شبہ دوسرا یہہ ہے کہ
استعانت اوپر عمل کے قبل شروع کے مناسب ہے نہ بعد پس استعانت کو مناسب یہہ ہے کہ عبادت پر
ذکر مین بھی مقدم کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ عبادت وسیلہ ہے اور استعانت حاجت ہے وسیلے کو حاجت
پر تقدم ہے اور جو استعانت واسطے اتمام عبادت کے ہے اور اتمام ہر چیز کا بعد شروع اُس چیز کے ہوتا ہے
پس استعانت کو بھی بعد عبادت کے لائے گویا بندہ یہہ کہتا ہے کہ مین نے عبادت تیری تیرے حکم سے
شروع کی ہے لیکن اتمام اُسکا بیچ ہاتھہ تیرے کے ہے مبادا کوئی مانع مانع ہو اور معارض پیش آوے
پس ساتھہ تیرے استعانت چاہتا ہون بیچ اتمام کے اسکے فان قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن اور اگر عام ہے

اسور دیتا اور دین سے کہین تو وجہ اختصاص کی یہہ ہے کہ جس کسینے غیر سے لیئے استعانت چاہی تو پہلے
دلمین اُسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہہ فعل فعل الٰہی ہے پس جو کوئی کسیکی اعانت کرتا ہے اول اللہ اُسکے دلمین
ڈالتا ہے جب وہ کرتا ہے اسواسطے بندہ یہان کہتا ہے کہ غیر تیرے سے اعانت ممکن نہین ہے مگر تو جب
ارادہ اعانت کا دے اور اسباب مہیا فرما دے جب کوئی کسیکی اعانت کرے پس یہان قطع نظر وسایط سے
کر کر تجھ سے اعانت چاہتا ہون توضیح اس مقام کی یہہ ہے کہ بندے کو قدرت دی ہے اُسکے سبب سے گمان
کرتا ہے یہہ کہ کرنا نکرنا کام کا میرے ہاتھ مین ہے لیکن ترجیح فعل کے ترک پر ہرگز اُسے میسر نہین ہے اسواسطے
کہ بارہا دیکھا ہے ہمینے کہ بہت جد و جہد اور کوشش اور سعی کی ہے لوگون نے اور مقصود کو نہین پہنچے مگر بعضے
پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب نہین ہے مگر با عانت غیبی اور بہت دیکھا ہے کہ انسان نے انسان سے حاجت
طلب کی ہے اور اُسنے مدت تک اُسے لیت و لعل مین رکھا ہے پھر ناگاہ حاجت اُسکی برلائی ہے یہین سے
معلوم ہوتا ہے کہ بغیر القاے غیبی کے کوئی کسیکی اعانت نہین کر سکتا پس بندہ مسلمان کو چاہیئے کہ
شرک سے بھاگے اور اول وہلہ مین نگاہ فعل الٰہی پر رکھے اور اعانت غیر کی گو کہ ظاہر مین اعانت ہے اور معنی
مین اصلا قدرت اعانت کی کوئی نہین رکھتا نظر سے گرا دے اور با عانت قادر مطلق اکتفا کرے کہتے ہین
حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے ہاتھ پانو باندھکر آگ مین ڈالا جب جبرئیل نے آکر کہا کہ تمھین جو
حاجت ہو مجھ سے کہو اُنھون نے جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہین رکھتا ہون جبرئیل نے کہا جناب الٰہی
سے التجا کرو اُنھون نے کہا وہ دانا ہے نہان و آشکارا ہے اُسسے عرض کرنا کیا درکار ہے پس جب بندہ مومن
نماز مین کھڑا ہوا پانو اُسکے حرکت سے باز رہے ہاتھ اُسکے پکڑنے سے معطل ہوے زبان اسکی سوا قراءت قرآن اور ذکر
کے بند ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور بہرسکے جیسے حقیقت مین بیکار تھے ظاہر مین بھی بیکار ہوے اسوقت اُن
اسباب کو بیکار دیکھکر حق بہ حقیقت کارساز ہو دے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہے کہ جب بندہ مومن نے
ایاک نعبد کہا ڈر کہ نسبت عبادت کیطرف اپنے کی ہے مین نے تکبر اور عجب مین پڑا مین واسطے دور کرنے اس ترس کے
ایاک نستعین تعلیم فرمایا یہان سے وجہ تقدیم نعبد کی اوپر نستعین کے واضح ہوئی کہتے ہین کہ اس سورہ مین دو
مقام ہین مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت عبودیت جب یہہ دونون مقام جمع ہوئے معاملہ بندہ کا ساتھ
خدا کے تمام ہوا اور معنی اوفوا بعہدی اوف بعہدکم نے جلوہ دکھایا ابتداے سورہ سے تا مالک یوم الدین بیان مقام
ربوبیت ہے مبدا سے معاد تک اور ایاک نعبد بیان ابتداء مقام عبودیت ہے اور ایاک نستعین بیان کمال
اُسکا اور جو وفا بہر دو عہد دونون جانب سے متحقق ہوئی ثمرہ اُسکا کہ اسپر مرتب ہوا اھدنا الصراط المستقیم ہے اکثر علما نے
بیچ وجہ التفات غیبت سے طرف حضور کے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین واقع ہے یون کہا ہے کہ مصلی نے وقتا

شروع نماز کے اجنبی وار کھڑے ہوکر ثنائے الٰہی بلفظ غیبت آغاز کی جب ثنا کو بہ کمال پہنچایا حجاب کہ درمیان
تھا مرتفع ہو گیا اور بعد مبدل بقرب ہوا اور اجنبیت ساتھ یگانگیت کے بدل ہو گئی پس قابل اسکے ہوا کہ ساتھ
لفظ خطاب کے تکلم کرے بعضے علما نے کہا ہے کہ دعا اور سوال کو حضور بہتر ہے سوال غائبانہ چندان کارگر نہین
ہوتا اور ثنا اور ستایش کو غیبت اور پس پشت کہنا اولی ہے تا محمول خوشامد پر نہو سمجھ لیجئے کہ بیچ تخصیص عبادت
اور استعانت کے مشرکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہے بعضے مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت کرتے ہین
جیسی پہارونکی اور سونے چاندی کی اور بعضے درختون کی جیسی پیپل تلسی وغیرہ اور بعضے روحانیات غیبیہ کی کہ
مربی اپنا قرار دیتے ہین بلکہ ایک فرقہ انکا یہہ ہے کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا ہے
اور ہر نوع کو انواع عالم سے بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہے اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے
بدن مین حرارت برودت رطوبت یبوست سے ایک روح کو مقرر کرتا ہے کہ اُس سے استعانت چاہیے
اور وہ روحین جو نظر سے غائب ہین تو صورتین اور مثالین اُنکی بنا بنا کر ساتھ کمال تعظیم اور تضرع کے اُنکے پیش
آتا ہے اور بعضے اُنسے کاملین افراد انکی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیطہ کی خواہ سفلیہ ہون مثل
آتش کے کہ معبود مجوس ہے اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہے اور ہر صفت آدمی مین دخل
رکھتا ہے پس ظہور ربوبیت الٰہی کا اُسمین اتم ہے اور کسیکو انواع حیوانات سے ساتھ اس عنصر کے معاش مین
احتیاج نہین ہے مگر آدمی کو پس یہہ عنصر مختص بنوع انسان ہے اور ربوبیت نے خاص انسان کے لیے اُسمین
ظہور کیا ہے قابل اسکے ہے کہ ساتھ اُسکے نہایت تذلل سے پیش آئے اور بعضے اجسام علویہ کی عبادت کرتے
ہین جیسے چاند سورج ستارے اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر تبادل نور و ظلمت کے ہے کہ دن رات
اُس سے انتظام رکھتے ہین اور تبدیل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے اوقات زیادتی رطوبت کی بعضے
وقت قوت یبوست کی یہہ سب چیزین آثار مین اُنہین اجسام کے پس ان اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہیے
اور معہذا یہہ اجسام ارواح رکھتے ہین کہ کمال مناسب ساتھ اسمائے الٰہی کے بہم پہنچائی ہے پس بالاولی قابل عبادت
ہین سب کے سب ان مذاہب والون کو مرد مسلمان ساتھ ان دو کلمون کے کہ ایاک نعبد اور ایاک
نستعین ہین رد کرتا ہے اور حقیقت ملت حنفی کی کہ آوردہ ابراہیم خلیل ہے تفصیل انہین دو کلمون کی ہے
کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین بیان اسکا یہہ ہے کہ عبادت یعنے غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے
اللہ ہی کو ہے اور کسیکو ارباب حقوق مثل ماباپ استاد پیر آقا خاوند کے اور مظاہر انعام حق کے مثل
عناصر اور فلکیات اور ارواح غیبیہ کے جائز نہین اسواسطے کہ اسباب غایت تعظیم کے اُنمین متحقق نہین ہین
اور جب اسباب غایت تعظیم کے متحقق نہوے تو نہایت تذلل بیموقع اور بیجا ہے اور اتلاف حق مالک

مطلق ہے اور ظلم ہے بڑا نعوذ باللہ منہ جیسے سوا تیرے کسی کے سجدہ کرے تیرا رافت نہین ہے کوئی بتراور
بندگی بجھہ بن اور استعانت یا ساتھہ اُس چیز کے ہے کہ توہم استقلال کا اُس چیز کے ساتھہ وہم و فہم مین کیسے
مشرکین اور موحدین سے نہین گذرتا جیسے ساتھہ حبوب اور غلات کے دفع گرسنگی مین اور استعانت ساتھہ پانی
اور شربت کے دفع تشنگی مین اور استعانت واسطے راحت کے ساتھہ سایہ درخت وغیرہ کے اور دفع مرض مین
ساتھہ دوا کے اور تعین وجہ معاش مین ساتھہ امیر یا دشاہ کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت کا ساتھہ مال کے
ہے نہ تذلل یا ساتھہ اطبا اور معالجون کے کہ بسبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہے استقلال متوہم نہین ہوتا
پس اس قسم کی استعانت بلا کراہیت جائز ہے اسواسطے کہ فی الحقیقت استعانت نہین ہے اور اگر استعانت
ہے استعانت بخدا ہے اور یا استعانت ساتھہ اُس چیز کے ہے کہ توہم استقلال اُس چیز کی نفے مدارک مشرکین
مین جگہہ پکڑی ہے مثل استعانت بارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ کے یا بارواح ساحرہ کے جیسے بھوانی
شیخ سدو زین خان وغیرہ مین اس نوع کی استعانت عین شرک ہے اور منافی ملت حنیفہ ہے پس اہل اسلام
باعتقاد تمام باین کلام متکلم ہین جیسے کوئین مین جز تیرے نہین یار ہمارا ناصر ہے تو ہی تو ہے مددگار ہمارا نہ
اور اگر کوئی دلیل اوپر حصر عبادت اور استعانت کے طلب کرے تو کہتے ہین ہم تینو آیتین سابق کی دلیل ہین اوپر
اس حصر کے اسواسطے کہ عبادت اور استعانت یا واسطے اسکے ہے کہ وہ شخص کمال ذاتی رکھتا ہے یا واسطے اسکے
ہے کہ نعمتیں سابقہ اسکی موجب شکر اور طلب مزید کی ہین تا با مداد اور اعانت اسکی کے مستمر ہون الی غیر النہایت
نیست بالسبب اسکے ہے کہ ربوبیت اسکی شامل اور محیط ہے کل خلائق کو اور اعانت بھی تتمہ ہے حق ربوبیت کا
یا واسطے اسکے ہے کہ رحمت اسکی بایصال وجود اور باعطائے ارزاق بصفت عامہ ظہور کر رہی ہے اور یہہ چیزین
جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہین ذات باریتعالی مین پس عبادت اور استعانت جو متفرع انہین چیزون
پر ہے مخصوص ساتھہ اسکے ہوی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ معنی ہدایت کی نشان بتانا مطلب کا ہے اور وہ
یا با الہام ہے جیسے چوسنا پستان کا کہ بے تامل اور تلمذ طفل کو القا فرماتے ہین اور مثل گریہ کے کہ جہت شکایت
جوع طفل کو ابتدائے خروج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہین اور یا ساتھہ عطا کرنے حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ہے یا ہدایت
عقل کی ہے یا دلائل نظری کی ہے یا ارسال رسل کی ہے پس مراتب ہدایت کے ترتیب وار ہین اول ہدایت الہامی ہے
کہ حالت طفولیت مین حاصل ہے پھر ہدایت احساسی ہے کہ جب حواس آدمی کے فی الجملہ ظاہر اور باطن کے قوت
پکڑی اچھی بری چیزون کو پہچاننے لگا اور جہان رسائی حواس کی نہین وہان کے دریافت کرنیکو ہدایت عقل
وہی ہے تا مدرکات حواس ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات انکی انتزاع کر کر کامیاب مطلب ہو اور جہان ہدایت
عقل نہین پہنچتی وہان کے معلوم کرنے کو دلائل نظریہ عطا کی ہین کہ ان دلائل سے نتیجہ بر لاوے اور جس شیا مین

مظہر عقل کی گنجائش نہین ہے اور حسن اور قبح جنکا قوت عقلیہ سے مدرک نہین ہوتا یا ادراک مین انکے وہم
وخیال معارضہ کرتے ہین انکے دریافت کرنے کو پیغمبر بھیجے ہین کہ بواسطہ ان اکابر کے سمجھ کر ہم آغوش مقصود ہون
اور ہدایت کہ بارسال رسل اور انزال کتب متحقق ہے دو قسم ہے عام اور خاص عام وہ ہے کہ راہ خیر اور شر
کی واضح کرین اور یہہ بھی دو قسم ہے تبیانی اور توفیقی تبیانی شرح ماجاء بہ الرسول ہے ساتھ اس حد کے
کہ کچھ احتمال شک اور شبہ کا فہم مراد مین راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب تمسک کے ہدایت انبیا
کسی کے حق مین فراہم کر کر تمسک اوپر اسکے آسان فرماوین اور بسعادت ابدیہ واصل کرین منتہی اس توفیق کا
ثابت ہے آخرت مین یا دریافت حق ہے دنیا مین اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت
سے کسیکی مدرکہ پر مشرق ہو اور انکشاف حقائق علی ماہی علیہ حاصل ہوجاوے اور اسکے تین درجے ہین
ہے چنانچہ فرمایا ہے قل ان ھدی اللہ ھو الھدی ہے چنانچہ کہا ہے انی ذاھب الی ربی سیھدین اور پایا
ہے جیسے حدیث شریف مین وارد ہے لولا اللہ ما اھتدینا اور داخل اسی ہدایت خاص مین ہے جو مریدون
پر بامداد پیران واقع ہوتی ہے اثنای سیر اور سلوک مین حالاً فحالاً ومقاماً بعد مقام اور سمجھ لو کہ اگر ہدایت سے
نشان دادن راہ مراد ہوتا ہے تو ساتھ الی کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر وصف راہ منظور ہوتا ہے تو ساتھ لام
کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر قطع کردانا راہ اور پہنچانا مقصد تک مقصود ہوتا ہے متعدی بنفسہا کرتے ہین پس
لفظ اھدنا الصراط المستقیم مین اظہار کمال عجز اور ناتوانی بندہ ہے کہ اکتفا اوپر نشان دادن راہ کے اور پہنچا
دینے راہ کے بمطلب نہین کر سکتا تاکہ دمبدم ہدایت اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق مسافت اور دست
کش ہو ہیئت و دم قدم بقدم بتانا سنبھالنا تا بچل کہ ناتوان ہو نہین گم کردہ راہ یا اللہ اور ایراد صیغہ جمع اھدنا
مین واسطے اسی نکتہ کے ہے کہ نعبد مین مذکور ہوا علی الخصوص یہان مقام دعا ہے اور دعا جماعۃ مسلمین
کی اقرب باجابت ہے اور یہہ بھی ہے کہ حمد کو شامل حمد جمیع حامدین کیا اور ایاک نعبد مین شامل عبادات
سب کے کیا اور نستعین سے استعانت سب کی بیان کی یہان طلب ہدایت بھی سب کی طرف سے چاہی
اور یہہ بھی ہے کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگون مین سے یا محلے کے یا شہر کے یا ملک کے ہدایت
پاوے اور تمام ضلالت مین رہین تو سب سے بڑی مشکل ہے کہ اگر ان سب کی موافقت کرے تو دیدہ ودانستہ
اپنے تئین ہلاکت مین ڈالے اور جو مخالفت کرے تو مضحکہ اور مسخرہ سب آدمیون کا بنے اور دوستی مبدل
بدشمنی اور صلح بجنگ اور صفا بکدورت ہو اور علاقہ قرابت اور محبت اور تعاون اور تناصر کا ٹوٹ جاے
پس ناچار اسنے بنی نوع اپنے کو دعاے ہدایت مین شریک کیا تاکہ اس قباحت کلی سے محفوظ رہے
اور لفظ صراط کا مرادف طریق اور سبیل کے ہے بمعنی راہ اور یہان یہہ لفظ اختیار کرنے مین یہہ نکتہ ہے

کہ مسلمانون کو ذکر لفظ صراط سے عبور پل صراط کا یاد آوے اور جانین کہ ہمین اُسپر سے گذرنا ہے اور گذرنا اُسکا بدون طریقہ مستقیم کے ممکن نہین نظم تیغ سے تیز ہے اور بال سے باریک صراط بن مدد کی تیرے کس طرح سنبھل جاؤنگا دستگیری میری وہان ای پیمبر مولی ہے ضرور ورنہ ہر کام مین رافت تون پھسل جاؤنگا اور مشہور یہہ ہے کہ طریق مستقیم اختیار توسط ہے درمیان افراط اور تفریط کے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے مثلاً عبادت مین افراط یہہ ہے کہ جہان ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے اختیار پرستش کرنے لگے چنانچہ مذہب ہنود کا ہے اور تفریط یہہ ہے کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہوکر متوجہ عالم غیب کی نہووے چنانچہ معمول انگریز اور ملاحدہ کا ہے اور افراط استعانت مین یہہ ہے کہ ہر چیز کو توہم مین سبب ٹھہراکر درخواست اِسی سے کرنے لگے اور کارہائے مطلوبہ مین طرف اُسکے رجوع کرے اور تاثیرات نجوم کی اور سعادت اور نحوست ایام کی اور خواص مخفیہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات کے ملحوظ رکھکر رعایت اُنکی کرتا رہے اور شوم اور یمن کو ازواج مین اولاد مین غلامون مین لونڈیون مین گھوڑون مین حویلیون مین تلوارون مین اور سوا اُنکے اور اشیا مین خیال مین رکھے اور اوقات زندگی کے اپنے اوپر تنگ کرے اور سودائیونکی طرح ہر چیز سے ڈرے اور ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہہ ہے کہ اسباب معتبرہ کو جیسی دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نیکون کی اور بدون کی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہے ساقط الاعتبار جانے علی ہذالقیاس جمیع امور مین توسط محمود ہے اور افراط اور تفریط مذموم ہے چنانچہ تفصیل کتب مبسوط علم اخلاق مین مذکور ہے اور اگر یہان بطریق نمونہ بیان کیجے تو یون کہئے کہ آدمی کی تین قوتین ہین ایک قوت لطیفہ ہے کہ اُسے عقلیہ کہتے ہین صفت اُسکی جاننا اشیاء کا اور دریافت کرنا حقائق کا ہے اور حقائق یا ذات یا صفات باریتعالی کی ہین اور افعال اور آثار اُسکے دنیا اور آخرت مین اور اس قسم کے جاننے کو علم الہی کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ تفکر ذات الہی مین کرے اور درپے ہو اُسکے دریافت کرنے مین یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تنزیہ کے یا اثبات صفات کا کرے بنہج تشبیہ کے کہ خالق کمالاتہ مخلوق کے ہم کرے یا اُن صفات کا کہ شریعت مین ثابت ہین تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام اور سمع اور بصر اور رویت اور رضا اور غضب یا افعال الہی کو مانند افعال اپنے کے کسی غرض پر حمل کرے یا صلح اور لطف اُسکے کو موافق قرار داد عقل اپنی کے اوپر اُسکے واجب جانے یا فعل کی نسبت بندے کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اُسکی کا اس فعال مین منکر ہو یا بندے کو مثل جماد کے بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہو جاوے وغیرہ ذالک من العقائد الباطلۃ المائلۃ الی جانب الافراط والتفریط یا ارواح اور ملائکہ اور انبیا اور اولیاء اور ایمہ دین کو اور اس قسم کو نبوات کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ اصلا ان مراتب اور مناسب کا انکار کرے یا معتقد عصمت اور محفوظیت اُنکے کا خطا سے اور

گناہ سے ہو اور مثل اپنے پھنسا ہوا اغراض دنیوی مین جانے اور مغلوب حاجات نفسانیہ سمجھے یا رتبہ امید اور اولیا کا
برابر رتبہ انبیا و مرسلین کے اعتقاد کرے اور انبیا و مرسلین کو لوازم الوہیت کے کہ علم غیب کا اور سننا فریاد کسی
کا بیچ ہر جگہہ کے اور قدرت اوپر تمام مقدورات کے ہے ثابت کرے اور ملائکہ کو اور ارواح انبیا اور اولیا کو بیچ پردہ
صور اور تماثیل کے اور قبور اور تعزیہ کے معبود بناوے اور رزق اور فرزند اور خدمت اور منصب انسے بالاستقلال
چاہے اور شفاعت اور عرض انکی جناب الہی مین واجب القبول سمجھے کہ وہ مقرب جناب مقدس باری ہے یا نہ
معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوال کے امور آخرت کے مین کہ اس
علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہین افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ مثلا ایمان کو باین حد موثر نجات
مین جانے کہ اصلا اثر کسی معصیت کا اسکی خاطر مین خطور نکرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر نہ
پہنچاویگا یا ایمان کو باین درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اسکی کا سمجھے اور گنہگاران با ایمان
کو مثل کافران بے ایمان کے مخلد فی النار جانے یا اعمال نیک وبد کی تاثیر ذاتی آخرت مین ثابت کرے اور
جانے کہ اللہ بے اختیار مقام مجازات مین تابع اعمال بندہ ہے عفو گناہ اور ناقبولی طاعت اس سے ممکن نہین
یا بہشت اور دوزخ اور تلذذ اور تالم وہان کی مثل انقلابات دنیا کے زائل اور فانی اعتقاد کرے یا اجسام اور
اعراض مین کہ اسے علم جواہر واعراض کہتے ہین اور علم طبیعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہین افراط تفریط اس قسم
مین یہہ ہے کہ مثلا شرح اور بسط مین ان چیزون کے تعمق تمام کرے اور مدرکہ اپنے کو ساتھ تحصیل مالا یعنی احوال
اوضاع خواص تاثیرات انکی کے معروف رکھے مثل ہیئت مین اور ہندسے مین اور حساب مین اور فنون ریاضی
مین اور موسیقی مین اور جر اثقال مین اور مناظرے مین اور شعبدے مین اور طلسمات مین اور خواص نباتات
مین اور طب مین اور سوا انکے انکی مثل مین یا ان چیزونکا مطلق انکار کرے اور اُنسے بے نصیب اور بے بہرہ رہے
اتنا جسقدر کہ دین و دنیا مین نافع ہے ان علوم سے اس قدر بھی متوجہ ہو دوسری قوت شہویہ ہے کہ مبداء
جذب منافع اور وسیلہ خواہش مرغوبات ہے اور افراط اسکی فجور ہے اور خلاعت بھی کہتے ہین یعنے انہماک لذات
اور مرغوبات مین زیادہ اس سے جو چاہے اور تفریط کو اسکے جمود کہتے ہین یعنے سکون اس چیز سے کہ ترغیب
کیے بیچ اسکے عقل اور شرع مثل نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے اور مرتبہ وسط اسکا عفت ہے یعنے تابع
کرنا شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت ہولے سے سلامت حاصل ہو اور اس وسط سے اخلاق محمودہ
بہت متولد ہوتے ہین مانند حیا اور صبر اور قناعت اور تواضع اور جوانمردی اور سخاوت اور توابع سخاوت کے سے
ایثار اور کرم اور عفو اور مروت اور مساہلہ ہے معاملات مین تیسری قوت غضبیہ ہے کہ مبدء اقدام ہر چیز پر
خطر کی ہے اور مقتضی اسکا تسلط اور ترفع اور دفع مضرت غیر کی اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اس قوۃ کی

تہور ہے یعنے جرأت کرنی وہان جہان بچنا ہے اور تفریط اسکی جبن ہے یعنے ڈرنا جس سے نڈر ہونا چاہیے اور توسط اسکی شجاعت ہے اور شجاعت سے اخلاق محمودہ بہت پیدا ہوتے ہین مثل علو ہمت اور استقلال اور حلم اور تحمل اور حمیت کے اور سوا اُسکے اور توسط استعمال قوت نطقیہ کو حکمت کہتے ہین اور اُس سے ذکا اور سرعت فہم اور صفائے ذہن اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہے اور طرف افراط اسکے کو وجربزہ کہتے ہین اور طرف تفریط اُسکے کو بلادت اور غباوت نام رکھتے ہین اور جب تینون قوتون مین توسط حاصل ہو اُسے عدالت کہتے ہین اور توابع عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا اور شفقت اور مکافات احسان اور پاس علاقہا اور حسن صحبت اور مشارکت اور توکل اور ایفائے حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور پیغمبران اور اولی الامر اور انقیاد اوامر اور نواہی شرعی ہین یہی ہے کمال تقوی **بیت** حق تعالی نصیب فرماوے ہمکو یہہ راہ راست دکھلاوے یہان ایک نقطہ ہے سمجھ لیجیے کہ قوت نطقیہ ذاتی ہے انسان کی کہ روح کو پیش از تعلق بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلق بدن حاصل ہووے ہین پس کمال توسط قوت نطقیہ مین یہہ ہے کہ اُسکا یہان تک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہین اور کمال توسط قوت شہویہ اور غضبیہ کا یہہ ہے کہ اسکا بقدر ضرورة استعمال کرے بحدیکہ کمتر اُس سے ممکن نہین پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر دلالت انبیا کے اور رفاقت صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے دشوار ہے اسواسطے کہا ہے کہ صراط مستقیم اقتدا انبیا ہے اور قدر مشترک یہہ ہے کہ انسان دل سے اپنے اُسکی طرف متوجہ رہے اور اُسیکا ذکر کرے اور معرض ماسوی سے ہو اور یہان تک تابع فرمان الہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ پسر ذبح کر تو کر ڈالے مثل حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اور اگر فرمان ہو کہ جان اپنی نثار کر تو بشاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسماعیل کے اور اگر حکم ہو کہ اپنے آپ کو دریائے زخار مین ڈال تو ڈال دے مثل حضرت یونس کے اور اگر بعد عطائے مرتبہ اعلی فرمان ہو کہ مثل شاگردون کے شخص مجہول الحال کے پاس جا کر بعضے باتین سیکھ تو ننگ و عار نرکھے حکم بجالائے مثل حضرت موسی کے علی نبینا وعلیہم الصلواة والتسلیمات کہ طرف حضرت خضر کے گئے اور شاگردی اختیار کی حدیث مین وارد ہے کہ صحابہ کو جب کفار کے ہاتھ سے مکے مین بہت مصیبت پہنچی شکایت بحضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کی آنحضرت سایہ کعبے مین بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تم سے اہل ایمان کو کفار کے ہاتھ سے مصیبتین سخت پہنچی ہین یہان تک کہ بعضون کو زمین کھود کر کھڑا کیا ہے اور آرہ سر پر چلایا ہے اور دو پارہ کر کر گرا دیا ہے اور ہرگز دین اپنے سے نہین پھرے اور بعضون کے شانہای آہنی سے پوست اور استخوان کندید کئے اور اصلاً حرف خلاف مذہب کا زبان پر نہ لائے کہتے ہین کہ خط مستقیم کوتاہ ترین خطو نکا ہے کہ درمیان دو نقطون کے فرض کیا جاتا ہے گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہے عجز اور ضعف اپنا بیان کرتا ہے یعنے لائق

ناتوانی ہیرے کے نہین ہے مگر طریق مستقیم لہذا اسیر اور ناتوان کو جو راہ چلنا منظور ہوتا ہے تو نزدیک کی تلاش کرتے ہین راہ دور سے بھاگتے ہین اور یہہ بھی کہا ہے کہ بندہ جب تک دنیا مین ہے عجب ایک کش مکش مین گرفتار ہے کسی راہ پر زن و فرزند بلا رہے ہین کسی پر ماں باپ پکار رہے ہین کسی راہ سے دوست اور مشفق کھینچتے ہین گذرنے کو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کھینچتے قدم دھرنے کو نفس اپنے ہی راہ پر چلایا چاہتا ہے شیطان اپنے ہی طرف بلایا چاہتا ہے شہوت اور ہی راہ دکھاتی ہے غضب اور ہی راہ بتاتا ہے عقل اسکی ضعیف اور عمر کوتاہ اور عرصہ تنگ حیران و ار آپکو خاوند کے دروازے پر لاکر فریاد کرتا ہے کہ اهدنا الصراط المستقيم یہان بعضے جاہل جو شبہہ کرتے ہین یہہ کہ مسلمان کو یہہ دعا تعلیم ہوی کہ نماز مین بحضور پروردگار پڑھے حال آنکہ سوال ہدایت کا یہان بےموقع ہے اسواسطے کہ اسکو یہانتک ہدایت حاصل ہے کہ حضور مین پہنچا پھر تحصیل حاصل کا کیا فائدہ **جواب** اسکا یہہ ہے کہ مراتب ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوے بہت ہین پس شخص ہر وقت مین سوال ہدایت سے مستغنی نہین کہا ہے کہ علم آدمی کا ساتھ دو طریق کے ہمیشہ بیچ زیادہ کے ہے اول دوام اُس علم کا دوسری زیادتی ادلہ کی کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہووے برابر اُس علم کے کہ بہت دلیلون سے حاصل ہو نہین ہوتا جو کچھہ عالم اقسام ممکنات سے موجود ہے اُسمین دلالت ہے اوپر وجود ذات الٰہی کے اور علم کے اور قدرت کے اور ہر چیز مین حکمت اسکی مخفی ہے **نظم** ففي كل شيء له شاهد تدل على انه واحد خاک کے سبزہ لہلہاجو اوگا وحدہ لا شریک لہ ہے کہا پس علم آدمی کا ہر وقت زیادت پذیر اور مستعد ترقی گیر ہے **بیت** دلمین آخر ہوینگا اُسکے رافت دھیان نکیجیگا زلف دراز سے یار کا قصہ لاکھہ برسمین نہ پڑھیگا سیہ ذا امتثال اوامر و نواہی الٰہی کا اور تحصیل فضائل اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہے نہایت عریض اور ضرور سب سے ثبات ہے اوپر اسکے کہ اُس شخص کو مراتب ہدایت سے حاصل ہوا ہے چنانچہ قرآن مجید مین اور جگہہ گویا شرح اُسکی فرمائی ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ زبان سے چاہنا مطلب کا غیر اپنے کی خالی دو وجہ سے نہین ہوتا یا یاد دلوانا ہوتا ہے اسکو کہ جسے مطلب سہو ہو جاوے یا ترغیب دینی ہوتی ہے بخیل کو اوپر جود کے اور یہہ دونو باتین حکیم برحق اور جواد مطلق جل جلالہ مین متصور نہین ہو سکتین پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا کا کیا ہے علی الخصوص دعا منافی قضا ہے جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ کا ہے حکمت حکیم تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا بدون تضرع و زاری کے حاصل نکیجے تا نفس اُسکا منکسر ہو اور تکبر اُسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا کارگر پڑے اور وہ شرط کہ حکمت الٰہی مین مرعی ہے ظہور کرے **بیت** تا نگرید طفل کی جوشد لبن تا نگرید ابر کی خندد چمن اور دعا منافی تقضا نہین ہے اسواسطے کہ جائز ہے رضائے الٰہی اسمین ہو

کہ بندہ تذلل اور زاری کرے اور عطائے بعد طلب اسکی کے واقع ہو اب سمجھ لیجیے کہ سوال ہدایت کا اوپر استعانت
کے متفرع فرمایا ہے اسواسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استعانت ہے اور خاص کا عام پر تفرع ہویدا ہے اور
اوپر عبادت کے بھی بواسطہ استعانت متفرع ہے اسواسطے کہ عبادت جب ساتھ مجاہدے کے کمال حاصل کرے
مفید ہدایت قصوی ہو والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا اور مجاہدہ محتاج باستعانت ہے اور جب عبادت
اور استعانت مخلوط ہووین تفرع ہدایت کا اوپر مالک یوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اسواسطے کہ کمال نفع ہدایت
کا اس روز ظاہر ہوگا بواسطہ عبادت کاملہ کہ بے اعانت حق کے میسر نہین اور تفرع ان تینون چیزون کا
اوپر رحمت عام اور رحمت خاص کے بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہترین تربیتہائے الہی ہدایت ہی خوب ظاہر ہے

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ سمجھ لیجئے کہ حقیقت نعمت کی مقتضی ہے کہ بوجہ احسان ساتھ غیر کے پہنچاوین اور
منظور نفع اپنا اسمین کچھ نہو لہذا منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام مین منافع
اپنے منظور ہوتے ہین اور نعمت الہی کافر اور فاسق کے حق مین حقیقۃ نعمت نہین اسواسطے کہ احسان ساتھ
انکے منظور نہین جو کچھ جنس منافع سے کفار فساق کو عطا ہوا ہے صورت مین نعمت ہے معنی مین آفت ہے
جیسے زہر ہلاہل حلوی مین کسیکو دیجئے یا زہر نہو حلوا ہی فقط بیوقت کوے کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے
تناول کرے اور موجب تخمہ اور ہیضے کا ہو لہذا قرآن شریف مین فرمایا ہے ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر
لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما اسی سبب سے نعمت الہی کو اور آیتہ مین خاص ساتھ چار گروہ کے فرمایا ہے وہ انبیا
اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین پس لفظ انعمت علیہم کا ہر چند بظاہر شمول رکھتا ہے لیکن حقیقت
مین مخصوص ساتھ انہین چار کے ہے **سوال** یہان کیا ہے کہ صراط الذین انعمت علیہم فرمایا صراط
من انعمت علیہم نکہا **جواب** واسطے اسکے کہ لفظ من کا گاہی لغت عرب مین نکرہ موصوفہ ہوتا ہے
پس علم باشخاص معروفین کہ بانعام الہی معروف و مشہور ہین حاصل نہوتا اور جب علم حاصل نہوتا طلب
متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال ہے اور لفظ انعمت فرمایا یا اسناد انعام کی بذات الہی کی تا اشعار اوپر
کمال انعام کے ہو کہ ذات الہی سب جہت سے کامل ہے اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہے اور لفظ خطاب
کا لائے تا بندہ بعد حضور کے بغیبت رجوع نکرے کہ یہ حور بعد کور ہے یعنے نقصان بعد کمال ہے اور علیہم کو مقدم
نفرمایا اسواسطے کہ تخصیص مفاد ہوتی اور تخصیص مانع طلب مثل ہے اور بندہ درپے ہے طلب مثل اسکے کا
پس تخصیص منافی غرض اسکے کے تھی اور انعمت کو بصیغہ ماضی لائے تا کوئی توہم نکرے کہ انعام مشکوک مین
کہ مستقبل محل شک ہے اور مفعول انعام کا حذف کیا تا شامل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہان
ایک شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ صراط مستقیم راہ واحد ہے اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق پس ایک راہ

بیان صراط الذین

جارگر ہوئی کیونکر ہوا اور ظاہر ہے کہ ہر نبی وضع علاحدہ شریعت جدی رکھتا ہے اور ہر ولی اشغال و اذکار
مراقبات طریقت مین معمول رکھتا ہے پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور مین الطرق الی اللہ
بعدد انفاس الخلائق مذکور ہے وحدت راہ کسطرح ہو **جواب** اس شبہے کا ایک تمثیل سے خاطر نشان
کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ طب یونانیان مثل راہ مستقیم علاج ہے اور وقت بقراط اور جالینوس سے تا عہد
علوی خان سلوک اور محفوظ ہے باوجود اسکے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے اپنے مین اور ہی
وضع برتتے اور علوی خان کے زمانے مین اور ہی نہج پر وہ مفردات کا استعمال کرتے تھے اور تنقیے سے ساتھ
فصد اور اسہال کے کمال احتراز کرتے تھے اور یہہ مرکبات کو معاجین اور اشربہ سے کام مین لاتے تھے
اور ہر مرض مین اقدام اوپر تنقیہ فصد اور اسہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم ہوا کہ اس قسم کے اختلافات
منافی وحدت طریق کے نہین سوا اسکے بعضے اطبائے یونانی واضع قواعد گذرے ہین اور بعضے مقلد
ان قواعد کے پس یہہ اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہین ہے جیسے ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے
شہر کو ایک راہ سے روانہ ہو بعضے اس قافلے مین تجار ہون بعضے حمال ہون بعضے بدرقہ اور پاسدار حال انکا
سب ایک راہ جاوین اور کام مختلف موافق خدمت اور منصب اپنے کے عمل مین لاوین ایسے ہی انبیا اس راہ مین
راہبر اور بدرقہ ہین اور صدیقین اور شہید اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے رفیق اور دست کش اور باربردار اور
پاسدار ہین یہہ سب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہین اور اختلاف کہ شرایع انبیا مین واقع ہین اصل دین مین
نہین ہے بلکہ بسبب اختلاف استعدادات امم کے اور اختلاف مصالح ہر وقت کے احکام متغائر نظر عوام مین
پیدا ہوکے گمان مخالفت کا ڈالا ہے حقیقت مین منظور سب انبیا کا قدر مشترک ہے غیر مختلف مثلاً ایک
طبیب اگر مریض حار مزاج والے کو موسم تابستان مین آب زن مین بٹھاوے اور ادویہ باردہ اور اغذیہ مرطبہ واسطے
اسکے تجویز کرے اور دوسرا طبیب واسطے اسی مریض حار مزاج والیکے موسم زمستان مین حمام مین بیٹھنا تجویز فرماوے
اور ادویہ گرم اور اغذیہ مخفف کھلاوے ہرگز مخالفت آپسمین نہین ہے کہ اگر طبیب اول بجائے دوم یا دوم بجائے اول
ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جاتا بعینہ وہی کرتا اسواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ نے فرمایا لو کان موسی
حیا ما وسعہ الا اتباعی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ سوال جب انعام الہی دنیا و آخرت مین نصیب
بندے کے ہوا پس احتمال غضب اور گمراہی کا اور کفر کی ظلمت اور سیاہی کا کالے سون بھاگ گئی حاجت احتراز کی
کیا ہے جواب اسکا سابق گذرا ہے کہ ایک جماعت اپنی اپکو ساتھ اصحاب نعمت کے یعنے انبیا و اولیا کے نسبت
کرتی ہے اور ورطہ غضب اور گمراہی مین گرفتار ہے مبادا وہ راہ منحرف ساتھ راہ مستقیم کے اذہان عوام مین مشتبہ
ہو جاوے اور اتباع اس جماعہ کا اتباع انبیا اور اولیا کا گمان کرین اور غضب اور ضلال مین پڑین واسطے دفع

اس اشتباہ کے یہہ لفظ لائے اکثر مفسرین تعین مغضوب علیہ مین اور ضال مین کلمات مختلف لائے ہین بعضے انمین پہلے مذکور ہوے ہین اور بعضے یہان ذکر کئے جاتے ہین بیضاوی مین لکھا ہے کہ مغضوب علیہ عاصی ہین اور ضال جاہل اسواسطے کہ تمام نعمت بیچ حق بندے کے یہہ ہے کہ اُسے معرفت حق اور عمل نیک دونو عنایت ہووین اور جس کو یہہ دونو نصیب ہون نعمت تمام نہین پس اگر کوئی معرفت حق رکھتا اور عمل خیر نہین رکھتا فاسق ہے اور محل غضب اور جو معرفت حق نہین رکھتا گو عمل نیک کرے جاہل اور گمراہ ہے اور مغضوب علیہم دو فرقے ہین کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور عاصی معتمد کہ دیدہ و دانستہ مرتکب گناہ ہون اور ضال بھی دو فرقے ہین ایک تو کافر کہ بتقلید کفر مین پڑے ہین یا بسبب قصور نظر کے حقیقت دین کی اُنپر واضح نہین ہوی دوسرے عاصی کہ اعتماد اوپر کرم اور عفو الٰہی کے کرکر ارتکاب گناہ کرتے ہین یا بسبب قصور کے بیچ تامل کے اور طلب علم کے اور سوال اہل ذکر کے تا دانستہ مرتکب مناہی ہوے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مغضوب علیہ وُہ ہین کہ جنسے بالیقین انتقام روز جزا مین لیا جاویگا اور ضال عام ہین احتمال عفو کا بھی رکھتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے طرف تفریط کے پڑا اور جسقدر کرنا تھا اور اسقدر نکیا کوتاہی کے مغضوب علیہ ہے اور جو بطرف افراط گیا گمراہی یہان سمجھہ لیجئے کہ بظاہر حاجت اس لفظ کی نہین معلوم ہوتی اگر یون فرماتے اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين کافی اور شافی تھا ذکر ضلال اور غضب چندان درکار نتھا لیکن ایمان دو بازو رکھتا ہے کہ قوت سے اُن دو بازون کے مومن کو سیر و سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہے اور وُہ دو بازو عبارت خوف اور رجا سے ہین اور دونو چاہین کہ باعتدال ہون لہذا جابجا قرآن شریف مین وعدے کو ساتھہ وعید کے مقرون فرمایا ہے اور بتصریح ارشاد کیا ہے کہ نبئ عبادي اني انا الغفور الرحيم وان عذابي هو العذاب الاليم اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ لو وُزن خوف المؤمن ورجاءه لاعتدلا پس جو ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرماوین تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونو رکن ایمان کے برابر ہون اور سمجھہ لیجئے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرمائی اور ایسے ہی گمراہی کی بخلاف انعام کے اسواسطے کہ محض تفضل ہے بے سابقہ استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی بسبب قصور ادراک انکے ہے پس گویا حق تعالیٰ فاعل حقیقی نہین ہے مگر انعام کا اور غضب اور ضلال بشرکت بندگان اور استحقاق اُنکے کے اس سے صادر ہوے ہین اور اس مقام مین غير الذين غضبت عليهم نفرمایا تا احتراز خاص اشخاص معلومین سے کہ بغضب و ضلال شہرت رکھتے ہین ہووے اور منعم علیہ کے مقابل مغضوب علیہ لائے اور ضالین کے مقابلے مہتدین ہے اور یہان صنعت لف و نشر غیر مرتب ہے اور تقدیم مغضوب علیہ کی اوپر ضالین کے

استعارہ ہے اوپر اسکے کہ حالت انکی یہان تباہ و تر ہے اور آخرت مین رسوا تر ہونگے چہ نسبت ضالین کی اور تفسیر
مین مغضوب علیہم کے بدحالی مین رجحان کی رعایت کی گئی چاہیئے تا خلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے قسم دوم یعنے وہ
چیز کہ متعلق ساتھ تفسیر تمام سورہ کے بہیات مجموعی ہے وہ یہہ ہے کہ اس سورہ کو نماز مین واجب القرات
گردانا ہے اور اعمال محسوسہ نماز مین سات رکن ہین اور آیتین بھی اس سورت کی سات ہین پس ارکان
سبعہ نماز کہ قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اولی اور جلسہ بین السجدتین اور سجدہ ثانیہ اور قعدہ ہے مثل
ہفت اندام جسم انسانی کے جسد بے روح ہے اور یہہ سورہ بمنزلہ روح ہے اور روح جب متصل بجسد ہوتی
ہے حیات اور زندگی حاصل ہوتی ہے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے تصور کیا چاہیئے اسواسطے
کہ قیام وجود ہر چیز بظہور اسم الہی ہے اس چیز مین اور بسم اللہ واسطے ابتداء ہر کام کے مقرر بھی ہے اور قیام ابتدا
اعمال نماز ہے اور الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع کے ہے اسواسطے کہ حمد با این صیغہ نظر بحق بھی ہے اور نظر بخلق
بھی ہے اور ملاحظہ منعم بھی ہے اور ملاحظہ نعمت بھی ہے پس ایک حالت ہے متوسط غفلت اور استغراق مین
چنانچہ رکوع حالت ہے متوسط بین القیام و السجود با ایہہ ہے کہ جو حمد مین نعمتین بیشمار جناب باری کی ملاحظہ کئین پشت
مصلی گران باری سے دوتا ہو گئی اور منحنی ہوا صورت رکوع کی بہم پہنچائی اور الرحمن الرحیم مناسب قومہ ہے اسواسطے
کہ ہر بندہ کہ حالت علو اپنی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہے رحمت اسکی بطریق التزام پھر اسکو بحالت
علو اسکی کے عود بخشتی ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ اولی ہے اسواسطے کہ
دلالت کرتا ہے اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ موجب خوف شدید اور مثمر نہایت تذلل اور خضوع ہے اور خاک ہونا
اور منہہ کو خاک پر ملنا آثار اسکا ہے اور یہہ بھی ہے کہ ابتداء یوم الدین بعد موت ہے اور موت رجوع کرنا انسان
کا طرف اصل اپنی کے ہے کہ خاک ہے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین مناسب قعدہ بین السجدتین ہے اسواسطے
کہ ایاک نعبد بیان فراغت ہے سجدہ اولی سے کہ غایت تذلل اسمین واقع ہوا اور ایاک نستعین طلب مدد
واسطے سجدہ دوسرے کے ہے کہ محل اجابت ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین گویا فال ہے بحصول
مطلب اور بوصول انعام رب پس مناسب قعدہ کے ہے اسواسطے کہ عادت مستمرہ ملوک اور قاعدہ سلاطین یہی جاری
ہے کہ جب غلام انکے بغایت تواضع ادائے مجرا اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو حکم بیٹھنے کا انکو فرماتے ہین اور اکرام
اور انعام اپنے سے انہین مشرف کرتے ہین بیٹھنا خاوند کی حضور مین بکمال مرتبہ انعام کی ہے لہذا بعد حصول اس مرتبے
کے تحیات کہ مشتمل اوپر شکر اور ثنائے منعم کے ہے اور درود اور سلام اوپر وکلا اسکے بطریق اور رفقا اس زاوے کے مقرر
ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نظم بسم اللہ کی مناسب طہارت ہے اسواسطے کہ نور اسم الہی رافع ظلمت حدث ہے
اور رحمت کہ بسم اللہ مین ہے مناسب استقبال قبلہ ہے اسواسطے کہ رحمت ایجاد کا حاصل توجہ کا حق کے بطرف اشیا ہے

اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہے اور استقبال قبلہ مین بھی توجہ بدن کیطرف مبداء ترابی کعبہ ہے اور جوہر تراب
غالب ترین عناصر کا ہی بدن مین اور تراب سب کی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوی ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے
اور یہہ حالت موجب توجہ روح کی طرف مبداء اپنی کے ہوتی ہے کہ بعد بنائے کعبے کے اُس بقعہ مبارکہ مین تجلی ہے
پس لانا دو لفظ رحمن اور رحیم کا اشارہ ہے طرف استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہے
اسواسطے کہ مشعر بقیام خلق بحق ہے کہ جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئین اور رب العالمین مناسب رکوع ہے کہ شامل
ہے رب اور مربوب کو جیسے رکوع شامل ہے قیام اور قعود کو اور ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال ہے اسواسطے کہ
بعد فنا کے بقا لازم ہے اور بقا مستلزم اعتدال ہے اور مالک یوم الدین مناسب سجود ہے اسواسطے کہ سب خلوق
اُسدن بیچ غایت تذلل کے ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسہ بین السجدتین ہے اسواسطے کہ سجدے سے کمال تقرب
حاصل ہوا اور مقرب حضور مستحق جلوس ہے اور ایاک نستعین مناسب سجدۂ ثانیہ ہے اسواسطے کہ استعانت موجب
مزید تذلل ہے کہ تکرار سجود سے لازم آتا ہے اور اھدنا الصراط المستقیم مقابل قعدہ تشہد ہے اسواسطے کہ اشعار کرتا ہے
اوپر اکرام صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیھم تا آخر مناسب قرات تشہد اور درود اور دعا کے ہے
چنانچہ ظاہر ہے یہان ایک شبہ خاطر عوام مین خطور کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ ارکان نماز مین سجدے کو کیون مکرر فرمایا
جواب اسکا یہہ ہے کہ سجدہ اولی مناسب ازل ہے اور سجدہ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہے
صورت دنیا ہے پس پہلا سجدہ صفت ازلیت اسکے کو کہ لا اول لہ ہے ملحوظ کر کر بجا لاتا ہے اور دوسرا سجدہ صفت
ابدیت اسکے کی مفہوم کر کر کہ لا آخر لہ ہے کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ سجدہ اولی اشارت بفناء دنیا ہے بیچ آخرت کے اور
سجدہ ثانیہ اشارت ہے طرف فنائی آخرت کے جلال الٰہی مین اور یہہ بھی ہے کہ سجدہ اولی اشارت بفنائے کل
مخلوقات ہے فی حد ذاتہا اور سجدۂ ثانیہ اشارت بہ بقائے ہمہ کائنات ہے بہ بقائے کبریا اور یہہ بھی ہے کہ سجدہ
اولی انقیاد عالم شہادت بزیر حکم قدرت الہی اور سجدۂ ثانیہ انقیاد عالم ارواح ہے بملاحظہ ہیبت نامتناہی اور یہہ
بھی ہے کہ سجدہ اولی سجدہ شکر ہے بنعمت معرفت ذاتی اور صفاتی اور اسمائی پر سجدۂ ثانیہ سجدہ خوف ہے تقصیر
ادائے حقوق کبریائے پر اور یہہ بھی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ نماز نشستہ نماز استادہ سے نصف اجر رکھتی ہے
پس تواضع دو سجدونکی جو حالت جلوس ہین ادا ہون برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ ہر کام مین
دو شاہد معتبر درکار ہین دن قیامت کے یہہ دو سجدے دو شاہد عدل ہین واسطے بندے کے بندگی کے اور یہہ بھی ہے کہ ابتدائے
وجود وحدت سے بکثرت ہی اور فردیت سے بزوجیت پس مناسب انبساط وجود ہی ہے کہ دو سجدے مقرر ہون اور یہہ بھی
ہے کہ راستی قامت صفت انسان ہے اور پست اور خم ہونا صفت چہار پایونکی اور بچھہ جانا زمین پر صفت حشرات اور ہوام
کی ہے پس رکوع مین ہضم نفس ایک مرتبے ہے اور سجود مین دو بار کیا تا کسر نفس زیادہ تر حاصل ہو فائدہ سورۃ فاتحہ مین

دس چیزین ہین پانچ چیزین صفات ربوبیت سے ہین اللہ رب رحمن رحیم مالک اور پانچ چیزین صفات عبودیت
سے ہین عبادت استعانت طلب ہدایت طلب استقامت طلب نعمت اور پناہ غضب سے عبادت اللہ سے
تعلق رکھتی ہے اور استعانت رب سے اور طلب ہدایت رحمن سے اور طلب استقامت رحیم سے اور طلب نعمت
اور پناہ غضب مالک سے اور آدمی مرکب پانچ چیز سے ہے بدن سے اور نفس شیطانی سے اور نفس سبعی سے اور نفس
بہیمی سے اور جوہر ملکی سے کہ عقل ہے پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کے تجلی سے ہے الا بذکر اللہ
تطمئن القلوب اور نرمی اور انقیاد نفس شیطانی کا اسم رب کی تجلی سے ہے رب انی اعوذبک من ھمزات
الشیاطین اور اصلاح نفس سبعی کی تجلی سے اسم رحمن کے ہے الملک یومئذ الحق للرحمن اور اصلاح نفس
بہیمی کی تجلی اسم رحیم سے ہے ومن رحمتہ جعل لکم اللیل والنہار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون اور ازالہ غلظت
اور کثافت بدن کی ساتھ تجلی صفت مالکیت کے ہے لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار اور جب بسبب ان تجلیات
کے آدمی بجمیع اجزا صالح اور مہذب ہوا رجوع قہقری طرف مطلب کے کی واسطے طاعت بدن کے ایاک نعبد کہا
اور واسطے طاعت نفس بہیمی کے تا ترک لذات محرمات آسان ہو ایاک نستعین لایا اور واسطے خلاصی استیلائے
نفس سبعی کے اہدنا کہا اور واسطے مکائد نفس شیطانی کے طلب استقامت کی اور واسطے اصلاح جوہر ملکی کے
مرافقت ارواح مقدسہ کی درخواست کرکے اور ارواح مدنسہ سے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے دوری
چاہی اور یہہ بھی ہے کہ جب بندہ مناجات کرنے کو کھڑا ہوا اور صفات کمال باریتعالی کی الحمد للہ تا مالک
یوم الدین ملاحظہ کی بے اختیار اسکو سیر الی اللہ دامن گیر ہوا ناچار قصد اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر مین
زاد اور توشہ چاہیئے توشہ اس سفر کا عبادت ہے ایاک نعبد کہا اور جب جانا کہ سفر نہایت طویل ہے اور
زاد نہایت قلیل اور سمجھا کہ قوت وفا نکرے گی قطع کرنے کو اس مسافت کے مرکب چاہیئے بالضرور ایاک
نستعین عرض کیا تا برکت اور زاد اور مرکب واسطے قطع مسافت کے حضور سے امداد ہو حضرت ابراہیم ادہم
رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ یہہ پیادہ حج کو جاتے تھے ایک اعرابی نے انسے کہا کہ ای شیخ تجھے کیا ہوا ہے
کہ ایسے بڑے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ بہت سواریان ہین اگر بلا آویگی مرکب
صبر پر سوار ہو جاؤنگا اگر نعمت پہنچیگی مرکب شکر پر چڑھونگا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پر چلونگا اگر نفس
خلل انداز ہوگا سواری قناعت اور زہد کی تیار ہی بیٹھ لونگا اگر شیطان وسوسہ لائیگا ساتھ بدرقہ ذکر کے بھگا
دونگا اعرابی نے کہا تمھین یہہ سفر مبارک ہے اور حقیقت مین تمھین سوار ہو ہم پیادہ ہین اور جب بندے کی تحصیل
توشہ و سواری سے خاطر جمع ہوی بہت سی راہ مختلف پیش نظر نمودار ہوین ناچار طلب راہ مستقیم کی لی
اور جو راہ مستقیم ظاہر ہوئی اُس راہ مین دلیل اور رفیق درکار تھا نبی کو دلیل اور اولیا کو رفیق کیا اور جاہلون سے

اور گمراہون سے

اور کانون سے اور چہرون سے کہ اس راہ مین در پیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے جتنا آ
جاتا سمجھ لیجئے کہ اس سورہ کے بہت نام ہین چند یہان ذکر کیے جاتے ہین تا فوائد جو اس مین ودیعت رکھے ہین
منکشف ہو جاوین انہین سے ایک فاتحۃ الکتاب ہے وجہ تسمیہ کی ساتھ اس نام کے یہہ ہے کہ کتاب الہی ساتھ
اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہین بلکہ تسمیہ اور حمد اسکی مبدء ہر کتاب ہے اور وجود ہر چیز کا بظہور اسم خدا
ہے اور بقائے ہر شی برحمت کبریائی اسیواسطے فاتحہ فقط بھی اسے کہتے ہین کہ فتح کرتی ہے فضائل علوم کو
پس بسم اللہ اشارت طرف ذات اور اسماء الہی کے ہے کہ ہزاروں سے متجاوز ہین اور تمام دین اور شریعت واسطے
معرفت اور عبادت اسکی کے ہے اور لفظ الرحمن الرحیم کا اشارہ ہے طرف ظہور ذات الہی کے بوجود صفات
کمال عالم مین اور منا سبے علوم جاننا اس سرکا ہے اور حرف باکا کہ واسطے الصاق کے ہے اشارت کرتا ہے
طرف تخلق اور تحقق کے ساتھ اسما اور صفات الہی کے کہ غایت کمال نوع انسانی ہے اور حمد اشارہ ہے طرف
شکر نعمتون اسکی کے کہ عالم مین پراگندہ اور منتشر ہین ازان جملہ بدن انسانی مین خاص جو تجربہ اطبا سے ثابت
ہوئے ہین پانچ ہزار نعمتین ہین اور اسقدر کو اگر تمام نعمات الہی کے ساتھ قیاس کیجئے تو نسبت قطرہ کی دریائے
زخار سے دیا بلکہ اس سے بھی کمتر ہے اور ضمن مین اسکے معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہے کہ بسبب اسکے
معرفت تمام خلایق کی دریافت ہوتی ہے اور رب العالمین اشارہ باقسام موجودات ہے شہادی اور
مثالی سے اور اعراض سے اور الرحمن الرحیم اشارہ ہے طرف جمیع خیرات کے اور وجوہ تخلیص کے جمیع آفات سے
اور یہہ مبحث اعظم مقاصد علوم سے ہے اور مالک یوم الدین اشارہ ہے طرف معاد کے اور بقائے نفوس کے
بعد مفارقت کے بدنون سے اور طرف سعادت بعضون کے اور شقاوت بعضون کے اور تخریب عالم اعلی اور
عالم اسفل کے اور نفخ صور کے اور کیفیت احیا بعد الموت کے اور وقوف عرصات کے اور حساب و میزان کے اور درجات
جنت اور درکات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیا اور علما اور شہدا کے اور یہہ مطلب اصل مطالب
اعتقادیہ سے ہے اور ایاک نعبد اشارہ ہے طرف انواع عبادت قلبی اور قالبی کے کہ کتب فقہ اور سلوک مین
اور رسائل اوراد و اشغال مین ہر طریق کے تتمہ اسکا لکھا ہے اور ایاک نستعین اشارہ ہے طرف انواع حرفتون کے
اور صفتون کے کہ عالم مین رایج اور معمول ہین اسواسطے کہ جمیع حرفتین بنی آدم کی اور تمام صفتین اسکی استعانت
بمخلوقات الہی ہین مثلاً صفت زراعت استعانت ہے بمقتضائے صورت نوعیہ تخم سے اور بمقتضائے کیفیت
زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور بیل اور چرم وغیرہ سے کہ سب مخلوقات الہی مین
علی ہذا القیاس سب حرفتون اور صفتون کو سمجھ لو اسواسطے کہا ہے کہ صناعات بنی آدم راجع طرف تین چیز کے
ہین استنتاج اور استخدام اور نقل و حکایات کے استنتاج وہ ہے کہ ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے جمع کرین

یا چیز ثالث حاصل ہو مثلاً زراعت اور درخت کہ جمع کرنے تخم اور زمین کے سے پیدا ہوتے ہین یا مثل نسل اور
دودھ اور دہی اور گھی کے کہ جمع کرنے سے نر حیوان کے ساتھ مادہ اُسکی کے حاصل ہوتے ہین یا فوائد ساختہ تعقیل
جیسے گھوڑے اور گدہے سے خچر حیوانات کے اور پیوند اشجار و نباتات کے اور ضم صغری اور کبری اور قضیہ شرطیہ
استثنائیہ قیاسات کے اور استخدام وُہ ہی کہ قوت اور منفعت چیز کی بکار خود صرف کئی جاوے مثل سواری
کے اوپر چار پاؤن کے اور مانند خدمت لینے کے غلامون سے اور لونڈیون سے اور سائیسون سے اور درزیون سے اور
ملاحون سے اور اجیران خاص اور مشترک سے اور نقل و حکایت وہ ہی کہ بتوسط بعضے مخلوقات کے بعضے مخلوقات
مین ہیئت اور شکل اور کیفیت پیدا کرین کہ خاکی چیز مرغوب ہو مثلاً جب چاہین کہ زر و سیم کو پہننے مین استعمال
کرین اول اُنکو باستعانت مصالح اور تسلیط آتش گلا کر پانی کر کر پتلے پتلے تار بنا کر سوت مین روئی کے یا تار مین
ریشم کے دوڑاوین اور بٹین تا درخشندگی اور تابش اور صفائی زر و سیم کی پہننے مین اور ریشم مین ظاہر ہو اور
پہنے حکایات زر و سیم کی کرے مثلاً کنارے گوٹے فیتہ لپہ طاس بادلہ تامی وغیرہ علی ہذا القیاس یہ حکایت
اصوات ستار کے اور نغمات اوتار کے اور رواج کلہاے ریاحین کے اور رنگہاے گوناگون دلنشین کے
تامل کیجئے کہ علم موسیقی اور عطاری اور صباغی اُس سے پیدا ہوئے اور اھدنا الصراط المستقیم اشارہ ہی طرف
دو طریق تحصیل علوم و معارف کے کہ استدلال اور تصفیہ ہی اول کو طریق مشائین اور دوسرے کو طریق اشراقئین
کہتے ہین اور صراط الذین انعمت علیہم اشارہ ہی طرف مباحث نبوت اور ولایت کے اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق
فاضلہ اور اعمال صالحہ کے اور تواریخ انبیا اور تذکرہ اولیا اور مقامات اور ملفوظات اُنکے کے اور غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین اشارہ ہی طرف فرقون کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم کے اور کنایہ ہی اعمال فاسدہ
اور اخلاق رویہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ مین اور قرون بعیدہ مین پراگندہ اور منتشر تھے اور ہین
دوسرا نام اسکا سورۃ الحمد ہی کہ ابتداء اسکی ساتھ لفظ حمد کے ہی اور حمد اس سورہ کی مشتمل ہی اوپر جمیع
محامد قرانی اور غیر قرانی کے چنانچہ انشاء اللہ مقام اپنے مین بیان کیا جاویگا تیسرا نام اسکا سورۃ الشکر ہی
اسواسطے کہ حمد اساس شکر ہی اور اس سورۃ مین وجوہ شکر کی جمع کر دی ہین اور وُہ تین وجہین ہین محبت بدل
اور ثنا بزبان اور خدمت باعضا چوتھا نام اسکا سورۃ الکنز ہی اسواسطے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
نے فرمایا ہی کہ نزلت سورۃ الفاتحہ من کنز تحت العرش یعنے اسرار معارف سے کہ شامل ہین معرفت ذات اور اسما
اور افعال اور معاد اور صراط المستقیم اور جبر اور علم مخاصمہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہی جامع ذات اور
اوسما کا اور ساتھ حرف باء الصاقیہ کے اشارہ فرمایا ہی کہ وجودات اشیا قائم بذات و اسماء کبریا ہین چنانچہ
قیام جسد بروح ہی اور یہی ہی سر وجود اشیاء لیکن بطریق ایجاب نہین بلکہ بمقتضائے رحمت الٰہی ہین کہ

افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہے پس لفظ رحمن ورحیم مین معرفت افعال بیان ہوئی اور سر افعال بھی ہویدا ہوا کہ افعال اُسکے واسطے کمال ذاتی اُسکے کے ہین کہ مقتضی حمد ہین کیونکہ کمال وُہ ہے جو تکمیل غیر کی کرے نہ استکمال نفس اپنے کا اسواسطے وُہ رب سب کا ہے پس افاضہ کمالات کل مخلوقات کا اُسی سے ہے اور ساتھہ لام استغراقیہ اور اختصاصیہ کے فرمایا کہ سب حمد اُسیکی طرف راجع ہین اور حمد اُسکی محیط ہے اسواسطے کہ جو چیز عالم مین استحقاق حمد کی رکھتی ہے سب اُسیکے اضافہ سے ہے پس وہی بالاولی ساتھہ اُس حمد کے محمود ہوا **بیت** ثنائے حمد تیرے فائدہ کیون نہ آوے جہت کہ نسبت اُسکی تیرے ہی طرف پھرے ہے درست ہے پھر سر حمد کا اشارہ فرمایا کہ وہ رب العالمین ہے تربیت فرماتا ہے کل عوالم کی بتربیت رحمت کہ اوّل ہر چیز کو جیسا چاہئے ویسا پیدا کیا پھر بقا مین جسکے وُہ محتاج ہے وُہ دیا اور تمام کمالات غیر متناہی کی گنجایش دی اور طرف معاد کے ارشاد فرمایا ساتھہ مالک یوم الدین کے اور ساتھہ احاطہ مالکیت کے بھی اشارہ کیا ساتھہ اضافت مالکیت کے طرف زمانیکے کہ محیط ساتھہ بندون کے ہے یعنے یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ فرمایا کہ مقتضائے رحمت ہے اسواسطے اوپر مظلوم کے رحمت تمام جب ہو کہ انتقام اُسکا ظالم سے دلوادین اور نعمت اوپر عابدون کے تمام تب ہو کہ ملک ابد عوض مین ایک عمل کے اور ایک کلمے کے بخش دین پھر اشارہ طرف صراط مستقیم کے فرمایا کہ وُہ دو رکن رکھتی ہے تحلیہ بعبادت اور تزکیہ باستعانت اور سر صراط مستقیم کا بھی بیان کیا کہ حاصل اُسکا شکر ہے کہ لفظ حمد سے مفہوم ہوتا ہے اور صبر ہے کہ لفظ عبادت سے ظاہر ہے پھر اشعار فرمایا بلب لباب عبادت کہ دعا ہے اسواسطے کہ متضمن ہے تضرع اور زاری کو کہ اظہار نسبت امکان اور افتقار ہے اور عبادت روح عبودیت ہے پھر اشارہ فرمایا طرف جزا کے بذکر انعام اور غضب اور سر جزا کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ حق ربوبیت کا عبادت ہے اور عبودیت اعانت ہے اور جب دونو جمع ہوے حصول جزا واسطے ہر سالک طریق ہدایت اور ضلال کے ضرور ہوئی پانچوان نام اُسکا سورت المناجات ہے اسواسطے کہ مصلی مناجات کرتا ہے ساتھہ اس سورہ کے جناب پروردگار مین اور وُہ نجات ہے شدائد دنیا اور آخرت سے چھٹا نام اُسکا سورۃ التفویض ہے اسواسطے کہ اسمین استعانت کو بحضرت حق خاص فرمایا ہے ساتوان نام اُسکا سورہ وافیہ ہے اسواسطے کہ مضمون اُسکا وفا کرتا ہے ساتھہ معراج معاد کے بائے بسم اللہ اشارہ ہے بظہور موجودات من جانب اللہ پس وُہ اظہر اشیا ہے لیکن بسبب غایت ظہور کے مخفی ہے تا آنکہ رحمت اُسکی عام ہوئی افاضہ وجود اور سائر کمالات کی یہان تک کہ مستحق جمیع محامد کا ہوا اور تربیت فرمایا ہے ہر چیز کو اوّلاً بہ بخشش وجود اور ثانیاً بہ بخشش خواص تابع ماہیات اور یہہ کمالات مقتضائے ذوات اشیا تھی اسواسطے کہ روز قیامت کو بسبب ظہور قہر اُسکے کے تمام کمالات ذوات سے منفک ہو جاوینگی آرے عوض اُن کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرا عطا کرین پس طریقہ اُن کمالات کے طلب کا یہہ ہے کہ

ہدایت اور استقامت اور انعام اُس سے چاہیں اور نقصان کو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو مضر سمجھکر
اُس سے پرہیز کریں آٹھوان نام اسکا سورۃ الشفا اور نوان سورۃ الشافیہ ہے اسواسطے کہ حدیث میں وارد ہے فاتحۃ الکتاب
شفاء من کل داء اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ نور اسم الٰہی ظلمت کو کہ منشاء اسباب مرض ہے دور کرتا ہے اور رحمت اسکی
منافی زحمت ہے کہ مرض سے متوقع ہوتی ہے اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضائے لئن شکرتم لازیدنکم
اور نعمت کہ حالت مرض میں درکار ہے شفا اور صحت میں اور اقرار ربوبیت مقتضی فیضان آثار تربیت ہے کہ سبب اسکے شفاے
کامل ہوتی ہے اور بندہ ساتھہ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہے کہ مرتب اوپر کمال صحت کے ہے اور مالکیت
یوم الدین سے قہر اسباب مرض کو اور تقویت اسباب شفا کو بطریق ضمن کے حمد طلب کرتا ہے اور طلب ہدایت میں
اشارہ طرف عصمت کے خطا سے تجویز دوائیں اور تشخیص مرض میں کرتا ہے اور ساتھہ استقامت احوال بدن کے
درخواست کرتا ہے اور ساتھہ انعام کے اشارہ کرتا ہے کہ انتفاع ساتھہ لذائذ اور طیبات کے پرہیز تشنگی سے کہ تابع شفا ہے
میسر ہو اور ساتھہ دفع غضب اور ضلال کے سوء تدبیر سے اور عکس اسباب مرض سے اقرار کرتا ہے دسوان نام اسکا
رقیہ ہے اسواسطے ایک صحابی مصروع کے پاس گذرا تھا یہہ سورہ پڑھہ کر اُسپر دم کیا اُس مصروع نے شفا پائی اور
وجہ مناسبت کی پیچھے مذکور کر آئے ہم گیارھوان نام اسکا اساس ہے اسواسطے کہ شعبی نے ابن عباس سے نقل کی ہے
کہ اساس کتابہاے آسمانی قرآن ہے اور اساس قرآن فاتحۃ الکتاب ہے پس جب مریض ہو چاہیے باساس قرآن التجا
کرے تا شفا حاصل ہو اور یہہ سورہ رکن نماز کی بھی ہے اور نماز اساس جمیع طاعات ہے اسواسطے کہ تنہا عن الفحشاء
والمنکر اور نماز بمقام مناجات اور مشاہدے میں بھی پہنچاتی ہے کہ اساس جمیع کمالات ہے اور اس سورہ میں مبدء کو
ساتھہ معاد کے ربط بھی دیا ہے ساتھہ ترتیب مراتب کے اور ہر مرتبہ دوسرے کا اساس ہے مثلاً انعام اور غضب مترتب اوپر ہدایت
اور استقامت اور ضد انکے پر ہیں اور ہدایت موقوف اوپر استقامت کے ہے بیچ عبادت کے اور عبادت موقوف اوپر جاننے
افعال الٰہی کے ہے بیچ دنیا اور آخرت کے کہ رحمن اور رحیم اور مالک یوم الدین مشعر ہیں اسپر اور افعال الٰہی آثار اسما
وصفات باری ہیں کہ حمد اوپر انکے مترتب ہے بارھوان نام اسکا سورۃ الصلوۃ ہے اسواسطے کہ نماز میں پڑھنا اسکا
ضرور ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور آنحضرت نے حضرت ربوبیت
سے حکایت فرمائی ہے کہ نماز کو میں نے تقسیم کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان بندے کے دو حصے برابر جب بندہ
کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حق تعالیٰ بحضور ملائکہ فرماتا ہے کہ دیکھو بندے میرے نے مجھے یاد کیا یعنے ذکر کیا جامع ذات
اور اسما اور صفات اور افعال میرے کا ہے ایسے ظہور میں آیا اور جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین حق تعالیٰ فرماتا
ہے کہ میرے بندے نے میری ستایش کی یعنے ایسی ستایش کی کہ جامع جمیع ستائشوں کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے
الرحمن الرحیم حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساتھہ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندے میرے نے کہ ہر چیز کی طرف میرے نسبت کی

اور جانا کہ ایجاد ہر چیز کا مجھ سے موافق حکمت اور منفعت کے ہی اور جب بندہ کہتا ہی مالک یوم الدین حق تع
فرماتا ہی خاص کیا بندے میرے نے مجھے ساتھ بزرگی کے اسواسطے کہ اسدن کو یاد کیا کہ جسدن دوسرے کو ملک
اور ملک اصلا نہین ہی اور جب کہتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین حق تعالی فرماتا ہی کہ مضمون اس آیت کا
مشترک ہی درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے کہ عبادت حق میرا ہی کہ مقتضاے ربوبیت ہی اور
اعانت حق بندہ ہی کہ لوازم عبودیت ہی پس بلفظ ایاک نعبد حق میرا ادا کیا اور بلفظ ایاک نستعین حق
اپنا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم تا آخر سورت حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ سب
واسطے بندے میرے کے ہی اور بندے کو سوال اسکا دیا مین نے یعنے طلب ہدایت اور استقامت اور ایمان اور
امان غضب اور ضلال سے یہہ سب منافع بندے کے ہین اور بندہ بطریق تذلل کہ روح عبودیت ہی انکو چاہتا ہی
پس مقتضاے ربوبیت یہہ ہی کہ اسکو ساتھ ان مطالب کے پہنچاوے اور تیرھوان نام اسکا سبع المثانی
ہی یعنے سات آیتین ہین کہ تکرار کی جاتی ہین بیچ ہر نماز کے اور وہ یہہ ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب
ذکر ہی الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر ہی الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجا و امید ہی مالک یوم
الدین کہ مفتاح باب خوف و بیم ہی ایاک نعبد وایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہی اور اخلاص متولد
ہوتا ہی معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت سے اور اھدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا اور تضرع ہی اور
صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مفتاح باب اولیت ہی اور اقتدا بارواح طیبہ ہی اور طلب نزول برکات اور انوار
انکے کی ہی کہ بسبب اسکے سالک کو رجوع اور کجروی سے امن حاصل ہوتا ہی اور بحکم قرآنی کہ اذا قرات القرآن
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم جب کلمہ آٹھوین کو کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بھی ہی ساتھ ان سات آیتون کے
ضم کیا جاوے آٹھ مقالید روحانیہ واسطے آٹھ دروازون بہشت کے ہاتھ آوین اور چودھوان نام اسکا قرآن
اعظم ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اعظم اور افضل ہی بیچ ثواب کے تمام سورتون سے اور پندرھوان نام اسکا سورۃ
التعلیم المسئلہ ہی اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے اس سورت مین بندون کو تعلیم ہوے ہین کہ اول
ثنا پھر اخلاص پھر دعا کرین اور سولھوان نام اسکا کافیہ ہی اسواسطے کہ حدیث شریف مین ہی کہ یہہ سورۃ غیر اپنے سے
کفایت کرتی ہی اور کوئی سورت دوسری اس سے کفایت نہین کرتی اور سترھوان نام اسکا ام الکتاب ہی
اور اٹھارھوان نام اسکا ام القرآن ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اوپر تینون علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی بندہ
ہین مشتمل ہی اور وہ تینون علم علم شریعت ہی یعنے تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہی یعنے پہچاننا معاملات قلوب اور علم حقیقت
ہی یعنے دریافت مکاشفات ارواح علم شریعت دو قسم ہی اول اصول عقائد دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ
مین اول معرفت ذات ہی ساتھ اسطرح کے کہ ایک چیز ہی کہ موجودات سب ساتھ اسی چیز کے قائم ہین مانند قیام اجساد بارواح

پھر معرفت اُس ذات مقدس کے وجود کی ہے ساتھ اس دلیل کے کہ رحمت اپنی سے احد الطرفین ممکن کو
ترجیح دی ہے پس لابد موجود ہے پھر معرفت صفات اُس تنزہ و تقدس کی ہے ساتھ اسطرح کے کہ وہ صفتیں سب کاملہ ہیں
کہ موجب حمد کمال ہیں اور دلیل اسکی تربیت ہے اسواسطے کہ پرورش بغیر حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت کے متصور
نہین اور دلیل اسکی رحمت بھی ہے اسواسطے کہ حقیقت رحمت کی بخشنا ہے جو کچھ درکار ہو اور بخشنا بغیر جانتے
احوال ہر جومین کے بتفصیل اور بدون سمجھنے اُس چیز کے کہ لائق ہر ایک کے ہے بااستیفا اور قدرت اور پہنچانے
ہر چیز کے ہر ایک کو اور ربط عوالم کی آپسمین اور سریان تدبیر واحد کی جمیع کثرات مین ممکن نہین اور دلیل اسکی
جزا ہے اسواسطے کہ جزا بغیر سننے اور دیکھنے احوال اور افعال کے اور بدون کلام کے کہ ساتھ اسکے تکلیف
دین ممکن نہین پھر معرفت اسمائے الٰہی کی ہے ساتھ اس ڈھب کے کہ حقائق اسما وسائط قریبہ ہین درمیان اسکے
اور درمیان خلق کے اور ساتھ اُن حقائق کے دیکھتا ہے اور سنتا ہے اور مہربان ہوتا ہے اور تفضیل دیتا ہے بعض کو
اوپر بعض کے پھر معرفت توحید ہے ساتھ اس دلیل کے کہ وہ رب سب کا ہے اور جو کچھ سوا اسکے ہے مربوب ہے
شعر نہین کی وہ تاج بخش اقرب ہے تیرے اسباب کا سبب نہ اسی سے جو مانگنا ہو مانگ اب کہ رب ہے وہ شاہ اور گدا کا
پس ہیچ مرتبے اور منصب کے ساتھ اسکے کوئی شریک نہین ہو سکتا اور باوجود اسکے احتیاج کسیکی دوسرے طرف باقی
نہین رہتی پس اگر آلہ دوسرا فرض کرین ہم لغو ہو اور لغو قابل الوہیت کے نہین ہے پھر معرفت استحقاق اسکے کی
واسطے عبادت کے ہے ساتھ اُس دلیل کے کہ ہر چیز کو ہر حالت مین اور ہر حاجت مین رجوع اسکے طرف ہے ابتدا
مین اسکے ربوبیت کی احتیاج ہے وسط مین رحمانیت اور رحیمیت اسکے کی حالت انتہا مین مالکیت اسکے کی کہ
روز جزا کا مالک ہے اور جو وہی ہے کہ ان حالات اور ان حاجات مین انعام اور تفضلات فرماتا ہے پس مستحق
عبادت کا بھی وہی ہوا پھر معرفت نبوت اور ولایت اور مراتب ایمان صراط المستقیم مین اور صراط الذین انعمت
علیہم مین مذکور ہے اور معرفت کفر اور بدعت اور فسق غضب اور ضلال مین مسطور ہے اور معرفت سعادت
اور شقاوت ان دونو معرفتون سے حاصل ہوتی ہے اور معرفت فضل اور عدل کی ان دو صفت الرحمن الرحیم اور
مالک یوم الدین مین بیان ہے اور معرفت حکمت اُس تعالیٰ و تقدس کی یہان سے دریافت ہوتی ہے کہ عبادت
سے استعانت کرامت کرتا ہے اور استعانت سے انعام اور اوپر شقاوت اور ضلالت کے غضب مترتب کرتا ہے
اور معرفت قضا و قدر ذکر عبادت اور استعانت سے حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر خلاف تکلیف کے مقدر نہ
فرمایا تو وجہ استعانت کی نہوتی اور معرفت مبداء بسم اللہ سے ہے تا اور معرفت معاد مالک یوم الدین سے
تا ذکر انعام و غضب اور علم فروع سے معرفت عبادات نعبد مین مذکور ہے اور معرفت معاملات اور مناکحات اور
حکومات نستعین مین منظور ہے اسواسطے کہ ہوا و ہوس معارض عقل کے معاملات مین ہوتی ہے اور واجب اور

مندوب اور مباح اور صحیح کو ہدایت سے جاننا چاہیے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے پہچاننا
چاہیے اور ماخذ عبادات اور معاملات کہ امر و نہی ہی ذکر عبادت اور غضب سے معلوم ہوتا ہے اور ثمرہ امر نہی کا کہ
وعدہ اور وعید ہے ساتھ انعام اور غضب کے منکشف ہوتا ہے بیان علم طریقت علم طریقت کہ معرفت کمال قوت
نظریہ اور عملیہ ساتھ صراط مستقیم کے ادا کرے اور نقصان ان دونو قوت کا بیچ غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور
طریقت مین جس چیز کی رعایت واجب ہے ابتداء سلوک مین وہ مسمی بعبادت ہے اور وسط سلوک مین
وہ ملقب باستعانت ہے اور نہایت سلوک مین وہ نامزد باستقامت ہے اور معرفت اوصاف نفس کی
ذکر غضب اور ضلال سے معلوم کی جاتی ہے کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت
اوصاف قلب کی ساتھ استقامت اور ہدایت کے پہچانی جاتی ہے اور معرفت تخلیہ کی ساتھ عبادت اور استعانت
کی اور تحلیہ کے ساتھ ہدایت اور استقامت کی اور تخلیہ مین لابد ہے خلوص شہوتین سے کہ اسکو تعبیر فرماتا ہے
ساتھ عبادت کے کہ ضد شہوت ہے اور ضرور ہے خلوص غضب سے بھی اور ساتھ اسکے بذکر رحمت الہی اشارہ
فرماتا ہے اسواسطے کہ جو کوئی امیدوار رحمت الہی ہوگا وہ کیونکر غضب اوپر مرحوم الہی کے روا رکھیگا حدیث شریف
مین وارد ہے الراحمون یرحمہ الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اور پرہیز ہوا سے ساتھ استقامت کے
بیان کیا ہے اسواسطے کہ ہوا اکثر جادہ استقامت سے لغزش دیتی ہے اور فروغ شہوت اور غضب اور ہوا کی
کئی چیزین ہین اول حسد ہے اور خلاص اس سے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے ہے اسواسطے کہ جب بندے نے
یہہ آیت پڑھی معلوم ہوا کہ راضی اور خوشنود ہے عطاہائے الہی پر کہ حق مین تمام خلائق کے ہے اور حسد ضد خوشنودی
کا ہے دوسری بخل ہے اور طریقہ خلاص کا اس سے بملاحظہ معنے رب العالمین ہے اسواسطے کہ نعمت جو آفریدہ
خدا ہے پس بخل اس چیز مین کہ اسکی ملک نہ ہو کیا معنے رکھتا ہے **فرد** نعمتین اسنے بنائی ہین جسے چاہتے
دے غیر کے ملک مین ہو بخل چہ معنے دارد تیسری عجب ہے اور طریقہ خلاصی کا اس سے ساتھ مضمون
ایاک نستعین کے ہے چوتھی کبر ہے اور ڈھب خلاصی کا اس سے بمضمون ایاک نعبد ہے اور پانچوین
کفر اور بدعت ہے اور راہ خلاصی کا ان دونو سے احتراز کرنا غضب اور ضلال کے سے ہے اور تحلیہ مین توسط
بیچ اخلاق کے ضرور ہے مثل تعفف اور شجاعت اور سخاوت کے اور اعتقادات مین بھی مائل بافراط و تفریط نہو
اور اعمال مین بھی حذر رہبانیت سے محفوظ رہے اور مرتبہ اہمال و تقصیر سے تجاوز کرے اور ساتھ توسط کے اشارہ فرمایا
ہے صراط مستقیم مین اور تخلیہ مین لابد ہے زاہد اور محبت اور شوق سے بھی اور ان سب کو بحمد ادا فرمایا ہے
اسواسطے کہ جب سب نعمتین اس سے دیکھین اسباب نظر سے ساقط ہوگئے اور زہد بیچ اسباب کے حاصل ہوا اور
محبت اور شوق طرف منعم کے جبلی ہر حیوان کا ہے اور تخلیہ مین لابدی اظہار احتیاج سے بھی اور وہ باستعانت معین ہوا اور

ضرور ہے تذلل سے بھی اور وہ بعبادت مفہوم ہوا اور معرفت عزت ربوبیت اور ذلت بشریت دریافت ہوئی
مضمون مجموع رب العالمین اور ایاک نعبد سے اور تخلیہ مین معرفت بھی چاہیے اور اسے اشعار فرمایا ساتھ بائے الصاق
کے یعنے اتصال روحانی بندے کو ساتھ خالق اپنے کے ہے شعر اتصالی بیتکیف بے قیاس ہست رب الناس را
با جان ناس اور مقام ذکر سے ساتھ یاد کرنے اسماء خمسہ کے اس سورہ مین نشان دیا ہے اور مقام شکر سے
ساتھ حمد کے اور مقام رضا سے ساتھ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام
اخلاص سے ساتھ ایاک نعبد کے اور مقام دعا سے ساتھ اہدنا کے اور مقام اولیت ارواح طیبہ سے ساتھ صراط
الذین انعمت علیہم کے اور ڈرایا ہے صحبت بد سے اور توسل ارواح خبیثہ سے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کے غرض پیر صحبت سے میرے پہلے نصیحت ہے یہی کہ کیا کیجیے ناجنس کے صحبت سے حذر بیان
علم حقیقت کہ علم مکاشفہ ہے اور اس سورہ سے باین طریق سمجھا جاتا ہے کہ معرفت سر ربوبیت کی بکلمہ الحمد للہ حاصل
ہوتی ہے اسواسطے کہ رجوع حمد کل طرف اسکے ہنین ہے مگر بقیام وجود کل ساتھ اسکے اور یہی ہے مدلول بائے بسم اللہ
اور معرفت تجلی جلال کی بمالک یوم الدین اور ذکر غضب اور معرفت تجلی جمالی کی بذکر رحمان اور رحیم اور انعام
اور معرفت کمالات الٰہی کی الحمد للہ سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الٰہی کی بذکر اسماء خمسہ اور معرفت نفس
کی بذکر ضلال اور معرفت قلب باستعانت اور معرفت روح بہدایت اور معرفت سر اور اخفی اور اخفی بذکر استقامت
اور انعام اور معرفت روح سر نبوت بالحمد للہ تا رحیم اور بذکر انعام اور معرفت وحی بلفظ با اسواسطے کہ حقیقت
وحی کی اتصال بعض ارواح بہ بعض دیگر ہے تا آنکہ یہہ سلسلہ اتصال و اصل بحق ہو کر منتہی ہو اور بحث فرق درمیان
نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط الذین انعمت علیہم کے چاہیے جانا اور بحث احوال اور
مقامات بایاک نعبد اور وایاک نستعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور انعام کے چاہیے پہنچانا
اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیبت کہ الحمد للہ سے تا مالک یوم الدین مین حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین
بخطاب ایاک سے ظاہر ہوتا ہے اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور انعام اور استقامت دریافت
ہوتا ہے اور سر قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ہر یک بمقدار استعداد ہے سمجھا جاتا ہے اور معرفت اسرار عادات
تفریع اسکے سے اوپر اسماء خمسہ کے معلوم کیجیے اور اسرار معاملات کو بتفریع ہدایت اوپر استعانت کے سمجھ لیجیے
اور اسرار امور اخروی کو بانعام راہ مستقیم اور بغضب غیر مستقیم دریافت کیجیے اور تسخیر عالم شہادت کی واسطے
عالم غیب کے لفظ استعانت سے سمجھی جاتی ہے اور فنائے ماسوا اللہ کی بمالک یوم الدین ظہور جلوہ فرماتی
ہے اور معرفت بقا باستعانت اور انعام جلوہ ظہور دکھاتی ہے فائدہ سمجھ لیجیے کہ مداخل شیطان کے
کہ بیشتر آنا اسکا دل مین آدمی کے انہین طرفوں سے ہے اصل مین تین راہ مین شہوت ہے اور غضب ہے

اور ہوا ہے شہوت کو بہیمیت کہتے ہین اور غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت
ہے اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان بسبب شہوت کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور بسبب غصے کے اوپر غیر اپنے
کے اور بسبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے کے لہذا حدیث شریف مین وارد ہے الظلم ثلثۃ فظلم لا یغفر وظلم لا یترک
وظلم عسی اللہ ان یترکہ فالظلم الذی لا یغفر ھو الشرک والظلم الذی لا یترک ظلم العباد بعضھم بعضا والظلم الذی عسی اللہ ان یترکہ ھو
الظلم الانسان نفسہ اور نتیجہ شہوت کا آدمی مین دو چیزین ہین حرص اور بخل اور نتیجہ غضب کا بھی دو چیزین ہین عجب
اور تکبر اور نتیجہ ہوا کا بھی دو چیزین ہین کفر اور بدعت اور اجتماع سے اُن چھہ چیزون کے آدمی مین ایک خصلت
ساتوین پیدا ہوتی ہے کہ نہایت اخلاق ذمیمہ ہے اُسے حسد کہتے ہین حکما نے حکمت ایمانی مین فرمایا ہے کہ
مرتبہ حسد کا اخلاق ذمیمہ مین مثل مرتبے شیطان کے ہے اشخاص ملعونہ مین جب یہہ تمہید معلوم ہوئی تو سمجھیے
کہ اسمائے ثلثہ کہ بسم اللہ مین واقع ہین واسطے دفع اخلاق ثلثہ اصلیہ کے ہین اور آیات سبعہ فاتحہ واقع اخلاق
سبعہ فرعیہ مین بیان اسکا یہہ ہے کہ جسنے اللہ کو پہچانا شیطان ہوا کا اس سے بھاگا اور جسنے رحمانیت اسکی
دریافت کی غضب سے بالکلیہ پاک ہوا اور جسنے رحمیت اسکی اپنے مین دیکھی روا رکھا کہ اپنے نفس پر ظلم کرے
اور بافعال ذلیل رسوا ہو اور جب الحمد للہ کہا مرتبہ شکر کا حاصل کیا اور قناعت بموجود نصیب اسکے ہوی اور بنا
شہوت کو توڑا اور جو کوئی رب العالمین کا معتقد ہوا حرص اسکی بکلی دور ہوی اور بخل نے اُسکے راہ عدم لی کہ حرص
اُس چیز مین ہوتی ہے کہ اپنے پاس موجود ہو اور بخل اسمین ہوتا ہے کہ جو اپنے پاس ہوا اور وہ موجود اور غیر موجود
کو حوالہ ربوبیت الہی کے کرتا ہے اور جسنے مالکیت روز جزا کو جانا بعد اسکے کہ رحمن ورحیم کو پہچانا ہے غضب اسکا زائل
ہوا اور جو کوئی ایاک نعبد وایاک نستعین زبان پر لایا تکبر کو کلمہ اول سے اور عجب کو کلمہ دویم سے جڑ سے اوکھیڑا
اور جسنے اھدنا الصراط المستقیم کہا اور صراط الذین انعمت علیھم تا آخر ساتھ اسکے ملاحظہ کیا کفر اور بدعت دل سے
نکالا اور جب یہہ چھیون خصلتین بری دور ہووین حسد خود بخود بھاگ گیا بیان لطائف لطائف اس سورہ کے یہہ ہین
کہ اسمین یہہ سات حروف نہین ہین **بیت** ثا وجیم وخاء وزاء وشین وظا ساتوان ہے حرف فا اہل وفا یہہ
سات حروف دلالت اوپر سات نوع عذاب جہنم کے کرتے ہین اور بعدد ہفت دروازہ دوزخ ہین جسوقت مسلمان
نے سورۂ فاتحہ پڑھی جہنم سے اور طبقات اُسکے سے اور انواع عذاب اُسکے سے اور دخول ابواب اُسکے سے مخلصی پائی
حرف ثاء اشارہ طرف ثبور کے رکھتا ہے کہ روز قیامت کو خاصہ اہل دوزخ ہوگا چنانچہ فرمایا ہے حق تعالی نے لا
تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا اور جیم یاد دلوانے والا نام جہنم کا ہے کہ جحیم ہے اور حرف خاء اشارہ
طرف خزی اور رسوائی کے ہے کہ دوزخیون کو تا ابد لازم ہوگی ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حرف زاء
اشارت طرف زفیر کے ہے کہ نغمہ دوزخیان ہے اور کنایت طرف زقوم کے ہے کہ طعام کافران ہے اور حرف شین

اشارت بشہیق ہے لہم فیہا زفیر وشہیق خالدین فیہا مادامت السموات والارض اور حرف خا حرف عمدہ لفظی سے ہے
کہ حقیقت ہے جہنم کا اور حرف فا حرف سر فراق ہے محبون کے نزدیک بدترین انواع عذاب ہے اور اشارہ طرف
فرقت کے بھی ہے اور کنایت طرف اختلاف کے بھی ہے کہ سبب دخول دوزخ ہے بیان فضائل سورہ فاتحہ کہ
حدیث شریف مین مذکور ہین بخاری شریف مین اور سوا بخاری کے صحاح ستہ مین اور کتب معتبرہ حدیث مین مروی
ہے کہ ابو سعید بن المعلی کہ صحابی تھے نقل کرتے تھے کہ مین ایک روز مسجد مقدس مین نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے پکارا مین بسبب شغل نماز کے جواب ندے سکا بعد فراغ نماز کے حضور نبوی مین حاضر ہوا اور عذر
بیان کیا آپ نے فرمایا یہہ عذر مسموع نہین ہے ندائے رسول کی ہر حال مین اجابت ضرور ہے چنانچہ حق تعالے
فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم پھر فرمایا میرے ساتھ چل مین تجھے بزرگترین
سورہ کہ قرآن مین ہے قبل باہر آنے مسجد سے تعلیم کرون مین آپ کا مبارک ہاتھ پکڑ کر چلا جب مسجد کے دروازے
کے پاس پہنچا یاد دلوا مین نے آپنے فرمایا وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہے اور یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم
کہ حق تعالی نے اوپر میرے جسے نازل کرنے کی منت رکھی ہے کہ ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم اور مسند
دارمی مین اور مسند امام احمد مین اور ترمذی اور نسائی اور سنن بیہقی مین اور صحیح ابن خزیمہ مین مثل اسی قصے کے
سید القراء ابی ابن کعب سے بھی مروی ہے اور اس مین یہہ کلمہ بھی واقع ہے کہ اتحب ان اعلمک سورة لم تنزل
فی التوریة ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القرآن قال ابی نعم پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ سورہ ام القرآن
ہے کہ ہر نماز مین پڑھتا ہے تو اور صحیح مسلم مین اور نسائی اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم مین بروایت ابن عباس
آیا ہے کہ ایک دن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور کھلنے دروازہ کلان کا سنا
بتامل طرف آسمان کے دیکھا فرمایا کہ فرشتہ جواب نازل ہوتا ہے گاہے ابتداء خلقت آدم سے اسدم تک زمین
پر نہین آیا جب وہ فرشتہ آنحضرت پاس پہنچا کہا کہ خوشوقت ہوجیے ساتھ دو نور کے کہ تمہین حق تعالی نے دئیے ہین
کسی نبی کو قبل آپ کے نہین دئیے سورة الفاتحہ اور آمن الرسول تا آخر سورہ بقرہ کوئی حرف ان سے نہ پڑھو گے تم
مگر ثواب عظیم اسپر پاؤ گے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحاح ستہ مین وارد ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سانپ کے کاٹے پر اور بچھو کے ڈھنک مارے پر اور نظر والے پر اور مجانین پر ساتھ اس سورة کے رقیہ کیا ہے اور آنحضرت
نے تجویز فرمایا ہے اور دارقطنی اور ابن عساکر نے روایت کی ہے ثابت بن یزید سے کہ اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ساتھ اس سورہ کے رقیہ فرمایا ہے اور آب دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورة فاتحہ کے مقام درد پر لگایا ہے
اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے سنن اپنے مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے فاتحہ الکتاب شفاء من کل داء اور بزار نے مسند اپنے مین ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جتنے پہلو اپنا فرش پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھکر اوپر اپنے دم کیا ہر
بلا سے امن مین ہوا مگر موت اُسکی مقدر ہے اور عبد بن حمید نے مسند اپنے مین ابن عباس سے مرفوعًا روایت
کی ہے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو ثلث قرآن ہے ثواب مین اور بہت روایات کہ نزدیک حاکم کے صحیح ہین اور
بیہقی نے شعب الایمان مین بھی تصحیح انکی کی ہے انمین لفظ افضل القرآن کا اور خیر سورۃ فی القرآن کا اس سورہ
کے حق مین وارد ہے اور ابو الشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور دیلمی نے اور ضیا نے مقدسی نے احادیث
مختارہ اپنے مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزین گنج عرش سے مجھے
عطا ہوی ہین اور کچھ چیز کسیکو سوا ان چار چیز کے اُس گنج سے نہین ملی ام الکتاب آیۃ الکرسی خاتمہ سورہ بقرہ
سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ
الکتاب کفایت کرتی ہے اُس سے کہ کچھ چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب کو بیچ ایک پلے
ترازو کے رکھین اور تمام قرآن کو پلے دوسرے مین البتہ فاتحۃ الکتاب ہفت چند قرآن سے آوے اور ابو عبید نے
فضائل قرآن مین حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جسنے فاتحہ پڑھی گویا توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان کی تلاوت کی اور تفسیر وکیع مین اور کتاب المصاحف
مین ابن انبار کے اور کتاب العظمۃ مین ابو الشیخ کے اور حلیۃ اولیا مین ابو نعیم کے وارد ہے کہ ابلیس کو چار
بار تمام اُسکی عمر مین نوحہ اور زاری کا اور خاک سر پر ڈالنے کا اتفاق ہوا ہے ایک جب اُسکو لعنت ہوی
دوسری جب اُسے آسمان سے زمین پر گرایا تیسری جب بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوی
چوتھی جب یہہ سورہ نازل ہوئی اور ابو الشیخ نے کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو حاجت ہو فاتحۃ الکتاب
پڑھے بعد ختم کے جناب الٰہی مین دعا کرے حاجت اُسکی بر آویگی اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک
شخص اُسکے پاس آیا اور شکایت درد کی لایا اُسے شعبی نے کہا کہ اساس القرآن پڑھ اور جائے درد دم کر اُسنے
کہا اساس القرآن کیا ہے کہا فاتحۃ الکتاب اور اعمال مجربہ مشائخ مین مذکور ہے کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے
ہر مطلب کے پڑھے اور اُسکے دو طریق ہین اول یہہ کہ مابین سنت اور فرض فجر کے باتصال میم بسم اللہ بلام الحمد
چہل و یکبار چالیس روز تک پڑھتے ہین جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہے اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو
پانی پر دم کرکے مریض اور مسحور کو پلاتے ہین دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ یکشنبے کے دن اول ماہ درمیان سنت
اور فرض فجر کے بے قید اتصال میم بلام ستّاد مرتبہ پڑھتے ہین پھر ہر روز اسیوقت دس دس بار کم کرتے ہین اور شنبے کو
تمام ہوتی ہے اگر ماہ اول مین مطلب ہو گیا فبہا والا دوسرے تیسرے مہینے اسیطرح کرتے ہین اور لکھکر اس سورہ
کو گلاب اور مشک سے اور زعفران سے کاسۂ چینی پر دھوکے مریض مجذوم کو تا چہل روز پلاوے مجرب ہے واسطے

شفا کے اور درد دندان اور درد سر اور درد شکم اور سوا انکے دردون کے دفع کو سات بار پڑھ کر دم کرے شفا ہو جائیگی انشاء اللہ تعالی مجرب ہی یہہ سب لطائف اور نکات اور فضائل تفسیر فتح العزیز مین مسطور ہین سورۃ البقرہ یہہ مدنی ہی دو سو چھیاسی آیتین ہین اور چھہ ہزار اکیس کلمے ہین اور پچیس ہزار اور پانسو حروف ہین اور آخر آیتہ کہ نازل ہوئی ہی اس سورہ مین یہہ ہی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اور اس سورہ مین بہت مسلونکا مذکور ہی اور پانچ سو حکم ہین اور سب سے بڑی قرآن مین آیتہ مداینے کی ہی کہ اس سورہ مین ہی یا ایہا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الایتہ اس آیتہ کے ایک سو تیس کلمے ہین اور اسمین قریب بیس حکم کے ہین فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان بھاگتا ہی اس گھر سے جس مین سورہ بقر پڑھی جاتی ہی روایت ہی مسلم ترمذی مین نسائے مین اور صحیح ابن حبان مین ہی کہ اگر رات کو پڑھو سورہ بقرہ تو تین راتین اس گھر مین شیطان نہین آتا اور اگر دن کو پڑھی جائے تو تین روز شیطانکا دخل نہین ہوتا اس گھر مین اور فضائل اس سورہ بقرہ کے بہت وارد ہین حدیث مین سوال اس سورہ مین انواع امور عجیبہ مذکور ہین اور اصناف شیون غریبہ مسطور ہین پس تخصیص اسکو ساتھ بقرہ کے کیون کیا اور نام اسکا یہی کیون رکھا جواب نام سب سورتون کے توقیفی ہین مستغنی بیان وجہ عقلی سے اور یا یہہ جواب ہی کہ بقرہ کا ذکر سوائے اس سورہ کے اور کہین قرآن مین نہین آیا خاصہ اس سورہ کا ہی اسواسطے لائق اس نام کے ہوئی اور نظم اور تطبیق اس بقرہ کے ساتھہ فاتحہ کے یہہ ہی کہ سورۃ فاتحہ مین بیان توحید اور پرستش ہی اور دعا استقامت اور ثبات کی ہی اوپر توحید اور پرستش کے پس جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی لوگ تین قسم ہو گئے بعضون نے توحید اور پرستش اختیار کی اور استقامت چاہی اوپر اسکے وہ مومن ہوئے بعضون نے خلاف اسکا کیا وہ کافر ہوئے بعضون نے ظاہر مین اقرار کیا باطن مین انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالی نے اول سورۃ بقرہ مین ان تینون فرقون کو بیان فرمایا ہی اول مذکور مومنون کا کیا پھر کافرون کا پھر منافقونکا ہی سب سے پیچھے کہ یہہ نہ ادھر مین نہ ادھر ہین دل مین کچھہ ہین منہہ پر کچھہ ہین اور دوسری سورہ فاتحہ پر سبیل اجمال متضمن تمام معانی قرآنی کے ہی اور سورہ بقر ابتداء تفصیل اسکی ہی اور تیسری سورۃ فاتحہ مین آیتہ اهدنا الصراط المستقیم ہی سورہ بقرہ مین ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورۃ فاتحہ مین ذکر زمرہ مومنین کا اور دو فرقے کافرین کا ہی آغاز سورہ بقرہ مین بھی مذکور مومنین کا اور دو فرقہ کافرین مجاہرین اور منافقین کا ہی اور پانچوین سورہ فاتحہ مین اول صفات الہیہ سے ربوبیت کا مذکور ہی سورہ بقرہ مین بھی اول شرح ربوبیت حق تعالی کی ہی نسبت نوع انسانی کہ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم اور چھٹی سورہ فاتحہ مین انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھہ دو اسم رحمن اور رحیم کے ارشاد فرمایا ہی سورہ بقرہ مین تفصیل انواع رحمت دینی اور دنیوی ہی کہ نسبت بدو فرقہ بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل ارشاد ہوئی ہی ساتوین سورۃ فاتحہ مین مقدمہ جزا اور دلوایا ہی ساتھہ مالک یوم الدین کے سورہ

بقرہ مین بیچ ذکر بنی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی ساتھہ عقوبات دنیوی کے مذکور
فرمائین ہین آٹھوین سورہ فاتحہ مین بیان عبادت اور استعانت ہے سورہ بقرہ مین آیۃ فاذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون سے تا آخر مسائل جہاد وحج شرح انواع عبادت ہے اور آیۃ ویسئلونک عن الیتامی
سے تا آخر مسائل صدقات اور ربوا کی تفصیل اقسام استعانت ہے نوین سورۃ فاتحہ مین طلب صراط المستقیم
ہے کہ حقیقت مین مطالب سورہ فاتحہ کے اسی پر منتہی ہین سورہ بقرہ مین آیۃ آمن الرسول بیان صراط مستقیم ہے

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی مائتان وثمانون وست ایۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین ہر ایک کو انکی معنی پر اطلاع نہین ہے ایک سو چودہ سورتین ہین تمام قرآن
مین اُن مین سے اُنتیس سورہ کے پہلے حروف مقطعات ہین اور یہہ حروف مقطعات بعضے خماسی ہین جیسے
کہیعص اور حم عسق اور بعضے رباعی ہین چنانچہ المص اور المر اور بعضے ثلاثی ہین کہ الم الر اور بعض ثنائی ہین مانند
طہ اور یس اور حم کے اور بعضے وحدان ہین مثل ص کے اور ق کے اور ن کے ابن مسعود اور ابن عباس اور ضحاک
اور ثعلبی رضی اللہ عنہم نے کہا ہے بیچ تفسیر الم کے کہ الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم کا ہے یعنے انا اللہ اعلم مین اللہ دانا
تر ہون اور یہہ تاویل بہت پسندیدہ ہے اسواسطے کہ عرب کا دستور ہے کہ کلام مختصر بہت پسند کرتے ہین اور قرآن لغت
اور عادت عرب پر نازل ہوا ہے چنانچہ خود فرمایا ہے حق تعالی نے بلسان عربی مبین اور بعضے کہتے ہین کہ الم قسم
ہے حق تعالی قسم کھا کر رد کرتا ہے طعن کو کافرون کے کہ قرآن کے منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہین ہے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے پس قسم کھائی حق تعالی نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا اور لام جبرئیل کا
اور میم محمد کا ہے یعنے قسم ہے مجھے اپنی ذات پاک کی اور امانت جبرئیل کی اور محمد کی نہین ہے ایسا جیسا کہ تم
کہتے ہو بلکہ وحی بھیجنے والا مین ہون اور لانیوالا جبرئیل ہے اور لینے والا محمد ہے علیہ السلام والصلوۃ اور قتادہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ حروف مقطعہ کہ اول ہر سورہ کے ہین نام اُن سورتون کے ہین پس الم نام اس سورۃ کا ہے اور یہہ عادت
ہی عرب کی کہ تسمیہ شی کا ساتھہ حروف مفردات کے رکھتے ہین چنانچہ صفر کا ص اور نحاس کا س اور جبل کا ق اور
حوت کا ن ہے پس یہہ معنے ہوئے کہ الم یعنے یہہ سورہ کہ الم اسکا نام ہے ذلک الکتاب الذی وعدنک یوم المیثاق
بانزالہ علیک معجزۃ لک ودلالۃ باقیۃ علی نبوتک یہہ وہ کتاب ہے کہ وعدہ کیا تھا ہمنے تجھہ سے دن میثاق کے نازل
کرینگا اُسکے اوپر تیرے اور معجزہ ہے واسطے تیرے اور دلالۃ باقیہ ہے اوپر نبوت تیری کے اور الم ایک آیۃ ہے اور
اُنکے ہی جس سورۃ کے پہلے مقطعات ہین وہ آیتین ہین جدی جدی امام زاہدی نے فرمایا ہے کہ ساتھ اس تاویل کے
کہ الم مدح اور ثنا ہے پروردگار کی وقف کرنا روا ہی اور اگر معنی قسم کے کہئے تو درست نہین وقف اسواسطے کہ سخن ناتمام
ہے جب تک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا لاریب فیہ ہے اور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہے ایک تو
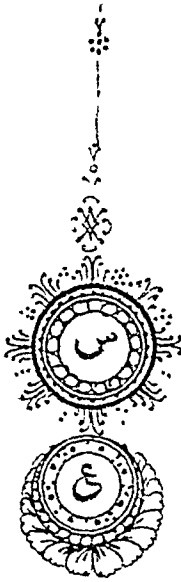
ساتھ ان خفیفہ کے جیسے والسماء والطارق مین جواب قسم کا ان کل نفس لما علیہا حافظ دوسری ساتھ
ان مشددہ کے جیسی والفجر مین ان ربک لبالمرصاد تیسری ساتھ کلمہ لم کے جیسی والنجم مین ماضل صاحبکم وما
غوی چوتھی ساتھ لا کے جیسی اس جگہہ ہے لاریب فیہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ الف سے مراد اصل اور لام سے
لازم الاتباع اور میم سے محکم یعنے اصل لازم الاتباع محکم کہ منکرونکو معجزہ ہے اور مستدلون کو مفید ہے کہ مطالب عالیہ کو
ساتھ حجج روشن کے مثبت ہے اور شبہات واہیہ کو مزیل اور ماحی ہے وہ یہہ قرآن شریف ہے یہان سمجھہ لیجئے
کہ اصول احکام دین کے چار چیزین ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اسواسطے کہ بعضے احکام دین کے کتاب
سے ثابت ہوئے ہین جیسی نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حرمت خنزیر اور حلت گاؤ اور مانند انکے اور بعضے احکام قول اور
فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اُسے سنت کہتے ہین جیسی نماز جنازہ کی اور حرمت خر اور استر کی اور مانند انکے
اور بعضے احکام باجماع مجتہدین ثابت ہین مثل حرمت بیع اُس کنیزک کے کہ مالک اپنے سے فرزند لائی ہو اور سوا اسکے
اور بعضے احکام بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص کو اوپر منصوص کے قیاس کیا ہے مثل حرمت سود لینے کی پیسے ٹکون
مین کہ صریح ملحق سونے چاندی سے ہے اسباب ہین لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہے سوا کتاب کے نہین اسواسطے
کہ قیاس کو مستند چاہیئے کہ بیچ اصل کے بموجب اُسکے حکم شرع ثابت ہوا ہو اور مستند اسکا یا کتاب ہے یا سنت
ہے یا اجماع ہے اور اجماع بھی بذاتہ اصل نہین ہے اسواسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہے کہ تمام مجتہدین نے
اوپر اُسکے توارد قیاس کیا ہو پس اُسے بھی مستند ہونا چاہیئے کتاب اور سنت سے اور سنت نام فعل اور قول پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تا وقتیکہ نبوت پیغمبر کی ثابت نہو قول اور فعل انکا معتبر نہو اور نبوت پیغمبر کی قرآن
سے ثابت ہے کہ معجزہ مستمرہ ہے پس حقیقت مین اصل محکم اوپر ہر ایک کے پیغمبر اور امت اور مجتہد اور عامی کے کہ لازم
الاتباع ہے یہی قرآن ہے پس اور کتاب ہر چند لغت مین بمعنے مکتوب ہے کہ ہر نوشتے کو کہتے ہین چنانچہ لباس
بمعنے ملبوس ہے لیکن اصطلاح شرع مین خاص بیچ معنے قرآن شریف کے ہے حتے کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے
فلان چیز ثابت ہے سمجھا جاتا ہے کہ قرآن سے ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ وہ کتاب کہ ہمنے روز میثاق
مین ساتھ نزول کرنے اُسکی کے وعدہ کیا تھا وہ یہی قرآن ہے کچھہ شک اور شبہہ نہین ہے بیچ اسکے ابن عباس
اور عکرمہ کہتے ہین ذالک بمعنے ہذا ہے اور یہہ دونون کلمے اشارے کے مین ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہین چنانچہ اور
جگہہ ہے ذلک الدین القیم سورہ روم مین ای ہذا اور ہذا یوم لا ینطقون ای ذالک اور بعضون نے کہا ہے کہ ذالک
الکتاب سے اشارہ طرف اُس کتاب کے ہے کہ لوح محفوظ مین مکتوب ہے لاریب فیہ ای لاشک فیہ ابن عباس
اور ابن مسعود اور عطا اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہے نہین ہے کوئی شی بیچ اسکے کہ جسمین ریب اور شک
اور تناقض اور باطل ہو بلکہ سب کا سب کلام اللہ حق ہے سچاتا ہے بعض انکا بعض کو نزول اس آیۃ کا رد ہے مقولہ کا

کافرون سے کہ طعن کرتے تھے بیچ حق قرآن شریف کے بعضے کہتے تھے سحر ہے بعضے کہتے تھے شعر ہے بعضے کہتے تھے قصے جمع کردئے ہین پہلے لوگون کے بعضے کچھ کہتے تھے بعضے کچھ حق تعالی نے ارشاد فرمایا لا ریب فیہ یعنے کچھ شک نہین بیچ اسکے یعنے بیچ قرآن کے کہ وحی ہے میری طرف سے اوپر محمدؐ کے نازل ہوا ہے حضرت قیوم زمان قطب دوران پیر و مرشد برحق واقف اسرار خفی و جلی شاہ غلام علی دام ارشادہم فرماتے ہین کہ نظم و تطبیق اس آیۃ کی ساتھ الحمد کے یہہ ہے کہ وہان التجا اور طلب بندے نے صراط مستقیم کی کی تھی یہان حق سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ذلک الکتاب لا ریب فیہ راہ راست کہ تو نے طلب کی تھی وہ یہہ قرآن ہے کہ کچھ شک و شبہ نہین اسمین هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ راہ دکھلانے والا ہے واسطے پرہیزگارون کے کہ یہہ ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہین وہ پرہیزگار کہ صدق عقیدہ سے ایمان لاتے ہین ساتھ غیب کے کہ حق تعالی پر بن دیکھے ایمان لاتے ہین اور ملائکہ پر اور قیامت پر یا غیب سے مراد وحی ہے بعضون نے کہا ہے قضا و قدر ہے کہ مسلمان ایمان لاتے ہین اسپر اور ادا کرتے ہین نماز کو پانچون وقت بشرائط اور آداب اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین اوپر اہل و عیال کے اور اقربا اور ہمسایون کے اور جو مستحق ہین اونپر ہدی مصدر ہے بمعنے اسم فاعل اور متقین بمعنے مومنین کے ہے یعنے کلام اللہ ہادی ہے واسطے مومنین کے اگرچہ کلام اللہ ہادی ہے تمام جن اور انس کے حق مین لیکن نفع اور فائدہ ہدایت کا حاصل کیا ہے متقیون نے اسواسطے تخصیص انکی کی اور اس مقام پر مفسرین بھی اشکال مذکور کرتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہدایت مناسب گمراہون کے ہے ظاہر مین مناسب اس مقام کے ہدی للضالین فرمانا تھا تفسیر بیضاوی مین جواب اس شبہے کا اسطور پر دیا ہے کہ پہلے ہم ذکر کر آئے کہ ہرچند ہدایت قرآن کی عام ہے ہر مسلم اور کافر کو چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے هدى للناس لیکن انتفاع بہدایت قرآن خاص نصیب متقین ہے اور فتح العزیز مین لکھا ہے کہ معنے هدى للمتقين کی یہہ نہین کہ یہہ کتاب بعد از وصول بمرتبہ تقوی انکو ہدایت کرتی ہے بلکہ معنے یہہ ہین کہ کوئی متقی بغیر ہدایت قرآن کے متقی نہین ہوا جیسے کہتے ہین یہہ دائی دودھ پلانیوالی اس جوان کی ہے حال انکہ عہد جوانی مین دودھ پلانا کہان ہے لیکن جو شباب بسبب شیر دینے اسکے حاصل ہوا ہے یہہ بات کہی جاتی ہے اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ہدی للمتقین قبیل من قتل قتیلا فلہ سلبہ کے ہے یعنے کہ قرآن ہدایت ہے واسطے گمراہون کے کہ آخر بدرجہ تقوی پہنچینگے سوال تمام قرآن کو وصف کرنا ہدایت کیونکر ہوسکے حال انکہ قرآن مین مجملات اور متشابہات بھی واقع ہین کہ تعین مراد کی انسے نہین کی جاتی مگر بعقل اور جب عقل دخیل ہوی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان قرآن اور اسیواسطے جمیع فرق اسلام خواہ محق ہون خواہ مبطل احتجاج بقرآن کرتے ہین اور روایت صحیحہ مین بھی امیر المومنین حضرت علی مرتضے سے وارد ہے کہ جب حضرت ابن عباس کو واسطے مناظرے خوارج کے بھیجا فرمایا کہ علیک بالسنۃ فان القرآن ذو وجوہ لازم پکڑو سنت پیغمبر

کہ قرآن سے طرح طرح کی وجہین نکلتی ہین اور یہہ بھی ہے کہ بعضے مسائل اعتقادی ایسے ہین کہ ہدایت ہونا قرآن کا اُنپر موقوف
ہے اوپر دلیل عقل کے مثل مباحثے ذات اور صفات اور اثبات نبوۃ علی الاطلاق پس قرآن اُس قسم مین کیونکر
ہدایت ہوسکے کہ دور لازم آتا ہے **جواب** معنے ہدایت ہونے قرآن کے یہہ نہین کہ محض قرآن الزام مخالف
دے سکین بلکہ معنے اِسکے انکشاف حقائق نفس الامر ہین اوپر ناظر محکمات اور متشابہات کے تابعد ارجاع محکمات
موجب مزید انکشاف ہون یا بسبب محض ایمان بدلوا محکمات اور متشابہات موجب ترقی درجہ ایمان ہون
اور یہہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہے اور بیچ اُن مسائل کے کہ موقوف علیہ قرآنیت قرآن کے ہین ہدایت قرآن کی
بسبب تاکید اور تقویت اور امن مداخلت وہم بیچ دلائل اُس مطلب کے ہے اور یہہ نوع بھی عمدہ ہدایت کا ہے
اور علاوہ اوپر اِسکے یہہ ہے کہ لفظ ہدی للمتقین کا دلالت نہین کرتا اوپر اِسکے کہ ہر جزو اسکا واسطے ہر متقی کے ہدایت
ہووے تا محذور لازم آوے بلکہ معنے اِسکے یہہ ہین کہ تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے ہدایت ہے علی حسب
تفاوت درجاتہم فی الفہم والاستنباط اور علما کا معنے ہدایت مین اختلاف ہے چنانچہ کہا ہے کہ ہدایت کی دو معنے
آتی ہین ایک تو دکھلا دینا راہ کا مطلب تک باین معنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور ائمہ اطہار اور اولیا
اور علما اور صلحا ہادی ہین کہ راہ راست بتا دیتے ہین پھر جسکو حق تعالی نے چاہا اُسنے قبول کیا اور استقامت کی
اوپر اُسکے اور جسکو حق تعالی نے نچاہا اُسنے نہ قبول کیا اور اگر قبول بھی کیا استقامت نکی اوپر اُسکے آخر کار گمراہ ہوگیا
اور دوسری ہدایت کی معنے یہہ ہین کہ راہ دکھا کر پہنچا دینا مقصود تک باین معنے خاص اللہ تعالی ہادی ہے نہ سوا اسکے
کوئی اور **نظم** شاہد مقصود سے مجھکو ملا کر ہدایت ہی تو ہی ہادی میرا کون ہے مقصود میرا تجھہ سوا تو میرا ہو مجھکو اپنا کر خدا
اور تقریر اِس مقام کی بطور طالب علمانہ یون ہے کہ ایک تو ہدی کی معنے دال اور مرشد کی آتی ہین چنانچہ حق تعالی
نے فرمایا ہے واما ثمود فھدیناھم ای دللناھم اور ایک ہدی آتا ہے بمعنے تخلیق فعل اہتدا کو معنے حقیقی نہین ہین اور یہہ
سوا خدا کے نچاہیئے کہ مضاف ہو طرف اور کے انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء اور بعضے
آیات ہین کہ مضاف ساتھ انبیا اور ائمہ کے ہے اُن سب جگہہ بمعنے دعا ہے چنانچہ انک لتھدی ای لتدعوا اور جعلناھم
ائمۃ یھدون ای یدعون اور متقین جمع ہے متقی کی بمعنے حذر کے یعنے حذر کرنیوالے عذاب الہی سے ساتھ لزوم طاعت کے
اور اجتناب معصیت کے اور تقوی دو قسم ہے ایک تقوی اصل ہے ایک تقوی فرع ہے تقوی اصل حذر شرک
سے ساتھ لانے ایمان کے اور تقوی فرع حذر گناہ سے ساتھ قبول کرنے فرمان کے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہے کہ اغلب تقوی کو بیچ قرآن کے اوپر تقوی اصل کے تفسیر کرتے ہین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ متقین کون
لوگ ہین کہا وہ ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے خود بتا دیا ہے الذین یؤمنون بالغیب الآیۃ اور غیب اُسے کہتے ہین کہ جسکے معلوم
کرنے مین احتیاج دلیل کی ہو اور جسکے معلوم کرنے مین احتیاج دلیل کی نہو وہ عیان ہے اور ایمان لانا سب پیغمبرون پر فرض ہے اگرچہ یہہ غیب

تھی عیان تھی لیکن پیغمبری انکی غیب تھی کہ ساتھہ معجزے کے معلوم ہوتی تھی اور معجزہ دلیل ہے شرف نبوت کا ابن
مسعود اور ابن عباس کہتے ہین کہ غیب جنت اور نار اور قیامت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ غیب سے مراد حق تعالیٰ ہے
کہ بن دیکھے ایمان لائے ہین ہرچند قرب اور معیت اور احاطہ اسکا ثابت ہے لیکن بسبب کمال لطافت کے وہ
دید مین نہین آسکتا کیا طاقت ہے اس دیدہ حادث کی کہ نظارۂ قدیم کرے **بیت** یہہ نصیب اپنے کہان ہین کہ
تجھے دیکھین ہم آہ پردے ہی سے آواز سنادے ہمکو لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر
بیت اُسے کس طرح دیکھے رافت بیچارہ حیران ہے تصور مین بھی جسکے دیدۂ نظارہ حیران ہے اگرچہ بعضے ایمان
شہودی کے قائل ہین لیکن شہود و مشاہدے سے اللہ وراء الوراء ہے جو دید مین بلکہ وہم خیال مین آوے وہ
اُس سے سوا ہے برتر ہے وراء ہے **بیت** پردہ اُٹھا اُٹھا کے جسے جھانکتی ہے خلق ہم دیکھہ آئینہ مین ہین اُسے وہ یار ہے نہین
ایمان دو قسم ہے ایک ایمان بغیب ہے کہ عام مومنین رکھتے ہین اور ایک ایمان شہودی ہے کہ خواص رکھتے
ہین ہرچند رویت نہین لیکن کالرویہ ہوتی ہے اکثر اولیا نے اسی کو کمال کہا ہے اور اوپر اسکے درجات قرب بیان
نہین فرمائے ایک بزرگ کہ قایل ہے ایمان شہودیکا کہا ہے **نظم** تا دوست بچشم سر نہ بینیم ہردم در راہ طلب
کجا نشینیم ہردم گویند خدا بچشم سر نتوان دید آن ایشانند و من چنینم ہردم ۔ اور کوئی امت مین سوا اس ایک بزرگ کے
ان آنکھون سے دیکھنے کا دنیا مین قایل نہین ہے جو ایمان شہودی والے ہین وہ بھی شہود و مشاہدے ساتھہ دیدہ
دل کے قایل ہین اور نقشبندی اس شہود کو تعبیر ساتھہ حضور قلب کے کرتے ہین کہ دلکو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی
ہے طرف حق تعالیٰ کے اور اسی کو اکثر نے بلکہ سب نے کمال کہا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ
فرماتے ہین کمال یہہ نہین ہے شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہے اوپر ناتمامیت مقام کے اور باقی رہنے مسافت
کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال مین نہ شہود رہتا ہے نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہے نہ حضور ان مقامات کو ساتھہ
ایک مثال کے واضح کرتا ہون تاکہ خوب فہمید مین آجاوے مثلاً ایک شخص نے ہاتھہ اپنا پس پشت رکھا ہے یقین ہے
اُسے کہ ہاتھہ میرا ہے لیکن نظر نہین آتا یہہ ایمان بغیب ہے عام مسلمانون کو کہ یقین جانتے ہین کہ حق تعالیٰ ہے لیکن
دکھلائی نہین دیتا پھر وہ شخص اپنا ہاتھہ پس پشت سے اُٹھا کر روبرو آنکھونکے لے آیا یہہ ایمان شہودی ہے کہ اولیا کو
مشاہدہ دل ہوتا ہے مثل رویت کے پھر اس شخص نے ہاتھہ اپنا لا کے مردمک دیدہ سے ملا دیا اسوقت اُسکو ہاتھہ نظر
نہین آیا لیکن یقین ہے کہ میرا ہاتھہ ہے پس کمال اتصال مین شہود باقی نہین رہتا یہہ ایمان بالغیب اخص خواص کا ہے
کہ بعد شہود اور مشاہدے کے حاصل ہوا اور مشابہ ہے ساتھہ ایمان عوام کے اور قدماء صحابہ نے ایمان بغیب کو اس آیتہ
مین اور ہی معنون پر حمل کیا ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے بروایت امام احمد بسند انکی کے اور بروایت حاکم اور
سوا انکے محدثین معتبر سے ثابت ہوا ہے کہ حارث بن قیس نے ایک روز اُنسے کہا کہ بڑا افسوس ہے ہمین کہ ہم سے جو چیز

فوت ہو وہ تحقیق حاصل ہوی ای یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدیدار رسول پروردگار مشرف ہوے تم عبد اللہ بن مسعود
نے فرمایا کہ ہمین بھی حسرت ہی کہ جو چیز ہم سے فوت ہوی وہ تحقیق حاصل ہی کہ نا دیدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان
لائے ہو قسم خدا کی کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس پر جسنے آپ کو دیکھا ہی آفتاب سے ظاہر تر ہی ایمان
ایمان تمھارا ہی پھر سورہ بقرہ تا مفلحون پڑھی اور اسی کو بزار اور ابو یعلی اور حاکم نے بروایت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ لائے ہین کہ اُنھون نے فرمایا کہ مین ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا فرمایا آن
حضرت نے کہ بیان کرو کہ افضل انواع ایمان کون سے لوگونکا ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان فرشتونکا ہی ان
حضرت نے فرمایا کہ انکو ایمان سے کیا مانع ہی منزلت فرشتون کی نزدیک خدا کے جانتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ایمان
پیغمبرونکا کیا تعجب ہی کہ حق تعالی نے اُنھین ساتھ نبوت اور رسالت کے ممتاز فرمایا ہی عرض کیا یا رسول اللہ ایمان
اُن لوگونکا کہ ساتھ انبیا کے حاضر ہوئے ہین اور اوپر دین کے جان اپنی قربان کر کر شہادت پائی ہی فرمایا ایمان انکا
کیا عجوبہ بھی رکھتا ہی کہ ہمراہ انبیا کے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھ کر یقین تام حاصل کیا ہی عرض کیا یا رسول
اللہ پس فرمائیے ایمان کون سے فرقے کا افضل ہی فرمایا ایمان اُس فرقے کا کہ ہنوز پشت مین باپون کے ہین بعد میرے
پیدا ہونگے اور مجھ پر ایمان لاوینگے مجھے نہین دیکھا ہوگا چند اوراق سیاہ کردہ انکی نظر مین آوینگے وہ بسبب قوت ایمان
کے موافق اُسکے عمل کرینگے یہہ گروہ ایمان مین افضل ہی اورون سے اور اسی قصے کو طبرانی نے ابن عباس سے باین طرح
روایت کیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سفر کے صبح کو اُٹھے اور فرمایا کہ پانی ہی تا کہ وضو کرو نکین
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہان پانی نہین فرمایا کسیکے پاس پانی پینے کا بھی ہی ایک شخص نے ایک آبخورہ
لا کر حضور مین رکھہ دیا آپنے انگلیان اپنی اُسمین ڈالکر بلال کو فرمایا کہ لوگونکو آواز کر کہ آوین اور وضو کرین لوگ آتے تھے
اور وضو کر جاتے تھے پانی فوارے کی مانند انگشتان مبارک سے جوش کھاتا تھا ابن مسعود منجملہ صحابہ سے اُس پانی کے
پینے مین مشغول تھے بار بار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا آپ اُٹھے اور نماز صبح ادا فرمائی بعد نماز صبح طرف
لوگون کے متوجہ ہو کر فرمایا ای لوگو درمیان مخلوقات کے کون سا فرقہ ہی کہ ایمان انکا عجوبگی رکھتا ہی عرض کیا
یا رسول اللہ فرشتونکا فرمایا کہ امر اور نہی الہی فرشتے پہنچاتے ہین آپ کیونکر ایمان نہ لاوین ایمان انکا کیا عجب ہی عرض
کیا یا رسول اللہ ایمان پیغمبرونکا فرمایا پیغمبرون پر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہی یہہ کیون نہ ایمان لاوین عرض کیا یا رسول اللہ
ایمان تمھارے یارونکا فرمایا کہ یارون کو میرے کیا ہی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ مین اُنمین موجود ہون اور ہر لحظہ اور
لمحہ دیکھتے ہین جو کچھ دیکھتے ہین ایمان اُس گروہ کا عجوبگی رکھتا ہی کہ بعد میرے ہونگے اور مجھے بن دیکھے ایمان لاوینگے
اور تصدیق میری کرینگے لوگ اسی فرقے کے ہین بھائی میرے اور تم یار میرے ہو ابو داود نے اور طیالسی نے نافع سے
روایت کی ہی کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا ابا عبد الرحمان تم نے اپنی انکھون سے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ ابن عمر نے کہا ہان دیکھا ہے اسنے کہا اس اپنی زبان سے آنحضرت
سے ہم کلام ہوئے ہو انھون نے کہا ہان ہوا ہون اسنے کہا کہ اُس اپنے ہاتھون سے بیعت بھی کی ہے انھون نے
کہا ہان کی ہے اُس شخص کو وجد آیا اور کہا کہ عجب حالت خوشیکی رکھتے ہو تم عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ تجھسے مین
ایک بات کہون سنا ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال اسکا ہے کہ مجھے دیکھا اور مجھپر ایمان
لایا اور خوشحال ہے پھر خوشحال ہے پھر خوشحال ہے اُس شخص کا کہ بن دیکھے مجھپر ایمان لایا اور حاکم نے ابو ہریرہ سے
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن کہ ایک جماعت میرے امت کی بعد میرے پیدا ہوگی
محبت میرے بیچ ایسی فریفتہ ہوگی کہ اگر میسر آوے تو دیدار میرا اہل اور عیال اور امتعہ اور اموال اپنا دیکر خرید لین
ویقیمون الصلوٰۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اقامت صلواۃ کیا ہے رعایت کرنی حدود اور شرائط نماز کی
ہے اوقات نماز کے ایک قسم شرائط یہہ ہین کہ نماز روا ہو جیسے طہارت بدن طہارت مکان استقبال قبلہ عرفان
وقت اور سوا اسکے اور ایک شرطین قبولیت نماز کی ہین مثل تقوی اور خشوع اور اخلاص اور تعظیم کے کہ خدا تعالے
فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین ومما رزقناھم ینفقون ابن عباس کہتے ہین کہ مراد اسسے زکوۃ ہے چنانچہ حق تعالے
نے فرمایا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا الآیۃ سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی نے یہان دو صفتین مومنین کی بیان
کی ہین ایک نماز پڑھنا اور دوسری زکواۃ دینا ان دونو مین جتنی عبادات ہین سب آگئین اسواسطے کہ عبادت
یا بدنی ہے یا مالی ہے بدنی عبادت جو ہے سو نماز مین داخل کردی کہ یہہ بزرگتر ہے سب سے اور مالی عبادت سب
زکواۃ مین کہہ دی کہ اعظم تر ہے سب سے اور نعمتین حق تعالی نے بندون کو بیشمار عطا کین ہین لیکن بڑی سب نعمتون سے
دنیا مین دو ہین تندرستی اور فراخ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت بدنی ہے شکر نعمت تندرستی کا ہے کیونکہ ہاتھہ اطبا کے
جاہل کے گرفتار نہین ہے اور زکوۃ دینا کہ عبادت مالی ہے شکر نعمت فراخ دستی ہے کہ در بدر واسطے پارہ نان کے
خراب ہونے اعتبار نہین ہے کہا ہے ابن مسعود نے کہ مراد انفاق سے خرچ کرنا ہے اُنپر کہ عیال ہین اسکے چنانچہ فرمایا
ہے لینفق ذو سعۃ من سعتہ اور مما رزقنا مین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے خبر دی ہے حق تعالی نے اپنے ذات
مبارک سے ساتھہ ذکر صیغہ جمع کے حال آنکہ وہ واحد ہے لاشریک اوپر عادت عرب کے کہ عرب والے اپنے آپکو
ساتھہ جمع کے تعبیر کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہمنے یہہ کہا ہم یہہ کہتے ہین اور رزاق حق تعالی ہے خواہ روزی حرام دے
خواہ حلال چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے بخلاف مذہب معتزلہ کے کہ کہتے ہین روزی ہماری ملک ہے نہ
غیر کی اور کہتے ہین کہ خدا بندون کو روزی حرام نہین دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہے اسواسطے کہ رزاق حرام کا چاہیے
کوئی اور ہو پس وہ شریک ہوا اللہ کا نعوذ باللہ منہا یہہ کفر ہے ہم کہتے ہین اللہ رزاق مطلق ہے پہنچانیوالا ہے رزق تمام مخلوق کا چنانچہ
مخلوق ایسی ہے کہ انکا نہ ملک ہے نہ ملک ہے چنانچہ غلام ہین دواب ہین ہاتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبے بکری شیر بھیڑیا

گیدڑ کتا بلی بلکہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی سبکو رزق پہنچاتا ہے بیت اُسیکی سب ہے پیدائش وہی خلاق ہر چیز ہے
بہہ سچ ہے ہم میں سب مرزوق وہ رزاق مطلق ہے ۞ اور اصل انفاق کا صرف اموال ہے ہیچ وجوہ اور حقوق کے
اور حق تعالی نے تعریف کی مسلمانون کی کہ حق میرا ادا کرتے ہین وہ کیا ہے صلوٰۃ ہے اور حق خلق کا ادا کرتے ہین
وہ کیا ہے زکوٰۃ ہے اور اپنے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ پاوین افضال بزرگی اور شرافت ہو خلق کو اور
اس آیت مین حق تعالی نے مدح مسلمانون کی ساتھ تین چیز کے کی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی انکے وہ
کیا ہے ایمان لانا ہے بغیب چنانچہ فرمایا والذین یؤمنون بالغیب دوسری ارشاد کی سخاوت تن کی انکے وہ کیا ہے
نماز پڑھنا ہے چنانچہ فرمایا ویقیمون الصلوٰۃ تیسری بیان فرمائی سخاوت مال کی انکے وہ کیا ہے زکوٰۃ دینا ہے چنانچہ
ومما رزقناهم ینفقون اور یہہ دلیل ہے کہ حق تعالی کے ہشت حق ہین اوپر دل بندون کے اور جان پر انکے اور مال
مین انکے جو بڑی بڑی حق تھی انہین سے ایک ایک کو بیان فرمایا تاکہ راغب ہون اور ادا کرے اور بجا لاوے اسکے

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ساتھ
اُس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیز اتاری گئی ہے پہلے تجھ
سے اور پیغمبرون پر مثل توریت اور انجیل اور زبور کے اور صحیفہ جو بھیجے گئے ہین اور ساتھ آخرت کے کہ دار جزا ہے وہ یقین
رکھتے ہین جب وہ پہلی آیۃ نازل ہوئی تھی والذین یؤمنون بالغیب تو کہتے تھے یہود اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہہ
نعت اور صفت ہماری ہے کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتھ غیب کے اور نماز پڑھتے ہین طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہین
پس ہم اہل ہین واسطے اسکے حق تعالی نے جھٹلایا انہین اور نازل کی یہہ آیت یعنے متقی وہ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ
قرآن کے کہ نازل کیا گیا ہے اوپر تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور کتب دیگر پر کہ قبل تجھ سے اور پیغمبرون پر نازل
ہوئے ہین سمجھ لیجئے کہ ایمان لانا کتب ما تقدم پر فرض ہے کہ کلام باری ہین لیکن عمل اور تلاوت منسوخ ہے ساتھ نزول
قرآن کے اور ظہور نبی آخر الزمان کے علیہ الصلوٰۃ اللہ الملک الرحمان اسیطرح ایمان لانا ساتھ قبلہ اولی کے کہ بیت
المقدس ہے درست اور بجا ہے لیکن سجدہ کرنا طرف اسکے ناروا ہے اور بالاخرۃ ھم یوقنون کہ مدح مین متقیون کے
وارد ہے آخرت روز قیامت کو کہتے ہین اسواسطے کہ آخر ایام دنیا ہے لیس بعدھا وقت یوصف باللیل و بالنہار اور بعضون
نے کہا ہے کہ قیامت کو آخرت اسواسطے کہتے ہین کہ متاخر ہے دنیا سے اور دنیا کو دنیا کہتے ہین واسطے دنائت کے
کہ ایک کمینہ پن ہے اسمین اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون یہہ لوگ اوپر ہدایت کے ہین
پروردگار اپنے سے اور یہہ لوگ بھی چھٹکارا پانیوالے ہین عذاب اور عقاب سے اور بہرہ ور ہونیوالے ہین ساتھ درجات
ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مفلحون وہ لوگ ہین کہ پایا انہون نے جو کچھ کہ ڈھونڈھا اور چھوٹے جس
چیز سے کہ ڈرتے تھے یہہ آیت وعدے کی ہے اور کلمہ اولئک اشارہ ہے طرف ان لوگون کے کہ وصف انکا پہلے مذکور

ہوا ہے اور کلمہ علے ہدی مین عبودیت ہے اور کلمہ من ربہم مین بیان ربوبیت اور یہہ آیت دلیل ہے کہ العبد لا یہتدی
بنفسہ الا بہدایۃ اللہ یعنی بندہ آپ ہدایت یافتہ نہین ہوتا مگر ساتھہ ہدایت فرمانے حق سبحانہ تعالی کے اور یہہ آیت
رد ہے معتزلو نکا کہ وہ کہتے ہین العبد یہتدی بنفسہ بندہ آپ بنفسہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے یہان تک کہ یہہ آیتین
پیچھے مذکور ہوی ہین مومنون کی شان مین ہین کہ جو مشرف ہوے تھے ساتھہ اسلام کے اہل کتاب مین سے مثل عبد اللہ
ابن سلام کے اور اصحاب انکے کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سمجھہ لیجئے کہ سورۃ فاتحہ سات آیات ہفتگانہ اپنی کے اور یہہ
چار آیتین سورہ بقرہ کی ان تینتیس ۳۳ آیتون سے ہین کہ برکات انکی معروف و مشہور ہین عبد اللہ بن احمد بن خلیل نے
بیچ زوائد مسند کے اور حاکم اور بیہقی نے بیچ کتاب الدعوات کے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ مین ایکروز حضور مین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی نے آکر عرض کیا کہ بھائی میرا درد شدید مین مبتلا ہے حضرت نے
فرمایا کیا درد ہے عرض کیا آسیب جن کا معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ ہمارے پاس لے آ اعرابی جاکر حضور مین لایا آنحضرت
نے یہہ آیتین پڑھکر دم فرمایا فی الفور شفا ہوی اور اٹھہ کھڑا ہوا گویا کہ کچھہ مرض اور آسیب تھا ہی نہین سورہ فاتحہ اور چار آیتہ
سورہ بقرہ کی اور آیت الہکم الہ واحد اور آیۃ الکرسی اور تین آیتین آخر بقرہ کی اور ایک آیۃ سورہ آل عمران کی شہد
اللہ انہ لا الہ الا ہو اور سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ ؕ اور سورہ مومنین کی فتعالی اللہ الملک الحق اور سورہ جن کی
وانہ تعالی جد ربنا ؕ اور دس آیتین اول صافات کی اور تین آیتین آخر سورہ حشر کی اور قل ہو اللہ اور معوذتین اور دارمی
نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار آیتین اول سورہ بقرہ کی شب کو پڑھے اس شب صبح تک دخل شیطان کا
نہین ہوتا اور بعضے روایات مین بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے اپنی سند مین اور دارمی نے مغیرہ بن سبیع سے کہ
یاران عبد اللہ بن مسعود سے تھا لکھا ہے کہ جو کوئی دس آیتین سورہ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن فراموش ہوگا اسے
چار آیتین اول کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد کی اسکے اور تین آیتین آخر سورہ بقرہ کی للہ ما فی السموات سے اور طبرانی اور
بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہمنے کہ فرماتے تھے جو
کوئی تم مین سے مرجاوے اسے گھر مین نرکھو چاہیئے کہ جلد قبر کو لیجاؤ اور سرہانے قبر کے کھڑے ہوکر اول سورہ بقرہ پڑھو اور پائینتی
کھڑے ہوکر آخر سورہ بقرہ پڑھو اور ابن نجار نے تاریخ اپنی مین محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار اوپر کنارے نہر
تشتر کہ نام شہر کا ہے اترے لوگون نے کہا یہان نہ اترو یہہ محل خطر ہے جو قافلہ یہان اترتا ہے اسباب اسکا لٹیرے لوٹ
لے جاتے ہین سب یار ہمارے سنکر یہہ بات شہر مین جا اترے مین تنہا وہین اترا رہا سبب حدیث کے کہ عبد اللہ بن عمر سے سنی تھی
مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کو تینتیس آیتہ پڑھلے اسے اس رات کوئی درندہ اور چور ایذا نہین پہنچاتا لیکن چور
گھر کا ہو اور جان سے اور اہل اور مال اپنے سے محفوظ رکھتا ہے صبح تک جب رات ہوئی تو چورون کے خطرے سے نیند نہ آئی مجھے دیکھتا
کیا ہون کہ ایک جماعت کثیر شمشیر برہنہ نے اوپر میرے زیادہ تیس مرتبے سے حملہ کیا لیکن مجھہ تک نہین آسکتی تھی جو صبح ہوئی کوچ کیا مین نے

راہ مین ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی کہا اُسنے تو انسان ہے یا جن کہا مین نے انسان ہون کہا اُسنے رات کیا حال
تیرا تھا کہ ہم ستر آدمیون سے زیادہ تجھ پر حملہ کرتے تھے اور درمیان ہمارے اور تیرے قلعہ آہنی پیدا ہوتا تھا مین نے اُس پیر
مرد سے قصہ حدیث کا مذکور کیا کہا اُسنے وہ تینتیس آیتین کون کون سی ہین کہا مین نے چار آیتین اول بقرہ کی مفلحون
تک اور تین آیتین آیۃ الکرسی خالدون تک اور تین آیتین آخر بقرہ کی للہ مافی السموات سے آخر تک اور تین آیتین
اعراف کی ان ربکم اللہ سے محسنین تک اور دو آیتین بنی اسرائیل کی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر سورہ تک
اور دس آیتین اول صافات کی لازب تک اور دو آیتین سورۃ الرحمن کی یا معشر الجن والانس سے تنتصران تک
اور چار آیتین آخر حشر کی لو انزلنا ھذا القرآن سے آخر سورہ تک اور دو آیتین قل اوحی کی انہ تعالی جد ربنا سے
شططا تک جو بیان حال اُن لوگون کیسی کہ ہدایت قرآن منتفع ہوئے ہین فراغت ہوئی تو اب بیان حال اُن
دو فرقو تھا کہ اشقیا ہین شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد مین تسلی جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ اسکے
کہ عدم انتفاع ان فرقو تھا نہ اس سبب سے ہے کہ ہدایت قرآن مین قصور اور فتور ہے اور نہ اس جہت سے کہ انذار اور تبلیغ
تمہارے مین نقصان ہے بلکہ بسبب بطلان استعداد اور فساد فطرت انکے کے ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین برابر ہے اوپر انکے یا ڈرایا
تو نے انکو عذاب سے یا نہ ڈرایا تو نے انکو وہ ایمان نہ لاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ ماقبل مدح
اور ستایش مسلمانون کی تھی اور یہہ مذمت کافرونکی ہے اور کفر کی معنے لغت مین ستر کی آتین ہین اسیواسطے زراعت
کرنیوالیکو کافر کہتے ہین کہ چھپاتا ہے دانے کو زمین مین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ
ای الزراع اور رات اندھیری کو کافر کہتے ہین کہ چھپاتی ہے عالم کو ساتھ ظلمت کے پس جو لوگ چھپاتے ہین نعمت حق کو
اور اللہ کے حق کو اور نعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہین انھونکی شان مین یہہ آیت ہے ابن عباس کہتے
ہین کہ نزول اس آیت کا بیچ شان اس جماعت کے ہے جہودون سے کہ سردار انکا کعب بن اشرف تھا اور قتادہ رض
کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان مشرکون قریش کے آئی ہے مخصوص عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور ربیع کہتے ہین کہ
بیچ شان ان کافرونکے کہ جنگ بدر مین مارے گئے اور ابو وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین بیچ شان ابوجہل کے اور اسکے یارون
کے ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہر چند عام ہے بظاہر لیکن مراد اس سے خاص ہے اسیواسطے کہ فرمایا ڈرایا تو یا نہ ڈرایا تو ایمان نہ لاوینگے
اور حال انکہ بہت کافر بعد ڈرانے کے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ خاص بعضے کافرون کے حق مین ہے کہ کفر انکا ساتھ علم ازلی
اپنے کے حق تعالی نے معلوم کیا ہے کہ ایمان نہ لاوینگے اور حالت کفر پر مرینگے حق تعالی فرماتا ہے کہ برابر ڈرایا نہ ڈرا وہ
ایمان نہ لاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالی کو تو معلوم تھا کہ ایمان یہہ نہ لاوینگے پھر پیغمبر اُن پر کیون بھیجے کہتے ہین
ہم کہ پیغمبر بھیجے ہین واسطے الزام دینے انکے کے کہ حجت ہو اُنپر اور قطع عذر کا ہو انکے یعنے یہہ حیلہ اور عذر نکر سکین

اور یہین حجت اور عذر ہوئنگے عذاب کرنے پر چنانچہ والمرسلات مین فرمایا ہے عذرا اونذرا یعنی واوہے عذرا لی وندرا لکم یعنے رسول بھیجے ہین ہم نے واسطے عذر لینے کے اور ڈرانے تمہارے کہ اگر تم ڈرے اور پند پذیر ہوئے تو نفع تمہارا ہے والا عذر ہمارا ہے اور عذر حق تعالی کی طرف سے حجت الزام دین کی ہے انکو تاکہ قیامت مین نکہین کہ کیون نہ بھیجے تمنے رسول کہ ہم ایمان لاتے چنانچہ فرمایا ہے رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ٥ مُہر کی حق تعالی نے اوپر دلون اُنکے کے اور اوپر کانون اُنکے کے اور اوپر آنکھون اُنکے کے پردا ہے اور واسطے اُنکے عذاب ہے بڑا قلب نام پارہ گوشت کا ہے کہ بشکل صنوبر زیر پستان چپ بمفاصلہ دو انگشت طرف پہلو کے واقع ہے اور روح حیوانی اُسی گوشت مین پیدا ہوتی ہے وہی روح ہے کہ منشاء حس و حرکت ہے اُسی گوشت سے طرف تمام اعضائے بدنی کے بواسطے شرائین کے پہنچتی ہے اور اصطلاح اہل شرع مین نام لطیفہ انسانی کا ہے کہ انسانیت انسانکی اُسی سے ہے اور امتثال اوامر اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات آلہیہ کے اُسی سے ہے چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب سلیم اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہے کہ وجود اُسکا اوپر مادے کے موقوف نہین ہے چنانچہ فرمایا ہے انما امرنا لشئی اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون فقط امر کن سے پیدا ہوا ہے اور لطائف عالم امر کے پانچ ہین بنا بر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لطیفہ قلب ہے دوسرا لطیفہ روح ہے کہ مقام اُسکا زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت ہے تیسرا لطیفہ سر ہے مقام اُسکا برابر پستان چپ کے طرف سینہ کے بفاصلہ دو انگشت ہے چوتھا لطیفہ خفی ہے کہ جگہہ اُسکی برابر پستان راست کے بفاصلہ دو انگشت طرف سینے کے ہے پانچوان لطیفہ اخفی ہے موضع اُسکا عین وسط سینہ ہے اور اصل ان لطائف خمسہ عالم امر کے بالائے عرش ہے وجود آدمی مین ایک تعلق ان مقامون مین دیکھتے ہین پس یہ قلب صنوبری کہ بدن انسان مین ہے مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہے کہ وجود اسکا موقوف اوپر مادے کی ہے لکھا ہے حضرت مجدد نے کہ قلب صنوبری آشیانہ قلب حقیقی ہے اور جہان لفظ قلب کا وارد ہے اُسی سے یہی لطیفہ مراد ہے کہ مورد انوار الہی اور محل الہام ربانی ہے اور دلیل سے استدلال کرنا اور مدلول پر لانا کام اُسی لطیفہ کا ہے اور جب اس لطیفے پر مہر لگا دی راہ استدلال کا اور راہ الہام اور ذوق اور کشف کا مسدود ہو گیا اور ان کفارون کے حق مین اِسقدر پر بھی اکتفا نہین کی بلکہ اوپر کانون اُنکے کے بھی یعنے قوت شنوائی پر بھی مہر لگائی کہ استدلال اورونکا بھی نہ سُنسکے تا رفتہ رفتہ مضمون اُس استدلال کا راہ سوراخہائے شنوائی سے اُنکے دل مین نہ پہنچے اور جنہون نے راہ استدلال طے کی ہے یا استدلال اورونکا سنکر کمال حاصل کیا ہے انہین دیکھین اور دیکھکر شوق تحصیل اُس کمال کا کرین سو یہہ بھی نہین کہ بینائیون پر اُنکے پردہ ہین چنتے ہوئے اصلاً دیکھہ نہین سکتے شعر نے قلب و سمع پڑھے

چھا یا لگا ہوا ہے نظر دیکھے سامھنے بھی پردا پڑا ہوا ہے ختم اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدائش کفر کی اور ظلمت کفر کی
اُنکے ہے باختیار اُنکے نہ یہہ کہ کفر انکو بجبر دیا ہے اور ایمان اُنسے زبردستی لے لیا ہے اور اگر کفر انکو بزور دیا ہوتا اور ایمان
اُنسے بجبر دور کیا ہوتا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کافروں کی نہ فرماتا حق تعالیٰ اور کاہیکو مخاطب ساتھ ایمان کے
اور معاتب ساتھ کفر کے ہوتے چنانچہ فرماتا ہے فمالہم لا یؤمنون کیا ہے واسطے اُنکے جو ایمان نہیں لاتے ہیں
پس معلوم ہوا کہ ایمان لانا اُنکے اختیار میں ہے اور نہیں لاتے اسیواسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہیں کفر ایمان نیکی بدی
طاعت معصیت سب کا پیدا کرنیوالا اللہ ہے لیکن بندیکو اختیار دیا ہے بایں اختیار عذاب ثواب مترتب ہے اور
اللہ تعالیٰ ایمان اسلام طاعت نیکی فرمانبرداری پر خوش ہے اور کفر اور معصیت اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش
اسیواسطے اُنپر وعدہ ثواب کیا ہے اور اُنپر وعید عذاب مثلاً ایک بادشاہ ہے اُسنے ایک باغ بنایا اور اپنے
غلاموں کو اُس باغ میں چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو کھاؤ اور جس بوٹی کا پھول پسند ہو سونگھو لیکن وہ
نہال کہ روش شمال میں واقع ہیں اگرچہ میوہ اُنکا خوشرنگ خوش شکل ہے اور زبان پر بھی ذوقیں اور مزہ دار ہے لیکن
تاثیر اُسکی بہت بد ہے پیٹ میں جا کر سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہے کہ آدمی کا دل کڑوا رگ ریشہ بال بچہ بہکا جاتا ہے
آخر کو ہلاک ہو جاتا ہے اُس سے پرہیز کیجو اور ہرگز ہرگز اُسے نہ توڑیو اور نہ کھائیو اور وہ بوٹے کہ تختہ یسار میں نمودار
ہیں پھول اُنکے اگرچہ ظاہر میں نازک اور خوشرنگ اور پر بہار ہیں اور سونگھنے میں بھی البتہ کیفیت رکھتے ہیں
لیکن اثر اُنکا کمال برا ہے شامہ کو خراب کرتا ہے اور دماغ کو پریشان کر سر پھیر آدمی کو چکر میں بیہوش کر کر گرا دیتا
ہے آخر کو آدمی آخر ہو جاتا ہے اُنسے بچیو اور دیکھیو انھیں نہ سونگھیو اور وہ درخت کہ روش یمین میں جلوہ نما ہیں
اُنکے سایہ میں بیٹھیو کہ ہوا اُنکی راحت دل ہے اور اُنکا میوہ توڑیو کھائیو کہ قوت روح ہے اور دافع امراض ہے اور تندرستی
اور صحت بخشتا ہے اور وہ سبزہ کہ تختہ جنوب میں بہار افزا ہیں پھول اُنکے مقبول ہیں اُنکو توڑیو سونگھیو کہ فوائد کثیرہ تمام
اور دماغ کو بخشینگے اور اُنکے ہار پہنیو کہ زیبائش تن بدن کو دینگے شوق سے اس تختہ میں اس روش میں پھریو چلیو کھیلیو
کودیو کہ نفع ہے ضرر نہیں ہے اور دیکھو اس تختے اُس روش میں نجائیو کہ ضرر ہے ضرر ہے نفع کچھ نہیں ہے یہہ سمجھا کر
بتلا کر بادشاہ نے غلاموں کو باغ میں داخل کر دیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی اور امر بادشاہ کا بجا لایا عیش اور آرام
پایا اور بادشاہ اُس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جس نے نافرمانی کی اور بادشاہ کا کہا نہ مانا خراب ہوا اور بادشاہ
اُس سے ناخوش ہوا غضب سلطانی میں پڑا یہی طور اس باغ دنیا کا ہے کہ اُس بادشاہ عالم نے تیار کر کر بندوں کو
چھوڑ دیا جو چاہیں وہ کریں لیکن بتلا دیا کہ روش شمال کہ کفر کی ہے اُسکے نہال سے بچو کہ مردود ہے میوہ اور پھل
اُسکا عذاب ابدی ہے اور تختہ یسار کہ فسق ہے اُسکے بوٹی کو نچھیڑو کہ نامرضی ہے سبزہ اور پھول اُسکا عتاب سرمدی ہے
اور روش یمین کہ ایمان ہے اُسمیں پھریو چلیو درخت سے اُسکے متمتع ہوجیو کہ مقبول ہے میوہ اور میوہ اُسکا الطا

میری ہی اور تحفہ خوب کہ اسلام ہی اسمین حیران ہوکر پھر اسکے سے منتفع ہو جو کہ محبوب ہی میرا اور رسول اسکا
رضا میری ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت عام ہی سب کافرونکے حق مین کوئی کافر ایسا نہین کہ کفر مین ہو اور نیچے حکم اس ختم کے
داخل ہو مگر جب چھوڑ دے کفر تب اس حکم سے خارج ہو جاویگا اور جب اس آیت کو آیت ماقبل سے ملائیے اور ضمیر
علی قلوبہم کیطرف ان الذین کفروا کے پھرائیے ای ختم اللہ علی قلوب ھؤلاء المذکورین فکفروا باخبارہم اسوقت
نزول اسکا خاص ہوگا ان کافرون کے حق مین کہ ذکر انکا پیچھے مذکور ہوا ہی اور حکم اسکا عام ہوگا بیچ حق سب کافرونکے اور
فرمایا حق تعالی نے علی سمعہم اور نفرمایا علی اسماعہم جیسے کہ علی قلوبہم اور علی ابصارہم ساتھہ صیغہ جمع کے
کہا تھا اسواسطے کہ سمع مصدر ہی والمصدر یوحد علی کل حال مصدر واحد آتا ہی ہر حال مین چنانچہ
فرمایا ان ھؤلاء ضیفی اور نہین فرمایا اضیافی اور جائز ہین معنے علی سمعہم کی علی مواضع سمعہم لفظ
مواضع کا حذف کردیا ہی کہ دال ہی سمع اوپر اسکے اور غشاوہ کی معنے پردے کی ہین کہ جب بصر ظاہر پر پرجاوے تو کچھہ نظر
نہ آوے اور بصر باطن کا پردا کیا ہی ظلمت ہی غفلت ہی اور تمام اعضا مین سے ان تین چیزونکا حق سبحانہ نے خاص مذکور
فرمایا ساتھہ ختم اور پوشش کے اسواسطے کہ مخاطب ہون ساتھہ دل کے کہ قبول کرین اور ساتھہ چشم کے کہ حق
دیکھین اور کان کے کہ حق بات سنین پس انھون نے نہ قبول کیا دل سے احکام الہی کو اور نہ کانون سے سنا
حق کو بایمعنے کہ سنکر اجابت کرتے اور نہ آنکھون سے دیکھا حق کو بایمعنے کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھکر
ایمان لاتے پس حق تعالی نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھہ ان اندام کے کی اور وعید کیا انکو ساتھہ عذاب
بڑے کے اس جہان مین اور عظیم بسبب کثرت کے اور مداومت کے ہی اور آگ دوزخ کی کسواسطے بڑی نہو کہ دنیا
کی آگ ایک جزو ہی ستر اجزائی آتش دوزخ سے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان
نارکم ھذہ جزء من سبعین جزء من نار جھنم اور حق تعالی جسکو عظیم فرماوے وہ کیا جانئے کیسی بڑی ہوئے سمجھہ لیجئے
کہ کئی خدشے مع الجواب پیچھے مذکور کرائے ہم باقی رہ گئے سوال جواب طلب رہے ہین وہ یہہ ہین سوال
اول علی سمعہم معطوف اوپر قلوبہم کے ہی پس داخل تحت ختم ہوا یا عطف جملے کا جملے پر ہی پس ہمراہ بصر کے
داخل بیچ حکم غشاوہ کے ہی جواب اس سوال کا یہہ ہی کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا اور ایک مقام پر قرآن مجید
مین سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہی نہ داخل حکم غشاوہ چنانچہ کہا ہی وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ
سوال دوسرا جو متفرع ہی اس جواب پر وہ یہہ ہی کہ دل اور گوش کو کیون نیچے مہر کے داخل کیا اور بینائی چشم کو کیون
پردہ ڈالکر چھپایا حال آنکہ غرض یکسان مہر لگانے سے اوپر تینون کے حاصل ہوتی تھی اور پردہ ڈالنے سے
بھی اوپر تینون کے میسر تھی جواب اسکا یہہ ہی کہ سبب دریافت کرنے واکا مدرکات کو حس سلیم اور خبر صادق
اور عقل ہی اور سبب سننے کا انکا مسموعات کو تموج ہوائے متکیف بکیفیت صوت ہی پس مہر کرنا اوپر دل اور کان کے

اسواسطے ہے کہ یہہ چیزین باہر سے اندر نہ جاوین اور سبب دیکھنے چشم کا مرئیات کو اوپر مذہب قوی کے خروج
شعاع ہے اور پہنچنا اس شعاع کا ساتھ مرئی کے ہے پس پردہ چشم کا مانع باہر نکلنے شعاع کا ہے کہ منشاء رویت ہے اور
قاعدہ معمولہ عقلا ہے کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیاے بیرونی کے مہر لگاتے ہین اور واسطے محافظت باہر نکلنے
اشیاے درونی کے پردہ کھینچتے ہین موافق اس قاعدہ معمولہ کے یہہ دونو تعبیر واقع ہوئے **سوال** تیسرا سمع کو
مفرد لائے اور ابصار کو جمع حال آنکہ اگر نظر بمعنے جنسی کرو تو تعدد کچھہ درکار نہین مفرد دونو جگہہ کفایت کرتا تھا
اور اگر نظر بافراد ان دونو کے کرو کہ مضاف طرف صیغہ جمع کے ہین تو دونو مقام پر جمع لانا درکار تھا تغیر مین اس
اسلوب کے کیا نکتہ ہے **جواب** محل قوت شنوائی ایک عصب ہے کہ سوراخ گوش مین مفروش ہے اور
محل قوت بینائی طبقات مختلف اور رطوبات متعدد ہین چنانچہ علم تشریح مین مشروح ہے اور ہر طبقے سے خروج
شعاع کا بیچ کام اس قوت کے دخل تمام رکھتا ہے پس یہہ قوت گویا محال متعددہ مین جگہہ رکھتی ہے نظر بتعدد محل
پر کر جمع لانا اسکا مناسب ہوا بخلاف قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہے اور محل بھی واحد رکھتی ہے جو تعدد
کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہے کسطرح اسکے مناسب حال نہین **سوال** چوتھا مہر کرنے کو اوپر دل اور کان کے بصورت
جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم کہا اور بیان پوشش چشم مین جملہ اسمیہ لائے کہ افادہ دوام وثبات
کرتا ہے کہ علی ابصارہم غشاوۃ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہے **جواب** مہر کرنا اوپر دل اور کان کے مانع دخول امور
خارجہ کا ہے بیچ دل اور گوش کے اور حقیقت مین منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرتا ہے مانند سپر کے کہ مانع پہنچنے
شمشیر اور تیر کے ہے اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکے کے ہدایت علت متاخرہ سے ہے پس تعبیر
اس سے بصورت جملہ فعلیہ مناسب تر ہوئی اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہے اوپر حدوث کے اور غشاوہ چشم مانع
باہر آنے شعاع کا ہے چشم سے کہ مبدا دیکھنے کا ہے اور حقیقت مین مانع ہدایت علت ہے جیسے شل ہوجانا ہاتھہ کا
مانع تیر اندازی کا ہے اور جو چیز کہ مانع ہدایت علت ہی موجب بقاے معلول ہے اوپر عدم اصلی کے اور عدم اصلی
ایک امر ہے ثابت حادث نہین تا اُسے بجملہ فعلیہ تعبیر فرماوین **سوال** پانچوان متفرع اس جواب پر ہوتا ہے کہ
آیت وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ مین بیان غشاوہ بصر کو ساتھ جملہ فعلیہ کے فرمایا مانند ختم علے سمعہ وقلبہ کے پس
اگر یہہ وجہ فرق کی بجا ہوتی تو اس آیت مین کیون ترک کرتے **جواب** جعل اگرچہ فعل ہے لیکن ملحق بافعال قلوب
ہے اور افعال قلوب کی خاصیت ہے کہ جملہ اسمیہ کو دلالت سے کہ اوپر معنے دوام وثبات کے کرتا ہے تغیر نہین
دیتا اور مبتدا اور خبر کو دو مفعول اپنے بناتا ہے چنانچہ علمت زیدا فاضلاً مین تصریح کیا ہے کہ اسناد علمت کی حادث
ہے اور اسناد فضل کی طرف زید کے حادث نہین پس علی بصرہ غشاوہ مین کہ بیان غشاوہ بصر ساتھ اسکے متعلق
ہے افادہ معنے ثبوت اور دوام متحقق ہے اسواسطے کہ اسناد مفعول ثانی طرف مفعول اول کے اسمی ہے

باقی ہے اگرچہ متعلق بجعل ہوا ہے پس اس آیت میں بھی بیان غشاوہ الصارمین من جہتہ المعنی جملہ اسمیہ لائے
اور بیان ختم مین اوپر سمع اور قلب کے جملہ فعلیہ اختیار کیا اور بھی فرق منظور رکھا سوال چہا سمع کو بصر پر کیون مقدم
کیا حال انکہ حکما کے نزدیک حس بصر افضل ہے حس سمع سے اسواسطے کہ متعلق ابصار نور ہے اور متعلق سمع
ہوا اور بصرہ دور سے دیکھتی ہے اور سمع دور سے نہین سنتی اور عجائب صنعت الہی پیدائش بصر مین زیادہ تر ہے
پیدائش سمع سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سماع کلام الہی بن مانگے عطا ہوا اور جب رویت بصری چاہی نہ دی
اور آنکھہ جمال چہرہ ہے بخلاف کانکے اور انکشاف جو بسبب بصر کے ہوتا ہے جمیع انکشافات سے اقوی اور اتم
ہے لہذا امثال عرب مین وارد ہے کہ لیس وراء العیان بیان جواب ہرچند یہہ وجوہ افضلیت کی بصر مین
متحقق ہین لیکن اس مقام مین رعایت ان وجوہ کی کرنا مناسب نہین یہان رعایت اُن وجوہ کی کہ شناخت حق
مین موجب ترجیح کے ہوگئی چاہیئے لہذا دلکو اوپر دونو حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع مین ساتھہ
ہدایت قرآن کے اور ارشاد پیغمبر کے اور ساتھہ ڈرانے کے ڈرانے والے کے سے دخل کلی ہے اسقدر بینائی کو نہین
پس اس مقام مین رعایت اسی وجہ کی اولیٰ ہے اور باوجود اسکے سمع کو شرط نبوت لکھا ہے اسواسطے کہ
کوئی نبی بہرا نہین ہوا اور بعضے پیغمبر کور ہوئے ہین مثل حضرت یعقوب اور حضرت شعیب کے اور ادراک قوت
سامعہ کا شش جہت سے ممکن ہے بخلاف ادراک قوت بینائی کہ جہت مقابل سے ہے فقط اور قوت سمع
سبب وصول معارف اور نتائج معقول دیگران ہے بسوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھہ اُسکے
ادراک کیا جاتا ہے غرض بیان عدم انتفاع کفرہ مین ساتھہ ہدایت قرآنی کے اور انذار پیغمبر کے مہر گوش مقدم ہے
پردہ چشم سے چنانچہ لکھا ہے فتح العزیز مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا
هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور بعضے لوگون سے وہ ہین جو کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ دن جزا کے کہ قیامت
ہے اور حال انکہ نہین ہین وہ ایمان والے یہہ فقط اقرار زبانی ہے دلمین مطلق تصدیق نہین ہے سمجھہ لیجئے کہ ایمان
کے دو رکن ہین ایک اقرار زبانی دوسرا تصدیق قلبی جسمین یہہ دونون ہون وہ مومن ہے اور بڑا رکن تصدیق قلبی ہے
کہ بغیر اُسکے ایمان ہوتا ہے نہین کسی حال مین چنانچہ خود فرمایا حق تعالیٰ نے منافقون کے حق مین کہ تصدیق قلبی نہ
تھا انکو وما هم بمؤمنين پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار بے تصدیق کفایت نہین کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی بمذہب
خواجہ ابو منصور ماتریدی کافی ہے ایمان کے حق مین اور ایک روایت امام ابو حنیفہ رح سے بھی ہے کہ تصدیق مجرد ایمان
ہے درمیان بندے اور خدا کے اور اقرار واسطے ہمارے ہے کہ احکام اسلام کے جاری کرین اوپر اسکے
پس معلوم ہوا کہ کسی مذہب حقمین اقرار بدون تصدیق کے معتبر نہین ہے بخلاف تصدیق کے کہ بے اقرار
بھی بعضون کے مذہب مین معتبر ہے اور سوا اسکے کوئی شخص کافرون مین جا پہا یا مشرکون بد دینون مین

بیان ارکان ایمان

گرفتار ہوا اور اقرار ایمان سے مارا جاتا ہے پس روا ہے کہ زبان سے اقرار نکرے فقط تصدیق قلبی کافی ہے اسکے
ایمان کو سمجھ لیجیے یہان سے افضلیت طریقہ شریفہ نقشبندیہ کے اوپر تمام طریق کے کہ گویا یہہ طریقہ ایمان کے
اُس رکن مین داخل ہے کہ جسکے بغیر ایمان ہوتا ہی نہین اور فقط اُسی ایک رکن سے بھی بعضے مذہب مین بعضے
مواضع مین ایمان درست ہوتا ہے وہ کیا ہے تصدیق قلبی ہے اسواسطے کہ اُنکے یہان ذکر خفیہ ہے اور وقوف قلبی
ہے اور یہہ عین تصدیق ہے خیر بات کہان سے کہان گئی اب رد کیجیے اُس خلل کو کہ یہان وارد ہوتا ہے وہ
کیا ہے کہ جب فقط تصدیق کو تم معتبر ایمان مین رکھتے ہو تو ابلیس کو کہ تصدیق ہی چاہیے مومن کہو اور حال انکہ کافر
ہے جواب دیتے ہین ہم کہ ابلیس کو تصدیق نہین ہے معرفت ہے اور مجرد معرفت ایمان نہین اسواسطے
کہ حق تعالی نے معرفت ثابت کی ہے اہل کتاب کی اور ایمان نہین ہے اُنھین چنانچہ فرمایا ہے الذین
اٰتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور دلیل اوپر اس بات کے کہ اقرار شرط ہے ایمان کی چنانچہ قول عام
علماء کا ہے اور کہتے ہین کہ تصدیق فقط کفایت نہین کرتی یہہ ہے کہ فرمایا حق تعالی نے قولوا اٰمنا باللہ الآیۃ
اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُمرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ حکم کیا گیا ہون
مین کہ قتل کرون کفارون کو جب تک کہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ پڑھین اور دلیل اس بات کی کہ تصدیق
شرط ہے ایمان کی یہہ ہے قولہ تعالی قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم بغیر تصدیق کے نفی ایمان کی فرمائی حق تعالی نے اُنکے اور امام شافعی کے مذہب مین عمل بھی
ایمان مین داخل ہے رکن ثالث ہے ایمان کا لیکن ترک عمل سے کافر نہین ہوتا بخلاف اقرار اور تصدیق کے
اور نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ آیت ماقبل کے یہہ ہے کہ مدینہ مین بیچ عہد سعادت عہد آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے تین گروہ تھے مومن کافر منافق اول آیت مین حق تعالی نے مذکور مومنونکا کیا پھر
کافرون کا کیا پھر اس آیت سے احوال منافقون کا بیان فرمانا شروع کیا اور پہلے مومنون کا ذکر کیا واسطے
ایمان اور جزا اُنکے کے پھر ذکر کافرونکا کیا واسطے کفر اور شرک اُنکے کے اور پھر منافقون کا کیا واسطے اسکے
کہ اُنمین جمع ہین دو وصف ایک تو کفر ہے من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہے من حیث الصورۃ
ظاہر مین یہہ اگرچہ جایز رکھتے ہین نکاح اور ارث اور قبول شہادت اور صلوۃ جنازہ اور مدفون ہوتے ہین
مقابر مسلمین مین لیکن دلمین اُنکے تصدیق نہین ہے مخلد ہونگے فی النار اور معذب ہونگے مع الکفار چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا ان اللہ علی کل
شیء قدیر تیرہ آیتین ہین نزول انکا بیچ شان منافقون کے ہے کہ سردار انکا عبد اللہ بن سلول تھا
چنانچہ کہا ہے ابن مسعود نے اور ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہان ایک

خدشہ وُہ یہہ ہی کہ وماہم بمؤمنین جواب مین امنّا کے کیونکر کہا جاوے کہ امنّا مین ذکر شان فعل ہی نہ ذکر شان فاعل اور ماہم بمؤمنین مین ذکر شان فاعل ہی نہ ذکر شان فعل جواب یہہ جواب بطریق ترقی ہی یعنے وُہ دعوا کرتے ہین کہ ہم ایمان مین داخل ہوئے حال آنکہ اہلیت اسکی نہین رکھتے کہ گروہ مومنین مین گنے جاوین اور اگر جواب مین اس کلام کے کہتے ولم یؤمنوا یہہ ترقی مفہوم ہوتی اور اسی اسلوب پر یہہ آیت ہی یریدون ان یخرجوا من النار وماہم بخارجین منہا اور محتمل ہی کہ ماہم بمؤمنین مین دو وجہ سے ترقی سمجھی جاوے اوّل بجہت عموم اوقات یعنے یہہ دعوی کرتے ہین کہ ہم ایمان لائے زمانہ قریب مین حال آنکہ یہہ کس وقت کے اوقات سے نہ بالفعل نہ زمانہ آئندہ مین قابلیت ایمان کی رکھتے ہین دوسرے بجہت عموم متعلقات ہی یعنے یہہ دعوا کرتے ہین کہ ہم ایمان لائے بخدا و بروز آخرت حال آنکہ کسی چیز پر ایمان نہین رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ قرآن پر نہ آخرت پر نہ اور چیزون پر کہ جنپر ایمان فرض ہی یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَہُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ فریب دیتے ہین اللہ کو اپنے زعم مین اور اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین یعنے صحابہ رض کو کہ ظاہر مین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین از روئے فریب اور نہین فریب دیتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال اُنکا اُنہین پر پڑیگا اور نہین سمجھتے بعضے کہتے ہین کہ ہمزہ استفہام کا اوّل کلمہ یخادعون مین چھپا ہوا ہی یعنے ایخادعون اللہ چنانچہ اور جگہہ بھی اس طرح سے آیا ہی جیسے اس آیت شریف مین فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی یعنے أھذا ربی اور بعضے کہتے ہین یخادعون اللہ ای رسول اللہ یعنے فریب دیتے ہین رسول اللہ کو اور مسلمانون کو کہ ظاہر مین کلمہ پڑھتے ہین تلوار کی ڈر سے کہ انہین قتل نکرین اور دلمین کفر بھرا ہی اور عداوت مسلمانون کی اور موافقت کافرون کی سمجھ لیجئے کہ یہان پیغمبر کے فریب کو حق تعالی نے اپنا فریب کہا اسمین دو فائدے معلوم ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ شرف اور بزرگی آن حضرت کی بیان فرمائی کہ گویا فریب انکو دینا فریب مجھ کو دینا ہی دوسری کمال زشتی اور برائی انکے فعل کی ظاہر کی کہ یہہ پیغمبر کو کیا فریب دیتے ہین فریب مجھ کو دیتے ہین اپنے زعم فاسد مین اسیطرح حق تعالی نے اطاعت رسول کو اپنی اطاعت فرمائی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ بسبب شرف آنحضرت کے اور بزرگی آپ کے اطاعت کی اور یخادعون صیغہ جمع مذکر غائب کا ہی مضارع معلوم باب مفاعلہ سے اور باب مفاعلہ درمیان دو کس کے واقع ہوتا ہی اکثر اور کبھی ایک طرف سے واقع ہوتا ہی چنانچہ یہان خداع ایک طرف سے ہی وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون ابو عمرو اور ابن کثیر نے وما یخادعون ساتھ الف کے پڑھا ہی بواسطے مطابقت ذکر ما تقدم کے کہ اوّل گذرا ہی یخادعون اللہ اور باقی قرائنے بغیر الف کے وما یخدعون پڑھا ہی بواسطے مطابقت ذکر ما تاخر کے کہ وما یشعرون ہی وھو البعید من الشبھۃ

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

لعدم احد الفاعلين بیچ دلون انکے کے بیماری ہی پس برھادی انکی اللہ تعالی نے بیماری اور واسطے اُنکے عذاب ہی دردناک
سبب اسکے کہ تھے جھوٹھ بولتے یعنے ازروے نفاق اظہار ایمان کا کرتے تھے ابن مسعود رض اور ابن عباس
اور قتادہ اور ربیع رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ وُہ بیماری شک اور نفاق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بیماری
وُہ ہی جو بیچ دلون کے اُنکے ظلمۃ ہی اُس ظلمت کا نام مرض ہی جیسے کہتے ہین لیلۃ مریضۃ رات اندھیری
کو اور بعضون نے کہا کہ مرض کیا ہی غم اور حزن ہی اسبات کا کہ فتح یاب ہوتے ہین آن حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اور ہماری ریاست جاتی ہی اور نفاق کو کہ تعبیر ساتھہ مرض کے کیا ہی اسواسطے کہ حال مریض
کا متردد ہوتا ہی درمیان موت اور حیات کے ایسے ہی منافق متردد ہوتا ہی درمیان اسلام
اور کفر کے اور اسلام حیات ہی اور کفر موت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منافق کو مریض قلبی اسواسطے
کہا ہی کہ دل اُسکا خالی ہی سلامتی سے چنانچہ فرمایا ہی حق تعالے نے یوم لا ینفع مال ولا بنون
الا من اتی اللہ بقلب سلیم ای قلب خال عن الشرک والشک حاصل یہہ ہی کہ دن قیامت
کے کچھہ مال اولاد کام نہین آوے گی مگر قلب سلیم کام آوے گا یعنے جنکے دلمین شرک اور نفاق نہو گا اور
صوفی کہتے ہین کہ سلیم لغت مین مار گزیدہ کو کہتے ہین ایس جسکا دل کہ مار محبت الہی کا کاٹا ہوا ہوویگا وُہ اُس
میدان مین بازی لے جاویگا اور فرمایا ہی فزادھم اللہ مرضا یعنے بڑھائی اُنکی حق تعالی نے بیماری باختیار اُنکے
یہہ بحیر کہ بیدا کر نیوالا انفاق کا مقرر حق تعالی ہی لیکن انکو اختیار دیا ہی اور فرمایا ہی کہ واسطے انکے عذاب الیم ہی یعنے عذاب شدید ہی
ایسا کہ نزوال ہی اسکو نہ انقطاع اور یہہ عذاب الیم یابن وردناکی کہ ہمیشہ ہو منافقون کو ہوگا اور مومنونکو عذاب
دردناک بھی اگر ہوگا تو زوال پذیر ہو ویگا ہمیشہ نہین رہیگا موافق اعمال کے ہوکر آخر دخول جنت مین ہوگا اور منافقون
کو سبب اُسکے ہوگا کہ جھوٹھہ بولتے ہین دلمین کفر ہی ظاہر مین ایمان کی باتین کرتے ہین باطن مین یہہ خدا سے نہین
ڈرتے ہین اور یکذبون مخفف ہی بمعنے جھوٹھہ بولتے ہین اور مشدد یہان نہین ہی نہ پڑھا چاہئے اور مشدد کی معنے
یہہ ہوتی ہین کہ جھوٹھلاتے ہین خدا کو باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب وہ مع جواب مرقوم ہوتے ہین سوال
اول حق تعالی نے اول اس سورت مین مومنین خالصین کی شان مین بلکل چار آیتین نازل فرمائین
اور بیچ شان کافران مجاہر کے کہ ظاہر و باطن یکسان آلودہ بکفر ہین سب دو آیتین بھیجین اور بیچ شان
ان کافران نہانی کے کہ عبارت منافقین سے ہین تیرہ آیتین فرمائین حال انکہ بظاہر یون معلوم
ہوتا ہی کہ کفر کافر مجاہر کا کہ ظاہر و باطن اُسکا آلودہ بکفر ہی قبیح تر کفر کافر منافق سے ہو
اسواسطے کہ اسکا دل بھی بمرض جہل گرفتار ہی اور زبان بھی بیچ بیان عقائد کفر کے بدروغ و انکار گنہگار ہی

بخلاف کافر منافق کے کہ دل انکا مرض جہل مین گرفتار ہے لیکن زبان اُنکی بیان عقائد حقہ مین راست گفتار
ہے جواب زبان منافق بھی بیچ دروغ اور انکار کے واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ کہتا ہے عقائد حقہ دلمین برا
ہین حال انکہ دروغ ہے واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون پس دل اور زبان اُسکے دونو گنہگار ہین اور علاوہ
اوپر اسکے یہہ ہے کہ منافق قصد تلبیس کا کرتا ہی اور کافر بے پردہ قصد تلبیس کا نہین رکھتا اور یہہ بھی ہے کہ کافر مجاہر مثل
مردون کے ہے کہ جو کرتا ہے کہتا ہے اور منافق مثل عورتون کے ہے کہ کچھ کرتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اور یہہ بھی ہے
کہ کافر ہر چند دروغ گو ہے لیکن اپنے زعم مین راست گو ہے اور ہرگز اپنی جان کے واسطے جھوٹھ پسند نہین کرتا
بلکہ اُس سے ننگ و عار رکھتا ہے لہذا عقیدہ دلکا صاف بیان کرتا ہے اور منافق اعتقاد خسیس الطبع ہے کہ
دیدہ و دانستہ دروغ کہتا ہے اور اس جھوٹھ کو کمال اپنا سمجھتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ منافق ہمراہ کفر اپنے کے استہزا
اور فریب دینے کا جناب الہی کے قصد کرتا ہے اور کافر بے پردہ یہہ بے ادبی نہین رکھتا لہذا کفر منافق کا غلیظ تر
اور حجاب اُسکا کثیف تر اور حال انکا مخفی تر ہے واسطے فضیحت اُنکے کے تیرہ آیتین نازل ہوئین اور بیان حال اُنکا
ضرب المثل ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اُسکی اوپر تقیہ کے ہو اور مخالفت ظاہر اور باطن مین ہو بدتر ہے
اُس مذہب سے کہ صاحب اُسکا انکار فاش کرے اسواسطے کہ اوپر احوال درونی صاحب تقیہ کے اصلا اعتماد نہین اور
اقرار اور انکار اسکا اگرچہ احیانا صادق ہو کاذب معلوم ہوتا ہے لہذا علما نے لکھا ہے لا یقبل توبۃ الزندیق یعنی نہین
قبول کی جاتی توبہ زندیق کی اور معنے اِس کلام کے یہہ ہین کہ آدمیونکو اعتماد اوپر توبہ اُسکے کے متصور نہین ہوتا ہے
اِسواسطے کہ طریق اطلاع اوپر توبہ اُسکے کے بھی اقرار زبانی اُسکا ہے پس اور اقرار زبانی اُسکا بنابر اسکے کہ قابل تقیہ ہے
محل اعتماد نہین اور معنے اِس کلام کے یہہ نہین کہ اگر وہ دل سے اور صدق سے نیت توبہ کرے تو بھی عند اللہ مردود
ہے اسواسطے کہ حق سبحانہ دانائے نہان و آشکار ہے احوال دلکا جانتا ہے اور لوگون کو علم بذات الصدور ممکن نہین
مگر بتوسط اظہار زبانی سوال دوسرا بیان احوال منافقین کو اوپر بیان حال کافرین کے بطریق عطف لائے
اور بیان حال کافرین کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغیر اسلوب مین کیا نکتہ ہے حالانکہ اور مقامون پر کلام اللہ
مین ان دونو گروہ کے احوال کو بطریق عطف لائے ہین چنانچہ ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم اور موافق
قاعدے اہل معانی کے یہی جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان دونو کے متحقق ہے کہ کفر ضد ایمان ہے باوجود جامع
اور تناسب کے عطف نکرنا خلاف آئین بلاغت ہے جواب کلام سابق اصل مین بیان حال کتاب تھا کہ کتاب
سبب ہدایت فلانے فلانے فرقون کی ہوئی ہے پس ذکر کافرونکا اور برائی انکی کہ مضمون ان الذین کفروا
ہے مباین اِس مقام کے ہے نہ مناسب اور جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان مومن اور کافر کے اور ایمان اور
کفر کے ہے نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مقتضائے کمال بلاغت ہے کہ تباین مقام کو باوجود جامع

مقدم کرتے ہین اعتبار مین اور بغیر عطف کے لاتے ہین سوال تیسرا من یقول امنا باللہ مبتدا ہے اور من الناس
خبر ہے اور خبر ایسا لفظ چاہیے کہ مفید ہو اور منافقونکا زمرۂ آدمیون سے ہونا ایک امر ہے کہ خبر دار ہونا اسکا
کچھ فائدہ نہین رکھتا جواب من یقول مین من موصوفہ ہے پس مفاد کلام یہہ ہوا کہ جنس آدمیونکی سے جائفے
ایسے ایسے ہین پس مدار فائدہ کلام اوپر وصف کے ہے جیسی من الذین رجال صدقوا مین کہا ہے اور ہوسکتا ہے
کہ ذکر من الناس کا اسواسطے ہو کہ اس فرقے مین سوا شخص ماہیت آدمگری کے کوئی چیز نہین ہے صفات فاضلہ
سے کہ آدمیون مین ہوتی ہین مثل ذکا اور علم اور فہمید کی چنانچہ اصطلاح علماء مصنفین مین لفظ من الناس کا اسی
اشارے واسطے مذکور ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین من الناس من العلماء اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ لفظ من
الناس کا بیان واسطے تعجب سامعونکے ہے یعنے من جملہ آدمیان ایسے بے وقوف بھی ہین پس بصورت النسانیہ
غرہ ہوجے اور اصطلاح حلم وفہمید اپنی مین کوشش کیجئے سوال چوتھا عذاب کافرون مین لفظ عظیم کا لائے اور
عذاب منافقین مین لفظ الیم کا درمیان ان دو عذاب کے برائی مین اور درد دہندگی مین فرق کس واسطے ہے جواب
وہ کافر کہ موت جبلی اوپر کفر کے مقدر ہے مطرودان ازل ہین کہ وقت تقدیر کے نعمتہائے دینی سے انہین محروم
رکھا ہے پس عذاب انکا بڑا ہے لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور کمال تمرد الواح اور اک اپنے کے شدت
الم اس عذابکا نہین دریافت کرینگے مانند حال عضوبیت یا مفلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ اور سوا اسکے اقسام الام
کو نہین معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقائے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے شدت الام عذاب دریافت
کرینگے لہذا عذاب انکا نہایت مولم ہوگا اور یہہ بھی ہے کہ کافرون نے اصلاً حلاوت ایمان کی نہین چکھی کیفیت
تلذذات ایمان کی باوجود حرمان کلی چندان خواہش نہین رکھینگے بخلاف منافقون کے کہ دروازۂ تک اس
گھر کے پہنچ کر کچھ حلاوت ایمانکی بکام وزبان چکھکر محروم لذات ہوئے ہین اسواسطے فقدان لذت دیدۂ وچشیدۂ
حسرت انکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میوجات ومانکے کھانیوالا جو وطن سے دور جائے فقدان
میوجات سے زیادہ تر حسرت کھائے بخلاف ان لوگونکے کہ ولایت کو دیکھا ہی نہین لذت ومانکے میوونکی چکھی
ہی نہین انکو اسقدر حسرت نہین ہوتی سوال پانچوان فی قلوبہم مرض فرمایا قلوبہم مرضی کیون نہ فرمایا جملہ ظرفیہ
لانے مین کیا نکتہ ہے جواب تا معلوم ہو کہ مرض انکا عارضی ہے اصلی تھا لیکن باوجود عروض استقرار
اور رسوخ تام بہم پہنچایا ہے لہذا مرض کو تنکیر فرمایا ہے اور یہہ معنے لفظ قلوبہم مرضی سے نہین سمجھی جاتی تھی اسواسطے
کہ قلوبہم مرضی یا دلالت اوپر دوام مرض اور اصلیت کے کرتا یا اوپر عروض بے استقرار و رسوخ کے اور حقیقت مرض
کی دلمین منافق کے ہر وقت پیدا ہوتی ہے اور نزدیک محققین طب روحانی کے ہے کہ جو چیز ظہور مین آتی ہے
اسے دو قسم لواحق ضرور ہے ایک طہارت عالم غیب کہ معدن اسکا عالم غیب ہے دوسری لوازم نشاۂ

دنیا کہ یہان وارد ہوئی ہے پس مومنین مخلصین امر غیبی کو قطع نظر تماشاء دنیا کے لواحق سے دیکھتے ہین پس بحقیقت
کار لیجاتے ہین اور منافقین جو لوازم غیب کو اسکے ساتھہ دیکھتے ہین اقرار کرتے ہین اور جب لواحق دنیا ساتھہ اُسکے دیکھتے
ہین انکار کرتے ہین مثلاً پیغمبر کا جب نور و دلائل دیکھتے تھے سر خم کرتے تھے اور جب صحبت بزنان اور کھانا اور بازار
مین پھرنا ملاحظہ کرتے تھے پھر جاتے تھے چنانچہ کہتے تھے ماھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق اور باوجود اس
مرض کے کہ انکی ذات مین ہے طرفہ یہہ ہے کہ حقیقت مرض اپنی سے بیخبر ہین اور افعال سقیمہ اپنونکو سلیمہ جانتے
ہین وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ
لَا يَشْعُرُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے یعنے کہتے ہین مسلمان منافقون کو مت فساد کرو بیچ زمین کے
ساتھہ کفر اور معصیت کے اور فریب دینے مومنون کے کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ ہم صلاح مین لانیوالے ہین یعنے
سنوارنیوالے ہین کام اپنا ساتھہ طاعت اور خیر کے خبردار ہو اے سننے والو تحقیق وہ منافق وہی ہین فساد
کرنیوالے اور لیکن نہین سمجھتے نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھہ ماقبل کے یہہ ہے کہ پہلی آیت مین حق تعالی نے
زشتی منافقون کے اعتقاد کی بیان فرمائی اس آیت مین برائی فعل کی انکے ارشاد کی قتادہ کہتے ہین کہ نزول
اس آیت کا یہود کے حق مین ہے کہ فساد انکا کفر تھا اور تغییر نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور رشوت لینا
اور پھیر دینا حکم کو ساتھہ رشوت کے لیکن درست تر یہہ ہے کہ نزول اسکا منافقون کے شان مین ہے اور فساد انکا
کیا تھا قصد ہلاک کرنیکا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانون کو اور قسمین
جھوٹھے کھاتے تھے وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے منافقون کے کہ ایمان لاؤ ساتھہ
دل کے جیسا کہ ایمان لائے ہین لوگ یعنے مہاجر و انصار کہتے ہین کیا ایمان لائین ہم جیسا ایمان لائے ہین
بیوقوف جاہل یعنے جب مسلمان انکو ایمان لانے واسطے کہتے ہین تو وہ یہہ جواب دیتے ہین اپنے یارون مین
اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھکر اور مسلمانون کو بیوقوف جانکر پس حق تعالی فرماتا ہے مسلمانون کو الا انھم
هم السفهاء ولكن لا يعلمون خبردار ہو تحقیق وہ منافق وہی ہین بیوقوف کہ نظر عاقبت پر نہین کرتے اور عذاب آخرت
سے نہین ڈرتے اور لیکن نہین جانتے اس بات کو کہ ہم کچھہ نہین جانتے روایت کی ہے کلبی نے ابی صالح سے انھون
نے ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہ آیت بیچ شان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبد اللہ بن سلام اور اصحاب
اُسکے کے نازل ہوئی ہے اور سمجھہ لیجئے کہ پچھلی آیت مین ارشاد فرمایا لا یشعرون اور اس آیت مین لا یعلمون
وہان انکے شعور کی نفی کی اور یہان علم کی اُسکی وجہ یہہ ہے کہ شعور اشیاء حسی مین مستعمل ہے اسیواسطے حواس خمسہ
کو مشاعر کہتے ہین اور مفسد ہونا اور تباہی کرنا منافقونکا کفار و کردار سے زمین مین مثل محسوس اور بدیہی تھا

نہ دریافت کرنے نتیجے اسکے کو ساتھ بے شعوری کے بغیر کرنا مناسب تھا لہذا وہاں لا یشعرون فرمایا اور ترجیح نعمت
آخرت اوپر دنیا کے اور حقیت طریقہ ایمان خالص اور بطلان طریقہ نفاق اور تقیہ ایک امر تھا استدلالی اور عقلی
تھا نیکو اسکے بہی مناسب تھا جو یہان لا یعلمون ارشاد کیا اور ہو سکتی ہے یہہ وجہ بھی کہ ذکر سفہ کا اس آیت مین
کہ نوع جہل سے ہے مقتضی ہوا کہ مقابلہ مین اسکے علم لایا جاوے تاکہ تقابل درست ہو یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا
ہے وہ یہہ ہے سوال منافق کفر اپنے کو چہپاتے تھے اور انومن کما امن السفہاء صریح کلمہ کفر ہے کہ منافی
نفاق ہے جواب یہہ کلمہ حضور مین اپنے محرمون راز دارونکے کہ نفاق جنسے نہین چہپاتے تھے واقع ہوا تہا
جواب دوسرا ہو سکتا ہے کہ یہہ کلمہ محض انکے دلمین صادر ہوا ہو پس معنے قالوا کے یہہ ہین کہ قالوا فی قلوبہم
حق تعالی نے کہ عالم سر و خفیات ہے قول قلبی انکا برملا اظہار فرمایا اور ابن عساکر نے تاریخ اپنی مین ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ انہون نے امن الناس کی تفسیر مین فرمایا تہا امن ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ
عنہم وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب دیکھتے ہین اہل نفاق اور روبرو ملاقات کرتے ہین ان
لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ایمان لائے ہم منافقونکا دستور تہا کہ جب صحابہ رض سے ملتے تہے تو اظہار
اپنے ایمان کا کرتے تہے اور کہتے تہے کہ جیسے تم ایمان رکہتے ہو ویسے ہی ہم بہی ایمان رکہتے ہین چنانچہ اسباب
نزول مین اس آیت کے لکہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق اور متبع اسکے ایک روز حضرت امیر المومنین ابو بکر
صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکہہ کر از روے خوشامد کے انکی تعریفین کرنے لگے حضرت
مرتضی علی رض نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر اسنے کہا یا ابا الحسن نفاق کی نسبت طرف
ہمارے مت کرو کہ ہم مثل تمہارے مومن اور صدیق ہین حق تعالی نے خبر دی کہ یہہ جب مسلمانون کو دیکہتے
ہین تو کہتے ہین ہم ایمان رکہتے ہین جیسے تم رکہتے ہو سمجھہ لیجیے کہ جملہ فعلیہ ماضویہ لاتے ہین اور مبالغہ اور تاکید
اس دعوے مین نہین کرتے اسواسطے کہ جانتے ہین مسلمانون کو کہ سادہ لوح ہوتے ہین گمان جہوٹہ کا
کسی پر نہین کرتے پس مجرد ہمارے کہنے کے بے تاکید و مبالغہ قبول کر لینگے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ
اور جب اکیلے ہوتے ہین طرف شیطانون اپنونکے یعنے سفہاء ان گروہ اپنے کے جو انکے سردار اور یار ہین ہم
قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ کہتے ہین از روے صدق تحقیق ہم بلا شبہ ساتھہ تمہارے ہین اور تمہارے دین اور آئین کے
عقیدے ہمارے ہین حاصل یہہ ہے کہ ہم حضور مین مسلمانون کے واسطے جان و مال اپنا بچانے کے ظاہر
داری کرتے ہین کہ ایمان اور انقیاد ظاہر کرتے ہین حقیقت مین ہم ہمراہ تمہارے ہین غرض منافقین جو یہہ انواع
تاکید اور مبالغہ مرعی رکہتے ہین کہ جملہ اسمیہ لاتے ہین اور پہر بحرف تاکید موکد کرتے ہین اور بجاے انا کافرون
انا معکم کہتے ہین تا دلالت اوپر اتحاد مرتبہ کفر کے کرے اسواسطے کہ معتقد ہین کمال زیرکی اور فطانت کفار کی

جانتے ہین کہ ہم نزدیک مومنون کے اظہار ایمان کا اپنے کرتے ہین اگر اظہار کفر باطنی اپنے بین کافرون کے روبرو تاکید
اور مبالغہ تمام نکرینگے سخن ہمارا قبول نہوگا اور پھر اسپر بھی گمان کرتے ہین کہ کافر اس دعوے مین باوصف ان تاکیدکے
جھوٹھا جانتے ہوگئے ہین اور اعتراض کہین نکرین کہ اگر تم ساتھ ہمارے کفر مین شریک ہو تو لفظ امنا کا کیون زبان
پر جاری کرتے ہو جریان اس لفظ کا اگرچہ بنا بر ظاہر داری اور زمانہ سازی ہو لیکن دلالت کرتا ہے اوپر ضعیف
اعتقاد تمھارے بیچ کفر کے اسواسطے بطریق پیش بندی کہتے ہین کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ سوا اسکے نہین کہ ہم
ٹھٹھا کرتے ہین مسلمانون سے اور ہوسکتا ہے یہہ کہ جملہ جواب مین ہو سوال مقدر کے کہ جب یہہ کہتے ہین اپنے
شیاطین کے پاس جاکر انا معکم تو وہ پوچھتے ہین اُنسے ما تصنعون فی صحبتہم تو یہہ اُنکے جواب مین کہتے ہین
انما نحن مستھزءون غرض اُنکے سردارون یارون کو بھی انکا حال مشتبہ ہوجاتا تھا ظاہر مین انکا ڈھب ڈول اہل
ایمان کا سا بنا ہوا اور صحبت خلطہ اہل ایمان سے کرتے ہوئے دیکھکر وہ شبہ کرتے تھے کہ یہہ بھی شاید ایمان لے آئے
اسواسطے یہہ حصر و قصر کرنے لگے سبب صحبت آرائی اپنی کو کہ مومنون سے رکھتے تھے ساتھ استہزا کے یعنے ہم فقط
ٹھٹھے بازی کے واسطے مومنون سے ملاقات کرتے ہین اور کچھہ غرض نہین اور حق تعالی نے انکے یارون سردارون
کو انکا شیطان فرمایا اسواسطے کہ شیطان عام ہے جو وسواس ڈالے ہے دلون مین اور گمراہ کرے ہے وہی شیطان
ہے خواہ جن ہو خواہ انسان شعر جو راہ شریعت سے پھرا دے وہی شیطان ملعون ہے ابلیس ہے وہ جن ہو کہ
انسان اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ساتھ اُنکے یعنے خدا جزاء استہزا کی انکے اُنہین دیگا اور
بدلا ٹھٹھے بازی کا کہ مسلمانون سے کرتے ہین لیگا یہان جزا استہزا کو بلفظ استہزا ذکر کیا واسطے رعایت مجاورت کے
کہ پاس مستہزون کے واقع ہے والا حق تعالی کو مستہزی نچاہیئے کہنا کہ سزا لئے استہزا کی دینے والا ہے اور اسیطرح
اور بہت جگہہ آیا ہے چنانچہ جزاء سیئۃ سیئۃ ای عقوبۃ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ اللہ خود استہزا کرتا ہے ساتھ
انکے اسواسطے کہ مومنین کو فرماتا ہے کہ تعرض انکے احوال و مال مین نکرو تا دمبدم نفاق انکا افزون ہو اور بسبب افزونی
نفاق کے مستحق عذاب ہون کہ یہہ مشقت اور رنج و ملال زیادہ تر مال اور جان جانے یہان کے کیسی ہی کہ حیات دنیا
فانی ہے حذر اس جگہہ کا آسان ہی اور حیات آخرت ابدی ہے عذاب اُس جگہہ کا سخت اور گران ہے پس گویا حق
سبحانہ دمبدم ساتھ منافقون کے وہ معاملہ فرماتا ہے جیسا بیوقوفون سے کرتے ہین کہ سنگ ریزہ دیتا ہے اور یاقوت
لیتا ہے اور اسیواسطے جلدی انکے عذاب مین نہین کرتا کہ سبب نفاق کے مواخذہ کرے بلکہ فرصت دیتا ہے ۞
وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور کھینچتا ہے انکو یعنے مہلت دیتا ہے اور چھوڑتا ہے زمانہ دراز تک انکو بیچ
سرکشی اور اسراف اور جہل اور تکبر اُنکے کی تو اس حالت مین کوردل ہوکر متحیر سرگردان ہوتے ہین اور قبح حال
اپنے سے خبر نہین رکھتے عطف یمدہم کا یستہزی پر ہے اور یعمہون حال ہے مفعول یمدہم سے سمجھ لیجئے کہ

ابتداءً استہزا کرنا جہالت ہے چنانچہ اسی سورت میں آویگا قالوا اتتخذنا ھزوا قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین
لیکن جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال انصاف ہے چنانچہ اس آیت میں واقع ہے خصوصاً جو کوئی کسی کے
محبوب سے استہزا کرے اسکے انتقام میں محبوب کیطرف سے جواب استہزا کا دینا عالم محبت میں واجبات سے ہے اور
اس آیت میں بنظر اس مقصد کے دیکھیے تو طرفہ جلالت شان مومنین خالص الایمان ہے کہ حق تعالی انکی حمایت
کرکے آپ جواب استہزائے منافقین انکی طرف سے دیتا ہے اور لغت عرب میں جسطرح کور چشمی کو عمی کہتے ہیں
اسیطرح کوردلی کو عمہ کہتے ہیں اور یہہ گروہ محل استہزا کے ایسی کیوں نہو حال انکا اس معاملے میں کہ ساتھ
خدا کے کیا ہے بکمال سفاہت انکی ظہور میں آئی ہے اسواسطے کہ اُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ
یہہ لوگ جنہوں نے مول لی گمراہی بدلے ہدایت کے یعنے وہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ باین صفت موصوف
ہیں وہ لوگ ہیں کہ نادانی سے جنہوں نے خریدی ہے اور بدل کی ہے اور اختیار کی ہے گمراہی ساتھ ہدایت
اور تباہی ساتھ صلاحیت کے حاصل یہہ ہے کہ بدلا ہے کفر کو ساتھ ایمان کے اور شک کو ساتھ یقین کے اور جہل کو
ساتھ علم کے اور نفاق کو ساتھ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھ نجات کے اور دوزخ کو ساتھ بہشت کے اور بدعت
کو ساتھ سنت کے بیوقوفی سے لیے اچھے چیزیں دے کر بری بری چیزیں لین ہیں اولا اسم اشارت ہے
اور کاف واسطے خطاب کے ہے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا مخاطب غیر معین اور یہہ جملہ متعرضہ
ہے مذمت منافقوں میں فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ پس سود نکیا اور نفع فائدہ نہ پہنچایا تجارت انکی نے انکو سمجھ
لیجیے کہ یہاں اسناد مجازی ہے اسواسطے کہ سود کرنے والا تاجر ہوتا ہے اور تجارت سبب سود کی ہوتی ہے
نہ سود کرنیوالی پس یہہ معنے ہوے کہ فما ربحوا فی تجارتہم یعنے یہہ بہرہ ور ہوئے بیچ تجارت اپنی کے وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ
اور نہ ہوئے وہ راہ پانیوالے بطریق تجارت شعر کفر و شک لین چھوڑ ایمان و یقین کیونکہ ایسی رافت و د
ہوویں مہتدین مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا مثال انکی جیسے مثال اسکی ہے کہ بیچ رات اندھیری گھٹا چھائی
ہوئی کے جنگل میں جلاوے آگ واسطے اسکے کہ راہ دیکھے یا جائے قرار مقرر کرے تو کہ چوروں سے اور دشمنوں
درندوں گزندوں سے امن ہو فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ پس جب روشن کیا آگ نے
جو کچھ گرد اسکے تھا لیگیا اللہ تعالی روشنی انکی وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ اور چھوڑ دیا انکو بیچ اندھیروں کے
کہ کالی رات کالی گھٹائی نہیں دیکھتے ہیں گرد اگرد اپنے سمجھ لیجیے کہ الذی استوقد میں کہ لفظ الذی کا واقع ہے
صالح ہے واسطے مفرد اور جمع کے جیسے لفظ من کا اور افراد ضمیر استوقد اور ضمیر ما حولہ باعتبار افراد لفظ الذی
ہے اور جمع لانا ضمیر ذھب اللہ بنورھم کا اور ترکھم اور لا یبصرون کا باعتبار معنے جمع ہے یہہ تمثیل ہے انکی
اگر سنیں لیکن بیچ دنیا کے صُمٌّ خبر ہے مبتدا محذوف کی بتقدیر ھم صم یعنے وہ بہرے ہیں سننے حق بات سے

کہ قبول سخن حق نہین کرتے بُکمٌ وا گونگے ہین حق بات کہنے سے یعنے زبان اُنکی اقرار ایمان مین ساتھ دل کے
موافق نہین پس گویا کہ بات کہتے ہی نہین عُمْیٌ اندھے ہین حق دیکھنے سے یا یہہ کہ بہرے ہین ہرگز سخن حق
نہین سنتے اور اگر سنتے ہین تو واسطے تدارک جان اپنے کے ایسی چیز کہ جسمین اصلاح اُنکی ہو جیسے اظہار
ایمان خالص اور عذر تقصیرات اپنے جناب رسالت مآب مین اور مومنین خالصین مین زبان پر لاوین سو
نہین لا سکتے اسواسطے کہ گونگے ہین غیر سے جو کچھ اُنکے دل مین مملو ہے غلبہ کفر سے نہین کہہ سکتے اور بتصنع
اور تکلف قصد گویائی بھی کرین لیکن جب دیکھین حُسن ایمان اور قبح نفاق بھلائی ایمان کی اور برائی نفاق کی تو سبب
تراکم ظلمات نظر سے اُنکے غائب ہے اسواسطے کہ وہ اندھے ہین حُسن و قبح اشیا کو نہین دیکھ سکتے فَهُمْ لَا
يَرْجِعُونَ پس وہ ہرچند قصد الٹے آنے کا اس معاملہ کی کرین لیکن نہین پھرینگے ان صفتون سے اور اپنی
بہرے اندھے گونگے اُٹھینگے قیامت کے دن چنانچہ اور آیت شریفہ مین وارد ہے کہ ونحشرهم يوم القيمة
على وجوههم عميا وبكما وصما مثال منافقونکی ہے کہ اندھیری رات گمراہی کی مین مسلمانون کی تلوارون سے ڈر کر
آگ کلمہ شہادت کی روشن کی اور اُس روشنی مین قتل سے بچ کر عمر گذاری لیکن بعد مرگ سبب نفاق کے
وہ روشنی اُنکی یکسر بجھا کی ظلمات ندامت اور حسرت مین پڑے اور عذاب مین گرفتار ہوئے شعر بن صدق
کے کس کام کا اقرار زبانی اقرار زبانی ہو بتصدیق جنانی بعضون نے کہا ہے کہ ظلمات یہان اسواسطے جمع
لائے کہ منافقون کو بعد موت بہت طرح کی ظلمتین احاطہ کرینگی ظلمت کفر ظلمت مکر و فریب کہ بخدا و مومنین
کرتے ہین ظلمت دروغ و افترا کہ اپنے تئین مومن کہتے ہین ظلمت طعن و تشنیع مومنین کہ انکو احمق ٹھہراتے
ہین ظلمت جہل مرکب کہ فساد اپنے کو صلاح جانتے ہین ظلمت معاصی و شہوات کہ اسکے بند مین گرفتار
ہو کر پیشہ نفاق کو حیلہ اُسکے تحصیل کا قرار دیا ہے ظلمت گور اور شدائد کہ اصناف غضب الہی سے ہے اور ایک
نکتہ عجب اسیوقت تحریر کے سوچا ہے کہ برائی نفاق کی خود لفظ نفاق سے پیدا و ہویدا ہے اسطرح سے کہ نفاق
مین چار حرف ہین نون فی الف قاف ان چارون سے معلوم کر لیجئے کہ مآل منافق کا کیا ہے نون ندامت
کا ہے کہ آخر کار انکو ندامت ہے ندامت ہوگی اور فی فضیحت کی ہے قیامت کو کیا کیا فضیحت ہوگی اور الف
لام کا ہے کہ اُنکا انجام ہے اور قاف قہر الہی کا ہے کہ اُنکے موجب تباہی کا ہے أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ یا مثال
منافقون کی مانند مینہہ کے ہے آسمان سے یا ابر سے کہ موسل دھار بہت تمام برسے سمجھ لیجئے کہ اگر صیب سے
مینہہ اور آسمان سے ابر مراد ہو تو فائدہ سما کا تاکید ہے واسطے احتمال باران غفلت کے جیسے فائدہ من سما
کا ہے اس عبارت مین واذا استيقظ احدكم من منامه اور جناح کا ولا طائر يطير بجناحيه مین اور اگر صیب مین مراد مینہہ اور
سما سے آسمان ہو تو فائدہ دفع گمان کا ہے اُس شخص کے کہ پانی مینہہ کا دریا سے جاتا ہے چنانچہ بحر مواج مین

کشاف سے منقول ہی بعضے مفسرین لکھتے ہین کہ لفظ او کا کہ اول واقع ہی واسطے شک کے آتا ہی اور شک
اخبار باری تعالی مین روا نہین پس او بمعنی واو ہی اور بعضون نے جواب اس شبہے کا یہہ دیا ہی کہ اگرچہ اصل کلمہ
او کا واسطے شک کے ہی کلام خبری مین لیکن جب کلام خبری متضمن تخییر اور تسویہ کے ہو لفظ او کو مجرد کر کے شک سے
لاتے ہین اور تسویہ اور تخییر مین استعمال کرتے ہین یہان واسطے اسکے کہ یہہ دونون تشبیہین جواز مین برابر ہین
اس کلمے کو لانے سے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حال منافقون کا یون کہو جب روا ہی اور وون کہو جب بجا ہی
فیہ بیچ اس باران کے یعنے وقت برسنے مینہہ کے یا بیچ ابر کے ظلمات اندھیری ہین کالی رات گھٹا
چھا جانے پہاڑ پرتے ہوے سے ایک اندھیرا ابر تو بتو کا کہ ہر طبقہ اسکا گویا تاریکی جدی لاتا ہی دوسرا اندھیرا ہجوم
قطرات کا تیسرا اندھیرا رات کا اور ہر چند ذکر رات کا صراحۃ نہین لیکن مذکور برق کا اور کلما اضاء لہم مشوا فیہ واذا
اظلم علیہم قاموا کا قرینہ بتصریح ہی کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع ہوتا ہی وَرَعْدٌ اور کرج ہی وَبَرْقٌ اور بجلی
یَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ کرتے ہین انگلیان اپنی فِيْٓ اٰذَانِهِمْ بیچ کانون اپنون کے مِّنَ الصَّوَاعِقِ کڑک سے حَذَرَ
الْمَوْتِ ڈر موت کے سے کہ مبادا ساتھ اس آواز تند کے صدمہ دلکو پہنچے اور منجر بموت ہو مفعول لہ ہی یا مفعول
مطلق ہی فعل محذوف کا ای یحذرون حذر الموت یا حال ہی بمعنے حاذرین موتہم یا ظرف ہی ای وقت
حذر الموت اور یہان اصابعہم بجاے انا ملہم بطریق مجاز کہا ہی واسطے مبالغہ کے کہ گویا تمام انگلیان کانون
مین گھسا لیتے ہین خوف مرگ سے کہ آواز کڑک کی سنتے ہین نہین وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اور خدا سبحانہ
محیط ہی ساتھ کافرون کے یہہ جملہ معترضہ ہی بیچ بیان علم الہی کے ساتھ حال کافرون کے اور قادر ہونے اسکے
اوپر جزا دینے انکے کے محیط کی معنے گھیر لینے والے کی ہین یَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ نزدیک ہی
کہ بجلی چمکاہٹ سے اوچک لیجاے آنکھون انکے کو یعنے بینائی انکی کو یہہ جملہ مستانفہ ہی جب سننے والے نے یجعلون
اصابعہم فی اذانہم سنکر کہا کہ ماذا یکون حال ابصارہم تب ارشاد ہوا کہ یکاد البرق یخطف ابصارہم کُلَّمَا
اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ہر گاہ کہ بجلی چمک چمک کر روشن کرتی ہی راہ واسطے انکے چلتے ہین وہ بیچ روشنی اسکی کے
اور چند قدم بچاتے ہین مہلکہ سے آپ کو وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا اور جب اندھیرا کرتی ہی اوپر انکے کھڑے ہو
رہتے ہین سراسیمہ ہو کر عطف اس جملہ کا اوپر مشوا فیہ کے ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ
اَبْصَارِهِمْ اور اگر چاہے خدا لیجا دے کان انکے اور آنکھین انکے یعنے منافقون کے جیسا کہ اندھا باطن کا انکو
کیا ہی ویسا ہی دیکھا سنا ظاہر کا بھی انکے لے لے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق حق سبحانہ تعالی اوپر
ہر چیز کے توانا ہی یہہ جملہ تذییل ہی ذیل ہین جملہ سابقہ کے واسطے تاکید کے واقع ہوا ہی اس تمثیل مین
تشبیہ فرمائی حق سبحانہ تعالی نے منافقون کے ساتھ اس گروہ کے کہ اندھیری رات مین بیچ بیابان مہلک کے

ہوں اور مینہہ سخت موسل دھار اُنپر برسے اور کثرت رعد کی اور چمک برق کی انکو سراسیمہ کرے پھیر دہشت کے مارے کانوں میں انگلیاں رکھیں اور اس اندھیرے میں راہ انکو نظر آوے جسوقت کہ بجلی کے چمکاہٹ آتے سے روشنی ہو دو قدم راہ چلیں پھیر ویسے ہی اندھا دھند کھڑے رہ جاویں سمجھ لیجئے کہ اسلام کو ساتھ مینہہ کے تشبیہ فرمائی ہے کہ سبب حیات قلوب ہی اور تکالیف شرعیہ کو مثل ترک ریاست کے اور جہاد ساتھ اقربا کے اور ترک ادیان قدیمہ کے اندھیری رات سوافق زعم منافقوں کے ارشاد کیا اور رعد شدائد ہیں کہ پیش آتے ہیں اور برق غنیمتیں اور فتح ہی اور صواعق ڈراتا ہے وعید سے اہل کفر اور نفاق کو پس منافق ظاہر میں اسلام قبول کرتے تھے لیکن جب احکام جہاد اور قتل کفار کے نازل ہوتے تھے ڈرتے تھے کہ مبادا انکے بھی قتل کا حکم آوے چاہتے تھے کہ قرآن شریف کے سننے سے کان بند کرلیں اور جب برق کثرت مال اور حصول غنائم کے انپر چمکتے تھے دین اسلام کو پسند کرتے تھے اور جب تاریکی مجاہدات اور ریاضات کی انکے خیال میں گذرتی تھی تو چلتے چلتے راہ دین میں ٹھہر جاتے تھے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جب امید نعمت کی ہوتی تھی تو دوست اور مدح گو ہوتے تھے اور جب ڈر محنت کا ہوتا تھا تو دشمن اور عیب جو **رباعی** احوال منافقان یہہ ہے اے رافت ہیں تابع دولت و شریک و راحت مطلب ہو تو دوست ہوں نہیں ہوں دشمن معلوم کر انکو تو بوقت نکبت باقی رہے یہاں چند سوال جواب طلب **سوال** اوّل احوال کافروں کا دنیا میں یوں فرمایا کہ اوّل بھرا پن پھیر گونگا پن پھیر اندھا پن بیان کیا کہ صم بکم عمی کہا اور آخرت کا انکے حال برعکس ارشاد کیا سورۃ بنی اسرائیل میں ونحشرھم یوم القیمۃ علی وجوھہم عمیا وبکما وصما نکتہ اس تغیر اسلوب میں کیا ہے **جواب** دنیا میں حقائق الٰہیہ اور اخرویہ پردہ حجاب میں ہیں اور اکثر لوگ انسے کوری رکھتے ہیں طریقہ دریافت کرنیکا ان حقائق کے یہی ہے کہ کہنے واعظوں مرشدوں پیغمبروں کے سے کہ یہہ لوگ ان حقائق کا معاینہ کرکر ہمیں پہنچاتے ہیں سنکر معلوم کریں اور بعد سننے کے اگر شبہ اور خلجان باقی رہے کچھ تو تفتیش اور سوال اور تحقیق انکے زبان سے کی جائے اور بعد تحقیق اور تفتیش کے جو علامات صدق اور حق کے ظاہر ہوں اور حجاب مرتفع ہو تو کوری اُٹھ جائے پس فقدان انکو ان مراتب ثلثہ کے دنیا میں اسی ترتیب سے بیان فرمایا اور آخرت میں کہ حجاب اُٹھے ہوئے ہیں کچھ پردہ اور میان میں نہیں جو یہی سو دیدہی واعظ اور مرشد وہاں کیا چاہیئے کہ العیان لایحتاج الی البیان پس طریقہ فقدان دریافت حقائق کا اُس مقام کے بھی ہے کہ پہلے دیدۂ حقیقت میں کور ہو بعد اسکے آلات سوال و تفتیش کہ حرف و صوت ہیں مفقود ہوں پھیر اگر بے سوال و تفتیش بھی کچھ صدا کان تک آئے تو محسوس ہو پس واسطے آخرت کے بھی ترتیب مناسب ہوئے **سوال** دویم باران ابر سے برستا ہے نہ آسمان سے پس معنے اوکصیب من السمآء کے کیا ہوئے **جواب** دفع اس شبہ کو پیچھے کر آئے ہیں

کہ سما سے مراد آسمان بھی ہوسکتا ہے اور ابر بھی اور اگر معنے حقیقی کہ آسمان کے ہین وہی لیجے تو کہتے ہین ہم کہ ہرچند
باران ابر سے برستا ہے لیکن تکوین ابر موقوف اوپر اوضاع آسمانی کے ہے پس کہہ سکتے ہین کہ مینہ آسمان سے
آیا اور باوصف اسکے مراد آسمان سے جہت آسمان ہے نہ جرم آسمان اور ابر جہت آسمان مین ہوتا ہے اگرچہ آسمان
مین نہین ہوتا سوال سیوم باران نہین آتا مگر طرف آسمان سے پس فائدہ لفظ من السماء کا کیا ہے جواب
دفع یہہ خدشہ بھی پیچھے ہوچکا ہے پھر بتفصیل سن لیجے کہ کبھی باران کو ہر چیز کثیر النفع مین استعمال کرتے ہین
بطریق مجاز چنانچہ کہتے ہین فلانے مکانمین نعمت برستی ہے یا فلانے شہر مین زر برستا ہے واسطے دفع
توہم اس مجاز کے اس لفظ کا زیادتی کرنا ضرور ہوا تا کوئی لفظ صیب کو اوپر باران مجازی کے حمل نکرے چنانچہ
اذا استیقظ احدکم من منامہ مین کہا ہے کہ غرض زیادتی کرنے لفظ من منامہ سے دفع توہم کا ہے اوپر اسکے کہ
کوئی بیداری کو اوپر تنبہ کے خواب غفلت سے حمل نکرے علی ہذا القیاس لفظ جناحیہ کا ولا طائر یطیر بجناحیہ مین
کہ کوئی طیران کو طیران ہمت تاویل نکرے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو اعْبُدُوْا ڈرو اور عبادت کرو رَبَّکُمُ
پروردگار اپنے کے الَّذِیْ وہ پروردگار کہ ساتھ قدرت کاملہ کے خَلَقَکُمْ پیدا کیا تم کو وَالَّذِیْنَ اور پیدا
کیا ان لوگو کو بھی مِنْ قَبْلِکُمْ جو پہلے تھے تمسے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ واسطے اسکے کہ شاید تم متقی ہو اور ہدایت قرآن
کہ نصیب متقیان ہے بہرہ پاؤ یا یہہ معنے ہین تو کہ تم بواسطہ پرستش بچو خشم الٰہی سے پہلے مذکور مومنون اور کافرون
اور منافقون کا جدا جدا فرمایا پھر بیان سے بطریق عموم پند اور نصیحت شروع کی اور درمیان مین لعلکم تتقون
یہہ جملہ معترضہ لے آئے بیان فوائد عبادت مین اور بعضے لوگ پہلے اس آیت کی قل مقدر نکالتے ہین اے قل
یا ایھا الناس اعبدوا یعنے کہو اے محمد اے لوگو ڈرو اور عبادت کرو اور لعلکم تتقون مین بعضے لوگون نے
اعتراض کیا ہے کہ لعل واسطے ترجی کے ہے اور ترجی امید رکھتا ہے اور امید متضمن شک ہوتی ہے پس
کلام الٰہی مین شک کیونکر کہا جاوے پس جواب اسکا یہہ ہے کہ کلام عرب مین لعل واسطے تحقیق کے بھی آتا
ہے یہان واسطے تحقیق کے ہے دوسری معنے امید سے مجرد کرکے بمعنے تعلیل محض بھی استعمال کرتے ہین
لہذا فراء نے کہا ہے کہ لعل کلام الٰہی مین بمعنے کی ہے اور ہوسکتا ہے کہ لعل واسطے ترجی مخاطب کے ہو یعنے قل
یا ایھا الناس لعلکم تتقون اور داخل ہو مقولہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہے مفسرین نے کہ جس آیت
کے پہلے یا ایھا الناس ہے وہ مکی ہے اور جس آیت کے پہلے یا ایھا الذین امنوا ہے وہ مدنی ہے یہہ قاعدہ
اکثریہ ہے کلیہ نہین اسواسطے کہ ایسی آیت کے پہلے یا ایھا الناس ہے اور مدنی ہے اور یا ایھا الذین امنوا
قوا انفسکم واھلیکم نارا کہ سورہ تحریم مین ہے مکی ہے باوجود اسکے کہ پہلے یا ایھا الذین امنوا واقع ہے اور وجہ
اس قاعدہ کی یہہ ہے کہ مکے مین بہت کافر تھے اور مسلمان تھوڑے وہان خطاب یا ایھا الناس مناسب تھا

اور مدینے

اور مدینے مین مسلمان بہت تھے اسلام نے قوت پائی تھی وہان خطاب یاایھا الذین امنوا ملائم تھا لکھا ہے فتح العزیز مین کہ معنے مکی اور مدنی کے کہ کلام علقمہ مین وارد ہے اور اسی بموجب مفسرین نے لکھا ہے وہ یہہ نہین کہ مکے اور مدینے مین نازل ہوی ہین بلکہ مراد انکی یہہ ہے کہ جس جگہہ یاایھا الناس آیا ہے خطاب بکفار ہے کہ بیشتر ساکنان مکہ تھے اور جس جگہہ یاایھا الذین امنوا ہے خطاب بمؤمنین ہے کہ غالبا مدینے مین تھے اسواسطے کہ اسوقت مین محل غلبہ کفر مکہ تھا اور محل غلبہ ایمان مدینہ باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ عبادت غیر تقوی شی دیگر نہین ہے پس لعلکم تتقون بعد اعبدوا ربکم کے کہنا اسطرح ہے جیسے کہین اعبدوا ربکم لعلکم تعبدون یا اتقوا ربکم لعلکم تتقون کہین اور یہہ کلام بکمال نامناسب ہے جواب معنے عبادت کی تصحیح نسبت عبودیت ہین اور منتہی اس تصحیح کا اتصاف بصفت تقوی ہے پس عبادت اور تقوی باعتبار نہایت باہم اتحاد رکھتے ہین اور باعتبار بدایت افتراق اور تغائر یہان کلام مشعر اوپر اعتبار بدایت حال کے ہے اور محتمل ہے کہ معنے اتقا کے یہان موافق مفہوم لغوی اسکے کے ہون کہ پرہیز کرنے کی اور اپنے آپ کو نگاہ رکھنے کی ہے یعنے عبادت پروردگار اپنے کی بجالاؤ تا اپنے تئین غضب اسکے سے نگاہ رکھو اسواسطے کہ اتلاف حقوق موجب غضب الٰہی ہے اور ترک عبادت مین تین حق تلف ہوتے ہین حق ربوبیت کا اسکے حق عبودیت کا اپنے حق نعمت کا اسلئے کہ شکر منعم کا لازم آتا ہے الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وہ خدا کہ جسنے ساتھہ حکمت بالغہ کے کیا واسطے نفع فائدے تمھارے کے زمین کو بچھونا کہ اسپر سفر کرو اپنا چلنا پھرنا سونا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً اور آسمان کو چھت تا اشعہ انوار ملائکہ علویہ پاؤن تمھارے کو برہم نکرین وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی یعنے مینہہ فَأَخْرَجَ پس نکالا بِهِ ساتھہ اس پانی کے اسوقت کہ ساتھہ خاک کے ملے مِنَ الثَّمَرَاتِ پھلون سے رِزْقًا لَكُمْ روزی واسطے تمھارے سمجھہ لیجئے کہ ثمرات جمع قلت ہے اور استعمال جمع قلت کا تین سے دس تک آتا ہے اور حق تعالی لاکھون کروڑون پھل مینہہ برسا برسا پیدا کرتا ہے وجہ کیا ہے کہ اپنی عطاء کثیر کو قلیل بیان فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہے وہ اپنے بہت دینے کو تھوڑا ہی جانتا ہے پس حق تعالی نے کہ جواد کامل ہے اپنی عطاء کثیر کو قلیل ذکر فرمایا کہ یہہ سب میوہاے گوناگون بیچ نظر تمھارے کثیر ہین اور نسبت بجود وعطاء باری قلیل وحقیر اور من الثمرات مین من تبعیضیہ ہے یعنے بعضے میوے واسطے روزی دینے تمھارے یا من بیانیہ ہے اور امام زاہدی نے لکھا ہے کہ الف ولام عہد کا ہے اور معہود انواع ثمرات ہین جنت کے روایت ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام جنت بہشت سے زمین پر آئے حق تعالی نے بہشت کے میووں کے قسم یہان زمین پر پیدا کردئے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے ان دو آیتون مین پانچ چیزین اوپر بندون اپنوں کے کہ دلائل وحدانیت اسکے کی ہین شمار کی ہین اول خلقت مردم ہر وقت دوسری خلقت آباء انکے کی اور ان دو نعمتون کو ایک جگہہ

ذکر فرما کر آیۃ کو ختم کیا ہے تیسری پیدائش زمین کی چوتھی پیدائش آسمانکی پانچوین جو چیز کہ مجموع زمین و آسمان سے
حاصل ہوتا ہے کہ آسمان سے پانی برسایا اور زمین سے بسبب اس پانی کے میوہ اُوگایا اور رزق عنایت فرمایا
اور یہہ تینوں نعمتیں اخیر ہیں دوسری آیت کے لائے اکٹھے وجہ اس تفریق کی اور اس ترتیب کی
کیا ہے جواب وجہ یہہ ہے کہ دونو نعمتیں پہلی قبیل نعمہائے انفسی سے ہیں اور تینوں نعمتیں پچھلی
منجملہ نعمائے آفاقی سے ہیں انفسی نعمتوں کو مقدم فرما کر ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ اقرب اشیا طرف
شخص کے نفس اُسکا ہے پھر اصول اُسکا آباء و امہات سے اور نعمتوں آفاقی کو ساتھہ اس ترتیب کے
ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ زمین مکان اور مقر بنی آدم ہے قعود اور قیام اور یقظہ اور منام اُسکا اسمین
ہے اور کسی وقت میں اس سے غافل نہیں پھر جب نظر بلند کریں آسمان کو دیکھتے ہیں کہ مثال ایک
قبے کے سر پر سایہ افگن ہے اور انوار اور اشعہ گوناگون اُس سے روشن ہین پھر مجموع سے اس صحن و سقف
کے جو پیدا ہوتے ہین وہ بیان فرمائے اسواسطے کہ مرتبہ مرکب کا بعد مرتبہ بسائط کے ہے بیت چون
فراغت ز مفردات آمد وقت مشق مرکبات آمد اور یہہ بھی معلوم کیجے کہ بعضے کوتہ اندیش لفظ فی اشیاء سے
استدلال کرتے ہین اوپر اسکے کہ زمین بشکل کرے نہین اسواسطے کہ کرے کو فراش نہین کہا جاتا یہہ استدلال
انکا نہایت پوچ ہے اسواسطے کہ فراشیت زمین کی کو اوپر فراشیت فرشہائی مالوفہ اپنے کے تو شک اور
گدا اور قالین اور شطرنجی کے قیاس کرنا کمال غفلت ہے فرش کو کیا ضرور ہے کہ سطح مستوی ہو کرہ زمین با
وجود کرویت اور استدارت کی جو جرم کلان رکھتا ہے اور اطراف اُسکے باہم تباعد کلی رکھتے ہین اور ارتفاع
اور انخفاض اسکا نظر نہین آتا قابل فراشیت کے ہے بلا شبہہ اور باوجود اسکے دلائل قویہ قطعیہ قائم ہین اوپر
کرویت اسکے اور جو واضح تر دلیل دلائل عقلیہ اس مدعا کی سے ہے وہ یہہ ہے کہ طلوع اور غروب کواکب کا
اوپر اہل مشرق کے مقدم اوپر طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہے اور مابین شمال اور جنوب کے ازدیاد ارتفاع
قطب ظاہر اور انحطاط قطب خفی بیچ صورت دور جانے جانب شمال میں اور بالعکس جانب جنوب میں دلیل
صریح اوپر کرویت اسکی کے ہے لہذا محققین فقہائے بیچ فتاووں کے لکھا ہے کہ اگر مقارن طلوع آفتاب دو برادر
مرین ایک چین میں دوسرا اندلس میں ثانی وارث اول ہو نہ بالعکس اسواسطے کہ طلوع آفتاب کا چین
مین مقدم اوپر طلوع آفتاب کے بیچ اندلس کے ہوا ہے پس موت برادر چینی کی مقدم اوپر موت برادر اندلس کے ہے
چین نام شہر ملک مشرق کا ہے اور اندلس نام شہر مغرب کا ہے اور اسپر اوضح دلیل شرعیہ یہہ ہے کہ
اوقات نماز کو اوپر اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہے ساتھہ اس وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو بیچ اطراف اور جوانب
زمین کے اقالیم مختلفہ میں رہتے ہین عام و شامل ہو اور یہہ معنے بدون کرویت زمین کے نہین ہوتے اور سمجھہ لیجیے

کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ رزق مخصوص بغذائے بنی آدم نہین بلکہ جو چیز کہ جسسے
اسکے انتفاع لیاجائے رزق ہے اسواسطے کہ یہ مقام بیان عموم نعمت ہے کہ الثمرات و برانٹ میوون کے
کہ غذا آدمیون کی ہویں حملاً مناسب نہین اور یہہ بھی سمجھو کہ مفسرین سلف سے یون منقول ہے کہ آب
باران آسمان سے آتا ہے نہ ابر سے ابر واسطہ ہے مانند غربال کے چنانچہ ابو الشیخ نے کتاب العظمت مین
حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ ان سے پوچھا مینہہ آسمان سے آتا ہے یا ابر سے فرمایا آسمان
سے ابر علامت کے سوا نہین اور کعب اخبار نے روایت کی ہے کہ السحاب غربال المطر اگر ابر
نہووے پانی آسمانکا وقت نزول کے اسقدر شدت کرے کہ زمین کافتہ ہوجاوے اور ایسی ہی خالد
بن معدان سے روایت کی ہے کہ باران زیر عرش سے آتا ہے اور بترتیب ساتون آسمانون سے گذرتا ہے
پھر پائین آسمان مین جمع ہوتا ہے وہان سے ابر اسے جذب کرکر اپنے طرف کھینچتا ہے اور عکرمہ سے
یون نقل کیا ہے کہ آب باران آسمان ہفتم سے ہے اور خالد بن یزید سے روایت ہے کہ باران دو قسم
ہے ایک قسم آسمان سے ہے اور ایک قسم وہ ہے کہ ابر دریا سے نوش کرتا ہے اور سبب رعد اور
برق کے زمین پر گرتا ہے پس جو قسم دریا سے ہے وہ قوت روئیدہ کرنے کی نہین رکھتا اور جو قسم کہ
آسمان سے ہے طاقت اگانے کی رکھتا ہے اور حقیقت ان اقوال کی یہہ ہے کہ تکوین سحاب
بلاشبہہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور استحالہ غبارات اور بخارات کا بھی وہین واقع ہوتا ہے
لیکن بیشتر صعود بخارات کا دریائے شور سے واقع ہوتا ہے اسواسطے کہا جاتا ہے کہ دریا سے
پانی لاتا ہے اور اصل اس کارخانہ کی اوضاع آسمانی سے اور افعال ملائکہ ہفت آسمان سے ماخوذ ہے کہ
بحکم قضائے عرشی تدبیر اس امر کی کرتے ہین اگرچہ ظاہر مین اسباب ارضیہ سفلیہ سے وابستہ رکھتا ہے لیکن
باطن مین تاثیر قضائے عرش ہے کہ ان اسباب کو فراہم لاکر مصروف اس کارخانے کا کرتی ہے؀
خصوصاً خلقت زمین و آسمان اور جو کچھ ترکیب قوائے فاعلہ اور فاعلیہ ان دونو کی سے نمودار ہوتی ہین؀
۵ قضائے الہی کے سب کام مین؀ اُسی سے سب آغاز و انجام ہین؀ اُس کے کھیل کے کھیل مین جلوہ گر
جو دن رات ہوتا ہے شام و سحر؀ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اس مت مقرر کرو واسطے اللہ کے شریک اور
ہمتا وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ اُسکا مثل نہین ہے اور نجابے ہو اسواسطے کہ کوئی؀
سوا اُس کے قادر نہین ہے اوپر پیدا کرنے مخلوقات کے وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ اور اگر ہو تم بیچ شک
کے عطف اسکا اوپر جملہ اعبدوا کے ہے کہ اُس مین امر بعبادت خدا ہے اور اس مین بیان اعجاز قرآن
اور حقیقت حضرت مصطفے ہے صلی اللہ علیہ وسلم مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا اُس چیز سے کہ اُتاری

ہم نے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے سوال پیغمبر کو بلفظ عبدنا ذکر فرمایا اور ٭
رسولنا اور نبینا نکہا باوجودیکہ مناسب مقام تھا رسول سطے کہ نزول کتاب کا نہین ہوتا مگر اوپر رسول اور
نبی کے جواب پانا منصب رسالت اور نبوت خلوص بندگی اور کمال عبودیت سے ہے نظم بندگی
کرتا کہ باوے خواجگی ٭ خواجگی دشوار ہے بے بندگی ٭ بندگی ہے موجب خورسندگی ٭ بندگی کر بندگی
کر بندگی ٭ پس جہت اظہار شرف عبودیت لفظ عبدنا مناسب تر ہوا چنانچہ آیتہ انزل علی عبدہ
الکتاب اور نزل الفرقان علی عبدہ مین اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا کا کلام نہین محمد نے
بنالیا ہے فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ پس لے آو تم کہ اہل فصاحت و بلاغت ہو ایک سورت کہ
اقل اسکے تین آیتین ہون مانند قرآن کے بیچ فصاحت بلاغت کے اور حسن درستی الفاظ کے اور ہر
ترکیب اسکی اوپر موقع کے واقع ہوی ہو اور ہر تشبیہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ تجنیس ولطافت اُس مین مستعمل
ہوا اور باوجود اسکے تنافر اور وحشت کلمات سے اور تعقید کلمات سے سالم اور بری ہو تا معلوم ہو کہ
یہہ کلام بھی تالیف بشری اور سلیقہ شعری سے ہے اور یہہ بھی سہل گیری کے واسطے کہا والا یہہ کلام
اور چیزین سوا ان چیزون کے بہت رکھتا ہے ایسے کہ اگر تتبع ان کا تم سے چاہین قافیہ تنگ ہو جائے
تم پر اول یہہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری ہے خصوصاً مطالع اور مقاطع
سور مین دوسری تناقض اور اختلاف سے منزہ ہے تیسری مشتمل اوپر اخبار غیب کے ہے قصص
ماضیہ قرون گذشتہ کی اس مین بے مطالع کتاب اور مراجعت تواریخ بتفصیل تمام مذکور مین اور وقائع آیندہ
بھی کہین تلویح معلوم ہوتے ہین اور مطابق واقع کے پڑتے ہین پھر جو اس کلام مین تامل کیجے تو باوجود
ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اسکی بدرجہ نہایت پہنچتی ہے یہان سے دریافت ہوتا ہے کہ سوا اُس
قادر بیچون کے کسے قدرت ہے کہ باوجود ان مواقع گوناگون کے ایسا کلام تصنیف کر سکے اور بعض ٭
اُن مواقع سے یہہ ہے کہ فصاحت عرب کی اور سوا اسکے فرق انام کی بیشتر وصف اُن چیزونکی مین ٭
ہوتی ہے کہ دیکھی سنین مین جیسے شتر اسپ غلام کنیزک زن فرزند بادشاہت وزارت جنگ ٭
تجارت اور امثال اُن کے اور اس کلام مین ان چیزونکا قدر قلیل مذکور ہے اکثر اس کلام مین مذکور ایسے
اشیا کا ہے کہ دیدہ و شنیدہ نہین اور بیان مین اُن چیزون کے رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور
استعارات بلیغہ کی ایسی ہے کہ مقدور کسی فرقے کا نہین اور بعض مواقع سے یہہ ہے کہ اس کلام مین
رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت واقع ہے اور یہہ جس کلام نظم و نثر مین ہوتے لطف
ہوتا ہے چنانچہ کہا ہے ؎ در شعر مپیچ و در فن او ٭ چون اکذب اوست احسن او ٭ اور بعض مواقع سے

یہہ ہے کہ جو ناظم شعرا اور نثر نویس ایک قصہ ایک مضمون مکرر مذکور کرتے ہین تو کلام اُنکا مرتبہ ثانی
مین علوی رتبہ سے گر پڑتا ہے اور اس کلام مین جون جون تکرار آتا ہے لطف زاید بہم پہنچتا ہے اور
بعضے موانع سے یہہ ہے کہ کلام جب طویل ہوتا ہے رعایت فصاحت بلاغت کی اُس مین دشوار
ہوتی ہے اور لابد بعضے مواضع مین درجہ علیا سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اِس کلام کے اور بعض موانع
سے یہہ ہے کہ مضامین اِس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام کرنا لذات اور مشتہیات
نفس کا تحریص مردم بر ہیچ دنیا کے اور بذل مال اور صبر مصائب اور یاد کردن موت اور توجہ باخرت
ہین اور ان امور کے بیان مین دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہے اور بعض موانع سے یہہ ہے کہ کوئی
شاعر اور نثر نویس نہین مگر سلیقہ ایک مضمون کے ادا کا اُسکے کلام مین غالب ہوتا ہے بعضے
بیان حسن مین معشوقون کے قدرت تمام رکھتے ہین بعضے بیتابی عشاق خوب باندھے ہین بعضے بزم
بعضے رزم اور یہہ کلام ہر فن مین بے نظیر ہے اور بعضے موانع سے یہہ ہے کہ یہہ اصل علوم دقیقہ ہے
مثل علم عقائد اور مناظرہ با اہل ادیان باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوا انکے
علوم باریک اور اس قسم کے غوامض بیان کرتے ہین راہ بلاغت طی کرنا مقدور بشر نہین اگر شاعر بلیغ
کو فرمایش کرو کہ ایک دو مسئلہ منطق کے عبارت رنگین مین یا کوئی مسئلہ فرائض کا کلام بلیغ مین ادا
کرے ہرگز ممکن نہین پس ان چیزون سے یقین دریافت کرو کہ یہہ کلام بشری نہین کلام الٰہی ہے ❁

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ اور پکارو بتضرع وزاری اگر تمہین طاقت معارضہ کی نہین ہے تو شہدا اپنے
کو یعنے حاضران مجلس کو کہ شعرا اور خطبا ہین یا بتون کو پکارو کہ مددگار ہون تمہارے شہدا جمع شہید کی
ہے اور شہید با وجود شہود سے ہے بمعنی حضور اور شہید ماخوذ شہادت سے بھی ہے اور
بتون کو شہدا کہا موافق زعم کافرون کے کہ کہا کرتے تھے هؤلاء يشهدون لنا عند الله اور کوئی
جسے سمجھو کہ مددگار ہوگا تمہارا بلاؤ بتضرع وزاری مِنْ دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اگر
ہو تم سچے اپنے قول مین کہ قرآن شریف کو کلام بشر کا کہتے ہو باقی رہے یہان چند خدشے وہ یہہ
ہین خدشہ اول قرآن مین بعضے آیتین اورون کے کلام سے نقل کر گئے ہین پس اگر آیات استثنا
عبارات سے ان سے صادر ہوئی ہین تو اعجاز قرآن کا متحقق نہوا اسواسطے کہ کلام بشر بھی اس
درجہ بلاغت کو پہنچا اور اگر یہ عبارات ان سے صادر نہین ہوا تو خبر مطابق واقع کے نہوئی اور عدم مطابقت
واقعہ خبر الٰہی مین محال ہے جواب حکایت کلام غیر کی دو طریق پر ہے اول یہہ ہے کہ کلام اُسکا بعینہ
بے تغیر تبدیل ذکر کرین جیسے استفتا مین احکام طلاق عتاق اقرار انکار مین وصیت سے عبارت کسی کی لاتے

مین یا کلام اطفال کا بلغت اطفال ذکر کرتے ہین دوسری یہہ ہے کہ نقل بالمعنی کرتے ہین اورون کے
معانی کو اپنے عبارت مین ترتیب دیتے ہین جیسے منشی احکام بادشاہی کے اور نویسندے
قبالہ وخطوط کے اسی پر عمل رکھتے ہین حکایات اور قصص قرانی قبیل ثانی سے ہین کہ کلام غیر کا اپنی
عبارت مین نقل فرمایا ہے اسیطرح بعضے مقام پر زبان بندگان بوجہ تلقین وتعلیم ارشاد کیا مثل ایاک
نعبد یہان مطابق معنی کے صدق خبر مین کافی ہے مطابقت الفاظ کی درکار نہین ہے خدشہ
دوم وقوع شک وشبہ کافرون سے حقیقت قرآن مین یقینی تھا حرف شک کا کہان ہے کیون
لائے جواب واسطے وضوح دلائل اعجاز قرآن کے کہ شک کو جڑ سے اکھیڑے اس امر یقینی کو
مشکوک قرار دیا اور حرف شک کا استعمال کیا خدشہ سوم صاحب شک مدعی نہین ہے تا حجت
درخواست کرین اسواسطے کہ حجت مدعی پر ہے نہ منکر پر منکر کے مقابلے مین اپنے طرف سے حجت لانی
چاہئے پس طلب کرنا معارضہ قرآن کو منکر سے کس وجہ سے ہے جواب جو کوئی اعجاز قرآن کا منکر ہوا تو
گویا دعوی کیا کہ تالیف مثل اس کلام کے مقدور بشر کا ہے اس دعوی ضمنی پر طلب حجت مدعی سے ضرور
ہوئی خدشہ چہارم جس کسی کو کسی خبر مین شک ہوتا ہے اسکے خاطر مین کوئی حکم نہین ہوتا اور صدق
اور کذب لوازم حکم سے ہے پس درمیان وان کنتم فی ریب اور ان کنتم صادقین کے کس وجہ سے ارتباط ہے
جواب ان کنتم صادقین دو احتمال رکھتا ہے ایک یہہ کہ مربوط ساتھ ان کنتم فی ریب کے ہو اس تقدیر پر
یہہ خدشہ یہان وارد ہوتا ہے دفع اسکا یہہ ہے کہ جو کوئی اعجاز قرآن مین شک کرتا ہے پس گویا خبر دیتا ہے
کہ قرآن تالیف بشر کی ہو سکتا ہے اور اس کلام ضمنی مین کاذب ہے نظر اس کلام ضمنی پر کر کے ان کنتم صادقین
فرمایا دوسری یہہ کہ مربوط ساتھ ادعوا شہداءکم من دون اللہ کے ہو اور اس تقدیر پر مراد یہہ ہے کہ
اگر تم اس دعوی مین صادق ہو کہ معبود تمھارے فریاد کو تمھاری پہنچتے ہین اور حل مشکلات کرتے ہین پس اور
خدشہ وارد ہی نہین ہوتا اور یہان سمجھ لیجے کہ ضمیر مثلہ کی بعضے مفسرین نے عبد کی طرف پھرائی ہے او
یہہ معنی کہی ہین کہ لاؤ بقدر ایک سورت کے مانند اس بندے ہمارے کی کہ امی محض ہے مثل نظم ونثر کی اصحاب ہنر
کی ہے یہہ تفسیر بھی یہان ہو سکتی ہے لیکن اور مقامات مین اور آیات مخالف اس تفسیر کے ہین چنانچہ سورہ
یونس مین فاتوا بسورۃ من مثلہ اور سورہ ہود مین فاتوا بعشر سور مثلہ اور سورہ بنی اسرائیل مین
قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا
فان لم تفعلوا پس جو تم معارضہ نکر سکے زمانہ گذشتہ مین اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے ولن
تفعلوا اور ہرگز زمانہ آئندہ مین بھی معارضہ نکر سکو گے فاتقوا النار پس ڈرو تم آگ دوزخ کی سے التی وقودہا

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وہ آگ کہ ممتاز ہے اور آگون سے ساتھ اسکے کہ ایندھن اُسکا آدمی کافر ہین اور پتھر اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ
تیار کی گئی ہے واسطے کافرون کے سمجھ لیجئے کہ یہان حق تعالیٰ نے آگ دوزخ کی کا دو چیز ایندھن فرمایا آدمی اور
پتھر آدمی بسبب اسکے کہ باوجود عقل ہوش کے ناگرویدہ رہے اور قرآن اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس عذاب
کے ہوے اور پتھر یعنی بت اور گندھک بتون کو کہ کافر معبود اپنا جانکر پوجتے ہین واسطے تحقیر کافرون کے ایندھن
دوزخ کا کیا اور گندھک کو کہ آگ اُسکی صعب تر اور بوئے ناخوش تر ہوتی ہے واسطے تعذیب کافرون کے مقرر
کیا بعضون نے کہا ہے کہ اہل دوزخ جب دوزخ مین روینگے اور نالے کرینگے تو ابر سیاہ نمود ہوگا انکو امید مینہہ
برسنے کی ہوگی مینہہ کی جگہہ پتھر برسینگے آگ زیادہ تر سوزش حرارت پیدا کریگی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اعدت
للکافرین سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ دوزخ کی مخصوص ساتھ کافرون کے ہے تو اور غیر کافرون کے معذب نہون
اور اُس سے لازم آتا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنے والا کہ بے توبہ مرے وہ بھی کافر ہو کہ اُسکے حق مین بھی تعذیب آئی
ہے چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہے کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہوجاتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ تیاری
دوزخ کی خاص واسطے کافرون کے ہے لیکن دوسرے کا جانا کچھ منع نہین جیسے ایک شخص نے مکان
خاص اپنے واسطے بنایا اور اُس مین مہمان آرہا تو کچھ قباحت نہین ہے یا بندیخانہ کہ خاص واسطے قیدیون کے
ہے اگر قاضی مدیون کو یا اور کسی کو اس خوف سے کہ بھاگ نجاوے حکم قید کا اُس مین کرے تو خیر کچھ مضائقہ
نہین ہے پس تمسک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھ اس آیت کے کہ اہل کبائر کفار ہین اور اہل صغائر واجب العفو
لغو اور بے معنی ہے اسواسطے کہ صفت جنت مین اعدت للمتقین وارد ہے اور حال آنکہ صبیان لڑکے اور مجانین
دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت مین جاوینگے باوجودیکہ متقی نہین ہین کہ مکلف ساتھ امر اور نہی کے نہین
ہین اور اعدت اس جگہہ اور آیة وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقین مین کہ صیغہ ماضی کا ہے دلالت
کرتا ہے کہ بہشت اور دوزخ زمانہ ماضیہ مین پیدا ہوے ہین اور نزدیک معتزلہ کے اور جہمیہ کے ہونے والے
ہین زمانہ مستقبل مین اور اعدت کو کہ ماضی ہے بمعنے مستقبل مجازاً کہتے ہین وہ صریح غلط فہمی ہے انکی کہ احادیث
متواتر المعنی اسمین ناطق ہین اور سوا اسکے معنی حقیقی آیت کی چھوڑکر مجازی لینا کیا معنی مجاز وہان لیتے ہین کہ کوئی دلیل
قائم ہو یہان کوئی دلیل قائم نہین ہے اور بغیر دلیل کے حمل اوپر مجاز کے درست نہین سوال آدمیون اور پتھرون کو
ہیزم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافرون کے تیار کیا پس معذب تو کافر ہوے ایندھن دوزخ کا کون سے
آدمی ہوے جواب معرفہ بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہے چنانچہ جاءنی زید فاکرمت الجائی جانے اور
زید ایک ذات ہے پس کافر اور آدمی کہ ایندھن نار کے ہین ماصدق علیہ انکا ایک ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور خوشخبری دے تو اُن لوگون کو کہ ساتھ توفیق الٰہی کے ایمان لائے ہین خدا اور رسول اور قرآن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور عمل کئے اچھے فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات اور مضمون بشارت کا کیا ہے اَنَّ لَهُمْ یہہ کہ
واسطے اُن کے آخرت مین جَنّٰتٍ باغ ہین کہ اُنھون مین سب قسم کے میوے ہونگے سمجھ لیجے کہ جنات جمع جنت
کی ہے کہ معنی باغ ہے اور جنتین کلام اللہ سے چار ثابت ہوتی ہین کہ فرمایا ہے وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ اور باعتبار
شہرت بہشت ہشت ہین چنانچہ نام بھی اُن کے وارد ہین جنت فردوس جنت عدن جنت طوبی دار الخلد
دار السلام دار المقامہ علیین جنت نعیم بظاہر لفظون معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعتبار دروازون کے آٹھ نام ہون غرض
واسطے مسلمانون کے مہیا ہین بحسب مراتب ایمان اور اعمال شائستہ باغ اور وہ باغ ہمیشہ سبز اور تر و تازہ رہین گے
اسواسطے کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے درختون اُن کے یا نیچے غرفون اور منظرون اُنکے کے
نہرین لکھا ہے کہ بہشت مین چار نہرین ہین پانی کی شہد کی دودھ کی شراب کی اور بعضون نے کہا ہے کہ نہر
پانی کی ہے لیکن موافق خواہش کے مبدل ہوگی وقت خواہش آب کے پانی کی ہوگی اور وقت خواہش شہد
کے شہد کی اور وقت خواہش دودھ کے دودھ کی اور وقت خواہش شراب کے شراب کی اور بعضون نے
لکھا ہے کہ ایک نہر ہے کہ چار خاصیتین رکھتی ہے زندگانی کہ خاصیت آب ہے اور پرورش کہ خاصیت
شیر ہے اور حلاوت کہ خاصیت شہد ہے اور نشاط کہ خاصیت شراب ہے سب اُس ایک مین موجود
ہین پس ایک نہر کو بہ اعتبار تعدد خواص کے ساتھہ لفظ جمع کے ذکر فرمایا غرض نہر روشن جاری ہونگی وہان نہرین چنانکہ
انہار حکمت ایمان باطن اُن کے سے یہان اور بر زبان اُن کے جاری ہوسکتے تھے فیض اُسکا اُس عالم مین پہنچیگا اور جب
یہہ اُن باغون مین داخل ہونگے اور لذات اُنکی استعمال کرین گے معلوم ہوگا کہ سب یہہ لذتین گوناگون جزاے
ایمان و عمل صالح ہے تا لذت بسبب اس جاننے کے دوبالا ہو کر قدر ایمان اور عمل صالح ذہن مین ان کے بڑھے اور اگر
یہہ معلوم انکو نہو تو مانند نعمتون دنیا کے اُن نعمتون کو بھی نعمتہاے ابتدائی تصور کرین اور لذت دریافت جزا سے
محروم رہین اور دلیل اس جاننے کی یہہ ہے كُلَّمَا رُزِقُوْا ہر گاہ روزی دے جاوینگے بہشتی مِنْهَا اُن درختون
سے مِنْ ثَمَرَةٍ میوون سے رِزْقًا رزق قَالُوْا کہینگے هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یہہ رزق جزا اُس چیز کی
ہے کہ دی گئی تھی ہم کو پہلے اس سے دنیا مین مقامات و احوال سے کہ ثمرات ایمان اور اعمال شائستہ ہمارے تھے ؛
وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا اور دیے جاوینگے مسلمانون کو میوے بہشت کے سے ہمرنگ و ہمصورت باوجود تفاوت
بلذت تا تشابہ نشاء اور تفاضل آثار دونو برقرار رہین بعضون نے کہا ہے درحالیکہ وہ میوے متشابہ آپس مین ہونگے
یعنی آپس مین ایک ہونگے بیچ رنگ کے اور مزہ علیحدہ ہوگا چنانچہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور سوا ان کے اور
تابعین سے منقول ہے کہ میوہاے بہشت صورتون بلکہ رنگ اور لذت اور طعم مین مختلف ہونگے بعضون نے
کہا ہے کہ متشابہ ہونگے بیچ جودت کے یعنی سب کے سب اچھے ہی ہونگے کوئی برا ہوگا کوئی سمجھ لیجے کہ اکثر

مفسرین نے ہذا الذی رزقنا کو حمل اوپر نوعیت اور جنسیت کے کیا ہے نہ جزئیت پر اسپر اشکال قوی وارد ہوتا ہے
اس واسطے کہ لفظ کلما کا مستوجب جمیع افراد رزق اور مرات رزق ہے اور ظاہر ہے کہ اول بار یہہ قول بہشتیون
سے متصور ہوسکتا ہی نہین اسواسطے کہ قبل اس سے کا ہے رزق اخروی انہین عنایت نہین ہوا تھا لہذا بعضے
مفسرین نے رزقنا من قبل کو حمل کیا ہے اوپر رزق دنیوی کے اور یہہ بھی مستقیم نہین ہوتا اسواسطے کہ اس صورت مین
لازم آتا ہے کہ بیچ آخرت کے کوئی نعمت ورائے نعمتہائے دنیوی نہو اور حال آنکہ آیات بسیار اور احادیث بیشمار
دلالت کرتی ہین اوپر اسکے کہ وہان نعمتین نادیدہ و ناشنیدہ بھی ہونگی از انجملہ آیت فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من
قرۃ اعین ہے اور حدیث اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر
علی قلب بشر اور واسطے ان دونو اشکال کے بعضے متاخرین نے رزقنا من قبل کو عام کیا ہے کہ دنیا مین ہون یا آخرت
مین پس بار اول رزق دنیوی کو یاد کرینگے پھر اور مرتو مین رزق اخروی کو لیکن یہہ توجیہہ بھی باوجود تکلف کے مطلق
درست نہین ہوتی اسواسطے کہ افراد بہشتیون کے مفالیس اور مساکین اور بیمار بھی ہونگے ان کو دنیا مین بقدر ما یحتاج
الیہ سے زیادہ عنایت نہین ہوا وہ نعمت بہشت کی دیکھہ کر کونسی نعمت دنیا کو یاد کرینگے کہ انکو کچھہ پہنچا ہی نہین ہے
اور معہذا بار بار لانے مین ایک چیز کی لذت ناقص ہو جاتی ہے گو منافع اور طعم مین تفاوت ہو کہ مثل مشہور ہے مصرع
جو حلوا بیکبارہ خوردند و بس ۔ پس اصح یہی ہے کہ حمل ہذا الذی رزقنا من قبل حمل جزا بمجزی علیہ ہے نہ حمل نوع
کا اوپر فرد کے اور اتحاد کہ درمیان جزا اور مجزی علیہ کے فی الواقع متحقق ہے قوی تر ہے اس اتحاد سے کہ درمیان
فرد اور نوع کے بیچ نظر ظاہرین کے مدرک ہوتا ہے اسواسطے کہ جزا بیچ حقیقت کے ظہور مجزی علیہ ہے بیچ لباس
دوسرے کے اور دریافت کرنے مین اسکے کہ یہ نعمت ظہور اس عمل کے ہے کہ دنیا مین ہم سے صادر ہوا تھا وہ لذت اور
لطف حاصل ہوتا ہے کہ خارج بیان سے ہے اور یہہ جو کہا جاتا ہے کہ آدمی کو انسیت مالوفات سے ہوتی ہے
اور رغبت اور میلان طرف مالوفات کے کمال کرتا ہے پس یہہ اسوقت ہے کہ مزاج معتاد اور قوت شہویہ کی
اسی حالت اولی پر ہو اور جب مزاج بحسب وسعت نشأ متبدل ہوا ہو اور قوت شہویہ بسبب کمال علو ہمتی کے ترقی
کر گئی ہو پھر پابند مالوفات رہنے کا اسے جاننا کمال نادانی ہے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہے اور بعضے مفسرین نے
لکھا ہے کہ جب بہشتی میوہ کھانے کو توڑینگے تو اس دفعہ مین کہ ہاتھہ سے دہن تک نہ پہنچا دیکھینگے کہ میوہ دوسرا وہین پختہ
تیار ہو جاویگا سمجھہ لیجے کہ جو مسکن اور مطعم اور مشرب بہشتیونکا باین خوبی بیان فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا کہ یہہ لذتین اور
نعمتین انکو بیچ مقام جزا اور مکافات اعمال کے عنایت ہونگی تاکہ ابتہاج و سرور انکا زیادہ ہو اور قاعدہ ہے کہ بغیر یاران
موافق کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو مکدر ہوتی ہے چنانچہ کہا ہے ؎ اگر بر من اپنے وہ جانان ہو
گلستان ہمین کیون کہ زندان نہو ۔ لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تکمیل ابتہاج و سرور ان کے ہم صحبت موافق بھی دئیے

جاوینگے وَلَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور واسطے بہشتیون کے بیچ بہشت کے قبیلے ہین پاک کئے گئے بول غائط
منی حیض استحاضہ سے تا آنکہ آب دہن اور آب بینی اور درد سر اور برص و جذام اور دق اور زکام وغیرہ ان مین نہونگے اور
حسد بخل غل غش کینہ غم اندوہ اور خصائل رذائل سے باطن انکا پاک ہوگا اور ظاہر مین انکا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہے اس
سے صاف ہوگا اور بدن انکا ایسا شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل رشتہ مروارید کے نظر آئیگا اور اگر ایک ان مین سے
خضر اپنی اندھیری راتین بیچ دنیا کے دکھا دے تمام جہان روشن ہوجاوے اور اگر آب دہن ڈالے دریائے
شور مین شیرین ہوجاوے ایسی حورین بہشتیون کو ملینگی اور جورُوین دنیا کی انکی اگر بفضل الہی بخشی جاوینگی تو وہ ایسی خوب
صورت ہوونگی کہ حورین باین جمال و کمال رشک کیا کرینگی اس واسطے کہ جورُوین حرف عطا ہے اور ین
عطا اور جزا جمع وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بہشتی بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ آیۃ مبطل قول فرقہ جہمیہ ہے
کہ فنا جنت اور نار کا قائل ہے یہان محققین نے فرمایا ہے کہ آدمی کو تین چیزین دریافت کرنی ضرورین
اول مبداء اپنا کہ کہان سے آیا اور کہان تھا مین دوم معاش اپنی کہ کہان سے کہاتا ہون اور کس جا رکھتا ہون سوم
معاد اپنا کہ آخر کا میرا کیا ہے اس آیت مین حق تعالی نے تینون چیزون کو یاد دلوایا ہے بیان مبدا مین سوا
لفظ الذی خلقکم کے اور کلمہ نہین ارشاد کیا کہ زیادہ کشف اس حقیقت کا غیر ممکن ہے اور بیان معاش مین
الذی جعل لکم الارض سے رزقا لکم تک فی الجملہ تفصیل فرمائی اس واسطے کہ معاش اپنی ہر یک سمجھ لیگا
اور بیان معاد فریقین مین فاتقوا النار التی سے خالدون تک اشباع تمام فرمایا اس واسطے کہ اسمین محتاج بیان
کئے تھے لوگ اور جو ضمن مین اسکے اثبات اعجاز قرآنی دلیل اور حقیت فرقان کی تقریر مذکور ہوئی تو کافر لاجواب
ہوکر مقر ہوئے کہ مقدور طاقت بشری نہین کہ ایسا کلام بنا سکے لیکن شبہہ دوسرا کرنے لگے کہ بڑونکے کلام مین
بڑی بڑی چیزون کا مذکور چاہئے ذکر اشیاء حقیرہ سے بزرگ اپنے سخن مین اجتناب کرتے ہین اگر یہہ اللہ کا کلام
ہوتا تو اسمین ذکر ایسے امثال خسیسہ کا کہ مکھی اور مکڑی ہے کیون ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام اللہ
کا نہین ہے حق تعالی نے انکی رد مین ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيٓ بے تحقیق حق تعالی نہین شرماتا اَنْ يَّضْرِبَ
یہہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَّا مثال کوئی سے بَعُوْضَةً مچھر کی فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوپر اسکے ہے مثل مکھی
اور مکڑی کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ یہود کلام اللہ مین مذکور مکھی اور مکڑی کا کہ وارد ہے چنانچہ مکھی کا اس
آیت شریف مین لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ اور مکڑی کا اس آیت
کریمہ مین مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت سنکر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ کیا مناسب
ہے ایسی ادنی چیزون کا مذکور کرنا یہہ نہین سمجھے تھے کہ اسنے طاؤس اور مگس دونو پیدا کئے ہین طاؤس کو خوب صورتی
ظاہری دی ہے اور مگس کے پیدا کرنے مین کیا جانے کیا کیا فوائد رکھے ہین جو ہم نہین سمجھتے اس باغ جہان مین ہر ایک کا

خالی حکمت سے نہین ہے ✱ ذرہ ذرہ مین چھپی لاکھہ تیری حکمت ہے ✱ پتے پتے مین جو دیکھا تو عجب صنعت ہے
فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس جو لوگ ایمان لائے ہین اور جانتے ہین کہ قرآن کلام حق ہے فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ پس جانتے ہین یقین یہہ کہ یہہ ضرب المثل راست درست سچ ہے پروردگار انکے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا پس کہتے ہین از روی جنگ وجدال یا از راہ
طعن وعناد کے کیا چاہا اللہ نے ساتھہ اسکے مثال لانا اس جگہہ وقف لازم ہے یا کافر نہین جانتے کہ حق تعالی
ساتھہ عدل اپنے کے یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا گمراہ کرتا ہے ساتھہ اس مثال کے بہت کافرون اور منافقون کو کہ تامل
نہین کرتے اور حکمت اسکی نہین پاتے وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا اور فضل اپنے سے راہ دکھاتا ہے ساتھہ اس مثال کے
بہتون کو سمجھہ لیجے کہ حق تعالی نے اور جگہہ آیات قرآنی مین ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہے
منهم المؤمنون واکثرهم الفٰسقون اور فرمایا ہے وقلیل من عبادی الشکور اور اس جگہہ دونو فریقونکو بصفت
کثرت مذکور فرمایا وجہ یہہ ہے کہ اہل ہدایت بھی بذات خویش کثیر ہین اگرچہ بہ نسبت گمراہان قلیل ہین اور دوسری
یہہ ہے کہ بجہت غلبے کے یہہ تھوڑے بھی بہت ہین الا ان حزب اللہ هم الغٰلبون باقی رہا یہان ایک اور سوال جواب
طلب وہ یہہ ہے سوال مذکور ہدایت یافتگان کا کیون نہ مقدم فرمایا حال انکہ شرافت انکی مقتضی تقدیم انکے کی
تھی چنانچہ اکثر مقامون میں کلام اللہ مین مذکور نیکون کا مقدم ہے اور بر مذکور بدون کے جواب سوق اس کلام کا بر رد مقال
کفار ہے کہ اعجاز قرآنی مین شک وشبہہ کرکے زبان طعنہ کھول کر گمراہ ہوے تھے پس اول احوال انکا بیان کرنا منظور ہوا
لہذا اس کلام مین بہ نسبت کلام سابق کہ فاما الذین امنوا اور واما الذین کفروا ہے صنعت لف ونشر غیر مرتب
اختیار فرمائی وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ اور نہین گمراہ کرتا اللہ ساتھہ اس مثل کے مگر فاسقونکو الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وہ فاسق جو توڑتے ہین قول پیمان اللہ کا پیچھے مضبوطی اس قول کے مراد شکنندگان عہد سے یہود
ہین کہ اوپر متابعت پیغمبر آخر الزمان کے عہد باندھہ کر توڑا یا مراد کفار ومنافق ہین کہ عہد میثاق کو بھلایا وَیَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ اور کاٹتے ہین یہہ عہد شکن جو حکم کیا خدا نے ساتھہ اسکے کہ ملا جاوے یعنی قطع رحم کرتے
ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھہ دشمنی کے اسواسطے کہ کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نتھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
جنکے ساتھہ قرابت نہو اور یہود بھی قطع رحم کرتے تھے کہ درمیان آنحضرت کے اور ان کے بجہت اخوت اسمعیل اور
اسحاق کے یگانگت اور خویشی تھی وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہین وہ گروہ بیچ زمین کے ساتھہ مخالفت
حق کے اور متابعت نفس کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ گروہ وہی ہین ٹوٹا پانے والے بیچ دنیا اور عقبی کے سمجھہ لیجے
کہ یہان سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ گمراہ کرتا ہے ان لوگون کو کہ جنمین یہہ تین صفتین ہین ایک تو عہد شکنی دوسری قطع
رحمی تیسری مفسد بنا ہو پس چاہئے آدمی کو کہ ان سے بچے کسی سے جو عہد کرے تو اس کو وفا کرے اور صلہ رحمی کرے

اپنے اقربا اور خویشون پر اور جس چیز مین کہ فساد ہو اُسکو ترک کرے تا کہ گروہ خاسرین مین نہ داخل ہووے یا رب
ان افعال سے ہمکو بچا ۞ حمد اپنا نوبتی یحی دوسرا ۞ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ
کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھ خدائی عزوجل کے اور حال یہہ ہے کہ تھے تم مردے یعنی اجسام تھے کہ اُنکو حیات
نہ تھی جیسے نطفہ اور علقہ پس زندہ کیا تم کو یعنی تنویہ اعضا کر کے روح تمہارے بدنون مین پھونکی ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مردا کر لگا
تم کو جب اجل آئیگی تمہاری ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر جلا ویگا تم کو بار دیگر گور مین نفخہ صور سے واسطے نشور کے ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
پھر طرف اُسکے پھیرے جاؤ گے تم واسطے جزاء اعمال کے معلوم کر لیجے کہ یہہ سورہ بقرہ متضمن ہے بہت آیات
مسائل کو پہلی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ اباحت اصل ہے بیچ اشیا کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
اسیطرح جس جس آیت سے جو جو مسئلہ نکلیگا وہ پہلے اُس آیت کے وہان بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۞ وہ خدا ایسا ہے کہ جسنے بقدرت نے علت پیدا کئین واسطے
انتفاع تمہارے کے جو چیزین کہ بیچ زمین کے ہین جھاڑ پہاڑ انہار اشجار معادن حیوانات ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى
السَّمَآءِ پیچھے پیدا کرنے زمین کے قصد فرمایا طرف پیدا کرنے آسمان کے فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ پس
درست اور راست کیا نے قصور انکو سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ اور وہ سب چیز کو جاننے والا ہے
یعنی دانا ہے ہر چیز کا کہ کیون بنائی ہے اور واسطے کس کے بنائی ہے باقی رہے یہان دو خدشے سو انکو مع جواب
لکھتا ہون خدشہ اول خلق لکم ما فی الارض جمیعا دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ زمین مین ہے مباح
الانتفاع ہے حالانکہ تحریم المحرمات جمیع شرائع مین قطعًا ثابت ہوئی ہے جواب پیدائش سب چیزونکی
واسطے انتفاع کے دلالت نہین کرتی کہ ہر چیز قابل انتفاع ہر ایک کے ہو بلکہ اس آیت مین مقابلہ جمیع ما فی الارض
کا ساتھ جمیع بنی آدم کے تقاضا کرتا ہے کہ افراد اول او پر افراد ثانی کے منقسم ہون پس جو چیز کہ متعین بحق غیر
ہوئی اور کسی سبب سے ملک مین کسی شخص کے آگئی انتفاع ساتھ اُسکے بغیر اجازت صاحب حق کے روا نہین
اور اسیطرح انتفاع بنی آدم جمیع ما فی الارض سے تقاضا نہین کرتا کہ ہر ایک کو ہر چیز سے ہر نوع انتفاع روا ہو بلکہ
یقین وجوہ انتفاعات مین رجوع بشرع چاہیگی مثلًا انتفاع جورو سے ساتھ وطی کے ہے اور انتفاع ماہین سے
ساتھ شفقت کے اور انتفاع پانی سے ساتھ پینے کے اور آگ سے ساتھ پکانے کے بلکہ لفظ لکم کہ لام نفعیہ
اُسمین موجود ہے دلیل صریح ہے اوپر اسکے کہ سب چیزون کو نفع اپنے مین نہ ضر اپنے مین استعمال کیا چاہئے
اور ضرر دو قسم ہے دنیوی یا دینی ضرر دنیوی کو اہل تجربہ جانتے ہین اور دینی کو سوا انبیا کے نہین سمجھ سکتا کوئی اسواسطے
کہ وقت ظہور ضرر دینی آخرت ہے اور اُسوقت کو کوئی دیکھکر پھرا نہین ہے تا تجربہ اُسکا حاصل کیا ہو پس طریقہ معرفت
کا اُس ضرر کے نہین ہے مگر پیغمبرونکی باتین سنکر باور کرنا خدشہ دوسرا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ

خلقت اول چیزونکی کہ بیچ زمین کے ہین مقدم اوپر خلقت آسمان کے ہو اسیطرح سورہ حم سجدہ مین بھی بصراحت تمام مذکور ہے اور سورۂ نازعات مین والارض بعد ذلک دحٰها دلالت صریح کرتا ہے کہ دحو زمین یعنے عریض کرنا اور بچھانا زمین کا بعد خلقت آسمان کے اور تسویہ اسکے کے بلکہ بعد از حرکات کواکب کے ہے اور بعد وجود دن رات کے اور ظاہر ہے کہ خلق زمین اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے بدون دحو زمین ممکن نہین پس مضمون آیتین مین تعارض اور تناقض ہوا **جواب** خلق لکم ما فی الارض جمیعا معنی قدر لکم ہے اور اسیطرح سورۂ سجدہ مین وجعل فیها رواسی من فوقها وبارک فیها وقدر فیها اقواتها اسواسطے کہ خلقت جمیع ما فی الارض کی بدون توسط حرکات آسمانی کے واقع نہین ہے پس تسویہ آسمانونکا متاخر نہین ہوسکتا اور بعضے مفسرین نے جو کہا ہے کہ دحو زمین متاخر آسمان سے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تسویہ آسمانکا متاخر خلق زمین سے ہے یہہ سب دال اوپر غفلت کے ہے عموم ما فی الارض جمیعا سے اور آیہ رفع سمکها فسوٰها واغطش لیلها واخرج ضحٰها والارض بعد ذلک دحٰها سے ہان محتمل ہے کہ اول زمین نہایت چھوٹی بنائی ہو اور اسمین وصول جبال اور برکت انہار رکھ کر اقوات حیوانات اسمین مقدر کیتین ہون پھر آسمان سات بنا کر گردشین لا کر نور اور ظلمت شبانروزی عنایت کی ہو بعد اسکے زمین کو پھیلا کر فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب **فائدہ** بعضے مفسرین نے حضرت ابن عباس وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہے کہ قبل خلقت آسمان زمین کے دو چیزین موجود تھین عرش اور آب جب ارادہ الٰہی خلقت آسمان وزمین پر متعلق ہوا پانی سے دھوان اٹھا اور سبب دھوان اٹھنیکا بعضے روایتین مین یہہ لکھا ہے کہ حق تعالی نے باد کو مسلط کیا باد کے سبب سے پانی مین تموج آیا حرکت امواج سے دخان ظاہر ہوکر اوپر چڑھا اور وہی آسمان ہے کہ اور آیہ مین اشارہ اسکی طرف واقع ہے ثم استوی الی السماء وهی دخان پھر قدرت سے پانی مین پھس اور تحجر پیدا ہوا وہ مادہ خلقت زمین ہے پس اول زمین کو قطعہ قطعہ کر کے ہفت زمین درست کین پھر آسمانکی طرف توجہ فرماکر سات آسمان بنائے اور اس روایات مین خلقت زمین کو چار روز مین اسواسطے بیان فرمایا ہے کہ روز یکشنبہ کو ابتدائے پیدائش دود کہ مادہ آسمان ہے اور طین متحجر کہ مادہ زمین ہے واقع ہوئی اور روز دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا اور روز سہ شنبہ کو پہاڑ اس مین نصب کئے اور نہرین جاری کین اور روز چہار شنبہ کو درخت اسمین لگائے اور قوت جانورونکا دانہ وکاہ پیدا کیا اور روز پنجشنبہ کو طرف آسمان کے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے اور روز جمعہ کو ہر آسمان مین ستارے جڑے اور گردش ہر ستارے کی معین کی اور ملائکہ کو واسطہ کاروبار آسمان کے مقرر فرمایا پس تمام خلقت عالم چھہ روز مین بایں تفصیل واقع ہوئی چنانچہ حم سجدہ مین منفصل اشارہ فرمایا ہے لیکن یہان ایک اشکال ہے کہ ذرات طلوع وغروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہین قبل خلقت زمین آسمان کے کیونکر متصور ہون بعضے علما نے اسکے جواب مین کہا ہے کہ مراد دنون سے حقیقت دنون کی

نہین ہے بلکہ مدت ذونکی ہے یعنے تمام خلقت عالم کی اتنی مدتمین واقع ہوئی کہ اگر وہ مدت بمدت روز و شب
مین قیاس کرین چھ روز ہون بعضون نے کہا ہے کہ نور عرش یعنے وقت منتشر ہوتا تھا یعنے وقت محتفی
اول کو روز ثانی کو شب قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین موج ہے معلق ایستادہ
اور آسمان دوسرا نقرہ سفید اور تیسرا آہن اور چوتھا مس پانچوان زر چھٹا زمرد ساتوان یاقوت سرخ اور عرش
اور کرسی کا جدا جدا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے مگر بالائے ہفت آسمان مفاصلہ بسیار اور توسط انوار
بیشمار ایک جسم ہے نورانی اسکو گاہے عرش کہتے ہین گاہے کرسی اور وہ محیط آسمان و زمین ہے
وسع کرسیہ السموات والارض واللہ اعلم یہانتک تمام آدمیونکو پند اور نصیحت فرمائی بطریق عموم چنانچہ اسنہ ارکوع
گذشتہ سے کہ یا ایہا الناس اعبدوا ہے ظاہر و باہر ہے اور یا بنی اسرائیل اذکروا کہ آگے آویگا بطریق ذکر خاص
بعد عام لائے اور درمیان قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ اسنی سب کے اور باپ سب کے تھے جملہ معترضہ مذکور فرمایا
وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کر اے محمد صلعم جو وقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے کہ آسمان پر تھے
یا اُن فرشتون کو کہ زمین پر تھے یا تمام فرشتونکو آسمان و زمین کے بعد قتل اور اجلا بنی جان کے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَةً بدرستی کہ مین بنانے والا ہون زمین مکے مین یا مطلق زمین پر عوض قوم جنون کے اُس شخص کو کہ عمارت
زمین پر خلیفہ تمہارا ہوا اور اعانت دین اور امانت مین خلیفہ میرا ہو خلیفہ اُسے کہتے ہین کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے
اور یہہ عنوان اُس کا اختیار کرے بایں معنی حضرت آدم خلیفہ فرشتون کے ہین کہ فرشتے جو پرستش عبادت الٰہی مین
مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہو کر ان صفات موصوف ہووے یا خلیفہ وہ ہوتا ہے کہ کسی کے طرف
سے اوامر نواہی جن جن کو بتاتے ہین بتاوے بایں معنی خلیفہ خدا ہین کہ حق تعالی کی طرف سے اجرائے احکام شرع
فرماتے تھے یا خلیفہ خلف سے ہے کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتون سے واقع ہوا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ
فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کہا فرشتون نے کیا بناتا ہے تو بیچ زمین کے اُس شخص کو کہ فساد کرے زمین مین وَیَسْفِكُ
الدِّمَآءَ اور ڈالے لوہو قتل کر کر نسل اپنے کو بغیر حق کے یہہ خبر آئندہ کی کہ فرشتون نے دی یا باخبار الٰہی تھی یا لوح محفوظ
پر لکھا دیکھا تھا یا ازراہ کشف تھی کہ مقتضائے صفائے طینت ہے یعنی ایسے کو خلیفہ کرتا ہے کہ جو خونریزی سے
نڈر رہے اور خانہ جنگیان کرے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف تیرے کے بتوفیق و اعانت
تیری کے کہ موجب حمد ہے وَنُقَدِّسُ لَكَ اور ذکر کرتے ہین تیرا ساتھ پاکیزگی کے ہر ناشائستگی سے
قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرمایا حق تعالی نے تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے یعنے پیدائش مین
اسکے حکمتین ہین کہ مجھکو خبر ہین تمکو نہین وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو کہ خلیفہ بنایا
انہین سے ہے نام سارے مخلوقات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ پھر سامھنے کیا انکو اوپر فرشتون کے یعنے اشخاص کو

کہ جن کے نام حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کو سکھائے تھے سامھنے فرشتون کے کہا فَقَالَ اَنْبِئُونِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پھر کہا بتاؤ مجھکو یہہ امر حق تعالیٰ واسطے تنبیہ کے ہے اور عجز انکے کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یہہ نام انکے کہ تمھارے سامھنے کئے ہین اگر ہو تم سچے طعن مین استحقاق خلافت آدم کے یعنے جو تمھاری غرض یہہ ہے کہ لائق خلافت کے نہین اسواسطے کہ ان سے فساد اور خونریزی ہوگی اور ہم تسبیح تقدیس تیری کرتے ہین شایان منصب کے ہم ہین اچھا خلیفے کو علم چاہئے تم ان اشیا کے نام بتاؤ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہا فرشتون نے پاکی ہے تجھکو نہین علم ہمکو مگر جو سکھایا تم نے ہمکو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ بتحقیق تو جاننے والا اور حکمت والا ہے روایت ہے کہ قالب حضرت آدم علیہ السلام کا قبل روح کے درمیان طائف اور مکے کے تھا فرشتون نے کہا ابلیس کو کہ جانتا ہے تو اسکو ابلیس نے کہا جانتا ہون مین اسکی بڑی شان ہوگی اگر اسکو تمپر فضل دین تو تم عداوت رکھوگے اسسے یا محبت فرشتون نے کہا ہم مطیع حق تعالیٰ کے ہین جو فرماویگا وہ کرینگے اگر ہمین فضل دیگا تو ہم اسکے حقمین احسان کرینگے اور اگر اسکو فضل دیگا اسکی اطاعت کرینگے ابلیس نے کہا از راہ حسد کہ مین تو ہرگز اطاعت نکرونگا سمجھ لیجے کہ اس آیت مین دو چیزین معلوم ہوئین ایک تو فضل علم کا اوپر عبادت کے اسواسطے کہ فرشتون مین انواع عبادات بکثرت جمع تھے اور فضل حضرت آدم کو ہوگیا کہ علم زیادہ تھا انکا دوسری یہہ معلوم ہوا کہ بعضے چیزین ایسی بھی ہین کہ اظہار انکا زبان موجب زیان ہے کہ ابلیس نے عداوت حضرت آدم کی اظہار کی جان اپنی شقاوت ابدی مین گرفتار کی قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فرمایا حق تعالیٰ نے بیواسطہ اے آدم بتادے ان ملائکہ کو نام ان چیزون کے کہ حاضر ہین فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس جب بتادیئے حضرت آدم نے نام اشخاص کے فرشتون کو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا حق تعالیٰ نے فرشتونکو کیا نہ کہا تھا مین نے تم کو کہ تحقیق مین جانتا ہون چھپی چیزین آسمانونکی اور زمین کی وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور جانتا ہون جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم گفتار سے اور جو تھے تم چھپاتے زعم اپنے مین کردار سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اور یاد کر اے محبوب یہہ بھی کہ جب کہا ہم نے واسطے فرشتون کے یکبار سجدہ کرو تم آدم کو تعظیم کا پس سجدہ کیا تمام ملائکہ نے مگر ابلیس نے نہ کیا کہ نام اسکا عزازیل تھا حق تعالیٰ نے بجہت نافرمانیکے نام اسکا ابلیس رکھہ دیا یعنے ناامید رحمت حق سے اور ابلیس جنون کی قوم سے تھا چنانچہ اور جگہہ قرآن شریف مین وارد ہے وَكَانَ مِنَ الْجِنِّ اور ایک مقام پر ہے خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ اور جن ناری ہین اسواسطے اسنے سرکشی اور تکبر کیا بخلاف فرشتون کے کہ معصوم ہین عصیان سے اور ایک جگہہ ہے اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ اس سے نسل ابلیس کی معلوم ہوتی ہے اور فرشتونکی نہین پس معلوم ہوا کہ جن ہے اور استثنا منقطع ہے اور بعضے کہتے ہین یہان استثنا متصل ہے یہہ فرشتہ تھا اور كَانَ مِنَ الْجِنِّ کی معنی صار من الجن ہین یعنے بعد نافرمانیکے مسخ کردیا

اُسکو ہو گیا جن اسواسطے انسل بھی اُنکی ہوئی دو آیتون کے جواب اسمین آگئے اور تیسری آیت کہ اُس سے خلقت اُنکی ناری معلوم ہوتی ہے تو اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ جو ناری ہو وہ جن ہے جائز ہے کہ بعضے فرشتے بھی ایسے ہون کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح قول اول ہے چنانچہ شرح عقائد مین تفتازانی نے اختیار کیا ہے کہا ہے مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیۃ کریمہ واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لادم کے اوپر قول بیضاوی کے کہ یہہ ہے واما المعنی اللغوی وھو التواضع کہ تواضع یا بالخناء ہے کہ نہین ہے اسمین وضع جبہہ کے اوپر زمین کے بنا بر اسکے کہ کہا ہے معالم مین اور یہی اصح ہے اور یا وضع جبہہ ہے اوپر زمین کے اور امم سابقہ مین اسکو کیا کرتے تھے اختیار کیا ہے اسکو امام نے بیچ تفسیر کبیر کے اور امام قشیری نے اپنے رسالہ مین لکھا کہ حضرت جنید سے پوچھا کہ تواضع کیا ہے کہا خفض الجناح ولین الجانب انتہی اور کلام اللہ مین اور جگہہ واقع ہے واخفض جناحک للمؤمنین اور واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ بیضاوی مین بیچ تفسیر واخفض جناحک للمؤمنین کے لکھا ہے وتواضع لہم وارفق لہم اور تفسیر واخفض لہما جناح الذل کے معنی مین لکھا ہے تذلل وتواضع پس تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث مین بھی وارد ہے عن عمر ابن الخطاب رض قال وھو علی المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس کبیر ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر اور تواضع بمعنی انحناء ہے اس سلام مین انحناء یہان سے نکل سکتا ہے اور سوا اسکے معنی لغوی تواضع کے فروتنی ہین اور فروتنی کے لفظ سے جھک جانا نکلتا ہے مگر یہہ حظ نفس نہو اور دنیا ملحوظ نہو اور والدین اور پیر اور استاد کی تواضع بھی چاہئے کہ مقتضائے ادب ہے اور ماجور ہوگا عند اللہ کیونکہ لاجل رضاء اللہ ہے اور انحناء مین زیادہ تر تقبیل اقدام سے تو متصور نہین ہے اور وہ جائز ہے بلکہ ثواب چنانچہ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع مین آئی ہے اور حضرت نے ممانعت اس سے لوگونکو نہین فرمائی ہے جیسے صحیح ترمذی مین مذکور ہے حدثنا ابو کریب حدثنا عبد اللہ بن ادریس وابو اسامۃ عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد اللہ بن سلمۃ عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال صاحبہ لا تقل نبی فاتیا رسول اللہ صلعم فسألاہ عن تسع آیات بینات فقال لہم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببریٔ الی ذی السلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیہود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبلوا یدیہ ورجلیہ وقالوا نشہد انک نبی ترجمہ حدیث کہ ہمکو ابو کریب نے کہا اُنہے حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے اور ابو اسامہ نے شعبہ سے اُنہے عمرو بن مرہ سے اُنہے عبد اللہ بن سلمہ سے اُنہے صفوان بن عسال سے کہ کہا کہ ایک

یہودی نے واسطے یار اپنے کے کہا چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا یار اسکے نے مت کہہ نبی
پس آئے دونو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس پوچھا اُن دونون نے نو نشانیون روشن سے پس فرمایا حضرت
نے واسطے اُن کے مت شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مار ڈالو تم نفس کو
جو حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ جاؤ تم ساتھ حال شخص پاک کے نزدیک صاحب سلطنت کے بطریق
چغلی تو قتل کرے وہ اسکو اور نہ سحر کرو تم اور نہ کھاؤ تم ربا اور نہ گالی دو تم عورت نیک کو اور نہ منہہ پھراؤ تم بھاگنے کو
دن لڑائی کے اور لازم ہے اوپر تمھارے خاص اے یہود کہ نہ تجاوز کرو تم حدود الٰہی سے بیچ دن ہفتے کے کہا
راوی نے پس چومے اُنھون نے دونو ہاتھ حضرت کے اور دونو پانو حضرت کے اور کہا گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق
تم نبی ہو اور تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے کہ قال اعرابی ائذن لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل راسک و
ورجلیک فاذن لہ فقبل راسہ ورجلیہ الحدیث اور سوا اسکے حدیثین آئی ہین بسبب طوالت کلام کے
یہان نہین لکھین اور کتب فقہ مین بھی ہے چنانچہ منیہ مین اور احیاء العلوم مین ہے واما تقبیل الید والانحناء
فی الخدمة فہو معصیة الا عند خوف او للامام العادل او العالم او لمن یستحق ذلک لامر دینی وفیہ ایضا ان القیام
مکروہ علی سبیل الاعظام لا علی سبیل الاکرام سمجھ لیجے کہ تواضع کئی قسم ہے ایک تواضع نبی کی ہے واسطے
مومنین کے ایک مومنین کی ہے واسطے نبی کے یا علما کے یا والدین کے ایک تواضع اصحاب کی ساتھ اصحاب کے
اور مشائخ کی ساتھ مشائخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے پس جیسا مرتبہ ہے ویسی ہی موافق ہر ایک کے تعظیم و تواضع
ہے چنانچہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انزلوا الناس منازلھم اور آیت مین کہ واخفض جناحک للمؤمنین
ہے پیغمبر کو حکم کیا خفض کا اور خفض کے لغت مین معنے گر پڑنا اپنے مرتبے سے ہے پس پیغمبر کو مومنین کی تواضع بھی
بہت تھی کہ ابتدا بسلام کرتے تھے اور مومنین کو پیغمبر کی تواضع تقبیل اقدام بھی کم ہے اسیطرح اور پر مراتب کے قیاس
کر لیجے اور حدیث صحیح مین ہے انحنا سے جو وارد ہے چنانچہ مروی ہے انس سے کہ کہا اُنھون نے کہا ایک رجل
نے یا رسول اللہ آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے ملے تو انحنا واسطے اُسکے کرے یا نکرے فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکرے تا آخر حدیث کہ مشکوۃ شریف مین ترمذی سے روایت کی ہے اسمین لفظ بھائی
اور دوست کا ہے اس سے بھی نکل سکتا ہے کہ نہی انحنا کی برابر والے کے ملاقات سے فرمائی ہو کہ بھائی
اور دوست ہے پس انکی ملاقاتین تو ضرور انحنا اور جھکنا نچاہئے باقی رہے والدین اور سسر اور استاد انکے حق مین بلفظ
صریح حدیث نہی انحنا سے نہین واقع ہوئی بہ جائز ہے کہ یہ اس نہی مین متداخل ہو گئے کہ مرتبہ انکا برابر کا نہین ہے الکا ادب
اور اعظام ضرور ہے اگر انکی جناب مین اہل علم اسلام با انحنا تجویز کرین تو جائز ہو سکتا ہے اور کیون نہ جائز اور درست ہو کہ
صریح حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا ابی جشون

قال حدثنا عبد اللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الی رجل یسحب ثیابہ فی ناحیۃ من المسجد فقال انظر من ھذا لیت ھذا عندی فقال لہ انسان اما تعرف ھذا یا ابا عبد الرحمن ھذا محمد بن اسامۃ قال فطاطأ ابن عمر راسہ ونقر بیدیہ الارض ثم قال لو راٰہ رسول اللہ صلعم لاحبہ ترجمہ حدیث کی ہمکو حسن بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عباد یحیی بن عباد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابی ماجشون نے اور اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن دینار نے کہ دیکھا تھا ابن عمر نے ایکدن اور وہ بیچ مسجد کے تھے طرف ایک شخص کے جو کھینچتا تھا کپڑے اپنے درازی سے بیچ کنارہ کے مسجد سے پس کہا ابن عمر نے دیکھو کون ہے یہ شخص کاش کے ہوتا یہ نزدیک میرے پس کہا واسطے انکے ایک آدمی نے آیا نہین جانتا تو اسکو ای ابا عبد الرحمن یہ محمد بن اسامہ ہے کہا راوی نے پس جھکا دیا ابن عمر نے سر اپنا اور مارے دونو ہاتھ زمین پر واسطے سلام اور تعظیم کے پھر کہا اگر دیکھا ہوتا اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتے اسکو اور شفا سے قاضی عیاض مین مذکور ہے ورای ابن عمر محمد بن اسامۃ بن زید فقیل لہ ھو محمد بن اسامۃ فطاطأ ابن عمر راسہ ونقر بیدیہ الارض وقال لو راٰہ رسول اللہ صلعم لاحبہ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جھکنا جائز اور درست ہے بلکہ مسنون ہے جھک جانا تواضع سے اور جو مٹے دست و پا خدمتین بزرگون کے یون جائیے تو جاتا جاتا ہے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ نہ مانا اور نہ سر جھکایا سجدہ آدم علیہ السلام کو ابلیس نے اور تکبر کیا اور تھا علم الٰہی مین کافرون سے وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ اور کہا ہم نے ای آدم علیہ السلام رہ تو اور جورو تیری یعنی حوا بیچ بہشت کے وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونو سوے اُس بہشت سے با فراغت جہان چاہو تم وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ساتھ اس نافرمانی خدا کے ظالمون سے سمجھیے کہ شجرہ جو آیت شریفہ مین وارد ہے اس مین اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہین وہ درخت گندم کا تھا چنانچہ مشہور ہے اور بعضے کہتے ہین انگور کا تھا بعضے کہتے ہین انجیر کا تھا بعضے کہتے ہین کہ پتے اسکے برگ بہی کے مانند تھے اور وہ جنت فردوس مین تھا بعضے کہتے ہین کہ جہان حضرت آدم علیہ السلام کا تخت نصب ہوتا تھا وہین وہ درخت بھی قائم ہوتا تھا سمجھیے کہ یہان کئی نافرمانیان حق تعالے کی ثابت ہوتی ہین اور حال آنکہ انبیا معصوم ہین جواب اسکا یہہ ہے کہ حضرت آدم نے تاویل ساتھ معہود کے کر کر شجرہ معینہ گمان کیا تھا پس اُس درخت اپنے بحکم اور درخت سے تناول کیا یا یہہ ہے کہ نہی تنزیہی آپ سمجھے لیکن اسمین ایک خلل ہے کہ سیاق کلام کا یعنے فتکونا من الظالمین منافی اسکے ہے یا یون کہے کہ آیت شریفہ مین ولا تقربا ہے یعنے مت پاس جاؤ تم یہہ تو نہین ہے کہ مت کھاؤ تم غرض جب حضرت آدم و حوا نے پھل اُس درخت کا کھایا تو کپڑے انکے بدن سے چھٹ کر گر پڑے خلعت عریانی عطا ہوئی پھر جس درخت سے پتے مانگتے تھے پوشش کو وہ نہ

کتاب عینی شرح بخاری

یعنی اُن سے بلند تر نہ تھا کہ آپ کا ہاتھ وہاں نہ پہنچتا تا جب درخت اُخر پاس گئے تو اُسنے ڈالی جھکا دی اُنہون
نے اُسکے برگ سے ستر عورت کیا فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ پس لغزش دی
آدم اور حوا کو شیطان نے بہشت سے پس نکال دیا انکو اُس جگہ سے کہ تھے بیچ اُسکے اسناد نکالنے کی شیطان
کی طرف مجازا ہے کہ واسطہ نکلنے کا تھا ہے اور نکالنے والا اللہ ہے سمجھ لیجے کہ شیطان نے کیونکر لغزش
دی کشاف مین لکھا ہے کہ ابلیس کو قبل اسکے زمین پر پھینک دیا تھا زمین سے اُسنے آواز کی حضرت آدم کو
حق تعالی اسنے سنادی بعضے کہتے ہین کہ اگرچہ زمین پر پھینک دیا تھا لیکن آمد رفت بہشت مین رکھتا تھا بعضے کہتے
ہین کہ شیطان سانپ کے منہہ مین گھسا سانپ طاؤس کے پاؤن سے لپٹا طاؤس اڑکر بہشت مین گیا پس
شیطان نے بہشت مین جاکر حضرت آدم علیہ السلام کو بطریق نیک خواہی کے کہا یا آدم هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى
شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ای آدم رہنمونی کرون مین تجھ کو اوپر درخت ہمیشگی کے اور ملک کے کہ کہنگی نہ قبول کرے
جب حضرت آدم نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے نہی واقع ہوئی ہے شیطان نے کہا اسی جہت سے
کہ کھانا اسکا سبب ملک ابدی ہے غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ انکار کیا اُسنے حضرت
حوا سے کہہ کر پھر اُنہین کو کسی ڈھب سے سمجھا کر کھلا دیا پس بہشت سے حق تعالے نے اُنہین نکلوا دیا وَقُلْنَا اهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حق تعالی فرماتا ہے کہ کہا ہم نے اترو بعض تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے
یہہ خطاب اهبطوا کا کہ صیغہ جمع ہے آدم اور حوا اور طاؤس اور مار اور ابلیس سب کو ہے چنانچہ ابلیس اور مار دشمن آدمی
کے ہین اور طاؤس دشمن سانپ کا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اهبطوا جمع ذوی العقول کی ہے غیر ذوی العقول
کیونکر اسمین داخل ہونگے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ واسطے غلبے ذوی العقول کے کہ آدم اور حوا اور ابلیس ہین غیر ذوی
العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہے داخل کر دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو ہے ساتھ ذریات کے
کہ پشت آدم مین تھی اور دشمنی بعض کی ان کے ساتھ بعض کے بسبب کفر اسلام کے ظاہر ہے سوال ذریت آدم
اُسوقت معلوم نہ تھی پس خطاب مین اشیاء معدومہ کیونکر داخل ہوئین جواب خطاب مذکور بمعنی کونوا ہابطین ہے اور
خطاب تکوین کا معدوم کو روا ہے نہ تکلیف کا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو فقط ہے اور
اثنا کلام بلیغ مین مستعمل ہوتا ہے چنانچہ کُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ کلام اللہ مین وارد ہے حضرت داؤد اور سلیمان
علیہ السلام کی ثنا مین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور واسطے تمہارے اور ذریت تمہارے
کے بیچ زمین کے ٹھکانا ہے اور منفعت فائدہ ہے ایک وقت تک یعنی مرگ تک فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ
رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ پس سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے پروردگار اپنے سے کچھہ سخن پس پھر آیا اوپر اسکے
اور حق تعالی نے قبول فرمائی توبہ اسکی کہ بخشندہ ذنوب اور پوشندہ عیوب ہے اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

تحقیق حق سبحانہ وہی ہے قبول کرنیوالا توبہ بندونکی بیشمار اور مہربان کہ گناہ بندونکی بخشتا ہے بار بار لکھا ہے
کہ آدم اُتر کر آسمان سے کوہ سراندیب پر دو سو برس روئے پھر حق تعالی نے کچھہ کلمات سکھائے حضرت آدم نے
وہ پڑھے گناہ اُنکا بخشا گیا بعضون نے کہا ہے کہ وہ کلمات یہہ تھے کہ جس سے توبہ قبول ہوئی ربنا ظلمنا
انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور بعضون نے کہا ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک عملت
سوءً وظلمت نفسی فاغفر لی وانت خیر الغافرین لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک عملت سوءً وظلمت نفسی
فارحمنی فانک ارحم الراحمین اور بعضون نے کہا ہے یہہ تھی سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ
غیرک ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت وان محمدا عبدک ورسولک اور بعضون نے کہا ہے کہ یا ان الفاظ دعا کی تھی
یا رب بحق محمد ان تغفر لی پس جب آدم بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت چاہی تو حق تعالی نے ارشاد کیا
ای آدم تو کیا جانتا ہے محمد کو جو وسیلہ مغفرت کرواتا ہے حضرت آدم نے عرض کیا کہ بہشت مین جس جگہہ نظر
کی مین نے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا پایا اور ایک روایت مین ہے کہ کہا آدم نے کہ جب میرے بدن مین
روح پڑی مین نے آنکھہ کھولی ساق عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا حق تعالی نے فرمایا ای آدم تو نے
واسطے اپنے گناہ بخشنے کے محمد کو شفیع گردانا اگر گناہ ہون اہل آسمان اور زمین کے محمد کو شفیع لاتا مین عفو کرتا سب گناہ
بخش میری بھی رب انام تو بحق محمد علیہ السلام نہ اس مقام پر اعتراض جواب بتفصیل بحر مواج مین مذکور مین جسکو
منظور ہو دیکھہ لے لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام دانہ کھا کر زمین پر اُترے زمین پر آپ نے قے کی وہ قے جس
جانور نے کھائی اُسکے دانت مین یا نیش مین زہر ہو گیا اور وہان جو گیاہ روئیدہ ہوئی زہریلی ہوئی قُلْنَا اهْبِطُوا
مِنْهَا جَمِیْعًا کہا ہم نے دوسری بار اترو بہشت سے سب زمین پر فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ
هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ پس جو آویگی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت ساتھہ ارسال
رسل وانزال کتب کے پس جنھنے پیروی کی ہدایت میری کی پس نہین ڈر اوپر اُن کے اور نہ وہ غم کھاوینگے وَالَّذِیْنَ
کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو کہ قرآن
ہے یہہ لوگ رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ بیچ آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین
سمجھہ لیجے کہ پہلے سب قصص کے حق تعالے نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسواسطے
کہ باپ سب کے ہین اور ارشاد کیا کہ مین نے سب ملائک کا آدم کو مسجود کیا اس مین احسان
اپنا تمام لوگون کو جتایا کہ اُنکا مسجود کرنا گویا تمہارا ہی مسجود کرنا ہے کہ تم اُن کے پشت مین مخفی تھے علاوہ
اسکے احسان باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہے پس باین احسان رجوع طرف میرے نہین کرتے
خلاف فرمان میرے کے کرتے ہو شرم نہین رکھتے الخ پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا آمین

یہہ اشارہ ہے کہ آدم کو باوجود اِس قرب کے اور مسجود ہونے ملائکہ کے بیک نافرمانی بہشت سے نکال
دیا ڈرو تم اور خلاف امر میرے کا نکرو والا قیامت کو جنت مین داخل ہی نکروںگا غرض یہہ قصہ کمال عبرت
انگیز ہے لازم ہے سب کو کہ تامل اِس مین کرین اور جو کام نارضامندی الٰہی کا ہو اُس سے باز رہین اور دوسرا قصہ
ابلیس کا اور ترسانندہ دلہائے مؤمنین ہے کہ باوجود اِس قرب و منزلت کے بیک نافرمانی سبحانی ۽
راندہ درگاہ ہوا پس ہردم ہر لحظہ متوجہ جناب الٰہی ہوئیے اور انفعال گناہان گذشتہ مین روئیے اور مغفرت
بہزار نیازمندی جناب خداوند کریم سے مانگئے کہ وہ بخشندہ ذنوب مومنان ہے اور پوشندہ عیوب بندگان
ہے یہان قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام ہوا احسان ایسے جتاکر پند اور نصیحت سب لوگون کو بوجہ عموم
کی اور پھر اِس مقام سے موعظت بنی اسرائیل کو بوجہ خصوص ذکر فرمائی اور نعمتین اپنی یاد دلوائین اور احسانات
جتائے کہ یَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ اے فرزندان یعقوب یاد کرو نعمتین میری وہ
نعمتین کہ فضل اپنے سے انعام کین مین نے اوپر تمہارے یعنے اوپر باپون تمہارے کے بنی اسرائیل کے
تحقیق مین لکھا ہے کہ اسر مرد کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یعنے اے بیٹو مرد خدا کے اور مرد خدا سے مراد
یعقوب ہین اور لفظ نعمت کا واحد ہے بمعنی جمع اور یاد کرو اُن نعمتون کو کیا معنی کہ اُن کو فراموش نکرو
یا مذکور اُنکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور وہ نعمتین یہہ ہین کہ اُن کے ابا کو کید فرعون سے بچایا اور بارہ چشمے جاری کئے
پتھر سے جب وے پیاسے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور من و سلوی بھجوایا اور بعضون کو مملکت
دی جیسے سلیمان علیہ السّلام کو کہ تمام روئے زمین پر متصرف ہوے تھے علیٰ ہذا القیاس نعمائے بیقیاسی
عنایت کین اور نیکی باپ سے گویا عین بیٹے سے ہے کہ عزت باپ کی عزت بیٹے کی ہے
اِسواسطے حق تعالیٰ نے یاد دلوائین وہ نعمتین کہ اُن کے باپون پر کین تھین وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اور پورا کرو عہد میرا کہ بیچ شان پیغمبر میرے کے کہ محمد ہین صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم باندھا ہے مین نے
بِعَھْدِکُمْ اور پورا کرو عہد میرا کہ بیچ شان پیغمبر میرے کے کہ محمد ہین صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم باندھا ہے مین نے
تم سے توراۃ مین پورا کرونگا مین عہد تمہارا یعنے جزا وفاداری کی تمھین پہنچاؤنگا وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ اور
خاص مجھہ سے ڈرو اور نقض عہد اور پیمان نکنی نکرو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ
کَافِرٍۢ بِہٖ اور ایمان لاؤ ساتھہ اُس چیز کے جو اُتارا مین نے یعنے قرآن درآن حالیکہ سچا کرنیوالا ہے
وہی قرآن یعنے موافق اور مطابق ہے بیچ اصول کے توحید مین وعدے مین وعید مین خاص اُس
چیز کو جو ساتھہ تمہارے ہے یعنے توراۃ اور مت ہو پہلے کافر اہل کتابون مین سے ساتھہ
اُس کے یعنے قرآن کے یا مثل اول کافرون کے کہ کافران مکہ مین یا مُراد کفر سے حق پوشی
ہے دیدہ و دانستہ کہ یہہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہین وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اور مت لو

بدلے آیتون میری کے کہ توریت ہے معمول تھوڑا مخاطب اسکے علماء یہود ہین جیسے کعب ابن اشرف
وغیرہ کہ آیات تورات کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپاتے تھے وَاِیَّایَ
فَاتَّقُوْنِ اور مجھ سے پس ڈرو کلام ربانی کو عوض مین دنیاء فانی کے مت بیچو بعضون نے کہا ہے کہ علماء
یہود آیتین تورات کی تحریف کر کر ایک صاع جو اور چار گز کرباس کو بیچ ڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھ لیجے
کہ اگر عوض مین تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی حماقت تھی کہ یہہ فانی ہے اور وہ باقی ہے اور یہہ تھوڑی ہے
اور وہ بہت ہے قل متاع الدنیا قلیل والاخرة خیر لمن اتقی سمجھ لیجے کہ یہہ آیت ہر چند ظاہر بنی اسرائیل
ہے لیکن حقیقت مین سرزنش کئی فرقون کی ہے اس امت کے کہ عوض مین آیات الٰہی کی قیمت قلیل لیتے ہین
اور وہ نعمت برباد کرتے ہین فرقہ اول علماء بدمعاش ہین کہ دنیاداروں سے اور ظالمون سے اختلاط کرتے
ہین اور واسطے لذات اور شہوات ان کے روایات نادرہ نکالتے ہین دوسرا فرقہ قاضیان مرتشی
اور مفتیان بے باک ہین کہ واسطے رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہین اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس
اُس کے قرار دیتے ہین تیسرا فرقہ بادشاہان ظالم ہین اور امراے بیدادگر کہ داد مظلومون کی نہین دیتے
اور عمال اور متصدیون اور کارپردازون اپنے کا احوال تفحص نہین کرتے چوتھا فرقہ وزیرون اور متصدیون اور
کارپردازون دفتر والون کا ہے کہ تحصیل اموال مین اور اخذ خراج مین رعایا اور مزارعان سے خوف آخرت کا خاطر
مین نہین لاتے پانچوان فرقہ علماے دنیا طلب اور واعظان طماع کا ہے کہ اوپر تعلیم احکام الٰہی کے اور تبلیغ مواعظ اور
پند کے متاع دنیا درخواست کرتے ہین اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہے تو متوجہ بحال سائل ہوتے ہین اور نہ تو کمی
مین درشتی اور خشونت کرتے ہین لیکن فرقہ معلم الصبیان کا کہ واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہین اس زمرہ مین نہین
ہین اس واسطے کہ عوض تعلیم مین کچھ چیز نہین لیتے بلکہ لینا انکا اجورہ محنت انکی کا ہے کہ صبح سے تا شام اپنے
گھر سے جدا رہتے ہین اور کسب معاش سے معطل ہو کر اطفال بے سر وپا کو کہ مانند گوسفندان رم کردہ کے ہوتے
ہین جمع کرتے ہین اور بہ احتیاط نگاہ رکھتے ہین ہان اگر کوئی محض تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ پڑھنے تعین مکانی و
اور زمانی اجارہ درخواست کرے البتہ زمرہ مین محسوب ہے اور اجرت لینے مین امامت کے اور اذان
کے اور خطبے کے اختلاف علما کا ہے بعضون نے کہا ہے جائز ہے کہ اجرت اوپر نفس عبادت کے
نہین ہے بلکہ اوپر ادا انکی عبادت کے ہے مکان خاص مین اور زمانہ خاص مین اور یہہ خصوصیت داخل
عبادت نہین ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ زمانہ سابق مین آئمہ اور خطبا اور موذنین حسبۃ للہ یہہ عمل بجا لاتے تھے
چنانچہ قاضی اور مفتی اور محتسب اور تحصیل کرنیوالے خراج اور عشر اور زکوۃ برای خدا این اعمال مشغول ہوتے تھے جب خلفاء راشدین
اور سلاطین عادلین نے دیکھا کہ یہہ لوگ مصروف انکی عبادتین ہین تو انکی معاش کے واسطے مال مین مسلمین سے کچھ مدد خرچ

مقرر کیا نہ واسطے اجرت کے بلکہ بنا بر اعانت رفتہ رفتہ یہہ حیلے حیلے معاش کے ہو گئے اور اجورہ قرار پا گیا اس
زمانے مین یہہ وجہ معاش مشکوک بلکہ قریب بحرمت ہے حتی المقدور اس سے احتراز لازم ہے چنانچہ تفسیر
فتح العزیز مین لکھا ہے اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقیہ قرآن کی باجماع ونص جائز ہے چنانچہ احادیث صحیحہ مین کہ
بیچ صحیحین کے اور کتب معتبرہ کے موجود ہے تجویز فرمایا ہے اور محققین علما نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ بہت
نافع ہے وہ یہہ ہے کہ جو چیز آدمی کے حق مین عبادت ہو خواہ فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت مؤکدہ
ہو اس پر اجرت لینی جائز نہین ہے مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ اور نماز اور روزہ اور تلاوت اور ذکر اور تسبیح کے
اور جو چیز کسی وجہ سے عبادت نہین ہے بلکہ مباح محض ہے اس پر اجرت لینی جائز ہے مثل رقیہ کرنے کے قرآن
یا تعویذ لکھنے کے اور مثال اسکے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت ملاؤ سچ کو کہ نعت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہے توراۃ مین لکھی ہوئی ساتھ جھوٹھ کے اور مت چھپاؤ سچ کو کہ صفت نبی آخر الزمان ہے اور
تم جانتے ہو کہ یہہ پیغمبر سچے برحق ہین پھر جان بوجھ کے کیون انکی نعت صفت چھپاتے ہو اور اپنے آپ کو دوزخ کا
ایندھن بناتے ہو معلوم کیجے کہ دوسری آیت مسائل کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوۃ کا اور زکوۃ کا اور رکوع کا
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم کرو نماز کو مسلمانون کے ساتھ جیسے یہہ پڑھتے ہین وَآتُوا الزَّكَاةَ اور
دو زکوۃ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والون کے اگر کوئی کہے اس
آیت سے فرضیت جماعت کی نکلتی ہے اور حال آنکہ نماز جماعت کی فرض نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ امر
اہل کتاب کو ہے کہ انکی نماز مین رکوع نتھا حق تعالی نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوۃ کے تاکید فرما دی
کہ رکوع مین بھی اہل اسلام کی موافقت کرو اور بعضون نے وجوب جماعت کا اس آیت سے نکالا ہے اور صلوۃ
کی معنی لغت مین دعا کی ہین پھر نقل کیا اسکو بیچ شرع کے طرف ارکان معلومہ کے اور زکوۃ کی معنی لغوی طہارت کی
ہین پھر نقل کیا بیچ شرع کے طرف جزو مقدرہ کے نصاب سے بشرط الفراغ والحول اور رکوع بیچ لغت کے انحنا ہے
جیسے سجود وضع جبہہ ہے اور اسیقدر فرض ہے نزدیک حنفیہ کے اور تعدیل واجب ہے چنانچہ کتب فقہ
مین مذکور ہے اور نماز جماعت کا اوپر نماز تنہا کے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے اور نماز با جماعت شعار مخصوص
اس دین کا ہے أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ آیا حکم کرتے ہو لوگون کو ساتھ بھلائی کے
اور بھول جاتے ہو جانون اپنی کو اور حال یہہ ہے کہ تم پڑھتے ہو کتاب توراۃ مطابق حال انکے کے یہہ مثل ہے
آپ کو فضیحت غیر کو نصیحت یہہ آیت بعضے یہود کی شان مین ہے کہ اپنے دوستون کو جو ایمان لائے تھے
احکام شرعیہ محمدیہ پر رغبت دیتے تھے اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حال آنکہ جا بجا کتاب الہی مین پڑھتے
تھے کہ جو کوئی خلاف کلمہ الہی کے عمل کرے اور قول اسکا مخالف عمل اسکے کے ہو مستحق وبال اور نکال ہے ؞

چنانچہ قرآن مین تین جگہہ ایسی معانی کو ارشاد فرمایا ہے اوّل یہان دوسری آیت لم تقولون ما لا تفعلون مین
تیسری آیت ما ارید ان اخالفکم الی ما انھکم مین اور عاقل سے بہت بعید ہے کہ اصلاح حال غیر مین کوشش کرے
اور ہلاکت نفس اپنے سے چشم پوشی کرے پس ہمیشہ تلاوت کلام الٰہی کرتے ہو اور بموجب اسکے ہرگز عمل مین نہین لاتے
ہو افلا تعقلون آیا پس نہین سمجھتے تم معنی کتاب اپنی کی باقبح اس کلام کا اپنے حال آنکہ صریح عقل و بر قباحت اسکے
کے دال ہے اس واسطے کہ مقصود امر معروف اور نہی منکر سے یہہ ہے کہ اور لوگ پند پذیر ہوون اور ضرر اپنے سے
احتراز کرین اور ظاہر ہے کہ مصلحت فہمی نفس اپنے کی اور دفع مضرت جان کا اپنے ضرور تر ہے اور ون کے
اصلاح مین لانے سے اور دفع مضرت کرنے سے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور مدد چاہو اللہ سے ساتھہ صبر کرنے کے
بیچ اطاعت کے اور ساتھہ نماز پڑھنے کے یا ساتھہ دعا کے بیچ حصول مدعا کے یا یہہ معنی ہین کہ گناہون سے بچنے
مین اور عبادت کرنے مین مدد چاہو اللہ سے ساتھہ صبر اور صلوٰۃ کے سمجھہ لیجے کہ صبر تین قسم ہے اول صبر اوپر مشقت
طاعت کے ہے جیسے اٹھنا نیند سے واسطے نماز کے اور غسل اور وضو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جانا اگر چہ
مین اندھیری مین دوسری صبر لذت گناہ سے ہے کہ نزدیک اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہے تیسری صبر اوپر مصیبت
کے ہے کہ درد و امراض اور بلا مین جزع فزع شکایت حکایت سے اپنے آپکو باز رکھے جو آدمی اس تین جا پاتین
نفس اپنے کو ساتھہ صبر کے خوگر کرے یقین ہے کہ ہر حال مین مالک نفس اپنے کا ہوگا اور نفس اسکا مغلوب
اور عقل اسکی غالب ہوگی فرمایا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الایمان نصفان نصف فی الصبر و نصف
فی الشکر رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس مرفوعًا گویا اس حدیث مین اشارہ فرمایا ہے کہ ایمان بمنزلہ صحت کے اور صحت
دو چیزون سے حاصل ہوتی ہے پرہیز اور دوا سے پرہیز صبر ہے اور دوا شکر ہے اگر پرہیز نہو دوا کچھہ فائدہ نہین
کرتی اور پرہیز بدون دوا کے بھی مفید ہوتا ہے حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
صبر کو جزو اعظم ایمان کا قرار دیا ہے چنانچہ ابن شیبہ نے کتاب الایمان مین اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی
ہے کہ الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر لہ اور مطابق اس قول کے روایت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال الصبر والسماحۃ
یعنے صبر اور جوانمردی شجاعت وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین اور تحقیق وہ نماز البتہ بڑی دشوار گران ہے مگر اوپر عاجزی
کرنے والون کے کہ مومن مین اخلاص والے ایسے کہ عبادت اوپر ان کے گران نہین ہے ان کی صفت مین
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یظنون انھم ملٰقوا ربھم وہ لوگ کہ یقین جانتے ہین یہہ کہ وہ ملنے
والے ہین ساتھہ جزائے پروردگار اپنے کے وانھم الیہ راجعون اور یہہ بھی جانتے ہین وہ طرف اسکے
پھر جانے والے ہین واسطے جزا پانے کے یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم اے بیٹو یعقوب کے

یاد کرو

یاد کرو نعمتین میری جو انعام کین مین نے اوپر تمھارے تکرار اس جملہ کا تنبیہ ہے واسطے اظہار اہتمام کے اور اعتنا کے
کے جیسے تکرار یا آیت کا اس آیت مین یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا یا ابت انی
اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا غرض اس جملے سے اور جملہ گذشتہ سے کہ پہلے یا بنی ہے
موعظت بنی اسرائیل ہے اور اسی واسطے واو عاطفہ درمیان مین نلائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ہے
وانی فضلتکم علی العالمین ۔ اور تحقیق مین نے بزرگی دی تم کو اوپر عالمون کے یہہ خطاب بنی اسرائیل کو
ہے کہ حاضر تھے بہ اعتبار اجداد انکے کہ اپنے زمانے مین افضل عالم اور اکرم بنی آدم تھے جیسے کوئی کہے
بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا پسر دانشمند کو کہ دانشمندی تجھے دی گئی حاصل یہہ ہے کہ حقتعالی
فرماتا ہے کہ یاد کرو اس نعمت کو کہ مین نے فضل اپنے سے بزرگی دی ابا کو تمھارے تمام جہان پر یعنے
مین نے یہہ احسان کیا اور تم کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور نعمت کو انکے پھراتے
ہو اور قرآن پر ایمان نہین لاتے ہو واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا اور ڈرو اس دن سے
کہ جس دن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھ یعنے کوئی مومن چاہے کہ کسی کافر سے قیامت کو
کچھ عذاب کم کروا سکے تو یہہ نہو گا ولا یقبل منها شفاعة ولا یؤخذ منها عدل ولا هم ینصرون اور نہ قبول
کی جاوے گی اس نفس کافر سے سفارش یعنے کوئی عرض کرکے بخشوا نسکیگا اور نہ لیا جاویگا اس سے بدلا
یعنے کافر چاہے کہ کچھ فدیہ دیکر عذاب سے چھوٹ جاوے تو یہہ بھی نہو گا اور نہ وے مدد کئے جاوینگے روایت
ہے کہ یہود سمجھتے تھے کہ آبا ہمارے قیامت کو ہمین بخشوا لینگے رد زعم ان کے مین یہہ آیت نازل ہوئی سمجھ
لیجے کہ شفاعت پیغمبر کی باذن پروردگار اہل کبائر کے حق مین مقبول ہے نہ کفار کے واذ نجیناکم من آل فرعون
یسومونکم سوء العذاب اور یاد کرو ای بنو یعقوب کے جب چھڑایا ہم نے تم کو یعنے اجداد تمھارے
کو قوم فرعون سے کہ تمھارے پیچھے پڑے تھے پہنچاتے تھے تم کو برا عذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون
نساءکم ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھاری کو سمجھ لیجے کہ نساء زنان
بالغہ کو کہتے ہین اور اس جگہہ چھوٹے بچون کی معنی مین آیا ہے مجازا جیسے تسمیہ شے کا اعتبار مآل الیہ ہو
لکھا ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس سے آگ اٹھی ہے فرعون کو اور اسکے گروہ کو جلا
دیا ہے تعبیر کہنے والون سے اسکی تعبیر پوچھی کہا انھون نے کہ کوئی شخص بیت المقدس سے پیدا ہو کر
تجھے اور تیرے گروہ کو ہلاک کریگا اس دن سے اسنے حکم کیا کہ بنی اسرائیل مین جو بیٹا پیدا ہو اسے مار ڈالو
اور جو بیٹی پیدا ہو اسے جینے دو ہماری خدمت کو تا انکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضون نے کہا ہے
ستر ہزار لڑکے مارے گئے پھر خلق جمع ہو کر اسکے پاس آئے اور کہا کہ اگر تمھین لڑکون کا مارنا منظور ہے

تو جہان خراب ہو جاوے گا اور عالم تباہ ہو گا حکم کیا کہ ایک سال قتل کرو ایک سال چھوڑ دو سال رہائی مین
حضرت ہارون پیدا ہوئے اور سال قتل مین حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ السلام متولد ہوئے بہ الہام ربانی خوف
قتل سے ایک صندوق مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بند کر دریائے نیل مین ڈالدیا وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے
محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھہ کے نکلوایا دیکھا تو ایک لڑکا ہے حضرت آسیہ نے کہ قبیلہ اسکی تھی کہا کہ یہہ لڑکا
بنی اسرائیل سے نہین ہے خدا جانے کہان سے آیا ہے ہمارے اولاد نہین ہے ہم اسے پالین گے بیٹا
کر کے حق تعالیٰ نے غیب سے عنایت فرمایا ہے غرض خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے
گھر ملوا کر انہین کے ہاتھہ سے اُسے ہلاک کروایا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ اللہ ہے کہ اپنے دوست کو اپنے
دشمن کے ہاتھہ مین پرورش کی کہ جسنے ہزارون بچون کو اُن کے گمان مین مارا تھا وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ
عَظِيمٌ اور بیچ اسکے یعنے مارنے مین بیٹون کے اور واسطے خدمت کے بیٹیون کے جلانے مین آزمائش تھی
پروردگار تمھارے سے بڑی وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ اور یاد کرو جب بنی اسرائیل جب پھاڑا ہم نے
ساتھہ تمھارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس چھڑا دیا ہم نے تم کو ایذا اُسکی سے وَأَغْرَقْنَا
آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہہ
ہے کہ قوم اسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابرون کو جمع کر کے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل
کو مت چھوڑ یہہ مفسد ہین یہہ خبر بنی اسرائیل سنکر متفکر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اگر غرض کی حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ واوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہوئی
عاشورے کے دن سب لینے لڑکون کو جمع کر کر چلے دریا پر جب پہنچے تو فرعون نے سنا لشکر کو لیکر انکا تعاقب
کیا حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی عصا دریا مین مارا یہہ بارہ گروہ تھے بارہ جگہہ سے دریا مین راہ خشک ہو گیا
حضرت موسیٰ معہ تمام قوم اوتر گئے فرعون نے جو دیکھا کہ اُترے جاتے ہین دریا سے وہ بھی اُسی راہ معہ فوج
گھسا غرق ہو گیا قوم سمیت لکھا ہے کہ جبرئیل گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑے
کو دیکھہ کر جا گھسا پیچھے قوم بھی اسکے چلی ہے دریا کے جا کر ڈوب گیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ احسان اپنا
بنی اسرائیل کو حق تعالیٰ نے یاد دلوایا کہ مین نے یہہ کیا اور تم پھر نافرمانی میری کرتے ہو بحر مواج مین لکھا ہے
کہ ایک عورت مزدورنی فرعون کے محل کی اینٹین ڈھویا کرتی تھی اُسنے مزدوری نہین پائی تھی صبح
کو پانی لینے دریا مین آئی ہاتھہ دریا مین جو ڈالا ڈاڑھی فرعون کی کہ مرصع جواہر سے تھی اُسکے ہاتھہ مین آگئی
اُسنے بال اُکھیڑ کر جواہر سب نکال لئے ہے کہ آخر ظالم نگونسار ہوتا ہے اور مظلوم رستگار ہوتا ہے وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً اور یاد کرو اے بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ کو توریت کے دینے کا چالیس راتکا

سمجھ لیجے کہ توراۃ کا فرمایا اور دن کو چھوڑ دیا اسواسطے کہ عرب مین شمار راتونکا کرتے ہین اور وہ چالیس
راتین ذیقعد کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ پھر
پکڑا تم نے گائی کے بچے کو ساتھ خدائی کے پیچھے اُسکے یعنے بعد جانے موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر اور تم
ظالم تھے کہ اللہ کی عبادت کی جاے تھی غیر کی کی روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات
پائی مصر مین آئے عمل کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسیٰ سے عرض کیا حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین
مناجات کی حق تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ طور پر آؤ چالیس روز مین تمھین کتاب دینگے آپ کوہ طور پر جاتے ہے حضرت
ہارون کو خلیفہ اپنا کر کے قوم مین چھوڑ گئے تھے پیچھے سامری نے کہ گوسالہ پرست تھا اور بنفاق حضرت موسیٰ کے ہمراہ
آیا تھا وقت پا کر لوگون کو گمراہ کر دیا اس طرح سے کہ زرگری جانتا تھا سونے کی ایک گائی چھوٹی سی بنائی اور تھوڑی
خاک حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے سم کی ڈالی وہ گائی آواز کرنے لگی لوگ پوجنے لگے لکھا ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے جو خاک ہوتی تھی اُسسے گیاہ روئیدہ ہو جاتی تھی سامری نے یہہ دیکھکر
سمجھ لیا تھا کہ جس پتلے مین یہہ خاک رکھونگا وہ بھی آواز کرنے لگیگا اسواسطے وہ خاک اُٹھا کر تھوڑی سی
رکھ چھوڑی تھی اور بعضون نے لکھا ہے کہ شیطان اُس گائی مین گھسکر آواز کرتا تھا کہ انا ربکم فاعبدون
مین پروردگار تمھارا ہون پس عبادت کرو میری لوگ اسکو پوجنے لگے گمراہ ہو گئے حضرت ہارون ہر چند
سمجھاتے تھے انکا کہا نہین مانتے تھے جب حضرت موسیٰ چالیس روز بعد الواح توراۃ لے کر آئے
یہہ احوال دیکھکر حضرت ہارون علیہ السلام سے رنجیدہ ہوئے اور لوگون کو ملامت کی سبب توبہ کی باقی قصہ
سورۂ اعراف مین اور طہ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ پھر معاف کیا ہم نے تم سے
مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پیچھے توبہ تمھاری کی کہ ہلاک نکیا ہم نے تمھین بعد صادر ہونے اس بری
عمل کے اور یہہ عفو اسواسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اوپر نعمت عفو کے وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور یاد کرو اسکو
جب دی ہم نے موسیٰ کو توراۃ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور معجزے جو فرق کرنیوالے تھے درمیان
حق اور باطل کے تو کہ تم راہ راست پاؤ اس کتاب اور معجزون سے معجزہ وہ ہے کہ جس کے سمجھنے مین عقل عاجز
ہو جیسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہو جاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا خلاف عقل ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اُسکو جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گائی کے بچے کو پوجنے لگی تھی يٰقَوْمِ
اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ اے قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی پر ساتھ پکڑنے تمھارے کے
گائی کے بچے کو بخدائے فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ پس توبہ کرو تضرع اور زاری طرف پیدا کرنے والے اپنے کے
فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس مارو جانون اپنی کو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ یہہ کشتہ ہونا بہتر ہے واسطے تمھارے

زندگانی دنیا سے نزدیک پروردگار تمھارے کے بعد اس حکم کے جن جنھنے کہ گوسالہ پوجا تھا صحرا کو گئے اور سر جھکا کر
مٹھ گئے ہارون علیہ السلام بارہ ہزار آدمیون کو تلوارین بند ہوا کر لے گئے صبح سے دو پہر تک ستر ہزار آدمیونکو
قتل کیا پس حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جب حکم ہمارا اُنھون نے مانا فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
پس توبہ تمھاری قبول کی خدا تعالی نے تحقیق وہی ہے توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکی اور مہربان اوپر توبہ کرنے
والونکے سمجھ لیجے کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کے تھی اور نفس کی معنی جان کے ہین جب وہ جان
مارتے تھے توبہ قبول ہوتی تھی اور اس امت محمدیہ پر کمال فضل سے حق تعالی نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا
لیکن توبہ خواص کی اب بھی بقتل النفس بارہ ہے بحر مواجین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ستر اور کہتے
ہین حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے اُنہین کو حکم کیا کہ گوسالہ پرستون کو مارو لیکن
یہہ روایت لکھ کر ردی کی ہے کہ یہہ صحیح نہین اس واسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہ کہتے تھے لن نؤمن لك
حتی نری الله جهرة اور حسن بصری نے کہا ہے کہ گوسالہ پرست اور غیر گوسالہ پرست دو قسم تھے غیر گوسالہ
پرستون نے گوسالہ پرستونکو مارا سوال فاقتلوا انفسكم سے یہہ نکلتا ہے کہ اپنے آپ کو آپ قتل
کرین چنانچہ بعضون نے یہی معنی لئے ہین جواب متبادر ہوتا ہے اپنے قتل پرست قتل اپنے کا ہے پس جو
شخص متبادر لئے قتل پر ہوا مجاز اُسنے لیے ایک وہ آپ ہی مارا دوسری یہہ ہے کہ جنھون نے مارا وہ بھی
تو خویش واقربا اُن کے تھے تو گویا بمنزلہ نفس ہی کے تھے وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً
اور یاد کرو اُس دن کو جب کہا تم نے یعنے عہد باندھا ستر آدمیون نے جو تمھارے قوم مین بڑے
تھے اور موسی علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے بعد سننے کلام ربانی کے کہا کہ اے موسی نہ ایمان
لاوینگے یعنے تصدیق تیری نہین کرنے کے ہم اس کلام مین کہ آواز حجاب مین سے آیا ہے یہانتک
کہ دیکھین الله کو دیدہ سر سے ظاہر روبرو اپنے فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑا تم کو بجلی نے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ
اور تم دیکھتے تھے اُس بجلی کو کہ آسمان سے آتش غضب اُتری تھی لکھا ہے کہ اُس بجلی کی ہیبت سے یکایک
سب مر گئے حضرت موسی متحیر ہوئے اور کہا الہی مین بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا جو وہ پوچھینگے
ہمارے بزرگ کیا ہوے حق تعالی نے زندہ کیا انکو چنانچہ فرمایا ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ پھر جلایا ہم نے
تم کو پیچھے موت تمھاری کے کہ بسبب صاعقہ سے آئی تھی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو میرا ساتھ
زندگانی پانیکے کہ حیات اصول نعمات ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور یاد کرو جو سائبان کیا ہم نے
اوپر تمھارے بادل کو تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو اور یہہ کس وقت تھا کہ جب جنگل مین یہہ تھے
اور اُن کے ساتھ خیمہ ڈیرا کچھ نتھا وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اُتارا ہم نے اوپر تمھارے من اور سلوی

من بعضے کہتے ہین ترنجبین تھی بعضے کہتے ہین نان میدہ تھا بعضے کہتے ہین شہد تھا بعضے کہتے ہین اور
کچھہ نعمت الٰہی تھی کہ غیب سے آتی تھی اور سلوی بعضون نے کہا ہے پرندہ مشابہ بٹیر کے تھا بعضون
نے کہا ہے مانند کبوتر کے فربہ تھا کہ باد سے ذبح ہو کر گرتا اور آلایش پیٹ کی دور ہو کر گرمی آفتاب سے بھن
بھنا ان کے پاس آتا تھا بعضے مفسرین کہتے ہین کہ زندہ جانور ان کے پاس آتا تھا جس قدر یہہ چاہتے تھے
چھری سے کاٹ لیتے تھے اور دوسرے دن کے واسطے اگر اسمین سے رکھتے تھے تو سڑ جاتا تھا لکھا ہے
کہ قبل اسکے کوئی کھانا رکھنے سے سڑتا نہ تھا یہہ ادکتا سڑنا جب ہی سے ہوا ہے تفسیر موضح قرآن مین
لکھا ہے کہ جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل خلاص ہو کر چلے جنگل مین ان کے خیمے پھٹ گئے تو سارے
دن ابر رہتا تھا دھوپ کا بچاؤ اور اناج نہ تھا تو من وسلوی اترتا تھا کھانے کو من ایک چیز تھی میٹھی دانے
کے سے دانے رات کو اس مین برستے لشکر کے گرد ڈھیر ہو رہتی صبح کو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق چن لاتا
اور سلوی ایک جانور کا نام ہے شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور جمع ہوتے اندھیرے پڑے پکڑ لاتے
کباب کر کر کھاتے مدتون تک یہی کھایا کئے اور جب تک اکو دکو من سلوی اترتا تھا رات کو روشنی کے
واسطے نور پیدا ہوتا تھا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کہا ہم نے کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ چیزین کہ دین ہم نے تم کو
یعنی جو کچھہ کہ ہر روز تمھین پہنچتا ہے کھاؤ اور ذخیرہ کل کے واسطے نکرو وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
اور نہ ظلم کیا انھون نے اس نافرمانی کرنے سے کہ ذخیرہ من اور سلوی کا کرنے لگے روز آیندہ کے لئے اوپر
ہمارے اور لیکن تھے وہ از روی نافرمانی اور جانون اپنے کے ستم کرتے روایت ہے کہ جب فرعون تو
غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت موسی کتاب لینے گئے پیچھے سامری نے ان کے قوم کو
گمراہ کیا پھر آپ آئے تو قوم نے توبہ کی پھر توبہ انکی قبول ہوئی بعد اسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین کو جاکر غزا کرو جب
وہان حضرت موسی معہ لشکر پہنچے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف انکی قوت دیکھہ کر کہا یہہ پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑ لیتے
ہین ہم ان سے کیون کر برابر آئینگے تم اور بھائی تمھارا ہارون ان سے لڑو ہم نہین جنگ کرنے جاتے یہین رہینگے
وہ جنگل چھہ بتیس چھہ تیس کوس کا تھا چالیس برس تک اسی جنگل مین سرگردان رہے روز ارادہ کرتے تھے کہ [illegible]
نکلین سارا دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے تو جس منزل سے چلتے تھے وہین اترتے تھے وہان خیمہ کچھہ نتھا
گرمی آفتاب کیسے جلتے تھے اور بھوکھہ کے مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسی نے دعا کی حق
تعالی نے انکی دعا سے ان کے سر پر سایہ ابر کا کیا اور کھانے کو من اور سلوی اتارا چنانچہ پچھلی آیت مین مذکور
ہے بعد چالیس برس کے اس جنگل سے نکلے اور اس قریہ پر پہنچے کہ جسکے غذا پر مامور تھے وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ
اور یاد کرو جب کہا ہم نے داخل ہو اس گانو مین نام اسکا ایلیا یا اریحا تھا وہان جبارین رہتے تھے

لکھا ہے کہ بناء بیت المقدس اُسی زمین میں ہے فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کھاؤ تم اُسی سے
میوے اور طعام جہاں چاہو بافراغت لیکن ابتدائے تلبس بآن نعمت شکر بھی بجا لاؤ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
اور داخل ہو تم دروازے میں اُسی گاؤں کے سجدہ کرتے ہوئے شکرانے کا کہ اُس قید سے چھوٹے اور یہہ شکر
بدنی ہے وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ اور کہو تو کہ توبہ اور شکر زبانی بھی ادا ہو کہ درخواست ہماری حطہ ہے
اور حطہ کلمہ استغفار ہے اُن کے زبان میں معنی اُسکی یہہ ہیں کہ دور کر ہم سے گناہ ہمارے اور جب یہہ دونو عمل بدنی
اور زبانی ساتھہ ندامت قلبی کے کہ رکھتے ہو جمع ہوئے تو توبہ تمھاری صحیح اور قبول ہوگی پس بخش دینگے ہم واسطے
تمھارے گناہ تمھاری اور اُس دروازے کو حکم کعبے کا دینگے ہم تمھارے حق میں کہ طواف اُسکا اور سجود
طرف اُسکے مکفر گناہوں تمھاروں کا ہوگا اور اکتفا فقط گناہ بخشنے پر ہے حق گنہگاروں اور ان معاصی تمھارے کے ہے
وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ اور البتہ زیادہ کر دینگے ہم ثواب بسبب اُن دو عمل کے نیکی کرنیوالونکو جو گناہ سے پاک ہیں
اِس واسطے کہ مکفرات گناہ ہونگی جو گناہ نہیں پاتے تو موجب رفع درجات ہوتے ہیں سمجھنا چاہیئے کہ اِس آیت
سے چند فائدے مستنبط ہوتے ہیں اول یہہ کہ توبہ میں زبان سے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور
سجدہ بجا لانا متمم توبہ ہے اور چہ حقیقت توبہ کی کہ ندامت اوپر ماضی کے اور ترک گناہ بیچ حال کے
اور عزم جزم گناہ نکرنے کا اور تنفر تمام معاصی سے بیچ استقبال کے ہے سب متعلق بدل ہے لیکن صفت
دل کی جب قوت پکڑتی ہے جوارح اور زبان بھی موافق ہو جاتے ہیں لہذا حدیث شریف میں بھی صلوٰۃ توبہ
اور صیغہ استغفار کا وقت توبہ کے تعلیم فرمایا ہے دوسری یہہ ہے کہ علمانے لکھا ہے کہ جو آدمی گناہ میں مشہور ہو
جاوے تو اسکو لازم ہے توبہ باعلان کرے تاکہ لوگ اوپر توبہ اُسکے مطلع ہو جاویں اور ساتھہ استغفار لسانی کے اور استشہاد
عدول اور ثقات کے اور صدقات کے اور صلوات کے قیام کرے اور یہہ اسواسطے نہیں ہے کہ توبہ بدون ان
چیزوں کے تمام نہیں ہوتی کیونکہ توبہ آخرش پر جاماندہ کی بھی مقبول ہے اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح پر نہیں ہے
بلکہ واسطے اطلاع کرنے لوگوں کے ہے تاکہ سمجھیں کہ اِس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت کی اختیار کی پس تہمت
گناہ کی اُسپر نکریں اور سوء ظن اور غیبت اُسکی سے باز رہیں اِسیطرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہو گیا ہو اُسے بھی چاہیئے
کہ جو جو لوگ اُسپر گمان بدمذہبی کا کرتے ہیں اُن کے روبرو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے اُنکو کہ مجھہ میں یہہ بات
نہیں ہے اور اگر ہو تو اُن کے روبرو توبہ کرے تاکہ من بعد اتہام سے بچے تیسرے یہہ ہے کہ بعضے مواضع متبرکہ
مورد نعمت اور رحمت الٰہی کے ہوتے ہیں یا بعضے خاندانہائے قدیم اہل صلاح اور تقویٰ کے نے خاصیت پیدا کی ہے کہ توبہ
وہاں کرنے اور طاعت بجالانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی ہے اور اسی جگہہ سے مردویہ نے ابو سعید
خدری سے حکایت کی ہے کہ میں ایک شب غزوہ میں یا کسی سفر میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی

اور پر

اور پشتہ کوہ کے گذرے ہم کہ اسے دار المحنظل کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مقام بھی
ویسا ہی ہے کہ حقتعالی نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم
اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بروایت صحیح امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ انما مثلنا فی
هذه الامة کسفینة نوح وکباب حطة فی بنی اسرائیل یعنے مثال ہم اہل بیت نبوی کی کہ قیم خاندان نبوت ہیں
اور حامل اسرار ولایت اور معرفت ہیں ہے اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہے اسواسطے
کہ نجات طوفان نفس وشیطان سے اور تصحیح توبہ اور تکفیر گناہان بسبب داخل ہونے بیچ سلاسل اولیاء اللہ
کے ہے کہ منتہی ساتھ ان بزرگواروں کے ہیں چنانچہ ظاہر وباہر ہے کہ سلسلے راہ سلوک خدا کے اور توبہ
اور انابت کے اسی خاندان عالیشان کو پہنچتے ہیں چودہ خانوادے کہ اصل ہیں اور باقی فروع انکے
ہیں وہ سب کے سب ائمہ اہل بیت سے ہیں زیدیان اور عیاضیان اور ادہمیان اور ہبیریان اور چشتیان
اور عجمیان اور طیفوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جنیدیان اور گازرونیان اور طوسیان اور سہروردیان
اور فردوسیان اور فروع انکی جیسے قادری اور نقشبندی اور غیرہما قادری سقطیوں میں مل کر امام علی موسیٰ
رضا کو پہنچتا ہے اور نقشبندی بایزیدیوں کو پہنچ کر امام جعفر صادق سے ملتا ہے اور چار پیر جو مشہور ہیں
وہ چاروں خلیفہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہیں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت
خواجہ کمیل زیاد اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل اسکی کتب صوفیہ میں مسطور ہے حضرت مجدد الف
ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد ثالث کے مکتوب میں لکھا ہے کہ راہ وصول الی اللہ دو ہیں ایک تو راہ نبوت
ہے کہ اسمیں واسطہ درکار نہیں ایک راہ ولایت ہے کہ اسمیں وسائط ضرور ہیں اس راہ میں سب کے رہنما
حضرت امیر المومنین علی مرتضی ہیں مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہیں اور حضرت فاطمہ اور
حضرت حسنین بھی اس منصب میں شریک ہیں کوئی کسی امت میں راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہیں پہنچا
بغیر عنایت ان کے قبل اس نشأہ عنصری سے بھی آپکی روح مدد کرتی تھی انبیائے ماتقدم کے امت کو اور بعد ان
حضرات اربعہ کے یہی منصب تا دوازدہ آئمہ چلا آیا بعد اسکے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا
پس بغیر توجہ ان ائمہ اطہار کے کوئی تا قیامت مرتبہ ولایت نہیں پہنچتا القصہ بنی اسرائیل عہدہ شکر اس نعمت
کے سے باوصف سہولت نہ باہر آسکے بلکہ ایک گروہ نے انمیں سے بے ادبی کی اور بجائے توبہ اور استغفار
تمسخر اور استہزا شروع کیا چنانچہ فرمایا ہے حقتعالی نے فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ
پس بدل ڈالا جنہوں نے کہ ظلم کیا تھا اپنے برازروئے استہزا آیات کو سوا اسکے جو کہا گیا تھا واسطے ان کے یعنے
حقتعالی نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو انہوں نے حنطہ کہا حنطہ گیہوں کو کہتے ہیں توبہ کی جگہہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ کر

دنیا اختیار کی باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب اوّل یہہ ہے کہ اس سورۃ مین وَاِذْ قُلْنَا فرمایا اور سورۂ اعراف
مین وَاِذْ قِیْلَ لَہُمُ اسْکُنُوْا وجہہ کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورۃ مین ابتداء یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ
اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ سے افعال کو ساتھہ ضمیر متکلم کے اضافت کرتے آئے ہین چنانچہ ظاہر ہے یہان بھی مناسب
ہوا کہ اس قول کو بھی ہر چند بزبان موسیٰ علیہ السلام تھا ساتھہ اپنے نسبت فرماوین تا کمال سوء ادب بنی اسرائیل
کا ظاہر ہو کہ کہنے ہمارے کو یہہ تمسخر پیش آئے اور عوض مین اسکے بکہا جو کچھہ کہ بکہا اور بیچ سورۂ اعراف کے
سوق کلام واسطے اسکے ہے کہ قوم حضرت موسیٰ ع کی دو گروہ تھی اُمَّۃٌ یَّہْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ و اُمَّۃٌ ضالہ جابرہ
اور ساتھہ اس تقریب دو قصے کے انکے تفرق الگ بیچ عہد کرامت عہد حضرت موسیٰ عم کے یاد فرمایا ہے از انجملہ قصہ
تفرق انکے کا ہے بیچ مشارب اور عیون منفجرہ کے پتھر سے کہ دلالت اوپر انشعاب اور تفرق انکے کرتا ہے
اور از انجملہ قصہ اختلاف حال انکے کا بیچ وقت داخل ہونے قریہ مذکور کے بعضے موافق فرمان کے بجا لائے اور بعضون
نے کمال بے ادبی اختیار کی اور بیچ اس غرض کے فرمانا خداء عزوجل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ترک کیا
معہذا ساتھہ قرائن کے معلوم تہی کہ قائل کون ہے اور نہ فرمایا کہ کسنے کہا پس ابہام رفع ہوا دوسرا یہہ ہے کہ
بیچ اس سورت کے ادخلوا فرمایا اور سورۂ اعراف مین اسکنوا جواب اسکا یہہ ہے کہ سیاق اس آیت کا سورہ مین
ذکر کہانے من اور سلوی کا اور استبدال انکے کا اس نعمت کو ساتھہ حبوب اور غلات کے ہے پس مقصود بالذات
یہان یہہ بیان اسکا ہے کہ ہم نے انکو پروانگی کہانے غلات اس دیہہ کی دی اور دخول موقوف علیہ اور وسیلہ
اس مقصود بالذات کا ہے اور اذن ساتھہ شی کے اذن ہے ساتھہ اس چیز کے کہ موقوف ہے وہ اوپر اسکے لاجرم تذکرہ
دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس آیت کا بیچ سورہ اعراف کے تفرق اور انشعاب انکا ہے بیچ سفر اور حضر کے پس بیچ
سفر کے پانی پینے مین تفرق اختیار کیا اور حضر مین بیچ سکونت کے اور طریق اسکے کے اختلاف کیا اور یہہ بھی ہے کہ اس
سورہ مین سکونت قریہ کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا ہے اسواسطے کہ جیسے یہہ من اور سلوی کہانے سے
ملالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور خرگاہ سے بھی عاجز آئے تھے اور چونکہ دخول مقدم ہے اوپر سکونت کے بیچ
اس سورہ بقرہ کے کہ مقدم ہے سورہ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورہ اعراف مین سکونت کو تیسرا یہہ ہے
کہ یہان فکلوا ساتھہ فے کے لائے اور وہان سورۂ اعراف مین وکلوا ساتھہ واو کے یہہ فرق کس پر مبنی ہے جواب اسکا یہہ ہے
کہ یہان لفظ دخول کا مذکور فرمایا اور دخول دیہہ کا مقصود بالذات نہین ہوتا مقصود بالذات کچھہ اور ہی چیز ہوتی ہے کہ مرتب
اوپر دخول کے ہوتی ہے اور وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اس لفظ کا کہ مشعر اوپر ترتب کے ہو ضرور ہوا
اور بیچ سورہ اعراف کے جو لفظ اسکنوا کا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہے بغیر اسکے کہ وسیلہ دوسری
چیز کا ہو پس مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلا کو وہان کے بطریق عطف مجرد ترتب سے بیان فرماوین چوتہا یہہ ہے کہ یہان لفظ

رغدا کا زیادہ کیا اور اعراف مین اس لفظ کو ساقط فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورۃ مین مقصود بالذات اباحت
اکل حبوب اور غلات اور توسع اسمین ہے پس تاکید اسکی بلفظ رغدا مناسب ہوئی اور اعراف مین سکونت مقصود
بالذات ہے اور اکل ہے واسطے اسکے کہ سکونت مستلزم اسکے ہے مباح ہوا والضرورۃ تتقدر بقدر الضرورۃ اور یہہ
بھی ہے کہ دخول باغ پر از میوہ مستلزم سیر ہونے اس میوے سے نہین ہے کہ مقام اکل و شرب سوا اس باغ کے ہوتا ہے
اور سکونت بیچ ایک مکان کے مستلزم سیر ہونے طعام اس مکان کے سے ہے اسواسطے کہ سوائے مساکن اور مکان واسطے
اکل و شرب کے نہین ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا کہ بیچ آیتین کے واقع ہے مقتضی ذکر اور حذف
اس لفظ کا ہے پانچوان یہہ ہے کہ یہان خطایاکم فرمایا اور وہان اعراف مین موافق بعضے قراۃ کے خطیئاتکم جواب
اسکا یہہ ہے کہ خطایاکم جمع کثرت ہے اور خطیئاتکم جمع سلامت ہے صیغون جمع قلت کے سے ہے جو
قول کو اس سورۃ مین ساتھہ اپنے نسبت فرمائی اور لائق جناب پاک ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کے یہہ ہے کہ
ساتھہ ایک سجدے کے اور ایک دعا کے گناہان بیشمار کو بخشے پس لفظ دال اوپر کثرت کے لانا مناسب ہوا
اور اعراف مین قول کی نسبت طرف اپنے نہین فرمائی لفظ دال علی الکثرت ذکر کرنا ضرور تھا اور یہان سے
نکتہ دوسرا واسطے ذکر رغدا کے اس سورۃ مین اور حذف کے اس سورۃ مین واضح ہوا چھٹا یہہ ہے کہ یہان
دخول باب کو مقدم اوپر قول حطہ کے فرمایا اور اعراف مین بالعکس یہہ تغیر اسلوب کیون ہے جواب اسکا یہہ ہے
کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکون کو لائق ہے کہ عبادت اور طاعت کو مقدم کرین پھر توبہ اور
استغفار تقصیرات بجا لاوین تا ہضم نفس اور ازالہ عجب اور خودبینی ہو اور گناہگار کو سزاوار ہے بلکہ واجب
کہ اول صدق دل سے توبہ نصوح بجا لاوے بعد اسکے قدم طاعت اور خضوع مین رکھے تا طاعت اور خضوع مقبول
ہووے اور بیچ سورہ اعراف کے جو کچھہ گنہگارون کے حال کے لائق تھا رعایت کی اس سورۃ مین تشنیع گنہگاران
امم ماضیہ کا ہے اور بیچ اس سورۃ کے جو مرتبہ کہ سزاوار حال نیکبختون اور محسنون کے تھا منظور فرمایا کہ اس سورۃ مین
غالبا صفات متقیون کی اور نیکبختون کی مبین ہین اور یہہ بھی ہے کہ اس سورۃ مین جو ذکر دخول کا سابق گذرا اس
مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کرین اور اس سورۃ مین ذکر سکونت کا ہے کیفیت دخول کو ساتھہ
اسکے چندان تعلق نہین ساتوان یہہ ہے کہ بیچ اس سورۃ کے وسنزید المحسنین بزیادت لفظ واو آیا ہے اور سورۂ
اعراف مین سنزید بحذف واو یہہ فرق کس راہ سے ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ بیچ اس سورۃ کے دخول باب
کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا اور قول حطہ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین اسکے ہو کر مجموع
فعلین ایک چیز ہوئی اول ازالہ خطایا کی تاثیر کی من بعد کہ دخول باب آیا اور وہ قبیل عبادت سے ہے رفع درجات
اور مزید ثواب اور کرامت مین مفید ہوا پس دونون جزائین اوپر دونون فعل کے منقسم ہوئین حرف واو کی گنجائش رہی

اور یہان اور نکتہ بھی ہے لفظی اور وہ یہہ ہے کہ درمیان واذ قلنا کے کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے اور سنزید کے
کہ یہہ بھی وہی صیغہ ہے اتصال لفظی متحقق ہے پس عطف کو مناسبت حاصل ہوئی بخلاف اعراف کے کہ وہان
واذ قیل واقع ہے سنزید کا اُسپر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہہ نکتہ مبنی اوپر اسکے ہے کہ سنزید اوپر نغفر لکم خطایاکم کے معطوف
ہووے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہے والا نزد کہنے اور مجزوم لانے کہ جواب امر کا ہوتا آٹھوان یہہ ہے کہ اعراف مین
فبدل الذین ظلموا منهم بزیادت لفظ منهم فرمایا ہے اور یہان منهم کو حذف کیا اس تغیر اسلوب مین کیا وجہ ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ اعراف مین سابق گذرا ہے کہ ومن قوم موسی امة یهدون بالحق وبه یعدلون وہان اگر نہ
تخصیص سکو ظالم فرماتے منافی کلام کا ہوتا اور اسی سورہ مین ہیچ ما سبق کے تمیز اور تخصیص کچھہ نہین گذری تھی حاجت
لفظ منهم کی نہو تھی نوان یہہ ہے کہ اس سورہ مین فانزلنا واقع ہوا اور اعراف مین فارسلنا یہہ فرق کس وجہ سے
ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورہ مین پہلے مذکور انزال کتاب کا ہے اور یہان تلک اکثر لفظ انزال کا مستعمل
ہوا چنانچہ نزدیک اسکے وانزلنا علیکم المن والسلوی گذرا ہے اس عذاب کو بھی بطریق تہکم اسی وادی سے قرار
دیا ہے اور واسطے مشابہت اخوان کے استعمال کیا ہے اور سورہ اعراف مین پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہے
فلنسئلن الذین ارسل الیهم ولنسئلن المرسلین مین ہیچ قصص اقوام ماضیہ کے اور ہیچ قصے فرعون کے پس لفظ ارسال کا
کہ دلالت اوپر تسلیط کے کرتا ہے مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول حدوث ہے اور لفظ ارسال دال اوپر
تسلیط عذاب کے اوپران کے اور استیصال اُنکے بالکلیہ ہے پس ہیچ اس سورہ کے کہ مقدم اوپر سورہ اعراف کے ہے
ذکر اول نزول عذاب کا مناسب ہوا اور سورہ اعراف مین ہیچ نہایت کار کے دسوان یہہ ہے کہ یہان بما کانوا
یفسقون مذکور فرمایا اور اعراف مین بظلمون بجاے یفسقون ارشاد کیا اس فرق مین کیا نکتہ ہے جواب
اسکا یہہ ہے کہ یہہ فعل اُنکا ظلم تھا اُنکے حق مین کہ معرض غضب الٰہی مین بسبب اسکے داخل ہوئے اور فسق تھا بہ نسبت
دین خدا اس دونون سورتون مین دونون صفت شنیعہ اس فعل کے بیان فرماتین لیکن وجہ تخصیص کی اس سورہ مین ساتھہ
ذکر فسق کے یہہ ہے کہ ظلم انکا بیچ حق اُن کے سابق عنقریب اس سورہ مین گذرا ہے آیت وما ظلمونا ولکن کانوا انفسهم
یظلمون مین اگر یہان بھی یہی لفظ مذکور ہوتا تکرار لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہان وصف انکا ساتھہ ظلم کے
نہین گذرا تھا افادہ اس معنی کا مناسب ہوا القصہ بنی اسرائیل کو اوپر اس تمسخر اور استہزا کے جتنم کا ئی ضرور تھی لہذا ان سے
درگذر نہ کیا ہم نے بلکہ منزا اس بے ادبی کی چکھائی ہم نے فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
پس اُتارا ہم نے اوپر اُن کے جو ظلم کرتے تھے باعث تغیر قول کے عذاب آسمان سے بہ سبب اسکے
کہ تھے فسق کرتے تھے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اُترکر سب کو جلا دیا یا مرض طاعون کا تھا کہ ایک دم مین
چالیس ہزار آدمی مر گئے بعضون نے کہا ہے کہ ستر ہزار صحیح مسلم مین اور صحاح ستہ مین وارد ہے کہ
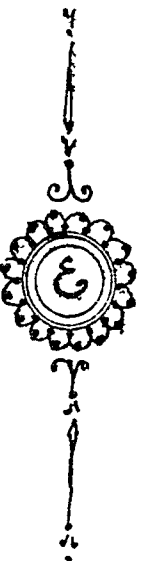
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون رجز ہے اور بقیہ اُس عذاب کا ہے کہ پہلے لوگ ساتھ اُسکے معذب ہوے ہین پس جب یہہ وبا واقع ہو کسی شہر مین یا ملک مین اور تم اُس شہر اور ملک مین ہو تو وہان سے نہ بھاگو اور اگر سنو کہ کسی شہر اور ملک مین وبا واقع ہے تو وہان جاؤ بھی مت اسواسطے کہ صورت اول مین فرار ہے قضائے الٰہی سے اور مخالف توکل اور تسلیم کے ہے اور صورت ثانی مین جرأت اوپر عذاب الٰہی کے اور اقدام اوپر غضب اُسکے کے ہے اور یہہ بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جب وبا کسی جگہہ واقع ہوا اور آدمی وہان سے نہ بھاگین اور صبر کرین اور حق تعالی سے اوپر اُس صبر اپنے کے متوقع اجر کے ہوون خدا تعالی اُنکو ساتھ مرتبہ شہیدون کے پہنچاتا ہے اگرچہ سلامت رہین یہان اکثر ناظر ملنوے کے خاطر مین اشکال آتا ہے کہ فرار قحط اور بلیات سے بلا شبہہ شریعت مین جائز ہے چنانچہ مشہور ہے کہ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین اور وبا اور طاعون کہ اشد بلیات ہے کسواسطے فرار اس بلا سے شریعت مین ممنوع ہوا جواب اِسکا یہہ ہے کہ اِسکے دو جہت ہین اول یہہ ہے کہ بیچ صورت وبا اور طاعون کے اکثر اہل شہر خصوص اقارب اور عشائر اور اصدقا بیمار ہوتے ہین اگر آدمیون کو حکم جواز فرار کا فرماتے ان بیمارون کی بیمار داری کون کرتا سبب کے سبب خوف جان شیرین اپنی سے بھاگ جاتے بیمار بے اجل مرتے یعنے حرج عظیم کھینچتے پس اُسوقت مین خدمت بیمارون کی اور تسکین خاطر اُن کی اور عاجزون کی اور شکستہ پائون کی کہ طاقت گریز کی مطلق نہین رکھتے ہین حکم جہاد کا پیدا کیا اور صبر اُس مکان مین مثل صبر صف قتال مین موجب اجر اور ثواب کا ہوا بخلاف اور بلاؤن کے کہ قحط ہے اور خوف دشمن ہے کہ یہہ مانع فرار سے وہان متحقق نہین بلکہ فقیر اور بے مایہ اُس وقت مین سب سے پیش قدم ہوتے ہین بیچ فرار کے یا مستغنی ہوتے ہین اس سے کہ مال نہین رکھتے تو کوئی پیچھا اُنکا کرے دوسرے یہہ ہے کہ طاعون اور وبا آثار ارواح خبیثہ شیطان ہے کہ یکبارگی واسطے ایذا بنی آدم کے مستعد ہو کر ساتھ اِس نوع کے ایذا پہنچاتے ہین پس بھاگنا مقابلے اُن کے سے دلیل ڈرنے کی اُن سے ہے اور صبر اور استقامت موجب ذلت اور انکسار نخوت اُنکے کا ہے پس اِس جہت سے بھی حکم جہاد کا اور صبر فی القتال کا پیدا کیا اور حدیث مین بھی اشارہ واقع ہوا ہے ساتھ اِس معنی کے جہان فرمایا ہے طاعون کے حق مین کہ فانہا وخز اعدائکم من الجن یعنے یہہ طاعون زخم پہنچاتا ہے دشمن تمہارے کا جن سے اور جو تعداد نعمائے الٰہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچی تھین اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہوتین کھتن فارغ ہوئے اب اور نعمت کو یاد فرمایا کہ ہرچند موجب کفران اور فسق کا نہوے لیکن موجب تفرق اور اختلاف اور جانب داری کا کہ بیچ فساد اختلاف مذاہب اور مشارب کے ہی ہوے اور وہ یہہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے بیچ سفر کے پانی نہ پایا اور تشنہ ہوے شکایت اِسکی حضرت موسی سے کی آپ نے جناب الٰہی

مین واسطے رفع تشنگی انکی کے دعا کی چنانچہ فرمایا ہے وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور یاد کرو اُسوقت کو کہ دعاء استسقی
کی تھی موسیٰ علیہ السلام نے اور پانی مانگا واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھے نہ واسطے عالم کے کیونکہ محتاج پانی
پینے کے اور گرفتار تشنگی کے فقط قوم انکی تھی اور اس تخصیص مین اشارہ ہوا طرف اسکے کہ طریقہ پانی دینے کا
ان کے پتھر کے چشمون سے کیون ہوا مینہہ آسمان سے کسواسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم مین اور سوا انکے انبیاؤن مین واقع ہوا تھا وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے
تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی مینہہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہے دیا اور حضرت موسیٰ نے خاص واسطے قوم
اپنی کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے چشمے جاری کردیا اور استسقی سنت مؤکدہ سب پیغمبرون کی ہے کہ وقت
قحط کے آپ خدا سے چاہتے تھے اور حقیقت اسکی استغفار اور توبہ اور اظہار عجز اور احتیاج ہے اور طریقہ
مسنون اسکا کتب فقہ مین مذکور ہے پس اجابت کی ہم نے دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فَقُلْنَا اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ پس کہا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو اور عصا حضرت موسیٰ کا درخت
آس کا تھا بہشت سے آیا تھا طول اسکا بقدر دس ہاتھ آدمی کے تھا کہ برابر قد حضرت موسیٰ کے آتا تھا اور دو شاخین
تھین اسمین کہ تاریکی مین مثل مشعل کے دونون روشن ہوتی تھین حضرت آدم کو بہشت سے آیا تھا اور بطریق توارث
انبیا مین چلا آتا تھا یہان تلک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے بیٹے کو پہنچا اور ان سے بچند واسطہ
حضرت شعیب کو پہنچا حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کو عطا کیا اور اختلاف ہے اسمین کہ مراد پتھر سے پتھر
غیر معین ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر کو چاہتے ساتھ عصا کے مارتے پانی نکلتا چنانچہ حضرت حسن
بصری اور وہب بن منبہ نے کہا ہے اور الف لام جنسی ٹھہرایا ہے یعنی الحجر مین جنس پتھر کی مراد لیتے ہین پس
اس صورت مین یہہ معجزہ بواسطہ عصا فقط بغیر توسط سنگ کے واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایتون مین بھی ہے
کہ وہ پتھر معین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کر رکھا تھا وقت احتیاج کے اُس سے کام نکالتے تھے بعضے کہتے
ہین کہ یہہ وہ پتھر تھا کہ کپڑے اُنکے لیکر فرار کیا تھا چنانچہ قصہ اسکا سورہ احزاب مین بطریق اشارہ مسطور ہے حضرت
جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اٹھالو اور بہ احتیاط رکھو کہ یہہ کسی وقت مین مظہر قدرت الٰہی اور
معجزہ عمدہ تمھارا ہوگا بعضے کہتے ہین کہ یہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور سے اٹھالیا تھا بعضے کہتے ہین یہہ
پتھر بہشت کا تھا ہمراہ حضرت آدم کے دنیا مین آیا تھا اور بطریق توارث حضرت شعیب کو پہنچا تھا انھون نے ہمراہ
عصا کے حضرت موسیٰ کو دیا تھا ہر تقدیر پتھر تھا گز در گز بشکل مکعب کہ چھہ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار ادھر
اُدھر کی ہر سطح سے تین چشمے روان ہوتے اور بعضے از مفسرین سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے عصا کو
بارہ بار بارہ جگہہ مارا ہر ضرب سے مانند پستان زن کے ظاہر ہوتا تھا اولاً عرق آتا تھا ثانیاً ترشح ہوتا تھا ثالثاً چشمہ

یہان تھا حضرت موسیٰ نے لشکر والون اپنون کو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ بارہ حوض گھیرے کھود لو تو کہ پانی ان
چشمون کا ان مین جمع ہو پھر لیے سے ہوا اور جب اس پتھر کو وقت کوچ کے اٹھا لیتے تھے خشک ہو جاتا تھا القصہ
حضرت موسیٰ نے بحکم الٰہی عصا پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اس پتھر سے بارہ چشمے
اور روان ہوئے اور وہ پتھر چہار رویہ تھا ہر روئی سے تین چشمے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے
قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر آدمی نے انہین گروہ ہو مین سے گھاٹ اپنا بعضے ارباب دقت
یہان ایک سوال کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ اس سورۃ مین فانفجرت واقع ہوا ہے اور سورۂ اعراف مین
فانبجست اور انفجار روان ہونا شدید ہے اور انبجاس ترشح ہے یہہ فرق کیون فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ
سابق مذکور ہوا ہے کہ پہلے انبجاس ہوا پھر انفجار اور اس سورۃ مین کہ مذکور استسقاء موسیٰ کا ہے پروردگار
اپنے سے اور یہہ قوی تر ہے استسقاء امت سے کہ پیغمبر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کہ انفجار ہے اور دلالت
اوپر اجابت اتم اور عنایت اعم کے کرتا ہے مناسب ہوا لہذا فقلنا کہ مدلول اس قول صریح کا ہے اس سورۃ مین لائے
اور سورۂ اعراف مین جو مذکور استسقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہے ذکر اول اجابت کہ ترشح قلیل ہے کفایت
ہوا اسیواسطے وہان لفظ واوحینا کا کہ بمعنے اشارہ خفیہ ہے لائے القصہ ان سے اور اس نعمت کے شکر سوا اجتناب
معصیت کے نچاہا اور فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ کھاؤ تم طعام آسمان سے کہ من اور سلویٰ ہے اور پیو تم
ان چشمون سے پانی رزق سے اللہ کے کہ بے رنج و لغب تم کو دیا ہے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ اثر اسکا سرایت کرے بیچ زمین کے حالانکہ
تم بسبب تفرقے اور اختلاف کے ہوے ہو فساد کرنے والے لیکن ہنوز یہہ فساد تمھارا مخفی بیچ دلون
تمھارے اور اثر اسکا زمین کو نہین پہنچا ہے اور فعلون مین تمھارے ظہور نہین کیا اگر احتیاط نکروگے تو ظاہر ہو کر عالم
کو خراب کر دیگا پس معلوم ہوا کہ نعمتہائے الٰہی آج بنی اسرائیل بیچ حق اسلاف تمھارے کے واسطے مزید فساد
کے ہوئین بتعین اسی جہت سے بسبب بعثت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حال تمھارا لائق افساد ہوا
باقی رہے یہان دو سوال سوال اول یہہ ہے کہ لاتعثوا مشتق ہے عثی سے اور عثی بمعنی مبالغہ فساد ہے پس
ذکر مفسدین کا بعد لاتعثوا کے تکرار ہے جواب اسکا یہہ ہے لاتعثوا صیغہ فعل کا ہے دلالت اوپر حدوث
فساد کے کرتا ہے اور مفسدین کہ صیغہ اسم کا ہے دلالت اوپر ثبوت اسکے کرتا ہے پس حاصل کلام
کا یہہ ہوا کہ لاتحدثوا المبالغة فی الفساد حال کونکم ثابتین فی الافساد مت احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد
کرنے کے دران حالیکہ ثابت ہو تم بیچ فساد کرنے کے گویا یہہ ارشاد ہوتا ہے کہ احتراز تمھارا مطلق فساد
سے تو ممکن ہی نہین اسواسطے کہ فساد رگ و ریشے مین تمھارے در آیا ہے لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد

زیادتی کرکے حد مبالغہ کو نہ پہنچے سوال دوسرا یہہ ہے کہ بحسب ظاہر یون مناسب معلوم ہوتا تھا کہ نعمت تفجیر
عیون کو کہ پتھر سے چشمہ بہے نکلتے ہمراہ تظلیل غمام اور انزال من و سلوی کے مذکور فرماتے تا رفع احتیاج انکی سفر مین
ساتھہ کھانے کے پینے کے سایہ مین بیٹھنے کے ایک جگہہ ذکر ہو جاتی کہ سب ایک جنس سے ہے تو
اس نعمت کو مستقل کیون بیان فرمایا اور تظلیل غمام کو اور انزال من و سلوی کو ایک جگہہ تتمہ نعمت مین نجات
عقوبت صاعقہ سے کسواسطے داخل کیا نکتہ اسمین کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جو صاعقہ انپر جانب آسمان
سے اور درمیان سے ابر سفید کے کہ غمام نور تھا گرا تھا بیچ تتمہ نعمت کے نجات اس آفت سے مذکور کرکر اشارہ فرمایا
کہ ہم نے جو غمام کو کہ سمت ہلاک تمھارے کا ہوا تھا اور جو آسمان کہ مصدر اس آفت جان کا بنا تھا اسے از راہ کرم
اور عنایات اپنے کے تمھارے کام مین مسخر فرمایا یہانتک کہ وہی غمام گرمی آفتاب سے تمھین بچانے لگا
اور وہی آسمان تم پر من و سلوی برسانے لگا پس نجات عقوبت صاعقہ کو وہین لانا مناسب ہوا بخلاف
نعمت انفجار عیون کو پتھر سے کہ نعمت زمینی تھی نہ آسمانی اور ساتھہ ابر اور آسمان کے کچھہ تعلق نہین رکھتی تھی اور
یہہ بھی ہے کہ یہہ نعمت انفجار عیون اگرچہ بظاہر نعمت تھی لیکن باطن مین دلیل اختلاف اور تفرق دلہائے بنی
اسرائیل تھی پس یہہ واقعہ مستقلہ تھا مشعر اوپر اسکے کہ اختلاف آرا اور تفرق دواعی وجود مین آونیکے اور سبب
اسکے مصدر فساد ہونگے بخلاف تظلیل غمام اور انزال من و سلوی کے کہ اس مین سب شریک تھے کسی وجہ
سے تفرق اور اختلاف نہین رکھتے تھے لہذا اوپر ذکر اس نعمت کے تعداد نعما کو ختم فرمایا اور آیندہ مذکور قصور استعداد
انکے کا اور اختلاف انکے کا اوپر انبیا کے اور نافرمانیان انکی اور دون ہمت اور میل سفل کہ ان سے بار بار سرزد
ہوتا تھا بیان فرماتے ہین اور ارشاد کرتے ہین کہ نعمہائے سابقہ انکی حق مین اس جہت سے سبب کفر اور تفرقہ کے
ہوئی تھین کہ وہ مناسب امور سماویہ اور خصائص غیبیہ تھین انہین صبر کرنا انپر شاق اور گران ہوا اسواسطے کہ بالطبع میل تام
ارضیہ سفلیہ رکھتے تھے اصلا علو ہمت سے ہیچ انکے نصیب نتھا چنانچہ واسطے اشعار اس نکتے کے چند واقعہ یاد
دلواتے ہین وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا تم نے ای موسی اور اس ندا مین کمال بے ادبی کی تم نے کہ اپنے
پیغمبر اولو العزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہہ تھا کہ یا رسول اللہ و یا نبی اللہ کہتے اور مضمون کلام تمھارے کا
بے ادبانہ تھا اسواسطے کہ کہا تم نے لَنْ نَّصْبِرَ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اس طرح کا کلام دلالت کرتا ہے اوپر اسکے
کہ صبر کر سکتے ہین ہم لیکن اپنے اختیار سے نہ کرینگے و الا لن نستطیع الصبر کہتے یا لا یمکن منا الصبر کہ ہم مین طاقت صبر کی
نہین یا ہم سے ممکن نہین کہ صبر ہو سکے عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ اوپر کھانے ایک جنس کے کہ آسمان سے آتا ہے ساتھہ کسی
وجہ کے اول یہی ہے کہ یہہ طعام آسمانی ہے اسواسطے کہ اگر من ہے تو اصل مین شبنم ہے کہ بیچ بعضے طبقات ہوا کے
طعمہ اور مزاج پیدا کرکر گرتی ہے اور اگر سلوی ہے تو وہ بھی جانور پرندہ ہے کہ باد کے جھونکے سے ہمارے پاس آ

رہتا ہے اور ہم زمین سے مخلوق ہین ہمین وہ کھانا چاہئے کہ جسمین حکم زمین کا غالب ہو دوسری یہہ ہے کہ
مداومت سے اوپر کھانے ایک نوع طعام کے اشتہا مرجاتی ہے اور ہضم مین ضعف آتا ہے تیسری یہہ ہے
کہ یہہ طعام غیر معتاد ہے اور طعام غیر معتاد ہرچند اعلیٰ اور نفیس ہو چندان مرغوب نہین ہوتا مثل طعام معتاد کے
ہرچند ادنی اور خسیس ہو اسی سبب سے اہل سیر و سیاحت کو طعام اہل شہر اور مستلذات حضر خوش نہین آتے اور ان سے
سیر نہین ہوتے گو بطریق تنقلہ اور تنقل ایک دو بار تناول کرین سوال من و سلوی دو طعام تھے ایک کیون کہا
جواب مراد وحدت سے وحدت فردی اور جنسی نہین ہے بلکہ وحدت تکراری ہے کہ ہر روز وہی طعام آتا تھا
کو دو جنس سے تھا اور عرف مین رائج ہے کہ طعام مکرر کو اگرچہ بالوان مختلف ہووے تغیر اور تبدیل کے ایک طعام
کہتے ہین اور اس وحدت اعتباری کو بجائے وحدت حقیقی استعمال کرتے ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہے
کہ طعام ساتھ ادام کے ملکر ایک طعام ہوجاتا ہے مثل قلیے خشکے کے اور دال خشکے کے اور تنتر برنج کے اور کباب
روٹی کے لیکن اس جواب مین خدشہ ہے اسواسطے کہ من و سلوی باہم استعمال مین انضمام نہین رکھتے تھے بلکہ ایک
کو طعام اور دوسرے کو ادام قرار دین القصہ بنی اسرائیل کہاتے کہاتے وہ طعام برسبیل دوام عاجز آئے
اور کہا فادع لنا پس دعا کر واسطے آسانی ہمارے کے ربک پروردگار اپنے کو کہ تیرا اصل لیے پرورش کی
متوجہ تیرے حال پر ہے بہ تبعیت تیرے ہمین بھی پرورش فرمائی اور ساتھ قدرت کاملہ کے یخرج
لنا نکالے واسطے کھانے ہمارے کے نفی اسباب ظاہری جوتنے بونے کاٹنے کے اسواسطے کہ
سفر مین اور سرگردانی مین اور کوچ مین یہہ چیزین ہم سے کہان ہو سکینگی پس چاہئے کہ بطریق خرق عادت جیسے
من و سلوی آسمان سے اترتا تھا ویسے ہی جہان لشکر ہمارا اترے وہان موجود اور مہیا پاوین ہم مما تنبت
الارض اس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین نسبت اگلنے کی طرف زمین کے مجازا ہے فی الحقیقت اگانے
والا خدا ہے من بقلہا ساگ اور سبزی اسکے سے مثل خرفہ اور سویہ اور پالک اور میتھی کی اور یہہ سبزی
دو قسم ہے ایک تو ایسی ہوتی ہے کہ کچا کھانا بھی اسکا رائج اور متعارف ہے جیسے دھنیا اور پودینا اور
تیرہ تیزک اور گندنا اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین دوسری ایسی ہوتی ہے کہ اسے پختہ یعنی پکا کر کھاتے
ہین جیسے خرفہ وغیرہ جنہین اول ذکر کر آئے ہین اور مانگنے مین سب سے پہلے انہین کو طلب کیا اسواسطے
کہ وقت نایابی طعام مین سریع النفع تمام نباتات زمینی سے یہی جنس ہے کہ بنفسہ کھائی جاتی ہے بغیر انتظار
غلے اور دانے اور میوے کے خصوصاً احرار البقول کہ محتاج جوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہین ہوتا
سوائے نقد ہے وقثائہا اور کھیرا اس زمین کے سے خواہ دراز ہو جیسے ککڑی کہتے ہین خواہ خورد ہو
جسے کھیرا کہتے ہین اور یہہ جنس سب طرح سے کھائی جاتی ہے اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہے کچی بھی کھانے

ہین اور لگا کے ساگ کا روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہین اور انتفاع عمدہ اسکا ساتھ ظاہر اسکے کے ہے وَفُومِهَا
اور گیہون اُسی زمین کے سے ہے کہ انتفاع باطن اسکے سے ہے نہ ظاہر سے کہ محتاج پینے لگانے کا ہے وَعَدَسِهَا
اور مسور اُسی زمین سے ہے کہ روٹی کے ساتھ لگا کر کھاتے ہین اور یہہ دانہ محتاج تقشیر کا نہین بلکہ الذ ست خور مقشر کی
ہے کہ روٹی وغیرہ مقشر سے ہے بخلاف اور حبوب کے جیسے ماش چنا کہ محتاج مقشر اور نفقہ کے ہین وَبَصَلِهَا
اور پیاز اُسی زمین کے سے ہے کہ ساتھ بو اپنے کے اصلاح سب نانخورش کی کرتا ہے اور آپ بھی بجائے نان
خورش مستعمل ہوتا ہے بعضے مفسران صحابہ فوم کو بمعنی ثوم کے یعنے لہسن کے کہتے ہین واسطے مناسبت
بصل کے کہ پیاز ہے اور کہتے ہین کہ اصل مین ثوم تھا فا کو ثا سے بدل کر دیا ہے کہ فوم اصل مین فے رکھتا ہے
بمعنی گندم آیا ہے اور اتصال اسکا ساتھ مسور کے اور انفصال پیاز سے بھی اسی پر دال ہے کہ گیہون کے معنون
مین ہو اور فے اصلی ہو لیکن قرات مین عبداللہ بن مسعود کے ثومہا کہا جائے فومہا آیا ہے بنابر اُس قرات کے
لہسن ہی کے معنون مین متعین ہے ابوبکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ فرماتے
قرات مختار میری قرات زید بن ثابت کی ہے مگر سولہ حرف مین قرأت ابن مسعود کی اختیار کرتا ہون
ازانجملہ ایک مین قثائہا وثومہا پڑھتا ہون سمجھیے کہ سبب ابن مسعود کی اس قرات کو اختیار کرنے
سے قرات کے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک شبہہ ہے کہ حضرت ابن عباس کے خاطر مین گذرا ہے اور
وہی شبہہ اکثر مفسرین متاخرین کے دل مین سمایا ہے وہ یہہ ہے کہ اخیر مین اس آیت کے اطعمہ مطلوبہ بنی
اسرائیل کو دنی اور خسیس اور ردی فرمایا ہے پس ساگ اور ککڑی اور مسور اور پیاز تو البتہ طعمہ ردیہ ہے لیکن
گیہون حبوب اعلی سے ہے اُسے اطعمہ ردیہ مین کیونکر داخل کرین پس نہین ہے یہان مگر فے بدلے
سے ثے اور اصل کلمہ ثوم ہے لہسن کے معنون مین کہ ردائت اور گندگی اسکی ظاہر ہے حل اس شبہے کا یہہ ہے
کہ جوہر گندم فی نفسہ بلا شبہہ حبوب اعلی سے ہے لیکن جب ساگ پیاز مسور کے ساتھ کھایا جاوے
تو کیونکہ آپ ادنی ہو جاوے اس واسطے کہ نان گندم کی جودت اور ردائت اور نفاست اور خساست
تابع نانخورش کے ہے جیسے سالن کے ساتھ کھاؤ ویسا ہی لہذا حضرت موسی نے بیچ جواب بنی اسرائیل
کے قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ کہا آیا چاہتے ہو کہ بدل کرو اُس چیز کو کہ بحسب واقع وہ ادنی ہے
از روئے قدر و قیمت کے اور جہت منفعت کے اور سبب مزے اور لذت کے بِالَّذِي هُوَ
خَيْرٌ عوض مین اُس چیز کے کہ نفس الامر مین وہ بہتر ہے ساتھ وجوہ مذکورہ کے اور ہرچند یہہ استبدال فی
نفسہ مکروہ شرعی نہین ہے اسواسطے کہ تقویت حظ نفس اپنے کی ہے لیکن میل بالکل ادھر تو ہمت تمہارا
آخر کو منجر ساتھ اسکے ہوگا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لوگے اور شریعت منسوخہ کو عوض شریعت مقبولہ کے

اور علاوہ

اور علیٰ ہذالقیاس ہر محل مین تسفل اور تنزل پر خوگر ہو کر عالی ہمتی سے باز رہو گے پس مین جناب الٰہی مین
یہہ مطلب عرض نہین کرتا کہ قابل عرض کے نہین ہے اگر تمھین باوصف تنبیہ اور اعلام کے شوق انہین
اطعمہ ردیہ کا ہے تو علاج اسکا یہہ ہے کہ اِهْبِطُوا مِصْرًا اترو تم کسی شہر مین شہرہائے شام سے مراد
اس سے مصر فرعون نہین اس واسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہے وہ غیر متصرف ہے تنوین اسپر
داخل نہین ہوتی ہے قرأت عاصم رحمہ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہے الیس لی ملک مصر اور قالا ادخلوا مصر
ان شاء اللہ امنین اگرچہ موافق ہندی کے صرف اسکی بھی جائز ہے چنانچہ کتب نحو مین مذکور ہے
فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمھارے میسر ہو گا اس شہر مین جو کچھ کہ مانگا ہے تم نے
ساگ ککڑی گیہون مسور پیاز بغیر حاجت دعا کے اور مجھے لائق نہین کہ یہہ سوال جناب الٰہی مین کرون
پس بنی اسرائیل کو ہمیشہ میلان تسفل اور دنو ہمت لازم رہا جب تک عالی ہمت لوگ ان مین موجود
رہے مثل حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت یوشع اور سوا ان کے انبیائے عالی قدر احکام انکے
غالب رہے ان کے تسفل اور دنو ہمت کے تاثیر معتدبہ نہ تھی جب وجود ان عالی ہمتون کے انکے درمیان
سے موقوف ہو گئے انکی بدبختی طبع کے اثر نے ظہور کیا جہاد اور قتال چھوڑ دیا رعیت گری اختیار کی زراعت
کرنے لگے مثل دہاقین اور مزارعین کے سب قدر ہو گئے اور اس واقعے نے بعد تسلیط جالوت کے اور
بعد حادثہ بخت نصر کے اوپر ان کے غلبہ کیا وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور ماری گئی اوپر ان کے یعنے لازم کی گئی
اوپر انکے جزائے کفران نعمت مین خواری عاجزی کہ ہمیشہ زیردست مسلمانون کے رہتے ہین اور جزیہ دیتے ہین
وَالْمَسْكَنَةُ اور فقیری بیچارگی کہ ہرچند تونگر ہون لیکن اپنے آپ کو عالم مین محتاج ہی بناتے پھر منگے ناحکام مالدار
بناکر دست تطاول دراز کرین اور یہہ ذلت اور فقر انکا مثل ذلت اور فقر مسلمانون کے نہوا کہ صبر کرنا اسپر موجب
خوشنودی خدا اور رفع درجات ہوتا اور سبب تقدم بدخول بہشت اور تخفیف حساب ہوتا بلکہ بسبب
اس ذلت اور فقر کے زیادہ تر رضائے الٰہی سے دور ہوے وَبَاءُوا اور بازگشت کی اس علو مرتبے سے کہ
بطفیل وجود انبیا و صلحا اپنے مین بہم پہنچایا تھا طرف ذلت اور فقر ذاتی اپنے کے جیسے کوئی سفر سے
گھر مین پھر آئے بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ساتھ غضب کے کہ جانب خدا سے نصیب انکے ہوا کہ قہر انکا انپر
مسلط کیا لطف اپنا ان سے ظاہر و باطن اٹھا لیا اور اسی سبب سے کفر انپر مسلط ہوا اور ایمان نے ان سے کنارہ
کیا اور یہہ حالت قبیحہ انکی بمجرد استبدال طعام زمینی بطعام آسمانی اور مانند اسکے گستاخیان اور بے ادبیان کہ زمانہ
موسیٰ علیہ السلام مین صادر ہوئی تھین نہین ہوئی تھی بلکہ بعد مرور و عبور زمانہ نبوت سے بہ سبب بطلان
استعدادات اور صدور اعمال قبیحہ اور جرائم عظیمہ مستحق اس خرابی کے ہوئے چنانچہ فرمایا ہے ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

کانوا یکفرون بآیات اللہ یہہ خواری بیچارگی اور خشم خدا انپر اسواسطے ہوا کہ وہ تھے کفر کرتے ساتھہ نشانیون
اللہ کے ویقتلون النبیین بغیر الحق اور قتل کرتے تھے پیغمبرون کو مانند یحیی اور زکریا اور شعیب کے علی نبینا
وعلیہم الصلوۃ والسلام بغیر حق کے یعنے ان کے زعم مین بھی وہ مجرم جو وے جب قتل کیے ہوا نبیاؤن سے نہ تھا اور نہین ہوتی تھی
ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون یہہ کفر اور قتل کرنا انکا بسبب اسکے تھا کہ نافرمانی کی اور تھے حد سے نکل جاتے
یہہ عصیان کے پس معاصی کے تئین مستحسن جانتے تھے اور جو کوئی معاصی سے منع اور زجر کرتا اسے دشمن سمجھتے تھے
اور آیات الٰہی کو کہ دلالت اوپر قبح اس معاصی کے کرتے تھے ساتھہ تاویل باطل کے مدافعت کرتے تھے تا آنکہ
رفتہ رفتہ پیغمبرونکو کہ منع معاصی مین مبالغہ کرتے تھے قتل کیا اور حدیث شریف مین ہے کہ اشد الناس عذابا
رجل قتلہ نبی او قتل نبیا او امام ضلالۃ وممثل من الممثلین یعنے سخت ترین آدمیونکا از روی عذاب کے وہ ہے
کہ اسے پیغمبر نے قتل کیا ہو یا بنوائے گمراہ ہونیکا ہو کہ اسکے سبب اغواسے بہت آدمی گمراہی مین پڑے ہون
یا تصویر کھینچنے والا جاندار کی اور آیات کتاب الٰہی کا صریح انکار کیا اور یہہ شومی معصیت کی ہے کہ آہستہ آہستہ
اعتقاد مین بھی فتور بلکہ تغیر تبدل ہوا کرتی ہے اور رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہنچتی ہے کہ احکام شرع کو مکروہ
جاننے لگتا ہے اور سرحد کفر کو پہنچتا ہے سمجھ لیجے کہ چھوٹی گناہ سے دل پر سیاہی آتی ہے اور وہ سیاہی جب
بڑے بڑے گناہ ہونیکا ہو جاتی ہے پس آدمی کو چاہئے کہ مکروہات سے بچے تا محرمات مین نہ پڑے اور
مستحبات کو مقدور نہ چھوڑے تو کہ دلیر اوپر ترک واجبات کے نہو اس مقام پر کئی سوال ہین کہ محتاج جواب کے
ہین سوال اول یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ ہم ایک نوع طعام پر صبر نہین کر سکتے واسطے نہار کے
تغیر ذائقہ اور تفنن طبع کے طعام دوسرا جنس اطعمہ زمینی سے چاہئے پس مدعا انکا یہہ تھا کہ ہمراہ من اور سلوی کے
طعام زمینی بھی آیا کرے نہ یہہ کہ من و سلوی موقوف مطلق ہو جاوے اور بدلے اسکے طعام زمینی ملا کرے
پس غرض انکی جمع بین الطعام تھی نہ استبدال ایک کا دوسرے سے کلام کو انکے حمل استبدال پر کیون فرمایا کہ کہا
اتستبدلون الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر جواب اسکا یہہ ہے کہ دلالت اپنی طعام آسمانی سے بیان
کی اور کہا کہ فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلھا اس سے صریح معلوم ہوا کہ یہہ من بعد طعام آسمانی
کو مطلق نہ کھاوینگے کہ اس کے کھانے سے عاجز آگئے کھاتے کھاتے گھبرا گئے ہین یا یہہ کہ بقدر سیری شکم نہ کھاوینگے بلکہ
طعام زمین سے شکم سیر ہووینگے اور ظاہر ہے کہ شکم آدمی کا سوا قدر معہود اپنے کے متحمل غذا کا نہین ہوتا ہرگاہ کہ قدرے
ایک طعام سے کھایا اس قدر دوسرے طعام سے باز رہا پس حاجت نہین تبدیل ادنی کی ساتھہ اعلی کے لازم آئی گویا کہ واسطے تصریح کے لفظ
تبدیل کا ذکر نہین کیا سوال دوسرا یہہ ہے کہ ہبوط کی معنی لغت مین بلندی سے طرف پستی کے اترنے کے ہین سفر سے شہر مین آنیکو ہبوط
کیون کہا کہ فرمایا اھبطوا مصرا جواب اسکا یہہ ہے کہ لشکر جب سفر مین ہوتا ہے تو آدمی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور

اثاث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹون پر چھکڑون پر خچرون پر لدا ہوتا ہے جب شہر مین پہنچتے ہین اُترتے ہین اور
اسباب اُتارتے ہین پس بلندی سے پستی مین اُترنا ثابت ہے اور دوسرے اس انتقال مین انکا ہبوط معنوی
تھا کہ انتقال علو ہمت سے دنو ہمت کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے بخسیس طعام زمینی نزول کیا پس
استعمال ہبوط کا یہان بہار حسبان ہے سوال تیسرا یہہ ہے کہ اس سورۃ مین یقتلون النبیین بغیر الحق فرمایا حق
کو معرفت باللام لائے اور سورۂ آل عمران مین بغیر حق ارشاد کیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اسکا یہہ ہے کہ
حق معلوم نزدیک جمیع اہل کتاب کے کہ موجب قتل ہی ایک ہے ان تین سے ارتداد یا قتل ناحق یا زنا
بعد از احصان پس یہان حق کو معرفہ لاکر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورۂ آل عمران مین بغیر حق نکرہ لائے
غرض یہہ ہے کہ کچھہ حق نہ تھا نہ یہہ حق معلوم نہ سوا اسکے اور حق ان کے زعم مین اور وجہ فرق کی یہ ہے افادے
تخصیص کے اس سورہ مین اور افادے تعمیم کی اُس سورۃ مین یہہ ہے کہ سوق کلام یہان واسطے استہجان اور استقباح
افعال بنی اسرائیل کی ہے خاصّہ کہ یہہ اہل کتاب تھے ان سے قتل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہے بخلاف
سورہ آل عمران کے کہ وہان کلام خاص بفرقہ بنی اسرائیل نہین ہے بلکہ بطریق عموم کلیہ قاعدہ ارشاد کیا ہے اُس جگہہ قید
اور تخصیص ساتھہ حق معلوم کے کچھہ وجہ نہین رکھتی تھی اور ہر چند اصرار اوپر کبائر کے منجر بکفر ہوتا ہے چنانچہ
فرقہ یہود کو ہوا لیکن تصحیح ایمان یہ نجات اور بروز آخرت سب انواع کفر کو محو کرنیوالا ہے اور اگر عمل صالح بھی ساتھہ ایمان
کے مقرون ہوں تو جمیع وجوہ خوف اور حزن کو ازالہ کرین پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو قبول ایمان اور توبہ
اپنے سے مایوس ہونا چاہیے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ازروئے نفاق کے
ایمان لائے یعنے زبان ہی سے اقرار کیا یا یہہ کہ پیغمبرون اگلون پر ایمان لائے وَالَّذِیْنَ هَادُوْا اور جو لوگ کہ
موسوی ہوئے سمجھہ لیجے کہ قبائح ان کے اعتقاد اور اعمال اور اخلاق مین زیادہ حد سے ہین چنانچہ سر کفر کا انکے یہہ ہے
کہ حضرت حق کو جسمانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہین کہتے ہین کہ ہر چند جسمیت سے مبرا ہے لیکن تعلق
بجسم رکھتا ہے ہر گز بے جسم نہین رہتا جسم مثل لے نورانی ہے مانند شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہے کبھی
متفرق اور لقب یہود نے واسطے اپنے تراشا ہے کلام موسی علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے
اور طلب رحمت کے بجناب الٰہی عرض کرتے تھے کہ انا هدنا الیك یعنے توبہ اور رجوع کرتے ہین ہم طرف
تیرے وَالنَّصٰرٰی اور عیسوی ہوئی سمجھہ لیجئے کہ اعتقاد اور عمل مین انکے بھی نہایت خبط بھرا ہوا ہے اور
بیشتر خبط انکا کیفیت نزول حضرت عیسی علیہ السلام مین اور اتصال روح مین ان کے ساتھہ بدن انکے
کے ہے اور کیفیت صعود مین انکے اور اتصال روح مین انکے ساتھہ عالم ملکوت کے ان دو کیفیتون مین ایسی
کفریات بکتے ہین کہ کان استماع اسکے سے متنفر ہوتا ہے اور نصاریٰ کی اصل نصران تھی بمعنی ناصر یہہ لقب

ترسایون نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیح وقت استمداد کے اوپر
کے فرماتے تھے من انصاری الی اللہ اور حواریین جواب مین کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ والصّٰبِـٕیْنَ اور
بہ دین کہ کسی دین آسمانی پر مقید نہین ہین اور خلاصہ مذہب کا ان کے یہہ ہے کہ آدمی کو تحصیل سعادت مین
کسی پیغمبر اور مرشد کی احتیاج نہین ہے روحانیات کہ مدبر افلاک اور عناصر اور موالید مین تکمیل اور تربیت اسکے
مین کافی ہین اور اکثر صابئین تین وقت نماز پڑھتے ہین اور جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہین
اور کھانا گوشت خر کا اور سگ کا اور پنجہ گیر جانور پرندہ کا اور شتر اور کبوتر کا اور پیاز اور باقلا اور ماہی حرام جانتے
ہین اور شراب کا پینا تجویز کرتے ہین لیکن مستی اسکی حرام کہتے ہین اور ختنہ حرام سمجھتے ہین اور طلاق بغیر حکم حاکم
کے درست نہین جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی تجویز نہین کرتے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی
ایمان لاوے تہہ دل سے باخلاص تمام ان گروہون مین سے ساتھ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر
کہ روز جزا ہے اور ایمان بخدا بدون ایمان لانے روز حشر کے تمام نہین ہوتا اسواسطے کہ جو کوئی ایمان اس دن پر
نہین رکھتا دوام ربوبیت اور عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل حق سبحانہ کا منکر ہے اور ایمان کتابون
پر اور رسولون پر اور فرشتون پر لانا لازم ان دونون ایمانون کا ہے اسواسطے کہ یہہ دونون ایمان بغیر توسط
رسولون کے اور کتابون کے اور فرشتون کے نہین معلوم ہوے اسیواسطے تصریح ساتھ ان تینون ایمانون کی
نہ فرمائی اور ایمان اوپر مبدا اور معاد اور وسائط کے تاثیر عظیم رکھتا ہے لیکن واسطے نجات کلی کے اور چیز بھی
درکار ہے چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے وَعَمِلَ صٰلِحًا اور کام کر گئے اچھے شائستہ اور عمل اچھے کرتے ہین
ضرور ہے کہ ناسخ کو اخذ کرین اور منسوخ کو ترک کرین اور احکام الہیہ کو بیچ مقابلے مصالح عقلیہ کے ترجیح دے
پس ہر ایک اس فرق چہارگانہ سے کہ تصحیح ایمان کرے اور عمل اوپر اس قانون کے بجا لاوے فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک
پروردگار اپنے کے اور نہین خوف اوپر ان کے تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان اجر ہو اور نہ
وہ غم کھاوینگے وقت حشر کے بسبب فوت ہونے عمل صالح کے ایام کفر مین اسواسطے کہ بغایت الہی
عمل لاحق نے تدارک سابق کا کیا حاصل یہہ ہے کہ پہلے کسی دین مین ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمہارا ساتھ متابعت موسی علیہ السلام کے اور توریت کے
احکام کے عمل کرنے پر اور تم نے جب دیکھا کہ احکام توریت کے بہت شاق ہین ابا کرنے لگے تم حال
آنکہ قبل اس سے تمنے حضرت موسی علیہ السلام سے بالحاج اور تاکید درخواست کی تھی کہ ہم شریعت اور
دین نہین رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اس مین قواعد شریعت ہون اور آئین اطاعت مفصل

مذکور ہون تا مطابق اُسکے عمل مین لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام جو تم سے عہد پیمان پختہ کرکے کتاب
ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اپنے قول سے اور عمل مین اسکے توقف کرنے لگے ہم نے بالکراہ
تم سے قبول کروایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور اُٹھایا ہم نے اوپر تمھارے پہاڑ طور کا لغت مین اُس پہاڑ
طور کو کہتے ہین کہ سبزہ اور درخت رکھتا ہو چنانچہ ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ الطور ما انبتت من الجبال وما لم ینبت فلیس بطور لیکن یہان
مراد کوہ معین ہے کہ تورات جہان حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا
کہ اُس پہاڑ کو لاکر محاذی سرون لشکر بنی اسرائیل کے بفاصلہ قد آدم کھڑا کردو اور لشکر بنی اسرائیل کا ایک
فرسنگ طول مین ایک عرض مین اُسوقت تھا اسی قدر پہاڑ طور لائے یہان اُنکے سر پر آیا اُنھون نے
ڈرکر سجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسرے جانب پیشانی کی سے نظر کرتے رہے
طرف پہاڑ کے کہ مبادا سر پر گر پڑے اسی واسطے طور سجدے کا یہی بنی اسرائیل سے اسی وضع پر مقرر ہے
اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل بعد نزول تورات کے کہنے لگے کہ احکام اسکے بہت مشکل ہین
ہم سے عمل ہو سکیگا ہمین نہین قبول حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ ان کے سر پر کھڑا ہو گیا اور آگ
جلنے لگی اور پیچھے ان کے ایک دریا ذخّار بہنے لگا پھر اُنھون نے اپنی گذرگاہ جب کہین نہ پائی
حیران ہوکر اندھے گر پڑے حق تعالیٰ نے فرمایا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ پکڑو تم جو دیا ہم نے تمکو احکام شرع سے
زور سے مستقیم ہوکر ترک کرنے کا ارادہ دل مین نہ آئے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو تم
ہمیشہ جو کچھ اسمین ہے ثواب اور عذاب سے تو کہ بچو تم ناشائستگی اور مخالفت احکام الٰہی سے بیچ ہر زمانے کے
زمان ہر پیغمبر سے کہ اون پرہیز کرو باقی رہا یہان ایک اشکال قوی وہ یہہ ہے کہ بنائے تکلیفات الٰہی کی
اوپر اختیار بندون کے ہے اور اکراہ اور اجبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہے اسواسطے کہ منظور
تکلیف دینی احکام شرعیہ سے یہہ ہے کہ تمیز اور فرق مطیع اور عاصی مین ہو جائے اور جب کوہ طور کو سر پر
کھڑا کردیا ڈر کے مارے سب نے ناچار قبول احکام کیا معلوم ہوا کہ کسنے بطوع و رغبت قبول کیا اور کس نے
بالکراہ اور خشیت کہ جب خوف جان کا ہوتا ہے تو انسان سب کچھ قبول کر لیتا ہے اور اس طور کا قبول کرنا
دین مین کچھ مفید نہین کہ لا اکراہ فی الدین جواب اسکا یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے اپنی خوشی سے کتاب عمل کے
واسطے منگوائی تھی اور عہد کیا تھا کہ مخالف اسکے نکرینگے پھر اُنھون نے عہد شکنی کی حق تعالیٰ نے طور اُن کے سر پر
کھڑا کردیا تا کہ نقض عہد سے باز رہین پس اکراہ ایمان اور دین مین نہوا بلکہ تخوف اور فعل شنیع اُنکے سے واقع ہوا
جیسے کوئی شخص کہے کہ اس شادی مین جو خرچ ہوگا میرے ذمّے پر ہے بعد شادی کے قرضخواہ جب دکھاوین کہے

کہ اس قدر میں نے میں کہا تھا یہہ میرے ذمہ پر نہیں اسکو اس نقض عہد اور بد معاملے پر ڈراوین تھے مفسرین
نے جواب میں اسکے کہا ہے کہ غیر ذمی اور معاہد کو اکراہ اوپر ایمان کے اور اجبار اوپر اسلام کے جائز ہے اور قتال کہ بغرض اشاعت
اسلام ہے ساتھ اہل حرب کے واقع ہوتا ہے سبب اکراہ ہے پس حکم آیت لا اکراہ فی الدین کا منسوخ ہے ساتھ
آیت قتال کے ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَالِكَ پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنے اعراض کیا تم نے ظاہر
اور باطن توریت سے نہ احکام توریت کے بجا لائے نہ متابعت کی مسیح کی اور نہ اس پیغمبر کی حالانکہ متابعت
ان دونوں کی مطلوب باطنی توریت تھی پیچھے اس عہد کرنے کے یا بعد اس تاکیدات بلیغہ کے اور مواثیق شدیدہ کے
کہ نزدیک اہل عقل کے قطع نظر اہل کتاب اور شرع سے مخالفت ان عہود کے قبیح اور شنیع ہے فَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ پس جو نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور مہربانی اسکی ہرگز توبہ تمہاری
قبول نہ فرماتا اور ایمان تمہارا ساتھ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نکرتا البتہ ہو جاتے تم ٹوٹا پانے والوں سے
لیکن عنایت خداوندی ہے کہ ہنوز اوپر تمہارے باب توبہ کا مفتوح رکھا ہے اور ایمان اور عمل صالح تمہارے
شایان قبول کئے ہیں پس سمجھ جائیے کہ زیان کاری اپنی کو محقق کرو اور ہرگز زائل ہو کر حالت کفر پر ساتھ اس
پیغمبر کے کہ فی الحال دوام [illegible] تمہاری منحصر متابعت اسکے میں ہے مرو اور اگر تم یہہ سمجھے ہو کہ اس شخص کی متابعت نکرنے
سے خسران کلی اور حرمان ابدی میں ہم کیونکر گرفتار ہونگے فضل الہی شامل حال ہے ہمارے کہ ہم بہت پیغمبروں پر ایمان
رکھتے ہیں اور شرائع منسوخہ بسیار پر عمل کرتے ہیں تو یہہ سب غلط فہمی ہی تمہاری سمجھو تو کہ ایک فرقہ تمہارا کہ تم سے
درجے میں اعلی تھا ایک حکم توریت کے ترک کرنے کے سبب سے کہ بمراتب کمتر تھا ترک متابعت پیغمبر
آخر الزمان سے خسران کلی میں اور حرمان ابد میں گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جامہ مسخ پہنایا گیا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہے تم نے انکو جو حد سے نکل گئے تھے ساتھ شکار ماہیان
دریا کے تم میں سے بیچ ہفتے کے کہ ہندی میں سنیچر کہتے ہیں قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ ایک فرقے کے لوگ
بنی اسرائیل کے شہر ایلیا میں کہ کنارہ دریا کے بنا ہے رہتے تھے اور توریت میں مامور تھے کہ ہفتے کے دن مچھلی کا
شکار نکریں اور دن شکار کھیلتے تھے اسدن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے اور دن مچھلیاں چھپ
جاتی تھیں اسدن پانی پر ہزاروں تیر آتی تھیں انکو مرغوب بہت تھی مچھلی جی انکا للچانے لگا اور مثل ماہی بے آب کے
تڑپنے لگا عقلمندوں نے انکے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چوبچے کھود دیئے اور ایک نالا دریا سے ہر چوبچے تک کر دو روز شنبہ کو
راہ سے پانی میں مچھلیاں چوبچوں میں آ بھریں پھر راہ بند کر دیا وہ دریا میں نجا سکیں یکشنبہ کے دن پکڑ لیں پھر اسی حیلہ سے مدام مچھلیاں
ہفتے کو بند کر دیتے تھے اتوار کو دم ڈال کر پکڑ کر لاتے کھاتے تھے اور بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہفتے کے دن شکار منع ہے اسکی نگاہ
رکھتے ہیں دوسرے دن پکڑتے ہیں یکشنبے کو کہ حلال ہے کہتے ہیں کہ چالیس برس یا ستر برس تک

یہہ عمل رائج رہا تا انکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام کا ہوا آپ نے اس احوال سے مطلع ہو کر انکو منع
فرمایا اور نصیحت کر گئے اور کہا کہ یہہ بند کرنا تمہارا بھی شکار کرنا ہے روز شنبہ کو تم یہہ عمل نکرو اور اگر کروگے تو بڑے عقوبت میں
پڑوگے انہوں نے کہا حضرت داؤد کا نمانا اسیطرح حیلہ بازی کرتے رہے حق تعالی نے ان سے انتقام لیا
چنانچہ فرماتا ہے فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ پس کہا ہم نے انکو کہ تم نے خلاف امر ہمارا کیا ہو جاؤ
تم بندر ذلیل لکھا ہے کہ جو کوئی واسطے عبرت کے ان کے تماشے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرتا تھا اور یہہ بحال
حسرت سے سر ہلاتے تھے اور دیکھتے تھے اخبار میں وارد ہے کہ لوگ اس شہر کے وقت شیوع اس عمل قبیح
کے یہہ تین گروہ ہوے تھے بقدر بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ انکو اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور
نہی منکر کا بجالاتے تھے یہاں تک کہ درمیان اپنے اور محلے ان کے کے دیوار کھنچی تھی کہ نہ آپ جاتے تھے
اور نہ انکو اپنے پاس آنے دیتے تھے اور قریب ستر ہزار آدمیوں کے مچھلیوں کی شکار میں گرفتار تھے اور بعضے آپ
تھے کہ نہ یہہ کار کرتے تھے اور نہ انکار کرتے تھے ساکت تھے پس واعظوں نے بجمیع وجوہ نجات پائی اور مرتکبان
شکار ماہی سب مسخ ہو گئے اور ہلاک ہوئے اور ساکتوں کے حق میں اختلاف ہے سورۂ اعراف
میں باقی قصہ آویگا انشاء اللہ تعالی فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ پس کیا ہم
نے اس قصے کو عبرت اور مانع گناہان جیسی نکال حقیقی کہ زنجیر ہے مانع چلنے دوڑنے کے واسطے ان کے جو حاضر
تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو پیچھے ہے کے آوے اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے ان کے قوم سے ہوں تا امت
محمدیہ سے صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہا سے وہ شہر اور بلدہ مراد ہے کہ روبرو اس شہر کے تھے اور اس زمانہ
میں حاضر تھے اور مرتکب گناہوں کے ہوتے تھے اور ما خلفہا سے وہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانی اور مکانی
رکھتے تھے اور مرتکب گناہ ہونے تھے اسواسطے کہ یہہ واقعہ عمدہ بسبب ندرت کے جابجا پہنچیگا لوگ
ہر مقام کے سنکر عبرت کرینگے اور اسے تواریخ اور وقایع عجیبہ میں ثبت کرینگے اور مسافر اور تاجر دور دور شہر
دہ بدہ مشہور کرینگے تا سبب عبرت عامہ ہو اور موعظت واسطے متقین کے کہ بجہۂ تقوی کے ارتکاب گناہ
سے بازرہے ہیں لیکن نفوس انکے بمقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہیں جب اس واقعہ میں
تامل کریں حد تقوی سے باہر نہ نکلیں اور یہہ واقعہ انکو بمنزلہ واعظ کے ہے کہ تخویف اور ترہیب اسکی سے جادۂ شریعت
سے لغزش نکریں اور فرق نکال اور موعظہ میں اس سبب سے منظور ہوا کہ نکال مانع فعلی ہے اور وعظ مانع قولی اور
مانع فعلی اقوی ہوتا ہے مانع قولی سے پس مرتکبان گناہ کو بدون منع قوی کے باز رکھنا گناہ سے دشوار ہے اور
متقیوں کو مانع قولی بھی بس ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ غلام کو مار اور میاں کو گفتار کافی ہے اور یہاں ایک
نکتہ ہے کہ محتاج بیان کا ہے وہ یہہ ہے کہ قردہ جمع غیر ذوی العقول ہے اور صفات جمع ذوی العقول

بصیغہ تانیث آتی ہے خواہ مفرد ہو خواہ جمع پس موافق قاعدے کے قردۃ خاسئات کہنا درکار تھا خاسئین
کہ صیغہ ذوی العقول ہے کیون ارشاد ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ خاسئین یہان صفت قردۃ کی واقع نہین
ہوئی ہے تا مطابق اس قاعدہ کے تانیث اسکی ضرور ہوتی بلکہ حال ضمیر سے کہ کونو مین ہے پس معنی یہہ ہوئی
کہ کونوا قردۃ حال کونکم خاسئین فی ھذا المسخ والتبدیل اور اگر بنی اسرائیل بعد سننے اس قصے کے کہین کہ اس
قسم کا اعراض حکم الٰہی سے بیچ اسلاف ہمارے کے بسبب دوری زمان نبوت موسیٰ علیہ السلام کے اور سبب
غلط فہمی کے ہوا تھا کہ حیلے شرعی کو دلیل واقعی جانکر اباحت صید کا گمان کیا تھا اور کوئی پیغمبر موجود نہ تھا کہ جسکے
پاس جاکر ازالہ شبہ کرتے حضرت داؤد علیہ السلام غائبانہ انکو کچھ خبر لکھ بھیجتے تھے وہ کچھ اور سمجھتے تھے اور علاوہ
اسکے یہہ واقعہ تھوڑے لوگون پر فرقے ہمارے کے ہوا تھا تمام بنی اسرائیل کو جمع قلیل کے واسطے کیون سرزنش
کی جاوے قیاس کل فرقے کا اوپر بعض کے نامناسب ہے کہتے ہین ہم اعراض احکام الٰہی سے اسلاف سے
تمہارے چند مرتبے بحضور حضرت موسیٰ اور زمانہ مین ان کے اور فرمانے انکے سے بیچ ایک مقدمے کے وقوع
مین آیا ہے پس اس مقدمے کو یاد کرو وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے
واسطے قوم اپنی کے اس ہنگام مین کہ عامیل کو کہ مرد مالدار تھا برادر زادے یا عم زادے اسکے نے کہ سوا اسکے
اور وارث اسکی عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اسکے موت کی کھینچی تا مال موروث اسکے سے ذوق فقر اپنا
کرے جب نہ ہوا تو آخر تنگ دل ہو کر مار ڈالا اور پھر اٹھا کر اور محلے مین ڈال دیا وقت صبح کے فریاد کرتا ہوا حضرت
موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور لوگون پر اس محلے کے دعوی خون کا اس مقتول کے کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے
دیت لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو بلا کر پوچھا انھون نے انکار اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے نہ قسم انکو دی
نہ دیت ٹھہرائی جناب الٰہی مین دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہو حق تعالیٰ نے طرف ان کے وحی بھیجی
اور مضمون وحی کا حضرت موسیٰ نے روسائے بنی اسرائیل کو جمع کر کر تبلیغ کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ
تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً تحقیق حق تعالیٰ احکم فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے کو اور ایک ٹکڑا گوشت کا اس گائے
کے مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر بتاوے گا کہ قاتل میرا فلانا شخص ہے اور یہہ طریق اس واسطے اختیار کیا کہ گر راہ
وحی سے نام قاتل کا معین کر کے کہہ دیتے تو یہہ جماعت بے باک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تہمت کذب
اور افترا کی کرتی اور ورطہ کفر صریح مین پڑتی پھر انکو ساتھ عقوبت کے چشم نمائی ضرور کرنی پڑتی لہذا معجزہ
احیائے میت کہ بسبب مارنے عضو گائے کے اعضائے مردہ کو کہ علاوہ سببیت اور مسببیت درمیان
ان دونون کے کسی کے خیال مین نہین گذرتا دکھا کر زبان مقتول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا اقرار خبر کو
دیکھ کر پھر البتہ صادق القول ہوتا یقین قاتل کا کیا تھا بالفرض اگر قاتل اسکا انکار بھی کرے تو مقتول خود مخاصمہ بنا رکھتین

سرگرم ہوا اور قرائن اور ثبوت سے ثابت کرے اور واقع مین وہ مقتول غیر قاتل وارث اور نہین رکہتا تھا
اور قاعدہ شرعی ہے کہ قصاص لینا بغیر دعوی وارث درست نہین ہوتا اگر حضرت موسی علیہ السلام راہ
وحی سے تعین قاتل معلوم کرکر اسکے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلا ممکن نہ تھا سوال احیائی میت
ساتھ مارنے پارہ گوشت گاؤ کے جو محض بفعل خدا تھا سبب اور میت پس تخصیص کیون اس جانور
کی بیچ ذبح کے ہوئی جواب اس واقعہ مین یہہ بھی منظور تھا کہ اس مرد صالح کو کہ بعوض مراتب اسکے کی تخدا کر کر بیان
سے گیا تھا اور سوا گوسالہ کے کچھ میراث بیٹے کو نہین چھوڑی تھی نفع معتد بہ حاصل ہو کہ مدت عمر اسکے بیٹے
وجہ معیشت کا سرانجام کرسکے اور یہہ بھی ہے کہ اس جانور کو کہ گائے ہے بیچ احیائے زمین کے اور نباتات
اور اشجار کے ساتھ زراعت اور آب پاشی کے دخل تمام ہے اور زمین کے اصل خلقت آدمی ہے اور نباتات
اور اشجار اصل غذا اسکی پس جانور کو خصوصیت زائد ہم پہنچی اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ مس میت بیچ احیائے
کے عجوبگی تمام رکہتا ہے بہ نسبت مس حی میت غرض بنی اسرائیل نے اس حکم صریح سے اعراض کیا اور کمال بے
ادبی حضرت موسی سے قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کہا آیا مکر تا ہے تو ہمکو مسخرا ہم تو پوچھتے ہین کہ قاتل اس مردیکا
بیان کیجئے اور تم کہتے ہو کہ ایک گائے ذبح کرو اس سوال اور جواب مین کیا مناسبت ہے پیچان کرنے ایک
جاندار کے سے قاتل پیچان دوسرے کا کیونکر معلوم ہوگا سمجھئے کہ یہہ کلام انکا ساتھ حضرت موسی کے
موجب کفر کا ان کے ہوا یا نہوا علما کا اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ کافر ہوے بنا بر شک کے کہ بیچ
قدرت الہی کے اوپر احیائے موتی کے صادر ہوا اس کفر صریح ہے اور اگر اوپر حضرت موسی علیہ السلام کے تہمت
خیانت وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوتے اور اصح یہہ ہے کہ ان دونو امر سے انکو کچھ نہ باعث اس کلام
نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ ذہن مین ان کے یہہ بات نہ آئی قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ کہا
حضرت موسی علیہ السلام نے پناہ پکڑتا ہون ساتھ خدا کے یہہ کہ ہوؤن مین جاہلون سے کہ جواب سوال کا برجستہ
ندون اور بیان حق مین استہزا کرون یا کام مین محاکمے کے اور طلب قصاص کے ٹھٹھا کرون بلکہ اگر ابنا سے استہزا اور مطایبہ
واسطے اظہار انبساط اور تفریح طبع کے واقع بھی ہوتا ہے تو غیر مقام تبلیغ احکام مین واقع ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کے مطایبات محمودہ منقول ہین اور جنس جہل اور نادانی کے سے نہین ہین
اسواسطے کہ اوپر موقع اپنے کے ہین جہل وہ ہے کہ فعل شے کو بے موقع ظہور مین لائے جس وقت انبساط و تفریح طبع
منظور نہ ہو قصد کرے القصہ بنی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح مین کسی گائے کے کچھ خاصیت ہوگی کہ جسکے
ٹکڑے مارنے سے مردہ زندہ ہو جاوے اور ہر بقرہ کو یہہ خاصیت نہین ہے پس تحقیق اوصاف مین اسکے گاؤ
عجیب کے دور دور دوڑے حدیث مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل ادنی گائے کو ذبح کرتے کفایت کرتا

لیکن اُنھون نے اوپر اپنے سخت گیری کی حق تعالیٰ نے بھی ویسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت مین جناب الٰہی کو
منظور تھا اظہار عظمت سبحانہ تہا مارنا ایک گاؤ کو اسواسطے بنی اسرائیل کے دل مین ڈالا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا
مَا هِيَ کہا دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت اُس گائے کی
اس واسطے کہ حقیقت متعارفہ اسکی یہہ خاصیت نہین رکھتی نہ بقرہ وحشی کو اُسے نیل گاؤ کہتے ہین اور نہ گاؤ کوہی کو
اُسے سور گاؤ کہتے ہین پس لابدی وہ گاؤ کہ یہہ خاصیت رکھتی ہے حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی سوا حقیقت
اس اصناف کے اگرچہ نام مین شریک ہوے جیسے کنار دشتی اور کنار باغی کہ ہر ایک خواص اور آثار جدا
رکھتی ہے وہ سوال جو اہل تفسیر اس مقام مین کرتے ہین کہ سوال لفظ ما سے لغت عرب مین واسطے حقیقت جنس کے
ہوتا ہے پس یہان جواب مطابق سوال کے نہین ہوتا پس اندفاع اس سوال کا یون ہی خوب ہوتا ہے
کہ اُنھون نے جو یہہ خاصہ عجیبہ اُس گاؤ کا سنا تو گمان کیا کہ حقیقت اُسکی مغایر حقیقت گاوان متعارف سے
ہوگی اگرچہ صورت اور نام مین شریک ہے اسواسطے بلفظ ما ہی سوال کیا پس حضرت موسیٰ نے واسطے استکشاف
اس معنی کے جناب الٰہی مین دعا کی پھر جناب الٰہی سے نشان اُس گائی کا دریافت کر کر قَالَ کہا حضرت موسیٰ
نے کہ وہ گائی حقیقت ورائی حقیقت گاوان متعارف نہین رکھتی اور یہہ خاصہ عجیبہ اُس گائے مین باعتبار
خصوص ماہیت کے باعتبار صفت کے نہین بلکہ إِنَّهُ يَقُولُ تحقیق حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ إِنَّهَا تحقیق
وہ گائی علم الٰہی مین معین واسطے ذبح کے ہے بَقَرَةٌ ایک گائی ہے جنس گائی متعارف سے
حقیقت علاحدہ نہین رکھتی اور صفت نئی بھی صفات کاملہ سے بیچ اُسکے کہ خیال تمھارے مین موجب
اس خاصہ عجیبہ کے ہو موجود نہین ہے مگر یہہ ہے کہ باعتبار سن و عمر کے ایک کمال اُس مین متحقق ہے
اسواسطے کہ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ نہ بوڑھی کہنہ سال ہے کہ بسبب ضعف کے کار ہائے شاق گاوان
سے معطل رہے اور نہ خورد سال اتنی ہو کہ ہنوز بچہ نہ جنا ہو یا مادے پر جست نکی ہو عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ
جوان میانہ سال ہے کہ بیچ وسط حقیقی کے واقع ہے درمیان بڑھاپے اور بچپن کے یہان کئی سوال جواب
طلب ہین اول یہہ کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا بعینہ مدلول عوان کا ہے پس احتیاج ذکر عوان کا کیا ہے پھر
مدلول عوان کا اور مدلول بین ذالک کا بھی شی واحد ہے پس تکرار اوپر تکرار کے لازم آیا جواب اسکا یہہ ہے
کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہہ ہے کہ نہ پیر ہے نہ جوان اور یہہ معنی اعم ہین اس سے کہ گوسالہ نہایت صغیر ہو
اور اس سے کہ میانہ سال ہو پس حاجت ذکر عوان کی واسطے رفع احتمال کے متحقق ہوئی اور جو میانہ سال ہونا بھی اعم ہے اس سے
کہ وسط حقیقی مین دونون سن واقع ہون یا مائل بہ پیری یا جوانی پس واسطے رفع احتمالین باقیین کے اور تعین احتمال اول کے لفظ بین ذالک کا لانا لازم
ہوا پس تکرار کسی وجہ سے نہین دوسری خواص لفظ بین کے سے یہہ ہے کہ اوپر متعدد کے داخل ہوتا ہے

اور یہان لفظ ذلک پر داخل ہوا کہ متعدد نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے تعدد مضاف الیہ مین کا اعم ہے تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو یہان تعدد معنوی متحقق ہے اس واسطے کہ لفظ ذالک کا اشارہ طرف دو حصے کے ہے فارض اور بکر کے یعنی یہہ گاؤ دو حال سے خالی نہین ہے نر ہے یا مادہ اگر نر ہے تو کس طرح جننے کا حکم اسکے حق مین معرف اور مشخص ہو سکے اسواسطے کہ ہر نر گاؤ لا بکر ہے کہ معنی بکر کے حیوانات غیر جننے ہوئے کے ہین اور بطریق تقابل عدم ملکہ صلاحیت کو جننے کے مقتضی ہے اور بیل اصلا صلاحیت جننے کی نہین رکھتا پس موصوف بہ بکر نہین ہو سکتا اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ ضمائر تانیث کی کہ ابتداء قصہ سے انتہی تک بہ علی التواتر کلام الٰہی مین وارد ہین اباکرتے ہین بیل ہونے سے اور اگر مادہ یعنی گائے کہئے تو وصف لا بکر کا اور ضمائر بھی درست پڑتے ہین لیکن لاذلول تثیر الارض ولا تسقی الحرث معرف اور مشخص اسکا نہین ہو سکتا اس واسطے کہ ہر گائے بحسب عرف اور عادت صلاحیت زمین جوتنے کی اور آب کشی کی نہین رکھتی گو بحسب امکان عقلی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ظن غالب یہہ ہے کہ وہ گاؤ بیل تھا اور تانیث ضمائر بنا بر لفظ بقرہ کے ہے کہ تانیث لفظی مؤنث ہے اگرچہ اسمین برائے وحدت کے ہے نہ برائے تانیث مثل تمرہ اور حمامہ کے اور قاعدہ لغت عرب کا ہے کہ جو مذکر کو ساتھ لفظ مؤنث کے ذکر کرتے ہین ضمائر بھی مؤنث کی اسمین لاتے ہین جیسے لفظ دابہ کا اگرچہ اسے نر کے معنون مین لاوین ضمیر مؤنث ہی کی لاوینگے اور معنی بکر کے کہ نہ جنی ہوا ہا حیوانات مین سے اور ذکورون مین اس حیوان کو کہتے ہین کہ ہنوز جست اوپر مادہ کے نکی ہو اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ وہ گاؤ مادہ تھی یعنی گائی تھی بیل نہ تھا بدلیل تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم انطباق وصف لاذلول اور لا تسقی الحرث مین جواب دیتے ہین کہ عرف عادت بحسب ازمنے اور بلدان کے مختلف اور متفاوت ہوتی ہے شاید اسوقت یا ہمین اس شہر مین گائے کو بھی جوتت کر پانی دیتے ہون گہونکو اور میرے نزدیک بھی یہی قول آخر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہے اگرچہ اول بھی ہو سکتا ہے لیکن ترجیح اسی کو معلوم ہوتی ہے بہر حال حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اس نشانی کے فرمایا کہ تم نظر طرف خواص اور صفات اس گاؤ کے نکرو بلکہ نگاہ اپنی طرف امتثال امر الٰہی کے متوجہ رکھو کہ اشیا مین خواص ودلعیت رکھے ہین اسے دیکھو فافعلوا ما تؤمرون پس بجالاؤ تم جو حکم کئے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب وابستہ مشیت اسکے کا ہے جس گائی مین چاہے یہہ خاصہ عجیبہ پیدا کرے بنی اسرائیل کو باوجود نشانیان بتانے حضرت موسی علیہ السلام کے اور سمجھانے کے تسلی حاصل نہوئی پھر تفتیش اسکے مین حضرت موسی علیہ السلام سے قالوا کہا کہ کمال جانور کا جیسا سن وسال مین ہوتا ہے ویسا ہی رنگ مین بھی ہوتا ہے ادع لنا ربک یبین لنا ما لونہا دعا کرو واسطے ہمارے بیچ جناب پروردگار اپنے کے تا بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے

رنگ اُس گائے کا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا کہا موسیٰ علیہ السلام نے تحقیق خدائے سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے یہہ کہ وہ گائے ہے زرد رنگ ڈہڈہا ہے رنگ اُسکا اور بسبب رنگ کے تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ خوشی کرتی ہے دیکھنے والون کو اور ہر رنگ زرد خالص کی تاثیر ہے کہ تفریح خاطر اور دفع غموم اور احزان مین نافع ہوتا ہے طبرانی نے اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو کوئی زرد پاپوش پہنیگا ہمیشہ شادان رہیگا جب تک کہ وہ پاپوش پہنیگا اور تفاسیر مین امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے فرمایا من لبس نعلا صفراء قل همه اور بعضے روایاتمین آیا ہے کہ جو کوئی سات پاپوش ہے دوزخی زرد رنگ پہنے غم اور اندوہ اُسکا دور ہوا اور الوان خمسہ یعنے سرخی زردی سیاہی سفیدی سبزی خواص مختلفہ رکھتے ہین کہ اہل تجربہ اور قیاس نے انکو ثابت کیا ہے عرب مین مشہور ہے کہ الحمرة اجمل والصفرة اشکل والخضرة ابلہ والسواد اهول والبياض افضل یعنے سرخی جمال رکھتی ہے اور زردی نظر مین خوش معلوم ہوتی ہے اور سبزی موجب بزرگی اور وقار کے ہے اور سیاہی ہولناک ہے اور سفیدی فضیلت اور خوبی رکھتی ہے القصہ بنی اسرائیل باوجود رنگ بتانے کے پھر سوال سے باز نرہے قَالُوا کہا ہر چند کمال اُس گائے کا باعتبار سن و سال اور باعتبار رنگ وجمال دریافت ہوا لیکن یہہ کمال مشترک ہے بہت گایون مین مرجح یک فرد نہین ہو سکتا کہ بسبب اُسکے وجود اُس خاصیت کا ذہن نشین ہمارا ہو اُس اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت مشخصہ اُس گائے کی کہ جس مین بالخصوص ترجیح ایجاد اُس خاصے کی واقع ہو اسواسطے کہ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا تحقیق جنس گاؤ کی مل گئی ہے اوپر ہمارے کہ میانہ سال اور زرد رنگ بہت ہین وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اور تحقیق ہم جو اُس مرجح کو دریافت کرینگے تو اگر چاہا اللہ نے البتہ راہ پانے والے ہین حدیث شریف مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ نہ کہتے تو ہرگز اُس گائے کو نہ پاتے اور تشفی خاطر انکی نہوتی یہان سے معلوم کیجے کہ استعانت ساتھ اس کلمہ مبارک کے ہر عمل نیک مین کہ غرض حصول کی اُسکے ہو مبارک اور میمون ہے اور باستحباب شرعی مقرون ہے اور کیونکر نہو کہ اس کلمے مین استعانت بخدا ہے اور تفویض امر مشیت الٰہی ہے اور اعتراف اور اقرار بقدرت ایزدی ہے کہ اصلاح اعتقاد و عمل ہے قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا حضرت موسیٰ نے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مرجح کہ ذہن نشین تمھارا ہو اور موجب ایجاد اُس خاصہ عجیبہ کا اُسمین ہو دو چیزین ہین اول ہونا اُس گائے کا ویرشرافت عزت اپنے کے ہے کہ اصلا از روئے ذلت بارکشی اور سوا اسکے اعمال بنی آدم کے نہین دیکھے اور دوسرے سلامت ہونا اُسکا عیب نوع اپنے سے ہے کہ کچھ عیب نہین رکھتی اسواسطے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ

تحقیق وہ گائے ہے کہ کبھی کسی کام میں رام نہیں ہوئی اور ذلیل نہیں ہوئی ساتھ اس حد کے کہ جوتے
زمین کو یا آبکشی کرے وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ پانی پلائی ہے کھیتی کو اور نہ ڈول کوئے سے کھینچی ہے مُسَلَّمَةٌ بچی
سالم رکھی گئی ہے اس سے کہ ہاتھ آدمیوں کا اُسے پہنچے اور کام میں لاکر ذلیل کریں یا بدن میں اُسکے سوراخ
کریں یا داغ لگاویں یا اور کچھ تصرف اپنا عمل میں لاویں جیسے اور جانوروں کو کرتے ہیں بعضوں نے کہا اُس نے تھہ
اُٹھائے سب کاموں سے خوشی خوان چرتی پھرتی ہے کشاف میں لکھا ہے مُسَلَّمَةٌ کے تفسیر میں کہ سلمہا
اللہ من العیوب سلامت رکھا ہے اُسے حق تعالیٰ نے عیبوں سے لَا شِيَةَ فِيهَا نہیں داغ بیچ اسکے
یعنے مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہیں نہ خلقی نہ عملی چنانچہ اکثر جانوروں کی خلقت میں داغ نہیں
ہوتا لیکن بسبب عمل بار برداری کے داغی ہو جاتے ہیں اُسنے ذلت عمل کی نہیں کھینچی کہ رنگ بعضے اجزائے
بدن اُسکے کا متغیر ہو قَالُوا الْآنَ کہا بنی اسرائیل نے کہ اسوقت اور آن اصل میں نام جزو غیر منقسم کا
ہے زمانے سے خواہ وہ جزو غیر منقسم زمان گذشتہ میں یا آئندہ میں فرض کریں لیکن جب اُسے معرف
بلام عہدیہ کیا مراد اُس سے جزو معہود ہوا کہ متکلم اور مخاطب اُسکو پہچانتا ہے اور وہ نہیں ہے مگر جزو حاضر
اور بعد ادخال لام عہدیہ کے اس لفظ کو مانند ظروف غیر متمکنہ کے استعمال کرتے ہیں اور ہمیشہ منصوب لاتے
ہیں جِئْتَ بِالْحَقِّ لایا تو سخن درست کو کہ فی الحقیقت سبب ایجاد اس صفت نادرہ کا ہے اُسکے ہی ہے
اب تمام تردد ہماری زائل ہوئی اس واسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانات میں اور انسان میں اولا بروح حیوانی ہوتا ہے
عالم غیب سے اور بواسطے اُس روح حیوانی کے اثر حیات بجمیع اجزائے بدن گوشت اور پوست وغیرہ سے
پہنچتا ہے اور حیوانات دو قسم ہیں وحشی اور اہلی حیات وحشی کی متعدی نہیں ہے بلکہ لازم ذات اسکے کی
ہے اثر حیات اُسکا انسان کو کہ اُسکو انسان سے گریز اور متنفر تام ہے کیونکر پہنچے پس وہ حیات کہ فیض اسکا
انسان کو پہنچے اور اُسے زندہ کرے نہوگی مگر حیات جانور اہلی کی اور جانوروں اہلی میں بھی ایسی حیات کہ بے
توسط اسباب متعارفہ القائے نطفہ اور تربیت رحم بیچ نظر ہمارے نہیں ہے مگر گائے کی کہ گوسالہ سامری
خاک پائے جبرئیل علیہ السلام سے گویا ہوا تھا پس زندہ کرنا مردے ہمارے کا بتوسط حیات فائضہ اور بدن
گائے کے موافق حکمت الٰہی ہے اور آدمی جو اُسے تسخیر و تذلیل کریں سوراخ کرنے میں داغ لگاتے ہیں
تصرف کریں اور اپنے کاموں میں دوڑاویں تو صرافت حیات فائضہ لینے میں نہیں رہتے اور روح حیوانی
اُسکی میں وہ صفا اور قوت نہیں رہتی کہ تا احیائے میت میں واسطہ واقع ہو بلکہ بیچ پردہ جوتنے کے اور
پانی دینے میں کھیتوں کے اور جو گائے کہ نے پردہ واسطہ ایجاد حیات فائضہ واقع ہو ضرور ہے کہ او پر اصل صفا
اور قوت اور صرافت اپنے کے ہو اور علاوہ اُسکے ایسی گائی کہ زرد رنگ صاف ہو بیداغ میرا خدمت آدمیوں کی

ہے اور ذلت اور حقارت سے بچی ہو اور معزز ہو ساتھ عزت کے کہ فرمایا نہیں لگی کسی کے نہ آئی ہو مشابہت تام
رکھتی ہے ساتھ گوسالہ سامری کے کہ زر خالص سے بنا تھا اور اسے ساتھ کمال توقیر کے نگاہ رکھا تھا اور وہ گویا
نظر میں ہمارے گویا ہوتا تھا اور آثار حیات غیبہ اس سے ظاہر ہوتے تھے پس موافق قضیہ حکم المثلین واحد کے
ایجاد اس اثر کا اس قسم گائے میں خاطر نشین ہمارا ہوا سوال حیات انسانی ساتھ حیات انسانی کے مناسب
قوی تر رکھتی ہے مناسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے ہے پس بعضے افراد
انسانکو اوپر بدن اس میت کے واسطے ایجاد اس خارقہ کا کیوں فرمایا جواب مارنا ایک انسان کا واسطے گویا
کرنے دوسرے کے اس قبیل سے ہے کہ بنایا محل اور دعایا اثر کہ مارنا انسان کا کسی وجہ سے بغیر حکم شرع
کے روا نہیں ہے بخلاف مارنے حیوان کے کہ بنام خدا ذبح کرنا اسکا ایک نوع ہے عبادت کا اور جو نقل
حیات انسانی بحکم شرع متعذر ہوئی تو ضرور انتقال واقع ہوا ساتھ اس حیوان کے کہ عالم غیب سے مناسبت
تمام رکھتا ہے ساتھ انسان کے کہ مدت حمل اسکے کی ساتھ مدت حمل انسان کے برابر ہے اسی واسطے دودھ اسکا
افضل ہے سب دودھوں سے القصہ جو بنی اسرائیل نے موافق فہم اور قدر استعداد اپنے کے دریافت کیا
کہ حکمت الٰہی اسی امر میں ہی تو گرم ہوئے اوپر بجالانے اسکے اور تلاش کرنے لگے ایسی گائے کہ ساتھ صفات
موصوف ہو تمام شہر میں ایسی گائے نہ پائی مگر ایک کے یہاں تھی اور قصہ اسکا یوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد
صالح تھا اسکا ایک بیٹا تھا خوردسال اور اس مرد صالح کے پاس حوادثات زمانے سے کچھ مال اسباب باقی نہ رہا
تھا مگر ایک گوسالہ تھا اسنے گوسالے کو پکڑ کر بنام خدائے ابراہیم و اسحاق و اسمعیل و یعقوب سپرد کر کے جنگل میں
چھوڑ دیا اور کہا کہ الٰہی میں نے اس گوسالے کو واسطے بیٹے اپنے کے سپرد تیرے کیا یہ امانت میری جب لڑکا
بڑا ہو تو اسے پہنچائیو پھر وہ گوسالہ صحرا میں پتے درختوں کے کھاتا تھا اور پرورش پاتا تھا اور بعنایت الٰہی شر سباع
اور درندگان سے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہاں آنکلتا اور قصد پکڑنے کا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہر چند لوگ
قصد پکڑنے کا کرتے تھے نہیں ملتے تھے جب کمال تجسس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہو جاتا تھا جب یہ لڑکا
بڑا ہوا مثل باپ کے بہ کمال تقوی اور صلاح آراستہ ہوا رات کو تین حصے کرتا تھا ایک حصے میں ماں کی خدمت بجا لاتا
تھا ایک میں سوتا تھا ایک میں نماز پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تبر اور رسن لیکر صحرا کو جا کر لکڑیاں کاٹ
لا کر بوقت شام بازار میں بیچ کر تین حصے اسکی قیمت کے کرتا تھا ایک حصہ خدا کی راہ میں دیتا تھا ایک حصہ
آپ کھاتا تھا ایک حصہ ماں کی نذر گذرانتا تھا اسی طرح عمر اپنی صرف کرتا تھا ایک روز ماں نے اسکو کہا کہ تیرے
باپ نے ایک گوسالہ فلانے جنگل میں بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب کمال جوانی کو پہنچا ہوگا اسکو لا کر لکڑیاں
اسی پر لادا کر بیٹے نے علامت اسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی گوسالہ مال غیر سے ہاتھ آجاے

کہ حلال نہین ہے وہ مان نے کہا علامت اُسکی یہہ ہے کہ رنگ اُسکا ایسا صاف زرد ہے کہ اگر کوئی دور سے
دیکھے تو سمجھے شعاع آفتاب پشت اُسکی سے درخشان ہے اسواسطے نام اُسکا ہم نے گوسالہ مذہب رکھا تھا
لڑکے نے کہا کہ مبادا اور کسیکا بھی ایسا ہی گوسالہ ہو مان نے کہا دوسری علامت اُسکی یہہ ہے کہ آدمی کو دیکھکر
بھاگتا ہے اور ہرگز رام نہین ہوتا جو تو اُسے دور سے دیکھے تو کہیو بہ آواز بلند کہ اے گائے بنام خدائے
ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب رام ہو اور میرے پاس آ لڑکے نے اُس علامت کو یاد رکھکر صحرا مین جاکر
جو اُسے اُسی ڈھب سے بلایا وہ چلی آئی پھر لڑکا موافق وصیت مان کے کہ اُسنے کہدیا تھا کہ اُسپر سوار مت ہوجیو
مبادا کہ تصرف انسانی سے مستعمل ہوکر برکت اُسکی جاتی رہے اُس گائی کو کھینچ کر لانے لگا گائی باذن خدا ای
گویا ہوئی اور کہا اے جوان نیک بخت سوار ہو کہ بہ آسانی تجھے گھر پہنچاؤن یہان سے تیرا گھر ایکدن کی راہ
ہے لڑکے نے کہا کہ مان نے میرے منع کیا ہے سوار ہونے کو گائی نے کہا واہ وا شاباش رحمت
آفرین صد آفرین مین تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھپر سوار ہوتا مین گرا کر بھاگ جاتی یہہ اطاعت سببِ اُسکے ہے
کہ تو مطیع اپنے مالکا ہے اثنائے راہ مین ابلیس لعین مسافرون کی صورت بنکر اُسکے پاس آیا اور کہا اے جوان تو بہت
نیک بخت ہے اور مجھے ایک حادثہ پیش آیا ہے میری مدد کر مین گلہ گاوان اُسطرف اُس پہاڑ کے چراتا
تھا قضائے حاجت کے واسطے یہان آیا تھا اب درد پیٹ مین اُٹھا ہے کہ اپنے گلہ گاوان تک پہنچنا
بحال دشوار ہے مجھے اپنی گائی پر سوار کر کر وہان پہنچا دے دو گائین منتخب اُس گلے مین سے تجھے اجرت مین اُسکے
دونگا شتاب چل کام ہو جاویگا اور مین بھی مراد کو پہنچونگا اُسنے کہا میری مان نے مجھے بھی منع کیا اُسپر سوار ہونیکو
تجھے کیونکر سوار کرون ابلیس نے کہا کہ مانکو تیرے عقل نہین تو تو ہشیار ہے سمجھ تو سہی اسمین کیا ضرر ہے تیرا دو
گائی ملینگی نفع مین اور یہہ گائے بھی کچھ خلل پذیر نہوگی اُسنے کہا کچھ ہو مجھے منظور نہین ہے آخر ابلیس نے اُسکا
پیچھا نچھوڑا ساتھ لگ لیا ہر چند یہہ منع کرتا تھا وہ نہین مانتا تھا لاچار ہوکر اُسنے بہ آواز بلند پکارا کہ اے خدائے
ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب مجھے اس آفت سے چھڑا ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہوکر
ایک جانور کی شکل بنکر اُڑ گیا گائی نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ اے جوان کچھ سمجھا تو یہہ شیطان تھا چاہتا تھا
کہ کسی حیلے سے مجھپر سوار ہوکر برکت میری کھو دے حق تعالی نے تجھے شر اُسکے سے بچایا القصہ وقت
شام کے لڑکا گائے کو پکڑے ہوئے اپنی ماکے پاس آیا اور یہہ ماجرائے عجیب راہ کا اور گویا ہونے گائے
کا دوبارہ عرض کیا مانے کہا کہ یہہ گائے ایسی نہین ہے کہ پا کشتی مین لیکے ذلیل کرین بہتر یہہ ہے کہ اُسکو بیچ ڈالین پاکر رہا
اُسکا بھار گردن پر نہ رہے اور قیمت اُسکی سے تو بھی فائدہ مند ہو کہ چند مدت لکڑیان لانے سے بچے جب
صبح ہوئی لڑکا گائی کو لئے ہوئے نخاس کو چلا لیکن ماں سے پوچھ آیا تھا کہ کس قیمت پر بیچون مانے کہا تھا کہ

ان دنوں میں قیمت گائی کی تین دینار میں کہ قریب چودہ ماشے طلای خالص کے ہوتے ہیں لیکن یہہ گائے عجیب
ہے جو کوئی تجھہ سے خریدے تو تو بغیر میرے پوچھے نہ بیچو حق سبحانہ وتعالی نے واسطے تعین قیمت اُس گائے
کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اس سے راہ میں آملا اور کہا اے جوان اس گائی کو کس قیمت پر بیچیگا اسنے کہا تو کیا دیگا
کہا تین دینار اسنے کہا بشرطیکہ ماں میری راضی ہو فرشتے نے کہا یہہ شرط موقوف کر چھ دینار دونگا اسنے کہا چھے
دیناروں کے سات بھی یہی شرط ہے فرشتے نے کہا بارہ دینار دونگا شرط کو چھوڑ دے اسنے کہا اے
عزیز اگر ہموزن اس گائی کے سونا دیگا تب بھی بغیر رضا ماں کے نہ بیچونگا ناحق کیوں دردسر دیتا ہے فرشتے نے
کہا میں آدمی نہیں ہوں فرشتہ ہوں واسطے امتحان تیرے کے آیا ہوں کہ کس قدر مطیع ہے اپنی ماں کا تو اب
اس گائے کو اپنے پھر الیجا بازار میں کسی کو نہ دکھا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ درپیش آیا ہے علاج اسکا حضرت
موسی بن عمران نے فرمایا ہے کہ اس قسم کی گائے ذبح کرو بنی اسرائیل تلاش کر رہے ہیں سوا اس گائی کے
کوئی گائی یاں صفات موصوف نہیں ہے اگر تجھہ سے مول لیں تو ہرگز ان کے ہاتھہ مت بیچیو یہاں تک
کہ طلا پوست میں اسکے بھر دیں کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت سے فراغت ہو اور آدمی جانے کہ جو کوئی
عیال اپنی کو بخدا اسپرد کرتا ہے حق تعالی اس طرح سے پرورش اسکی فرماتا ہے اور جو کوئی مال اپنا امانت الٰہی میں
چھوڑتا ہے حق سبحانہ اس وضع پر اس مال کو نامی اور بارور کرتا ہے غرض یہہ لڑکا گائی کو لیئے ہوئے گھر آیا اور
اپنی ماں سے یہہ سب ماجرا عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائی کی شہر میں شایع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خریداری کے
دروازہ پر اسکے ہجوم لائے اور ہر چند قیمت بڑھاتے تھے یہہ لڑکا اور ماں اسکی راضی نہوتی تھی یہاں تک کہ ٹھہری
یہہ قیمت کہ پوست اس گائی کا بعد ذبح کے زر سے بھر کر حوالے کریں لڑکے نے اور ماں نے حضرت موسی علیہ السلام
کو ضامن لیکر بنی اسرائیل کے ہاتھہ یہہ گائے بیچی فَذَبَحُوهَا پس ذبح کیا بنی اسرائیل نے اُس گائی کو
وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ اور نزدیک نہ تھے بنی اسرائیل کہ یہہ کام کریں یعنے نچاہتے تھے کہ ذبح کریں اس واسطے
کہ گران قیمت یہہ گائی بہت تھی اس قدر زر وافر دینے میں بخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مبادا مقتول
بعد زندگی کے نام کسی شخص کا لے کہ موجب فضیحتی کا ہو اور قصاص لینا اس سے دشوار پڑے لیکن حق تعالی نے
چار نا چار ان سے ذبح کروایا اور اگر بنی اسرائیل کہیں کہ اسلاف ہمارے نے اس واقعہ میں اعراض وحی الٰہی سے
نہیں کیا بلکہ جو حضرت موسی علیہ السلام نے تعین قاتل کا واسطہ ساتھہ ذبح کرنے گائی کے کیا اور مناسبت
درمیان ان دونوں امر کے نہ تھی راہ تعجب سے اس قدر توقف کیا تھا اگر پہلے ہی حضرت موسی علیہ السلام تعین قاتل کا فرماتے
اسلاف ہمارے ہرگز اعراض نکرتے کہتے ہیں ہم یہہ سب غلط ہے بلکہ اسلاف تمہارے سر قصے سے اقرار وحی الٰہی نہیں کرتے تھے اور
مستبعد جانتے تھے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو ساتھہ وحی کے اطلاع اس امر غیب کی ہو اگر ایسا نہوتا تو ایک دو پہر

تہمت خون کی نکرتے اور قاتل آپ اقرار کرتا اور اگر اسکو یاد نہین رکھتے پس یاد کرو سر قصے کو وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا
اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جان کو کہ نام اُسکا عامیل تھا اور ہر چند مارنے والا ایک تم مین سے تھا لیکن
جو یہہ قتل درمیان تمھارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے تقاعد کی گویا سب شریک قتل ہوے اور کا تثنیہ ایک
گناہ قتل ہی کا ہے تمھارے واقع ہوتا تم نے گناہ اور دوسرا اُسپر زیادہ کیا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا پس اختلاف کیا تم
نے بیچ اُس مقدمے کے یعنی ایک تمھارے نے دوسرے کو ڈالا تہمت قتل مین کہ فلانا مرتکب اس کام کا
ہے نہ مین اصل اس صیغہ کا تدارأتم ہے تے کو بیچ دال کے ادغام کیا اور تدرأ معنی تدافع ہے یعنے ایک نے
طرف دوسرے کے ذمے کیا اور آپ بچ کر دوسرے کو کونے مین ڈالا پس تدارء گناہ دوسرا ہوا کہ تہمت ناحق
آپس مین کی اور دلیل ہوئی کہ تمھین حضرت موسیٰ پر وحی آنے کا یقین کامل نہین اور مطلع ہونے اُن کے کو
قاتل پر مستبعد جانتے ہو وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور اللہ نکال لینے والا ہے پردہ مستور سے اُس
خبر کو کہ تھے تم چھپاتے حال قاتل سے اور نفاق اور ضعف یقین اپنے سے لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
نفرمایا کہ نام قاتل بتاوین کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل قسم جھوٹھی کھا جاوے کہ مین نے نہین مارا اور مقدمہ
چھپے کا چھپا ہی رہتے ہی عادت مستمرہ الٰہی ہے کہ جو بندہ کسی خیر پر مداومت کرتا ہے خواہ وہ عمل نیک ہو
خواہ بد البتہ حق تعالیٰ اُسے لوگو مین ظاہر فرماتا ہے بخلاف ایک دو بار کے جو تقصیر واقع ہوا اور اُسپر ندامت
کرے اور اخفا مین اسکے کوشش کرے تو حق تعالیٰ بھی مستور رکھتا ہے اللّٰهم اغفر لنا ذنوبنا واستر لنا
عیوبنا ایک سوال نحوی وارد ہوتا ہے کہ مخرج صیغہ اسم فاعل کا ہے اور ماکنتم مین عمل کر مفعولیت
نصب دیا ہے حالانکہ بمعنی ماضی ہے اس واسطے کہ اخراجات مکنونات بنی اسرائیل کو ہزارون برس
گذرے ہین اور صحت عمل اسم فاعل کے مین اعتبار معنی استقبال شرط ہے یہان کیونکر تحقیق عمل کا ہوگا جواب
اسکا یہہ ہے کہ اخراج مکنونات بنی اسرائیل ہر چند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہے لیکن بہ نسبت
وقت تدافع اور اختلاف کے مستقبل ہے اور اعتبار معنی استقبالی وقت خطاب کے ضرور نہین ہے
بہ نسبت وقت واقعہ سابقہ درکار ہے اور یہہ جملہ معترضہ ہے القصہ ہم نے واسطے اظہار قاتل کے امر کیا
تمھین کہ گائے ذبح کرو جب ذبح کی تم نے فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ پس کہا ہم نے مارو اُس مردکو بِبَعْضِهَا ساتھ ٹکڑے
اُس گائے کے تا زندہ ہوکر قاتل کو اپنے بتاوے اختلاف ہے اسمین کہ وہ عضو کون تھا بعضے کہتے ہین
زبان تھی اسواسطے کہ منظور زندہ کرنے سے گویا کرنا اُسکا تھا کہ نام قاتل کا بتا دے اور بعضے کہتے ہین کہ عجب
الذنب اُس گائے کی تھی اور یہہ نام ہے ایک استخوان کا کہ دم جانور کا اُس سے چلتا ہے حدیث شریف مین وارد ہے
کہ تا روز حشر سب اجزاے آدمی اور حیوانات کے ریختہ اور کہنہ ہوجاوینگے مگر یہہ استخوان باقی رہیگی

اور اسی استخوان سے خلقت معادیہ شروع ہوتی ہے عماد بدنکی بھی استخوان ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ران
ہے اُس گائی کی کہ حرکت بشر اُسی سے شروع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پارہ گوشت دونو مونڈھو نکے
درمیان کا اُس گائے کے تھا کہ قرارگاہ روح حیوانی جو حوالی قلب اور کبد مین منتشر ہی وہی ہے اور اصح یہہ
ہے کہ کوئی اعضا معین نہین ہے سارے بدن سے اُس گائی کے کوئی ٹکڑا اُس مقتول کو مارا جو زندہ
بقدرت کاملہ الٰہی ہوا اور یہو بہہ تنا ہے کہ بعد ذبح کے مجمع حلق کا بہت تھا کسی نے نیچہ کسی نے زبان کسی
نے دم کسی نے ران ماری ہو جسکو جنکی سند پہنچی اُس نے وہی لکھ دیا القصہ بعد مارنے گائے کے ٹکڑے
کے وہ مردہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور حلق کی رگ سے اسکے فوارہ خون کا چھوٹا تھا اُسنے بتا دیا کہ مجھے فلانے
شخص نے مارا ہے تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسیٰ نے قاتل سے اقرار کروا لیا اور بعد اقرار کے قصاص
لیا جسے حکم شریعت کا یہہ ہوا کہ قاتل میراث مقتول کے سے محروم ہے گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری
وغیرہ رکھتا ہو حدیث شریف مین وارد ہے کہ ما ورث قاتل بعد صاحب البقرۃ باقی رہے یہان کئی سوال جواب
طلب اور وہ یہہ ہین کہ مذکور اقرار کروانا حضرت موسیٰ کے قاتل سے اخبار مین نہین آیا اور مقتول کے کہنے سے
قصاص نہین لیا جاتا اکثر اہل فقہ نے جواب اِس سوال کا اِس نوع سے دیا ہے کہ جو مقتول بعد موت کے زندہ
ہوا تھا حال برزخ اور نمونہ عذاب اخروی دیکھ آیا تھا قول اُس کا بجائے دو شاہد معتبر بلکہ زیادہ تر اُس سے جو آپ
جب تک کہ مقتول نہین ہوا اور حال برزخ کا معائنہ نہین کیا احتمال صدق و کذب کلام اُسکے مین ہے کہنا اُسکا
تعین قاتل مین معتبر نہین ہوتا لیکن موافق قواعد کلامیہ کے اِس جواب مین خدشہ ہے قوی اِسواسطے کہ اہل کلام تحت
معجزات مین تقریر کرتے ہین کہ اگر بدعائے پیغمبر مردہ زندہ ہووے اور شہادت اور صدق نبوت کے یا تکذیب
رسالت کے دیوے معتبر نہین ہے بلکہ معجزہ اُس پیغمبر کا نفس احیا میت ہے شہادت اُسکے کو موافقت دعوے
نبوت مین یا مخالفت اُسکے مین دخل نہین ہے اِسواسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال اور وہم زائل
کہ معرفتین محل خطا ہے اُسی سے حاصل ہوتے حکم اُسکا حکم افراد انسان کا ہے کہ شہادت اُنکی کام نہین آتی
اور اگر جانور یا شجر یا درخت دعائے پیغمبر سے نطق مین آوے اور شہادت اور صدق دعوی نبوت کے دیوے
معتبر ہے اور اگر تکذیب کرے تب بھی معتبر ہے اور اہانت ہے مدعی نبوت کے حق مین مثل اہانات
مسیلمہ کذاب اور اخوان اُسکے کے اِسواسطے کہ نطق جمادات اور حیوانات کا منبع خیال وہم سے نہین ہے بلکہ نطق
غیبی ہے احتمال صدق و کذب کی گنجائش نہین رکھتا پس موافق اِس قاعدے کے جانتے کہ کلام مُردونکا بعد حیات کے محل
صدق و کذب کا ہو کہ زور و تلبیس کلام مین شیوۂ انسان ہے اور کہنا اُسکا تعین قاتل مین معتبر ہو تا جب تلک اقرار قاتل
درمیان نہوئین جواب صحیح اسکا یہہ ہے کہ جو حق تعالی نے انکو امر فرمایا ذبح بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اسکے سے مردہ زندہ

ہو کر احوال قاتل بتا دیگا پس حقیقت مین شہادت اور صدق خبر اس مردیکے بالخصوص بھی جناب الٰہی سے ثابت
ہوئی لہذا اس مردیکے قول پر قصاص لینا روا ہوا بغیر حاجت اقرار قاتل کے اور اس مردے کو اور مردون پر
قیاس کیا نچاہئے کہ یہہ منصوص الصدق تھا اس خبر مین بالخصوص لو النزاما اور یہہ بھی سبب ہے کہ اقرار قاتل نے
بہ معجزہ باہرہ دیکھہ کر کیا ہوا اور یہہ بعید ہے ظن غالب یہہ ہے کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قائم مقام اقرار کے ہے
کیا ہو حدیث صحیح مین ہے کہ انصار کے لڑکے زیور نقرئی پہنے ہوئے کھیلتے تھے ایک یہودی نے اسے
صحرا مین لیجا کر مار ڈالا اور زیور اسکا اتار کر لے گیا وارثون نے اس لڑکے کے بڑی جستجو سے اس لڑکے کو زخمی
پایا کچھہ رمق جان کی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لوگ کہ فلانے
نے تجھے مارا ہے یا فلانے نے جب نام اس یہودی کا لیا اس نے سر ہلایا آنحضرت نے اس یہودی کو بلوا کر
قصاص دلوایا اور بعضے روایاتمین آیا ہے کہ اس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتمل ہے کہ اس قاتل نے بھی جس نے
حضرت موسی سے قصاص دلوایا اقرار کیا ہوگا اور روایاتمین مذکور اقرار کا اسکے ساقط ہو گیا ہوگا اب تحقیق اس
مسئلے کا ہے شریعت ہمارے کے دریافت کیجے اور شریعت حضرت موسی کی بھی مطابق ہماری شریعت کے
ہے بابت مین چنانچہ توریت مقدسہ ساتھہ اسکے ناطق ہے مسئلہ اگر کوئی مردہ کسی جگہہ پڑا ہو اور اثر قتل
اور جراحت کا اسمین پایا جاوے اور قاتل اسکا معلوم نہو تو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمہ کے اہل اس محلے کی
یا اس دیہہ کی جسمین مقتول پڑا ہے اور اگر صحرا مین ہے تو گانو جو اقرب ہے اسمین سے پچاس آدمی نیک
صالح منتخب کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہم نے نہین مارا ہے اس مقتول کو اور نہ قاتل اسکے جانتے
ہین اگر قسم کھائی تو تمام اس محلہ کو یا دیہہ کو دیت لیکر چھوڑ دیا جائے اور اگر قسم کھانے مین ابا کرین تو انکو
حبس کیا جائے تا قسم کھائین یا قاتل کو تحقیق کر کر بتادین کہ اس قدر جمع کثیر ایک محلہ کی یا ایک گانو کی بیچ انہین
رہنے کی اثنا واقعہ ایسا جو واقع ہوگا تو خبردار ہو ہی جاوینگے اور نزدیک امام شافعی کے تفصیل ہے اگر تہمت
قتل کی اوپر جماعت کے اس محلہ سے یا اس دیہہ سے ہو بایں نوع کہ ظن غالب حکم کرے کہ انہون نے مارا ہے
مانند اس ڈھب سے کہ ایک جماعت گھر مین یا صحرا مین جمع ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کشتہ چھوڑ
گئے یا اہل محلہ یا اہل دیہہ اس سے عداوت رکھتے تھے اور امر عداوت انکا مشہور تھا پس اولیائے مقتول کو چاہئے
کہ تعین کرین ایک کا نام اس جماعت پنجاہ سے قسم کھا کر لے کہ فلانا اسکا قاتل ہے بعد قسم کھانے کے مال
اس شخص کے مین سے دیت دلوائی چاہئے قصاص نہین اور امام مالک اور امام احمد حنبل کہتے ہین کہ اگر قتل
عمد کو مدعی قسم کھا کر ثابت کرین تو قصاص ہے باقی بطور امام اعظم ہے القصہ حق تعالی نے بعد فرمانے
ذبح بقرہ کے اور مارنے اعضائے اسکے کو ساتھہ مردے کے اور زندہ ہونے مردے کے اور بتادینے اسکے

كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى جیسے کہ اس کے قاتل کو اور پھر مردہ ہوکر گر پڑے اسکے کہ جماعت بنی اسرائیل کو فرمایا کہ
مردے کو محض قدرت اپنی سے اور تمہارے زندہ کیا اور کلام اسکا تم نے سنا ایسے ہی جلاویگا اللہ تعالیٰ
مردوں کو نزدیک نفخ صور کے نہ بسبب اس نفخ کے نہ اور سبب سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجرائے
قصاص کے اسواسطے کہ یہاں بھی سوا مس اعضائے بقرہ مذبوحہ کے ساتھ بدن میت کے کوئی سبب واقع
نہیں ہوا اور ظاہر ہے کہ مس میت بمیت سبب حیات نہیں ہے آپ نے جب عدل اور انتقام قاتل سے
منظور تھا اور مقتول کو تسلی بغیر اسکے حاصل نہ تھی ارادہ الٰہی متعلق ہوا اس پر کہ مردے کو زندہ فرمایا اور زبان اسکی
سے تعین قاتل کا اور دعویٰ قصاص کا کروا لیا اور قاتل کو عوض اسکے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر تکین واسطے
اقامت عدل عام کے اور انتقام تمام ظلام کے باعث قوی اوپر احیائے اموات کے ہے وَيُرِيكُمْ
اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اور دکھاتا ہے تمکو حق تعالیٰ اپنی نشانیاں قدرت اور حکمت اور عدالت اپنی کی ساتھ
زندہ کرنے مردے کے تو کہ تم سمجھو اور اندیشہ کرو یہہ خطاب انھیں ہے جو مجلس احیائے عامیل میں حاضر تھے
یا زمانہ آنحضرت میں جو انکار حشر کا کرتے تھے سمجھہ لیجے کہ اس قصے کی آیا تمیں چند چیز لکار آمدنی ہیں اول یہہ کہ مارنا
اعضائے میت کا اوپر اعضائے میت کے جب موجب حیات کا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ مؤثر ایجاد عالم
میں وہی ذات ہے سبب کی ہے نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب کوئی چاہے کہ فیض عالم الغیب اوپر اپنے
یا اوپر خاندان اپنے کے نازل کرے پس طریقہ اسکا یہہ ہے کہ تقدیم ذبح اور قربانی کی اور میراث اور خیرات
کی کرے تا برکت اسکے سے وصول مطلب ہو تیسری یہہ کہ سخت گیری اپنی طرف سے موجب سخت
گیری کے ہے جانب خدا سے اور سارعت امتثال و امر الٰہی میں فی الفور موجب سہولت اور آسانی ہے
چوتھی یہہ کہ یتیموں کو حق تعالیٰ مورد لطف اور رحمت اپنے کا کرتا ہے بحکم تخلقوا باخلاق اللہ مراعات حال
یتیمان اور حفاظت اموال کی ان کے کافہ خلائق پر لازم ہے پانچویں یہہ کہ جو کوئی عیال اپنی اور فرزند کے چھوڑے
اور مال اپنا حفظ الٰہی میں سپرد کرے حق تعالیٰ اسکا نفع پر نفع اسے بخشتا ہے چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی موجب
نزول رحمت اور برکت الٰہی کے ہے ساتویں یہہ کہ جو چیز اللہ کی راہ میں دے اور طمع ثواب کا اس سے رکھے
وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جیسے انھوں نے یہہ گائے ذبح کی اسیواسطے آیا ہے کہ قربانی لاغر اور عیب دار
ہو آٹھویں یہہ کہ جو کوئی ان شاء اللہ کہکر کام کریگا مقصود کو اپنے پہنچیگا جیسے بنی اسرائیل ہم آغوش مطلب
ہوئے نویں یہہ کہ جسوقت کچھہ مشکل بڑی پیش آوے اور حل ہونا اسکا دشوار ہو تو قربانی کرے حق سبحانہ حل فرماوے
گا دسویں سرزنش کا فروں گوسالہ پرستوں کی کہ جسکو یہہ معبود اپنا جانکر پوجتے ہیں وہ لائق ذبح کے ہے نہ قابل
پرستش کے گیارھویں یہہ کہ دعا باپ کی بیٹے کے حق میں مقبول ہوتی ہے جیسے یہاں ہوئی باقی رہے

یہان چند سوال جواب طلب وہ یہہ ہین کہ ذکر مارنے کا حاصل کا کہ سر قصہ تھا مقدم اور ذبح بقرہ کے کیون نہ فرمایا
جواب لطیف اسکا تفسیر سابق مین گذرا ہے تامل سے نکال لو اور سوا اسکے اور مفسرین نے جو لکھا ہے فائدہ
ہے کہ اگر یون ہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل نہوتی اسواسطے کہ غرض بیان اس
قصہ سے اس مقام مین پہلے یہہ ہے کہ اسلاف تمہارے یعنے بنی اسرائیل کے حضرت موسی کو تبلیغ حکم مین احکام
الہی سے کہ وجہ حکمت اسکے کی فہم ناقص مین ان کے نہین آتی تھی تہمت استہزا کی کرتے تھے اور پھر امتثال
مین اس امر مقدس کے مبادرت اور سرعت نہین کرتے تھے بلکہ بار بار حجت اختیار کرتے تھے اور یہہ دلالت
کرتا ہے اوپر اسکے کہ وحی الہی واقع نہ تھی دوسری یہہ کہ تم اس مرتبے مین قبیح افعال ہو کہ اسلاف تمہارے اس
زمانے مین قتل نفس محرمہ کر کر ایک دوسرے کو متہم کرتے تھے اور کتمان اثر واقعہ مین کوشش کرتے تھے حالانکہ
وحی نازل ہوتی تھی اور پیغمبر اولو العزم درمیان ان کے موجود تھے پس تفریق اس قصے کی اوپر دو غرض کے موافق ترتیب
کے ضرور ہوئی اگر یہ اشتباہ کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہے یہہ ہے کہ کوئی سبب ان دو واقعہ کے ایک قصہ
کو دو سمجھے اور غلطی مین پڑے علاج اسکا یہہ ہے کہ ضمیر بعضہا کی راجع طرف بقرہ کے ہے گویا تصریح باتحاد قصہ فرما دی
ہے اللہ اعلم باسرار کلامہ بیان سمجھ لیجے کہ قاتل عمد اور خطا دونون محروم ہے میراث مقتول سے باجماع اور اختلاف
اسمین ہے کہ اگر قاتل ورحق کے ہو اور مقتول ناحق پر تو بھی حرمان میراث سے مستحق ہے یا نہین امام اعظم رح فرماتے
ہین کہ اگر عادل باغی کو مارے یا واقع صایل کو یعنے حملہ کرنے والے کو قتل کرے محروم میراث سے نہین ہوتا اور
امام شافعی رح کہتے ہین کہ اس صورت مین بھی محروم میراث سے ہوتا ہے سمجھ لیجے کہ قصہ بقرہ کا اور جمیع مہمات
دینی کے دلالت کرتا ہے پس یہہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہے علی الخصوص خلاصہ مطالب سورۃ بقرہ کا ہے
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مہم اعظم دینی اثبات وجود صانع ہے اور وہ اس قصہ سے اس طریق سے مستفاد ہوتا ہے
کہ زندہ ہونا اس شخص کا اپنی ذات سے نتھا اور کاہر کشتہ زندہ ہو جاوے اور نہ اعضائے بقرہ مارنے سے تھا اور الا تمام
اس عمل سے جی جاوے بن تھا مگر محض قدرت الہی اور نہ ساتھ اس سبب کے بلکہ نزدیک کسی سبب کے ہین سے قدرت حق
تعالی کی ثابت ہوتی ہے بلکہ حکمت اسکی ہے اسواسطے کہ زندہ کرنا ابن دے کا آگاہ فرماتا ہے اور اسکے کہ دل مردے کو
بھی ساتھ ذبح نفس امارہ کے کیا جائے دوسری مہم اثبات نبوت کی ہے اور یہہ مہم اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہے
اسواسطے کہ یہہ قصہ معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسی کی ثابت ہوئی نبوت جمیع انبیا
متقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہو گئی کیونکہ تمام انبیا دو حال سے خالی نہین یا مصدق حضرت موسی کے ہین یا مصدق
اور مصدق مصدق صادق کے دونو صادق ہوتے ہین اور ضمن اثبات نبوتین ہے اس قصے کے اشارہ ہے نہایت
مفید طرف اسکے کہ اطاعت انبیا کی نے تفتیش وجہ حکم اوپر لوگونکے واجب ہے تا نوبت تشکیک ہو اور فضیحت واقع نہو مانند

گوښندگان اتخذنا هزوا کے تفسیری مهم استقامت کی ہے اور یہہ مطلب اس قصے سے باین نوع مستفاد ہوتا ہے
کہ قاتل نے اس مقتول کے طلب دنیا کی تھی ذلیل ہوا اس معلوم ہوا کہ طلب دنیا ذلت ہے اور طلب ماسوی اللہ
خطا ہے چوتھی مہم مجاہدہ ہے اور یہہ قصہ دال ہے اوپر مجاہدے کے اور شرائط اسکے کی مثلا چاہیئے کہ مجاہدہ ساتھ قتل نفس
امارہ کے زمان پیری مین ہو اسواسطے کہ جب ہوائے نفسانی قوی اور جوارح کی رگ اور ریشے مین دوڑ کر مستحکم
پذیر ہوجاوے تو قطع اسکا نہایت دشوار ہے علی الخصوص وقت ضعف اور ناتوانی کہ ضعف سے درخت قوی
نہین اکھڑ سکتا اور زمانہ مستی جوانی اور عنفوان شباب مین بھی نہو اسواسطے کہ عقل اسوقت کم اور نئے تجربہ ہوتی ہے
طاقت محاربہ ہوا کی نہین رکھتی غالب کہین بھی مغلوب ہوا ہے اور شرائط مجاہدہ سے صغرت کے صلاح بھی
ہے کہ تسر الناظرین شان اسکی ہے اور سلامت رہنا بھی ہے مصروف ہونے اعمال دنیوی سے مثل زراعت اور
تجارت کے باوجود صحت استعداد اور نئے داغ ہونا جو ہر روح کا اور علی ہذا القیاس پانچوین مہم معاد ہے اور یہہ مہم بھی صراحۃ
اس قصے سے ثابت ہوتی ہے اسواسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتیل کے پھر آئی اور یہی پانچوین مہمین ہین کہ علاوہ
مطالب مین اس سورہ کی اور باقی سورتہات مقدمات ان سورتہائے پنجگانہ کے مین ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
پھر سخت ہوگئے دل تمہارے ای یہود پیچھے اسکے یعنے بعد زندہ کرنے عامیل کے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً
پس وہ دل کہ تمہارے ہین مانند پتھرون کے ہین یا زیادہ تر سختی مین پتھر سے بھی ہین وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ
اور تحقیق بعضے پتھرونمین سے البتہ وہ ہے کہ پھوٹ نکلتی ہین اسمین سے نہرین وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَاءُ اور تحقیق بعضے انہین پتھرون مین سے البتہ وہ ہے کہ پھٹ جاتا ہے پس نکلتا ہے اسمین سے پانی ٭
وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ط اور تحقیق بعضے انہین پتھرونمین سے البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے ڈر سے
اللہ کے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین ہے اللہ بیخبر اس چیز سے جو کرتے ہو تم یعنے ای یہود دل تمہارے
پتھرون کے مثل بھی نہین کہ کبھی چشم محبت سے ایک آنسو بھی بہایا اور کبھی خاطر مین تمہارے خوف الٰہی نہ
آیا سو نہ گریہ الفت ہے نہ کچھ سوزش خشیت ٭ پتھر سے بھی دل سخت ہے کم بخت تمہارا ٭ یہان چند
سخن تحقیق طلب مین اول یہہ کہ پتھر کو ساتھ صفت خشیت کے کہ معنی ترس اور ڈر کے ہے موصوف کیا ہے
اور شک نہین ہے کہ ڈرنا بدون حیات اور دانش کے نہین ہوتا اور پتھر ان دونوسے عاری ہین پس کیونکر وصف
خشیت کا انمین ثابت ہو جواب اسکا یہہ ہے کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہر ایک جمادات اور
حیوانات سے روح مجرد ہے کہ تعبیر اس سے ساتھ ملکوت کل شی کے ہے آیت فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء
کے فرمائی ہے اور وہ روح مجرد حی اور مشاعر اور اک ہے اور صلوۃ تسبیح ہر جمادی اور حیوان کی کہ منطوق کلام الٰہی ہے
بہت آیات مین مثل قد علم صلوتہ وتسبیحہ اور وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون

تسبیحہم

کی تعبیر ساتھ اُسی روح کی ہے لیکن اُس روح کو علاقہ تصرف اور تدبیر کا بدنوں میں اُنکے نہیں ہے
اور نہ اثر اُس روح کا بتوسط روح حیوانی پہنچتا ہے بلکہ مثل ارواح ملائکہ کے کہ ابدان اپنے میں بدون توسط روح حیوانی
کے تصرف کرتے ہیں یہہ روح بھی پرتو اور شعاعان اپنے جسم خاص پر ڈالتی ہے اُسوقت میں افعال شعور کے اُس جسم
سے سرزد ہوتے ہیں اور یہہ تعلق دائمی نہیں ہے تا مورد تکلیف اور ثواب اور عقاب کے ہوں اور عالم
آخرت میں ظہور آثار اُس ارواح کے ابدان میں اتنے دائمی ہوگئے اسی سبب شہادت دینگے اور ناطق ہوگئے اور شاخین
اور میوجات بہشت کے ندائے بہشتونکی سے مجیب ہوگئے اور یہان دُنیا میں جو گاہ گاہ پرتو انداز ہوتے
میں ارواح نسیبہ سے اشجار احجار نے انبیا سے تکلم نطق ادائے شہادت اجابت امر امتثال حکم کیا ہے چنانچہ
اکثر احادیث میں وارد ہے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں جانتا ہوں اُس پتھر کو کہ
مکے میں قبل بعثت کے مجھے سلام کرتا تھا چنانچہ جابر بن سمرہ نے روایت کی ہے اور گویا ہونا گرگ کا بھی حدیث سے
ثابت ہے کہ صحیحین میں موجود ہے اور ایسے ہی صحیحین میں مروایت متعددہ آیا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم
اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے پھر اُس پہاڑ کے بطور
زلزلہ کے ہلنے لگے آنحضرت نے لکڑی ماری اور فرمایا کہ باادب ہو کہ پشت پر تیرے نہیں ہے مگر پیغمبر اور صدیق
اور شہید بمجرد فرمانے حضرت کے پہاڑ ساکن ہوگیا اور آواز کرنا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلّی اللہ
علیہ وسلّم کے اس قدر مشہور ہے کہ حاجت بیان کی نہیں اور رونا اسکا اور جب آنحضرت نے بغل میں لیا تو سکوت
اسکی دلالت اوپر شعور اور حیات اسکے کے کرتی ہے اور آیت و لو انزلنا ھذا القرآن علے جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا
من خشیۃ اللہ اصرح آیات ہے اس باب میں دوسری یہہ کہ گر مراد اس آیت سے طعن کفار اور فجار سنگ دل ہے
بسبب اسکے کہ اوامر الٰہی پتھر بجالاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور تم نہیں بجالاتے اور نہیں ڈرتے تو خدشہ ہے کہ اسواسطے
کہ الہامات جبلّیہ اور مقتضیات طبعیہ میں تو انسان ایسا کرتا ہے نہ اشجار احجار اور اوامر و نواہی شرعیہ کا اور تکلیفات
دینیہ کا قبول کرنا احجار و اشجار سے کہاں ثابت ہوا ہے کہ سبب الزام کا ہو اور بسبب نہ قبول کرنے اسکے کے ان
کافروں کو سخت تر پتھر سے کہا جائے جواب اسکا یہہ ہے کہ الہامات جبلّیہ کے قبول کرنے میں ہر چند احجار اور فجار سنگدل
مشترک ہیں لیکن کمال احجار وغیرہ میں اسی قدر کافی ہے کہ نشاء اُسکا نشأہ جمادی ہے اور فجار سنگدل کو اس
قدر قبول کرنا کچھ ہنر نہیں ہے اسواسطے کہ کمال انکا قبول احکام تکلیفیہ ہے کہ بواسطہ رسل کے پہنچے ہیں پس
اپنے حد کمال کو پہنچتے ہیں اور انقیاد اُس الہام کا کہ لائق ان کے ہے کرتے ہیں اور فجار سنگدل حد کمال اپنے کو نہیں
پہنچتے اور وہ الہام کہ لائق ان کے ہے نہیں کرتے پس سختی درشتی میں پتھر سے سخت تر ہوئے اور یہہ مثل ایسی ہے کہ
کہتے ہیں امسال تابستان گرم تر زمستان سے ہے یعنی گرمی تابستان کی شدت اور کمال میں زیادہ تر سردی زمستان کے

سے ہے کہ مقتضائے اس موسم کا ہے تیسری یہہ ہے کہ بیچ مقام مقابلے قلوب کفار سنگدل کے اور احجار کے تین قسم
پتھر کے یاد فرمایا حالانکہ ذکر ایک قسم پتھر کا بھی یہاں کافی تھا وجہ اس اطناب کی کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ذکر تین
قسم پتھروں کے سے اشارہ ہے طرف سلوک اہل معرفت کے کہ نزدیک اہل سلوک قلب کے تین مرتبے
ہیں اول قلب ہے کہ بحر نور الٰہی میں مستغرق ہو کر نابود ہو گیا اس سے نہریں معرفت کی جوش مارتی ہیں اور دلہائے
مستعدان مستفیضان کو سرسبز اور شاداب کر کے حیات تازہ عطا کرتی ہیں یہہ قلب اہل اللہ کا اور سالکین کا ہے
دوسرا قلب ہے کہ دریائے علم سے سیر ہو کر باعث نفع خلائق کا ہوا یہہ قلب علمائے راسخین کا ہے تیسرا قلب ہے
کہ با انقیاد و استسلام اور اطاعت موصوف ہے یہہ قلب زہاد و عباد کا ہے اور ادنا احوال پتھر کا یہہ ہے کہ یہبط من
خشیۃ اللہ کرے یعنے انقیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالیٰ نے اوپر اسکے حاکم کیا ہے اور وہ میل بمرکز ہے علی الاتصال
اور جب اس حد سے ترقی کرتا ہے تو پانیکو راہ دیتا ہے اور مسام تنگ بسبب سخافت جوہر اسکے کے اسمیں پیدا
ہوتے ہیں اس راہ سے ترشح آب ہوتا ہے اور جب اس حد سے بھی ترقی کرتا ہے قوت احالہ اور استحالہ ہوا کی
ساتھ پانیکے اسمیں حادث ہوتی ہے اور منشاء انہار ہوتا ہے چوتھا قلب ہے غیر متاثر کہ بسبب کمال کدورت اور تیرگی کے
بخوف و خشیت باطن و رفق ساتھ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہیں ہوتا اور نہ پانی باطافت نہیں دیتا یہہ قلب
کفار فجار کا ہے اور کوئی چیز جواہر محسوسہ سے ساتھ اس قلب کے مشابہت نہیں رکھتی حدیث میں وارد ہے
کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہے مشابہ باران بسیار کے ہے کہ زمین پر برسے پس بعض قطعہ زمین
کا تھا پاک و پاکیزہ اور نرم پانی پینے گاہ اور گھاس بہت اگایا سبب نفع عام ہوا دوسرے قطعہ نے کہ سخت اور نشیب تھا
پانی اپنے میں جمع کر کر نگاہ رکھا اس سے بھی نفع پانی ہوا آدمیوں کو کہ پانی پیا کھیتوں کو پانی دیا مواشی کو سیر کیا تیسرا
قطعہ کہ ہموار تھا نہ آب اسنے پیا نہ جمع کیا کہ کسی کے کام آتا پینے کے یا گیاہ اگتی یہی مثال ہے کہ بعض نے ہدایت میری
قبول کی اور علم پڑھا پڑھایا اور بعضے کچھ متمتع نہوئے اس سے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ تین قسم میں پتھر کے اشارہ ہے
طرف اسکے کہ حکم غیبت نے احجار میں ظہور کیا ہے پس ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار سے اشارہ ہے اس پتھر کی
طرف کہ ضرب موسی علیہ السلام سے منبع عیون اثنا عشر ہوا تھا اور ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء سے اشارہ طرف
اس پتھر کے ہے کہ اس سے سد سیل عرم کیا تھا بحکم الٰہی پھٹ گیا اور سیل کے پانیکو راہ کھول دیا ملک سبا کو خراب کرے
اور وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ سے اشارہ ہے طرف سنگ سجیل کے کہ جو آسمان سے بحکم الٰہی گرا
اور قوم لوط کو زیر و زبر کیا تھا جاننی یہہ کہ کلمہ او کا واسطے شک کے ہے اور کلام علام الغیوب میں جائے شک
نہیں ہے بلکہ واسطے تخییر کے ہے یعنے سامع احوال انکے میں مخیر ہے نظر اصل قساوت میں انکے کر کر دلونکو انکے تشبیہ
پتھر سے دے یا مرتبہ قساوت میں ان کے خوب غور کر کر دلونکو انکے قساوت میں زیادہ تر پتھر سے جانے

اور تشبیہ کو چھوڑ دے اور عنان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے اور اگر کوئی کہے کہ تخییر انشا
مین ہوتی ہے اخبارات مین نہین ہوتی تو کہتے ہین ہم کہ ہر انشا کو ایک خبر ضمنی لازم ہے چنانچہ ہر خبر کو انشا
بھی لاحق ہے کبھی ملغا باقتضاے مقام نظر او بر حال اس لازم ضمنی کے فرما کر مراعات اُن اعتبارات کی
کہ لائق اس حال کے ہین کرتے ہین پانچوین یہہ ہے کہ اشد قسوہ کیون کہا حالانکہ بنا اسم تفضیل کی ممکن ہے
کہ اقسی کہتے اس جگہہ ساتھہ لفظ اشد کے اور اکثر اور ازید کی استعانت چاہتے ہین جہان بنا افعل التفضیل کی
ممکن نہین ہوتی چنانچہ الوان اور عیوب مین جواب اسکا یہہ ہے کہ دلالت اقسی کی اوپر زیادت قساوت کے
دلالت اجمالی ہے اور دلالت اشد قسوہ کی دلالت تفصیلی ہے اس مقام پر دلالت تفصیلی واسطے بیان
شناعت حال انکی کے منظور ہوی اور علاوہ اسکے مدلول مین اقسی کے اور اشد قسوہ کے فرق ہے دقیق اور وہ
یہہ ہے کہ اقسی اوپر افراط قسوہ کے دلالت کرتا ہے خواہ بحیثیت کیفیت ہو خواہ بحیثیت کمیت اور اشد قسوہ
خاص اوپر افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہے اور یہان منظور افادہ اسی کا ہے اور یہان سے معلوم کر لیجے کہ جب
افادہ افراط کمیت فعل منظور ہو اکثر اور ازید کہا جاتے اور جب افادہ افراط کیفیت ہو اشد اور اقوی کہا جاتے اور
افعل التفضیل اعم ہے ان دونون سے کہ متحمل افراط کیفی اور کمی ہے مقام استعمال اسکا وہان ہے کہ جہان ابہام
منظور ہو نہ تصریح ساتھہ ایک کے دونو چنانچہ مذکور ہین سے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہے اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا
لَكُمْ اے مسلمانو جانتے ہو قساوت ان یہود کی کہ جس قدر دلائل ان پر قائم کیے جاتے ہین ویسا ہی کفر
اور استکبار مین یہہ دور دور جاتے ہین پس طمع رکھتے ہو تم یہہ کہ ایمان لاوین جو باقی رہگئے ہین یہہ تمھارے زمانے
مین تمھارے دلیلون پر اور پند اور نصیحت پر تمھارے وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اور تحقیق تھا ایک فرقہ ان مین
سے زمانہ گذشتہ مین کہ ہنوز پیغمبر تمھارا مبعوث نہوا تھا يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ سنتے تھے کلام اللہ کا
کوہ طور پر ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ پھر بدل ڈالتے تھے اسی کلام الٰہی کو پیچھے اس سے کہ سمجھہ لیتے تھے اور
کہتے تھے کہ ہم نے سخن حق اور امر و نہی سنے لیکن یہہ بھی سنا کہ اذا استطعتم ان تفعلوا ہذہ الاشیاء فافعلوا
وان شئتم ان لا تفعلوا فلا باس اگر طاقت ہو تمھین ان اوامر و نواہی کے کرنے کی تو کرو اور نہ طاقت ہو تو نہ کرو تو کچھ باک
نہین وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے تھے کہ افترا کرتے تھے لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ السلام نے ایک دن
فرمایا کہ یہود آج سے مدینے مین نہ آوین یہہ اظہار اسلام کرکے آنے لگے اور جب جاتے اپنے یارون مین تو کہتے
ہم تم مین ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جب ملتے ہین یہود اُن لوگون سے جو
ایمان لاتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
اور جب اکیلے ہوتے ہین بعضے اُن کے چھوٹے طرف بعضے بڑے اُن کے آگے جیسے کعب وغیرہ قَالُوْٓا

أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ کہتے ہین وہ بڑے لوگ کیا کہہ دیتے ہو تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو کھولا ہے اللہ نے اوپر تمہارے کتاب تمہاری مین ایک روایت ہے کہ بعضے یہود مدینے مین ابتدائے
نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اصحاب کو نعت اور صفت آنحضرت صلعم کی جو توراۃ مین لکھی تھی کہہ دیتے
تھے روسا ان کے اس بات سے آگاہ ہو سرزنش کرنے لگے کہ تم صفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہو صحابہ کو
لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ جو جھگڑین تم سے ساتھ اسکے نزدیک پروردگار اپنے کے قیامت کو یہان سے
معلوم ہوا کہ حق سمجھتے تھے اور جان بوجھ کر متابعت نہین کرتے تھے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ جملہ
مالکہ ہے اتحدثونہم کی یعنی کہہ دیتے ہو تم یہہ نہین سمجھتے کہ بھید کی بات دشمنون سے نہین کہا کرتے أَوَلَا
يَعْلَمُونَ کیا نہین جانتے وہ یہود أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ تحقیق اللہ جانتا ہے جو چھپاتے
ہین یہود عداوت رسول خدا کی اور اصحاب کی اور جو ظاہر کرتے ہین دوستی پیغمبر کی اور اصحاب انکے کی وَمِنْهُمْ
أُمِّيُّونَ اور بعضے ان مین سے ان پڑھے ان لکھے ہین کہ لکھنا پڑھنا نہین جانتے امی ہین نسبت کی ہے
یعنی منسوب طرف ام کے جیسا آدمی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے کہ کچھ نہین سمجھتا ایسے ہی یہہ ہین
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ نہین جانتے توراۃ کو اور نہین پہچانتے کہ اسمین کیا لکھا ہے إِلَّا أَمَانِيَّ مگر آرزوئین
جو موافق ہوائے نفسانی انکے کے ہے یا وعدے جھوٹے تھے جو علماؤن نے ان کے اپنے دل سے بنا
بنا کر کہہ دئے ہین کہ بہشت تمہارے واسطے ہے اور باپ دادا تمہارے تمہین بخشوا لینگے وَإِنْ هُمْ
إِلَّا يَظُنُّونَ اور نہین وہ مگر گمان کرتے ہین یقین نہین رکھتے فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ
پس وائے ہے واسطے ان کے اور عذاب اور اندوہ کہ لکھتے ہین کتاب اپنے دل سے بنا بنا کر ساتھ ہاتھون اپنے کے
ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پھر کہتے ہین یہہ نزدیک سے اللہ کے ہے اور یہہ کیون کرتے ہین لِيَشْتَرُوا بِهِ
ثَمَنًا قَلِيلًا تو کہ لیوین بدلے اس کلام محرف دل سے بنائے ہوئے کے مول تھوڑا لکھا ہے کہ علمائے یہود
واسطے اخذ رشوت کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ توراۃ مین لکھی ہے مرد نیک رو جعد مو گندم گون میانہ
چشم میانہ قد تغیر کرکے اپنی طرف سے لکھ کر لوگون کو دکھاتے تھے کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا دراز قد ازرق چشم سفید پوست [illegible]
اور یہہ صفت دجال کی ہے غرض عوام کو بہکاتے ہین کہ یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہین فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ
أَيْدِيهِمْ پس وائے ہے انکو اس سے کہ لکھتے ہین تغیر کرکے ہاتھ ان کے وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ اور دوسری
بار وائے ہے انکو اس سے کہ کماتے ہین رشوت سے اور حرام سے بعضون نے کہا ہے کہ ویل [illegible]
ہے دوزخ مین کہ اسمین سے پیپ دوزخیون کے بدن کی بہتی ہے وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا
أَيَّامًا مَّعْدُودَةً اور کہتے ہین یہود اپنے زعم مین ہرگز نہ لگیگی ہمکو آگ دوزخ کی مگر دن گنے ہوئے یعنی

مقدار گنتی دن گنے ہوئے کے کہ وہ سات دن ہیں ہر دن برابر ہزار برس کے ہے کہ عمر تمام دنیا کی ہے
یا چالیس روز کہ ہمارے قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قل اتخذتم عند اللہ عہدا کہہ کیا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم انکو لیا ہے تم نے نزدیک اللہ کے قول کہ تمہیں زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نہ کریگا فلن یخلف
اللہ عہدہ پس ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ تعالی قول اپنا ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون یا کہتے ہو تم
اوپر اللہ کے جو نہیں جانتے ہو اور افترا کرتے ہو اوپر اسکے جو نہیں پہچانتے ہو بلی نہ ایسا ہے جیسا کہتے ہو بلکہ
من کسب سیئۃ و احاطت بہ خطیئتہ جو کوئی کماوے برائی کہ احکام الہی سے ناراضی ہو کر خلاف
اسکے عمل میں لاوے گھیر لیوے اسکو گناہ اسکی نے یہان تک کہ کفر پر مرا فاولئک اصحب النار ھم فیھا
خلدون پس یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں وہ بیچ اسکے ہمیشہ ہو گئے لفظ من کا مفرد ہے اور معنی جمع
کے ہیں پس لفظ کسبت اور احاطت کا اور ضمیر بہ اور خطیئتہ کی مفرد لائے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ
اولئک اور خالدون کا جمع لائے واسطے رعایت معنوی کے والذین امنوا وعملوا الصلحت اور جو لوگ
ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا اسپر اور کام کئے اچھے اولئک اصحب الجنۃ
ھم فیھا خلدون یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہیں اور مستحق اسکے ہیں وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ ہونگے
واذ اخذنا میثاق بنی اسراءیل لا تعبدون الا اللہ اور یاد کر وجب لیا ہم نے توریت میں قول بنی اسرائیل کا
اور کہا ہم نے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے وہی ہے وبالوالدین احسانا اور ساتھ ماباپ کے
احسان کرنا وذی القربی والیتمی والمسکین اور قرابت والوں سے اور یتیموں سے اور فقیروں سے سمجھ لیجے
کہ ذی القربی کو مفرد لائے اور یتیمی اور مساکین کو جمع اسمیں ایک نکتہ ہے وہ یہہ ہے کہ سب افراد ذی القربی
کی جہت تناسب کے مثل ایک ہی کے ہیں بخلاف یتمی اور مساکین کے کہ انمیں یہہ بات نہیں پائی جاتی وقولوا
للناس حسنا اور کہو تم لوگوں سے بات بھلائی کی واقیموا الصلوۃ اور قائم رکھو تم نماز کو یا ٹھیک واتوا الزکوۃ
اور دو تم زکوۃ کو جس طرح سے مامور ہو ثم تولیتم پھر پھر گئے تم بعد اس حکم کے اور توڑا عہد الا قلیلا منکم مگر تھوڑے
تم میں سے اس قول قرار پر رہے لکھا ہے کہ بعضے اسلاف اُن کے شریعت پر توریت کے استقامت رکھتے تھے وانتم
معرضون اور حال یہہ ہے کہ تم منہہ پھرنے والے ہو توریت سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دماءکم اور یاد کر وجب لیا ہم نے عہد تمہارا کہ مت بہاؤ لہو اپنا اور نہ
اپنے کا ولا تخرجون انفسکم من دیارکم اور نہ نکالو ہم مذہبوں اپنوں کو گھروں اپنے سے ثم اقررتم و
انتم تشھدون پھر اقرار کیا تم نے یعنے قبول کیا اور تم ابتک ہو دہر بینے کے گواہ ہو کہ آبا تمہارے نے یہہ عہد کیا ہے
ثم انتم ھؤلاء تقتلون انفسکم پھر تم وہ گروہ ہو کہ عہد توڑا ہے مار ڈالتے ہو آپس میں اپنوں کو وتخرجون

فریقا منکم من دیارهم اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ مین سے گھرون اُنکے سے تظاہرون علیہم
بالاثم والعدوان مددگاری کرتے ہو اوپر اُس قوم کے ظلم سے مغلوب ہوئی ہے ساتھ گناہ کے اور تعدی کے
سمجھیے کہ یہہ دونون آیتین مانند مصرعتین کے موزون ہین بحر رمل مسدس مقصور مین متحد القافیہ واقع ہین ثم اقررتم و
انتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون اور بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے
گویا کہ ایک مطلع بے تکلف بنا لیا یا انسا نادر ہے یہا ہے کہ ہر مصرع جس کا مطلع آفتاب موزونیت کا جلا افزا ہے
بلاغت اُسکی ہوش ربائے بلغاء اور فصاحت اُسکی متحیر ساز فصحا ہے سچ ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام
اگر تمام جہان کے شعرا جمع ہو کر چاہین کہ ایک مصراع مقابل اُسکے درستی حتی فصاحت بلاغت مین کہین ممکن نہین
اور اسطرح اور بہت آیات ہین کہ موزون بوزن عروضی ہین لیکن شعر اُنکو کہنا چاہیے اسواسطے کہ شعر اصطلاح شعرا
مین اُسے کہتے ہین کہ جسمین تین چیزین ہون ایک تو موزون ہو ساتھ وزن ایک بحر کے بحور ہژدہ سے کہ طویل
مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب تقارب تدارک قریب جدید
مشاکل مین اول کے پانچون مخصوص تازی ہین اور آخر کے تینون مخصوص فارسی ہین سو یہہ تو اس کلام فصاحت
نظام مین موجود ہے دوسری یہہ کہ قافیہ ہو اور قافیہ کا اصل تو ایک حرف ہے جسے روی کہتے ہین اور
آٹھ اُسکے توابع ہین چار ادھر چار ادھر آتے ہین پہلے تاسیس دخیل قید ردف ہوتے ہین پیچھے وصل خروج
مزید نائرہ سو یہہ بھی اسمین پایا جاتا ہے تیسری قصد قائل کا ہو اُسکے موزون کرنے مین سو یہہ یہان کہنا احتمال
بے ادبی ہے قصد ایسے ادنی چیز کی طرف ایسی جناب اعلی کے ٹھہرانا احتمال جرات کرنی ہے لہذا کلام اللہ
کو شعر نہین کہتے اور کلام دو قسم ہے ایک تو یہی کلام منظوم ہے کہ مذکور ہوا دوسرے کلام منثور ہے اور یہہ
تین قسم ہے مرجز مسجع عاری مرجز وہ ہے کہ وزن رکھتے قافیہ نرکھے اور مسجع وہ ہے کہ قافیہ رکھے وزن
نرکھے اور عاری وہ ہے کہ ان دونو سے ہو عاری یہہ تینون اقسام کلام ملک العلام سے ہویدا ہین اور سوا
اُسکے صنایع بدایع لفظی معنوی جو ہین سخن سنجان نکتہ رس نے موافق استعداد اپنی کے اسی مین سے نکالے
ہین اُن آیات ماخذ مین سے چند آیات یہان بھی واسطے مشتاقون اس فن کے لکھی جاتی ہین اور لا علاج اُن
کر دو رون خوبیان کلام کی قسم فصاحت بلاغت صنایع بدایع سے مخفی رہ گئی ہین کہ علم اُسکے نے نہ
ماس نہین کیا اُسے اقسام صنایع صنعت ترصیع لغت مین ٹانکنا جوہر کا ہے اور اصطلاح مین
بلغا کے عبارت ہے اُس کلام مرصع سے کہ جیسین جواہر سخن کے خانہ بخانہ اس ڈھب ڈول سے نشست
ہو کہ ہر کلمہ مقابل دوسرے کلمہ کے متساوی الوزن اور موافق القوافی واقع ہوا ہو چنانچہ اس آیت مین
ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم صنعت تجنیس زاید اور یہہ عبارت ہے آنے دو کلمون متجانس کے

سے ہے کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمے مین زائد ہو جیسے اس آیت شریفہ مین والتفت الساق
بالساق الی ربک یومئذ ن المساق صنعت تجنیس خط عبارت ہے آنے دو لفظو نکے سے
کلام مین کہ کتابت مین موافق ہون اور تلفظ مین متباین جیسے اس آیت مین وہم یحسبون انہم یحسنون
صنعا صنعت اشتقاق عبارت جمع کرنے ان کلمات کے سے ہے کہ حروف ان کے گفتار مین
متقارب اور متجانس ہون جیسے اس آیت مین فروح وریحان وجنۃ نعیم صنعت سجع موازنہ عبارت
ہے لانے ان الفاظو نکے سے کہ ہریک اپنے نظیر کے موافق ہو وزن مین اور قافیہ ردیف نہ رکھے جیسے
اس آیت مین وآتیناہما الکتاب المستبین وہدیناہما الصراط المستقیم صنعت مقلوب مستوی عبارت
ہے ایسے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا مساوی پڑھا جاوے اور یہہ مشکل ترین اقسام مقلوب ہے جیسے اس
آیتین ربک فکبر اور کل فی فلک صنعت اعنات عبارت ہے لزوم مالایلزم سے کہ بعضے
الفاظ واسطے آرائش سخن کے اور تزئین کلام کے لے آوین جیسے اس آیت مین فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا
تنہر صنعت سجع مطرف عبارت ہے واقع ہونے الفاظون کے سے مقابل کہ متفق ہون روی
مین اور مختلف ہون وزن اور اعداد حروف مین جیسے اس آیت مین مالکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا
صنعت رد العجز علی الصدر مع شبہ الاشتقاق عبارت ہے آنے دو لفظون کے سے مکرر صدر اور عجز مین
کہ ایک دوسرے سے نہ مشتق ہون نہ متحد ہو جیسے اس آیتین ونادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین صنعت عکس عبارت ہے لانے ایسے الفاظون کے سے بیچ کلام کے کہ جزو مقدم
اسکا مؤخر اور جزو مؤخر مقدم واقع ہو جیسے اس آیتین تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من
المیت وتخرج المیت من الحی اور اسے صنعت تبدیل بھی کہتے ہین صنعت ارصاد عبارت ہے لانے
ایسے الفاظ کے سے پہلے قافیے کے اسکو سنکر سامع قافیہ ثانی معلوم کر جائے جیسے اس آیۃ ماکان اللہ لیظلمہم
ولکن کانوا انفسہم یظلمون اقسام بدائع مذہب الکلامی عبارت ہے لانے سے ثبات مطلوب بر دلیل
بطریق اہل کلام جیسے اس آیتین لوکان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا تنسیق الصفات عبارت ہے لانے
صفات مختلفہ کے سے متواتر متوالی جیسے اس آیتین یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا
الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا جمع عبارت ہے جمع کرنے چند چیز کے سے ساتھہ ایک صفت کے جیسے اس آیت
مین المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا جمع وتفریق وتقسیم عبارت ہے چند چیزین جمع کرنے سے ساتھہ ایک
معنی کے اور پھر تفریق کرنا درمیان انکے اور پھر تقسیم کرنا جیسے اس آیتین یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنہم شقی وسعید
فاما الذین شقوا ففی النار لہم فیہا زفیر وشہیق خالدین فیہا مادامت السموات والارض الا ما شاء ربک

ان ربک فعال لما یرید واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیہا ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربک عطاء
غیر مجذوذ التفات عبارت ہے تغیر کلام سے خواہ خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت
سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف متکلم کے اسطور پر اکثر کلام اللہ مین وارد ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ التفات وہ ہے کہ ایک معنی بیان کرکر پھر بوجہہ مثل دعا اتمام کرکے التفات کیا جاوے چنانچہ اس آیت مین
قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا جو منظور کیا تھا اور تحریر کیا ہوا اب بیان کیجیے اسکو
کہ مقصود بالذات ہے وہ کیا ہے یہہ ہے کہ لکھا ہے کہ مدینہ منورہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ
دوسرا بنی نضیر کہ آپسمین مقابلہ کیا کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے مشرکون کے بھی تھے ایک اوس دوسرا خزرج
بنی قریظہ نے ساتھ اوس کے اور بنی نضیر نے ساتھ خزرج کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ یہود کا ساتھ معاونت حلیفون اپنے کے
دوسرے سے قتال کرتا تھا اور بعد غلبے کے اُسکے خرابی مین کوشش کرتا آخر معاملہ یہانتک پہنچا کہ مغلوب کو جلا
وطن کرتے تھے اور کوئی جو اسیر ہوتا تھا اسکو باتفاق فدیہ دیتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وان یاتوکم
اساری تفادوھم اور اگر آتے ہین تمہارے پاس بندیوان ہوکر بنی اسرائیل بدلا دے چھڑاتے ہو انکو مثلا اگر کوئی
بنو قریظہ سے بیچ ہاتھ خزرجیون کے اسیر ہوتا تھا تو بنو نضیر اسکو خرید کر آزاد کر دیتے تھے اور اگر بنی نضیر سے ہاتھ مین
ان کے گرفتار ہوتا تو بنو قریظہ اُسے زر دیکر خلاص کروا دیتے تھے وھو محرم علیکم یہہ آیت تعلق ساتھ آیت
ماقبل کے رکھتی ہے یعنے قوم اپنی کو ان کے گھرون سے باہر کرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات حرام کی گئی ہے اوپر
تمہارے بحکم میثاق اخراجھم نکال دینا انکا یعنے یہم نہ ہو لگا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور مدد کرنا مرنے پر بطریق
اولی حرام ہوا اور ان چیزون کو جو تم نے صرفہ عمل مین لاتے ہو پس معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے میثاق الہی پر اور نقض کرتے
ہو بعضے مواثیق کا افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض آیا پس ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعضے کتاب کے
یعنے بعضے احکام تورات پر کہ فدیہ اسیران ہے اور کفر کرتے ہو ساتھ بعضے کے کہ قتل و اخراج ہے فما جزاء من
یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا پس نہین سزا اسکی جو کرے یہہ عہد شکنی اور نافرمانی
تم مین سے یہود مگر رسوائی خواری ہے زندگانی دنیا کے کہ قتل بنی قریظہ کا ہے اور اجلا بنی النضیر کا ویوم القیمۃ یردون
الی اشد العذاب اور دن قیامت کے پھیرے جاوینگے طرف سخت عذاب کے کہ دوزخ ہے اور
ایک علامات شدت اُسکے سے یہہ ہے کہ دوام ہوگا وما اللہ بغافل عما تعملون اور خداء غافل نہین ہے
اُس چیز سے کہ عہد شکنی کرتے ہین امام حفص بصیغہ مخاطب پڑھتے ہین یعنے نہین ہے اللہ بیخبر اس چیز سے
کہ کرتے ہو تم اے یہود مخاطب یہود ہین یا خطاب عام ہے اور اس واسطے قیامت مین سخت
ترین عذاب مین گرفتار ہونگے کہ انھون نے کچھہ چیز اپنے خاطر منافع آخرت کے نہین چھوڑ رکھے

أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے عقل سے مول لیا ہے
زندگانی ناپائدار دنیا کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اُسکے پائدار ہین فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ نہ ہلکا کیا
جاویگا اُن سے عذاب نہ دنیا مین کہ جزیہ اُن سے کم ہوا اور نہ آخرت مین کہ آتش دوزخ سے نکلین وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ص
اور نہ وہ مدد دیئے جاوینگے نہ دنیا مین کوئی اُن سے دفع آفات کرسکیگا نہ آخرت مین تخفیف عقوبات اس
آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعضے احکام شریعت کے کہ موافق طبع اور عادت اُسکے کے واقع ہوے ہون
اُنکو قبول کرے اور بجالاوے اور بعضے کہ مخالف طبع اور عادت اُسکے کے ہون اُنکے قبول مین قصور کرے
تو یہہ موافقت اور یہہ عمل کچھہ کام نہین آتا مثلاً کوئی شخص ہے کہ شراب کو واسطے فلاح اپنے کے مضر دیکھتا ہے
یا مخالف وضع خاندان اپنے کے پاکر ترک کرتا ہے اور زنا پنہان پنہان عمل مین لاتا ہے پس ترک شراب
اُسکے حق مین موجب ثواب نہین ہے اسواسطے کہ جہت اتباع شریعت واقع نہین ہوا اور اگر با اقتضائے
طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسرے جانب سے ہے مخالف ظاہر کے عمل مین لاوے
تو البتہ ہے اصلاح رسم کے فائدہ بخشے اسواسطے علما کو اس قسم عبادت طاعت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین بیت
حرمی کہ زجنت بالجرم فنا کشند ٭ بہتر ز طاعت کہ بعجب وریا کشند ٭ اور بعضے کہتے ہین کہ طاعت باریا بہتر گناہ کے
توبہ سے ہے اور محاکمہ مین الفریقین یہہ ہے کہ درباب تہذیب و اصلاح نفس گناہ باندامت اور خجالت بہتر
طاعت باعجب وریا سے ہے اور درباب اصلاح رسم اور ترویج شریعت طاعت باعجب وریا بہتر گناہ سے
ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور تحقیق عطا کی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت
اور پیچھے لائے ہم بعد حضرت موسیٰ سے پیغمبر لکھا ہے کہ بعد حضرت موسیٰ کے زمانہ عیسیٰ تک علیٰ نبینا وعلیہما السلام
چار ہزار پیغمبر کم زیادہ پیدا ہوئے کہ عمل انکا توریت پر تھا مثل یوشع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان
اور الیاس اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کے اور یہہ سب شریعت موسوی پر تھے مقصود بھیجنے اُن کے سے
جاری کرنا اُس شریعت کا تھا کہ تحریفات علماء موسیٰ متغیر ہوئے تھے پس یہہ رسول بنی اسرائیل مین مانند علماء
ربانیین اور مجددان دین متین کے اس آیت کے ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ان الله یبعث لهذه الامة
علی راس کل مائة من یجدد لها دینها ٭ سمجھنا چاہیئے کہ ایک مجدد بر سر ہر صدی پیدا ہوتا ہے اور
ایک بعد ہزار برس کے جیسا کہ صدی پر ہزار کو تفوق ہے باعتبار اعداد کے ویسا ہے مراتب قرب الٰہی مین
اور درجات اتصال فیض نامتناہی مین بلندی اور فوقیت ہے مجدد الف کو اور مجدد مائة کے یہی طور زمانہ اسلاف
انبیا سے چلا آتا تھا کہ بعد ہزار برس کے پیغمبر اولو العزم پیدا ہوتا تھا صاحب احکام جدیدہ اور کتاب جدیدہ اور درمیان
انبیا تبع اُسکی شریعت کے ہوتے تھے واسطے ترویج دین اُسکے کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
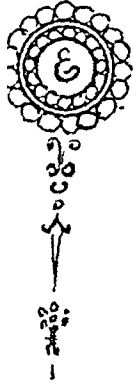
مبعوث ہوئے کہ خاتم النبیین میں ختم ہوگئی نبوت اور نزول وحی حق تعالی نے علماء اس آیت کے تمام تحلیہ شریعت
متجلی اور باطن بانوار حقیقت متجلی سید اکبر مروج ظاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے فرمائے اور بعد ہزار کے
قائم مقام پیغمبر اولو العزم کے مجدد الف ثانی کو ظہور میں لایا اور جمیع درجات ولایات اور کمالات کے سے بہرہ ور
کر کے باحیائے دین متین اور بایصال فیض ایمان و یقین مشرف فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ اور دیئے ہم نے عیسی کو کہ بیٹا مریم کا تھا معجزے
روشن جیسے غیب کی باتیں کہنا اور مردوں کو جلانا یہہ بھی رد ہے قول یہود کا کہ اگر وہ کہیں کہ یہہ پیغمبر اس قسم کے
معجزات قاہرہ نہیں رکھتے تھے جیسے حضرت موسی علیہ السلام اسواسطے ہمارے اسلاف کو انکی نبوت میں
اشتباہ پڑا تھا غلط فہمی سے تکذیب کی اور مارا تو حق تعالی نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبروں کے معجزات قاہرہ بھی
ہم نے تمھیں دکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہم نے عیسی علیہ السلام
کو ساتھہ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں لکھا ہے کہ جبرئیل ایام طفولیت سے ان کے مددگار تھے
اور شیطان سے نگاہ میں رکھتے تھے تا آنکہ آسمان چہارم پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام کو روح اسواسطے کہا
کہ یہہ وحی لاتے تھے اور وحی سبب حیات دین ہے یعنی روح سبب حیات جسم اور زندگانی بدن ہے ایسی
ہی وحی موجب قیام دین ہے اور اضافت اسکی طرف قدس کے ایسی ہے جیسی اضافت حاتم الجود میں حاتم
کی طرف جود کے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح القدس سے مراد اسم اعظم ہے کہ اسکے سبب احیائے اموات
کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ انجیل ہے کہ تازگی دل اور زندگی جان اسی سے پاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ خود
جان پاک حضرت عیسی علیہ السلام ہی کی مراد ہے کہ استواری تن کی ان کے اسی سے تھی اَفَکُلَّمَا
جَآءَکُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ آیا پس جب ہماری طرف سے آیا تمھارے پاس پیغمبر
ساتھہ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمھارے تکبر کیا تم نے یعنے تعظیم نکی اور گردن ان کے فرمان پر نہ رکھی فَفَرِیْقًا
کَذَّبْتُمْ پس ایک گروہ کو جھٹلا دیا تم نے انہیں پیغمبروں سے مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسی علیہ السلام
کے وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند زکریا اور یحیی علیہما السلام کے سوال کذبتم بصیغہ
ماضی لائے اور تقتلون مضارع سبب کیا ہے جواب تقتلون بھی یہاں گویا معنی قتلتم ہے بصیغہ ماضی
واسطے استحضار صورت شنیعہ قتل پیغمبران صیغہ مضارع کا لائے ہیں یا کذبتم بصیغہ ماضی کہا ہے اسواسطے کہ تکذیب
ایک امر تھا کہ رفت و گذشت ہوا اور تقتلون از جہت ارادہ حال ذکر کیا ہے کہ یہہ ہنوز ہے قتل افضل پیغمبروں
کے تھے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی سعی کرتے تھے حدیث صحیح میں وارد ہے فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لقمہ زہر دار گوشت بزکا کہ خیبر میں کھایا تھا میں نے ہر سال تر اسکا عود کرتا ہے اور ہنوز

درد گلو اور خناق کا ہوتا ہے تا آنکہ اس زبانہیں پاتا ہوں میں کہ اثر اُسکے سے رگ جان میری شگافتہ ہوئی پس
حقیقت میں وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اُنہیں کے قتل سے واقع ہوئی یہہ نہج ارشاد کہ
اس آیت میں سلوک ہوا ہے طرف بلاغت کے کہ عمل میں آئی ہے گویا ارشاد فرمایا ہے
حق تعالیٰ نے کہ وصف رسالت نزدیک تمہارے مقتضی ایک کا ہے ان دو چیز سے تکذیب
یا قتل اور یہہ نہایت جہالت ہے کہ ساتھ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات کرو وَقَالُوا قُلُوبُنَا
غُلْفٌ ط اور کہا یہود نے کہ دل ہمارے غلاف میں ہیں یعنی چھپے ہوئے فہم سے اور باز رکھے ہوئے
قبول قول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں غرض انکی یہہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باتیں سنکر نا
امید ہوں ایمان لانے اُن کے سے ساتھ قرآن کے اور متابعت اپنی سے یا یہہ معنی ملحوظ تھی انہیں کہ دل ہمارے
غلافہائے علوم ہیں بند نصیحت اور وحی سے مستغنی ہیں حق تعالیٰ رد سخن انکا فرماتا ہے یعنی الٹا انہیں
ہے جیسا یہہ کہتے ہیں بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفران کے یعنی
نظر لطف اور رحمت کی اپنی اُنپر سے اُٹھالی اور راندہ درگاہ کیا حق تعالیٰ نے فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ پس
تھوڑے سے ایمان لاتے ہیں مانند ابن سلام اور اصحاب اُسکے کے اگر کوئی کہے لعنہم اللہ سے تو سب
ملعون اور مطرود معلوم ہوتے ہیں پھر تھوڑے سے ایمان لاتے ہیں اسکی کیا معنی کہتے ہیں ہم قلت کنایت
عدم سے ہے یا لعنہم اللہ سے لعنت اکثر مراد ہے امام احمد نے ساتھ سند صحیح کے ابو سعید خدری رض سے
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار قسم دل ہے دل ہے صاف
کہ اسمیں چراغ روشن ہے اور دل ہے غلاف میں چھپا ہوا اُسپر ڈورا بندھا ہوا اور دل ہے معکوس
منکوس اور دل ہے دو رنگ ایک صفحہ اسکا سفید دوسرا صفحہ اسکا سیاہ دل صاف دل مومن کا ہے
اور چراغ رخشندہ اس میں نور ایمان ہے اور دل غلاف میں دل کافر کا ہے اور دل منکوس دل منافق کا
ہے کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہے اور دل دو رنگ وہ دل ہے کہ جسمیں ایمان اور نفاق دونوں
جمع ہیں وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب آئی اُنکے پاس کتاب یعنی قرآن شریف نزدیک
خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنے والی واسطے اُس کتاب توراۃ کے کہ ساتھ اُن کے ہے
بیچ توحید اور نبوت اور حشر کے اور جو کچھ کہ اصول دین میں اُن میں اُنھوں نے قبول کی اور ایمان نہ لائے
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور تھے پہلے اس سے یعنی قبل نزول قرآن شریف کے
بیچ وقت عاجز ہونیکے فتح مانگتے ساتھ قرآن کے اور ساتھ اُس شخص کے کہ جسپر قرآن اُترے اوپر اُنکے جو کافر
ہوئے مشرکان عرب سے لکھا ہے کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہہ زندگی

سے تنگ آتے تھے تو ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے تھے کہ الٰہی نصرت چاہتے ہیں ہم تجھ سے بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نبی آخر الزمان ہے ابو نعیم اور بیہقی اور حاکم نے بہ اسناد صحیحہ اور طرق معدودہ روایت کی ہے کہ یہود مدینے کے
اور یہود خیبر کے جب ساتھ بت پرستان عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ سے
جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہو کر شکست کھاتے تھے تو ناچار ہو کر دانشمندوں اور کتاب خوانوں
انہوں سے رجوع کرتے تھے وہ بہت تفحص کر کے یہہ دعا انکو بتا دیتے تھے کہ اللھم ربنا انا نسئلك بحق احمد
النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان وبکتابك الذی تنزل علیہ آخر ما تنزل
ان تنصرنا علی اعدائنا اس دعا کے پڑھنے سے وہ فتح یاب ہوتے تھے اور یہہ سب محدثین و
مذکورین اور امام احمد اور طبرانی سلمہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ آگے ہمارے محلے میں کہ محلہ بنی
عبد الاشہل کا تھا ایک یہودی سکونت رکھتا تھا ایک دن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبد الاشہل
میں کھڑا ہو کر باواز بلند کہنے لگا کہ ہے اہل شرک بت پرستو تم نہیں جانتے کہ بعد موت کے کیا ہوگا ہم نے
کہا کہ بتا کیا ہوگا کہا کہ آدمی بعد موت کے زندہ ہونگے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہونگے اور حساب اعمال اور
میزان متحقق ہونگے اور ہر ایک کو موافق اعمال اپنے کے جزا دی جاویگی کہا ہم نے یہہ کیا حرف مستبعد کہتا ہے
تو کہا اسنے قسم بخدا کہ اگر مجھے اُس آگ کے عوض میں یہاں تنور کلاں میں بند کریں اور وہاں کی آتش سے نجات
دیں عین آرزو میری ہے کہا ہم نے دلیل راست گوئی تیرے کی کیا ہے کہا دلیل اس کلام کی بڑی ایک
پیغمبر ہے کہ عنقریب طرف مکے اور یمن کے آویگا جو میں کہتا ہوں تم پر اُسے ثابت کردیگا پھر اُس یہودی
نے جب بہت نظر کر کر میری طرف اشارہ کیا کہ اگر اس نوجوان کی زندگی دراز ہووے تو البتہ وقت
اُس پیغمبر کا پاویگا سلمہ بن قیس نے کہا کہ چند روز بعد خبر پیغمبر آخر الزمان کی مشہور ہوئی اور جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے ہم سب مشرف بہ ایمان ہوئے اور وہ یہودی دنیا ہی
کفر و حسد میں رہا ہم سب نے اُسکو ملامت کی کہ ای فلانے کیا بلا ہوئی تجھے یاد نہیں رکھتا تو کہ ہم سے
کیا کہا تھا تو نے کہا یاد رکھتا ہوں لیکن یہہ شخص وہ پیغمبر آخر زمان موعود نہیں ہے حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ یہود کو قبل آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے احوال کلی دونوں کا معلوم تھا بعد ظہور دونو کے
بھی بوجہ جزئی علم حاصل ہوا کہ معرفت اور شناخت اُسے کہا جائے فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا
پس جب آیا اُن کے پاس جو پہچانا تھا انہوں نے كَفَرُوا بِهِ کافر ہوئے ساتھ اُسکے کیونکہ ان کے
گمان میں تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا آپ بنی اسمعیل سے ہووے نہ مانا آپ کو فَلَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الْكَافِرِينَ پس لعنت ہے اللہ کی اوپر ان کافروں کے کہ دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں

بحر مواج مین لکھا ہے کہ فی سببیہ ہے اور بعد اسکے جملہ دعائیہ واقع ہوا ہے کفر انکا سبب ہوا انکی لعنت
کے دعا کا یعنے پس لعنت ہو جیو خدا کی اوپر ان کافرون کے بئسما اشتروا بہ انفسہم بری ہے وہ چیز جو مول
لیتے مین یہہ بدلے اُس چیز کے جانون اپنی کو بحر مواج مین لکھا ہے کہ بئس افعال ذم سے ہے اور ما نکرہ بمعنی
شیئاً اور اشتروا بمعنی باعوا ہے یعنے بری شی ہے کہ اُنھون نے بیچا ہے ساتھہ اُسکے نفسون اپنے
کو اور وہ کیا چیز ہے ان یکفروا بما انزل اللہ یہہ کہ کافر ہوتے مین ساتھہ اُس چیز کے کہ اتارا ہے
اللہ نے یعنے قرآن شریف بغیاً سرکشی سے یا حسد کی جہت سے ان ینزل اللہ من فضلہ
علی من یشاء من عبادہ یہہ کہ اتارے خدا فضل اپنے سے وحی اور کتاب اوپر ہر ایک کے جا بندون
لینے سے کہ لائق اُسکے ہون فباءو بغضب علی غضب پس پھر آئے یہود ساتھہ غصے خدا کے کہ انکار
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا اوپر غصے کے کہ انکار عیسی علیہ السلام کا اور انجیل کا کیا تھا بحر مواج مین
لکھا ہے کہ غضب جو مجرور علی کا ہے اوپر تحریف توراۃ کے ہے اور جو غضب مجرور نے کا ہے
وہ اوپر ترک ایمان پیغمبرون کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ غضب علی غضب سے کثرت مراد ہو
وللکفرین عذاب مہین اور واسطے کافرون کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا یہان سے معلوم ہوتا ہے
کہ کافرون کو عذاب ذلیل کرنے والا ہوگا اور مومنون کو محض واسطے پاک کرنے لوث گناہون کے
ہوگا نہ واسطے اہانت اور تذلیل کے بدلیل قولہ تعالی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین پس عذاب مومنون گناہ
گارون کو صرف زجر اور توبیخ ہے جیسا پدر مشفق ساتھہ پسر کے کرتا ہے واسطے منفعت اُسکی کے
یا مثل ختنہ اور حجامت اور دلاک حمام کے ہے کہ واسطے پاک کرنے میل اور چرک کے عمل مین آوے
واذا قیل لہم امنوا بما انزل اللہ اور جس وقت کہا جاتا ہے یہود کو ایمان لاؤ ساتھہ اُس چیز کے
کہ اتارا ہے اللہ نے انجیل اور قرآن سے قالوا نؤمن وے کہتے مین ایمان لاوینگے ہم بما انزل علینا
ساتھہ اُس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنے توراۃ ویکفرون بما وراءہ اور کفر کرتے مین ساتھہ
اُس چیز کے جو سوا اُسکے ہے وھو الحق اور وہ سچ ہے یعنے انجیل اور قرآن مصدقاً لما
معہم سچا کرنے والا اُسکو جو ساتھہ اُنکے ہے یعنے توراۃ اس مقام سے کفر یہود کا نکلتا ہے
اس واسطے کہ جنھے ساتھہ ایک چیز کے کفر کیا تو دوسری چیز جو موافق اُسکے ہے اُس سے
بھی کفر لازم آگیا قل فلم تقتلون انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مومنین کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب
مین اُن کے کہ وہ کہتے مین ہم توراۃ پر ایمان رکھتے مین پس کیون مار ڈالتے تھے تم پیغمبر اللہ کے کو
پہلے اس سے اگر تھے تم ایمان رکھنے والے توراۃ پر ولقد جاءکم موسی بالبینات اور البتہ تحقیق آیا

تمھارے پاس موسی ساتھ دلیلون کے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ پھر کر لیا تم نے بچھڑا معبود پیچھے
اسکے کہ موسی علیہ السلام طور پر گئے وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور ہو تم ظلم کرنیوالے اپنی جان پر وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہم نے عہد تمھارا اور اٹھایا ہم نے اوپر تمھارے پہاڑ کہ سنو ساتھ
ساتھ طور پر اسمعیل کے خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو جو دیا ہم نے تم کو زور سے وَّاسْمَعُوْا اور
سنو اور فرمانبرداری کرو قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا کہا انھون نے سنا ہم نے اور نہ مانا ہم نے لکھا ہے
کہ سمعنا پکار کر کہا اور عصینا آہستہ کہا یا سمعنا بالقال اور عصینا بالحال تھا کان سے سنا دل سے
عصیان کیا یا ان کے باپ نے سمعنا کہا انھون نے عصینا کہا یا بنی اسرائیل تو بہت تھے بعضون نے
سمعنا نے کہا بعضون نے عصینا یا یہہ دو قول دو زمانون مین کہے ایک وقت مین سمعنا کہا دوسرے
وقت مین عصینا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ اور پلائی گئی بیچ دلون انکے محبت بچھڑے کی
سبب کفر انکے کے پلانا ایک چیز کا دوسرے مین کنایہ ہے کمال تداخل سے اور نہایت آمیزش سے
قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِیْمَانُكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بری ہے وہ چیز جو حکم کرتا ہے تمکو
ساتھ اسکے ایمان تمھارا یعنے کفر ساتھ قرآن کے اور نبی آخر زمان کے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے
ساتھ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہوگا ایمان اسکا تعلیم کفر کی نہین کریگا اسکو اور یہود باوجود اسکے دعوی
کے کہتے تھے کہ بہشت سوا ہمارے کسی کو نہین ملیگی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ جواب اس دعوے کے اگر ہے تمھارے زعم مین تمھارے واسطے گھر آخرت کا اور
نعمت بہشت کی عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگون کے فَتَمَنَّوُا
الْمَوْتَ پس آرزو کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے اس دعوے مین کہ بہشت تمھارے
واسطے ہے اور کوئی وہان نجائیگا سمجھ لیجے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق لقا ہے جو کوئی ہوس
مرنے کی کرے وہ مشتاق خدا ہے سو کوئی اسکی تلاش مین لگ جائے تو پہلے یہہ جائے
کہ مر جائے وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا اور ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہود موت کی کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ
بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہے ہاتھون انکے نے یعنی قتل انبیا اور تغییر نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ستم کرنے والون کے اور جھوٹھ
بولنے والون کے وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ اور البتہ پاویگا تو اے محبوب میرے
یہودون کو بہت حرص والا لوگون سے اوپر زندگانی کے وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا اور ان لوگون سے جو
شریک لاتے مین یعنے کفار عرب کے اور اصح یہہ ہے کہ اس جگہہ مراد مشرک مجوسی ہین

کہ وہ بہت ہی زندگانی کو دوست رکھتے تھے یہان معانقہ ہے متاخرین کے نزدیک درمیان حیوۃ
اور اشرکوا کے لیکن وقف حیوۃ پر اولی ہے یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ دوست رکھتا ہے
ایک انکا یعنی گبرون کا کاش عمر دیا جاوے ہزار برسکی وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ
یُّعَمَّرَ اور نہین وہ چھوڑانے والا اسکو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنی طول عمر اسکی دافع عذاب
نہین وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہین یہود اور مجوس اور سوا ان کے لکھا ہے
کہ بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبرئیل ہین اور وہی وحی لاتے ہین ہم
ہمین انسے دشمنی ہے کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتین انکے ہاتھ سے پہنچی ہین اور ابا اجداد ہمارے پر
بلا اور عذاب آیا ہے اگر جبرئیل علیہ السلام کی جگہہ میکائیل ہوتے اور وہی وحی لاتے تو ہم ابو القاسم
پر ایمان لاتے حق تعالی نے فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جو کوئی ہو دشمن واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور یہہ نام ہے عبرانی یا سریانی اور معنی اسکی عبد
اللہ کی ہین کہ امین خزائن وحی ہے اور پڑھا گیا ہے یہہ بہت طرح سے جبرئیل بوزن [illegible] اور جبرئل بحذف
یا اور جبریل بحذف ہمزہ و جبریل بوزن قندیل اور جبرال ساتھ لام مشددہ کے اور جبرائیل بوزن جبراعیل
اور جبرائل بوزن جبراعل اور یہہ لفظ غیر منصرف ہے بسبب معرفہ اور عجمہ ہونے کے اور من اول من کان
مین جو ہے شرطیہ ہے اور جواب شرط کا محذوف ہے من کان عدوا لجبریل فانہ عادی من لا یلیق
ان یعادی یعنی جو کوئی دشمن ہو واسطے جبرئیل کے دشمنی کی اسنے اسے کہ نہین لائق ہے جسے
دشمنی کرنی فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پس تحقیق اسنے اتارا ہے قرآن اوپر دل تمھارے کے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ
حکم اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ درانحالیکہ قرآن سچا کرنے والا ہے اس چیز کو جو آگے اسکے
ہے یعنی توریت اور زبور وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور قرآن راہ دکھاتا ہے ساتھ حق کے اور خوش
خبری والا ہے واسطے ایمان والونکے ساتھ نجات اور درجات کے فانہ نزلہ سے یہان تک یہہ جملہ
معترضہ درمیان مین واقع ہے اور انہ کی ضمیر جبرئیل کی طرف اور نزلہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے
اور مصدقا لما بین یدیہ حال ہے ضمیر نزلہ کی سے سوال اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب
مامور ہوے یہہ بات کہنے کے تو علی قلبی کیون نہ کہا جواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہین
ساتھ ذکر جملہ شرطیہ کے من کان عدوا لجبریل ہے اور دلیل اوپر شرطیہ کے یہہ ہے فانہ نزلہ
علی قلبک مؤمنین تک سبب نزول مین اس آیت کے تفسیر مواہب مین یہہ روایت کی ہے کہ جب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے مین تشریف لائے عبد اللہ ابن صوریا کہ عالم یہود تھا آپکی خدمت مین

حاضر ہوا اور چند باتیں پوچھیں آپ نے سبکے جواب دئے ایک توراۃ کے سونے کا احوال پوچھا آپ نے
فرمایا تنام عینی ولا ینام قلبی میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند ماں کے شبیہ
ہوتا ہے یا باپ کے آپ نے فرمایا کہ دونوں سے جسکا نطفہ غالب اور سابق ہوا اُسکے شبیہ ہوتا ہے
تیسرے پوچھا کہ طعام بہشتیوں کا پہلے کیا چیز ہوگی آپ نے فرمایا کہ جگر ماہی کہ زیر زمین ہے بہشتیوں کا
طعام تحفہ ہے چوتھے پوچھا کہ حضرت یعقوب نے اپنے اوپر کونسا طعام حرام کیا تھا آپ نے فرمایا کہ
حضرت یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض میں انھوں نے نذر کی حق تعالی کی کہ اگر میں اس
مرض سے شفا پاؤں تو جو کھانا پینا کہ مجھے بہت مرغوب ہے اسکو ترک کروں اور اپنے پر حرام ٹھہراؤں
جب صحت پائی تو گوشت اور دودھ اونٹ کا اوپر اپنے حرام کیا ابن صوریا نے موافق توراۃ کے جواب
پائے پھر پوچھا کہ تمپر فرشتہ کونسا آتا ہے وحی لیکر آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا
جبرئیل تو دشمن ہمارا ہے اگر وحی تمپر میکائیل لاتا تو ہم ایمان لاتے اور عداوت جبرئیل کے انہوں نے کئی سبب
بیان کئے ایک یہہ کہ نبوت درمیان ہمارے تھی جبرئیل نے غیر ہمارے کو دی دوسری حضرت موسی علیہ
السلام نے خبر کی تھی کہ ایک شخص ہوگا بخت نصر نام بیت المقدس کو خراب کریگا ہم نے ایک مرد قوی
تن کو واسطے تفحص اُسکے کے بھیجا کہ اُسکو پاوے تو مار ڈالے اُس مرد نے ایک لڑکا ضعیف مسکین کو بخت
نصر نام بابل میں پایا چاہا کہ مار ڈالوں جبرئیل نے آکر کہا کہ اگر یہہ وہی بخت نصر ہے کہ جسکے ہاتھ میں حق تعالی نے
تمھاری ہلاکت رکھی ہے تو اسکو تم مار ہی نہ سکوگے اور اگر یہہ اور ہے تو کسواسطے ناحق اُسے مارتے ہو اُس شخص نے
یہہ سنکر قتل اسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کے واسطے اُسے چھوڑ دیا چنانچہ کشاف میں بھی یہہ دو سبب
عداوت کے لکھے ہیں کہ یہود کو جبرئیل کے ساتھ تھی پھر جبرئیل ہمارے حال سے مطلع ہوکر جس جگہہ کہ جاتا ہے ہماری خبر
پہنچاتا ہے پس یہہ آیت عبداللہ ابن صوریا کی شان میں نازل ہوئی اور حق تعالی نے حال اُس شخص کا کہ دشمن جبرئیل ہو بیان
فرمایا اور بعضوں نے کہا ہے کہ امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت یہود کے کہا از راہ نصیحت کہ تم کیوں نہیں
ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے انھوں نے کہا کہ تمھارے پیغمبر پر جبرئیل اُترتے ہیں اور اُن سے ہم سے دشمنی ہے اگر میکائیل وحی
لاتے تو ہم ایمان لاتے اسواسطے کہ میکائیل فرشتہ رحمت کا ہے ارزانی تندرستی لاتا ہے اور جبرئیل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا ہے
سختی اور بلا لاتا ہے لہذا جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی ہے ہماری اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالی نے اُنکے حق میں یہہ
آیت نازل کی اور روایت یہہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کریں کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہہ کیا کلمات کہتے ہیں ایک روز انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمھیں بہت دوست رکھتے ہیں آپ
نے فرمایا میں بھی تمھاری دوستی ہی کی سبب سے یہاں آتا ہوں یہہ نہیں کہ فضائل پیغمبر کے تمھاری کتابوں میں دیکھنے آتا ہوں انھوں نے کہا

جبرئیل سے ہم سے دشمنی ہے قدیمی اور جبرئیل کو میکائیل سے میکائیل کو جبرئیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
از راہ نصیحت انہیں کہا کہ جو کوئی دشمن جبرئیل کا ہے دشمن میکائیل کا ہے اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہے
دشمن جبرئیل کا ہے اور جو کوئی دشمن دونو کا ہے دشمن خدا کا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے یہہ آیت قبل آپکے آنے کے نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا کہ لقد وافقک ربک یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ بعد اسکے میں نے اپنے
آپکو دین الٰہی میں اصلب حجر سے دیکھا یعنے زیادہ تر مضبوط اور محکم پایا چنانچہ کشاف میں مذکور ہے ۞
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ ۞ اور جو کوئی ہے دشمن واسطے اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور فرشتوں اسکے کے
وَرُسُلِهٖ اور پیغمبروں اسکے کے وَجِبْرِيْلَ اور جبرئیل کا وَمِيْكٰلَ اور میکائیل کا اور میکائیل میں ہمزہ مکسورہ
اور یاء ساکنہ بعد الف کے ہے اور بحذف یا بھی آیا ہے اور بن ہمزے کے بھی پڑھتے ہیں اور یا اور ہمزہ
دونو بھی حذف کر دیتے ہیں چنانچہ یہہ قرآن میں وارد ہے اور ذکر جبرئیل اور میکائیل کا بعد ذکر ملائکہ کے اور رسول کے
بطریق ذکر خاص بعد عام ہے اور یہہ تخصیص بعد تعمیم واسطے اظہار شرف کے ہے فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ
پس تحقیق اللہ دشمن ہے واسطے کافروں کے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبروں کے ہیں وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتارین ہم نے طرف تیرے نشانیاں ظاہر یعنے قرآن اور معجزات وَمَا يَكْفُرُ
بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہیں کفر کرتے ساتھ اسکے مگر بدکار اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ کیا جب کبھی یہود باندھتے ہیں عہد توڑ ڈالتا ہے اسکو ایک فرقہ انمیں سے بلکہ اکثر ان کے
نہیں ایمان لاتے توراۃ پر وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ اور جب آتا ہے انکے
پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنے والا واسطے اسکے جو ساتھ ان کے ہے یعنے توراۃ ۞
نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پھینک دیتا ہے ایک فرقہ ان میں سے جو دی گئی ہے کتاب
توراۃ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ کتاب اللہ کی کو یعنے توراۃ کو یا قرآن کو پیچھے پیٹھہ اپنی کے كَاَنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ گویا کہ وہ علماء یہود کے پھینکنے والے کتاب کے نہیں جانتے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد
رسول خدا ہیں وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ اور پیروی کرتے ہیں یہہ یہود اس چیز کی
کہ پڑھتے تھے شیاطین بیچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اسکا یوں ہے کہ زمانہ میں حضرت
سلیمان علیہ السلام کے شیاطین نزدیک آسمان کے جا کر باتیں فرشتوں کی سنکر جادوگروں سے کہتے
تھے وہ جادوگر ان باتوں کو اپنی سحر کی کتابیں لکھہ کر لوگوں جاہلوں کو دکھاتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا یہی علم
ہے کہ جس کے سبب سے جہان مسخر ہے حضرت سلیمان نے سنکر اس کتاب کو منگوا کر اپنے تخت کے نیچے

دفن کردیا بعد انتقال حضرت سلیمان علیہ السلام کے جو شیاطین کہ اس بھید سے واقف تھے اُنھون نے لوگو
کو گمراہ کیا یہہ کہکر کہ سلیمان علم سحر کا رکھتے تھے اسی واسطے جہان اُنکے تابع تھا اور وہ کتاب اُن کے زیر
تخت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکال دی کہ دیکھو اسمین سحر کی باتین لکھی ہین پھر یہود نسبت سحر کی
حضرت سلیمان علیہ السلام کو کرتے تھے حق تعالی نے اُن کے رد قول مین یہہ آیت نازل کی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ
اور ہرگز نہین کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے یعنی سحر نہین کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہین ہوا اور یہہ
عمل ناشائستہ اور کار ناپسندیدہ اُس سے نہین سرزد ہوا وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
اور لیکن شیاطین نے اُنکے زمانے کے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگون کو جادو سمجھ لیجے کہ سحر اظہار امور عجیبہ
ہے اور حکم مین اُسکے اختلاف ہے اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہین تو ساحر مرتد ہوتا ہے اور نہین تو
بسبب تذویر کے فاسق مقرر ہے امام زاہدی نے تفسیر مین لکھا ہے کہ اگر ساحر دعوی تقلیب اعیان اور
تغیر صور کا کرے جیسے انسان سے بکرا بنا دیا اور کہے کہ خاصہ اُلوہیت ہے یا قول فعل معجزات کے مین دم
مارے جیسے ہوا پر اُڑے یا ایک مہینے کی راہ ایک رات مین چلے کہ خصائص انبیا مین کافر ہوتا ہے اور جو کوئی
اُس دعوے مین تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اولیا سے بھی تو ایسی کرامتین
منقول ہین تو جواب اسکا یہہ ہے کہ وہ اِن فعلون کو اپنی طرف نسبت نہین کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی
کہ اللہ ہے اُسکی طرف کرتے ہین اگر فاعل اپنے ہی آپ کو کہین تو دعوی خالقیت کا ہوجاوے کہ کفر ہے
تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ افعال خارق عادت خواہ شبیہ معجزات پیغمبران ہون خواہ جنس دیگر سبب
ارادہ الٰہی صادر ہوتے ہین ایسے افعال اگر اولیا سے ہوتے ہین تو وہ بقدرت خدا کہتے ہین یا بتاثیر اسما حالا
اسمین شرک لازم نہین آتا اور ساحرون سے جو وہ صادر ہوتے ہین تو وہ نسبت بغیر خدا ارواح خبیثہ سے
اور خواص ستارون کے اور اسماء اصنام سے کرتے ہین اور اُن ستارون کو اور پلیتون کے نامون کو پڑھ پڑھکر
اُن اعمال کو اپنی قابو مین لاتے ہین اور اُنہین سے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح ہے موجب کفر کا
ہوتا ہے وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اُس چیز کی
جو اُتاری گئی سحر سے اوپر دو فرشتون کے بیچ شہر بابل کے کہ نام اُن فرشتون کا ہاروت ماروت ہے
اور وجہ سحر اُتارنے کی اوپر اُن کے یہہ تھی کہ اُس زمانے مین ساحر دعوی نبوت کا کرتے تھے حق تعالی نے اُنکی
حکومت کے وقت مین قبل اُنکے معصیت کے یہہ علم سحر کا اُن کے اوپر بھیجا اور بعضے کہتے ہین کہ الہام سے
اُنکو کیفیت اُسکی معلوم ہوئی تاکہ زیرکون کو تعلیم کرین کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہوکر معارضہ مدعیان نبوت سے
کرین یہان ایک سوال ہے جواب طلب وہ یہہ ہے کہ جو تعلیم سحر کی فرشتون سے اور تعلیم آدمیون کا اُن سے ثابت ہوا

تو درمیان تعلیم شیاطین کے اور تعلیم ان کے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیاطین کے کیون مذمت فرمائی اور موجب کفر کا
کردانا کہ کہا وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور یہہ تعلیم موجب کفر کے نکی جواب اس سوال کا عین تفسیر سے
ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم سحر شیاطین سے مقرون باعتقاد تاثیرات باطلہ اور ترغیب فی العمل تھی اور تعلیم فرشتونکی
واسطے پرہیز اور احتیاط کے ہے اور مقرون بہ نہی اور نصیحت چنانچہ آگے آیت مین آتا ہے پس فرق واضح
ہے اور باوصف اسکے سحر یہود دونکا یا ماخوذ شیاطین سے ہے کہ عہد سلیمان علیہ السلام مین رائج ہوا تھا
یا ماخوذ فرشتون سے ہے کہ بابل مین تعلیم اسکی کرتے تھے اور یہہ دونون قسم بالبداہتہ مذموم اور متروک
ہین اسواسطے کہ حال شیاطین کا عداوت آدم مین اور اغوا مین ان کے معلوم خواص و عوام ہے پس جو ان سے ماخوذ
ہوگا وہ کیون کر محل اعتماد ہوگا اور فرشتے خود ساتھہ نصیحت کے اس علم سے منع کرتے تھے قصہ انکا جو بحر مواجین
لکھا ہے اسکا اختصار یہہ ہے کہ فرشتگان مذکور نے جو فسق و فجور آدمیونکا مشاہدہ کیا کہا الٰہی تو نے آدمیونکو
پیدا کرکر بانواع عطایا مخصوص کیا اور یہہ نافرمانی تیری کرتے ہین اگر انکی جگہہ ہم ہوتے تو کبھی خلاف تیرے
مرضی کے نکرتے حق تعالی نے انکو زمین پر اتارا اور اعضائے مخصوص آدمیون کے لگادی یہہ ہر روز زمین پر
حکومت کرتے تھے شب کو آسمان پر چلے جاتے تھے آخرش زہرہ نام ایک عورت تھی اُسپر عاشق ہو گئے
وہ اپنے خاوند سے لڑکر انکے پاس آئی انھون نے اُس سے مطلب چاہا اُس نے کہا کہ اسم اعظم بتادو انھون نے
اسم اعظم بتادیا اسکی قوت سے یہہ آسمان پر جاتی تھی یہہ تو رہ گئے وہ پاک ہوکر دعوت اسم کی دیکر آسمان پر
اڑگئی اور اسکی صورت مسخ ہوکر ستارہ کی شکل ہوگئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہے یہہ وہی ہے بعضے کہتے
ہین کہ یہہ زہرہ جو سبع سیارون مین ہے یہہ اور ہے اور وہ اور ہی ہے پھر حق تعالی نے انکی تعذیب کا
حکم فرمایا اور مخیر کیا کہ چاہو دنیا مین عذاب قبول کرو چاہو آخرت مین انھون نے بمشورہ جبرئیل عذاب دنیا اختیار
کیا حق تعالی نے بیچ چاہ بابل مین بیچ زمین کوفے کے انکو لٹکا دیا دم بدم عذاب ہوتا ہے ساحران پاس جاتے ہین
علم سحر کی طلب کے واسطے یہہ اول انہین منع کرتے ہین اور زبان ساتھہ نصیحت کے کھولتے ہین چنانچہ حق
تعالے فرماتا ہے وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ اور نہین سکھاتے یہہ دونو فرشتے جو قیمتہن کہ کوئے مین لٹکتے ہین
کسی کو جادو یعنے قصد گمراہ کرنے آدمیونکا نہین کرتے اور تعلیم سحر مین کفر خلائق منظور نہین رکھتے جیسے شیاطین
کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہین کرتے کسی کو تا انکہ خبردار نہین کرتے اور برقبح سحر کے اور نصیحت نہین کرتے
حَتّٰی یہان تک کہ اپنے آپ کو بصفت تجارت موصوف کرتے ہین يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ یعنے
کہتے ہین پہلے سکھانے سے سوا اسکے نہین ہے کہ ہم آزمائش ہین خلق کی حق تعالی کی طرف سے اس
واسطے کہ خلق ہم سے سحر سیکھہ کر کافر اور عاصی ہوگی پس تیرے حق مین بہتر ہے کہ بسبب کفر اور عصیان سے

بازرہے اور اگر مرتکب اس سبب کفر کا ہووے تو فلا تکفر پس مت کافر ہو تو باعتقاد تاثیر کواکب اور شیاطین
اور ارواح خبیثہ اور ساتھ عبادت انکی کے اور قصۂ ہاروت و ماروت کا موافق اسکے کہ ابن جریر نے اور امام ابن حاتم نے
اور حاکم نے اور سوا انکے اور مفسرین نے حضرت ابن عباس سے اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ سے اور
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہے اسطرح ہے کہ زمانہ حضرت ادریس ع اعمال بد بنی آدم کے زمین سے
آسمان تک صعود کر جاتے تھے فرشتہا آسمانی نے قیل و قال سخن کا بہت کیا اور حق بنی آدم مین تحقیر اور اہانت اور
نفرین اور لعن آغاز کیا حق تعالی نے خطاب بھیجا کہ بنی آدم مین شہوت اور غضب ترکیب دی ہے ہم نے اس جہت
سے مصدر معاصی ہوتے ہین اگر تمھین بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب مین مرکب کرین تم سے بھی
معصیت صادر ہو فرشتون نے کہا کہ اے پروردگار ہم ہرگز گرد عصیان کے نہ پھرین گے ہرچند غضب اور شہوت
درمیان ہمارے ہو حق تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے گروہ مین سے دو شخص چیدہ و برگزیدہ نکالو تا حقیقت کار تم پر آشکار
کرین انھون نے ہاروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت مین اور صلاح مین درمیان فرشتون کے ممتاز تھے
منتخب کیا حق تعالی نے ان مین شہوت اور غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور درمیان آدمیون کے
حکومت کرو اور موافق حق کے حکم کرو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع فرمایا اور کہہ دیا تمام روز
زمین دنیا مین بہ شغل قضا مشغول ہو جب شام ہو تو اسم اعظم پڑھ کر بالائے آسمان صعود کیجیو پھر وقت
صبح کے نزول کریو تا ایک ماہ اسیطرح آمد و رفت انھون نے رکھی شہرہ انکا زمین پر بہت ہوا کہ دو شخص نیک
نہاد فلانے موضع مین ہین کہ ہر واقعے مین حکم درست فرماتے ہین اور قضایا فیصل کرتے ہین روئے زمین پر ناگاہ ایک
عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اسوقت کی سے حسن اور جمال سے ممتاز تھی اور روایت امیر المومنین مین آیا ہے
کہ ابن فارس سے تھی لقب مشہور اسکا اس ملک مین بیدخت تھا پہن لباس فاخرہ اور پیرایہ مکلف کے انکے پاس
آکر اور شوہر اپنے کے دادخواہ ہوئی کہتے ہین اصل اسکو شوق اسم اعظم سیکھنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خو کر رکھا تھا اس مشرب
فاحشی اور بیحیائی کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل مطلب کا کیا ہر حال یہہ دونو فرشتے دیکھتے ہی اسکا حسن اور جمال
فریفتہ ہو گئے اور اس سے فعل شنیع کی درخواست کی اس نے کہا کہ دین میرا اور تمھارا اور باوجود اختلاف دین کے یہہ معاملہ
نہین ہونیکا اور یہہ بھی کہا کہ شوہر میرا بہت غیرت دار ہے اگر سن لیگا کہ میری لاگ تم سے لگی ہے مار ڈالیگا اول چاہیے
کہ میرے صنم کو سجدہ کرو پھر شوہر کو میرے مارو بعد اسکے تم سے صحبت کرونگی مین انھون نے کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل
نفس بغیر حق نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نکرینگے وہ عورت پھر گئی لیکن دلونمین انکے قلق اور اضطراب محبت نے اس کے کمال
غلبہ کیا دوسرے دن انھون نے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین آتے مین اس نے کہا بسر و چشم مکان مہیا کیا اور اپنے
آپ کو مزین کیا اور موافق عادت کے گشتے شراب کے بھی حاضر کیئے جب یہہ اس مکان مین پہنچے تو اس نے کہا کہ مین نے

چار چیزون مین اختیار دیا ہے یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کرو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کرو یا
قدح شراب کا پیو ان دونون نے باہم مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ شدید ہین اور اسم اعظم سر الٰہی ہے
کسی سے کہنا چاہیے اور شراب پینا گناہ سہل ہے یہی اختیار کیا چاہیے بمجرد شراب پینے کے لایعقل ہوگئے
بحکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر کو بھی اسکے مارا اسم اعظم بھی اس عورت کو بتا دیا اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ
وہ عورت اسم اعظم پڑھکر بالائے آسمان گئی حقتعالی نے روح اسکی کو ساتھ روح ستارہ زہرہ کے متصل کیا اور
بصورت زہرہ مسخ ہوگئی یہہ دونون فرشتے اسکے ساتھ نجا سکے اور اسم اعظم ان کی یاد سے بھول گیا جب مستی
شراب کی سے ہوش مین آئے افسوس و ندامت شروع کیا حق تعالی نے فرشتہائے آسمانی کو ان کے حال سے
مطلع فرمایا اور کہا کہ یہہ دونون فرشتے باوجودیکہ تجلیات میری سے غفلت نہین رکھتے تھے اور شہود انکے نصیب
تھا بسبب شعلہ شہوت کے اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہین اور شہوت
طینت انکی مین مخمر ہے اگر مصدر معاصی ہون کیا عجب سب فرشتون نے اقرار ساتھ اپنی خطا کے کیا اور بعد اسکے
واسطے زمینون کے مشغول باستغفار ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے والملائکة یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون
لمن فی الارض غرض وہ دونون فرشتے احوال اپنا دگرگون دیکھکر مضطرب وار حضرت ادریس کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق مین چاہی حضرت ادریس نے وعدہ کیا کہ تامل کرو جمعہ کے روز تمہارے واسطے
جناب الٰہی مین عرض کرونگا جب جمعہ گذر گیا تو کہا اس جمعے مین مجھے تمہارے واسطے اجابت نہوی آیندہ جمعہ کے
منتظر رہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالی نے تمہین اختیار دیا ہے اگر چاہو عذاب دنیا کا واسطے
اپنے اختیار کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے تیار ہو انہون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب
آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیے کہ منقطع ہو جاویگا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالی نے فرشتون کو
حکم فرمایا کہ زنجیرین آہنی : سر اور بدن انکے مین سراپا باندھدو اور انکو سرنگون کرکر سر تلے پانون اوپر اس کنوئے مین
کہ ساتھ آتش تیز کے شعلے مارے ہے لٹکادو اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آتشین مارنے مین قیام
کرو تا بانقراض دنیا کہتے ہین کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہے پھر بار دیگر اسکی نوبت نہین آتی اور ہی فرشتہ پھر آکر لگاتا ہے
اور اوپر ان کے تشنگی ایسی مسلط کی ہے کہ زبان انکی بسبب کمال عطش کے دہن سے باہر نکل آئی ہے اور ایک بالشت
کے قدر آب خوشگوار ان کے منہہ سے رکھتے ہین اور ہرگز دہن انکا اسے نہین پہنچتا العیاذ باللہ من غضب اللہ

یہہ قصہ تفاسیر محدثین مین اور سنن بیہقی مین اور مسند امام احمد مین اور کتب حدیث مین بروایات متعددہ اور طرق مختلفہ
کہ بعضے انمین سے صحیح مین مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی انکار اس قصے کا
کرتے ہین اور کہتے ہین نظم قرآنی مین ایسی چیز کہ مشعر باین قصہ ہو موجود نہین ہے اور روایات ان کتابون کی جو مخالف

اصول عقائد اور قواعد دین ہون معتبر نہین اور اس قصے مین چند وجہ سے مخالفت اصول وقواعد سے لازم آتی ہے
اول تو یہہ کہ فرشتے معصوم ہین صدور معاصی کبیرہ ان سے منافی عصمت ہے دوسری ان دونو فرشتون کو باوجود
گرفتاری عذاب شدید کے کہان فرصت تعلیم سحر کی اور آدمیون کو ان سے کیونکر اختلاط پیدا ہوتا سلسلہ تعلیم اور تعلم
کا درست ہو تیسری اس فاجرہ کو باوجود اس خباثت کے کس طرح ممکن ہے کہ بزور اسم اعظم صعود بالائے آسمان کرے
دعوت اسماء الہی کو شرائط بہت درکار ہین بڑی شرط تقوی اور طہارت ہے چوتھی مسخ اور تبدیل صورت از باب
عقوبت ہے اور عقوبت کو چاہیے کہ متضمن تحقیر واہانت ہو اور جب اس زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بنا کر بالائے
آسمان جگہہ دی کمال تعظیم اسکی ہوئی کہ صورت انسانی مین اس قدر عظمت متصور نہین پانچوین زہرہ ستارہ ہے مشہور
معروف سبعہ سیارہ سے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہے اور روایت اس قصے کی سے لازم آتا ہے
کہ بعد وقوع اس واقعہ کے پیدا ہوا ہے چھٹی یہہ کہ اس قصہ کے زبان فرشتگان سے نقل کئی ہے کہ انہون نے جناب
الہی مین عرض کیا کہ ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عصیان نہین کرینگے حالانکہ حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمھین
بھی مانند آدمی کے شہوت اور غضب سے مرکب کرین تم بھی معصیت مین مبتلا ہو پس صریح تکذیب اور تجہیل جناب
الہی کی لازم آتی ہے اور یہہ عمل شنیع منافی محض ایمان ہے چہ جائی ملکیت پس سبب نازل کرنے ان دو فرشتونکا یہہ تھا
کہ علم سحر کا بھی علوم الہیہ سے ہے بلقائے شکلی ہیچ نوع انسان کے منظور نظر خداوندی تھا اور شایان انبیاؤن کے
نہین ہے کہ اس قسم علوم ضارہ کے تئین کہ بسبب اس علوم کے اعتقاد تاثیرات مخلوقات ہو اور غفلت تاثیر خالق
سے ولیکن جگہہ کرے تبلیغ فرماوین مانند علوم فلسفہ کے ریاضیات اور طبعیات سے کہ ضرر انکا زیادہ تر نفع ان کے
سے ہے انبیا بیان نہین کرتے اسواسطے کہ حقیقت نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہے اور مدارک اور اذہان
ان کے طرف ملاء اعلی کے متوجہ کرتے ہین اور یہہ علوم ہیچ اس غرض کے محل مین پس لابد ان دونو فرشتون کو
واسطے تعلیم اس نوع علوم کے نازل فرمایا ہے اور ہیچ تعلیم سحر کے قباحت نہین ہے اسواسطے کہ نہایت کام
سحر کا کیا ہے کہ کفر ہے اور جس جگہہ مین کہ بیان کفر ہو تعلیم اسکے مین باک نہین ہے مثلا اگر ایک شخص نے
یہہ بیان کیا کہ پرستش ستارہ کی سے یہہ تاثیر کیجئی ہوتی اور شیطان کی عبادت کئی تو مطلب حاصل ہوتا ہے دوسرے
شخص نے سنکر اعتقاد تاثیر ستارے کا کیا یا شیطان کی عبادت کرنے لگا تو یہہ اعتقاد اور یہہ عبادت کفر
ہے اور کہنے والا کافر نہین ہوا اور یہہ ہے کہ علم سحر کا فوائد بہت رکھتا ہے امتیاز معجزات انبیا مین اور کرامات
اولیا مین اور سحر جادوگران مین اور طلسم شعبدہ بازان مین اسی علم سے حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی اس سے بیخبر ہین
ان چیزون مین فرق نہین کرسکتے بلکہ ساحرون اور شعبدہ بازون کو مثل انبیا اور اولیا کے جانتے ہین اور بعضے اعمال سحر کے
واسطے ہلاکت اعداء اللہ کے اور ائتلاف زوجین کے اور دفع شر ظالم کے مستحسن شرعی ہین اور یہہ بھی بحث تو تحقیق عدم

سحر کے جائز استعمال اسکے سے محل ناپسندیدہ مین احتراز کرنے مستحق مزید ثواب ہوگا کہ باوجود قدرت گناہ سے
باز رہا اور دلیل نازل ہونے کی یہہ علم سحر ان دونو فرشتون پر جناب الٰہی سے صریح لفظ قرآن مین ہے وما
انزل علی الملکین اور احوال بھی ان دونو فرشتونکا قرآن مین مذکور ہے وما یعلمان من احد حتی یقولا
انما نحن فتنۃ فلا تکفر اور یہہ پند اور نصیحت دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ یہہ دونون فرشتے خود بخود
تعلیم اس علم کو نہین کرتے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محض انکو تعلیم ہی منظور نہین ہے بلکہ تعلیم اور منع عمل سے
اب ایمان سمجھہ لیجے کہ اگر تتبع کرین روایات کا کہ اس باب مین وارد ہین تو یقین دریافت ہوتا ہے کہ اس قصے
کی اصل ہے اسواسطے کہ مرفوعا اور موقوفا اور اخبارا اور آثارا وارد ہوا ہے اور جنھون نے وجوہ مخالف اس
قصے کی ساتھہ قواعد دین کے ذکر کی ہین بحسب ظاہر مسلم ہین لیکن جب نظر تعمق کی کیجاوے تو ارجاع انکی الفاظ کا
ساتھہ قواعد مقررہ دین کے ممکن اور محتمل ہے پس متوجہ اطرف توجیہ اسکی کے چاہئے ہو اور انکار روایات کثیرہ کا
کیا جائے والا تکذیب قصہ حضرت یوسف اور حضرت داود علیہما السلام کی بھی لازم آوے گی مثلا کہتے خلل اول
کے جواب مین کہ عصمت ملائکہ کی معاصی اسوقت تک ہے کہ حیثیت نشاء ملکیت پر باقی رہین اور جب شہوت اور
غضب انمین پیدا کیا جاوے تو حیثیت ملکیت سے باہر آوین گے پس مقتضائی حیثیت کا کہ عصمت اور طہارت
تھی اسوقت ان سے توقع نہ رکھی چاہئے اور مانند نفوس مقدسہ انبیا اور اولیا کہ باوجود بشریت معصوم و مطہر ہوتے
ہین بسبب اصلاح شہوت اور غضب کے اور ظاہر ہے کہ جو شئی منقلب ہو تو انقلاب اثر مین کیا استبعاد ہے اور
کہتے خلل ثانی کے جواب مین کہ تعلیم سحر کی بیچ حالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اوپر حوصلہ انسانی کے کرین تو البتہ مستبعد
ہے لیکن بیچ فرشتون مین ہے کہ فراخی انکے حوصلے کی معلوم ہی جائز ہے باوجود صنوف عذاب کہ وارد ہی
اوپر ابدان انکے کے قوائی فکریہ اور نطقیہ انکے برقرار ہون اور بار رہا تجربے مین آیا ہے کہ صاحب ملکہ ہر علم باوجود گرفتاری
اوجاع مولمہ اور امراض شدیدہ کے اس علم کو تعلیم کر سکتا ہے بسبب مزاولت اور ممارست کے القا اس علم کا اوپر
نہایت سبک اور آسان ہوتا ہے اور ساتھہ ادنی التفات کے وہ کام کرتا ہے کہ اور امعان نظر مین نہین کر
سکتے پس جائز ہے کہ ان دو فرشتونکو القائے علم سحر مین اس قسم کا ملکہ ہو خصوصا جب علم رکھین کہ نزول انکا واسطے
تعلیم اسی علم کے ہے تو جانب غیب سے بھی تائید اسکے حق مین پہنچتی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا نہوتا ہوگا اور اختلاط
آدمیون کا اسوقت مسلم ہے کہ واقع نہین ہے لیکن جائز ہے کہ شیاطین اور جن درمیان وسائط فائدے استفادہ
کے ہون چنانچہ قتادہ سے آیا ہے کہ ہر سال مین ایکشخص شیاطین سے انکے پاس جاکر سحر تازہ سیکھکر لوگون مین منتشر کرتے ہین اور زمانہ
سابق مین کہ ابتدائے کار تعلیم و تعلم کا تھا لوگ ان سے ملکر سحر سیکھکر کتابون مین لکھہ گئے ہین اور خلل ثالث کے جواب مین کہا جاتا ہے
کہ ہرچند وہ زن فاجرہ تھی لیکن جو شوق سیکھنے اسم اعظم کا رکھتی تھی اور انکی شرط تمکین زنا سے کیا تھا پس اس فعل بد مین

حسن و قبح مخلوط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اس شخص کے کہ کوئی تشنہ کو آب غصب سے سیراب کرے
یا گرسنہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت مسخ ہو گئی وہ حسن نیت نے کام کیا کہ کوکب درخشندہ سے متصل ہوئی اور
بھید میں یہہ ہے کہ اس عورت نے حسن و جمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الٰہی کیا تھا لیکن بیجا اور بے محل پس اس کو حسن و جمال دائمی
باین رنگ عنایت ہوا کہ روح زہرہ سے روح اسکی مل گئی اور صعود ارواح کا آدمیوں کے اوپر آسمان کے کیا تعجب
مسلم ہے کہ ارواح موتی کی مومنین سے آسمان ہفتم پر چڑھتے ہیں خصوصاً شہدا کی اور خلل رابع کے جواب میں کہا جاتا ہے
کہ ہر چند کوکب بہ نسبت اور مخلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہے لیکن بہ نسبت انسان کے محقر محض ہے پس تعظیم
بالنسبۃ اور تحقیر بالنسبۃ دونوں متحقق ہوویں اور خلل خامس کے جواب میں ہو سکتا ہے کہ کلام ملائکہ کا بیان تعمیم عرض اپنے
میں ہے اوپر اطاعت اور عدم عصیان کے کہ تکذیب و تجہیل جناب باری کی پس معنی کلام انکے کے یہہ ہیں کہ ہم اپنی طرف
سے یہہ عزم مصمم رکھتے ہیں کہ واقع ہو خلاف اسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الٰہی سے بھی سمجھا ہو گا کہ شہوت اور غضب
بیچ ہر مخلوق کے کہ مرکب ہوئے ہیں مستلزم صدور عصیان کے ہیں اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہو اور اپنی طرف سے عرض کیا
کہ ہم سے باختیار صدور معصیت نہ ہو گا پس درمیان دونوں کلاموں میں تناقض کچھ نہیں ہے تا تکذیب و تجہیل لازم آوے اور
خلل سادس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ معنی مسخ ہونے زن کے بصورت زہرہ یہہ ہیں کہ روح اس زن کی ساتھ روح
زہرہ کے متصل ہوئی نہ یہہ کہ یہہ ستارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کے لازم نہیں آئی اور زبیر بن بکار اور ابن
مردویہ اور دیلمی نے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ صورتیں مسخ ہوئی کتنی ہیں فرمایا تیرہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزنہ اور مارماہی اور سوسمار اور وطواط اور کژدم
اور دعموص کہ چھوٹا جانور ہوتا ہے پانیوں میں دریا کے رہتا ہے ہندوستان میں اسے جولاہا کہتے ہیں اور عنکبوت
اور خرگوش اور سہیل اور زہرہ کہا میں نے یا رسول اللہ سبب ان کے مسخ کا کیا ہے فرمایا کہ فیل ایک مرد تھا دولتمند سرکش
خوگر ساتھ لواطت کے کسی امرد کو بغیر فعل بد کئے نہ چھوڑتا تھا اور خرس ایک مرد تھا مخنث کہ اپنے تئیں مانند عورتوں کے
آراستہ کرتا تھا اور مردوں کو اپنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت نصاریٰ سے تھی کہ نعمت نزول مائدہ کا
کفران کیا تھا اور بوزنہ یہودی تھے کہ روز شنبہ کو شکار مچھلی کا کرتے تھے اور مارماہی ایک مرد تھا دیوث کہ درمیان جورو اپنے
کے دلالت کرتا تھا اور سوسمار دہقانی بادیہ نشین تھا کہ قافلہ حجاج کو لوٹتا تھا اور وطواط ایک مرد تھا زبان دراز کہ کوئی زبان
اسکے سے سلامت نہیں رہتا تھا اور دعموص ایک مرد تھا چغل خور کہ بسبب چغل خوری کے درمیان دوستوں کے
جدائی ڈالتا تھا اور عنکبوت ایک عورت تھی کہ خاوند اپنے کو جادو کر کر مار ڈالا تھا اور خرگوش بھی عورت تھی کہ حیض سے
غسل طہارت نہیں کرتی تھی اور سہیل چوکیدار تھا یمن میں کہ ہر گز کسی سے زور سے چھین لیتا تھا اور زہرہ بیٹی
بادشاہ کی تھی کہ ہاروت اور ماروت کو مفتون کیا تھا فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط

پس سیکھتے ہین اُن دونون فرشتون سے وہ چیز جو جدائی ڈالتی ہے یعنے جدائی پڑتی تھی ساتھہ اُسکے
درمیان مرد کے اور جورو اُسکی کے اور یہہ جدائی دو طریق سے واقع ہوتی ہے اول بحکم شرع کہ جب ایک
کوئی شوہر اور زن مین سے معتقد تاثیر سحر باطل ہوا کافر ہوا انمین نکاح فسخ ہو گیا دوم بطریق عرف کہ بسبب
اُس اعمال کے بحکم جریان عادت الٰہی درمیان زوجین کے بغض اور عداوت پیدا ہو کر سحر جدائی ہوا اور
یہہ جدائی ڈالنا کبیرہ ہے کہ موجب قطع نسبت صحیح کا اور مخالف موضوع شرعی کا ہے کہ حکم اس عقد کا اور الفا
اُسکے کا فرمایا ہے پس جسکا حق تعالیٰ وصل چاہے اسکا قطع اور فصل کرنا کیا فعل شنیع ہے اور اسمین ایک
نارضامندی اللہ کی دوسری فساد عالم بوقوع زنا تیسری قطع نسب چوتھی ضرر پہنچانا زن و شوہر کو پس قدر فساد آ
ہین وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین وہ ضرر پہنچانے والا ساتھہ سحر کے کسیکو مگر ساتھہ
حکم الٰہی کے جس وقت کہ چاہیگا اعمال سحر کو تاثیر دیگا اور جب نہ چاہیگا تاثیر بند ہو جاویگی لہذا اگر ساحر چاہے کہ
ابطال افعال دائمہ مستمرہ الٰہی کرے مثلاً مینہہ برسنے نہ دے یا دانہ نہ اُگنے دے یا بغیر فوج اور حشم کے ملک
پر مسلط ہو جاوے یا لشکر کو برہم کرے نکر سکیگا نہایت کام سحر کا یہہ ہے کہ نفوس ضعیفہ مین کچھہ تاثیر کرے
پھر وہ تاثیر بھی دائمہ مستمرہ نہین ہوتی پس مرد با ایمان کو کہ معتقد بتاثیر واحد ہے کسی چیز سے سوا خدا کے نڈرنا چاہیے
کہ جو چیز ہے ارادہ الٰہی سے ہوتی ہے حقیقت مین سب طور فعل الٰہی ہے لوگ مقتضائے وہم و خیال سمجھتے
ہین کہ فلانا قول فلانے چیز کے سبب ہوا مسبب وہی ہے اور اسباب اسی نے ہین

قطعہ

ناتھہ مین تیرے ہی ہین سب قطع و موندلیتے تو ٭ تو نے ہی پھاڑا گریبان میرا تو نے ہی سیا ٭ مر کہا تو مر گیا اور جی کہا تو
جی گیا ٭ تیرے کہنے سے ہوا اور تیرے کہنے سے جیا ٭ تو ہی ہے میرا تو ہی پیارے سوا تیرے نہین ٭
تو ہی ہے مالک تو ہی مولا جو کیا تو نے کیا ٭ دل لبھایا ہوش اُڑایا عشق دیکر عقل لی ٭ روح نے شب فرح دی
جب دل لیا تم دیا ٭ انت معطی انت مانع انت نافع انت ضار ٭ جو دیا تو نے دیا اور جو لیا تو نے لیا ٭ جان سے
دل سے جگر سے چشم سے آؤ لگا مین ٭ تیرے قربان جاؤن کہہ ایکبار آ ہے راقت سیا ٭ بس ایسا کلام
گستاخانہ حضور معشوق حقیقی مین اگرچہ مقتضائے ولولہ دیوانگی محبت اور شمہ جنون عشق ہے لیکن دور از ادب
ہے اب عنان بیت قلم باختیار لا اور رسم سیاہین دور اگر قطع جسکا اس مقام پر منظور ہے یعنے تحریر احوال
ہو کر کہ اوپر توغل سیکھنے انہین دو نوع سحر کے کہ مذموم اور معیوب ہین القصہ یہہ نہین کرتے تھے بلکہ اوقات اپنی
کو بیچ تحصیل اپنی جنس کے اور چیزون کے کہ خلاف شریعت اور وحی ہین صرف کرتے تھے وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ
وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور سیکھتے ہین بیہودہ علم جو ضرر کرتا ہے انکو اگرچہ اوروں کو کرے اور نہین نفع دیتا انکو اگرچہ اوروں کو
دے پس عاقل کو چاہیے کہ ایسی چیز کہ اپنے آپ کو ضرر دے نفع نہ بخشے اُس سے احتراز کرے سمجھ لیجے کہ علم

نفس مذموم نہین ہی ہو مگر عالم آدمی کے حق مین مذموم ہو جاتا ہے ساتھ ایک کے ان تین چیزون سے پہلے یہہ ہے
کہ توقع ضرر کی رکھے اس سے اپنے حق مین یا غیر کے مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی ایسا ہی ہے واسطے
کہ اکثر خلق کے تئین مضر ہے ساتھ اس طریقے کے کہ جب دلنشین ہووی اسکی تاثیر کواکب کی کہ فلانے درجے مین
ستارہ ہو تو یہہ ہوتا ہے اور فلانے برج مین آوے تو یہہ ہوتا ہے پس امید وصول مطالب اور خوف فوت
مقصود بسبب ستارے اور برج کے جانتا ہے التفات طرف مالک ضرر اور نفع کے نہین کرتا ایک حجاب
عظیم حایل دل ہو جاتا ہے کہ نظر الی اللہ سے مانع ہوتا ہے دوسری یہہ ہے کہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہین
رکھتا لیکن یہہ آدمی بسبب قصور استعداد اپنے کے دقائق اس علم کے تئین معلوم کرتا اور جب دقائق کو نہ پہنچا
تو جہل مرکب مین گرفتار ہوتا ہے اس قسم مین بحث اسرار الہیہ اور حکم شرعیہ اور تیسری علوم فلسفہ اور علم قضا و قدر
اور مسئلہ جبر و اختیار و توحید وجودی توحید شہودی اور علم مشاجرات صحابہ اور اسرار کہ فیما بین ان اکابر کے
واقع ہوئی ہین اور علم شطحیات اولیا مثل کلمہ انا الحق اور سبحانی اور کلمات غیر مفہوم انکے مثل بعضے معنی
فصوص کے یا مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے اور تاویلات قرآن مجید او برطبق قواعد تصوف کے
اور بھی احوال ہے علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ یہہ حق اجلاف عوام کے کہ دل انکے پر از شہوت
ہین حکم سم کا رکھتا ہے اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغے کا بیچ ہر چیز کے ہوتا ہے تیسری یہہ ہے کہ علوم محمودہ
شرعیہ مین تعمق بیجا کرے اور افراط و تفریط مین پڑے مثلا علم توحید اور عقاید مین فلسفیات کو دخل دے اور
علم فقہ مین حیل اور روایات نادرہ فی اصل کو لاوے اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو ملاوے اور علم دعوت
اسما مین قواعد سحر اور طلسم کو مروج کرے اور علم قصص انبیا مین تواریخ یہود اور روایات روافض پر اعتماد کرے
کہ موجبات فساد عقائد مین اور علی ہذا القیاس یہہ سب علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہین اور جو نفع کہ ان علوم سے
متوقع ہے انکو نہین پہنچتا اور یہود اس طرح کے علوم سیکھتے تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کرتے تھے اور
یہہ اشتغال انکا اس سبب سے تھا کہ ضرر اس علوم کا نہین جانتے تھے وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ اور البتہ تحقیق
جانتے ہین یہود جو کوئی مول لیوے سحر کو یا اور ایسے علوم ضارہ کو یعنے سیکھے اور عمل کرے مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ نہین ہے واسطے اسکے بیچ آخرت کے حصہ نیکی سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ اور البتہ برا ہے
جو کچھ بیچا ہے بدلے اسکے جانون اپنی کو یعنے سحر اختیار کیا ہے لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ جو ہوتے جانتے زیان
اس سود کا وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا اور اگر تحقیق یہود ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے
سحر سے اور کتمان یہود سے تو پاتے لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ البتہ ایک ثواب نزدیک اللہ کے سے خَيْرٌ
بہتر تھا رشوت سے کہ کتمان نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیتے ہین لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ جو ہوتے جانتے یا

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا مت کہو تم لفظ راعنا کا حضرت صلعم سے باتین
کرتے ہوئے سمجھ لیجے کہ راعنا کے دو معنی ہین ایک تو زبان یہود مین گالی ہے دوسری راعنا کی معنی رعایت
کر ہمارے تئین پس یہود حضرت صلعم سے ہم کلام ہوتے ہوئے راعنا کہا کرتے تھے تو غرض اُنکی گالی تھی اور صحابہ
دوسری معنی سمجھتے تھے یہہ الکا فریب نجانتے تھے یہہ بھی کہنے لگے راعنا حضرت سے باتین کرتے
ہوئے حق تعالی نے منع فرمایا راعنا کہنے سے اور فرمایا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو دیکھ طرف ہمارے یعنے راعنا کا
لفظ نکہو انظرنا کا کہو وَاسْمَعُوْا اور سنو حکم خدا کا ساتھ سمع قبول کے وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے کافرونکے
جو پیغمبر کی مذمت مین یہہ کلمہ کہتے ہین عذاب ہے درد دینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا سمجھ لیجے کہ ہشتاد و ہشت
جگہہ حق تعالی نے اس امت کے مومنون کو ساتھ اس خطاب کے مشرف فرمایا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اور یہہ موضع
اول ہے اُن مواضع سے اور کہا ہے خطاب مومنون کے طرف خاصّۂ قرآن مجید ہے کتب سابقہ مین
خطاب معروف بانبیا تھا کہ اہل امت کو پہنچا دین اور یہان بلا واسطہ خطاب بالمواجہ اس امت کو فرمایا ہے
یہہ بڑا شرف ہے اس امت کا کہ بتبعیت افضل المرسلین صلعم پیغمبرونکا دیا ہے الحمد للہ یہان سے معلوم کیجے
کہ جب اس عالم مین ملقب بایمان فرمایا ہے تو اُس عالم مین بھی با امن و امان رکھے گا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ فَضْلًا کَبِیْرًا مسند احمد مین اور شعب الایمان بیہقی کی مین اور کتب معتبر حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص
عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت وصیت فرماؤ کہا اُنھون نے جب قرآن پڑھے تو اور لفظ
یا ایہا الذین آمنوا کا سُنے تو فی الفور کان اُسپر رکھہ اور متوجہ ہو کے ذہن اپنے کو حاضر کر کہ حق تعالی بے واسطہ ساتھہ تیرے
خطاب فرماتا ہے اچھی چیز فرماتا ہے یا بری چیز سے منع کرتا ہے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہے اور سمجھ لیجے
کہ راعنا انظرنا ہر چند دونو مترادف ہین لیکن لفظ راعنا کا مشتمل اوپر فساد کے تھا اُس سے منع کرنا اور اُسکی جگہہ
دوسرا لفظ تجویز کرنا مناسب حکمت ہوا پس بعضے شافعیہ جو اس مقام پر بطریق استدلال ذکر کرتے ہین کہ تجویز ایک
کلمہ کی ایک مقام مین طرف سے شارع کے مستلزم تجویز کلمہ دوسری کی نہین ہوتی پس اگر کوئی شخص بجائے اللّٰہ اکبر
خدا بزرگ کہے یا الرحمان اصل نماز اسکی درست نہین ہوتی بخلاف امام اعظم کے مذہب کے یہہ بات خوب جچتی
نہین ہوتی اس واسطے کہ یہہ اس جگہہ بھی کہ کوئی مرادفین سے مشتمل اوپر مفسدہ کے ہو اور علاوہ اسکے بعضے
حنفیون نے ترادف کو بھی منع کیا ہے کئی وجہ سے ایک تو یہہ کہ مدلول لغوی راعنا اور انظرنا کی ایک معنی
ہین لیکن مدلول عرفی مین ان کے کمال بعد ہے دوسری راعنا باب مفاعلت سے ہے کہ دلالت اوپر
مساوات مین المخاطبین کے کرتا ہے گویا یہہ معنی ہین کہ تو رعایت ہماری کر تا رعایت سخن کی تیرے کرین
ہم اور اس طرح کا خطاب جناب رسالت مآب مین کمال بے ادبی ہے ساتھہ دلیل لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ

كدعاء بعضكم بعضاً تیسری اس خطاب میں نوع استعلا سمجھا جاتا ہے یعنے رعایت کرتے کلام ہمارے کی
غافل مت ہو اس سے اور اور چیز میں مشغول ہو اور انتظار میں سوال شفقت اور مہربانی ہے پس اور لفظ اسمعوا میں
اشارہ ہے کہ شاگرد کو چاہیے کہ بکمال توجہ اور التفات سے کلام استاد کا سنے تا محتاج طلب اعادت کا ہو نہ
مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ نہیں دوست رکھتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں حق چھپاتے اہل کتاب سے
وَلَا الْمُشْرِكِينَ اور نہ مشرک أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ یہ کہ اتاری جاوے اوپر تمہارے کچھ بھی
پروردگار تمہارے سے قرآن خیر سے وحی ہے اور قرآن کہ جامع ہے سب خیر کا ہووے نہیں چاہتے تھے کہ آل اسمعیل
میں نبوت آوے اور مشرکوں کو دعوی یہ تھا کہ پیغمبری ولید بن مغیرہ اور نعیم ثقفی کو پہنچے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
مَنْ يَّشَاءُ اور خدا سبحانہ اختصاص کرتا ہے ساتھ نبوت اور وحی اپنی کے جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے جسے چاہے اسے نبوت دے فضل اس کا عدد سے ہے باہر لطف
اسکا شمار سے برتر معلوم کیجیے کہ تیسری آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز نسخ قرآن کا نکلتا ہے وہ
یہ ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا جو کچھ موقوف کرتے ہیں ہم آیتوں سے قرآن شریف کے بسبب مصلحت
خلق کے اور مقتضائے زمانہ کے یا بھلا دیتے ہیں ہم اسکو دلوں سے سمجھ لیجیے کہ بعضے آیات منسوخ ہیں اور
تلاوت انکی باقی ہے کہ مصحف شریف میں مکتوب ہیں اور صدور حفاظ میں محفوظ ہیں مثل آیت والذين يتوفون
منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول کہ حکم اسکا کہ وجوب یکسال ہے ساتھ آیت دوسرے کے یعنی
وجوب عدہ چار مہینے دس دن میں منسوخ ہے اور ایسی ہی آیت يا ايها الذين امنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين
يدي نجوىكم صدقة کہ حکم اسکا منسوخ ہے اور تلاوت باقی ہے کہ ورد زبان ہر حافظ کے جاری ہے ایسے ہی
آیت مصابرت کے جنگ کفار میں کہ ایک کو مقابل دس کے حکم فرمایا تھا منسوخ الحکم ہے اور وہ آیت سورۂ انفال
میں موجود ہے اور بعضے آیتیں منسوخ التلاوت ہیں کہ ان کے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قراء سے بھلا دیے
ہیں بعضے الفاظ میں انکے اشتباہ ہو گیا ہے کہ اصل مضمون یاد ہے وہ دو قسم ہیں ایک تو ایسے ہیں کہ حکم انکا جاری ہے
جیسے آیت الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة نكالا من الله والله عزيز حكيم الفاظ اسکے بخوبی یاد نہیں رہے بعضے کہتے
ہیں آخر میں عزیز حکیم ہے بعضے کہتے ہیں کان اللہ عزیزا حکیما ہے اور ایسے ہی موضع اسکا معلوم نہیں ہے کہ کونسی سورہ
میں سو واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر جبرئیل تلاوت اسکی موقوف کی تھی اور ایسی یہ آیتیں لا ترغبوا فانه
كفر بكم ان ترغبوا اباءكم والولد للفراش وللعاهر الحجر روایت کی ہے عبد اللہ نے بیچ مسند کے حضرت عمر سے
اور جاهدوا كما جاهدتم اول مرة روایت کی ہے ابو عبید نے عبد الرحمن بن عوف سے اور بلغوا قومنا انا قد لقينا
ربنا فرضي عنا وارضانا کہ زبان شہداء بیر معونہ کے سے حکایت نازل ہوئی ہے رواہ البخاری ومسلم

اور لو کان لابن آدم وادٍ من ذہب لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ وادیان لابتغی الیہما ثالثا ولا یملأ جوف ابن
آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب کہ اکثر محدثین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہے اور مصحف ابی بن
کعب میں مکتوب بھی ہے لیکن بعضے الفاظ اسکے مشتبہ ہوئے ہیں مثل بطن ابن آدم یا جوف ابن آدم
اور موضع اسکا بھی مشتبہ ہے کہ سورۂ احزاب میں ہے یا سورۂ براءت میں اور صدر اسکا بھی بھولا ہوا ہے کہ
انا انزلنا المال لاقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ تھا یا اور کچھ ایسی ہی آیتیں آیت ان اللہ سیؤید ہذا الدین
برجال ما لہم فی الآخرۃ من خلاق یا باقوام لا خلاق لہم فی الآخرۃ رواہ ابو عبید وغیرہ عن ابی موسی الاشعری وغیرہ دوسری
ایسی آیتیں ہیں کہ حکم انکا بھی منسوخ ہے مثل عشر رضعات معلومات یحرمن کہ صدر اور ذیل اس آیت کا فراموش
ہوا ہے اور موضع اسکا بھی نسیاً منسیاً ہوا اور حکم اسکا بھی موقوف ہوا رواہ البخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
اور ابو داود نے بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بروایت ابو امامہ بن سہل ذکر کیا ہے
کہ ایک شخص انصاری راتکو واسطے تہجد کے اٹھا الحمد پڑھ کے سورہ پڑھنے لگا وہ سورہ ایسی اسے سہو ہوئی کہ
مطلق بغیر بسم اللہ کے اسکے زبان پر نہ آئی صبح کو تعجب کرکے اور اصحابوں سے پوچھا سب نے کہا کہ ہمیں بھی
ایسے ہی بھول پڑی ہے سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آنحضرت
نے فرمایا کہ آج کی رات وہ سورت منسوخ التلاوت ہوئی ہے سینے میرے سے اور سینہ سب آدمی
کے سے نکل گئی بلکہ جہاں لکھی تھی نقوش بھی اسکے مٹ گئے نأت بخیر منہا لاتے ہیں ہم بہتر اس سے
اور آیت چنانچہ مصابرت ایک نمازی کے ساتھ دس تن کے بھی منسوخ کرکے ساتھ دو تن کے مقرر کی او مثلہا یا
لاتے ہیں ہم مانند اسکے جیسے قبلہ بیت المقدس کی طرف سے موقوف کرکے کعبہ کی طرف مقرر کیا پس
فرماتا ہے حق تعالی کہ بہر حال ان دونو طریق سے کہ منسوخ الحکم کر دیں یا منسوخ التلاوت کر دیں کہ صدور سے بھلا
دیں اور صحف سے مٹا دیں لاتے ہیں ہم بہتر اس سے یا مثل اسکے بیچ خوبی کے پس خیرت دونوں آیت ناسخ
و منسوخ میں موجود ہوتی ہے لیکن ناسخ میں بعضے اوقات منسوخ سے زائد ہوتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوتی ہے تو ناسخ اسکی آیت اور ہوتی ہے کہ حکم اور اس سے مستنبط ہوتا ہے اور وہ حکم یا
سہل ہوتا ہے عمل میں جیسے فاقرءوا ما تیسر من القرآن کہ سہل تر ہے قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ
قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا سے بیچ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق
تر ہوتا ہے جیسے الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا کہ عمل بھی سہل ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق
تر ہے کہ وقت کثرت افواج میں آدمی کم کے ضعف القلب بھی درمیان ہوتے ہیں اگر انکو بھی مانند اقویا کے تکلیف
مکابرات یک کس کے بیچ مقابلہ دہ کس کے دی جاوے تو انپر تحمل شاق واقع ہو اور یا مصلحت تامل کے موافق

تر ہوتا ہے گو عمل مین سہولت نہ رکھتا ہو جیسے تعین صوم ماہ رمضان نین کہ ناسخ تخییر کا ہوا درمیان فدیہ دینے کے اور
اور روزے رکھنے کے بیچ اجر کے فزون تر ہوتا ہے گویا مصلحت عامل چندان لاحق ہو اور عمل مین بھی سہل ہو جیسے امر ہے ابتدا
حصہ اسلام مین کہ ہنوز اجتماع بہت نہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل نہو سکتے تھے اور وہ ناسخ آیات
بہ عفو کا ہوا اور یا حکم آیت ناسخہ کا مانند حکم آیت منسوخہ کے ہوتا ہے ان امور مین کہ مذکور ہوئے اور اگر آیت
فراموش ہو ہووے پس عوض مین اسکے اور آیت آتی ہے کہ اسکی جگہہ سے پڑھتے ہین اور ثواب حاصل کرتے ہین
اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہے کثرت ثواب مین اور فصاحت الفاظ مین اور بلاغت کلام مین
جیسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام اتی ہے اس آیت کی جگہہ مین ان ذات الدین عند اللہ الحنیفیۃ السمحۃ
لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ اور کبھی مثل اسکے ہوتی ہے مانند اکثر سور باقیہ کے کہ عوض آیات منسیہ مین ہین یہان سمجھیے
کہ نسخ احکام شرعی مین مانند نسخ احکام تکوینی کے ہے اور ملاحظہ حال نظام تکوینی الٰہی سے استبعاد کہ بیچ نسخ نظام تشریعی
کے بسبب القائے شبہات کافران واقع ہوتا ہے بیان اسکا یہہ ہے کہ احکام الٰہیہ جو لوح محفوظ مین مثبت ہین خواہ
جنس احکام تکوینی سے ہون خواہ شرعی سے دو قسم مین خاص ہین یا عام ہین اور خاص یا خاص باشخاص ہین یا خاص بزمان ہین
وہ جو خاص باشخاص ہین تا بقائے اشخاص باقی رہتے ہین پھر منسوخ ہو جاتے ہین اور وہ جو خاص بزمان ہین وہ جب تک
زمانہ باقی رہتا ہے باقی رہتے ہین بعد انقراض اس زمانہ کے موقوف ہو جاتے ہین خواہ زمانہ منقرض قلیل ہو مثل احکام
منسوخہ قرآن کے خواہ طویل ہو مثل احکام شرایع ماتقدم کے اور یہہ تغیر تبدیل منافی ثبوت ان احکام کے بیچ لوح محفوظ کے
نہین ہے اسواسطے کہ وہان موقت ساتھہ انہین اوقات کے اور موجل ساتھہ انہین آجال کے ثابت ہین مثل تمام حکم
تکوینی کے صحت اور مرض اور غنا اور فقر سے اور احکام عامہ اصلا قابل نسخ کے نہین تا ابد الابد باقی اور برقرار ہین مثل
تکلم انسان کے اور استوار قامت اسکے بیچ احکام کونی کے اور مثل حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سرقہ کے
بیچ احکام شرعی کے اس بیان سے واضح ہوا کہ بیچ نسخ احکام کے کونی ہون خواہ شرعی ہون تغیر اور تبدیل علم الٰہی مین نہین ہوتا
تغیر اور تبدیل کہ ہے اذہان حاضرہ ہمارے مین ہے کہ مدت ہر حکم کی نہین پہچانتے ہم اور راہ غلط فہمی ایسے اسے ستم
جانتے ہین ہم اور ہر چند یہہ معنی احکام کو نہین جانتے انکار اور محل شبہہ نہین ہے اسواسطے کہ ہر شخص بنی آدم تغیر صحت کا
ساتھہ مرض کے اور غنا کا ساتھہ فقر کے بیچ ایک شخص کے اور تغیر غلبے کا ساتھہ مغلوبیت کے ایک قوم اور ایک فرقے
مین اور زوال دولت اور سلطنت کا ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف اور معموری اور خرابی ایک مکان کی اوقات
مختلفہ مین مشاہدہ کرتا ہے اور ادراک حقیقت اس تغیرات اور تبدیلات کے عمل کرتا ہے لیکن احکام شرعیہ مین کفار اس
طرح کے تغیر تبدیل کو دیکھ کر منکر طعن کرتے ہین حق تعالی واسطے دفع اس طعن اور طنز ان کے ہر مسلمان کو جواب
طعن فہما کر خطاب کر کے کہتا ہے الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر کیا نہین جانتا تو نے تحقیق اللہ اوپر

ہر حضر کے قادر ہے یہہ خطاب منکروں نسخ کے ہے یہود نسخ میں مجادلہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ پشیمانی ہے
کہ ایک حکم کو مقرر کیئی ہوئی چھوڑ دینا اور دوسری مقرر کرنا یہہ خداتعالی کو روا نہیں ہے غرض حکمت الٰہی اور مصلحت
بادشاہی سے کہ نسخ میں ہے تم غافل تھے یہہ نہیں سمجھتے تھے کہ حق تعالی کا حکم برحق ہے اور انبیا مثال عطار کے ہیں اور
آیتیں مانند نسخوں کے ہیں پس حکیم موافق ہر موسم کے برعایت افراد نسخے لکھتا ہے ایسے ہی حق تعالی ہر زمانہ میں بہ سبب
لوگوں کے مزاج کے موافق حسن مصلحت رکھتا ہے وہی حکم مقرر فرماتا ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ کیا نہیں جانا تو نے تحقیق اللہ کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے
وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہیں واسطے تمہارے سوا اللہ کے دوست کہ دوستی اسکی
نفع پہنچاوے تمہیں اور نہ مدد دینے والا کہ تم سے دفع ضرر کا کرے اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کیا ارادہ کرتے
ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنے سے کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسی علیہ السلام پہلے اس سے
یعنی جس قسم حضرت موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل سوال کرتے تھے ویسے ہی تم پیغمبر سے سوال کیا چاہتے ہو اور
وہ سوالات بیہودہ ان کے یہہ تھے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام کوئی حکم احکام الٰہی سے بنی اسرائیل کو
پہنچاتے اور وہ حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع پر ان کے ہوتا مثل جہاد اور زکوٰۃ کے کہ ربع مال دنیا میں زکوٰۃ مقرر
تھا اور امثال اسکے حضرت موسی سے بالحاح تمام عرض کرتے تھے کہ حق تعالی سے عرض کر کر حکم تبدیل کیجیے اسکے
عوض میں حکم سہل آسان ہمک ہمارے واسطے لایئے حضرت موسی علیہ السلام کثرت سوالات ان کے سے بہت
تنگدل ہوتے تھے تاآنکہ شکایت انکی شب معراج میں حضرت سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسی علیہ السلام نے کی اور تجھے
بھی تاکید کی کہ جناب الٰہی سے قبل پہنچنے امت تک تخفیف احکام کا سوال کر چنانچہ نماز پچاس وقت سے پانچ وقت کی ٹھہرائی
اور ظاہر ہے کہ درخواست تبدیل حکم الٰہی بقضیہ عدم انقیاد حکم ناسخ اور الزام منسوخ صریح کفر ہے اور مستلزم تحکم اور فرمائش کے
ہے اور بدل لے وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اور جو کوئی بدل لیوے کفر کو عوض میں ایمان کے
پس تحقیق گمراہ ہوا سیدھی راہ سے وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ دوست رکھتے ہیں بہت اہل توریت میں سے جیسے
فنحاص بن عازوراء اور امثال اسکے لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ کاش کہ پھیر دویں تم کو مراد اس سے حذیفہ اور عمار بن یاسر ہیں کہ فنحاص اور
یار اسکے انہوں کو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ یہود چاہتے ہیں کہ پھیر دیویں دل تمہارے
مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ پیچھے ایمان تمہارے کے کُفَّارًا کافر حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ حسد کے سبب جی اپنے کے سے
یعنی حسد کہ مقتضا طبع ہے الکا نہ کسی کے کہنے سننے سے مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْحَقُّ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا واسطے انکے
سچ یعنی رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حقیقت قرآن کی اور صحت دین اسلام کی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ
بِاَمْرِہٖ پس معاف کرو ای مومنو اور گذرو ان کے قتل سے یہاں تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا ان کے قتل پر یا جزیہ لینے

پر اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے عذاب کرے یا انتقام لے قادر ہے وَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور قائم کرو نماز کو کہ عبادت شاقہ ہے بدن پر اور نفس کو زیر وزبر کرتی ہے اور دو زکوٰۃ کو کہ خرچ کرنا
مال کا زیادہ تر نفس پر گراں اور شاق ہے مشقت بدن سے اور اگر اسقدر پر قناعت حاصل ہو تو اور نوافل طاعات بدنی اور مالی
بجا لاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ اور جو کچھ کہ آگے بھیجو گے تم واسطے جانوں اپنی کے بھلائی سے
صدقہ دیکر مال سے یا اور کچھ بھلائی پاؤ گے اسکو لکھا ہوا نزدیک اللہ کے یا ثواب اسکا پاؤ نزدیک اللہ کے اِنَّ اللّٰہَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم بھلائی صدقے سے دیکھنے والا ہے وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ
اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی اور کہتے ہیں یہود اور ترسا ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر جو کوئی ہوگا موسوی یا عیسوی یہود جمع [illegible]
کی جیسے نزل جمع نازل کی سمجھ لیجئے کہ یہود کہتے تھے کہ بہشت میں نجاویگا مگر جو کوئی ہوگا موسوی اور نصاری کہتے تھے کہ جنت میں نہ
داخل ہوگا مگر جو کوئی ہوگا عیسوی حق تعالی نے رد دعوی میں انکے فرمایا تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ یہہ دعوی ہر طائفے کے آرزوئیں
ہیں انکی قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہہ تو لاؤ تم دلیل اپنی اس دعوے پر اگر ہو تم سچے سچ قول اپنے کے بَلٰی
نہیں ایسا جیسا کہ یہہ دعوی کرتے ہیں یہود اور نصاری بلکہ مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ جو سونپ دے منہہ اپنا یعنے ذات
اپنی واسطے اللہ کے یعنے اسکا ہو رہے اور اسکی طاعت عبادت کرے اور ہو وہ نیکی کرنے والا یعنے قول فعل کے فَلَہٗ اَجْرُہٗ
عِنْدَ رَبِّہٖ پس واسطے اسکے ثواب اسکا ہے نزدیک پروردگار اس کے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہیں ہے
ڈر اوپر ان کے فوت اجر کا اور نہ وہ غم کھاوینگے ایسا کہ ثواب ان سے جاتا رہے سمجھ لیجئے کہ جو اللہ ہی کا ہو رہے اور اسی سے جو مانگنا ہو
مانگے اور جو کہنا ہو کہے اور کسی طرف سوا اس کے نہ متوجہ ہو نہ ملتفت ہو عبادت کرے تو اسی کی کرے اطاعت کرے
تو اسی کی کرے مدد چاہے تو اسی سے چاہے حل مشکلات چاہے تو اسی سے چاہے اسی کے واسطے اجر ہے اور وہی مومن صادق
ہے کہ ترا در ہے اسکو نہ غم نظم الہی ہے تو ہی میرا مددگار ٭ تو ہی حافظ تو ہی ناصر تو ہی یار ٭ تو ہی مطلوب ہے اور تو ہی
مقصود ٭ تو ہی مسجود ہے اور تو ہی معبود ٭ تجھی کو جانتا ہوں دو جہاں میں ٭ تو ہی سب ہے زمین و آسمان میں ٭ سوا تیرے
نہ وہاں ہے اور نہ یہاں ہے ٭ تو ہی حلال مشکل یہاں وہاں ہے ٭ میں ازرفتہ ہوں تیرا بندہ گنہگار ٭ زیادہ
سے بد اقوال و کردار ٭ گنہ بخش اور رحیما ہے عالم الغیب ٭ تو ہے غفار ذنب اور ستار العیب ٭ مجھے بھی فضل سے کر ان میں
داخل ٭ جنہوں کو خوف ہے نہ حزن شامل ٭ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ اور کہا یہود نے نہیں
نصاری اوپر کسی چیز کے دین حق سے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ ایک گروہ عیسوی مدینے میں آیا
اور ساتھ موسویوں کے مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ ابطال میں دوسرے کا کرتا تھا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَقَالَتِ
النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ اور کہا نصاری نے نہیں یہودی اوپر کسی چیز کے کہ معتد بہ ہو وَّھُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ
اور حال یہہ ہے کہ یہہ سب پڑھتے ہیں کتاب خدا کی یہود یعنے موسوی توریت سنتے جانتے ہیں کہ نصاری واسطے ثبت

کرنے زن و فرزند اللہ کے اور باطل کے ہین اور نصاری یعنے ترسا عیسوی سمجھتے ہین انجیل سے کہ یہودی بحث
انکار عیسی کے اور انجیل کے کافر ہین كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا اُن لوگون نے کہ نہین جانتے
اور اہل کتاب نہین ہین جیسے مجوس اور مشرکان عرب مانند قول یہود اور نصاری کے یعنے کفار بھی ان کے حق مین
کہتے ہین کہ یہود اور نصاری حق پر نہین فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ پس اللہ حکم کریگا درمیان
اُنکے دن قیامت کے بیچ اُس چیز کے کہ تھے بیچ اُسکے اختلاف کرتے حق اور باطل سے سمجھہ لیجیے سمجھے اسے سبب
مذمت اہل کتاب کی چلی آتی ہے حاجت ایراد نہین ہے کہ موجب تطویل کلام ہے پس حق تعالی نے ایک اور
برائی انکے ذکر فرمائی کہ کفارون سے ملکر خرابی بیت المقدس کی بھی اُنھون نے کی ہے اور یہہ بہت برا فعل ہے
اور بڑا ظلم ہے معلوم کیجیے کہ چوتھی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت انہدام مساجد اور حرمت
امتناع نماز بہ مسجد نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا
اور کون شخص ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ منع کرتا ہے مسجدون اللہ کی کو یہہ کہ ذکر کیا جاوے اُس کے بیچ نام
خدا کا یعنے بچھوڑا کہ مسجدون مین خدا نام لینے کو عبادت کرنے کو اور سعی کوشش کرتے مین بیچ ویرانی اسکی کے
اور بیت المقدس کو حق تعالی نے بلفظ جمع ذکر کیا ہے واسطے تعظیم کے یا ہر موضع اسکا مسجد ہے یعنے جائے
سجدہ لکھا ہے کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونے کے انکا انتقال اس جہان سے ہوگیا
پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے مرمت کیا پھر یہود اُسپر قابض متصرف ہوگئے جب عیسی علیہ السلام کو
آسمان چہارم پر لے گئے تو نصاری نے کہا یہودون کو کہ تم نے حضرت عیسی کو قتل کیا ہے غرض درمیان اُن دونو کے
ایک فتنہ عظیم برپا ہوا اُسوقت مین ایک بادشاہ تھا نصاری اُس کے ساتھہ مل گئے یہودون سے لڑائی کی خوب
انکو قتل کیا اور زن و بچہ ان کے پکڑ لے آئے شہر توڑا مسجد بیت المقدس خراب کی اور بعضے کہتے ہین بخت نصر
بادشاہ مجوس تھا اُس سے مل کر بیت المقدس کو ویران و خراب کیا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ
یہہ لوگ کہ منع کرتے مین ذکر کو اور کوشش کرتے مین خرابی مسجد مین نہین لائق تھا انکو یہہ کہ داخل ہوون بیچ اسکے یعنے
مسجد کے مگر ڈرتے ہوئے یہہ صورت زمان دولت اسلام مین ہے کہ ترساون کو قوت مسجد اقصی مین جانے کی نہین
ہے مسلمانون کے ڈر سے لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے اُن کے یعنے ترسائیون کے بیچ دنیا کے رسوائی اور خواری
ہے اور جزیہ دینا وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اُن کے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا معلوم کیجیے
کہ پانچوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین بیان ہے اُس مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا تھا قبلے مین وہ یہہ آیت ہے
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اور واسطے اللہ کے ہے جگہہ سورج نکلنے کی اور غروب ہونیکی فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ
پس جدھر منہہ کرو تم پس وہی ہے منہہ اللہ کا یعنے جہت طاعت کی اُسکے ہے ابن عباس نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت نازل

ہوئی بیچ تحویل قبلے کے کعبہ سے طرف بیت المقدس کے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں نماز پڑھتے تھے
طرف کعبہ کے حرام ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن کرنے لگے پس یہہ آیت نازل ہوئی پھر
حکم اسکا منسوخ ہو گیا ساتھ آیت فول وجھک شطر المسجد الحرام کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نازل ہوئی
ہے یہہ آیت بیچ حق صلوٰۃ مسافر کے اوپر راحلے کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکی یہہ معنی ہیں کہ جدھر منہہ
پھیرو تم واسطے دعا کے اور ذکر کے اور یہاں نہیں ارادہ کیا ہے نماز کا چنانچہ یہی عبارت مدارک کی ہے کہ اخذ کی
ہے کشاف سے لکھا ہے امام زاہدی نے کہ یہہ آیت نازل ہوئی ہے بیچ حق نجاشی کے کہ اسلام لا کر متوجہ
ہوا تھا طرف مدینے کے راہ میں مر گیا جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز پڑھئے اوپر
نجاشی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ صلوا علی صاحبکم نماز پڑھو اوپر صاحب اپنے کے بعضوں
نے کہا کیونکر نماز پڑھیں ہم اوپر اسکے کہ وہ ہمارے قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھتا تھا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی
یعنے جس طرف اسنے نماز پڑھی کچھ گناہ نہیں اوپر اسکے اور شریعت نہیں لازم ہوئی مگر بعد سماع اور اسنے نہیں سنا تھا اور
وجہ معنی جہت کی ہے یا قبلے کی یا رضا کی یا یہہ آیت اور مثل اسکے جو آیتیں ہیں متشابہات میں ہیں نہیں سمجھتے ہم
کیفیت انکی اور ایمان لائے ہم اوپر انکی اصل حقیقت پر چنانچہ مذکور ہے بیچ تفسیر احمدی کے اور بعضے تفسیروں میں لکھا ہے
کہ ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں سے بسبب ابر کے اور تاریکی کے سمت قبلے میں
اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے ملاحظے نماز پڑھیں جب روشنی ہوئی خطا محراب کی قبلے
سے منحرف تھی جب مدینہ میں پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور اجازت چاہی اعادہ
نماز کی یہہ آیت نازل ہوئی کہ بعد تحری کے حاجت اعادے نماز کی نہیں ہے کہ سب جہتیں اسی سے ہیں اور
سب طرف وہی ہے سو جس طرف کو منہہ پھیرو وہیں وہ تصور ہے بندہ کا کھل گیا ہے راز ولہم وجہ اللہ کا یہہ
بھید ہے کہ کس کو ڈھونڈھتا تو کرے ہے جدھر کیوں تکا ہو وہی تو ہی جلوہ گر ہر ملک کو سمجھ ذرا الذ انبیا کا لفظ کا یہہ
نصف پارہ ہے قرآن شریف ایک یہاں دوسری علیہ سورہ شعرا میں تیسری دہر میں چوتھی کوثر میں اِنَّ اللّٰہَ
وَاسِعٌ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ بڑی مغفرت والا ہے اور بہت عطا والا جاننے والا احوال لوگوں کے اعتقاد و کلام کے
معلوم کیجے کہ چھٹی آیت آیات مسائل سے کہ جسمیں مسئلہ اثبات تشبیہ اور جنسیت ولد و والد اور نفی مماثلت حق تعالی کا معلوم
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاری نے اور مشرکان عرب نے پکڑی اللہ نے
اولاد یہود کہتے تھے عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ اور نصاری کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور مشرکان عرب کہتے تھے ملائکہ بنات
اللہ ہیں معاذ اللہ تعالی سُبْحَانَهٗ پاکی ہے اسکو اور بے عیبی بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ آیت دلیل ہے اوپر رد
انکے کے یعنے نہیں ایسا جیسا یہہ کہتے ہیں بلکہ واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے یعنے اہل آسمان

اور زمین سب مخلوق اور مملوک اسکے ہین عیسی اور عزیر اور ملائکہ اسکے بندے ہین اور حادث ہین وہ قدیم نہین سمجھے
لیجے کہ بیٹا جنس اور مشابہ باپ کے سے ہوتا ہے پس یہہ کیونکر اُسکے بیٹے ہوں کہ یہہ حادث اور وہ قدیم کُلٌّ لَّهٗ
قَانِتُوْنَ سب جو کچھ زمین آسمان مین ہے واسطے اُس کے ہے فرمانبردار ہین بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہی
ہے پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ اور جب مقرر کرتا ہے
کچھ کام تو بس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہے واسطے اُس کے ہو تو بس ہو جاتا ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور کہا ان
لوگون نے کہ نہین جانتے خدا کو جاہل ہین جیسے مشرکان مکہ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ کیون نہین کلام کرتا ہم
سے اللہ یا کیون نہین آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی یعنی پیغام اللہ کا كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا تھا اُن لوگون نے کہ پہلے ان سے تھے یہود اور نصاری اسے مانند بات انکی کے
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ یکسان ہوئے آپس دل کفارون کے اور منکران اہل کتاب کے بیچ کفر اور فساد کے اور کدورت
اور عناد کے کہ جیسے سوال از راہ تعصب و عناد وہ کرتے تھے ویسے ہی یہہ کرتے ہین قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ
یُّوْقِنُوْنَ تحقیق بیان کین ہم نے نشانیان اوپر توحید اور نبوت کے واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہین اور
تردد اور گمان کی طرف نہین جاتے ہین اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ راستی اور درستی کے یا ساتھ قرآن کے یا ساتھ دین اسلام کے خوش خبری دینے والا مؤمنون
کو اور ڈرانے والا کافرون کو وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اور نہ پوچھا جاویگا تو رہنے والے جحیم کے سے کہا ہے کہ
ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر گذرا کہ اگر حق تعالی ہو دے بر دروازہ عذاب کا کھولے اور اثر غضب
اپنے کا ظاہر کرے تو غالب ہے کہ یہہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم دین حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی کہ یہہ اصحاب جحیم ہین اور ہم تجھے نہ پوچھین گے کہ یہہ کسواسطے ایمان نہین لائے تجھ پر ادائی رسالت ہے اور ہم پر
حساب اہل ضلالت وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھ سے یہود اور نصاری
حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ یہان تک کہ پیروی کرے تو دین انکے کی قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ دین کی اپنے تعریف کرین کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہے باقی
ضلالت ہے حاصل یہہ ہے کہ جو تم مجھے یہودیت اور نصرانیت پر بلاتے ہو یہہ ہدایت نہین ضلالت ہے اور
اللہ مجھے دین اسلام پر راہ دکھاتا ہے یہہ ضلالت نہین ہدایت ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ اور البتہ
اگر پیروی کریگا تو خواہشون انکے کی بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اُس چیز سے کہ آیا تجھ کو علم سے کہ وحی
ہے حقیقت اسلام کے اور بطلان ملت انکے مین مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ نہین ہے واسطے تیرے
اللہ سے یعنے عذاب الہی سے کوئی دوست چھڑانے والا اور نہ مددگار اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وہ لوگ کہ دی ہے ہم نے انکو کتاب پڑھتے ہیں اُسکو حق پڑھنے اُسکا مراد کتاب سے
توراۃ ہے اور یہہ آیت بیچ شان عبداللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے کے نازل ہوئی ہے کہ حضور میں اگر
اسلام لائے یا مراد کتاب سے انجیل ہے اور یہہ آیت بیچ شان اصحاب سفینہ کے آئی ہے کہ ملازمان نجاشی ساتھ جعفر
بن ابیطالب کے دیار حبشہ سے مدینے میں آکر ایمان لائے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد کتاب سے قرآن ہے اور الذین
اتیناہ سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات سابقہ شکایت اہل توراۃ اور انجیل میں اتریں ہیں تو سننے
والوں نے رغبت کی کہ اصحاب قرآن کا کیا حال ہے معلوم کیا چاہیے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اُولٰٓئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یہہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ کتاب کے اور احکام اُسکے کے بغیر تحریف کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کفر کرے ساتھ کتاب کے اور احکام اُسکے کو تغیر دے پس یہہ لوگ وہی ہیں
ٹوٹا پانیوالے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نعمت میری
جو انعام کیا میں نے اوپر تمھارے پس تمھیں لازم ہے کہ شکر میں اُس نعمت کے بقدر اُس نعمت کے عمل نیک بجا لاؤ اور اگر ملاحظے
میں اور نعمتوں کے عاجز ہو تو ایک یہہ نعمت کہ جامع جمیع نعمتوں کی ہے اسی کو ملاحظہ کرو کہ تمھیں جمیع فرق بنی آدم
پر اختیار بخشا ہے ہم نے وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور یہہ کہ فضیلت دی ہیں میں نے تمھیں اوپر تمام عالموں کے
اسواسطے کہ تمھارے فرقے میں چار ہزار پیغمبر مبعوث کئے اور توریت اور انجیل اور زبور اور سوا اسکے اور صحف الٰہیہ تمھاری لغت
پر تمھارے ہاتھوں میں نازل کئے ہم نے اور بہت بادشاہ عادل اور عالم باعمل تم میں پیدا کئے پس تم جمیع فرقوں میں بنی آدم
کے ساتھ اس شرف کے ممتاز ہوئے ہو کہ مہبط وحی الٰہی اور مخزن کتب آسمانی اور دانا احکام شرعیہ اور واقف اوضاع و آداب
انبیا و ملائکہ سوا تمھارے اسوقت تک فرقہ دوسرا نہیں ہوا اور تفضیل تمھیں جمیع موجودات عالم پر اسوقت تک حاصل ہے
پس حق تمھارا ہے کہ اب بھی جو وقت نزول کتاب جدید ہے اور بعثت سید المرسلین ہے تمھیں سب پر فضیلت لیجاؤ پہلے
ناصر اس دین کے اور متبع کتاب اور خاتم المرسلین کے تمھیں ہو بعضے مفسرین ظاہر مضمون اس آیت کے میں کہ مفید تفضیل بنی
اسرائیل ہے اوپر تمام عالم کے تردد رکھتے ہیں اور حال آنکہ جائے تردد کچھ نہیں ہے اسواسطے کہ اُسوقت سے کہ فرقہ بنی
اسرائیل کا وجود میں آیا تا وقت اس خطاب کے کوئی فرقہ اس فضائل میں ان کے شریک نہیں ہوا ہاں یہہ مقرر ہے کہ جب بنی
اسرائیل نے دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ قبول کی اور ایمان قرآن مجید پر نہ لایا اس منصب سے گر پڑے مثل سائر الناس
ہوگئے اسوقت خارج مضمون کلام سے ہیں تفضیل بنی اسرائیل کی تمام جہان پر اُس وقت میں اس آیت سے نہیں پوچھی جاتی
یا محل اشکال ہو اور فضل انکا اوپر تمام فرقوں کے فضائل مرقومۃ الصدر میں قطعی ہے گو بعضے نا اہل فضیلت رکھتے ہوں مثل
قارون اور سامری کے اور تفضیل فرقہ کو درکار نہیں ہے کہ ہر فرد اُسکا افضل اوروں سے ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ
عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا اور ڈرو عذاب اُس دن کے سے کہ ہیبت اُسکی سے نہ کفایت کریگا اور نہ کام آویگا کوئی نفس کسی نفس سے

کچھ ذرا سا بھی عذاب نہ دور کر سکیگا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ قبول کیا
جاویگا اُس نفس سے بدلا کہ اپنے تابع کی خلاصی کے واسطے دیکر عذاب سے چھڑاوے یا تخفیف عذاب کرواوے
اور نہ فائدہ دیگی اسکو شفاعت اور سفارش کہ اپنے متوسلین کے حق مین کرے اور نہ وہ مدد دئیے جاوینگے کسی مددگار سے
اور محتمل ہی کہ ضمیر منہا اور تنفعہا کی راجع نفس دوم کے ہو کہ گرفتار عذاب ہی اور معنی اسکی ظاہر ہین باقی رہے یہان
کئی سوال جواب طلب سوال اول یہہ آیت بعینہا اول قصہ بنی اسرائیل مین گذری ہی اعادہ اسکا یہان کس غرض
کے واسطے ہی جواب ذکر اس مضمونکا صدر قصے مین واسطے یاد دلوانے نعمتون کے ہی تا کفران نعمت انکی
سے احتراز کر کر راہ شکر منعم اختیار کرین اور ذکر اس مضمونکا تتمہ قصے مین یہان واسطے دفع ابطال دعوی متبوعیت
انکے اور درخواست متابعت سید المرسلین کے ہی اسواسطے کہ جب نعمت الٰہی کو اپنے حقمین یاد کرین اور تفضل
اپنا عالم پر دیکھین تو سمجھین کہ منشاء اور مبدء اس دعویکا کچھہ اور چیز ہی کہ ذاتی ہماری نہین اور زور اور نسب سے نہین پائی
اور ایکروز ایسا آنیوالا ہی کہ اسدن کوئی نسب نسبت کام نہین آویگی بدون متابعت راہ حق چھٹکارا نہوگا اور بعضے مفسرین
نے لکھا ہی کہ صدر قصے مین غرض اس آیت سے اجمال نعمتہائے بنی اسرائیل کو یاد دلوانا ہی اور تتمہ قصے مین تفصیلاً
بحسب اوقات اور اشخاص کے سوال دوسرا اس آیتمین آیت گذشتہ سے تین چیز کا تفاوت واقع ہی اول آیت
سابقہ مین لا يقبل منها شفاعة ہی اس آیتمین لا تنفعها شفاعة ہی دوم وہان لا يؤخذ منها عدل
ہی یہان لا تقبل منها عدل ہی سوم وہان نفی شفاعت کو مقدم کیا ہی یہان نفی فدیہ کو نکتہ اس تفاوت مین
کیا ہی جواب تخصیص آیت اولی مین ساتھہ نفی قبول کے اور اس آیتمین ساتھہ نفی نفع کے اس جہت سے ہی کہ ما
سبق آیت اولی مین ذکر کفر کا بتصریح تھا کہ ولا تکونوا اول کافر بہ پس نفی قبول وہان مناسب ہوئی اور ما سبق
اس آیت کے ذکر انتساب اور انتماء کا ہی کہ اسے وسیلہ شفاعت متبوعین اور منسوب الیہم انبیا جانتے ہین
پس نفی نفع کی یہان چسپان ہوئی گویا فرمایا کہ ہر چند شفاعت انبیا کی اور اسلاف تمہارے کی اپنے تابعدارون کے حقمین
مقبول ہی لیکن بوجہ کفر کے تمہارے حق مین نافع نہین اور آیت اولی مین جو نفی قبول شفاعت کی سابق گذری تھی
اور غالباً دنیا مین جب شفاعت قبول نہین ہوتی تو غرض اخذ عوض ہوتی ہی اُس کتئین بلفظ اخذ نفی فرمایا تا یہہ توہم
بھی دور ہو اور اس آیتمین جو نفی نفع شفاعت کی سابق نہین گذری تھی عوض کو بلفظ قبول نفی کیا کہ وہان عوض دنیا مقبول
بھی نہین ہو جائے اخذ اسواسطے کہ اخذ بعد قبول ہی لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعت اور عوض کی یہہ ہی کہ ابتداء حادثہ
مین شفاعت کو عوض دینے پر مقدم کرتے ہین اور جب حادثہ امتداد اور استمرار پاتا ہی تو عوض دینے کو شفاعت پر مقدم کرتے ہین پس
آیت اولی مین ابتداء حادثہ تھا اور اس آیتمین انتہا والله اعلم باسرار کلامہ معلوم کیجے ساتوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ عصمت انبیا کا اور یہہ مسئلہ کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ اور یاد کر

ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب حکم کیا ابراہیم کو لکھا ہے تفسیر احمدی میں کہ ابتلا تکلیف امور شاقہ ہے اوامر اور نواہی سے
نہ آزمایش سے اسواسطے کہ آزمانا وہ شخص ہے جسے جہل ہو انجام کار کا اور اللہ منزہ اس سے ہے تب تمام کیا پروردگار کے حکموں کو
بِكَلِمٰتٍ ساتھ کہنے باتوں کے کہ وہ اوامر و نواہی تھیں یا مناسک حج کے تھے یا دس چیزیں کہ جنکو فطرت اسلام کہتے
ہیں یعنی حلق موی سر اور مضمضہ اور استنشاق اور مسواک اور لبوں کے بال لینا اور ناخن ترشنے اور اکھیڑ دینے بال زیر بغل
کے اور زیر ناف کے اور ختنہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہ دس چیزیں فرض ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہم پر سنت
ہیں چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہے بیچ تفسیر اپنی کے اور تیسیر میں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما و کذلک العشرۃ کا
فرض لہ ولنا سنن فتأمله لکھا ہے ملا عصام محشی بیضاوی میں سمجھئے کہ حلق راس اور قصر دونوں مسنون ہیں مرد کے
حق میں علی سبیل التخییر اور عورت کو نہیں جائز مگر قصر اور ایام حج میں خاص اور قص شارب کا مسنون ہے بالا بالائے لب تک
اور مضمضہ اور استنشاق اور مسواک مسنون ہے سب کو ہر وضو میں اور مسنون ہیں اکھیڑنے بال بغل کے اور حلق کرنے زیر ناف
کے اور چھوڑ دینے چالیس روز سے زیادہ مکروہ ہیں اور ناخن ترشنے جمعہ کے روز مستحب ہیں یا ایک دن بیچ ہفتے میں اور
استنجا کرنا پانی سے سنت ہے جو نہ تجاوز ہو نجاست قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہے اور ختنہ
سنت موکدہ واسطے رجال کے اور توقف کیا ہے امام اعظم رحمہم اللہ نے اسکی مدت میں بعضوں نے کہا ہے کہ بارہ برس تک
سنت ہے اور واسطے نسا کے لا باس لکھا ہے فَاَتَمَّهُنَّ پس پورا کیا ابراہیم علیہ السلام نے انکو اور قیام کیا انپر
اور بعضوں نے رفع ابراہیم کا اور نصب ربہ کا پڑھا ہے چنانچہ قرأت امام اعظم کی یوں تصریح کی ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس تقدیر پر ابتلی کے معنی دعا کی ہیں اور وہ دعا یہ ہے ربنا وابعث فیہم رسولا
منہم یتلوا علیہم ایاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم اور اتمہن کے معنی اتمہن اللہ ہیں لیکن قرأت
مشہور اول ہے نصب ابراہیم کا اور رفع ربہ کا اور اتمہن کی ضمیر ابراہیم کی طرف ہے قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ
لِلنَّاسِ اِمَامًا فرمایا حق تعالی نے متابعت فرمان میرے کی تحقیق میں کرنے والا ہوں تجھکو واسطے لوگوں کے
پیشوا دین میں کہ سب نیک بعد تیرے اقتدا تیری کریں گے چنانچہ اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا
اتبع ملۃ ابراہیم و ملۃ ابیکم ابراہیم اور جب حق تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو شرف امامت فرمایا قَالَ
عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور اولاد میری سے بھی امام ہونگے قَالَ فرمایا حق تعالی نے
جواب انکے میں لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ نہ پہنچیگا عہد میرا یعنی رحمت میری ظالموں کو اور معنی عہد کی نبوت ہے یا رسالت
یا امامت مسلمانان ہی اور ظالمین یعنی کافرین ہے معتزلہ اسی آیت پر تمسک کرکے کہتے ہیں کہ نہیں جائز امامت
فاسق کی اسواسطے کہ وہ ظالم ہے اور ظالم کی امامت منع ہے اور مراد امامت سے امامت کبری ہے جسے خلافت
کہتے ہیں دل علیہ ما قال فی الکشاف اور مذہب اہل الشیعہ کا بھی یہی ہے کہ امام کو معصوم ہونا واجب ہے کہ لا

ینال عهدی الظالمین سے نکلتا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے پس لائق امامت کے گنہگار نہیں ہے اور کہتے ہیں معتزلہ
کہ ظالم امامت کے کس طرح صلاحیت رکھے کہ نہیں جائز ہے حکم اُس کا اور شہادت اُسکی اور اطاعت اُسکی اور مقدم ہونا
اُسکا نماز میں اور نہیں مقبول خبر اُسکی تم کلام حاصل جواب اُنکا جو اہل سنت جماعت نے اس فرقہ ضالہ کے دئے ہیں
یہہ ہے کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے ہو جیسے خلافت کہتے ہیں تو مراد ظالم سے کافر ہے اسواسطے کہ وہ ظالم
مطلق ہے اُسکی خلافت نہیں درست اور گنہگار کی خلافت درست ہونے میں کیا شک ہے کہ خلیفے کو معصوم
ہونا لازم نہیں ہے انبیا کو عصمت لازم ہے اور انکی بھی عصمت میں بڑی بڑی گفتگوئیں ہیں بعضوں نے کہا ہے
واجب ہے یہہ کہ انبیا معصوم ہوں گناہ سے کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضوں نے
قید بعد وحی کے لگائی ہے اور اس مقام پر بہت سے گفتگو کی ہے تفتازانی نے شرح عقائد میں اس قول کے
تحت میں وکلهم کانوا مخبرین مبلغین عن الله تعالی صادقین ناصحین اور کہا ہے کہ انبیا معصوم ہیں کذب سے خصوصاً
اُس خبر کے کہ متعلق ہے ساتھ شرائع کے اور تبلیغ احکام کے اور ارشاد امت کے لیکن عمداً میں تو اجماع : علما کا ہے اور
سہو میں نزدیک اکثر کے ہیں اور عصمت انکی کل گناہوں سے اسمیں تفصیل ہے کفر سے تو قبل وحی اور بعد وحی
بالاجماع معصوم ہیں اور ایسے عمداً کبائر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہے حشویہ کا اسمیں کہ ایک فرقہ کا جسمیہ سے
اور سہواً اکثر کے نزدیک نہیں معصوم اور صغائر سے عمداً جمہور کے نزدیک نہیں معصوم خلاف ہے جبائی کا
اور اتباع اُسکے کا اور سہواً بالاتفاق نہیں معصوم پس جب انبیا کی عصمت میں اتنی گفتگوئیں ہیں تو امام کو معصوم ہونا
کہاں سے واجب ہوا پس ثابت ہوا کہ کافر لیاقت امامت کی نہیں رکھتا اور مومن کو واسطے امامت کے عصمت
شرط نہیں ہے چنانچہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع ثابت ہے باوجود انعدام قطعیت
عصمت اس واسطے مذہب ہمارے میں جائز ہے فاسق کی ظالم کی جابر کی امامت واسطے سلطنت کے اور قضایا کے
جب حکم کرے ساتھ حق کے اور شہادت اور امامت الصلوٰۃ مع الکراہت جیسی کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے بیچ ہدایہ
کے اور اگر امام سے ارادہ صاحب نبوہ کرتے ہو تو ظالم انہی معنوں پر ہے جیسے حضرت ابراہیم نے سوال کیا تھا کہ بعضے
اولاد سے میرے نبی ہوں خبر دی حق تعالی نے کہ ظالم نبی نہیں ہونگے چنانچہ مدارک میں لکھا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے
اسواسطے کہ تجاوز حق سے ہوتا ہے اور اکثر گناہ کو حق تعالی نے ظلم فرمایا ہے چنانچہ لاتقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين
پس یہہ دلیل ہے اوپر اس مسئلے کے کہ انبیا معصوم ہیں کبائر سے عمداً قبل بعثت کے اور شق پہلی دلیل تھی اوپر اس
مسئلے کے کہ کافر صلاحیت امامت کی نہیں رکھتا سمجھ لیجے کہ نہیں خلاف ہے اسکے بیچ کہ نبی ہمارے صلی اللہ علیہ
وسلم نہیں مرتکب ہوئے کبیرہ کے اور نہ صغیرہ کے کسی آن میں کبھی قبل وحی کے اور نہ بعد وحی کے چنانچہ ذکر کیا امام ابوحنیفہ نے بیچ فقہ اکبر کے
معلوم کیجے کہ آٹھویں آیت آیات مسائل سے کہ جب مسئلہ تعظیم و احترام اور حکم اور احکام بیت اللہ کا اور ہونے کعبہ کا امن نکلتا ہے

وہ یہہ ہی وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا اور یاد کر جب کیا ہم نے کعبے کو مرجع یعنے جائے ثواب واسطے لوگون
کے کہ حج کرنے آوین ہر سال اور ثواب پاوین یہی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی اور پکڑو تم ای مومنو بعد
اسکے کہ بزرگی حرم کی تم نے جانی ہی مقام ابراہیم کو جائے نماز اور مقام ابراہیم ایک موضع ہی کہ وہان ایک پتھر
رکھا ہی اسمین نشان قدم مبارک حضرت ابراہیم کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مقام ابراہیم مسجد حرام ہی اور بعضے کہتے
ہین کہ حرم اور عرفات اور مزدلفہ اور محل رمی جمار سب مقام ابراہیم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ تمام زمین مکہ مقام ابراہیم ہی
روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے بنا کعبہ کی مرتب کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پکارو لوگون کو کہ حج کو
آوین انھون نے کہا کس طرح آواز میری سنینگے کہا تم آواز کرو ہمین سب کے کان تک پہنچا دونگا پھر حضرت ابراہیم
کوہ ابی قبیس پر چڑھکر ایک پتھر پر کھڑے ہوے وہ پتھر سب دنیا کے پتھرون سے بلند ہو گیا اور حق تعالی نے
تمام زمین مثل ایک دسترخوان کے اُن کے آگے بچھا دی پھر ابراہیم علیہ السلام نے ندا کی کہ ای مسلمانو حق تعالی نے تمھارے
واسطے خانہ بنا کیا ہی آؤ زیارت کرو اسکی اور حج بجا لاوین جو کوئی کہ پشت اور رحم مادر مین تھا اسنے آواز سنی اور
جسکو حق تعالی نے چاہا اُس نے اجابت کی اور تلبیہ بجا لایا یعنے لبیک تا آخر کہا اسواسطے لبیک کہنا سنت
حاجیون کی ہوئی اور تا قیامت یہہ عمل رہیگا پس جسنے ایکبار لبیک کہا وہ ایکبار حج کریگا جسنے دو بار کہا وہ دو بار
کریگا علی ہذا القیاس موافق اُسوقت کے کہنے کے ظہور مین آتا ہی بحر مواج مین لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے
جب اپنے مقام سے ہجرت کی سارہ کو کہ انکی منکوحہ تھی صندوق مین بند کر کے ساتھہ لیکے چلے راہ مین تلاشی
والون نے روکا کہ اِس صندوق کو بغیر دیکھے نچھوڑینگے آخر کھولا تو دیکھا کہ ایک عورت بکمال حسن و جمال بیٹھی ہی
لکھا ہی کہ جہان مین تین نور ایسے ظہور مین آئے ہین کہ اُن کے مثل اور نہین ہوے ایک تو نور ید بیضائے موسی کا
کہ جب جیب سے نکالتے تھے دوسرا نور حضرت یوسف کا کہ جو وقت کنوین سے نکلے تھے تیسرا نور سارہ کا
جب صندوق کھولا تھا غرض بی بی سارہ کو بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ دیکھتے ہی حسن اُسکا حیران رہگیا
ہاتھہ دراز کیا اُسکا ہاتھہ خشک ہو گیا پھر سارہ سے کہا کہ جانتا ہون کہ تیرا پروردگار ہی اُسکی تو عبادت کرتی
ہی اُس سے میرے ہاتھہ کے واسطے دعا کر کہ اچھا ہو جاوے پھر مین تجھے چھوڑونگا اسنے دعا کی ہاتھہ اچھا ہو گیا
پھر اُسنے ہاتھہ دراز کیا اور عہد اپنا وفا نکیا پھر ہاتھہ خشک ہو گیا غرض تین بار خشک ہوا اور تینون بار انکی دعا سے
اچھا ہوا تیسری بار انکو چھوڑ دیا اور ایک لونڈی دی اور کہا ہاجر کہ جب یہہ اُس لونڈی کو اپنے گھر مین لائین اسکا
ہاجرہ نام رکھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آئے تو انکو وحی یا کشف سے معلوم ہو گیا کہ خدا تعالی نے سارہ کو سلامت
رکھا ہی اور اُس کافر نے اُنپر دسترس نہین پائی پھر سارہ نے جو میل حضرت ابراہیم کا ہاجرہ کی طرف دیکھا تو ہاجرہ کو انہین کو بخشدیا
جب ہاجرہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت آئی چاہا کہ گھر سے نکالدون حضرت ابراہیم ہاجرہ کو لیکر مکے مین آئے جہان چاہ زمزم ہی وہین

اترے یہہ حضرت ابراہیم ہاجرہ کو خدا کے سپرد کرکے شام کو سارہ کے پاس گئے ہاجرہ سے یہاں اسمٰعیل علیہ السلام
پیدا ہوئے اس مقام پر پانی نہ تھا ہاجرہ نے پانی کی طلب میں سعی کی حضرت اسمٰعیل نے پاؤں مارا وہاں ایک
چشمہ جاری ہوگیا ہاجرہ نے کتنے پتھر گرد اسکے رکھہ دیئے کہ پانی یہہ نجاوے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر اسمٰعیل کی ماں پانیکو نہ بند کرتی تو اب تک وہ جاری رہتا چاہ زمزم جسے کہتے ہیں یہہ وہی چشمہ ہے کہ ہاجرہ کے
بند کرنے سے نہر سے کنواں ہوگیا غرض وہاں ویرانیمیں ہاجرہ تھی اور چشمہ پانیکا جاری تھا دور سے بعضے لوگوں نے دیکھا کہ
جانور ادھر متوجہ ہوتے ہیں معلوم کیا کہ پانی ہے جب نزدیک آکر دیکھا تو مقرر چشمہ پایا سب نے وہیں وطن مقرر
کیا ہاجرہ وہاں ویرانے میں تھیں آبادی میں ہوگئیں جب حضرت اسمعیل علیہ السلام بڑے ہوئے انکا بیاہ کردیا بعد
مدت کے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دیکھنے کو آئے انکو گھر میں نہ پایا قبیلے نے انکے
انکا اعزاز اکرام نہ سمجھا شکایت تنگی معاش کی کی جب انکو بہت دیر انتظار میں ہوگئی اور اسمعیل علیہ السلام نہ آئے
تو آپ نے کہا میں جاتا ہوں اسمعیل کو میری طرف سے کہہ دیجیو کہ آستانہ دروازہ اپنے کا پھیر ا جب اسمعیل علیہ السلام
آئے تو انکی قبیلے نے یہہ پیغام کہہ دیا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے معلوم کیا کہ میرا باپ کی مرضی ہے کہ قبیلہ اور
کروں آخر یہہ اور نکاح کیا پھر دوسرے برس حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے پھر انکو گھر میں نہ پایا انکی قبیلہ نے بہت
آپ کا ادب کیا اور شکر معاش اور روزگار اظہار کیا اور تعظیم تکریم سے طعام انکے آگے رکھا آپ بہت خوش ہوئے
دعا کی انکے حق میں اور پھر بغیر ہی ملاقات حضرت اسمعیل کے چلے یہہ کہکر کہ اسمعیل آوے تو کہہ دیجیو کہ اپنے آستانہ کی
محافظت لازم پکڑے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے قبیلہ نے یہہ سمجھا کہ یہہ اب جاتے ہی ہیں تو کہا کہ آپ
یہاں جو کسی طرح نہیں ٹہرتے تو بارے غبار سفر کا تو بدن مبارک سے دور کرو اور سر دھو اور غسل فرماؤ آپ وعدہ سارہ سے
کرکے آئے تھے کہ اونٹ سے نہ اترونگا بلحاظ ایفائے وعدہ ایک پاؤں اپنے اونٹ پر رہنے دیا اور
دوسرا پتھر پر رکھہ کر سر دھویا اثر پاؤں کا اس پتھر پر ظاہر ہوگیا وہی پتھر جہاں رکھا ہے وہی مقام ابراہیم ہے ❊
وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ اور عہد کیا ہم نے یعنے فرمان بھیجا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے
أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ یہہ کہ پاک رکھو تم گھر میرے کو بتوں سے اور نجاست سے اور خباثت سے اور معاصی سے
اور طواف جنب اور حائض اور نفساء کے سے اور اضافت خانہ کی طرف اپنی واسطے تعظیم مضاف کے
لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ اور رکوع کرنے
والونکے اور سجدہ کرنے والونکے یعنے نماز پڑھنے والونکے رکع جمع ہے راکع کی اور سجود جمع ساجد کے ہے اور اسمیں اشارہ ہے
کہ رکوع بغیر سجود کے معتبر نہیں ہے اور ارباب اشارت نے یہہ معنی کہی ہیں کہ فرمان بھیجا ہم نے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کریں
گھر میرے کو کہ دل ہے اذناس تعلقات کونین سے یعنے کوئی آرزو دنیا و دین کی سوا میرے دلمیں نرہیں واسطے

اور طواف کرنے والون کے کہ انوار میسر ہے مین اور اعتکاف کرنے والون کے کہ حالات نامتناہی رسنح مین
رکوع کرنے والون کے اور سجدہ کرنے والون کے کہ احوال موجب تخشع اور تذلل کے ہین سمجھ لیجے کہ دل جب تمام ہوا و ہوس سے
پاک ہوتب قابل نزول انوار الٰہی کے ہوتا ہے مصرع اول برو خانہ دگر مہمان طلب ؎ آئینہ شو وصال پری
طلعتان طلب وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے
کر اس جگہ کو شہر امن والا یعنے دعا کی ابراہیم نے جناب الٰہی سے کہ اس گھر کو کہ تیرے واسطے بنایا ہے مین نے شہر امن
قحط سے اور خسف سے اور مسخ سے یا اہل اسکی کو جور متغلبون کے سے امن مین اپنے رکھہ وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ
الثَّمَرٰتِ اور رزق دے لوگون اسکے کو میوون سے حق تعالیٰ نے دعا انکی قبول فرمائی اور حکم کیا جبرئیل علیہ السلام
کو کہ ایک دیہات فلسطین کے سے کہ بہت میوہ تھے انمین وہان سے اٹھا کر سات بار کعبہ کے گرد پھرا کر زمین
تہامہ مین بیچ راہ طائف کے رکھہ دو جبرئیل حکم بجا لائے اور اب اس دیہہ کو بسبب طواف کعبہ کے طائف کہتے ہین
میوے اہل مکہ وہین سے کھاتے ہین پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تخصیص کیا رزق کی مسلمانون کے واسطے اور کہا
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ روزی دے جو کوئی ایمان لاوے انمین سے یعنے اس شہر کے رہنے والون مین سے ساتھ
اللہ کے اور دن آخر کے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا فرمایا حق تعالیٰ نے جو کوئی کفر کرے گا پس فائدہ دونگا اسکو
تھوڑا یعنے دنیا ہی مین دونگا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ پھر بیبس کر دونگا اسکو طرف عذاب آگ کے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور برا مرجع ہے ربع وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ اور یاد کر جب اٹھائی
ابراہیم نے بنیاد خانہ کعبہ سے اور اسمٰعیل نے ابراہیم فاعل ہے اور لفظ اسمٰعیل کا عطف ہے ابراہیم پر کہ یہ بھی باپ کے ساتھ
رفع قواعد مین شریک تھے اور یہ حکایت ہے زمان ماضیہ سے اور حاصل معنے یہ ہین کہ جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام
بنیاد گھر کی اور اسمٰعیل اور یہان صیغہ مضارع کا لائے ہین واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خبر دائم سعی ابراہیم اور
اسمٰعیل کے سے خدا تعالیٰ نے دی بعضے کہتے ہین کہ بنیاد کعبہ حضرت آدم کے وقت سے تھی طوفان نوحی مین خراب
ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے معہ اسمٰعیل پھر بنیاد اسکے دیوارون کی جہان پہلے تھی بمعاونت جبرئیل کھڑی کی لکھا ہے کہ آدم علیہ
جب زمین پر آئے تو قد انکا آسمان تک تھا کھڑے ہوتے تھے تو سر مبارک انکا آسمان تک پہنچتا تھا تسبیح ملائکہ
سنتے تھے اور عجائبات آسمان کے دیکھتے تھے انکو دیکھہ کر جتنے مخلوقات زمین پر تھے ڈر کر بھاگے پھر قد مبارک
انکا حق تعالیٰ نے تدریج کم کرتے کرتے ساٹھہ گز کا رکھا جو تسبیح ملائکہ کی انھون نے نہ سنی تو دعا کی اور شکایت وحشت
سے اپنے کی حق تعالیٰ نے ایک کوٹھا یاقوت کا کہ دروازہ اسکا زمرد کا تھا بہشت سے اتار کر جہان کعبہ ہے وہین کھڑا
کر دیا اسے طوافگاہ آدم کا مقرر کیا حضرت آدم زمین ہند سے چالیس بار اسکے طواف کو لئے گئے اور فرشتون نے کہا کہ حج تیرا قبول ہوا
تا زمانہ نوح علیہ السلام تک یہہ مطاف عالم رہا پھر طوفان نوحی مین کہ تمام زمین غرق ہو گئی فرشتون کو حکم ہوا آسمان چہارم

لے گئے اب وہین ہی اُسے بیت المعمور کہتے ہین ستّر ہزار فرشتے ہر روز اُسکا طواف کرتے ہین پھر قیامت
تک اُنکی نوبت نہین آنیکی اِتنے فرشتے اُس کے گرد ہین اور یہان حضرت ابراہیم کے زمانہ تک وہ مکان خالی پڑا تھا
سے پھر حضرت ابراہیم کو فرمان ہوا کہ وہان خانہ بنا کرین اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ حدود اُسکی بتاوین اور بعضے کہتے ہین کہ جس قدر وہ
کوٹھا تھا اُتنی جگہہ سایہ ابر کا رہتا تھا حق تعالی نے فرمایا جہان سایہ ابر کا ہے وہی اُسکی حد ہے حضرت ابراہیم کو
حکم کیا اُسی قدر گھر بناؤ اُسمین عبادت کرو غرض بہر تقدیر جس قدر عرض طول مین وہ کوٹھا تھا اور جہان تھا وہین اُسی
قدر لمبا چکلا انھون نے کوٹھا بنایا جبرئیل علیہ السلام پتھر لا کے اسمعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمعیل علیہ السلام حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہہ بناتے تھے تا اُنکا تیار ہوا اور پتھر اسمین پانچ پہاڑون کے لگے طور سینا کے طور
زیتا کے طور لبنان جودی کے حرا کے اور حجر اسود جو اب کعبے مین لگا ہے یہہ یاقوت سفید تھا جبرئیل علیہ السلام
وقت طوفان سے نیچے جبل ابو قبیس کے چھپا دیا تھا پہاڑ پھٹ گیا اور وہ یاقوت حضرت ابراہیم کو دیا حضرت ابراہیم
نے خانہ کعبہ کے دروازے مین رکھ دیا کافرون کے اور عورتون حیض والیون کے ہاتھ لگانے سے کہ ایام جاہلیت
مین طواف کو آتے تھے وہ یاقوت سفید سیاہ ہو گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم کوہ ابو
قبیس پر جاتے تھے کوہ نے آواز کیا کہ اے ابراہیم تیری امانت میرے پاس رکھی ہے سے لے اور دیوار مین
خانہ کعبہ کے رکھو آپ نے وہان سے لاکر جہان حجر اسود اب ہے وہین رکھ دیا حجر اسود کا قصہ لکھا ہے غرض
بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم و اسمعیل نے دست تضرع اٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے یہہ کام نیک تحقیق تو ہی ہے سننے والا دعا ہماری جاننے
والا نیتون ہماری رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ اے پروردگار ہمارے اور کر ہم دونو
کو مطیع مخلص موحد واسطے اپنے اور اولاد ہماری سے ایک جماعت مطیع واسطے تیرے وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا
وَتُبْ عَلَيْنَا اور دکھا ہم کو طرح عبادت ہمارے کی یعنی مواضع کہ اُسمین افعال حج بجالاوین جیسے صفا
احرام اور عرفات اور منا سک اور پھیر اوپر ہمارے یعنی قبول توبہ کر ہماری اور درگذر ہم سے اگر کچھ تقصیر اور قصور
عمل مین واقع ہوا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ تحقیق تو ہی ہے قبول کرنیوالا توبہ مقصرون کی اور رحم کرنے
والا گناہگارونکا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ اے پروردگار ہمارے اور بھیج بیچ اُنکے
یعنی ذریت میری کے پیغمبر اُنہین سے کہ زبان اُسکی وہ سمجھین تا کہ اُنکو عزت اور شرف حاصل ہو بسبب اُسکے
پڑھے اوپر اُن کے آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اور سکھاوے اُنکو کتاب قرآن اور حکمة
یعنی معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کچھ اُسمین امر اور نہی اور حلال اور حرام ہے اور پاک کرے اُنکو گناہ سے
بسبب بیان شرائع اور احکام کے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق تو ہی غالب توانا قادر اوپر اجابت دعا

ہماری کے حکمت والا حق تعالیٰ نے یہہ دعا انکی قبول کی کہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اولاد اسمٰعیل مین سے مبعوث
کیا اور انحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے مین دعا ہوا ابراہیم کا ہون اسیطرف اشارہ ہے وَمَن
يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ اور کون شخص پھر جاتا ہے دین ابراہیم کے سے یعنے کوئی شخص نہین پھرتا إِلَّا
مَن سَفِهَ نَفْسَهُ مگر جسنے بے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس اپنے کو وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا اور تحقیق
کیا ہم نے پسند ابراہیم کو بیچ دنیا کے ساتھ کرم اور فتوت کے یا ساتھ شرف نبوّت کے یا عبادت کے یا خلعت
کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ نیک نامون
سے ہے اور فیروزی پلنے والون سے ہے بیچ صلاح اور فلاح کے إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ یاد کر جب کہا ابراہیم
کو پروردگار اسکے نے مطیع ہو یعنے اطاعت کر فرمان میرے کی یا تسلیم کر جو مجاری قضا اور تیرے جاری ہون
قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے مطیع ہوا مین واسطے پروردگار عالمونکے جو چاہے وہ کرے
وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ اور وصیت نصیحت کی ساتھ کلمہ اسلمت کے یا ساتھ ملت اپنی کے ابراہیم
نے بیٹون اپنون کو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھ موافقت جد اپنے کے اور مضمون نصیحت ان دونونکا یہہ تھا
يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ ای بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہے واسطے تمہارے دین
شروع ماموربہ کہ اسلام ہے فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ پس نہ مرو مگر اور تم مسلمان ہو مطیع
خدا یعنے اسلام پر ہمیشہ رہو یہان تک کہ موت آئے تمہاری اسلام پر پس نہی ترک اسلام سے ہے
نہ موت سے چنانچہ بحر مواج والے نے یہان اعتراض لکھا ہے کہ موت امور اضطراری سے ہے منہی
عنہ کیونکر ہوسکے پھر بھی جواب دیا ہے کہ نہی موت سے مگر در وقت اسلام امر باسلام ہے بوقت موت
اور معنی کونوا مسلمین حین تموتون یعنے اسلام پر رہو تم جوقت مرو اور یہہ آیت رد قول یہود مین ہے کہ
وہ کہتے تھے ما مات نبی الا علی الیہودیہ یعنے نہین موا کوئی نبی مگر اوپر یہودیت کے فضل یہودیت کا اوپر
اسلام پر کرتے مین حق تعالیٰ نے انکو جھٹھایا اور انبیا کا مرنا دین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت شریفہ مین
بھی ہے ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ کیا تھے تم حاضر
جسوقت آئی یعقوب کو موت یعنے اسباب اور علامات اسکی یا در کھتے ہو إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ
مِن بَعْدِي جب کہا بیٹون اپنونکو کس چیز کو عبادت کروگے تم پیچھے وفات میریکے قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ
وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ کہا انھون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیرے کی اور خدا باپون تیرے
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحق کی اسمٰعیل انکے چچا تھے انکو بھی باپ کہا اسواسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باپ
کہتے ہین اور حرمت اسکی برابر باپکے لگاہ رکھتے ہین إِلَٰهًا وَاحِدًا عبادت کرین ہم خدا کی یگانہ اور یکتا ہے

ونحن له مسلمون اور ہم واسطے اسکے فرمانبردار ہین تلك امة قد خلت یہہ ابراہیم اور یعقوب اور
اولاد انکی ایک امت تھی تحقیق گذر گئی لها ما كسبت ولكم ما كسبتم واسطے اسکے ہے جو کچھ کمایا اسنے اور
واسطے تمھارے ہے جو کمایا تم نے یعنے موافق اعمالون کے جزا دی جاویگی ولا تسئلون عما كانوا يعملون اور نہ پوچھے
جاوگے اس چیز سے کہ تھے وہ کرتے اس آیت شریفہ مین رد اعتقادات یہود کا فرمایا ہے یہود کا عقیدہ تھا کہ
ہمون کو باپ کی طاعت کا ثواب ملیگا اور ان سے کفر پر معاقب ہونگے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ تحقیق اعمال
انکے سے ثواب ہے اور نہ انھین افعال تمھارے سے مواخذہ وقالوا كونوا هودا او نصارى تهتدوا اور کہا یہود نے
اہل اسلام کو ہو جاؤ تم موسوی اور کہا نصاری نے ہو جاؤ تم عیسوی راہ پاؤگے تم قل بل ملة ابراهيم حنيفا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ موسوی نہ عیسوی بلکہ پیروی کرتے ہین ہم دین ابراہیم کی کہ مائل ہے سب دینون
سے طرف راستی کے یا ابراہیم مائل تھا سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور بحر مواج مین لکھا ہے
قل بل اتبعوا ملة ابراهيم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم پیروی کرو ملت ابراہیم کی سوال بل حرف عطف
ہے اور اتبعوا ملة معطوف ہے اور كونوا هودا او نصارى معطوف علیہ ہے اور یہہ نہین ہو سکتا اسواسطے کہ یہہ مقولہ
یہود اور نصاری کا ہے اور اتبعوا مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جواب عطف اوپر کلام غیر کے اوپر
وجہ تلقین کے ہے وما كان من المشركين اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے قولوا آمنا بالله وما انزل الينا وما انزل
الى ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والاسباط کہو اے مسلمانان ملت ابراہیم اعراض کرکے قول یہود و
نصاری سے کہ وہ تم کو اپنے دین پر بلاتے ہین ان کے جواب مین یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اس
چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے جو اتاری گئی طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور اسحق
اور یعقوب کے اور اولاد اسکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہین نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے
تھے وہ ساتھ احکام صحف کے پس گویا وہی انپر نازل تھے جیسے ہم پر قرآن وما اوتي موسى وعيسى وما اوتي
النبيون من ربهم اور ایمان لائے ہم ساتھ اسکے جو چیز دی گئی ہے موسی اور عیسی کو یعنے توریت اور انجیل
اور تمام دلائل نبوۃ اور جو کہ دی گئی پیغمبرونکو کتابین معجزات پروردگار اپنے سے لا نفرق بين احد منهم
نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے ان مین سے بلکہ سب پر ایمان رکھتے مین ونحن له مسلمون اور ہم واسطے
خدا کے مطیع ہین فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاری مانند اس چیز کے
کہ ایمان لائے تم ساتھ اسکے یعنے سب کتابون اور پیغمبرون پر پس تحقیق راہ پائی وان تولوا فانما هم في شقاق
اور اگر پھر گئے پس سوا اسکے نہین کہ وہ بیچ اختلاف کے ہین اور عداوت کے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی انکی سے اندیشہ ناک
ہو فسيكفيكهم الله پس شتاب کفایت کریگا تجھ کو ان سے اللہ یعنے باز رکھیگا تجھ سے شر یہود اور نصاری کا

اللہ وھو السمیع العلیم اور وہی ہے سننے والا باتین موحدون اور نہ کوئی اقرار اور انکار بھری ہوئین اور جاننے والا
اعتقاد دونون گروہ کے بعد نزول ان آیتون کے یہود نے متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بلکہ انہ
اعراض کیا اور ترسائیون نے بھی طرح مخالفت کی ڈالی ساتھہ مسلمانون کے اور فخر اپنا کرنے لگے کہ ہمارے یہان صبغہ
ہے اور تمہارے ہان نہین اور صبغہ انکا یہہ تھا کہ جب انکے یہان بچہ پیدا ہوتا تو ساتوین روز اُسے زرد پانی مین غوطہ دیتے
تھے اور اُسے آب معمودیہ کہتے تھے اور اُسے اعتقاد مین سمجھتے تھے کہ اب پاک ہوگیا چنانچہ کہتے تھے کہ یہہ
تطہیر بچون کی اور حال آنکہ دین مسیحا مین یہہ بات نتھی اور اُسے قائم مقام ختان کے جانتے تھے حق تعالی انے
فرمایا صبغۃ اللہ کہو اے مسلمانو رنگ دیا ہے ہم کو اللہ نے ومن احسن من اللہ صبغۃ اور کون ہے
بہتر اللہ سے رنگ مین سمجھ لیجیے کہ لفظ صبغہ کا کلام نصاری کے مین بیچ صحبت تطہیر کے واقع تھا پس حق تعالی نے
بھی لفظ صبغہ بجائے تطہیر ارشاد کیا حاصل معنی کا یہہ ہے کہ کہو اے مسلمانو ہم ایمان لائے ساتھہ خدا کے
کہ اُسنے ہمین لوث کفر سے بتطہیر ایمان پاک کیا اور کون بہتر ہے اللہ سے پاک کرنے مین بعضون نے
کہا ہے کہ مراد اِس سے ختان ہے کہ تطہیر مسلمانان ہے ونحن لہ عابدون اور ہم واسطے اُسکے عبادت
کرنیوالے ہین اہل تصفیہ قلوب کے نزدیک صبغۃ اللہ رنگ گوناگون ہے فضلال اضلال اور صفات واجبی کا کہ
بسر لطیفہ قلب مین ظاہر ہوکر دل عشاق کے تزکیہ پایا ہے اور اہل تزکیہ نفوس کے نزدیک نور صفات الہیہ
ہے کہ بالوان مختلفہ مشہود ہوکر آرزو مٹاتا ہے اور اہل عناصر کے نزدیک ایک رنگ ہے تجلیات ذاتیہ
الہیہ کا کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے مثل برق کے جلوہ گر ہوکر تمام بدن مشتاقان وصال کا جلاتا ہے اور
اہل کمالات کے نزدیک ظہور تجلی ذاتی دائمی کا ہے کہ بہ ہیئت وجدانی پرتو افگن ہوکر اخص خواص کو مثل عوام
کے بناتا ہے اول فرقہ ولایت صغری والا ہے کہ ولایت اولیا کی ہے دوسرا ولایت کبری والا ہے
کہ ولایت انبیا کی ہے تیسرا ولایت ملائکہ ملاء اعلی کی ہے چوتھا کمالات والا ہے کہ سب سے بالا ہے لکھا ہے
کہ یہود اور نصاری نے ازراہ تعصب کہتے تھے کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ شرف دوستی اور عزت فرزندی ہمین
حق تعالی سے ثابت ہے ہم سزاوار ترین بھلائیون مین مسلمانون کی نسبت حق تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرمایا قل اتحاجوننا فی اللہ وھو ربنا وربکم کہہ جو امین ان کے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ دین خدا کے اور دعوی
الوہیت کے کہ انتساب اپنا حق کرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا اور جب
ربوبیت اسکی سب پر لازم ہے تو عبودیت اسکی سب پر واجب ہے ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم اور واسطے ہمارے
ہے جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمہارے ہے مکافات عمل تمہارے کی ونحن لہ مخلصون اور ہم واسطے اسکے
اخلاص کرنے والے ہین بیچ اعتقاد اور عمل کے ام تقولون ان ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى کیا کہتے ہو تم اے یہود اور نصارے تحقیق ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق و یعقوب اور
اولاد اُسکی تھی یہودی اور نصارے کے یہودی یہودی کہتے تھے نصاری نصاری قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ کہہ
کیا تم بہت جاننے والے ہو یا اللہ کہ اُسنے اُنکو اس دین پر مبعوث کیا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ
مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص بہت ظالم ہے اُس شخص سے کہ چھپاتا ہے گواہی کو جو نزدیک اُسکے ثابت ہے
طرف سے اللہ کے یعنے بواسطہ کتاب الٰہی جانتا ہے یہہ تعریض اہل کتاب کی ہے کہ چھپاتے تھے شہادت کو
پیغمبر صلّی اللہ علیہ و سلّم کے نبوّت کی حق مین کہ نبی جانتے تھے اور گواہی نہین دیتے تھے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ بیخبر اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم کتمان حق اور تکذیب قرآن اور انکار نبی آخر الزمان صلّی اللہ
علیہ و سلّم تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہہ جو پیچھے مذکور ہے ایک امت تھی تحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا
كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے اُن کے تھا جو کچھہ کمایا اُنھون نے اور واسطے تمھارے جو کچھہ کمایا تم
نے پوچھے جاؤگے تم اُس چیز سے کہ تھے وہ کرتے تکرار اس آیت کا واسطے تاکید کے ہے اسیواسطے بغیر عطف کے
لائے لکھا ہے کہ آن حضرت صلّی اللہ علیہ و سلّم مکے مین طرف کعبہ کے نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت کے جب
مدینہ منورہ مین تشریف لائے فرمان الٰہی ہوا کہ نماز طرف بیت المقدس کے پڑھو یہود اس بات سے خوش ہوئے
اور کہنے لگے کہ محمّد صلّی اللہ علیہ و سلّم اگرچہ دین ہمارا نہین رکھتے لیکن ہمارے قبلے کی طرف نماز تو پڑھتے ہین
اور ایک روایت مین ہے کہ یہود کہنے لگے کہ یہہ مرد اور اصحاب اُسکے منہہ طرف قبلے ہمارے کے لائے جب تک
کہ نماز ہماری نہ دیکھی جہت قبلے کی نہ پہچانی خاطر مبارک آن حضرت صلّی اللہ علیہ و سلّم کی اس بات سے ملول
ہوئی فرمان الٰہی صادر ہوا کہ منہہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیمی کے لاؤ یہود اور منافقون نے بعد تحویل کعبے کے
زبان طعن کی کھولی حق تعالیٰ نے اس حال سے خبر فرمائی سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ شتاب ہے کہ کہینگے بے
وقوف لوگون سے یعنے یہود اور منافقان مدینہ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو
قبلے اُن کے سے جو تھے وہ اوپر اُسکے یعنے بیت المقدس کے قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہہ تو محمّد صلّی اللہ علیہ و سلّم
واسطے اللہ کے ہے مشرق کہ خانہ کعبہ اُس جانب ہے اور مغرب کہ بیت المقدس اُس طرف ہے يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام اور کعبہ خلیل اللہ ہے معلوم کیجے کہ کون
آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ہونا اجماع کا حجت نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا اور
اِسیطرح سے کیا ہم نے تمکو امت بہتر ہے کی ذالک اشارت ہے طرف مضمون يهدي من يشاء کے یا طرف مضمون
یولّی ای جہت شاء کے کہ لله المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہے حاصل معنی کا یہہ ہے کہ جیسی راہ راست دکھائی
ہم نے تمھین یا جیسے قبلہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیم کے لائے ہم ایسے ہی کیا ہم نے تم کو امت فضل سب

استون سے وسط کی معنی افضل کی ہین کہ افضل قوم کا درمیان ہوتا ہے اور توابع اُسکے گرد کھڑے ہوتے ہین یا وسط مرکز عدل
ہے کہ چپ و راست میل نہین رکھتا یا وسط میانہ روی ہے کہ اُسمین افراط اور تفریط نہین نہ افراط نصاری کا سا
کہ عیسی علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور نہ تفریط یہود کے سی ہے کہ نبوت عیسی علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت
مریم پر افترا کیا ناحق قتل انبیا کیا پس یہہ دونو گروہ بسبب افراط اور تفریط کے گمراہ ہوے اور امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو حق تعالی نے میانہ روی عنایت کی کہ خیر الامور اوسطہا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تو کہ ہو تم گواہ
واسطے انبیا کے اوپر لوگون کے کہ منکر ان نبوتین دن حشر کے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور ہووے پیغمبر یعنے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تمھارے گواہ دلیل بڑی ہے ابو منصور ماتریدی نے ساتھ اس آیت کے اوپر اسکے
کہ اجماع حجت ہے اسواسطے کہ حق تعالی نے وصف کیا ہے اس امت کا بعدالت اور عدل اس جب جمع ہون
یہہ اوپر ایک شی کے اور شاہدی دین ساتھ اُسکے تو کیونکر حجت نہو قول انکا چنانچہ مدارک مین ہے اور طرف
اُسی کے ہے میل قاضی بیضاوی کا اور تمسک فخر الاسلام بزدوی کا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا
اور نہین کیا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اُسکے إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ مگر تو کہ جانین ہم
اُسکو جو پیروی کرتا ہے رسول کی اُس سے جو پھر جاتا ہے اور دونو ایڑیون اپنی کے حاصل یہہ ہے کہ تحویل کعبے کی کی
ہم نے تو کہ ممیز ہو جاوے درمیان پیرو اور غیر پیرو کے وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ اور البتہ ہے
تحویل کعبے کی بڑی اور گران مگر اوپر ان لوگون کے جو راہ دکھائی انکو اللہ نے اُنھون نے تحویل کعبے کی حق جانی بخلاف یہود کے
کہ دلون مین اُنکے شبہے پڑنے لگے اور ایک شبہہ یہہ تھا کہ مسلمانون پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ برحق کعبہ ابراہیمی ہے تو جنھون نے
بیت المقدس کی طرف نمازین پڑھین اور قبل تحویل کعبے کے مر گئے جیسے اسعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ
عنہ چاہیے کہ وہ گمراہ ہون حق تعالی نے دفع شبہہ اُن کے مین فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اور نہین ہے اللہ
ضایع کرے ایمان تمھارا اور نہ قبول کرے نماز تمھاری کہ طرف بیت المقدس کے پڑھی ہے إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھ لوگون کے البتہ شفقت کرنیوالا ہے مہربان معلوم کیجے کہ دسوین آیت
آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت توجہ الی الکعبہ کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ
فِي السَّمَاءِ تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منھہ تیرے کا بیچ آسمان کے یعنے طرف آسمان کے انتظار وحی مین یہہ
آیت بامر تحویل کعبہ نازل ہوئی ہے اور سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملول ہوتے تھے یہود کے
اس طعن سے کہ کہتے تھے محمد ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتا ہے اسواسطے آرزو رکھتے تھے کہ قبلہ ابراہیمی کی طرف حکم
الہی آجاوے نماز کا کہ قدیم قبلتین ہے اور اس حق مین جبرئیل سے بھی کہا تھا جبرئیل اپنے مقام پر گئے تھے آپ ہر ساعت طرف آسمان کے
دیکھتے تھے بانتظار وحی ناگاہ جبرئیل آئے اور آیت لائے کہ ہم متوجہ تجھے طرف آسمان کی دیکھنے مین فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا

پس البتہ پھیرینگے ہم تجھے طرف اُس قبلے کے کہ پسند کرے اُسکو فول وجھک شطر المسجد الحرام پس پھیر منہہ
اپنے کو طرف مسجد حرام کے مراد منہہ سے تمام بدن ہے اور مسجد حرام مسجد با احترام ہے کہ خانہ کعبہ ہے اُسکے بیچ قبلے دو
مین ایک تو بیت المقدس جسے مسجد اقصی کہتے ہین دوسرا کعبہ ہے جسے مسجد حرام کہتے ہین بنا کیا اُسکو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اُسی کے بعد زمانے اُن کے حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت
داؤد علیہ السلام وغیرہ نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے
تو مکے مین بعد وحی تیرہ ۱۳ مہینے رہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زاہدی مین روایت ہے ابن
عباس سے سترہ ۱۷ مہینے کی اور انس بن مالک سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینہ کے اور مامور ہوئے
نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اسکی پیچھے مذکور ہے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ سترہ دو شنبے کے دن نصف ماہ رجب کے بیچ دوسرے برس ہجرت کے مسجد بنی سلمہ مین طرف بیت المقدس کے
نماز ظہر کی بجماعت مسلمانان ادا فرماتے تھے رکوع رکعت دوسری کا تھا کہ یہہ حکم نازل ہوا قبلہ اہل صفا صفوف کے پیچھے آئے
اور متوجہ بطرف کعبہ ہوئے مردونکی صف آگے ہی پیچھے ہوگئے اور عورتون کی صف پیچھے تھی آگے ہوگئی مرد
عورتونکی جگہہ عورتین مردون کے مقام پر کھڑے ہوئین دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی آئے طرف کعبے کے پڑھی اس
مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہوگیا سمجھیے کہ ذکر مسجد حرام کا فرمایا نہ کعبے کا اسواسطے کہ غائب کو واجب ہے
مراعات جہت کی نہ عین کعبے کی اور تحقیق تصریح کی ہے بیچ زاہدی کے کہ مراد مسجد حرام سے کعبہ ہے لیکن شاہدین کے
واسطے عین اُسکا ہے اور غائبین کے واسطے جہت اُسکی ہے اور کعبہ نزدیک فقہا کے ہوائے کعبہ اور عرصہ اُسکا ہے
نہ دیوار اسیواسطے جب منہدم ہوجاوے کوٹھا اُسکا تو جائز ہے نماز طرف جہت اُسکی کے اور دلیل ہے اوپر اسکے جو
کہا ہے صاحب ہدایہ نے ومن صلی علی ظهر الکعبة جازت صلوته خلافا للشافعی اس واسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہے
زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے طرف بنا کے اسی واسطے اگر نماز جبل ابی قبیس پر پڑھین تو جائز ہے حالانکہ
بلند ہے کعبے سے مگر یہہ ہے کہ مکروہ ہے بجہت تعظیم کعبے کے اور جہت کعبہ کہ جدھر نماز مین منہہ کرنا فرض ہے
وہ ہندوستان والوکو بیچ المغرب مین ہے جہان سورج جاڑون مین ڈوبتا ہے اور جہان گرمیون مین ڈوبتا ہے اُن دونوکے
درمیان ہے چنانچہ تفسیر احمدی مین رسالہ شہاب الملۃ والدین سے نقل کی ہے روایت ہے براء بن عازب سے
کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین پس نمازین پڑھین طرف بیت المقدس کے سولہ ۱۶ مہینے پھر متوجہ
بطرف کعبہ ہوئے چنانچہ کشاف مین مذکور ہے بعد تخصیص خطاب کے واسطے تصریح عام حکم کے سب امت کو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره اور جہان کہین ہو تم خشکی مین تری مین آبادی مین
ویرانے مین بوستانون مین کوہستانون مین مشرقین مغربین اور جاہو کہ نماز پڑھو پس پھیرو منہون اپنے کو طرف کعبہ ابراہیمی کے

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی تھی کتاب توریت جنہیں
البتہ جانتے ہیں یہہ کہ یہہ تحویل کعبے کی یا توجہ بطرف کعبہ حق ہے حکم اُس کا پروردگار اُنکے سے ہے اسواسطے کہ توریت
میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان طرف دو قبلوں کے نماز پڑھینگے اور آخر قبلہ جو ہے اُسکا پیرو ہونگے وہ اور امت
اُنکی قیامت تک کعبہ ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اور نہیں اللہ بیخبر اُس چیز سے کہ کرتے ہیں یہود
اور تعملون بتاء مثنات فوقانیہ بھی قرأت ہے خطاب اہل کتاب کو بھی بوجہ التفات غیبت سے طرف خطاب کے
وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے ان
لوگوں کے جو دیے گئے ہیں کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ اوپر صدق اور حقیقت کعبہ کے ہر آیت یعنے معجزہ
اور دلیل اور علامت نہ پیروی کرینگے قبلے تیرے کی وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور نہ تو پیروی کرنیوالا ہے قبلے
اُنکے کی وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ اور نہیں بعضے اُنکے پیروی کرنیوالے قبلہ بعض کے یعنے قبلہ نصاریٰ کا
شرق ہے تابع یہود کے ہو کر توجہ بغرب نکرینگے اور قبلہ یہود کا کہ غرب ہے یہہ تابع نصاریٰ کے ہو کر توجہ بشرق
نکرینگے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ اور البتہ اگر پیروی کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
برسبیل فرض محال خواہشوں اُنکی کی کعبہ کی حق میں پیچھے اُس چیز کے کہ آیا تیرے پاس علم سے کہ قبلہ ابراہیم حق ہے
اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ البتہ تو اسوقت کہ متابعت اُنکی کرے ظالموں سے ہو خطاب ظاہر میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن معنوں میں خطاب امت پیغمبر کو ہے یہاں ایک سوال وارد ہوتا ہے وہ یہہ
کہ مطلب انکا نماز پڑھانی پیغمبر کا طرف قبلہ اُنکے کے ہے پس مطلوب سب کا ایک ہوا اَهْوَآءَهُمْ بصیغہ
جمع اس ایک مطلوب کو کیوں بصیغے ذکر کیا اسکے کئی جواب ہیں ایک تو یہہ کہ اہوا کا معنی خواہش اور طلب
کی ہیں اور طلب بہ اعتبار کثرت طالبوں کے متعدد ہوتی ہے اگرچہ سب کا مقصود ایک ہوتا ہے دوسری
یہہ کہ خواہش اُنکی نماز پڑھنی پیغمبر کی طرف قبلے اُن کے ہے یہہ متضمن کئی مطلوب کو ہے کہ خوش کرنا
اُنکا قبلے سے اور جاننا اُسکا اور منہہ طرف اُسکے نماز میں لانا پس جب یہہ مطلوب متضمن کئی مطلبوں کا ہوا تو صیغہ
جمع کا لانا مناسب ہوا تیسری یہہ کہ توجہ اُنکی قبلے کی طرف کرنا اگرچہ ایک خواہش ہے لیکن باعتبار مراتب اور
افراد کے بہت خواہشیں ہیں ظالمین پر وقف لازم اور وقف منزل ہے اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ
جو لوگ کہ دی ہم نے اُنکو کتاب توریت پہچانتے ہیں قرآن کو یا پیغمبر آخر الزمان کو کہ رسول برحق ہیں کَمَا یَعْرِفُوْنَ
اَبْنَآءَهُمْ جیسے پہچانتے ہیں بیٹوں اپنے کو اور لڑکوں میں یعنے کمال شناخت رکھتے ہیں وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ
لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور تحقیق ایک فرقہ اُن میں سے چھپاتے ہیں حق کو عوام بے عقل جاہل اور وہ جانتے ہیں
کہ ہم چھپاتے ہیں بیان وقف لازم اور وقف منزل ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ حق پروردگار

تیرے

تیرے کی طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگز نہ ہو تم خطاب پیغمبر کو ہے لیکن مراد امت ہے شک
لانیوالوں سے اسمانتین کہ امر قبلے کا غیر اللہ سے ہے بلکہ اللہ ہی سے ہے وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اور ہر کسی کو
ایک طرف ہے کہ وہ منہہ کرتا ہے ادھر مولیہا بصیغہ اسم فاعل ہے اگر بصیغہ اسم مفعول کہے تو یہہ معنی ہوئے
کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہے کہ وہ طرف اسکے توجہ کیا گیا ہے ضمیر ہو کی عاید ہے طرف کل کے حاصل یہہ ہے کہ ہر
فرقہ ہر گروہ کا ایک ایک قبلہ ہمت ہے کہ طرف اسکے متوجہ رہتا ہے کسی کی توجہ باسلام ہے کسی کا منہہ
اصنام ہے کسی کا مال و اموال پر کسیکی خاطر حشمت و اجلال پر کسی کی انکھہ زن و فرزند ہے کوئی بحسن جمال پابند ہے کوئی
بعبادت خدا مصروف ہے کوئی متابعت ہوا ماٴلوف ہے ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑو تم بھلائیوں کو یعنے اے مسلمانو سبقت کرو تم اوپر اوروں کے بیچ نیکیوں کے کہ ایک ان میں سے
توجہ بکعبہ ہے یعنے حقیقت کعبہ کہ عبادت اس ذات سے ہے کہ مسجود تمام ممکنات کی ہے ہر لحظہ و لمحہ اسیکی طرف
متوجہ رہو کہ وہی کعبہ ہے وہی قبلہ ہے وہی معبود ہے وہی مسجود ہے تمہارا ؎ قبلہ شاہان ہے تاج و تختگاہ
قبلہ اہل دول ہے عز و جاہ ؎ قبلہ ارباب دنیا مال ہے ؎ لمحہ لمحہ اس سے وہ خوشحال ہے ؎ قبلہ عشاق ہے دیدار یار ؎ قبلہ
عارف جمال کردگار ؎ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا جہاں کہیں ہووے گے تم اور جس قبلے کیطرف کہ منہہ
لاوے گے تم اہل کتاب لے اویگا تمکو اللہ سب کو جمع کر کر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے باطل سے إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احضار اور تمیز سے قادر ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہاں سے نکلے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سفر کے پس پھیر تو منہہ اپنے کو وقت نماز کے
طرف مسجد حرام کے وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ اور تحقیق یہہ تحویل قبلہ طرف کعبے کے البتہ حق ہے اتری ہے پروردگار تیرے سے
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہیں ہے اللہ بیخبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہیں یہہ اور اختلاف قراتین کے کہ
تعملون اور یعملون ہے بصیغہ خطاب اور غیبت یہہ جملہ متضمن ہے واسطے وعید اور ترہیب کے کہ آگاہی قادر مطلق جرائم
مجرمان پر موجب تہدید اور تشدید انکے ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور ہر
مکان سے بیچ زمانے کے باہر آوے تو اے محمد پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اور جہاں کہیں ہو تم اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پھیرو منہہ اپنے کو طرف اسکے یعنے
مسجد حرام کے تو کہ نہووے لوگونکو یعنے یہود کو اور مشرکوں کو اوپر تمہارے حجت یعنے جھگڑا یہود کہتے تھے محمد دین ہمارے کا منکر ہے اور قبلہ ہمارے کا متبع
اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس گروہ کو کیا ہوا ہے کہ منہہ اپنے اباؤ کے قبلے سے پھیرا ہے پس ساتھہ تحویل قبلے کے طرف کعبے کے اور تمہارے جھگڑا انکا
إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ مگر جنہوں نے ظلم کیا ہے اور نفس اپنے کے ساتھہ عناد اور فساد کے ان میں سے یعنے یہودان مدینہ اور مشرکان
مکہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے اقرباؤں کیطرف میل کر کے واسطے منہہ طرف مکے کے لائے اور مشرک طعن کرتے تھے

که محمد صلی الله علیه وسلم نے سمجھا ہے حق پر که پھر بار دگر منهه طرف قبلے ہمارے کے لائے فلا تخشوهم واخشونی پس مت ڈرو انسے تو جهه کرنے
مین طرف کعبے کے اور ڈرو مجھه سے مخالفت فرمان میرے مین سوال توجه بسمت مسجد حرام کو حق تعالی نے ان آیات منفصله مین تین بار ذکر
فرمایا وجه اس تکرار کی کیا ہے جواب اول خطاب اول بار ساکنان حرم ہے دوسری بار ساکنان جزیرہ عرب ہے تیسرے بار تمام اہل
زمین جواب دوم تکرار اس مضمون کا بجهت تعدد استدلال و حجت اس مضمون کے ہے ساتهه تین طرق کے جیسے آیت قد نری الا
ریکھا تک زمان مین جواب سیوم آیت اول مین جانے تو ہم تھی که مبادا یہه تحویل محض واسطے رضامندی کے واقع ہوئی ہے آیت دوسری
مین ساتهه تکرار امر کے بدون اعادہ مضمون فلنولینک قبلة ترضها وہم زائل فرمایا اور آیت سیوم مین ساتهه بیان اس تحویل کے
تشفی تمام دی جواب چهارم آیت اول واسطے تعمیم احوال کے ہے اور آیت دوم واسطے تعمیم امکنه کے اور آیت سیوم واسطے تعمیم
ازمنه کے تا شبهه نسخ کا اصلا نرہے والله اعلم ولاتم نعمتی علیکم اور تو که پورا کروں مین نعمت اپنی اوپر تمهارے که مخصوص ساتهه ملت
حنفیه کے ہے بعضون نے کہا ہے کی نعمت سے مراد نعمت نصرت کی ہے اور وہ کیا ہے سلامت ایمان اور دخول جنان اور حصول
رضوان اور دیدار رحمان ہے الہی مجھه کو اور سب مومنوں کو یہه نعمت کر عطا اپنے کرم سے عطف اسکا اوپر لئلا یکون علیکم
حجه کے ہے ولعلکم تهتدون اور تو که تم راه پاؤ ساتهه شرائع اور احکام دین کے اور ثواب آخرت کے باقی رہا یہان ایک
سوال جواب طلب وہ یہه ہے سوال اس آیت سے معلوم ہوتا ہے که اتمام نعمت اوپر مسلمانوں کے بمجرد تحویل قبلة بیت
المقدس سے بسمت کعبه واقع ہوا حال آنکه آیت سوره مائده کی که روز حجة الوداع نازل ہوئی ہے دلالت کرتی ہے که اس
روز اتمام نعمت ہوئی که الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہے جواب اتمام نعمت کا جدا ہے
اتمام نعمت کا مقدمه قبله ہے سو وقت متحقق ہے اور اتمام نعمت کا مقدمه جمیع ارکان دین ہین اس روز کہا جاتا ہے
کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایاتنا جیسے بھیجا ہم نے بیچ تمهارے پیغمبر تم مین سے پڑهتا ہے اوپر تمهارے
آیتین ہماری که قرآن ہے ویزکیکم اور پاک کرتا ہے تمکو شرک سے یا استغفار کرتا ہے واسطے تمهارے که پاک ہو گناہوں سے
ویعلمکم الکتب والحکمة اور سکهاتا ہے تمکو کتاب قرآن اور حکم حلال اور حرام ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون اور
سکهاتا ہے تمکو جو کچهه نه تهے جانتے فاذکرونی پس یاد کرو تم مجهه کو ساتهه طاعت کے اذکرکم یاد کرونگا مین تمکو ساتهه مغفرت کے
یا فاذکرونی بالانعام اذکرکم بالاکرام یعنی یاد کرو مجھے جو ساتهه انعام کے تمهین تکریم کیا ہے اور اتمام نعمت سے پہنچایا ہے پس یاد کرو تم مجهه کو ساتهه
انعام کے تا که یاد کروں مین تمکو ساتهه اکرام کے یا یاد کرو تم مجهه کو ساتهه عبادت کے تا که یاد کروں مین تمکو ساتهه افادت کے یا یاد کرو مجهه کو ساتهه دعا کے تا که یاد
کروں مین تمکو ساتهه عطا کے یا یاد کرو مجهه کو لوگون مین تا که یاد کروں مین تمکو ملائکه مین یا یاد کرو مجهه کو بیچ سر کے تا که یاد کروں مین تمکو بیچ مضر کے یا یاد کرو مجهه کو بیچ یسر کے تا که
یاد کروں مین تمکو بیچ عسر کے یا یاد کرو مجهه کو بیچ حیات کے تا که یاد کروں مین تمکو بعد ممات کے روایت ہے که حق تعالی نے فرمایا که بندوں کو
مین نے ایسی چیز دی ہے که اگر جبرئیل اور میکائیل کو عطا کرتا تو کیا نعمت بڑی اُنپر تمام کرتا اور وہ کیا ہے کہا ہے مین نے
فاذکرونی اذکرکم لکها ہے که حق تعالی نے فرمایا جب تک که بنده ذکر کرتا ہے میرا ذکر کرتا ہوں مین اسکا یہان تک

که فریفته وارشیدا هوجاوے مجھہ پر یہ ہے که نتیجہ دوام ذکر کا بکمال عشق ہے اور مراد ذکر سے ذکر قلبی ہے نہ ذکر زبانی
اسواسطے که مداومت زبان سے نہین ہوسکتی اور دل مین جب راسخ ہوگیا ہے تو ہر وقت جاری رہتا ہے یہانتک که
خواب اور بیداری مین یکسان جاری رہتا ہے اسواسطے خاندان عالی شان نقشبندیہ مین طالب کو اول تلقین یہی ذکر قلبی
کرتے ہین جب دل ذاکر ہوگیا تو توجہ کرتے ہین که دل مین ایک دیدہ بینا پیدا ہو که ہر دم ہر لحظہ نگران بجانب مذکور
رہے که مقصود ذکر سے لحاظ مذکور ہے پس جسدم نگرانی بجانب مسمی اسم مبارک الله پیدا ہوئی تو اسکو حضور اور
یادداشت اس طریقہ شریفہ مین کہتے ہین اور مرتبہ احسان کا که تفسیر جسکی حدیث شریف مین کانک تراہ واقع ہے
عبارت اسی حضور سے ہے اور حصول اس مطلب کا ساتھہ قطع کرنے قدم اول کے راہ الہی کے ہے باقی سیر و سلوک کی
نہایت ہے تفسیر اسکی یہان لکھنی موجب تطویل کتاب ہے مگر ایک رسالہ جدا مسمی بہدایت وصول الی عاصی
معاصی نے تشریح مقامات الله مین لکھا ہے اور اسمین بتفصیل ابتدا سے انتہا تک مقامات سلوک وغیرہ
اور اذکار و مراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور انوار اور اسرار اور کیفیات اور واردات اور مشاہدات
ہر جگہہ کے جدا جدا بیان کئے ہین اگر کوئی شائق اسراہ کا ہو تو عمل کرنا اسپر کافی ہے حضرت مجدد الف ثانی رضی
الله عنہ نے بیسوین مکتوب مین جلد ثانی کے لکھا ہے که ذکر عبارت دور کرنے غفلت کی سے ہے پس جو
عمل که موافق شریعت غرا کیا جاوے داخل ذکر ہے اگرچہ بیع اور شری ہووے پس تمامی حرکات سکنات مین رعایت
احکام شرعیہ کی چاہیے اور جب رعایت تمام اوامر اور نواہی بجالائےگا امر اور نواہی سے بچیگا اور دوام ذکر الہی حاصل ہوا پھر دوام ذکر کے یادداشت حضرت خواجہ ما
قدسنا الله تعالی باسرارہم که وہ متعلق بمعاملہ باطن ہے اور بہ ظاہر کو شامل ہے اگرچہ متعسر ہے توفیق دیتا حق سبحانہ اس بندہ لاشی کو اور سب
مسلمانون کو اوپر متابعت صاحب شریعت کے علیہ الصلوٰۃ والتحیہ واشکروا لی ولا تکفرون اور شکر
کرو واسطے میرے اور نہ کفر کرو مجھہ سے یعنی شکر انعام کا میرے کرو اور کفران نعمت مت کرو بیہقی نے شعب الایمان
مین بروایت ابن مسعود لکھا ہے که آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا که جس نے چار چیزین پائین چار چیزین
دوسری بھی ساتھہ ان کے پائین اور تفسیر اسکی کتاب الله مین ہے جس کسی نے توفیق ذکر الہی کی پائی سنئے
حق تعالی کا بلا شبہہ یاد فرماتا ہے که قرآن مین فاذکرونی اذکرکم اور جس کسی نے توفیق دعا کی پائی اجابت بھی پائی
که ادعونی استجب لکم اور جس کسی نے توفیق شکر کی پائی مزید نعمت بھی پائی لئن شکرتم لازیدنکم اور جس نے
توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی که استغفروا ربکم انہ کان غفارا انتہی اسی کتاب مین ہے بروایت خالد بن
عمران که آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا که جو کوئی اطاعت حکم خدا کی کرے ذاکر خدا ہے اگرچہ نماز روزہ و
تلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا کی کرے فراموش کنندہ خدا ہے اگرچہ نماز و روزہ و تلاوت قرآن بہت
کرے اس حدیث مین اشارہ ہے که اجتناب معاصی سے عمدہ تر ذکر خدا ہے سمجھہ لیجے که شریعت مین چند چیزین واسطے
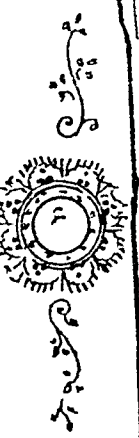
لوائے شکر حمید نعمت کے معتبر فرماتے ہین شکر تولد ولد عقیقہ ہے اور برابر موئے سر اسکے کے نقرہ وزن کر خیرات
کرنا اور شکر نکاح ولیمہ ہے اور شکر نئے کپڑے پہننے کا یہہ ہے کہ پرانا جامہ بنام خدا محتاج کو دے اور شکر ادای
روزے کا صدقہ فطر ہے اور تولع اور تکلف اور زینت عید فطر کے دن اور شکر ادای حج کا قربانی ہے عید الضحی کو اور تکلف
اور زینت اس دن اور شکر کھانے پینے جاگنے کا اذکار سالی ہے کہ ان اوقات مین ماثور ہین اور شکر مال کا یہہ ہے
کہ اپنے اوپر اسکا اثر ظاہر کرے لباس خوراک محتاجونکا سا نہ رکھے اور شکر سواری اور جانورونکا یہہ ہے کہ کبھی
کبھی محتاجونکو دے کہ اسپر سوار ہووین اور شکر مواشی کا یہہ ہے کہ دودھ ایک جانور کا محتاجونکو دیا کرے اور
شکر زراعت اور میوونکا یہہ ہے کہ کسی کو کھانے سے اسکے منع نکرے ہان اگر کوئی چاہے کہ اٹھا کے لیجاوے
تو مزاحم ہو اور شکر ہر صنعت کا یہہ ہے کہ محتاج کی اس مین اعانت کرتا رہے خصوصاً مثل کتابت اور خیاطت
کے واللہ اعلم بالصواب يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھ
صبر کے اور نماز کے مراد صبر سے روزہ ہے کہ بند رکھنا نفس کا ہے کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے
مراد حبس نفس ہے مطلق عبادتمین اور بعد اسکے ذکر صلوٰۃ اسکا تخصیص ہے بعد تعمیم کے اور ہو سکتا ہے کہ مراد صبر سے کہ
حبس نفس ہے او ثبات رکھنے قدم کے بیچ جنگ کافرونکے جہاد اصغر ہو کہ جہاد ظاہر ہے اور مراد صلوٰۃ سے
کہ مجاہدہ ساتھ شیطان کے ہے جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر اور یا مراد صبر سے صبر اوپر مصائب اور بلایا کے ہے اور صلوٰۃ
سے استعمال صلوٰۃ بوقت مشکلات یعنے جب تجھہ مصیبت اور بلا آوے تو صبر کرو اور جب تجھہ مشکل پیش آوے
تو مدد ساتھ نماز کے چاہو اور تضرع اور زاری سجدہ جناب باری مین کرو کہ آسان کرے گا اور یہہ رجوع بجناب الٰہی
کرنا دلیل اوپر کمال ایمان کے ہے اور اس تقدیر پر جملہ استعینوا مستانفہ ہے کہ جو آیتین ذکر شکر نعمت کا آیا تو سامعین
نے چاہا کہ پوچھین کیا کرین ہم وقت بلا اور مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور جملہ ندائیہ درمیان
مین معترضہ ہے واسطے تنبیہ کے واقع ہوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہے حافظ ناصر
نگہبان بحر مواج مین لکھا ہے ان اللہ اعلم باحوال الصابرین ناصر لھم معلوم کیجے کہ گیارھوین آیت آیات مسائل سے
کہ جس سے مسئلہ احیائے شہدا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ اور مت کہو واسطے
ان لوگون کے جو مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہین اموات مبتدائے خبر محذوف کا ہے اے ہم
اموات اور عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر پر ہے اور درمیان ان دونون جملون کے مناسبت تام ہے
کہ وہان صبر اوپر بجا لانے کے کرتا ہے اور یہان مارے جاتا ہے راہ الٰہی مین اور اگر صبر سے صبر اوپر بلا کے
مراد لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہے ظاہر اور اگر صبر سے مراد حبس نفس شہوت لین تو بھی مناسب

ہے کہ جہاد اور صوم دونو پھر دشمن خدا مین اور سبب نزول آیت کا یہہ ہے کہ صحابہ بعد حرب بدر کے حسرت
کرتے تھے شہدا پر کہ بیچارون نے جان شیرین دی اور نعمت حلت اور لذت نعیم دنیا سے محروم رہے حق
تعالی نے فرمایا کہ انہین مردے مت کہو بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ بلکہ وہ جیتے ہین درگاہ ہماری مین
لیکن تم نہین سمجھتے کیفیت اس حیات کی اسواسطے ادراک اسکا ساتھ عقل کے متصور نہین [illegible]
بل احیاء سن کر چاہا کہ کیفیت انکی حیات کی دریافت کرین ارشاد ہوا ولکن لا تشعرون سوال حقیقت
شہدا کو متحقق ہے کہ عورات انکی چھوٹ جاتی ہین جو چاہے نکاح کرلے اور مال انکا بٹ جاتا ہے
مین پس کیونکر انہین زندہ کہا جائے جواب حیات انکی بوجہ تمثیل ہے جیسے کہتے ہین کہ فلانے شخص نے
جو مجھے دیکھا کانپا اسکی آنکھ مین کھٹکا یا خون اسکے بدن مین نرہا تو یہہ معنی ہوتی ہین کہ کمپنا کانپنا خلق ہوا
ہوا جیسا خون خشک ہو جانے سے احوال انکا ہو ویسا ہی ہوگیا پس شہدا بھی ہین تو مرد کے بھی ہو سکے
بہت مرزوق ہونے اور شادمان ہونے کے کہ یرزقون فرحین بما اتٰہم اللہ سے معلوم ہوتا ہے
حیا انکا کیا جیسے ماھذا بشرا ان ھذا الا ملک کریم مین ہے حدیث مین آیا ہے کہ ارواح شہدا کی
بشکل طیور سبز مین آکر میوے جنت کے کھاتے ہین اور پانی نہرون کے پیتے ہین پھر قندیل نور مین کہ معلق
بعرش ہے جا رہتے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہدا کنارے نہر کے قبے مین
ہوتے ہین میوے بہشت کے کھاتے ہین اور دن قیامت کے فرشتون کو فرمان ہوگا کہ جاؤ طرف بہترین
خلائق کے اور عرصات قیامت مین حاضر کرو فرشتے کہین گے الٰہی بہترین خلائق کون ہین ہم انہین کیونکر پہچانے
فرمان ہوگا کہ شہدا ہین کہ تن اور مال اپنا میرے کام مین کھویا ہے اور جان اپنی فدائے دین کی ہے تم
انھون کو تلوارین کاندھون مین پڑے ہوئے لے آؤ اور جنت مین جو ان کے مکان ہین وہان لیجاؤ سوال اگر
روح شہدا انکا قالب پرندگان مین ہے تو یہہ تناسخ ہے اور تناسخ باطل ہے جواب تناسخ روح کا ایک
قالب سے دوسرے قالب نئے روح مین آنا ہے اور یہان قدرت کاملہ الٰہی سے روح انکی پرندون کی قالب
یا روح مین آتی ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو یعنے معاملہ آزمائش کا کرین گے ہم والا ہمارے علم مین
کوئی چیز چھپی نہین ہے اور وہ آزمایش ساتھ کن چیزون کے ہے بِشَیْءٍ ساتھ چیز اندک کے مِّنَ
الْخَوْفِ ڈرنے دشمن کے وَالْجُوْعِ اور بھوکھ سے ساتھ قحط اور تنگی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ اور کمی کرنے
مالون کی سے کہ حادثون مین تاراج ہو وَالْاَنْفُسِ اور نقصان جانون کی سے ساتھ بیماری کے یا ضعف کے
یا بڑھاپے کے وَالثَّمَرٰتِ اور نقصان میوون کے سے ساتھ آفت سماوی کے یا ارضی کے یا مرگ اولاد کے کہ ثمرہ
باغ جان ہین سمجھ لیجئے کہ وجہ ترتیب مین ان مصایب کے ذکر کی یہہ ہے کہ اول خوف کو لائے اسواسطے کہ حلاوت

زندگی فی الفور برباد کرتا ہے پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اس سے ہے پھر نقصان اموال کو کہ مقتضی
بگرسنگی ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ خوف نقصان مال سے لحوق گرسنگی ہے پھر جہاد کو لائے کہ غالباً منجر بقتل
ہوتا ہے پھر نقصان ثمرات اور اولاد کو کہ معنوں میں موت ہے بلکہ بدتر از مرگ اسواسطے کہ آدمی بعد موت کے
ساتھ بقائے نسل کے اپنے آپ کو باقی جانتا ہے جب اولاد نہ رہی موت نسلی اسکی متحقق ہوئے گو اگرچہ بوجود
زندہ رہا وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ اور بشارت دے اے محمدؐ صبر کرنیوالوں کو جس کرامت کے
کہ ممکن ہو وہ لوگ کہ جب پہنچی ہے انکو مصیبت کہا ہے کہ جو حادثہ مکروہ ہے کہ بندے پر آتا ہے مصیبت ہے
اور وہ صبر کرنے والا کہ وقت مصیبت کے قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہیں تحقیق ہم واسطے اللہ کے
ہیں مملوک راضی برضا اور فرمانبردار بحکم قضا اور تحقیق ہم طرف اسکے پھر جانیوالے ہیں انا للہ سے اقرار انقیاد حکم
قضا نکلتا ہے اور انا الیہ راجعون سے اعتراف بعث اور نشور مستفاد ہوتا ہے بیہقی میں عبد اللہ بن عمر سے
روایت کی ہے کہ چار چیزیں ہیں جسمیں جمع ہوں حق تعالی اسکے واسطے بہشت میں گھر تیار کرتا ہے اول یہہ
کہ ہر کار و بار میں اپنی التجا بخدا کرے دوسری یہہ کہ ہر وقت محنت میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تیسری یہہ
کہ جب نعمت جناب الہی سے پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہہ کہ جب گناہ سرزد ہو استغفر اللہ کہے امام احمد نے
اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر مسلمان کو مصیبت پہنچی ہو بعد مدت کے اس مصیبت کو یاد کر کہے انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالی اسکو اجر اس مصیبت کا
تازہ عنایت کرتا ہے گویا وہ مصیبت آج ہی پہنچی ہے اور حکیم ترمذی نے بروایت انس بن مالک حق نعمت یہہ
میں اور رحمت تازہ میں اسیطرح روایت کی ہے اور اس کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کی فضائل حدیثوں میں بہت وارد ہیں پس آدمی
کو چاہیے کہ جب کچھ مصیبت آوے اسے پڑھے أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہہ لوگ کہ مصیبت میں جو
ساتھ کلمہ استرجاع کے کرتے ہیں اوپر انکے ہے درود پروردگار ان کے سے اور رحمت لکھا ہے کہ مراد رحمت سے بہشت
ہے کہ آیت شریفہ میں بھی جنت کو رحمت کہا ہے وأما الذين ابيضت وجوههم ففي رحمة الله شاہ عبد العزیز نے
لکھا ہے صلوات من ربهم کی تفسیر میں کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار انکے سے کہ بسبب اس عنایت کے خوف مصیبت آخرت میں
نرہیگا اور کوئی گناہ بسبب عنایت کے تاثیر کریگا تو صلوۃ حقیقت میں نام اس عنایت خاصہ حضرت حق کا ہے کہ ضرر مصیبت سے
مطلقاً مامون کرے لہذا مخصوص ہے اصالۃ بحضرات انبیا علیہم الصلوۃ اور اس گروہ کو بھی افاضے میں اس عنایت کے
ہمرنگ انبیا فرمایا ہے اور فرق یہہ ہے کہ انبیا کے حق میں یہہ عنایت خاصہ موجب عصمت گناہ سے ہووے گناہ انسے
صادر ہی نہیں ہوتا اور اس گروہ کے حق میں بسبب قصور استعداد کے اسی قدر تاثیر کرتی ہے کہ گناہ کردہ ناکردہ برابر ہوتی ہے
لہذا ترمذی میں اور ابن ماجہ اور سوا انکے صحاح ستہ میں وارد ہے کہ جسکے تین فرزند نابالغ مر گئے ہوں انکو کلید بہشت سپر محکم آتش دوزخ سے حاصل ہے

ہے

جب بعضے مردون نے اور بعضے عورتون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کا دو یا ایک فرزند ہوا
اُسے بھی یہہ مرتبہ ہوگا فرمایا ہان قسم ہے کہ بچہ ناتمام ساقط ہوا ہے بھی ماں اپنی کو ناف سے کھینچ کر بہشت مین لیجاویگا
اگر نے صبری نکرے اور متوقع ثواب کی خدا سے ہو اور امام مالک نے موطا مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین
بروایت ابو ہریرہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد با ایمان کو پے در پے جان اور
مال اور عیال اور اطفال اُسکے کی مصیبت پہنچتی ہے تا آنکہ قیامت کو با خدا ملاقات کرتا ہے اور کچھہ گناہ ساتھہ
اُسکے نہین رہتا اور امام احمد اور نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بروایت مرہ مزنی لکھا ہے کہ ایک شخص آن
حضرت کے پاس آتا تھا اور پسر اُسکا اُسکے ساتھہ ہوتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا
کہ معلوم ہوتا ہے تو اِسے بہت چاہتا ہے کہ اپنے سے جدا نہین کرتا اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا تمھین اُس
قدر چاہتا ہے جس قدر مین اِس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس مین حاضر نہوا آن حضرت نے لوگون سے اُس کا
احوال پوچھا لوگون نے کہا کہ وہ پسر اُسکا مر گیا اُسے بہت غم ہے حضرت خود وہان تشریف لے گئے اور اُسے
کہا کہ قیامت کو جس دروازے پر بہشت کے تو جاویگا لڑکا اُس طرف سے دوڑکر دروازہ کھولنے لگا اور بعضے
روایات اِس قصہ مین یہہ بھی ہے کہ ہر دروازے پر دوزخ کے واسطے تیرے کھڑا ہوگا کہ مانع ہو وَاُولٰئِكَ
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہی ہین راہ پانیوالے برضا و تسلیم یا ساتھہ کلمہ استرجاع کے کہ موجب ثواب عظیم
ہے سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلمہ استرجاع خاص اِسی امت کو عنایت کیا ہے نہین تو یعقوب
علیہ السلام وقت فقدان یوسف علیہ السلام کے بھی پڑھتے انا للہ وانا الیہ راجعون یا اسفی نکہتے باقی رہا یہان
ایک نکتہ کہ بیان کرنا اُسکا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ کلمہ صلوٰۃ جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا ہے سمجھنا چاہیے
کہ نکتہ اِس مین یہہ ہے کہ صلوٰۃ عبارت عنایت خاصہ حضرت حق سے ہے کہ یہہ قسم چارون کو بچند وجہ
عنایت ہوگی اول یہہ کہ جو انھون نے وقت مصیبت مین یہہ عمل کیا اورون نے بھی انہین دیکھہ کر یہی وتیرہ اختیار
کیا پس اُنہین شرکت کارخانہ نبوت مین اِس راہ سے پیدا ہوئی کہ لوگون نے انکی اقتدا سے راہ قرب پایا دوسری
یہہ کہ اعدا اہل شماتت کے کہ بیشتر شیاطین انس و جن اور حاسدین اور منافقین ہوتے ہین اُن سے یہہ کلمہ سنکر
ذلیل اور خائب اور خاسر ہوتے ہین اور وسوسے سے باز رہتے ہین اِس راہ سے بھی شرکت منصب نبوت
مین حاصل ہوئی کہ کام پیغمبرونکا ہے طرف نسبت کرنے شیاطین اور انکار کفار و منافقین کے ہے اور
حقیقت مین یہی جہاد اور حاصل خلاصہ اِسکا یہی ہے تیسری یہہ کہ ثبات عزم انکا اور جد و اجتہاد انکا دین
الٰہی اور رضا بہ نقصان ساتھہ مرتبہ اعلی کے پہنچا اور یہہ بھی میراث نبوت ہے پس گویا تین راہ سے یہہ استحقاق
درود کا کہ مخصوص ساتھہ پیغمبرون کے ہے کر دیتے ہین واسطے اشارہ تعدد اِس طریق کے لفظ صلوٰۃ کا جمع لائے

بخلاف لفظ رحمت کے کہ مدلول اُسکا عام ہے اور جمیع اہل طاعت کے اور اس مین اختلاف نہین
ہر بندہ کہ حکم خدا کی طاعت ہر رنگ کہ بجا لائے مستحق اُسکا ہوتا ہے حدیث صحیح مین حضرت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تفسیر مین اس آیت کے فرماتے تھے کہ صابرون کو تین چیزین
موعود ہوئی ہین عدلین یعنے دو بار شتر کہ باہم برابر کر کے دونو طرف ڈالتے ہین اور علاوہ اُسکے یعنی جو زائد کہ اوپر اُسکے
رکھتے ہین یعنے صلوٰۃ اور رحمت کہ قرین یکدیگر ہین اور اہتداء کہ علاوہ اُس پر ہے معلوم کیجے کہ بارھوین
آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کرنیکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حج کے اور عمرے کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ تحقیق صفا اور مروہ کہ دو پہاڑ ہین مکے مین طواف انکا نشانیون حج خانہ
الٰہی کے سے ہے روایت ہے کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ نزدیک مکے کے ہین امم سابقہ مین اساف نام ایک مرد
تھا اُسنے نائلہ نام ایک عورت سے کعبے مین زنا کیا معاذ اللہ غضب الٰہی سے وہ دونو مسخ ہو کر پتھر ہو گئے
لوگون نے واسطے عبرت کے اساف کو کوہ صفا پر نائلہ کو مروہ پر رکھ دیا بعد مدت کے بت پرستون نے
جو انکو سنگ تراشیدہ پایا پوجنے کے واسطے بت ٹھہرا لئے پھر ایام جاہلیت مین مخلوق انکے پوجنے کو جمع ہونے
لگے جب ظہور اسلام کا ہوا لوگ بعبادت خدا تعالی مشغول ہو گئے اور وہ دونو پہاڑون پر سے پھینک دئے
مقام اصنام مناسک اسلام ہوا پھر بعضے لوگ سعی کرنیکو درمیان صفا اور مروہ کے واسطے تشبہ کافرون کے
کہ اساف اور نائلہ کو وہان پوجتے تھے گناہ سمجھتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ تحقیق صفا اور مروہ
نشانیون اللہ کی سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو کوئی کرے حج خانہ کعبے کا ساتھہ اعمال مخصوصہ کے کہ حج مین
حالت احرام مین ہوتے ہین اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجا لائے ساتھہ اعمال مخصوصہ کے کہ عمرے مین ہین فرق درمیان
حج اور عمرے کے یہہ ہے کہ بیچ حج کے جانا عرفات مین شرط ہے اور پھر آنا وہان سے واسطے طواف خانہ کعبہ
اور عمرہ مین عرفات مین جانا شرط نہین ہے اگر عمرہ کرنیوالا مکے کے باہر سے آیا ہے تو وہ مسجد عائشہ مین اگر طواف کرے
اور اگر ساکن مکہ ہے تو وہ حرم سے باہر نکل کر احرام باندھکر طواف خانہ کعبے کو چلا آوے اور یہہ بھی ہے کہ حج نہین
ہوتا ہے مگر ایک برس مین ایکبار اسواسطے کہ جانا عرفات مین روز عرفے کو کہ نہم ذی الحجہ ہے شرط حج ہے اور یہہ دن
ایک برس مین مکرر نہین آتا اور عمرہ ہر روز ہو سکتا ہے کوئی وقت اُسکے واسطے مخصوص نہین
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا پس نہین کچھ خلل گناہ کا اوپر اُسکے جہت مشابہت کفار یہہ کہ طواف کرے
بیچ صفا و مروہ کے اور سعی کرے درمیان اُن کے بعضون نے کہا ہے کہ حرف لا مضمر ہے اسمین یعنے فلا جناح
علیہ ان لا یطوف بہما یعنے اگر ترک کرے سعی تو بھی نہین فاسد ہوتا حج لیکن ناقص ہوتا ہے اور واسطے
ازالہ النقصان کے دم لازم ہوتا ہے چنانچہ زاہدی مین لکھا ہے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اور جو

کوئی خوشی سے کرے نیکی پس تحقیق اللہ قدردان ہے جاننے والا جزا دہندہ شکر گو بندگان ہے داناے
اعمال بندگان ہے سمجھنا چاہیے کہ بیچ عہد خلافت عہد صحابہ کے اور بیچ زمان کرامت نشان تابعین کے سعی درمیان
صفا اور مروہ کے بیچ اختلاف تھا بعضے صحابہ مثل ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا اور بعضے تابعین مثل
مجاہد اور عطا کے ساتھ تطوع کے قائل تھے اور یہی آیت شریفہ تمسک تھا انکا اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ
فرض کہتے ہین اور حدیث ان اللہ کتب علیکم السعی فاسعوا تمسک رکھتے تھے اور نزدیک امام اعظمؒ
کے واجب ہے تارک اسکے پر دم لازم ہے اگر صحابہ کے زمانہ مین اختلاف آپس مین تھا بعد اسکے اجماع رافع اختلاف
ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع ناسخ آیت کا کیونکر ہوا آیت سے استحباب نکلتا ہے اجماع سے وجوب ثابت
کرنا گویا کہ منسوخ کرنا ہے حکم آیت کو تو جواب اسکا دیتے ہین ہم کہ یہ ہے اجماع رافع حکم کتاب نہین ہوتا لیکن یہان
تو رافع حکم کتاب نہین ہے بلکہ اس استحباب کو اور موکد بوجوب کر دیا ہے رافع تب ہوتا ہے کہ حکم مکروہ
اور منع کا کرتا اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ تحقیق جو لوگ علماء یہود سے بسبب حسد کے چھپاتے
ہین جو کچھ کہ اتارا ہے ہم نے دلیلون سے نورانی جیسے حکم رجم کا وَالْھُدٰی اور ہدایت سے کہ نعت اور صفت حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ پیچھے اسکے کہ بیان کیا ہم نے اسکو
یعنے ہدیٰ کو واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب توراۃ کے یعنے ہم نے ظاہر کیا انھون نے چھپایا اُولٰٓئِکَ
یَلْعَنُھُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ یہ گروہ لعنت کرتا ہے انکو اللہ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے
اولٰئک اشارہ ہے طرف گروہ کے کہ چھپایا ہے حق کو اور لعنت کی معنی دور ہونا رحمت سے ہے اور
لاعنون سے مراد تمام جن اور انس اور ملک کہ دعا لعنت کی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ چوپائے زمین
یہان تک کہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی ہے دعائے لعنت کرتی ہے اور اس تقدیر پر ایراد جمع سلامت کی
تغلیب ذوی العقول ہے اوپر غیر ذوی العقول کے لکھا ہے کہ کافر جب جواب منکر نکیر سے عاجز ہوتے ہین
تو فرشتے انکو گرز مارتے ہین آواز اس گرز مارنے کی اور کافرون کے چلانے کی سوا جن وانس کے سب سنتے
ہین اور جو آواز سنتا ہے لعنت بھیجتا ہے کافرون پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ دو مسلمان آپس مین ایک دوسرے پر جو لعنت کرتے ہین اور دونون مین کوئی مستحق لعن کا نہین ہوتا تو وہ لعنت
یہود پر واقع ہوتی ہے اور قاعدہ ہے کہ لعنت غیر مستحق سے مستحق کے طرف جاتی ہے
یہان ہے کہ گر تیر دوست پر پھینکیں تو ہو اُس کا نشانہ عدو کا دل و جگر روایت ہے کہ جسکے پاس مال ہو صدقہ دے سو رافت وہ بات
تو وہ یہود پر لعنت کرے یہی صدقہ ہے چنانچہ بحر مواجین مذکور ہے غرض تمام یہ گروہ لائق لعنت کے ہین اور جس کے پاس نہو
جنھون نے توبہ کی شرک سے اور ایمان لائے یا توبہ کی تغییر نعت چھپانے سے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر
وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا اور نیکی کی یا اصلاح کی اپنے

تباہ ہوئے کاموں کو اور بیان کیا صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ چھپاتے تھے فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ
پس یہ لوگ ہیں کہ بسبب توبہ اور اصلاح کے پھیرتا ہوں میں طرف اُن کے ساتھ رحمت کے وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور میں
ہوں قبول کرنیوالا توبہ بندوں کی مہربان کہ جلدی نہیں کرتا ہے عذاب کرنے میں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ
تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہود سے بانکار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال یہ کہ کافر رہے
حق چھپاتے رہے اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یہ لوگ وہ ہیں کہ اوپر ان کے لعنت خدا کی
اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سبکی خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہنگے بیچ اُسکے یعنی
بیچ لعنت کے یا بیچ دوزخ کے نہیں ہلکا کیا جاویگا اُن سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دیے جاوینگے یا نہ ہونگے وہ منظور
نظر الٰہی وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور معبود تمہارا احد ایک ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ نہیں کوئی معبود مگر وہ
کہ احد ہے بیچ ذات اپنی کے اور واحد ہے بیچ صفات کے بخشنے والا ہے تربیت اشیاء میں مہربان ہے
تقویت ارواح میں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدائش آسمانوں کے کہ خیمہ ہے بے ستون کھڑا اور زمین
کے کہ بچھونا ہے فراخ بچھایا ہوا وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے رات کے اور دن کے بیچ اختلاف درازی اور
کوتاہی اور سفیدی و سیاہی کے وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ اور کشتی کے جو چلتی ہے اوپر پانی
بیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے جو نفع دیتی ہے لوگوں کو تجارت سے وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ اور جو کچھ اتارا اللہ نے
آسمان سے پانی سے آب باران فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پھر زندہ کیا ساتھ اس پانی کے زمین کو بعد مرنے کے اور
پژمردگی کے وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ اور رکھ دیے بیچ زمین کے ہر جانوروں سے درندے گزندے وحوش و طیور اور ہوا
اُن کے وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اور پھیرنے ہواؤں کے ہر طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بادلوں
جو حکم کے باندھے ہیں تابع امر الٰہی کے درمیان آسمان اور زمین کے کہ جدھر امر ہو ادھر جاویں لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ
البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُن لوگوں کے کہ عقل رکھتے ہیں یعنی یہ سب کہ بیان کیا ہم نے نشانہائے کمال ہیں صنائع حکمت
الٰہی سے اور بدائع قدرت نامتناہی سے واسطے اس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہے اور نظر تامل طرف موجودات کے کرتا ہے کفار قریش
کہتے تھے کہ تین سو ساٹھ بت ہیں ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہیں اور وہ سب ہمارا ایک شہر کا کام پورا نہیں کر سکتے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں پھر ایک خدا ہے کہ کام تمام عالم کا کر رہا ہے اگر اسپر کچھ دلیل لاویں تو ہم سچ جانیں یہ آیت
مذکورہ نازل ہوئی کہ اگر یہ نشانیاں ہیں اسمیں قدرت الٰہی کی حدیث میں وارد ہے کہ ویل ہے اوپر اس شخص کے کہ یہ آیت پڑھے اور
بیچ اسکے تفکر نہ کرے لآیات اسم اِنَّ کا ہے اور فی خلق السموات تا آخر خبر ہے مقدم اور جب خبر مقدم ہوتی ہے اِنَّ کی تو اسم
پر لام تاکید کا آتی ہے جیسے وان من شیعته لابراهیم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا اور
بعضے لوگوں سے وہ ہے کہ پکڑتا ہے سوا اللہ کے شریک یعنی بت عطف اس جملے کا اوپر جملہ والٰهکم اله واحد کے ہے

درمیان مین جملہ معترضہ ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہے یُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ محبت کرتے ہین انکی جیسی
محبت خدا کی وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ یہ پہلا جملہ صفت انداد مین واقع ہے اور یہہ جملہ معترضہ بیان حال مومنین
مین لاتے ہے یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہین زیادہ تر اور قوی تر ہین محبت مین واسطے خدا کے اسواسطے کہ مشرک بتونکو
دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مومن اللہ کو نہین دیکھتے اور دوست رکھتے ہین اور امید دیدار پروردگار مین
عمر گذارتے ہین دوسری محبت کفار کی فانی لفانی ہے اور دوستی مومنون کی باقی بباقی ہے اور حقیقت مین معنی
اشد حبًا کی یہہ ہین کہ اول خدا نے انکو دوست رکھا کہ یحبہم کہا پھر انھون نے خدا کو دوست رکھا کہ یحبونہ ہے یعنی دوستی
انکی خدا سے بسبب دوستی خدا ہے ان سے عبد اللہ الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر یحبہم نہوتا تو یہان یحبونہ نہوتا
یہ یحبہم و یحبونہ سے ظاہر ہے کہ ابتدائے محبت ہوئے قادر ہے سو اودھر سے میل ہوا تب ادھر سے
دل تڑپا ہے ترست کا اپنے سبب ہے محبت مولا وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اور کاش کے دیکھین اور جانین وہ لوگ
جو ظالم ہین یعنی ظلم کیا انھون نے اپنے نفس پر ساتھہ پکڑنے شرکائے باری کی کہ واحد لا شریک ہے یا برابر کرتے ہین انکے
ساتھہ حق کے بیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے لو واسطے تمنا کے ہے اور جواب تمنی کا فعل
یا فا ہے اس جہت سے منصوب ہے إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھتے ہین عذاب الہی کو دنیا مین ساتھہ اونکی
مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ فقر کے اور اسوقت مین متوقع امداد ان چیزون کے ہوتے ہین کہ انکے کام
آوین عذاب سے خلاص کرواوین اور اوپر حسب توقع ان کی کے واقع نہین ہوتا أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا یہہ کہ
قوت اور قدرت اور غلبہ ہے واسطے اللہ کے سب وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ اور یہہ بھی جانین کہ اللہ سخت عذاب
کرنیوالا ہے اور ان کے بت ہر آئنہ جانین ضرر اتخاذ انداد کا اور زمین انحراف عبادت رب العباد کا إِذْ تَبَرَّأَ
الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو کہ جب بیزار ہوین وہ لوگ جو تبوا
تھے ان لوگون سے جو پیروی کرتے تھے سمجھ لیجے کہ مشرک جن کے دنیا مین تابع ہین وہی ان سے قیامت کو بیزار
ہووینگے وَرَأَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب کو تابع اور متبوع سب وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ اور کٹ جاوینگے
ان کے علاقے اور ربط کہ دنیا مین رکھتے ہین عہد سے پیمان سے قرابت سے یگانگت سے صحبت سے وَقَالَ
الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور کہینگے وہ لوگ جو پیروی کرتے تھے یعنی تابع جو بیزاری اپنے متبوعون کی دیکھینگے تو کہینگے
لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً کاش کے واسطے ہمارے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا تو
بیزاری کرین ہم ان سے وہان جیسی بیزاری کی انھون نے ہم سے یہان كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ اسی طرح
یعنی مثل دکھلانے عذاب کے کہ جزائے اعمال قبیحہ اور سزائے پرستش اصنام باطلہ ہوگا دکھلاویگا انکو اللہ عمل انکے جو
انھون نے اپنے زعم مین نیک کئے ہین جیسی حج اور عمرہ اور ضیافت اور احسان سبکو حبط کرکے تاکہ ہوین حَسَرَاتٍ
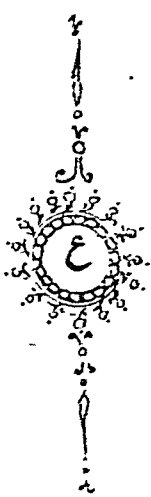
عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اور افسوس ویران کے بااعمال سیئہ دیکھا ویگا جو انھون نے کیے مین جیسے قتل
اور غارت اور غیر ہما تا مزید حسرت ہو یا اعمال حسنہ جو ان سے چھوٹے ہوے ہین ان کے آثار دکھا ویگا جیسے
اشجار انہار مکانات میوہ جات بہشت کے واسطے حسرت اور افسوس اٹھینگے کہ کاش کے اگر ہم عمل نیک کرتے
تو ہم عیش کرتے وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ اور نہین وہ سب تابع اور متبوع نکلنے والے آگ سے ہمیشہ دوزخ
مین رہینگے يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا اے لوگو کھاؤ اُس چیز سے کہ بیچ زمین کے ہے حلال پاکیزہ
یعنی روا بے شبہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی ایام جاہلیت مین مشرکان عرب نے کتنی
چیزین شیطان کے وسوسہ سے حلال حرام کرلین تھین حق تعالی نے اُس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ إِنَّهُ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُبِينٌ تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہے کہ وسوسہ ڈال تمھارے باپکو بہشت سے نکالا اور تمھین
فریب دیکر دوزخ کے لیجانیکا ڈول ڈالا ہے إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ سوا اسکے نہین ہے کہ حکم کرتا ہے تمکو
شیطان یعنی وسوسہ ڈالتا ہے ساتھ برائیون کے اور بے حیائیون کے کہا ہے کہ سوء گناہ ہے جسمین حد نہووے اور فحشا
گناہ ظاہر ہے یا سوء میل بدنیا ہے اور فحشا متابعت نفس اور ہوا اور حقیقت مین سوء و فحشا دونون شامل ہین سب معاصی
صغیرہ اور کبیرہ کو کہ شیطان آدمیونکو ان کی طرف میل دلاتا ہے وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور دوسرے
شیطان حکم کرتا ہے تمکو یہہ کہ کہو تم افترا اور دروغ اوپر اللہ کے بیچ تحلیل خباثت اور تحریم طیبات کے جو کچھ نہین جانتے تم
حقیقت اسکی وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اور جب کہا جاتا ہے واسطے اُن کے یعنی عموم طرف ناس کے
ہے پیروی کرو اسکی جو اتارا ہے خدا نے یعنی قرآن اور حلال اور حرام اسکے پر عمل کرو قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ
آبَاءَنَا کہتے ہین ہم نہین پیروی کرینگے اسکی بلکہ پیروی کرینگے ہم اسکی جو پایا ہم نے اوپر اسکے باپون اپنے کو یعنی
جو بات باپ ہمارے کرتے تھے وہ ہم بھی کرینگے یہہ بات بنی عبد الدار کہتے تھے أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا
وَلَا يَهْتَدُونَ کیا متابعت باپونکی کرتے ہین اور اگرچہ تھے باپ ان کے نہ سمجھتے کچھ چیز امور دین کی اور نہ راہ راست
پاتے تھے ہمزہ استفہام کا ہے واسطے انکار کے بروجہ توبیخ اور واو متصلہ ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے اتبعوا اباءہم
او لو کان اباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون اور یہہ جملہ معترضہ ہے واسطے توبیخ کافرون کے اور سرزنش فرقہ گمراہ کے
سمجھ لیجے کہ اتباع گمراہ کا اگرچہ آبا ہو نچاہیے اور پیروی بیوقوفون کی اگرچہ اجداد ہون نکیجے وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ
الَّذِي يَنْعِقُ اور مثال ان لوگون کی جو کافر ہوے جیسی مثال اس شخص کے ہے کہ چلاتا ہے بِمَا لَا يَسْمَعُ
إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ساتھ اس جانور کے کہ نہین سنتا مگر بلانا اور پکارنا یعنی مطلب سمجھنا اور معنی معلوم کرنا کچھ نہین
ایسے ہی کافر ڈرانے والے کی اور نصیحت کرنے والے کی فقط آواز سنتے ہین اور حقیقت سخن کو نہین دریافت کرتے صُمٌّ
بُكْمٌ عُمْيٌ بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ پس وہ نہین سمجھتے جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

ع

یعنی

کہتے ہین معلوم کیجیے کہ تیرھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت بعضے اشیا کا کہ اوپر ہمارے ہی
نکلتا ہے وہ یہہ ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاکیزہ سے یعنے حلال
اُس چیز سے کہ دیا ہم نے تمکو اور مال کسی کا چرا کے چھین کے نکھاؤ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو
واسطے اللہ کے کہ حلال روزی دی تمھین اگر ہو تم تصدیق دل سے اُسکو عبادت کرنیوالے سمجھہ لیجیے اِس آیت سے دو چیزین
مین خداپرستونکے نکلتے ہین رزق طیب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیب کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ جو
حلال ہے شرع مین وہ طیب ہے اور جو حرام ہے وہ خبیث ہے پس حلال اور طیب دونو لفظ مترادف ہین
کہ معنی ایک ہین دونون کی اور حلالاً طیباً طیب وہ ہے کہ کسب اسکا ساتھہ معصیت کے نہو جو سر رکوع مین آیا ہے
طیب صفت کاشفہ ہے حلال کی اور بعضے کہتے ہین کہ طیب اخص ہے حلال سے پس حلال طیب وہ ہے
کہ کسب اسکا ساتھہ معصیت نہو جیسے جھوٹھہ بولکر نہ لیا ہو یا اور منع چیز سے کسب نکیا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حلال وہ ہے
کہ مفتی شریعت فتوی اور حلیت اسکے دین اور طیب وہ ہے کہ دل جسکے پاکیزہ کی برگواہی وے اور شبہ نہو
چنانچہ حدیث شریف مین ہے دع ما یریبك الی ما لا یریبك چھوڑ اُس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھے طرف
اُس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہین کہ حلال طیب وہ ہے کہ قدر
لابدی ہو تو کہ فردائے قیامت اُس سے سوال نہوا اسی واسطے اکثر اولیا نے قدر ضرورکے
اکتفا کی ہے اور نفس کو لذت اور حظ سے باز رکھا ہے کھانا اس قدر کھایا ہے کہ جسمین ادائے فرائض کی طاقت
ہو اور کپڑا اتنا پہنا ہے کہ جس سے ستر عورت ہو اُن کے احوال مین یہہ مطلع فقیر ہے سو خطوظ و نفسانیہ سے دل
ہوا ہے کہ اسطرح کا اُچاٹ پیدا ہو کہ جیسے برگ کھہ خورش کو کہا ہے پوشش کو ٹاٹ پیدا ہو اور ضروری ہے کہ معاش
لابدی کسب حلال سے پیدا کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غزا ہے کہ کفارون سے اگر شیوع اسلام کرے اور مال غنیمت سے
رفع احتیاج کرے بعد اسکے کسب تجارت ہے کہ جس چیز کی مسلمانونکو احتیاج ہو وہ خرید کرکے انکو پہنچاوے اور نفع اسکے
سے خود متمتع ہو بعد اسکے کسب زراعت ہے کہ واسطے شہری مسلمانونکے تخم بووے اور اُسکے ضمن مین خود بار ور ہووے
بعد اسکے کسب کتابت ہے کہ آیات قدسیہ اور اخبار نبویہ اور مسائل دینیہ اور احکام فقہیہ لکھہ لکھہ کر عالم مین رواج دے
اور اجرت اسکی سے خود بہرہ یاب ہو بعد اسکے اور حرفتین اور صنعتین ہین کہ شریعت مین حلال ہین اُن سے کسب
اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے پیدا ہو وہ مال حرام ہے اور موجب وبال آخرت ہے اُس سے پرہیز ضرور ہے
پس آیت گذشتہ مین حق تعالی نے امر ساتھہ تناول حلال کے فرمایا اب اُن چیزون کو ارشاد ذکر کیا ہے کہ جو حرام ہین
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ سوا اسکے نہین مگر چیز انہین کہ حرام کیا ہے اوپر تمھارے مردار اور وہ چیز کہ گوشت اسکا حلال ہے
لیکن ذبح نہین کرنے پائے تم کہ مر گئی ہے وَالدَّمَ اور لہو بہتا وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ اور گوشت سور کا اور سب اجزاء اسکے کو یہہ

حکم شامل ہے وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور جو جانور کہ ذبح کیا جاوے بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر لوگونکو اس آیت کی معنی مین مفسدون کے بہکانے سے شک پڑا ہے سو ہم بیان اسکی تفصیل احقاق الحق مین سے کئی تفسیرون کی عبارت لے ترجمہ کے ساتھ نقل کرتے ہین تفسیر جلالین مین لکھا ہے وما اهل به لغير الله اى ذبح على اسم غير الله تعالى والاهلال رفع الصوت وكانوا يرفعونه عند الذبح لالهتهم انتهى یعنے ذبح کرتے وقت جسپر غیر خدا کا نام لیوین وہ بھی حرام ہے اور اہلال کے معنے پکارنے اور نام لینے کے ہین جب کفار لوگ ذبح کرتے وقت اپنے بتون کا نام لیکر ذبح کرتے تھے اور چھری پھراتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی یعنے مردار خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جسکے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا یعنے کسی بت کا نام لیا جاوے یہ سب مسلمانون کو کھانا حرام ہے تفسیر حسینی مین لکھا ہے وما اهل به وحرام کرد آنچہ آواز برداشتہ بان در وقت ذبح لغير الله برای غیر خدا تعالی از نام بتان یا باسم پیغمبران کنند تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے ای رفع به الصوت عند ذبحه للصنم انتہی یعنے ذبح کرتے وقت بت کے نام سے آواز کرین اور اسیطرح تفسیر کشاف اور مدارک مین لکھا ہے تفسیر جامع البیان مین لکھا ہے ما ذكر غير اسم الله عند ذبحه یعنے اللہ کے نام کے سوائے غیر کا نام اسکے ذبح کرتے وقت ذکر کیا جاوے تفسیر در المنثور مین لکھا ہے ما اهل به لغير الله کے معنی مین ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ما اهل یعنے ماذبح اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ما اهل به لغير الله ما اهل به للطواغيت یعنے جو جانور بتون کے نام سے ذبح ہووے اور حاتم نے ابو عالیہ سے روایت کی ہے یقول ماذکر عليه اسم غير الله یعنے جو کہ غیر خدا کا نام اسپر ذکر کیا جاوے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے ما اهل به لغير الله اى ماذبح للاصنام والطواغيت واصل الاهلال رفع الصوت وكانوا اذا ذبحوا لالهتهم يرفعون اصواتهم بذكرها وقال الربيع بن انس وغيره ما اهل به لغير الله ما ذكر عليه اسم غير الله انتہی یعنے جو جانور کہ بتون کے نام سے ذبح کیا جاوے اور اہلال کی معنی آواز پکارنا اور وے کافر لوگ جب ذبح کرتے تھے بتون کے واسطے تب انکا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ ما اهل به لغير الله یعنے وہ جانور کہ اسپر غیر خدا کا نام ذکر کیا جاوے تفسیر احمدیہ مین لکھا ہے قوله تعالى وما اهل به لغير الله معناه ذبح به لاسم غير الله مثل اللات والعزى واسماء الانبياء وغير ذالك یعنے جو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے جیسا کہ باسم اللات والعزى باسم المسيح وغیرہ اور اسکی تین صورتین ہین پہلی یہ کہ غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا یا یون کہا کہ باسم الله ومحمد رسول الله عطف کرکے تب کھانا اسکا حرام ہے دوسری یہ کہ ذبح کرتے وقت یون کہا باسم الله محمد رسول الله بغیر عطف کے تو کھانا اسکا جائز ہے کراہت سے تیسری یہ کہ ذبح کرنیکے اول پیغمبر یا اولیا کا نام لیا یا ذبیحہ کو گرانے اور باندھنے کے اول یا اسکے بعد تو وہ حلال طیب ہے اور یون بھی تفسیر احمدیہ مین صریح لکھا ہے ومن ههنا علم ان البقرة المنذورة للاولياء كما هو الرسم فى زماننا حلال طيب

لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیہا وقت الذبح وان کان نوی بنذرہ طلبا لہ یعنے یہان سے صاف معلوم ہوا کہ جو گاؤ اولیا کے
نام سے نذر کیجاتی ہے جیسا کہ اِس زمانہ مین رسم ہے سو حلال طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اُس پر کسی غیر
خدا کا نام نہین لیا جاتا اگرچہ وُہ اُنکے نام سے اُس کو نذر کرتے ہین اور یہہ بھی لکھا ہے کہ خاص نذر خدا کے واسطے ثابت
ہے اور غیر کے واسطے نہین اسلئے ذبیحہ اپنی اصل حلّیت پر قائم رہا پھر جب ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا یعنے
بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا تو وُہ بیشک حلال ہے انتہی اگر کسی نے ذبح کرتے وقت عمدًا خدا کا نام نہ لیا
تو حنفی صاحب کے یہان وُہ ذبیحہ ناجائز ہے اور شافعی صاحب کے یہان حلال ہے اور اگر سہوًا ذبح کرتے
وقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہے جاننا چاہئے کہ تفسیر فتح العزیز مین کسی حسد والے نے الحاق کر دیا ہے اور یون
لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے وُہ حلال نہین ہوتی
اور غیر کے نام کی تاثیر اُسمین ایسی ہو گئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہین
ہوتا سو یہہ بات کسی نے ملا دیا ہے خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رح کبھی السابقین مفسرین کے
خلاف نہ لکھینگے اور ان کے مرشد و استاد اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر
مین ما اھل بہ کے معنے مذبح لکھا ہے یعنے ذبح کرتے وقت جس جانور پر بت کا نام لیوین سو حرام ہے
اور مردار کے حکم ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہے بعضے نادان تو حضرت نبی علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام کے مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شہدا اولیا کی نیاز فاتحہ کے
کھانے کو بھی حرام کہتے ہین اور یہہ آیت دلیل لاتے ہین کہ غیر خدا کا نام جس پر لیا گیا سو حرام ہے واہ واہ
کیا عقل ہے ایسا کہتے ہین اور پھر جا کر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہین فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو کوئی بےبس ہو
کسی کے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اِس قدر کہ جانتا ہے اب اگر نہ کھاونگا تو مر جاونگا اور طعام حلال نہین
پاتا یا کسی مرض مین گرفتار ہوا اور دوا سوا ان چیزون کے نہ ہووے یا حکماے متدین اتفاق کر کر کہین کہ اِس مرض
کی یہی چیزین دوا ہین چنانچہ خنیق النفس کہ اکثر اطفال کو لاحق ہوتا ہے اُسے زبان ہندی مین ڈبہ کہتے
ہین علاج اُسکا خون خرگوش ہے غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ نہ ہے اُس حالت کے کہ حد سے نکلنے والا ہو ساتھ راہ
لوٹنے کے یا ساتھ بغاوت کے امام سے یا ساتھ طلب معصیت کے یا ساتھ زیادہ کھانے کے لابدی سے
اور نہ بیگانا مال کھانیوالا ہو یا نہ چھیننے والا ہو یا نہ ستم کھینچنے والا ہو امّت محمّدیہ پر یا تجاوز کرنیوالا ہو حد
شرع سے فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اوپر اُسکے کھانے مین ان حرام چیزون کے کہ مذکور ہوئی ہین
امام شافعی رح باغی سے باغی بادشاہ کا اور عادی سے تعدی کرنیوالا اوپر رہگذرون کے مراد لیتے ہین اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اُس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے

اور مہربان ہے اوپر بندون کے ساتھ مباح کرنے اشیاء مذکورہ کے وقت اضطرار کے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے
پہلے اس آیت کے امر فرمایا ہمکو ساتھ اکل طیبات کے پس واجب ہوا اوپر ہمارے شکر بجا لانا اوپر انعام اسکے پھر
نہی کی اکل محرمات سے پس فرض ہوا ہمین اجتناب اُس سے اور طیبات کی بعضون نے تفسیر کی ہے ساتھ بحیرہ
اور سائبہ کے اور وصیلہ کے اور حامی کے یعنے کھاؤ یہہ اور نہ کھاؤ میتہ وغیرہ کہ مذکور ہین آیت شریف مین
اور بعضون نے تفسیر کی ہے ساتھ لحوم ابل کے اور کہا ہے کہ خطاب طرف عبد اللہ بن سلام کے اور اصحاب
اُنکے کے ہے کہ مت حرام کرو گوشت اونٹ کا اوپر اپنے جیسے کہ حرام کیا ہے یہود نے اوپر اپنے بحیرہ اور
اخوات اُسکے چنانچہ زاہد مین مذکور ہے اور بحیرہ اُسے کہتے تھے کہ بطریق مذکور کے واسطے صحبت بیمار کے اونٹ
یا اور جانور کے کان چیر کے بتون کے واسطے رکھتے تھے اور سائبہ اُسے کہتے تھے کہ واسطے ادائے حاجت کے
اونٹ یا اور جانور کے منتین نیاز بتون کی کرتے تھے اور اُسے سائبہ کر کے چھوڑ دیتے تھے اور کھانا اُسکا حرام
جانتے تھے اور وصیلہ اُسے کہتے تھے کہ جب کسی کی منت مانتے فلانے جانور کا بچہ نر ہووے تو ہم اُسکی نیاز
کر دیوین پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے تھے مادہ کے ساتھ لاکر وہ نیاز ٹھہراتے تھے اس
مادہ کا وصیلہ نام رکھتے تھے اور حامی اُسے کہتے تھے کہ جس جانور کے نسل سے دس بچے ہوتے اُسے آزاد
اور چرنا موقوف کر دیتے تھے اور سمجھ لیجئے کہ امر اکل حلال کا مواضع متعددہ مین بیان فرمایا ہے کہین
یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا خطاب عام کیا کافر ہون یا مومن ہون اور کہین تخصیص کی مومنون کے
خطاب مین چنانچہ یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم اور کہین تخصیص فرمائی رسول کی چنانچہ یا ایہا الرسل
کلوا من طیبات واعملوا صالحا اور تمسک کیا ہے تھوران آیات کے اوپر اباحت کے کہ اصل بیچ اشیا کے اباحت
ہے جب تک کہ نہ قائم ہو دلیل اوپر حرمت اُسکے اور محرمات بہت ہین جو مذکور ہین بیچ فقہ کے اور تحقیق ذکر فرمایا ہے
حق تعالی نے محرمات کو بیچ آیات متعددہ کے اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی اور بعضے اُنکے
جو بیچ اس آیت کے ارشاد فرمایا ہے اُنکا بیان بطریق اجمال یہہ ہے سمجھ لیجئے کہ چار چیزین حق تعالی نے اس
آیت شریفہ مین حرام فرمائی ہین ایک تو میتہ ہے اور میتہ اُسے کہتے ہین کہ سوی بحر حلال چیزون سے بغیر ذبح کے
اور ایسے ہی حکم ہے اس عضو کا جو کاٹ لیا ہو زندہ جانور کا ساتھ حدیث معروف کے چنانچہ بیضاوی مین مسطور ہے
اور حرام ہے کھانا اُسکا فقط اسواسطے کہ آیت مین نہی صرف اکل کی وارد ہے اور انتفاع چمڑے سے اُسکے
لیکن بعد دباغت کے درست ہے چنانچہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بخلاف امام مالک کے کہ اُنکے
نزدیک حرام ہے اور اسیطرح درست ہے انتفاع ساتھ بالون اُسکے کے اور سینگھون کے اور ہڈیون کے اور
پٹھون کے اور پرون کے اور خلاف ہے امام شافعی رح کا ان سب مین اور امام مالک کے نزدیک نیم

گوسفند کے اور شتر کے کہ مردار ہوں پاک ہیں کہ موت حلول نہیں کرتی بالوں میں اور سوا میتہ کے اور جانور کہ
جنکا گوشت کھانا حرام ہے سوا سور کے اور ایک روایت میں سگ بھی ساتھ سور کے ہمراہ ہے انکو اگر ذبح
کریں تکبیر کہکر تو گوشت اور پوست انکا نزدیک امام اعظم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہے اور درست
ہے انتفاع اس سے مگر کھانا حرام ہے نزدیک امام مالک کے مکروہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک
ذبح سے حرام جانور پاک نہیں ہوتا اور پوست آدمی کا واسطے بزرگی حکم پاکی کا رکھتا ہے مگر استعمال کریں
اور بال اسکے پاک ہیں اور جنکا گوشت حلال ہے انکا گوشت پوست وغیرہ ذبح سے پاک ہوجاتا ہے
انتفاع اس شے سے روا ہے اور دوسرا دم ہے اور دم سے دم مسفوح مراد ہے جو وقت ذبح کے نکلتا ہے
لہو کسی حیوان کا ہو حرام ہے چنانچہ اور جگہہ قرآن میں ہے او دما مسفوحا اور مسائل اسکے بتفصیل شرح وقایہ
میں مذکور ہیں اور مدارک اور کشاف میں لکھا ہے کہ حلال ہیں دو میتے اور دو دم دو میتے تو مچھلی اور ٹیڑی ہے اور دو دم
کلیجے اور سپرز ہے چنانچہ حدیث میں ہے احلت لنا المیتتان والدمان اما المیتتان فالسمک والجراد واما الدمان فالکبد
والطحال اور ایسے ہی ہدایہ میں لکھا ہے اور تیسرا خنزیر ہے جسے سور کہتے ہیں حرام ہے مطلق نہیں جائز انتفاع
ساتھ اسکے سوائے بالوں اسکے کے واسطے اس حاجت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہے ساتھ اسکے اور آیت
شریفہ میں جو تخصیص اسکے گوشت کی فرمائی ہے سا تہدید کرنے کے اسواسطے کہ مقصود بالاکل ہے اور چوتھا ما اہل لغیر
اللہ ہے یعنے وہ چیز جو پکاری جاوے ساتھ نام غیر خدا کے وہ حرام ہے مطلقا بوقت ذبح کے خواہ بتوں کے نام پر ہو یا پیغمبروں کے نام پر ہو پس جو
جانور ذبح کرو ساتھ نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرتے وقت مشہور کرو تاکہ حلال ہو کھانا اسکا اور سمجھو کہ ذبح
کس چیز سے درست ہے اور ذابح کی کیا کیا شرطیں ہیں اور مذبوح میں کیا کیا چاہیے چند مسائل علاحدہ کر
لکھتا ہوں کہ فائدہ عام ہو مسئلہ شرط ہے کہ ذابح مسلمان ہو غیر محرم مرد ہو یا عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اس
قدر رکھتا ہو کہ تسمیہ جانے اور قادر ہو اوپر ذبح کے اگرچہ لکنا اور یا تخلط ہو مسئلہ درست ہے ذبیحہ کتابی کا اگر
نام مسیح کا وقت ذبح کے نہ لے اور منقول کتابی سے اور شرک سے حکم کتابی کا رکھتا ہے اور روا نہیں ہے
ذبیحہ بت پرست کا اور آتش پرست کا اور مرتد کا مسئلہ درست ہے ذبح کرنا اس چیز سے کہ کاٹے ساتھ تیزی کے
اور خون بہووے جس چیز سے تلوار کی سی ہو یا پتھر اور نی اور آگ ہو چنانچہ در المختار میں لکھا ہے اور دانتوں سے
اور ناخن سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے جائز نہیں اور بقول امام اعظم جائز ہے مع الکراہیت اسوقت کہ بدن سے جدا ہوں
اور تیزی رکھیں مسئلہ جگہہ ذبح کی زکوۃ اختیاری میں درمیان حلق اور لبہ کے ہے لیکن چار چیزوں کے کاٹنے سے حلال
ہوتا ہے ایک حلقوم کہ مجری نفس ہے علی الصحیح دوسری مری کہ مجری طعام و شراب ہے تیسری دو
شہ رگیں کہ مجری خون ہیں اور اطراف گردن میں واقع ہیں لیکن امام شافعی رح اور امام احمد حنبل کے نزدیک کا

حلقوم اور مری کا شرط ہے اور دو شہ رگوں کا مستحب ہے اور نزدیک امام اعظم کے کاٹنا تین چیز کا ان چاروں میں سے
شرط ہے کہ اکثر کو حکم کل کا ہے اور نزدیک امام مالک کے کاٹنا چاروں کا چاہئے اور زکوۃ اضطرار زمین زخم کرنا
چاہئے جس جگہہ کہ قادر ہو تمام بدن میں مسئلہ شرط ہے کہ ذبح کرنیوالا اور وہ شخص کہ معاون اسکا ہو ذبح میں تسمیہ کہے
بلا فاصلہ اور مراد تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہے بے شرکت غیر چنانچہ بسم اللہ اللہ اکبر ہے اور ایسی ہے سبحان اللہ
اور الحمد للہ ہے بارادہ تسمیہ نہ بارادہ جواب عطسہ وغیرہ علی الاصح اور اگر بسم اللہ محمد الرسول کہا بغیر واو عطف
کے مکروہ ہے اور ساتھ واو کے حرام ہے اور ایسے ہی اللہم اغفرلی یا اللہم تقبل منی کہکر ذبح کیا تو جائز نہیں ہے اور
اگر قبل ذبح سے یا بعد ذبح سے اللہم تقبل منی یا اور الفاظ دعائیہ کہے اور وقت ذبح کے تسمیہ کہکر ذبح کرے جائز ہے
اور مراد فاصلے سے تبدیل مجلس کی ہے یا اور امور مثل کھانے کے پینے کے جسمیں امر ہو جاوے اور حد دیر کی
یہہ ہے کہ دیکھنے والے دیر سمجھیں اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ کے داخل دیر میں ہے مسئلہ اگر گردن دو بکروں
کی تلے اوپر رکھکر ساتھ ایک تسمیہ کے ذبح کرے جائز ہے اور اگر جدا جدا ذبح کرے تو جدا جدا تسمیہ کہنا درکار
ہے مسئلہ مستحب ہے ذبح میں بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بغیر واو کے اور منہہ ذبیحہ کا طرف قبلے کے کرنا اور چھری
قبل ذبح کے تیز کرنا اور مکروہ ہے بالعکس اسکے کرنا اور قفائے گردن سے ذبح کرنا اور زیادہ چار رگوں سے نخاع
کاٹنا اور رگ سفید ہے کہ بیچ استخوان گردن کے ہوتی ہے اور ہر تعذیب بلا فائدہ دینا مثل قطع سر کے اور بال اکھیڑنے
کے قبل سرد ہونے مذبوح کے مسئلہ اگر ذبح میں تسمیہ کرے بغیر حضور نیت کے صحیح ہے اور اگر قصد ترک نیت
کا ابتداء فعل میں کیا یا تسمیہ سے نیت اور چیز کی کرے تو صحیح نہیں اور مذبوح حلال نہیں اور اگر تسمیہ عمداً ترک
کیا حرام ہے نزدیک امام اعظم کے بخلاف امام شافعی کے اور اگر ناسیا کیا بھول گئے حلال ہے نزدیک
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بخلاف امام مالک کے رح مسئلہ بکری مریض اگر وقت ذبح کے حیات اسکی معلوم
ہووے تو حلال ہے مطلقاً اگرچہ حرکت اور اخراج خون کا نہو اور اگر حیات اسکی مدرک نہووے تو باخراج
خون اور حرکت حلال ہوتی ہے اور اگر خون اور حرکت بھی نہیں ہے تو دیکھا چاہئے اگر بعد ذبح کے دہن یا چشم
کھلی ہے نکھاوے اور اگر بند کرلیں تو کھاوے اور اگر پانو دراز ہیں تو نکھاوے اور اگر ضم کرلے تو کھاوے اور اگر
بال پژمردہ ہیں تو حرام اور اگر قائم ہوگئے تو حلال اور اگر علم حیات کا وقت ذبح کے ہے اگرچہ تھوڑی سی حیات
مخفی ہے تو حلال ہے مطلقاً کھاوے ہر حال وہی حکم ہے گلا گھونٹے کا اور چوب زدہ کا اور اوپر سے
گرے کا اور شاخ زدہ کا اور کھائے ہوئے درندوں کے کا اور اسی پر فتویٰ ہے بدلیل قولہ تعالیٰ الا ما
ذکیتم لیکن اسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ طریق مسنون بیچ شتر کے یہہ ہے کہ زانو باندھکر کھڑا نحر کرے
اور لٹائے بکری کو پہلو پر ذبح کرے باتفاق اور عکس اسکے مکروہ ہے نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک

حرام ہے اور بعضے اصحاب اُن کے مکروہ کہتے ہین نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہو اور ہاتھہ نہ آوے یا مست
یا دیوانہ ہو کر مارتا ہو یا کنوے مین گر پڑے مثل گائی بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو مین اُسکے زخم کر سکے
کر دے گلا ہو یا اور جگہہ ہو حلال ہے مگر گوسفند خلاف امام محمد کا ہے بیچ شہر کے مسئلہ گائے وغیرہ اگر ڈوا
بجنے ہاتھہ اندر ڈال کر اگر گلا پاوے تو خیر نہین تو جس عضو مین چاہے بجھکے زخم پہنچاوے حلال ہے مسئلہ اگر چارپایہ کو ذبح کیا
اور بچہ شکم سے مردہ نکلا اور خلقت اُسکی تمام ہے حرام ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حلال ہے
نزدیک صاحبین کے اور امام شافعی کے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام زکوٰۃ الجنین زکوٰۃ امہ مسئلہ ایک شخص نے صید
اپنی زندہ پائی یا گائی بھی کہ قریب ہلاکت کے ہے اور وقت تنگ ہے اور بر ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہین پایا
پس حلال ہوتی ہے ساتھہ جرحت پہنچانے رگون کے بیچ ایک روایت کے یہہ تمام مسائل در المختار مین ہین مسئلہ
اگر میش یعنے بھیر یا بکری کا سر کاٹ کے لے لیا اور وہ زندہ ہے خون بٹود رجس موضع اُسکے سے کہ نیا حلال ہو جاوے
گی یہی مختار ہے اور اسی پر فتوی ہے جیسے کہ خلاصہ مین لکھا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ
تحقیق وہ لوگ علماے یہود سے جو چھپاتے ہین واسطے اخذ رشوت کے جو اتارا ہے اللہ نے کتاب تورات سے
اور احکام اُسکے سے وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اور مول لیتے ہین بدلے اُسکے یعنے چھپانے کے مول تھوڑا اُولٰٓئِکَ
مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ یہہ لوگ نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے مگر آگ یعنے یہہ رشوت نہین کھاتے
آگ کھاتے ہین یا یہہ مراد ہے کہ قیامت کو آگ کھاتے ہین جیسے اب دنیا مین رشوت کھاتے ہین یا کنایت
ہے اس سے کہ اندر انکی آگ ہے جیسی باہر مین ہے اور ذکر شکم تاکید ہے بیچ کھانے کے اور محاورہ مین
کھانا غیر تناول مین بھی مستعمل ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانے شخص فلانے کا مال کھایا وقت تلف کرنے کے
ایسے ہی یہان بھی ہو سکتا ہے کہ آگ کھاتے ہین یعنے سامان دوزخ مین جلنے کا کرتے ہین وَلَا یُکَلِّمُہُمُ
اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ اور نہ بولیگا اُن سے اللہ دن قیامت کے ایسا سخن کہ جسمین نفع رحمت انکو ہو اور نہ
پاک کریگا انکو خباثت اعمال سے یعنے گناہ انکی آگ سے جلا کر انکو پاک کر دے یہہ نہو گا وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
اور واسطے اُن کے ہے عذاب درد دینے والا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْہُدٰی وہ لوگ ہین کہ جنھون نے
از روی جہالت کے مول لیا یہودیت کو کہ عین گمراہی ہے بدلے ایمان کے اور معرفت کے دنیا مین وَالْعَذَابَ
بِالْمَغْفِرَۃِ اور عذاب کو بدلے بخشش کے آخرت مین فَمَآ اَصْبَرَہُمْ عَلَی النَّارِ پس کتنا صبر کرتے ہین وہ اوپر آگ کے یا کس
چیز نے شکیبا کیا انکو اوپر آتش دوزخ کے کہ ہمیشہ اُسمین رہین گے ذٰلِکَ یہہ عذاب انکو بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ
الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ اس واسطے ہے کہ اللہ نے اُتارا ہے کتاب توریت کو ساتھہ حق کے اور اُنھون نے حکم
اُسکا چھپایا ہے اور نعت کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تغیر کیا ہے یا کتاب سے مراد قرآن

شریف ہے کہ اتارا ہے اسکو اللہ نے اور یہہ متابعت اسکی نہین کرتے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ
لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ اور تحقیق جنھون نے کہ اختلاف کیا بیچ کتاب توراۃ کے یا قرآن کے البتہ بیچ خلاف
کے دور ہین وفاق سے یا بیچ ضلالت کے دور ہین ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا کہین تو سب کتابین
منزلہ واختلاف ان کے ہین کہ بعضون پر ایمان لاتے ہین اور ساتھ بعضون کے کافر ہوتے ہین پس یہ اہل
اختلاف بیچ ضلالت کے ہین دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم بیچ شقاق کے
اور ضلال کے نہین ہین بلکہ ایمان رکھتے ہین ہم خدا پر اور نماز پڑھتے ہین اور یہی نیکی تمام ہے حق تعالی نے ان کے
جواب مین یہہ آیة نازل کی اور معلوم کیجے کہ چودھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ایمان مفصل کا
اور احکام اسلام کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نہین نیکی یہہ کہ
پھیر دو تم موہون اپنے کو طرف مشرق اور مغرب کے بیچ فقط نماز مین پھیرنا طرف مشرق کے مانند
نصاری کے اور طرف مغرب کے مانند یہود کے یہہ نہین ہے ایسی نیکی کہ سب نیکیون کو چھوڑ کر اسی پر
اقتصار کرو وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور لیکن بھلائی اسکو ہے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے یگانہ
اور یکتا سمجھ کر نہ مانند یہود اور نصاری کے کہ عزیر اور عیسی کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے ہین اور ایمان
لایا ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت ہے یہہ تعریض یہود اور ترسا کو ہی کہ بہشت
مخصوص اپنے واسطے سمجھتے ہین وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور ایمان لایا ساتھ فرشتون کے اور دوست رکھا انکو اور یہہ
جانا کہ مخلوق الہی ہین گناہون سے معصوم ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین نہ مانند یہود کے کہ جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی
رکھتے ہین اور نہ مثل اس فرقہ کے کہ فرشتون کو بیٹیان اللہ کی کہتے ہین وَالْكِتٰبِ اور ایمان لایا ساتھ کتاب کے
کہ جو اللہ نے آسمان سے کتاب نازل کی ہے حق ہے نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہین اور
بعضے پر نہین اور وہ چار کتابین ہین توراۃ حضرت موسی پر انجیل حضرت عیسی پر زبور حضرت داود پر اور فرقان
حضرت خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام پر اور سو صحیفے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس
پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہین اور ایک روایت مین بیس حضرت ابراہیم پر
آئے ہین نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقیہ ابو اللیث نے وَالنَّبِيّٖنَ اور ایمان لائے ساتھ سب
پیغمبرون کے نہ مانند یہود کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر موسی کے اور نہ مثل نصاری کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر عیسی کے
فقط اور تحقیق روایت آئی ہے بیچ حدیث کے بیان عدد ان کے مین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین اور ایک
روایت ہے دو لاکھ چوبیس ہزار کی چنانچہ شرح عقائد مین لکھا ہے اور اولی یہہ ہے کہ ایمان لائے مومن حصر
حصر کرے اوپر اعداد ان کے بلکہ ایمان لائے مومن کہ جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام

کے حق مین اور رسول اُنمین تین سو تیرہ ہین علیٰ ما ورد بہ الاحادیث چنانچہ تفسیر احمدی مین لکھا ہے اور لفظ نبی کا
یہان ذکر فرمایا نہ رسول کا اسواسطے کہ نبی عام ہے رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف اسکا
بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وہ ہے کہ صاحب کتاب اور شریعت ہو اور نبی کو لازم نہین
ہے یہہ ہونا پس نبی لانا ذکر ایمان بجمیع مین اولیٰ بلکہ ضرور تھا اور نبیین کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہے
اس سے اشارہ طرف اثبات کے بھی نکلتا ہے کہ نبی کلہم مرد تھے عورت کوئی نبی نہین ہوئی چنانچہ
بعضے کہتے ہین کہ چار عورتین بھی نبی ہوئین ہین بی حوا بی سارہ ام موسیٰؑ ام عیسیٰؑ اور اگر جمع باعتبار تغلیب
کہئے تو استدلال اسپر نہین ہو سکتا اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہہ بھی آئی ہے قرآن شریف مین چنانچہ قصہ
رویاے یوسف مین ہے کہ کہا اُنسے انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین کہ
شمس مونث سماعی ہے اور داخل ہے ساجدین مین حالانکہ یہہ جمع مذکر سالم ہے اور اگر یہان تاویلاً کہئے
کہ کوکب بھائی یوسف کے ہین اور شمس اور قمر والدین ہین ما باپ اور خالہ تو بھی یہی ہے مگر اور آیت سے
نکلتا ہے انبیا سب کے سب مرد ہی تھے وہ آیت یہی ہے وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم
اگرچہ سیاق کلام سے یہہ ظاہر ہے کہ نبی کوئی ملک نہین ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہے یہہ بھی کہ
کوئی عورت اس منصب مردان خدا پر نہین پیدا ہوئی یہہ ایمان مفصل ہے کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو
اسواسطے کہ بعید النظر تھا مشکل تھا اُسپر ایمان لانا اور مقدم کیا ملائکہ کو کتابون پر اسواسطے کہ وہ لانیوالے ہین وحی کے
اور کتابون کو مقدم کیا اوپر انبیا کے اسواسطے کہ ان کے اوپر اترے ہین پس تمام بترتیب ذکر فرمایا اور ایمان مجمل
اسقدر کافی ہے کہ کہے آمنت باللہ وبجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ اور دیا مال اوپر دوستی
اللہ کے یا اوپر دوستی مال کے یعنے باوجودیکہ مال دوست ہے قطع دوستی کا کر کے براہ خدا صرف کیا ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ قرابت والونکو اور یتیمون کو کہ بن باپ کے خورد سال ہون اور محتاجونکو کہ سوال نہ
کرین وَابْنَ السَّبِيْلِ اور مسافرونکو کہ جن کے پاس خرچ نہو یا بہیما نونکو وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ اور فقیرونکو جو سول
کرین اور چھڑانے مین غلامون کے یعنے غلام لونڈیان مول لے چھڑاوے یا مکاتب کو روپیے دیکر آزاد
کرواوے یعنے کوئی کسی کا غلام ہو اور میان اسکا کہے کہ تو اسقدر روپے مجھے کماد دے پھر آزاد ہے یہہ شخص
اُس قدر مبلغ اُسے دیکر چھڑاوے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے فوت
ہونا جائز نرکھے اور دے زکوٰۃ مقرر کو کہ بیان اسکا فقہ کی کتابون مین مذکور ہے پہلے جو آتی المال گذرا ہے وہ دینا مال کا
بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہہ بطریق زکوٰۃ ہے وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا اور پورا کرنیوالے عہد
اپنے کے جب عہد کرین خدا سے یا بندون سے وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اور صبر کرنیوالے

یعنی فقر و فاقے سے اور رنج بیماری سے اور وقت لڑائی کے کافرون سے اور صابرین منصوب ہے بتقدیر واخص
من اصل البر الصابرین اور اسکو نصب علی المدح کہتے ہین یعنے مدح کرتا ہون مین اور مخصوص کرتا ہون مین سب
بھلائی والون مین سے صبر کرنیوالون کو بیچ وقت سختی کے اور محنت کے اور ایذا دشمن کے اور مشقت گرسنگی کے
اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت حرب کفار کے اور قرأت والصابرون
بھی آئی ہے اور والموفین یون بھی آئی ہے نصب علی المدح چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
صَدَقُوْا وہ گروہ جو موصوف ہین ساتھ ان صفتون کے جنھون نے سچ بولا یا وفا سے عہد کیا یا اتباع حق کیا
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ لوگ وہی ہین پرہیزگار سب ناشائستگیون سے لکھا ہے کہ کمالات انسانی بہت
ہین لیکن منحصر ہین ان تین چیزون مین ایک صحت اعتقاد دوسری حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس اب سمجھ
لیجے کہ صحت اعتقاد مین ایمان بوحدانیت خدا اور برسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو چیزین کہ جن پر ایمان لانا
فرض ہے سب آگئین اور حسن معاشرت مین سلوک کرنا زبان سے مال سے ساتھ اہل حق کے اور نیکی کرنا اقربا سے
دوست سے اور تمام اہل اسلام سے سب آگیا اور تہذیب نفس مین اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ اور وفائے
عہد اور صبر اور تحمل اور عفو سب آگیا پس جو صفات حسنہ ہین وہ سب اس آیۂ شریفہ مین مندرج ہین اور یہہ آیت جامع
کمالات انسانی ہے ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے من عمل بھذہ الآیۃ فقد
استکمل الایمان سچ ہے جس نے اس آیہ پر عمل کیا اس نے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان مین باتین ہین وہ
سب اسمین ہین معلوم کیجے کہ پندرھوین آیۂ آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا نکلتا
ہے وہ یہہ ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہے اوپر تمھارے
برابری کرنا نہ ستم اور زیادتی بیچ مارے گیونکے و قبیلہ قتل عمداً ہو سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہے کہ قبل اسلام سے
جو درمیان قبیلون کے لڑائی ہوتی تھی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا تھا وہ قبیلہ ارذل سے عوض غلام کے میان کو
اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے یہہ احوال حضرتؐ سے عرض کیا یہہ آیہ نازل ہوئی اور
کشاف والے نے اور صاحب بحر مواج نے لکھا ہے کہ درمیان دو قبایل عرب سے دعوے خون کا تھا
ایک نے اوپر دوسرے کے غلبہ کیا تھا اور سوگند کھائی تھی کہ بدلے غلام کے حر تمھارا اور
بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کرین گے ہم پس محکمہ پیغمبرؐ مین حاضر ہوئے اور قصہ اپنا
بیان کیا یہہ آیہ ان کی حق مین نازل ہوئی کہ قتل مین قصاص چاہیے یعنے برابری اور مساوات اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ آزاد ساتھ آزاد کے اور غلام ساتھ غلام کے وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اور عورت ساتھ عورت کے
عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور عطا اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم تمسک اس آیہ پر کر کے جائز نہین رکھتے کہ قتل کیا

جاوے

جاوے خرید لے غلام کے اور مرد بدلے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک اور شافعی کا ہے اور نزدیک
سعید بن المسیب کے اور شعبی کے اور نخعی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منسوخ ہے
ساتھ آیت اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ کے اور قصاص ثابت ہے درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انثی کے اور ساتھ
اس کا حدیث شریف میں ہے المسلمون تتکافؤ دماؤهم اور یہی مذہب امام اعظم اور اصحاب اُن کے کا ہے
رحمۃ اللہ علیہم فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ پس جو شخص کہ بخشا گیا واسطے اسکے کہ قاتل ہے خون بھائی اسکے
سے کہ مقتول ہے کچھ یعنے بعضے وارثوں نے بخشا یا تھوڑا سا خون بخشا قصاص ساقط ہو گیا فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ
پس اوپر قاتل کے ہے بعد عفو کے اتباع ساتھ اچھی طرح کے یعنے خوشی اور رغبت بیچ دیت دینے کے وَاَدَاۗءٌ
اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا دیت کا طرف وارث مقتول کے ساتھ اچھی طرح کے جلدی خوش روئی سے
نہ دیر میں بدخوئی سے ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ یہہ بخشنا قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا آسانی
ہے پروردگار تمہارے سے اور مہربانی خدا کی طرف سے تسہیل امر میں اور تحصیل نفع میں فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ
ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی زیادتی کرے پیچھے عفو کے یعنے بخش کر دیت لیکر قاتل کو مار ڈالے
یا غیر قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے کہ ایک کو مار کر دیت دیکر دوسرے کو مارے پس واسطے
اسکے آخرت میں عذاب ہے درد دینے والا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور واسطے
تمہارے بیچ برابر لینے کے زندگی ہے اے عقل والو تو کہ تم بچو قتل سے ناحق کے یعنے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کرے
اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اسکی جان بچے اور یہہ قصاص سے امن ہوا پس سبب قصاص سب زندگانی ہے
سمجھ لیجے کہ حق تعالی نے مسئلہ قصاص کا بہت آیات میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ سورہ مائدہ اور سورہ بنی اسرائیل
میں آوینگے انشاء اللہ تعالی لیکن یہہ آیت گذشتہ جامع ہے واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیان منت
علی العباد وغیرہم کے معلوم کیجے کہ آیت سولھوین آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہے وہ
یہہ ہے كُتِبَ عَلَيْكُمْ لکھا گیا ہے اوپر تمہارے یعنے فرض کیا گیا ہے اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ جب
حاضر ہوا ایک کو تم سے موت یعنے اسباب اور علامات موت کی مرض وغیرہ سے اِنْ تَرَكَ خَيْرَاۨ اگر
چھوڑ جاوے مال بہت اسقدر کہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسی کے بانٹنے کے لائق ہووے الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وصیت کرنا واسطے ماباپ کے اور قرابت والوں کے ساتھ انصاف کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ
لکھی گئی یہہ وصیت لکھنا کر ساتھ حق کے اور راستی کے واسطے پرہیزگاروں کے ایام جاہلیت میں ماباپ کو اور اقربا
کو محروم رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھ ریا کے حق تعالی نے اس بات سے منع فرمایا اور فرض کیا
وصیت واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھ آیت مواریث کے منسوخ ہو گیا حصے میراث میں

مقرر ہو گئے اب وصیت کرنا اولی ہے فرض نہین کہ درویشون کے واسطے کرے لیکن مال کے تیسرے حصے سے
ہے زیادہ نہین فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ پس جو کوئی بدل ڈالے اس امر وصیت کو یا قول وصیت کرنیوالے کو
سمجھے اسکے کہ سنا ہے اسکو فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ پس سوا اسکے نہین ہے کہ گناہ تبدیل کا ہوا اوپر ان
لوگون کے کہ بدل ڈالتے ہین وصیت کرنیوالا اُس گناہ سے بری الذمہ ہے إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ سننے
والا ہے کلام موصی کا اور بدلنے والونکا اور جاننے والا ہے نیت ان دونونکی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا
پس جو کوئی خوف کرے خوف کی معنی یہان علم کی ہین یعنے جانے اور پاوے وصیت کرنیوالے سے کجے
یعنے میل طرف وارثون کے ضرر کے قصدًا یا غیر قصدًا أَوْ إِثْمًا یا گناہ عمدًا ساتھ وصیت کے زیادہ تہائی سے
فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کردے درمیان وصیت کئے گئے کے اور وارثون کے ساتھ ثلث مال کے کہ موافق
شریعت ہے اور جو زیادہ ثلث سے وصیت ہو اُسے موقوف کرے یا حالت حیات مین وصیت کرنیوالے کے
کسی نے دیکھا کہ یہ مخالف شرع کے وصیت کرتا ہے اُسے سمجھاوے اور درمیان وصیت کرنیوالے اور وصیت
کئے گئے کے صلح کرواوے فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اور وبال اوپر اسکے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق
اللہ بخشنے والا ہے گناہ وصیت کرنیوالے کا کہ زیادہ ثلث سے وصیت مین ضرر ورثہ کا کرکے عاصی ہووے
اور مہربان ہے اوپر اصلاح کرنیوالے کے کہ زیادہ ثلث سے وصیت مین ضرر ورثہ کا کرکر عاصی ہوے اور مہربان
ہے اوپر اصلاح کرنیوالے کے کہ قدر نامشروع کو وصف مشروع مین لاوے معلوم کیجے ستر ہوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور بیان صوم مریض اور مسافر اور صوم شیخ فانی نکلتا ہے وہ یہ ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہے اور فرض کیا گیا ہے اوپر تمہارے روزہ
رکھنا كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور فرض کیا گیا تھا اوپر ان لوگون کے جو آگے تم سے
تھے یعنے یہ عبادت شاقہ فقط تمہین پر نہین ہے بلکہ جمیع امم سابقہ پر فرضیت اسکی تھی چنانچہ زمانہ آدم سے
اسلام تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جس پر روزہ فرض نہوا آدم علیہ السلام پر روزے ایام بیض کے فرض تھے اور قوم
موسی علیہ السلام پر روزہ روز عاشورہ کا اسیطرح سب امتون پر روزے مقرر تھے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل روزے
مین ہے نہ عدد مین اور اگر کہئے کہ علی الذین من قبلکم سے نصاری مراد ہین کہ انپر تیس روزے ماہ رمضان کے
فرض تھے جب دن گرمی کے بڑے آئے تو انھون نے نہایت حرارت سے مشقت لینے اور دیکھ کے
مہینے کو بدل کر لیا جاڑون مین چھوٹے دن دیکھ کر رکھنے لگے اور دس روزے اول اور دس آخر انہی تیس روزون مین
ملا کر پچاس روزے اُس کے جبر مین رکھنے اختیار کئے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل مین اور عدد مین ہے اور روایت
ہے کہ آغاز اسلام مین شریعت نبویہ مین روزہ عاشورے کا فرض تھا پھر اسکی فرضیت منسوخ ہو کر روزے

لیالی ایام بیض کے فرض ہوئے یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ کے پھر وہ منسوخ ہوکر روزے ماہ رمضان کے
فرض ہوئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تو کہ تم پرہیزگاری کرو یعنے بچو معاصی سے اور ساتھ مشروع چیزون کے عمل کرو یعنے
روزے کے اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ دن گنے ہوئے کہ روزے ماہ رمضان کے ہین انتیس یا تیس روز اور بعضے کہتے ہین
کہ ایام معدودات سے مراد روزہ عاشورے کا اور تین روزے ایام بیض کے ہین کہ ہر مہینے مین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر فرض تھے پھر منسوخ ہوگئے فرضیت رمضان سے اور ابتداء اسلام مین عشا کی نماز سے دوسری
رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت افطار کا مغرب کے نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا
سونے تک جب آیت کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود نازل ہوئی تو وہ حکم مذکور منسوخ
ہوگیا اور حد روزے کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب آفتاب سے
تا خروج وقت عشا معین ہوا اور چو روزہ عبادت شاقہ ہے کہ باز رہتا ہے آدمی ماکولات طبع سے اور محبوبات
نفس سے اور یہہ بہت طبیعت پر دشوار تھا اسی واسطے حق تعالی نے تشبیہ پچھلے لوگون سے دی اور شرکت مین معاملہ
ڈالا کہ مشقت مشترکہ آسان ہوتی ہے طبع پر کم گران ہوتی ہے کہ عربی کی مثل ہے البلیۃ اذا عمت طابت
اور فارسی مین کہتے ہین مرگ انبوہ جشنی دارد اور اسی واسطے ایام معدودات فرمایا کہ عرب والے معدود کنایت
قلت سے کرتے ہین تو کہ طبیعت پر بجہت قلت کے آسان ہو اور اسیواسطے سفر مین اور مرض مین رخصت
افطار کی فرمائی تا دشواری کم ہو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ پس جو کوئی ہو تم سے کہ
مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے بیمار ایسا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہین ہے یا مرض اسکا روزہ رکھنے سے زیادہ
ہوتا ہے یا اوپر سفر کے ہو پس گنتی ہے اور دنون سے یعنے اول دنونمین افطار کرے پھر قضا اسکی اور دنونمین رکھہ لے
سوال مریضاً او علی سفر کو مریضاً او مسافر نکہا وجہ کیا ہے جواب استعمال علی کا اوپر استعلا کے آتا ہے اور دلالت
کرتا ہے اوپر اسکے کہ سفر امر اختیاری ہے باختیار مسافر حاصل ہوتا ہے بخلاف مرض کے کہ یہہ اضطراری ہے اختیاری
نہین اسیواسطے فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہے کہ سفر امور مختارہ سے ہے باختیار حاصل ہوتا ہے اگر مقیم عمداً ماہ
رمضان مین سفر اختیار کرکر افطار کرے کفارت لازم آئیگی اسواسطے جو چیز باختیار بندہ حاصل ہو مسقط کفارہ کہ حق
شرع ہے نہین ہوتی بخلاف مرض کے کہ امر سماوی ہے طرف سے حق تعالی کے حادث ہوتا ہے مسقط کفارے
کا کہ حق شرع ہے ہو سکتا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہر سفر موجب رخصت کا ہے اور نزدیک امام
شافعی کے سفر معصیت جیسے سفر بغی اور قطاع الطریق کا موجب رخصت کا نہین ہے اور مرض مطلق بعضے
روایت مین سبب رخصت ہے اور بعضے مین وہ مرض کہ روزہ جس مین زیان کرے سبب رخصت ہے
اور جسمین روزہ کچھہ خلل نکرے اسمین رخصت نہین اور نزدیک امام شافعی کے مریض کو اگر خوف ہلاکت کا ہے

یا تلف عضو کا ہو تو رخصت افطار کی ہے والا نہین وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اوپر ان
لوگون کے کہ کچھ عذر افطار کا نہین ہے طاقت رکھتے ہین روزہ رکھنے کی اور چاہین کہ نرکھین پس بدلا ہے
کھانا ایک فقیر کا یعنے ایک روزے کے عوض فدیہ ایک دن کی خوراک کسی درویش کو دیتا پس جتنے
روزے کھاوے اُتنے روزون کی خوراک درویشون کو دین باندازہ ہر روز نصف صاع گیہون اور
ایک صاع جو اور خرمہ وغیرہ بقول امام اعظم رح اور وزن صاع کا چار سیر شاہجہانی کہ ہر سیر چالیس پیسے بھر کا ہے
یہہ حکم ابتداء اسلام مین تھا بعد اسکے منسوخ ہو گیا آیت اگلی سے کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ یہان لا مضمر ہے یعنے لا يطيقونه وہ لوگ جو طاقت روزہ رکھنے کی نہین رکھتے جیسے شیخ فانی
کہ بھوک کی طاقت ہو وہ فدیہ دے بایں تقدیر حکم اس آیت کا منسوخ نہین فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ
جو کوئی زیادہ کرے بطوع اور رغبت کہ زیادہ مقدار فدیے سے دے یا ایک مسکین سے زیادہ کو کھلاوے
یا جمع کرے درمیان صیام اور طعام کے پس وہ تطوع بہتر ہے واسطے اسکے اجر زیادہ ہے وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ
لَكُمْ اور یہہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہے واسطے تمہارے فدیہ دینے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے
فضیلت روزے کی معلوم کیجے کہ اٹھارھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صوم کا اور بیان
قضا صوم مریض اور مسافر کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یہہ روزے رکھنے جو کہے
ہم نے مہینہ رمضان کا ہے وہ مہینہ جو اُتارا گیا ہے بیچ اسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن شریف اور
اُس جگہہ سے آیت آیت سورت سورت بوقت مصالح بندگان نازل ہوا سمجھ لیجے کہ قرآن ابتداء بعثت
سے تا آخر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تئیس برس ہوتے ہین نازل ہوا ہے پیغمبر پر دنیا مین لیکن ابتدا
نزول رمضان سے ہوا ہے اس اعتبار سے تخصیص رمضان کی کی یا مراد نزول سے لوح محفوظ پر ہے کہ کل رمضان
مین اترا ہے جیسا پیچھے مذکور ہوا ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ سب کتب سماویہ رمضان ہی مین اُترے ہین صحف
ابراہیم شب اول مین یا شب ششم مین اور توراۃ دوازدہم مین انجیل سیزدہم مین زبور ہژدہم مین قرآن چہاردہم
مین اور قرآن شریف کے سوائے قرآن کے چالیس نام اور ہین کہ بعض قرآن مین مذکور ہین از انجملہ کتاب ہے
ذلك الكتاب لا ريب فيه کہ آغاز بقرہ مین مسطور ہے اور وجہ اس تسمیہ کی ظاہر ہے اور فرقان ہے کہ آیت
تبارك الذي نزل الفرقان مین مذکور ہے اور وجہ اس تسمیہ کی دو ہین اول یہہ کہ فرقان تفرقہ کرتا ہے درمیان
حق اور باطل کے دوسری یہہ ہے کہ بیچ نزول کے متفرق آیا ہے تئیس برس مین آغاز سے بانجام پہنچا ہے
اور تذکرہ اور ذکری اور ذکر ہے کہ آیت وانه لتذكرة للمتقين اور آیت وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين مین اور آیت
وانه لذكر لك ولقومك مین وارد ہے اور معنی تذکرہ کے اور ذکری کے اور ذکر کے یاد دلانا ہے یعنے قرآن احکام

الہی کو یاد دلواتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ذکر بمعنی شرف اور فخر ہی اور تنزیل ہی کہ آیت وانہ لتنزیل
رب العالمین مین واقع ہی اور احسن الحدیث ہی کہ آیت نزل احسن الحدیث مین آیا ہی اور موعظہ ہی
یعنی پند اور نصیحت کہ آیت یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم مین موجود ہی اور حکم ہی اور حکمۃ ہی
اور حکیم ہی اور محکم ہی کہ آیت کذلک انزلناہ حکما عربیا مین اور آیت حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر مین
اور یس والقران الحکیم مین اور کتاب احکمت ایاتہ مین مذکور مین اور شفا ہی اور رحمت ہی کہ آیت
وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین مین آئے ہین اور ہدی ہی اور ہادی ہی کہ آیت ہدی
للمتقین مین اور ان ہذا القران یہدی للتی مین واقع ہین اور صراط مستقیم ہی کہ آیت وان ہذا صراطی مستقیما
مین ہی اور حبل اللہ ہی کہ آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا مین آیا ہی یعنی قرآن رسن خدا ہی مانند کمند
کہ بام بلند سے لٹکاوین تاکہ جو چاہے ہاتھ مین پکڑ کر چڑھ جاوے اور ترقی حاصل کرے اور نعمت ہی کہ
واما بنعمۃ ربک فحدث مین مذکور ہی کہ نعمت کو ساتھ قرآن کے تفسیر فرمایا ہی اور قصص حق ہی کہ آیت
ان ہذا لہو القصص الحق مین وارد اسواسطے کہ جو کوئی کہ قصہ بیان کرتا ہی غالبا لغو اور باطل کی اسمین آمیزش
ہوتی ہی سوا اس کلام کے کہ سوا حق کے اسمین اور کچھ نہین ہی اور بیان ہی اور تبیان ہی اور مبین ہی کہ آیت
ہذا بیان للناس مین ہی اور آیت وتبیانا لکل شیء مین ہی اور قرآن مبین مین ہی اور بصائر ہی
یعنی حجتہائے روشن کہ آیت وہذا بصائر من ربکم مین واقع ہی اور فصل ہی کہ آیت انہ لقول فصل
مین ہی اور نجوم ہی کہ آیت فلا اقسم بمواقع النجوم مین ہی اور مثانی ہی اسواسطے کہ قرآن مین قصص اور
اخبار اور وعد اور وعید کا تکرار فرمایا ہی کہ آیت مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم مین مذکور ہی اور متشابہ
ہی اسواسطے کہ ہر آیت اسکی متشابہ ہی دوسری آیت سے فصاحت مین بلاغت مین اعجاز مین لطف اسلوب
مین اور برہان ہی کہ آیت قد جاءکم برہان من ربکم مین ہی اور بشیر ہی اور نذیر ہی کہ آیت قرانا عربیا
لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا مین ہی اور قیم ہی کہ اول سورہ کہف کے وارد ہی اور مہیمن ہی کہ وسط سورہ
مائدہ مین آیت مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ مین آیا ہی اور نور ہی کہ آیت واتبعوا النور الذی
انزل معہ سے روشن ہی اور حق ہی اور حق الیقین ہی کہ آیت یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم مین ہی
اور آیت وانہ لحق الیقین مین ہی اور عزیز ہی کہ آیت وانہ لکتاب عزیز مین ہی اور کریم ہی کہ آیت انہ لقران
کریم مین ہی اور عظیم ہی کہ آیت ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقران العظیم مین ہی اور مبارک ہی کہ آیت
کتاب انزلناہ الیک مبارک مین ہی اور روح ہی کہ آیت وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا مین واقع ہی
اسواسطے کہ سبب حیات ارواح ہی چنانچہ روح سبب حیات ابدان ہی پس قرآن بمنزلہ روح ہوا اور تخصیص

روزے کی اِس مہینہ مین کرنے کی ایک یہہ بھی وجہ ہے کہ اشارہ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قرآن جو غذاے باطن
اور قوت ارواح ہے مُتضمن ہی ان روزون غذاے اشباح سے امساک کو هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ
الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ بیچ اس حالت کے کہ قرآن راہ دکھلانے والا ہے واسطے لوگون کے اور دلائل روشن ہے
حلال حرام سے اور حدود و احکام اور تمام شرائع دین اسلام سے اور جدائی کرنیوالا ہے درمیان حق اور باطل کے
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے اے مکلفو اس مہینے کو یا جو کوئی پاوے تم مین
ہلال اِس مہینے کا پس چاہئے کہ روزہ رکھے سمجھ لیجیے اجماع ہے اوپر اِسکے کہ روزے ماہ رمضان کے فرض عین ہین
اوپر سب مسلمانون کے اور تحقیق روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور متفق ہین ائمہ اربعہ کہ فرض عین
ہین اوپر ہر مسلمان بالغ عاقل پاک مقیم کے کہ قادر ہو اوپر روزے کے اور متفق ہین کہ حرام ہے روزہ رکھنا اوپر زن حائضہ کے
اور نفساء کے اور اتفاق ہے کہ قضا لازم ہے اوپر ان کے اور متفق ہین اوپر اِسکے کہ مباح اور رخصت ہے زن
حاملہ کو اور زن شیر دہندہ کو روزے کے افطار کی بشرطیکہ خوف ہو اُن کو اپنے جان کا یا ولد کا اور روزہ اگر رکھین تو درست
ہے اور اگر افطار کرین بعد نیت کرنے کے تو قضا اور کفارت لازم ہے عوض ہر روزے کے اوپر قول راجح امام شافعی کے
اور اسی پر مائل ہین امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہین اوپر ان کے اور امام مالک سے دو روایتین مین ایک
اُن مین وجوب کی ہے اوپر شیر دہندہ کے نہ حاملہ کے دوسری عدم وجوب کی ہے اور بقول ابن عمر اور ابن
عباس وجوب کفارت ہے نہ قضا اور متفق ہین اوپر اسکے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہے رویت ہلال
رمضان کے سے یا ساتھہ کمال شعبان کے کہ تیس روز ہین اور مختلف ہین اوپر اسکے کہ جب ابر یا تیرگی ہو آسمان پر
تیسوین رات کو شعبان کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہین روزہ رکھنا اور
امام احمد سے دو روایتین مین مختار اُن کی اور اصحاب اُن کے کی یہہ ہے کہ لازم ہے نیت روزے کی از راہ
حکم نہ از روے حقیقت اور اگر آسمان روشن اور صاف ہے پس حکم رویت ہلال پر ہے کہ ساتھہ مشاہدہ جمع کثیر کے
واقع ہو نزدیک امام اعظم کے اور ابر مین ایک شاہد عدل کافی ہے زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالک
دو شاہد عادل چاہین اور امام شافعی کے دو قول ہین اور امام احمد سے دو روایتین ہین ظاہر تر یہہ ہے کہ قبول کیا
چاہئے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال مین ایک شخص کا قول منظور و مقبول نہین ہے اگرچہ عادل ہو بالاتفاق
اور بقول ابو ثور مقبول ہے خبر ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایک شخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے
اگرچہ قول اُسکا مقبول نہین اورون کے واسطے اور اگر ماہ شوال دیکھا اکیلے ایک شخص نے تو روزہ افطار کرے
وہ مخفی اورون سے اور بقول حسن اور ابن سیرین وہ بھی افطار نکرے کہ قول اُسکا قبول نہین اور صحیح نہین ہے روزہ روز
شک کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد بروایت مشہورہ اگر آسمان روشن ہے تو روزہ مکروہ ہے اور اگر

ابر ناک

ابرناک ہے تو واجب ہے اور اگر کسی نے چاند دیکھا دن کو تو وہ چاند شب آئندہ کا ہے نہ گذشتہ کا نزدیک آئمہ
ثلثہ کے برابر ہے کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمد اگر پیش از زوال ہے تو ہلال شب گذشتہ کا ہے
یعنے حکم عید کا اُس دن پر ثابت ہے اور بعد از زوال ہی دو روایتیں ہیں اور متفق ہیں او پر اس کے کہ جب دیکھا ہلال تو
بیچ ایک شہر کے کشادہ آشکارا اس تحقیق واجب ہوا روزہ رکھنا تمام دنیا پر مگر بعضے اصحاب امام شافعی کے نے تصحیح
کی ہے کہ حکم روزے کا اہل بلدۂ قریب پر ہے نہ بعید پر اور بعد معتبر کیا ہے بنا بر ترجیح امام حرمین اور امام غزالی اور
امام رافعی کے مقدار اُس مسافت کا کہ جسمیں قصر درست ہے اور بنا بر اسکے کہ ترجیح دیا ہے امام نووی نے ساتھہ اختلاف
مطلع کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد رکھتے ہیں اور متفق ہیں او پر اسکے کہ اعتبار ساتھہ معرفت حساب منازل
کے نہیں ہے مگر کچھہ ابن شریح کہ آئمہ شافعیہ سے ہیں اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص دانا نجوم و حساب میں ہو اسکے حق میں
معتبر ہے اور متفق ہیں او پر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے روزہ درست نہیں بے نیت اور بقول امام زفر
کہ اصحاب امام اعظم سے ہیں روزۂ رمضان محتاج نیت کے نہیں ہیں اور یہی روایت کی ہے عطا سے اور مختلف
ہیں تعیین نیت میں پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد رستگاری نہیں ہے تعیین نیت
سے اور بقول امام اعظم تعیین نیت واجب نہیں بلکہ اگر نیت کی مطلق روزے کی یا روزۂ نفل کی جائز ہے اور مختلف
ہیں وقت نیت میں پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد وقت نیت روزۂ رمضان میں غروب آفتاب سے لیکے
طلوع فجر تک ہے کہ صبح صادق ہے اور بقول امام اعظم نیت جائز ہے شب سے پس اگر شب کو نکی تو زوال آفتاب
تک درست ہے لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول آئمہ کا ہے وقت نیت صوم نذر معین میں
اور نزدیک آئمہ ثلثہ کے احتیاج نیت جدید کی ہے ہر اکو واسطے روزے کے فرداً فرداً اور کہا ہے کہ کفایت کرتی
ہے نیت واحد اوّل شب اس طرح سے کہ ارادہ کرے تمام رمضان کے روزے رکھونگا اور درست ہے نیت
نفل روزے کی پیش از زوال نزدیک آئمہ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہے نہیں درست جیسی روزہ واجب کی اور اسی
قول کو اختیار کیا ہے امام مزنی نے اور اجماع ہے او پر اسکے کہ صبح کی صائم نے دران حالیکہ جنب تھا روزہ درست
ہے اُسکا اور مستحب ہے کہ غسل کرے قبل صبح صادق کے اور بقول ابوہریرہ اور سالم بن عبد اللہ باطل ہے روزہ
اُسکا لیکن امساک کرے اور روزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن اگر تاخیر کرے غسل میں بغیر عذر تو روزہ اُسکا باطل ہے
اور بقول امام نخعی اگر روزہ فرض ہے تو قضا لازم ہے اور متفق ہیں او پر اسکے کہ دروغ کہنا اور غیبت کرنا اور سخن
چینی کرنا روزہ میں مکروہ تحریمی ہے اور ایسے ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہے حکماً اور امام اوزاعی سے ہے کہ روزہ
ان چیزوں سے باطل ہوتا ہے اور متفق ہیں او پر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہو گیا یا
صبح صادق طلوع نہیں ہوئی پھر ظاہر ہوا کہ گمان غلطی پر تھا پس او پر اُس کے قضا واجب ہے اُس روزے کی اور اگر کسی نے

قے کی قصداً پس بقول امام مالک اور شافعی کے روزہ اُس کا تباہ ہوا اور بقول امام اعظم تباہ نہیں ہوا مگر یہہ کہ پُری دہن ہو اور امام احمد
سے دو روایتیں ہیں مشہور تر اُن سے عدم افطار ہے مگر جب حد سے گذر جاوے اور ابن عباس اور ابن عمر سے یہہ
ہے کہ روزہ تباہ نہیں ہوتا مگر جب قے آپ سے لاوے اور اگر قے آئی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہیں ہوتا باجماع
اور حسن سے روایت ہے کہ تباہ ہوتا ہے اور اگر باقی دانتوں میں رہ گئی کچھہ چیز طعام سے اور آب دہن کے ساتھہ شکم
میں چلی گئی روزہ تباہ نہیں ہوتا اگر آپ سے نہیں نکلی اور اگر آپ نگل لے تو روزہ باطل ہو گیا ایک جماعت کے
نزدیک اور بقول امام اعظم باطل نہیں ہوا اور اندازہ کیا ہے بعضے اصحاب امام اعظم نے بقدر نخود کے اور حقنہ کرنا مفطر
روزہ نہیں بروایت امام مالک اور اسی کے قائل ہیں داؤد اور کچھہ ٹپکانا سوراخ کان میں یا احلیل ذکر میں مفطر ہے نزدیک
امام شافعی کے اور ایسی ہی ناک میں اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ حجامت کرنا مکروہ ہے صائم کو مفطر صوم نہیں
مگر نزدیک امام احمد کے کہ بقول انکے حجامت تباہ کرتی ہے روزے کو حاجم کے اور محجوم کے اور اگر کسی نے کھایا
طلوع صبح صادق میں بسبب شک کے پھر ظاہر ہوا روزہ باطل ہے باتفاق اور عطا اور داؤد اور حسن سے ہے کہ قضا
لازم نہیں اوپر اسکے اور نقل کی ہے امام مالک سے کہ قضا لازم ہے صوم فرضیہ میں اور مکروہ نہیں روزہ دار کو سرمہ
لگانا نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک اور احمد مکروہ ہے بلکہ اگر پایا مزہ سرمے کا حلق میں روزہ
تباہ ہو گیا نزدیک ان دونوں اماموں کے اور ابن ابی لیلی اور ابن سیرین سے ہے کہ سرمہ تباہ کرنے والا روزے
کا ہے اجماع ہے اوپر اسکے کہ اگر کسی نے وطی کیا حالت صوم رمضان میں قصداً بغیر عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ اسکا
باطل ہوا کفارت بڑی اُس پر لازم آئی اور باقی روز امساک کرے اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہے اگر نہ پاوے
پے درپے دو مہینے روزے رکھے اگر یہہ بھی نہو سکے ساٹھہ آدمیوں مسکینوں کو کھانا کھلاوے اور بقول
امام مالک کفارت دینے والے کو خیار ہے اور طعام دینا اُن کے نزدیک بہتر ہے اور یہہ کفارت زوج پر
بنا بر اصح روایات مذہب شافعی اور احمد کے اور بقول امام اعظم اور مالک دونوں پر کفارت واجب ہے پس اگر
دو روز وطی کیا ایک ماہ رمضان میں لازم ہوئیں نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے دو کفارتیں اور بقول امام
اعظم اگر کفارت وطی اوّل کی نہیں دی تھی تو ایک کفارت لازم ہے اور اگر ایک روز میں دو بار وطی کیا واجب نہیں
کفارت دوسرا واسطے وطی دوسرے کے اور بقول امام احمد اگر اول کی کفارت دی تھی تو دوسرے کی کفارت دوسری
چاہئے اور اجماع ہے اوپر اسکے لازم نہیں کفارت سوا رمضان کے روزوں کے اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ جس
زن پر کہ وطی کی جاوے بکرہ اور نہ مجنونہ پر کفارت مگر قضا کہ صوم اُسکا تباہ ہوا ہے مگر بقول امام شافعی کہ قضا بھی
لازم نہیں ہے اور لزوم کفارت میں دونوں کے امام احمد سے ایک روایت ہے اور اگر فجر طلوع ہوئی اور حال یہ
ہے کہ جماع میں مشغول تھا پس بقول امام اعظم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہے روزہ اور کفارت لازم نہیں اور

اگر باقی رہا وطی پر لازم ہوئی قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر مشغول رہا
جماع مین کفارت بھی لازم ہوئی اور امام شافعی کے نزدیک صورت اولی مین نہ قضا نہ کفارت اور صورت اخری
مین قضا اور کفارت دونون ہین اور بقول امام احمد دونون صورتو مین قضا لازم ہے مطلقاً نہ کفارت ترک
جماع کرے یا نکرے اگر صبح صادق طلوع ہوی اور اسکے منہہ مین لقمہ تھا اسی وقت پھینک دیا اسنے یا جماع کرتا
تھا اسیوقت موقوف کیا درست ہے روزہ اسکا نزد اکثر ائمہ کے مگر امام مالک کے نزدیک تباہ ہوتا ہے اور
بوسہ لینا زن کا حالت صوم مین حرام ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اس شخص کو کہ شہوت اسکی
حرکت مین آوے اور بقول امام مالک کے حرام ہے ہر حال اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور اگر بوسہ لیا اور
مذی آلت سے باہر آئی روزہ اسکا تباہ نہوگیا نزدیک آئمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھہ
شہوت کے نظر کرے اور انزال ہوگیا تو روزہ تباہ نہین نزدیک آئمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہوگیا اور
متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا قصداً ایسی حالت کہ صحیح ہے مقیم ہے بے عذر ماہ رمضان مین بیچ
دن کے واجب ہے اوپر اسکے قضا اور مختلف ہین بیچ وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک
اوپر اسکے کفارت ہے اور بقول راجح دو قولون امام شافعی کے اور بیچ مذہب امام احمد کے کفارت نہین اسپر اور
متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا بھولے سے روزہ اسکا تباہ نہین ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اسکا فاسد
ہوتا ہے اور قضا لازم اور متفق ہین اوپر اسکے کہ قضا رکھہ لے اور اگر دو کھاوے تو دو دن علی ہذا القیاس جتنے
کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روزیکے عوض دس رکھے اور بقول مسیب ایکماہ تمام کے روزے
رکھے اور بقول نخعی کے ہزار روزے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا اس ایک
روزہ کی بجا نہ لا سکیگا اگرچہ صائم الدہر ہوا اور اگر روزہ دار نے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہے جیسے کھانا پینا جماع
فراموشی کی حالت مین نزدیک امام اعظم اور شافعی کے باطل نہین ہوتا اور بقول مالک باطل ہوتا ہے اور بقول امام
احمد باطل ہوتا ہے جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور واجب ہے جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے
اور اگر تمام روز سویا درست ہے روزہ مگر نزدیک امام اصطخری کے کہ ائمہ شافعیہ سے ہین قائل بطلان کے ہین اور
اگر بیمار کا روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر اسکی قضا مین جائز نہین اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار ہو
اور قضا اسکی لازم ہے کہ ایک روزہ رکھہ لے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہے اور بقول امام اعظم
جائز ہے تاخیر اور کفارت لازم نہین اختیار کیا ہے اسکو مزنی نے اور اگر کوئی مر جاوے پہلے قادر ہونے
قضائے روزہ کے سے تو گناہ نہین اسپر باتفاق عوض اور طاؤس اور قتادہ کہتے ہین کہ واجب ہے طعام ایک
مسکین کا عوض ہر روز کے اور اگر بعد قدرت کے دے تو عوض ہر روز کے ایک رطل مسکین کو طعام دے نزدیک

امام اعظم کے اور امام مالک کے نزدیک ولی پر واجب نہین کہ طعام دے مگر جب وصیت کر مرے اور امام شافعی کے
دو قول ہین ایک تو مثل قول امام اعظم دوسرا قول قدیم مختار مفتی بہ یہ ہے کہ ولی اسکے طرف سے روزہ رکھ لے
اور ولی اس حالت مین جو قریب ہے وہ ہے اور بقول امام احمد کے اگر روزہ نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر
رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہے کہ جسنے روزے رمضان کے رکھے تو اسنے دس دن کے روزے شوال کے
اور چھہ باتفاق رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہین اور اتفاق ہے روزے مین ایام بیض کے کہ مستحب ہین
تیرھوین چودھوین پندرھوین ہر ماہ کے اور اختلاف ہے کہ بہترین اعمال بعد فرایض روزے ہین پس بقول امام
اعظم اور امام مالک علم ہے پھر جہاد ہے اور بقول شافعی نماز نوافل ہے اور بقول احمد جہاد ہے اور جو کوئی
کہ شروع کرے نماز نفل یا صوم نفل مستحب ہے تمام کرنا اسکا اور اگر قطع کرے تو قضا لازم نہین اور بقول امام اعظم
اور امام مالک اتمام واجب ہے اور بقول امام محمد اگر کسی کے کہنے سے روزہ نفل توڑ ڈالے تو قضا لازم ہے اور مکروہ
نہین روزہ رکھنا جمعہ کے دن کا بطریق دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی اور امام محمد
اور امام ابو یوسف مکروہ ہے تعین کرنا روزے کا دن جمعہ کے اور مکروہ نہین ہے مسواک کرنا صائم کو نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور بقول امام شافعی کے مکروہ ہے بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے
عدم کراہت ہے وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہووے بیمار یا اوپر سفر کے اور افطار
کرے پس اوپر اسکے ہے قضا ان روزوں کی اتنے ہی گن کر اور دونوں سے تخییر مقیم کہ آیت اولی مین مذکور ہے حکم اس
آیت کے سے منسوخ ہے اختلاف الائمہ مین لکھا ہے متفق ہین اوپر اسکے کہ مسافر اور بیمار ایسا کہ امید صحت
نہین رکھتا مباح ہے اسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھین درست ہے اور اگر ضرر ہو تو مکروہ ہے اور بقول اہل ظواہر
درست نہین روزہ رکھنا سفر مین اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہے مطلقاً اور جس نے کہ نیت کی شب کو اور
صبح کو مسافر ہوا درست نہین ہے اسکو افطار کرنا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد جائز ہے افطار اور اسیکو اختیار
کیا ہے مزنی نے اور جب مسافر مقیم ہوا یا مریض نے صحت پائی یا کودک بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ
پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو امساک باقی دن کا کرین لازم ہے انپر نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے
اور بقول امام مالک امساک مستحب ہے اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہے اور اگر اسلام لایا ہے مرتد واجب
ہے اسپر قضا ان روزوں کی کہ قدرت اور فوت ہوئی ہے اسے حالت ارتداد مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول
امام اعظم قضا ان روزوں کی لازم نہین ہے اور متفق ہین کہ کودک طاقت روزے کی نہین رکھتا ہے اور
مجنون مطلق غیر مخاطب ہین ساتھہ صوم کے لیکن امر کیا جاوے لڑکے ساتوین سال مین اور مارین اوپر ترک روزے کے
دسوین برس اور بقول امام اعظم کے صحیح نہین ہے روزہ کودک کا اور اگر ہوشیار ہو تو مجنون مطلق واجب

نہین ہے اُسپر قضا مافات نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک کے واجب ہے اور امام احمد سے
دو روایتین ہین اور وہ بیمار کہ اُمید صحت کی نہین رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ اُمید قوت کی نہین رکھتا اور بر روزے نہین
اُسپر روزہ بلکہ واجب ہے فدیہ دینا نزدیک امام اعظم کے اور یہی اصح ہے مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک
امام اعظم کے فدیہ دیوے ہر روزے کا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرمہ اور بقول امام شافعی کے ہر روز کا ایک رطل
ہے اور رطل چہارم حصہ صاع کا ہے اور صاع پیمانے کو کہتے ہین اور بقول امام مالک کے نہ صوم ہے لازم نہ فدیہ
اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ خرمے سے یا جو سے اور ایک رطل
گیہون سے يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہے اللّٰہ ساتھ تمھارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا
ساتھ تمھارے سختی کا اسواسطے مسافر اور مریض کو افطار کی رخصت فرمائی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
اور چاہتا ہے تو کہ پورا کرو گنتی کو کہ بقدر مرض اور سفر انکار کیا ہے یعنے جتنے روزے کھائے ہین اُتنے رکھہ لو تو کہ بڑائی کرو
اللّٰہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو ساتھہ روزے کے اور بعضون نے کہا ہے کہ تکبیر سے مراد اللّٰہ اکبر کہنا ہے عید فطر
کی راتین چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تو کہ تم شکر کرو اوپر نعمت
تیسر کے یا ایجاب ثواب روزے کے یا اس بات پر کہ اُس نے کمال فضل سے جزا روزے کی اپنا دیدار کیا کہ فرمایا الصوم لی
وانا اجزی بہ روزہ خاص واسطے میرے ہے اور مین جزا دیا گیا ہون ساتھہ اُسکے ؎ واہ وا ای میرے والی واہ وا
روزہ دارونکو عجب مژدہ دیا ۔ تو ہوا انکا تو پھر کیا رہگیا ۔ دونون عالم انکے ہین ای کبریا ۔ اور وہ دو جگ کو کرینگے
لیکے کیا ۔ انکا جو مقصود تھا سو مل گیا ۔ سمجھہ لیجے کہ روزہ شریعت مین عبارت ہے امساک سے کھانے کے پینے
کے جماع سے کہ یہہ خواہش بشریہ ظاہریہ ہین اور اُسپر یہہ ثواب مرتب ہے و قتیکہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھوڑ
کر کہ جاہ اور علو اور تکبر اور غرور اور حسد و کینہ و غیرہم ہین اُسکی طرف متوجہ ہوا اور بند کرے نفس کو ان سب آرزوٗن
سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہے امید ہے کہ وعدہ فردا امروز جلوہ آرا ہو نظم اگر یہان وہ دکھاوے
جمال کیا ہے ۔ دور نہ جمال جس سے عبارت ہی ہے وہ دل کا حضور ۔ حضور وہ ہے جسے کہتے ہین شہود دل ۔ شہود
وہ کہ نہ باقی رہے وجود دل ۔ الٰہی رافت عاصی کو بھی عنایت کر ۔ یہی شہود حضور اب بروح پیغمبر ۔ دعا کو ن
کے میری کر قبول ای مولی ۔ ہے تو مجیب دعائے اعالی و ادنی ۔ قریب ہم سے ہے تو تجھہ سے کچھہ نہین ہے
دور ۔ کہ سنتے ہی کرے قول قبول سے مسرور ۔ معلوم کیجے کہ انیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ
اجابت دعا کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اور جب کرین سوال تجھہ کو ای محمد
صلی اللّٰہ علیہ وسلم بندے میرے مجھہ سے یعنے صفت میری سے یا معاملے میرے سے کہ اُن کے ساتھہ
وقت دعا کے ہے پس تحقیق مین نزدیک ہون صحابہ نے پوچھا یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کس طرح

اللہ تعالیٰ کو ہم پاویں اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے استفسار کیا کہ یا نبی اللہ خدا ہم سے نزدیک ہے کہ
آواز آہستہ سے بلاویں ہم یا دور ہے کہ آواز بلند سے پکاریں ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ میں بندوں اپنے سے نزدیک
ہوں جس طرح سے کہ مجھے آواز کریں میں سنتا ہوں مجھ پر کچھ چھپا نہیں ہے کلام اُنکا اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
جواب دیتا ہوں پکارنے کو پکارنے والے کے جب پکارتا ہے مجھ کو اور حاجت اُسکی روا کرتا ہوں میں جلدی یا
دیر میں جیسی مصلحت اور حکمت دیکھتا ہوں میں اور جانتا ہوں فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
پس چاہیے بندے میرے کو کہ قبول کریں حکم میرے کو اور چاہیے کہ ایمان لاویں ساتھ میرے کہ مستحق اجابت کے
ہوں تا کہ وہ بھلائی پاویں بعضے کہتے ہیں کہ مراد ان بندوں سے اور پکارنے والوں سے روزہ دار ہیں کہ دعا اُنکی
قریب باجابت ہے پہلی آیتیں مذکور روزے کے دنونکا تھا اب حکم راتوں کا روزے کے بیان فرمایا اور ہو کہ اس
قول کا یہہ ہے کہ ابتداء اسلام میں شام سے نماز عشا تک یا خواب تک اجازت افطار کی تھی بعضے صحابہ
بواسطہ غلبہ شہوت صبر نکر سکے وقت منع مرتکب ہوئے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
یہہ آیت نازل ہوئی معلوم کیجیے کہ بیسویں آیہ آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حد صوم کا اور حرمت وطی کا
بیچ اعتکاف کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ حلال کی گئی واسطے تمہارے
رات روزے کے رغبت ساتھ بیبیوں اپنی کے یعنے جماع اور مباشرت هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ وہ پردے ہیں واسطے تمہارے اور تم پردے ہو واسطے اُن کے لباس کنایت ہے کمال
اتصال سے چنانچہ لباس بدنکو چھپاتا ہے عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ جانا اللہ نے ازل میں یہہ کہ
تھے تم خیانت کرتے جانوں اپنی کو اور ستم روا رکھا اوپر اپنے ساتھ مباشرت کے غیر وقتوں میں فَتَابَ
عَلَيْكُمْ پس رجوع کی اللہ نے ساتھ رحمت کے اور رخصت دی افطار کی روزوں کی راتوں میں وَعَفَا عَنْكُمْ
اور معاف کی ہے تم سے خیانت فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اب ملا کرو جوروں اپنی سے روزے کی راتوں میں
وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اور ڈھونڈھو تم جو کچھ لکھا اللہ نے واسطے تمہارے لوح محفوظ میں اولاد سے سمجھ لیجے
کہ غرض اصلی مباشرت سے طلب بقاے نسل ہے نہ مجرد شہوت کشاف میں لکھا ہے وابتغوا ما کتب اللہ لکم
ای واطلبوا ما قسم اللہ لکم وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اور کھاؤ
اور پیو روزوں کی راتوں میں یہاں تک کہ روشن ہووے واسطے تمہارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روز سے
ہے ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہے صحیحین میں وارد ہے کہ بعضے صحابہ رض تاگا سفید اور
سیاہ باندھکر افطار میں مشغول رہتے تھے یہاں تک کہ سفیدی و سیاہی میں فرق ظاہر ہوتا تا وقتیکہ نازل
ہوا مِنَ الْفَجْرِ فجر سے معلوم کیا چاہیے کہ مراد اس سے ظہور نور صبح ہے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ پھر پورا

کرو روزہ دن کو رات تک کشاف مین لکھا ہے کہ فی صوم رمضان و علی جواز تاخیر الغسل الی الفجر و علی
نفی صوم الوصال یعنے بیچ اسکے دلیل ہے اور جواز شب کے ساتھ دن کے صوم رمضان مین اور
اور جواز تاخیر غسل کے صبح تک اور اوپر نفی صوم وصال کے وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اور نہ
مباشرت کرو ان سے حالانکہ تم اعتکاف کرنے والے ہو بیچ مسجدون کے امام مالک ملذذات معتکف پر حرام جانتے
ہین محققون کے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جانکا ہے اوامر اور نواہی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ
اعتکاف حبس نفس اور حفظ جوارح اور مراعات وقت ہے جب یہ شرط بجا لاوے تو جس جگہہ ہو تو ثواب
اعتکاف پائیگا نقل ہے کہ ایک شخص نے گھر مین اگر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہہ بتا کہ نماز پڑھون
خادم نے کہا جا دل اپنا ما سوی اللہ سے پاک کر پھر جہان چاہے نماز پڑھ سمجھ لیجے کہ متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف
مشروع ہے اور مستحب ہر وقت مین اور دس روز رمضان کے بیچ بہتر اور افضل ہے واسطے طلب شب قدر کے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان مین اعتکاف بیٹھتے تھے ایکبار ترک ہوا تھا سو قضا کیا اس سے
وجوب نکلتا ہے کہ دوام فعل حضرت کا ثابت ہے اور درست نہین اعتکاف مگر مسجد مین اور نزدیک امام
مالک اور شافعی کے مسجد جامع بہتر ہے اور بقول امام اعظم درست نہین اعتکاف مرد کا مگر اس مسجد مین کہ جماعتی
نماز ہوا اور بقول امام محمد درست نہین اعتکاف مگر اس مسجد مین کہ جمعہ ہوتا ہو اور درست نہین اعتکاف عورتکا
اس مسجد مین کہ گھر مین بنالی ہے نماز کے واسطے بنا بر روایت جدیدہ اصح مذہب شافعی کے اور یہی مذہب امام
مالک اور امام احمد کا ہے اور بقول امام اعظم اعتکاف زن کا بیچ مسجد گھر اسکے کے بہتر ہے اور یہی روایت قدیم
مذہب امام شافعی سے ہے بلکہ مکروہ ہے غیر اس مسجد سے جب اذن دے خاوند اسکا تو اسی گھر کی مسجد مین
اعتکاف بیٹھے پھر جو وہ کہے کہ تو اعتکاف تمام مت کر اور نکل آئی تو امام اعظم اور امام مالک کے قول پر درست نہین
ہے اسکو منع کرنا اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے اور متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف درست نہین
ہوتا مگر بہ نیت اعتکاف اور اسمین اختلاف ہے کہ بغیر روزے کے بھی اعتکاف درست ہوتا ہے یا نہین بقول
ائمہ ثلثہ درست نہین ہوتا بن روزے کے اور بقول امام شافعی کے بغیر روزے کے بھی درست ہے اور اگر کسی نے
نذر کیا اوپر اپنے ایک مہینے معین کا لازم ہے اسے پے در پے سارا مہینہ اعتکاف بیٹھے پس اگر درمیان مین خلل
ہو گیا ایک روز یا زیادہ اوپر اسکے قضا ان دنون کی لازم ہے مگر روایت امام احمد سے ہے کہ پھر نئے سرے سے اعتکاف
بیٹھے اور اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینے کا مطلق بغیر تعیین جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت مین
امام احمد سے کہ خواہ پے در پے کرے یا جدا جدا تیس روز تمام کرے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے پے در پے لازم ہے
اور امام احمد سے دو روایتہا ہین اور متفق ہین ائمہ اوپر اسکے کہ کسی نے نیت اعتکاف کی کی کہ ایکروز مین بیٹھونگا نذر

اسکی لازم ہے اوپر اُسکے اعتکاف دن کا نہ رات کا مگر امام مالک کے نزدیک درست نہین ہوتا جب تک
رات کو ہمراہ نکرے اور اضافت شب کی دن کے ظرف نکرے اور اگر نذر کیا اعتکاف دو روز معین کا بغیر رات کے
بھی درلیجے پس نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لازم نہین ہے اوپر اُسکے اعتکاف رات کا کہ درمیان دو دن کے ہے
اور بقول امام اعظم کے لازم ہوتا ہے اعتکاف دو دن کا اور دو رات بیچ کی بھی درلیجے اور یہہ اصح ہے نزدیک اصحاب
امام شافعی کے اور اگر خارج ہوا معتکف مسجد سے بغیر حاجت ضروری کے جیسے کہ وہ کھانا اور پینا اور غسل جنابت کا
اور قضاء حاجت ہے پس اعتکاف اُسکا تباہ ہوا بالاتفاق اور بقول امام ابی یوسف اور امام محمد باطل نہین ہوتا اگر آدھے
دن سے کم باہر رہے اور اگر زیادہ خارج مسجد سے رہے تو باطل ہوتا ہے اور خارج ہونا مسجد سے واسطے حاجت کے
کہ لاچاری ہے چنانچہ مذکور ہین پس درست ہے بالاتفاق و اجماع اور اگر معتکف ہوا غیر مسجد جامع مین اور جمعہ کا دن
آیا واجب ہے کہ خارج ہو مسجد سے بواسطہ نماز جمعہ کے باجماع اور اگر شرط کیا معتکف نے بیچ اعتکاف اپنے
کے کہ اگر کچھہ عارضہ پیش آویگا تو باہر نکلونگا جیسے بیمار کے پوچھنے کو یا جنازے کی نماز پڑھنے کو جائز ہے کہ نکلے
اور اعتکاف اُسکا باطل نہین ہوتا ہے اگر مباشرت فاحشی کی معتکف نے بیچ فرج کے قصداً باطل ہوا اعتکاف
اور روزہ اُسکا باجماع اور کفارت لازم نہوئی اسواسطے کہ فرج زن مین آلت کو داخل نہین کیا ہے اور حسن بصری
اور زہری سے یہہ ہے کہ اوپر اُسکے کفارت نہین ہے اور اگر وطی کیا بفراموشی باطل ہوا اعتکاف نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور بقول امام شافعی فاسد نہین ہوا اور اگر مباشرت کرے غیر فرج مین بشہوت تو اعتکاف اُسکا باطل
ہوگیا اگر انزال ہوا ہے نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک امام مالک کے باطل نہین ہوا انزال ہوا
یا نہین ہوا اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر ان دونون قولون سے بطلان اعتکاف ہے اگر انزال ہوا ہے اور
مکروہ نہین ہے معتکف کے تئین خوشبو لگانا اور پہننا اچھے کپڑے اور بقول امام احمد مکروہ ہے چپ بیٹھنا
تمام دن رات تک مکروہ ہے باجماع اور بقول امام شافعی اگر نذر کی اوپر اپنے خاموشی اعتکاف مین کسی شخص
نے پس بات کئی کفارت ہین اوپر اُسکے نہین اور مستحب ہے معتکف کے تئین نماز اور قرات قرآن بیچ نماز کے
اور ذکر باجماع اور اختلاف ہے بیچ قرات قرآن سنکے اور حدیث کے اور فقہہ کے بقول امام مالک اور امام احمد
مستحب نہین ہے اور بقول امام اعظم مستحب ہے اوقی قول امام مالک اور امام احمد کا ہے کہ اعتکاف حبس کرنا
نفس اور دل اور چشم بصیرت کا ہے اوپر تدبر قرآن کے اور معنی ذکر کی اُس خبر سے کہ پراگندہ کرے ہمت اُسکی کو
اور قرات حدیث اور فقہہ کی ہمت اُسکی پراگندہ کرتی ہے پس مناسب اعتکاف والے کو شغل قلب ہے کہ
متوجہ طرف اللہ کے بیٹھا رہے شعر نہ بات غیر کی سُن اور نہ دیکھہ جانب غیر تو گوش و چشم کو کر بند ہے
اسمین خیر نہ کلام ہو تو اُسی سے ہو دھیان اُسی کا ہو نہ خیال دل مین بسا بس ہران اُسکا ہو نہ اور دو ہو

کسی کی نہ دل مین خواہش ہو نہ بھڑکتی جان مین شوق خدا کی آتش ہو نہ کنارہ کرے تو کنارہ ماسوی اللہ سے نہ ہو تو بیٹھا
ہو تو یون بیٹھ تل نہ جاگہ سے نہ اسکا نام ہے لبس اعتکاف ای رافت نہ نشان تجھ کو بتایا مین صاف ای حرافت
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یہہ حدین اللہ کی کہ درباب روزہ اور متعلقات اسکے مقرر فرمائین فَلَا تَقْرَبُوْهَا اُن نہ
نزدیک جاؤ ان کے یہہ مبالغہ ہے بیچ منع کے اور تجاوز کرنے اسکے سے اسواسطے کہ جب قرب اس سے نہوگا
تو تجاوز کیونکر ہوگا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اس طرح سے بیان کرتا ہے اللہ تعالی ا
نشانیان اپنی امر اور نہی اور وعدہ اور وعید سے واسطے تمام لوگون کے تو کہ وہ بچین اور حدود سے نگذرین معلوم
کیجے کہ اکیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت اخذ مال غیر کا اور اکل اسکے کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور مت کھاؤ مال کہ واقع ہے درمیان تمہارے ساتھ ناحق کے یعنی مت
کھاؤ مال ایک دوسرے کا ناشائستگی سے چوری کرکے جوا کھیل کے خیانت کرکے غصب کرکے جھوٹھی قسمین کھا کے
یا مال لینا مشروع مین صرف مت کرو مثل شراب پینے کے اور زنا اور انواع فسق کے ناچ راگ ڈھول ڈھمکے
مین وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ اور مت کھینچ لیجاؤ انکو طرف حاکمون کے عطف اسکا فعل منہی پر ہے لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تو کہ کھاؤ ایک ٹکڑا مال لوگون سے ساتھ گناہ کے ظلم ستم سے یا سوگند دروغ
یا گواہی جھوٹھی سے اور حال آنکہ تم جانتے ہو کہ ستم کرتے ہو سمجھ لیجے کہ جملہ لا تاکلوا معترضہ ہے بیچ بیان تحریم اکل مال کے
ساتھ باطل کے ای ولا تاکلوا اموال اخوانکم واموال اهل دینکم بینکم بالباطل یعنی اموال المسلمین اور جملہ تدلوا کا عطف
اوپر تاکلوا کے ہے ای ولا تدلوا بها اور انتم تعلمون حال ہے حاصل یہہ ہوا کہ رمضان کی راتون مین کھاؤ اور پیو اور
مال مسلمانون کا درمیان اپنے ساتھ باطل کے مت کھاؤ یعنی اس طرح سے کہ جائز نہو شریعت مین نہ لو مثل غصب
خیانت وغیرہ کے یا کسب خبیثہ سے جیسی کسب زانیہ اور نائحہ اور مغنیات کے اور اس عمل سے کہ مستوجب کری
ہے نہ اخذ کرو جیسے دو شخصون کا جھگڑا قاضی کے پاس گیا اور ایک کی طرف سے جھوٹھی شاہدین کرا دیے
لئے واسطے دوسرے کا حق باطل کروا دیا یا سوگند دروغ مین دلیری کرکے کچھ لے لیا [illegible] بحر مواج مین روایت لکھی ہے
ایک شخص نے ایک شخص پر دعوی زمین کا کیا مدعا علیہ نے انکار کیا مدعی نے کہا گواہ نہین ہین کہ حاضر کرون پیغمبر
علیہ السلام نے فرمایا منکر پر سوگند ہے مدعی نے کہا اس شخص نے مال میرا لیا ہے قسم بھی کھا جاویگا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے تجھے نہین پہنچتا پیغمبر نے اسے قسم دی اسنے قسم کھائی جھوٹ
کیا اسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل معلوم کیجے کہ بائیسوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ نسخ بعض عادات جاہلیت کا بیچ حج کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے يَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الْاَهِلَّةِ سوال کرتے ہین تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاندون سے کشاف مین لکھا ہے کہ معاذ بن

جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سبب کیا ہے چاند پہلے
پتلا باریک نکلتا ہے مثل تار کے پھر دن بدن بھرتا ہے اور روشن ہو جاتا ہے تا آنکہ تمام روشن ہو جاتا ہے
پھر کم ہوتے ہوتے باریک جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہ جاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی اور فائدہ اسکے بیان میں فرمایا قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ کہہ کہ یہہ وقت ہیں واسطے لوگوں کے یعنے
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہہ چاند نشانیاں ہیں وقتوں کی واسطے آدمیوں کے کہ معلوم کرتے ہیں اس سے
مدت عمر کی اور عدت عورتوں کی اور مدت حمل کی اور دودھ پلانے کی اور وعدہ قرض کا اور وقت گیہون کا اور
تجارت کا اور سوا اسکے تمام کاموں کا اور ماہ رمضان کہ ماہ صیام ہے اور ماہ عید کہ شعار اسلام ہے اور وقت
ادائے زکوة کہ واجب ہے اور مانند اسکے اکثر امورات دنیا اور دین موقت بشہور و سنین میں وَالْحَجِّ اور
واسطے حج کے یعنے علامت وقتوں کی ہیں واسطے حج کے کہ موسم معلوم کریں سمجھہ لیجے کہ سائل نے سبب زیادتی
اور کمی ماہ کے سے سوال کیا تھا جواب میں غرض بیان کی اور فوائد ذکر فرمائے اسواسطے کہ علت نقصان اور کمال ماہ
کی جاننا کچھہ ضرور نہیں کہ یہہ قدرت قادر مختار ہے اور فطرت خلاق کردگار ہے پوچھنا اس سبب کا کہ اصحاب
علم ہیئت بیان کرتے ہیں اور متعلق ساتھہ بعد اور قرب آفتاب کے جانتے ہیں زائد الحاجت ہے اور شغل ساتھہ
اس علم کے کہ دین میں محتاج الیہ نہیں ہے جاننے فائدہ محض ہے پس دین میں جو محتاج الیہ تھی وہ بات بیان کی
اور اس طرح کا علم معانی میں جواب سوال آیا ہے وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا اور نہیں نیکی یہہ
اسلئے کہ آؤ تم گھروں میں پچھواڑے سے پہلی آیت يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ تھی پھر یہہ آیت آئی درمیان میں ان
دونوں کے تعلق یہہ ہے کہ اس میں بھی سوال گھٹنے بڑھنے ہلال کا بیفائدہ تھا ایسے ہی یہہ پچھواڑے سے
آنا گھر کے عبث ہے کچھہ اس میں نیکی نہیں غرض نہ ایسے سوال میں فائدہ ہے نہ ایسے اعمال میں بھلائی ہے ۞
وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ اور لیکن بھلائی اور نیکی واسطے اسکے ہے کہ پرہیزگاری کرے حکم خدا سے یا اعمال
جاہلیت سے سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ زمان جاہلیت میں جو شخص کہ حج اور عمرہ کا احرام باندھتا تھا
اسپر حرام ہوتا تھا گھر کے دروازے سے نکلنا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا تھا تو کوٹھے پر چڑھ کے پچھواڑے کو کودتا
تھا یا دیوار گھر کی توڑ کر باہر آتا تھا اور اگر جنگل کا رہنے والا ہوتا تھا تو خیمہ کے پیچھے سے نکلتا تھا اور اس عمل کو بہت
اچھا جانتا تھا اور جو کوئی ایسا نکرتا تھا اسے فاجر کہتے تھے سب مگر حمس کو کوئی کچھہ نہیں کہتا تھا اور نہ وہ ایسا
یہہ عمل کرتے تھے اور حمس کئی قبیلے تھے جیسے قریش اور خزاعہ اور بنو عامر اور ثقیف کہ ان کو سبب صلابت کے
کہ جو دین و آئین اپنے کے رکھتے تھے حمس کہتے تھے ایکدن ایام احرام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے سے
باہر آئے پیچھے آپ کے رفاعہ انصاری بھی دروازے سے نکل آئے سب انصار اور مہاجر نے انہیں فاجر کہا

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے کیون ایسی جرات کئی کہ دروازے سے نکلے انہون
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اقتدا آپ کی کئی آپ نکلے مین بھی نکلا آپ نے فرمایا کہ مجھے روا ہے دروازہ
سے نکلنا کہ مین قریش حمس سے ہون تم نہین ہو رفاعہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو تم ہو سو مین ہون
اگر تم حمس ہو تو مین بھی حمس ہون دین آپ کا دین میرا ہے آئین آپ کا آئین میرا ہے حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی اور بیوت بضمتین جمع بیت کی ہے بطریق عیب اور عیوب اور بکسر یا واسطے استعمال ضمتین کے
اور اتباع یائی کے کہ اخت کسرہ ہے پڑھتے ہین اور معنی دونو قراتون کی ایک ہین لیکن قرات اخری مین
خروج کسرہ سے طرف ضم کے آتا ہے اور یہہ خلاف ابنیہ عرب ہے مگر یہہ کہئے کہ کسرہ عارضی کو معتبر نہین
رکھا اعتبار اصل کا کیا وأتوا البیوت من ابوابها اور آؤ گھرون مین دروازون ان کے سے عطف اسکا اوپر جملہ
سابقہ کے ہے سوال جملہ وأتوا البیوت جملہ انشائیہ ہے اور جملہ سابقہ خبریہ ہے عطف انشائیہ کا خبریہ پر کیونکر ہوگا
جواب جملہ خبریہ سابقہ مقول قل کا آیا ہے اور مقول قل بتاویل ہذا القول ہوکر بحکم مفرد ہوا اس وجہ سے عطف
مفرد کا مفرد پر ہوا نہ عطف انشا کا اوپر خبر کے اور ہوسکتا ہے کہ معطوف علیہ انشائیہ محذوف کلام ہو
بتقدیر فلا تاتوا البیوت من ظہورہا وأتوا البیوت من ابوابها کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم
خلاصی پاؤ یعنے گھرون مین دروازون سے آؤ اور پچھواڑے سے آنا جو مقرر کیا یہہ خلاف مرضی خدا ہے اسے چھوڑو
تو کہ رستگار ہو معلوم کیجے کہ تیئسون چوبیسون پچیسون چھبیسون ستائیسون اٹھائیسون یہہ چھؤن آیتین باب قتال
سے کہ جس سے مسئلہ قتال کا نکلتا ہے وہ یہان سے شروع مین تحتین تک وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ
يُقَاتِلُونَكُمْ اور لڑو بیچ راہ خدا کے ان لوگون سے کہ لڑتے ہین تم سے عطف اسکا اوپر مضمون ولكن البر
من آمن باللہ تا آخر کے ہے ای افعلوا ہذہ الامور وقاتلوا فی سبیل اللہ یعنے کرو یہہ باتین جو پیچھے مذکور
ہوئی ہین شروع ربع مین اور لڑو بیچ راہ اللہ کے اسواسطے کہ اس مقام مین بیان انواع عقائد اور اصناف طاعات
اور ایراد امر اور نواہی تھا اور جہاد بھی ایک قسم ہے اقسام طاعت سے اور حکم ہے احکام شریعت سے اسکو
اُس سے ملانا ملائم ہے اور عطف اسکا اُسپر کرنا مناسب ہے سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ساتھ گروہ اصحاب کے بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ مین تشریف لیگئے تھے سفہائے عرب اور مشرکان نے انکو
مکے مین جانے سے منع کیا حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی اور یہہ بات ٹھہری کہ اگلے برس مسلمان مکے مین آوین اور مشرکین تین
روز شہر سے باہر نکل جاوین تاکہ بفراغت تمام اہل اسلام مراسم طاعت پر قیام کرین پس دوسرے برس آپ چلے
قضائے عمرہ کو صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش اپنے قول سے پھر جاوین اور وہان لڑین تو ہم کیا کرینگے کہ وہان حرم
شریف مین تو حرام ہے قتل کرنا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لڑو راہ الہی مین ان سے جو تم سے لڑین ؛

وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ اور مت زیادتی کرو تم یعنے پہلے تم مت مارو جب وہ قتل کرین تو
تم بھی قتل کرو ان کو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا زیادتی کرنے والونکو حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت
سیف کے وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور مار ڈالو ان کو یعنے مقاتلون انہون کو جہان پاؤ داخل حرم مین ثقفتموہم کے
معنی وجدتموہم کے ہین چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہے وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اور نکالدو تم ان کو
اس جگہہ سے کہ نکال دیا ہے تم کو یعنے مکے سے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ مین جو پہلے
ایمان لایا تھا اسے نکال دیا تھا وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور شرک لانا یعنے بت پرستی کرنا سخت تر ہے
خون سے کہ تم ان کا حرم شریف مین کرو وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ اور مت لڑو تم کافرون سے
نزدیک مسجد حرمت والی کی مراد اس سے تمام حرم شریف ہے یہانتک کہ لڑین تم سے بیچ حرم کے یعنے کافر
جب تلک حرمت حرم کا کرین اور تم سے لڑین تب تم بھی مارو فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ پس اگر لڑین وہ تم سے
یعنے ابتدا قتال کرین پس مارو تم ان کو کہ انہون نے حرمت حرم کی اٹھادی كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اسیطرح ہے جزا
کافرون کی جزا مرجوع ہے کہ مشبہ ہے اور کذالک خبر ہے اور یہہ جملہ تذییل ہے حاصل یہہ ہے کہ مثل جزای
مذکور اور سزائے مسطور جزائے کافر دیدہ گان ہے فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس باز رہین وہ شرک سے
پس تحقیق اللہ تعالی بخشش کرنیوالا مہربان ہے کہ گناہ جو زمانہ شرک مین کئے ہین بخشے اور مہربانی فرماکر
بہشت مین داخل کرے وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ اور لڑو تم ان سے یہانتک کہ نرہے
کفر اور ہووے دین واسطے اللہ کے یعنے مشرکون سے یہان تک قتال کرو کہ اثر شرک کا نرہے اور طاعت
عبادت اللہ کی ہی ہو فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ پس اگر باز رہین وہ پس نہین زیادتی کرنا
مگر اوپر ظالمون کے فان انتہوا شرط ہے محذوف الجزا یعنے فان انتہوا فلا تقاتلوہم اور فلا عدوان علت واسطے
تعلیل کے ہے عدوان کا مضاف ہے اے فلا جزاء عدوان اور یہہ جملہ معترضہ واسطے ناامیدی کافرون کے
ہے حاصل یہہ ہے کہ اگر یہہ عدوان اور شرک اور کفر اور قتال مسلمانون سے باز رہین اور غیر خدائے عزوجل کو الہ
نجانین اور شیطان اور بتون کو دخل دین تو ان سے قتال مت کرو اور ان کے جہاد سے باز رہو اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ
بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ مہینہ حرمت والا یعنے ذیقعدہ اس برس کا کہ قضائے عمرے کو چلے ہو بدلے مہینے حرمت
والے کے ہے کہ پہلا ذیقعدہ جو گذر گیا ہے یعنے اگر جنگ کرین کافر تو مت ڈرو کہ انہون نے تمہین اس ماہ
حرام مین مکے سے نکالا تھا تم اس ماہ حرام مین قتل کرو انہین وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتون کا بدلا ہے یعنے
ترک حرمت اس ماہ کی کہ تم کرتے ہو بدلا ہے ترک حرمت اس ماہ کی کہ انہون نے کیا تھا سمجھئے کہ ماہ حرام
چار ہین رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم انمین لڑنا حضرت ابراہیم کے یہان منع تھا اب اس دین مسلمانون کو ان

لڑنا منع ہے کافروں سے لڑنا بڑی عبادت ہے فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ
پس جو کوئی تعدی کرے اوپر تمہارے پس تعدی کرو تم اوپر اُسکے ساتھ برابر اُس چیز کے جو زیادتی کی ہے اوپر
تمہارے یہہ لفظ بر سبیل مشاکلہ واقع ہے اور مراد اس سے یہہ ہے کہ جز تعدی اور ستم کی اُسے پہنچاؤ نہ یہہ
کہ عوض ستم کے ستم کرو کہ اہل اسلام ستم نہیں کرتے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ اور ڈرو اللہ سے
اور پرہیزگاری کرو اور جانو تم کہ اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے ساتھ نصرت اور معاونت کے جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ قضا کیا اور مکے میں سے ارادہ چلنے کا فرمایا بعضے لوگوں نے کہا خرچ راہ نہیں رکھتے
اور جنکو دسترس ہے وہ دیتے نہیں حکم ہوا کہ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور نفقہ کرو تم بیچ راہ اللہ کے یعنے ہے
تونگر و خرچ کرو تم مال کو بیچ راہ اللہ کے اور بحر مواجین لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر قاتلوہم کے ہے اسواسطے کہ قتال
بے انفاق نہیں ہوتا یعنے یہہ کہ خرچ کرو مال اپنا بیچ راہ خدا کے یعنے بیچ اسباب جہاد اور غزا کے اور خریدنے
گھوڑے اور اسلحہ اور تیر اور کمان اور تیغ اور نیزے کے اور زرہ اور بکتر کے اور بیچ کھلانے غازیوں کے اور دانے گھاس
اونٹ گھوڑوں کے وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ اور مت ڈالو جانوں اپنی کو طرف ہلاکت کے با ایدیکم میں
بے زائدہ ہے اور ایدیکم معنی انفسکم کے ہے اور با انفسکم محذوف ہے اور با واسطے استعانت کے ہے
اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ ولا تلقوا انفسکم بایدیکم مت ڈالو جانوں اپنی کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے طرف ہلاکت
کے یعنے با استعانت ہاتھوں کے حاصل یہہ ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں اپنے ہاتھوں سے مت ڈالو
اس طرح کہ مال گھوڑے اور سلاح میں خرچ نکرو اور پیادہ بے سلاح جنگ میں جاؤ یا مال اسراف میں خرچ کرکے
فقیر ہوکے بیٹھ رہو کہ جہاد نکرو اور کفار غالب ہوجاویں یا مال اپنے رفیقوں کو نہ دو اور وہ مفلس اکیلا جنگ
میں چھوڑ دیں تمہارے ساتھ تن دہی نکریں اور ہلاک کرواویں تو گویا تم نے اپنے ہاتھ سے اپنی جان کو ہلاک
کیا بخل کرکے مال دے نسکے پس ایسا ممسک بنا اور بخل مت کرو کہ موجب ہلاکت ہے کہ البخیل بعید من اللّٰہ بعید
من الجنۃ وقریب من النار نظم بخل کے تین حرف ہیں رافت ✽ سو برائی ایہیں سے اسکی نکال ہونے کی معنی
ہیں یہہ کہ بعید خدا ✽ ہو رہیگا البخیل کو ہر حال ✽ خی سے خوف عذاب دوزخ ہے ✽ صاحب بخل کو یہہ ہیچ کمال ✽
اور سمجھو کہ ہی بخیل اللئیم ✽ کہ یاں نکتہ اسکا ہے دال ✽ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور نیکی
کرو تم ساتھ غازیوں کے اگر غازی محتاج ہیں خرچ دو اور پیدل ہیں سواریاں دو اور اگر خالی ہاتھ ہیں ہتھیار تیار کر دو
تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو معلوم کیجے کہ انتیسوین آیت احکام مسائل سے
کہ جس سے مسئلہ اتمام حج اور عمرے کا اور احصار حج اور عمرہ کا :: نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ
اور تمام کرو حج کو اور عمرے کو یعنے مناسک اور حدود اور فرائض اور سنن اسکے تمامی بجالاؤ واسطے خدا کے نہ مانند

کفار کے کہ طواف بیت بتون کے نام پر کرتے مین عطف اسکا آیت قتال پر ہے کہ ہر ایک متضمن ہے ہجر
اوطان کو اور فرقت زنان کو اور اولاد کو اور شامل ہے صرف اموال اور انفاق کو سمجھنا چاہیے کہ حج اسلام وبر
مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو رکن رکھتا ہے ایک وقوف بعرفات اور دوسری طواف زیارت
کہ حاجی اُن دونون کو بوجہ فرضیت ادا کرتے ہین اور احرام شرط اسکی ہے اور نزدیک امام شافعی کے رکن ہے
اور افعال بعضے واجب ہین بعضے مندوب کہ بیان انکا کتب فقہ منسوب ہے اور عمرہ عبارت طواف اور
سعی سے ہے اور احرام اسمین بھی شرط ہے جیسے حج مین فرض ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور
تمامیت حج اور عمرے کی بعضون کے نزدیک یہہ ہے کہ شائبہ حرمت نہو اور بعضے کہتے ہین کہ قصد تجارت
اور طالب زوجہ یا منت کسی امر کی سوا حج کے محفوظ نہو سوال حج اور عمرہ دونون پیچھے ایک خطاب کے واقع ہین اور
دلیل مین ایک امر کے وارد ہین پس ایک کو فرض ایک کو سنت کہنا کہان سے نکلتا ہے چنانچہ مذہب
حنفیہ اور امام شافعی دونون کو فرض کہتے ہین وہ یہان درست اور صحیح معلوم ہوتا ہے جواب آغاز اسلام
مین حج اور عمرہ دونو مندوب تھے یعنی مستحب اور امر واسطے ندب کے تھا پھر آیت وللہ علی الناس حج البیت
من استطاع الیہ سبیلا سے حج فرض ہو گیا اور عمرہ جیسا مندوب تھا اسی صفت پر باقی رہا چنانچہ بحر مواج مین
لکھا ہے اور اختلاف الائمہ مین مذکور ہے کہ اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا کہ حج ایک رکن ارکان اسلام سے ہے اور
فرض ہے ہر مسلمان پر کہ آزاد عاقل بالغ ہو اور توانائی رکھتا ہو اور اسکے تمام عمر مین ایکبار اور اختلاف ہے عمرے مین
بقول امام اعظم اور امام مالک عمرہ سنت ہے اور بقول احمد فرض ہے جیسے حج اور امام شافعی کے دو قول
مین صحیح تر اُن دونون مین یہہ ہے کہ فرض ہے اور جائز ہے عمرہ بجا لانا ہر وقت جب چاہے بغیر کراہیت کے
نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور امام احمد حنبل کے اور بقول امام مالک کے مکروہ ہے ایک برس مین
دوبارہ اور بقول بعضے اصحاب انکے کہ عمرہ کرے ہر مہینے مین ایکبار اور باقی مسائل حج کے تفسیر وللہ علی الناس
حج البیت مین لکھے جاوین انشاء اللہ تعالی فان احصرتم فما استیسر من الھدی پس اگر گھیرے جاؤ تم ساتھ مرض کے
یا خوف کے یا کم ہونے قوت کے یا گم ہونے راحلے کے پس واجب اوپر تمھارے ہے جو میسر ہوے قربانی سے
اونٹ یا گائے یا گوسفند واسطے ذبح کے مکے مین بھیجو اور جب وہان پہنچے تو قربانی کرو اور اسکو دم احصار کہتے
ہین ولا تحلقوا رؤسکم اور مت منڈواؤ سرون اپنے کو حتی یبلغ الھدی محلہ وہان تک کہ پہنچے قربانی
جگہہ اپنی کو کہ منا ہے سوال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو عمرے کو آئے تھے اور حدیبیہ مین اہل مکے کے ہاتھ سے
محصر ہوئے تھے کہ نو کوس ہے مکہ سے وہین قربانی کرتے تھے منا مین نہین بھیجتے تھے اور آیت یبلغ الھدی
محلہ سے بھیجنا ہدی کا نکلتا ہے جواب حدیبیہ داخل حرم ہے اور محل ذبح ہے اسواسطے وہین محل احصار

مین ذبح کرلنا فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا پس جو کوئی ہووے تم مین سے بیمار وقت احرام کے اَوْ بِہٖٓ اَذًی
مِّنْ رَّاْسِہٖ یا اُسکو ایذا ہے سر اُسکے سے یعنے درد سر ہے یا جراحت ہے یا جوئین پڑ گئی ہین بالون مین
اس سبب سے ضرورت ہے اُسے سر منڈوانے کی فَفِدْیَۃٌ پس بدلا ہے لکھا ہے کہ کعب بن عجرہ کے حق مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اُن کے سر مین جوئین بہت پڑ گئین اور وہ محرم تھے کہ سر تراش اور گوسفند
درویشون کو کھلا ذبح کر کر انھون نے کہا کہ دسترس نہین رکھتا حکم ہوا کہ فدیہ دے مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ
اَوْ نُسُکٍ روزون سے یعنے تین دن کے روزے رکھے یا صدقہ کرلے یعنے طعام چھ مسکینون کو دے نصف
نصف صاع گندم سے یا قربانی کر کہ ادنے اُسکا گوسفند ہے معلوم کیجے کہ تیسوین آیت آیات مائتین سے
کہ جس سے مسئلہ احکام تمتع کا نکلتا ہے وہ یہہ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ پس جب امن مین آؤ
تم خوف دشمن سے یا مرض سے پس جو کوئی فائدہ اُٹھاوے عمرے سے ساتھ حج کے یعنے جمع کرے درمیان
حج اور عمرے کے بیچ سفر واحد کے بطریق تمتع سمجھ لیجے کہ حج اور عمرہ یا بطریق افراد ہے کہ اول حج کا احرام باندھا اُسکے
احکام بجالایا جب حج تمام ہوا تو احرام سے باہر آکر احرام عمرے کا باندھا اور اُسکے اعمال بجالایا نزدیک امام
مالک اور شافعی کے یہہ افراد افضل ہے اور یا بطریق قران ہے کہ بیچ ایک احرام کے لبیک حج اور عمرے کا
معاً کہے اور اعمال حج پر اقتصار کرے کہ عمرہ اُس مین مندرج ہے جیسی وضو غسل مین نزدیک امام اعظم کے
یہہ قسم فاضل تر ہے اور یا بوجہ تمتع ہے کہ جو موسم حج مین میقات کو پہنچے احرام عمرے کا باندھے اور اُسکے
مین اگر عمرے سے فارغ ہو کر احرام سے باہر آوے اور محظورات سے متمتع ہووے پھر مکّے مین احرام باندھے
حج کا امام احمد کا مختار یہی ہے پس جو کوئی کہ متمتع ہو فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ پس اوپر اُسکے ہے جو میسّر ہو قربانی
سے گائی یا گوسفند یا شتر اور اُسکو دم تمتع کہتے ہین شکرانہ ہے یہہ توفیق پانے کا بیچ جمع کرنے دو عبادت
کے امام اعظم رح کے نزدیک دم قربت ہے ہر ناسک کو یعنے قربانی کرنے والے کو کھانا اُس سے روا ہے اور
امام شافعی کے نزدیک یہہ دم جنایت ہے کہ نقصان حج اور عمرہ کے سے کہ سفر واحد مین جمع کر کر دونون کو
بجالایا ہے کھانا اُسکا ناسک کو ناروا ہے چنانچہ بحر مواجین کہا ہے اور اختلاف الائمہ مین مسطور ہے
کہ متفق ہین ائمہ ثلثہ کہ جائز ہے حج ہر وجہ وجوہ مشہورہ سے کہ افراد تمتع اور قران ہے ہر مکلف کو علی الاطلاق
بغیر کراہیت کے اور بقول امام اعظم رح مکی کو تمتع اور قران مشروع نہین اُسکے حق مین مکروہ ہین افعال کرنے ساتھ
دونون کے اور اختلاف ہے افضلیت مین وجوہ ثلثہ کے پس بقول امام اعظم رح قران بہتر ہے بعد ازان
تمتع خارج والون کو جو آئے ہون باہر سے میقات احرام کے بعد اُسکے افراد ہے اور امام مالک کے دو قول
مین اصح امنین سے افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور دوسری روایتمین قران بہتر ہے ان دو سے اور امام شافعی کے

بھی دو قول ہین اصح اُن سے افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور ترجیح دیا ہے اسی قول کو ازروے دلیل کے اختیار
کیا ہے اسکو ایک جماعت نے اصحاب اُن کے سے اور جائز نہین داخل کرنا افعال حج کا بعد طواف کرنے
واسطے عمرے کے اور داخل کرنا افعال عمرے کے اور حج کے اختیار کیا ہے اسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے
وقوف عرفات سے اور منع کیا اسکو امام احمد نے مطلقاً اور امام شافعی کے دو قول ہین اول واجب ہے
اور تمتع کے دم اگر ہووے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن پر اور وہ نہ ہے باتفاق ائمہ اربعہ اور بقول داؤد
قارن پر دم لازم نہین ہے اور بقول امام شعبی اوپر قارن کے اونٹ ہے اور اختلاف ہے حاضران مسجد حرام
مین کہ کسے کہتے ہین پس بقول امام شافعی اور امام احمد حنبل جو شخص مقدار سفر شرعی کے کہ جسمین قصر صلوٰۃ ہے دور ہو
مسجد حرام سے اور حاضران مسجد حرام سے اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور ذی طوی ہین اور واجب ہوتا ہے دم اوپر
متمتع کے جب دم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک جب واجب
نہین جب تک رمی جمرہ عقبہ نکرے اور اختلاف ہے وقت جواز ذبح مین اسکے پس بقول امام اعظم اور مالک
درست نہین ہے ذبح کرنا اُس کو نحر کے دن سے پہلے اور روز نحر روز عید ہے اور امام شافعی کے دو قول مین
ظاہر تر اُن دونو کا بعد فراغ عمرہ ہے اور اُس وقت مین کہ نپاوے ہدیہ واسطے ذبح کے مکان ذبح مین اُسپر دس
روزے لازم ہوتے ہین تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے جب پھرے طرف اہل اپنی کے جیسا خدا نے
فرمایا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ پس جو کوئی نپاوے
قربانی کو یعنے اوپر اُسکے قادر ہو پس روزے رکھے ہین تین دن کے بیچ ایام حج کے اور سات جب
پھر جاؤ تم طرف وطن کے یہ ہوئے دس کامل کہ تین بیچ حج مین سات مراجعت مین اور کامل واسطے تاکید کے ہے
اور زیادتی اہتمام اُسکے کے سمجھنا چاہیے کہ لازم نہین ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج کے
نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور یک روایت دو روایتون امام احمد کے سے جب احرام
باندھے ساتھ عمرے کے جائز ہین اُسنے تین روزے اور ایام تشریق مین یہہ روزے جائز ہین یا نہین امام
اعظم کے نزدیک جائز نہین اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک عدم جواز کا دوسرا قول قدیم مختار جواز کا ہے
اور یہی مذہب امام مالک کا ہے اور ایک روایت امام احمد حنبل کی ہے اور فوت نہین ہوتے وہ روزے
ساتھ فوت ہونے روز عرفے کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ اُن کے نزدیک ساقط ہو جاتے ہین روزے
اور ثابت ہوتا ہے ہدیہ ذمے اُسکے پر اور بقول راجح مذہب امام شافعی کے روزہ رکھے بعد عرفے کے اور دم
نہین ہوتا ساتھ تاخیر اُن روزون کے سوا قضا اُن روزون کے اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بغیر عذر کے
تو دم لازم ہوتا ہے اور بعذر تاخیر کرے ایک سال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر اُسکے ثابت نہین

ہوتا اور جو پایا ہدیہ حالت روزے مین مستحب ہے اور اسکے ذبح کرے اور بقول امام اعظم واجب ہے کہ ذبح کرے اور
وہ سات روز جو باقی ہین پس بیچ وقت اسکے امام شافعی کے دو قول ہین صحیح ان دو سے یہہ ہے کہ جب
رجوع کرے طرف اہل بیت کے اور یہی مذہب امام احمد کا ہے اور قول دوسرا جواز ہے پیش از رجوع اور وقت
جواز کے مین کہ پیش از رجوع نسوی اہل ہے دو وجہ مین امام شافعی کی ایک یہہ ہے کہ جب خارج ہو مکے سے
اور یہی قول امام مالک کا ہے اور دوسری وجہ جب فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو یہی قول
حضرت امام اعظم کا ہے اور جب فارغ ہو متمتع افعال عمرے سے تو نکل گیا احرام سے برابر ہے کہ ہدیہ چلاتا ہے
یا نہین نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم اور امام احمد کے احرام سے نہین نکلتا روز نحر تک
پس احرام پر کہ احرام عمرے کا ہے احرام حج کا باندھے پس نکل جاوے یکبارگی دونون احرام سے نحر کے روز ذٰلِكَ
لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یہہ تمتع واسطے اس شخص کے ہے کہ نہو اہل اسکا رہنے والا مسجد حرام کا یعنے
مسافر ہو متوطن مکہ نہو چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے کہ تمتع اور قران نزدیک ان کے مخصوص باقی لوگون
کے ہے نہ متوطنون مکہ کے اسواسطے کہ یہہ اہل حرم ہین غیر اشہر حج مین بھی احرام عمرے کی باندھ سکتے ہین اور
تحقیق اہل حرم کی کہ عبارت حاضران مسجد حرام سے ہے پیچھے بیان کردی ہے اور نزدیک امام شافعی کے
ذٰلِكَ کا اشارہ طرف حکم مذکور کے ہے کہ ہدی اور صیام ہے اشارہ تمتع کی طرف نہین ہے اور نزدیک
ان کے اہل مکہ کو بھی تمتع اور قران ہے لیکن قربانی اور صیام نہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جو کچھ درباب
حج صادر ہوا ہے محافظت کرو اسکی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ تعالی سخت عذاب
والا ہے واسطے ان لوگون کے کہ حفظ امر و نہی نہین کرتے معلوم کیجے کہ انتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ
جس سے مسئلہ وقف حج کا اور شرائط اسکے کا اور وقوف کا بیچ عرفے اور مزدلفے کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ زمانہ حج کا مہینے ہین معلوم معروف مشہور کہ شوال ذیقعدہ ذی الحجہ کے شب نحر سے
تا حج کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور روز نحر بھی داخل ہے امام اعظم رح کے نزدیک سوال حج کے دو رکن مین اول
وقوف اوپر عرفات کے اور وہ موقت ہے ابتداء وقت ظہر روز عرفہ سے تا انتہائے وقت عشائے شب
عید مقدر ساتھہ دو مہینے دس دن کے کہ مذکور مین نہین ہے اور رکن دوسرا طواف زیارت ہے اور وہ
موقت بوقت مذکور نہین ہے بعد روز عید کے بھی جائز ہے پس توقیت بدو ماہ و دہ روز کس معنون سے ہے
جواب شک نہین ہے کہ ارکان حج اسی تفصیل پر ہین کہ مسائل نے بیان کئے لیکن احرام باندھنا اور شروع
کرنا ساتھہ حج کے نزدیک ابوحنیفہ کے کمالا اور نزدیک شافعی کے جواز التعلق و مراسی وقت کے ساتھ ہے
اگر کوئی قبل شوال سے بہ نیت حج احرام باندھے اور شروع بیچ حج کے کرے نزدیک امام اعظم کے اگرچہ جائز ہے لیکن

تلبیہ نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ائمہ ثلثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفہ کے قطع کرے اور حرام ہے
محرم کو سر چھپانا کہ احرام اسکا سر برہنگی ہے اور پہننے سب کپڑے سِلے ہوئے جیسی قمیص پاجامہ کلاہ قبا موزہ
اور سینا کپڑے و لگانا اور حرام ہے جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور شکار مارنا اور خوشبو
سونگھنی نزد ائمہ مالکیہ کے اور دور کرنا موئے اور ناخن کا اور عورت سب احکام مین مانند مرد کے ہے مگر کپڑے سِلے
ہوئے پہنے اور سر چھپاوے اور منہہ کھلا رکھے کہ احرام اسکا اسمین ہے اور مسائل حج کے بتفصیل کتب فقہ مین
مذکور مین دیکھہ کر عمل کرنے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھہ لیجے توانائی ہے اُس شخص کی حق مین کہ حج کرے
یا آپ قادر ہو اور ادا اسکے کرے اور آپ قادر نہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط توانائی کی ہے حق اُس
شخص کے کہ بنفس خود ادا کرے توشہ ہے اور بار برداری اور اگر توشہ اور بار برداری نہین لیکن پیدل چلنے پر قادر ہے اور
کچھہ کسب آتا ہے کہ اسمین رفع احتیاج ہو سکتا ہے اُسپر مستحب ہے بالاتفاق اور اگر محتاج ہے بطرف سوال کے تو مکروہ
ہے اور امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہے سوال کا تو واجب ہے حج اور اگر کسی کا مزدور ہو کر گیا تو حج ہو جاویگا
مگر نزدیک امام احمد کے نہو گا اور اگر کسی کا مال غصب کرکے خرچ راہ کیا یا کسی کا دابہ غصب کرکے سوار ہو گیا اور حج
کیا تو درست ہے حج اگرچہ عاصی ہوا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام احمد کے نزدیک جائز نہین حج اور لازم نہین بیچنا
مسکن کا واسطے حج کے بہ اتفاق اور کسی کے پاس اگر مال اس قدر ہے کہ حج کر آوے لیکن احتیاج ہے اُسکے
مسکن خریدنے کی تو حویلی خرید لے اور حج کی تاخیر کرے اور بقول ابو حامد کے کہ ائمہ شافعیہ سے ہے صرف کرے
مال برائے حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بیچے اور نہ خریدے اور سوار ہو کر دریائے قلزم مین جانا حج کو
بقول ائمہ ثلثہ کے واجب ہے اگر غالباً سلامت جانے آنے مین لوگ اور امام شافعی کے دو قول مین ظاہر
تر ان دو کا وجوب ہے اور عورت کو حج لازم نہین جب تک کہ اسکا زوج یا اور محرم ساتھہ نہو بقول امام اعظم اور
امام احمد اور اگر کوئی معضوب عاجز ہو حج کرنے سے بنفس خود بسبب ماندگی کے یا پیری کے یا بیماری کے کہ امید صحت
کی نہین ہے پس کسی کو اپنا نائب کرکے بھجواوے اور نائب نکیا تو حج اسکے ذمے ثابت رہا نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور بقول امام اعظم لازم نہین ہے اور معضوب کے حج اور سوا اسکے نہین ہے کہ لازم ہے اور جو نگر کے کہ طاقت
رکھتا ہے بنفس خود ادائے حج کرے خاصتہ اور جو اجارہ کیا کسی کو واسطے حج کے تو حج ہو جائے گا بالاتفاق مگر
بروایت امام اعظم حج اُسکا ہے جسنے کیا اور مستاجر کو ثواب نفقے کا ہے اور جائز ہے نائب بھیجنا حج
مفروضہ کے میت کی طرف سے بہ اتفاق اور حج نفل مین نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک
شافعی کے دو روایتین مین اصح اُن سے منع ہے اور حج کیا جاوے کسی اور کی طرف سے جب تک
کہ ساقط نہووے ذمے اسکے سے حج فرض یعنے اول اپنے ذمہ سے فرض ادا کرے بعد اسکے اور کی طرف سے

حج کرے اور اگر اور کی طرف سے کرے تو اُسپر جو فرض تھا وہ ادا ہوا اُس شخص کا ہوا اور بقول امام اعظم جائز ہے
اِس طرح سے بکراہیت اور غیر جائز ہے حج نفل اس کسی کو کہ اُسپر حج فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہو گیا طرف حج مفروضہ کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے
جائز ہے کہ حج نفل ادا کرے حالانکہ اُسپر فرض ہے اور منعقد ہوتا ہے احرام اُسیکا جسکی نیت کی ہے اور بقول قاضی
عبد الوہاب مالکی جائز نہیں ہے اسواسطے کہ حج فریضہ ادا کرنا نزدیک مالکیان بالفور ہے پس وقت حج کا تنگ ہے
چنانچہ وقت ادائے نماز کا اور اجارہ کرنا واسطے حج کے جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے بکراہیت اور
منع کیا ہے امام اعظم نے اِس سے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ پس جو کوئی کہ مقرر کرے بیچ ان مہینوں کے اوپر اپنے نفس
کے حج ساتھ تلبیہ کے اور ہانکنے قربانی کے بمذہب امام اعظم اور ساتھ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا رَفَثَ
وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پس نہیں ہے رغبت عورتونکی اور نہیں گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا ہے حج کے ایام حج میں
قریش آپس میں مجادلہ کرتے تھے منا میں اور کہتے تھے حج ہمارا تمام تر ہے حکم آیا کہ جدال مت کرو وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ
خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ اور جو کروگے تم بھلائی سے جانتا ہے اُس کو اللہ وَتَزَوَّدُوا اور خرچ لیا کرو ایک قوم قافلہ میں
کے سے نے توشہ وزاد اور راحلہ قصد حج کا کرتے تھے اور مکے میں اگر اظہار احتیاج کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالی
نے فرمایا توشہ اُٹھاؤ تا کہ لوگوں کے دلوں پر گران نہو فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ پس تحقیق بہتر فائدہ خرچ کا بچنا ہے
سوال سے اور ترک طمع ہے اہل مال واموال سے سمجھ لیجے کہ نزدیک سالکان راہ الہی کے اشارہ تزودوا سے
طرف توشہ راہ آخرت کے ہے اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہے معصیت اور گناہ سے اور ترک تمنا و آرزو
ہے ماسوی اللہ سے کہا ہے اہل طریقت نے کہ دو چیزیں درست اور دو چیزیں شکستہ ہو جائیں اس راہ میں
ایک تو دین درست ایسا کہ کوئی ترک مستحب نہ واقع ہو اور دوسرا یقین درست بوعدہ الہی ایسا ہو کہ خیال
میں ہے کسی مخلوق سے نہ سائل ہو نہ طامع ہو اور ایک دل شکستہ چاہیے تمنا و آرزوے دنیائے دنی سے
دوسرا پانو شکستہ چاہیے کہ واسطے سوال کے نجاوے اور اظہار احتیاج نکرے کسی حاتم زمانہ سے مت وہ سمجھے آ
جو ہووے ماہر نہ کیا فتح شکست میں ہے ظاہر نہ اور نزدیک جانبازان راہ خدا کے اور سوختگان شوق کبریا کے
تقوی اجتناب بصر ہے مشاہدہ ماسوی اللہ سے مت اسکی شکل آتی ہے نظر ہر شکل میں رفت نہ نظر آیکو
کہ نظر و نمین سما ہا اُسکو کہتے ہیں وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ اور ڈرو مجھ سے اے صاحبو عقل کے اور تقوی
اختیار کرو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ نہیں اوپر تمھارے گناہ یہ کہ ڈھونڈھو موسم
حج میں فضل یعنے تجارت پروردگار اپنے سے بعضے عرب تجارت اور اجارت حج میں نہیں پسند کرتے تھے
بلکہ جو بانصورت آتا اسکا حج معتبر نہیں جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ سوداگری فیض حج سے نے بہرہ نہیں

کرنی بشرطیکہ مقصود اصلی اور مطلوب کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ پس جب پھرو تم عرفات سے یہ نام
ہے ایک موضع کا جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا آپس میں احوال ایک دوسرے کے سے عارف
ہوئے میں فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ پس یاد کرو اللہ کو ساتھ تہلیل کے اور تلبیہ کے نزدیک مشعر حرام
کے مشعر حرام نام ہے مقام معین کا کہ درمیان عرفات اور منا کے ہے کہ اس کو مزدلفہ کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ عرفات
کی تو پیچھے مذکور ہے اور مشعر حرام کی یہ ہے کہ موضع شعور ہے یعنے مناسک حج کے یہاں سے معلوم ہوتے ہیں
اور مزدلفہ اسے اس واسطے کہتے ہیں کہ جائے ازدلاف ہے ازدلاف قریب کو کہتے ہیں لکھا ہے کہ حضرت
آدم علیہ السلام اور حوا جب بہشت سے زمین پر آئے تو مدت تک آپس میں جدا رہے چنانچہ قصہ اسکا مفصل
پیچھے مذکور ہے پھر عرفات میں ایک دوسرے کو پہچانا اور مزدلفہ میں نزدیکی واقع ہوئی کہ آپس میں مل گئے اور دوسری
وجہ تسمیہ مزدلفہ کی یہ ہے کہ وہاں بہار میں انکو مزدلفہ کہتے ہیں واسطے اسکے کہ مردان خدا وہاں کوشش میں
ہو کر مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں صاحب کشاف نے لکھا ہے فاذکروا اللہ بالتلبیۃ والتہلیل والتکبیر والثناء
والدعوات یعنے یاد کرو اللہ کو ساتھ تلبیہ کے کہ لبیک ہے اور تہلیل کے کہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور تکبیر کہ اللہ اکبر ہے
اور ساتھ ثنا کے اور دعا کے اور پھر لکھا ہے بعضے کا قول کر کے کہ ساتھ صلوٰۃ مغرب اور عشا کے اور لکھا ہے
کہ ھو الجبل الذی یقف علیہ الامام وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰىكُمۡ اور یاد کرو حق تعالیٰ کو اسی کا نمین یاد کرنا نیک جیسا کہ ہدایت
کیا تمکو ساتھ مناسک افعال حج کے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ واذکروہ ذکرا حسنا کما ھدیکم ھدایۃ حسنۃ
او اذکروہ کما علمکم یعنے یاد کرو حق تعالیٰ کو مثل اس یاد کرنے کے کہ رہنموئی کی اور تعلیم کی ہے تمکو ساتھ اخلاص
اور خلوص اور عبودیت کے کہ جب مزدلفہ میں پہنچو تو مغرب اور عشا وقت عشا میں بجماعت ادا کرو اور صبح ہو روز
نحر کے تو نماز صبح تاریکی میں پڑھ کر اپنے تئیں تسبیح تہلیل ثنا حمد کے مشغول رکھو اور درود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجو اور جو حاجت ہو اللہ سے چاہو پھر جب آفتاب برآمد ہو رمی جمار کرو پھر طرف خانہ کعبہ کے دوڑو اور جیسا فرمایا ہے
ویسا کرو زیادت اور نقصان اور تغییر تبدیل نکرو وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ اور تحقیق تھے تم پہلے اس
رہنمائی سے البتہ گمراہوں سے ما قبل بعثت ہادی مطلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نادان موضع
ذکر خدا سے اور ناشناسا مقامات عبادت حق جل و علی سے نہیں جانتے تھے کہ کس جگہ خدا کو یاد کریں اور کس
طرح یاد کریں ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ پھر پھرو جہاں سے کہ پھرتے ہیں آدمی یعنے مزدلفہ سے طرف
کعبے کے جاؤ اور واسطے بجا لانے رکن دوم کے متوجہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد افاضت سے یعنے پھرنے
سے پھرنا عرفات سے ہے اور خطاب قریش کو ہے کہ سب عرب کا وقوف بیچ عرفات کے تھا اور یہ
عرفات کو نہیں جاتے تھے مزدلفہ میں ہوتے تھے اور اپنا ترفع کرتے تھے سب پر اور اپنے مساوی کسی کو نہیں

جانتے تھے موقف اور افاضت مین راہ نئی اپنے لیے نکالی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ وقوف عرفات
مین کرو اور عرفات سے پھرو جیسا کہ اور لوگ پھرتے ہین اور مزدلفہ مین آتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہ پچھلے اور مہربان ہے اوپر اسکے کرم کے
ہو ساتھ سعادت حج کے فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ پس جب کر چکو تم عبادتین اپنی
یعنے مناسک اپنے ادا کر چکو اور عبادات حج سے فارغ ہو پس واسطے شکر نعمت کے یاد کرو اللہ کو جیسا
یاد کرنا ہے تمھارا بعد ادائے حج کے باپون اپنون کو جاہلیت مین رسم تھی کہ اشراف عرب بعد فراغ مناسک
کے آگے حرم کے درمیان منا اور جبل رحمۃ کے کھڑے ہو کر رفعت نسب اور شہرت حسب آباء اجداد اپنے
پر مفاخرت کیا کرتے تھے حکم ہوا کہ جیسا کہ باپون کو یاد کرتے ہو ویسا خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا یا زیادہ تر یاد
کرنا اُس سے بھی اور یا یہہ معنی ہین کہ مثل یاد کرنے قوم کے کہ سخت تر ہے تم سے از روئے ذکر کرنے کے پس
حاصل یہہ ہے کہ بعد فراغ حج کے جیسے آبا کی شجاعت سخاوت بیان کرتے ہو ایسی اللہ کی کرو یا سخت تر
اُسے از روئے ذکر کے یا یہہ کہ جاہلیت مین جیسا وہ کرتے تھے ایسا اب اسلام مین یہہ کرو یا یہہ خدا کو یاد کرو
بعد حج کے جیسے لڑکپن مین جب زبان کھلی تھی تو مذکور ابا کا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فاذکروا اللہ بالوحدانیۃ
پس ذکر کرو اللہ کا ساتھ وحدانیت کے جیسا باپون اپنے کا ذکر بوحدانیت کرتے ہو اور جانتے ہو کہ کوئی اور
پدری مین شریک نہین پس شرکت پدر مین روا نہین رکھتے خدائے لاشریک مین بطریق اولی شرکت روا نہ رکھو
ذکر وحدانیت خدا کا اور نفی شرکت کبریا کا زیادہ تر چاہئے اسیواسطے اشد ذکرا کہا اور تشبیہ ذکر خدا کو کہ مطلوب
ہے اور اعلا ہے ساتھ ذکر آبا کے کہ غیر مطلوب ہے اور ادنی ہے ایسی تشبیہ ہے جیسی مطلوب کو ساتھ غیر
مطلوب کے بیچ درود کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اور یہہ محاورہ عرب مین درست ہے فَمِنَ النَّاسِ
مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا پس بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے ای پروردگار میرے
دے ہم کو بیچ دنیا کے یعنے حق تعالی سے متاع مختصرہ دنیا طلب کرتا ہے جب موقف مین حاضر ہوتا ہے
وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ اور نہین ہے واسطے اُس طالب دنیا کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اگر کافر ہے
تو نرے نصیب محض ہے اور اگر مومن ہے تو اور مومنون کی طرح سے بہرہ مند نہین بحر مواج مین لکھا ہے
کہ یہہ بیان حال کافرون ہے کہ مقصود انکی دنیا ہے اور محروم ہین عقبی سے کہ عقبی کے قائل نہین تا دعا وہان کے
واسطے کرین اور ذکر کافرون کا اس محل مین اس واسطے کیا کہ حج مین کافر مسلمان ایک جگہہ ہوتے تھے اور
دونو فریق بیچ تعظیم خانہ کعبہ کے اہتمام کرتے تھے وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بعضے انھین سے وہ ہے کہ کہتا ہے ای پروردگار ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے

بھلائی اور بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہم کو عذاب آگ سے حسنہ دنیا توفیق طاعت روزی حلال ختم نیکی پر
ہونا ہے اور حسنہ آخرت ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاودانی بہشت کے جانا ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ حسنہ دنیا عیش با سعادت اور مردن با شہادت ہے اور حسنہ آخرت اٹھنا گور سے مژدہ و مسرت
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا ایمان اور حسنہ آخرت امان ہے نیران سے اور حضرت علی مرتضی نے کہا ہے
کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہے اور حسنہ آخرت حور پسندیدہ اور عذاب نار زوجہ ناشائستہ زشت خو سخت گو ہے رباعی
زن جسے بہان بلی ہے اے رافت ۞ بد روش بد سلیقہ بد اطوار ۞ ہین انکو عذاب دوزخ ہے ۞ وقنا
ربنا عذاب النار ۞ اولئک لہم نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب یہہ لوگ جنہون نے خیر دنیا و آخرت طلب
کی ہے واسطے ان کے حصہ ہے اس چیز سے کہ کمایا ہے اور اللہ جلدی لینے والا ہے حساب ایک لمحے مین حساب
تمام مخلوقات کا کر لیگا یہہ سرعت حساب اعمال باکثرت خلائق اور بسیاری اعمال دلیل ہے اوپر کمال قدرت
اسکی کے معلوم کیجے کہ مفسرین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ تکبیرات تشریق کا اور رمی جمار کا نکلتا ہے
وہ یہہ ہے واذکروا اللہ فی ایام معدودٰت اور یاد کرو اللہ کو ساتھ تکبیرات کہنے کے بیچ دنون گنے ہوے کے
عطف اسکا اوپر اوامر سابقہ کے ہے ذکر کیا ہے صاحب مدارک وغیرہ نے کہ ایام معدودات ایام تشریق
ہین اور زاہدی مین لکھا ہے کہ یوم نحر اور ایام تشریق ہین اور ایام معلومات عشرہ ذی الحجہ ہے اور آخر اسکے ایام معدودہ
ہین اور مراد ذکر سے تکبیر ہے پیچھے نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو جماعت اور وقت رمی جمار کے اور پھرنے مین منا سے
طرف خانہ کعبہ کے اور طواف سے لکھا ہے تفسیر احمدی مین کہ اگر مراد ذکر سے تکبیر اوبار صلوٰۃ ہے تو امر للوجوب
ہے اور اگر تکبیر رمی جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے یوم نحر اور رمی جمار ثلثہ بعد اسکے تین دن ہے تو امر واسطے استحباب
کے ہے اسواسطے کہ یہہ رمی جمار اگرچہ واجب ہے لیکن تکبیر کہنا وقت ہر رمی کے سنت ہے اور ایام تشریق تین
دن ہین بعد روز عید کے اور تکبیرات واجب ہین بعد اس نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو جماعت نزدیک امام
اعظم کے صبح روز عرفہ سے تا عصر روز عید ہین اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر
ایام تشریق مین بعد تیئس کا دون کے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے موافق صاحبین کے فمن تعجل فی
یومین فلا اثم علیہ پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دن کے قضائے مناسک حج مین اور ایام رمی
جمار مین یعنے دسوین اور گیارھوین پس نہین گناہ اوپر اسکے ومن تاخر فلا اثم علیہ اور جو کوئی پیچھے رکھے
رمی جمار کو تا دو روز یعنے بارھوین اور تیرھوین پس نہین گناہ اوپر اسکے بعضے اہل عرب جاہلیت مین تعجیل کو نہین
پسند کرتے تھے اور تاخیر بارھوین تیرھوین تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے تھے اعمال حج کرنے
مین دو روز پہلے ہی کر لیتے تھے حق تعالی نے درمیان تعجیل اور تاخیر کے تخییر دی اور دونون کو مظنہ گناہ سے نکالا
سوال تخییر درمیان دو چیز کے مقتضی تسویہ کی اور موجب برابری کی ہوتی ہے اور کتب فقہ مین افضلیت تاخیر رمی
جمار تا دو روز آخر بیان کئی ہے اور اولویت پھر آئی ہے جواب تخییر مین درمیان دو چیز کے لزوم تسویہ مسلم نہین

نصف

ہے اس واسطے کہ مسافر درمیان صوم و افطار مخیر ہے باوجودیکہ صوم افضل اور اولیٰ ہے لِمَنِ اتَّقیٰ واسطے
اُسکے جو پرہیزگاری کرے خیر ہے عند المحققین فقط اُسی ذٰلِکَ لِمَنِ اتَّقیٰ اور یہہ جملہ معترضہ ہے بیچ بیان خصائص
امور مذکورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہے اوپر نفی اثم کے برسبیل عموم کے حق متعجل اور متاخر کے تحقیق
اس مقام کی بحر مواج میں خوب لکھی ہے جسے منظور ہو دیکھ لے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ
اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو یہہ کہ تم طرف خدا کے اکٹھے کیے جاؤگے اور جزائے اعمال و سزائے کردار
پاؤگے سمجھیے کہ حق تعالیٰ نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اسمیں اشارہ کنایات
محبوبانہ ہے کہ اُسے منافی میخانہ محبت کے اور دیوانے خمخانہ عشق کے سمجھے ہیں وہ یہہ ہیں کہ اعمال سب لائق
بارگاہ کے اور موجب درجات کے یہہ ہیں جو بیان فرمائے لیکن ؛؛ ولولہ عشق اور سوزش محبت سے ایک یہہ بات
ہے اچھی ہے بجا لاؤ وہ کیا ہے کہ میری راہ میں آؤ سر برہنہ اور پا برہنہ احرام لپیٹے ہوئے لبیک کہتے ہوئے
صدقے ہوتے کو خانہ کعبہ کے کہ مورد ہے تجلیات میرے کا جو فرض کیا تھا ہے صوم و صلوٰۃ ❊ اور ہو
مال تو دینا زکوٰۃ ❊ لیک سوا اُسکے ہے ایک اور چیز ❊ چیز وہ یہہ سمجھو اگر ہے تمیز ❊ خانہ کعبہ کے طرف آ
ولولۂ عشق بھی دکھلائے ❊ شوق کے میدان میں دیوانہ وار ❊ دوڑتے کرتے ہوئے جی کو نثار ❊ پھیرے
میرے نام کو لیتے ہوئے ❊ جان میری راہ میں دیتے ہوئے ❊ فرض ہے آخر کو بھی تو جھد لو ❊ خاتمہ
اسبات پر اپنا کرو ❊ اور ایک نکتہ مؤخر لانے میں حج کے یہہ بھی ہے کہ جب نماز سے رنگ نیاز پیدا ہوا اور
زکوٰۃ دیکر مال پاک کیا اور صوم سے تمام بدن مصفا ہوا تب ارادہ حج کیا جائے کہ طواف خانہ یار ہے اسمیں
طہارت تمام درکار ہے بے لیاقت وہاں بہک جانے کی کہاں ہے ❊ صفائی جا کدر کیا کیا بیان ہے وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ اور بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ خوش آتی ہے تجھکو بات اُسکی سبب نزول کا
اسکے یہہ ہے کہ اخنس ثقفی بڑا لسان تھا تقریر فصیح اور شکل ملیح رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
شریف میں حاضر ہوا اور مضمون اس کلام کا عرض کیا کہ [illegible] حلقۂ بیعت اسلام کا بیچ گوش ارادت کے ڈالوں اور غاشیہ
خدمت سید انام کا بر دوش اطاعت کے رکھوں اور ان باتوں کو مقید ساتھ قسم کے کیا حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کو یہہ باتیں خوش آئیں جب رخصت ہوا تو شہر سے باہر جا کر کھیتوں کو مسلمانوں کے جلا دیا اور مواشی کو قتل
کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ خوش لگتی ہے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اُسکی بات کہ وہ کہتا ہے فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بیچ مصالح زندگی کے وَیُشْہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِہٖ
وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور گواہ کرتا ہے اللہ کو اوپر اُس چیز کے کہ بیچ دل اُسکے ہے کہ دل اور زبان میری ایک ہے
اور حال یہہ ہے کہ وہ بڑا جھگڑالو ہے جھگڑنے والوں سے خصام جمع خصم کی ہے یعنی [illegible]
یا جمع خصم کی جیسے کرام جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہے بمعنی مخاصمت کفار اور اضافت الدّ کی طرف خصام کے
بمعنی فی ہے ای الد فی المخاصمۃ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور جب پھر جا

درگاہ تیری سے ای محمدؐ کوشش کرتا ہے بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اُسکے اور ہلاک کرے کھیتیون کو
اور جانورون کو اور یا یہہ معنی ہین کہ جب حاکم ہوتا ہے تو یہہ امور کرتا ہے اس تقدیر پر یہہ آیت خاص کسی کے شان مین
نہین بلکہ بیچ حق سب منافقون کے ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ نہین دوست رکھتا فساد کو وَاِذَا
قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جب کہا جاتا ہے واسطے اُس منافق کے
ڈر اللہ سے کڑتی ہے اُسکو حمیت جاہلیت کی ساتھ ارتکاب گناہ کے پس کفایت ہے اسکو جہنم کہ گہرا کنوا ہے آگ کا
دوزخ مین اور البتہ برا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۤءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور بعضے لوگون مین سے وہ ہے کہ
بیچتا ہے جان اپنی کو واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ زبیر بن عوام
اور مقداد بن اسود رضؓ مکہ سے مدینے کو چلے اور خبیب رضؓ کو کہ جنگ رجیع مین کفار مکہ نے گرفتار کر کر سولی پر کھینچا تھا
سولی سے اتار کر ساتھ لیا سوار قریش کے پیچھے ان کے دوڑے اُنھون نے خبیب کو تو گھوڑے پر سے
پھینک دیا زمین نے اُسے نگل لیا اسواسطے اُسے بلیع الارض کہتے ہین اور دونون بہادر ستر کافرون سے
لڑنے کو تیار ہوئے آخرکار کفار تاب نہ لائے بھاگ گئے حق تعالی نے ان کے حق مین یہہ آیت نازل
فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان صہیب رومی کے ہے کہ سو برس کی عمر تھی اور بڑے تیر انداز تھے
سے ہجرت مدینے کو اُنھون نے کی راہ مین کفار مکہ نے گھیر لیا اور بعضے ہمراہیون کو ان کے شہید کیا یہہ بلندی پر
چڑھ گئے اور کمان ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ سو تیر ترکش مین رکھتا ہون ایک ایک تیر سے ایک ایک شخص کو
گرا دونگا جاؤ اگر سلامتی اپنی چاہتے ہو تو مین ہرگز کلمہ اسلام سے نہین پھرونگا مجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس
جانے دو اور مال میرا جو مکے مین ہے فلانی جگہہ وہ لے لو کفار نے بطمع مال اُنکو چھوڑ دیا اور اگر اسی مکان مین کہ نشان
بتایا تھا مال پایا پس یہہ راہی مدینے ہوئے قبل اُنکے پہنچنے کے یہہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی
امیر المومنین عمر رضؓ نے استقبال اُنکا کیا اور بشارت ساتھ اس امر کے دی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ
عام مومنین کے ہے کہ اپنے تئین صبر کرتے ہین ساتھ رضائے الٰہی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے آئی ہے کہ شب غار مین فراش سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوئے تھے
اور جان اپنی فدائی جناب نبوی کی تھی وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت کرنیوالا ہے ساتھ بندون کے
کہ طلب رضا اُسکی مین جان اپنی فدا کرتے ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۤفَّةً ای لوگو جو ایمان لائے
ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سِلم بکسر سین اور بفتح سین دونون درست ہین آیات سابقہ مین صور عبادات حج کی تفصیل
بیان فرمائی اور آیت ثم افیضوا من حیث افاض الناس مین منع ہونا سب آدمیون کا موقف مین ارشاد فرمایا
پھر آیت فمن الناس من یقول مین ساتھ معطوف اُسکے کے تقسیم حاضران کی اوپر طالبان دنیا اور آخرت کے مذکور
کی پھر آیت ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا مین ساتھ معطوف اُسکے کہ آیت ومن الناس من یشری
نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ہے تقسیم دوسری منافقون اور مخلصون کی بیان کی پھر یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا

ادخلوا فی السلم کافۃ ارشاد فرمایا پس اس آیت کا اگرچہ شان عبد اللہ ابن سلام کے نزول لیکن جیسا کہ اکثر نے تفسیر میں
لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب ان کے بعد قبول دین اسلام کے احکام شرائع توریت بھی ملحوظ رکھتے تھے
اور تعظیم شنبے کی کرتے گوشت اور شیر شتر کا نہیں کھاتے تھے حق تعالی نے ان کو فرمایا کہ داخل ہو اسلام میں کامل
یعنی بعضے کھر اسکی بعضے اور دین کی مت کرو تو خصوص اسکے حق میں اور بعموم متناول ہے سب مومنان مخلص کو
پس ربط اسکا آیت پہلی سے ہوگیا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء ہے کہ قسم دوم ہے القسم دوم کی
وتان غیب تھا سان خطاب ہے التفات غیب سے طرف خطاب کے ہے اور اگر خطاب اس آیت کا بیچ حق
منافقوں کے کہئے کہ منافق ایمان بظاہر رکھتے تھے دل میں تصدیق نہ تھی انکی حق میں ارشاد فرمایا کہ داخل ہو اسلام
میں سارے یعنی جیسا زبان سے اقرار کرتے ہو ویسی تصدیق دل سے بھی کرو تو ربط اس آیت کا ومن الناس من
یعجبک قولہ سے ہے کہ قسم اول ہے تقسیم دوم سے اور اگر اس آیت کا خطاب بیچ حق اہل کتاب کے کہئے
اور معنی کلام کی یوں ٹھہرئیے کہ یا ایہا الذین آمنوا بالکتاب ورسول ادخلوا فی السلم وآمنوا بمحمد والقرآن تو بعد حمد کے بعد تمام
ذکر عبادات مومنان انتقال ہوئے ذکر کا قرآن ہے کشاف میں لکھا ہے کہ پڑھا ہے اعمش نے سلم بفتح سین
اور لام ولا تتبعوا خطوات الشیطان اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی اور احکام منسوخہ پر قیام مت کرو انہ لکم عدو
مبین تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر متزلزل کرنے والا ہے وسوسے ڈالکر تمہارے
خاطر فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینات فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم پس اگر لغزش میں آؤ تم جادہ شرع اور احکام
قرآن سے پیچھے اسکے کہ آئیں تمہارے پاس دلیلیں اور احکام حلال اور حرام پس جانو تم یہہ کہ اللہ قادر اور غالب ہے اوپر
عذاب کرنے مخالفوں کے اور حکم کار ہے انتقام نہ لیگا مگر حق نقل ہے کہ ایک قاری نے وقت تلاوت کے بجائے
ان اللہ عزیز حکیم کے ان اللہ غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہرگز قرآن نہ پڑھا تھا سنکر کہا کہ وقت حالت
اتباع اعدائے ولیکن اور بیان حضرت آتے یہی غفور الرحیم کہنا کہ دلیر کرنا ہے اس پر کہ نہیں اور مشکام تخویف اور زجر
کے عزیز حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہے مناسب نہیں ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام
آیا انتظار کرتے ہیں یعنی نہیں انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ لاوے ان پاس عذاب اللہ بیچ سایون کے بادل سفید رقیق
سے جیسا کہ قوم شعیب پر یوم الظلہ میں ظلل جمع ظلہ جیسے حلل جمع حلہ ہے والملئکۃ وقضی الامر اور اون فرشتے
کہ موکل ہیں اوپر عذاب کے اور تمام کیا جاوے کام ہلاک ان کے کا یعنی جزا ہر شخص کی ساتھ اسکے پہنچائی
جاوے والی اللہ ترجع الامور اور طرف خدا کے یعنی طرف جزا اسکی کے پھرے جاتے ہیں سب کام
یا یہہ کہ آج سلاطینوں کے حکم میں قیامت کو سب کے منقطع ہوجاویں گے امر فرمان سوائے ملک رحمان کے ہر مکان
والامر یومئذ للہ سل بنی اسرائیل کم آتینٰہم من آیۃ بینۃ سوال کر یہود مدینہ سے یا مومنان بنی اسرائیل
سے کہ مقصود فرزندان یعقوب سے ہیں کتنی عطا کیں ہم نے آبا ان کے کو نشانیاں روشن اور علامتیں بیچ
شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہویدا جیسے عصا اور ید بیضا اور امثال اسکے مثل من وسلوی اور مانند

ع

پیغمبر صلی اللہ میں یا جو کوئی صلاحیت خطاب کی رکھے وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود سے نعمت اللہ کی کو کہ نعمت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے
اسکے کہ آئی اُسکے پاس توراۃ پس تحقیق اللہ تعالی سخت عقوبت کرنے والا ہے اسکو دنیا میں ساتھ قتل اور جلا کے
اور آخرت میں ساتھ عذاب کے منتہی کے زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا زینت دی گئی ہے واسطے اُن لوگونکے
کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اسیر و فریفتہ ہون اور مغرور ہون وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور ٹھٹھا کرتے
مین اُن لوگون سے کہ ایمان لائے مین سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ دولتمند قریش کے فقیر اصحابون پر جیسے
بلال اور عمار تھے ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان کنگالون سے انتظام جہان کا کیا چاہتا ہے اور بنیاد شرف
عرب کی اُکھیڑا چاہتا ہے اگر دعوی اُسکا سچ ہوتا تو اشراف اور سادات عرب اُسکے تابع ہوتے حق تعالی نے
فرمایا وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور جو لوگ کہ پرہیز کرتے مین شرک اور عصیان سے یعنے یہہ درویش اور
گدا جنسے ٹھٹھا کرتے مین اوپر ہین اُن کے از روئے مرتبے کے جو ٹھٹھا کرتے ہین دن قیامت کے یعنے درجات
مومنون کے عالی ہونگے فردوس برین مین اور کافر پڑے ہونگے بیچ درک اسفل سجین کے وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ
یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بغیر اندازے اور حساب کے سہ الٰہی رزق عطا کر
مجھے بغیر حساب ٭ تو ہی ہے باسط و رزاق و معطی وہاب ٭ اللّٰهم ارزقنا بغیر حساب ٭ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً
وَّاحِدَةً تھے لوگ امت ایک یعنے آدم اور اولاد آدم ایک ملت پر تھی بعد اُسکے مختلف ہوئے فَبَعَثَ
اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ پس بھیجے اللہ نے پیغمبر علیہم السلام بحر مواج مین لکھا ہے کہ آغاز اسلام مین زمانہ آدم علیہ السلام
سے تا زمانہ بعثت نوح عم کے مابین وفات حضرت آدم اور بعثت نوح عم دس قرن تھے تمام لوگ گروہ وحد
متصف بصفت اسلام تھے پھر مختلف ہوئے چنانچہ روایت ہے ابن عباس سے انہ کان بین آدم وبین نوح
عشرة قرون علی شریعة من الحق فاختلفوا اما بعد نجات اہل کشتی کے تا زمان صالح تک سب اسلام پر تھے پھر
مختلف ہو گئے بعضے مسلمان رہے بعضے کافر ہوئے پس حق تعالی نے انبیا مبعوث کئے اور زمان صالح علیہ السلام
سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام تک متفق بکفر تھے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کے سب جہان متفق
اوپر کفر کے تھا امت واحد پس بھیجے اللہ تعالی نے پیغمبر کشاف مین لکھا ہے کہ کان الناس امة واحدة متفقین علی
دین الاسلام فاختلفوا فبعث اللہ النبیین تھے لوگ امت واحدہ مجتمع اوپر دین اسلام کے پس اختلاف کیا پس مبعوث
کئے اللہ تعالی نے نبی یہہ معنی موافق ہین پہلی روایت بحر مواج کے اور اُسکو وجہ لکھا ہے اور دلیل اوپر مقدر کرنے
فاختلفوا کے اور آیت شریفہ ہے کہ اُس مین ظاہر ہے چنانچہ فرمایا ہے وما کان الناس الا امة واحدة فاختلفوا
اور مذہب بعضے کا کہ کشاف مین یہہ بھی لکھا ہے کہ تقدیر کلام کی یون ہے کان الناس امة واحدة
کفارا فبعث اللہ النبیین فاختلفوا علیہم یعنے تھے لوگ امت واحدہ حالت کفر پر پس بھیجے اللہ تعالی نے نبی
پس اختلاف کیا اُنھون نے اوپر ان کے اور بعضے تفسیر و مین لکھا ہے کہ اجماع عالم اوپر کفر کے کبھی کسی زمانے مین نہین

ہوا مگر یہہ بعض سے جو مروی ہے محمول اوپر اجماع اکثر کے اور مصروف اوپر اتفاق اغلب کے ہے مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ
خوشخبری دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانے والے ارباب معصیت کو ساتھ عقاب کے
وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور اتاری ساتھ اُنکے کتاب کہ احکام شرائع اُنکے
اُس کتاب مین لکھے تھے ساتھ حق کے تو کہ حکم کرین کتاب سے درمیان لوگون کے بیچ اُس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین
بیچ اُسکے کتاب سے جنس کتاب مراد ہے یا ہر نبی پر ایک کتاب اور لیحکم کی تفسیر مین کشاف مین لکھا ہے کہ
لیحکم اللہ او الکتاب او النبی المنزل علیہ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ اور نہین اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے
یا بیچ امر دین کے مگر اُن لوگون نے کہ دیئی گئی تھی وہ کتاب یعنے یہود اور نصاری کہ تحریف اور تبدیل کرتے تھے
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ پیچھے اسکے سے کہ آئے اُن کے پاس معجزات روشن اور خلاف الکتاب
دیندار یکے تھا بلکہ بواسطہ سرکشی اور حسد کے کہ کائن تھا درمیان اُن کے فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس راہ دکھلائی
اللہ نے اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ساتھ اُس چیز کے کہ اختلاف کیا تھا
بیچ اُسکے حق سے ساتھ حکم اپنے کے یعنے ساتھ علم اور ارادہ اور امر اپنے کے بحر مواج مین لکھا ہے کہ من الحق بیان
ما کا ہے اور لام جنس کا ہے اسواسطے کہ یہہ ساتھ مسلمانون کے ایک حق مین مخالف نہ تھے بلکہ بہت سے حقوق
مین اختلاف رکھتے تھے نماز نے رکوع پڑھتے تھے اور نماز مین طرف مشرق کے متوجہ ہوتے تھے اور روزہ بعضے
دن کو بعضے شب کو بھی رکھتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بعضے یہودی کہتے تھے بعضے نصاری کہتے تھے
اور حضرت عیسی علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور شان قرآن شریف مین اور نبی آخر الزمان مین بے ادبی کرتے
تھے حق تعالی نے ہدایت کی کہ نماز مین رکوع ٹھہرایا اور قبلہ طرف کعبہ ابراہیمی کے سمجھایا اور روزہ صبح صادق سے تا غروب
بتلایا اور ابراہیم اور عیسی علیہ السلام کی افراط اور تفریط کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر
ساتھ ایمان لانے کے مشرف فرمایا وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہتے
طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار یک دل ہوے اور منافقون نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین
متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانون کے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ
اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ آیا گمان کیا تم نے اے مہاجرین کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی ہے
وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور ابھی نہین آئی تمھارے تئین مانند محنت اُن لوگون کے جو گذرے
پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور تابعین اُن کے حاصل یہہ ہے کہ اے مسلمانو سہل نہ جانو بہشت مین جانا ابھی وہ
مصیبتین تمپر نہین آئی ہین جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھین مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا انکو فقر اور مرض
یا سختی اور ناکامی یا بیع کشتگی اور گرسنگی لکھا ہے کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر ہزار پیغمبر الجوع الجوع کہہ کے مرگئے ہے
حدیث مین ہے کہ سخت تر بلا و نکی متوجہ انبیا ہوئی ہے غرض جسپر انعام ہوا ہے اُسپر آلام زیادہ ہے فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اُس چیز کے کہ مین ایذا دیا گیا ہون

پس انبیا اور مومنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائی گئی یہان تک
بلا اور محنت سے کہ کہا پیغمبر نے اُن کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اور اُن لوگون نے کہ ایمان لائے تھے ہمراہ
یعنے کہا باتفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتح یاب ہونگے ہم دشمنون پر غرض عرض کرتے تھے
جناب الٰہی مین کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑا دے نہ یہہ کہ بسبیل شک کہتے تھے پس حق
تعالیٰ نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی نزدیک ہے مسلمانونکے
يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کرین سبب نزول اس
آیت کا یہہ ہے کہ عمرو بن جموح رض نے کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ مال رکھتا ہون کیا نفقہ کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین ابن عباس سے روایت لکھی ہے اور حکم
تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اسمین ہے منسوخ ہے ساتھ اُس آیت کے کہ سورہ توبہ مین آئی اور کشاف مین
لکھا ہے کہ وعن الحسن ہی فی التطوع اور سوال نفقے کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اسکا معلوم
کرنا کہ نفقہ اسوقت معتد بہ ہوتا ہے کہ اپنے محل مین واقع ہو اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہین ہے بعد اُنکے
اور قرابت والے لوگ ہین کہ صلہ رحم ہین والصلۃ متعلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ من قطعنی قطعہ اللہ
اسیواسطے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو خرچ
کرو تم مال سے پس واسطے ماباپ کے اور قرابت والون کے وَالْيَتٰمٰى اور بے پدرون خوردسال کے کہ قادر نہون اوپر
اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰكِيْنِ اور درویشون کے کہ چارہ معاش کا نہین جانتے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور
مسافرون کے سمجھ لیجے کہ وابن السبیل کو بصیغہ مفرد ذکر فرمایا اسمین ایک نکتہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ مسافر گر رفیقون
کے ساتھ ہوگا تو اغلب یہہ ہے کہ نہ توشہ ہوگا چورون سے لٹیرون سے مال اسباب امن مین ہوگا کہ
ہمراہ ہی حامی مددگار اسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق
اللہ ساتھ اسکے ہے جاننے والا جزا اسکی تمھین دے گا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ لکھی گئی اوپر
تمھارے لڑائی اور وہ مکروہ ہے واسطے تمھارے اور شاق ہے اوپر نفس تمھارے کے اور یہہ کراہیت نہ مخالفت
فرمان خدا سے ہے بلکہ بمقتضائے بشریت ہے کہ بالفت مال و ہلاک نفس البتہ کارہ ہوتا ہے سمجھ لیجے کہ پہلے
آیت ام حسبتم مین آنا مخاطبو کا بہشت مین ساتھ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھ ایسے الم و محنتون کے
ملتی ہے پھر مصارف نفقے کے بیان فرمائے کہ یہہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہے پھر یہہ آیت فرمائی
کہ قتال باکفار اور جہاد با عدائے کردگار تمپر لازم ہے اور حال یہہ ہے کہ تمپر دشواری ہے یعنے خداوند دشواری
ہے یا قتال نفس دشواری بوجہ مبالغہ جیسے زید عدل حاصل یہہ ہوا کہ محسنین یہان کی اختیار کرو تو وہان
عیش بامداد کرو شعر راحت اُسے ڈھونڈھو کہ بیخود ہو کچھ کھوے گا تب تو پائیگا ۝ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ اور شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو بہ نفرت طبع اور حال آنکہ وہ بہتر ہو واسطے تمھارے جیسے

غزا کہ مکروہ جانتے ہو اور نیک ہے واسطے تمہارے دنیا میں بھی بجہت فتح یابی اور حصول غنائم اور مقہور اعدائے
دین اور آخرت میں بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعیم مخلد درجات علیین وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ
شَرٌّ لَّكُمْ اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو از روئے کسالت نفس کہ وہ بچانا جہاد کا ہے اور حال آنکہ وہ
بری ہو واسطے تمہارے دنیا میں بسبب تحمل اذائے غلبہ عدا سے اور آخرت میں بجہت حرمان کے ثواب غزا سے
اور بعد درجہ شہدا سے وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور خدا جانتا ہے مصلحت تمہاری اور تم نہیں جانتے ؛
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ سوال کرتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہینے حرام سے
لڑنے سے بیچ اسکے کشاف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کو ساتھ
اور اصحابوں کے جمادی الآخر میں دو مہینے پہلے غزوہ بدر سے بطن نخلہ کو بھیجا اور مسان انکے اور قافلہ قریش کے
کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی عمر بن عبد اللہ الحضرمی اور تین آدمی ساتھ اسکے کفار سے قتل ہوئے شام
کے وقت چاند رجب کا دکھلائی دیا معلوم نہوا کہ وہ دن سلخ جمادی الاخری کا تھا یا غرہ رجب کا جب یہہ
خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو کہہ دیا کہ حلال ہے خون
ریزی اور فتنہ انگیزی کرو بیچ ماہ رجب کے اور حال آنکہ اس چاند میں حرام ہیں یہہ باتیں مسلمانوں نے حضرت سے
عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یعنے اس سوال کا جواب فرمایا حق تعالی نے کہ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا بیچ اسکے بڑا گناہ ہے اسوقت میں قتال ماہ حرام میں حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوگیا
ساتھ آیۃ سیف کے وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور بند کرنا آدمیوں کو راہ اللہ کی سے یعنے
ایمان سے اور کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور کفر کرنا ساتھ مسجد حرام کے یا بند کرنا آدمیوں کو ...... مسجد حرام سے یا نماز
پڑھنے سے بیچ اسکے بعضوں نے کہا ہے کہ واو والمسجد الحرام میں قسم کی ہے وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ
عِندَ اللَّهِ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کا یعنے پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب ان کے کا مسجد حرام سے بلکہ مکہ سے
کہ متصل ہے اوپر مسجد کے بہت بڑا ہے نزدیک خدا کے قتال رجب سے اور عقوبت اسکی زیادہ تر ہے ؛
وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ اور کفر بڑا ہے قتل سے کہا ہے کہ مراد قتل سے عمر بن عبد اللہ حضرمی کا ہے
چنانچہ بحر مواج میں لکھا ہے کہ زبردستی کرنی مسلمانوں پر اور بالکراہ ان کو دین سے پھر اکر مرتد کرنا کہ کافر کرتے تھے
بڑا ہے بیچ رتبے برائی گناہ عصیان کے قتل عمرو بن عبد اللہ حضرمی سے کہ عبد اللہ ابن جحش وغیرہ اہل اسلام
کے ہاتھ سے واقع ہوا تھا لام القتل میں عہد کا ہے وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ
إِنِ اسْتَطَاعُوا اور نہ ٹلینگے مشرک تعصب اور عناد اور عناد کرتے جاوینگے تم سے اے مسلمانو یہاں تک
کہ پھیر دیں تم کو دین تمہارے سے کہ اسلام ہے اگر کر سکیں اور قادر ہوں وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ اور جو
کوئی ...... پھر جاوے تم سے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاوے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مر جاوے اور
حال آنکہ وہ کافر ہو یعنے حالت ارتداد میں مر جاوے فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ پس یہہ

لوگ کھوئے گئے عمل اُنکے بیچ دنیا کے اور آخرت کے کہ دنیا مین ایمان نہ رہا قبیلہ جدا ہوا مال گیا میراث منع
ہوئی اور عاقبت مین مستحق ثواب نہ رہے وَاُولٰئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ رہنے والے ہین
دوزخ کے وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجے کہ کھوئے جانا عمل کا اور زائل ہونا ثواب کا نزدیک
امام اعظم رح بمجرد ارتداد کے ہوتا ہے اگرچہ پھر اسلام لے آوے لیکن ثواب عمل کا پھر نہین آتا اور نزدیک
امام شافعی بمجرد ارتداد اعمال حبط نہین ہوتے جب تک کہ حالت ارتداد مین نہ مرے اگر مرتد ہو گیا پھر اسلام
لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا پاویگا اور اگر اسلام نہ لایا اور اُسی حالت پر نعوذ باللہ منہا مر گیا تو ثواب اعمال کا
نہ پاویگا اور تمسک انکا یہی آیت ہے اسواسطے کہ اسمین موت حالت کفر پر شرط ہے جب یہہ ثابت
ہوا تو جزائے ابطال اعمال اور زوال ثواب اُسپر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس کلام مین دو
شرطین ہین دو جزا ہین ہر جزا اپنے شرط پر مترتب ہے ابطال اعمال مترتب ہے ارتداد پر اور خلود
نار مترتب ہے موت حالت کفر پر اور دلیل انکی یہہ آیت شریفہ ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ اسمین
صریح حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص کفر کرے ساتھہ ایمان کے یعنے مرتد ہو جاوے پس تحقیق حبط ہو جاتے
ہین عمل اُسکے اسمین کچھہ قید موت کی نہین ہے مطلق ارتداد موجب ابطال اعمال ہے پس حبط ہونا عمل کا کہ
مطلق آیا ہے مقید بموت کیونکر ہو اطلاق اور قید جمع نہین ہوتی اور مطلق محمول اوپر مقید کے نہین ہوتا
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین بخدا و رسول اور
جنھون نے وطن چھوڑا اور محنت کی لڑے کافرون سے بیچ راہ خدا کے یعنے عبد اللہ بن جحش اور یار اُسکے رض اُولٰئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امیدوار ہین مہربانی اللہ کی کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا اسلام لانیوالونکا
اور مجاہدونکا اور مہاجرونکا ہے اور اُنپر مہربان ہے معلوم کیجے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہما کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہین تجھہ
سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے قصہ اسکا یون ہے کہ جب نازل ہوئی آیت
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا تو مسلمان شراب پیا کرتے تھے اور یہہ واسطے
اُنکے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر ابن الخطاب نے اور معاذ بن جبل وغیرہما رض نے آن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوی دو ہمین بیچ شراب کے کہ زائل کرنے
والی عقل کی ہے اور بیچ جوئے کے سبب ضایع ہونے مال کا ہے یہہ تب فرمایا حق تعالی نے قُلْ
فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچ اُن دونون کے گناہ بڑا ہے اور فائدے ہین
واسطے لوگون کے منافع خمر کے یا بدنی ہین جیسے ہضم طعام اور اشتعال حرارت غریزی اور یا خلقی ہین جیسے تواضع
متکبران اور سخاوت ممسکان اور جرأت بزدلان اور یا مالی ہین جیسی منفعت بیع شراء مین اور فائدہ جوئے کا توسیع
ہے اوپر درویشون کے کہ رسم جاہلیت تھی جو کوئی کچھہ جیتتا جوئے سے وہ مساکین کو تقسیم کرتا تھا بعد

نزول اس آیت کے بعضے صحابہ نے چھوڑ دیا پینا اس کا اور بعضے پیتے تھے بعد اسکے ایکروز عبد الرحمن بن عوف نے
دی کر ایک جماعت صحابہ کی ضیافت کی قل یا ایہا الکافرون نماز مین پڑھی لا اعبد کی جگہہ اعبد بغیر لا کے پڑھ گئے
پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ بعد اسکے صحابہ نے وقت نماز کے اسکا پینا چھوڑ دیا
بعضون نے وقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پینے کا اسکے مقرر رکھا تا آنکہ عتبان بن مالک نے ایکروز
جمع کر کے لوگون کو محفل نشاط کی اور بادہ خواری لگی جب مدہوش ہوئے تب سعد بن وقاص نے حالت مستی
مین شعر ہجو انصار کی پڑھا انصار لوگ اسکو مارا اور زخمی کئے اور ایذا پہنچائے سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور الفاظ
مذکور سنکے گلہ گو ہوئے حضرت عمر رضی نے دعا کی کہ اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا پھر دعا انکی قبول ہوئی اور یہہ آیت حرمت خمر مین نازل
ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ الخ کہ سورہ مائدہ مین آویگی انشاء اللہ
تعالی صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حق تعالی نے اوپر بندون کے کہ شراب یکبارہ حرام نکی درجہ
بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگون پر پہلے حلال تھی تو عادی تھی پھر فرمایا کہ اسمین اثم ہے نہ حرمت پھر حرام فرمائی
وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اثم اسکا ثابت ہے اور حرمت اسکی
آیت جو سورہ مائدہ مین آویگی اس سے ثابت ہوئی ہے سوال جب اسکا پینا اثم ہوا تو ہر اثم حرام ہے پھر
احتیاج طرف آیت مائدہ کے کیا ہے جواب پہلے حلال تھی پھر اثم جو اسکا بیان فرمایا مع منافع تو لوگ سمجھے
کہ حرام نہین ہے یہہ مگر اثم اس پینے مین تضیع وقت اور مال کا اور فوت صلوٰۃ کا ہے اور یہہ کہ شرب اسکا سبب زوال
عقل کا ہے اسواسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع خمر سے شفاء بیماری ہے اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم پس کیونکر توفیق ہو درمیان آیت اور حدیث کے جواب
یہہ نفع اسکا جب تک تھا کہ پینا اس کا اثم تھا ساتھ عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل ہوئی آیت سورہ
مائدہ کی تو حرمت اسکی نے دور کر دیا منفعت اسکے کو کہ للناس تھی اور معلوم کر لیا ہے آپنے کہ حدیث محرمات
مین واقع ہے پس مخالف آیت اور حدیث مین کہان واقع ہوا سمجھ لیجے کہ نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے شیرہ
انگور خام کا جب آگ مین پکاوین اور جوش آکر کف اسکی اوپر کی دور ہو پھر مدہوشی لائے وہ تو حرام ہے اسکا
نام شراب ہے اور صاحبین کے نزدیک جوش آکر کف دور ہو یا نہو خمر ہے امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ
نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قطرہ خمر کا کنوین مین پڑے اور اسپر منار بناوین تو واسطے بانگ نماز کے قدم اس
منار پر نرکھون اور اگر دریا مین پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس اسپر اوگے تو چارپایونکو نچراؤن کہ عین خمر حرام
قطعی ہے اور پلید محض جیسے خون خوک اور بول سگ حلال کہنے والا اسکا کافر ہے تھوڑی بہت حرام ہے
اور باقی تحقیق خمر کی اور میسر کی سورہ مائدہ مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالی واثمھما اکبر من نفعھما اور
گناہ شراب اور جوئے کا بہت بڑا ہے فائدہ ان کے سے ویسئلونک ماذا ینفقون اور پوچھتے ہیں تجھ سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا خرچ کرین عمرو بن جموح نے اول بار سوال نفقہ کا کیا تھا تو جواب مصارف نفقہ مین

نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جانتا ہیں نے کہ صدقہ دیا جاتا ہے لیکن نہیں جانتا ہیں کہ کتنا
دیا جاتا ہے جواب آیا کہ قل العفو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے یعنی جو اہل و عیال کے
خرچ سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ میں دو اور حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت زکوٰۃ کے کہ سورہ توبہ میں
ہووے گی بحر مواجین لکھا ہے کہ ما مبتدا ہے اور ذا بمعنی الذی ہے اور ینفقون صلہ اسکا ہے ضمیر موصول
کی محذوف ہے ای ما الذین ینفقونہ یا ما محل نصب میں ہے مفعول ینفقون کا معنی ای شیء ینفقون ؟
کذلک یبین اللہ لکم الایت لعلکم تتفکرون فی الدنیا والاخرۃ جیسا بیان نفقے کا فرمایا اس طرح بیان کرتا ہے
حق تعالیٰ واسطے تمھارے نشانیاں مہربانی اپنے کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کاموں اس جہان کے اور اس جہان کے یعنی
دل اس جہان میں نہ باندھو اور اس جہان کو ہاتھ سے کھو ملا حسین واعظ نے لکھا ہے کہ سلمی نے کہا ہے کہ تفکر
بیچ دنیا اور آخرت کے یہہ ہے کہ سمجھے آدمی یہہ دونوں قاطعان راہ ہیں فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اہل
الاخرۃ والاخرۃ علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ دنیا حرام ہے طالب عقبیٰ کو اور عقبیٰ حرام ہے طالب
دنیا پر اور یہہ دونوں حرام ہیں طالب مولیٰ پر قطعہ عقبیٰ میں وہ نہ مانگتا ہو جب کچھ نہ دنیا کی ہوس پھر اسکو ہو
کب کچھ نہ تو اسکو ملے تو تجھے کو نہیں ظلا ؟ سمجھی ہے بخشی کو سیر اوقات سب کچھ نہ نقل ہے کہ ایک
بزرگ کا انتقال ہونے لگا بہشت انکے استقبال کو آئی مکان مہک گیا خوش بو سے لوگ خوش ہوئے
وہ روئے پوچھا کہ سبب گریہ کیا ہے حق تعالیٰ نے یہہ عنایت کی کہ بہشت کو تمھارے لینے کو بھیجا کہا اسواسطے
روتا ہوں کہ بہشت آئی جسکا میں طالب ہوں اسنے جلوہ نہ دکھایا اور ندا ہوئی غیب سے کہ تو کیا چاہتا ہے عرض
کیا انھوں نے کہ میں تجھے چاہتا ہوں پس تجلی واقع ہوئی اور جان نکل گئی واہ عجب موت پائی الٰہی ایسا ہی
مرنا مجھے بھی دیجو ف تیرے مشاہدہ میں جان تن سے جائے میری ؟ الٰہی موت بھی آوے تو ایسی آئے
میری ؟ ویسئلونک عن الیتامی اور سوال کرتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو یتیموں سے یعنی کس
طرح سے معیشت ساتھ یتیموں کے کریں سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ جو تاکید تہدید کھانے مال یتیموں کے
میں ساتھ نزول اس آیت کے ولا تقربوا مال الیتیم وارد ہے وہ لوگ کہ انکا کاربار کرتے تھے اور ان کے معاملات
میں تصرف کرتے تھے کنارہ کش ہونے لگے یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک میں
پہنچی حق تعالیٰ نے فرمایا قل اصلاح لھم خیر کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنوارنا اور محافظت کرنی ؟
یتیموں کے مال کی واسطے ان کے بہتر ہے اجتناب کرنے سے بحر مواجین لکھا ہے کہ جب یہہ آیت
نازل ہوئی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا عبد اللہ بن رواح انصاری نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ قلما احدہ آٹا خمیر کرنا اور سالن پکانا دشوار ہے کس
طرح معاملہ کریں حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بعضے لوگ کھانا یتیموں کا جدا
پکانے لگے اور ان کے بچھونے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی نوع سے مخالطت ساتھ انکے روا نہ رکھتے

لگے اعراض کلی ان سے کرنے لگے حق تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر ملا لو تم اُن کو اور طعام اپنا ساتھ
طعام ان کے کے خلط کرو پس بھائی تمھارے ہیں بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھ ان کے رکھو خرچ اور وزن
انکی جنس کا حساب مین رکھو اور زیادتی اور کمی کھانے کی رعایت خیال کرو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ
اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والوں اور تباہ کرنے والوں کو انکے مال کے سنوارنے والوں سے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ
اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت اور رنج دیتا تم کو اور تنگ کرتا تم کو ساتھ اسباب کے کہ مخالطت ساتھ یتیموں کے
حرام کر دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا جو کرتا ہے ساتھ حکمت کے کرتا ہے
سوال يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ اور يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ اور يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ان تینوں آیتوں
کے درمیان بسبب تباعد معنی فصل کیا اور واو عطف کا درمیان نہ لایا۔ اور يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ
اور يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ان تینوں میں بھی ویسا ہے تباعد معنی ہے پس انمین کیون
وصل کیا ساتھ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلے آیات ثلثہ میں تھا یہاں بھی کرتے جواب لکھا ہے تفسیر مین
کہ سوال تینوں پہلے کہ مفصولہ ہیں انمیں سے آخر کا سوال کہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ہے یہہ اور تینوں
سوال پچھلے کہ موصولہ ہیں ایک وقت مین واقع ہوئے ہیں اتحاد وقت کا درمیان اُن کے موجب وصل ہے
اور تینوں سوال پہلے اوقات مختلفہ میں وارد ہوئے ہیں اتحاد زمانی بھی انمیں مفقود ہی سبب فصل ہے معلوم
کیجے کہ جو تینوں آیت آیات مسائل سے کہ جن مسئلہ عدم جواز نکاح مشرکین اور مشرکات کا ساتھ مومنین اور مومنات کے
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور مت نکاح میں لاؤ عورتیں شرک والیوں کو یہانتک
کہ ایمان لاویں سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بڑا بہادر دلاور
مردانہ تھا مکے کو بھیجا تا کہ ضعفائی اہل اسلام کو کفار سے مخفی کر کے لے آوے جب مکے میں پہنچا تو ایک عورت نے
مشرکہ عناق نام نے کہ تعلق باطن ساتھ اسکے رکھتی تھی اسکے پاس آ کر کہا کہ خلوت کرو الا فریاد کر کے تجھے ایذا
دلواؤنگی اسنے کہا حرام میں تجھ سے کروں یہہ محال ہے اسنے کہا نکاح کر اسنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر کے صلی
اللہ علیہ وسلم کروں میری کیا مجال ہے پس مرثد نے بعد مراجعت کے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور انہیں روزوں میں عبد اللہ بن رواحہ نے ایک طمانچہ اپنے لونڈی کو مارا تھا
وہ اگے پیغمبر خدا کے پاس دادخواہ ہوئی حضرت نے مہربانی فرما کر عبد اللہ سے اُس کا احوال پوچھا عبد اللہ نے
عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہے روزہ رکھتی ہے تصدیق آپکے رسالت کا کرتی ہے لیکن نافرمان ہے حضرت نے
فرمایا کہ یہہ مومنہ ہے اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اُسے آزاد کر کے نکاح کر لیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ابن رواحہ نے کنیزک سیاہ
سے نکاح کیا اور عورت حسین خوبصورت مشرک دیتے تھے اُسنے نہ قبول کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ لونڈی ایمانوالی بہتر ہے آزاد مشرکہ سے اگرچہ تعجب میں لاوے تم کو وہ عورت حسن اور جمال ہونے سے وَلَا
تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور مت نکاح کرو تم عورات مومنات کا ساتھ مردوں مشرک کے یہانتک کہ ایمان لاویں وَلَعَبْدٌ

مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے عورت کافر آزاد مشرک لانیوالے سے
اور اگرچہ خوش آئے تم کو وہ مشرک بواسطہ صورت یا ثروت اولئک یدعون الی النار یہہ شرک والے اور شرک
والیاں بلاتی ہین تم کو طرف آگ کے یعنے طرف کفر کے کہ ارتکاب اسکا سبب ہے دوزخ جانے کا واللہ
یدعوا الی الجنۃ والمغفرۃ باذنہ اور اللہ بلاتا ہے تم کو بالسنہ رسل طرف جنت کے اور بخشش کے
یعنے وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہے کہ جنکے ادا کئے سے بخشے جاؤ تم اور بہشت مین پہنچو ساتھہ قضا اور ارادت اسکے
کے ویبین ایاتہ للناس لعلہم یتذکرون اور بیان فرماتا ہے نشانیان اپنی اور ظاہر کرتا ہے احکام اپنے حلال
اور حرام سے واسطے آدمیون کے تو کہ نصیحت پکڑین وہ حاصل یہہ ہے کہ نکاح مومنین کا زن مشرکہ سے جبتک
کہ ایمان نلاوے حرام ہے لیکن اشکال یہہ ہے کہ جائز رکھا فقہانے نکاح مین لانا زن کتابیہ کا باوجودیکہ شرک
انکا قرآن سے ثابت ہے کہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ پس بیضاوی مین
لکھا ہے کہ حرمت اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کردیا اس آیت نے والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب
کہ سورہ مائدہ مین ہے پس جائز ہوگیا نکاح اُس سے اور کشاف مین لکھا ہے کہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتھہ آیت سورہ
مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مومنات کا ساتھہ مشرکین کے آیت ولا تنکحوا المشرکین سے ثابت ہے اور تفسیر احمدی مین
لکھا ہے کہ ولا تنکحوا المشرکین مین لاتنکحوا بالضم ہے باب افعال سے عامۃ بالفتح ثلاثی مجرد سے بخلاف ولا تنکحوا
المشرکات کے کہ اس مین دونو قرائتین ہین معلوم کرنا چاہیے کہ پینتیسون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت
مباشرت کا ساتھہ زنان حائضہ کے اور حرمت لواطت کرنے کا ان سے نکلتا ہے وہ یہہ ہے ویسئلونک
عن المحیض اور سوال کرتے ہین تجھہ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے نزول کا اسکے یہہ ہے کہ یہود
حالت حیض مین اپنی جورو سے جدے ہو جاتے تھے اور نگاہ انکی طرف نہین کرتے تھے کھانا طعام انکے
ساتھہ حرام جانتے تھے اور کرنا کلام ان سے منع سمجھتے تھے اور نصاری برعکس اسکے کرتے تھے کہ حالت حیض
مین کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت بن ابو حداح رض نے حضرت سے پوچھا کہ عورت انکے سے
حالت حیض مین کیا معاملہ کرین ہم جواب آیا کہ قل ہو اذی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض ناپاکی ہے کہ کراہت
طبع اور نفرت دل اس مین ہوتی ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض پس چھوڑ دو عورتون کو حالت حیض مین یعنے
مجامعت سے بچو اور مکالمت مواکلت مخالطت شوق سے کرو پھر حق تعالی اپنے واسطے تاکید کے فرمایا ولا
تقربوہن اور مت پاس جاؤ ان کے یعنے مباشرت نکرو حتی یطہرن یہانتک کہ پاک ہون یطہرن بسکون طا
اور ضم ہا امام حفص کی قرات ہے یعنے جب خون آنا منقطع ہو بعد اکثر ایام حیض اگرچہ غسل نکیا ہو مجامعت روا ہے اور اگر
انقطاع دم کا ہوا قبل مدت حیض مین تو قبل غسل کے وطی ناروا ہے یہانتک قول امام اعظم کا ہے اور جب غسل کرے
بعد انقطاع دم تب وطی کرے یہہ مذہب امام شافعی کا ہے فاذا تطہرن فاتوہن من حیث امرکم اللہ پس جب نہالین
بعد انقطاع دم پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا اللہ نے فرج ہے نہ غیر ان اللہ یحب التوابین

ع

ویحب المتطہرین تحقیق حق تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو گناہوں سے اور دوست رکھتا ہے پاکیزہ
سمجھنے کا آدمی بیچ مخالطت حائض کے افراط اور تفریط کرنے میں ترسا کچھ حیض غیر حیض میں فرق نہیں کرتے
وہی جماع حلطر ہوتا حالت حیض میں بھی کرتے تھے اور یہود اور مغان بالکل تارک تھے کچھ آمیزش کسی امر میں
ان کے ساتھ نہ رکھتے تھے حق تعالی نے مسلمانوں کو راہ میانہ روی کا عنایت فرمایا مضاجعت اور مواکلہ اور مشاربہ
اور معانقہ جائز رکھا اور مس کرنا ناف سے تا زانو حرام کیا چنانچہ یہی قول امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف کا ہے اور امام
محمد مس غیر فرج روا رکھتے ہیں اور مدت حیض کی اقل تین روز ہیں اور اکثر دس دن اور مسائل حیض کے کتب فقہ
میں بتفصیل مذکور ہیں یہاں بیان کرنا موجب طوالت کتاب ہے لہذا محرر نہوے نساؤکم حرث لکم بی سان
تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر پیٹھ کی طرف سے مجامعت کرے تو فرزند احول
پیدا ہوتا ہے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالی نے نازل کیا کہ بی بیاں
تمہاری کھیتیاں ہیں کہ ان سے اشجار اطفال اور نبات بنات پیدا ہوتے ہیں فاتوا حرثکم انی شئتم پس
جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح سے چاہو یعنی جماع کرو ساتھ ان کے جس نہج سے کہ چاہو لٹا کے بٹھلا کے اٹھا کے
الٹا کے تلٹا کے موضع حرث میں نہ محل فرث میں یعنی مقام جماع میں جماع کرو کہ قبل ہے نہ محل سرگین میں
لواطت کرو کہ دبر ہے سمجھ لیجے کہ انی کی دو معنی آتی ہیں من این کی چنانچہ اس آیت میں انی لک ہذا اور کیف کی چنانچہ
اس آیت میں انی یکون لی غلام یہاں من این نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اس میں صفت تعمیم مکان ہے اس آیت
کی معنی ہو جاوینگی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دبر سے چنانچہ اہل روافض کہتے ہیں اور یہہ معنی اس آیت
کی درست نہیں اسواسطے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بی بیاں تمہاری کھیتیاں ہیں ان سے اولاد پیدا ہوگی تمہاری تم
اپنے کھیت کو جوتو بوو جیسے چاہو اور اولاد نہیں پیدا کرتی مگر جماع سے لواطت سے اولاد کہاں ہوتی ہے پس کھیت
وہ ٹھہرا کہ جو منبت تخم اولاد ہو نہ وہ کہ جس میں تخم ضائع جاوے پس کسی طور سے یہہ معنی انی کی بنتی ہے نہیں پس یہاں
انی بمعنی کیف ہے جیسا کہ مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہے یعنی کیف شئتم قائما او قاعدا او مضطجعا چنانچہ اول
تقریر کر آئے ہیں وقدموا لانفسکم اور پہلے بھیجو واسطے جانوں اپنی کے خلوص نیت سے اور اعمال نیک سے کہ اتباع
اوامر اور اجتناب نواہی ہے جماع حلال ہے اسے کرو اور لواطت حرام ہے اس سے بچو یا یہہ کہ مقدم کرو نفسوں اپنے
پر جماع سے طہارت اور دعا اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویت دین اور سبب تکثیر امت سید المرسلین ہوو
واتقوا اللہ واعلموا انکم ملقوہ اور ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت امر کے اور مباشرت نہی کے جماع کا امر کیا ہے وہ
کرو لواطت کی نہی کی ہے وہ نکرو اور جانو یہہ کہ ملنے والے ہو تم اس سے جو پہلے بھیجا ہے اچھا یا برا اچھا
تو اچھے درجے بہشت میں ملیں گے برا ہے تو برے درجے دوزخ میں ملیں گے یا ملاقوہ کی ضمیر طرف اللہ کے ہے
یعنی ملوگے اللہ سے نے پردہ دیدار پروردگار سے مشرف ہوگی یا مراد ملاقات سے عرض بندگان ہے بخدا
عزوجل چنانچہ اور آیت شریفہ میں وارد ہے وعرضوا علی ربک صفا وبشر المؤمنین اور خوشخبری دے اے محمد صلے

اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کو ساتھ بہشت اور رویت کے معلوم کیجے کہ چھبیسوں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ قسم معصیت پر کھانے کا اور بہت قسمیں کھانے کا اور تقسیم اقسام کا اور وجوب کفارت کا کھلتا ہے
وہ یہہ ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور مت کرو اللہ کے نام کو نشانہ واسطے آڑ اور بہانہ واسطے قسموں اپنی
کے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی سے کہ بشر بن نعمان تھے ناخوش ہو گئے اور قسم کھائی اسم اعظم الٰہی کی
کہ اُس سے بات نکرونگا اور اسکے حق میں کچھ نیکی نکرونگا اور اسکے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہوگا تو صلح
مصالحت نکرونگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا اس سے کہ نیکی کرو
ساتھ اقربا اور احبا کے اور پرہیزگاری کرو مروت یاروں دوستداروں کے سے اور ان سے قطع کلام کرو
وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگوں کے وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے قسم تمہاری جاننے
والا ہے جو دل میں قسم کھانے والوں کے ہوتا ہے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بعد استماع اس آیت شریفہ کے جو
دل میں ٹھہرایا تھا بشر بن نعمان کے ساتھ عدم نیکوئی سے چھوڑ دیا اور بشر سے بمقام رحمت اور شفقت
میں آیا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ نہیں پکڑتا تم کو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسموں تمہاری کے کہا ہے صاحب
کشاف نے لا یؤاخذکم اللہ ای لا یعاقبکم بلغو الیمین اور دوسری معنی کہتے ہیں کہ لا یلزمکم الکفارۃ بلغو الیمین لغو بقول امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہ ہے کہ بظن راست پر قسم کھائی جاوے اور وہ جھوٹھ نکل آوے اور بقول امام شافعی لغو وہ ہے
کہ بے اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر بات میں کہے واللہ آؤنگا واللہ جاؤنگا واللہ بیٹھونگا
واللہ اٹھونگا اور ایسے اس قسم میں قصد قسم کھانے کا نہو پس ہر تقدیر میں لغو کی کفارت نہیں ہے اور حق تعالیٰ اس پر
مواخذہ نفرماویگا وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ اور لیکن پکڑتا ہے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کمائے ہیں دل
تمہارے یعنے جو عمداً قسم کھاؤ اور ارادہ کر کر دل میں ایک کام کا اور خلاف اسکے کرو تو حانث ہو کے کفارت لازم
آویگی اور بیان کفارت کا سورہ مائدہ میں آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ اور اللہ تعالیٰ
بخشنے والا ہے بندوں کو ساتھ قسم لغو کے اور بردباری سوگند عمداً میں بھی شتابی عذاب کرنے میں نہیں فرماتا سمجھ
لیجے کہ اختلاف ہے بیچ یمین غموس کے غمس کے معنی لغت میں نیچے لیجانا اور غوطہ کھانا ہے اور اصطلاح اہل شرع میں
یمین غموس وہ ہے کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ میں کام کیا ہو اور قصداً انکار کی وجہ سے قسم کھائی جھوٹھی کہ
میں نے نہیں کیا یا بالعکس پس بقول امام اعظم اور ایک روایت میں امام احمد کے ہے کہ اسپر کفارت نہیں ہے
کہ اسکا گناہ بڑا ہے کفارت سے نہیں بدلا جاتا اور بقول امام شافعی اور ساتھ ایک روایت امام احمد کے کفارت
ادا کرے اور اگر قسم کھائی کہ زمانہ آئندہ میں یہہ کام کرونگا اور خلاف اسکے کرے یا بالعکس تو حانث ہوگا اور کفارت
لازم آوے گا بالاجماع معلوم کیجے کہ یہاں سے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت میں شروع ہوویں میں اور ستائیسویں
آیت آیات مسائل میں کہ جس سے مسئلہ ایلا کا کھلتا ہے وہ یہہ ہے لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ واسطے
ان لوگوں کے کہ قسم کھاتے ہیں بیچ بیویوں اپنی کے جدا ہونیکی سمجھ لیجے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ میں ایسا نہ

مشروح مفصل نہیں ہے جیسا مسئلہ طلاق کا اور عدت کا ہے کہ طلاق باحکامہ وتمامہ رجعی بائن مغلظ
ایلا وغیرہم اور ایسے ہی عدت باحکامہا اور تمامہا ذکر فرمائی ہے اور تمام یہہ دو سورتوں میں بیان کیا ہے ایک
تو یہاں سورہ بقرہ میں دوسری سورہ طلاق میں کہ آخر قرآن میں آویگی انشاء اللہ تعالی اور یہاں ایلا کی بحث
ساتھ مسئلہ ایلا کے کہ فرمایا الذین یؤلون من نسائہم لکھا ہے امام زاہدی نے اور حسینی والے نے کہ سبب
نزول کا اسکے یہہ ہے کہ جاہلیت میں جس مرد کو اپنی جورو سے میل نہوتا تھا اور غیرت رکھتا تھا کہ اگر اسکو
چھوڑ دونگا تو اور سے نکاح کر لیگی تو قسم کھا لیتا تھا کہ اتنے روزوں اس سے مباشرت نکرونگا پس اتنی مدت وہ
بیچاری پابستہ دلخستہ بیٹھی رہتی تھی نہ بیوہ ہوتی ہے نہ سہاگن حق تعالی کو نا پسند آئی یہہ بات اور یہہ آیت
نازل کی اور تطبیق اس آیت کی آیت سابق سے یہہ ہے کہ اسمیں مذکور یمین کا فرمایا تھا اس میں حکم ایک صفت
یمین کا کہا پس کلام از باب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا واسطے ملاحظہ احوال اون
لوگوں کے کہ ایسی قسم کھاتے ہیں تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ انتظار کرنا چار مہینے کا فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
پس اگر پھر آوے سوگند کھانے والا طرف جوروا پنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق سبحانہ تعالی
بخشنے والا ہے گناہ شکنندگان قسم کا اور مہربان ہے کہ مباح کو مخالفت قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی سمجھ لیجے
کہ شریعت میں یہہ ہے کہ اگر ایلا والا چار مہینے کے اندر رجوع کرے تو حانث ہوتا ہے کفارت لازم آتی ہے اور
نکاح ثابت رہتا ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے اور ایک قول امام احمد کا بھی یہی ہے اور بقول امام شافعی
ہے اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حانث نہیں ہوتا اور اگر مدت چار مہینے کی گذر گئی اور وطی نکیا ایسے بغیر
عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتا ہے نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے کہ ان کے نزدیک موقوف
ہے چاہے طلاق دے چاہے نہ دے اور سرکشی کرے اگر ایلا والا تو حاکم کو چاہیے کہ طلاق دلوا دے یہہ
قول امام مالک اور احمد اور شافعی کا ہے اور امام احمد سے اور شافعی سے یہہ بھی روایت ہے کہ تنگی کی جاوے
اوسپر تا کہ طلاق دیوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اگر تعقید کریں طلاق کا پس حق تعالی سننے
والا ہے کلام طلاق دینے والے کا جاننے والا ہے قصد اسکا اختلاف ہے جاننا چاہیے کہ اگر قسم کھائی کسی نے بغیر
اسم اللہ کے تو ایلا والا ہو گیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہے کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی جورو سے کیا یا ارادہ
ایذا دور کرنے کا اسکے کیا کہ دودھ پلانے والی ہے یا بیمار ہے یا قصد اپنے جان کے ضرر دفع کرنیکا کیا اور
بقول امام مالک ایسے شخص کے مولی نہیں ہوتا مگر حالت غضب میں قسم کھاتی یا ارادہ ضرر رسانی کا ہو زوجہ کے اور اگر
نیکی اور سازگاری کا یا اور نفع زوجہ کا قصد ہو تو مولی نہیں ہوتا اور بقول امام محمد قصد ضرر ...... زوجہ ہے
مولی ہوتا ہے فقط اور امام شافعی کے دو قول میں صحیح تر ان سے قول موافق امام اعظم ہے اور اگر بنام خدا قسم
کھا کر چار مہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت بالاتفاق لازم ہوتی ہے مگر قول قدیم شافعی میں اور کسی نے
وطی کرنا ترک کیا اپنی زوجہ سے بغیر قسم کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہیں ہوتا

اور بقول امام مالک اور ایک روایت احمد کی میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے مدت ایلای بندہ میں بقول مالک
دو مہینے میں آزاد ہو جورو اسکی یا لونڈی ہو اور امام شافعی کے نزدیک چار مہینے ہیں مطلق اور نزدیک امام اعظم کے
اعتبار مدت ایلا میں عورت پر ہے اور اگر جورو آزاد ہے چار مہینے میں اور اگر لونڈی ہے دو مہینے میں خاوند کوئی ہو غلام ہو
یا میاں ہو اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق امام اعظم کے اور اختلاف
ہے ایلائے کافر میں بقول ائمہ ثلثہ صحیح ہے اور بقول امام مالک صحیح نہیں اور فائدہ صحت ایلا کا اسوقت ظاہر
ہوتا ہے کہ اسلام لے آیا اگر درمیان چار مہینے کے وطی کیا کفارت لازم آئی والا مولی ہوا معلوم کیجے کہ آٹھ مسئلوں
آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور بیان رجعت کا بیچ طلاق کے نکلتا ہے وہ یہ ہے

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور طلاق والیاں انتظار کریں ساتھ جانوں اپنی کے تین قروء تک
اور قروء لفظ مشترک ہے حائض ہونے کو زن کے اور پاک ہونے کو دونو کہتے ہیں لیکن یہاں قروء نزدیک
امام اعظم کے حیض ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے طہر ہے اور امام محمد سے دو روایتیں ہیں اور فائدہ
اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اسوقت کہ عورت کو حیض تیسرا شروع ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مدت عدت
کی پوری ہو جاتی ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضائے حیض ثالثہ کے جو پھر طہر ہو تب پوری ہوتی ہے
اور متفق ہیں ائمہ کہ عدت زن حاملہ کی مطلق بوضع حمل ہے طلاق دادہ ہو یا خاوند مر گیا ہو اور ایسی ہی بہ اتفاق عدت
اس عورتکی کہ جسے حیض ہوتا ہو سبب بڑھاپے کے حیض منقطع ہو گیا ہو تین مہینے ہیں اور اسیطرح سے حیض
ہوتا ہے عدت اسکی تین قروء ہیں بالاتفاق لیکن معنوں میں قروء کے اختلاف ہے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے مگر بقول
داؤد تین مہینے ہیں اور اگر کوئی عورت رانڈ ہو جاوے رستے میں حج کے تو بقول امام اعظم مدت عدت کی وہیں اقامت
کر کے پوری کرے بیچ شہر کے ہو یا قریب شہر کے اور بقول ائمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہونے کا حج کے تو عدت توڑنا
جائز ہے یعنی عدت میں نکل کر سفر اختیار کرے اور حج ادا کرے اور اگر خاوند گم جاوے تو بقول امام اعظم اور بقول جدید
راجح امام شافعی اور ایک روایت میں امام احمد کے حلال نہیں ہے اسکو اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت تک کہ غالبا
اسکی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدت کی نزدیک امام اعظم کے ایک سو بیس برس ہیں اور امام شافعی اور احمد
کے نزدیک نوے برس ہیں اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال میں سے نفقہ پایا کرے ہمیشہ
اور اگر دشوار ہو نفقہ اسکے میں سے پانا تو فسخ کرے نکاح بنا بر روایت ظاہر دو قول امام شافعی کے سے اور بقول
امام مالک اور مختار ہے متاخرین اصحاب ان کے کا اور یہی روایت قوی ہے کہ حضرت عمر رض نے کیا ہے اور
انکار نہیں کیا کسی نے صحابہ سے اور نزدیک امام احمد کے بروایت اخری یہ ہے کہ توقف کرے مدت چہار
سال کہ اکثر مدت حمل کی ہے اور چار مہینے اور دس روز کہ مدت عدت وفات زوج اسکی کی ہے پھر حلال
ہے اسے ازدواج اور سے اور اختلاف ہے گم ہوئے میں پس بقول جدید امام شافعی مفقود وہ ہے کہ معلوم ہو
کہاں گیا اور قطع ہو جاوے خبر اسکی اور غالب گمان ہووے کہ مر گیا اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی

کہ ایک ہاتھ مین آگ دوسرے مین پانی لیکر اُٹھین کسی نے سبب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے جلانیکو اور دوزخ کے
بجھانیکو تاکہ دنیا مین عبادت خاص واسطے اللہ کے ہو اب لوگ دوزخ کے خوف سے اور بہشت کی امید سے
عبادت کرتے ہین اللہ کے واسطے کم کرتے ہین قطعہ جان و تن برہ خدا شہادت وہ ہے ٭ لو اسکے ہی دل
مین ہو سعادت وہ ہے ٭ رافت وہ خوشی ہو جسمین عاوت وہ ہے ٭ نیت مین خلوص ہو عبادت وہ
ہے ٭ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہے کہ عزیز کرتا ہے مردون کو اور فضل دیتا ہے عورتون پر حکمت
والا ہے جو حکم کرتا ہے بندگان پر ساتھ حکمت کے کرتا ہے سمجھ لیجے کہ آدمی چار قسم مین ایک تو نامرد مین کہ طالب
دنیا مین ایک مرد ہین کہ طالب عقبی ہین ایک جوانمرد ہین کہ طالب عقبی اور مولی ہین ایک فرد مین کہ صرف
طالب مولی ہین دنیا و آخرت کو بھلائے بیٹھے مین مطلع کونین سے کام کیا رہا ہے ٭ نقشہ ترا دل مین
جما رہا ہے سو نہ دنیا کی ہوس ہے اور نہ خواہش جسمین عقبی کی ہے ٭ نقوش ما سوی دل سے مٹانا اسکو
کہتے ہین ٭ معلوم کیجے کہ انتالیسوین آیت اور چالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ طلاق رجعی
اور خلع اور غلیظ کا نکلتا ہے اور یہہ دو آیتین ہین یعلمون تک اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ طلاق شرعی کہ جسمین رجعت
ہے دو بار ہے سمجھ لیجے کہ عرب مین ایام جاہلیت مین عدد طلاق کی مقرر نہ تھی اگر فرضاً دس بار طلاق دیتے
تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس
ایک عورت آئی اور جور شوہر اپنے کی کہ ہمیشہ طلاق دیتا تھا اور اسکے ضرر کے واسطے پھر مراجعت کرتا تھا بیان
کئی یہہ احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سماعت مین پہنچا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ طلاق رجعی
دو بار ہے یہی توجیہہ مذکور ہے حسینی مین زاہدی مین بیضاوی مین تلویح مین اور موافق ہے مذہب امام اعظم کے اور
شافعی کے اور ایک اور توجیہہ یہہ ہے کہ موافق ہے مذہب امام ابو حنیفہ کے فقط چنانچہ اختیار
کیا ہے ابو فخر الاسلام نے اور یہہ مدارک اور کشاف مین لکھی ہے کہ طلاق معنی تطلیق ہے جیسے سلام معنی
تسلیم یعنے تطلیق شرعی تطلیق ہے بعد تطلیق کے اور تفریق ہے نہ جمع کے جس طرح ثم ارجع البصر کرتین
ای کرۃ بعد کرۃ نہ کرتین اثنتین مرۃ واحدۃ اسیواسطے الطلاق مرتان کہا الطلاق اثنان نکہا ثم کلامہ اور بعد
دو طلاق کے فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ پس بند کرنا ہے یعنے اپنے پاس رکھنا ہے ساتھ رجعت
کے یا نکال دینا ہے ساتھ نیکی کے یعنے عدت تک چھوڑ دے پھر بعد عدت کے اگر چاہے آپ نکاح تازہ کر
چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھ لیجے کہ مشروع طلاق مین یہہ ہے کہ جب کسی سے چاہے کہ طلاق اپنی عورت کو
دے تو بیچ اسی طہر کے کہ جماع نکیا ہو ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسرے طہر مین
کہے لیکن جمع کرنا درمیان دو طلاق کے یا تین طلاق کے بدعت ہے اور مکروہ اور اگر طلاق مذکور سے طلاق رجعی
مراد ہے کہ جو لیتن احق بردہن سے مفہوم ہوتا ہے تو معنے یہہ ہوونگے کہ طلاق رجعی دو طلاق ہین چنانچہ متصل
تین کے یہہ معنی لکھی گئی ہین اور جب تین ہون تو محل رجعت کا نہین رہتا اور بائن معنی مرتان سے تثنیہ ہی مراد ہے

اور اگر دوسری معنی مراد لیجے تو مترمان سے غرض تکرار ہی وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا اور نہین حلال واسطے تمھارے
ای مردو یہہ کہ لے لو مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اس چیز سے کہ دیا ہے تم نے جورؤن اپنے کو شَیْـًٔا کچھ چیز ان
طلاق مین طلب کرکر اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ٭ ٭ مگر یہہ کہ ڈرین دونو یہہ کہ نہ قائم رکھین گے حدین الله
کی یہہ جملہ معترضہ ہے بیان حکم خلع مین درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہے کہ جمیلہ بنت عبد
الله ابی بن سلول منافق کی کہ نہایت جمیلہ تھی اور منکوحہ ثابت بن شماس انصاری کی تھی اپنے خاوند سے
بکمال ناخوش رہتی تھی اور خاوند اُسے بہت چاہتا تھا ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آکر اس جمیلہ نے
اپنے خاوند کی کہ ثابت تھا شکایت کی اور جیسی جمیلہ حسن مین جمیلہ تھی ویسا ہی ثابت محبت مین اسکے ثابت
تھا اُس نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تمام مخلوق مین تمھارے برابر کسی کو دوست نہین رکھتا مین
اور بعد آپ کے جمیلہ کے برابر مجھے کوئی دنیا مین دوست نہین جمیلہ نے عرض کیا کہ یہہ سچ کہتا ہے لیکن ایکدن
مین خیمہ اُٹھا کر دیکھتی تھی مین ایک گروہ مین لوگون کے یہہ ثابت جاتا ہے رنگ اسکا سب سے سیاہ
اور قد سب سے کوتاہ تھا جس سے یہہ مجھے ایسا امر معلوم ہوا ہے کہ کسی طرح زشتی اسکی دل سے میرے زائل نہین
ہوتی اُسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا ثابت نے ایک باغ مہر مین جمیلہ کو دیا تھا وہ باغ اس
سے طلب کرنے لگا جمیلہ راضی ہوگئی بلکہ اُس نے چاہا کہ سوا باغ کے کچھہ اور بھی اگر لے تو دے لیکن مجھے چھوڑ دے
ثابت نے دیکھا کہ باغ پھر ہاتھہ آتا ہے خلع پر راضی ہوگیا ہے کہ اول خلع اسلام مین ثابت اور جمیلہ ہی کا
واقع ہوا ہے اب سمجھہ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ واقع ہے وہ یہہ ہے کہ اگر خطاب لا یحل لکم کا ازواج کی طرف
ہے تو خطاب ان خفتم کا کہ متصل اسکے ہے مطابق نہین ہوتا کہ وہ حکام کو ہے اور اگر یہہ بھی حکام کو کہئے تو
خطاب تاخذوا اور مما آتیتموهن کا موافق نہین پڑتا اسواسطے کہ حکام دلوانے والے ہین لینے والے تو نہین جواب
اسکا یہہ ہے کہ خطاب لکم کا اور ان تاخذوا کا اور آتیتم کا ازواج کو ہے اور خطاب ان خفتم کا حکام کو اور اس
طرح سے کلام واحد مین ایک خطاب کسی کو ایک کسیکو ہوتا ہے چنانچہ اس آیتمین یوسف اعرض عن ہذا
واستغفری لذنبک اور وان کنتم فی ریب مین وبشر الذین تک اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ خطاب سب حکام
کو کہئے اور اینا اُن کو بواسطہ سببیت اور حکم منسوب طرف اُن کے ٹھہرائیے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر ڈرو تم ای حکام
کہ امر خذ کا اور اعطا کا تمھارے ہاتھہ مین ہے اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ یہہ کہ قائم
رکھین گے خاوند اور جورو حدین اور احکام الله کے تو پس نہین گناہ اوپر دونون کے بیچ اُس چیز کے کہ بدلا دے ساتھہ
شوہر کے اور سبب اس بدلے کے اپنے اُنکو شوہر سے چھوڑا لے جیسے ثابت کی جورو نے کیا تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
فَلَا تَعْتَدُوْهَا یہہ امور مذکورہ اور احکام مسطورہ کہ طلاق اور رجعت اور خلع ہے انداز ہائے الٰہی مین واسطے
مصلحت بندگان کے مقرر فرمائے بس مت گذرو ان حدود سے اور تجاوز ان سے نکرو وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ
اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی تجاوز کرے اندازہائے الٰہی سے پس وہ لوگ وہی ہین ستم کرنے

والے نفسوں کے بیان سمجھ لیجے کہ معتزلہ تمسک کرتے ہیں ساتھ اس آیت کے کہ جسنے تجاوز حد الٰہی سے کیا کچھ حکم
الٰہی میں کم کیا یا زیادہ کیا وہ ظالم ہے اور ظالم بمعنی کافر کلام اللہ میں آیا ہے پس مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہوا جواب
انکا یہہ ہے کہ کلام اللہ میں ظالم کو مقابل مومن کے وارد ہے وہ بمعنی کافر ہے سب مقام پر مفسرین ظالم کو بمعنی
کافر نہیں ٹھہراتے پس یہاں بمعنی کافر ممنوع ہے اور تمسک انکا باطل ہے سمجھ لیجے کہ خلع بیچنا زن کو ہے عوض
میں مہر کے یا غیر مہر کے اور حکم اسکا مستمر ہے بالاجماع مگر عبد اللہ المزنی کے نزدیک حکم اسکا منسوخ ہے لیکن قول
عبد اللہ کا غیر معتبر ہے اور متفق ہیں ائمہ اربعہ کہ جو زن کہ شوہر اسکا مکروہ رکھے ساتھ نظر بد کر کے یا ناخوشی رکھے
ساتھ اسکے جائز ہے اس عورت کو کہ خلع کرے ساتھ اسکے اور اگر کچھ خبر مخالفت کی نہو تو بھی خلع کرنا بغیر سبب
کے جائز ہے ساتھ کراہت لیکن زہری اور عطا اور داؤد کہتے ہیں کہ خلع کرنا اس حالت میں صحیح نہیں اور خلع طلاق
بائن ہے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور ایک روایت میں امام احمد کے اور صحیح قول جدید راجح امام شافعی
کا مثل قول ائمہ ثلثہ ہے اور ظاہر تر روایت امام احمد سے یہہ ہے کہ خلع فسخ ہے ناقص نہیں کرتا عدد طلاق کو یعنی
بعد خلع کے اگر پھر نکاح کر لے تو زن مالک رہے تین طلاق کی اور خلع طلاق نہیں ہے یہی قول قدیم قول شافعی کا ہے اور
اختیار کیا اس کو بہت اصحابوں ان کے نے بشرطیکہ لفظ خلع کا کچھ خبر نہیں ہے کہ طلاق ہو اور اما ÷ ÷ ÷ ÷ خلع
کرنا زیادت مبلغ مہر مسمی یا نہیں پس بقول امام مالک اور امام شافعی مکروہ نہیں اور اگر ناسازگاری مرد کی طرف سے
ہو تو مکروہ ہے لیکن خلع صحیح ہے بکراہت اور امام احمد کے نزدیک زیادت مہر مسمی سے مطلق مکروہ ہے
اور اگر کیا تو صحیح ہے چنانچہ اختلاف الائمہ میں مذکور ہے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ پس اگر طلاق دے
مرد بعد طلاق ثانی کے یعنی تیسری طلاق عورت آزاد کو یا دوسری لونڈی کو پس وہ عورت نہیں حلال ہوتی واسطے اسکے پیچھے طلاق ثلثہ
کے عطف ہے الطلاق مرتان پر حتی تنکح زوجا غیرہ یہاں تک کہ ملے خاوند سے سوا اسکے یعنی
نکاح میں آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا مباشرت اسکی سے محفوظ ہو اور یہہ اس سے ثابت
ہو چنانچہ حدیث عسیلہ کی کہ مشہور ہے مؤید اس معنی کی ہے کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ مطلقہ ثلثہ تھی ایک
اور شوہر کے عقد نکاح میں آئی پھر اسنے چاہا کہ شوہر اول سے آشتی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حتی تذوقی من عسیلتہ ویذوق ہو من عسیلتک فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر
طلاق دے شوہر دوسرا بالطوع و رغبت نہ ساتھ کرہ کے بعد مباشرت کے اسکو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہیں گناہ
اور شوہر اول کے اور اس مطلقہ کے اَنْ يَّتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ یہہ کہ رجوع کریں آپسمیں ساتھ نکاح
جدید کے بعد مدت عدت شوہر ثانی کے اگر جانیں کہ قائم رکھیں گے احکام الٰہی کو اور حق ایک دوسرے کا بجا
لاویں وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور یہہ باتیں کہ پیچھے مذکور ہوئیں تحریم اور تحلیل سے اندازہ احکام الٰہی
ہیں کہ حق تعالی بیان فرماتا ہے انکو واسطے ان لوگوں کے کہ جانتے ہیں سمجھ لیجے کہ اس آیت سے وطی کرنا شوہر
دوسرے کا ÷ نہیں نکلتا مگر حدیث مشہور سے کہ عسیلہ کی ہے ثابت ہے لیکن بعضے مفسرین نکاح مذکور سے

وطی مراد رکھتے ہیں اور عقد نکاح زوج سے مستفاد کرتے ہیں اس طرح سے اثبات وطی کا بھی کتاب سے
ہوسکتا ہے لیکن یہہ تاویل بہت بعید ہے اولی یہی ہے کہ نکاح کو حمل اوپر عقد کے کریں اور تسمیہ زوج باعتبار
ماٰل کے جانیں اور قید دخول اور اشتراط وطی حدیث مشہورہ مذکورہ سے سمجھیں کہ کتب اصول فقہ میں
مسطور ہے معلوم کیجے کہ اکتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رجعت کا بیچ عدت کے طلاق رجعی
میں نکلتا ہے وہ یہہ ہے اور یہہ مضمون اکثر آیاتوں میں وارد ہے چنانچہ سابق ہی مذکور ہو چکا ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس پہنچنے لگیں مدت عدت اپنی کو فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
پس بند کر رکھو انکو ساتھہ اچھی طرح کے یعنے مراجعت کرو ساتھہ ان کے اور نگاہ رکھو انہیں بطریق صلاح نہ بوجہ
اضرار اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا چھوڑ دو انکو ساتھہ اچھی طرح کے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہو جائے اور مالک
نفس اپنے کے ہوں ثابت ابن یسار رض نے اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت عدت تین روز باقی رہے
پھر رجعت کی ساتھہ اسکے پھر طلاق دی اسیطرح نو مہینے میں تین مرتبے طلاق دی اور تین بار رجعت
کی حق تعالی نے اس آیت شریف میں اثبات سے نہی فرمائی وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا اور مت بند رکھو تم انکو اور مراجعت
نکرو ساتھہ ان کے از روی ایذا دینے کے اور رنج پہنچانے کے تو کہ ستم کرو ان پر ساتھہ درازی مدت عدت کے
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ اور جو کوئی یہہ کریگا کہ مسلمان کو ضرر پہنچاوے پس تحقیق ستم کیا اس نے
اوپر نفس اپنے کے کہ غیر کو آزار پہنچا کر اپنے نفس کو معرض غضب الہی میں ڈالا اور طوق بمقتضائے شریعت اپنی
جان کو پہنا کر رحمت نامتناہی سے نکالا اسے آزار دیتو کسیکو ملعون کیجے لئے جی کو وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ
هُزُوًا اور مت پکڑو احکام الہی کو ٹھٹھا یعنے سہل جانکر اعراض مت کرو اور ہنسی سمجھہ کر سستی نکرو بیچ عمل کے بعضے
کہتے ہیں کہ یہہ آیت بیچ شان ایک جماعت کے نازل ہوئی ہے کہ وہ کہتے تھے نکاح اور طلاق ٹھٹھے بازی
اور کھیل ہے وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت الہی کو کہ فائض ہے اوپر تمہارے خصوصا نکاح کے
حق میں کہ امتوں سابقہ میں زیادہ ایک عورت سے بیچ نکاح کے لانا ایک وقت میں روا نہ تھا مگر بعضو
اور یہاں شریعت محمدیہ میں علیہ الصلوۃ والتسلیمات چار بیبیاں اکٹھی جائز ہیں اور لونڈیوں کا کچھہ شمار ہی نہیں
اور پہلی شریعتوں میں بعد طلاق کے مراجعت جائز نہ تھی اور اسمیں روا ہے اور جب تک زن مطلقہ زندہ
ہوتی تھی مرد کو درست نہ تھا اور قبیلہ کرنا اور یہاں حلال ہے چنانچہ زاہدی میں اور حسینی میں مذکور ہے اور تفسیر
احمدی میں منقول ان سے مسطور ہے وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ اور یاد کرو اس چیز کو کہ اتاری اوپر
تمہارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اسکے سے يَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہے تم کو خدا ساتھہ قرآن کے
اور منع کرتا ہے ضرر پہنچانے سے اور ایذا دینے سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور ڈرو تم اللہ
سے بیچ مخالفت احکام کے اور جانو تم کہ تحقیق خدا ساتھہ ہر چیز کے اعمال تمہارے سے یا مصالح روزگار
تمہارے سے دانا ہے معلوم کیجے کہ بیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمیں مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہے

ثلثہ

ع

وہ یہہ ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچ جاوین انتہاے مدت عدت
اپنی کو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ پس مت منع کرو انکو اور باز رکھو ان اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ یہہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندون اپنے سے
یہہ خطاب نہی کا عام ہے سب لوگونکو کسی کو نچاہئے کہ منع کرے لکھا ہے تفسیر حسینی مین کہ معقل بن یسار نے اپنی بہن
اپنی عبد اللہ عاصم رضہ کے نکاح مین دی تھی عبد اللہ نے اُسے طلاق دی اور ہنوز عدت تمام ہوئی تھی کہ پشیمان
ہوا چاہا کہ رجوع کرے معقل نے نچھوڑا اور کہا کہ پہلے مین نے نکاح کر دیا تھا تو نے چھوڑ دی اب پھر چاہتا ہے لیکن
قسم خدا کی ہرگز نہ دونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مانع مت ہو عورتون کو رجوع سے طرف ازواج ان کے
جب اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جب رضامند ہوون آپس مین ساتھ نکاح حلال کے اور مہر جائز کے اور قبول حسن
معاشرت کے ذٰلِكَ یہہ نہی کہ کی تھی يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی کہ ہے تم مین سے بوجہ اخلاص ایمان لاتا ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے
کہ آخری دن ہے سب دنو مین ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ یہہ باز رہنا تمھارا باز رکھنے عورتون کے سے اور
ضرر دینے سے پاکیزہ تر ہے واسطے تمھارے از روے معاش اسواسطے کہ یہہ میان بی بی آپسمین جانتے پہچانتے
ہین رجوع ان مین انسب ہے نکاح اور غیر کے ساتھ کرنے سے کہ وہ جان پہچان نہین اور بہت پاک ہے یہہ
بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ آوے اور فجور کا خطرہ دل مین بیچ آوے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور اللہ
جانتا ہے کہ میان بی بی آپس مین خواہان ایک دوسرے کے ہین اور تم نہین جانتے یہہ جملہ حال ہے اور یا
یہہ معنی ہین کہ خدا جانتا ہے منافع اور مضار خفیہ ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی نہین جانتے معلوم رہے
کہ تینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رضاع اور وجوب نفقہ اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہے وہ
یہہ ہے وَالْوَالِدٰتُ اور مائین یعنے وہ عورتین جننے والیان کہ جدائی ہو گئی ہو ان کے شوہرون سے ساتھ طلاق
کے اور کچھہ بچہ بھی رہ گیا ہو خواہ طلاق سے پہلے پیدا ہوا ہو خواہ بعد طلاق کے حکم الکا یہہ ہے کہ وہ يُرْضِعْنَ
اَوْلَادَهُنَّ دودھہ پلاوین اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے
اسکے کہ ارادہ کرے یہہ کہ تمام کرے دودھہ پلانا فرزند کو کاملین صفت مؤکدہ ہے حولین کی تاکہ اطلاق حولین
محتمل کم پر نہو چنانچہ تلک عشرۃ کاملۃ ہے اور جار مجرور متعلق یرضعن کے ہین اور ہو سکتا ہے کہ لمن اراد خبر مبتدا
محذوف کی ہو اے ہذا الحکم لمن اراد ان یتم الرضاعۃ دون من اراد النقصان والزیادۃ ۵ اور یہہ جملہ جواب
مین سوال مقدر کے واقع ہے کسی نے کہا کہ دو سال کامل کس کے حق مین ہین پس جواب مین کہا لمن اراد ان یتم الرضاعۃ
اور یہہ حکم یعنے واجب دودھہ پلانا دو سال پورے واسطے باپ کے ہے کہ نہین چاہتا اتمام رضاع کو اور مدت
رضاع کی بیچ اختلاف ہے ائمہ کا امام شافعی کے نزدیک دو برس کامل مین سب فرزندون کے حق مین چنانچہ
اور آیت مین ہے وفصالہ فی عامین اور بعضے کہتے ہین کہ پوری مدت رضاع کی اسکے حق مین کہ مدت حمل کی
جسکے چھہ مہینے ہون دو برس پورے ہین اور جو سات پیدا ہوا ہو یا بائیس مہینے مین اور جو نو مہینے مین پیدا

۲۱

ہوا ہو اکیس مہینے ہین اور جو دس مہینے پیٹ مین رہا ہو مدت دودھ کی اسکے بیس مہینے ہین چنانچہ آیت
شریفہ مین وارد ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور بعضے تیس مہینے یعنے اڑہائی برس مدت رضاعی کہتے ہین چنانچہ
مذہب امام اعظم کا ہی ہے اور تمسک انکا ہی آیت ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا کہ سورۂ احقاف مین
وارد ہے اور حمل کی معنی اٹھانا ہاتھ مین واسطے دودھ پلانے کے کہتے ہین وعلی المولود لہ اور اوپر اُس
شخص کے کہ لڑکا اسکا ہے یعنے اوپر باپ کے کہ ولادت انکی جہت سے واقع ہوئی ہے رزقہن وکسوتہن بالمعروف
کھلانا ہے دودھ پلانے والیون کا اور پہنانا ہے انکا حسب طلاق سے جدا ہوئین ساتھ انصاف اور عدل کے
کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھ لیجیے کہ ایسی قرینے پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد لین یعنے اور
امہات اطفال کہ منکوحات ہین واگذاشت کین تہین کہ استیجارہ مادران اطفال کا اوپر رضاع کے روا نہین اور
اگر طلاق سے اجنبیہ ہوجاوین تو اجرت لیکر دودھ پلانا درست ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہے اور علاوہ
اسکے یہہ ہے کہ کلام بیچ مطلقات کے ہے کہ پہلے ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت کے کیا پھر ذکر
مطلقات رجعیہ کا واسطے بیان حکم رجعت کے لائے پھر ذکر مختلعات کہ مطلقات بمال ہین فرمایا پھر حکم مطلقات
ثلثہ کا اظہار کیا پھر حکم مطلقات کا بیچ ہنگام رجعت کے قرب انقضائے عدت مین مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا بعد انقضائے
عدت کے ارشاد فرمایا پھر اس آیت مین مذکور مطلقات کا کہ اولاد شیرخوارہ رکھتے ہین مناسب سیاق کلام کے
آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہین اور تطبیق الفاظ کو معانی سے ساتھ دو طرح کے دیتے
ہین یا تو امر رضاع کا واسطے استحباب کے جانتے ہین اسواسطے کہ منکوحات پر دودھ پلانا فرزندون کا اپنے واجب
نہین ہے وجہ یہہ ہے کہ اسمین کفایت مال کی ہے اور قیام اولاد کا ہے اور یہہ باپ پر واجب ہے نہ ماں پر
کہ اپنا مال خرچ کرکے پرورش اولاد کی کرے یا امر رضاع کا واسطے وجوب ہی کے کہتے ہین لیکن محمول اوپر تقدیر
خوف ہلاک فرزند کے سمجھتے ہین کسی صورت مین ان صورتون مین سے یا دائی دودھ پلانے والی نہین ملتی یا
دائی ملتی ہے لیکن بچہ دودھ اُس کے پستان سے نہین لیتا اسوقت مین واجب ہے ماں ہی کو دودھ پلانا باقی رہا
یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہے کہ مراد مولود لہ سے باپ ہے اگر علی الاباء کہتے تو مقصود صریح ظاہر
تھا تعبیر کرنے مین اُس سے ساتھ قول علی المولود لہ کے کیا فائدہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اختیار کرنے مین لفظ
مولود لہ کے بہت فائدے اور نکتے ہین ایک تو بیان علت لزوم نفقہ ہے ساتھ ایک تعلق خاص سے کہ
وہ لڑکا منسوب ہے طرف اسکے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت نسب ہے فرزند کی طرف باپ کے
تیسرے ساتھ لام لہ کے اشارہ ہے طرف حق ملک اور تصرف کے پدر کو ہنگام احتیاج مین بیچ مال
پسر کے چنانچہ وارد ہے انت ومالک لابیک لا تکلف نفس الا وسعہا نہین تکلیف دیا جاتا کوئی
نفس مگر طاقت اپنے کا یعنی جسکو توانائی ہے حق تعالی نے اتنی اسکو تکلیف فرمائی ہے لا تضار
والدۃ بولدہا چاہیے کہ ضرر دے کوئی ماں ساتھ بچے شیرخوارہ اپنے کے کہ اپنے سے بچے کو جدا کرکے باپ کے حوالے

کرے یا چاہیے کہ نہ ضرر دی جاوے ماں بسبب فرزند کے کہ اسے رضاع میں اکراہ کریں یا بعد قبول رضاع انقطاع
اور کسوت لے نہ دیں اعتبار فعل معلوم اور مجہول دونوں روا ہیں وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود
لہ یعنی باپ ساتھ بچے اپنے کے کہ اسے ایام شیرخوارگی میں ماں سے جدا کرے اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچایا جاوے
باپ کو واسطے فرزند کے کہ اس سے زیادہ کھانے پینے سے طلب کریں وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ اور اوپر وارث
مولود کے ہے جو مولود کہ مر گیا ہو مثل اسکے کہ اوپر مولود لہ کے تھا نفقہ اور کسوت بعدم اضرار عطف اسکا اوپر
علی المولود لہ کے ہے حاصل یہ ہے کہ نفقہ اور کسوت دودھ پلانے والیوں کا اچھی طرح سے باپ پر ہے اور جو باپ
مر گیا ہو تو وارث جو مالک ہوا اسکا پر ہے اور بعضے وارث کہتے ہیں وارث صبی کا کہ مر اور کہتے ہیں یعنی اسکی ماں
کہ بعد مرنے صبی کے وارث اسکے ہوں اوپر واجب ہے جو باپ پر واجب تھا اور اگر وارث بہت ہوں
نفقے کو اوپر اندازہ میراث کے قسمت کریں مثلاً اگر ماں ہی اور جد ہے تو نفقہ اور کسوت دائی کا ایک حصہ ماں پر دو حصے
جد پر فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا پس اگر چاہیں ماں باپ دودھ چھڑانا دو برس سے پہلے عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی
سے آپس میں اور مشورت سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہیں گناہ اوپر ماں باپ کے اس جہت سے وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن
تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ اور اگر ارادہ کرو تم ای آباء یا وہ کوئی جو محتاج ہو ماں استرضاع یہ ہے کہ دودھ پلواؤ دائی سے
اولاد اپنی کو خواہ ماں کو دودھ پلانے سے منع کرو خواہ نکرو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہیں گناہ اوپر تمھارے دائی
رکھنے میں إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ جب سونپ دو تم دائیوں کو جو کچھ کہ دینا کہا ہے ساتھ نکوئی کے اور
خوش خوئی کے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے حق تلفی کرو اور مزدوری کسی مزدور کی نہ دبا رکھو وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصال اور استرضاع سے دیکھنے والا
ہے معلوم کیجے کہ جو الیسویں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت کا عورتوں کے جنکا خاوند مر جاوے نکلتا
ہے وہ یہ ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا اور جو شخص مر جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں جوروں
اپنی کو يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا چاہیے کہ انتظار دین بیان جانوں انہوں کو چار مہینے اور دس
راتیں اگر حاملہ نہوں اور اگر حاملہ ہوں تو عدت انکی وضع حمل ہے اور عدت لونڈیوں کی دو مہینے پانچ راتیں
ہیں عرب میں تاریخ کا شمار رات سے ہے اسواسطے یہاں بھی مدت عدت کی ساتھ راتوں کے بیان فرمائی اور
تذکیر لفظ عشر واسطے تانیث لیالی کے لائے کہ لیل مونث سماعی ہے اور دن راتوں میں داخل ہیں اور بعضے تقدیر
کرتے ہیں کہ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرَ أَيَّامٍ چار مہینے اور دس دن ہیں چنانچہ کشاف والے نے اول یہی معنی لکھی ہیں دس دن
بجاے دس شب مقرر کئے ہیں اور اول حذف مضاف کہا ہے کہ وَأَزْوَاجُ الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ جن عورتوں کے شوہر مر جاویں
اور وہ رانڈیں ہو جاویں چاہیے انکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کریں اور اتنی مدت گھر سے باہر نکلیں
اور اپنے آپ کو نہ آراستہ کریں لباس پوشاک بیچے سے گوٹہ کناری لگے سے اور نہ مزین کریں زیور سے اور سرمہ
لگاکر مہندی رچاکر چوڑیاں پہن کر خوشبو لگاکر فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ پس جب پہنچیں رانڈیں انتہا کے مدت عدت

اپنی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ پس نہیں ہے گناہ اوپر تمہارے اے اماموں اور مسلمانو چنانچہ کشاف والے نے
لکھا ہے اور یا اے وارثو اور اولیائے ازواج اور یا اے حکام چنانچہ لکھا ہے بحر مواج میں فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ
اَنْفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ کرتی ہیں وہ عورتیں رانڈیں بیچ جانوں اپنی کے پیغام نکاح سے یا سنگار
تن سے یا مثل اس مثالہ سے کہ شوہر ڈھونڈھ لائے موافق طبع کے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ اچھی طرح کے یعنی موافق
شرع کے سمجھ لیجے کہ بعد عدت خاوند کے یہ امور مستور عورت کو منع نہیں جو واسطے نکاح شرعی کے کرے اگر منع
ہوتے تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہاں ایک خدشہ وہ یہ ہے کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہے اور اس
مقام پر نسبت معنی مضارع کی چاہئے ہے وجہ کیا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں بڑی بلاغت کلام ہے فعلن جو
بمعنی یفعلن کے آیا ہے اس لحاظ سے کہ یہ امر نکاح بیچ طبیعت عورات کے متیقن الوقوع ہے تعبیر مستقبل کو بصیغہ
ماضی کیا ہے حسینی میں لکھا ہے کہ مراد بالمعروف سے صیغہ ایجاب وقبول ہے اور حضور شہود عدول
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اے مردو اور عورتو خبردار ہے معلوم کیجے کہ یہ
آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز کنایہ کے ساتھ پیغام نکاح کے بیچ عدت میں کھلتا ہے وہ یہ ہے وَلَا
جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اے راغبان نکاح فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ بیچ اس چیز کے کہ پردہ
کیا ہے تم نے ساتھ اس کے اور اشارہ کنایت میں خبر دی پیغام نکاح عورتوں کے سے یعنی پیغام اس کلام سے ادا کیا کہ وہ
آگاہ ہو گئیں رغبت نکاح تمہارے سے مثلاً اس طور سے کسی عورت سے عدت میں کہا کہ بعد عدت کے مجھے خبر کیجو
یا مجھے تجھ سی عورت چاہئے یا تو بغیر شوہر کے نہ رہ سکیگی اور تصریح ساتھ نکاح کے نہ کرے پس اس کنایت
کرنے میں کچھ گناہ نہیں اور صراحتہ پیغام نکاح دینا عدت میں کہ نتیجہ اس ہنگام موجب ایذا و الام ہے اچھا نہیں بلکہ
لازم الاحتراز ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے منگنی ہے اور ابن عباس نے کہا ہے کہ تعریض یعنی کنایہ
پیغام نکاح میں یہ ہے کہ کہے میں ارادہ رکھتا ہوں کہ بیاہ کروں اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ کہے میں راغب
ہوں طرف تیرے اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ یا چھپا رکھو تم اس اندیشہ کو بیچ دلوں اپنے کے اور ان سے ظاہر نہ کرو
عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ سَتَذْکُرُوْنَهُنَّ جانتا ہے اللہ ساتھ علم قدیم اپنے کے یہ کہ تم نزدیک ہے کہ ذکر کروگے ان
عورتوں سے ساتھ تزوج کے بعد تزوج کے وَلٰکِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اور لیکن مت وعدہ دو ان کو اس عمل کا
کہ چھپا ہوتا ہے یعنی مباشرت کا حاصل یہ ہے کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نکرو اور سبب سر کے کنایت
نکاح کی ساتھ ذکر حسب نسب مناقب شمائل حسن جمال اور نیکوئی خصال ہی کے کرو بحر مواج میں لکھا ہے کہ سر سے
معنی جماع ہے اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا مگر یہ کہ کہو تم بات نیک ساتھ رمز اور اشارت کے نہ تصریح
عبارت سے چنانچہ کہے کوئی کہ میں قوی تن ہوں یا کہے کہ عورت نے نہیں کیا حکم کہ وہ میں ہوں جائز ہے
اور یہ استثنا منقطع ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ استثنا محذوف سے ہے ساتھ اس تقدیر کے لیس لکم الا ان تقولوا
قولا معروفا وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّکَاحِ اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورات کا حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتٰبُ اَجَلَهٗ یہاں تک

کہ پہنچے کتاب وقت اپنے کو یعنے جو کچھ کہ لکھا ہے خدا نے اور فرض کیا ہے عدت سے مدت اسکی پوری ہوجاۓ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ اور جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ دلون تمھارے کے ہے ارادہ
اُس کام کے سے کہ جائز نہین ہے پس ڈرو اُس سے اور بچو عقاب اُس کے سے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ
اور جانو کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہے کہ ڈرتا ہے عقوبت اُس کے سے اور بردبار ہے کہ عذاب دینے مین جلدی نہین
کرتا معلوم کیجے کہ چھیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اسکے کا اور بیان متعہ کا
بیچ طلاق غیر مدخول بہا کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اور نہین گناہ
اوپر تمھارے اگر طلاق دو تم عورتون کو جب تک کہ نہین ہاتھہ لگایا اُنہین حضرت امام اعظم خلوت صحیحہ کو موجب
مس کا جانتے ہین ساتھہ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے پہچانتے ہین لہذا بواسطہ
خلوت التزام مہر نہین کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ اور ڈر نہین اوپر تمھارے طلاق دینے مین عورتون اُنکے کے جب
تک کہ نہین فرض کیا واسطے اُن کے فَرِيْضَةً مہر مقرر پس طلاق دو وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور فائدہ انہون کو یعنے کچھ چیز دو
لکھا ہے کہ ایک مرد انصاری نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا نلیا تھا اور قبل دخول کے طلاق دی
تھی یہہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متعہا ولو بقلنسوتک غرض یہہ ہے کہ متعہ
دیا چاہیے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہے عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اوپر مرد تونگر
کشائش والے کے اوپر اندازہ طاقت اسکی کے ہے اور اوپر مرد درویش تنگدست کے مقدار دسترس اسکی کے
اور تصریح کی ہے اسکی ساتھہ تین کپڑون کے پیراہن دامنی چادر اوپر اندازے حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہے زاہدین
کہ کہا ہے ابن عباس نے اعلی اس کا خادم ہے اور ادنی ثوب ہے اور حسینی نے لکھا ہے مروی ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ اعلی اسکا ازار ہے اور ادنی مقنعہ اور تینو کپڑے زیادہ نصف مہر مثل سے نہون اور امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کرتہ اور چادر ہے اور ورع ہے مگر جب نصف مہر مثل اسکا اقل اس سے ہو تو اقل
دے لیکن کم پانچ درہم سے ندے کہ اقل مہر کے دس درہم ہین اور نقصان اسکے نصف مین نکیا جائے اور امام
شافعی کے نزدیک مفوض اوپر راۓ حاکم شرع کے ہے جو حاکم کہے وہ متعہ دے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ فائدہ
دینا ساتھہ اچھی طرح کے موافق شرع اور عرف کے مفعول مطلق واقع ہوا ہے متاعا تاکید متعوہن کی معنی تمتیعا جیسے
کلام معنی تکلیم اور سلام معنی تسلیم حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ حق ہوا اوپر نیکی کرنے والون کے حق یا توصفت ہے متاعا
کی یعنے متعہ واجب یا مصدر ہے فعل محذوف کا یعنے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کر کے اور اطلاق
محسنین کا شوہرون پر کہ اُنپر متعہ واجب ہے قبل وقوع فعل کے باعتبار مآل کے ہے جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ اور اگر طلاق دو اُن کو پہلے اس سے کہ ہاتھہ لگاؤ اُن کو وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ
فَرِيْضَةً اور تحقیق مقرر کر لیا ہے تم نے واسطے اُن کے مہر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس اوپر تمھارے ہے آدھا
اُس چیز کا جو مقرر کیا ہے تم نے مہر سے پہلے نزول اس آیت کے سے جو شخص اپنی عورت کو مثل نے دخول

طلاق دیتا تھا مہر سے کچھہ اور اُسکے لازم ہوتا تھا بلکہ متعہ دیتا تھا چنانچہ سورہ احزاب میں فَمَتِّعُوہُنَّ وَسَرِّحُوہُنَّ وارد ہے
جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حکم اُسکا منسوخ ہوگیا اور نصف مہر لازم ہوا اِلَّا اَنْ یَّعْفُوْنَ مگر یہہ کہ معاف
کردیں وہ عورتیں کہ اہل عفو ہوں عقل اور بلوغت رکھتی ہوں اَوْ یَعْفُوَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَةُ النِّکَاحِ یا معاف کرے
وہ شخص کہ بیچ ہاتھہ اُسکے ہے عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہہ ہے کہ مراد اس سے ولی ہے اُس لڑکی کا
کہ باکرہ اور نابالغہ ہو اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاوند ہے کہ اُسکے اختیار میں ہے چاہے تفضل
کرے اور سارا مہر ادا کرے اور مؤید اس قول کے بقیہ آیت ہے کہ وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی اور یہہ کہ معاف
کرو تم کہ شوہر ہو اور کامل مہر دو یہہ اعطا نزدیکتر ہے واسطے پرہیزگاری کے یہہ جملہ معترضہ ہے واسطے فضیلت
عفو کے اور یہاں اقرب من التقوی لکھا حالانکہ اقرب بفہم تھا کہ مقصود بیان قرب عفو ہے تقوی سے کہ فرق
تقوی اعفو سے مستلزم قرب عفو تقوی سے ہے پس یہہ عبارت اختیار کی نہ برعکس اسکے تاکہ مقصود کنایۃً سمجھا
جائے نہ صراحۃً کہ کنایات ابلغ تر ہے صریح سے اور تلویح ادنی تر ہے تصریح سے اور یہہ خطاب ازواج اور زوجات
کو شامل ہے اور اَنْ تَعْفُوْا کہ صیغہ جمع مذکر ہے برسبیل تغلیب واقع ہے اور عفو ازواج کا یہہ ہے کہ زیادہ نصف سے
کہ مہر دیا ہو طلب نکریں اور عفو زوجات کا یہہ ہے کہ آدھا کہ مہر واجب ہوا ہے نلیں حق دینا شوہروں سے ساقط
کریں یہہ بات قریب تر ہے التقوی سے اور تقوی کا بیان یہاں بطریق اجمال سن لیجے کہ یاد رکھنا اسکا ضرور ہے
تقوی کے تین مرتبہ مقرر کئے ہیں مرتبہ اول یہہ ہے کہ اپنے آپ کو عذاب جاوید سے بچاوے اور یہہ ادنی مرتبہ
ہے تقوی کا کہ سبب دور رکھنے نفس اپنے کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہے اسی معنو میں ہے آیت شریفہ
وَاَلْزَمَہُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی اور مرتبہ دوسرا اپنے آپ کو گناہوں سے دور رکھنا ہے اسی معنوں میں ہے وَلَوْ اَنَّ اَہْلَ الْقُرٰی
آمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور اصطلاح اہل شرع میں اس مرتبہ کا تقوی نام ہے اور مرتبہ تیسرا یہہ ہے کہ شبہات سے بھی
اپنے آپ کو بچاوے اور بعضے مباحات کہ منجر بارتکاب گناہ ہوں اُن کے پاس بھی نجاوے اور باطن
اپنے کو مشغول ماسوی اللہ سے چھڑاوے اور بالکلیہ طرف معبود حقیقی کے توجہ بجمیع اعضا و جوارح لاوے اس مرتبہ
کو تقوی حقیقی اور مرتبہ ولایت کہتے ہیں میں اسی مرتبہ کی اشارت ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ کہ کلام اللہ میں وارد ہے
اب تھوڑی سی علامات اور شرائط متقیوں کی کہ احادیث صحیحہ میں اور آثار صحابہ و تابعین میں وارد
ہوتی ہیں تا معنی تقوی کی ذہن نشین ہو جاوین ابن حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ آدمیوں کو قیامت
کے دن میدان فراخ میں بٹھاوینگے پھر ایک ندا کرنے والا آواز کریگا کہ متقی کہاں ہیں سنتے ہی یہہ ندا متقی اٹھینگے
اور سایہ پروردگار میں آئینگے متصل مقام تجلی الٰہی میں جاوینگے کہ شان اُس تجلی کی ایک لمحہ اُن سے مستور اور محتجب
نہوگی لوگوں نے پوچھا کہ متقی کون سے لوگ ہیں معاذ بن جبل نے فرمایا کہ وہ ہیں جو انواع شرک سے اور بت پرستی
سے اپنے تئیں بچاتے ہیں اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجالاتے ہیں امام احمد اور ترمذی اور سوا اُنکے
محدثین معتبر نے عطیہ سعدی سے کہ صحابی ہیں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر بندہ اس درجہ کو نہیں پہنچتا کہ متقیوں سے گنا جاوے مگر جو چھوڑ دے ان چیزوں کو کہ جن میں کچھ خطرہ شرعی نہیں ہوتے
اس خوف سے کہ وقوع حرام سے ڈرے اور حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کسی نے کہ معنی تقوی کرنے والوں کی
کیا ہیں کہا انہوں نے کہ کبھی راہ پرخار میں گیا ہے تو کہا ہاں گیا ہوں کہا کیا کیا تھا تو نے کہا جہاں کانٹا دیکھا
میں نے وہاں سے کنارہ پکڑ کر صاف رستے میں چلنے لگا کہا یہی حقیقت تقوی کی ہے جب مقدمات دین
میں ایسے ہی احتیاط کرے گا تو متقی ہوگا اس حکایت کو ابن ابی الدنیا نے کتاب التقوی میں روایت کی
ہے اور یہہ بھی اسی کتاب میں لکھا ہے حضرت حسن بصری رح سے کہ مازالت التقوی بالمتقین حتی ترکوا کثیرا من
الحلال مخافۃ الحرام اور عبد اللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہے کہ کہا اگر شخص سو گناہوں سے بچے اور ایک
گناہ سے نہ پرہیز کرے متقیوں سے نہیں اور عون بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام تقوی یہہ ہے کہ تمنیہ
آدمی ہو جاوے شرائط التقوی ہو اور دانست اکثر التقا کرے جیسی حافظ صحت اور خائف مرض ہوتا ہے اپنے دانت
اکتفا نہیں کرتا امام مالک سے روایت کی ہے کہ وہب بن کیسان نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک
شخص کے طرف لکھی یہہ عبارت لکھی ہے اما بعد فان لاہل التقوی علامات یعرفون بہا و یعرفونہا من انفسہم
صبر علی البلاء و رضی بالقضاء و شکر للنعماء و ذل لحکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ حضرت داؤد نے
حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ اوپر تقوی آدمی کے تین علامت سے استدلال ہو سکتا ہے اعلی حسن توکل اسکا
اوپر خدا کے ہو جو پیش آئے دوسرے حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسرے حسن زہد جو چیز فوت ہو سعد شعری
نے کہا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے بتاؤ کیونکر متقی ہوؤں فرمایا
کہ یہہ امر نہایت آسان ہے ساتھ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بجا لا اور بقدر قوت اور طاقت اپنی کے اللہ کے
واسطے عمل کر اور ابنائے جنس اپنے پر ایسی رحمت کر کہ جیسی اپنے جان پر کرتا ہے کہا ابنائے جنس کون ہیں فرمایا کہ سب بنی
آدم اور جس چیز کو کہ تو دوست نہیں رکھتا کہ ساتھ تیرے کریں وہ چیز تو کسی کے ساتھ مت کر جب یہہ کام کئے تو نے
تو حق تقوی کا بجا لایا اسہم بن شجاب نے کہا کہ تقوی یہہ ہے کہ زبان تیری ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہے عون بن
عبد اللہ نے کہا ہے کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور اللہ سے توفیق اور بندہ کو درمیان اس ابتدا اور
انتہی کے مہلکے اور شبہات بہت پیش آتے ہیں نفس ایک طرف سے اپنی جانب کو کھینچتا ہے شیطان
کہ دشمن مکار ہے ایک آن غفلت نہیں رکھتا محمد بن یوسف فریابی نے کہا کہ میں نے ایک روز سفیان ثوری کو کہا
کہ نام تمہارا لوگوں میں ایسا مشہور ہے کہ سب سفیان ثوری کہتے ہیں اور تمہیں دیکھا میں نے کہ تمام رات سوتے ہو
فرمایا انہوں نے کہ خاموش ہو مدار اس امر کا اوپر تقوی کے ہے روایت ہے ایک حکماء عصر سے نزدیک عبد
الملک بن مروان کے آیا عبد الملک نے اس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہے اس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہے
کہ خدا کو اوپر خلق کے اور دنیا کو اوپر آخرت کے اختیار کر کر مطالب اور مقاصد سے ہاتھ دھو کر بیٹھتا ہے اور دیدہ
دل سے بمراتب عالیہ روح نظر کر کر متوجہ طرف اس مراتب کے رہتا ہے آدمی سوتے ہیں اور وہ عین ترقی میں ہوتا

ہے

ہے شفا اسکی قرآن اور دوا اسکی سخن حکمت اور پند ہے دنیا کو عوض اسکے مین نہین پسند کرتا اور کچھ لذت
ہوا اسکی نہین جانتا حاضران مجلس نے کہ اکثر تابعین تھے بات اسکی پسند کی اور قتادہ سے مروی ہے کہ جب
حق تعالی نے بہشت کو پیدا کیا ارشاد کیا کہ کچھ کہہ بہشت نے کہا طوبی للمتقین مالک بن دینار سے مروی ہے
کہ تمام قیامت شادی کتخدائی متقیان ہے ابو الدردا سے کسی نے پوچھا کہ سب شعر کہتے ہین تم کیون نہین کہتے
انھون نے کہا کہ مین بھی شعر کہتا ہون لیکن قابل نہین ہے کہ مجلس شعرا مین پڑھون اسنے کہا کچھ تو مجھے سناؤ
یہہ دو بیتین پڑھین شعر یرید المرء ان یعطی مناہ ٭ ویابی اللہ الا ما ارادا ٭ یقول المرء فائدتی وذخری ٭ وتقوی اللہ
افضل ما استفادا ٭ یعنے چاہتا ہے آدمی کہ دے جاوے آرزو اسکی اور خدا نہین دیتا مگر اس قدر کہ آپ
چاہتا ہے آدمی کہتا ہے کہ ہر چیز مین فائدہ اور پس انداز میرا اور حال یہ کہ تقوی خدا بہتر فائدہ ہے ابن ابی حاتم نے
معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ مدار کار و بار بہشت اور چار فرقے ہے اول متقی دوسرے شکر گذار
تیسرے ڈرنے والے چوتھے اصحاب یمین ابن ابی شیبہ نے اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین میمون بن مہران
سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص متقی مرتبے کو نہین پہنچتا یہان تک کہ ساتھ نفس اپنی کے
محاسبہ یہ نہین کرتا مانند اس محاسبے کے کہ ساتھ شریک اپنے کے کرتا ہے تا کہ سمجھے کہ کھانا میرا کہان
سے ہے اور پہننا میرا کس جگہہ سے ہے حلال سے ہے یا حرام سے ولا تنسوا الفضل بینکم اور مت بھولو
بھلائی بزرگی درمیان اپنے یعنے ترک تفضل مت کرو ایسا نہین مرد اندیشہ کرے کہ عورت نکاح مین میرے اگر
محبوس ہوئی اور وصال میرے سے محروم اور مایوس ہوئی ان سے تمام مہر دیکر شادان کرون اور
اور عورت تفکر کرے کہ یہہ مرد مجھہ تک نہین پہنچا اور وصل میرے سے بہرہ مند نہین ہوا اولی یہہ ہے کہ اس
سے کچھ نلون ان اللہ بما تعملون بصیر تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جور اور فضل سے دیکھنے
والا ہے معلوم کیجے کہ سینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوۃ خمسہ کا اور قیام
کا بیچ ان کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی محافظت کرو اوپر سب نمازون کے
جو فرض ہین ساتھ وقتون انکے کے اور حدود اور حقوق ان کے اور نماز بیچ والی کے سمجھہ لیجے کہ جا بجا قرآن
شریف مین تاکید اقامت صلوۃ ہے اور یہان امر محافظت ہے اور اقامت بیچ لغت کے ماخوذ قیام سے
ہے یعنے سیدھا کھڑا کرنا اور قاعدہ ہے کہ جب چیز کو سیدھا کھڑا کرو تو ہر جز اجزا اسکے سے اوپر موضع مناسب
کے کہ وضع طبیعی اسکا ہے راست اور درست بیٹھتا ہے پس معنی اقامت صلوۃ کی بھی یہی ہوئی کہ نماز کو ہر
خلل اور کجی سے محافظت کرو خواہ وہ کجی اور خلل دلونکا کام ہو خواہ زبانکا خواہ جوارح اور اعضا کا اور یہہ محافظت بیچ فرضون
ہو یا بیچ شرائط کے یا سنن کے یا مستحبات کے لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اقامت صلوۃ
اتمام رکوع اور سجود اور تلاوت اور خشوع اور اقبال اوپر اسکی ہے بیچ اسکی ہے اور قتادہ نے کہا ہے کہ اقامت
صلوۃ محافظت صلوۃ ہے اور حفاظت اوپر اوقات نماز کے ہے اور اداء رکوع اور سجود کے ہے اور صوفیہ

نزدیک محافظت صلوٰۃ کے اور اقامت صلوٰۃ کے سوائے ادائے ارکان اور آداب نماز کے یہ بھی ہے
کہ سر ہر ایک کا دریافت کرے اور قصد کرے کہ اپنے آپ کو ساتھ اُس سر کے متحقق کرے اور دریافت کرنا
اسرار نماز کا بقصد تحقق ساتھ اُس اسرار کے مختلف ہے باختلاف مراتب اور استعداد مصلی کے جو مناسب بحال
مُنتہی ہے وہ یہاں تحریر ہوتا ہے فرمایا ہے عرفا نے کہ طہارت نجاست حکمی سے کہ حدیث اصغر اور اکبر ہے اور نجاست
حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور رم وغیرہم ہے اسواسطے نماز میں مقرر کی ہے تا کہ دلالت کرے اوپر تحصیل
طہارت کے علائق دنیوی سے کہ سب حادث اور نو پیدا ہیں اور نوع خبث سے خالی نہیں تا کہ وقت توجہ حق کے
مناسب ساتھ اُس جناب منزہ کے حاصل ہو اور قابلیت حضور کی بیچ جناب مقدس کے اور قیام بخدمت ملوک
میسر ہوتی جیسے حضور بادشاہان میں بدون تقدیم حجامت اور غسل اور استعمال عطریات اور تنظیف جامہ اور بدن
نہیں جاتے اور قیام انکی خدمت میں نہیں کرتے اور توجہ ظاہری طرف قبلے کے کہ زمین اُس بقعہ پاک کی
منشاء جسمیت آدمی ہے اسواسطے کہ تمام زمین اُسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہے دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ باطن
کو بھی متوجہ بجناب حق کہ منشاء وجود آدمی ہے کیا چاہیے کیا اور تکبیر تحریمہ ساتھ رفع یدین کے اشارہ ہے کہ مصلی
کہتا ہے میں نے دونو عالم سے ہاتھ اُٹھائے اور جناب حق تعالی کو جمیع اکوان سے بزرگتر جانا اور مؤید اس اعتقاد کے
دعاء استفتاح ہے کہ اوپر زبان کے جاری کرتا ہے اور کھڑے ہونا دلالت کرتا ہے اوپر استقامت کے
بیچ اس راہ کے اور قرات فاتحہ کی کہ متضمن ثناء زبانی ہے اور زبان ترجمان دل ہے دال ہے اوپر اسکے
کہ دل بالکلیہ طرف اُس کے مائل ہے اور اس سورت میں الفاظ خطاب کے مثل ایاک نعبد اور ایاک نستعین
ہیں اور تخصیص بعبادت اور استعانت دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ بسبب کمال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدہ کا
اور مخاطبے کا پایا میں نے اور سوال ہدایت کا اور فرار راہ اہل غضب اور ضلالت کے سے دلالت کرتا ہے اوپر اسکے
کہ حب اور بغض اور میل دور نفرت میرا سب تابع جناب مقدس تیرے کا ہے پھر رکوع دلالت کرتا ہے
کہ بسبب مشاہدہ عظمت الٰہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہے کہ اس انکسار میں استقامت
کئی میں نے پھر سجود کہ بکمال تذلل ہے بعد انکسار کے اشارہ اوپر کمال تقرب کے کرتا ہے اسواسطے کہ تقرب
بقدر بشریت مقدر ہے کہ اجزا اپنوں کو یہاں تک پست کرے کہ ساتھ اصل خاکی اپنے کے پیوست کرے اور
سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہے اوپر دفع تکبر کے بحصول قرب پھر قعود اشارہ کرتا ہے بحصول اعزاز اور اکرام اس
جناب سے کہ مجھ کو قبول فرما کر پروانگی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہے اوپر رجوع کے اس سفر باطنی سے
پس اس قدر محافظت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا چاہیے ہر موضع کو فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں قبول فرماتا ہے اللہ نماز بندے کی جب تک کہ نہ شاہد ہووے بیچ نماز کے دل اُسکا جیسا شاہد ہوتا ہے
بدن اُسکا اور تحقیق آدمی ہمیشہ نماز پڑھتا ہے اور نہیں لکھا جاتا دسواں حصہ اسکا سبب دل غافل ہوتا ہے اور
حدیث میں ہے جب کھڑا ہوتا ہے مصلی نماز کو اُٹھا لیتا ہے اللہ حجاب درمیان سے اپنے اور اسکے اور

مونہہ اُسکا بوجہ اللہ ہوتا ہے اور حدیث میں ہے کہ بندہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو روبرو رحمن کے ہوتا ہے
جب اور کہیں طرف التفات کرتا ہے تو حق تعالی فرماتا ہے کسکی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اے ابن آدم کیا کوئی
مجھہ سے بھی بہتر ہے میری طرف متوجہ ہو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک صفوت ہے
اور صفوت خلوت کی تکبیر اولی ہے اور کہا ہے بعضے اہل قلوب نے کہ النیتہ ما للہ من اللہ انہا شاہدۃ للہ
خالصۃ للہ صادرۃ من اللہ اور جب ہاتھہ اُٹھاوے دُنیا اور آخرت کو پس پشت ڈال دے اور دل سے ماسوی
اللہ نکال دے چنانچہ حدیث میں وارد ہے نماز پڑھہ ایسی کہ جو دور کرنے ہوا تیری اور خواہش تیری عوارف
المعارف میں لکھا ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے واسطے نماز کے بھاگتا ہے اُس سے شیطان بیچ کنارہ زمین
کے ڈر کر کہ اُسنے تیاری کی دربار پروردگار کے جانے کی جب اُسنے اللہ اکبر کہا پردہ ہو گیا درمیان اسکے
اور شیطان کے ایسا کہ اسے دیکھتا ہے نہیں اور توجہ فرمائی طرف اُسکے ملک جبار نے جب اُسنے تکبیر اولی کہی
اُسنے دیکھا کہ کوئی چیز اسکے دل میں بڑی بزرگ نہیں ہے مجھہ سے کہا سچ کہتا ہے تو میں ہی اکبر ہوں سچ
دل تیرے کے جب کہتا ہے تو تا آخر حدیث اور سر اللہ اکبر میں بحث رکن یہہ ہے کہ غفلت سے نکلے
یا ترقی کرے پس اللہ اکبر کو ساتھہ لحاظ کبریائے اُسکے کے اس طرح سے کہے کہ آپ نرے
سے کہ نماز میں چار ہیئت اور چھہ ذکر ہیں عوارف میں لکھا ہے حدیث
قیام رکوع سجود قعود تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود یہہ دس
چیزیں اور ہر دس قسم ملائکہ کے منقسم ہیں ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہیں پس مصلی دو رکعت نماز میں لاکھہ
فرشتوں کی عبادت کرتا ہے کہا ہے بعضے کبرا نے کہ نماز اصل جمیع عبادت بدنی ہے اسواسطے کہ مشتمل ہے اوپر
طہارت اور استقبال قبلے کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ اصول عبادات
زبانی ہیں اور مشتمل ہے اوپر معنی صوم کے کہ عبارت حبس نفس سے ہے مشتہیات سے بلکہ نماز میں نیت
صوم کے زیادتیاں بہت ہیں اسواسطے کہ آنکھہ کو بھی التفات غیر سے نگاہ رکھتا ہے اور زبان کو بھی سوا ذکر نام اسکے
کے اور تلاوت کلام اُسکے کے بند کرتا ہے اور پاؤن کو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے کے ٹھہراتا ہے
اور ہاتھوں کو بھی داد و ستد سے کھینچتا ہے علی ہذا القیاس قوت خیالیہ اور فکریہ کو بھی محرمات سے
بچاتا ہے اور یہہ معنی صوم میں تحقیق نہیں اور اوپر معانی حج کے بھی مشتمل ہے کہ تکبیر تحریمہ اسکی بجائے احرام ہے
اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف اور قیام بجائے وقوف عرفات ہے اور رکوع اور سجود اور حرکات
دوریہ رکعات مثل سعی کے ہے کہ درمیان صفا اور مروہ کے بجالاتے ہیں اور اوپر معانی زکوٰۃ کے بھی شامل ہے
اس واسطے کہ بذل مال برائے ستر عورت اور تحصیل آلات طہارت اسمین واجب ہے اور وقت گویا ہے اوقات
میں سے خالی منافع سے کہ مصروف بحکم خدا رکھنا مثل جدا کرنے مال کے ہے واسطے مصارف الٰہی کے اور
متضمن عبادات جمادات کو بھی ہے کہ بیٹھنا ہے اور عبادات چرندہ کو بھی ہے کہ رکوع ہے اور عبادات
جانوران پرندہ کو بھی ہے کہ ذکر اور تلاوت اسماء الٰہی ہے بالحان خوش سے الحان خوش سے ہر مرغ لیتا ہے نام تیرا

متعدد ذات تبری اللہ تعالیٰ شمرا ہ اور شامل ہے عبادات حشرات کو بھی کہ سجود ہے اور عبادات اشجار
و نباتات کو بھی کہ قیام ہے اور عبادات جمیع فرق ملائکہ کو بھی اس قیام سے اور عبادت کروبین کو بھی کہ استغراق
بمشاہدہ ہے پس نماز ان سب عبادات کو شامل ہے اسواسطے مرتبہ اسکا جمیع عبادات سے بلند تر ہے
کہ یہہ مثنٰی جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہے لہذا حدیث شریف وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اعمال سے افضل ہے فرمایا الصلوٰۃ لوقتہا نماز وقت پر پڑھنا وقت فجر نماز کا
صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور مستحب نصف آخر ہے اور وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے
مثلین تک نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور یہ مثل اور مثلین تک پہنچنا
سایہ کا ہے سوا سایہ اصلی کے اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے سے علی اختلاف المذہبین غروب
شمس تک اور وقت مغرب کا غروب شمس سے تا غیبوبت شفق کہ سفیدی بعد سرخی کے ہے یہی
مذہب امام اعظم کا ہے موافق قول حضرت ابوبکر اور عمر اور معاذ بن جبل اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے اور صاحبین
کے نزدیک شفق عبارت سرخی سے ہے اور یہہ قول ابن عمر اور ابن عباس کا ہے اور وقت عشا کا اور وتر
کا بعد غروب شفق سے علی الاختلاف تا صبح صادق ہے مگر یہہ کہ تقدیم وتر کی عشا پر جائز نہیں بسبب وجوب
ترتیب کے فروض خمسہ میں اب سمجھیے کہ صلوٰۃ خمسہ اس آیت سے کیونکر نکلتے ہیں حافظوا علی الصلوٰۃ میں کہ صیغہ
جمع کا ہے استعمال جمع کا تین پر بھی آتا ہے جائز ہے کہ تین ہی ہوں تشریح اس مقام کی یوں ہے کہ صلوٰۃ
وسطی کا عطف اوپر جمع کے ہے اور عطف مقتضی مغایرت کا ہوتا ہے پس وسطی مل کر ساتھ جمع کے کہ خود
مغائر جمع ہے چاہئے کہ پانچ سے کم نہو اسواسطے کہ اگر تین نمازیں جمع سے لیکر چوتھی وسطی اسمیں ملاکر چار
ٹھہرائیے تو یہہ عدد قابلیت ہی نہیں رکھتی وسطی کی اور اگر اس سے کم لیجے تو مقرون بجمع نہیں ہوتی
وسطی پس یہہ آیت دلیل ہے کہ عدد نماز شبانروزی کی پانچ سے کم نہیں باقی رہا یہاں ایک سوال جواب
طلب وہ یہہ ہے کہ عطف ہر چند مقتضی مغایرت کا ہے لیکن اقتضاے اسکا نہیں کرتا کہ معطوف جمع کا
داخل ہے جمع کے نہو اس واسطے کہ بہت جگہہ اس طرح وارد ہے جیسے اس آیت میں من کان عدوا للہ
وملئکتہ ورسلہ وجبریل اور اللہم صل علی محمد وآلہ وصحبہ کہ جبریل الملائکہ میں داخل ہیں اور اصحاب آل میں یہاں بھی
اسیطرح ہو کہ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ وسطی کو داخل صلوات میں کہئے بلکہ وسطی مؤنث اوسط
کی ہے اور اوسط افعل التفضیل ہے اور افعل التفضیل کی جو اضافت طرف جمع کے کرتے ہیں تو بعض
اس سے مراد لیتے ہیں جیسے افضل القوم اور اکمل الناس اس طرح پر عطف وسطی کا اوپر تین کے بھی ہو سکتا ہے
چنانچہ کہتے ہیں کہ ہولاء الثلثہ واوسطہم پس اس نوع سے یہہ آیت دلیل نہیں ہے کہ عدد صلوٰۃ

کی پانچ سے کم ہوں جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ ﴿وَالصَّلٰوةِ﴾ وسطی جمع مذکور کی ہوتی
اور اُس میں داخل ہوتی جیسے جبرئیل ملٰئکہ میں اور اصحاب آل میں داخل ہیں بخلاف یہاں کے کہ صلوٰۃ وسطی
داخل ہی نہیں ہے پنج صلوٰت کے یہہ اور ہی نماز ہے کہ واو عاطفہ لا کر ان نمازوں میں ملا دیا ہے اور اضافت
افعل التفضیل کا جواب یہہ ہے کہ وسطی کی اضافت طرف جمع کے کہ صلوٰۃ مفروضہ میں سب ہے اسواسطے
کہ سب افراد مفروضات کے متصف بتوسط کہاں ہو سکتے ہیں جو وسطی ابہ نسبت مفروضات کے اشد
توسطا ہو اور صلوٰۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہیں اور درمیان کی چیز افضل ہوتی ہے پس فاضلتر نماز
نماز وسطی ہے اسیواسطے محافظت میں خصوصیت اسکا مذکور فرمایا اور اختلاف ہے اہل علم میں کہ وسطی کون
سی نماز ہے کہا ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ
اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اور سوا ان کے اکابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہے اور امام اعظم کا بھی
یہی قول ہے بموجب حدیث شریف کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب میں
شغلونا علی الصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر اور وسطی واسطے اسکے فرمایا کہ دو نمازیں دن کی ایکطرف اسکے ہیں کہ ایک
میں قصر ہے دوسرے میں نہیں اور دو نمازیں رات کی دوسری طرف اسکے ہیں اسیطرح کی کہ شام اور
عشا کی ہیں ایک میں قصر ہے دوسرے میں نہیں اور فضل اس نماز کو اسواسطے ہے کہ وقت
ادا میں اسکے شغل آدمیوں کو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانے کا اور ملنے جلنے کا ہوتا ہے لہذا
تاکید اسکی فرمائی اور حدیث میں آیا ہے کہ من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبطہ عملہ اور بعضے کہتے ہیں صلوٰۃ ظہر
کی ہے چنانچہ ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونے کی اسکے یہہ ہے کہ یہہ
نماز درمیان میں ہے دو دن کی نمازوں کے کہ فجر اور عصر ہیں اور دو رات کی نمازوں کے کہ عشا اور فجر ہیں یا یہہ وجہ ہے
کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہیں یا دو اور یہہ درمیان میں ہے چار اور دو کے تین رکعات یا یہہ وجہ ہے
کہ درمیان دو نماز سریہ کی کہ ظہر اور عصر ہے اور دو نماز جہریہ کی کہ عشا اور فجر ہے واقع ہے اور بعضے
کہتے ہیں نماز عشا کی ہے اسواسطے کہ درمیان وترین کے واقع ہے تین رکعات مغرب کے ادھر میں
اور تین رکعات وتر ادھر میں یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو نماز جہریہ کے واقع ہے ادھر مغرب ہے ادھر
فجر ہے یا درمیان ایسے نمازوں کے واقع ہے کہ جنمیں قصر نہیں ایک طرف مغرب ہے دوسری
طرف فجر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نماز فجر کی ہے چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابو امامہ
رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ صلوٰۃ وسطی یہی ہے کہ درمیان سواد لیل اور بیاض نہار کے واقع ہے یا درمیان
دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہے یا درمیان ایسے نمازوں کے ہے کہ جنمیں قصر واقع ہے عشا اور ظہر اور بعضے

کہتے ہیں کہ نماز ظہر کی ہے چنانچہ ابن عمر اور زید بن ثابت سے روایت ہے اور وجہ وسطیٰ ہونے کی یہہ ہے
کہ ان سے وسط نہار میں پڑھتے ہیں یا درمیان ہے صلوٰۃ نہاریہ کی کہ ادھر فجر ہے اُدھر عصر ہے اور بعضے کہتے
ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ غیر معین ہے مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازوں کی کریں روایت ہے حضرت
عائشہ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز وسطیٰ اور عصر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وسطیٰ اُن چاروں
نمازوں میں سے ایک ہے کہ عصر کو اور اسکے واسطے فضل کے بیان فرمایا پس نماز وسطیٰ درمیان اُنہیں پانچ نمازوں کے
ہے جیسے اسم اعظم اسماء الٰہی میں اور شب قدر لیالی میں اور ساعت اجابت روز جمعہ میں اور کیمیا کی بوٹی نباتات
میں اور سنگ پارس احجار میں کہ بمقتضائے حکمت اُس حکیم مطلق نے علی العموم فاش نہیں فرمایا پس آدمی کو
چاہیے کہ بمقتضائے اختلاف روایات ہر نماز کو وسطیٰ سمجھ کر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور
واجبات اور سنن اور مستحبات اسکے کی کرتا ہے اور بہزار خشوع اور خضوع اور تذلل اور انکسار اور عجز اور افتقار ادا کرے
وقوموا للّٰه قانتین اور کھڑے ہو بیچ نماز کے واسطے خدا کے چپکے یعنے اس حالت میں کہ چپکی لگ جاوے خوف الٰہی سے
اور دیدۂ بادشاہی سے تمسک کیا ہے صاحب ہدایہ نے اسی آیت کو اوپر فرضیت قیام نماز کے چنانچہ
کہا ہے والقیام لقولہ تعالیٰ وقوموا للّٰه قانتین اور قانتین کی معنی تفسیر احمدی والے نے مصلین کے لکھی ہیں
یعنے درحالیکہ دراز کرنے والے ہوں قیام کے تئیں بعضوں نے کہا ہے درحالیکہ زاری کرنے والے ہوں
بعضوں نے کہا ہے درحالیکہ ڈرنے والے ہوں بعضے کہتے ہیں مطیعین کی معنی ہیں بعضے کہتے ہیں قانتین
کی معنی ذاکرین کی ہیں چنانچہ کشاف والے نے ذاکرین کی معنی کہے ہیں اور بحر مواجہ میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن یحییٰ نے
باسناد صحیح زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم کلام کیا کرتے تھے نماز میں لوگوں سے جب
یہہ آیت نازل ہوئی وقوموا للّٰه قانتین امر کیا ہمیں ساتھ سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب اتقان
نے عکرمہ سے روایت لکھی ہے پس اس صورت میں کہ قانتین بمعنی ساکتین کی کہئے تو حرمت تکلم کی نماز میں
اس آیت سے نکلتی ہے بعضے کہتے ہیں قنوت سے مراد دعائے قنوت ہے بیچ صلوٰۃ صبح کے چنانچہ
بیضاوی میں اسی سبب سے روایت ہے اس قول پر مائید واسطے ان کے ہے جو دعائے قنوت نماز فجر
میں واجب کہتے ہیں لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب ہو سکتا ہے کہ پانچوں نمازیں پہلے بیان فرمائی
پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہو بیچ نماز وتر کے بعد ان کے درحالیکہ دعائے قنوت پڑھنے والے ہو معلوم کیجے کہ
اٹھائیسویں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سقوط قیام اور سقوط توجہ الی الکعبہ وقت خوف کے
نکلتا ہے وہ یہہ ہے فان خفتم فرجالا او رکبانا پس اگر ڈرو تم کسی دشمن سے آدمی کشندہ سے یا جانور درندہ
گزندہ سے پس نہیں فرض اوپر تمہارے قیام اور توجہ بقبلہ بلکہ ہو تم مختار درمیان اسکے کہ نماز پڑھو پیادہ یا سوار
مرکب پر فرادی ساتھ اشارے کے جس سمت کو کہ میسر ہو قبلہ کی طرف رو ہو یا پشت ہو چنانچہ مدارک میں ہے
اور یہی ہدایہ میں ہے کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پڑھو سوار فرادی جس طرف چاہو یا تمامی رکوع اور سجود جب

قادر ہو طرف توجہ قبلہ کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہو گئی توجہ الی الکعبہ بضرورت اور اعلم محمد سے ہے
کہ پڑھے بجماعت اور اختلاف ہے حال مسابقت اور مشی مین پس نزدیک ہمارے نہین جائز اور نزدیک
شافعیہ کے جائز ہے ہمارے نزدیک رجالاً کی معنی قائمین علی الرجل مین اور امام شافعی کے نزدیک ماشین
علی الرجل مین چنانچہ ملا جیون نے تفسیر احمدی مین لکھا ہے اور حاصل تفسیر حسینی والے کا یہہ ہے کہ پڑھو نماز حالت
خوف مین پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہر نہ سکو یعنے امکان نہو قیام کا ایک مکان مین تقول امام اعظم اور تقول
شافعی حالت مشی مین باوجود خوف نماز پڑھو ٹھہر نا ممکن ہو یا نہو اور سوار نماز پڑھو جنگ مین جس طرح ہو سکے
رو بقبلہ یا پشت بکعبہ اور رجال جمع راجل کی ہے جیسے قیام جمع قائم کی اور نیام جمع نائم کی اور رجالاً منصوب
ہے ساتھ حال ہونے کے اور رکبانا کا عطف ہے اوپر اسکے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْلَمُوْنَ پس جب امن مین آؤ پس یاد کرو تم اللہ کو اکثر مفسرین ذکر سے مراد نماز لیتے ہین یعنے نماز پڑھو جیسا
سکھایا ہے تمکو بعضون نے کہا ہے مراد ذکر سے شکر ہے یعنے جب امین ہو تو شکر ادا کرو اللہ کا جیسے
تمہین تعلیم کرئے ہین آداب اور شرائط اسکے جو کچھہ نہ تھے تم جانتے اس جملہ شرطیہ کا عطف اوپر شرطیہ
پہلے کے ہے کہ فان خفتم ہے اور خوف نسبت امن کے اندک ہے اسواسطے ان خفتم مین ان کا استعمال کیا
اور جو امن نسبت خوف کے بیشتر تھا اسی جہت سے فاذا امنتم مین اذا لائے اور حاصل بعضون کا یہہ ہے کہ
جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز پڑھو جسطرح تعلیم کی ہے تم کو اور تم نہین جانتے تھے کیفیت اسکی یعنے
نماز امن جیسے پہلے پڑھتے تھے خوف سے حالت اس مین کھڑے ہو کر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا
یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ تعلیم اس چیز کی ہوتی ہے کہ معلوم ہووے پس علّمکم سے نکلتا تھا کہ قبل
تعلیم کے نہین جانتے تھے پھر مالم تکونوا تعلمون کے لانے کا کیا فائدہ ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ فائدہ
اسکا تتمیم ہے اور تتمیم اسے کہتے ہین کہ کلام مین فضلہ لاوین واسطے دفع ایہام ماسبق کے چنانچہ یہان
مالم تکونوا تعلمون ارشاد کر کر تصریح کردی ساتھ نجانتے انکے پیش از تعلیم اور تشریح فرمادی ساتھہ عجز
انکے کے قبل از تلقین اور پھر رجوع کی یہان سے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجے کہ انھی السیون
آیت آیات مسائل سے کہ جیسے مسئلہ ستان و صیت نفقہ کا عدت والیون کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالَّذِيْنَ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ مر جاتے ہین تم مین سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑ جاتے ہین جوروین عرب مین
پہلے رسم تھی کہ جو عورتین رانڈ ہو جاتی تھین تو ایک برس تک لباس کہنہ پہنے بے تزئین اور تجمل اپنے کے
گھر مین بیٹھین رہتین تھین اگر شہر والیان ہوتی تھین تو شہر مین وارث شوہر کے انکے واسطے مکان علاحدہ
بنا دیتے اسمین سال تمام کرتی تھین اور اگر جنگل والیان ہوتی تھین تو خیمہ علاحدہ مین بسر کرتی تھین اور ایک

برس تک باہر اُس سے نہین نکلتی تھین اور نفقہ اولیاے شوہر سے لیتی تھین اور جب گھر سے باہر نکلتین
تو نفقہ ساقط ہو جاتا تھا جب آنحضرت صلعم مدینہ منورہ مین تشریف لائے اکثم دہا یعنی مر گیا اور اُسکی عورت
اور لڑکا اور ماں باپ رہ گئے آنحضرت نے ترکہ پسر اور والدین پر تقسیم کر دیا اور جورو کو کچھہ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ اِسکے
ترکے مین سے نفقہ اُسے پہنچا دین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ جو تم مین سے مر جاوین اور جوروین اُنکی
رہ جاوین وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ وصیت کر جاوین واسطے بیویان اپنی کے وصیت منصوب علی المصدریۃ ہے
بفعل محذوف ای یوصون وصیۃ اور بعضون نے برفع پڑھا ہے اور مبتدا خبر محذوف کا کہا ہے ای
فعلیہم وصیۃ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فائدہ دینا ساتھہ نفقے اور کسوت کے اور مسکن کے ترکہ شوہر سے ایک
برس تک نہ نکال دینا مسکن مقرر سے اور اگر خود نکل جاوے قبل انقضاے سال کے نفقہ اور کسوت انکا ہٹتا ہے
فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نکل جاوین بعد ایک برس کے یا درمیان ہی مین برس کے نکل جاوین لیکن
بسبب عذر کے کہ سوا باہر نکلنے کے چارہ نہو پس نہین گناہ اوپر تمھارے ای اولیاے شوہر فِيمَا فَعَلْنَ
فِي أَنْفُسِهِنَّ بیچ اُس چیز کے کہ کیا اُنھون نے بیچ جانون اپنی کے آراستگی اور زینت یعنی لباس و زیور سے
اور طلب شوہر سے مِنْ مَعْرُوفٍ اُس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع ہو وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب
ہے انتقام لیتا ہے جو کوئی مخالفت امر اسکی کرے اور حکمت والا ہے جو فرماتا ہے اُسمین حکمت ہوتی ہے
حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عدت مین بیٹھنا ہے منسوخ ہے ساتھہ آیت
میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہے کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہین اگر یہان کوئی سوال کرے کہ یہہ
جسے منسوخ کہتے ہو پیچھے ہے اور آیت ناسخ جسے ٹھہراتے ہو وہ پہلے مذکور ہے جسمین اربعۃ اشہر و عشر ہے
پس کیونکر ہو سکے کہ منسوخ ابھی آئی نہین کہ ناسخ پہلے ہی آگئی جواب اسکا یہہ ہے کہ کتاب مصحف مین منسوخ
بعد ناسخ کے ہے اور نزول مین تقدیم منسوخ کی اوپر ناسخ کے ہے اور اعتبار ناسخ اور منسوخ ہونے مین نزول کا
ہے نہ کتابت کا معلوم کیجے کہ چالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب نفقہ عدت مطلقات
کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور واسطے طلاق والیون کے فائدہ دینا ہے ساتھہ اچھی طرح کے
معمول شرع اور مقبول طبع ہے عطف اس آیت کا اوپر آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ کے ہے اُس مین بیان نفقہ
عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منسوخ ہے اب اور اسمین بیان نفقہ عدت مطلقات ہے اور یہہ حکم غیر منسوخ ہے
بالاتفاق اور متاع کی معنی نفقے کی ہین اور یہی مختار ہے صاحب مدارک کا پس معنی آیت کی یہہ ہین کہ واجب
ہے نفقہ مطلقات کا ازواج پر جب تک وہ عدت مین ہون اور مدت عدت کی چار مہینے دس دن ہین
برابر ہی کہ طلاق رجعی دیا ہو یا باین یا سوا اسکے اور طلاق دیا ہو اور خلاف ہے امام شافعی کا طلاق باین مین

اور بعضون نے کہا ہے کہ متاع سے مُراد متعہ ہے جیسی آیت متعوہن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا
بالمعروف سے مفہوم ہوتا ہے باین معنی یہہ آیت بیان متعہ مستحبہ مین ہے کہ یہہ حق تمام مطلقات کے
ثابت ہے اور اگلی آیت حقا علی المتقین لزوم اعتقاد مین ہے والا استحبا مین لزوم کہان اور یا یہہ حق ان
مطلقاتکے ہے کہ ماسبق مین مذکور نہین پھر تقدیر آیت ومتعوہن الہ بیان وجوب متعہ مین تھی اور یہہ بیان
استحباب متعہ مین نزدیک ہمارے حنفیہ کے ہے اور امام شافعی کی ہے اور امام شافعی کے نزدیک مُراد
مطلقات سے اعم ہے اور آیت محمول اوپر وجوب کے ہے جب کہ ایک دو قول انکے کا ہے لہذا کہا ہے
صاحب بیضاوی نے مناسب تر ہے متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک کے
ان مطلقات سے کہ وہ مطلقہ غیر مدخول بہا ہے تفسیر احمدی والے نے لکھا ہے کہ نہین پوشیدہ رجحان توجیہ
متعہ کا اور ضعف توجیہ نفقہ لہذا اختیار کیا ہے اسکو صاحب کشاف نے اور نہین ذکر کیا اسکا امام زاہد نے
اور فخر الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجود دیکہ حنفی تھے یہہ تتمہ مسائل عدت اور طلاق کا ہے کہ سورہ بقرہ مین
مذکور ہین اور باقی مسائل اسکے سورہ طلاق مین آوینگے ان شاء اللہ تعالی حقا علی المتقین لازم ہوا اعتقاد کرنا
اسکا اوپر پرہیزگارون کے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا کر اوپر مومنین کے بعضے اسکو متصل یہہ اوامر اور نواہی
ماسبق جانتے ہین متعلق بیان استحباب متعہ کا نہین پہچانتے ہین اس تقدیر پر اشکال مذکور وارد نہین ہوتا اور
احتیاج اوپر لزوم اعتقاد کے حل کرنے کی طرف نہین پڑتی حاصل معنو نکا اوپر تقدیر اول کے یہہ ہے کہ ثابت
ہے یہہ قول ثابت ہونا کر اوپر پرہیزگارون اور خدا ترسون کے کہ واجب کو واجب جانتے ہین اور مستحب کو
اور حدود خدا سے تجاوز نہین کرتے اور اپنے تئین بد اعتقادی مین نہین ڈالتے اور بتوجیہ ثانی یہہ معنی ہونگے
کہ ثابت ہین سب اوامر اور نواہی مذکورہ اور تمام تکلیفات مسطورہ ثابت ہونا کر اوپر مومنین کے کذلک
یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تعقلون اسیطرح جیسے یہہ احکام بیان فرمائے روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے
احکام اپنے جن جسمین تم محتاج ہو تو کہ سمجھو تم اور قبول مین ان کے عقل کو کام فرماؤ اور چھوڑو باطلہ تو ہم کو معلوم کیجے کہ
اگادین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم فرار کا وبا اور طاعون سے نکلتا ہے وہ یہہ ہے الم
تر الی الذین خرجوا من دیارہم آیا نہین دیکھا تو نے یا نہین جانا تو نے اور بنگاہ تعجب نہین نظر کی طرف
ان لوگون کے کہ نکلے گھرون اپنے سے وھم الوف اور وہ ہزارون تھے حذر الموت ڈر موت کے
سے پہلے اس آیت کے نسل بنی اسرائیل مین حکایت اور شکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس آیتین حکایت اور
شکایت انہین کی ہے اور درمیانین دونو کلام کے اتصال معنوی ہے حاصل معنوی ہے کہ حاصل دونو کا
شناعت احوال و قباحت اعمال بنی اسرائیل ہے اور جملے معترضے درمیان کلام مین مناسب مناسب

موقع موقع پر واقع ہین اور یہان خطاب مخاطب غیر معین کو ہے کہ جس نے یہہ قصہ سُنا ہے اور بورے لوگونکی
زبانی یا اخبار یہود و نصاری کہ اخبار گذشتگان پڑھتے تھے اُن سے معلوم کر رکھی ہے یہہ کہانی اس وجہ پر
استفہام واسطے تقریر کے ہے تا کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب اُن لوگون کو ہے کہ نہین جانتے یہہ قصہ
تو تقریر استفہام واسطے تعجب کے ہے کہ نہ سُننا اور جاننا اس قصہ مشہور کا ایک امر عجیب ہے اور ہم الوف حال
ہے اور حذر الموت مفعول لہ ہے خبر جواب کا بعضے مفسرین نے قصہ اسکا یون بیان فرمایا ہے کہ قریہ
داوردان مین کہ جوانی واسطہ مین واقع ہے طاعون ظاہر ہوئے بعضے جو نکل گئے وہان سے اکثر اُن مین سلامت رہے
اور جو لوگ وہان رہے اغلب اُنہین سے مر گئے پھر دوسرے برس وبا نے نمود کیا تمام لوگ اُس دیہہ کے کہ تھے
ہزار تھے یا چالیس ہزار تھے یا ستر ہزار تھے یکبارگی سب کے سب دیہہ سے نکل گئے مرنے سے ڈر کر جب
وادی مین درمیان دو پہاڑ کے پہنچے فقال لھم اللہ موتوا پس کہا واسطے اُن کے اللہ نے مر جاؤ معالم مین
لکھا ہے کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلائے وادی مین دوسرے نے اسفل وادی مین کھڑے ہو کر ندا کی
کہ مر جاؤ سب کے سب یکبارگی مر گئے لوگ اطراف اور جوانب سے دفن کرنے کو آئے پس عاجز ہو گئے سبب
کثرت مردون کے دفن کرنے سے آخر الامر ایک دیوار گرد اُن کے کھینچ کر چلے گئے مدت گذر گئی انکو مرے ہوئے
اور سوا استخوان کے انکا کچھہ باقی نرہا ثم احیاھم پھر زندہ کیا اُن کو اللہ نے اور صورت اسکی یون ہوئی تھی کہ
یکروز حزقیل بن بوزی کہ تیسرے خلیفہ تھے موسی علیہ السلام کے اوپر اُس مکان کے گذرے اور تو وہ استخوانکا
مشاہدہ کیا کہا الٰہی جیسا اثر ہیبت کا انکو دکھایا ہے بنظر رحمت کی تو اُن کے حال پر نظر فرما خطاب جناب الٰہی
سے پہنچا کہ فلان کلمہ کہہ تا کہ زندہ کرون مین انکو حزقیل نے وہ کلمہ کہا حق تعالی نے اُن کو زندہ کیا ان اللہ لذو
فضل علی الناس تحقیق اللہ تعالی البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہے اوپر بندون کے ولکن اکثر
الناس لا یشکرون اور لیکن بہت آدمی نہین شکر کرتے خصوصاً بنی اسرائیل کہ انبیا کے معجزے دیکھتے تھے اور
متابعت نہین کرتے تھے بعضے مفسرین نے قصہ اسکا اس طرح بیان کیا ہے کہ یہہ قوم بنی اسرائیل سے
تھی بادشاہ نے انہین جہاد کو بھیجا تھا یہہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مار ڈالا ان کو اللہ نے آٹھہ روز
پھر زندہ کیا انکو اور الوف کے معنی بعضے متابعون کی کہتے ہین اور الف کی جمع جانتے ہین جیسے قاعدہ کی
جمع قعود اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی کہتے ہین کہ وہ آپس مین اُلفت کرنے والے تھے اور موتوا کہنے مین
کنایت ہے مارنے سے اور اشارہ بغنا و ہلاکت پہچانے سے اور اماتہ الناس کہا تعبیر یکتا نہ کیا کہ ابلغ ہے
تصریح سے اور یہہ مارنا اور ہلاکت کرنا تنبیہ ہے واسطے اُن لوگون کے کہ موت سے بھاگتے مین تا کہ
سمجھین کہ مرگ سب جگہہ پہنچتی ہے کہین جائے بند نہین اور بھاگنا اس سے مطلق سود مند نہین

چنانچہ اور جگہہ حق تعالےٰ فرماتا ہے اینما تکونوا یدرککم الموت جہان تم ہووگے پہنچیگی تمھین موت اور تحمل
وتنہاہی غازیون کو اوپر دلاوری کے میدان جنگ مین اور مجاہدون کو اوپر شجاعت کے عرصہ مصاف مین
تاکہ معلوم کرین کہ موت آنے والی ہے جہان ہونگے اگر بکار خدا آوے تو بہتر ہے اور جو برائی خدا مرے تو
خوشتر ہے مطلع بیت دل از مجاہدین جو مرنا ہو تو ایسا ہو ۔ وہ گذرے لاش پر جسکے گذرنا ہو تو ایسا ہو
سمجھ لیجے کہ وبا سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونو منع ہین چنانچہ موید اسکی حدیث شریف ہے کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الفار من الطاعون کالفار من الزحف بھاگنے والا وبا سے مثل بھاگنے والے
کے ہے حرب سے پس اے مسلمانو غیرت مکرو وقاتلوا فی سبیل اللہ اور کارزار کرو بیچ راہ خدا کے واسطے
آشکارا کرنے دین کبریا کے واعلموا ان اللہ سمیع علیم ۔ اور جانو یہہ کہ خدا تعالیٰ سننے والا ہے قول متخلفان
جہاد کا کہ عذر ناپسندیدہ پیش کرتے ہین جاننے والا ہے ما فی الضمیر کو ان کے سو گنہ سے باز رہین
بندگان یہہ ہے تعلیم جگہہ جگہہ جو کہا ہے کہ ہون سمیع و علیم ۔ من ذا الذی یقرض اللہ کون ہے وہ
شخص کہ بخلوص نیت قرض دے خدا کو یعنی بندگان درماندہ خدا کو کہ قرض مانگین قرضا حسنا قرض نیک
یعنی قرض دینے مین تعجیل کرے یا منت نرکھے یا طلب عوض کی نہو حدیث صحیح مین وارد ہے کہ ثواب
قرض دینے کا صدقے سے زیادہ ہے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد قرض سے صدقہ ہے کہ تشبیہہ
دی اسکو جو وقت فی سبیل اللہ واقع ہو ساتھہ قرض کے لزوم جزا مین کہ دنے شرط اعطا عوض اسکا لازم ہے
پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہے کہ خالص برائے خدا ہو یا مال حلال سے تصدق کرے عاصم رحمۃ اللہ
علیہ من کو حمل اوپر معنی استفہام کے کرتا ہے یعنی ہے کوئی کہ قرض دے فیضاعفہ پس حق تعالے دو چند
کرے اور دوگنا کرے اجر اسکا لہ اضعافا کثیرۃ واسطے اُس شخص کے بہت زیادتیوں پر زیادتیان
بہت بہان یہہ جوڑا ہے حق تعالیٰ نے تاکہ اضعاف کثیرہ کو زیادہ حد شمار سے تصور کرے جب یہہ آیت
نازل ہوئی یہود ساتھہ طعن کے کہنے لگے کہ مگر حق تعالیٰ کچھہ چیز نہین رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہے اور
مسلمانون نے جو وعدہ الٰہی یقین لانیوالے تھے معاملے مین اُسکے قرض کے مبادرت شروع کی اول
ابو الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا تعالیٰ یہہ قرض کسواسطے
طلب کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہے کہ تمھارے تئین بواسطے اسکے بہشت
مین لیجائے ابو الدحداح نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو باغ خرمون کے ہین بہتر ان دونون باغون مین
سے جو ہے دیئے اگر بقرض خدا دون مین تم ضامن میرے بہشت کے ہوتے ہو آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین ضامن ہوتا ہون کہ حق تعالیٰ دو چند اسکے بیچ ریاض بہشت کے تجھے کرامت فرماویگا

عرض کیا اسنے کہ اے سید عالم صلعم ساتھ اس شرط کے کہ فرزند میرے اور ماں اُنکی میرے ساتھ بہشت میں ہوں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہوگا پس ثابت مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکرر اس باغ کو براہ خدا
تصدق کیا اور اسوقت دروازے پر بستان خرمے کے آیا اور کہا اے ام الدحداح اس خدا کیلئے کو صدقہ کیا میں نے
اس شرط پر کہ دو چند اس کا ہمیں جنت میں اور تو اور فرزند تیرے ساتھ میرے ہوں ام الدحداح نے کہا خوب
سودا ہے کہ کیا تو نے بارک اللہ لک فیما اشتریت اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق میں اسکے
کم من عذق رواح ودار فیاح فی الجنۃ لابی الدحداح واللہ یقبض ویبسط اور حق تعالے تنگ کرتا ہے روزی ساتھ حکم
اور حکمت اپنی کے اوپر بعضوں کے اور صلاح انکی ہوتی ہے اور کشادہ کرتا ہے رزق کو اوپر بعضوں کے ساتھ
تدبیر اور قسمت اپنی کے اور مصلحت اور منفعت ان کی اسمیں ہوتی ہے پڑھا ہے یبسط کو ساتھ سین کے
حفص نے اور ابو بکر وغیرہ نے ساتھ صاد کے اور رسم کتابت میں ساتھ صاد کے ہے اور معنی دونوں کی
ایک ہیں یہ آیت تنبیہ ہے اوپر اسکے کہ صدقہ دینا اور مال مصارف خیر میں خرچ کرنا موجب فقر کا نہیں
ہوتا اور جب مال جانیوالا ہوتا ہے امساک اور بخیلی سے نہیں رہتا کیا ہے جو آدمی وے کم نہیں ہوتا
اور جو جاوے غم مت رکھ کہ نہیں آویگا ٥ راہ الٰہی میں تن و مال صرف نہ کرے نصیحت کا یہی بس ہے
حرف ۞ والیہ ترجعون اور طرف اللہ کے پھر جاؤ گے تم یعنے طرف جانگاہ الٰہی کے عبور ہوتا ہے اور ظہور
جزا اور سزا اوہاں ضرور ہوتا ہے پس چاہئے کہ مال کو اس جگہ خرچ کرو کہ جانگاہ میں شرمندہ نہو جہاد میں
اور حج میں اور طلب علم میں اور سوائی ان کے امور خیر میں صرف کرو کہ وہاں موجب سرخروئی کا ہو اور قابض
اور باسط کی معنی یہ کہتے ہیں کہ لیتا ہے مال اغنیا سے تاکہ جانیں کہ لینے والا اللہ ہے اور منت اپنی اوپر فقرا کے
نہ رکھیں اور کشادہ کرتا ہے روزی اوپر فقرا کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھیں کہ باسط وہی ہے اور منت اختیار کی
نہ کھینچیں ایک عارف نے کہا ہے کہ اللہ قابض اور باسط ہے کسیکو ساتھ قبض کے زندان خودی میں گرفتار
کرتا ہے کسی کو ساتھ بسط کے خودی سے نکالکر اپنا محرم اسرار کرتا ہے ٥ کسی کو قابض کے پرتو سے
کیا ہے پابند دام غفلت ۞ ظہور باسط سے اور کسی کو چھوڑا یا سب سے بجام الفت ۞ ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ الٰہی جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں میں کہتا ہوں کہ مجھ سے زار تر کون ہے اور جب طرف تیرے نظر
کرتا ہوں کہتا ہوں کہ مجھ سے بزرگتر کون ہے شعر آپ کو دیکھ پست ہوتا ہوں ۞ آپ کو دیکھ مست ہوتا ہوں
سالک پر جب تجلی قابض کی وارد ہوتی ہے بند ہو جاتا ہے مقام میں اور خفقان رفع ہو جاتا ہے انبساط
اور فرح ظہور کرتی ہے یہاں سمجھ لیجئے کہ قبض کئی قسم ہے کہ سالک کو پیش آتا ہے یا تو بسبب ارتکاب
مکروہات شرعیہ کے ہوتا ہے یا بجہت ترک سنن نبویہ کے ہوتا ہے یا خلاف امر پیر راہ بر کے جو

مُسترشد سے صادر ہوا اُس سبب سے قبض باطن مین آجاتا ہے اسی طرح کا قبض توبہ اور استغفار سے دفع ہوجاتا ہے
اور طریقہ دفع کا اسکے یون جناب مرشد ہمارے نے تعلیم فرمایا ہے کہ جب قبض باطن مین اوسکو عمل
کیجو اور دوگانہ ادا کر استغفار اور زاری جناب باری مین کرنا فیض نسبت باطن وارد ہوکر رافع قبض ہوجاویگا
لیکن قبض کہ نسبت تجلی قابض کے وارد ہوتا ہے دفع اسکا بدون تجلی باسط کے ممکن نہین اسکے واسطے
بھی یہی تضرع اور زاری ہے کہ موجب رستگاری ہے ؎ ابھی چھٹون مین غم دوسرا سے اے رفیق
اگر کبھی ادھر التفات واقع ہو ۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ کیا نہین دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی نہین جانا تو نے اور علم تیرا ساتھ خبر سردارون فرزندان یعقوب کے نہین ہوا نام انکا اسرائیل ہے
اور یعقوب اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت عیص اور یہہ ماکے پیٹ سے توام پیدا ہوئے تھے حضرت عیص
اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوب ان کو مسمی بہ یعقوب کیا اسواسطے کہ عقب حضرت عیص کے پیدا
ہوئے اور معنی یعقوب کے لغت عبرانی مین پس آئندہ کے ہین اور یہی نام انکا جاری رہا یہانتک
کہ قریب بجوانی پہنچے ایکدن حضرت اسحاق کہ باپ ان کے تھے خلوتخانے مین تھے ان کو دروازے پر
خلوتخانہ کے بٹھایا تھا تاکہ نامحرم اسوقت خاص مین نہ آوے اور مناجات الٰہی مین تشویش نہ لاوے
ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ الٰہی بصورت آدمی کے ہوکر واسطے زیارت حضرت اسحاق کے آئے اور چاہا
کہ خلوت خانے مین جاوین انھون نے ان کو منع کیا اور ہاتھ پانون پکڑا لگے وہین روکا اسی عرصے مین
حضرت اسحاق خلوتخانہ سے باہر آئے دیکھا کہ انھون نے دو فرشتون مقرب کو روکا ہے اور عذر انکا
کیا ہے ان فرشتون نے حضرت یعقوب کو تحسین اور آفرین کہی اور کہا کہ حق خدمت کا یون ہی
بجالایا جاوے اور حضرت اسحاق سے پوچھا کہ اس بیٹے کا تمھارے کیا نام ہے آپنے فرمایا یعقوب
فرشتون نے کہا کہ ہمارے طرف سے اسکا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہماری زبان مین اسرا مرد برگزیدہ
کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یہہ فرزند تمھارا مرد برگزیدہ خدا ہے کہ اصلا پاس کسی کا نہین کرتا سوا خدا کے جب
سے انکا نام اسرائیل جاری ہوا اسواسطے یہہ نام مشابہ ہے فرشتون کے نام سے جیسے جبرائیل اور
میکائیل اور چاہئے تھا کلام اللہ مین خطاب ساتھ اس نام کے ہے چنانچہ پیچھے بھی کئی جگہہ مذکور ہوا ہے اور
یا بنی یعقوب نہین فرمایا ہے اشعار ہے اوپر اسکے کہ تم بیٹے اس مرد خدا کے ہو کہ برگزیدہ الٰہی تھا
اور اداے حق فرمان پدر اپنے مین پروا کسی کی نہین کرتا تھا اور پاس کسی چیز کا نہین رکھتا تھا تمھین
بھی چاہئے کہ بحکم الولد سر لابیہ وفا کرنے مین ساتھ عہد خدا کے اور بجالانے مین فرمان کے کمر ملکے پروا
دنیا کے جانے کی نکرو اور زوال جاہ اور ریاست سے نڈرو اور اگر انکا موجب تصور کروگے خلاف طریقہ

تمھارے کا ہوئیگا اور صحت نسب تمھاری مین خلل پڑے گا حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ انبیا مذکورین اور مشہور این سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود
حضرت صالح حضرت لوط حضرت شعیب حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام اور یہہ بھی نقل کی ہے کہ کوئی شخص پیغمبرون سے نہین ہے کہ واسطے
اسکے قرآن مین دو نام ذکر کئے ہون مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسی کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل بھی
کہا ہے اور حضرت عیسی کو مسیح بھی فرمایا ہے انتہی لیکن یہہ استقرا ناقص ہے اسواسطے کہ حضرت
یونس کے تئین ذوالنون بھی فرمایا ہے مگر یہہ کہئے کہ ذی النون قبیل علامات اور القاب کے سے ہے نام
نہین اور بیان انساب اولاد حضرت یعقوب کا یہہ ہے کہ باپ ان کے حضرت اسحاق ساتھہ دختر حضرت
لوط کے کتخدا تھے اس قبیلے سے ان کے دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاق کی قریب
پہنچی دونو بیٹون کو اپنے مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال اپنا بھی درمیان دونون کے نصف نصف بانٹ
دیا اور حضرت اسحاق حضرت عیص کو بہت دوست رکھتے تھے اور زوجہ انکی حضرت یعقوب کو دوست
زیادہ رکھتی تھی ایک دن حضرت اسحاق نے آخر عمر اپنا مین فرمایا کہ وقت خاص میرے مین حاضر ہو اور
آواز کر تو کہ مین تیرے واسطے دعا کرون یہہ بات زوجہ نے انکی سن لی حضرت یعقوب کو لباس حضرت
عیص کا پہنا کر بھیجا اور کہہ دیا کہ آواز اپنی کو ساتھہ آواز حضرت عیص کے بدل کر کہیو کہ مین حاضر ہون واسطے میرے
دعائے موعود فرماؤ اور حضرت اسحاق کو آخر عمر مین ضعف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب آئے
یہہ اسی شکل اور لباس سے حضور مین حضرت اسحاق کے حاضر ہوئے حضرت اسحاق نے واسطے انکے دعا کی
اور مضمون دعا کا یہہ ہے کہ حق تعالی نبوت کو اولاد تیری مین جاری رکھے بعد دیر کے حضرت عیص آئے
اور طلب دعا کی کی حضرت اسحاق نے فرمایا کہ وقت خاص مین آیا تھا تو دعا کی ہے مین نے حضرت عیص
نے عرض کیا کہ مجھے خبر نہین بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب آئے تھے مشرف ببرکت دعا ہوگئے
حضرت اسحاق نے واسطے حضرت عیص کے اور دعا فرمائی کہ حق تعالی بادشاہون کے تئین نسل تیری
سے کرے جب حضرت اسحاق کی وفات نزدیک پہنچی دونو بیٹون کو وصیت فرمائی لیکن مسجد
اور سجادہ حوالے حضرت یعقوب کے کیا حضرت عیص مکدر ہوئے بعد واقعہ حضرت اسحاق کے تمام مال پر حضرت
عیص متصرف ہوے اور سب آدمیون نے رجوع طرف عیص کے کئی اور حضرت یعقوب فقیر اور بیمار
رہگئے حاق نے حضرت یعقوب کے جو حال اس وضع پر دیکھا حضرت یعقوب کو کہا کہ یہان بود و باش
تمھاری مناسب نہین میرے بھائی کے پاس جاؤ اسکی بیٹیان بہت ہین اور مرد مالدار ہے تمھارا بیاہ کردیگا

ایک

ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہو جاؤ گے جب حضرت یعقوب اپنے ماموں پاس پہنچے
کہ انکا نام لایان تھا وہ انکے قدوم سے بہت خوش ہوئے اور انکی ماں کا بھائی کا احوال پوچھا انہوں نے سب ماجرا
بیان کیا لایان نے کہا کہ بدسلوکی بھائی کے سے مت ڈر کہ تو فرزند میرا ہے تمام امورات خانگی اپنے ان کے سپرد کئے
اور ساتھ دختر کلان اپنی کے کتخدا کیا چار بیٹے اس لڑکی سے پیدا ہوئے روبیل اور شمعون اور لاوی اور یہودا پھر وہ
لڑکی فوت ہو گئی لایان نے لڑکی دوسری اپنی سے انکی شادی کی دو لڑکے اس سے ہوئے پھر وہ مر گئی بعد اسکے
لایان نے تیسری لڑکی اپنی ان کے نکاح میں دی دو پسر اور ایک دختر اس سے وجود میں آئے پھر وہ بھی مر گئی پیچھے اسکے
لایان نے چوتھی بیٹی اپنی سے انہیں کتخدا کیا اس کا نام راحیل تھا حضرت یوسف اور بن یامین اس سے پیدا ہوئے
اسوقت میں عمر حضرت یعقوب کی چالیس کو پہنچی تھی انپر وحی آئی کہ ہم نے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان کے اور وہاں کے
لوگوں کو طرف دین آبا اپنے کے دعوت کر حضرت یعقوب نے یہہ ماجرا لایان سے اظہار کیا لایان سجدہ شکر کا بجا لائے اور کہا کہ
ہر چند فراق تیرا اور فراق دختر کا مجھ پر بکمال شاق ہے لیکن رضامندی تیری ہے اب جو چاہئے مال میرے میں سے لے
حضرت یعقوب نے فرمایا کہ مجھے کچھ مال کی احتیاج نہیں لیکن بیٹیاں اور اولاد میری کو میرے ساتھ رخصت کرو لایان نے
اپنی بیٹی کو معہ فرزندان رخصت فرمایا اور پانچ سو راس گوسفند اور پانچ سو راس گاو اور پانچ سو راس شتر اور پانچ سو
راس اسپ اور پانچ سو راس استر اور غلام بہت سے انکی خدمت کو اور نگاہبانی جانوروں کے کو اور نقد اور پوشاک بہا
انکو دیا جب یہہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کو خبر پہنچی اول جوش و خروش بہت کیا اور مقابلے اور مقاتلے
کو اٹھے آخر بحسن سلوک پیش آئے اور ساتھ حضرت یعقوب کے ملاقات شائستہ کی اور ساتھ ادب تمام کے
ان سے التماس کی کہ حق تعالی نے ساتھ نبوت کے تمہیں بزرگی کرامت فرمائی ہے مجھ پر واسطے میرے دعا کرو کہ نسل
میری سے بھی پیغمبر پیدا ہو حضرت یعقوب نے فرمایا کہ پشت تمہاری سے ایوب پیغمبر پیدا ہوگا اور ذوالقرنین بادشاہ
نیک بخت مالک مشرق اور مغرب ہوگا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوب آپس میں رخصت ہوئے حضرت
یعقوب نے قصد شہر کنعان کا کیا کنعان میں راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بن یامین پیدا ہوئے اور حضرت
یوسف دو سالہ تھے کہ راحیل نے قضا کی لایان نے یہہ خبر فوت کی سنکر پانچوین بیٹی اپنی کہ سب بیٹیوں میں چھوٹی تھی
بہت سا مال ہمراہ کر انکی خدمت میں بھیجی حضرت یوسف کو اسی نے پرورش کیا تمام فرزند حضرت یعقوب کے بارہ تھے ہر بیٹے سے
سبط اعظم پیدا ہوئے تھے بنی اسرائیل تمام بارہ سبط ہیں انہیں کی شکایت حکایت چلی آتی ہے اور یہاں حق
تعالی فرماتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر حکایات ان کی حکایات سے کہ مشتمل شکایت ہے انکی شکایات سے

کہ کیا نہیں معلوم تجھے قصہ سرداران بنی اسرائیل کا مِنْ بَعْدِ مُوسٰی بعد حضرت موسی علیہ السلام سے اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ
لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا جب کہا ان سرداروں نے واسطے نبی اپنے کے کہ انکا نام حسینی والے نے لکھا ہے کہ بقول صحیح وہ

یعنی اشمویل تھے کہ بعد یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے تھے بعضے کہتے ہیں کہ وہ نبی یوشع تھے
بعضے کہتے ہیں شمعون تھے ہر تقدیر کہا پیغمبر اپنے کو کہ بحکم الٰہی اٹھا واسطے ہمارے اور معین فرما درمیان ہمارے مَلِكًا
نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بادشاہ کہ اعانت اُس کی سے لڑیں ہم ساتھ جالوت اور قوم اُسکی کے کہ عمالقہ سے تھے بقیہ قوم
عاد ہمیشہ سے بت پرستی شعار اُنکا تھا اور ترک کاروبار اور بنی اسرائیل ان کے ہاتھ سے بہت عاجز آئے تھے اور نہ تھا
بادشاہ اور کارفرما نہ رہا تھا اسواسطے پیغمبر اپنے سے استدعا کی تاکہ ہمراہ ہوکر اُس کے ان سے جہاد کریں قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ
کہا اس پیغمبر نے آیا نزدیک ہو تم اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا کہ اگر فرض کیا جاوے اوپر تمہارے لڑنا ساتھ دشمنان
دین کے یہہ کہ نہ مقاتلہ کرو قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہا اُنہوں نے اور کیا ہے ہمکو وجہ یہہ کہ لڑیں نگے
ہم بیچ راہ خدا کے وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا اور تحقیق نکالے گئے ہیں ہم گھروں اپنے سے اور فرزندوں اپنے سے
یعنے مساکن سے دور کیا ہے ہمیں اور ابنا سے مہجور کیا ہے لکھا ہے کہ ابنائے ملوک انکے سے چار سو چالیس آدمی قید کر کے جالوت
لے گیا تھا اور کتنے گروہوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اسواسطے یہہ حرکتیں مبالغہ کرتے تھے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقِتَالُ پس جب فرض کیا گیا اوپر اُن کے جنگ دشمنوں سے تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ پھر گئے مگر تھوڑے انمیں سے
قائم اوپر قتال کے رہے وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ تعالیٰ دانا ہے ساتھ ستمگاروں کے کہ جہاد
سے تخلف کیا اور جب پیغمبر نے ان کے اوپر انکے حجت پکڑی انہوں نے برسبیل تاکید جواب دیا پھر نبی نے حق تعالیٰ سے
استدعا کی کہ بادشاہ اس قوم کے واسطے معین ہو حق تعالیٰ نے عصا اور شیشہ تیل سے بھرا بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی
پیغمبر کے گھر آوے اور یہہ روغن اسکے آنے سے جوش مارے اور عصا اسکے قد سے برابر ہو وہ اس قوم کا بادشاہ
ہے اس پیغمبر نے یہہ خبر قوم کو پہنچائی ہر ایک سرداروں بنی اسرائیل سے اُن کے گھر آتا تھا کسی کے واسطے نہ روغن
جوش کھاتا تھا نہ کسی کے قد کے عصا برابر آتا تھا ایک روز ایکمرد سقہ یا دباغ کہ اشاؤل نام تھا بواسطہ طول قامت اسکو طالوت
کہتے تھے جب وہ آیا اسوقت روغن نے بھی جوش کھایا اور عصا بھی اسکے قدم کے برابر آیا بحر مواجہن لکھا ہے کہ طالوت
خربندہ تھا گدھا اس کا گم گیا تھا ڈھونڈھنے کو نکلا تھا جب پیغمبر کے دروازے پر آیا تو واسطے دعا مانگنے کے کہ گدھا
مل جاوے پیغمبر پاس حاضر ہوا تھا اُس پیغمبر نے اسکا طول قد دیکھکر عصا کو ناپا تو برابر نکلا اور تیل کو دیکھا تو جوش مار رہا تھا
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے ان کے نبی ان کے نے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تحقیق اللہ نے
تحقیق اٹھایا ہے واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ اور فرمان فرما قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا کہا انہوں نے
از روئے استبعاد کیونکر ہووے اسکو یعنے طالوت کو بادشاہی اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور حال آنکہ ہم زیادہ
تر ہیں ساتھ بادشاہی کے کہ سبط یہودا کے سے ہیں اور وہ سبط بنیامین کے سے ہے کہ اُن میں نہ نبوت تھی نہ
مملکت اکثر دفعہ ہی لکھا ہے بحر مواجہن کہ یہودا کی اولاد میں بادشاہت چلی آتی تھی اور لاوی کی اولاد میں نبوت

اور بن یامین کی اولاد میں دونوں چیزیں نہ تھیں وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور نہیں دیا گیا فراخی مال و نیا سے
یعنے اگر نبوت نسب کے سے عاری تھا تو مال ہی رکھتا ہوتا کہ خزانوں سے تیاری لشکر کی اور ہیئت اسباب جنگ کا کرتا
قَالَ کہا پیغمبر نے جواب کے میں اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا اُس کو اوپر تمہارے وَزَادَهٗ
بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اور افزوں کیا اور زیادہ دیا اُس کو پھیلاؤ اور کشادگی علم حرب میں اور بدن میں کہتے ہیں
کہ دانا با امور سپاہ اور تدبیر ممالک تھا اور مرد صاحب جمال اور سر گردن اہل زمانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ
مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ اور اللہ مالک الملک ہے علی الاطلاق دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جانتا ہے اسکو
کہ صلاحیت ملک داری کی رکھتا ہے ملک وہ ملک شان اللہ ہے نہ کار مخلوق سے خوب آگاہ ہے
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشائش عطا کرے زمام اقتدار قبضہ اختیار اسکے میں ہے دانا ہے مستحق کو خوب جانتا ہے
پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمیں بادشاہی پر طالوت کے کچھ اور
بھی دلیل اور علامت چاہئے تاکہ دل ہمارے فرمانبرداری پر اسکے راغب ہوں پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی حق تعالے
نے علامت بادشاہی پر اسکے اعلام فرمایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا اُن کو پیغمبر اُن کے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ
يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ تحقیق نشانی بادشاہی طالوت کی یہ ہے کہ آوے اوپر تمہارے صندوق لکھا ہے کہ تصاویر
انبیا اُسمیں کھنچی تھیں اور طول صندوق کا تین گز اور عرض دو گز کا تھا بعضوں نے کہا ہے کہ چالیس گز کا طول تھا چوب
شمشاد سے بنا تھا فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ہے اسکے تسکین ہے پروردگار تمہارے سے بعضے کہتے ہیں
سکینہ ایک جانور تھا مقدار گربہ کے دونوں آنکھیں اسکی مانند مشعل کے چمکتی تھیں کسیکو دیکھنے کی اسکے قوت نہ تھی امیر
المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ منہ اسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ میں باتو
نکل کر مانند ہواے تند کے روے اعدا پر حملہ کر کر صف لشکر کو برہم و درہم کر دیتا تھا اسی واسطے بنی اسرائیل اُس
صندوق کو اپنے لشکر کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ دوسری اُس صندوق میں
بقیہ ہے اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں آل موسی اور آل ہارون اور آل لغت میں نفس شخص کو کہتے ہیں چنانچہ اور
مقام پر حق تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اور حدیث میں وارد ہے من مزامیر آل
داؤد کہ مراد ذات داؤد ہے علیہ السلام اب سمجھ لیجے کہ بقیہ موسی اور ہارون کا اُسمیں کیا تھا لکھا ہے مفسرین نے
کہ نعلین موسی علیہ السلام کی تھیں اور عمامہ ہارون علیہ السلام کا اور خاتم سلیمان علیہ السلام اور کچھ ترنجبین کا تھا کہ جنگل
میں اُترا تھا اور ریزہ الواح تھے اور اُس صندوق کو عمالقہ ان سے چھین کر اپنی ولایت کو لیگیا تھا لیکن جہاں
رکھتا تھا اُس موضع پر آفت آتی تھی آخر مزبلے میں دفن کر دیا تھا حق تعالی نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ وہ صندوق
نکال کر اُس پیغمبر کے حوالہ کرو چنانچہ فرمایا ہے تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اٹھا لاوینگے اُس صندوق کو فرشتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
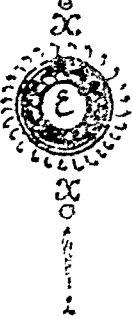
لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ تحقیق بیچ پہنچنے صندوق کے ساتھ تمہارا البتہ حجت ہے واسطے تمہارے اوپر
صدق قول پیغمبر کے بیچ بادشاہی طالوت کے اگر ہو تم ایمان والے پس بنی اسرائیل بعد پہنچنے تابوت کے بحکم طالوت کے ہوئے اور تیاری
مقابلے جالوت کی ستر ہزار آدمی ہمراہ طالوت کے لکھا ہے کہ ہوا نہایت گرم تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پس جس ہنگام
میں جدا ہوا طالوت بفرمان پیغمبر شہر ایلیا سے ساتھ لشکر آراستہ کے واسطے لڑائی جالوت کے قَالَ کہا طالوت نے باعلام پیغمبر کے
یا بالہام ربانی کہ اے قوم اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَهَرٍ تحقیق اللہ آزمانیوالا ہے تم کو بیچ اس ہوائے گرم کے ساتھ
ایک نہر پانی کہ درمیان اردن اور فلسطین کے ظاہر ہوگی تاکہ مطیع اور عاصی آپس میں جدا ہو جاویں فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ
فَلَیْسَ مِنِّیْ پس جو کوئی پیئے گا اس نہر سے پانی پس نہیں ہے مجھ سے اور مذہب میرے سے وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْٓ
اور جو کوئی نہ چکھے اور نہ پیئے پانی اس نہر سے پس تحقیق وہ مجھ سے ہے یعنی پیرو میرا ہے اور ہمراہ میرے ہے یہاں طعام معنی شراب
ہے اور لغت میں یا معنی آیا ہے چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ وارد ہے فَمَا طَعِمُوْا اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ مگر جو کوئی اٹھا
لیوے غُرْفَةً بِیَدِهٖ چلو پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے لکھا ہے کہ حق تعالی نے ساتھ قدرت کاملہ اپنے کے نہر پانی کی
راہ میں ظاہر کی جب لشکر اس ہوائے گرم میں پیاسا ہو کر وہاں پہنچا فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پی گئے اس نہر میں سے پانی زیادہ چلو سے
اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے لوگ ان میں سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے جنہوں نے ایک ہی چلو پر کفایت کی اور متابعت
کی حکم بادشاہ کی حق تعالی نے تشنگی انکی دفع کری اور سیراب ہو گئے اور جنہوں نے زیادہ چلو سے پیا لب انکے خشک ہو گئے اور پیاس
نے انپر ایسا غلبہ کیا کہ ہر چند پانی پیتے تھے پیاس نہیں بجھتی تھی پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گئے کنارے نہر کے رکے رہ گئے طاقت آگے
بڑھنے کی واسطے مقابلے کی نہ رہی ۝ شعر ۝ کہنے سے آقا کے کری جو عدول ۝ اسکا یہی حال ہے ای ذی عقول ۝ بعضے
عارفوں نے اس آیت شریفہ میں نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ قوم طالوت سے اشارہ طرف سالکان راہ الہی کے ہے
اور جالوت نفس ہے اور لشکر اسکا خصائل رذائل اسکے ہیں کہ ہوا اور ہوس اور طمع دنیا اور بخل اور حسد اور تکبر اور کینہ
اور غرور ہے اور نہر جو آب مال اور متاع دنیوی ہے پس جب سالک متوجہ قتال نفس ہوتا ہے نہر کہ عبارت مال
و متاع دنیا سے ہے راہ میں پیش آتی ہے جس نے قدر ضرورت سے زیادہ میل کیا طرف دنیا کے استسقاے حرص میں
گرفتار ہوا ہر چند زیادہ جمع کرتا ہے حرص انکی جمع کرنے میں زیادہ بڑھتی ہے اطمینان خاطر نہیں ہوتا اسواسطے کہ شعر بیت
اہل حرص کا نہ بھرا کبھی پیٹ لگا دیکھہ ۝ دریا میں ہو کے کاسہ تہی ہے حباب کا ۝ اور ایسا شخص بدولت ہوس و متاع دنیا کے
رہ گیا دولت قرب سے محروم ہوا اور جس نے قدر ضرورت بشری اس دنیا سے لیا اور خورش اور پوشش حلال سے بقدر ضرورت بسند ہوا
حق تعالی نے اسے مستغنی کیا اور مشرف نظر ہو کر مستجاب ہوا سمجھہ لیجے کہ حال طامع کا وہ تھا اور حال قانع کا یہ ہے چنانچہ مولانا روم نے
فرمایا ہے ۝ کاسہ چشم حریصان پر نشد ۝ تا صدف قانع نشد پر در نشد ۝ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ پس جب پار اترا اس نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے اور اسکے قول تصدیق کئے تھے ساتھ

اسکے

اُسکے قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ کہنے لگے وہ لوگ جنہوں نے خلاف حکم کیا تھا نہیں ہے طاقت ہمیں آج کے دن ہمہ
جملۂ لا طاقت لنا الیوم مقولہ قالوا کا ہے اور یہہ قول بعض کا ہے قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہے بِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ ساتھ جالوت کے اور لشکروں اسکے کے لکھا ہے کہ لشکر اُسکا چھیاسٹھ ہزار کا ڈلہ باندھے تیرا اور چار ہزار بار
اترے جب اُنہوں نے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین ہزار چھ سو ستر آدمی بیدل ہو کر ڈرے کہنے لگے کہ ہم طاقت
حرب جالوت کی نہیں رکھتے قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ کہا اُن لوگوں نے کہ بیقین جانتے تھے
یہہ کہ وہ ملاقات کرنیوالے ہیں ساتھ اللہ کے یعنی دیکھنے والے ہیں جزاء الٰہی کے اور یہہ باقی تین سو تیرہ دلاوران میدان جنگ
تھے کہ لقاء الٰہی کی اُمنگ رکھتے تھے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ بہت ہوا ہے کہ جماعت تھوڑی
مومنان صابر کی غالب آئی ہے گروہ بہت کفار کے پر ساتھ نصرت اور مددگاری اور حکم باری کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور
اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہے یاری دینے میں اور قوت بخشنے میں جب مخالفوں نے لڑنے سے کنارہ کیا اور مخالفوں نے اور کنار
نہر کے اُتار کیا طالوت نے گروہ اندک سے مقابلہ میں لشکر جالوت کے صف کھینچی بعضے معتبرین نے لکھا ہے کہ لشکر جالوت میں
آٹھ لاکھ آدمی سپاہی چست چالاک تیغ تیر خنجر سے درست تھا اور جالوت خود بعقیدہ عظیم الجثہ اور شدید القوت
تھا حسینی والے نے نقل کی ہے کہ اسلحہ جالوت ہزار رطل لوہہ تھا مگر خود اُسکے سر کا تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا
بَرَزُوْا اور اُسوقت کہ مومنین ظاہر ہوئے اور صف سیدھی کھینچی واسطے قتال کے لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا واسطے
جالوت کے اور لشکروں اسکے کہا مومنین نے رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اے پروردگار ہمارے ڈال دے ہمارے صبر
وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت اور لگا رکھ ساتھ پائیداری کے پاؤں ہمارے کو میدان حرب میں وَانْصُرْنَا اور یاری دے ہمکو
تیئن عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اوپر قوم کافروں کے سمجھتے تھے کہ صبر کے تیئن ساتھ دل کے کہ واسطے ازالہ ضعف اور تحمل کے
اوپر سرا و دن کے ہوتے ہیں اور واسطے دور ہونے اضطرار اور خفقان کے اور حاصل ہونے آرام اور اطمینان کے استعمال کرنے
میں تشبیہ دی اور پھر اثبات اقدام کی طلب ہے کہ سوار کہ جنگ میں جنبش نہو حق تعالیٰ نے دعا انکی قبول فرمائی اور صبر اور
اثبات قدم اور نصرت بخشی فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ پس شکست دی مومنوں نے کافروں کو ساتھ حکم اللہ کے
اور توفیق اسکی کے وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ اور مار ڈالا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ساتھ سنگ فلاخن کے لکھا ہے
کہ ایک پتھر فلاخن کا اُنہوں نے اوپر خود اُسکے کے مارا سر اُسکا ٹوٹ گیا مغز نکل آیا لشکر اُسکا شکست کھا گیا اور طالوت نے
شرط کی تھی کہ جو کوئی جالوت کو مار لیگا اپنی بیٹی اسکے نکاح میں دونگا اور بادشاہی میں شریک کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا
کہ دختر اپنی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی مملکت انکے حوالے کی بعد اسکے تمام مملکت حضرت داؤد علیہ السلام
کو پہنچی بحر مواج میں لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام لشکر طالوت کے ساتھ جاتے تھے دامن کوہ میں جو پہنچے ایک پتھر سے آواز سنا کہ مجھے
لے میں تیرے کام کا ہوں دشمن کو تیرے زخم پہنچاونگا حضرت داؤد نے اسکو اٹھا لیا پھر دوسرے پتھر نے بھی آواز کیا اُسے بھی لیا

پھر تیسرے پتھر نے بھی یہی ندا کی اُسے بھی اٹھا لیا جب مقابلہ لشکروں کا ہوا حضرت داؤد نے اگر طالوت کے تئیں کہا
کہ اگر حکم دو تو میں مقابلہ جالوت کا کروں طالوت نے کہا کہ طاقت تمھیں اسقدر نہیں ہے میں اسے ماروں گا انہوں نے کہا کہ اگر میں
ماروں تو مجھے کیا دو گے طالوت نے کہا کہ اپنی لڑکی تمھیں دوں گا اور آدھے ملک میں شریک کروں گا حضرت
داؤد پتھر فلاخن میں رکھ کر مقابل جالوت کے ہوئے جالوت نے کہا کہ پتھر کتوں پر مارتے ہیں مجھ غضب سے جنگ سے پتھر پتھر کے کیونکر
کر لگا حضرت داؤد نے فرمایا کہ تو بھی کتا ہے کتے کو پتھر ہی سے مارا چاہیے آخرش سنگ فلاخن پیشانی پر مار کر
گرا دیا لشکر اُس کا ہزیمت کیا کرہ متفاطیس میں آیا سبب آہن نعال اسپان اور آہن اسلحہ مردان کو وہ متفاطیس نے کھینچ
پابند کر دیا ان تین سو تیرہ مومنین نے ساتھ آہستگی کے سب کو مارا اور غنائم لشکر مظفر اور منصور پھرے وَاٰتٰىهُ
اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور عطا کی حق تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بعد قتل جالوت کے بادشاہی اور نبوت حضرت ابن
عباس سے مروی ہے کہ جہاں قرآن میں حکمت وارد ہے مقصود علم حلال و حرام ہے بعضوں نے کہا ہے کہ حکمت جاننا
ہے چیزوں کا جیسا کچھ ہے اور کام کرنے سے انجام سمجھ کر بعضے کہتے ہیں حکمت علم ہے کہ منفعت اسکی مخصوص ساتھ
بعض اشخاص کے نہیں اور فائدہ اُس کا ساتھ بعض اوقات کے مقرر نہیں ہے بعضے کہتے ہیں حکمت کلام ہے معقول بعض
اور مصئون ہیں الفزواند اور بعضے کہتے ہیں حکمت صنعت نرم کرنے آہن کی ہے کہ حلقے زرہ کے بآسانی درست ہوں
وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ اور سکھایا اسکو جو کچھ چاہا یعنی پیغمبروں کو جو علم کہ درکار ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ زرہ بنانا بعضے کہتے
ہیں زبان مرغوں کی اور بعضے کہتے ہیں علم تالیف نغمات وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اگر نہ باز رکھتا اللہ تعالیٰ لوگوں کو
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضوں کو بعضوں سے یعنی اگر دفع نکرتا خدا لئے مشرکوں کو بسبب مومنان جہاد کنندہ کے لَّفَسَدَتِ
الْاَرْضُ ہر آئینہ تباہ ہو جاتی زمین بسبب ظلمت کفر کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور لیکن اللہ تعالیٰ صاحب
فضل اور رحمت کا ہے اوپر عالمیان کے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ یہہ قصہ کہ جس میں معجزات و عجائب
ہیں نشانیاں ہیں قدرت الٰہی کی کہ پڑھتے ہیں ہم اوپر تیرے یعنی جبرئیل اوپر تیرے پڑھتا ہے ساتھ فرمان ہمارے تلك آیۃ
ہے طرف آیات قرآنی کے کہ بیچ ثنائے الٰہی کے اور قصص اور امثال اور شرائع اور احکام کے کہ پہلے مذکور ہوئے ہیں
یا اشارہ ہے طرف آیات معجزات انبیا کے چنانچہ معجزات داؤد کے اور اُس پیغمبر کے کہ جسنے خبر کی تھی کہ ان آیۃ
ملکہ کذا اور اُس پیغمبر کے کہ ساتھ دعا اسکے کئی الوف اصوات زندہ ہوئے تھے اور بعد جدا ہونے استخوان کے حیات پائی
تھی اور مانند معجزات عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم اور آدم علیہم السلام کے کہ پہلے مذکور ہوئے ہیں بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے
بروجہ کہ مطابق واقع ہے اور اہل کتاب مسلم رکھتے ہیں وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
البتہ پیغمبروں سے ہے لمن المرسلین کی معنی یا لمن اصحاب الکتب ہیں یا لمن المرسلین المذکورین فی ہذہ السورۃ من آدم
الی داؤد ہیں یا لمن الانبیاء والمرسلین المذکورین فی القرآن ہیں یا انک لمن جملۃ المرسلین ہیں اور یہہ جملہ تذییل ہے ماقبل کی

واسطے ردِّ انکار منکران رسالت کے واقع ہوا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبران مذکورہ اور بوجوہ مسطورہ کے فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ زیادتی دی ہم نے بعض انکے کو بخصائص اور فضائل اوپر بعض کے تلک مرفوع المحل ہے اور
ابتدا کے الرسل صفت ہے فضلنا بعضهم علی البعض خبر ہے مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعضے انمین سے وہ ہین کہ باتین کین
ان سے اللہ نے بیواسطہ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو کہا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ اور حضرت موسیٰ ع
کو فرمایا انی انا ربک اور پیغمبر ہمارے کو علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات ارشاد کیا جو کچھ چاہا چنانچہ مشعر ہے اوپر اسکے
آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے انکے کو مرتبون مین تفاوت انمین اسواسطے ہے
کہ بعضے انکے مبعوث سمت فرقہ آدمیان ہین اور بعضے ملک مردمان اور بعضے تمام زمرۂ انسان اور بعضے مجموع انس وجان جیسے
پیغمبر ہمارے علیہ صلوٰۃ اللہ الملک المنان اور دوسری یہہ ہے کہ بعضون کو خواص پیغمبری دی بعضون کو سوا انکے
نبوت عطا کی اور نزدیک بعضے مفسرین کے مراد ورفع بعضهم سے ادریس علیہ السلام ہین کہ حق تعالیٰ نے انکو رتبہ عالیہ
کرامت فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ورفعناہ مکانا علیا اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ یہہ اشارہ طرف پیغمبر ہمارے کے ہے چنانچہ
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وہ پیغمبر ہمارے ہین کہ اوپر تمام انبیا کے برفع درجات ممتاز ہین فضیلت دی
ہے انکو حق تعالیٰ نے اوپر تمام پیغمبرون کے ساتھ خصائص بے پایان کے اور فضائل بیکران کے چنانچہ آیات واحادیث سے
ظاہر و باہر ہے ص محمدؐ سید کونین صاحب تاج لولاک کہ جسکے قدم ہے کہ ساحت وزیبا خلعت اسری کا کہ زینت
دیہم پہنچے بالا سرا کہ اسکے کہ جو ہر دو جہان سایہ ہے جس شخص کے سراپا کا کہ مقام عالی اسکا آگے کہ بیکر فہم مین جسکے زبان
ہے امر تقویٰ قاب قوسین او ادنیٰ کا کہ قدر اسکا کس روشن ہو سایہ افکن باغ امکان مین کہ نور انبیا ہے نقل ظل رحمٰن
سرور عنا کا کہ خطاب خلع نعلین آیا موسیٰ کو جہان ارفت کہ کہیں سے پہنے ہوئے وہان کفش سر کہ میر مولا کا کہ
اور خصائص اور فضائل آپکے بہت ہین کہ کتب مطولات مین مذکور ہین از انجملہ چند یہہ ہین کہ آپ ہی ہین ہین اور کسی نبی
انبیا مین ہین نہ ملائکہ مین اور کچھ فضیلتین کہ پیغمبران اولوالعزم پر ثابت ہین تحریر ہوتی ہین خاصہ پہلا روح انکی
خلقت مین سب سے سابق ہے اور بدن مبارک لاحق متاخر بظہور کہ نحن الاٰخرون السابقون خاصہ دوسرا حق تعالیٰ نے
روز میثاق مین عہد تمام انبیاؤن علیہم السلام سے لیا کہ اگر زمانہ آپ کا پاوین آپ پر ایمان لاوین اور نصرت دین مصطفویؐ کی
کرین چنانچہ فرمایا ہے حق تعالیٰ نے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم
لتؤمنن بہ ولتنصرنہ اگر فرضاً انبیاؤن سے کوئی ایک بھی زمانہ آپکا پاتا واجب تھا کہ متابعت آپ کی کرتا چنانچہ فرمایا ہے
آپ نے لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی خاصہ تیسرا حق تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو قرآن شریف مین ساتھ نام کے یاد فرمایا ہے
اور آپ کو ساتھ وصف کے چنانچہ یا آدم اسکن انت اور یا نوح اهبط بسلام منا اور یا ابراہیم اعرض عن ہذا اور یا موسیٰ انی
اصطفیتک اور یا داؤد انا جعلناک اور یا زکریا انا نبشرک اور یا یحییٰ خذ الکتاب اور یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی

نوبت خطاب کی آپ پر آئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اور اگر نام مبارک آپکا بھی فرمایا تو بطریق تلو مدح مقرون
بصفت رسالت اور ذکر نبوت جیسے کہ وما محمد الا رسول اور محمد الرسول اللہ اور وآمنوا بما نزل علی محمد اور ما کان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نقل ہے کہ قیامت کو سب امتوں کو ان کے انبیاؤں کے نام پر بلاوینگے
کہ یا امت نوح یا امت ابراہیم یا امت موسی اور آپکی امت کو محمدی کہا جاوے گا بلکہ خطاب آپکا یا اولیائی خاصہ چوتھا
امم سابقہ اپنے پیغمبروں کو نام لیکر پکارتے تھے اور اس امت کو جائز نہیں کہ نام لیکر آپ کو بلاویں لا تجعلوا دعاء
الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا خاصہ پانچوان مخصوص فرمایا حق تعالی نے آپ کو بجوامع الکلم کہ اوتیت بجوامع الکلم یعنی
کلام قلیل اللفظ کثیر المعنی خاصہ چھٹا اموال غنائم کو اوپر آپکے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا اگلے پیغمبروں کے لئے قانون
یون حکم تھا کہ جو مال غنیمت لاتے تھے روبرو اپنے پیغمبر کے رکھتے تھے آتش آسمان سے آکر جلا دیتی تھی لہذا آپ نے فرمایا ہے
احلت لی الغنائم خاصہ ساتوان تمامی بساط زمین کو مسجد اور معبد واسطے آپکے کیا اور خاک کو پاک کرنے میں حکم پانی کا
دیا بخلاف پہلے امتوں کے کہ اس دولت سے محروم ہیں مسجد اور معبد ان کے معین تھے قدم گاہ انبیا ان کی اور تیمم کی ہرگز
رخصت نتھی چنانچہ فرمایا ہے آپنے جعلت لی الارض مسجدا وترابہا طہورا خاصہ آٹھوان مبعوث کیا آپکو حق تعالی نے
اوپر کافہ خلائق کے جن وانس سے اور پہلے انبیا سب بطائفہ مخصوص مبعوث ہوتے تھے بعضے روایاتوں میں ہے کہ حضرت
نوح علیہ السلام بھی اوپر کافہ برایا کے مبعوث تھے بقرینہ ہلاکت تمام روئے زمین لیکن بر تقدیر تسلیم اوپر انس ہی کے
تھے نہ جن کے اور آپ سب پر چنانچہ فرمایا ہے بعثت الی الخلق کافۃ خاصہ نوان انبیاؤں کو ساتھ وجود مبارک
آپکے ختم فرمایا کہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہ پیدا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے آپنے ختم بی النبیون اور حضرت عیسی علی نبینا
علیہ السلام کا اترنا آخر زمانہ میں واسطے اظہار شریعت غیر نہیں ہوسکتا بلکہ اسی شریعت کو اجرا کرینگے اور مثل ایک عالم کے
ہونگے علمائے امت محمدیہ سے علی مصدرہا الصلوۃ والتسلیمات خاصہ دسوان حق تعالی نے آپکو رحمت عالمین
فرمایا کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اس خاصہ میں لطائف بہت مندرج ہیں انشاء اللہ تعالی تفسیر میں اس
آیت کے تحریر ہونگے خاصہ گیارھوان مختار فرمایا حق تعالی نے آپکو اوپر تمام پیغمبروں کے دس چیز میں اول یہہ ہے
کہ پہلے انبیا جب اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط ان کے بہت جاتے تھے اور ازواج ان کی نکاح میں غیروں کے
آتی تھیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط تا قیامت مبسوط اور شریعت مضبوط اور دین مربوط تا بہ
انقطاع دنیا رہیگا اور ازواج آپکے کہ امہات المومنین ہیں دوسری یہہ ہے کہ سب انبیا طالب رضائے خدا تھے
چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا وعجلت الیک رب لترضی اور حضرت حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا طالب
رضائے مقدس ہوئے ہیں علیہ الصلوۃ والسلام ولسوف یعطیک ربک فترضی تیسری یہہ ہے کہ سب انبیا نے اللہ کی قسم
کھائی ہے اور اللہ تعالی نے آپکی ہی قسم کھائی ہے کہ فرمایا ہے لعمرک چوتھی یہہ ہے کہ موسی اور ہارون علیہما السلام

کو فرمایا فقولا لہ قولا لینا تا بسبب اسکے تدارک غلظت اسکا کرے اور آپکو کہا واغلظ علیہم تا تلافی رافت اسکی کرے
پانچوین یہہ ہے کہ تعظیم اس طرح سے آپکے نام کی فرمائی ہے کہ کسی انبیا کی نہین کہ قرآن مین سب انبیا کو بنام علامت
یاد کیا ہے اور آپکو بنام کرامت چھٹی یہہ ہے کہ کسی پیغمبر کی امت کو خطاب بیواسطہ نہین فرمایا حق تعالی نے اور
اگر جو کچھہ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اس پیغمبر کو خطاب فرما کر کہا کہ تم یون کہدو چنانچہ قوم نوح علیہ السلام نے جب کہا
انا لنریک فی ضلال مبین تو حق تعالی نے طرف حضرت نوح کے خطاب فرمایا کہ جوابمین انکے کہہ کہ یا قوم لیس
بی ضلالۃ ولکنی اسیطرح جس نے جس پیغمبر کے جنابمین کچھہ الفاظ بے ادبانہ ازراہ طعن کہے اس پیغمبر نے اسکا جواب
بتعلیم الہی دیا ہے اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچی تو حق تعالی نے جواب
طاعن کو آپ سے آپ فرمایا چنانچہ ابو البختری بن ہشام نے جب آپکو کہا ما اظنک الا ضالا تو حق سبحانہ نے
قسم کہا کر نفی ضلالت اپنے حبیب سے فرمائی کہ والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی اور دوسرے جاہل نے جناب آپکو مجنون کہا
تو حق تعالی نے قسم کہا کر سخن اس خبطی جاہل کا باطل کیا کہ نون والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون پھر
کسی نے جناب آپکو شاعر کاہن کہا اس کے جوابمین فرمایا کہ وما ہو بقول شاعر اور ولا بقول کاہن پھر کسی نے جو ساحر کہا
تو اسکے رد قول مین ارشاد کیا کہ ان ہذا الا سحر یوثر اور وہ ولید بن مغیرہ تھا حق تعالی نے ساتھہ دس مذلت کے اسکی
نکوہش فرمائی ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم پھر ایک نے آپکو
مقطوع النسل اور ابتر کہا حق تعالی نے سورہ کوثر نازل کیا اور دشمن کو آپکے ابتر کہا اور نظیر اسکی کلام اللہ مین بہت
ہین ساتوین یہہ ہے کہ سب انبیا بعد دعا کے مشرف بعطا ہوے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے مخصوص
ساتھہ اس کمال کے ہوئے وقت قسمت نحن قسمنا بینہم کے جو خیر عوالم عرشی فرشی ملکی ملکوتی سے بہتر اور خوشتر
تھی آپکو کرامت فرمائی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ حق تعالی نے جہات سے جہت کعبہ کی کو انتخاب کر کر
ندائے وقت محمدی فرمائی کہ فول وجہک شطر المسجد الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کر کر آپکو رحمت
کی الا ان محمدا العطی عطاء من لا یخشی الفاقۃ اور عبادات سے جہاد کو انتخاب کر کر آپکو عنایت کیا وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ
علیہم اور سماوات سے قصر قبول اور حرم وصول کو انتخاب کر کر آپکو بخشا عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور نامون
سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کر کر دیا وما محمد الا رسول اور جانون سے جام عشق ومحبت دیا یحبہم
ویحبونہ اور روزون سے روز جمعہ یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ اور راتون سے رات قدر لیلۃ القدر خیر
من الف شہر اور مہینون سے رمضان شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور شہرون سے مکہ معظمہ لتنذر ام القری ومن
حولہا اور بوڑھے لوگون سے ابو بکر رضی اللہ عنہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اور کہول عمر رض یا ایہا النبی حسبک اللہ
ومن اتبعک من المؤمنین اور اغنیا سے عثمان رض امن ہو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما اور صفیا سے علی مرتضی

یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً اور بنات سے فاطمہ رض کو فاطمۃ بضعۃ منی اور ذریات سے حسنین رض کو سیدی شباب
اہل الجنۃ الحسن والحسین اور آیات بینات سے قرآن شریف کو انتخاب کر کر انکو دیا کتاب انزل الیک مبارک اور
ملل و ادیان سے دین خلیل کو ملت ابیکم ابراہیم اور پہاڑوں سے صفا و مروہ کو ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور
مکانات سے مساجد کو وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور جامہ ایمان سے تقوی کے ولباس التقوی ذلک خیر
اور جہان عرفان سے توحید کو والہکم الہ واحد اور باغون سے بہشت کو اعدت للمتقین اور گلستانون سے فردوس کو
کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور علویات سے عرش کو فکان قاب قوسین او ادنی اور سفلیات سے حرم کو حرما
امنا ویتخطف الناس من حولہم اور عورات سے نو عورتون کو یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور اخوان سے صحابہ کو
فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور گھانسون سے جو کو الشعیر قوت الانبیاء اور دواؤن سے شہد کو فیہ شفاء للناس اور خوابون سے
خواب صالح کو لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق اور پانی سے چار انہار بہشت کو فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار
من لبن لم یتغیر طعمہ اور کردارون سے نماز کو ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور گفتارون سے ذکر لا الہ الا اللہ کو واذکروا
اللہ ذکرا کثیرا اور قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم اور بنی آدم سے اس امت کو انتخاب کر کر انکو دیا کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس اور ہژدہ ہزار عالم سے آنکو انتخاب کر کر من امت والو کو عنایت فرمایا لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث
فیہم رسولا غزل امام کل انبیا محمد رسول برحق ہے کبریا کا ؛ درود بیحد سلام بیحد ہو اسپہ نازل سدا خدا کا ؛ نبی اعلے
رسول اکرم صفی اصفی شفیع عالم ؛ زکی ازکی رفیق و ہمدم ہمارا ایمان اور وہان جزا کا ؛ وہ سب سے ارفع وہ سب سے
افضل وہ سب سے اعلا وہ سب سے اکمل ؛ وہ سب سے اکرم وہ سب سے اجمل وہ تاج ہے فرق انبیا کا ؛ کرے بانگشت
شق قمر کو بلائے ہاتھون مین وہ حجر کو ؛ لٹائے للہ مال و زر کو وہی ہے بس فخر اسخیا کا ؛ نہ رافت اب دلمین کیون
خطا اگرچہ بڑی ہین تیرے تو ہے گدا ؛ یقین ہے مہر گرہ ہوگا شفیع وہان تجھ سے پر خطا کا ؛ آٹھوین یہہ ہے کہ سب
انبیا کے حق تعالی نے تقصیرات زلات قرآن شریف مین پہلے ذکر فرما کر عطا اپنی ارشاد کئی ہے چنانچہ حضرت
آدم علیہ السلام کے حق مین وعصی آدم ربہ فغوی کہکر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وہدی اور حضرت موسی ع
کے حق مین کہکر فوکزہ موسی فقضی علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فغفر لہ انہ ہو الغفور الرحیم اور حضرت یونس علیہ السلام کے
حق مین کہا وذا النون اذ ذہب مغاضبا پھر عذر خواہی ان کی فرمائی فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین پھر قبول توبہ اور اجابت دعا انکی اسیر متضرع کی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور حضرت داود
علیہ السلام کے حق مین کہا وظن داود انما فتناہ فاستغفر ربہ پھر فرمایا فغفرنا لہ ذلک اسیطرح اور انبیا کے حق مین
قیاس کیجے لیکن جب نوبت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی پہلے ذکر عفو کا فرمایا پھر مذکور زلت کا عفی اللہ
عنک لم اذنت لہم پھر ذکر زلت کا بتعبیر فرما کے خطائے ماتقدم اور ماتاخر کو تحت مغفرت داخل فرمایا لیغفر لک

الم

اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نوین یہہ ہے کہ مراتب نبوت کے پانچ ہین اوّل صفوت ہے کہ حضرت آدم کو عنایت
ہوا ان اللہ اصطفیٰ آدم دوسرا خلت ہے کہ حضرت ابراہیم کو دیا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تیسرا قربت ہے کہ حضرت
موسیٰ کو بخشا وقربناہ نجیا چوتھا مرتبہ اظہار نعمت ہے کہ حضرت عیسیٰ کو کرامت فرمایا واذکر نعمتی علیک وعلی
والدتک پانچوان مرتبہ محبت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم کو ساتھ اسکے مخصوص فرمایا
کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ چنانچہ روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ ایکدن چند صحابہ بیٹھے تھے اور
آپسمین کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالیٰ نے مرتبہ اصطفیٰ عنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو خلت سے مشرف
کیا اور حضرت موسیٰ کو نجی کہا اور حضرت عیسیٰ کو روح اللہ ٹھہرایا اس عرصے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے
باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کلام تمھارا مین نے سنا سچ ہے کہ آدم صفی اللہ ہین اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ
اور عیسیٰ روح اللہ لیکن سمجھ لو کہ مین بلا فخر اور صفوت آدم کی مخروج بعصیت ہوئی وعصیٰ آدم ربہ فغوی اور خلت
ابراہیم کی مخلوط بحاجت ہے والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی اور قربت موسیٰ کی معذرت سے ملی رب انی
ظلمت نفسی فاغفرلی اور نعمت عیسیٰ کی مقرون بہ تہدید وتوبیخ قیامت ہوئی ءانت قلت للناس اتخذونی
وامی الٰہین من دون اللہ اور محبت میری مشحون بشفاعت ہوئی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا دسوین یہہ
ہے کہ وجود تمام انبیا کا آب وگل سے تھا اور پیغمبر ہمارے کا جان ودل سے زہرۃ الریاض مین لکھا ہے کہ جب
حق تعالیٰ نے قضیہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا سر مبارک کو کہ سراپا پردۂ سلطان عقل ہے
برکت سے ترتیب دیا اور چشم نرگسین کو کہ دو روزن نور گلزار اس قصر کے ہین حیا سے پیدا کیا اور کانون کو کہ
دریا وکان اسکے نگ رفیع الشان کے ہین غیرت سے بنایا اور زبان گوہر فشان کو ذکر سے ظاہر کیا اور دو لب
جان بخش کو تسبیح سے تخلیق فرمایا اور چہرۂ رنگ مہر کو رضا سے ترکیب کیا اور سینۂ بے کینہ کو اخلاص سے اور دل
مقبل کو رحمت سے اور فواد باوداد کو شفقت سے اور دونو کتف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات سنبل صفا کو
نبات جنت سے اور آب دہان بابرہان کو شہد جنت سے مرتب اور مزین فرماکر اس گلدستۂ (گلستان) حسن وملاحت
کو اور اس سرو نورستہ بوستان وجود وسماحت کو آراستہ وپیراستہ کر کے اس چار بازار عالم کون مین بھیجا تاکہ قدر اس نعمت عظمیٰ
اور سعادت کبریٰ کی جانکر شکر اس انعام کا بجا لاوین غزل کرین شکر اُس خدا کے جنہے کئے ہین النبی جناب پیدا
کہ جن کے باعث ہوا ہے ہم پر خطا سے راہ صواب پیدا ٭ امام کل انبیا محمد قیام ارض وسما محمد ٭ اگر ہے
سجدے کو جن کے ہر دن جبین نو آفتاب پیدا ٭ نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث ٭
نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لے کے تا ماہتاب پیدا ٭ کرین نہ مشکل کشائی گروہ تو روئے مقصود پر ہمارے
نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا ٭ وسیلہ ہم سے نہ عاصیونکے اگر وہ ہوون تو ہم پہ ہہتان وہان ٭

عتاب سے بری ہو عتاب سیدا عذاب سے بری ہو عذاب سیدا ہہ کرم سے اُن کے یقین ہے شیطان بہ ترغیب کچھ تشکیک نہ لا
سکیگا ہوکر لگا کر ہایب سوال آخر تو ہونگے لاکھون جواب سیدا ہہ گناہ ہین بحساب رافت اگرچہ آپ نے یہ تکرر
ہہ ہے ہہ کہ کردئیے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب سیدا ہہ خاصہ بارھوان حق تعالی نے فضیلت دی
انکی امت کو اوپر تمام امم کے دس چیزو مین اوّل خیریت مین کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنهون عن المنکر دوسری اجماع کو اس امت کے حجت قاطع کیا اور یہہ بات اور امتون مین نتھی تیسری ضلالت
اور گمراہی سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تجتمع امتی علی الضلالة چوتھی اس امت
کو گواہ امم سابقہ کا ٹھہرایا قیامت کے دن وکذالک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پانچوین اس
امت کو تمام امتون سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامة
چھٹی تین حصے یہہ امت ہوگی بہشت مین ایک حصہ امم سابقہ چنانچہ فرمایا ہے انی لارجوان تکونوا ثلثا اہل الجنة
ساتوان اس امت کو بقحط عام ہلاک نہین فرمایا آٹھوان اس امت کو تمام غرق نکریگا نوان دشمن غیر اس امت
کے اس امت پر مسلط نہوگا دسوین تکالیف امم سابقہ کی اس امت سے اٹھا دین ویضع عنهم اصرهم خاصہ تیرھوان
سید روز قیامت پیغمبر آپ ہی ہوسکے اور یہہ خاصہ سات امر مین ظہور فرماویگا اول جو شخص کہ پہلے سر خاک لحد سے
نکالیگا وہ آپ ہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہے انا اول من تنشق الارض دوم مرتبہ شفاعت کا مخصوص آپ کو
ہوگا اور علما کہتے ہین کہ آپ کی سات قسم شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمی ہے درمیان اہل موقف
کے چنانچہ حدیث مین ہے کہ خلائق سب انبیا سے ناامید ہوکر ملتجی آپکے ہونگے اور آپ شفاعت سب کی کرینگے
دوسری یہہ ہے کہ شفاعت سے آپ کے بہت لوگ بیحساب و عذاب بہشت کو جاوینگے اور بدولت تمنا
ولقاے الہی مشرف ہونگے تیسری جو لوگ کہ مستوجب دخول دوزخ ہونگے آپکی شفاعت سے باہر آوینگے چوتھی جو
لوگ کہ بسبب معاصی کے دوزخ مین داخل ہوئے ہونگے وہ بھی آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آوینگے
پانچوان جو لوگ کہ بفضل الہی بہشت مین داخل ہوئے ہونگے آپکی شفاعت سے انکے درجات بلند ہونگے
چھٹی شفاعت آپکی بعضے کفار کے حق مین بھی واسطے تخفیف عذاب کے مقبول ہوگی چنانچہ ابوطالب کے
حق مین ساتوین شفاعت آپ کی مجاوران مدینہ کے حق مین چنانچہ فرمایا ہے من استطاع ان یموت بالمدینة
فلیمت بہا فانا اشفع لمن یموت بہا سیوم لواء حمد قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ہوگا
چنانچہ فرمایا ہے لواء الحمد یومئذ بیدی اور دوسری روایت وارد ہے کہ انا سید ولد آدم یوم القیامة
ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواه الا ہو تحت لوائی اور رسل سایہ مین اس لوا کی ہونگے
نقل ہے کہ وہ لوا ہزار سالہ راہ بلند ہوگی اور اسمین تین سطرین مکتوب ہونگے پہلی

سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جلت
لوا کو فضائے عرصات میں جا کھڑا کریں گے منادی کرنیوالا ندا کریگا کہ ایہا النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن
عبد اللہ خاتم النبیین و سید المرسلین و امام المتقین و رسول رب العالمین پھر پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوینگے
اور اس لوا کو دست مبارک میں لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے عیسی تک علیہم السلام ساتھ تمام صدیقوں
اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے جو اس لوا کے نیچے جمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے ان فرقے والوں سے حلہ اور تاج حاضر
ہوگا اور واسطے جناب مقدس سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوائے الکرم فرق ہمایوں پر رکھیں گے اور لباس حریر
خضر بدن مبارک کو پہناویں گے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں لیجاوینگے
اور لوا الحمد آپ جناب امیر المومنین علی مرتضی رض عنہ کو عنایت فرماوینگے سے روز محشر کیوں نہ کل عالم
کا وہ سردار ہووے جسکا ایسا ہو علم الا علم بردار ہو اور وجہ تسمیہ کی لوا احمد کے یہ ہے چنانچہ تفسیر بحر العلوم
وغیرہ میں لکھا ہے کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم میں حضرت آدم کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا جواب یرحمک
ربک ملا تو شانہ آدم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین آدم میں متحرک تھا اس طرح جیسے مروارید کو مروارید
گمیں حضرت آدم نے کہا الہی یہ آواز کیا ہے خطاب آیا کہ نور فرزند تیرے کا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان
ہوگا حضرت آدم کے دلمیں تمنائے مشاہدہ نور محمد علیہ الصلوۃ ہوئی اس نور نے پیشانی سے ناخن انگشت
مسبحہ کی طرف انتقال کیا جلوہ دکھایا حضرت آدم نے حوائت اظفار میں نور سید ابرار مشاہدہ کیا فی الحال انگشت مسبحہ
اٹھا کر مبادرت شہادتین کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اور یہ سنت درمیان
اولاد اپنے کے تا قیامت چھوڑی اور برکت انتقال اس نور پاک کے سے کہ یمین آدم واقع ہوا تھا خیر اور یمن اور برکت
اور سعادت قرین یمین ہوئی جو اولاد ان کی کہ جانب یمین متمکن تھی سعادتمند ملقب بہ اصحاب یمین ہوئی اور
جو جانب شمال تھی محروم اس سے رہی القصہ حضرت حق تعالی نے فرمایا کہ اے آدم جو عطسہ سے ممنون
ہوا ہے کچھ تحفہ دیتے ہیں اپنے اس فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا تو حضرت آدم نے عرض کیا کہ الہی میرے پاس سوا
الحمد للہ کے نہیں جب روح میرے بدن میں تو نے ڈالی ہے زبان سے جاری کیا ثواب اس حمد کا اس فرزند
دولتمند کو دیتا ہوں حق تعالی نے اس ثواب حمد کو لوا بنائی اور یہی لوا الحمد کر کے حوالے سلطان انبیا صلی
اللہ علیہ وسلم کے فرمائی چہارم اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہشت میں جاوینگے چنانچہ فرمایا ہے
انا اول من یقرع باب الجنۃ نقل ہے کہ جب آپ دروازہ بہشت کا کھٹکھٹاوینگے خازن بہشت پوچھیگا کہ کون
ہے آپ فرماوینگے میں ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن کہیگا کہ فرمان الہی ہے کہ دروازہ بہشت کا کسی کے
واسطے نہ کھولوں گا پہلے تم سے پھر آپ کے واسطے دروازہ کھول دیگا آپ بہشت میں رونق افزا ہونگے اور امت آپ کی

کی پہلے سب امم سے بہشت میں جاویگی الحمد للہ علی کل حال پنجم مالک حوض کوثر آپ ہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہے
اللہ نے انا اعطیناک الکوثر اور تفصیل اسکی موجب تطویل ہے کتب سیر میں مسطور ہے ششم مقام محمود حق کا لک
اُسکے آپ ہی ہونگے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا اور مفسرین اس مقام پر بہت لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالے
تفسیر میں اس آیت کے مبین ہوگا ہفتم وسیلہ ہے کہ آپ ہی کو عنایت ہوگا اور وسیلہ عبارت ایک درجے سے
ہے کہ اعلائے درجات بہشت ہے ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلوا اللہ
لی الوسیلہ طلب کرو حق تعالی سے واسطے میرے وسیلہ عرض کیا لوگوں نے کہ وسیلہ کیا ہے فرمایا بڑا درجہ ہے بہشت میں
کہ اُس درجے کو کوئی نہیں پہنچیگا مگر ایک مرد اور امید رکھتا ہوں میں کہ وہ مرد میں ہی ہوں سمجھ لیجے کہ یہاں امید بجہت حسن ادب
ہے ورنہ آپ ہی متعین ہیں ساتھ اُس مقام کے یہہ تیرہ خاصے آپکے یہاں لکھے گئے بجہت اختصار کے والا
اور بہت خاصے ہیں کہ یہہ دفتر گنجائش تحریر کی نہیں رکھتا اب بعضے فضائل آپکے کہ اوپر انبیائے کرام کے ہیں تحریر ہوتے
ہیں غور سے سنئے اور تفضیل آپ کی اوپر حضرت آدم علیہ السلام کے بہت وجہ سے ہے اُن میں سے آٹھ وجہیں
تحریر ہوتی ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ حضرت آدم آب و گل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعوے کے
پانچ دلیلیں ہیں پہلی دلیل یہہ ہے کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپ کا نہ تھا اور یہہ خصوصیت علامت جان و دل ہے
نہ صفات آب و گل دوسری دلیل یہہ ہے کہ شب تار میں نور آپ کا ایسا روشن ہوتا تھا کہ احتیاج چراغ کی نہ تھی
تیسری یہہ دلیل ہے کہ عروج آپ کا اطباق سموات پر بقوت جان و دل تھا نہ بشوکت آب و گل چوتھی
دلیل یہہ ہے کہ پس پشت راست چپ مساوی دیکھتے تھے یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے پانچویں
دلیل یہہ ہے کہ خواب اور بیداری میں ادراک آپ کا برابر تھا کہ تنام عینی ولا ینام قلبی یہہ بھی علامت جان و
دل سے ہے وجہ دوم یہہ ہے کہ تخمیر طینت آدم علیہ السلام اگرچہ بید قدرت الٰہی چالیس ہزار سال میں مرتب
ہوا کہ خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا لیکن نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سو پچاس ہزار برس قبل
خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے پیدا کیا کہ انا من نور اللہ والمومنین من نوری وجہ سوم یہہ ہے کہ حضرت
آدم کو آب جنت سے پیدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وما ارسلناک الا
رحمة للعالمین وجہ چہارم یہہ ہے کہ حضرت آدم کے حق میں فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حق میں
ارشاد کیا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا روح آدم میں بدن ترتیب پایا ہے اور روح محمد بدن روح
نشو و نما میں آئی ہے وجہ پنجم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو اسماء تعلیم کئے وعلم آدم الاسماء کلہا اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو حقائق دقائق اپنے کلام کے سکھلائے الرحمن علم القرآن وجہ ششم یہہ ہے کہ آدم کو قبلہ
فرشتوں کا فرمایا اسجدوا لآدم اور آنحضرت کو مقتداء فرشتگان اور امام پیغمبران کیا اور سب کرامت بالغہ

آنحضرت

آنحضرت نے فرمایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً وجہ ہفتم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو روز اول یک سجدہ تھا
اور آنحضرت صلعم کو روز آخر مقام محمود اور حوض مورود اور تخفیف مشہود اور لواے محمود ہوگا وجہ ہشتم یہہ ہے کہ آدم
کا تخت علی تخت اعناق ملائکہ پر رکھا اور سب کو تحت تخت لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت
کو علم ہوگا کہ سب انبیا و اولیا سایہ میں اسکے ہونگے آدم ومن دونہ تحت لوائی وجہ نہم یہہ ہے کہ آدم کو آسمانوں
سے گذار کر بہشت میں لے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر مقام قدس پر خرامان کیا دنیٰ فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ دہم یہہ ہے کہ شیطان نے ورغلا کر حضرت آدم کو زلت میں ڈالا فوسوس لہما
الشیطان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصرت پائے کہ شیطان آپکا اسلام لایا اسلم شیطانی علی یدی وجہ
یازدہم یہہ ہے کہ آدم مبتلا بزلت ہوئے اور آوازہ عصیانکا ان کے عالم میں پہنچایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
نے صدور گناہ غلغلہ مغفرت اقطار و اکناف عالم میں منتشر فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر
وجہ دوازدہم یہہ ہے کہ آدم کو عتاب پہلے ہوا پھر عفو وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عفو پہلے
پھر عتاب عفی اللہ عنک لم اذنت لہم وجہ سیزدہم یہہ ہے کہ آدم کو یک زلت بہشت سے نکالا اور آپکی امت
گناہگار کو باوجود ہزار صغائر و کبائر جنت میں داخل کرینگے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
وجہ چہاردہم یہہ ہے کہ آدم کو یک زلت برہنہ کیا ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوآتہما اور چاکران گنہگار آپکے بجود
ہزاروں گناہوں کے پردہ پوشی کرتا ہے اور رسوا نہیں فرماتا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر وجہ
پانزدہم یہہ ہے کہ آدم کو دو سو برس رولاکر توبہ قبول ہوئی اور آپکی امت کی گناہ دو صد سالہ یکدم ندامت بخشی کہ الندم توبۃ وجہ
شانزدہم یہہ ہے کہ آدم کو یک لغزش حرم کعبہ میں بھیجا تا وہاں توبہ قبول فرما دیں اور برکت آپکی سے گنہگاران امت
کو حاجت گھر سے نکلنے کی قبول توبہ میں نہیں متی قلت اسأت اقول غفرت وجہ ہفدہم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو بدن
قوالب بشر کیا اور روز میثاق میں سبکو اس متن پشت سے نکالا واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو الارواح کر دیا اور تمام اہل فلاح کو نور ان کے سے پیدا کیا انا من اللہ والمومنون منی وجہ ہژدہم
ہے کہ زمان آدم میں قالب غالب آکر جان کو عالم پاک سے طرف ولایت خاک کے کھینچ لایا اہبطوا منہا جمیعا اور
دور خوش بطور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں جان غالب قالب پر ہوگی ولایت خاک سے عالم پاک پر لے
گئی دنیٰ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ نوزدہم یہہ ہے کہ وقت آدم میں فرشتہ نورانی دیو ظلمانی ہوا
ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین اور زمان سعادت نشان سید دو جہاں میں دیو ظلمانی فرشتہ نورانی ہوا اسلم
شیطان علی یدی اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت ادریس کے بہت وجہ سے ہے ان میں
سے پانچ وجہیں تحریر ہوتی ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہیں چھوڑ آئے اور پیغمبر

ہمارے کو آسمانوں پر لیگئے اور وہاں متمکن فرمایا بلکہ بلند تر اس سے تا بمقام او ادنی پہنچایا وجہ دوم یہہ ہے کہ حضرت
ادریس کو بہشت میں لیگئے انھوں نے دیکھ کر پسند کی وہیں رہگئے اور پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت میں داخل کیا گوشہ
چشم بھی آپ نے ملاحظہ نفرمایا مازاغ البصر وماطغی وجہ سیوم یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو معرفت سیر کواکب کی دی
اور پیغمبر ہمارے کا قدم مبارک فرق کواکب پر رکھا وجہ چہارم یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو علم خیاطت کا دیا اور نبی
ہمارے کو علم معرفت اور نور محبت عطا کیا وجہ پنجم یہہ ہے کہ ادریس کو فن کتابت اور معرفت لوح وقلم دی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم سے گذار کر کتابت سے مخاطب کر پہنچایا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
حضرت نوح کے بھی بہت وجوہ سے ہے لیکن اُن میں چھے وجہیں بیان کی جاتے ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ نوح ع کو
کشتی دی کہ بروے آب رواں تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عنایت کیا کہ ہوا پر دواں تھا وجہ دوسری
یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو نجات بخشی بلا طوفان سے کشتی میں بتلقین بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو لطف الٰہی اور فضل نا منتہائی سفر معراج میں دستگیر ہوا کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ تیسری یہہ ہے
کہ نوح علیہ السلام کو سفینہ دیکر اُن کو اور اُن کے اہل کو غرق طوفان سے نگاہ رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
سکینہ رحمت کر کے آپکو اور آپ کے امت کو حرق نیران سے بچایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ وہ سفینہ حضرت نوح کو سبب
نجات ہوا اور یہہ سکینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علو درجات ہوا وجہ پانچویں یہہ ہے کہ اگر کشتی نوح
علیہ السلام پانی پر تیرتی تو کچھ اچنبا نہیں عجب تر یہہ ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے وقت قبول ایمان معجزہ طلب
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چاہتا ہے عرض کیا کہ وہ سل اُس کنارے سے پانی پر تیر آوے اس کنارہ
تک آپ نے اُس پتھر کو بلایا پانی پر تیرتا ہوا آپ کی طرف چلا آیا وجہ چھٹی یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام نے واسطے قوم
اپنے کے عذاب چاہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قوم کی
ہدایت طلب کی کہ اللھم اہد قومی فانہم لا یعلمون واسطے دشمنوں کے عذر خواہی کی کہ یہہ نہیں جانتے اگر یہہ پتھر میرے
دانتوں پر مارین تو دوست کر منہ میں اُن کے در سبحان اللہ جو دشمن سے یہہ معاملہ فرماوے وہ دوست سے کیا
جانئے کیا کرے ہے دشمنوں سے بھی یہہ کرتا ہو جو محبوب سلوک نہ دوستوں سے کرے کیا جانے کس اسلوب
سلوک نہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر خلیل الرحمن علیہ السلام کے بھی بوجوہ کثیرہ ہے اُن میں
بیس وجہیں یہاں ظاہر ہوتی ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلت عطا کی کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت سرفراز کیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نکتہ عجائب میں یہہ
ہے کہ وہاں ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کہا یہاں جا کر ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب فرمایا وجہ دوسری یہہ ہے
کہ خلیل نے جو کیا برضائے الٰہی کیا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا اور یہاں ملک تعالی و تقدس نے جو کیا برضائے حبیب کیا

کہ دنیا میں فرمایا فلنولینک قبلۃ ترضیہا اور عقبیٰ میں ارشاد کیا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ وجہ تیسری یہہ ہے
کہ خلیل الرحمان کو امام عوام انام کیا انی جاعلک للناس اماما اور حبیب اللہ کو شب معراج میں بیت المقدس میں امام
انبیا کا اور بیت المعمور میں امام ملائکہ کا فرمایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو قوت یقین دی اور حبیب کے
صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت بالمعین کہ فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مراد ملک
مقرب سے جبرئیل میں اور نبی مرسل سے ابراہیم علیہما السلام وجہ پانچویں یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو وہاں پہنچایا کہ جبرئیل
نے کہا الک حاجۃ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ترقی بخشی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت
وجہ چھٹی یہہ ہے کہ اوپر خلیل علیہ السلام کے آتش نمرود کو برد وسلام کیا کہ یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور واسطے امت
حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ کو برد وسلام فرماویگا کہ جز یا مومن فان نورک اطفاء لہبی اور کیا عجب ہے
کہ بقدم خلیل آتش نمرود لعین افسردہ ہوئی تعجب یہہ ہے کہ آتش افروختہ غضب الٰہی بقدم امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام بجھ جاے اور نازک تر یہہ ہے کہ وہاں جب تک خطاب نہ آیا یا نار کونی بردا وسلاما سرد نہوے اور
یہاں بمجرد پانوں رکھنے عاصیان امت مصطفویہ کے بغیر اسکے کہ فرمان متوجہ ہو تمام منطفی ہوجاوے گی جیسا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان المؤمن اذا وضع قدمہ علی الصراط تجمد النار تحت قدمہ کما تجمد الماء علے
الطبق یعنے جو بندہ مومن وقت مرور برزخ دوزخ یعنی پل صراط پر رکھے آتش دوزخ زیر قدم محترم اسکے کے ایسی
افسردہ و یخ بستہ ہو کہ جیسی زمستان ہر وم میں حرفی اور طبق سے وجہ ساتوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی
نظر اوپر آفتاب اور ماہ اور تاروں کے تھی کہ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا اور قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اوپر تارک آفتاب اور ماہ اور ستاروں کے ہوا کہ وہو بالافق الاعلیٰ وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ ابراہیم
بواسطہ نظر اقرین دوست ہوے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بواسطہ تقرب دوست پہنچے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے درخواست
کی کہ ولا تخزنی یوم القیامۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خواست ارشاد ہوا یوم لا یخزی اللہ النبی وجہ دسوین
یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے درماندہ ہو کر کہا حسبی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت درماندگی اللہ
سبحانہ نے کہا حسبک اللہ وجہ گیارھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ میں خود جاتا ہوں انی ذاہب
الی ربی سیہدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ اپنی طرف بلایا سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلاً وجہ بارھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سیہدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناخواستہ
ہدایت فرمائی ویہدیک صراطا مستقیما وجہ تیرھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا الٰہی بندوں کو کہیے
یہہ کہ ثنا میری کریں واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہم نے

تو نہ تھا کہ تماشا نیری کہتے تھے ورفعنا لک ذکرک وجہ چودھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے اُس رات کو
ملکوت انہیں دکھایا ہلاکت عاصیان چاہے کہ کہا اللّٰہم اہلکہم اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اُس شب کو لقاے
کبریا مشرف ہوے رحمت اور مغفرت گناہگارون کی درخواست کی کہ کہا واعف عنا واغفر لنا وارحمنا وجہ پندرہوین
یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے واذن فی الناس بالحج اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم
منادی ایمان اور احسان اور عرفان ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وجہ سولھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے
کہا مین مطیع کو چاہتا ہون نہ عاصی کو فمن تبعنی فانہ منی اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین پہلے
عاصیون کو چاہتا ہون شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ سترھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عتاب
آمیز آیا کہ اولم تؤمن اور حبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو سعادت انگیز آئی کہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ وجہ اٹھارہوین
یہہ ہے کہ واسطے پسر خلیل کے کہ پیغمبر تھا ایک گوسفند فدیہ بھیجا اور واسطے پدر حبیب اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے
سو گوسفند باوجودیکہ باین مرتبہ نتھے فدیہ فرمائی وجہ انیسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم سے
حق سبحانہ بس ہے فانہم عدو لی الا رب العالمین اور اللّٰہ نے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا بس ہے لولاک
لما اظہرت الربوبیۃ اور وجہ بیسوین یہہ ہے کہ روایت ہے قیامت کے دن حوض پر ایک مردان امت
محمدیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ہوو اور تشنون کو تسلی کرین گے اور کہین گے ہذا فداوک من النار سے نار گم ود
ہوئی باغ خلیل حق ہے ۔ سنکے اس ذکر کو یہان کسی کو اچنبھا ہوگا ۔ مجرمون کے لئے وہان امت پیغمبر کی ۔
شعلۂ آتش دوزخ گل چمن ہوگا ۔ حشر کو فدیہ اس امت کے ہر ایک مجرم کا ۔ یا یہودی یا کوئی ترسا ہوگا ۔
یہان بفرزند خلیل ایک ہوا کبش فدا ۔ خیر وہان احسن تقویم سے اپنا ہوگا ۔ اور فضیلت آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم
کی اوپر حضرت یوسف کے بھی بوجوہ متعددہ ہے انمین سات وجہیں مکتوب ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ
یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تعبیر خواب الہام فرمائے وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من
تاویل الاحادیث اور غلامان آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو تحصیل مواریث اور تفسیر کتاب الکرم کی ثم اورثنا
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا وجہ دوسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تخت بخت اور قصر مصر با اسم
سلطنت اور رسم حکومت دیا وکذلک مکنا لیوسف فی الارض یتبوا منہا حیث یشاء اور خاکساران امت محمدیہ
کو اور تخت بخت جنت کے درمیان قصر حسن جنت کے کہ ملک موبد اور دولت مخلد ہے عطا فرمایا اذا رایت
ثم رایت نعیما وملکا کبیرا وجہ تیسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو جمال دیا کہ ہیچ اشتیاق ظہور اسکے کے عورات
امات مصر نے ہاتھ کاٹے وقطعن ایدیہن وقلن حاش للّٰہ ما ہذا بشرا اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو کمال عنایت
کیا کہ واسطے استغراق نور اسکے کے اہل مومنات مدینہ نے زنار توڑے ورایت الناس یدخلون فی دین اللّٰہ

افواجا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ حضرت یوسف کو کلید خزائن زمین عطا کین اجعلنی علی خزائن الارض اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو مفتاح کنوز رحمت اور خزائن رموز مغفرت دین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ پانچوین یہہ ہے
کہ بھائیون نے زمان حشمت یوسف مین صاع زرین متاع بن یامین مین دہری قالوا نفقد صواع الملک اور عہد
سعادت عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین متاع با انتفاع نور یقین صدور ملازمان حضرت سید المرسلین مین رکھی
افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ وجہ چھٹی یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو نور وبہا عطا کیا کہ جسکے
دیکھنے سے گرسنگان مصر کی بھوک بھاگ جاتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو النبی لوا عنایت ہوگی
کہ محنت زدگان قیامت کی جب نظر اسپر پڑیگی بلا اور محنت وہان کی مبدل بعافیت ہوگی وجہ ساتوین
یہہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو روز وصال حضرت یعقوب علیہ السلام کو بالا تخت بٹھایا ورفع
ابویہ علی العرش اور تمام خلائق مصر کو بلایا اور سبکو کہ حلقہ غلامی کا گردن مین رکھتے تھے آزاد کیا اور جب دن قیامت کا ہوگا
توسب مسلمان بمقتضائے ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ بندگان الٰہی ہونگے حاضر کیے جاوینگے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر بساط قرب کے تخت شفاعت پر بٹھا کر حق سبحانہ عاصیان گرفتار اور گنہگاران
تبہ روزگار کو بنظر سید الابرار گذار کر آتش دوزخ سے آزاد فرماویگا اور مژدہ درجات جناب کے سرافراز کریگا نظم زقوم
ہووے سرو ابرکت سے محمد کے ٭ ہر خار بنے گل بشوکت سے محمد کے ٭ امید ہے زحمت کو رحمت سے بدل دیوے
میدان قیامت مین امت سے محمد کے ٭ کیا دور ہے کر دے اللہ اس امت پر ٭ دوزخ کو حرام اس دن حرمت
سے محمد کے ٭ امید ہے جنت مین حوران لطافت رو ٭ مل کے کرین عشرت ملت سے محمد کے ٭ عشق الکار کہہ اے افت
دل مین کہ بخشے دیگا ٭ دوزخ سے نجات اللہ الفت سے محمد کے ٭ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوپر حضرت موسی علیہ السلام کے بھی بوجوہ بیشمار ہے ان مین سے بیس وجہین ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے
کہ موسی علیہ السلام کو کلیم اللہ کیا وکلم اللہ موسی تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم راز مین ندیم فرمایا فاوحی
الی عبدہ ما اوحی وجہ دوسری یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو ید بیضا دیا واضمم یدک فی جیبک تخرج بیضاء اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دین بیضا مرحمت کیا اتیتکم بالملۃ الحنیفیۃ السمحۃ السہلۃ البیضاء ید بیضا موسوی قصر
فرعون کو روشن کرتا تھا اور دین بیضائے مصطفوی ساحت قصر الٰہی روشن کرتا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ وجہ تیسری یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو عصا دیا تا سحر چند ہزار ساحران نابود فرماوین تلقف
ما یافکون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت دی کہ لاکھون عاصیون کے گناہون کو یکدم ندم محو کرین شفاعتی
لاہل الکبائر من امتی وجہ چوتھی یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو بادشاہی اور پیشوائی بنی اسرائیل کی دی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو خدمتگار مانند جبرئیل کے اور غاشیہ بردار مثل اسرافیل کے دیا اور خود بنفس رب جلیل جل جلالہ وعم

پانچوین یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام آپ سے گئے ولما جاء موسی لمیقاتنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے
سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً وجہ چھٹی یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام سنا وکلم اللہ موسی تکلیما
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی نور پر دیدار پاک دیکھا دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ ساتوین
یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام نے چالیس شبانہ روز تاب وتوان نہ دیا بعد اس کے کلام کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہر شب خوابی قدس سے باب وصل سے سیر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا ابیت عند ربی وہو یطعمنی
ویسقین وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو چالیس روز انتظار مین رکھا اور چالیس راتین جگایا جب طور
ن سے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے پر سوتے تھے کہ جبرئیل کے ہاتھ براق بھیجکر بلایا اور طرفۃ
العین مین وہان پہنچایا کہ فہم بشر اور وہم ملک جو الحق نواح اسکے کو نہین پہنچتا وجہ نوین یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام
نے بہت تلطم عرض کیا کہ ارنی انظر الیک خطاب آیا کہ انظر الی الجبل اشارت بعد نگاہ نے بعد کلام ان کے کیا کم
بلیس سر نکالے تھا اور حضرت صلعم کو وہ قدم گاہ دی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت وجہ دسوین یہہ ہے
کہ موسی کو بیچ وادی مقدس کے امر بخلع نعلین آیا فاخلع نعلیک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر فرق فلک اطلس
نہی خلع نعلین کی آئی کہ یا محمد لا تخلع نعلیک وجہ گیارھوین یہہ ہے کہ جب قرب موسی کو یاد فرمایا موسی کی
ستائش کی ولما جاء موسی لمیقاتنا اور جب قرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمایا اپنی ستائش کی سبحان
الذی اسری بعبدہ لیلاً یہہ دلیل ہے بقائے موسیت کی صفات موسویہ مین اور فنائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفات احدیت جل وعلا مین وجہ بارھوین یہہ ہے کہ موسی کو بنام علامت یاد کیا جاء موسی اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو بنام کرامت بعبدہ لیلاً وجہ تیرھوین یہہ ہے کہ موسی کو آیا کہا اور حضرت کو بردہ فرمایا یعنی وہ
آپ سے بصفت خود اور حضرت کو لے گئے بصفت حق یہان عجب نکتہ ہے کہ جو آپ جاوے یا رہ جاوے
یا نہ پاوے کہ اور جو بلایا جاوے وہ ممکن نہین کہ دخل نہ پاوے کچھہ لیجئے کہ آئندہ طالب ہے اور بردہ مطلوب اور وہ
مرید اور یہہ مراد اور وہ محبت اور یہہ محبوب وجہ چودھوین یہہ ہے کہ حضرت موسی اثر تجلی کا کوہ طور پر دیکھکر اپنی
صفت سے فانی ہوئے وخر موسی صعقا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل متعلقات انسانی کے اور عجائبات
ملکوت اور ملأ اعلی کے بلکہ انوار جمال وجلال حق مشاہدہ کئے اور جگہہ اپنی سے نہ ہلے یہہ بھی دلیل ہے بقائے
موسی کی بیچ صفت اپنی کے اور بقائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بصفات حق تعالی وجہ پندرھوین یہہ ہے کہ
موسی علیہ السلام نے دیدار چاہا رب ارنی انظر الیک نہ دکھایا لن ترانی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین
بند کین ما زاغ البصر وما طغی انہیں تماشا ہے ان کے کا کیا الم تر الی ربک وجہ سولھوین یہہ ہے کہ موسی علیہ
السلام کو وہ مرتبہ کرامت کیا کہ امت ان کی دریا سے اتری اور زمین خشک نکا تر نہوا واذ فرقنا بکم البحر اور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فردائے قیامت وہ پایہ عالی مرحمت ہوگا کہ امت انکی اوپر دوزخ کے گذرے گی
اور دامن تر انکا خشک نہو گا جز یا مومن فان نورک اطفا لہبی وجہ سترھوین یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام دو بار
مناجات جناب الہی مین کرتے تھے اور امت محمدیہ کی ہر پانچ بار مناجات کرتے ہین المصلی یناجی
ربہ وجہ اٹھارھوین یہہ ہے کہ واسطے موسی کے اور قوم ان کے من و سلوی بھیجا وانزلنا علیکم المن والسلوی
اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور سکینہ اتارے ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین وجہ انیسوین
یہہ ہے کہ واسطے امت موسی کے پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا اور
واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنان انگشتہا حبیب الرحمان سے فوار حیات بخش بہائے الفجر الماء من بین
اصابعہ سو پتھر سے جو ہوئین نہرین جاری تو عجب کیا ہے ٭ انگشت سے دریا کا بہنا یہ اچنبھا ہے ٭ وجہ
بیسوین یہہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام چالیس روز قوم سے باہر رہتے تھے قوم گوسالہ پرست ہو گئے تھے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہ سو تیس برس گذرے ہین کہ قوم سے روپوش ہوئے ہین اور ہر روز اعلائے اعلام شریعت
محمدی اور لوائے ملت احمدی بیچ ترقی اور تزاید کے ہے الحمد للہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
حضرت داؤد کے بھی بوجوہ متعددہ ہے تین وجہین انمین محرر ہوتے ہین وجہ اول یہہ ہے کہ حق تعالی نے داؤد ع
کو خلیفہ اپنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرتبہ دیا کہ انھون نے اللہ کو خلیفہ اپنا
کہا اللہ خلیفتی من بعدی وجہ دوسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین لوہا نرم کیا والنا لہ الحدید اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست مین قلوب محکم با قساوت کو کہ فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ نشان رکھا ہے
موم سے نرم تر کیا فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وجہ تیسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کو نغمہ اور نوا دیا کہ مرغان ہوا
اور ماہیان دریا اور وحوش صحرا ساتھ نغمہ سرائی انکے فریفتہ ہوتے تھے اور ہمراہ معاونت انکے مین
مبادرت کرتے تھے کہ یا جبال اوبی معہ والطیر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آوازہ دیا کہ منور عالم
کا نام نامی اور کاشان تھا کہ کوس دولت و احتشام اور نقارہ عظمت اور احترام انکا اوپر طارم عالم وجود کے بجا کہ اول
ما خلق اللہ نوری اور خس و خاشاک ظلمات جہالت میدان نور افشان معرفت کے بھی مقدم شریف انکے
کے دور کی کہ ان اللہ تعالی خلق خلقہ فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نوری اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت
سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت وجوہ سے ہے ان مین سے دس وجہین بیان ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ سلیمان
علیہ السلام کے لئے باد کو مسخر کی ولسلیمان الریح غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملائکہ مسخر فرمائے
یمددکم ربکم بخمسۃ الآف من الملئکۃ مسومین وجہ دوسری یہہ ہے کہ تخت سلیمان کا ہر رات اور ہر دن ایک
مہینے کی راہ جاتا تھا غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق ایک آن مین فرش سے

پایا عرش گیا وجہ تیسری یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو مرغ سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ
ظل ظلیل اپنے میں پرورش فرمایا تھا الم تر الی ربک کیف مد الظل بلکہ خدمتگاروں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع
اپنے میں مقام دلوایا سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الحدیث وجہ چوتھی یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو سلطنت
روی زمین کی دی رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سایہ لواء میں مملکت
عقبیٰ کی عطا ہوتی تھی ولواء الحمد بیدی وجہ پانچواں یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی جن و شیاطین فرمانبردار کئی اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملیکہ مقربین وجہ چھٹی یہہ ہے کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو بعاریت دی اور ملک ان
امت محمدیہ کو علی صاحبہا الصلوٰۃ بہشت میں برابر دس حصے اس مملکت کے دے گئے واذا رأیت ثم رأیت نعیما
وملکا کبیرا وجہ ساتویں یہہ ہے کہ واسطے سلیمان کے ایکروز آفتاب پھرایا اور واسطے ایک ملازم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن ابی طالب ہیں کرم اللہ وجہہ آفتاب پھرایا چنانچہ قصہ اسکا مفصل حدیثوں میں وارد ہے
وجہ آٹھویں یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو انگشتری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبوت وجہ
نویں یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو کرسی دی کہ شیطان کا دخل ہو والقینا علی کرسیہ جسدا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آیۃ الکرسی عنایت کی کہ شیاطین بھاگیں استخرجت آیۃ الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسویں
یہہ ہے کہ مرغ حضرت سلیمان سے باتیں کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور آہو اور شتر اور
طیور اور وحوش ہم کلام ہوئے چنانچہ تشریح اسکی کتابوں میں باب معجزات میں مبین ہے اور فضیلت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی بوجوہ متکثرہ ہے سات وجہیں ان میں سے نقل کی جاتی
ہیں وجہ اول یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہیں رکھا اور امت کو انکی ضائع چھوڑا بل رفعہ
اللہ الیہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوق العرش پہنچایا اور پھر وہاں سے لائے تاکہ امت کو دولت وصال سے محروم
نکریں اور خلعت رحمت اور مغفرت سے سرافراز فرماویں وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ دوسری یہہ ہے
کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کیا ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ نور احدیت
اپنی سے نکالا کہ انا من نور اللہ والمؤمنون منی وجہ تیسری یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بدن مردہ کو دم سے زندہ کرتے
تھے واحی الموتی باذنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانہائے مردہ کو بدم کرم زندہ و فرخندہ فرماتے تھے اومن کان میتا
فاحییناہ وجہ چوتھی یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہ یقین دیا کہ جسکے سبب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس سے زیادہ یقین عنایت کیا کہ بر روئے ہوا خرامان ہوئے وجہ پانچویں یہہ ہے کہ واسطے عیسیٰ ع
کے مائدہ آسمان سے اترا کہ جسمیں طعام مہیا گوناگون تھے ربنا انزل علینا مائدۃ اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ
پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ علم اولین و آخرین جسمیں لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وجہ چھٹی یہہ ہے کہ مائدہ

عیسیٰ سبب عذاب قوم ہوا فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین اور مائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجب
رحمت مؤید ہوا وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین وجہ ساتوین یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مامور بمتابعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ آخر زمان مین نزول فرماوینگے اور موافق شریعت نبوی کے
کام کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت مصطفویہ سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے مامور نہین ہین انکی متابعت پر لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی اور یہی حال سب انبیا کا ہے جو کوئی
نبی آپکے وقت مین ہوتا متابعت آپ ہی کی کرتا جب یہہ خصائص اور فضائل افضل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
مسطور ہوئے معلوم کر لیے تو سمجھ لیجیے کہ رفع بعضہم درجات مین مراد بعض سے پیغمبر ہمارے ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ
پاس درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروزمند ہین وآتینا عیسیٰ ابن مریم البینات اور دئیے ہم نے عیسیٰ ابن
مریم کو معجزات جیسے تکلم مہد اور احیائے موتیٰ اور بینائی کور اور شفائے ابرص وایدناہ بروح القدس اور قوت دی ہم نے
انکے تئین ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین تفسیر اسکی پہلے مذکور کر آئے ہین ولو شاء اللہ ما اقتتل
الذین من بعدہم اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ نہ لڑتے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو پیچھے انبیا سے تھے من
بعد ما جاءتہم البینٰت بعد اسکے کہ آئین انکے پاس نشانیان روشن اور نبوت اور پیغمبری انکے یعنے باتفاق
ایمان لاتے اور اختلاف اور اقتتال مین نہ پڑتے ولکن اختلفوا اور لیکن اختلاف کیا درمیان اپنے ایک
دوسرے نے پس بعضے امتین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اور دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے فمنہم من اٰمن
پس بعضے امتین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اور دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے اُسپر ومنہم من کفر اور بعضے
امتین سے وہ تھے کہ کافر ہوئے ولو شاء اللہ ما اقتتلوا اور اگر چاہتا اللہ سبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کو
بلفظ اقتتال ذکر فرمایا ذکر سبب سے ارادہ مسبب کا کیا کہ وقوع قتال بسبب خلاف ہے اور تکرار یہان واسطے تاکید کے
ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ جملہ مؤکدہ مین بجہت کمال اتصال کے واو نہین لاتے یہان جملہ مؤکدہ مین
واو کیون لائے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس مقام پر ترکیب اس طرح ہے کہ جیسے جاءنی زید وذہب عمرو وذہب
عمرو معطوف کو تاکید کیا ہے تاکید کو بوجہ عطف نہین لائے ولکن اللہ یفعل ما یرید اور لیکن خدا کرتا ہے جو
چاہتا ہے یعنے ایجاد کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اتفاق اور اختلاف سے اور اقتتال اور ائتلاف سے یا ایہا الذین
اٰمنوا انفقوا مما رزقنٰکم اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے تمکو سمجھ لیجیے کہ خرچ کرنا مال کا
شریعت مین ساتھ ہفت نوع کے عبادت ہے اول ادائے زکوٰۃ مفروضہ کہ زر و سیم سے بشرط بلوغ حد نصاب
کہ چاندی مین پنجاہ و دو نیم تولے ہے اور سونے مین ساڑھے سات تولے ہے اور گذرنے ایک برس کے چالیسوان
حصہ اُسکا دینا واجب ہے اور مواشی مین اور اموال تجارت مین اور محصول مین دسوان حصہ جیسا کتب فقہ مین مسطور

ہے واجب ہوتا ہے دوسرا صدقہ فطر ہے کہ نصف صاع جو عبارت چہار رطل سے ہے اور وہ دو سیر ساڑھے چھ پانچ کی ہوتا ہے گیہون یا آٹا یا ستو دیتی اور اگر خرما یا جو ہووین تو ایک صاع دے اور یہہ واجب ہوتا ہے صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اسمین جائز ہے اور جواب اسکا صاحب نصاب پر ہے اپنی ذات سے اور فرزندان صغیر سے اور لونڈی غلام اپنے سے تیسرے داور زوجہ اور پسر کبیر سے لازم نہین تیسرا خیرات ہے کہ عبارت ہے دینے سائلون کے سے اور ضیافت مہمانونکے سے اور اعانت یتیمون کے اسے اور ضعیفون کے سے اور قرضدارون کے سے ادا قدر زکوٰۃ کے چوتھا وقف ہے جیسے بنانا مسجد کا اور مدرسے کا اور پل کا اور کنوے کا اور مہمان سرا کا پانچوان مصرف حج ہے خواہ اپنے واسطے خواہ اور مسلمان کے واسطے سامان درست کرنا سواری اور خرچ راہ وغیرہ چھٹا مصرف جہاد ہے کہ یکدرم اسمین صرف کرنا برابر سات سو درم کے ہوتا ہے ثواب مین ساتوان ادائے نفقات واجبہ ہے اور وہ نفقہ زوجہ کا اور اولاد صغار کا ہے اور سوا اسکے اور محارم کا بھی ہے بشرط طاقت اس شخص کے ہے اور احتیاج انکے کی یہہ سات قسمین ہین نفقے کی جب یہہ سمجھ لین تو معلوم کیجے کہ آیات سابقہ مین قصۂ حضرت داؤد کا اور طالوت کا اور ذکر قتال اور شجاعت کا بیان فرمایا تھا بیان انفاق مال کا مذکور کیا کہ جیسی شجاعت جلائل اوصاف سے تھی ویسی ہی سخاوت بھی مکارم اخلاق سے ہے لیکن بجہت تباین مقام کے فصل کیا واو عاطف لاکر وصل کلام مین نفرمایا اور امر کیا کہ نفقہ دو مِّن قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ ہول اور ہیبت اسکے سے لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ نہین خرید فروخت بیچ اس دن کے کہ کوئی کسی کا عذاب مول لے یا بیچ ڈالے اور کسے ہاتھہ اور نہ یارانہ کہ کوئی کسیکی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش کہ کوئی کسیکی سفارش کر کر عذاب سے بچاوے ❊ وَالْکٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کافر یعنے جو لوگ کہ کفران نعمت کرتے ہین اور مال کو مصارف واجبہ مین خرچ نہین کرتے وہی ظالم ہین کہ اپنے نفس پر ستم کرتے ہین کہ مال بمشقت حاصل کرتے ہین اور اس سے بہرہ مند نہین ہوتے کشاف مین لکھا ہے کہ تارکان صدقات واجبہ کو کافر کہنا از برجہہ تغلیظ کے آیا ہے لیکن یہہ سخن محل نظر ہے اسواسطے کہ مسلمان کو کافر کہنا چاہئے اور ایسی تغلیظ مسلمان کے حق مین نہ بیان فرمائی مگر یہہ کہا جاتا ہے کہ کافرون سے یہان مراد کفران نعمت کرنیوالے ہین چنانچہ پہلے ترجمے مین ہم لکھہ آئے ہین معلوم کیجے کہ یاوون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ توحید بار بار لکھا اور صفات اسکے کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ نہین کوئی معبود بحق لائق پرستش کے بجز و برین کام خلق کے تین مکرو ہے کہ استحقاق عبادت کے اسکو ہے اللہ مبتدا ہے اور لا اسم جنس کا ہے چاہتا ہے اسم اور خبر کو الٰہ اسم اسکا ہے اور موجود خبر اسکی محذوف ہے اور یہہ جملہ خبر مبتدا کی ہے اور آیت سابقہ مین امر بانفاق تھا اور آگے آیت مثل الذین ینفقون تا آخر متضمن فضل انفاق اور لوازم اسکے کے آویگی یہہ جملہ درمیان مین اور چند جملے اور درمیان دو کلام متصل کے بوجہ اعتراض مذکور

فرمائے

فرمائے اور ہر ایک کو بہ اعتبار نکتے کے لائے ذکر اس جملہ معترضہ کا واسطہ ثنائے خدائے عزوجل کے ہے اور ذکر
اور معترضا لکا اور نکتون کے واسطے ہے باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب اُنمین سے ایک یہہ ہے
کہ خبر لا کی موجود نکالی ہے اور یہہ معتمد عدم امکان اِلٰہ آخر کو نہین ہے اس طرح سے کہ اسکے یہہ معنی ہوئے نہین
کوئی اِلٰہ موجود مگر اللہ پس اسے یہہ معلوم ہوا کہ موجود نہین ہے اِلٰہ دوسرا اور ہوے تو ہو سکتا ہے ممکن ہے ہونا اسکا
اور یہہ باطل ہے اور اگر موجود خبر نکالو ممکن نکالو تو خدشہ دوسرا لاحق ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ دلالت نہین کرتا او پر
وجود مستثنیٰ کے اسواسطے کہ یہہ معنی ہوئے کہ نہین کوئی اِلٰہ ممکن سوا اللہ کے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ممکن نہین واجب
ہے یہہ بھی باطل محض ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اختیار کرتے ہین ہم شق اوّل کو یعنے خبر اسکی موجود نکالتے ہین
جیسے کہ مشہور ہے اور منع کرتے ہین بطلان ثانی اسکے کو اور عدم امکان آلہ آخر اگرچہ واجبات عقائد ہمارے سے ہے
لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو عقائد ہین وہ سب اسی کلمے سے نکلین جائز ہے کہ یہان اکتفا فرمایا ہو اوپر اسقدر دلالت کے
کہ نہین کوئی ہیچ وجود کے آلہ سوائے اسکے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہے
لغت بنی تمیم مین لا کے خبر کا ثبوت ہی نہین چنانچہ ابن حاجب نے لکھا ہے تو جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ یہہ غیر
معتمد ہے نزدیک محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ خدشے اور جواب مفصّل رسالہ تہلیلیہ مین حضرت
مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے بیان فرمائے ہین اور ارشاد کیا ہے کہ جیسے حیران ہین عقلا بیچ ذات اور صفات اللہ کے
بسبب حجابوں انوار عظمت کے ویسے ہی لفظ اللہ مین جو عکس ان انوار کا اور شعشعان اور لمعان انکا پڑا ہوا ہے
حیران ہو گئے ہین دیدہا مستقرین پس اختلاف کیا ہے کہ یہہ سریانی ہے یا عبرانی اسم ہے یا صفت مشتق ہے
یا غیر مشتق علم ہے یا غیر علم بعضون نے کہا ہے اصل اسکی آلہ تھی ہمزہ حذف کرکے عوض اسکے الف لام لے
آئے اسواسطے کہتے ہین یا اللہ حالت ندا مین ہمزہ قطعی جانکر حذف نہین کرتے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہے
وہ یہہ ہے کہ عجب شان ہے اس ہمزہ کی کہ قطعی ہو جاتا ہے ندا مین اور وصلی ہو جاتا ہے غیر ندا مین رہا جواب
اسکا یہہ ہے کہ تجویز کرتے ہین الف لام کو عوضی ندا مین اسواسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہین ہوتی
کہ تعریف بحرف ندا مستغنی ہے تعریف الف لام سے پس قائم مقام ہمزہ اصلی کی جانکر قطعی ٹھہراتے ہین اور غیر ندا
مین جو خلو معانی تعریف سے بالکلیہ نہین تو وصلی بتلاتے ہین فافہم اور بعضون نے اصل اسکے الالٰہ نکالی ہے چنانچہ پہلے
یعنی بسم اللہ مین مذکور ہوا آئے الحیّ و زندہ ہے پہلے سب کے زندگانیون سے اور زندہ رہیگا بعد فنا ہونے
سب کے ہمیشہ یہہ بیان ہے صفت الٰہی کا اور جواب ہے اُس شخص کا کہ پوچھا کہ اللہ لا الٰہ الا ہو پوچھا کہ اوصاف اسکے
کیا ہین فرمایا الحیّ الآیۃ اور ذکر کرنا اس اسم کا رد ہے اُن لوگون کا کہ پرستش اصنام کی کرتے ہین اور عبادات جمادات
بے جان کی زندہ مین دم بھرتے ہین اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنے والا ہے ذات و صفات اپنے مین یا قیوم ہے اقامت امور

خلائق مین اور حفظ مخلوقات مین ہمہ اسم رد ہی اُن لوگون کا کہ زندہ ناپائندہ کو پوجتے مین جیسے حضرت عیسیٰ
اور حضرت عزیر کو الٰہ جانتے ہین بعضے کتب تفسیر مین لکھا ہی کہ اسم اعظم الحی القیوم تین سورہ مین بیچ کلام اللہ کے
مذکور ہی ایک تو سورہ بقرہ مین اسی مقام پر دوسری آغاز سورہ آل عمران مین الم اللّٰہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم تیسری
سورہ طٰہٰ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم نہین پکڑتی اسکو اونگھ اور نہ نیند کہ مبطل ادراک
حواس ظاہر ہی یہہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کا ہی اسواسطے کہ جو منزہ اونگھنے سے سونے سے ہوگا وہ مرنے سے فنا ہونے
سے بطریق اولیٰ پاک ہوگا بعضون نے کہا ہی کہ سنۃ گرانی کو کہتے ہین جو سر مین ہو اور نعاس ثقل کو کہتے ہین
جو چشم مین ہو اور نوم گرانی کو کہتے ہین کہ دل مین ہو چنانچہ مدارک مین ہی لہ ما فی السموات وما فی الارض
واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی مبدعات علویہ سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی کائنات سفلیہ سے
یہہ جملہ معللہ ہی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا اسواسطے کہ جب سب کچھ ملک اور تصرف مین اسکے ہوا تو اونگھنا اور
سونا اسے نالائق ہی کہ یہہ موجب غفلت مین اور غفلت مین قیام تصرف نہین ہوتا چنانچہ حدیث شریف مین ہی
ان اللہ لا ینام ولا ینبغی ان ینام اور ہو سکتا ہی کہ جملہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور جملہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور جملہ ما فی
السموات وما فی الارض ہر ایک مرفوع ساتھ خبر ہونے مبتدا کے ہو بحر مواج مین لکھا ہی کہ روایت ہی کہ قوم
حضرت موسیٰ کے نے جیسا ارنا اللہ جہرۃ کہا تھا ویسا ہی یہہ بھی کہا تھا کہ آیا سوتا ہی پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ اے
موسیٰ دو شیشے ہمکو ہاتھ مین لیے حضرت موسیٰ نے دو شیشے دونون ہاتھون مین لیے انکو نیند آگئی دونون شیشے گر کر ٹوٹ
گئے تنبیہ ہوئی انکو کہ اللہ منزہ ہی خواب سے اور مقدس ہی اونگھنے سے اسواسطے کہ وہ اگر سو جاوے عالم
کو کون نگاہ مین رکھے شعر خیال غفلت اُدھر سے اگر تمھارا ہوا نہ الٰہی معاملہ زیر و زبر ہمارا ہو۔ من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ کون ہی جو سفارش کرے انبیا اور ملٰئکہ وغیرہم سے نزدیک اسکے روز قیامت مین کسیکو
مگر باجازت اسکے یہہ استفہام ہی واسطے انکار کے اور یہہ جملہ تذییل جملہ سابقہ ہی کہ جو ایسا ہو کہ تمام آسمان و
زمین وما فیہا کا مالک ہو اسکے روبرو کسکو طاقت شفاعت کی بدون حکم اسکے ہو اور یہہ جملہ رد ہی ادعاے
مشرکان کا کہ اصنام کو شفعا اپنا جانتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ یہہ مضمون بحر مواج مین اور زاہدی مین
ہی اور ملا جیون نے اقوال کہہ کے لکھا ہی کہ لازم آتی ہی اس سے جواز شفاعت انبیا و اولیا بعد اذن واسطے
مومنین کے پس یہہ آیت رد ہی اوپر معتزلہ کے کہ انکار شفاعت کا کرتے ہین اہل کبائر کے حق مین سمجھ لیجے کہ شفاعت
یعنے سفارش دنیا مین کئی طرح سے مشہور ہی ایک تو شفاعت بالوجاہت سے ہی کہ کوئی امیر وزیر کسی
تقصیروار کی تقصیر بادشاہ سے سفارش کر کر معاف کروا دے اور بادشاہ ہر چند سمجھے کہ قصور اس شخص کے
لائق قتل کے یا زدوکوب کے ہوا ہی لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرما گئے اور انکی وجاہت کے

سبب سے گناہ اسکا بخش دے یہہ سمجھ کر کہ یہہ رکن سلطنت ہے آزردگی اسکی موجب تباہی مملکت ہے خاطر اسکی ضرور تر ہے دوسری شفاعت بالحب ہے کہ محبوب بادشاہ کا کسی گنہگار کی سفارش بادشاہ سے کر کر گناہ بخشوا دے اور بادشاہ صرف سمجھ جانے کہ کام اس شخص نے قابل تعزیر کے کیا ہے لیکن بپاس خاطر محبوب کے معاف فرمائے یہہ سمجھ کر کہ درگذرنا گناہ سے ایک شخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہے لیکن بہتر ہے اس رنج سے کہ محبوب کے روٹھ جانے سے ہوگا کہ یہہ بڑی آفت ہے سو خفگی یکی ہے آفت جان کے رافت نہ وہ رنجیدہ ہو رنج اور جو کچھ ہو سو ہو نہ ہو پس یہہ دونون قسم کی شفاعتین جناب حضرت مالک الملک مین نہین ہو سکتین اسواسطے کہ نہ کسیکے لکاڑ دینے سے اسکا ملک بگڑے اور نہ کسی کے روٹھے سے اسے رنج پہنچے تیسری شفاعت بالاذن ہے کہ خود بادشاہ کی مرضی ہے کسی گنہگار کے حق مین کہ اسکا گناہ معاف کردون لیکن بہانہ چاہتا ہے کہ ظاہر اسلطنت مین خلل نہ واقع ہو پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی دریافت کر کر سفارش مین اسکے کچھ بصد آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرمائے یہہ قسم شفاعت سزاوار جناب کبریا ہے چنانچہ اس آیت شریفہ مین بھی قسم شفاعت کی بیان فرمائی ہے اور وہ جو بعضے منکرین شفاعت کے کج فہمی سے معنے اس آیت کریمہ کے نہ سمجھ کر اور سوا اسکے اور آیتین کہ بطریق عموم وارد ہین اور آیات عدم قبول شفاعت کی کہ اکثر وہ کفار کے حق مین وارد ہین اور یا مراد ان سے قبول شفاعت ہے نہ نفس شفاعت عقیدہ باطلہ اپنے پر استدلال لاتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ درمیان تحقیق شفاعت کے جناب پیغمبر اور برگزیدگان حق مین اور اس آیت اور آیات مین اصلا تعارض نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے کے اختیار مین نہین لیکن ان اکابر ممدوحہ کے حق مین اذن شفاعت کا وارد دنیا مین متحقق ہے اور برزخ مین بھی تا روز قیامت باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق مین اور برگزیدگان حق کے حق مین خبر دی ہے کہ یہہ اکابر دنیا مین اور آخرت مین شفاعت اور وکیل کرینگے اور خبر دینا حضرت کا محمول ہے اسپر کہ حق تعالی نے انکو اعلام فرمایا کہ یہہ کبرا ماذون شفاعت ہین اور انکو دار برزخ اور آخرت مین احتیاج اذن جدید نہین اور حضرت نے جو فرمایا ہے بوحی فرمایا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اپنے خواہش سے نہین کرتے کلام وحی سے کرتے ہین تتمہ بابین امام صحیح بخاری مین ہے حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ھشیم حدثنا سیار ھو ابو الحکم قال حدثنا یزید الفقیر حدثنا جابر بن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض طہورا وایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی الغنائم وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس کافۃ واعطیت الشفاعۃ انتہی صحیح مسلم مین لکھا ہے اور نووی نے بیچ شرح اس حدیث کے مذکور ہے کہ المراد منھا الشفاعۃ العامۃ لان الشفاعۃ الخاصۃ جعلت لغیرہ ایضا اور قاضی

عیاض نے کہا ہے کہ المراد بہا الشفاعۃ اور سنن ابن ماجہ میں ہے عن عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء عاصیون کی جو شفاعت یہہ ہیں ماذون
خدا انبیا یعنے وہ ہیں پھر علما پھر شہدا یعلم ما بین ایدیہم جانتا ہے حق تعالی جو کچھہ آگے ہے اہل آسمان اور زمین کے
ہے امورات اس جہان کے سے وما خلفہم اور جو کچھہ پیچھے ان کے ہے معاملات اس جہان کے سے یہہ جملہ
دوسری تذئیل ہے مفہوم کلام سابقہ کی سمجھہ لیجے کہ صفت حیات لازم ہے اور قدرت اور علم ملزوم ہیں
پس لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ میں کمال قدرت بیان فرمائی اور یعلم ما بین ایدیہم
وما خلفہم میں علم ارشاد کیا اور ان دونو ملزومیوں کے سے لازم الکا کہ جملہ الحی القیوم ہے متحقق ہو گیا ولا یحیطون
بشیء من علمہ الا بما شاء اور نہیں گھیرتے مخلوقات ساتھہ کسی چیز کے معلومات اسکے سے مگر ساتھہ اسکے
جو وہ چاہے حاصل یہہ ہے کہ کوئی مخلوق چاہے کہ احاطہ علم خالق کرے نہیں کر سکتا مگر جس قدر وہ چاہے اسقدر محیط
ہو سکتا ہے وسع کرسیہ السموت والارض سما لیا ہے کرسی اسکے نے آسمانوں کو اور جو اُن میں ہے اسکو اور
زمین کو اور جو اُس میں ہے کرسی نام فلک ہشتم کا ہے کہ محل ثوابت انجم کا ہے سوا ہفت کواکب سیارہ کے اوپر
میں اور سات فلک دوار کے اور اضافت کرسی کی طرف خدا واسطے تعظیم مضاف کے ہے جیسے بیت
اللہ اور ناقۃ اللہ بعضے مفسرین کرسی کو معنی علم کے کہتے ہیں کہ کرسی نشستگاہ علما کی ہوتی ہے اس اعتبار سے
درمیان کرسی کے اور علم کے مناسبت جانتے ہیں اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہیں اور بعضے عرش عظیم اور
اس جملہ کو بیچ بیان عظمت اور قدرت الہی کے کہتے ہیں ولا یؤدہ حفظہما اور نہیں تھکاتی اسکو
نگہبانی اُن دونو چیزوں کی یعنے آسمان کی اور زمین کی اس جملہ کا عطف اوپر جملہ سابقہ کے ہے یا حال ہے وھو
العلی العظیم اور وہی ہے برتر اوہام سے اور بزرگتر اندیشہ افہام سے یا برتر ہے صفت نقص اور زوال سے
اور موصوف ہے ساتھہ عظمت اور کمال کے یہہ جملہ متضمن ہے صفات سلبیہ اور ثبوتیہ کو بطریق لف ونشر
سمجھہ لیجے کہ یہہ آیت شریفہ کہ مسمی بہ آیۃ الکرسی ہے مشتمل ہے اوپر توحید الہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات باری کے
اور کوئی متلو اعظم اس سے نہیں اور شرف عالم نہیں ہوتا مگر بشرف معلوم پس یہہ آیت ہوئی اعظم آیات
وسور کلام اللہ کی اسواسطے اسکے حق میں بہ احادیث صحاح وارد ہے کہ جو کوئی اس آیت کو بعد ہر نماز مفروضہ
کے پڑھے درمیان اُسکے اور درمیان بہشت کے سوا موت کے حائل نہیں ہوتا اور نہیں مواظبت کرتا اوپر
اسکے مگر صدیق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن میں رکھتا ہے اُسے اللہ اور ہمسایہ اسکے کو اور ہمسایہ
کے ہمسایہ کو اور گھرونکو جو گرد اگرد اُسکے ہیں اور جس گھر میں یہہ آیت پڑھی جاوے تیس راتیں شیطان وہاں نہیں
آتا اور چالیس شب ساحرونکا دخل نہیں ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید بشر آدم ہیں اور سید عرب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بہین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صہیب اور سید حبشہ بلال اور سید جبال طور سینا اور سید
ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیت الکرسی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی وقت خواب کے حق تعالیٰ مبعوث کرتا ہے طرف اسکے فرشتہ کہ نگہبانی کرے
صبح تک اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے دو آیتین شام کو محفوظ رکھتا ہے بلیات سے
بیچ اسکے صبح تک اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیت الکرسی دوسری حم الیہ المصیر تک اور فرمایا ہے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت قرآن مین آیت الکرسی ہے جو کوئی پڑھے اسکو بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو وہ لکھتا ہے واسطے اسکے حسنات اور محو کرتا ہے سیئات جس وقت سے پڑھے دوسرے دن کے
اسوقت تک یہہ سب روایات تفاسیر اور احادیث مین ہین چنانچہ ملاجیون نے سب نقل کئین ہین اور صاحب
تفسیر احمدی اور حسینی والے نے نقل کیا ہے کہ اس آیت کی زبان ہے کہ تقدیس کرتی ہے حق سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک
ساق عرش کے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی بعد ہر نماز مفروضہ کے ایکبار اُسے عطا کرتا ہے
حق تعالیٰ دل شکر کرنے والونکا اور عمل صدیقون کا اور ثواب انبیاؤنکا اور کشادہ کرتا ہے واسطے اسکے رحمت
اور مانع نہین ہوتی کچھہ چیز اسکو دخول جنت سے مگر ملک الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ مداومت کرے
اوپر اسکے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا ایسا شخص کہ راضی ہون مین اُس سے یا ایسا آدمی کہ ارادہ
کرے شہید ہونیکا فی سبیل اللہ روایت کی ہے یہہ حافظ یعقوب بن صفیان نے اور مثل اسکے احادیث
اور آثار فضائل مین اس آیت شریفہ کے کتب اوراد مین بسیار وارد مین تفصیل انکی موجب تطویل ہے لہٰذا اختصار
اور اقتصار اسیقدر پر کر کر تحریر ایک نکتہ عجیبہ کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ آیت الکرسی بمنزلہ دل کے اس سورہ کے
ہے اور فی الواقع بعد تأمل کے دریافت ہوتا ہے کہ جمیع مطالب اس سورۂ بقرہ کے گرداگرد اسی آیت کے دور
کررہے مین اور جو اس سورہ کا کہ بمنزلہ جان ہے وہ لفظ الحی القیوم ہے وہ اسی آیت مین واقع ہے اور تمام آیات
سورت شیون و مظاہر اسی کلمے کے مین جیسے کہ تمام اعضاے انسانی شیون و مظاہر جان پاک کے مین تفصیل اس مقام
کی ایسی تطویل ہے کہ یہہ تفسیر تحمل گنجائش اسکی نہین رکھتی لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بطریق نمونہ کچھہ
لکھنا ضرور ہے غور سے سنئے جس چیز کا کہ افاضہ اس سورہ مین منظور ہے وہ حیات اور قیومیت باری ہے
کہ اور رنگا رنگ ظہور کے عالم مین جلوہ گر ہورہی ہے اول حیات ہر ہر فرد انسانی ہے کہ ساتھہ کنتم امواتا
فاحیاکم کے اشارہ فرمایا ہے پھر حیات اور قیام تمام نوع انسان کا ہے ساتھہ ایجاد ابو الآبا کے اور عطا کرنے منصب
خلافت کے انکو اور استقرار اور تمکین انکے کی اوپر زمین کے کہ اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ تا آخر قصہ
شرح اسکی ہے پھر حیات اور قیام ہیئت خاندانی ہے خاندانون اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے

کوئی خاندان عظمت اور وجاہت مین عند اللہ اور پائداری مین دوسرا تا وقت نزول اس سورہ کے موجود ہوا تھا
ابتدائے شرح اس حیات اور قیام کی نے آغاز رکوع یا بنی اسرائیل اول سے تا انجام یا بنی اسرائیل ثانی کے
کہ آخر سیپارہ مین واقع ہے امتداد کھینچا اور تمام اقسام حیات کے سبب کہ بیچ اس خاندان عالیشان کے ظہور
فرمایا ہے اول اس قسم کو بیان کیا کہ عہد فرعون مین جو قصد ازالہ حیات کا اس خاندان کے کیا تھا ساتھ ذبح ابنا کے اور
ابقائے نساء کے پھر حیات قلوب اس خاندان کے کا ساتھ دینے تورات کے بوصف ایسے کہ حامل اس خاندان کے
ساتھ گوسالہ پرستی کے فکر ازالہ اس حیات کا کرتے تھے ارشاد ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی کا بھی کہ
بصورت قتل اور بعضے احیائے خاندان تھا مانند عضو متآکل کے ضمن مین اسکے فرمایا پھر جماعت برگزیدہ کہ نسبت اوبانہ سوال رؤیت
کا کر کر حیات اپنی برباد کی تھی ساتھ دعائے موسی علیہ السلام کے خلعت حیات سر نو پہنی پھر تمام بنی اسرائیل جو
سبب نافرمانی کے حضرت موسی کہ صحرائے لق و دق مین گرفتار ہوگئے تھے قریب تھا کہ مر جاوین جناب غیب سے
اول اسباب حیات اور قیام ان کے سے سایہ ابر کا نمودار کیا اور من و سلوی نازل کیا پھر وادی بے نشان
آبادی دیا پھر چشمے آب رواں کے پتھر سے بہائے تا صورت حیات انکی برہم نہو اور جب اس خاندان مین ایک
فرقہ بسبب ہتک حرمت سبت مستحق ازالہ حیات انسانیہ ہوکر جرم حیات خسیسہ حیوانیہ عوض مین خلعت حیات
طیبہ انسانیہ کے پہن کر مسخ ہوگیا عنایت الہی نے شر اسکی کو سرایان سے باز رکھا اور اس قصہ کو واسطے اوروں کے
عبرت کیا تاکہ آئندہ حیات اور قیام اس خاندان کا ساتھ امثال ان معاصی کے مختل نہو پھر قصہ بقرہ مین حیات عجیبہ
غریبہ نمودار فرمایا کہ دستور العمل واسطے ان کے ارشاد کیا اور باوصف ان سب باتون کے قوت قلب کی انکے
اور تقاتل اور تشاجر انکا اور بسبب نفاق فیما بین کے نقض عہود و مواثیق الہی کرنا اور بیچ فکر ازالہ قیام اس خاندان کے بنا
اور ظہور عنایات الہی بیچ دفع ان کے ارشاد ہوا تا آخر کلام منجر ہوا ساتھ بیان حرص انکے کے اوپر حیات کے اور فرار ہونے
باوجود اسکے کہ اسباب حیات انکو جبر سے اٹھ گئے تھے اور دواعی موت کے ہر طرف سے اوپر اپنے جمع کر
تھے پس فعل انکا منافض خواہش انکی کا تھا اور عجب تر یہ ہے کہ باوجود حرص کے اوپر حیات کے اور قیام خاندان
اپنے کے ساتھ اس فرشتے کے کہ اوپر اس کام کے موکل ہے اور حیات اور قیام پر خاندان بامداد اور اعانت
اسکے ہی دشمنی رکھتے تھے چنانچہ آیت قل من کان عدوا لجبریل مین مذکور ہے اور بطریق تتمہ اس کلام کے
اشتغال اس فرقہ کا ساتھ سحر اور دیگر کلمات کفر کے کہ مزیل حیات غیبیہ الہیہ مین معرض بیان مین آیا تا آنکہ قصہ اس
خاندان کا تمام ہوا من بعد بیان حی و قائمی خاندان دوسرے بنی اسمعیل سے شروع فرمایا اور ابتداء اسکی آیت و
اذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات سے آغاز کی اول قیام خاندان اسمعیل کا ساتھ بنائے خانہ کعبہ معظم کے اور
بنا کا اس خانہ تجلی آشیانہ کی بیچ اس بقعہ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر امر استقبال اس خانہ کے بیچ عبادات کے اور تعظیم و

حرمت اسکے کی کہ سبب قیام کا اُس خاندان کے تھا اشعار فرمایا اور حسب بیان حی اور قائمی ان دونو خاندان عمدہ کے
سے فراغت مائی چند قسمین حیات سے کہ بظاہر منافی حیات کی معلوم ہوتی نہین اور حقیقت مین خلاصہ قیام حیات ہین
بطریق تنبیہ ادا فرمائین از انجملہ شہادت فی سبیل اللہ ہے کہ بمقتضائے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل
احیاء ولکن لا تشعرون بہترین انواع حیات ہے لہذا اوپر اسباب اس نوع حیات کے تشجیع فرمائے اور دلیر گردانا
اور ساتھ صبر کے اوپر مصائب کے وعدہ اجر جزیل کا کیا اور بشارت عمدہ کا عنایت فرمایا اور از انجملہ
قصاص کہ بظاہر سلب حیات ہے قاتل سے اور حقیقت مین ایک عالم کی زندگی کا سبب ہے اور انمین سے
ہے حیات معنوی ہر میت کے ساتھ الفاظ وصیت اسکے کی نفی تبدیل اور تغیر اور انمین سے ہے حیات
روح کے ساتھ گرسنہ اور تشنہ رکھنے کی بدن کے صوم مین اور انمین سے ہے حیات دین کی ساتھ جہاد اور قتال کے
کہ با اعدائے دین ہو کہ آیت وقاتلوا فی سبیل اللہ مین تا آخر قصہ مذکور ہے اور ان مین سے ہے حی اور قائمی ملت کی
ساتھ اقامت شعائر حج کے ایام حج مین بیچ اُس مکان کے کہ منشاء اس خاندان عالی کا ہے پھر حی اور قائمی گھر خانہ
کے ساتھ بیان آداب نکاح کے اور منع کے قریب ہونے سے حالت حیض مین کہ موجب القائے حیات
خفیہ فاسدہ ہے اور منع اتلاف حقوق زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کہ اسکو عرف شرع مین
ایلا کہتے مین اور پرورش یتیمون کی اور کیفیت اتفاق کی اوپر اقارب کے بھی ضمن خانہ داری مین مذکور ہوئے پھر بوقت
ساتھ انفساخ عقد نکاح کے اور برہمی خانہ داری کے واقع ہو کہ اسکو عرف شرع مین طلاق کہتے مین تو واسطے بقائے
آثار نکاح کے اور قائم رکھنے حقوق خانہ داری کی محافظت عدت کی اور دینا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تقیید فرمائی تا حی
اور قائمی اُس عقد کی بالکلیہ برہم نہو اور یہہ مضامین تا آیۃ الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم مندرج مین اور جو ان سب سے فراغت
ہوئے چند قصہ عجیبہ جنس ورود حیات غلبہ سے نفی اسباب ظاہر ارشاد فرمائے تا کہ معنی حی اور قیوم
کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اسکے کے اذہان سامعان آ استقرار پذیر ہوون وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے ہین
وہ دو قصے مین پہلے قصہ حیات ایک جماعت کے کا ہے بنی اسرائیل سے کہ وبا سے بھاگ کر مر گئے
تھے پھر دعا سے حضرت حزقیل کے زندہ ہوئے دوسرا قصہ حضرت شمویل اور طالوت کا ہے کہ بعد زوال قیام
خاندان بنی اسرائیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤد کے ہاتھ مین تابوت سکینہ اور قیومیت
اتم اور اقوی ظہور کیا اور جو بعد نزول اس کلمہ کے ہین وہ چند قصے مین اول قصہ نمرود کا ساتھ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ہے کہ احیا اور امانت الٰہی کو نہ سمجھا اور اپنے آپ کو حی بحیثیت قرار دیا دوسرا قصہ حضرت
عزیر کا ہے کہ حیات اور قیام شہر ویران کا مستبعد جانتے تھے تا آنکہ واسطے اونکے اور سواری انکے کی اعادہ حیات
اور قیام کا ساتھ حق الیقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ کیفیت احیائے موتی مین توقف

رکھتے تھے یہانتک کہ ساتھ عین الیقین کے کیفیت انکی اور مرغان سر بریدہ و پراگندہ کے دیکھ لے اور یہہ مضمون
تا آیت مثل الذین ینفقون ختم ہوئے پھر نوبت ذکر حی اور قائمی اموال کے شروع ہوئی اور وہ چیز کہ موجب حی
اور قائمی اموال کے اذہان مین لوگونکے ہے رباخواری سے اور حقیقت مین موجب اتلاف اموال ہے عند اللہ
مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس اسکے انفاق اور صدقہ ہے فی سبیل اللہ کہ اذہان مردم مین موجب تلف اموال ہے
اور عند اللہ سبب حیات اور تضاعف اسکا ہے تفصیلوار بیان ہوا اور واسطے حی اور قائمی اموال کے اور معاملات
مشروعہ مین مبایعات اور مداینات سے دستور العمل ہے باب کتابت اور استشہاد کے عنایت کر سورہ
بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کی سب شرح اور بسط حی اور قیوم کے ہین اور یہہ کلمہ بمنزلہ جان کے
ہے اس سورت مین اور آیت الکرسی بمنزلہ دل کے ہے اور تمام یہہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہے واللہ
اعلم اور واسطے مہمات دینی اور دنیوی کے اور ترقی صوری اور معنوی کے اور برآنے حاجاتکے اور آسان ہونے مشکلات کے
عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہے لیکن اجازت مرشد شرط ہے اور کتمان اس عمل مین ضرور ہے کہ سر
عظیم ہے اور طریقہ اسکا یہہ ہے کہ اول اور آخر درود تین تین بار پڑھ کر شروع کرے اس آیت شریفہ مین
دس وقف مین جب اللہ لا الہ الا ہو کہے خنصر دست راست کو بند کرے جب الحی القیوم کہے تو بنصر کو دست
راست کے بند کرے جب لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہے تو وسطی کو اور جب لہ ما فی السموات وما فی الارض کہے تو سبابہ
کو اور جب من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم کہے تو خنصر دست
چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء کہے تو بنصر کو اور جب وسع کرسیہ السموات
والارض کہے تو وسطی کو اور جب ولا یؤدہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ
کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک انگلی کھولتا جاوے ابہام سے دست چپ
کے شروع کرے خنصر تک پھر ابہام دست راست سے اسکے خنصر تک بعد اسکے ساتھ اشارہ ابہام مین
کے آیت والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم اور آیت لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین ہر ایک کو تین بار کہے بعد اسکے اللہم یا وہاب ساتھ اشارہ ابہام کے پانچ
بار کہے اور دست راست کی انگلیان بند کرتا جاوے خنصر سے بند کرنا شروع کرے پھر پانچ بار باشارہ ابہام دست
چپ کے اور دست چپ کے انگلیان اسیطرح بند کرے اسی طرح یا فتاح یا رزاق یا غنی یا کافی یا بدوح یا حفیظ یا لطیف
یہہ ساتون اسم عمل مین لاوے بعد اسکے بعظمۃ ہذہ الآیات وہذہ المقطعات کہہ کر حاجت اپنے دل مین خیال لاوے
سبے جاوے بعد اسکے بعض کف اتنا کہ مکر انگلیان دست راست کی کھولے بر ہر حرف ہر ایک انگلی کھولتا جاوے
اور اسیطرح جمع حاجتنا کہ مکر انگلیان دست چپ کی کھولے بعد اسکے پس وہ تکرار کرے ساتھ ان عقد کے کہ

آیت الکرسی کے وقفون مین عمل مین لایا تھا تیسوین مرتبہ یٰسٓ والقرآن الحکیم سارا کہے اور انگلیان ہاتھون کی اسی
طرح بند رکھکر دس بار سلام قولا من رب الرحیم وعنت الوجوہ للحی القیوم یا حی یا قیوم یا حافظ یا ناصر یا معین برحمتک
استغیث کہے پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست چپ کے بعد اسکے
انگلیان اسے قطع پڑہون کر لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک
بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاؤہم
الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون تحصنت بذی الملک والملکوت
واعتصمت بذی العزۃ والجبروت وتوکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حذر اللہ وحفظ اللہ وعظمۃ اللہ
وکنف اللہ وکہف اللہ وجوار اللہ پڑھے پھر کہیعص کفاتنا کہکر انگلیان دست راست کی بطریق مذکور کھولے
اور حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولکر دونو ہاتھ جمع کرکر انگلیان فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم
بابنا تبارک حیطاننا یٰس سقفنا لا الہ الا اللہ حصارنا محمد رسول اللہ قفل ومسمارہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ
اجمعین پڑھکر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الٰہی سے پھر ہاتھ منہہ پر پھیرے امید ہے کہ مقرون باجابت
ہووے مجرب مشائخ ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ نہین زبردستی بیچ قبول کرنے دین اسلام کے لانے عرب کے
یعنے زبردستی نکرے کسی کو یہود اور نصاری اور مجوس اور صابئین سے اسلام لانے پر بشرط قبول جزیہ اور بعضے
مفسرین کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا ساتھ آیت وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے منسوخ ہے چنانچہ کشاف
مین مذکور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل کتاب کے حق مین ہے خاص کہ انھون نے اپنے نفسون پر جزیہ ہی مقرر کر
لیا تھا روایت ہے کہ ابو الحصین انصاری کہ قبیلہ بنی سالم بن عوف سے تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دونو نصرانی ہوگئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے
یہہ زبردستی کرنے لگا انپر کہ قبول کرین دین پیغمبر اور قسم کھائی اسنے کہ واللہ نہین چھوڑونگا مین جب تک
اسلام نلاوین یہہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا انصاری نے کہا یا رسول اللہ آیا داخل ہو بعض میرا آگ
مین اور مین دیکھون یہہ آیت اسکے شان مین نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور بحر مواج مین اسکا قصہ کہا
نہین مسطور اور حسینی مین یہہ قصہ اس طرح لکھا ہے کہ ایک ترسا آیا تھا مدینے مین شام سے اسکے دونو لڑکے دین
ترسائی اختیار کرکر اسکے ساتھ شام کو چلے ابو الحصین نے آنحضرت سے اجازت چاہی کہ جاکر باکراہ دین اسلام پر
انہین لاوے یہہ آیت نازل ہوئی کہ کسے کو اکراہ نکرو اور زبردستی طرف دین کے لاکر معاملہ اجبار مین نڈالو کام دین کا
بہ اختیار مکلف اور رضا اسکے مین چھوڑدو باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ قتال بہتیرون سے کرنا
یہہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہے کہ جہاد کرنا تیغ اور برچھی لگاکر واسطے قبول دین کے ہے اور معنی اکراہ کی یہی ہین اور

جب قتال ثابت ہوا منع اکراہ سے کیونکر ہوگا جواب اسکا یہہ ہے کہ قتال اس اکراہ سے کہ منع ہی نہین ہے اس واسطے کہ جس قتال مین ابتداء کافرون سے ہے وہ تو دفع ہے اور جسمین ابتداء مسلمانون سے ہے بعد دعوت وہ سزائے کفر ہے اور اکراہ تو اسیرون کے ذمیونکے اور عاجزون کے حق مین ہے نہ محاربون سکاربون کے حق مین اور اگر کوئی کہے کہ رفع طور جو بالائے سر قوم موسیٰ علیہ السلام فرمایا تھا وہ بھی تو اکراہ فی الدین تھا نفی اکراہ کی کیون کر ہوسکے تو جواب اسکے کہتے ہین ہم کہ رفع طور کار خدا سے ہے اور کار خدا منزہ چون و چرا سے ہے چنانچہ بحر مواج مین یہہ اعتراض اور جواب مسطور ہے قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق روشن ہوئی راہ راست گمراہی سے اور نکوئی تباہی سے یعنے کفر ایمان سے اور حق باطل سے متمیز ہوا معرفت ذات اور صفات کی ہویدا ہوئی اور دلائل ایمان اور القان کے واضح ہوئے اب کار دین باختیار مکلفات چھوڑ دیجے کہ عاقل ساتھ عقل اپنے دریافت کرکر راہ راست اختیار کرلیگا فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ پس جو کوئی کافر ہون ساتھ معبودان باطلہ کے خواہ شیطان ہو خواہ بت ہون خواہ ساحر ہون وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ پس تحقیق ہاتھ مارا ساتھ دست آویز محکم کے اور پکڑ رکھی گرہ مضبوط کہ اُسے شکست نہین عروۃ الوثقیٰ قبول مضمون لا اِلٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ ہے یا مراد اس سے قرآن ہے یا سنت سید الانام ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام مقامات خواجہ خواجگان قطب انس و جان خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ مین لکھا ہے کہ اس طریقے مین ہمارا طاغوت ماسوائے حق ہے کفر ساتھ اسکے اور ایمان ساتھ حق ہر قدم مین شرط راہ الٰہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدترین الٰہ باطلہ کہ زمین مین پرستش کرتے ہین لوگ انکی ہوا انکی ہے اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ آیا نہین دیکھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ جنھون نے مقرر کیا ہے خدا ہوا اپنی کو اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ لعن عبد الدنیا و عبد الدراہم لعنت کیا گیا ہے بندہ دنیا کا اور بندہ دراہم کا اور صوفیہ کہتے ہین کہ ہر چیز کہ در بند آنی بندۂ آنی جس چیز کے ساتھ تعلق قلبی ہو اسکا بندہ ہے پس چاہیے کہ قطع تعلقات ماسوی اللہ کرکے توجہ دل بجانب معبود مطلق رکھے اور ہر لحظہ اور لمحہ نگرانی اور التفات دل طرف غیب الغیب کے ہو یہان تک کہ وہ حضور اور نگرانی احاطہ جہات ستہ کو کرکر سراپا کو گھیر لے نسبت نقشبندی عبارت اس سے ہے اور یہی ہے عروۃ الوثقیٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین انقطاع اور انفصال واسطے اسکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے قول اس شخص کا کہ متوصل ساتھ عروۃ الوثقیٰ کے ہے اور جاننے والا ہے نیت مستمسک عروۃ الوثقیٰ کی سمجھ لیجے کہ یہان ایک خدشہ ہے وہ یہہ ہے کہ کفر بطاغوت کو مقدم لائے اور ایمان بخدا مؤخر وجہ کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اثبات معبود بحق باتفاق ہے کہ لئن سالتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ اسکا مصداق ہے خلاف اس گروہ کا کہ باشراک قائل ہین بہر نفی الٰہ باطلہ

کے اثبات معبود برحق ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اللہ دوستدار ہے یا متولی کار ہے
ان لوگونکا کہ ایمان لائے ہیں نکالتا ہے انکو تاریکی کفر اور ضلالت سے طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا انکار سے
طرف معرفت کے یا شک سے طرف یقین کے یا ظلمت نفس سے طرف نور دل کے یا صفات بشریت سے
طرف اخلاق ربوبیت کے یا سیئات سے طرف حسنات کے اور اگر کوئی یہان خدشہ کرے کہ ظلمات کو جمع لائے
اور نور کو مفرد وجہ کیا ہے تو کہتے ہین ہم کہ نور سے نور ایمان مراد ہے اور ایمان ایک ہے اسواسطے بصیغہ مفرد لائے
اور اضافت ظلمات کی طرف کفر کے ہے کہ ہزارون اقسام رکھتا ہے اس جہت سے بصیغہ جمع ذکر فرمایا لیکن اور ایک
شبہ یہان وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مؤمنان اصلی جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اطفال کہ فطرت اسلام پر پیدا
ہوں اور اسی پر مرین ان کے حق مین خروج ظلمات سے کیونکر ہوگا قبل دخول کے خروج غیر ممکن ہے جواب
اسکا یہہ ہے کہ ان کے حق مین ثبات اوپر اسلام کے اور نگاہ رکھنا ظلمات سے کہا جاتا ہے اور تفسیر
ایمان کی آغاز سورہ بقرہ مین بیچ معانی یؤمنون بالغیب کے مسطور ہوئی ہے مگر بعضے تحقیقات کہ وہان بیان نہین ہوئے
اور اظہار اسکا موجب فوائد کثیرہ ہے یہان تحریر ہوتی ہین سمجھہ لیجے کہ ایمان بیچ عرف شرع کے عبارت تصدیق
سے ہے یعنے گرویدہ ہونے کی اور باور کرنے سے ان چیزون کے کہ یقین معلوم ہین کہ دین محمدی سے ہین صلی اللہ علیہ
وسلم اسواسطے کہ ایمان کو قرآن مجید مین جا بجا کام دل کا فرمایا ہے چنانچہ کہین فرماتا ہے قلبہ مطمئن بالایمان اور کہین
ارشاد کیا ہے کتب فی قلوبہم الایمان اور کسی مقام پر کہا ہے ولما یدخل الایمان فی قلوبہم اور ظاہر ہے کہ کام
دل کا بھی تصدیق ہے اور پس اور ایمان کو مقرون بعمل صالح بھی فرمایا ہے چنانچہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
اور مقرون بمعاصی بھی کیا ہے جیسے اس آیتین وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور اس آیتین والذین آمنوا ولم یہاجروا
پس معلوم ہوا کہ عمل نیک کو ایمان مین دخل ہے اور نہ اعمال بد برہم زنندہ ایمان ہین اور اقرار محض کو بے تصدیق
کے مذمت فرمائی ہے چنانچہ اس آیتین ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ
اقرار محض حکایت ایمان ہے اگر حکایت ساتھہ محکی عنہ کے مطابق ہو فبہا والا خداع اور ریا کے سوا نہین ہے اور
محکی عنہ نہین ہے مگر تصدیق اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ چنانچہ ہر چیز کے تین نحو وجود کے ہین وجود عینی وجود
ذہنی وجود لفظی اسی طرح ایمان کے بھی یہہ تین نحو وجود کے متحقق ہین اور قاعدہ مقرر ہے کہ وجود عینی ہر چیز کا اصل
ہے اور باقی وجودات فرع اور تابع اس وجود کے ہین پس وجود عینی ایمان کا نور ہے کہ دل مین حاصل ہوتا ہے بسبب
رفع حجاب کے کہ درمیان اسکے اور درمیان حق کے ہین اور یہی نور ہے کہ آیت مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح مین
مثل اسکی کی مثال فرمائی ہے اور اس آیت اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور مین سبب اسکا مذکور
کیا ہے اور یہہ نور مانند سب انوار محسوسہ کے قابل قوت اور ضعف اور اشتداد اور انتقاص ہے چنانچہ آیت

اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا مین اور آیات کثیرہ مین ارشاد فرمایا ہے اور طریقہ زیادتی اسکے کا یہہ ہے حجب
حجاب مرتفع ہوا نور زیادہ ہوا ایمان نے قوت پکڑی یہان تک کہ اوج کمال اپنے کو پہنچا اور اس نور نے منبسط اور
فراخ ہوکر جمیع قوی اور اعضا کو احاطہ کیا پس اول انشراح صدر کا حاصل ہوتا ہے اور اوپر حقائق اشیا کے مطلع ہوتا ہے
اور غیوب الغیب اور مدارکہ اسکے کے متجلی ہوتا ہے اور ہر چیز کو موضع اسکے مین پہچانتا ہے اور صدق انبیا علیہم السلام
بیچ ہر چیز کے کہ فرمایا ہے اونھون نے اکثر فرمایا ہے ابھی جو نبی اجمالا اور تفصیلا وجدانی ہوجاتا ہے بقدر نور کے
اور بقدر انشراح صدر کے اور ارادہ دل کا بھی ہوتا ہے کہ جو فرمایا ہے امر الہی سے وہ بجالایا جاتا ہے اور جو نہی کی ہے اس سے
اجتناب کیا جاتا ہے اس حالتمین انوار اخلاق فاضلہ کے اور ملکات حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھہ نور معرفت کے
بہم ہوکر ظرف چراغان شبستان ظلماتمین طبیعت بہیمہ اور شہویہ مین روشن کرتے ہین چنانچہ اسی معنوین اشارہ بآیات
قرآنی فرمایا ہے کہ نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم اور نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء اور وجود ذہنی ایمان کا مضمون
رکھتا ہے اول ملاحظہ اجمالی اس معارف متجلیہ کا اور غیوب منکشفہ بوجہ کلی کہ مفاد کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہے اور اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گرویدن اور باور کردن کہتے ہین دوسرا ملاحظہ تفصیلی ہر ہر فرد کا افراد غیوب
متجلیہ اور حقائق منکشفہ سے ساتھہ ربط کے کہ فیما بین رکھتا ہے اس ملاحظے کو تصدیق تفصیلی کہتے ہین اور وجود لفظی
ایمان کا بیچ اصطلاح شارع کی شہادتین کا نام ہے پس اور ظاہر ہے کہ وجود لفظی ہر چیز کا بدون تحقق حقیقت اس چیز کے
اصلا فائدہ نہین رکھتا والا تشنے کو نام آب سیراب کرے اور گرسنہ کو نام نان تسلی بخشے مگر یہہ کہ تعبیر ما فی
الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور تلفظ کے عالم بشریت مین امکان نہین ناچار تلفظ کو ساتھہ کلمہ شہادت کے دخل
عظیم دیا ہے حکم ایمان شخص مین کہ فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی
دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہو کیفیت زیادتی کی اور کمی ایمان کی اور قوت اور ضعف
اسکا اور یہی واضح ہوا کہ جو حدیث مین وارد ہے لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن اور الحیاء من الایمان اور لا یؤمن
احدکم حتی یأمن جارہ بوائقہ اور لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یہہ سب محمول ہین اوپر کمال ایمان کے
بیچ وجود عینی اسکے کے اور جس نے نفی زیادت اور نقصان کی کی ہے ایمان مین مراد اسکی مرتبہ اول ہے وجود ذہنی
ایمان کے مین پس نزاع اور خلاف کچھہ کسی کا اسمین نہین ہے اور ایمان دو قسم ہے ایمان تقلیدی ہے اور ایمان
تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہے استدلالی اور کشفی اور ہر ایک ان دو قسم سے یا انجام رکھتا ہے کہ اس
حد سے تجاوز نہین کرتا یا انجام نہین رکھتا جو انجام رکھتا ہے اسے علم الیقین کہتے ہین اور جو انجام نہین رکھتا وہ بھی
دو قسم ہے یا مشاہدہ ہے کہ مسمی بعین الیقین ہے یا شہود ذاتی ہے کہ مسمی بحق الیقین ہے والذین کفروا

اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمٰت اور جو لوگ کہ کافر ہوئے دوست ان کے شیطان ہین

يُحْيِي وَيُمِيتُ پروردگار میرا وہ ہے کہ قدرت کاملہ اپنے سے زندہ کرتا ہے اور عدم سے وجود میں لاتا ہے اور مارتا ہے
اور منزل تعلق سے بادیہ فنا کو پہنچاتا ہے بعضے کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے جب بتوں کو توڑا نمرود نے انکو قید کیا
بعد چند روز کے مجلس میں بلا کر بنا مناظرہ شروع کی زمانہ نمرود میں قحط شدید ہوا لوگ غلہ خریدنے کو اسکے پاس
جاتے تھے جو کوئی اسے سجدہ کرتا تھا اس کو غلہ دیتا تھا جب حضرت ابراہیم کی نوبت آئی آپ نے سجدہ نکیا اس
لعین نے کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو آپ نے فرمایا کہ میں بغیر پروردگار اپنے کے کسی کو سجدہ نہیں کرتا اسنے کہا کہ
پروردگار تمہارا کون ہے کہا رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ کہا نمرود لعین نے میں جلاتا ہوں
اور مارتا ہوں پس ایک قیدی واجب القتل کو کہ رشتہ امید زندگی کا اسکے منقطع تھا بلا کر آزاد کیا اور کہا کہ یہہ ہے
دیکھو لو مردہ کو جلایا میں نے اور دوسرے بیگناہ کو مروا ڈالا اور کہا کہ یہہ ہے کہ زندے کو مارا میں نے حماقت اس نادان لعین
کی سو جو کہ اپنے اعتقاد میں احیا اور امانت ساتھ عفو اور قتل کے جانی یہہ نسمجھا کہ احیا اور امانت خلق موت و
حیات ہے نہ یہ ایجاد کے کہ خاصہ قادر مختار ہے یا جان بوجھ کر حضار مجلس کو ملتبس کیا پھر نوع حضرت ابراہیم علیہ
السلام نے جو سخن باطل اسکا سنا طرف اور دلیل روشن کے انتقال فرمایا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے قَالَ إِبْرَاهِيمُ
کہا ابراہیم نے اے نمرود جواب باطل دیا تو نے اب ایک بات کہتا ہوں میں کہ خاموش کردے تجھے وہ یہہ ہے
کہ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ پس تحقیق اللہ تعالی لاتا ہے سورج کو ہر روز مشرق سے
پس تو لے آ اسکو مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ پس مبہوت ہوا وہ جو کافر تھا یعنی نمرود اور چپ ہو رہا
کہ جگہہ دم مارنے کی نرہی مفسرین نے لکھا ہے کہ اول ظالم جبار کہ جہان میں پیدا ہوا ہے اور تمام عالم تحت تصرف میں لا کر
دیہیم خسروی سر پر رکھکر اپنے تئیں الٰہ عالم جانتا ہے وہی نمرود تھا اور بادشاہت میں اسکے استدراج عجیبہ غریبہ
نے ظہور کیا تھا چنانچہ جو شہر کہ تخت گاہ اسکا تھا اس میں جانور موذی حتی کہ مچھر اور مکھی نہیں دخل پاتی تھی اور اسکے
مملکت میں ایک شہر کے دروازے پر حوض بنایا تھا ہر برس میں ایک روز معین اہل مملکت اپنے کی ضیافت کرتا تھا کھانا
پکواتا تھا آگے سنواتا تھا اور خلق کو کہہ دیتا تھا کہ مشروبات سے جو جسکو میسر آوے اور لے آوے اس حوض میں
ڈالے کوئی پانی کوئی دودھ کوئی شربت کوئی کچھ لاتا تھا اور اس حوض میں ڈالتا تھا سب چیزیں مل جل کر ایک
نسخہ عجیبہ بن جاتا تھا بعد طعام و سرور کے ساقیوں کو حکم کرتا تھا کہ جو جس کسی نے ڈالا ہے وہی اسکے واسطے نکال
دو ساقی اس حوض سے پیالے جن جنکے نسبت پر ٹھہرتے تھے جو جس کسی نے ڈالا ہوتا تھا وے اسکے واسطے
نکلتا تھا نے آمیزش حق غیر اور ایک شہر کے دروازہ پر بط بنائے تھے جو کوئی کہیں سے مسافر وارد ہوتا تھا وہ بط
بہ آواز بلند پکارتے تھے سب شہر والے خبردار ہو جاتی تھی دربان سنکر اس غریب سے بازپرس کرتے تھے کہ کہاں سے
آیا ہے تو اور کہاں کو جاویگا مقصود تیرا کیا ہے اور مطلوب تیرا کس جگہہ ہے اور ایک شہر کے دروازے پر ایک

طبل رکھتا تھا اُس سے احوال چور کا دریافت ہوتا تھا جس کسی کی کچھ چیز گم ہو جاتی تھی وہ اُس پر ڈنکا مارتا تھا آواز اُس میں سے
نکلتا تھا کہ چور کا تیرے نام یہ ہے اور چیز گم ہوئی تیری اُس جگہ ہے وہ وہاں جا کر لے لیتا تھا اور ایک شہر کے
دروازے پر طلسم بصورت آئینہ نصب کیا تھا کہ اُس سے چیز غائب کی معلوم ہوتی تھی ایک دن معین تھا برس میں
یا مہینے میں کہ جو شخص گم جاتا اور مکان اُسکا معلوم نہ ہوتا اس سے اُسدن اگر پوچھتے تھے وہ مکان اور حال اُسکا بتا
دیتے تھے القصہ اِس طرح کے طلسمات نمرود کو بہت یاد تھے باوجود اُسکے مقابلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
متحیر رہ گیا اور ملزم ہوا اور سفہا کا دستور ہے کہ جو حجت سے عاجز آتے ہیں تو عقوبت کی طرف میل کرتے ہیں
پس آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق میں بٹھا کے آگ میں ڈالا حضرت حق سبحانہ نے نار گلزار کر دی قصہ
اُسکا آگے آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ شعر لطیف محبوب کا گر پرتو افگن ہو جائے آتش ہجر ہے کیوں وصل کا گلشن ہو جائے بعد اِسکے
نمرود مردود کا احوال سُننے کہ بھڑائی اور تباہی اُسکی یہانتک پہنچی کہ مالی خولیا ہو گیا پراگندہ دماغی نے غلبہ کیا کہنے
لگا کہ ملک تمام زمین لیا میں نے اب آسمان پر چڑھ کر سلطنت بالائے عالم لیجئے چار کرگس گرسنہ کو چاروں پایوں
تخت کے سے باندھکر تخت پر بیٹھ کر گوشت اُٹھایا کرگس بھوکے بیتاب ہو کر واسطے گوشت میں ہوا پر اُڑے تخت
اُس مجہول پر ہوا کا ہوا پر لیچلے جب بلندی پر پہنچا کمان کھینچ کر تیر آسمان کو پھینکا تیر اُس کا باستدراج خون آلودہ
روبرو اُسکے گرا پھر گوشت کو نیچے لٹکایا کرگس گرسنہ لاچار متوجہ زمین کے ہوئے وہ مردود زمین پر اُتر کر اور لاف زنی کرنے
لگا القصہ جب تکبر اور غرور اُسکا حد سے متجاوز ہوا بفرمان الٰہی لشکر پشہ نے ظہور کیا کثرت ہجوم اُسکا ایسا تھا کہ
آفتاب چھپ گیا آخر پشہ اُسکے لشکر پر گر کر تاراج کر دیا گوشت کھا گئے خون پی گئے سوائے اُستخوان اُنکے کچھ جسم سے
کسی لشکر والے کا اُسکے باقی نہ رہا آپ اکیلا یہ بھاگ کر شہر میں گھسا اور محل میں جا چھپا ناگاہ ایک مچھر لنگڑا اُسکے
ناک میں گھس گیا اُس نے حال اُسکا یہانتک پریشان کیا کہ کسی صورت آرام نہ تھا سبحان اللہ چار سو برس اُس کو
استدراج عنایت کیا کہ سبب اُسکی لوہین جانوروں کے سمائی یہانتک کہ شہر تختگاہ اُسکے میں مچھر نہیں
مار سکتا تھا پھر ایکدم میں جب گرفت کی تو پشہ لنگ نے زندگی سے تنگ کیا اور معاملہ یہانتک اُسپر تنگ
کیا کہ جو دام گر کر اپنے سر پر آپ جوتیاں لگواتیں جب تک کہ کفش زنی ہوتی تھی کچھ صورت افاقہ کی نظر
آتی تھی چار سو برس اِسی حالت میں گرفتار رہا لیکن اُس مردود نے شعرم کو ندامت نہ آئی جب اجل پہنچی خاک پر
لوٹتا تھا اور سر زمین سے پٹکتا تھا حتیٰ کہ واصل جہنم ہوا سمجھیئے کہ یہ قصہ تنبیہ ہے واسطے سرکشوں کے
کہ عاقبت ظالم کی شرمساری ہے اور نہایت سرکشی خواری ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
اور اللہ نہیں راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالموں کو اور نہیں نکالتا مہلکے سے گروہ ستمگاروں کو اَوْ كَالَّذِي
مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اُس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گاؤں کے بحر مواجین لکھا ہے کہ او حرف عطف ہے لو

کاف زائدہ ہے اور عطف الذی حاج ابراہیم ربہ پر ہے یعنی نہین دیکھا تو نے حال اسکا کہ مباحثہ کیا جسنے ابراہیم سے
یا حال اس شخص کا کہ گذرا ایک گاؤن پر وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور وہ گاؤن گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنے کے
یعنے پہلے چھتین گرین تھین پھر دیوارین انپر جا پڑین لکھا ہے جملہ حال ہے قریہ سے اور خاویۃ بمعنی خالیۃ ہے اور علی
بمعنی مع ہے یا اپنے ہی ہے خالیۃ مع عروشہا یعنے لم یبق فیہا عشۃ ولا امیر حال یہہ ہے کہ وہ گاؤن خالی تھا ساتھ
چھتون اپنے کے کوئی سردار اور رعیت باقی نرہا تھا یہان سمجھ لیجے کہ وہ کونسا گاؤن تھا اور گذرنے والا کون تھا بعضے کہتے
ہین کہ کنارے دجلے کے ہر قلہ نام ایک قریہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گاؤن تھا جسمین وبا پڑی تھی آدمی اسکے
ترس مرگ سے نکل گئے تھے سب کے سب مر گئے تھے بعد چند مدت کے بدعائے شمعون زندہ ہوئے بعضے کہتے ہین کہ بیت
المقدس تھا کہ بخت نصر نے اُسے خراب کیا تھا ستر ہزار آدمیون کو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کر کر ہلاک کیا تھا اور
گذرنے والے مین بھی اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کافر تھا اور دلیلین انکی کئی ہین ایک یہہ ہے کہ بعید جانا اُسنے
زندہ کرنا بعد موت کے چنانچہ کہا کیونکر جلاویگا اللہ بعد موت کے دوسری حدوث یقین ہے کہ فلما تبین لہ قال اعلم ان
اللہ علی کل شیء قدیر سے ظاہر ہے تیسری سلک نمرود مین واقع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خضر علیہ السلام تھے
اور بعضے کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہہ ہے نزدیک مفسرین کے کہ حضرت عزیر تھے علی نبینا و
علیہ السلام اور یہہ قصہ سلک نمرود مین نہین ہے ذیل ابراہیم علیہ السلام مین واقع ہے اور جملہ اعلم ان اللہ
علی کل شیء قدیر اخبار ہے نوع علم سے کہ مقرون بہ اطمینان قلب ہے اور ثبوت حدوث اطمینان منافی
ایمان تحقیقی نہین ہوتا چنانچہ حضرت ابراہیم کے قصے مین ولکن لیطمئن قلبی وارد ہے غرض حضرت عزیر علیہ السلام
کہ حافظ توریت تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس کے انکو اسیر کر کر بابل مین لے گیا تھا حق تعالی نے قید
کفر سے انکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو چلے راہ مین ایک گاؤن پہنچے کہ دو فرسخ شہر ایلیا سے تھا
ویران پڑا ہوا درخت میوون سے لد کر کھڑے جھوم رہے تھے اسمین انکو ہوا اونان کی سیندائی بیٹھہ گئے انجیر توڑ
کر کچھ کھائے کچھ زنبیل مین رکھے اور انگور توڑ کر کچھ نچوڑ کر عرق نوش فرمایا کچھ افشردہ انکا مشک مین بھر لیا اور
دراز گوش کہ جس پر سوار تھے اُسے سامھنے باندھکر تکیہ دیوار سے لگا کر اس دیہہ ویران کو جو نہایت خراب
دیکھا فقال اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کہا کیونکر اور کس طرح جلاویگا یعنے آباد کریگا اس گانو کو
اللہ بعد موت اسکے کے یعنے پیچھے خرابی اسکے کے یا اہل بستی کے اور یہہ کہنا انکا بطریق استبعاد نہ تھا بلکہ
طلب اطلاع تھا کیفیت احیا سوال اللہ فاعل یحیی کا ہے اور ہذہ مفعول ہے پس تقدیم مفعول کی اوپر فاعل کے
کیواسطے فرمائی جواب سوال اس قدر کہ منشا انکار بقیا ہے کافر کے لئے لہذا استعجاب ہے مومن کے واسطے
اس سبب سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مفعول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیر نے یہہ بات کہی

فاماته

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار ڈالا انکو حق تعالی نے بیچ وقت اس تامل اور تفکر کے سو برس اور گدھے کو
ان کے بھی ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کیا ان کو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے تھے لکھا ہے بعضے مفسرین نے کہ عمر
حضرت عزیر کی چالیس برس کی تھی کہ یہہ واقعہ پیش آیا حق تعالی نے انکو اور ان کے کھانے پینے کو اور دراز گوش کو نظر خلق سے
چھپا دیا جب ستر برس ان کے مرگ کو گذرے بخت نصر ہلاک ہو گیا حق تعالی نے توشک فارسی کو بادشاہ
کیا تیس برس کے عرصے میں اسنے ولایت بیت المقدس کی آباد کی اور یہہ گانو جیسا پہلے آباد تھا اس سے زیادہ
ہوا پس حضرت عزیر کو اللہ نے زندہ کیا وقت چاشت کے مارا تھا اور جس روز کہ جلایا غروب آفتاب ہوا
تھا یہہ آنکھیں ملتے ہوے جیسے کوئی سوتا ہوا اٹھتا ہے چونکے تھے کہ فرشتے نے بحکم الہی ان کے پاس آکر یہہ
قَالَ كَمْ لَبِثْتَ کہا انکو یہاں کتنی دیر رہا تو یعنی کتنے مدت مرا رہا تو یا کتنی مدت سوتا رہا تو بعضوں نے
امات کی معنی انام کے لئے ہیں قَالَ کہا عزیر علیہ السلام نے لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ دیر کی میں نے یہاں ایک دن
یا تھوڑے دن سے جب لحاظ کیا حضرت عزیر نے کہ وقت چاشت کے سویا تھا اور قبل غروب سے اٹھا تو خیال
کیا کہ ایک دن سویا اور او بمعنی بل ہے بلکہ کم دن سے اور یہہ لفظ او بمعنی اور جگہہ بھی کلام اللہ میں واقع ہے چنانچہ
الف او یزیدون ای بل یزیدون قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا اس فرشتے نے ایسا نہیں ہے
جو گمان کرتا ہے تو بلکہ دیر کی تو نے بیچ اس جگہ کے یہاں سو برس اور ان سو برس میں تو مردہ تھا حضرت
عزیر نے جو ہوش میں آکر نظر کی اوضاع اس گانو کی اور بیچ پر یا حیران رہ گئے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلٰى
طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس نظر کر طرف کھانے اپنے کے یعنی انجیر کے کہ زنبیل میں رکھے تھے اور پینے اپنے کے یعنی
افشردہ انگور کا اسکے مٹکے میں دھرا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ نہیں سڑا اتسنہ بمعنی تغیر کی میں ہے اسمیں اصلی ہے یا
سکتہ کی ہے اور جو کوئی ہاے سکتہ کہتے ہیں وہ لم یتسن باسقاط ہا بھی پڑھتے ہیں اور یہہ جملہ حال طعامک
وشرابک سے ہے اور افراد ضمیر انکی باوجود تعدد ذو الحال بتاویل کل واحد ہے وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ اور دیکھہ طرف
دراز گوش کے کہ استخوان باقی رہ گئے ہیں اور اجزا متفرق ہو گئے ہیں پھر خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ
کیا ہے ہم آثار قدرت ہماری کی اپنے میں دیکھ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تو کہ کریں ہم تجھہ کو نشانی اور عبرت
واسطے لوگوں کے کہ حشر اجساد میں شک لاتے ہیں وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیوں چار پائے کے تو
دیکھے تو بقدرت نے علت كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا کس طرح جوڑ اٹھتے ہیں ہم انکو بعضے کو اوپر بعضے کے پھر پہناتے
ہیں ہم انکو گوشت حضرت عزیر نے استخوان چار پائے کو جو دیکھا دیکھا کہ انہی گوشت اور پوست اور اجزا متفرق
جمع ہو بقدرت کاملہ الہی سب جمع ہو گئے اور وہی صورت پہلی بن گئی کر جان پڑ گئی دراز گوش کھڑا ہو گیا نعرہ مارا
ہوا بعضے روایات میں ہے کہ اول انکے سر میں جان پڑی اور انھوں نے سر دیکھا کہ استخوان حرکت کر گئی اسمیں

اپنے مقام پر آرہے اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت عزیر زندہ ہو کر دراز گوش پر سوار ہو کر اپنے گھر آئے
مٹی انکی معمور ہو گئی تھی اور یہہ وہی چہل سالہ تھے انکو کسی نے نہ پہچانا انہون نے ہر چند کہا کہ مین عزیر ہون نہ مانا آخر کو صدق
دعوے پر دلیل طلب کئی آپکو توراۃ حفظ تھی جب پڑھی یقین کیا کہ یہہ عزیر ہی ہین اسواسطے کہ کتاب توراۃ سوا
انکے کسی کو حفظ نہ تھی بعضے لوگ کہ عزیر ابن اللہ کہنے لگے گمراہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود درگاہ ہوئے
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ پس جب ظاہر ہوا عزیر کو اثر قدرت الٰہی سے احیاے موتی کے بطریق معاینہ قَالَ أَعْلَمُ کہا جانتا ہون
مین اب مشاہدہ و عیان جب کہ سمجھتا تھا مین پہلے باستدلال و برہان أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر
ہر چیز کے جلانے اور مارنے سے قادر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم بصیغہ امر ہے خطاب اپنے نفس کو کیا ہے یا فرشتے نے
انکو امر کیا یا سب خطاب اللہ کی طرف سے ہین اول سے یہانتک بے واسطہ فرشتہ یا بواسطہ فرشتہ وَإِذْ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا ابراہیم نے یہہ دوسرا جملہ معترضہ ہے بیان کمال قدرت خدا اور
انہا احیاے موتی مین رَبِّ أَرِنِي اے پروردگار میرے دکھا مجھے قدرت کاملہ اپنی كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى ١٠
کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردون کو یہہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا واسطے شہود کیفیت احیا کے نہ بسبب شک
قدرت احیاے موتی کے قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا حق تعالی نے کیا تو نہین ایمان لایا کہ مین مردونکو جلاتا ہون یہان
استفہام واسطے ایجاب کے ہے یعنی ایمان رکھتا ہے تو اوپر قدرت کاملہ میری کے کہ احیاے موتی ہے اور اماتت احیا ہے
کہ نمرود کو کہا تھا ربی الذی یحیی و یمیت قَالَ بَلَى عرض کیا ابراہیم نے بلی ایمان رکھتا ہون مین کہ تو قادر ہے
وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي اور لیکن طلب کرتا ہون مین مشاہدہ اور جانتا ہون مین معاینہ تاکہ آرام پاوے دل میرا اسمین سمجھ لیجے کہ یہان
کئی خدشے ہین انکو بطور سوال و جواب لکھتا ہون سوال ائمہ اصول فقہ خبر متواتر کو موجب علم الیقین جانتے ہین اور خبر
مشہور کو سبب علم طمانیت اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ علم طمانیت فروتر ہے علم
یقین سے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ طمانیت فوق یقین ہے جواب
طمانیت کہ اصول فقہ مین مذکور ہے طمانیت ظن ہے اور آرام پانا گمان سے ہے اور نہ
یہان اطمینان اوپر یقین کے ہے کہ فوق یقین ہے سوال امیر المومنین علی مرتضی
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لو کشف الغطا ما ازددت یقینا یعنے اگر دور کیا جاے پردہ یقین میرا نہ زیادہ ہو یقین
یعنی میرا مشاہدہ غیبی پر فضل رکھتا ہے پس جب ولی کو یہہ مرتبہ میسر ہو حضرت خلیل اللہ کے حق مین کہ اجلہ انبیا سے
ہین انتفاے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال الیقین اسیکا نام ہے کہ کشف غطا اور حصول مشاہدہ سے
نہ بڑھے لیکن بعد حصول کمال الیقین اگر خواہش مشاہدہ مطلوب کرے اور حصول مشاہدہ سے کہ برترین دلائل ہے آرام
دل طلب دلائل سے چاہے کہ اطمینان عبارت اس سے ہے کیا مضائقہ ہے حضرت محی الدین ابن عربی نے

فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ احیا خلق متنوع ہی کسی کو ابتدا وجود مین لایا کسی کو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت
ابراہیم نے سمجھا کہ احیاے موتی اور وجود دنیا بھی متنوع ہوگا عرض کیا کہ مجھے دکھا کس نوع سے زندہ فرماتا ہی تو تا دل میرا
حصول سے اس علم کے آرام پذیر ہو بحر مواج مین لکھا ہی کہ جس دنون محاجہ نمرود مردود بحضرت ابراہیم علیہ السلام دافع
ہوا تو بعضون نے کہا ہی کہ حمار مردہ کو آپ نے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اس کا کھاتے ہین اور بعضے طیور لوٹتے ہان
اسکی لوح رہے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ کوئی آدمی مرا ہوا تھا آدھا دریا مین آدھا خشکی مین پڑا تھا ایک طرف سے
خشکی کے جانور گوشت اسکا کھاتے تھے دوسری طرف سے تری کے حیوانات تناول کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
ابلیس لعین نے کنارے دریا کے ایک مردار پڑا دیکھ کر کہ جانور دریا کے اور صحرا کے اسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کر چابتے
تھے اپنے دل مین کہا کہ عجب حیلہ گمراہ کرنیکا لوگونکے ہاتھ آیا ہی کوتہ نظرونکو فریب دونگا کہ یہہ اجزاے متفرق
اور پلنگ اور مچھلی اور نہنگ کے پیٹو مین سے کون جمع کر سکتا ہی اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وہان
بھیجا کہ دیکھو ابلیس نے کیا جال ضلال کا بچھایا ہی آپ جب وہان پہنچے شیطان نے حیران ہوکر شبہہ اپنا ظاہر
کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا محل تحیر کیا ہی جن اعضا کو کتم عدم سے فضاے صحراے وجود مین لایا تھا وہ جمع کرنے پر اجزاے
متفرق کے بھی قادر ہی ع کوزہ کر توڑ کر کوزہ * پھر بناوے تو اسے قادر ہی * جس نے پہلے بنایا ہی قدرت
اسکے پھر کیا عجیب ونادر ہی * پھر حضرت ابراہیم نے جناب الہی مین عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اس مردے کے
ایمان رکھتا ہون اور جمع ہونا ان اجزاے متفرق کا یقین جانتا ہون لیکن یہہ صورت عجیبہ کہ عین ایمان میرا ہی
اگر مشاہدہ کرون حجت عظیم ہو دکھا مجھے کہ کیونکر جلاتا ہی تو تا کہ یہہ دشمن لعین شرمندہ ہو اور دل میرا اطمینان
تام پاوے قال فرمایا حق تعالی نے کہ اگر اس حال کے مشاہدے کی آرزو رکھتا ہی تو فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ پس
پکڑ لے چار جانورون سے وہ چار جانور کبوتر اور خروس اور زاغ اور طاوس تھے بعضون نے کبوتر کی جگہہ بط بعضون نے کرگس کہا ہی
فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ پس جمع کر انکو طرف اپنے اور ہاتھ مین لیکر شکل صورت انکی خوب تامل کرکے پہچان رکھ اور ذوق
ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کر لے تا بعد زندہ ہونے کے تجھے شبہہ نہو یا مجتمع کر اجزاے ابدان انکے بعد ٹکڑے کرنیکے
اور سر انکے اپنے ہاتھ مین رکھ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ پھر وضع کر اوپر ہر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اور جزو اجزا انکے
سے جس جس پہاڑ پر کہ رکھ سکے کیونکہ قسمت ان اجزا کی اوپر جمیع جبال کے متعذر ہی پس یہان ایراد عام بارادہ
خاص ہی مِّنْهُنَّ جُزْءًا اور مرغون پارہ پارہ کئے ہوئے باہم آمیختہ سے ٹکڑا ٹکڑا حاصل یہہ ہی کہ جو پہاڑ تیرے
نزدیک ہون انپر ان مرغون کا ٹکڑا ٹکڑا متفرق الحال پھینک دے ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا انکو نام لے لے کر سنکر وہ
يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا آوینگے تیرے پاس دوڑتے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جان ازروی یقین کہ بتحقیق
اللہ غالب ہی جو چاہے وہ کرے مردے کو زندہ کرتا ہی زندے کو مارتا ہی حکیم ہی مارنا اور جلانا اسکا دونو بحکمت

اور دونو مین اظہار قدرت ہے القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرغون کو ذبح کیا اور انکا گوشت پوست ہڈی پسلی
رگ ریشہ پر بال و پر و بازو و دم سب کو ٹکڑے ٹکڑے قیمہ قیمہ کر ملا جلا کے ہاون دستے مین کوٹ کر کوفتے سے بنا کر چار
پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر پھینک دئیے اور سر ان چارون جانورون کے اپنے ہاتھ مین رکھے پھر آواز کیا کہ اے کبوتر
آ اے طاؤس اے زاغ اے خروس آؤ اپنے اپنے سر کے طرف پس بفرمان الٰہی اجزا ہر ایک جانور کے
دوسرے سے جدا ہو کر آپس مین مل گئے اور بدن ہر ایک کا درست ہو کر طرف سر اپنے کے دوڑنے لگا اور پر زمین کے
اور یہہ صورت ابلغ ہے حجت مین اور دور ہے شبہہ سے اسواسطے کہ اگر زمین پر نہ دوڑتے تو توہم ہوتا کہ شاید
پاؤن انکے درست نہین ہوئے یا یہہ مرغان پرندہ نہین اور ہی ہین دوسرا ادراکہ قوت باصرہ کیفیت مرغ مین زمین پر
چلنے مین زیادہ تر ہے ہوا پھر اوڑنے سے غرض ابدان جانوران پیش ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوڑ دوڑ
کر پرواز کر کے سرون اپنے سے متصل ہوئے پس چارون کے چارون جیسے تھے ویسے ہی زندہ ہو کر حضرت ابراہیم ع
کے ہاتھ سے اڑ کر بالائے کوہ جا کر جا بیٹھے پھر آپ نے بلایا بہ نشاط تمام اڑ آئے سمجھ لیجے کہ اس آیتین بھی یا
اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کی ہے کہ کس طرح سے نکالا اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو ظلمات عروض
وساوس نفس سے طرف نور اطمینان انکے لیے عرفانی اس آیت شریفہ سے یہہ نکتہ نکلا ہے کہ جو کوئی چاہے نفس اپنے
کو حیات ابدی زندہ کرے پہلے قوائے بدنی کو تیغ ریاضت سے بسمل کرے اور بعض کو ساتھ بعض کے آمیزش
دے تا صولت انکی تنگ ہو کر مستفاد فرماوین پھر بہ احکام شریعہ بلاوے تا بطریق کمال اطاعت دوڑنے آوین بعضے
محققون نے کہا ہے کہ ذبح طیور اربعہ مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ کبوتر کو کہ مدام لوگون سے انس و موانست ہے مار یعنی
رشتہ الفت خلق توڑ اور خروس کو کہ منبع مادہ شہوت ہے ذبح کر یعنی خواہش اور شہوت چھوڑ اور زاغ کو
کہ منبع حرص ہے قتل کر یعنی مال اسباب دنیوی نہ جمع کر نہ جوڑ اور طاؤس کو کہ مجمع زینت ہے سر بریدہ کر یعنی
زیور آرائش دنیوی چھوڑ پس جو کوئی ان چار صفتون کو بہ تیغ مجاہدہ ذبح کرے حیات جاودانی پاوے بعضون نے
کہا ہے کہ چار طبع ارکان اربع سے آدمی مین ظاہر ہوئے ہین ذبح کرنا انکا بسبب مخالفت کے لازم ہے اول
صولت کہ ہے کہ نتیجہ آتش ہے دوسرا نتیجہ شہوت ہے کہ نتیجہ ہوا ہے تیسری لگاوٹ حرص ہے کہ عادت
آب ہے چوتھی تیرگی امساک ہے کہ صفت خاک ہے حکیم ثنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بایں معنی فرمایا ہے
جہان مضمون ان ابیات کا لکھا ہے قطعہ چار مین مرغ چار طبع بدن ✤ بہر دین بست کجی تو از گردن ✤ بہر
باایمان و عشق و عقل و دلیل ✤ زندہ چار و نکو کرد بانگ خلیل ✤ سمجھ لیجے کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے معاملہ
سالک کا ساتھ اربع عناصر کے ظہور ہے فنا انکی کہ عبارت دور ہونے خصائل رزائل انکے سے ہے کمال
دشوار ہے اگر جذب عنایت حقی تائید فرما ہو اور عروج سالک کا دائرہ ولایت علیا کہ ولایت ملا اعلی ہے

واقع ہو تو عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک فنا ہوتے ہیں پھر وہاں سے اگر کشش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور سیر
وسلوک سالک دائرہ کمالات نبوت میں واقع ہو تو وہاں فنائے لطیفہ خاک میسر آتی ہے اور یہہ مقام بالاصالت
انبیائے کرام کا ہے علیہم السلام اور بہ تبعیت اور وراثت انبیا جسکو حق تعالی چاہے نصیب فرما دے اولیائے امت محمدیہ سے
علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اتمہا واکملہا ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جس
بندے کا عروج یہانتک واقع ہو کہ کمال ایمان اور اطمینان اور ایقان اور احسان حاصل ہوا اسواسطے کہ موانع مرتفع
ہوئے اور حجاب اٹھ گئے حجب نورانی اور ظلمانی کہ مصداق ان للہ تعالی سبعین الف حجاب من نور
وظلمۃ ستر ہزار کہ عبارت کثرت سے ہے کچھ حجاب نورانی دائرہ ولایت صغری میں کہ دائرہ ظلال ہے
اور کچھ دائرہ ولایت کبری میں کہ دائرہ اسما و صفات واجبی ہے دور ہوئے اور ضمن میں اسکے کہ تصفیہ قلب کا
اور تزکیہ نفس کا ہوا کچھ حجب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی بیچ سیر وسلوک دائرہ ولایت
علیا اور کمالات نبوت کے اٹھ گئے رعونت اور تکبر کہ خاصہ آتش تھا جل گیا اور شہوت اور آرزو کہ خاصہ ہوا تھا
اڑ گیا اور حرص اور آز کہ خاصہ آب تھا بہ گیا اور خست اور دنائت کہ خاصہ خاک تھا خاک ہو گیا پس جب حجاب
سب اٹھ گئے کہ فنا انکی عبارت اسی سے ہے اور ان خصائل رذائل کے جگہہ حمائد متحقق اور متاصل ہوئے کہ بقا اسکو
کہتے ہیں اگرچہ یہہ معاملہ ولایت فنا و بقا ہے کہ فنا و بقا اصطلاح اہل ولایات ہے لیکن حقیقت فنا و بقا ان
حاصل ہوتی ہے پس مراتب اربعہ کہ عبارت کمال ایمان واطمینان وایقان واحسان سے ہیں شہود و عیان
حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بعد فنا و بقا کے ظہور اربعہ ظاہری بیچ کمال متجلی ہو گئے تھے مَثَلُ الَّذِينَ
نمونہ نفقہ کرنے کا ان لوگوں کے کہ نہ رکھے شائبہ غرض اور داعیہ عرض يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خرچ کرتے ہیں
حال اپنے کو بیچ راہ خدا کے چنانچہ جہاد میں اور طلب علم میں اور دفع حوائج محتاجین میں اور امورات خیر اور مقامات
نیک میں كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسی مثال ایک دانے کی ہے کہ اچھی زمین میں بوویں اور وہ دانہ أَنْبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ اگاوے سات بال ہے ہر بال کے سو دانے یعنی ایک دانے سے
سات سو دانے حاصل ہوں اور اسناد اگانے کی طرف دانے کے مجازی ہے کہ طرف سبب کے واقع ہے اور حقیقت میں
اگانے والا اللہ ہے وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ اور اللہ تعالی دونا کرتا ہے واسطے جنکے کہ چاہتا ہے نفقہ دینے
والوں میں سے موافق نیت ان کے وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور اللہ کشائش والا ہے کہ ایک کو سات سو کرتا ہے
بلکہ دو چند کرتا ہے اس سے اور جاننے والا ہے نیت صدقہ دینے والے کی یہہ جملہ جو آمین ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ کے جو پہلے مذکور ہوا ہے کہ سننے والے نے اس سے سنکر کہا کیا شان ہے نفقہ دینے
والوں کی ارشاد ہوا مثل حبۃ الخ اور درمیان جملہ معترضہ کے نفقہ مفید واقع ہوئے اور غرض اس تمثیل سے ترغیب ہے

لوگوں کو کہ جو ایک کا سات سو جانکر مشغول بالصدقات ہوں ÷ خرچ کر مال کو نہ ای رفیق ÷ ارے نفس حریص
دنیا ÷ صرف راہ خدا میں کر کہ تجھے ÷ سات سو ایک کے عوض دیگا ÷ اور جو چاہیگا تو دو چند اسکے ÷ تجھہ کو بخشیگا
فضل سے مولی ÷ اور نہیں ہے دو چند پر بھی حصر ÷ دیگا بیحد بھی واسع العطا ÷ امام ثعلبی نے ضحاک رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ایک درم مال اپنے میں سے صرف کریگا حق تعالی دنیا میں وہ درم اسے دیگا صرف
کرنے سے مال اسکا کم نہیں ہوگا چنانچہ اور روایت میں بھی آیا ہے کہ ما نقص مال من صدقة اور ہزار درم آخرت میں
عنایت کریگا اضعافاً مضاعفہ پاویگا روایت کی ہے سیوطی نے بیچ خماسیات اپنی کے منقول صحاح سے کہ ثواب
صدقے کا پانچ قسم ہے ایک تو یہہ ہے کہ ایک کے عوض دس پاویگا وہ صدقہ صحیح الجسم کو دینا ہے دوسری
یہہ ہے کہ ایک کے عوض نود پاویگا وہ اندھے اور اپاہج کو دینا ہے تیسری یہہ ہے کہ ایک کے عوض نو سو پاویگا
وہ ذوی القرابت اور محتاج کو دینا ہے چوتھی یہہ ہے کہ ایک کے عوض لاکھہ پاویگا وہ ماں باپ کو دینا ہے پانچویں یہہ
ہے کہ ایک کے بدلے نو لاکھہ پاویگا وہ عالم اور فقیہ کو دینا ہے شان نزول میں اس آیت کے بحر مواج میں لکھا ہے کہ غزوہ
تبوک میں لشکر اسلام پر تنگی یہانتک آئی کہ ایک خرمہ دو دو آدمیوں کو کھانے کو ملتا تھا بعضے اوقات ایک
خرمے کو گروہ کا گروہ چوس کے رہتا تھا اور سواری کی یہہ قلت ہوئی کہ ایک ایک شتر پر دس دس آدمی نوبت
بہ نوبت سوار ہوتے تھے اور پانی کی تنگی تھی کہ اونٹ کو نحر کر کر اسکے اوجھڑ کو لب تر کرتے تھے ہوا گرم تھی
جب تشنگی سے ہلاک ہونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی فوارے کی طرح جاری
ہوا سب نے پیا اور مرکب کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب رکھتا ہو
میں اسے اسباب تیار کر دوں اور جو خرچ رکھتا ہو اسے خرچ دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جہز جیش
العسرة فلہ الجنة جو کوئی ساختگی لشکر عسرت کی کرے پس واسطے اسکے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
سو اونٹ رسنے میخ جھول پلان سے درست کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گذرانی پھر آپنے فرمایا من
جہز جیش العسرة فلہ الجنة انہوں نے دو سو اونٹ اور تیار کر کر حضور میں تسلیم کئے پھر آپنے تیسرے بار کلام کو
مکرر فرمایا انہوں نے تین سو شتر اور حاضر کئے اور ایک روایت میں ہے کہ ہزار دینار اور لاکر نذر کئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کمال مہربانی فرمائی اور انکی تعریف لوگوں میں کی اور ارشاد کیا کہ ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور تفسیر معنی میں
لکھا ہے کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار بھی لائے اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ چار ہزار دینار صرف کیلئے لائے اور نذر گذرانے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تجہیز لشکر کے حق تعالی نے یہہ آیت ان دونوں کے شان میں نازل فرمائی
اور چند ایک کی سات سو تک پائی بلکہ مضاعف سمجھا اور بعضے کہتے ہیں کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے
ایک کنواں خراب تھا اسے اپنے مال سے خرید کر کر درست کیا پھر براہ الٰہی وقف کر دیا حق تعالی نے عمل انکا

قبول کیا اور یہہ آیت ان کے حق مین نازل فرمائی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وہ لوگ کہ خرچ
کرتے مین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے اُس چیز کے کہ نفقہ کرتے
منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دینے مین کہ اُسپر احسان بتاتے ہوین یا اور سنتے کہین کہ فلان
شخص ہمارا ممنون احسان ہے ہم نے اُس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ کچھہ دیا وَّلَآ اَذًی اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ
دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین دیتے قولاً اور فعلاً لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ واسطے اُنکے ہے ثواب صدقہ دینے
اُنکے کا نزدیک پروردگار اُن کے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اُنکے ثواب کم ہونیکا
اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند شریعت اور قبول
طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا انتظار اور عیب تیرا نفرمائیے اور عذر میرا قبول کیجے یا اب دسترس نہین رکھتا
مین کہ حق آپکے آپکا بجالاؤن انشاء اللہ تعالی اس تقصیر کو بتوقیر بدل کرونگا یا آپ نے مجھہ پر کرم فرمایا یہہ آپکا
گھر ہے پھر تشریف لائیے خدمت بجالاؤنگا علی ہذا القیاس اسطرح کا کلام کہ موجب ملال درویش نہو وَّمَغْفِرَةٌ اور
عفو کرنا اور بخش دینا اُس رنجش اور آزار کا کہ سائل سے بتکرار سوال اور تشدید مقال قبل مین واقع ہوا ہو اور دعا کرنا واسطے
اُسکے بہ آمرزش خدا خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی بہتر ہے واسطے سائل کے بیچ نفع کے اُس صدقے سے کہ پیچھے
اُسکے ہو ایذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ کہے اتنے شرم جاتا ہے ننگ
اب خلل نہ مچا وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ اور اللہ تعالی انسے بے پروا ہے صدقے سے ایسے لوگون کے کہ شرب نفقات سے تھہ
خس و خاشاک منت اور آزار کے مکدر کرتے مین تحمل والا ہے جلدی عقوبت منّان و موذی مین نہین فرماتا
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو
بِالْمَنِّ ساتھہ منت رکھنے کے اوپر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہے تمام مال اور تم نہین ہو مگر حمال پس احسان جتانا
مال کا ہے وَالْاَذٰی اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھہ ایذا دینے درویش کے مگر اپنی سرزنش کرو یا ترش رو ہوکر دو یا چین
بجبین ڈالکر خیرات کرو کَالَّذِیْ مانند ابطال اُس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہوکر یُنْفِقُ مَالَہٗ
رِئَآءَ النَّاسِ خرچ کرتا ہے مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگون کے وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ حقیقت
مین نہین ایمان لاتے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اُسکے واسطے دیتے
نہ واسطے اور وسکے اور اگر اعتقاد رکھتے اوپر روز جزا کے تو عمل واسطے وہان کے ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے
فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اُس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہے کہ خوارہ اور ہموارہ ہو عَلَیْهِ
تُرَابٌ اوپر اُسکے مٹی ہو فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ پس پہنچی اُس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَکَهٗ صَلْدًا پس چھوڑ
دے اُسکو صاف یعنے خاک اُسکی پانی سے بہہ کے تہہ صاف رہ جاتا سمجھہ لیجے کہ سل مثل منافق کے ہے اور خاک

جو اوپر نمودار ہے وہ نفقے اُسکے ہیں جو ریا میں جب باران عدل سحاب جناب ربانی سے برسا آثار تمام نفقوں کا اُسکے
محو ہوکر سنگ سا حاصل رہ جاوینگے اور تمام اعمال اہل ریا کے یہی حال رکھتے ہیں پس مومنوں کو چاہئے کہ جو عمل کریں اللہ
واسطے کریں کسی کے دکھانے کو یا اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ میں نرکھیں شعر خدا کے واسطے جو ہو ثواب اُسمیں
ہے حاصل ہے ٭ والا حاک ہیں سب کام اور سب اُنکا عامل ہے ٭ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا
نہیں قدرت پاوینگے یہہ نفقہ کرنیوالے ریائی اوپر ثواب کسی چیز کے اُس سے جو تصدق کیا ہے بریا وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ اور اللہ تعالٰی نہیں راہ دکھاتا یعنے عزم ہدایت دلمیں نہیں ڈالتا قوم کافروں کے تئیں وَمَثَلُ
الَّذِیْنَ اور مثال نفقہ کرنے کی اُن لوگوں کے کہ بہ اعتقاد اور اخلاص یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
خرچ کرتے ہیں اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور واسطے ثبات و یقین کے
کہ صادر ہو نفوس اُنکے سے ساتھ پانے ثواب صدقے کے کَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ ٭ مانند مثال میوہ جات باغ کے ہے
کہ واقع ہو موضع بلند کہ تا پس آفتاب کی جلد پہنچے اور ہوا بیشتر لگے اور ابر سے تر و بکثر ہو اور آفت سیلاب سے دور رہے زمین
ایسا باغ ہو اَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اُسکو باران بزرگ قطرہ فَاٰتَتْ اُکُلَهَا ضِعْفَیْنِ پس لایا میوہ اپنا دونا
جو اور باغ دو برس میں میوہ لاتے تھے وہ اُس قدر ایک برس میں لایا فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اُس
باغ کو مینہ موسلا دھار بڑے بڑے بوندونکا پس پھوار اور شبنم کافی ہے یعنے اثر پانی اُسکا اُسے ضایع نہیں کرتا مینہ تھوڑا ہو
یا بہت ہو پھل لاتا ہے مقصود اِس مثال سے حصول جزاے مخلصان ہے کہ جو کچھ واسطے خوشنودی خدا کے
تصدق کرینگے ثواب اُسکا پائینگے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے درویشوں کو جو دیتے ہو تم صدقہ برائے خدا یا از روی ریا بینا ہے مناسب ہر ایک کے
جزا دیگا اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ یہہ تمثیل دوسری واسطے صدقہ اہل ریا کے ارشاد ہوئی کہ آیا چاہتا ہے
ایک کوئی تم میں سے یہہ کہ ہووے واسطے اُس کے باغ یہاں استفہام انکاری ہے یعنے نہیں چاہتا مِّنْ نَّخِیْلٍ
وَّاَعْنَابٍ کھجوروں سے اور انگوروں سے تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتے ہوں نیچے درختوں اُس باغ کے نہریں
پانی کے لَهٗ فِیْهَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ واسطے مالک باغ کے ہو بیچ اُسکے سب میووں سے وَاَصَابَهُ
الْکِبَرُ اور حال اینکہ پہنچے صاحب باغ کو بڑھاپا وَلَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ اور واسطے اُسکے اِس پیری میں اولاد ہو
ناتوان اور خورد سالہ اور معیشت باپ کے اولاد کی بھی گلستان ہو فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ پس پہنچا اُس
گلستان کو بگولا ہوائے گرم کا بیچ اُسکے آگ بھی فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ باد سموم اور گیا صاحب
باغ متحیر اور ہموم سمجھ لیجئے کہ یہہ مثال عمل منافق ریا والے کی ہے کہ باغ ریا کو صدقہ سے تیار کیا اور یکبار
سموم عدل الٰہی کے جھونکے نے اگر جلا دیا نہ اشجار اُسکے سے متمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اُسکے سے

ہر سبز اور سیراب ہے کشت تیرا سبز ہے تو کیا برق مساحت آویگی ہ کر کے عمل اعمال کا اسکے باغ باغ جلاوگی
کذلک یبین اللہ لکم الایات لعلکم تتفکرون اسیطرح بیان فرماتا ہے حق تعالی واسطے تمھارے نشانیان
الطاف و احسان اپنے کی تو کہ تم فکر کرو اور کسی عبادتمین ساتھہ اُس معبود واحد کے شریک کسی کو نکرو باقی رہے
یہان کئی خدشے جواب طلب سو وہ بطور سوال و جواب لکھے جاتے ہین سوال بوستان خرما و انگور مین سب
میوے کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہے ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین
نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اُس بوستان کے نہ تمام میوے جہان کے تیسرے ہو سکتا ہے کہ
سب قسم کے میوے ہون فرضاً اور تعین خرمہ و انگور واسطے بزرگی کے ہو سوال من کل الثمرات مین من تبعیضہ مناسب
مقام نہین ہے کہ اور اگر زاید کہین تو زائدہ ہونا من کا بقول اخفش ضعیف ہے پس یہہ کس معنو مین ہے جواب
ہو سکتا ہے کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر خرجا من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہو سکتا ہے بتقدیر لہ فیہا منافع من کل الثمرات
اور حمل اوپر زیادتکے بھی بنتا ہی اور بقول صحیح کے شاذ کہا جاتا ہے اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہو اگرچہ
مخالف قاعدہ کل نحویون کے ہو یا جمہور کے ہو اُسے شاذ کہتے اور جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہو اور مخالف کل کے
ہو تو وہ ممتنع ہے اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہے معلوم کیجے کہ تربیون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ زکوۃ تجارت اور عشر خارج اور خمس معادن نکلتا ہے وہ یہہ ہے یا ایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات
ما کسبتم اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اُس چیز کے کہ کسب کیا ہے تم نے
سوداگری سے یا اور صنعت حرفت سے ومما اخرجنا لکم من الارض اور اُس چیز سے کہ نکالا ہے ہم نے
واسطے تمھارے زمین سے غلے میوے لکھا ہے کہ اغنیائے انصار واسطے فقرائے مہاجرین کے موسم خرمے مین اچھے
اچھے خرمے مسجد مین نبوی کے کونے مین چھپا چھپا کر رکھہ جاتے تھے ایکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی ناکارہ
ظاہر لایا اور درمیان اول اچھے خرمون کے ملا گیا ارشاد ہوا کہ ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون اور مت قصد
کرو خبیث کا کہ بری اور ردی چیز کی دوا اُسمین سے کہ خرچ کرتے ہو ولستم باخذیہ اور حال آنکہ نہین ہو تم لینے والے اُسکے
اگر تمھین دین تمھارے حقوق مین الا ان تغمضوا فیہ مگر یہہ کہ آنکھ چرا جاؤ بات ٹل جائے دینے مین اُسکے
واعلموا ان اللہ غنی حمید اور جانو کہ اللہ بے پروا ہے اُس شخص سے کہ تصدق مال خبیث کرے اور تعرف
کیا گیا ہے ساتھہ اسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہے سمجھہ لیجے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہے کہ
محبوب الطبع ہو چنانچہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سے ظاہر ہے اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع
ہے چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ اگندہ اور یہی مختار عند الاکثر ہے یا طیب سے مراد حلال ہے اور خبیث سے حرام کے
علی ما نص بہ القاضی اور تصریح کی ہے صاحب مدارک نے کہ انفقوا من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوۃ ہے

اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہے اور طریقہ ادا کا اسکے اور مسائل متعلقات اسکے تمام کتب فقہ مین
مسطور ہین اور تخریج کی امام زاہدی نے کہ ما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب عشر ہے اور کلام بابی مفسرین سے
نکلتا کہ ما اخرجنا حبوب اور اثمار اور معادن وغیرہا ہین اسوقت مین یہہ آیت شامل ہے عشر خراج اور خمس معادن
سب کو کہ مسائل انکے فقہ مین مفصل مسطور ہین معلوم کیجے کہ جونسی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضل
انفاق کا اعم اسمین سے کہ فرض ہو یا نفل نکلتا ہے اور فضل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہے وہ یہہ ہے اَلشَّيْطٰنُ
يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ شیطان وعید دیتا ہے تمکو تصدق دینے مین فقر کا اور ڈراتا ہے
کہ مال خرچ کیا اور کنگال ہوئے اور حکم کرتا ہے تم کو ساتھ بخل اور امساک اور منع صدقات کے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا اور اللہ تعالی وعدہ فرماتا ہے تم کو اوپر صدقہ دینے کے بخشش کا تمہارے گناہوں کے روز قیامت مین اور زیادتی
روزی دینے کا دنیا مین پس چاہیے کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے صدقہ دینا موقوف نکرو وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
اور اللہ کشائش والا ہے جو کوئی اسکے راہ مین صدقہ دیتا ہے روزی اسکی کشادہ کرتا ہے جاننے والا ہے کہ یہہ اسکے
واسطے دیتے ہین یا اور کے اور یہہ جاننے والا ہے مستحقوں کو وسعت اور فضل اور مغفرت کے يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ
دیتا ہے حکمت انفاق کی جسے چاہتا ہے تاکہ جانین کہ کیا دیا چاہیے اور کسے دیا چاہیے یا عطا کرتا ہے دانش
کہ درمیان الہام رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کرے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرے اور وعدہ رحمانی پر امیدوار
رہے وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت
سمجھ لیجے کہ حق تعالی نے مال ومتاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھ خیر کثیر کے موصوف
کیا کہ فقد اوتی خیرا کثیرا پس عالم کو چاہیے کہ ملازم خدمت اغنیا نہووے اور رتبہ علم کو کہ متضمن خیر کثیر ہے ساتھ طلب
متاع قلیل کے نکھووے شعر علم پڑھ دنیا کو چھوڑ اور پس قارون کو تو دیکھ کون ہے فوق السما اور کون ہے تحت
الثریٰ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہین پند پذیر ہوتے ساتھ اس نصیحت کے مگر صاحب عقل کے باقی
یہان ایک سوال جو اہل معانی کیا کرتے ہین سوال کتب علم معانی ہین قاعدہ بیان یون کرتے ہین کہ اصل استعمال
نفی اور استثنا کا وہان ہے کہ جہان سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہو اور اصل استعمال انما کا یہہ ہے کہ سامع منکر قصر کا بوجہ
اصرار نہو پس یہان جو قصر کیا ہے نصیحت قبول کرنے کو اوپر ارباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہین
اس جگہہ استعمال اسکا کس معنی سے ہے اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ یہان نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہے
اور دوسرے مقام پر انما فرمایا ہے کہ انما یتذکر اولوا الالباب ہے پس جمع حکم واحد مین ما ولا اور انما کیونکر ہو سکتی ہے
جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اسکا کہ قصر ہی نہین ہے بلکہ مقصود یہان تعریض مذمت کفار سے ہے
اس طرح سے کہ نصیحت قبول نہین کرتے اولوا الباب سے نہین ہین اور فرق مذکور ما ولا اور انما مین بیچ قصد

قصر کے

قصر کے ہے پس لازم نہین کہ جو حکم صورت قصد قصر مین ہو صورت قصد تعریض مین بھی ہو سمجھ لیجے کہ تحقیق
تمام کیا ہے امام فخر الاسلام بزدوی نے ساتھہ اس آیت کے اوپر اسکے کہ عمل داخل ہے فقہ مین اسواسطے کہ حکمة
لغت مین اتفاق علم و عمل کو کہتے ہین اور تفسیر کئی ہے حضرت ابن عباس نے کہ حکمت علم شریعت اور حلال
اور حرام ہے بیچ کلام الٰہی کے کہ فرماتا ہے یُؤتی الحکمة من یشاء پس دلالت کرتا ہے کہ عمل داخل ہے بیچ فقہ کے جسجگہ
اور جگہہ فرمایا ہے اُدعُ الیٰ سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة اور اشارہ کیا ہے طرف اسکے صاحب مدارک
نے کہ کہا ہے حکمت علم قرآن اور سنہ اور علم نافع موصل الی رضاء اللہ ہے اور عمل کرنا ساتھہ اسکے ہے اور حکیم عند اللہ
عالم عامل ہے اور حکمت کو درمیان مسائل انفاق کے ذکر فرمایا اسمین نکتہ یہہ ہے کہ دلالت کرے اوپر اسکے کہ زکوة
فی العلم بھی واجب ہے غنی کو اور درس کہنا اس کا ضرور ہے کہ علم نے نفع خزانہ مدفون ہے یا یہہ ہے کہ علم مسائل
انفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا اُنپر واجب ہے اوپر تمام مسلمانون کے معلوم کیجے کہ بیچ ان آیت آیات مسائل
کے جس سے مسئلہ فضائل نفقے کا اور نذر کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَمَا اَنفَقتُم مِّن نَّفَقَةٍ اور جو کچھہ خرچ کرو تم اے مسلمانو
نفقے سے تھوڑا یا بہت ظاہر یا نہان بطریق فرض یا تطوع اخلاص سے یا ریا سے خدا کے واسطے یا غیر کے
اَو نَذَرتُم مِّن نَّذرٍ یا منت مانو تم کچھہ منت معین یا غیر معین سے طاعتین یا معصیت مین فَاِنَّ اللہَ
یَعلَمُہُ پس تحقیق اللہ تعالے جانتا ہے اسکو اور فراموش نہ فرمایگا وَمَا لِلظّٰلِمِینَ مِن اَنصَارٍ اور نہین ہے واسطے
ظالمونکے کہ نفقہ ریا کرتے ہین یا نذر معصیت مین مانتے ہین یا منت طاعت مین مان کر وفا نہین کرتے مدد دینے
والون سے بیچ آخرت کے کہ عذاب سے چھڑاوے انکو اس آیت سے وجوب ایفائے نذر غیر معاصی مین نکلتا ہے نحو
مین لکھا ہے کہ من زاید ہے اور معنی یہہ ہین کہ نہین ہین واسطے ظالمون کے یاری دینے والے کہ عذاب الٰہی سے آخرت مین
بچاوین معلوم کیجے کہ جھنون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات دینے کا اور چھپا کے دینے
کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے اِن تُبدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ہِیَ اگر تم ظاہر کرو خیرات کو وقت دینے کے پس
اچھا ہی ہے کہ اور لوگونکو رغبت ہووے گی وَاِن تُخفُوہَا وَتُؤتُوہَا الفُقَرَاءَ فَہُوَ خَیرٌ لَّکُم اور اگر چھپاؤ تم صدقے کو اور
دو اُسکو درویشون کو خفیہ پس یہہ چھپانا بہت اچھا ہے واسطے تمھارے اسواسطے کہ صدقہ ریا اور سمعہ سے پاک
ہوگا اور فقیر لینے کی ذلت سے بچینگے بعضے علمانے صدقہ مخفی کو عام کہا ہے فرائض مین ہو یا نوافل مین کہ صحابہ زمانہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اخفا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقے مین اور بعضے کہتے ہین کہ اخفا
متعلق ساتھہ نوافل کے ہے اور فرائض مین اولی ظاہر دینا ہے تا گمان ترک کا کوئی نکرے اور دوسرے
اور لوگ غنیا دیکھہ کر رغبت کرین صدقے دینے پر اور اس مین دلیل مسارعت بامر خدا بھی ہے لیکن صدقہ نفل
مین ہرطرح اخفا اولی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ صدقہ نفل چھپا کے دینا ستر مرتبہ بہتر ہے

ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہے پس درجہ چھپا کے دینے سے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ
سَيِّئَاتِكُمْ اور دور کریگا تم سے بعضے گناہ تمھارے یعنے سوا ظلم کے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس
چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر خیرات یا چھپا کے خبر رکھنے والا ہے جزا دیگا موافق اعمال تمھارے کے کفر اور بخل ساتھ
نون کے دونو قرائتین آئی ہین لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ نہین اوپر تیرے محبوب تم
ہدایت کرنا ہود کا ملکہ اوپر تیرے دعوت ہدایت کی ہے فقط اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہے ساتھ عنایت اپنی
کے طرف ایمان کے جسے چاہے روایت ہے کہ اسماء بنت امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کی ماں کہ مشرکہ
تھی کچھ مال مانگنے آئی اسماء نے بجہت کفر نہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو سب ادیان والون کو ہدایت اللہ کی طرف سے ہے جسے چاہے
کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ماں اسما کی مدینہ آئی اور کچھ تحفے اسما کے واسطے لائی اسما نے بجہت کفر لے اسکے لینے مین
توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت جبرئیل یہہ آیت لائے روایت اولی ساتھ ذکر صدقے کے
موافق ہے اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعضے کہتے ہین کہ آغاز اسلام مین مسلمان فقراء اہل کتاب کو خیرات
دیا کرتے تھے بعد قوت اسلام کے دینا موقوف کیا تھا واسطے تجویز صدقات اوپر کفار کے یہہ ارشاد ہوا سمجھنا چاہیے کہ
اتفاق علما صدقہ نفل دینا غیر مسلم کو جائز ہے لیکن زکوٰۃ دینا نہین درست بحر مواحسن ہے کہ گئے بلی کو کھلانا جب
روا ہوا تو آدمی محتاجکو کیونکر روا ہو حدیث مین ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جگر تشنے مین اجر مالی دینے
کا اور سیراب کرنیکا ثابت ہے غرض جس کو نفع پہنچا کے بہتر ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو
تم مال سے پس واسطے جانون تمھارے ہے کہ ثواب اس کا تمھین ملیگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمانکو وَمَا تُنْفِقُوْنَ
اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ اور نہ خرچ کروگے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الٰہی کی وجہ کے معنی
ثواب کے ہین چنانچہ اور آیتمین وارد ہے کہ ما اوتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ اور
جو کچھ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچایا جاویگا ثواب اسکا طرف تمھارے وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کئے
جاوگے یعنے ثواب مین سے تمھارے پس تم کچھ نہ کم کئے جاوگے لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ صدقہ اور
نفقہ تمھارا واسطے درویشون کے ہے جو بندگئے گئے ہین بیچ راہ خدا کے کہ گوشہ نشین ہو کر طاعت الٰہی مین مصروف
ہین یا جہاد مالوف مین لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ نہین کر سکتے بواسطہ دوام طاعت کے یا اشتغال
غزا کے سیر کرنا بیچ زمین کے واسطے تجارات اور طلب رزق کے یہہ اصحاب صفہ تھے کہ مہاجران قریش سے
چار سو آدمی مانند بلال اور عمار اور ابن مسعود وغیرہم کے کہ خدا کے واسطے دنیا چھوڑ کر شمہ الفت خویش اقربا توڑ کر
گھر بار سے منہہ موڑ کر مدینہ منورہ آرہے تھے رات کو سونے کی جگہ نہ تھی مسجد نبوی کے کونے مین پڑ رہتے تھے

ربع

اور تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک میں بسر کرتے تھے قوت انکا خرمے ردی
تھے کہ جن کو دھو کر کوٹ کر پانی سے تر کر کے شدت گرسنگی میں کھاتے تھے اور لباس انکا حضرت گھوڑون کے
پڑے ہوئے انکو پاٹ کر کر عورت چھپاتے تھے سوال کرنے کسی سے بچاتے تھے اسی سبب سے ارشاد ہوا یحسبہم
الجاہل اغنیاء من التعفف جانتا ہے انکو مرد نادان کہ نہ خبر ہے انکے احوال سے تونگر نے سوالی سے اور
استغنائے خلق سے تعرفہم بسیماہم پہچانتا ہے تو ای محبوب تیرا انکو ساتھ چہرون انکے کی نشانی
اور علامت عشق خدا کی انمین ظاہر ہے مثل لب خشک چشم تر میں رنگت ہے زعفرانی چہرہ پہ انکے اک ہے
عشق کی نشانی لا یسئلون الناس الحافا نہین سوال کرتے لوگون سے لپٹ کر نہ الحاح و زاری سے نہ بغیر
اسکے اسواسطے کہ موصوف ساتھ نے سوالی کے ہین اور نہ مانگنا انکا یہہ بھی شفقت اور رحمت انکی ہے کہ
مبادا کوئی سوال رد کرے اور گناہ مین پڑے وما تنفقوا من خیر فان اللہ بہ علیم اور جو کچھ خرچ کرو گے تم مال اچھے
سے اوپر اصحاب صفہ کے اور سوائے انکے اور مستحقون پر پس تحقیق خدا ساتھ اس کے دانا ہے جانتا ہے کہ کیسے
دیا اور کیون دیا الذین ینفقون اموالہم جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ خدا کے مالون اپنون کو باللیل
والنہار سرا و علانیۃ رات کو اور دن کو چھپے اور ظاہر غرض اس سے استغراق اوقات اور انواع ہے اعطائے
صدقہ سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ
دئے تھے دس ہزار ظاہر دس ہزار رات کو دس ہزار دن کو حق تعالی نے صدقہ انکا قبول فرمایا اور یہہ آیت انکی
شان مین نازل کئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درہم تھے ایک آپ نے ظاہر دیا ایک چھپا کے ایک رات کو ایک دن کو حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اس طرح سے صدقہ تم نے کیون دیا انہون نے
عرض کیا کہ طریقہ صدقہ کا اس چہار طرح کے سوا پانچوین طرح مین نہ دیکھا اس لئے جمع مین اسکے التزام کیا مین نے کہ کاش کوئی
کسی نوع سے قبول ہو جاوے فلہم اجرہم عند ربہم پس واسطے انکے ہے کہ جو اس چار طرح کا صدقہ دیتے
ہین ثواب صدقات انکا نزدیک پروردگار انکے کے ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اور نہین ڈر اوپر انکے
اور وہ نہ اندوہگین ہونگے معلوم کیجے کہ مناسبت ان آیات سابق سے کہ جسمین مسئلہ حرمت ربا کا اور عذاب
اسکا نکلتا ہے وہ یہہ ہے الذین یاکلون الربوا جو لوگ کہ کھاتے ہین سود یعنی نفع زائد محض خالی عوض سے
لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس نہ اٹھینگے قبرون سے بعد موت کے مگر جیسا کہ کھڑا
ہوتا ہے وہ شخص کہ باولا کرتا ہے اسکو شیطان آسیب سے عرب والون کے زعم مین یہہ تھا کہ جب جن آدمی کو مس کرتا ہے
عقل اسکی ٹھکانے نہین رہتی دماغ مین خبط آجاتا ہے حق تعالی نے موافق عرف اور عادت انکے کے سمجھایا کہ

قیامت کو دیوانون کی طرح سے کھڑے ہونگے بیساختہ ہوش و ہواس باختہ اور مس کے معنی لغت مین جنون کے بھی آئے
ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا یہہ سر اسیمہ ظاہر ہونا انکا عذاب الٰہی ہے اسواسطے ہے کہ
اُنھون نے کہا سوا اسکے نہین کہ بیچنا مانند سود کے ہے کفار ایک درم کو ساتھہ دو درم کے بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ
نہین ہے بیع ہے فرق درمیان ربا اور بیع کی نہین کرتے تھے وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حلال کیا
کیا ہے اللہ نے بیچنا اور حرام کیا ہے سود فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ پس جو کوئی کہ آئی اسکے پاس
نصیحت پروردگار اسکے سے کہ نہی سود سے ہے پس باز رہا اور حکم خدا کا بجالایا پس واسطے اسکے ہے جو پہلے لیا یعنی قبل حرمت کے
جو سود لیا وہ اُس سے نہ پھیرا جاوے گا یا مراد فَلَهٗ مَا سَلَفَ سے یہہ ہے کہ گناہان گذشتہ مغفور ہوئے وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور کام
اُسکا زمانہ آئندہ مین اللہ بارادہ الٰہی ہے چاہے توبہ پر ثابت رکھے خواہ نہ رکھے وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو کوئی باز گشت کرے طرف حلت ربا کے بعد اسکے کہ خدا نے حرام فرمایا پس وہ گروہ اصحاب دوزخ کے
وہ بیچ اُس آتش کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجے کہ ربا لغت مین بمعنی فضل ہے اور مطلق فضل حرام نہین ہے اسواسطے
کہ مقصود ربح اٹھانے بیع کے سے فضل ہوتا ہے اگر مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف ہو جاوے پس فضل معتد مراد ہے
کہ مجہول ہے اور محتاج بیان رسول ہے صلی اللہ علیہ وسلم لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحنطة بالحنطة
والشعیرة بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح والفضة بالفضة والذہب بالذہب مثلا بمثل یدا بید والفضل ربوا پس یہہ
چھہ چیزین حدیث مین وارد ہین گیہون جو خرما نمک چاندی سونا اور مسائل اسکے کتب فقہ مین اور وجوہ اختلاف
ائمہ مفصل مسطور ہین ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دیکھہ کر اس سے بچے کہ حرام قطعی ہے حدیث مین وارد ہے کہ لعن اللہ
الرابی والمربی والکاتب والشاہد اور تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین روایت کی ہے کہ کھانے والا ربا اور
کھلانے والا اور کاتب اور شاہد ملعون ہین اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حدیث مین وارد ہے جب قصد کرتا ہے
اللہ تعالی ساتھہ ایک قوم کے ہلاکت کا ظاہر کرتا ہے بیچ ان کے ربا معاذ اللہ چنانچہ بحر مواج مین یہہ روایتین لکھی ہین
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا مٹاتا ہے اللہ مال ربا کو یعنی ہر چند سود لے اور سود خور کے مال جمع کرے لیکن مال نقصان اور
خسران ہے یا غیر محل مین خرچ ہوتا ہے یا حادثہ مین تباہ ہو جاتا ہے اور اگر رہتا بھی ہے تو وارث اسکے اس سے
متمتع نہین ہوتے مال نامبارک ہے اور اگر اور اچھے مال مین ملے تو برکت اسکی بھی کھوتا ہے حضرت ابن عباس سے
مروی ہے کہ اگر سود کے مال مین سے صدقہ دے یا راہ حج مین خرچ کرے یا غزا مین قبول نہین ہوتا یہہ کمال نقصان ہے
وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اور بڑھاتا ہے اللہ تعالی خیرات کو یعنی ہر چند کم ہو ثواب اسکا زیادہ عنایت فرماتا ہے
یہانتک کہ صدقہ ایک خرمے کے عوض مقدار پہاڑ کے دیتا ہے سمجھہ لیجے کہ ذکر صدقات کا بعد ذکر سود کے قبیل
ذکر ضد بعد ضد کے ہے کہ خوبی شی کی ضد اسکے سے معلوم ہوتی ہے حسن صدقہ قباحت ربا سے ظاہر ہوتا ہے

اور

اور قباحت ربا بحسن صدقہ روشن ہوتی ہے کہ ہر چند مال سود کا ظاہر بڑھتا جاتا ہے لیکن آخر کار کم ہوتے ہوتے نابود ہو جاتا ہے اور صدقہ دینے سے مال اگرچہ ظاہر مین کم ہوتا ہے لیکن واقع مین سبب افزونی کمال ہے دنیا مین عوض اسکا اللہ دیتا ہے چنانچہ حدیث شریفین وارد ہے کہ نہین نقصان مال صدقہ سے اور نہین ناقص کرتی مال کو زکوۃ ہرگز اور آخرت مین اضعاف مضاعف عنایت فرماتا ہے شعر مال خیرات کر کہ ہے چون کوہ اللہ ایسے ہی مال یا کوہ کرے کوہ سے گاہ ۞ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اور اللہ تعالے نہین دوست رکھتا ہر کفر کرنے والے گنہگار کو کہ اوپر ارتکاب ربا کے مصر ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کیے اچھے کہ بموجب اوامر اور نواہی الٰہی کے بجا لائے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھا نماز اور دیا زکوۃ مال کو لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے کے روز قیامت وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر ان کے اس چیز سے کہ آگے ہیں انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے اس چیز سے کہ پیچھے چھوڑ گئے معلوم کیجے کہ اٹھاوین اور انسٹھوین آیتین آیات مسائل سے کہ جن سے مسئلہ ترک ربا کا بیچ قرض کے نکلتا ہے وہ یہہ ہین کہ متصل ارشاد فرماتے ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور دست بردار ہو جو کچھ باقی رہا ہے سود سے اگر ہو تم ایمان لانے والے حرمت ربا پر اور منقاد حکم خدا پر سبب نزول مین اس آیت کے لکھا ہے کہ بنی عمرو ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی آپس مین معاملہ ساتھ ربا کے رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ساتھ حرمت ربا کے فتوی دیا بنی عمرو نے اس شرط پر کہ سود اسکا اوروں پر ثابت رہے اور وہ انکا سود اصل سے موضوع ہو جائے صلح کی پس طلب ربا مین بنی مغیرہ سے سخت مواخذہ کیا بنی مغیرہ نے قصہ اپنا عتاب بن اسید سے کہ حاکم مکہ کا تھا کہا کہ کیا بدبختی ہماری ہے کہ ربا سب آدمیون سے وضع کر لین اور ہم ملبوز اسی بلا مین گرفتار ہین عتاب نے کہ حاکم مکے کا تھا یہہ سب ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ سود سے دست بردار ہو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس اگر نہ کرو تم اور بقیہ سود سے ہاتھ نہ کھینچو پس خبردار ہو جاؤ ساتھ لڑائی کرنیکے خدا سے اور رسول اسکے سے یا آگاہ کرو ایک دوسرے کو اور تیار ہو ساتھ جنگ خدا کے کہ آتش ہے اور ساتھ حرب رسول کے کہ شمشیر وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اور اگر توبہ کرو سود لینے سے پس واسطے تمھارے ہے اصل مال تمھارا لَا تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جاؤ تم یعنے تم ظلم مکرو مدیونوں پر زیادتی لینے مین راس مال سے اور نہ تم پر ظلم کرے مدیون کہ اصل مال مین کم دے بعد نزول اس آیت کے بنی عمرو نے کہا کہ ہمین طاقت حرب خدا اور رسول کی نہین ہے سود چھوڑ کر سرمایہ پر راضی ہوئے اور مغیرہ نے بسبب افلاس اور تنگدستی کے چاہا کہ ادا اصل مال مین بھی مہلت ہو جاتے حق تعالی نے ساتھ مہلت دینے دیندار تنگدست کے حکم فرمایا اور آیت یہہ اگلی نازل فرمائی اور معلوم کیجے کہ ساٹھوین آیت آیات مسائل سے

کہ جس سے مسئلہ مہلت دینے کا قرضدار تنگدست کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ یعنی
اگر ہو قرضدار افلاس والا تنگدست پس حکم اسکا مہلت دینی ہے وقت تونگری اور فراغت کے تک وَاَنْ
تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور اگر خیرات کرو قرضدار مفلس کو بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے یعنی اگر بخش
مال سے بعض یا کل بخش دو تو بہتر ہے واسطے تمہارے ثواب میں مہلت دینے سے یا لینے سے وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ اور ڈرو عذاب اس دن کے سے کہ تم سب پھیرے جاؤ گے بیچ اس کے طرف حساب خدا کے واسطے جزا
کہ مقدر کیا ہے ثواب اور عذاب سے ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا ہر نفس کو جو کمایا ہے یعنی جزا
اعمال کی جو نیک و بد کئے ہیں وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ستم کئے جاوینگے یعنی اگر عمل نیک کئے ہیں تو ثواب
ان کے میں نقصان نکرینگے اور اگر عمل بد کئے ہیں تو زیادہ ان اعمال سے عذاب نکرینگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آخرین آیات قرآنی باعتبار نزول کے یہی آیت ہے کہ تین ساعت پہلے وفات شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں اکیس روز پہلے انتقال شریف کے نازل ہوئی ہے لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک
مرجح یہہ قول ہے کہ سات دن پہلے ارتحال جناب نبوی کے علیہ افضل الصلوٰۃ نزول اسی آیت کا واقع ہوا ہے معلوم رہے
کہ کتنے ہی آیات مسائل سے کہ جسے آیت مداینہ کہتے ہیں اور اطول آیات قرآنی ہے اور بہت مسائل اس
سے نکلتے ہیں چنانچہ مسئلہ بیع سلم کا اور کتابت اسکا اور املا کا اور گواہ کرنے کا وہ یہہ ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب معاملہ کرو تم آپس میں ساتھ قرض کے یعنی کسی کے ہاتھ کچھ چیز بیچو یا خریدو
اور مبلغ اسکے قیمت کی قرض ٹھہرے اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ایک وقت مقرر معین تک کہ فلانے مہینے میں فلانے
تاریخ ادا کریں گے فَاکْتُبُوْهُ پس لکھ رکھو اسکو بیچ کاغذ کے اس طرح سے کہ وصف معاملہ کا اور نام دونوں معاملہ کرنے
والوں کے اور مبلغ حق کے اور مدت و وعدہ کی مہینہ تاریخ اس میں ہو تا وقت حاجت کے اسے دیکھ لو وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ
کَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ اور چاہئے کہ لکھے درمیان تمہارے لکھنے والا ساتھ انصاف کے کم اور زیادہ نہ کرے مال میں
اور مدت و وعدہ میں وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اور چاہئے کہ نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا نکرہ کاتب کے بعد نفی کی فائدہ
عموم کرتی ہے اور یہہ کتابت ہے بقول بعضی طرف فرض کتابت کے اور بعضے روایتیں فرض عین ہے بشرط عدم کاتب
اور بعضے کہتے ہیں فرض تھا منسوخ ہو گیا ساتھ قول وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ کے اب مستحب اور اولی ہے کہ جسے لکھنا آتا
ہو وہ ابا نہ کرے جب التماس کریں اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَکْتُبْ یہہ کہ لکھے کاغذ معاملے کا جیسا سکھایا ہے
اسکو اللہ نے یعنی موافق شریعت کے فَلْیَکْتُبْ پس چاہئے کہ لکھدے یہاں ایک سوال وارد ہوتا ہے وہ یہہ
ہے سوال وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ پہلے فرمایا تھا امر فلیکتب لانے سے تکرار لازم آیا جواب امر اول راجع طرف متداینوں
کے ہے یعنی جب آپس میں ایک دوسرے سے مداینہ کریں تو لکھے کاتب درمیان انکے اور ان کے امر سے ساتھ انصاف کے

یعنی اے معاملہ کرنے والو تم امر کرو اور وہ لکھے اور امر دوسرا طرف کاتبوں کے ہے یعنی جب
بہم التماس کریں تو چاہیے کہ کاتب انکار نہ کرے لکھ دے ولیملل الذی علیہ الحق
اور چاہیے کہ مطالب سے کہے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اُسکے ہے قرض اور زبان سے اپنے
اقرار کرے ولیتق اللہ ربہ اور چاہیے کہ ڈرے مطالب کہنے والا اللہ سے کہ پروردگار
اسکا ہے ولا یبخس منہ شیئا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اُس حق سے کہ ذمے اُسکے
ہے کچھ جتنا اور معاملہ جیسا ہے ویسا ہی لکھوا دے کچھ جھوٹ نہ ملاوے فان
کان الذی علیہ الحق سفیھا پس اگر ہو وہ شخص کہ اوپر اُسکے حق ہے بیوقوف جاہل
یعنی بالغ دیوانہ اور مرد مبہوت او ضعیفا یا عاجز ناتوان جیسے بچہ خورد سال یا بوڑھا عمر رسیدہ او لا
یستطیع ان یمل ھو یا یہہ کہ مطلق توانائی نہیں رکھتا اسکی کہ مطلب کہے وہ بسبب بوڑ جانیکے یا بواسطہ مرض کے
لکنت زبان میں ہے یا وہ زبان جو متعارف قوم ہے نہیں جانتا فلیملل ولیہ بالعدل پس چاہیے کہ مطلب کہے والی اسکا
ساتھ انصاف کے نہ کم و زیادہ واستشھدوا شھیدین من رجالکم اور شاہد کر لو اوپر معاملے اپنے کے دو گواہ
مردوں اپنے سے یعنی مسلمان بالغ آزاد فان لم یکونا رجلین پس اگر نہوں دو مرد گواہ اتفاق زمانے سے فرجل
وامراتان پس ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں ممن سے اور دو عورتیں اسواسطے مقرر فرمائیں ممن ترضون من
الشھداء ان تضل احدٰھما فتذکر احدٰھما الاخرٰی اگر بھول جاوے ایک اُن دو عورتوں میں سے جو گواہ ہیں پس یاد دلاوے ایک
عورت دونوں عورتوں میں کی دوسری عورت کو سمجھا لیجے کہ بجہت غلبہ رطوبت صفت نسیان کی عورتوں کے مزاج
غالب ہے اسواسطے دو عورتیں قائم مقام ایک مرد کے چاہیں کہ ایک بھولے تو دوسری بتا دے اور گواہی فقط عورتوں کی بغیر
مردوں کے بکارت اور ولادت اور عیوب نساء میں بیچ مواضع مستورہ کے معتبر ہے اور ساتھ مردوں کے حدود و قصاص میں
تو مطلق مسموع نہیں ہے اور سوا اُسکے حقوق مالی اور غیر مالی میں مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت وغیرہ میں
مقبول ہے ولا یاب الشھداء اذا ما دعوا اور نہ انکار کریں گواہ جب بلائے جاویں واسطے گواہی دینے کے
ولا تسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا اور مت کاہلی کرو اور نہ ملول ہو اس سے کہ لکھ لو اُس حق کو یعنی قرض کو کاغذ
میں درانحالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا یعنی تھوڑا ہو یا بہت یا خط صغیرہ ہو یا کبیرہ یعنی بہ اختصار یا بتطویل الی اجلہ
اسکے وقت تک اسکے کہ مقرر ہوا ساتھ اقرار مدیون کے ذٰلکم اقسط عند اللہ یہہ لکھنا قرض کا تمہارے تئیں بہت
انصاف والا ہے نزدیک اللہ کے واقوم للشھادۃ اور سیدھا کرنیوالا ہے واسطے گواہی کے کہ کتابت میں
مذکور شدہ ہو گا ہے وادنٰی الا ترتابوا اور بہت نزدیک ہے یہہ کہ نہ شک میں پڑو تم مقدار حق میں اور مدت میں اُسکے
اور تعین شہود میں جب رجوع کرو تم طرف کتاب کے الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ مگر یہہ کہ ہو معاملہ سوداگری کا

ہاتھوں ہاتھ تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَکُمْ کہ پھیر لے تم اسکو درمیان اپنے حاصل یہہ ہی کہ جب معاملہ دست بدست اور نقد بہ نقد ہو
فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَکْتُبُوْهَا پس نہین ہی اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ نہ لکھو اسکو وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ
اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھ نقد کے حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا کے
وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ ط اور نہ رنج پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنے کسی کاتب سے زبردستی نہ لکھواو
اور نہ کسی سے بزور شاہدی دلواو یہہ معنے جب ہین کہ یضار کو فعل معروف کہو جیسی کہ قرات حضرت امیر المومنین عمر رض
کی ہی تو یہہ معنی ہوی کہ چاہیے کاتب نہ ایذا پہنچاوے کسیکو کاغذ درست لکھے خیانت کتابت مین نکرے اور گواہ بھی
سچ بولین گواہی نہ چھپاوین وقت طلب کے ادھر ادھر نہ چھپے پھرین وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِکُمْ اور اگر کرو
تم ای معاملہ کرنیوالو یہہ چیزین جو منع کئین ہین ہمنے تمکو احزار کتابت اور شہید کے سے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا
گنہگاری ہوگا لاحق ساتھ تمھارے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے خلاف فرمان الہی نکرو وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰهُ اور سکھاتا
ہی تمکو خدا تعالی شرایع اسلام اور لوازم تقوی اور مصالح کارہای دنیا و عقبی وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اللہ تعالی
ساتھ ہر چیز کے دانا ہی اعمال تمھارے جانتا ہی سزا اور جزا موافق انکے دیگا معلوم کیجیے کہ باستہوین آیت ایا
مسایل سے کہ جس سے مسئلہ رہن اور عدم اسکا عند فقدان کاتب نکلتا ہی اور بیان ادای شہادت کا ہی
وہ یہہ ہی وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ اور اگر ہو تم بیچ سفر کے علی یہان بمعنی فی ہی وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا اور نہ پاو تم لکھنے
والا یعنے ایسا شخص کہ حقوق تمھارے لکھے یا لکھنے والا تو ہی یعنے دوات قلم کاغذ موجود نہین فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ
پس گروی ہی قبضہ کی ہوی یعنے واسطے خاطر جمعی اور زوال تردد تمھاری کے یہہ ہی کہ کچھ چیز اسکی اپنے مال کے عوض
مین گروی رکھ لو سمجھ لیجیے کہ گروی رکھنا مشروع ہی مطلقا قید سفر اور حضر کی نہین ہی یہان مقید بسفر واسطے
عدم کتابت کے فرمایا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ رہن مخصوص بسفر ہی فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا پس اگر امین سمجھے
بعض تمھارا بعض کو اور اسکی خیانت سے بے طمع رکھے فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ پس چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص کہ
امین جانا گیا ہی یعنے مدیون امانت اس امین کے کو یعنے قرض اسکا ادا کرے کسی کا ملی درمیان نلاوے سمجھ لیجیے کہ قرض
اگرچہ مضمون امانت سے نہین ہی لیکن یہان واسطے رعایت لفظ اومن کے امانت ارشاد ہوا اور یہہ کمال خوبی عبارت ہی کہ ایراد الفاظ
بوجہ مشاکلت ہی وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور چاہیے کہ ڈرے پروردگار اپنے سے اور امانت مین خیانت نکرو وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ
اور مت چھپاو گواہی کو کہ چھپانا اسکا گناہ کبیرہ ہی وَمَنْ یَّکْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط اور جو کوئی چھپاویگا گواہی کو پس
تحقیق وہ گنہگاری دل انکا سمجھ لیجیے کہ یہان اضافت اثم کی طرف قلب کے فرمائی ہی گواہی چھپانے کو گناہ دلکا ارشاد
کیا ہی اسمین تنبیہ ہی اور وعید شدید کی اسواسطے کہ جو گناہ متعلق بدل ہووے وہ سخت تر ہوتا ہی اس گناہ سے کہ متعلق باعضا
ظاہرہ ہو اور ظاہر ہی کہ دل بادشاہ ہی تمام بدنکا جب بادشاہ پر بلا آوے تو رعایا خاک آرام پاوے اسیواسطے صوفیہ تصفیہ

دل شہور رہتے ہین کہ صفا اُسکی موجب صفائی تمام بدن ہی اور کدورت اسکی سبب تکدر تمام جسم اور یہی
مقام مورد اسرار ربانی اور مہبط انوار سبحانی ہی بیت دل عجب چیزیست جو ہو شفاف نہ چہرہ یار دیکھہ لو بعیر
صاف وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہی اظہار شہادت کو اور کتمان گواہی کو جاننے
والا ہی اسواسطے کہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی کیا ستارے
اور کیا فرشتے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی کیا معاون کیا سوالید یا مافی السموات سے مراد عوالم روحانی ہی اور اصول لطائف خمسہ
عالم امر کہ آثار ظلال افعال واجبی ہین اور مافی الارض سے مراد عوالم جسمانی ہی کہ مظاہر عکوس افعال سبحانی ہی وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھہ بیچ جیون تمہارو کے ہی قصد اور نیت بد اَوْ تُخْفُوْهُ یا چھپاو اُسکو
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب لیویگا تم سے ساتھہ اُسکے اللہ تعالی کہ دانائے ضمائر اور مطلع اسرار ہی لکھا ہی کہ حق سبحا
قیامت کے دن اعمال بندون کے سب اُنپر ظاہر کر دیگا کیا گفتار زبان اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشہ دل نہ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ پس بخشیگا جسے چاہے ساتھہ فضل کے اور عذاب کریگا جسے چاہے ساتھہ عدل کے
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے سمجھ لیجئے کہ نزدیک
بعضون کے یہہ آیت ساتھہ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہی اور بعضے کہتے ہین محکم ہی اسواسطے کہ قول
اصح اصولیونکا یہہ ہی کہ نسخ آیات احکام مین ہوتا ہی نہ اخبار مین اور یہہ خبر ہی پس منسوخ نہین بتقدیر یہہ آیت
ترسٹھوین ہی آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ عزم قلوب بذنوب نکلتا ہی سوال مافی انفسکم
شامل ہی کفر اور معصیت کو پس کفر پر یغفر لمن یشاء کیونکر مترتب ہو کہ قابل مغفرت ہی نہین ہی جواب کافر یغفر لمن
یشاء مین داخل ہی نہین ہین اسواسطے کہ اُنکے حق مین غفران ثابت نہین ہی چنانچہ اور جگہہ فرماتا ہی حق تعالے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بمومن فاسق ہی
اور ثبوت عذاب بحق کافر اور سبیل وجوب کے اور بحق مومن فاسق اور سبیل جواز کے باقی رہی یہان تشریح اور
توضیح عزم قلوب بذنوب کی کہ کس پر محاسبہ ہی اور کسپر نہین معلوم کیجیے کہ خیالات فاسدہ دلکے کئی طرح کے ہین ایک
تو یہہ ہی کہ خیال بد آیا اور کیا اقرار اور تمکن پذیر نہین اسے خطرہ کہتے ہین یہہ بغیر اختیار آدمی کے آتا ہی اور قوت ایمان
سے دفع ہو جاتا ہی اسپر مواخذہ نہین ہی اسواسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین اضطراری ہی اگر اسپر مواخذہ کرین
تکلیف ما لا یطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک یہ بھی جائز نہین دوسری حدیث نفس ہی کہ جسے فکر کہتے ہین امم
پیشینون پر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی
کہ فرمایا سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی نے معاف فرمایا امت میری سے مواخذہ حدیث نفس کا جبتک کہ نہ
عمل کرین اور نہ کہین چنانچہ بحر مواج مین ہی تیسری قسم عزم ہی کہ خیال بدی کا دل مین آیا اور قصد فعل اُسکا دل مین ٹھہرایا

اِس مین اختلاف علما کا ہے بعضے کہتے ہین یہہ داخل حدیث نفس ہے اسپر بھی مواخذہ نہین ہے بدلیل آیت
ولقد ہمت بہ وہم بہا عزم گناہ نہین ہے اور اثم جریمہ نہین اسواسطے کہ اگر عزم گناہ گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے نہ سرزد
ہوتا کہ انبیا معصوم ہین اور صحیح یہہ ہے کہ عزم سیئہ پر مواخذہ اُس سیئہ کا نہین بلکہ یہہ عزم گناہ علاحدہ ہے مواخذہ اُسپر جدا ہے
اور قاعدہ ہے کہ مواخذہ عمل پر ہے خواہ تن کا ہو خواہ دلکا ہو اور عزم عمل دلکا ہے جب حدیث نفس ساتھہ عمل دل کے ملی گناہ
ہو گیا اگرچہ عمل تن کا نہو مواخذہ ثابت ہوا اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ سے ثابت ہے چنانچہ ولکن یواخذکم
بما کسبت قلوبکم اور ظاہر ہے کہ کفر مجرد عمل دل ہے اور اسپر آدمی ماخوذ ہے اور تصدیق محض یقین دل ہے اسپر ماجور ہے اور
ملائک انبیا معصوم ہین گناہ سے چنانچہ حق تعالی نے خود ارشاد فرمایا ہے قصے مین حضرت آدم کے کہ فنسی ولم نجد له
عزما نفی گناہ کی فرمائی ہے اور حضرت یوسف ع کے قصے مین جو ولقد ہمت بہ وہم بہا وارد ہے اُسکی یہہ معنی نہین کہ ارادہ
گناہ کا کیا حضرت یوسف نے اور عزم دفع اُسکا کیا حضرت یوسف نے ساتھہ زلیخا کے پس حاصل کلام یہہ ہے کہ آدمی عزم
بالجزم پر البتہ ماخوذ ہوگا اور خطرات اور تفکرات پر مواخذہ نہین کہ خارج طاقت بشری سے ہین آیت لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعها سے اور حدیث مسطور سے ظاہر ہے لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام مضمون اس کے
تامل کر کر متالم ہوئے اور حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل وغیرہم کے پاس
اکثر الناس گیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سب نے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ تکلیف دی ہمین
ایسے کام کی کہ قوت اُسکی نہین رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر کہ طاقت استماع اُسکی کی نہین رکھتے ہم حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر ہے اور وہ کونسا عمل ہے اُنھون نے عرض کیا یا رسول اللہ دل ہمارا اختیار مین
نہین کبھی خطرہ معاصی کا جی مین آتا ہے کبھی فکر مناہی کا خاطر مین سماتا ہے حالانکہ اُسسے ہم برا جانتے ہین قوت سے
فعل مین نہین لاتے ہین اور حق سبحانہ فرماتا ہے یحاسبکم به الله اگر ہمین اسپر محاسبہ کریگا سخت دشوار ہوگا ہم پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وہ کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا وعصینا اور بہت بلا مین پکڑے قول پر
متفرع ہوئے نہین کہو تم سمعنا واطعنا کلام حضرت صلعم کا سنکر دل اصحاب کرام کے نے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا قوله
واطعنا امره برکت اس کہنے کے سے حق تعالی نے دشواری اُنکی مبدل بہ آسانی فرمائی اور سبکباری کے واسطے تمام امت کے
یہہ آیتین نازل کین کہ آمن الرسول سے تا آخر سورۃ مین اور اُس مین فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها کا مشعر سبکباری پر ہے
آمن الرسول بما انزل الیه من ربه ایمان لایا پیغمبر صلعم ساتھہ اُس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اُسکے پروردگار
اُسکے سے وہ کیا ہے آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع والمؤمنون اور ایمان لائے مسلمان امت اُسکی بھی
لیکن ایمان پیغمبر کا بہ تحمل و تبلیغ ہے اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار و تصدیق اور امت کو ساتھہ پیغمبر کے جمع کیا واسطے
تعظیم تکریم امت کے کل آمن باللہ ہر ایک نے اور تابعون اُسکے سے ایمان لایا ساتھہ اللہ کے

کہ واحد لاشریک ہے ازلی ابدی ہے وَمَلٰٓئِکَتِہٖ اور ساتھ فرشتون اُسکے کے کہ مقربان بارگاہ الٰہی ہین اور مخلوق اُسکے
ہین وحی لاتے ہین اللہ کی اوپر رسولون کے وَکُتُبِہٖ اور ساتھ کتابون اُسکی کے کہ جو اللہ نے نازل کئی ہین سب حق ہین اور
کلام الٰہی ہین غیر مخلوق وَرُسُلِہٖ اور ساتھ رسولون اُسکے کے کہ سب پاک اور معصوم ہین مورد وحی ہین کہ وحی
اللہ کی طرف سے اُنپر آتی ہے اور وہ اور ونکو سکھاتے ہین اور راہ سیدھی بتاتے ہین لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ
اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ اور کہتے ہین نبی اور مومنین نہین فرق کرتے ہم اصلا تو بیچ درمیان کسی کے رسولون اُسکے سے
بلکہ سب پر ایمان لاتے ہین ہم بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ جو کسی پر ایمان لاتے ہین اور کسی کے منکر ہین وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور کہا مومنون نے سنا ہم نے قول اللہ تعالیٰ کا اور مانا ہم نے فرمانا اُسکا پس بطریق التفات غیب سے
طرف خطاب کے اگر کہا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ بخشش مانگتے ہم تیری ہے پروردگار ہمارے اور طرف تیری
بازگشت ہے سب کی سمجھنا چاہیے کہ اگر اس قول کو کہ سبب نزول مین مذکور ہوا ہے اعتبار کرین تو یہہ آیت مدنی ہے اور
اہل حدیث متفق ہین کہ یہہ دونو آیتین مکی ہین اور بیچ شب معراج مین نازل ہوئی ہین چنانچہ صحیح مسلم مین بروایت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین تین چیزین حق تعالیٰ نے عطا فرمائین نماز پنجگانہ اور خواتیم
سورۂ بقرہ اور بخشش گناہان امت بشرطیکہ شرک نلاوین اور تفاسیر مین وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم معراج مین مشرف بقرب الٰہی ہوے حق تعالیٰ نے وصف مین آپکے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ پیغمبر خدا نے
مناجات کئی کہ الٰہی مجھے شربت اس کرامت کا بغیر مومنان امت کے گوارا نہین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ الاٰیۃ پھر حق تعالیٰ نے پوچھا کہ امت تمہاری قبول احکام مین کیا کہتی ہے پیغمبر خدا نے عرض
کیا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا الاٰیۃ جناب باری کی طرف سے خطاب ہوا کہ مین نے بھی آسان فرمایا اُنپر لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
معلوم کیجیے کہ چوتھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندون پر تکلیف ما لا یطاق نہین فرماتا
نکلتا ہے وہ یہہ ہے یعنی نہین تکلیف دیتا خدا سبحانہ کسی جان کو اور نہین فرماتا کسی کو کچھ کام اِلَّا وُسْعَہَا مگر بقدر طاقت
اُسکے کہ حرج بندونکو نہین دیتا اور عجز اور ناتوانی انکی قبول فرماتا ہے سمجھنا چاہیے کہ بعضے جو اس آیت کو بیچ حکم مواخذے
خطرے کے کہ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ سے نکلتا تھا ناسخ کہتے ہین چنانچہ پہلے لکھ آئے ہم اُسمین اشکال
قوی وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ نسخ اس چیز مین ہوتا ہے کہ جسکا پہلے تحقق ثابت ہو اور مواخذہ خطرات یہہ
تکلیف ما لا یطاق ہے عند العقل ممتنع ہے پس جو چیز کہ بحکم عقل ممتنع ہو کسی زمانہ مین جائز نہین ہوتی پس یہہ ثابت ہی
نہین ہے منسوخ کیونکر کہیے قبل ثبوت کے رفع کس طرح کے ٹھہرائیے اور اگر کہیے کہ آیت وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ
سے حدیث نفس مراد ہے اور مواخذہ اسکا پہلے امت والے پر تھا اس امت سے اٹھا دیا تو یہہ بھی بات نہین بنتی
اسواسطے کہ حدیث نفس وسع مین داخل ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا کیونکر ناسخ ہو اُسکا ناسخ اسکی تو حدیث

ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا مالم تعمل بہ او تتکلم حل اس مشکل کا یہ ہے کہ مراد ان تبدوا ما فی انفسکم
او تخفوہ سے حدیث نفس ہے خطرہ کہ طاقت بشری سے باہر نہیں ہے اور وسع کبھی معنی طاقت کے
آتا ہے اور کبھی مقابل حرج کے یہاں مقابل حرج کے ہے اور ظاہر ہے کہ احتراز کرنے میں حدیث نفس کی بڑا حرج
ہے پہلے لوگوں پر تھا اس امت سے معاف فرمایا ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا باقی رہا یہاں
ایک سوال جواب طلب وہ یہ ہے جو پہلے مسطور ہوا کہ آیت و ان تبدوا ما فی انفسکم اخبار خبر ہے اور احتمال اس میں
نسخ نہیں ہوتا جواب اسکا یہ ہے کہ خبر محاسبہ خواطر سے متضمن ہے حکم وجوب تحرز کو اس سے اور جو خبر متضمن ہو
بیان حکم کو جیسے کتب علیکم الصیام اور کل مسکر حرام نسخ اسمیں واقع ہوتا ہے لہا ما کسبت واسطے اس کے
ہے جو کمایا اس نے نیکیوں سے وعلیہا ما اکتسبت اور اوپر اسکے ہے جو کمایا اس نے برائیوں سے سمجھنا چاہیے کہ لام واسطے
نفع کے اور علی واسطے زیان کے کلام عرب میں بہت آیا ہے یہاں بھی اسی معنی میں واقع ہے اور ذکر کسب کا نیکی میں
اور اکتساب کا بدی میں وال کمال الطاف پروردگار ہے کہ منفعت نیکی کی متعلق کسب کے اور زیان بدی کا
متعلق باکتساب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہے پس شب معراج میں پیغمبر خدا نے بالہام الٰہی دعا آغاز کی کہ ربنا لا تؤاخذنا
ان نسینا او اخطانا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہم کو عقوبتیں کے اگر بھول گئے ہم اور عمل نیک فوت ہوگیا ہم سے
یا چوک گئے ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہوگیا ربنا ولا تحمل علینا اصرا اے پروردگار ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے
بوجھ کما حملتہ علی الذین من قبلنا جیسا کہ رکھا اس بوجھ کو اوپر ان لوگوں کے کہ پہلے ہم سے تھے یعنی یہود اور نصاریٰ
کہ تکلیف شاقہ اُنپر واقع ہوئی تھی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اے پروردگار ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے
وہ چیز کہ نہیں طاقت واسطے ہمارے ساتھ اسکے سمجھنا چاہیے کہ جن مفسرین کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور ناسخ آیت محاسبہ
کی ہے انکے نزدیک مراد ما لا طاقۃ سے وساوس اور خطرات ہیں اور جو کہ کہتے ہیں انکے نزدیک مراد اس سے ارتکاب
عصیان ہے بواسطہ غلبہ شہوت نفس یا شماتت اعدا یا جو چیز اللہ سے غافل کرے اور فرمانبرداری باری سے پھیرے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ ما لا طاقۃ لنا بہ پھسلنا قدم کا ہے صراط مستقیم سے واعف عنا اور معاف کر ہم سے خطا اور
فراموشی ہماری واغفر لنا اور بخشش کر واسطے ہمارے گناہ ہماری وارحمنا اور رحم فرما ہمپر ساتھ قبول طاعت کے انت
مولٰنا تو دوست کارساز اور مددگار ہمارا ہے فانصرنا علی القوم الکافرین پس مدد دے ہم کو اور فتح مند کر ہم کو اوپر قوم
کافروں کے لکھا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یہ سورہ ختم کرتے تھے آمین کہتے تھے اور حدیث میں وارد ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا شب معراج میں جو پڑھتے تھے ملائکہ آمین کہتے تھے اور حق تعالیٰ قبول فرماتا تھا خاتمہ میں
اس سورہ کے صفت تشابہ الاطراف ہے اور وہ اسے کہتے ہیں کہ ختم کیا جاوے کلام ساتھ ان چیزوں کے کہ مناسب ہوں
ساتھ ابتدا کے پس آغاز سورہ بقرہ میں مذکور مومنوں اور کافروں کا تھا ختم بھی اسکو مذکر مومنین اور کافرین کیا سمجھنا چاہیے

حمل لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا میں تکلیف بقدر وسع ذکر فرمائی اور جملہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت میں وعدہ نفع
کسب کا اور وعید زیان اکتساب کا ارشاد کر کر بطور ترغیب چند دعائیں متضمن مطالب ضروریہ کے تلقین فرمائیں
اول دعا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا سکھائی اور اسمیں بہم تعلیم سے مطلع فرمایا وہ کیا ہے کہ وقت نسیان کے کام
یاد رکھنا اور خطا سے بچنا امر دشوار ہے اور ان دونو پر بحیثیت تضمن تقصیر مواخذہ ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود
عذر نسیان کہ فنسی ولم نجد لہ عزماً سے ظاہر ہے تخت نعمات بہشت سے اتار کر تختہ زمین پر بٹھا دیا اور قتل خطا
میں آدمی ماخوذ بکفارت اور دیت ہوتا ہے اور بیچ قتل صید بخطا کے ہنگام احرام میں ماخوذ بجزا ہے پس یہ سخت کام تھا
اور مشکل مقام تھا یہاں تضرع اور زاری جناب باری میں کرنا ضرور تھا سو خود اُس ہمارے مالک نے ہمیں تعلیم کر دیا کہ عاجزی
کرو میری جناب میں میں معاف فرماؤنگا کہتیں سے یارب خطا و نسیان ہم سے معاف فرما رنج مواخذہ سے ان میں ہم کو
صاف فرما ۞ پھر دعا دوسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اسمیں کمال
الطاف اپنے سے آگاہ فرمایا کہ دعا دفع تکالیف شاقہ کی جو پہلے لوگوں پر تھیں میری جناب میں کرو میں مجیب الدعوات
ہوں سے یارب وہ بوجھ ہمپہ مت رکھ ۞ پہلے لوگوں پہ جو رکھا تھا ۞ پھر دعا تیسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحملنا
ما لا طاقة لنا بہ اور اسمیں تنبیہ فرمائی کہ تحمل ما لا یطاق اشد شدائد سے ہے واسطے دفع اسکے کے دعا کرو تا قبول
فرماؤں سے الٰہی فوق طاقت ہم کو مت تکلیف فرما تو ۞ نوازش لطف رحمت مہر رافت اپنی دکھلا تو ۞ پھر
تلقین فرمایا کہ خواہش عفو اور غفران کی کرو واعف عنا واغفر لنا پھر دعا کی جامع انواع خیر مانع اسباب شر کہ وارحمنا انت
مولانا ہے سکھا کر ساتھ تلقین دعا کے نصرت پانے کے اوپر دشمنوں کے سورہ ختم فرمائی کہ فانصرنا علی القوم الکافرین
سے رحم کر مولا ہمارے دفع کر اعدائے دین ۞ تو ہی ناصر اپنا فانصرنا بالقوم الکافرین ۞ آمین سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ
کا ہے کہ متضمن دعائے مقصد اقصیٰ ہے وہ کیا ہے مقہوری اعدا ہے باقی رہے چند لطائف مطلع اسکے کے
اور وہ اکثر مطالع سور کو شامل وہ بیان لکھ کر سورہ تمام کیجے اور صورت حسن خاتمہ اپنے کی اور سب مسلمانوں کی جناب الٰہی سے
مانگئے سے یارب حسیا گناہ تفضل کے ذیل سے ۞ اعمال وزن فضل کے کر تا تو کیل سے ۞ کر حسن خاتمہ میرا نور مومنین کا
قرآن کے طفیل و نبی کے طفیل سے ۞ بیان لطائف مقطعات اوائل سور سمجھنا چاہیے کہ بیست و نہ سورتیں ہیں کہ ابتدا
جنکی ساتھ حروف مقطعات کے ہے از انجملہ سورہ بقرہ ہے کہ مسطور ہوئی اور سورہ آل عمران ہے کہ شروع ہوگی
اور وہ حروف باسقاط مکررات چودہ ہیں الف لام میم صاد را کاف ہا یا عین طا سین حا قاف نون کہ نقطا صرلہ علی حق نمسکہ
جامع ان حروف کا ہے اور لانمین ان چودہ حروف کے ان انتیس سورہ میں اس قدر دقائق اور نکات مرعی ہیں کہ
عربیت دان ماہر کو رعایت انکی ممکن نہیں از انجملہ یہ ہے کہ مقطعات غیر مکرر چودہ ٹھہرائے ہیں اور ضمن میں انکے
چودہ ہی حروف لائے ہیں کہ نصف حروف ہجا ہیں اگر الف کو ہمزہ سے حرف شمار کریں ہیں بیست و نہ سورہ کے کہ

عدد حروف ہجا ہین اور وارد کرنے مین آدہی حروف کو عدد مسمیات مین اشارہ ہے کہ درمیان الف اور ہمزہ کے
مشارکت ہے اور فرق درمیان انکے سکون و تحرک ہے اور از انجملہ یہہ ہے کہ وارد کرنے مین ان حروف کے اشارہ ہے
بجمیع اقسام حروف کہ نصف نصف ہر قسم کے لائے ہین مثل حروف دو قسم ہین مہموسہ اور مجہورہ مہموسہ کہ دس ہین
ان مین سے پانچ حا ہا صاد سین کاف کہ نصف حقیقی انکی ہین لائے اور مجہورہ کا بھی نصف اقل لائے ل ن ی ق ط ع ر م
اور دو قسم حروف کی کہ شدیدہ اور رخوہ ہے شدیدہ آٹھ حرف ہین ء ج د ط ت ب ق ک نصف ان
حروف کا ا ک ق ط لائے ہے مقطعات مین مذکور ہے اور بیس حروف باقی کہ رخوہ ہین دس ان مین سے لائے ل ح م س ع ی
ن ص ر ہ اور دو قسم حرف کہ مطبقہ اور منفتحہ ہین مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ نصف انکا ص اور ط لائے اور باقی
حروف کہ منفتحہ ہین نصف انکا بارہ لائے اور حروف قلقلہ کے پانچ ہین قطب جد نصف اقل اسکا ق ط لائے تا اشارہ
ہو کہ قلیل ہین یہہ حرف کلام عرب مین اور دو حرف لین کے و ی تھے ی لائے کہ ثقل مین کمتر ہے واو سے اور حروف مستعلیہ
سات تھے ق ص ط کہ نصف اقل ہے اختیار کیے اور حروف منخفضہ کہ اکیس ہین نصف اکثر اسکا لائے گیارہ اور حروف
بدل کہ گیارہ ہین موافق مذہب سیبویہ کے ا ج د و ط و م ی ت ہ ن ۹ انمین سے نو حرف لائے اور ان حروف مین سے
کہ مثل انکے مین مدغم ہوتے ہین اور قریب المخرج مین مدغم نہین ہوتے وہ پندرہ ہین ء ہ ع ط م ی نصف اقل لائے ح ض ف
ذ ش ز و کو ترک کیا اور ان حروف سے کہ دونو مین مدغم ہوتے ہین مثل اپنے مین بھی اور قریب المخرج مین
بھی وہ تیرہ باقی ہین نصف اکثر انکا لائے ق ک ر س ل ن تا کہ اشارہ ہو کہ اسکے حال پر اکثر جاری ہے اور ان چار حروف
سے کہ قریب المخرج مین انکے ادغام نہین قبول کرتے اور قریب المخرج انکا انمین ادغام قبول کرتا ہے کہ م س ر ف ہین
نصف انکا لائے اور حروف حلقیہ سے دو ثلث لائے تا اشارہ ہو کہ یہہ بہت کلام عرب مین واقع ہوتے ہین اور زائدہ عشرہ سے
کہ سالتمونیہا ہین سات حرف لائے تا اشارہ ہو کہ ابنیہ مزید سباعی سے تجاوز نہین کرتے اور وہ بھی اسم ہی مین مثل
استفعال اور افعیلال کے پھر ان حروف کو کاہے مفرد لائے مثل ص ق ن کے اور کبھی دوگانہ مثل حم یس طہ کے اور
کبھی سہ گانہ مثل الم الر طسم کے اور کبھی چہار گانہ مثل المص المر کے اور گاہے پنجگانہ مانند کہیعص حمعسق کے اور مقطعات
کو تین جگہہ مفرد لائے ص ق ن تا اشارہ ہو کہ حروف مفرد تین قسم مین یا اسم فعل حرف اسم مین مانند کاف خطاب کے
اور فعل مین مانند ق اور ل کے کہ صیغہ امر ہے وقی یقی اور ولی یلی سے اور حرف مین مانند با جر اور کاف تشبیہ کے
اور چار جگہہ دوگانہ لائے طہ طس یس حم تا اشارہ ہو کہ ترکیب دوگانی کبھی حرف مین ہوتی ہے بغیر حذف کے
مثل من اور بل کے اور گاہے فعل مین ہوتی ہے بحذف مثل قل کے اور کبھی اسم مین ہوتی ہے بغیر حذف مثل
من کے اور بحذف ہے مثل دم کے تو جگہہ مین تا اشارہ ہو کہ ترکیب ہر ایک کے اقسام ثلثہ اسم فعل حرف مین
وجہ پر واقع ہوتی ہے ساتھ ضم فتح کسر کے پس اسما مین من اذ و فعل مین قل لم خف حرف مین ان من مذ اور ثبت

سے گا کو تین جگہہ آئے الم طسم یا اشارہ ہو کہ یہہ ترکیب اسم ثلاثی فعل حرف مین واقع ہوی ہے اور تیرہ جگہہ سے مین
اشارہ ہے کہ اصول آیات مستعملہ شعرہ مین دس دس واسطے اسم کے مثل فلس فرس کتف عضد حرف ایل فعل
صرو عنق اور تین واسطے فعل اتی کے ضرب شرف اور کسب جہاں کہ تین چار حرف آئے المص اور کہیعص تو ترکیب
خماسی کی ہو ہے آئے کہیعص حمعسق یا اشارہ ہو کہ ہر ایک ترکیب رباعی اور خماسی سے دو قسم ہے اصل مثل
جعفر اور سفرجل کے اور ملحق مثل فردو اور اکرجحل کے اور اسیواسطے کہ ان حروف کو اور سورے کے تفرق کیا ایک جا قرآن
مین واللہ اعلم سورہ آل عمران اس سورہ مین دو سو آیتین اور تین ہزار چار سو اسی کلمے ہین اور چودہ ہزار پانچ سو
حروف ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ بقرہ کے یہہ ہے کہ ان دونوکا شروع ساتھ الم کے ہے اور ابتداء مین
ہر ایک کے مذکور کتاب کا اور ہدایت کا اور مومنونکا اور کافرونکا ہے اور ختم بھی ان دونوکا اوپر مذکور مومنونکے اور دعائے مومنو
اور ذکر عذاب وجہاد کی ساتھہ دشمنون کے ہے اور یہہ بھی ہے کہ سورہ بقرہ مین مذکور خلقت آدم علیہ السلام کا تھا کہ بن
ماں باپ کے پیدا ہوے اس سورہ مین ذکر عیسی علیہ السلام کا ہے کہ بغیر باپ کے پیدا ہوے اور واسطے اس سورہ کی اوپر ان حروف کے
مین الم ہے اور یہہ سورہ مدنی ہے سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ ستر سوار ساتھ سوار ترسانون کے کہ چودہ
آدمی شریف تھے باقی تابع ان کے حضور مین حاضر ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ملاقات کے دعوت
اسلام کی فرمائی انھون نے کہا کہ ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہین آپ کیا ہمین تلقین کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تین چیزین تمھین اسلام سے باز رکھتی ہین اور کفر مین ڈالتی ہین ایک تو نسبت زن و فرزند کی بجناب الہی کہ منزہ
ومقدس ہے کرتے ہو دوسری عبادت صلیب کی بجا لاتے ہو تیسری سور پلید کو کہ طبعا خبث نا پاک ہے
کھاتے ہو انھون نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حضرت عیسی کے حق مین کیا کہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ عیسی
بندے اور پیغمبر برگزیدہ و رسیدہ خدا ہین انھون نے کہا کہ یہہ بات نکہو اور نسبت بندگی کی طرف عیسی کے نکرو کہ وہ
استنکاف یعنی ننگ وعار اس شخص سے رکھتے ہین پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہہ محض جھوٹھ ہے بندہ ہرگز بندگی
سے ننگ وعار نہین رکھتا اور لاف فرزندی نہین مارتا اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح
ان یکون عبدا للہ ولا الملئکۃ المقربون اور جھوٹ انکا ظاہر ہوگیا پھر انھون نے کہا کہ اگر عیسی بیٹے اللہ کے نتھے پس
باپ کس طرح بتاو حق تعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی حضرت جبرئیل نے بسم اللہ کے اس سورہ سے تا یہ آیت
ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الم اللہ و عجب مطلع الانوار مطلع ہے اس سورہ
کا کہ جس سے انوار الہی تجلی درخشان اور لقائے بزرگ نمایان اور نور محبت رحمانی عیان ہے الف سے اشارہ بطرف
اشارہ طرف الاء نعم الہی کے ہے اور لام سے طرف لقاء کریم کے اور میم سے طرف محبت قدیم اسکے برکت
الاء الہی کی دنیا مین سب کو شامل ہے اور نعمت لقاء اسکے عقبی مین بندگان خاص واصل ہے

اور فیض محبت اُسکے کا دونو جہان میں خصوص تجھ ہی کو حاصل ہے وہی لائق پرستش کے ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود مُستحق عبادت کے مگر وہ سمجھنا چاہیے کہ نصاریٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر مناظرہ کیا تھا قصہ اُنکا اسباب نزول میں گذرا ہے وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ بعضے ثالث ثلثہ کے قائل تھے حق سبحانہ نے اس آیت میں توحید اپنی بیان فرمائی اور رد اُن کے اعتقادات کا کیا کہ اللہ یعنے وہ ذات پاک جو جمیع صفات کاملہ کی ہے اور منزہ تمام نقصان اور زوال سے ہے لائق پرستش کے وہی ہے یکتا ہی پاک ہے زن و فرزند سے اور خویش و پیوند سے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ زندہ ہے کہ حیات ہر زندہ کی اُسی سے ہے اور باعث قیام ہر ایک کا اُسی سے ہے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاحی یاقیوم کہہ کر مردہ کو زندہ کرتے تھے سمجھنا چاہیے کہ جو شخص دعوت اس اسم اعظم کی بجا لاوے اُس سے ایسے ہی تاثیرات عجیبہ ظاہر ہونگے لیکن دعوت اسماء الٰہی کو شرائط ہیں از انجملہ اکل حلال اور صدق مقال ہے نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ اُتاری اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن ساتھ درستی کے یعنی بیچ اخبار کے اور راستی کے بیچ دلائل کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ درحالیکہ سچا کرنے والی ہے یہہ کتاب اُن کتابوں کو کہ الٰہی اُس کے ہیں یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور سوا اُن کے صحیفے باقی رہا یہاں ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ بین یدیہ سے پیشی مکانی نکلتی ہے اور یہان پیشی زمانہ مراد ہے یہہ کیونکر ہو جواب اسکا یہہ کہ پیشی نزول میں مکان مُستلزم پیشی زمانے ہے وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ اور اُتاری توریت اور انجیل پہلے تجھ سے یا پہلے نزول قرآن سے هُدًی لِّلنَّاسِ راہ دکھانے والی واسطے بنی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دونو کتابوں میں نفی معبودیت ماسوائے اللہ کے مذکور ہے اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عزیر کو بیٹا اللہ کا کہتے ہیں اور جھوٹ نصاریٰ کا کہ حضرت عیسیٰ کو بعضے اُن کے بیٹا اللہ کا کہتے اور بعضے اللہ کہتے ہیں اور بعضے ایک تین میں کا کہتے ہیں بعضے جانتے ہیں کہ الوہیت بٹی ہوئی ہے تین شخص میں کہ اللہ ہے اور جبرئیل ہے اور عیسیٰ ہے ثابت ہوتا ہے وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور اُتارین سب کتابیں کہ فرق کرنیوالی ہیں درمیان جھوٹ اور سچ کے مثل صحیفوں کی کہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم پر اور سوا اُن کے انبیاء پر علیہم الصلوٰة والسلام نازل کی کہ اُن سب میں بیان توحید باری ہے اور نفی معبودیت غیر اللہ ہے ذکر انزل الفرقان کا بعد ذکر قرآن اور توریت اور انجیل تعمیم بعد تخصیص ہے اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ فرقان معجزے ہیں کہ اُن سے دعویٰ جھوٹا یا سچا ظاہر ہو جاتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ نشانیوں قدرت الٰہی کے اور آیات قرآنی کے اور معجزوں کے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ واسطے اُن کے ہے عذاب سخت اور عقوبت صعب یہہ وعید ہے نصاریٰ کے حق میں بسبب کفر کے کہ ساتھ دین الٰہی کے رکھتے ہیں کہ عیسیٰ کو الٰہ اور ابن اللہ کہتے ہیں وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر کافروں کے بدلا لینے والا

کافروں سے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں چھپی اوپر اُسکے کوئی چیز سارے جہان سے فِی الْاَرْضِ وَ
لَا فِی السَّمَآءِ بیچ زمین کے اور بیچ آسمان کے بلکہ علم اُسکا گھیرا ہے سب پر سمجھ لیجے کہ یہہ آیت بھی رد ہے اعتقاد نصارٰی
کی کہ عیسیٰ کو الٰہ کہتے ہیں کہ علم عیسیٰ کا سارے جہان پر محیط نہیں ہے کچھ غیب کی باتیں وحی سے معلوم ہیں پس
لائق خدائی کے نہیں خدا وہ ہے کہ اُس سے کچھ چیز چھپی نہیں هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ وہ کہ علم
جسکا محیط ہے سب پر وہ ہے کہ صورتیں بناتا ہے تمھاری بیچ رحموں ماؤں تمھاری کے جس طرح سے کہ چاہتا ہے
دراز کوتاہ مرد عورت کالے گورے ناقص کامل خوبصورت بدشکل نیکبخت کمبخت اور عیسیٰ علیہ السلام کو یہہ قدرت کہاں
ہے کہ تو شکل جب رحم مریم میں اللہ نے بنائی تب پیدا ہوئے پس مصوّر اور خالق سب کا اللہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ
نہیں کوئی معبود مگر وہ تکرار اِس آیت کا واسطے رد زعم نصارٰی کے کہ ثالث ثلٰثہ کے قائل تھے الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وہ کہ غالب
ہے حکمت والا ہے اپنے بنانے میں هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وہی ہے کہ جسنے اُتاری اوپر تیرے اے محمدؐ
کتاب قرآن شریف مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ بعضے اُسکی نشانیاں روشن ہیں اور آیتیں مفصل ہیں یعنی انکے لفظوں
معنوں میں کچھ اشکال نہیں ہے هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وہ آیتیں اصل کتاب ہیں وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ اور دوسری
آیتیں آپسمیں متشابہ ہیں ایک دوسری کی ظاہر میں سمجھ لیجے کہ آیات متشابہات وہ ہیں کہ جنکے کئی کئی معنی ہیں کچھ
صحیح کچھ غلط کسی کے سمجھ میں کچھ آتی ہیں کسی کے سمجھ میں کچھ بخلاف آیات محکمات کے کہ اُنکی ایک ہی معنی ہوتی
ہیں اور شیخ ابو منصور ماتریدی نے کہا ہے کہ عقل سے بیان آیت محکم کا ہو سکتا ہے اور متشابہ کا بغیر نقل کے
نہیں ہو سکتا جیسے ید اللہ قرآن میں واقع ہے اور وجہ اللہ اور سوا اُسکے صفت اُسکی اور جہت اور احاطہ اور استوی
عرش پر یہہ سب متشابہات ہیں کہ اُنکی معنوں میں عقل حیران ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ متشابہات حروف مقطعات ہیں کہ اول
سورتوں کے وارد ہیں یہود اور نصارٰی ان کے عددوں پر مدت اسلام کی سمجھتے تھے لیکن مقطعات غیر مکرّرہ عددوں میں
تفاوت بہت رکھتے ہیں چنانچہ الم کے اکہتر عدد ہیں اور المص کے ایک سو اکسٹھ اور الر کے دو سو اکتیس اور
المر کے دو سو اکہتر اس سبب سے امر مشتبہ ہوئی مدت کہنے لگے کہ ہم اسپر ایمان نہیں لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ پس وہ لوگ کہ بہت تقلید اور تعصب کے بیچ دلوں اُنکے کجی اور تباہی ہے اور شک
بکلام الٰہی ہے فَیَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے ہیں مَا تَشَابَهَ اُس چیز کی کہ مشتبہ والی ہے لفظ اُسکے اشتباہ
میں ڈالتے ہیں مشکل ہیں مِنْهُ قرآن شریف میں سے ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنے کے کہ شرک ہے یا جھٹلانا
قرآن شریف کا ہے یا گمراہ کرنا جاہلوں کا ہے چنانچہ یہود کہتے تھے کہ یہہ حساب مختلف ہم پر مشتبہ ہے غرض
انکی یہہ تھی کہ جاہلوں کو اپنے قوم کے شک میں ڈالیں وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ اور دوسری پیروی کرتے ہیں متشابہات کی
واسطے چاہنے تاویل اُسکی کے کہ موافق اپنے مدعا کے پھیر دیں مخالف دلائل عقلیہ کے ہو واسطے فتنہ انگیزی کی چنانچہ معتزلہ کا

رویت کا کرتے ہیں اور اس آیت کو کہ الی ربہا ناظرہ ہے تاویل مستقر کرتے ہیں اور مجسمہ کہ قائل تجسیم الٰہی ہیں
ایسی آیتوں سے کہ ید اللہ اور وجہ اللہ اور فی جنب اللہ میں اللہ منزہ مقدس کو جسمانی کہتے ہیں اسی طرح اور جھوٹے
فرقوں والے موافق اپنی خواہش کی معنی آیات متشابہات کی ٹھہراتے ہیں اور انکو دستاویز بناتے ہیں اور مثلہ
کہ فرقہ نصاریٰ ہے ایسی آیتوں سے کہ جنمیں ظاہر صیغہ جمع کا ہے جیسے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور انا لموسعون اور نعم
الماہدون لوسواان کے ان میں تمسک کر کے ثالث ثلثہ کے قائل ہوئے ہیں معاذ اللہ وما یعلم تاویلہ الا
اللہ اور نہیں جانتا حقیقت اسکی جو کچھ کہ منشا ہے مگر خدا عزوجل یہاں وقف لازم اور وقف ضرور اور وقف
منزل ہے یعنی چاہئے کہ الا اللہ پر وقف کرے تا راسخان علم کہ آگے مذکور ہونگے حقیقت متشابہات کی جاننے میں
داخل نہوں کہ سوا اللہ سبحانہ کے کوئی حقیقت اسکی نہیں جانتا یہہ حاصل تفسیر حسینی کا تھا جو مسطور ہوا اور تحقیق اسکے بعد
کلام آیت کے بیان ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ والراسخون فی العلم اور ثابت قدم یعنی مضبوط لوگ بیچ علم کے
مسلمان عالم باعمل میں یقولون امنا بہ کل من عند ربنا کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ متشابہ کے سب محکمات
اور متشابہات نزدیک پروردگار ہمارے کے سے ہے وما یذکر الا اولوا الالباب اور نہیں نصیحت پکڑتے ساتھ
ان حرفوں کے جو بیان ہوئیں مگر صاحب عقل کے سمجھ لیجئے کہ علمائے راسخین حقیقت آیات متشابہات کی جانتے ہیں یا نہیں
اسمیں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جانتے اور وہ الا اللہ پر وقف کرتے ہیں اور واو والراسخون کا استیناف کا
ٹھہراکر راسخون کو مبتدا اور یقولون کو خبر کہتے ہیں لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے سوال
وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہے جب مراد اس متشابہات کی کسی کے فہم میں نہ آئی فائدہ نزول کا اسکے کیا ہوا جواب
متشابہات اسرار قرآنی اور لطائف ربانی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہیں پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہے
وہ سمجھتے سمجھاتے ہیں اور وہی بہت سمجھنے سے خلاف وضع کلام کی نہیں ہوتی اور بعضے کہتے ہیں کہ والراسخون میں
واو عاطفہ ہے الراسخون معطوف اور الا اللہ معطوف علیہ ہے علم تاویل متشابہات کا علمائے راسخون کو ثابت
ہے اور اگر کوئی کہے کہ اہل سلف تاویل متشابہات میں مشغول نہیں ہوئے تو کہتے ہیں ہم اور وہ الا اللہ پر وقف نہیں
کرتے کہ اس زمانہ میں مخالفین نہ تھے احتیاج رد کرنے کی کیا ہے بخلاف اس زمانے کے کہ مخالف بہت ہیں
لازم ہے کہ متوجہ تاویل ہوں اور رد تمسک مخالفوں کا کریں اور بعضے کتب اصول فقہ میں لکھا ہے کہ یہہ اختلاف
علمائے یقین کا بہ اعتبار ظاہر ہے حقیقت میں کچھ اختلاف نہیں ہے اس واسطے شعور دو طرح کا ہوتا ہے یقینی
اور غیر یقینی اور دونو طرح قول تمام امت کا ایک ہے کہ سب کا اتفاق ہے اس بات پر کہ علمائے راسخین کو متشابہات کا
علم یقینی نہیں ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے سب کا کہ تاویل بطریق ظن اور اجتہاد کے ممتنع نہیں باقی رہی تفسیر راسخین کی سو
اسکا بیان یہہ ہے کہ علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ راسخ وہ ہے جو ثابت اور عالم کے ہو عمل موافق

علم

علم کے کرے لغزش سے کجی سے بچے اور بعضے کہتے ہیں راسخ وہ ہے جو ثابت اور علم کے ہو عمل موافق علم کے
کرے لغزش سے کجی سے بچے اور بعضے کہتے ہیں راسخ وہ ہے کہ حکایت اسکی راست ہو اور روایت اسکی درست
ہو نامحرم سے پرہیز کرے حق بات دوست آوے نہ کرے اور بعضے کہتے ہیں راسخ وہ ہے کہ متقی ہو معاصی سے
اور زاہد ہو بیکار خدا اور بعضے کہتے ہیں کہ راسخ وہ ہے جو پرہیز کرے کار دنیا سے اور ساتھ خلق کے متواضع ہو
اور ساتھ نفس کے مجاہد ہو اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ راسخ وہ ہے کہ ظاہر جسکا محکوم باحکام صورت شریعت
ہو اور باطن جسکا منور بانوار حقیقت شریعت ہو پس علمائے راسخین وہ ہیں کہ جن کے شان میں العلماء ورثة
الانبیاء وارد ہے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالی باسرارہ السامی نے مکتوبات کی
دوسری جلد کی اٹھارہویں مکتوب میں لکھا ہے کہ علم شریعت کی ایک صورت ہے ایک حقیقت صورت
اسکی نصیب علماء ظواہر ہے شکر اللہ تعالی سعیہم کہ تعلق ساتھ محکمات کتاب اور سنت کے رکھتی ہے اور حقیقت
اسکی نصیب علماء راسخین ہے رضی اللہ تعالی عنہم کہ متعلق ساتھ متشابہات کتاب اور سنت کے ہے اور محکمات
اگرچہ امہات کتاب ہیں لیکن نتائج اور ثمرات ان کے متشابہات ہیں کہ مقاصد کتاب ہیں امہات سوا
وسائل کے نہیں لب کتاب متشابہات ہیں اور محکمات کتاب قشر ہیں اس لب کے متشابہات میں بطور
رمز اور اشارے کے بیان اصل کرتے ہیں اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دیتے ہیں علمائے راسخین قشر اور لب کو
جمع کرکر مجموع صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہیں ان بزرگواروں نے شریعت کو مثل ایک شخص کے
تصور کیا ہے کہ قشر اور لب اسکا صورت اور حقیقت سے ہو علم شرائع اور احکام کو صورت شریعت کی جانی ہے
اور علم حقائق اور اسرار کو حقیقت شریعت کی پہچانی ہے اور بعضے بصورت شریعت گرفتار ہیں اور حقیقت
شریعت سے انکار کرتے ہیں اور سر اور مقصد اپنا سوا ہدایہ بزدوی کے نہیں جانتے اور بعضے دوسرے ہرچند
گرفتار حقیقت شریعت ہیں لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہیں جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی
میں حصر قصر سمجھتے ہیں اور قشر گمان کرتے ہیں اور لب کو ورا اسکے تصور کرتے ہیں انھوں نے بھی حقیقت اس حقیقت
کی سے آگاہی نہیں پائی اور متشابہات سے نصیب انکے نہیں ہوا پس علماء راسخین ہی وارث انبیا ہیں
ہیں حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من محبیہم و مقتفی آثارہم اور کہتے ہیں وہ علماء راسخین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا
اے پروردگار ہمارے مت پھیر کر دلوں ہمارے کو دین سچے سے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا پیچھے اس سے کہ راہ سیدھی
دکھائی ہم کو وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اور بخش ہمارے تئیں اپنے پاس سے رحمت یعنی نعمت ثبات
کی اور ایمان کے یا نعمت دخول جنانکی اور حصول رضوانکی یا ہر رحمت اور نعمت اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق
تو ہی ہے دینے والا ہر عطیہ کا سوا تیرے کون ہے کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر مواج میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام

اور اصحاب اسکے نے رضی اللہ عنہم جب مسلمان ہوئے تھے احوال ہارون انہون کا کہ جو اس نعمت سے محروم تھے یاد کیا واسطے اتمام
اس نعمت کے جناب من اللہ کے دعا کئی اور رحمت الٰہی پناہ ڈھونڈھی یہہ آیت بیچ حکایت مقال انکے کے نازل
ہوئی رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ یہہ بھی داخل ہے مقولہ راسخین مین یعنی اے پروردگار ہمارے
تحقیق تو اکٹھا کرنیوالا ہے سب لوگونکا بعد موت کے اسدن کہ نہین کچھ شک بیچ آنے اسکے کے بحر موا جس لام کی معنی
فی کی لکھے ہین یعنی بیچ اسدن کے اور جنیی مین حساب محذوف نکالا ہے یعنی واسطے حساب کے سمجھے لکھے کہ بعد موت
حق سبحانہ تعالی اسب کو جلاوے گا واسطے حساب کے کہ جو دنیا مین انہون نے عمل کئے ہونگے اور اسدن حکم کریگا درمیان
ان کے جس چیز مین یہہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کریگا حق اور باطل انکا اور ظاہر کریگا جھوٹ جھوٹون کا
اور سچ سچون کا اور رد فرماویگا تاویلات باطلہ بدمذہب والون کی اور ان لوگون کی کہ کفر اختیار کیا ہے اور شرک مین
قدم دھرا ہے بتونکو سجدہ کیا ہے یا بیل یعنی چاند سورج گنگا جمنا آگ یا انکو پوجا ہے یا عیسی کو ابن اللہ کہا ہے
یا الہ سمجھا ہے یا ثالث ثلثہ مقرر کیا ہے یا اور کسی پر شہید امام امام زادیکو اللہ کے خاص کام مومنین دخیل دیا ہے
یا کسی جن پری بھوت جنت کو اپنا مشکل کشا سمجھا ہے ان سب کو وہ مالک الملک وحدہ لا شریک
جھوٹا کریگا اور یہہ شرمندہ ہوجاوینگے اور ان سے کچھ جواب نہ بن آویگا پھر ان سے بدلا لیگا اور سزا کو پہنچاویگا اور شرک کا ان
موحدون مخلصون اپنیونکو خبر دینے نیک ویگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین خلاف کرتا وعدہ کو
پس یقین سمجھو کہ بعد مرنے کے سب کو اٹھا کر جمع کریگا اور حساب لیگا   جسے چاہیگا عذاب کریگا جسے
چاہیگا معاف فرماویگا بعضون کو ہمیشہ دوزخ مین رکھے گا بعضون کو کچھ عذاب کر کر بخشیگا بعضون کو بہشت
مین پہنچاویگا شعر کرنا مین مجھہ کو بھی داخل بفضل اپنے وہاں ہو بہشت کو جو چلے جائینگے بغیر حساب ہو اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین یہودی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جناب مین پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نے ادبا حقارت آمیز کہتے تھے کہ درویش ہین اور ستانہین رہتے اور اپنا فخر ساتھہ مال اور
اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے رد انکے مین ارشاد فرمایا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا نہ کفایت کرینگے ان سے مال انکے کہ جنپر نازان ہین اور نہ اولاد انکی کہ جسپر شادان ہین عذاب الٰہی سے
کچھہ یعنی زرا بھی نہ دنیا مین عذاب سے بچا سکینگے نہ آخرت مین چھڑا سکینگے وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ
اور یہہ لوگ وہی ہین آیندھن آگ کے کہ دوزخ مین ہمیشہ جلینگے اور عادت ان مشرکونکی یا یہود و نصاری کی
بیچ جھٹلانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون تابعدارون فرعون کے
ہے بیچ تکذیب موسیٰ علیہ السلام کے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت ان لوگونکے جو کہ پہلے ان ؎
فرعونیون سے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹلایا انہون نے نشانیون ہماری کو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

بذنوبہم پس پکڑا اُن کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ گناہ اُن کے کہ تکذیب اور انکار کرتے تھے واللہ
شدید العقاب اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اوپر کافروں کے قل للذین کفروا کہہ اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے یہود اور شماتت کرتے تھے مابین واقعہ احد میں ستغلبون ستاب
مغلوب ہوگے تم دنیا میں کہ فتح مند ہونگے مسلمان وتحشرون الی جہنم وبئس المہاد اور جمع کئے جاؤ گے آخرت میں طرف
دوزخ کے اور بُرا بچھونا ہے دوزخ بچھونا۔ تفسیر میں روایت لکھی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر میں
جو بہتوں کو مارا اور بہتوں کو اسیر کیا شکست کافروں کی ہوئی فتح اہل اسلام کی تو اہل کتاب کہنے لگے یہہ وہی نبی
موعود ہے کہ کتب ہمارے میں احوال جسکا موجود ہے مظفر باعدا ہوتا ہے اور مؤید بخدا اسپر ایمان لایا چاہئے بعضوں
نے صلاح دی کہ شتابی نکرو اور دوسری فتح کے منتظر رہو بعد چند روز کے جنگ احد واقع ہوا اسمیں فتح اہل اسلام
کی جو نہوئی سب متردد ہوگئے اور طعن کرنے لگے کہ اگر مؤید اُنکا خدا ہوتا تو مغلوب نہوتے دشمنوں پر ہمیشہ غالب
اور فتحیاب رہتے اور کہنے لگے کہ لڑائی بدر کی ساتھ آدمیوں صاحب ہنر کے اور کار آزمودہ جنگ کے واقع نہیں ہوئی تھی
اس سبب سے فتح پائے تھے اگر ہم سے مقابلہ ہو ہزیمت پائیں حق تعالی نے یہہ آیت خاص انکے حق میں نازل فرمائی
کہ قل للذین کفروا قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا تحقیق ہے واسطے تمہارے نشانی اور علامت درستی
اور نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ لڑائی دو گروہ کے کہ آپسمیں اکٹھے ہوئے اور معرکہ جنگ میں مجتمع
ہوکر ایک دوسرے سے حرب کرنے لگے جنگ بدر میں فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ ایک گروہ لڑتا تھا بیچ
راہ خدا سبحانہ کے کہ لشکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تین سو تیرہ آدمی تھے ہفتاد و ہفت مہاجر اور دو سو
چھتیس انصار واخری کافرۃ اور گروہ دوسرا کافر تھا لشکر ابو جہل کا ساڑھے نو سو آدمی یرونہم مثلیہم رأی
العین دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانوں کو دو برابر اپنے دیکھنا آنکھ کا یعنی کافروں کو لشکر اہل اسلام ایس سو آدمیونکا
نظر آیا یا یہہ معنی ہیں کہ دیکھتے تھے مسلمان کافروں کو دو چند اپنے سے اگرچہ حقیقت میں وہ سہ چند تھے اور حق تعالے
نے کافروں کو انکی نظر میں دو چند اسواسطے کیا کہ وعدہ فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو کافروں پر غلبہ دونگا مائتہ صابرۃ
یغلبوا مائتین پس مسلمان وعدہ الٰہی پر دلیر ہوکر مستعد بجنگ ہوں یا یہہ معنی ہیں کہ دیکھتے تھے مسلمان اپنے کو
دو چند عدد انکے اس تقدیر پر اجتماع ضمیر فاعل اور مفعول ہے اور یہہ خصائص افعال قلوب کے سے ہے
واللہ یؤید بنصرہ من یشاء اور اللہ تعالی قوت دیتا ہے ساتھ مدد اپنے کے جسے چاہے ان فی ذلک
لعبرۃ لاولی الابصار تحقیق بیچ اس تھوڑے دکھائی دینے بہت کے اور بہت دکھائی دینے تھوڑے کے
البتہ نصیحت ہے واسطے صاحب بینائیوں کے مراد بینائی سے یہاں بینائی دل ہے کہ بصیرت جس سے عبارت
ہے زین للناس حب الشہوات زینت دی گئی ہے واسطے منکروں کے محبت خواہشوں کی اور دوستی

آرزو کو نفس کے آگے زین فعل مجہول ہے اور فاعل اسکا اللہ ہے کہ خالق افعال ہے اور تزئین واسطے امتحان بندوں کے
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فاعل زین شیطان ہے کہ آراستہ کرتا ہے انکی نگاہوں میں مشتہیات انکے یہاں مشتہیات کو شہوات فرمایا ہے
معلوم کو علم اور مخلوق کو خلق کہتے ہیں مِنَ النِّسَآءِ عورتوں سے کہ بڑی دام شیطان ہیں وَالْبَنِيْنَ اور بیٹوں سے
کہ محبوب طبائع والدین ہیں وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھے ہوئے قناطیر جمع ہے قنطار کی اور عبارت ہے بہت مال سے
اور قنطار میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ قنطار بھری پوست گاو ہے دینار درہم سے اور بعضے کہتے ہیں کہ قنطار قدر دیت
بکم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ قنطار آٹھ ہزار مثقال زر ہے اور بعضے کہتے ہیں اسی ہزار درہم نقرہ ہے مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ سونے سے اور چاندی سے وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کئے ہوئے عطف ہے اوپر قناطیر کے بعضوں نے کہا ہے
کہ مراد مسومہ سے گھوڑے آراستہ خوش شکل مرغوب ہیں بعضے کہتے ہیں اسپ ابلق مراد ہیں کہ اہل عرب کو بھاتے ہیں وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ
اور چارپائے اونٹ گاو گوسفند اور کھیتی ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یہ جو بیان کیا نظر کفار میں آراستہ کئے گئے فائدہ
ہے زندگانی دنیا کا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ اور اللہ سبحانہ کہ معبود حق ہے نزدیک اسکے ہے اچھی جگہ پھر
جانیکی سمجھ لیجئے کہ حسن مآب قرب رب الارباب ہے شعر کس لئے پھرتا جابجا تو بصد اضطراب ہے ؎ پاس ہے جا
کہ عندہ حسن المآب ہے ؎ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دوں میں تمہارے تئیں اے درویشان صحابہ
بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتھ بہتر کے متاع دنیا سے سمجھ لیجئے کہ خیر مذکور عبارت ہے حسن مآب مسطور سے کہ لِلَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جنات بیان اسکا ہی باقی رہنے یہاں کئی خدشے کہ جنکو مفسرین بیان کیا کرتے ہیں وہ بطور سوال و جواب کے لکھے جاتے ہیں سوال
متاع دنیا ذکر فرما کر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہے متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنے سے کہ مضمون اؤنبئکم بخیر من ذلکم ہے
کیا حاصل ہوئی جواب واللہ عندہ حسن المآب میں خبر اس خیر سے کہ بہتر ہے متاع دنیا سے بر سبیل اجمال ہے اور یہیں
تعیین اور تفصیل اسکی ہے سوال اؤنبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کی مقصود ہے اور مضمون معہود ہے
خیر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیوں لائے جواب مقام عہد میں واسطے افادہ تعظیم کے تنکیر مناسب ہے لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں شرک سے کہ عامہ مسلمان ہیں یا پرہیز معاصی کرنے میں کہ خاص
لوگ ہیں یا پرہیز متاع دنیا سے کرتے ہیں چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار ان کے بہشتیں ہیں کہ تھوڑی سی
جگہ ہونا انکی بہتر ہے دنیا اور جو دنیا میں ہے اس سے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے بہرحال صفت ان بہشتوں کی
فرماتا ہے حق تعالیٰ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ چلتی ہیں نیچے مکانوں انکے کے یا نیچے درختوں انکے کے نہریں خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ہمیشہ رہیں گے بہشتی بیچ اسکے سمجھ لیجئے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے
منغص ہو وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور بیبیاں جنس حور کی سے اور انسان کی سے پاک کئے ہوئے قاذورات سے کہ عورت
دنیا کو ہوتا ہے مانند کثرہ خلق اور خلق میں وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ بہشت اور نعمت

بہشت سے بہتر ہی ہے اُنکی رکاوٹ دوزخ سے بھی بدتر آفت ہے ؛ اور رضائے یار نظر مین عین
ریاض جنت ہے ؛ رضوان کبیر اور ضمیر دونو آئے ہین اور تنکیر رضوانکی واسطے تعظیم کے ہے یعنی رضوان عظیم من اللہ
وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہے ساتھہ بندون کے اور احوال بندون کے اَلَّذِينَ يَقُولُونَ
رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل بہشت ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین اے پروردگار
ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے شعر خطا کو خطا کش کا کلک
بخشش کرم سے فرما کرم مر غم اسیر بند ہوا ہون مجھہ پر تو رحم کر اے رحیم مرے ؛ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو
قیامت کے دن عذاب دوزخ کے سے یہہ احوال گفتار انکا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالی نے بیان فرمایا
اب احوال کردار انکا ارشاد کرتا ہے کہ اَلصَّابِرِينَ اور صفت متقیو کی کیا ہے یا کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر
ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور شبہات کے یا وقت آفات اور بلیات کے اور یا یہہ معنی ہین کہ
مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصَّادِقِينَ اور سچے ہین بیچ قول کے اور فعل کے اور نیت کے
وَالْقَانِتِينَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمون کی ظاہر اور چھپی وَالْمُنْفِقِينَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال کے اوپر
مستحقون کے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین بیچ پچھلی رات کے کہ وقت اجابت
دعا کا ہے یا نماز تہجد پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعید بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے
کہا ہے المستغفرین ای المصلین بالاسحار یا ادا کرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہے اور جعفر
بن محمد صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار
سمجھنا چاہیے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھہ اٹھانے مین ریاضت کے اور سچے ہین بیچ
راہ ارادت کے اور فرمانبردار ہین بیچ سلوک الی اللہ اور سفر فی اللہ کے نے قصور و فتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور
ذات اپنی کو محبت الہی مین اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ ہے بغیر حق سبحانہ اور
اُنکا یہہ سبب اس شعر کے ہے شعر نہین ممکن کہ خطرہ غیر کا دل مین کبھی آئے ؛ اسکے یاد مین سب کچھہ بھلانا اسکو نہین
باقی رہا یہان ایک حدیث وہ یہہ ہے کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات اور شبہات کے لیتے ہو تو استغفار کرنیوالے
ساتھہ صبر کرنیوالون کے کیونکر جمع ہونگے کہ استغفار ضد و نقیض ہے ہوتا ہے جب مرتکب گناہ کے ہووے تو استغفار کرنا لیئے
کرین گے جواب اسکا یہہ ہے کہ صابران ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماتقدم کا کرتے ہین یا استغفار بجہت
ترقی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ استغفار انکا واسطے ذنوب کے نہین ہے بلکہ استغفار خلل اور تقصیرات سے ہے کہ واقع
ہوتے ہین بیچ طاعات کے اور بعضے علماء مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت شریفہ مین متقیون کے پانچ طائفے بیان فرمائے ہین کہ مقتدا
ان کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب کرام انکے اول طائفہ صابرین ہے کہ طاعت انکی صبر ہے سیدنا

طائفے کے پیغمبر ہمارے ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اوپر جفائے اعدا کے صبر فرماتے تھے دوسرا طائفہ صادقین کا ہے کہ سردار
اسکے امیر المومنین ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ تیسرا طائفہ قانتین کا ہے کہ امام اسکے امیر المومنین عمر فاروق ہیں رضی
اللہ عنہ چوتھا طائفہ منفقین کا ہے کہ سرگروہ اسکے امیر المومنین عثمان ہیں رضی اللہ عنہ پانچواں طائفہ مستغفرین بالاسحار کا ہے کہ
پیشوا اسکے امیر المومنین علی مرتضیٰ ہیں کرم اللہ وجہہ یہ مراتب خمسہ بالترتیب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائے اسباب
نزول میں ہے کہ دو شخص رؤسائے شام سے مدینہ منورہ میں آئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگتر کلمہ اور بزرگتر
شہادت کلام الٰہی میں کون سی ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ گواہی دی اللہ نے
یا حکم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا ہے کہ وہ ہے خدا یہی کہ از روے تحقیق نہیں کوئی معبود بحق لائق پرستش کے مگر وہ ؛
وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور گواہی دی فرشتوں نے بھی اسی طرح سے وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والوں نے کہ مومنان اہل کتاب ہیں یا جمیع
مہاجر اور انصار ہیں یا علمائے امت سید الابرار ہیں قَآئِمًا بِالْقِسْطِ دران حالیکہ ہر ایک علما سے ہے ساتھ انصاف کے
سمجھنا چاہیے کہ شاہدی اللہ کی نصب دلائل ہے توحید اور گواہی ملائکہ کی اقرار بوحدانیت ہے اور شہادت علما کی ایمان
لانا اسپر اور حجت پکڑنا ساتھ اس کے ہے فضیلت علما کی اسی آیت سے معلوم کیجیے کہ شہادت انکی مقرون ہے ساتھ
شہادت حق کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تکرار اس جملے کا واسطے تاکید اور مزید اہتمام کے ہے یعنی اثبات ؛
وحدانیت کے اور نفی شرک کے یعنی نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہے حکمت والا یعنی غلبے سے توحید کی
موحد کی اور وصف کسی واصف کا اسے نہیں پہنچتا اگرچہ ہو امر کہ مامور بکلمۂ توحید ہیں اور حکیم ہے جاننے والا گواہی موحدان
کی حضرت ابن عباس نے تفسیر میں اس آیت کے فرمایا کہ شَہِدَ لِنَفْسِہٖ وَاسْتَشْہَدَ مِنْ خَلْقِہٖ گواہی دی اللہ نے اور یکتائی
اپنے کے اور فرمایا بندوں کو کہ گواہی دیں ساتھ یکتائی اسکی کے جیسے حَمِدَ لِنَفْسِہٖ وَاسْتَحْمَدَ مِنْ خَلْقِہٖ اور اسی طرح سے
تنزیہ کی اپنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تنزیہ کریں اسکی چنانچہ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اسمیں نکتہ یہ ہے
کہ یا شہادت اور حمد اور تسبیح عباد سے خلاف درخواست اسکے کے واقع ہو اور قَآئِمًا بِالْقِسْطِ میں نصب علی الحال ہے
یا علی المدح اور صفت اللہ تعالیٰ کی ہے نہ صفت اولوا العلم کی اگر صفت اولوا العلم کی ہوتی تو قائمین ہوتا مگر مراد ہی
اہل علم سے ہو سکتی ہے چنانچہ پہلے لکھ آئے ہیں ہم اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ؕ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک
اللہ تعالیٰ کے اسلام ہے نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہیں اختلاف کیا انہیں
کہ دین اسلام حق ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہیں ان لوگوں نے کہ دی گئی کتاب توریت ؛
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اسکے کہ آیا ان کے پاس علم تحقیقت امر یعنے قرآن شریف نازل ہوا کہ
موافق ہے اور سچا کرنے والا ہے انکی کتاب کا اسوقت یہ خلاف آغاز کرنے لگے بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ از روے حسد کے
یا جور کے کہ درمیان انکے ہے یا سرکشی کے یا میل ریاست کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ نشانیوں اللہ کے کہ قرآن اور معجزات پیغمبر آخر زمان میں پس تحقیق اللہ تعالیٰ
جلدی لینے والا حساب کا ہے بعد موت کے بیچ کے حساب اُنکے لیکن جزا ان کے کفر اور انکار کی پہنچاویگا فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر جھگڑیں
تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود دین کے مقدمے میں یا نصاریٰ بواسطہ عیسیٰ علیہ السلام بعد اقامت حجت کے فَقُلْ اَسْلَمْتُ
وَجْهِیَ لِلّٰهِ پس کہہ جو میں ہوں مطیع کیا میں نے منہ اپنا یعنی ذات اپنی اور قول اور فعل و ارادہ اور نیت اور جان و
دل واسطے اللہ تعالیٰ کے وَمَنِ اتَّبَعَنِ ط اور جنہوں نے پیروی کی میری انہوں نے بھی ہی ہے وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ
ءَاَسْلَمْتُمْ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگوں کے کہ دئے گئے ہیں کتاب جیسے یہود اور نصاریٰ اور ان
پڑھوں کو کہ کتاب نہیں رکھتے جیسے مشرکان عرب کیا اسلام لائے تم جیسے کہ اسلام لائے ہم یہاں استفہام معنی امر ہے یعنی اسلام لاؤ
تم فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر اسلام لاویں اور اللہ کا حکم مانیں پس تحقیق راہ پائی اور گمراہی سے چھوٹے
مقصود کو پہنچے دنیا میں قتل سے بچے آخرت میں عذاب دائمی سے دوزخ کے نجات پائی وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ
الْبَلٰغُ اور اگر پھر جاویں اور اسلام نہ لاویں تو کچھ تجھے ضرر نہیں ہے اس واسطے کہ سوا اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچانا ہے
پیغام کا اور بتانا ہے احکام کا پس وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے تصدیق اور تکذیب
انکی دیکھتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ نشانیوں اللہ کے کہ قرآن
اور نبی آخر زمان ہیں یا ساتھ دلائل روشن کے کہ اوپر وحدانیت حق تعالیٰ کے انکی کتابوں میں واقع ہیں وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ
حَقٍّ اور مار ڈالتے ہیں پیغمبروں کو ناحق سمجھ لیجے کہ قتل نبی کا بحق ہوتا ہے نہیں یہاں واسطے تاکید کے بغیر حق فرمایا کہ وہ خود
بھی جانتے ہیں کہ بغیر حق کے مارتے ہیں اور یہہ صورت قبیح تر ہے اس سے کہ حق سمجھ کر قتل کریں روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبروں کو ایک ساعت میں اول روز قتل کیا پھر بارہ سو
آدمی زاہد عابد منع کرنے لگے آخر روز انکو بھی قتل کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ
مِنَ النَّاسِ اور مار ڈالتے ہیں ان لوگوں کو بھی جو حکم کرتے ہیں ساتھ عدل اور انصاف کے آدمیوں میں سے سوا انبیاء کے
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس خبر دے انکو ساتھ عذاب دردناک کے یعنی وعید دے بجائے بشارت اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہیں کہ برباد ہوئے نیست و نابود ہوئے عمل انکے کہ گنتے ہیں ہم احکام توراۃ پر چلتے
ہیں اور شریعت موسیٰ پر عمل کرتے ہیں بیچ دنیا کے کہ کوئی انکو اچھا نہیں کہتا اور بیچ آخرت کے کہ ثواب اوپر مترتب نہوگا
وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اور نہیں واسطے انکے مدد دینے والا کہ قیامت کو عذاب سے چھڑا دے من ناصرین میں من زائدہ ہے
اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ دئے گئے ایک حصہ کتاب توریت سے
یعنی توراۃ سے یعنی تھوڑی سی چیز توراۃ سے جانتے ہیں یُدْعَوْنَ اِلٰی كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ
بلائے جاتے ہیں طرف کتاب اللہ کے یعنی توراۃ کے تو کہ حکم کرے توراۃ درمیان انکے اس چیز میں کہ یہہ اختلاف کرتے ہیں

اور اُنکو حصہ تورات سے نکالے بحر مواج میں لکھا ہے کہ تنکیر نصیبا کی واسطے تعظیم کے ہے یعنی نصیباً عظیماً اسواسطے کہ بہت مقدور
عمدہ ہو وہ کہ ہے کہ حفظ الفاظ اور فہم معانی تورات میں رنج بہت اٹھاتے تھے اور حفظ الفاظ اور درک معنی اسکی میں نصیب
وافر رکھتے تھے باوجود اسکے حکم تورات سے پھر گئے اور روگردانی کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ اُنمیں سے اور وہ ہمیشہ سے منہہ پھیرنے والے ہیں عزیزی میں لکھا ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت یہود کو دعوت اسلام کی فرمائی نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم ہم تم سے آؤ دین کے علما کے حضور میں مناظرہ کریں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جو تورات کا حسن حجت
اور صفت میری لکھی ہے لا کر مجلس میں حاضر کرو یہہ قول سے پھر گئے اور تورات نہ لائے حق تعالی نے احوال انکا اس
آیت شریفہ میں بیان فرمایا اور بحر مواج میں اور زاہدی میں لکھا ہے کہ ایک یہودی سے زنا واقع ہوا قصہ اسکا محکمہ میں آیا حکم
تورات کا زانی کے حق میں محض رجم تھا انہنے رشوت علما کو دی تا کہ حکم بدل ڈالیں علما یہود نے رجوع طرف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے کی کہ شاید انکی شریعت میں کچھہ اور حکم ہو آسان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رجم کا فرمایا انہوں نے قبول
نکیا اور کہا یہہ ظلم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات میں بھی یہی حکم ہے لاؤ دیکھو تو انہوں نے تورات لا کے عرض
کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ تورات لائے اور ابن صوریا کہ بڑا عالم انکا تھا پڑھتے جہاں حکم رجم کا تھا وہاں سے اعراض کر گیا عبد اللہ
بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہ دانا تورات تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے کہا کہ اے ابن صوریا حکم رجم کا کیوں چھپاتا ہے اور اثبات
باطل میں کیوں کوشش کرتا ہے ہاتھہ سے اسکے کتاب چھین کر آیت حکم رجم کا مجلس میں پڑھہ دیا ابن صوریا اور جماعت یہود
سب شرمندہ ہوگئے اور حق ظاہر ہوا حق تعالی نے انکے حق میں یہہ آیت نازل فرمائی باقی رہا یہاں ایک خدشہ کہ مفسرین
لکھتے ہیں اسمیں سے وہ یہہ ہے کہ تولی اور اعراض دونوں ایک ہیں فائدہ دو عبارتوں لانیکا کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ثم یتولی
بصیغہ تجدد اخبار ہے یہہ پھر جانا انکا اور ہے کہ بعد بلانیکے طرف کتاب کے واقع ہوا اور وہم معرضون اخبار اعراض ہے حق اور
صواب سے کہ پہلے ہی انکا یہی اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے ہے وہ حادث اور مجدد ہے اور اعراض حق و صواب سے جو انمیں
انکے بڑا ہے ثابت اور مستمر ہے چنانچہ لفظ ہم سے ظاہر ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ
یہہ اعراض حکم سے انکو اسواسطے ہے کہ انہوں نے کہا ہرگز نہ لگیگی آگ ہم کو دوزخ کی مگر گنتی دن گنے ہوئے کہ سات یا چار دن
وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور فریب دیا ہے انکو بیچ دین انکے کے ان باتوں نے کہ تھے باندھتے چنانچہ
کہتے تھے عذاب سہل ہو جاویگا باپ دادا شفاعت کرینگے فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ
پس کیونکر ہوگا حال انکا جب اکٹھا کرینگے ہم انکو واسطے حساب کے اس دن کہ نہیں شک بیچ آنے اسدن کے وَوُفِّيَتْ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پوری دی جاویگی ہر نفس کو جزا اسکی جو کچھہ کمایا ہے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے
ساتھہ نقصان حسنات اور زیادت سیئات کے عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ غزوہ احزاب میں کہ خندق کھودی

تھے سنگ سخت نمود ہوا اور ہر چند توڑتے تھے ٹوٹتا نہ تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے وہاں جا کے اپنے دست مبارک
سے ایک ضرب کی کچھ وہ پتھر ٹوٹا اور اس برق درمیان سے سنگ و آہن کے ظاہر ہوئی کہ روشنی میں اسکے کنگرے ایوان
کسریٰ کے نظر آئے پھر بار دوم ضرب کی اس سے بھی چمکارا ایسا نمود ہوا کہ عمارات یمن کی حاضران مجلس نے دیکھیں پس تیسری
بار جو ضرب فرمائی ایسا لمعہ پیدا ہوا کہ قصور روم ظاہر ہو گئے صحابہ نے بہت متعجب ہو کر اللہ اکبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ قریب ہے امت میری مدائن پر ظفر پائے اور یمن کو تصرف میں لائے اور روم اور قسطنطنیہ میں اعلام اسلام کا گاڑے مسلمان
سنکر بہت خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجا لائے اور منافق استہزا کرنے لگے اور طعن کی راہ سے کہنے لگے کہ عجب معاملہ ہے
یہہ مرد خوف سے جنگ مشرکان عرب کے خندق کھودتا ہے طاقت مقابلے کی لشکر اعدا سے نہیں رکھتا اور یاروں اپنے کو
بشارت فتح روم اور فارس اور یمن کی دیتا ہے حق تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي
الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہے ملک جسے چاہے
اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے یعنے تو مالک ملک کا ہے اگر تو چاہے ملک میں اوپر فارس اور روم کا اہل اسکے
سے چھین کر اہل اسلام کو دے تو کون منع کر سکتا ہے اللّٰهم منادی ہے حرف ندا حذف ہے میم مشدد عوض
اسکے بدلا ہے بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ مراد اس سے سلطنت ظاہری ہے اور بعضے محققین کہتے ہیں کہ مملکت باطنی ہے
بحر مواج میں لکھا ہے کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور مانند ان کے لینا مناسب مورد آیت نہیں ہے
لیکن بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ ملک توفیق ہے جسکو عطا کیا عزیز دونوں جہان کا ہوا امام احمد نے کہا ہے کہ ملک قبول لینا
ہے کہ دل سب کا بقبضۂ اقتدار اسکے ہو جسے چاہے معقول قلوب فرماوے اور نظر عنایت صاحب دلوں کی سے مشرف
کرے اور جسے چاہے دور و نفور دلوں سے کرا دے اور مردود ہی فرماوے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اور عزت دیتا ہے
جسے چاہے ساتھ اسلام اور ایمان یقینی کے مثل پیغمبر اور متابعان پیغمبر کے اور ذلت دیتا ہے جسے چاہے ساتھ کفر اور بدبختی کے مانند ابو جہل
وغیرہ کے یا مراد اس سے عزت اس امت کی ہے ساتھ فتح عرب و عجم کے اور ذلت اہل فارس اور روم وغیرہ کی ہے یا عزت
مومنین کی ساتھ فتح کے ہے یہود اور نصاریٰ پر اور ذلت یہود اور نصاریٰ کی ہے ساتھ ضرب اور قتل کے یا عزت ساتھ قناعت
ہے اور ذلت بسبب حرص کہ استغنائے قناعت فقیر کو صدر نشین عزت کرتا ہے اور استیلائے حرص تونگر کو صف نعال میں
بخاک مذلت ڈالتا ہے نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی امام مقری غزنوی کی خدمت حاضر ہوا کہ وہ درویش صاحب کمال
تھے اور صف نعال میں مؤدب کھڑا ہو کر آیت تعز من تشاء و تذل من تشاء کی معنی پوچھی اسمیں کیا نکتہ ہے انھوں نے کہا کہ روشن
وجہ یہی دیکھ کہ تجھ سے بادشاہ کو مجھ سے گدائے گلیم پوش کی حضور میں لا کر صف نعال میں کھڑا کیا اور مجھ سے فقیر کو تجھ
سے سلطان عالی شان پر ملک قناعت سے عزت بخشی ؎ رافت جو قناعت آشنا ہے ∴ منصور تعز من تشا ہے
اور حرص میں کوئی پھنسا ہے ∴ مقہور تذل من تشا ہے بِيَدِكَ الْخَيْرُ بیچ ہاتھ تیرے کے ہے بھلائی الخیر مبتدا ہے اور

بیدک الخیر ہے اور الف لام استغراق کا ہے یعنے سب خیر بدست قدرت اور تصرف اور امر تیری کی ہے اگرچہ شر بھی
جیسے چھین لینا ملک کا اور ذلیل کرنا کسی کا اُسیکے تصرفات سے ہے لیکن یہان تخصیص خیر کی مقتضائے
مقام ہے کہ سبب نزول سے معلوم ہوا ہے کہ کلام واسطے بشارت اہل ایمان کے واقع ہے ساتھ وعدہ فتح اقالیم اور کثرت غنائم کے
یا اکتفا کیا احد الضدین پر کہ اس سے ضد دوسری معلوم ہوتی ہے چنانچہ سرابیل تقیکم الحر بارعایت کی ادبکی خطا مین چنانچہ ابرہیم
علیہ السلام نے فرمایا واذا مرضت فہو یشفین سمجھنا چاہئے کہ حقیقت یہہ ہے کہ شر خالص عالم مین نہین ہے بلکہ یہہ امر نسبتی ہے
کہ نسبت بعض کے ہے عین خیر چنانچہ مولانا روم نے مثنوی مین کہا ہے ؎ پس بد مطلق نباشد در جہان ٭ بد بہ نسبت باشد این را ہم بدان
زہر ماران ماررا باشد حیات ٭ نسبتش با دیگران باشد ممات ٭ پاخیر وجود ہے اور شر عدم
اور عدم کو ساتھ وجود کے آمیزش نہین ہے اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ادعیہ ماثورہ مین فرمایا کہ الخیر بیدیک
والشر لیس الیک ؎ خاصہ ہے وجود کا خیرات ٭ خاصہ ہے عدم کا نقصانات ٭ پس اسی سے ہے خیر و کمال
اور ہے سلب اُس شر نقص و زوال ٭ اسی باعث رسول برحق نے ٭ واقف راز ناطق نے ٭ کہا الخیر کلہ بیدیک
للکن الشر لا یعود الیک ٭ انک علی کل شیء قدیر تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہے جسے چاہتا ہے ملک
دے جسے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہے ساتھ رضا
تیری کے اور پیدائش خیر اور شر کی وابستہ ہے ساتھ قضا تیری کے ؎ الٰہی گرچہ از نفی تمیزم ٭ عزیزم کن عزیزم کن عزیزم ٭
تولج الیل فی النہار بیٹھاتا ہے تو رات کو بیچ دن کے یعنے وقت کم ہونے ایام سردی سے تا زمان کمال گرمی کے حرارات کے
دنمین دخل کرتا ہے جس قدر رات گھٹاتا ہے اُس قدر روز بڑھاتا ہے وتولج النہار فی الیل اور بیٹھاتا ہے دنکو
بیچ رات کے یعنے کم ہونے موسم گرما سے تا کمال ایام سرما اجزا دن کے راتمین ڈالتا ہے جتنا دن گھٹتا جاتا ہے اتنی رات بڑھتی
جاتی ہے یہہ جملہ بیان کمال قدرت الٰہی مین ہے اور تاکید ہے جملہ سابقہ کی کہ جو قادر ہو ڈالنے رات کو بیچ دن کے اور دنکو بیچ رات کے
اور بدل کرنیمین ظلمت کو ساتھ نور کے اور نور کو ساتھ ظلمت کے پس کیونکر نہ بدل سکے وہ عزت کو ساتھ ذلت کے اور ذلت
کو ساتھ عزت کے سمجھنا چاہئے کہ دو مقام پر کلام اللہ مین تقدیم نہار کی اوپر لیل کے وارد ہے ایک تو والضحی واللیل اذا سجی مین
دوسری والنہار اذا جلٰہا واللیل اذا یغشٰہا مین اور باقی جمیع مواضع مین خلاف اسکے ہے اور یہان مقدم کیا ہے
لیل کو اوپر نہار کے اسواسطے کہ ظلمت اصل ہے اور نور عارض وتخرج الحی من المیت اور نکالتا ہے زندے کو مردے سے
جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور طیور کو بیضے سے اور تمام حیوانات کو نطفے سے اور نباتات کو زمین سے دانے سے وتخرج المیت
من الحی اور نکالتا ہے مردے کو زندے سے جیسے انڈے مرغ سے اور دانہ نباتات سے اور نطفہ حیوانات سے یا نکالتا ہے
خبیث سے طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مومن اور مومن سے کافر اور نادان سے دانا اور دانا سے نادان یا جاہل سے
عالم اور عالم سے جاہل اور طالح سے صالح اور صالح سے طالح وترزق من تشاء بغیر حساب اور رزق دیتا ہے جسے

چاہیے بیشمار یعنے اس قدر کہ خلق عدد اور مقدار اسکا نہیں جانتے یا بغیر حساب بیچ آخرت کے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَاۤءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ چاہیے کہ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست سوا مسلمانوں کے یعنے دوست اور متولی کار
مومنوں کے مومن چاہیے ہوں کہ دوستان خدا ہیں نہ کافر کہ دشمنان خدا ہیں سمجھ لیجے کہ بعضے انصار بعضے رؤسا یہود سے یارانہ کیا تھا
حق تعالیٰ نے اس سے نہی فرمائی اور ازروئے تہدید ارشاد کیا کہ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اور جو کوئی کرے
یہہ دوستی ساتھ دشمنوں کے پس نہیں وہ شخص دین خدا سے بیچ کسی چیز کے یعنے دین حق کچھہ نہیں رکھتا اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا
مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہہ کہ بچو تم ان سے یعنے ضرر کافروں سے بچنا اگر سمجھ لیجے کہ تقیہ کہ ابتدائے اسلام میں قبل استحکام امور
دین کے تھا اب رخصت تقیہ کی سوا دار الحرب کے نہیں وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ بیچ ارتکاب
مناہی کے عذاب ذات الٰہی سے یعنے اس عذاب سے کہ صادر ہو محض صفت قہاریہ الٰہیہ سے بے واسطہ غیر اور لفظ عبارت
ہے ذات خبر کی سے اور صفت اور ہویت الٰہی سے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف خدا کے ہے پھر جانا سب کا قُلْ
اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپاؤ تم جو کچھہ کہ بیچ سینوں تمہارے کے ہے از دوستی کفار سے
اَوْ تُبْدُوْهُ یا ظاہر کرو اسکو یعنے مافی الضمیر اپنے کو يَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جانتا ہے جو کچھہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے وَاللّٰهُ اور خدا تعالیٰ کہ علم ذاتی
اسکا ان سب پر محیط ہے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہے پس جو کچھہ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے
بدلا اسکا دیگا ڈرو اس سے اور نافرمانی اسکی مت کرو يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ یاد کرو اسدن کو پاویگا ہر نفس عمل کرنیوالے
سے مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا جو کچھہ کیا ہے بھلائی سے حاضر کیا ہوا نزدیک اپنے یعنے صحیفے حسنات کے وَمَا
عَمِلَتْ مِنْ سُوْۤءٍ اور جو کچھہ کیا ہے برائی سے تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا چاہیگا وہ نفس یہہ کہ
درمیان اس نفس کے اور درمیان اس برائی کے ہو دوری یعنے چاہیگا کہ مطلق نہ دیکھے عمل بد وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ
اور ڈراتا ہے تمکو اللہ ذات مبارک اپنی سے تکرار اسکا واسطے تحذیر کے ہے اور تاکید اور تغلیظ کے بیچ وعید کے یا وہاں امر
دنیا کے واسطے ہے اور یہاں امر آخرت کے واسطے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ خدا ڈراتا ہے اس سے کہ فکر اسکی ذات میں کرو
ما للتراب ورب الارباب رباعی دیکھیں سے ہے وہ اس لقا سے ہے ورا ÷ ہو جلوہ نما ہے اس ادا سے ہے ورا ÷ جو دید
میں وہم میں گمان میں آوے ÷ وہ اس سے ورا ہے بلکہ ورا سے بھی ورا ÷ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالیٰ شفقت کرتا ہے
ساتھ بندوں کے کہ مبالغہ فرماتا ہے بیچ تحذیر انکے سبب نظم توجہ رأفت موضع تحذیر میں ÷ سر ہے یہہ رأفت
پھر سے تقریر میں ÷ یعنے پہلے اپنے بندوں کو ڈرا ÷ پھر دکھایا راہ اپنے سوئے رجا ÷ تاکہ رحمت کے بھی ہوں امیدوار
مر نہ جاویں خوف سے سب اکباز ÷ جان لیں یہہ بھی کہ وہ ہے مہربان ÷ لطف فرماویگا ہم پر ناگہان ÷ مہربانی
فرمائیگا وہ ہے رؤف ÷ نا امید اس سے ہی جو ہے بیوقوف ÷ ہمکو خود اسنے کیا ہے شاد و شاد ÷ کہہ کے وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم اے یہود اور نصاریٰ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ چاہتے اللہ کو سمجھ لیجے کہ اہل کتاب کہا کرتے
تھے نحن ابناء اللہ واحباؤہ حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِيْ پس اتباعت
کرو میری عیسیٰ کو بندہ خدا کا اور رسول اسکا کہو اور خدا اور پسر خدا کا مت کہو شریک مت ہو يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تو چاہے تمکو
اللہ تعالیٰ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے
ان لوگوں کو کہ میری پیروی کرنے میں مضبوط ہیں مہربان ہے اونپر ساتھہ رحمت خاصہ کے بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ یہہ خطاب
قریش کو ہے کہا کرتے تھے ہم بتوں کو واسطے خدا کے دوست رکھتے ہیں اور انکی شفاعت کے نزدیک خدا کے سماکے امیدوار ہیں
انہوں کو کہا کہ اگر اللہ کو دوست رکھتے ہو محبت میرے کو مانو قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ اوامر
اور نواہی کے اور محمد رسول اللہ کی بیچ احکام شرع کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے
خدا اور رسول کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کافروں کو وضع مظہر کی موضع مضمر میں دلالت کرتی ہے کہ تولی اطاعت
خدا اور رسول سے کفر ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو ساتھہ تعلیم اسما کے اور سجدہ ملائکہ کے
اور ابوت انبیا اور اصفیا کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھہ درازی عمر کے اور ترتیب سفینے کے اور نسخ شریعت متقدمہ کے
وَاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اور نفس ابراہیم کو ساتھہ خلت کے اور نجات آتش نمرود کے اور امامت آدمیوں کی اور بنائے خانہ کعبہ کے
یا آل ابراہیم کو کہ کئی ہزار انبیا ان کی آل میں سے مبعوث ہوئے خصوص خاتم انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں
کی آل میں سے پیدا کیا کہ افضل سب موجودات کے اور اعظم تمام مخلوقات ہیں وَاٰلَ عِمْرٰنَ اور آل عمران کو کہ موسیٰ اور ہارون ہیں
ساتھہ رسالت اور تکلیم کے بعضے کہتے ہیں کہ ابن عمران پدر مریم تھے پس آل عمران مریم اور عیسیٰ بھی ہوئے کہ برگزیدہ کیا انکو
حق تعالیٰ نے ساتھہ قدس اور طہارت کے اور ساتھہ کتاب اور رسالت کے عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اوپر عالموں کے ان کے زمانوں کے
ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ اولاد ہے بعضے ان کے بعضوں سے مراد فرزندان پسندیدہ میں آبا برگزیدہ سے ذریہ حال ہے
آل ابراہیم سے اور آل عمران سے یا تمیز ہے یعنے اس حیثیت سے کہ ہر واحد دونوں آلوں سے ذریہ ہے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے اقوال باطلہ یہود کے کہ کہتے ہیں نحن ابناء اللہ واحباؤہ اور مزخرفات نصاریٰ کے
کہ نبیرہ عمران کو ابن اللہ کہتے ہیں جاننے والا ہے اغراض فاسدہ ان کی کہ اس واہیات کے بکتے ہیں سمجھ لیجے
کہ یہود اصطفائے عیسیٰ کے اور نصاریٰ اصطفائے موسیٰ کے منکر ہیں اور موسیٰ اور عیسیٰ دونوں آل عمران
میں کہ موسیٰ پسر عمران ہے اور عیسیٰ پسر مریم بنت ابن عمران ہے حق تعالیٰ نے ان دونوں کی برگزیدگی بیان کی
اور بطلان دونوں فرقوں کا ارشاد فرمایا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ یاد کر اے حبیب میرے صلی اللہ علیہ وسلم
جس وقت کہا بی بی عمران کی نے کہ نام اسکا بی بی حنہ تھا جب حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ
بَطْنِيْ مُحَرَّرًا اے پروردگار میرے تحقیق میں نے نیاز کیا واسطے تیرے جو کچھ ہے بیچ پیٹ میرے کے

آزاد کیا قید تعلقات دنیا سے تا خاص تجھی کو پرستش کرے اور خدمت مسجد تیری کیا کرے اسوقت میں خدمت
بیت المقدس کی بزرگ جانتے تھے اور فرزندوں کو واسطے اس کام کے نذر کرتے تھے اور شریعت انکی میں ادا کرنا
اس نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہ سنکر حنہ سے عمران نے کہا وحکت یہ کیا ہے کہ کیا تو نے
شاید تیرے پیٹ میں بیٹی ہو پھر وہ خدمت مسجد کی کیونکر بجا لاویگی حنہ کی زبان سے جاری ہوا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پس قبول فرما مجھ سے جو کچھ میں نے نذر کیا ہے تحقیق تو ہی تو سننے والا بات کا کہ نذر کے حق میں
کہی ہے میں نے جاننے والا قصد میرے کا کہ سوا رضا تیرے کے نہیں چاہا میں نے سمجھ لیجے کہ پہلی آیتیں برگزیدگی آل عمران کی اور
کی اور اس آیتیں قصہ آل عمران کا فرمایا اور علما میں اختلاف ہے کہ کون سے عمران تھے اگر عمران باپ حضرت موسی کے لیجے
تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ ان کے ہیں جیسے ترجمہ میں گذرا ہے اور اگر عمران سے غیر ان کے لیجئے تو درمیان ان عمران کے
اور حضرت موسی کے باپ کے عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ اٹھارہ سو برس کا فاصلہ ہے پس
عالمین سے مراد عام ہے اور آل کی آٹھ معنی آتی ہیں تابعون کی خوشبوئی فرزند کی امتحان کی اہل دین کی سراب کی چوب خیمہ کی
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جب جنا اس کو ضمیر طرف نذر کے ہے یا عاید طرف ما فی بطنی کے ہے بتاویل النسمہ یا باعتبار تانیث
حال قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ کہا عذر اور حسرت سے اے پروردگار میرے تحقیق میں جنی اسکو لڑکی ❊
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ جنا کر کی قراءت میں وضعت ہے بصیغہ متکلم وَلَيْسَ
الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ کہا حنہ نے اور نہیں مرد کہ مانگا تھا میں نے واسطے خدمت مسجد کے مثل عورت کے کہ دی تو نے وَإِنِّي
سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ اور تحقیق میں نے نام رکھا اسکا مریم معنی مریم کی انکی زبان میں امتہ اللہ کی ہیں یعنے لونڈی خدا کی ❊
وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ اور تحقیق میں نے پناہ دی اسکو ساتھ تیرے وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد اسکی کو مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وسوسہ دیو سرکش راندہ ہوئے کے سے یا مس شیطان رجیم کے سے برکت دعا حنہ سے حق تعالی نے مریم اور عیسی کو
مس شیطان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص پیدا ہوتا ہے شیطان اسے مس کرتا ہے وقت ولاد
کے اسواسطے وہ روتا ہے مگر مریم اور عیسی کو نہیں مس کیا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ پس قبول کیا مریم کو پروردگار اسکے نے
ساتھ قبول اچھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اگایا اسکو یعنے نشوونما و یا نشوونما نیک
کہ پرورش فرمائی ساتھ صلاح اور عصمت کے لکھا ہے کہ جب نو برس کی ہوئیں عبادتیں سب پر غالب ہو گئیں سمجھ
لیجے کہ جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تو انکی ماں نے انہیں بیت المقدس لیجا کر وہاں کے احبار سے کہا کہ لو یہ نذر کی گئی
لیکن خدا سبحانہ کی ہے بزرگوار نے ان کے قبول کرنے میں رغبت کی ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میں پالوں اور اپنے سر پر
بوجھ اسکی پرورش کا لوں آخر قرعہ ڈالا نام زکریا علیہ السلام پر آ حضرت زکریا پر کفالت مریم مقرر ہوئی وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا
اور سونپ دی حق تعالی نے مریم زکریا کو اور کفلہا مخفف بھی قراءت ہے اس تقدیر پر فاعل زکریا ہے یعنے زکریا نے

تربیت اُنکی اور اپنے لی پس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور اُن کے دودھ پلانے کو دائی مقرر کی جب لڑکپن سے
نکلیں مسجد میں لائے اور بالاخانہ بنا کر اُسمیں رکھا جب خبرگیری اُنکی سے فارغ ہوتے تھے تو بالاخانے کو مقفل کر کنجی
اپنے پاس رکھتے تھے اور حفاظت میں اُنکے نہایت کوشش کرتے تھے یہانتک کہ حضرت مریم بڑی ہوئیں اور
انوار ولایت کے اور صفحات احوال اُنکے کے لائح ہوئے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا
رِزْقًا جب جاتا اوپر مریم کے زکریا بالاخانے میں پاتا نزدیک اُسکے رزق جاڑے کا میوہ گرمی میں اور گرمی کا جاڑوں میں
جب کئی بار یہہ معاملہ دیکھا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا کہا زکریا نے اے مریم کہاں سے آیا واسطے تیرے
یہہ میوہ خلاف موسم کے قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ کہا مریم نے یہہ رزق کہ دیکھتا ہے تو نزدیک سے
اللہ کے ہے إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تحقیق اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے شمار رحمت کر کر
یا بغیر استحقاق مرزوق بحر مواہب میں لکھا ہے کہ ہنگام قحط میں ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی یہہ بہت کڑھیں اور دو قرص نان اور پارہ گوشت طبق میں رکھ حضور نبوی میں پہنچیں
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہ کے گھر چلے آئے فاطمہ نے جو خوان کھولا تو
نان اور گوشت سے بھرا دیکھا تعجب کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے بیٹی میری جانتی ہے کہ یہہ طعام کہاں سے آیا ہے فاطمہ
نے عرض کیا یہہ نزدیک اللہ کے سے ہے تحقیق اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیشمار یعنی وہی جواب دیا
جو مریم نے زکریا کو دیا تھا پیغمبر خدا نے کہا الحمد للہ شکر ہے اُس خدا کو کہ کیا تجھے مشابہ سیدۃ النساء بنی اسرائیل کے
پھر پیغمبر خدا نے امیر المومنین علی اور حسن اور حسین اور جمیع اہل بیت کو بلایا رضی اللہ عنہم اجمعین سب اُس طعام سے سیر ہوئے
اور وہ جس قدر تھا اتنا ہی رہا بعد اسکے حضرت فاطمہ نے ہمسایوں کو بانٹ دیا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ
اُس جگہہ کہ زکریا نے میوہ تازہ دیکھے باوجود بڑھاپے کے شوق اُنکو فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے پروردگار اپنے کو
اُسی بالاخانے پر ہنالک عبارت حال سے ہے یا مکان سے یعنی نزدیک اُس حال کے یا اُس جگہہ کے پکارا
قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً کہا اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے
اولاد پاکیزہ آلائش گناہ سے إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق تو کرم سے سنتا ہے دعا اور اجابت کرتا ہے اُسکی
فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ پس پکارا اُسکو فرشتوں نے کہتے ہیں کہ ندا کرنے والے فقط جبرئیل تھے واسطے تعظیم کے
بصیغہ جمع لائے ہیں وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اور حال آنکہ زکریا علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے بیچ
محراب کے یعنی بالاخانے کے کہ مریم کو جہاں رکھا تھا اور پکارا یہہ تھا کہ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى تحقیق اللہ
تعالیٰ بشارت دیتا ہے تجھکو ساتھہ فرزند کے کہ نام اسکا یحییٰ ہے سمجھہ لیجے کہ یحییٰ مشتق ہے حیا سے یا ماخوذ ہے
حیات سے کہ نام پدر کا اُن سے زندہ ہوا یا دین پدر نے زندگی پائی روایت ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کی عصمت

یہانتک تھی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر انکے غالب نہین ہوئی اور جب تک عقل مغلوب نہین ہوتی
گناہ نہین سرزد ہوتا اور یہہ پیغمبر تھے یکتا علم مین ورع مین صلاحیت مین بعضون نے کہا ہے کہ یحیی کی ما اور عیسے
کی ما دونون بہنین تھین امام زاہدی نے کہا ہے کہ حدیث مین آیا ہے جب حاملہ ہوئین ما یحیی کی ساتھہ یحیی کے
اور عیسی کی ساتھہ عیسی کے تو ایکروز ایک موضع مین دونون مقابل بیٹھی تھین پس سجدہ کیا یحیی نے پیٹ
مین ما کے طرف عیسی کے پھر ام یحیی نے بھی یہی عمل کیا ساتھہ ام عیسی کے اور کہا کہ بشارت ہو تجھے کہ تیرے
پیٹ مین جو ہے وہ افضل ہے اس شے سے جو میرے پیٹ مین ہے اس وقت مین سجدہ تحیت کا مشروع تھا واسطے
عظما کے مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ درانحالیکہ یہہ فرزند ماننے والا ہے اور ایمان لانیوالا ہے ساتھہ عیسی کے
کہ کلمہ ہے اللہ سے لکھا ہے کہ اول حضرت عیسی پر ایمان حضرت یحیی ہی لائے تھے اور صفت یحیی کی یہہ ہے
کہ وَسَيِّدًا وَّحَصُورًا اور سردار ہے علم مین حلم مین تقوی مین طہارت مین اور بند ہے عورتون سے یا باز رکھنے والا ہے
اپنے نفس کو لہو اور لعب سے امام شافعی اس آیت سے نکالتے ہین کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہے نکاح سے
کہ اللہ تعالی نے صفت یحیی مین حصور فرمایا ہے اور امام اعظم صاحب کے طرف سے جواب یہہ ہو سکتا ہے
کہ مدح ساتھہ ایک چیز کے منافی فضیلت غیر کی نہین ہوتی چنانچہ کوئی علم ظاہری تعریف کرے تو فضل کا
علم باطن پر نہین ثابت ہوتا یا مدح اغنیا مستلزم فضل فقرا نہین ہوتی قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ سید
تھے وہ علم مین اور عبادت مین اور ورع مین اور تمام پیغمبرون مین یحیی کو مخصوص بنام سید فرمایا اسواسطے کہ ہمیشہ سید رہے
وہ اپنے نفس پر کہ ان سے کبھی زلت نہین ہوئی بخلاف اور پیغمبرون کے چنانچہ حدیث مین ہے اور اسطرح
ہمارے پیغمبر سے بھی ہرگز نہین ہوئی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِينَ اور نبی ہے صالحون سے
کہ باپ دادا اسکے صالحین مین جب زکریا علیہ السلام کو لئے فرزند کی بشارت دی قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُونُ
لِي غُلٰمٌ کہا زکریا نے اے پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ اور تحقیق پہونچا ہے
مجھکو بڑھاپا وَامْرَاَتِي عَاقِرٌ اور بی بی میری اشاع بانجھہ ہے پس ہمین جوان کریگا یا اسی بڑھاپے مین اولاد
دیگا قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ کہا اللہ نے یا جبرئیل نے بامر اللہ اسیطرح اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے
موافق عادت کے اور خلاف عادت کے یعنے اسی پیری مین اولاد دیگا تمہین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً کہا زکریا نے
اے پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا ہونا حمل اشاع سے معلوم ہو قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا
تُكَلِّمَ النَّاسَ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرماتا ہے کہ نشانی تیری یہہ ہے کہ نبول سکے لوگون سے
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا تین دن رات مگر اشارت سے چشم و ابرو کے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيرًا اور یاد کر پروردگار اپنے
کو بہت وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ اور تسبیح کہہ بیچ شام کو اور صبح کو باقی قصہ زکریا علیہ السلام کا سورہ مریم مین آویگا

انکو اللہ تعالی وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت کو کہ کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے
اور جبرئیل کو بجمع یاد کیا اس واسطے کہ یہہ مشہور کبھی آیا نہ گیا ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا لِيَعْلَمَ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ ای مریم تحقیق اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا تجھکو واسطے عبادت کے
یا قبول کیا تجھکو ساتھہ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھہ عصمت کے وَطَهَّرَكِ اور پاک کیا تجھکو
شرک سے یا اُن قاذورات سے کہ عورتون کو ہوتی ہین مثل حیض اور نفاس کے یا خصائل ذمیمہ سے اور عادات
قبیحہ سے وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ تکرار واسطے تاکید کے ہی یعنی نے پھر برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بی بیون
عالمون کے کہ تجھے بغیر شوہر کے فرزند دیا اور ساتھہ نفخہ جبرئیل کے مخصوص کیا يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَ
ارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ای مریم فرمانبرداری کیا کر واسطے پروردگار اپنے کے اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ
رکوع کرنے والون کے سمجھہ لیجے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجماعت پڑھین ساتھہ احبار بیت المقدس کے ❊
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ یہہ چیزین کہ ان آیات شریفہ مین مریم اور زکریا اور یحیی کے بیانمین
فرمائین اخبار غیب سے ہین کہ واسطے اظہار معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم انکو طرف تیرے وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اور نہ تھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک احبار بیت المقدس کے اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ جب ڈالتے
تھے قلمون اپنے کو واسطے قرعہ کے جوے اردن مین تاکہ جانین اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کون اُنمین سے پالے مریم کو ❊
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ اور نہ تھا تو پاس انکے جب جھگڑتے تھے واسطے پالنے مریم کے سمجھہ لیجے کہ
جب مریم کو انکی ماں بیت المقدس مین لا کر نذر کر گئین تو سب بزرگ وہان کے آپسمین جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا
تھا کہ مین پالون آخر کو قرعہ ڈالا اس طرح سے کہ ہر ایک نے اپنے اپنے لکھنے کی قلم کہ جس سے توریت لکھا کرتے
تھے جا کر کنارہ نہر اردن کے دریا مین ڈالے اور کہا کہ جس کی قلم پانی پر تیرے وہی پالے حضرت زکریا کی قلم تیرنے لگی
اُنھون نے مریم کو واسطے پرورش کے لیا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ دوسرے یاد کر
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جوقت کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے ای مریم تحقیق اللہ تعالی خوشخبری دیتا ہی
تجھکو ساتھہ ایک بات کے اپنی طرف سے مراد اس سے حضرت عیسی ہین اور انکو کلمہ اسواسطے کہا کہ ساتھہ
کلمہ کن کے پیدا ہوئے نے پدر اور اگرچہ تمام عالم بنی آدم بواسطہ اسی کلمے کے پیدا ہوا لیکن یہہ سبب متعارف
کہ ہین بالکے ہون مفقود ہی اس جہت سے انکی حق مین ظہور کلمہ اتم اور اکمل ہی اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ نام اسکا مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہی سمجھہ لیجے کہ مسیح لقب ہی اور عیسی اسم اور ابن مریم کنیت اور
تقدیم لقب کی اسم پر واسطے تعظیم کے ہی اور مسیح زبان عبرانی مین مسیحا کے معنی مین ہی یعنے مبارک اور بعضے
کہتے ہین کہ مسیح مشتق سیاحت سے ہی واسطے کثرت سیاحت کے مسیح انکو کہا بعضے کہتے ہین کہ فعیل بمعنی فاعل ہی

یہان بخلاف دجال کے کہ مسیح بمعنی ممسوح ہے وہان اس ممسوح احد العینین وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ آبرو والا
بیچ دنیا کے اور آخرت کے سمجھنا چاہیے کہ وجاہت دنیا کی بہ اعتبار اطاعت کے ہے یا نبوت کے ہے یا بن باپ کے
پیدا ہونے کے ہے یا آسمان پر جانے کے ہے یا واسطے نصرت دین محمدی کے بیچ آخر زمان کے یا قتل دجال
ہے اور وجاہت آخرت کی بہ اعتبار شفاعت ہے یا علو درجات وَمِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ اور مقربین سے نزدیک مکرمات
خدا وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الۡمَهۡدِ اور باتین کریگا یہہ فرزند لوگون سے بیچ گود تیری کے کہ بمنزلہ جھولے کے ہے یا
جھولنے کے دنون مین بیچ جھولے کے یعنی بچپن مین وَکَهۡلًا اور اس وقت کہ ادھیڑ ہوگا یعنی باتین کریگا حالت
کہولت مین تبلیغ شریعت وَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ اور انبیاؤن سے ہے صالح اسم انبیا ہے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے
کل من الصالحین قَالَتۡ رَبِّ کہا مریم نے از روئے استفہام بطریق استعظام اے پروردگار میرے
اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ وَلَدٌ کس طرح ہوگا واسطے میرے بچا وَلَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ اور یہہ حال ہے کہ نہین ہاتھ
لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور یہہ خلاف عادت ہے کہ بغیر شوہر کے عورت سے بچا ہو قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰهُ یَخۡلُقُ
مَا یَشَآءُ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اسی طرح کہ تو ہے بغیر مس کئے مرد کے اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے
اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ جب مقرر کرتا ہے کچھ کام کو پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہے واسطے
اُس چیز کے کہ علم مین اسکے ہے ہو پس ہوجاتا ہے زاہدی مین لکھا ہے کہ جہان کہین کلام اللہ مین یہہ آیت ہے
ارادہ کیا ہے ساتھ اسکے خلق عیسی کا یا ایجاد قیامت کا نہ غیر اور مفسرین نے لکھا ہے کہ یہہ لفظ اخبار ہے
سرعت تکوین اشیا سے ساتھ تکوین کے یعنی ایک پل مین پیدا کرنا خلق کا اسپر کچھ دشوار نہین ہے ساتھ
وہ قادر ہے اشیا کے پیدا کرنے پر ساتھ اسباب اور مواد کے ویسا ہی وہ قدرت والا ہے کہ بے اسباب
اور مواد کے پیدا کرے سو اسباب و مواد پر ہے کیا حصر نہ کہ آلہ بنائے ہے وہ سو قصہ وَیُعَلِّمُهُ الۡکِتٰبَ
اور سکھاویگا اللہ اسکو لکھنا وَالۡحِکۡمَةَ اور علم حلال اور حرام کا کہ حکمت شریعت ہے وَالتَّوۡرٰىةَ اور تعلیم فرماویگا
اسکو توریت وَالۡاِنۡجِیۡلَ اور انجیل تخصیص ان دو کتابون کی واسطے فضیلت کے ہے وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ
اِسۡرَآءِیۡلَ اور کریگا اسکو پیغمبر طرف فرزندان یعقوب کے لکھا ہے کہ اول انبیا بنی اسرائیل سے یوسف تھے
اور آخر عیسی علیہما السلام پس کلام کرینگے عیسی علیہ السلام ساتھ بنی اسرائیل کے اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَةٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ
یہہ کہ تحقیق مین تحقیق آیا ہون مین تمہارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے سے اور وہ نشانی گواہی میری
پیغمبری کی ہے سمجھنا چاہیے کہ مراد نشانی سے جنس ہے نہ فرد اسواسطے کہ نشانیان پانچ مذکور ہین اول نشانی اَنِّیۡۤ
اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡهِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰهِ یہہ کہ تحقیق مین بناتا ہون واسطے تمہارے مٹی سے
مانند شکل مرغ کے پس پھونکتا ہون بیچ اسکے پس ہوجاتا ہے وہ مٹی کا پتلا بنا ہوا جانور زندہ آواز کنندہ ساتھ حکم

خدا کے سمجھ لیجے کہ حکم در یہہ مٹی کے بناتے تھے اور اسمین پھونکتے تھے زندہ ہوکر آسمان کو اڑ جاتے تھے اور
جب نظر سے لوگون کے غائب ہو جاتے تھے تو مر کر زمین پر گر پڑتے تھے اور دوسری نشانی یہہ ہے وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
اور چنگا کرتا ہون پیٹ کے اندھے کو اور تیسری نشانی یہہ ہے وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون داغ سفید والے کو اور
چوتھی نشانی یہہ ہے وَاُحْيِ الْمَوْتٰى اور زندہ کرتا ہون مردے کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم اللہ کے تکرار اس کلمہ کا
واسطے دفع توہم الوہیت کے ہے اسواسطے کہ مردے کا جلانا اللہ ہی کا کام ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ عیسیٰ ع
نے چار مردے جلائے ایک انمین سے سام بن نوح تھا کہ قریب چار ہزار برس کے اسکی موتکو گذرے تھے
اور نشانی پانچوین یہہ ہے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اور خبر دیتا ہون تم کو ساتھ اس چیز کے
کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھرون اپنے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اسکے یعنی بیچ ان پانچ معجزے
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اور دلالت اور صدق مدعا میرے کے اگر ہو تم ایمان والے
اس معجزے پر اور میرے پیغمبری پر وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور آیا مین پاس تمہارے سچا کرنیوالا واسطے
اس چیز کے کہ آگے میرے ہے توراۃ موسیٰ علیہ السلام سے اور مین تقریر کرنیوالا اشتباہات اسکا ہون وَلِاُحِلَّ
لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور دوسرے اسواسطے آیا ہون تو کہ حلال کرون واسطے تمہارے بعضے وہ چیز کہ شریعت
موسیٰ مین حرام کی گئی ہے اوپر تمہارے جیسے چربی اونٹ کی اور گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور تعظیم شنبہ کی
اٹھادون وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور آیا ہون تمہارے پاس ساتھ نشانی کے پروردگار تمہارے سے مراد آیت
سے معجزات اور دلائل ہین اور لفظ واحد کے لانے مین تنبیہ ہے اسپر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم ایک آیت کا
رکھتے ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت میری کے وَاَطِيْعُوْنِ اور کہا مانو میرا دعوت حق مین اِنَّ
اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پس عبادت کرو اسکو هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہے راہ سیدھی پہنچانیوالی منزل مقصود کو سمجھ لیجے کہ جب جبرئیل نے بی بی مریم کو بشارت
دی اللہ کی طرف سے بیٹے کی اور بی بی مریم نے کہا کہ کیونکر ہوگا بیٹا کہ مجھے مس کسی مرد نے نہین کیا تو جبرئیل نے کہا کہ
اسیطرح خدا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے پھر جبرئیل نے ان کے گریبان مین پھونکا کہ یہہ حاملہ ہوگئین حضرت زکریا نے
جو آکے دیکھا جنبش بچے کی انکے پیٹ مین معلوم کی ڈرے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ بڑی بدنامی ہے مریم حاملہ
ہوگئی انکی بی بی نے کہا اسے یہان لے آؤ حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے جب مریم اور بی بی حضرت
زکریا کی ایک جگہہ بیٹھین تو ذکریا کی بی بی نے مریم سے کہا کہ فرزند میرے پیٹ کا فرزند تیرے پیٹ کے کو
سجدہ کرتا ہے تو بہتر ہے عورتون مین اور حمل تیرا افضل حملون سے ہے تجھہ پر اتہام خطا ہے پھر اس بات کی
حضرت زکریا کو خبر گئی حضرت زکریا نے کہا کہ سوا میرے اور کوئی اس پاس نہین جاتا تھا مین ڈرتا ہون کہ

تہمت مجھ پر نہ آئے القصہ جب مریم کو درد زہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئیں اور مارے شرم کے کہتی تھیں کہ
کاش کے پہلے اس سے مر جاتی بحر مواج میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف بن یعقوب بن ماثان چچا کی بیٹی مریم کی تھی
اور بھائی کی بیٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی چاہا کہ مار ڈالیں فرشتے نے آکر کہا کہ مریم
بغیر شوہر غیب سے حاملہ ہوئی ہے اور روح پاک اس میں پھونکی ہے اسے نگاہ رکھ پھر بھی یہہ اس ارادہ سے باز
نہ آئے تا آنکہ حضرت عیسیٰ زیر درخت خرمائے خشک پیدا ہوئے جبرئیل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلاؤ
میوہ تر گرے گا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھپا رکھا جب چالیس روز گذرے اور عجائبات
قدرت خدا مشاہدہ کئے تو قوم میں لے آئی لوگوں نے دیکھ کر کہا کہ اے مریم باپ تیرا بدکار نہ تھا اور ماں تیری بھی
مطلق بدکارہ نہ تھی تو نے یہہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف بچے کے کی کہ اس سے پوچھو تو حضرت عیسیٰ
گویا ہوئے کہ انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا
الیٰ قولہ ویوم ابعث حیا پھر جب ہو گئے بن کر بعد اسکے تیس برس کی عمر میں تبلیغ وحی فرمائی یعنی ویکلم الناس فی المہد
وکہلا کی اس سے عبادت ہے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی خوش نویس ان جیسا نہ تھا اور علم انکو ایسا تھا کہ جب
مکتب جانے میں انکو پڑھنے کے واسطے بٹھایا معلم نے کہا بسم تو انھوں نے کہا اللہ اسنے کہا الرحمٰن تو انھوں نے کہا
الرحیم غرض جو وہ پڑھاتا اس سے آگے عبارت پڑھ دیتے جب معلم نے کہا ابجد تو انھوں نے کہا معنی ابجد کی کیا ہیں
معلم نے کہا میں نہیں جانتا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ الف آلائے خدا اور با بہائے خدا اور جیم جلال خدا اور دال دوام خدا
ہے معلم نے حیران ہو کر کہا کہ جو مجھ سے زیادہ ہو اسے کیا پڑھاؤں بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسیٰ کو مکتب
میں بٹھلائے رکھو اسنے کہا بہتر حضرت عیسیٰ وہاں بیٹھے رہتے تھے اور جو لڑکے کھا آتے تھے وہ بتا دیتے تھے
اور جو مائیں انکی انکے واسطے ذخیرہ کرتی تھیں وہ بتا دیتے تھے پھر جب کلان سال ہوئے تو اور معجزے ظاہر ہوئے
چنانچہ پیچھے مذکور میں وہ سب ظاہر ہونے لگے اور تیس برس کی عمر میں دعوت خلق کو فرمانے لگے فلما احس
عیسیٰ منہم الکفر پس جب دیکھا حضرت عیسیٰ نے یہود سے کفر سمجھنے لگے کہ کفر انکا یہہ تھا کہ جب دعوت
کرنے لگے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام تو مشورہ کیا یہودوں نے کہ انکو مار ڈالیں یہہ ولایت شام سے
مصر کو چلے گئے کنارہ دریائے نیل کے ایک جماعت صیادوں کی دیکھی کہ مچھلیاں پکڑتے تھے انھوں
نے کہا کہ آؤ آج سے بہتر صیادی کریں صیادوں نے کہا کہ وہ کیا ہے فرمایا حضرت عیسیٰ نے کہ دام توحید
کا لجہ توحید میں ڈالیں کہ یہہ شکار ماہی ہے اور وہ شکار کمال ہے ع پس کنارہ جو ہو کیوں یہاں تو ہو
ماہی دام میں نہ لاؤ اے صیاد عرفان الٰہی دام میں ✱ معالم میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ آؤ ہم تم مل کر
صید کریں صیادوں نے کہا تم کون ہو انھوں نے کہا میں عیسیٰ بیٹا مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہوں

وہ ایمان لائے انپر بعد اسکے عیسی علی نبینا وعلیہ السلام نے قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْ کہا کون ہے مدد دینے والا
مجھکو تم مین سے اِلَی اللّٰہِ طرف کار خدا کے تا وقتیکہ نصرت الٰہی پہنچے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریون نے
یعنے صبادون نے کہ ایمان لائے تھے سمجھنا چاہیے کہ حواریون عرب مین سفید چیز بے داغ کو کہتے ہین جیسے سفید
کپڑا یا سفید میدہ کہ اور کچھ اسمین ملا ہوا نہو واسطے دھوبیون کو کہتے ہین اور یہان مراد مسلمان ہین کہ صاف
ستھرے دھوئے ڈھلے ہوئے ہین شرک سے اور با اخلاص خدا اور رسول پر ایمان لاکر روشن اور نورانی ہوئے
ہین انھون نے جواب عیسی علیہ السلام مین کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے اٰمَنَّا
بِاللّٰہِ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے وَاشْہَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اور گواہ رہ اے عیسی علیہ السلام شاہد رہ ساتھ اسکے
کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے پھر دعا کی انھون نے رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اے پروردگار ہمارے ایمان
لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی تو نے یعنے انجیل اور پیروی کی ہم نے رسول کی یعنے عیسی کی فَاکْتُبْنَا
مَعَ الشّٰہِدِیْنَ پس لکھ ہم کو ساتھ قلم کرم عمیم کے بیچ جریدہ احسان قدیم کے ساتھ گواہی دینے والون کے یعنے جمع کر ہمکو
ان لوگون کے کہ شاہد ہین وحدانیت تیری کے اور تصدیق کی ہے پیغمبرون کی تیرے مراد شاہدین سے امت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور معنی دعائے حواریون کی یہ ہین کہ ہمین اور امت محمدیہ کو جمع کر کہ برکت پیغمبر آخر زمانے
امت انکی افضل تمام امتون کے ہے اور وہ پیغمبر نور اول ہین کہ آخر ظہور آوین گے سچ ہے کہ نحن الاخرون السابقون
صلوات الرحمن و شہدا اول ہین سب رسول کو منین جو ہوئے خوب تر امت انکی کیون نہو محبوب تر
وَمَکَرُوْا اور مکر کیا انھون نے کہ عیسی علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھنا چاہیے کہ مکر انھون نے اس طرح سے کیا کہ لوگون کو
ورغلا کر بھیجا کہ عیسی علیہ السلام جہان ہون فریب سے مار ڈالو انھون نے اگر حضرت عیسی کو پکڑ کر قید کیا رات کو
حجرے مین بند کر کے تمام رات گرد اسکے چوکی دیتے رہے صبح کو یہود نے ایک کو کہ یہودا نام تھا کہا کہ حجرے
مین جا کر عیسی کو نکالو وہ جو اندر گیا حضرت عیسی کو نہ پایا کہ حق تعالی نے حضرت عیسی کو اٹھا کر آسمان پر پہنچایا
تھا یہ تمام حجرہ ڈھونڈھ کر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ نے اسکی شکل مشابہ عیسی کے کر دی جب باہر آیا لوگون
نے مار ڈالا ہر چند کہتا رہا کہ مین یہودا ہون عیسی مجھے نہین ملے مگر کسی نے نہ مانا دار پر کھینچ کر سنگسار کیا وَمَکَرَ اللّٰہُ
اور جزا مکر کی دی اللہ نے کہ انھون نے اپنے یار اور سردار کو کس خواری اور ذلت سے مارا وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ اور خدا
بہتر جزا دینے والون کا ہے مکر کرنے والون کو اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم جس وقت کہا اللہ نے اے عیسی التحقیق مین لینے والا ہون تجھکو بیچ دنیا کے وَرَافِعُکَ اِلَیَّ اور اٹھانے
والا ہون طرف اپنے یعنے ملا آسمان مقر ملائکہ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور پاک کرنے والا ہون تجھکو اور نجات دینے والا
ہون تجھکو ان لوگون سے کہ کافر ہوئے یعنے قصے اور مکر ان کے سے جو کافر ہوئے تجھ سے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ

ثلث

ع
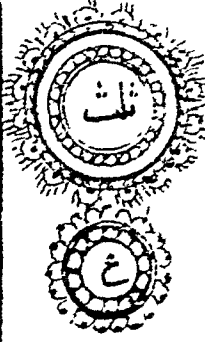
اور کرنے والا ہوں اُن لوگوں کو کہ پیروی کریں تیری یعنے امت تیری سے فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ اوپر اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنے زبردست کرونگا تیری امت کو یہود پر
تاقیامت سمجھ لیجے کہ ترسا یہود پر غالب رہیں گے قیامت تک ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میری ہے بازگشت
تمہارے سب کی یعنے عیسیٰ کی اور متابعین اور منکرین اسکے کی فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پس حکم
کرونگا ساتھ راستی کے درمیان تمہارے بیچ اُس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے سمجھ لیجے کہ یہود موسے
کے معتقد ہیں اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں اور نصارا عیسیٰ کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر نہیں ایمان لاتے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہیں اور مومنین کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور موسیٰ اور عیسیٰ
اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہم سب فرستادہ خدا ہیں ساتھ حق کے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ موافق اُن گروہونکے
حکم فرماؤنگا فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا پس جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں یعنے یہود اور نصاریٰ پس
عذاب کرونگا اُنکو ہر انواع عقوبت عذاب سخت فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور اسیر کرنے
اور بردہ بنانے کے اور جزیہ دلوانے کے وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور ہمیشہ رہنے بیچ
دوزخ کے وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہیں واسطے اُن کافروں کے مدد دینے والوں سے بیچ موقوف کرنے عذاب
یا کم کرنے کے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے یعنے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل
کئے اچھے فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورا دونگا انکو ثواب انکا یا پورا دونگا انکو اجر انکی بیچ دنیا کے ساتھ نیکنامی کے
اور آخرت میں ساتھ درجات جنات کے اور دیدار پروردگار کے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور خدا نہیں دوست رکھتا
ظالموں کو ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ یہہ باتیں جو پیچھے مذکور ہوئیں قصے انبیاؤں کے پڑھتے ہیں ہم اوپر
اور تیرے علامات نبوت سے اور دلالات رسالت سے وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اور ذکر حکمت والے سے سمجھ
لیجے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ یحییٰ اور زکریا اور عیسیٰ اور مریم کے ہے اور مراد آیات سے معجزات ہیں اور ذکر
الحکیم سے قرآن مجید ہی لکھا ہے کہ بعد بیان قصہ عیسیٰ علیہ السلام کے نصارے نے بیوقوف اعتراض کرنے لگے کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کیوں عیسیٰ کو گالیاں دیتے ہو اور بندگی کا نام اوپر رکھتے ہو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عیاذاً باللہ جو نام
عبد اللہ کے سے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ ہی خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہے القا کیا ہوا نصاریٰ یہہ سنکر اور زیر غضب
ہوئے اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن باپ کے پیدا ہوا ہے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ
مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ تحقیق مثال یعنے صفت اور شان عیسیٰ کی بیچ پیدائش کے نزدیک اللہ
تعالیٰ کے یعنے بیچ علم اور قدرت اسکی کے کہ انکو بن باپ پیدا کیا مانند صفت آدم کے ہے اور تم سچ جانتے ہو
کہ آدم بن ماں باپ کے پیدا ہوا تھا اور حال آنکہ اسکو اللہ کا بیٹا نہیں کہتے ہو پس جو شخص بغیر باپ کے پیدا ہو وہ کیونکر

اللہ کا بیٹا ہو جب تعجب نہیں ماں باپ والا خدا کا بیٹا نہوا ماں والا کس طور سے خدا کا بیٹا ہو سمجھ لیجیے کہ یہہ تشبیہ حضرت
عیسیٰ کی ساتھہ حضرت آدم کے ایک طرف سے ہی کہ بے پدر ہوئے بعد اس تشبیہ کے بیان فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ پیدایش حضرت آدم علیہ السلام کی خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قالب اُنکے کو مٹی سے
ثُمَّ قَالَ لَهُ پھر کہا اُس قالب کو کہ حکم میرے سے كُنْ ہو زندہ ساتھہ روح کے فَيَكُونُ ہو گیا
وہ پتلا خاک کا آدم زندہ سمجھ لیجیے کہ تشبیہ فرماتا ہے حق سبحانہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے آدم ہو ہو گئی ویسے ہی
باؤ کو حکم کیا ہم نے کہ عیسیٰ ہو ہو گئی اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِينَ یہہ خبر جو حضرت عیسیٰ کی ہی
درست اور حق ہے پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالوں سے سمجھ لیجیے کہ یہہ تاکید ہے واسطے
زیادتی یقین کے اور ثبات کے اوپر اُسکے اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ خطاب اگرچہ بظاہر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے
لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہیں یعنی اے مسلمانو تم مت ہو ان لوگوں سے جو شبہ لاتے ہیں بیچ
عیسیٰ کے کہ مثل آدم کے ہے اور گمان نکرو مانند نصاریٰ کے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہیں اور ثالث ثلثہ کے قائل ہیں
کہ جھوٹے ہیں اور گمراہی میں پڑے ہیں فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس جو کوئی جھگڑے تجھہ سے بیچ
حق عیسیٰ کے پیچھے اسکے کہ آیا تیرے پاس علم سے عیسیٰ کے کہ بندہ بھیجا گیا اللہ کا ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ پس کہہ انکو کہ آؤ واسطے مباہلے کے بلاویں ہم بیٹوں اپنے کو اور بیٹوں تمہارے کو وَنِسَاءَنَا
وَنِسَاءَكُمْ اور بی بیوں اپنی کو اور بی بیوں تمہاری کو وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ اور جانوں اپنے کو اور جانوں تمہاری کو مراد ذری
کو بی بیوں کو اور تردی کو تمہارے کو یا مراد انفسنا سے مسلمان ہیں چنانکہ سب اور حکم المؤمنون کنفس واحدہ کے مقام
اتحاد میں ہیں چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ میں نفس بمعنی اہل دین آیا ہے کہ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ یعنی اہل دینکم ثُمَّ نَبْتَهِلْ
فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ پھر التجا کریں یا جہد کریں تضرع میں اور دعا میں یا طلب لعنت کریں اوپر ایک
دوسرے کے پس کر دیویں ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹوں کے یعنی کہیں اللہم من کان کاذبا منا فالعنہ سمجھ لیجیے کہ جب
یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کو بلا کر کہا کہ جسقدر ہم دلائل وحدانیت خدا پر
لاتے ہیں تم عناد اور فساد اور منازعت میں سرگرم ہوتے ہو اور حضرت عیسیٰ کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین
میں کا کہنے سے باز نہیں آتے آؤ مباہلہ کریں تا کہ جھوٹا سچا معلوم ہو جاوے اور حق باطل آشکارا ہو جاوے نصاریٰ
اس بات پر راضی ہوئے اور مکان اور وقت مقرر کیا دوسرے روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدے کے
اسی وقت اسی مکان کو چلے داہنے طرف امام حسن بائیں طرف امام حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا اور
حضرت علی مرتضیٰ کو لیکر روانہ ہوئے اور ان سب کو فرمایا کہ میں دعا کروں گا تم آمین کہیو ترسایوں نے دیکھ کر
ہیبت کھائی اور عالموں نے اُن کے کہا کہ اے یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نکیجو یقین جانو کہ اگر اسنے بد

دعا کی ایک ترسا بھی زمین پر باقی نہ رہیگا عام لوگون نے ترسایون کے کہا اپنے علما سے کہ تم کیون رو پوشی کرتے ہو حق
ظاہر ہو جاویگا علما نے کہا کہ تم نہین سمجھتے یہہ وقت خاتم الانبیا کے پیدا ہونیکا ہی ہم ڈرتے ہین کہ کہین
وہی نہون بعضے علامتین انمین ہم نبوت کی پاتے ہین اور بعضے علامتون مین ہمین تامل ہی اس واسطے توقف
کرتے ہین ہم کہ مبادا یہہ وہی پیغمبر ہون تو ہم سب برباد ہو جاوینگے بہتر اسی مین ہی کہ صلح کرو آخر الامر صلح
ٹھہری ہر سال دو ہزار حلہ ہزار رجب مین ہزار صفر مین اور تیس زرہ بتیس اسپ اور بعضون نے کہا ہی تیس اونٹ
بھی مقرر ہوئے اور صلح نامہ اسی طور پر لکھا گیا اور اپنے اپنے مکانون پر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر ترسا صلح نکرتے ایک اس فرقے مین سے باقی نرہتا پھر کوئی تا قیامت ترسا کی جنس سے پیدا نہوتا اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ تحقیق یہہ قصے کہ مذکور ہوئے ہر آئینہ وہ ہی بیان سچا یعنے قصہ عیسی علیہ السلام کا
اور سوا اسکے اورونکا کہ مقصود ان سے اثبات توحید اور نفی شریک و ربست اور راست ہین وَمَا مِنْ اِلٰهٍ
اِلَّا اللّٰهُ اور نہین کوئی معبود لائق پرستش کے مگر اللہ کہ استحقاق عبودیت اسکو ثابت ہی وَاِنَّ اللّٰهَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور تحقیق اللہ تعالی البتہ وہی ہی غالب حکمت والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
بِالْمُفْسِدِيْنَ پس اگر پھر جاوین ترسا اور مباہلے سے منہہ پھراوین پس تحقیق اللہ تعالی جاننے والا ہی مفسدون کو
سمجھہ لیجے کہ وضع مظہر بجائے مضمر دلیل ہی اوپر اسکے کہ فساد اعراض ہی طریق توحید سے بیت توحید سے
جو کوئی پھرا ہی مفسد گمراہ ہو گیا ہی ٭ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل
کتاب سمجھہ لیجے کہ مراد اہل کتاب سے ترسا ہین اور قتادہ نے کہا ہی کہ یہود مدینے کے بھی اسمین داخل ہین اور
کیا کہو یہہ کہو کہ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ آؤ طرف ایک بات کے کہ برابر ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے
یعنے ایسی بات کہ ہم اور تم سب اسمین یکسان ہین اور مراد اس بات سے تین چیزین ہین ایک ان مین سے یہہ ہی کہ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اسمین تعریض یہود اور نصاری کی ہی کہ عبادت
عزیر اور عیسی کی کرتے تھے اور دوسری یہہ ہی کہ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا اور نہ شریک لاوین ساتھہ اسکے کچھہ اور
شرک ان دونون گروہ کا ظاہر ہی اور تیسری یہہ ہی کہ وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور نہ پکڑین بعضے ہمارے بعضون کو پروردگار سوا اللہ کے سمجھہ لیجے کہ نصاری احبار اپنونکو سجدہ کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ بکمال ریاضت سے اثر حلول لاہوت کا انکی ذات ٭ مین ظاہر ہی یہہ پروردگار جاننا انکا
تھا اور یہود اطاعت احبار اپنے کی کرتے تھے تحلیل تحریم مین یہہ اتخاذ ارباب تھا ان مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پس اگر پھیر جاوین اہل کتاب اس کلمہ عدل سے پس کہو تم اے پیغمبر اور اصحاب پیغمبر انکو
کہ گواہ رہو تم ساتھہ اسکے کہ ہم مسلمان ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ اے یہود اور نصاری کیون

جھگڑتے ہو تم بیچ دین ابراہیم کے سمجھنا چاہیے کہ مدعا یہود کا یہہ تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ترسا کہتے تھے نصرانی تھے
حق تعالی نے فرمایا کہ کیون ناحق دین ابراہیم مین مجادلہ کرتے ہو اور اسکو یہود اور ترسا ٹھہراتے ہو وما انزلت التورٰۃ
اور حال یہہ ہے کہ نہین اتاری گئی توراۃ کہ یہود اور شریعت اسکے عمل کرین والانجیل اور نہ انجیل کہ نصاری
حکم اسکا کر ان رکھین الا من بعدہ مگر بعد زمانے ابراہیم کے سے سمجھنا چاہیے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے موسی سے ہزار
برس اور دو ہزار برس قبل عیسی سے تھے پس ان دونون پیغمبرون سے جب وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور توریت
انکی مقدم ہوئی تو اسناد یہودیت کی اور نصرانیت کی انکی طرف کس طرح لیجاوے کہ یہودیت موسوی مین
اور ترسا یعنی نصاری امت عیسوی افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے اور سوچ ایسی باتین نہین کرتے ھانتم
ھؤلاء حاججتم فیما لکم بہ علم ہان تم وہ شخص ہو کہ جھگڑے تم بیچ اس چیز کے کہ واسطے تمھارے ساتھ اسکے
علم ہے یعنی نعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توراۃ اور انجیل مین تم نے پڑھی اور اسکو تغیر دیا فلم تحاجون
فیما لیس لکم بہ علم پس کیون جھگڑتے ہو تم بیچ اس چیز کے جو نہین ہے واسطے تمھارے ساتھ اسکے علم یعنی
قصہ ابراہیم علیہ السلام کا تمھاری کتابون مین نہین ہے کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی واللہ یعلم وانتم لا تعلمون اور
خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمھارے کسی کے دین پر نہ تھا اور تم نہین جانتے حقیقت حال اسکی کی ما کان ابراہیم
یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نصرانی اور لیکن تھا پاک موحد منحرف
عقائد باطلہ سے فرمانبردار وما کان من المشرکین اور نہ تھا شرک والون سے سمجھنا چاہیے کہ یہہ تعریض اہل کتاب کو ہے کہ شرک
رکھتے ہین ساتھ اعتقاد کرنے الوہیت عیسی اور عزیر کے ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ تحقیق نزدیکتر
لوگونکے ساتھ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہین کہ پیروی کرتے تھے اسکی اسکے زمانہ مین وھذا النبی والذین
امنوا اور یہہ نبی ہے کہ ملت اسکی پر ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سمجھنا چاہیے کہ بعضے اہل کتاب مسلمانون سے
جھگڑتے تھے کہ ہم ساتھ ملت ابراہیم کے سزاوار تر ہین کہ وہ یہودی اور ترسا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حالا
کہ مین منسوب ملت ابراہیم ہون یہہ آیت نازل ہوئی اور اصح یہہ ہے کہ یہہ آیت موافق قول نجاشی کے اتری ہے
اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھ جماعت مسلمانون کے مکے سے حبش کو
ہجرت کر گئے تھے قریشون نے عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر نجاشی پاس بھیجا تا کہ مسلمانونکو
پکڑ کر ان کے حوالہ کرے نجاشی نے مجلس کی اور جعفر رض کا ساتھ عمرو اور عبد اللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر
مناظرے مین عمرو اور عبد اللہ نے الزام کھایا نجاشی نے انکو کہا کہ مجھے قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے عیسی پر انجیل
نازل فرمائی ہے سچ کہو کہ درمیان عیسی کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا انھون نے کہا کہ ہوگا ہم نے اپنی کتاب
مین پڑھا ہے کہ عیسی نے بشارت دی ہے اسکے پیدا ہونے کی اور کہا ہے کہ جو کوئی اسپر ایمان لایا مجھپر لایا

اور جسنے اُس سے کفر کیا مجھہ سے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم کچھہ کلام جو تمھارے پیغمبر پر نازل ہوا ہے پڑھو انھون نے پڑھا واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق سنتے ہی سب کے سب رو پڑے نجاشی نے کہا کچھہ اور پڑھو انھون نے سورہ بنی اسرائیل اور سورہ طہ پڑھی نجاشی نے کہا کہ مقرر یہہ کلام الٰہی ہے کیا طاقت ہے کسی کی کہ ایسا بناوے اہل طاعت جو وہان بیٹھے تھے حیران رہ گئے القصہ نجاشی ایمان لایا اور بتیس عالمون راہبون اپنو نکو حضور نبوی مین بھیجا وہ مدینے مین پہنچکر مشرف باسلام ہوئے اور یہان نجاشی نے کہا جعفر رض کو کہ مت ڈرو کوئی حزب ابراہیم پر غالب نہین ہوگا عمرو بن عاص نے کہا کہ حزب ابراہیم کون مین نجاشی نے کہا یہہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو انکے پاس سے آیا ہے عمرو کو یہہ بات ناخوش آئی اور دعوی کیا کہ ابراہیم ہمسے تھا ہم حزب ابراہیم مین حق تعالی نے موافق قول نجاشی کے کہ حبشہ مین کہا تھا مدینہ مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ سزاوار تر ساتھہ ابراہیم کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب انکے ہین واللہ ولی المؤمنین اور اللہ تعالی دوست اور کارساز ہے مسلمانو نکا لکھا ہے کہ بعد چند مدت کے جبرئیل نے اکر خبر وفات کی نجاشی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپنے یہان مدینہ منورہ مین اصحاب سے فرمایا کہ اے یارو نجاشی ایمان لایا تھا اور تم سے احسان کیا تھا انکے اب وہ مر گیا ہے آؤ انکے جنازے کی نماز پڑھین پھر آپنے اُنکے جنازہ کی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ حبشہ مین موا تھا اور پیغمبر خدا مدینہ مین تھے نماز بغیر حضور جنازے کیونکر پڑھی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا کو بطریق معجزہ حجاب درمیان سے اٹھہ گئے ہونگے یا یہہ خصائص پیغمبر سے ہے ودت طائفۃ من اھل الکتب لو یضلونکم اور دوست رکھا ایک گروہ نے یہود سے کاش کہ گمراہ کردین تم کو سمجھنا چاہیے کہ یہہ خطاب ساتھہ حذیفہ اور عمار رض کے ہے کہ یہود انکو اپنے دین کی طرف ترغیب دیتے تھے چنانچہ قصہ اسکا سورہ بقرہ مین گذرا ہے اور چاہتے تھے کہ راہ راست سے پھیر دین وما یضلون الا انفسہم وما یشعرون اور نہین گمراہ کرتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال گمراہی کا اُنہین پر عاید ہے اور نہین سمجھتے کہ زیان آپ اپنے پر لاتے ہین یا اھل الکتب لم تکفرون بایت اللہ وانتم تشھدون اے گروہ یہود اور نصاریٰ کیون کفر کرتے ہو تم ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حال یہہ ہے کہ تم شاہدی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل حق ہین اور دونون کتابون مین نعت انکی موجود ہے یا اھل الکتب لم تلبسون الحق بالباطل اے اہل کتاب کے کیون ملاتے ہو سچ کو ساتھہ جھوٹھہ کے تو رات کی آیات کو تحریف کرتے ہو یا چھپاتے ہو اُس اقرار کو جو قبل بعثت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ساتھہ انکار کے کہ بعد بعثت کے رکھتے ہو وتکتمون الحق وانتم تعلمون اور کیون چھپاتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حال یہہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہہ حق ہے یا یہہ جانتے ہو کہ ہم حسد سے چھپاتے ہین بعضون نے

کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ چھپاتے ہو اور جانتے ہو چھپانا نہ ہوگا اس واسطے کہ جو چراغ الٰہی ہے پھونک سے کسی بجھانے
والے کے کب بجھتا ہے ❊ تند شد گر باد گردان نے تلے ❊ شمع خورشید کو بجھانہ سکے ❊ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ
مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ❊ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھ لیجیے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ انھون نے
آپسمین مشورہ کر کے مقرر کیا کہ آؤ اول روز تو اوپر ایمان لاوین اور آخر روز پھر جاوین اور کہین کہ ہم نے اپنی کتابمین
دیکھا اور علما سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین شاید اس حیلہ سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاوین
تردد مین اگر حق تعالیٰ نے مومنونکو اس مکر سے آگاہ فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ آپسمین ان بارہ آدمیون نے یہہ
مشورہ کیا ہے کہ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ ایمان لاؤ ساتھ اُس چیز کے
کہ اُتاری گئی ہے اوپر اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یعنے قرآن اول دن کے اور کافر ہو جاؤ آخر دن کے یعنے انکار
کرو آخر روز اُسکا جو اول روز اقرار کیا تھا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ مسلمان بسبب انکار تمہارے کے بعد اقرار
واقع ہونیکے مین پڑکر پھر جاوین دین اپنے سے سمجھ لیجیے کہ یہودون نے خیبر کے مدینے کے یہودون سے باہم یہہ مشورہ کیا
پھر جب خیبر والون نے سمجھ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام پر ظاہر ہو گیا تو یہود مدینہ کو وصیت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ
تَبِعَ دِيْنَكُمْ اور مت تصدیق کرو مگر واسطے اُس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمہارے کی کہ یہود ہے
قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہے کہ اسلام ہے سمجھ لیجیے
کہ یہہ جملہ معترضہ درمیان سخن یہود کے بیچ رد قول اُنکے کے ارشاد کر کر پھر تتمہ اُنکے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا اُنھون نے
کہ تصدیق مت کرو تم سوا ہم دینون اپنے کے اور باور نکرو اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ یہہ کہ دیا جاوے کوئی شخص مثل
اُسکے کہ دیے گئے ہو تم علم اور فضل اور حکمت سے اَوْ يُحَاجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ یا یہہ مسلمان جھگڑا کرین تم سے نزدیک
پروردگار تمہارے کے اِس واسطے کہ دین تمہارا درست تر ہے اور حجت تمہاری قوی تر اور روشن تر ہے سمجھ لیجیے کہ سخن
یہود کا یہان تمام ہوا اب حق تعالیٰ فرماتا ہے پیغمبر خدا کو اُن کے رد جواب مین کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ کہہ
تحقیق برتری اور بہتری یا افزونی علم اور حکمت مین بیچ ہاتھ اللہ کے ہے یعنے تصرف مین اُسکے ہے يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ کشائش والا ہے دانا ہے اہل استحقاق کو جانتا ہے
اور اُنھین پر فضل عطا فرماتا ہے يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ خاص کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے کہ اسلام
ہے یا قرآن ہے یا نبوت ہے جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے
اوپر مومنوں کے وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور بعضے اہل کتاب مین سے وہ ہے کہ اگر امانت دے
اُسکو ایک قنطار ادا کرے اُسکو طرف تیرے سمجھ لیجیے کہ قنطار لغت مین اس قدر مال کو کہتے ہین کہ پوست
بھر کر گائے کا ہو تو یہان کنایہ طرف خزانے کے ہے اور اشارہ طرف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہے

کہ ایک قریش نے ایک ہزار دوسو اوقیہ زر کے انکو امانت سپرد کیئے تھے اُنہون نے ادا کیئے اور اوقیہ
بضم اول اور کسر قاف چالیس درم کو کہتے ہین وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ
قَائِمًا اور بعضے ان مین سے وہ شخص ہے کہ اگر امانت دے اُس کو ایک دینار نہ ادا کرے اُسکو طرف
تیرے مگر جب تلک کہ رہے تو اوپر اُسکے کھڑا یعنی تقاضا سمجھو لیجیئے یہہ اشارہ طرف فنحاص بن عازورا کے
ہے کہ ایک اشرفی اُسے کسی شخص نے امانت دیا تھا اُس نے خیانت کی اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ
قسم اول عبارت نصاریٰ سے ہے کہ یہہ مشہور دیانت مین تھے اور قسم ثانی عبارت یہود سے ہے کہ
یہہ منسوب بخیانت تھے ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ یہہ خیانت امانتین
یہود کے ۞ اسواسطے ہے کہ کہا اُنھون نے نہین اوپر ہمارے بیچ ان پڑھون کے کچھ راہ یعنے گناہ اور عقوبت
آخرت مین سمجھ لیجیے کہ معتقد یہود کا یہہ تھا کہ جو کوئی توراۃ نجانے وہ اُمّی ہے اور مال اُمی کا اوپر اپنے حلال جانتے
تھے اور کہتے تھے کہ توراۃ نے روا رکھا ہے ہمین کہ ساتھ مخالفون دین کے خیانت کرین ہم ۞۞
وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور کہتے ہین آپ باتین اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹھ اسواسطے کہ کوئی
دین اور ملت نہین ہے کہ جسمین ادائے امانت کا حکم نہو اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ خیانت حرام ہے
بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ہان نہین الخ کہ تم اعتقاد کرتے ہو بلکہ تم سے عہد
لیا ہے کہ خیانت نکرو اور حکم یہہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو کہ اللہ نے ساتھ اُسکے مقرر فرمایا ہے
بیچ توراۃ کے ساتھ ادائے امانت اور ترک خیانت کے اور پرہیزگاری کرے حلال و حرام مین پس اللہ
تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ کہ مول لیتے ہین
بسبب عہد اللہ کے یعنے عوض اُس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہے وہ کیا ہے ایمان ہے بہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَيْمَانِهِمْ اور قسم اپنی سے کہ جھوٹھی جھوٹھی تغیر کرکے وصف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کھاتے ہین ثَمَنًا قَلِيلًا مول تھوڑا اسے سمجھ لیجیے کہ کئی صاع جو اور کئی گز کپڑا پاس کعب بن
اشرف سے لے کر نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اس نے اپنے اقرار جھوٹھی قسمین
عوام کے روبرو کھاتے تھے اُن کے حق مین ارشاد ہوا کہ أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ یہہ گروہ توڑنے
والے عہد کے اور کھانے والے جھوٹھی قسمون کے نہین حصہ واسطے اُن کے بیچ آخرت کے ثواب سے
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ اور نہ بولیگا اُن سے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہون وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہین
دیکھے گا نظر رحمت سے طرف اُن کے دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ پاک کریگا انکو لوث گناہ
سے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے درد دینے والا وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا اور

تحقیق بعضے اُن یہود میں سے ایک فرقہ ہے مانند کعب اور ابو یاسر اور حیی کے کہ ناراستی سے يَلْوُونَ
أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ موڑتے ہیں زبانوں اپنی کو ساتھ پڑھنے کتاب کے لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ تو کہ جانو
تم اسکو کہ یہہ پڑھتے ہیں کتاب توراۃ سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ کتاب توراۃ سے
وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور کہتے ہیں وہ جھوٹے مفتری وہ نزدیک اللہ کے
سے ہے یعنے کلام خدا کا ہے اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ نزدیک خدا کے سے وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور کہتے ہیں وہ اوپر خدا کے جھوٹھ کہ اسکا کلام نہیں اور اسکا کلام کہتے ہیں اور حال
یہہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹھ کہتے ہیں سمجھنا چاہیے کہ بعد بیان تحریف یہود کے ذکر افترائے نصاریٰ کا فرمایا ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہتے ہیں کہ انہوں نے دعوی الوہیت کا کیا اور امت اپنی کو اپنی عبادت
فرمائی پس رد قول میں انکے حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ ہرگز نہ تھا
اور نہ ہوگا اور نہ ہے سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسیٰ ہو یا اور کوئی ہو یہہ کہ دیوے اسکو اللہ تعالیٰ کتاب وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ یعنی کتاب اور حکمت اور نبوت ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللّٰهِ پھر کہے واسطے لوگوں کے
ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے سوا اللہ کے وَلٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ اور لیکن کہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ
سچے دین میں اور اچھے آئین میں بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ اس واسطے کہ ہو تم اخلاص سے سکھاتے ہو
کتاب کہ اللہ کی طرف سے اتری ہے اوروں کو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ اور اسواسطے کہ ہو تم پڑھتے کتاب
سمجھنا چاہیے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ربانی وہ شخص ہے کہ علم پڑھے اور پڑھاوے نقل ہے کہ محمد بن
الحنفیہ نے دفن کے روز عبد اللہ بن عباس رض کے کہا کہ آج مر گیا ربانی اس امت کا اور بعضے اہل معرفت
نے کہا ہے کہ ربانین مردان خدا ہیں تجرید تفرید والے قدم میدان توکل میں گڑائے ہوئے کونین سے ہاتھ اٹھائے
ہوئے بلکہ اپنی آپ کو گنوائے ہوئے سوا ایک دوست کے سب کو بھلائے ہوئے صفات انسانیہ
سے منہہ پھیرائے ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولیٰ کے لگائے ہوئے ؎ یاد اسکے میں اپنا
جی لگا بیٹھے ہیں ؎ سب کچھ بجز دوست کی بھلا بیٹھے ہیں ؎ جسنے کہ قدم رہ محبت میں رکھا ؎ از آفت دو
جہان سے ہاتھ اٹھا بیٹھے ہیں ؎ لطائف قشیریہ میں لکھا ہے کہ ربانین دانا ہیں بخدا اور بردبار براہ مولیٰ قائم
باللہ اور فانی ماسوی اللہ سنتے ہیں سننا انکا حق سے ہے اور کہنا انکا ساتھ حق کے ہے جو اس سے
سنتے ہیں وہ اس سے کہتے ہیں وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا اور نہیں لائق ہے پیغمبر کو
کہ حکم کرے تم کو یہہ پکڑو فرشتوں کو اور پیغمبروں کو رب سمجھنا چاہیے کہ تخصیص فرشتوں کی اور نبیوں کی اسواسطے ہے کہ عرب
فرشتوں کو پوجتے تھے اور یہود اور نصاریٰ پیغمبروں کو کہ عیسیٰ اور عزیر ہیں باقی رہا اختلاف قراءتیں کا سو

اسکا بیان یہہ ہے کہ ولا یامرکم مین رے کا زبر اور پیش دونو قرأتین مین اگر پیش پڑھئے تو عطف ہے اسکا یقول پر ہے
کہ بعد لکن کے محذوف ہے ای لکن یقول کونوا ربانین اور لا یہان زایدہ نہین ہے یعنے کوئی پیغمبر آدمیونکو
نکہے کہ کونوا عبادا لی من دون اللہ لیکن کہے کہ ربانی ہو یعلم اور نکہے کہ پکڑو فرشتون کو اور پیغمبرونکو معبود اور اگر زبر پڑھئے
تو عطف ہے اسکا اوپر ثم یقول کے اور لا زایدہ ہے جیسا کہ ما منعک ان لا تسجد مین اور لا اقسم مین ای ثم یقول

ویامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون کیا حکم کریگا وہ پیغمبر تمہارے تئین
ساتھ چھپانے حق کے اور شرک لانے کے پیچھے اسکے کہ ہو تم مسلمان واذ اخذ اللہ میثاق النبیین اور یاد کر اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لیا اللہ نے عہد پیغمبرونکا اور امتین عہد لینے مین تابع پیغمبرون کے ہین پس انبیا سے
جب عہد لیا تو امتون سے بطریق اولی ہوا اور بحر مواج مین لکھا ہے کہ اضافت میثاق مین کہ طرف پیغمبرونکے
ہے کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہے کہ عہد طرف عہد کرنے والون کے ہوجاوے دوسری عہد طرف عہد
لوانے والونکے ہو کہ پیغمبر امت سے عہد لوانے والے ہین تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہہ اولاد پیغمبرونکی
ہین ہر تقدیر پر حذف مضاف کا ہے ای اخذ اللہ میثاق اولاد النبیین کہ بنی اسرائیل ہین سمجھہ لیجئے کہ ظاہر عہد
ہے یہہ کہ حق تعالی نے پیغمبرون سے اور امتون سے پیغمبرون کے لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہون تو ایمان اونپر لائیو پس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہے کہ لما اتیتکم من کتب وحکمۃ البتہ جو کچھہ دیتو ہین تم
کو کتاب سے اور فہم سے یعنے کتاب اتارون اور سمجھہ بھی اسکی دون ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم پھر
آوے تمہارے پاس پیغمبر میری طرف سے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچا کرنیوالا اس چیز کو جو ساتھ
تمہارے ہے کتاب اور حکمت سے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ البتہ ایمان لائیو تم ساتھ اسکے اور البتہ مدد
دیجیو اسکو ساتھ اپنے تن کے اگر تمہارے زمانہ مین آوے والا صفتین اور خوبیان اسکی لوگونکو بیان کیجیو اور نصیحت
کیجیو کہ جسکے زمانہ مین آوے وہ اوسپر ایمان لاوے اور مددگاری مین اسکے جی کہپاوے قال کہا اللہ تعالی نے
پیغمبرونکو بعد اس کلام کے ءاقررتم واخذتم علی ذالکم اصری کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اسکے کہا
مین نے بہاری عہد میرا اس طرح سے کہ پورا کرو قالوا اقررنا کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کیا
ہم نے قال فاشہدوا کہا اللہ تعالی نے پس شاہد رہو بعضے اوپر اقرار بعضے کے یا ملائکہ کو فرمایا کہ تم شاہد
رہو اقرار انبیا پر وانا معکم من الشاہدین اور مین ساتھ تمہارے گواہون سے ہون اس اقرار پر فمن تولی بعد
ذالک فاولئک ہم الفاسقون پس جو شخص کہ پھر جائے اوسپر ایمان لانے سے اور اسکی مدد کرنے سے پیچھے اس
عہد و پیمان کے پس وہ لوگ بیعہدے ہوئے وہ ہین بدکار نکلے ہوئے دائرہ ایمان سے یا مقام عہد و پیمان سے
افغیر دین اللہ یبغون کیا پیمان توڑ کر پس غیر دین اللہ کے چاہتے ہین دین دوسرے کو اور قرات تبغون ساتھہ

خطاب کے بھی آئی ہی لیکن حفص کی قرأت یبغون ہی ساتھہ غیب کے وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو بیچ آسمانون کے ہی اور بیچ زمین کے ہی طَوْعًا وَّكَرْهًا خوشی سے
رغبت سے اور ناخوشی سے نفرت سے یعنے چاہین نچاہین سر دائرہ حکم سے اللہ کے باہر نہین نکال سکتے
اور بعضون نے لکھا ہی کہ اہل آسمان تابع فرمان ہین ساتھہ رغبت کے اور اہل زمین بعضے رغبت بعضے بکراہیت
سمجھہ لیجے کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق کہ اہل اسلام کے گھر پیدا ہوئے یا خود اسلام لائے دلائل اس دین کے
معلوم کر کر اور حقیقت اس دین کی سمجھہ کر وہ رغبت والے ہین اور جو کافر مسلمانون کی زبردستی سے ایمان لائے
اور جو غلام اہل اسلام کے اپنے مالکون کے خاطر سے دین قبول کرتے ہین وہ کراہیت والے ہین وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ
اور طرف اس کے پھر جائین گے اور ترجعون بھی ساتھہ خطاب کے قرأت ہی قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے ہم اور متابعت کرنے والے ہمارے ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اس
چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنے قرآن شریف وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
اور وہ چیز کہ اتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد اس کے سمجھہ لیجے کہ کتاب
انکی وہی صحیفے ابراہیم کے تھے اسی پر عمل ان سب کا تھا وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور جو دی
گئی موسی کو توراۃ ہی اور عیسی کو انجیل ہی اور سب نبی مانند شیث اور ادریس اور داؤد اور حیقون اور شعیا
اور شعیب کے پروردگار ان کے سے سمجھہ لیجے کہ بعد ذکر موسی اور عیسی کے مذکور نبیین کا ذکر عام بعد خاص ہی لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان ایک کے انمین سے کہ بعضے پر ایمان
لائین اور بعضے پر نہ لائین مانند یہود اور نصاری کے اور ہم واسطے اسکے فرمانبردار ہین بیچ امر اور نہی کے باقی رہا اس آیت
شریفہ مین ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہین وہ یہہ ہی سوال سورہ بقر مین یہہ آیت مذکور ہی وہان
وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم ہی اور یہان وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم ہی نکتہ اسمین کیا ہی جواب
یہان لفظ قل کا اول آیت مین مذکور ہی اور یہہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور وحی وارد ہوتے
پیغمبرون پر پس انزل علینا بمنزلہ ورد علینا ہی علی اپنے محل پر واقع ہی اور وہان بقرہ مین کہ قولوا وارد ہی
اور یہہ خطاب مومنون کو ہی اور ورود وحی مومنین پر نہین بلکہ وصول اور بلوغ وحی ہی طرف ان کے
پس انزل الینا بمنزلہ وصل الینا ہی الی اپنے محل پر واقع ہی لیکن اس جواب پر ایک اور خدشہ واقع ہوتا ہی
وہ یہہ ہی سوال عکس اسکا بہت مقام پر کلام اللہ مین وارد ہی چنانچہ بلغ ما انزل الیک مین اور ما انزل الی
ابراہیم مین لو آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا مین جواب سورہ بقرہ مین انزل الینا مین اور یہان انزل علینا مین الی
اور علی اپنے یعنے اصلی مین واقع ہی اور مقام ہو نہ اگر ایک دوسرے کے معنون مین مستعمل ہوا بوجہ مجاز تو کیا مضائقہ

ہے جس طرح سے کلام عرب مین بہت آتا ہے وَمَن یَبتَغِ غَیرَ الاِسلَامِ دِینًا فَلَن یُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِی
الاٰخِرَةِ مِنَ الخٰسِرِینَ اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہین قبول کیا جاویگا اُس سے اور وہ
بواسطے ترک اسلام کے بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والون سے ہے سمجھنا چاہیے کہ یہہ آیت تہدید واسطے اُن سب کے
ہے جو طالب غیر دین اسلام مین اور اُن لوگونکی شان مین کہ بعد وصول شرف اسلام مرتد ہو جاوین حق تعالےٰ
فرماتا ہے کَیفَ یَهدِی اللّٰهُ قَومًا کَفَرُوا بَعدَ اِیمَانِهِم کیونکر ہدایت کرے اللہ یہان استفہام بمعنی نفی ہے
یعنے نراہ دکھاوے اللہ اُس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان لانے کے وَشَهِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَّجَاءَهُمُ
البَیِّنٰتُ اور گواہی دی یہہ کہ پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہے اور قول اُسکا صادق ہے اور آئین
اُن کے پاس دلیلین روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہین وَاللّٰهُ لَا یَهدِی القَومَ الظّٰلِمِینَ اور اللہ نہین راہ
دکھاتا قوم ستم کرنیوالون کو کہ ایمان کی جگہہ کفر رکھا ہے باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے مین وہ یہہ ہے
سوال اِس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہے نفی ہدایت مرتدون اور ظالمون کی علی الاطلاق اور حال آنکہ بہت
ایمان لائے ہین اور ہزارون ظالم ظلم سے باز رہے مین اور لاکھون کافر مسلمان ہوئے ہین جواب یہہ آیت خاص
ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی ہے کہ بعد اسلام لانے کے مرتد ہو گئے تھے اور اہل مکہ سے مل گئے تھے حق
تعالی نے اُن کو ہدایت نفرمائی اور حالت کفر ہی پر مرے تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ وہ بارہ آدمی تھے جنکے حق
مین یہہ آیت نازل ہوئی حارث بن سوید اور طعمہ بن ابی رواق اور مقیس بن حبابہ وغیرہم اور بعضے کہتے ہین
کہ یہہ آیت یہود کی شان مین اُتری ہے کہ حق تعالی نے علم ازلی اپنے مین حالت ارتداد پر مرنا انکا معلوم کرکر فرمایا ہے
اور ارتداد انکا یہہ تھا کہ قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ نعت اور صفت آپکی دیکھکر ایمان رکھتے تھے
جب آپ مبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ ایسے لوگونکو اللہ نہین ہدایت فرماتا اُولٰئِکَ جَزَاؤُهُم اَنَّ
عَلَیهِم لَعنَةَ اللّٰهِ وَالمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ یہہ لوگ سزا انکی یہہ ہے کہ اوپر اُن کے لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون
کی اور آدمیونکی سب کی سمجھنا چاہیے کہ لعنت اللہ کی دور ہونا رحمت سے ہے اور لعنت فرشتون کی بیزاری ہے
انکی اُن سے اور لعنت آدمیونکی مذمت کرنا ہے خٰلِدِینَ فِیهَا لَا یُخَفَّفُ عَنهُمُ العَذَابُ وَلَا هُم یُنظَرُونَ ہمیشہ
رہین گے بیچ اُسکے یعنے لعنت کے یا اثر لعنت کے کہ عقوبت ہے نہ ہلکا کیا جاویگا اُن سے عذاب دوزخ کا
اور نہ وہ مہلت دئے جاوینگے واسطے رجوع کے طرف دنیا کے یا بیچ تاخیر عذاب کے اُسوقت سے دوسرے وقت تک
اِلَّا الَّذِینَ تَابُوا مِن بَعدِ ذٰلِکَ وَاَصلَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ مگر وہ لوگ کہ پھر آئے طرف اللہ کے پیچھے اسکے
کہ مرتد ہوئے تھے اور صلاحیت مین لائے اُس چیز کو کہ جسمین فساد کیا تھا پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے توبہ
کرنیوالون پر سمجھنا چاہیے کہ یہہ آیتین حارث بن سوید انصاری کے بھائی نے ایک امین کی ہاتھ حارث کے پاس لکھ بھیجین

حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ میں نے ہرگز تجھ سے جھوٹھ نہیں سنا اور بھائی میرا بھی رسول خدا پر افترا نہیں
کریگا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹھ نہیں باندھنے کے اور اللہ تعالی سب سے سچا ہے پس میں کیوں ناامید ہوؤں
پس توبہ کرتا ہوا طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور وقت رجوع کے ان گیارہ آدمیوں سے کہ جنکا یہ ارادہ
تھا احوال کہا انھوں نے توبہ سے انکار اور جواب دیا کہ ہم اتنے ٹھہرے ہیں ملتجے انتظار مغلوب ہونے ان کے کا کرتے ہیں
اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو فھو المراد والا ہم بھی دین اسلام قبول کر لیوینگے توبہ ہماری بھی قبول ہو جاویگی حق تعالی
نے انکی شان میں فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر
ہوئے پیچھے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر میں یعنے ثابت رہے کفر پر ساتھ آیت توبہ کے بھی کافر ہوئے
ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ انکی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ اور یہہ لوگ کہ قائم رہے کفر پر وہ ہیں گمراہ طریق ہدایت سے
سمجھ لیجے کہ یہاں ایک بڑا خدشہ واقع ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ آدمی ہزار طرح سے مرتد ہو جاوے لیکن جب تائب
ہوگا توبہ اسکی قبول ہے اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد نکلتی ہے یہہ کیونکر کہیے جواب دفع اس خدشے
کا شان نزول میں آیت کے مذکور ہوا ہے کہ یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شان میں نازل ہوئی اور بحر مواج میں
لکھا ہے کہ یہہ آیت یہود کی شان میں آئی ہے کہ بعد ایمان لانے موسی اور توریت پر عیسی اور انجیل سے کفر کیا اور
پھر زیادہ ہوئے کفر میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر بھی ایمان نہ لائے یا یہود پہلے نبی کتابوں میں
نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھ کر ایمان رکھتے تھے جب آپ پیدا ہوئے پھر گئے اور ریاست کی
محبت کے سبب سے کفر اختیار کیا اور طرح طرح کی ایذائیں دین اور فساد مچائے حق تعالی نے انکو مردود اور مطرود کیا
اور بطور دوام کفر میں ڈالا ہرگز وہ متوجہ طرف ایمان کے نہونگے اور نفی قبول توبہ سے ہے انتفاے قبول توبہ بہ
ثبوت توبہ نہیں ہوا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِهٖ
تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مر گئے اور وہ کافر رہے یعنے کفر پر مرے پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا کسے ایک
ان میں سے بھر زمین کے سونا اور اگرچہ بدلا دے ساتھ اسکے یعنے کافر اگر اس قدر سونا دے کہ زمین مشرق سے
مغرب تک بھر جاوے واسطے دفع عذاب دوزخ کے بے فائدہ ہے قبول نہوگا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ یہہ لوگ کہ کافر ہیں واسطے ان کے ہے عذاب درد دینے والا اور نہیں واسطے
ان کے کوئی شخص مددگار ہونیوالوں سے کہ عذاب ان سے دفع کرے بحر مواج میں لکھا ہے کہ وما لہم من ناصرین میں
من زائدہ ہے یعنے نہیں واسطے ان کے مدد دینے والے سمجھ لیجے کہ ناصرین جمع قلت ہے اور جمع قلت
کے لانے میں یہہ نکتہ ہے کہ واسطے کافروں کے تھوڑے بھی مددگار نہونگے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو تو لے سبب اس نیکی کے بہشت میں جاؤ یہاں تک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو

اُس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم نظم لن تنالوا البر حتی تنفقوا ٭ سنکے ای رفیق عمل کر اُسپہ تو ٭ یعنے اُس شے سے
جو ہووے دوستتر ٭ واسطے اللہ کے خیرات کر ٭ مال سے اسباب سے اجناس سے ٭ صرف راہ حق کر اپنے
پاس سے ٭ نقد ہو تو نقد دے ای باخبر ٭ جنس ہو تو جنس دے زر ہو تو زر ٭ گر نہ ان اشیا سے تیرے پاس ہو
فی ہو کچھ نقدی نہ کچھ اجناس ہو ٭ صرف تن کو تو بطاعت اُسکے کر ٭ جتنی ہو طاقت عبادت اُسکی کر ٭ دلکو
بت حب خدا مین صرف کر ٭ الفت کونین کا حک حرف کر ٭ جانکو اُسکے رضا پر چھوڑ دے ٭ کام اپنے
خدا پر چھوڑ دے ٭ آرزو و خواہش اپنی سب بھلا ٭ تجھہ سے خوش ہو ویگا رافت بت خدا ٭ خواہشین جب
اپنی سب چھوڑیگا تو ٭ رشتہ حب سب سے جب توڑیگا تو تب ملیگا تجھہ سے وہ مولی ترا ٭ اسکا تو اور ہوگا
وہ پیارا ترا ٭ سمجھہ لیجے کہ نظم اس آیت کی ساتھہ ماقبل کے یہہ ہے کہ آیت ماقبل مین ارشاد کیا کہ اگر کافر بھری زمین
کے سونا دین ہرگز مقبول نہوگا اور اس آیت مین مؤمنون کو رغبت دلوائی ساتھہ نفقہ کرنے کے سبحان اللہ دشمنون سے
جو چیز قبول ہی نہین دوستون سے خواہش ہے اُسکی کہ کرین وہ ناقبول فرماوین سب بعد نزول اس آیت کے
ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ پیغمبر خدا کی مجلس مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا
باغ نہایت خوب ہے اور مجھے کمال مرغوب ہے اُسکو خدا کی راہ مین دیتا ہون مین جہان چاہیو وہان صرف
کرو پیغمبر خدا نے درمیان اقربا اُسکے کے تقسیم کردیا وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ اور جو خرچ کرو تم کسی چیز سے
خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب سے خواہ اشیائے مردود سے پس تحقیق اللہ تعالی ساتھہ اُسکے دانا ہے
موافق نیتون تمہاری کے تمھین اجر دیگا كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ تمام انواع طعام تھے حلال واسطے بنی اسرائیل
کے سمجھہ لیجے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فبظلم من الذین ہادوا حرمنا علیہم طیبات احلت لہم یعنے شومی ظلم و معصیت
یہودون کے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی اور گائی اور بکری وغیرہم کے اوپر ان کے حرام کئے ہم نے یہود یہہ
آیت سنکر کہنے لگے کہ واہ یہہ تو ہمیشہ سے حرام تھی حق تعالی نے رد قول اُنکے مین فرمایا کہ سب کھانے اولاد یعقوب
پر حلال تھے إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مگر جو حرام کیا تھا یعقوب نے اوپر جان اپنی کے سمجھہ لیجے کہ جب حضرت
یعقوب علیہ السلام مریض ہووے تو اللہ تعالی کی نذر مانی کہ اگر مین اس مرض سے اچھا چنگا ہوؤن تو جو چیز کھانے پینے
کی مجھے بہت مرغوب ہے وہی ترک کرون جب حق تعالی نے اُنہین اُس بیماری سے شفا بخشی تو اُنہون نے گوشت
اور دودھہ اونٹ کا کھانے پینے مین بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا یہود بھی اُنکی متابعت سے اس سے پرہیز
کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بحکم تورات یہہ حرام ہے حق تعالی نے فرمایا کہ یون نہین ہے بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے
اوپر اپنے حرام کیا تھا مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ پہلے اس سے کہ اُتاری جاوے تورات اور اگر یہہ نہین مانتے
تو قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس لاؤ تم تورات صحیح کو پس پڑھو اُسکو

یعنے جن امور مین یہہ چیزین حرام لکھی ہین پڑھو اُسکو اگر ہو تم سچے سمجھہ لیجے کہ ہو وے دیہہ سنکر تورات لانے سے انکار کیا یہہ بہتان انکا سب خاص عام پر ظاہر ہوگیا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ جو کوئی بہتان باندہہ لیوے اور اللہ کے حضور بیچ حلال و حرام کے پیچہے اسکے کہ جان لیا کہ تحریم اسرائیل سے ہے نہ خداوند جلیل سے پس یہہ لوگ وہ ہین ظالم اور کوئی ظلم بے انصافی سے بدتر نہین ہے قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اللہ تعالی نے معاملہ جیسا تھا ویسا بیان فرمادیا اور یہود جھوٹے ہین پس متابعت کرو دین ابراہیم کی کہ مستقیم ہے اور دین اسلام کے اور بیزار بدو دینے سے حنیفا بیان حال ابراہیم ہے اور معنی اسکی خالص کی ہین وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنیوالون سے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق کہ اول گھر اوپر زمین کے مقرر کیا گیا اور بنایا گیا واسطے آدمیون کے تا زیارت اسکی کرین لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وہ گھر ہے کہ بیچ مکے کے واقع ہے برکت والا اور ہدایت واسطے عالمون کے یا راہ دکھانے والا ہے مسلمانون کو طرف بہشت کے سمجھہ لیجے کہ بکہ اور مکہ دونو مرادف ہین نام اُس شہر کے کہ جسمین خانہ کعبہ واقع ہے حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آگے اسکے واسطے عبادت کے بھی بنائے فرمایا کہ نہین پہلے اس سے بھی عبادت خانے تھے لیکن یہہ اول وہ گھر ہے کہ حق تعالی نے مبارک کیا اور برآمد ہونیکے اور زیارت اسکی کو سبب رحمت اور ہدایت کا کردانا چنانچہ خود مبارکا وہدی للعالمین فرمایا ہے اور برکت اس گھر کی یہان تک ہے کہ نظر کرنا طرف اسکے نے طواف و نماز برابر عبادت یکسالہ ہے کہ عمر مین واقع ہو بحر مواجہین لکھا ہے کہ مسجد حرام اول مسجد ہے کہ بنا بیت المقدس کی چالیس برس بعد اسکے واقع ہوئی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر آکے اول گھر یہی بنایا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ گھر یاقوت سرخ کا تھا آسمان سے اترا طواف آدم کے واسطے پھر طوفان نوح مین حق تعالی نے اٹھوا کر آسمان چہارم پر رکھا اسکو بیت المعمور کہتے ہین کہ طواف گاہ ملائکہ ہے پھر کعبہ اسکی جگہہ بنایا گیا پس کعبہ معظمہ الشان مقابل بیت المعمور کے ہے تا کہ اگر کوئی شخص بیت المعمور سے گرے تو وہین توجہت پر کعبہ شریف کے گرے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ بیچ اس گھر کے یا حرم کے نشانیان ہین ظاہر ایک انمین سے مقام ابراہیم ہے اور وہ پتھر ہے کہ اثر قدم حضرت ابراہیم کا اسپر ہے اور اسمین بھی نشانی فقط نہین ہے بلکہ کئی معجزے اس مین ظاہر ہین ایک تو نرم ہونا اسکا دوسرے درانا پانو کا ٹخنے تک تیسرے باقی رہنا نقش پا کا اس مدت دراز تک چوتھے محفوظ رہنا اسکا باوجود ازدحام کے اور ایک نشانی یہہ ہے کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اور جو کوئی داخل ہوا اس گھر مین ہوتا ہے امن مین قتل اور غارت سے یعنے جو گنہگار پکڑنے والا ساتھہ اس خانہ مبارک کے پناہ کا ہے جب تک وہ اس گھر مین ہے دست تعرض اس سے کوتاہ ہے اور کہا ہے کہ جو شخص داخل ہو حرم مین واسطے ادائے حج اور عمرہ کے ایمن ہوتا ہے عقوبات اور مکافات جزا سے کہ قبل حج کے مرتکب اسکا ہوا ہے اسواسطے کہ بقول صحیح وہ مغفور ہے ابو النجم صوفی نے کہا ہے کہ ایک رات کعبہ کا

طواف کرتا تھا میں اور وقت صاف رکھتا تھا میں عرض کیا میں نے کہ الٰہی تو نے فرمایا ہے ومن دخله کان آمنا
داخل حرم کس چیز سے امن میں ہے ہاتف غیب نے آواز دی کہ آمنًا من النار سمجھ لیجے کہ جنھوں نے مقام ابراہیم کو ایک
آیت گنا ہے اور امن کعبہ و داخل حرم کو دوسری آیت وہ کہتے ہیں کہ مجموع آیات بینات سے بیان دو ذکر فرمائیں
ہیں اور باقی کو چھوڑ دیں ہیں تاکہ دلالت کریں کہ آیتیں بہت ہیں مذکور انکا حد و شمار سے متجاوز ہے اور مفسرین
نے بعضے ان آیات سے ذکر کیں ہیں میل قلوب کی طرف کعبے کے اور خاص ہونا اسکا مسلمانوں کا قبلہ
اور جو قصد کرے اسکے خراب کرنیکا وہ مخذول ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اوپر چھت کعبے کے نہیں بیٹھتا اور گرد
کعبہ کے طواف کنندہ نہیں رہتا اور جو کوئی اسپر نظر کرتا ہے البتہ اشکبار ہوتا ہے اور اولیا سنت جمعہ کو
گرد اسکے حاضر ہوتے ہیں اور روحانیاں اور جنیاں ساتھ طواف اسکے کے مائل ہوتے ہیں علی ہذا القیاس
اور بہت آیات ہیں سو کسی کے وصف میں تھک جائیں کو شمار سے ہم ÷ یہ کہہ سکیں گے نہ ایک حصہ
بھی ہزار سے ہم ÷ بعضے عارفوں نے لکھا ہے کہ مراد کعبے سے سینہ السالکا ہے اور اول گھر جو اسمیں بنایا ہے وہ
دل ہے کہ واسطے منظوریت بمصداق ولکن ینظر الی قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام اعضاء و اجزائے وجود برکت
دل کے سے راہ حق پاتے ہیں اس واسطے کہ جب اشعۂ انوار مہ نظرات تجلیات ربانی اوپر دل کے جلوہ گر ہوتے
ہیں تو انوار اسکے تمام وجود میں سرایت کر جاتے ہیں اور دل جب بصفت سعت کہ لکن یسعنی قلب عبدی ہے
متصف ہوتا ہے تو سامعہ اور باصرہ بھی کچھ اور کے اور ہی ہو جاتے ہیں رباعی سنتے ہیں اسی سے دیکھتے
ہیں تو وہی ÷ غیر اسکے نہ وہم میں بھی رہتا ہے کوئی ÷ دکھلائی ہے یعنی سو طرح کے جلوے ÷ نے سمیع رفت
اور نے بصیر بھی ÷ اور اس خانہ دل میں علامات روشن ہیں کہ طالب سب ان کے سراغ مطلوب پاتا ہے
ازانجملہ مقام ابراہیم ہے کہ مقام تسلیم ہے شیخ شبلی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہے اور یہی
تحقیق حضرت مجدد الف ثانی اور متبعوں انکے کی ہے جو کوئی اس مقام میں داخل ہوا تمام فتنوں سے نجات
پائی اور امن ہوا اور سب سے بڑا فتنہ فراق یار ہے سو اس سے وہ بیغم ہوا اسطرح سے کہ پہلے تھے سالک پر لوائح
اور استتار دونوں ہی گاہے تجلی برقی ہوتی تھی گاہے نہ ہوتی تھی اب واسطے تلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور
اور نسبت یارانہ کاملا نظم درمیان ما و او یارانہ ایست ÷ گرچہ من شیدایم و جانانہ ایست ÷ ربط ہا دارم من از دو سے
زمین ÷ چون خلیل اللہ منت اللہ سخن ÷ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا اور واسطے خدا کے ہے اوپر
آدمیوں کے حج کرنا خانہ کعبے کا جو کوئی پا سکے طرف اسکے راہ حج ساتھ زبر اور زیر حا کے دونوں کے معنی زیارت بیت
اللہ کے کرنے کے ہیں سمجھ لیجے کہ استطاع متضمن زاد اور راحلہ اور صحت کے ہے اور امن طریق بھی شرط ہے یہی
مذہب امام اعظم کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک زاد و راحلہ ہے اور امام مالک کے قول پر صحت بدن اور

قدرت اور مشی کے ہے وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ گرویدہ ہوا بعد صحیح ہونے تحقیق
اللہ سبحانہ نے پروا ہے عالمون سے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اے اہل کتاب مراد کتاب سے توراۃ ہے کیون کفر کرتے ہو ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ بیچ وجوب حج کے بھی
ہین وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا شاہد ہے اوپر اس چیز کے کہ کرتے ہو تم حق چھپانے سے اور کفر کرنے سے
ساتھہ نشانیون اللہ کے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ کہہ اے اہل توراۃ کیون بند کرتے
ہو تم راہ اللہ کے سے اس شخص کو کہ ایمان لایا ہے مراد اس سے عمار یاسر ہین کہ یہود انکو اپنے دین کی طرف
کھینچتے تھے تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا چاہتے ہو واسطے اس راہ راست کے کجی یہود سمجہہ لیجے کہ یہود مسلمانو کو کہتے
تھے کہ تمھارے دین مین کجی ہے جس شخص کی کہ تم متابعت کرتے ہو یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہے اور نعت اور صفت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھراتے ہوئے سناتے تھے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ چاہتے ہو تم واسطے دین اسلام
کے کجی وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اور حال یہہ ہے کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام سے جانا ہے تم نے
کہ راہ راست اور دین درست اسلام ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ تعالی غافل اس چیز سے کہ کرتے
ہو تم يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے تم یہہ خطاب جماعت انصار کو ہے
رضی اللہ عنہم فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ایک فرقہ کا ان لوگون سے کہ دیئے گئے مین کتاب یعنے یہود کہ
شاس بن قیس اور اصحاب اسکے مین يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ پھیر دینگے تم کو پیچھے ایمان تمھارے کے کافر
یعنے اگر متابعت شاس اور اصحاب اسکے کی کروگے تو تمھین مرتد کر دینگے سمجہہ لیجے کہ یہہ شاس یہودی حسودی نہایت تھا
عیب جوئی بدگوئی مسلمانون کی کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجمع انصار مین تفرقہ ڈالے اور یہہ دو قبیلے تھے اوس اور خزرج
اور جاہلیت مین درمیان انکے حرب اور قتال دائم قائم تھا جب مسلمان ہوئے وہ دشمنی مبدل بدوستی ہو گئی
شاس نے بجہت حسد چاہا کہ وہی طریق عداوت کا درمیان ان دونون فرقون کے تازہ ہو ایک شخص کو سکھا دیا کہ مجلس
مین جوانون اوس اور خزرج کے بیٹھے اور پچھلے قصے ان کے ذکر کرے اور انمین عداوت ڈالے اس شخص نے جا کر
فساد مچایا اور قصیدہ کہ ایام جاہلیت مین اپنے ہجو مین خزرج کے کہا تھا پڑھا القصہ انمین فساد برپا ہوا یہان تک
کہ مجادلے سے کام گذر کر مقاتلے کو پہنچا اور دونون فرقے اوس اور خزرج صفین باندھہ کر لڑنے لگے اسوقت جبرئیل نازل
ہوئے اور یہہ آیتین لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معرکہ مین تشریف لے گئے اور درمیان دونون صفون کے
کھڑے ہو کر فرمایا کہ باوجود اسکے کہ مین تم مین موجود ہون تم رسوم جاہلیت سے باز نہین رہتے حق تعالی نے تمھین
مشرف باسلام فرمایا ہے طریقہ دینداری کا سب چھوڑو سنو کہ حق تعالی کیا فرماتا ہے پس یہہ آیتین پڑھین سنتے ہی
انھون نے توبہ کر کر ہتھیار اتارے اور رو رو کر آپسمین مل گئے اور سمجھہ لیا کہ اگر یہود کا کہا مانتے ایمان جاتا رہتا کافر ہو جاتے

پس حق تعالیٰ اُنکو اِس وجہ سے خطاب فرماتا ہے وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ
اور کیونکر کفر کروگے تم اور حال یہہ ہے کہ پڑھی جاتی ہین اوپر تمھارے آیتین اللہ کی اور درمیان تمھارے پیغمبر اُسکا ہے
وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو یعنے دین حق کو یا کتاب اللہ کو
پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو اوس اور خزرج سے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا سمجھنا چاہیے کہ نزدیک اکثر علما کے یہہ آیت منسوخ ہے
اسواسطے کہ تقوی ایسا کہ جو حق تقوی کا ہے کسی سے نہین ہو سکتا پس عنایت الٰہی نے بار اِس مشقت کا
اِس امت سے اُٹھالیا اور ناسخ اِس آیت کی دوسری آیت ہے کہ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پرہیزگاری کرو
اُسقدر کہ مقدور تمھارا ہے وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اور ہرگز نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو سمجھنا چاہیے کہ لفظ نہی کا موت پر
واقع ہے لیکن حقیقت مین امر ہے باقامت اسلام یا مسلمانی پر مرین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور محکم پکڑو تم اے
انصار رسی اللہ کی اکٹھے یعنے سب تم سمجھنا چاہیے کہ حبل اللہ یہان قرآن شریف ہے یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے کہ اعتصام بدل متابعت سید انام صراط مستقیم اور دین اسلام ہے قطعہ سمجھنگا یہان نہ حضرت
معبود کو کوئی * نہ وہان پا سکا نہ جنت موعود کو کوئی * نہ پیچ ہے کہ بے متابعت سید رسل * نہ پہنچے کبھی منزل مقصود کو کوئی
وَلَا تَفَرَّقُوا اور مت متفرق ہو تم خدمت اُسکی سے ؏ خدمت اُنکی اپنی عظمت جانئے * عظمت کو منت جانئے *
وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت خدا کی جو اوپر تمھارے افاضہ کی گئی ہے اور وہ کیا ہے
اسلام ہے اور قرآن ہے اور بعد ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بیچ تمھارے إِذْ كُنْتُمْ
أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ اُسکو یاد رکھتے ہو جس وقت تھے تم آپسمین دشمن کہ ہمیشہ حرب کرتے رہتے تھے
پس الفت ڈالی درمیان دلون تمھارے کے بسبب برکت اسلام کے اور معیشت خدمت سید انام کے فَأَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اُسکے کے بھائی آپسمین وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا
اور تھے تم بواسطہ ضلالت اور جہالت کے اوپر کنارے ایک گڑھے آگ دوزخ سے یعنے قریب گرنے
کے تھے دوزخ مین اگر اُسحالت مین مر جاتے تو دوزخ مین جا پڑتے پس چھڑایا تم کو اللہ نے اُس سے منہا کی ضمیر حفرہ کی طرف
ہے یا نار کی طرف كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ اسیطرح بیان کرتا ہے حال تمھارا نفرت قدیمی اور الفت جدید سے
اللہ روشن کرتا ہے لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ واسطے تمھارے نشانیان وحدانیت اپنے کی توکہ تم راہ
پاؤ اور ثابت رہو اوپر طریقہ ہدایت کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ اور ہر آئینہ چاہیے کہ ہو تم مین سے
ایک جماعت کہ وہ بلاوین آدمیوں کو طرف بھلائی کے سمجھنا چاہیے کہ مراد بھلائی سے اسلام ہے یا فقہ دینیات ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ بلانے والے مؤذن ہین کہ لوگون کو طرف نماز کے بلاتے ہین وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ

عن المنکر اور حکم کرے ساتھ اچھی چیز کے اور باز رکھیں نامعقول سے سمجھ لیجے کہ معروف وہ ہے جو موافق کتاب
اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہے جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہو اور نزدیک محققوں کے معروف
خدمت حق ہے اور منکر صحبت نفس اور نزدیک عارفوں کے یاد الٰہی معروف ہے اور غفلت منکر اور
بلانے والے اولیاء اللہ ہیں اور نزدیک عاشقوں کے معروف نسیان ماسوائے محبوب ہے اور منکر خطرہ غیر ہے
نہیں ممکن کہ خطرہ غیر کا دل میں کبھی آوے ۞ کسی کے یاد میں سب کچھ بھلانا اسکو کہتے ہیں ۞ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور یہہ لوگ بلانے والے طرف بھلائی کے اور امر کرنے والے اچھے چیز کے اور منع کرنیوالے نامعقول سے
وہ ہیں چھٹکارا پانے والے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا اور مت ہو تم اے مسلمانو مانند ان لوگوں کے کہ متفرق
ہوئے ساتھ عداوت کے جیسے یہود اور نصاریٰ کہ درمیان ہر ایک کے بہت فرقے پیدا ہوئے یہود میں
مثل عنانیہ اور سامرہ اور موشکافیہ اور نصاریٰ میں مانند ملکانیہ اور نسطوریہ اور ماریہ اور یعقوبیہ سے کہ ہر فرقہ دوسرے
فرقہ کا دشمن ہے وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور اختلاف کرنے لگے بیچ دین اپنے کے پیچھے اس کے آئیں
ان کے پاس دلیلیں روشن بیچ کتابوں ان کی کے سمجھ لیجے کہ یہود نے اختلاف کیا اپنے دین میں پانچ سو برس
بعد موت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور نصاریٰ نے تین سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانے سے
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور یہہ لوگ بگاڑنے والے دین کے واسطے ان کے
ہے عذاب بڑا اس دن کہ سفید ہونگے کتنے منہہ اور سیاہ ہونگے کتنے منہہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ
پس جو لوگ کہ کالے ہوئے منہہ ان کے فرماوے گا حق تعالیٰ ان کو از راہ توبیخ کہو اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا
کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے سمجھ لیجے کہ مراد اس سے اہل کتاب ہیں کہ پیچھے ایمان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم سے انکار کرکر کافر ہوئے یا منافق ہیں کہ زبان سے اقرار کرکر دل سے انکار کیا یا کفار ہیں کہ روز میثاق میں ربوبیت
الٰہی کا اقرار کرکر دنیا میں کفر اختیار کیا یا مرتد ہیں کہ بعد سعادت ایمان کے شقاوت کفر میں پڑے یا خوارج روافض ہیں
کہ راہ سنت چھوڑ کر بدعت میں پھنسے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم عذاب دوزخ کا بسبب
کہ تھے تم بعد ایمان کے کفر کرتے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور وہ لوگ جو سفید ہوئے منہہ انکے یعنی مومنان
اہل سنت فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ پس بیچ رحمت اللہ تعالیٰ کے ہونگے یعنی بیچ بہشت کے یا رحمت وصال میں
کہ مشہود جمال الٰہی ہے ۞ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ ۞
یہہ کہ مذکور ہیں اس سورہ میں اخبار اور احکام سے نشانیاں ہیں اللہ کی بیچ خوش خبری کے اور ڈرانے میں اور وعدے کی اور
وعید کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہیں ہم انکو بواسطہ وحی اوپر تیرے ساتھ سچ کے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞ اور نہیں خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا اپنی طرف سے اوپر عالموں کے یعنی کسی پر ظلم نہیں کرتا اور

بغیر گناہ کے عقوبت نہیں فرماتا عالمین سے مراد جن و انس ہیں وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ
بیچ آسمانوں ہے ستاروں اور فرشتوں سے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کان اور مولید سے
وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہیں سب کام کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ ہو تم بہتر امت جو نکالے گئے ہیں واسطے لوگوں کے یعنے تم بہتر امت ہو پہلے سے علم الٰہی میں
یا لوح محفوظ میں یا کتب انبیا میں یا روز میثاق میں کہ بیچ جواب الست بربکم کے جلدی کی تھی سمجھ لیجے کہ خیریت
اس امت کی اسواسطے ہے کہ افضل پیغمبران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں جو سب سے افضل
پیغمبروں کے ہیں جو پیغمبر بہتر افضل امم ہیں ہم امتی ہونے کرو اور حق تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں کو تین صفتوں کے
ساتھ امتیاز بخشا ہے ان کو بیان فرماتا ہے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ایک یہہ ہے کہ حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے
سمجھ لیجے کہ بھلائی وہ ہے کہ جو شرع میں مستحسن ہے وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور دوسری منع کرتے ہو برائی سے
کہ جو شرع میں برائی ہے وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ اور تیسری ایمان لاتے ہو سچے اعتقاد سے ساتھ خدا کے سمجھ
لیجے کہ ایمان لانا خدا پر متضمن سب ایمانات پر ہے کہ ایمان لانا تو ثابت ہوتا ہے رحمان پر جو ایمان لاتا ہے سب کے اوپر
وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب قرآن پر کہ اترا ہے پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہتر ہوتے
واسطے اُن کے وہ تصدیق اور اقرار کفر انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعضے اُن میں سے ایمان لائے
ہیں جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ہرگز نہ ضرر
پہنچاویں گے تم کو مگر رنج تھوڑا سا کہ کفر کی طرف بلاویں گے یا بہتان تم پر لگاویں گے یا قتال سے ڈراویں گے ۞
وَاِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ اور اگر لڑائی کریں گے تم سے پھیر دیویں گے تم کو پیٹھ اور شکست کھاویں گے
ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ پھر نہ مدد دیے جاویں گے نہ مخلوق سے نہ خالق سے ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ
مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ ماری گئی اوپر ان کے علامت خواری جزیہ دینے کی جہاں پائے جاویں مگر ساتھ
پناہ کے اللہ سے اور پناہ کی لوگوں سے یہاں استثنا منقطع ہے یعنے خواری لازم ہے انکی ذات کو لیکن چھٹکارا ہے
ساتھ عہد الٰہی کے کہ قبول جزیہ ہے اور ساتھ عہد مسلمانوں کے کہ بعد لینے جزیے کے ہے وَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ اور پھر لئے ہو وساتھ غضب کے اللہ سے یعنے سزاوار غضب الٰہی ہوئے وَضُرِبَتْ ۞
عَلَیْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اوپر ان کے نشانی فقر کی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ
یہہ خواری اور فقری اور آنا غضب الٰہی میں اسواسطے ہے کہ تھے وہ از روے عناد کفر کرتے ساتھ نشانیوں
اللہ کے کہ قرآن ہے اور احکام توراۃ یا ہمارے پیغمبر کے معجزات وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ اور مار
ڈالتے تھے پیغمبروں کو ناحق سمجھ لیجے کہ اگرچہ مارنا انبیا کا ناحق ہی ہوتا ہے لیکن یہاں ان کے اعتقاد کے موافق ارشاد

کیا کہ اُن کے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت بُرا ہے اور قتل انبیاء یہود مدینہ سے واقع ہوا تھا لیکن رضامندی
اُنکی بھی ہوئی اس سبب سے اُنکو بھی قاتلوں سے کہنا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ یہہ کفر اور قتل اسواسطے
ہے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے تجاوز کرتے لکھا ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام اور اُن کے جتنے
ثعلبہ اور اسد اور اسید اور سوا ان کے مشرف باسلام ہوئے یہود طعن کرنے لگے کہ ہمارے قوم کے اشرار نے
خلاف اپنے اسلاف کے کیا اور ہم سے راہ مخالف کا لیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لَيْسُوا سَوَاءً
نہیں ہیں مسلمان اہل کتاب برابر کافروں کے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ یعنے اہل کتاب سے ایک
جماعت ہے قائم دین اسلام پر کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُسکے ہیں يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ
وَهُمْ يَسْجُدُونَ پڑھتے ہیں قرآن اوقات رات کے میں یا درمیان مغرب اور عشا کے اور وہ سجدہ
کرتے ہیں یعنی نماز پڑھتے ہیں اسوقت اور مشہور تر نماز عشا ہے کہ مخصوص ساتھہ اس امت کے ہے سمجھہ لیجے کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن عشا کی نماز کو دیر کی لوگ منتظر بیٹھے تھے آپنے نکل کر حجرہ مبارک سے فرمایا کہ
سمجھہ لو کسی دین میں کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہیں کرتا سوا تمہارے يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور صفت
امت قائمہ کی فرمایا ہے حق تعالیٰ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھہ خدا کے اور دن قیامت کے وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ اور حکم کرتے ہیں خلق کو ساتھہ بھلائی کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے یا سب ماموراتِ شرع اور منع کرتے ہیں بُرائی سے کہ تکذیب پیغمبر کی ہے یا تمام منہیات شرع
کی اور جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور بانٹنے میں میراث کے وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ اور یہہ لوگ
ہیں یعنے امت قائمہ موصوف بصفات مذکورہ صالحوں سے وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ اور جو
کچھہ کرینگے بھلائی سے پس ہرگز نہ کئے جاوینگے ناقدری اُسکی یعنے ثواب اعمال میں نقصان نہوگا اور عمل
اس امت قائمہ کا ضایع نکرینگے سمجھہ لیجے کہ نقصان ثواب کو یہاں کفران فرمایا ہے جیسے توفیہ ثواب
کو شکر اس آیت میں وکان سعیکم مشکورا وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے پرہیزگاروں کو
یعنے ان کے احوال سے آگاہ ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوے ساتھہ قرآن کے اور نبی آخر زمان کے وہ کعب بن اشرف اور یار اُسکے تھے
ہرگز نہ کفایت کرینگے ان سے مال اُن کے کہ رشوت میں عالموں کو دیتے ہیں یا آپ اپنے بیچ قوم سے
لیتے ہیں اور نہ اولاد اُن کی کہ اسپر گھمنڈ کرتے ہیں عذاب اللہ کے سے کچھہ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور یہہ لوگ کافر رہنے والے دوزخ کے آگ کے ہیں اور وہ بیچ اس کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مثال اُسکی جو خرچ کرتے ہیں یہود بیچ

اِس زندگانی دُنیا کے سمجھنا لیجے کہ یہان مُراد یہود ہین کہ عالمون کو اپنے رشوت دیتے تھے یا ابوسفیان اور اصحاب
اُسکے ہین کہ حرب اُحد مین کفار کے لشکر کی مدد خرچ کی تھی یا مشرک ہین کہ عید و ہین بتون پر اپنے چڑھاتے
تھے یا منافق ہین کہ ریا اور دکھانے واسطے نفقہ کرتے تھے كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا
أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ مانند مثال اُس باؤ کے ہے کہ ہووے بیچ اُس کے سردی سخت پہنچی کھیتی
ایک قوم کی کو کہ ساتھ شرک اور معاصی کے ظلم کیا اُنھون نے جانون اپنے کو پس ہلاک کیا اُس
باؤ نے کھیتی اُسکے کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا اُن کھیتی والون کو ساتھ برباد
کرنے کھیتی کے خدای تعالے نے اور لیکن وہ ہین کہ جانون پر اپنے ظلم کرتے ہین ایسے عمل کرتے ہین جو سبب
عذاب کے ہون سمجھنا لیجے کہ حق تعالے نے تشبیہ دی اُس مال کو کہ بے موقع نفقہ کرتے ہین عدم انتفاع
مین اُس کھیتی سے کہ پالا مارا ہو جسکہ کسی کو اُس سے نفع نہ پہنچے کہا ہے بعضون نے کہ نفقہ ناپسندیدہ
اُنکا اُن کے ہلاک کرنے مین ایسا ہے جیسی باؤ مہلک کھیتی کے جلانے مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دوست دلی سوا اپنے سے کہ مسلمان
ہین اپنے جنس تمہارے سمجھنا لیجے کہ بعضے صحابہ منافقون سے دوستی رکھتے تھے اور یہود سے آشنائی
حق تعالے نے منع فرمایا اُن کے ہم نشینی سے کہ لگانے مین لگانے نہ ہون کے لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا نہین
کمی کرتے تم سے تباہ کرنے مین وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین یہہ کہ ایذا مین پڑو تم قَدْ بَدَتِ
الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ تحقیق ظاہر ہوی ناخوشی یعنے علامت ناخوشی منہون اُن کے سے سمجھنا
لیجے کہ یہود ہمیشہ عیب جوئی مسلمانون کی کرتے تھے اور منافق پیمبر کی جناب مین باتین فتنہ انگیز کہتے تھے
وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ اور جو کچھ چھپاتے ہین سینے اُن کے عداوت اور بغض سے بہت بڑا ہے
اُس سے کہ زبان پر لاتے ہین قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ تحقیق بیان کیا ہم نے واسطے
تمہارے نشانیون کو آشناؤن اور بیگانون کے اگر ہو تم از روے انصاف کے سمجھتے مواقع
نفع کے کہ دوستان جانی ہین اور موارد ضرر کے کہ دشمنان نہانی ہین سے دوست ہین تین
قسم ایک رافت جانی ہین اور زبانی ونانے یار جانی سے جی کا کہنا احوال کہ نیز ادوست ہے
وہ در ہر حال اور زبانی جو مین اُنھون سے تو صرف رکھنا ظاہری ہے گفتگو اور جو ثالث قسم اُسکو
نان دے کے بس ثالث ہے فہیم بیان هَا أَنتُمْ أُولَاءِ خبردار ہو تم وہ لوگ ہو سمجھنا لیجے کہ ہا حرف
تنبیہ کا ہے اور خطاب یارون کے کہ اغیارون سے یاریان کرتے ہین پس بیان خطا کا فرماتا ہے یعنی کہ
تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ دوست رکھتے ہو تم اُنکو اور چاہتے ہو کہ اچھی خبر کو وہ پہنچین کہ اسلام ہے اور

نہین دوست رکھتے وہ تم کو اور چاہتے ہین کہ بری سے بری چیز کو تم پہنچے کہ کفر ہے ه بدی وہ تم سے
کرین جنکے خیرخواہ ہو تم ۞ نہ راجیف کہ پھر ان کے محو چاہ ہو تم ۞ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ اور ایمان رکھتے ہو تم
ساتھہ کتاب ساری کے بخلاف ان کے کہ یہہ بعض کتاب پر اپنے ایمان رکھتے ہین اور بعض کے
منکر چنانچہ نعت پیغمبر آخر زمان پر کہ ان کی کتاب مین لکھی ہے ایمان نہین لاتے وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور
جب ملاقات کرتے ہین تم سے کہتے ہین ایمان لائے ہم بھی مثل تمہارے وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ
الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ اور جب اکیلے ہوتے ہین اور آپس مین ہم خلوت کرتے ہین کاٹتے ہین ۞
از دشمنی تمہاری کے انگلیان نہایت غصے اور کینے سے قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ کہہ اے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم ان کینے والون کو کہ مر جاؤ تم ساتھہ غصے اپنے کے سمجھہ لیجے کہ یہہ امر واسطے توبیخ کے
ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق خدا تعالے جانتا ہے سینہ والے کینے کو سمجھہ لیجے کہ امر دعا سے
بدکا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے پس حاصل معنون کا یہہ ہے کہ خدا نہ مارے تم کو مگر اسی حسد کینہ غصے
رشک پر اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر لگے تمھین یعنے پہونچے تمھین بھلائی جیسی فتح مندی اور مال
غنیمت کا چنانچہ جنگ بدر مین ملا تھا ناخوش اور دل تنگ کرتی ہے ان کو وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا
بِهَا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنے غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد مین اتفاق ہوا تھا خوشدل اور فرحناک
ہوتے ہین ساتھہ اسکے اور یہہ علامت کمال عداوت کی ہے کہ غم سے کسی کے شاد ہونا اور شادی
سے غمناک ۞ سو غم سے شادان اور شادی سے غمین جو کوئی ہو ۞ دشمن اس سے پھر زیادہ کون ہے ٹک
سوچ تو ۞ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اور اگر صبر کرو تم اے مومنو اور ایذا ئے ہو دے
یا کید منافقین کے یا آزار کفار کے اور پرہیز کرو ملنے جلنے دشمنون کے سے نہ ضرر کرے تم کو مکر اور حیلہ ان کا کچھ
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ تحقیق اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہین گھیرنے والا ہے ساتھہ علم کے

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ ۞ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو نکلا تو مکان عائشہ سے رضی
اللہ عنہا کہ اہل تیری ہے سمجھہ لیجے کہ وہ دن بعضے کہتے ہین کہ خراب کا یا بدر کا تھا اور صحیح تر اور مشہور
تر روز احد کا تھا کہ ساتوین شوال کی تیسرے برس ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اسکا مختصر ۞
یہہ ہے کہ ابو سفیان نے لشکر جمع کر کر ارادہ مدینے کا کیا تین ہزار سوار اور پیادہ اور سات سو زرہ
پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لے کر کوہ احد کے پاس آکر ڈیرا کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
چاہا کہ مدینے سے نہ نکلین اور شہر ہی مین ان سے لڑین بعضے اصحابون نے کہ حرب بدر مین حاضر نہ تھے
حضرت کو سمجھایا کہ نکل کر لڑیے حضرت ہزار جوان لیکر مہاجر اور انصار سے واسطے قتال کے نکلے متوجہ

ہوئے راہ سے عبداللہ بن سلول نے تین سو منافقون کو لے لشکر اسلام کو پیٹھ دے کر مراجعت کی ۔
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے مقابلہ لشکر اعدا کا کیا اُس دن کے صبح کو حق تعالے
نے ارشاد کیا ہے کہ جب اہل اپنے سے باہر آیا تو تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال جگہہ دیتا ہے مسلمانون کو
جگہہ بیٹھنے کی واسطے لڑائی کے اور یہہ صورت اسطرح سے تھی کہ میمنہ لشکر زبیر ابن عوام کو دیا تھا اور میسرہ
مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہدا حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کو اپنی ملازمت شریفہ
مین متعین فرمایا تھا اور عبداللہ بن جبیر کو پچاس آدمی تیرانداز دیکر رخنہ کوہ مین کہ بطرف احد تھا مقرر کیا تھا کہ
وہان سے جنبش نکرین واللہ سمیع علیم اور اللہ سننے والا ہے قول تمہارا کہ مدینے کے توقف مین اور
نکلنے مین کہتے تھے اور جاننے والا ہے نیتین تمہاری ساتھ علم قدیم کے اذ ہمت طائفتان منکم جب
قصد کیا تھا دو فرقون نے تم مین سے کہ مسلمان ہو بنو حارثہ اوس سے اور بنو سلمہ خزرج سے ان تفشلا یہہ
نامردی کرین اور پھر جاوین لڑائی سے جو وقت ابن ابی پھر آیا تھا واللہ ولیہما اور حال ہے یعنے کس طرح سے بھاگتے
اور پھرتے اور حال یہہ ہے کہ اللہ یار اور مددگار تھا اُن دونو فرقون کا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور اوپر
خدا کے نہ اوپر غیر اسکے کے پس چاہئے کہ توکل کرین اہل ایمان واسطے تو کہ اللہ نصرت دے ولقد نصرکم اللہ ببدر
اور تحقیق نصرت اور مدد دی تم کو اللہ نے بیچ اُس جگہہ کے کہ اُس کو بدر کہتے ہین اور وہ چاہ ہے منسوب ہے بدر بن
کلدہ وانتم اذلۃ اور حال آنکہ تم تھے ذلیل دشمنون کے آنکھون مین بسبب کمی کے فاتقوا اللہ پس ڈرو اللہ سے
اور ہیبت لشکر کفار کو دیکھکر ہراسان نہوا ور منافقون کے پھرنے سے دہشت نکرو لعلکم تشکرون تا
کہ توفیق پاؤ تم اور شکر کرو تم تو کہ نعمت اور نصرت اوپر تمہارے زیادہ ہو سمجھنا چاہئے کہ بعد نصرت مسلمانون کے جنگ
بدر مین ہوئی تھی خبر دیتا ہے اللہ اور فرماتا ہے کہ یاد کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ تقول للمؤمنین
جو وقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانون کے اُس وقت کہ درماندہ تھے الن یکفیکم ان یمدکم ربکم کیا نہ کفایت
کریگا تم کو یہہ کہ مدد کریگی تم کو پروردگار تمہارا سے نے بثلثۃ الاف من الملئکۃ منزلین ساتھ تین ہزار اُترے
فرشتون سے اُتارے ہوئی عالم بالا سے اور بعضے کہتے ہین کہ وعدہ تین ہزار فرشتے اُتارنیکا احد کے دن کیا تھا اللہ شرط صبر اور
تقوی کے چنانچہ فرماتا ہے بلی ایجاب ہے بعد نفی سے یعنے مدد کریگی تمہاری ان تصبروا وتتقوا اگر صبر کرو تم
لڑائی مین دشمنی کے اور پرہیزگاری کرو تم یعنے بچو پیغمبر کے کہنا نہ ماننے سے جو مقدمہ مین لڑائی کے کہین سمجھنا چاہئے
کہ صحیح اور راست یہہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن حق تعالی سے مدد مانگتے تھے حق تعالی نے پہلے ہزار فرشتے
بھیجے پھر تین ہزار کو نوبت پہنچی پھر آخر پانچ ہزار اُتارے چنانچہ فرماتا ہے ویاتوکم من فورہم اور آوین تم پر دشمن تمہارے جوش
اور خشمناکی سے کہ انکو ہے یا فوراً آوین دیر نکرین ہذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملئکۃ مسومین

یہہ ہے کہ مدد کرے گا تم کو پروردگار تمھارا ساتھ پانچ ہزار سوار کے فرشتون نشانی والون سمجھ لیجے کہ عادت
مستمرہ ہے بہادرون کی کہ لڑائی مین کچھہ نشانی اپنی برملا اپنے مرکب پر رکھتے مین پس فرشتے جو اترے تھے اس
روز انکی نشانی یہہ تھی کہ سفید پٹکے بندھے تھے شملے درمیان دونو مونڈھون کے چھوٹے تھے یا صوف سرخ پیشانی پر اور
دمون گھوڑون کی بندھی تھین وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ اور نہین کیا اس امداد کو
یا اس اتارنے فرشتون کے گویا اس کمک کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمھارے ساتھہ جلدی فتح پانے کے
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِهٖ اور تو کہ آرام پکڑین دل تمھارے ساتھہ وعدہ نصرت کے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اور نہین مدد مگر نزدیک اللہ غالب حکمت والے سے کہ کبھی مغلوب نہین ہوتا اور
فتح دینا اور شکست کھلانا دونو اسکے متضمن حکمت ہے اور بدر کے لڑائی مین فتحمند کیا لِیَقْطَعَ طَرَفًا
مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تو کہ کاٹ ڈالے ایک ٹکڑے کو اور ہلاک کرے ایک گروہ بڑے کو ان لوگون سے
کہ کافر ہوئے سمجھ لیجے کہ اس واقعہ مین واقعی یہہ ہے کہ شکست عظیم بڑے بڑے رئیسون کو قریش کے پہونچی ستر مارے
گئے اور ستر قید ہوئے اَوْ یَکْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَائِبِیْنَ یا یہہ کہ خوار اور سرنگون کرے انکو پس پھر جاوین اور پلٹ
جاوین نامراد اور بے بہرہ اور بے امید فتح سے سمجھ لیجے کہ بدر کے لڑائی کا مذکور جنگ احد کے بیان مین اسواسطے ارشاد
کیا کہ صحابہ صبر اور شکر دونو بجا لاوین احد کے لڑائی کی ہزیمت پر صبر کرین اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر
شکر کرین اور قصہ حرب احد کا مجمل یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے صفین باندھکر
کوہ احد کو پشت پر لے اور تیس کو یسار پر چھوڑ منہہ طرف مدینے کے کر مقابلہ کیا علمبردار لشکر اعدا کے بہت کشتہ
ہوئے اور فوج بیچ گھونگھٹ کھایا لشکر اسلام کا اسیر کر اور لوٹ مین مشغول ہوا اور وہ تیر انداز کہ محافظت
رخنہ کوہ پر مقرر کئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بمبالغہ فرمایا تھا کہ ہم غالب ہون یا مغلوب تم اس مقام
سے نہ ہلیو وہ بھی مال غنیمت کے ہوس مین وہان سے دوڑے ہرچند عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے
نہ مانا مگر دس آدمیون سے بھی کچھہ کم ان کے ساتھہ رہ گئے اور باقی سب لوٹ کے مال کے چلے گئے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی شامت نافرمانی کے سبب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن
ولید اور عکرمہ ابن ابی جہل نے کہ ہزیمت کھائی تھی دیکھا کہ رخنہ کوہ خالی ہے ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر عبد اللہ
بن جبیر دوڑے اور انکو اور ان کے ہمراہیون کو شہید کیا پھر لشکر اسلام پر آپڑے وہ فتح کہ لشکر
اسلام کی ہوئی تھی شکست سے بدل گئی معاملہ منعکس ہو گیا کفارون نے اپنے غلبے کی خبر سنکر رجعت
کی اور پھر جمع ہو کر مسلمانو کو گھیر لیا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ کو کتنے اصحابون سمیت شہید کیا بعضے مسلمان
ہٹ گئے اور بعضے حضرت کی رکاب سعادت مین قائم رہے القصہ یہانتک نوبت پہنچی کہ درج

لعل آبدار وندان سید مختار سنگ بدگوہران کفار سے آزردہ ہوا نظم دُر وندان سہیل آسا نے سنگ کو رنگ
لعل کا بخشا نہ سنگ ہوئے تیہان سکے ای رافت سنگدم مین عقیق رنگ ہوا نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
نہایت ایذا پہنچی اور حضرت امیر حمزہ رضہ کی شہادت کا سنگ اور زیادہ تر اندوہ ہوا بعضے صحابہ اپکو کوہ احد کی طرف
لائے کفار ناپکار ہت کرنیکی جانب روانہ ہوئے آئے انکی خاطر شریف مین گذرا کہ تیر نفرین اہل ضلال کے نشانہ
حال پر لگاوین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین واسطے تیرے اسکام سے
کہ نفرین کفار کی ہے کچھ چیز یعنے تیرے اسکام سے کچھ فائدہ نہین أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ مگر یہہ کہ خداتعالی
توبہ دے انکو او بمعنی الا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ واو عطف کا یتوب سکے عطف لیقطع پر ہے اور حاصل
معنونکا یہہ ہے کہ خداتعالی نصرت دے تمکو ساتھ ایک کے ان چار چیزون سے یا شکستہ ہووے رکن دولت انکا بقتل صنادید
قریش یا ہزیمت پاوین وہ لشکر اسلام سے یا یہہ کہ توبہ دے انکو تاکہ جو مسلمان ہون أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ
یا عذاب کرے انکو جو اپنے کفر پر قائم رہین پس تحقیق وہ ظالم ہین کہ عبادت کرتے ہین بے محل وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہے جسے چاہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے
دوستون اپنون کو مہربان ہے بندون پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اے لوگو جو ایمان لائے
ہو مت کھاؤ تم مال سود کا دونا دونا کیا ہوا لکھا ہے کہ اضعاف درہم مین ہے اور مضاعف اجل مین لوگ
ایام جاہلیت مین مال اپنا برباد دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل مین بڑھاتے بڑھاتے مدیون کو تھوڑے
روز وں مین تباہ کر دیتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اس سے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے وہ با
اثر وہ جسکو منع کیا ہے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ اور ڈرو اس آگ سے یعنے پرہیز کرو اسکام
کہ پھینکے آگ مین ڈالے وہ آگ کہ تیار کی گئی ہے واسطے کافرون کے سمجھ لیجئے کہ آگ دوزخکی واسطے کافرون کے ہے
بالذات اور عاصی گنہگارونکے واسطے بالعرض ہے یا یہہ کہ کافرونکے واسطے آگ تعذیب کی ہے اور مومنان فاسق
کیواسطے تادیب کی وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماوے اور رسول کی
جو ارشاد کرے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ اور جلدی کرو طرف اس چیز
کے کہ سبب بخشش کی ہو تمہارے پروردگار تمہارے لیے سمجھ لیجئے کہ مسارعت طرف مغفرت کے اقامت لازم مقام ملزوم
مین ہے اور یہہ واسطے شوق دلانے اپنے بندون کے ہے طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہے یا ادائے فرائض
ہے یا تکبیر اولی ہے بجماعت یا صف اول مین کھڑا ہونا ہے نماز جماعت مین یا یا اخلاص ہے یا ہجرت ہے قبل از فتح مکہ یا بیعت
سنت ہے یا استغفار ہے یا جہاد ہے کہ مقتضائے مقام ہے اسواسطے کہ یہہ آیت خلال قصہ احد مین نازل ہوئی ہے

اور محقق کہتے ہیں کہ یہہ جلدی لیقدم کل نہین بلکہ بپائے دل ہے جبتک آپسے بجائے محبوب کو نپائے بیت ان
پاؤن سے پہنچینگے اس راہ نہ پایان کو جو جان سے جاویگا پاویگا وہ جانان کو نہ بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ ڈرو اس راہ
مین ساتھہ قدم تقوی کے کہ تزکیہ نفس ہے اخلاق حیوانی سے اور سوا ان قدمون کے جانا مقام قرب مین اور جنت
وصال مین محال محال ہے نظم جو اپنی ہوا و آرزو کھو ویگا نہ اور عیش و طرب نہ تخم غم دل بکشت جان بو ویگا نہ بار رنج و تعب
رکھیگا نہ دل بدلکی خواہش کچھہ اور نہ غیر از جانان نہ وہ راہ محبت مین روان ہو ویگا نہ رافت ہر ذہب وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جلدی کرو طرف اس عمل کے کہ پہنچاوے تمہین جنت کو کہ چوڑائی اسکی آسمان اور زمین ہے
سمجھہ لیجئے کہ صفت عرض بہشت کی اسواسطے فرمائی کہ طول اسکا وہم بشر مین نہین سماتا تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ اگر
آسمانون اور زمینونکو طبقہ طبقہ کیجے اور ہر ہر طبقہ برابر برابر رکھہ کر پھیلائیے تو عرض بہشت کا ہو اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ
تیار کی ہے واسطے پرہیز کرنیوالون کے شرک سے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ
آسانی کے اور سختی کے یا بیچ تونگری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ارزانی کے سمجھہ لیجئے
کہ مراد اس سے تمام احوال ہے کہ انسان کسی حال مین خالی مضرت سے یا مسرت سے نہین ہوتا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور
اور بند کرنیوالے غصے کو باوجود قدرت کے نقل ہے کہ کسی نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے منہہ پر طمانچہ مارا امام نے
کہا کہ مین بھی طمانچہ تجھے مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور قدرت رکھتا ہون کہ خلیفہ سے شکایت کرون لیکن
نہین کرتا اور قادر ہون کہ جناب الہی مین جفا تیری عرض کرون لیکن نہین کرتا اور ہو سکیگا کہ قیامت مین اسکا
عوض لون لیکن نہ لونگا بلکہ اگر مین بخشا جاؤنگا تو تجھے بخشواؤنگا اور بن تیرے قدم بہشت مین نہ دہرونگا حدیث مین
وارد ہے کہ لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے نہین پہلوان ساتھہ کشتی کے کہ پہلوان
دوسرے کو پچھاڑ سکے سوا اسکے نہین کہ پہلوان وہ ہے جو مالک ہو نفس اپنے کا وقت غصے کے کہ قادر ہو اور نکرے بیت
صف شکنی سے نہین کچھہ پہلوان خود شکنی چاہئے رافت یہان وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے لوگون
سے یا بندگان از جرائم بندگان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور خدا دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو سمجھہ لیجئے کہ بہتر
قسمون احسانکے سے یہہ ہے کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسنے بدی کی ہو اس سے نیکی کرے تیسری مین ہے
کہ حضرت امام حسین رض کے گھر کوئی مہمان آئے تھے آپنے انکے واسطے کھانا منگوایا خادم کاسہ آش گرم لایا ہیبت اور
رعب امام کے سے پاؤن نے اسکے لغزش کھائی وہ کاسہ آش گر پڑا سر مبارک پر امام کے آپنے از راہ تادیب بناز
طریق تعذیب اسکے طرف دیکھا اسنے پڑہا الکاظمین الغیظ آپنے فرمایا کہ غصہ میرا فرو ہو گیا اسنے کہا العافین عن الناس
آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا مین نے اپنے ملک سے تجھے آزاد کیا
نظم ہو سکے رافت تو بھلائی تو کر دیکھہ کسی سے نہ برائی تو کر نہ تجھسے برائی بھی کرے گر کوئی بد مین نیکی ہی تو کر اسکے بھی

نیکی سے پاویگا نہ ہرگز خلل نہ یاد رکھہ اسباب کو اور کر عمل نہ وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ سمجھہ لیجئے کہ یہہ معطوف ہے الذین
ینفقون پر اور مضمون کلام کا یہہ ہے کہ متقی دو گروہ ہین ایک تو نفقہ دینے والے اور حلم اور عفو اور احسان والے
ہین دوسرے تائب غیر مصر ہین انکا بیان یہہ ہے کہ شامت نفس اپنے سے اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جب
کرین بڑا گناہ یا ظلم کرین اوپر نفسون اپنے کے ساتھہ مباشرت معاصی کے سمجھہ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین فاحشہ کام برا ہے
اور ظلم کلام بد یا فاحشہ کبائر ہین اور ظلم صغائر یا فاحشہ خطا ہے اور ظلم عمد یا فاحشہ زنا ہے اور ظلم مقدمے زنا کے جیسے دیکھنا
اور ہاتھہ لگانا اور لپٹنا اور بوسہ لینا غرض یہہ تقدیر بعد فاحشہ اور ظلم کے ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرین اللہ کو یعنے عقوبت
خدا کو یا عتاب اسکے کو ساتھہ سوز ندامت کے کہ کیون ہمنے یہہ فعل کیا یا تذکر ہون وعدہ مغفرت کے کہ موقوف ساتھہ
استغفار کے ہے فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ پس بخشش پاوینگے واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اللّٰهُ اور کون شخص بخشتا ہے گناہون کو یہہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنے کوئی نہین بخشتا گناہون کو
بندون کے مگر اللہ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور نہ استادگی کرین اوپر اس گناہ کے بعد استغفار کے
کیا اور وہ جانتے ہین کہ عقوبت استادگی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہے عذاب گناہ سے شان نزول مین اس آیت کے
لکھا ہے کہ ایک شخص خرما فروش تھا اسکے پاس ایک عورت خوبصورت خرمے خریدنے کو آئی اسنے اچھے خرمے
دینے کے بہلانے سے اسے گوشہ مین لیجا کر اس سے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسے کے اس عورت نے کہا
کہ اتق اللہ ڈر اللہ سے اور دامن پاک میرا آلودہ بلوث حرام مت کرو وہ اپنے حرکت سے پشیمان ہوکر حضور نبوی مین
حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ مین تمھارے درمیان ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو پس حق تعالی نے تاکید
امید مغفرت مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ ابو الیسر کے شان مین ہے یا بہلول نباش کے یا ثعلبہ
انصاری کے حق مین اتری ہے کہ بعد گناہ کے توبہ اور استغفار کیا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ متقیون کی کہ منقسم اوپر
دو قسم کے تھی جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ بدلا انکا بخشش ہے پروردگار انکے سے وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اور بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے مکانون یا درختون اسکے کے نہرین ہمیشہ رہنے
والے ہین بیچ اسکے وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ اور اچھا ہے ثواب ثواب عمل کرنیوالونکا کہ مغفرت ہے اور بہشت
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تحقیق گذرین ہین پہلے تم سے راہین یعنے واقعے درمیان جہان کے شادی اور غم سے
اور راحت اور محنت سے یا راہین سنتو یعقوبون کی یعنے ہیئتین کہ بسبب تکذیب پیغمبرون کے ہلاک ہوئین ہین
فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور دیکھو عاد کا بلاد اور ثمود کا شہر اور لوط کا جنگل فَانْظُرُوْا كَیْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے کہ نافرمانی کے باعث کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالونکا هٰذَا
کلام کہ قصے مین احد اور بدر کے گذرا یا یہہ شرح کہ پہلے امتونکی اور واقعات زمانے کی کوئی بَیَانٌ لِّلنَّاسِ

سبب ظاہر کرنے سخن حق کا ہے واسطے عام لوگون کے وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ اور ہدایت اور نصیحت ہے
واسطے پرہیزگارون کے لکھا ہے کہ حرب احد مین غلبہ کافرونکا دیکھ کر مسلمان ہراسان ہوئے حق تعالی نے
انکے تسلی کے واسطے یہہ آیت بھیجی کہ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ
زخمی ہونیکا یا مصیبت پانیکا یا مال غنیمت نہ ہاتھ آنیکا اور حال انکہ تم ہی ہو بلند یعنے غالب بحسب مکان یا از رو
محاربہ کہ بدر مین فتح یاب ہوئے یا یہہ کہ تمہارے مردے جنتی ہین اور انکے دوزخی یا یہہ بشارت ہے مومنون کو
کہ تم غالب اور فتح یاب ہوؤگے إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر کہ فرمایا ہے ان جندنا لہم الغالبون
إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر لگے ہین تمکو زخم فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ پس تحقیق لگے ہین قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم
تمہارے یعنے جنگ بدر مین وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہہ دن کہ مدار زندگانی کی ہے اور انکے باری
باری سے پھیرتے ہین ہم انکو درمیان لوگون کے کوئی دن خوشی کا آتا ہے کوئی غم کا کوئی عشرت کا کوئی عسرت کا
نظم کبھی عیش و عشرت کبھی رنج و درد کبھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ زرد کبھی فرح و جرح و کبھی فرح و چنگ
زمانے کے یہہ دیکھ کر رنگ ڈھنگ نہ سمجھے کہ کرتا ہے ہر شئ وہی وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے
اور یہہ مداولہ اسواسطے ہے کہ پند پذیر ہوون وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ دیکھے اللہ صبر ان لوگونکا کہ ایمان
لائے ہین وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ اور تو کہ پکڑے تم مین سے گواہ یعنے گواہ ایک دوسرے کے ہوون کہ کون معرکہ
جہاد مین قائم رہا اور کون بھاگا کسنے جان فدا کی اور کسنے جی چرایا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین
دوست رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ خالص کرے اللہ ان لوگو
جو ایمان لائے ہین یہہ فائدہ دوسرا ہے مداولہ کا سمجھ لیجیے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مشقت کہ مسلمانونکو پہنچی
ہی گناہ انکی گھٹاتی ہے وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ اور مٹا ڈالے کافرونکو أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا تم نے
یہہ کہ داخل ہو بہشت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ اور ابھی نہین دیکھا اللہ نے ان لوگون کو
کہ جہاد کرتے ہین تم مین سے وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ اور نہین دیکھا صبر کرنیوالونکو اوپر فرمانے رسول کے یا ٹھہرنے
والون کو وقت آنے مصیبتون کے سمجھ لیجیے کہ بے محنت مجاہدہ راحت مشاہدہ کو نہین پہنچتا کوئی مطلع جانان
دے تا کہ پائے جانان کو کھوئے سر دیکھے سر عرفان کو وَلَقَدْ كُنتُمْ اور تحقیق تھے تم کہ اشتیاق مین اللہ کے
تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے موت کی یعنے شہادت کی مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو یعنے
مشاہدہ کرو اسباب اسکے کو کہ حرب ہے فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ پس تحقیق دیکھ لیا تمنے اسکو
طلب کرتے تھے لڑائی کفار کے سے اور حال انکہ تم دیکھتے ہو یارون اور بھائیون اپنون کو کہ مارے گئے یا
نظر کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ انکو اکیلا لڑائی مین چھوڑ کر اپنی جان بچانے مین کوشش کرتے ہو

ع

لکھا ہے

لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب زخم کھا کر کشتوں میں پنہاں ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ الا
ان محمدا قد قتل آگاہ ہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے یہہ سنکر ضعفائے اسلام نے چاہا کہ عبد اللہ ابی کے
طرف رجوع کریں کہ وہ ابو سفیان سے خط امان لیوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو ملامت فرمائی انہوں نے عذر کیا کہ آپکے شہادت کی خبر سنکر ہم ہراسان ہوئے اور نہایت خوف
سے نہ ٹھہر سکے حق تعالی انکے دفع عذر میں یہہ آیت نازل فرمائی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہیں ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مگر بھیجا گیا میری طرف سے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ و تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر
اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ پس اگر مر جاوے یہہ پیغمبر یا مارا جاوے کیا پھر جاؤگے تم اوپر ایڑیوں تمہارے کے
یعنے ترک جہاد کا کرو تم یا مرتد ہو جاؤ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھر جاوے اوپر دونوں ایڑیوں اپنی کے
ساتھ ترک کرنے جہاد کے یا ارتداد کے فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھرنیولے اپنے پھر
جانے سے اللہ کو کچھ کہ ورود مضار اور منافع کا اوپر اسکے روا نہیں وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب
جزا دیگا خدا تعالی شکر کرنیوالوں کو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں لائق کسی نفس کو
یہہ کہ مر جاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور لکھا ہے خدا نے یہہ حکم لوح محفوظ میں كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا لکھا کر زمانہ
اسکا مقرر کیا گیا کوئی پہلے اس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں حرص دلاتا ہے
مسلمانوں کو اوپر جہاد کے اور دلیر کرتا ہے مومنوں کو لڑائی میں اوپر اہل عناد کے اسواسطے کہ جس کسی نے
سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہیں ہوتی ہے اسکا وقت معین مقرر ہے وہ دلیر ہوگا معرکہ جنگ میں رباعی تقدیر خدا
پہ جو تکیہ ای کرے وہ جنگ و حوادثوں میں کاہیکو ڈرے جسکی کہ نہیں ہے موت آفت یہہ سمجھ کاٹے سے نہ وہ
کٹے نہ مارے سے مرے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرتا ہے ثواب
دنیا کا دینگے ہم اسکو دنیا سے جو کچھ کہ مقدر کیا ہے ہمنے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے
بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرت کا دینگے ہم اسکو آخرت سے جو کچھ کہ چاہے بیچ بہشت کے وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ
اور شتاب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اوپر نعمت جہاد کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور کتنے پیغمبر
سے تھے یعنے بہت پیغمبر تھے کہ بیچ راہ حق کے لڑے ساتھ ہوکے انکے خدا کے لوگ بہت سمجھ لیجئے کہ ربی بمعنے
ربانی ہے یعنے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور اتقیا یا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہے کہ ہزار
سے زیادہ ہو اور عین المعانی میں دس ہزار لکھے ہیں فَمَا وَهَنُوْا پس نہ سست ہوئے یہہ پیغمبر اور اصحاب
انکے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اسکے جو پہنچا انکو محنتوں سے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ اللہ کے جہاد کفار میں منہ
وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ ضعیف ہوئے بہت لڑائیوں سے اور نہ گڑگڑائے دشمنوں سے سمجھ لیجئے کہ یہہ

تعریض منہزمون کی کہ التجا ابن ابی سے کر کر خط امان طلب کرتے تھے ابو سفیان سے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ
اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے صبر کرنیوالون کو اوپر جہاد کے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہین تھی بات ان اچھے
لوگون کی بعد قتل پیغمبر لوگون کے اگر واقع ہو اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ کہا انھون نے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پروردگار
ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے
وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ قدم ہمارے بیچ وقت لڑائی دشمنون دین کے وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ
اور مدد دے ہمکو اوپر قوم کافرون کے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا پس دیا انکو اللہ نے باعث برکت دعا کے یا استغفار کی
یا بسبب صبر کرنیکے اوپر مقاتلے کفار کے ثواب دنیا کا کہ فتح پانا دشمن پر ہے اور ہاتھ آنا غنیمتونکا ہے وَحُسْنَ
ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اور خوبی ثواب آخرت کی کہ نعمتین بہشت کی ہین اور دیدار پروردگار کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو یعنے صابرون کو سمجھ لیجیے کہ ثواب دنیا اور آخرت کا محققون کے
نزدیک دونون سے دھیان اٹھا کر ایک اللہ کیطرف لو لگانا ہے سوا شوق دنیا کا نہ عقبی کی ہوس ہے ہمکو
پس چلنے اپنا تو وصل اسکا ہے بس ہے ہمکو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اگر کہا مانوگے تم ان لوگونکا جو کافر ہوئے سمجھ لیجیے کہ یہہ آیت اس گروہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جنھون نے
ابو سفیان سے طلب امان کی کی تھی کشاف مین لکھا ہے کہ منافقون نے مومنون کو کہا کہ پیغمبر کشتہ
ہوئے اور کفار نے غلبہ پایا اب لازم ہے تمھین کہ اپنے دین کیطرف رجوع کرو حق تعالی نے فرمایا کہ اگر منافقون
کے کہنے پر عمل کروگے تو يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ پھیر دینگے تمکو ایڑیون تمھاری کے یعنے
کفر پر پس پھر جاؤگے تم زیان پانیوالے دونو جہان مین پس دشمنونکا کہا نہ مانو بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ بلکہ جانو کہ
اللہ یار اور مددگار اور دوست اور کارساز تمھارا ہے پس کفار سے دوستی مت کرو اور مدد سوا حق کے
غیر سے نچاہو وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ اور اللہ بہتر مدد کرنیوالونکا ہے سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
شتاب ڈالینگے ہم بیچ دلون ان لوگونکے جو کافر ہوئے ترس اور ڈر سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے روز احد مین بھی
ڈر کفار کے دلمین ڈالا تھا کہ باوجود فتح اور غلبے کے بے حجت قتال ترک کر کر پھر گئے اور یہہ رعب ڈالنا کفار کے
دلمین کیون تھا بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ بسبب اسکے کہ شریک لائے تھے ساتھ اللہ کے مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
وہ چیز کہ نہین اتاری اللہ نے واسطے اسکے کوئی دلیل وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جگہہ انکی آگ دوزخ کی ہے
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ اور بری ہے جگہہ رہنے ظالمون کی بیچ دوزخ کے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اور تحقیق سچا
کیا تم سے اللہ نے وعدہ اپنا فتح کا کہ مشروط بصبر تھا جبتک صبر کیا تم غالب رہے جب صبر چھوڑا شکست کھائی
صحیح حاکم مین ابن عباس رضی اللہ سے نقل کی ہے کہ خدا تعالی نے جیسی نصرت کہ جنگ احد مین پیغمبر کو فرمائی

ویسے کسی مقام پر نہیں کئی بعضے لوگوں نے اس بات کا انکار کیا ابن عباس نے فرمایا کہ میں کتاب اللہ سے
کہتا ہوں کہ فرمایا ہے کہ وعدہ نصرت میرا ساتھ تمھارے سچا ہوا اِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ جسوقت کہ مارتے تھے تم
کافروں کو ساتھ حکم خدا کے یا معونت اُسکے کے دن فتح تمھارا بچا تھا حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تم نے
وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ اور جھگڑا کیا تم نے بیچ کام حرب کے وَعَصَيْتُم اور نافرمانی کی تم نے عبد اللہ ابن جبیر کی کہ امیر تھا تمھارا
اور مقام اپنا چھوڑا پس مغلوب ہو گئے تم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ پیچھے اس سے کہ دکھایا تمھارے تئیں جو چاہتے
تھے تم نصرت اور غنیمت سے مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا بعض تم میں سے وہ کہ ارادہ کرتا تھا دنیا کا یعنے لوٹ اور نام آوری کا اور وہ
طائفہ وہ تھا جیسے جو دائرہ حکم سے پاؤں نکال کر غنیمت کیواسطے دوڑا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ اور بعض تم میں سے
وہ تھا کہ ارادہ کرتا تھا ثواب آخرت کا اور سعادت اور شہادت کا اور وہ گروہ وہ تھا کہ حکم پیغمبر پر ثابت رہا اور شربت
شہادت کا چکھا ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ پھر باز رکھا تمھیں خدا نے اور منہ تمھارا پھیر دیا اُنسے یعنے قتل
کافروں سے بعد غلبے تمھارے کے اسپر تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمائش والوں کا کرے تو کہ صبر تمھارا ظاہر ہو جاوے
وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ اور تحقیق معاف کیا تم سے کہ برائے مخالفت کے سے تم سب کو نہ ہلاک کیا وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل کا ہے اوپر ایمان والوں کے سمجھ لیجئے کہ یہہ بھی اُسکے فضلوں سے ایک
فضل تھا کہ تم سب کو ہلاک نہ فرمایا إِذْ تُصْعِدُونَ جسوقت کہ چڑھے جاتے تھے تم پہاڑ پر بیچ شکست کے وَلَا تَلْوُونَ
عَلَىٰ أَحَدٍ اور نہ موڑ کھڑے ہوتے تھے تم اوپر کسی آدمیوں سے یا نہ دیکھتے تھے تم کسی ایک کو کہ وہ رسول صلے اللہ علیہ
وسلم تھے وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تمکو بیچ پچھاڑی تمھارے کے سمجھ لیجیے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ اِلَیَّ عباد اللہ اِلَیَّ عباد اللہ انا رسول اللہ من یکر فلہ الجنۃ اَو طرف میرے اے بندگان خدا اَو
طرف میرے اے بندگان خدا میں ہوں فرستادہ خدا جو شخص کہ باز رہیگا بھاگنے سے پس واسطے اُسکے جنت ہے
فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس دو بار دیا تمکو غم ساتھ غم کے سمجھ لیجیے کہ غم پہلا شکست کا تھا دوسرا خبر وفات کا پیغمبر کے
کہ اس غم میں شکست اور موت اقربا و کی سب بھول گئے اور یہہ مکافات دی تمکو تو کہ صبر نہ چھوڑو مصیبت اور بلا
میں اور دوسرے لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ تو کہ نہ غم کھاؤ اوپر اُس چیز کے کہ جو گئی تم سے فتح اور غنیمت سے
وَلَا مَا أَصَابَكُمْ اور نہ اندوہگین ہو جو پہنچی تمکو قتل اور جرح اور ہزیمت سے وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ تعالیٰ خبردار ہے
ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ پھر اتارا اللہ نے اوپر تمھارے
پیچھے غم کے امن چین اور وہ کیا تھا اونگھ تھی کہ ڈھانکتی تھی ایک گروہ کو تم میں سے کہ مومنان حقیقی تھے سمجھ لیجیے کہ تفسیر
حسینی میں تبیان سے منقول ہے کہ یہہ خواب سب ساتھ آدمیوں پر طاری ہوا تھا حضرت صدیق حضرت فاروق حضرت علی
حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص مہاجرین میں سے تھے اور حارث بن صمہ اور سہیل بن حنیف انصاریوں میں سے اور بعضوں نے

زبیر کو داخل کیا ہی رضی اللہ عنہم اور فائدہ اُنگھنے کا تازہ ہونا قوت کا اور دور ہونا کلال ملال کا تھا تفسیر بیضاوی مین
حضرت طلحہ سے روایت ہی کہ دمانگ لیا ہمکو اونگھہ نے بیچ لڑائی مین یہانتک کہ گرتی تھی تلوار ہاتھ سے ایک کے ہم مین
سے پس پکڑتا تھا اُسے پھر گرتی تھی پھر پکڑتا تھا وَطَائِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ اور ایک گروہ دوسرا تھا جیسے معتب
بن قشیر اور اصحاب اُسکے منافق کہ تحقیق فکر مین ڈالا تھا انکو جانون اُنکے نے يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ
الْجَاهِلِيَّةِ گمان کرتے تھے ساتھ اللہ کے سوا حق کے ناروا اور ناسزا گمان جاہلیت کا کہ معاملہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا بخوبی تمام ہوگا يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ کہتے تھے آیا ہی واسطے ہمارے بر سبیل انکار یعنی نہین واسطے
ہمارے کام فتح کے سے کہ وعدہ کیا تھا کچھ چیز یعنی طمع غلبے کی ہم رکھتے تھے ابو سفیان کے لشکر پر سو میسر نہوا اور ایک
قول یہہ ہی کہ ابن ابی کے تئین کہا کہ مارے گئے بنو خزرج اسنے جواب مین کہا کہ ہل لنا من الامر شیء یعنی ہمارے تئین
انکے کام مین کچھ اختیار نہین ہی ہمنے کہا تھا مدینہ سے باہر مت جاؤ ہماری بات نمانی قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ
کہہ کہ تحقیق کام سب فتح اور شکست کا واسطے خدا کے ہی اور فرمان اُسکے پر ہی ابو عمرو اور یعقوب نے کلہ
ساتھ پیش لام کے پڑھا ہی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہی يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ چھپاتے ہین
منافق بیچ جانون اپنے کے شکست شبہون سے وہ چیز کہ نہین ظاہر کرتے واسطے تیرے دہشت کے سبب سے مسلمانونکی
تلوارون سے یا اس ڈر سے کہ پردہ فاش نہووے اعمال قبیحہ اور نیات فاسدہ اُنکے ظاہر نہون يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کہتے ہین خلوت مین ایک دوسرے سے اگر ہوتا واسطے ہمارے کام اپنے سے کچھ بہرہ اور نصیبہ یا اگر ہوتی
ہمارا بر حق ہوتا مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا نہ مارے جاتے ہم یہان یعنی ساتھ ہمارے کشتہ ہوتے اور شکست ہم نکھاتے قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ کہہ اگر
ہوتے تم اے منافقو بیچ گھرون اپنے کے اور نہ جاتے باہر نکلنا ہمارے ساتھ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ البتہ نکلے ہوتے تم مین سے وہ لوگ کہ بیچ ازلی کے
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ لکھا گیا ہی اوپر اُنکے مارے جانا طرف جا کہ پڑنے اپنے کے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی
الی مضاجعہم کے تفسیر مین الی مصارعہم پس خطاب ساتھ مسلمانون کے فرماتا ہی کہ بعد اس غم و الم کے کہ رکھتے ہو اس واردات مین یا ساتھ
تاکہ اُسکے وعدہ پر مضبوط رہو وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اور تو کہ آزماوے اور ظاہر کرے خدا اُس چیز کو جو بیچ سینون تمہارے کے
ہی اپنی نیتون سے وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور تو کہ خالص کرے وہ اس چیز کو جو بیچ دلون تمہارے کے ہی نیتون اور ارادون سے وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ تعالی جانتا ہی سینے والی چیز کو جو پوشیدہ اور پنہان ہی سمجھ لیجئے کہ اس آیت شریفہ مین تمام
قرآن مجید مین حروف ہین سب موجود ہین حامل اس آیت کو آیت قطب کہتے ہین کہ ورد رکھنے والا اسکا مرتبہ قطبیت پاتا ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پیٹھ دی تم مین سے اور ہزیمت کھا کر چلے يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اُس دن کہ ملے دو گروہ
یعنی مسلمان اور کافر لڑائی مین اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ سوا اسکے نہین کہ لغزش دی انکو شیطان نے یا شیطان نے طلب کی اُنسے ذلت
پس مانا اُنھون نے کہا اُسکا بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا بسبب شامت بعضے اُس چیز کے کہ کی تھی یعنی مخالفت حکم پیغمبر کے

نصف

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اور تحقیق معاف کیا اللہ نے اُنسے یہہ گناہ بسبب توبہ اور عذر اُنکے کے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ
تحقیق اللہ بخشنیوالا تحمل کرنیوالا ہے جلدی نہین فرماتا عذاب کرنے مین گنہگارونکے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے یعنے منافق
وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے لگے واسطے بھائیو اپنے کے ہو مرے ہوے اپنون سے اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ جسوقت چلتے بیچ زمین
کے واسطے تجارت کے اور مرے اَوْ كَانُوْا غُزًّى یا ہوتے لڑنیوالے اور جہاد کرنیوالے اور کشتہ ہوے لَوْ كَانُوْا
عِنْدَنَا اگر ہوتے ہمارے پاس اور سفر و غزا کو نجاتے مَا مَاتُوْا نمرتے اُس سفر مین وَمَا قُتِلُوْا اور نہ مارے
جاتے اُس لڑائی مین پس تم اے مومنون مخالفت انکی کرو اس قول مین لِیَجْعَلَ اللّٰهُ تو کہ کرے اللہ تعالی
ذٰلِكَ اس مخالفت تمہارے کو ساتھ گمان اُنکے کے کہ اگر ساتھ ہمارے ہوتے تلف نہوتے حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ
پچتاوا بیچ دلون اُنکے کے وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ اور اللہ تعالی جلاتا ہے نہ باپ اور بھائی اور وہ مارتا ہے نہ سفر
کی تنہائی اور لڑائی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم اے مسلمانو صبر و ثبات
دیکھتا ہے وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے اَوْ مُتُّمْ یا مر جاؤ تم خشنودی خدا مین
پر لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش ہے اللہ کی طرف سے اور رحمت اُسکی خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ بہتر اُس چیز سے
کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کے سے بیت وہ ذرا خوش ہو بہت سی ہے یہہ زر سے بہتر خذف کوچہ
جانان ہے گہر سے بہتر وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مر جاؤ تم اے مسلمانو بخشنودی خدا اَوْ قُتِلْتُمْ یا مارے جاؤ لڑائی
مین کافرون کے لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف اللہ کے کہ معبود تمہارا ہے اکٹھے کئے جاؤ گے سمجھ لیجئے کہ معنی اس
آیت کی مژدہ رسان عاشقان ہین یعنے جو مر جاؤ تم اے طالبو مخالفت نفس و ہوا مین یا شہادت یا و بہ تیغ ریاضت
شوق لقائے کبریا مین تو محشور ہو گے ساتھ اُسکے کہ جسکی طلب کی ہے اور مسرور ہو گے ملاقات اُسکے سے کہ جسکے
واسطے جان دی ہے بیت جس مرگ مین ہو وصال دلبر وہ مرگ ہی زندگی سے خوشتر فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
لِنْتَ لَهُمْ پس ساتھ رحمت کے کہ تجھے پہنچے اللہ سے نرم ہوا تو واسطے اُنکے جنہون نے ہزیمت پائی اور شکست کھائی
تھی جنگ احد مین سمجھ لیجئے کہ نزول اس آیت کا اُس وقت ہوا تھا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے
آتے ہوئے اہل ہزیمت کو غصہ نفرمایا بلکہ دلاسا تسلی بخش خوبی دلجوئی کرنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی
کہ یہہ نرمی تیری بسبب رحمت میری کے تھی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت کہنے والا غَلِیْظَ الْقَلْبِ سخت دل
نامہربان لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ البتہ اصحاب تیرے بھاگ جاتے اور پراگندہ ہوتے گردا گرد تیرے سے اور ساتھ تیرے
رہتے فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر اُنسے تقصیر کہ خدمت مین تیرے کئی وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش مانگ مجھ سے
واسطے اُنکے اُس قصور سے کہ ادائے حق مین تیرے کیا وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ اور مشورت کر اُنسے بیچ احکام کے

کہ حق تعالیٰ کی طرف سے جس میں حکم جرم صادر نہیں ہوا بعضے کہتے ہیں کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربہ کی و لڑائی
لشکر کی فَاِذَا عَزَمْتَ پس جب قصد مقرر کرے بعد مشورت کے فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ پس بھروسا کر اوپر اللہ کے نہ اوپر مشورے کے
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو سمجھ لیجیے کہ متوکل حقیقی وہ ہے کہ سوا خدا کے
نہ کسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے بیت زاہد خدا کے عشق میں جو دل دو نیم ہے امید ہے کسی سے اسے اور نہ بیم ہے
اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰهُ اور مدد کرے تمھاری اللہ جیسے کہ حرب بدر میں واقع ہوئی فَلَا غَالِبَ لَکُمْ پس نہیں کوئی غالب
آنیوالا اوپر تمھارے وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ اور اگر چھوڑ دے تمکو جیسا کہ جنگ احد میں واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ
پس کون ہے وہ شخص جو مدد کرے تمھاری پیچھے چھوڑ دینے کے وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر کرم اللہ کے پس چاہیے
کہ توکل کریں ایمان والے وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ اور نہیں لائق کسی نبی کو یہ کہ خیانت کرے غنیمت میں سمجھ لیجیے
کہ اصحاب بعضے جو پہلوانہا دروں میں سے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت میں سے
ہمیں حصہ بہ نسبت اور ضعیفوں کے زیادہ عنایت فرماویں یہ آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت بانٹنے
میں روا نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اموال غنیمت میں سے کچھ چیز گم ہو گئی تھی بعضے سیاہ باطن بسبب نفاق کے
نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے ذمہ سے بلکہ عموماً تمام انبیا کے
خیانت دور فرمائی کہ کوئی پیغمبر خیانت نہیں کرتا وَمَنْ یَّغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت میں
یَاْتِ بِمَا غَلَّ لے آویگا اس چیز کو کہ خیانت کی ہے یا پاویگا گناہ اس چیز کا کہ جسمیں خیانت کی ہے
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے اور فضیحت ہوگا روبرو اس جماعت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھ لیجیے کہ حدیث میں
آیا ہے کہ ایک شخص بعد قسمت غنیمت کے ایک رسن کہنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جو پہلے تقسیم سے اٹھائی
تھی آپ نے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھ تو قیامت کو لائیو ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا اسدن ہر جی
کو بدلا اسکا جو کچھ کمایا ہے نیکی سے اور بدی سے وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے وقت جزا کے
اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ کیا پس جس شخص نے پیروی کی خوشنودی خدا کی بیچ ترک کے خیانت ہو یا ہو کَمَنْۢ بَاۗءَ
بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ ہووے گا مانند اس شخص کے کہ پھر آیا ساتھ غضب اللہ کے بسبب خیانت کے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور جگہ
اسکی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بری ہے جگہ پھر جانیکی دوزخ معاذ اللہ هُمْ دَرَجٰتٌ یہ لوگ یعنے
انبیا اور اہل امانت صاحب درجوں کے ہیں یا انکو ہیں بیچ اس جہان کے مرتبے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے
وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں لوگ امانت داری اور خیانت
گذاری سے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے اوپر مسلمانوں کے اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ جس وقت بھیجا درمیان انکے پیغمبر انہیں کے سے یعنے آدمیوں سے یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ پڑھتا ہے

اوپر اُنکے آیتین قرآنکی یا نشانیان توحید کی وَیُزَکِّیْهِمْ اور پاک کرتا ہی انکو اوناس مقتضیات طبعہ سے
برشمات بنابیع احکام شرعیہ یا اصطلاح مین لاتا ہی کام اُنکے یا گواہی دیتا ہی اوپر پاکی انکے سکے وَیُعَلِّمُهُمُ
الْکِتٰبَ اور سکھاتا ہی انکو قرآن یا معارف شرعیہ وَالْحِکْمَةَ اور حدیث یا معارف عقلیہ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجنے پیغمبر سے بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل
پہچانتے تھے اَوَلَمَّآ اَصَابَتْکُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو مُّصِیْبَةٌ مصیبت شکست سے اور قتل سے اور حال یہہ ہی
قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا تحقیق پہنچا یا تھا تمنے دو برابر اسکے کہ انھون نے جنگ احد مین ستر آدمی تم مین سے شہید کئے
اور تم نے جنگ بدر مین ستر آدمی انمین سے مارے اور ستر کو قید کر کے لے آئے باوجود اسکے قُلْتُمْ اَنّٰی هٰذَا تم نے
غمگین ہو کر کہا کہان سے ہوا یہہ اور ہم مسلمان ہین اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان ہین قُلْ هُوَ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ جو تمکو پیش آیا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ نزدیک جانون تمھارے سے ہی کہ نافرمانی کی اور مدینہ سے باہر
آئے یا ترک مرکز کر بیٹھے بطلب غنیمت لائے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے
فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت سے قادر ہی وَمَآ اَصَابَکُمْ اور جو کچھ پہنچا تمکو ناگوار طبعون تمھارے کا یَوْمَ
الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اسدن کہ ملی دو جماعتین اور ابو سفیان سپاہ مومنین سے مقابلہ کر کے فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس
ساتھ حکم اللہ کے تھا اور قضا و قدر اسکے کے وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور تو کہ دیکھے اللہ ثابت رہنا مسلمانون کا لڑائی
مین اور ظاہر کر دے وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا اور تو کہ ظاہر کر دے دشمنی ان لوگونکی کہ منافق ہوئے وَقِیْلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے ابن ابی اور اصحاب اسکے کے جسوقت پھر سب وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ آؤ اور لڑائی
سے مت پھرو اور کوشش تمام قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لڑو کافرون سے بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوْا یا دفع کرو شر
انکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینہ والون سے رکھتے ہین قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰکُمْ کہنے لگے اگر ہم ڈھب قتل
جانتے لڑائیگا البتہ ساتھ چلتے تمھارے یا اگر جانتے ہم کہ وہان لڑائی ہوگی البتہ ساتھ چلتے لیکن لڑائی اور بگاڑ
نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقرباؤن سے صلح اور ملاپ کر لینگے هُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ
لِلْاِیْمَانِ یہہ منافق طرف کفر کے اسدن کہ یہہ باتین کرتے تھے نزدیک تر تھے انہین سے طرف ایمان کی یا ساتھ
اہل کفر کے نزدیک تر تھے مدد کرنے مین یا اہل ایمان یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ کہتے ہین ساتھ منہہ اپنے کے مَّا لَیْسَ
فِیْ قُلُوْبِهِمْ جو کچھ نہین بیچ دلون انکے یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ملاپ ہو جاویگا اور دلمین جانتے ہین
کہ لڑائی واقع ہوگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھ چھپاتے ہین منافق مکر اور فریب
اور حسد اور عداوت سے اَلَّذِیْنَ قَالُوْا یہہ منافق وہ ہین کہ جہل سے یا واسطے فریب دینے جاہلون کے کہا لِاِخْوَانِهِمْ
واسطے بھائیون اپنے کے یا امثال اور اقربا اور ہم نشینون اپنے کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے وَقَعَدُوْا اور جیا

یہہ ہی کہ یہہ کہنے والے بیٹھہ رہے تھے گھروں مین اپنے بیچ کر مرنے مارنے کو لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر کہا مانتے وُہ بھائی ہمارے
ہمارا گھروں مین بیٹھے رہنے مین اور نکلنے مین بیچ لڑائی کے مَا قُتِلُوْا نہ مارے جاتے جیسے کہ ہم نہین مارے گئے قُلْ
کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار موت کا تمھارے ہاتھہ مین ہی فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس ہٹا دو جانون اپنے سے موت کو اگر ہو تم سچے کہ ڈر دافع قدر ہی کشاف مین لکھا ہی کہ جس دن
منافقون نے یہہ بات کہی ستر آدمی اُنمین سے مرگئے تھے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اور مت
گمان کر اُن لوگون کو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مردے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اصحابون کو کہ بھائی تمھارے جو جنگ احد مین شہید ہوئے ہین حق تعالی نے جانین انکی مرغان
سبز بال کے پیٹھو مین ڈالین ہین کہ ہوا بہشت کی کھائین طوبی کی شاخون پر آشیانے بنائے جویبار فردوس سے
سیراب ہون اور قنادیل زرین سایہ عرش مین لٹکائین ہین کہ اگر چاہین تو واسطے استراحت کے خوابگاہ وہان
مقرر کرین اور وُہ کہتے ہین کہ الٰہی کون خبر دے ہمارے بھائیون آشناؤن کو اس دولت کی کہ ہمنے پائی ہی تاکہ
رغبت انکی طرف جہاد کرنیکے زیادہ ہو حق تعالی نے انکی تعریف حال مین یہہ آیت نازل فرمائی یا پدر جابر
انصاری رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالی سے چاہا کہ مین پھر زندہ ہوؤن تا شربت شہادت بار
دیگر چکھون فرمان ہوا کہ حکم ازلی یون نہین ہی کہ رجوع مرنے سے طرف جینے کے ممنوع ہی عرض کیا
کہ اس سعادت حال اور نعمت بے زوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہی میرے یارون کو آگاہ کر یہہ آیت نازل
ہوئی کہ شہیدون کو مردے مت جان بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ جیتے ہین نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھ لیجے
کہ حیات انکی اس معنوں سے ہی کہ ہر برس ثواب غزوہ کا انکو پہنچتا ہی یا بدن انکے خاک نہین کھاتی یا غسل
نہین دیتے انکو جیسے اور مردون کو دیتے ہین یا جواب سلام کا دیتے ہین یہہ زیارت کرنیوالون اپنون کو مثل
زندون کے يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ رزق دیئے جاتے ہین آن میون بہشت کے سے بیچ اس
حالت کے کہ خوش ہین ساتھہ اس چیز کے کہ دیا ہی انکو اللہ نے فضل اپنے سے اور وُہ دولت خوشنودی حق ہی
کہ کوئی عطا فرحت رسان زیادہ اس سے متصور نہین تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ آفتاب انوار الٰہی جلوہ گر ہو کر ذرہ ذرہ انکے کو
منور کرتا ہی یرزقون اشارہ طرف انکے ہی پس منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہین فرحین عبارت اُس سے ہی واقعی
کوئی خوشی زیادہ تر وصال مطلوب سے اور کوئی سرور فزون تر دیدار جمال محبوب سے متصور نہین سالک فرح عاشق
جمال جانان ہی دیدہ جانان کمال ایمان ہی وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مسرور ہوتے ہین ساتھہ خوشخبری
یا شادی کرتے ہین ساتھہ اُن لوگون کے کہ ہنوز نہین ملے ساتھہ انکے مِّنْ خَلْفِهِمْ پیچھے انکے سے اور امید رکھتے ہین کہ بہشت
مین ساتھہ انکے پہنچین اور بیچ کرامت کے ساتھہ انکے شریک ہون یا خوشی انکو اس سبب سے ہی کہ احوال آخرت کا انکے معلوم کر کر

یقین جانئے اَلَّاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ یہہ کہ نہین کچھ ڈر اوپر اُنکے اُس چیز سے کہ پیش آئی ہین وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور
نہ غمگین ہونگے اوپر مفارقت دنیا کے جو کچھ چھوڑ جاوین یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ اور شادمانی کرتے ہین ساتھہ
رحمت کے کہ فائض ہوئی ہے اللہ کیطرف سے اُنپر یعنے ثواب اعمال وَفَضْلٍ اور بہ زیادتی کے اوپر اُس نعمت کے
جسقدر کہ مستحق ہون وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور دوسری خوشی رکھتے ہین شہید ساتھہ اسکے کہ اللہ تعالے
نہین ضایع کرتا ثواب ایمان والون وموحدون اور مجاہدونکا اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ جن لوگون نے کہ صدق
دل سے اجابت کئی واسطے فرمان خدا کے اور رسول اسکے کے اُسوقت کہ نکلنیکا مدینہ سے حکم کیا سمجھہ لیجئے
کہ قصہ اسکا یون ہے کہ جب ابوسفیان جنگ سے پھرا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آخر اُس دن کہ ہفتہ تھا سترھوین
تاریخ شوال کی مدینہ مین تشریف لائے صبح کو اتوار کے فرمایا کہ لشکر والے احد کے پیچھے دشمنونکے جاوین اور جو کوئی
معرکہ احد مین نتھا وہ آپ بھی نہ جاوے صحابہ نے اطاعت امر کی کئی اور باوجود اسکے کہ ضعیف اور زخم خوردہ تھے
اُنکے کوچ چلے پیر کی رات حمراء اسد منزل کر کر آگ بہت جلائی کہ ہیبت اور دہشت انکی قبائل عرب پر ظاہر ہو اور سمجھین
کہ عجز اور انکسار نہین ہے انکو حق تعالی نے اس آیت مین تعریف فرماتا ہے انکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا
مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ پیچھے اسکے کہ پہنچے انکو زخم لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْہُمْ واسطے ان لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین
اُنمین سے بوفائے عہد وَاتَّقَوْا اور ڈرتے ہین غضب خدا سے بہ مخالفت امر پیغمبر اَجْرٌ عَظِیْمٌ ثواب ہے بڑا
یعنے بہشت سمجھہ لیجئے کہ لکھا ہے کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ ہو کر بعزم استیصال لشکر اسلام عود [illegible]
ناگاہ خبر پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسد مین سے ہراسان ہو کر پھر جانب مکہ پھرا اور قافلہ تجار کا
مدینے کو جاتا تھا یا اعراب بادیہ لوگون کو اُس قافلہ کے خوب سمجھایا کہ محمد جس جگہہ مین ہماری طرف سے اُنہین ڈرائیو کہ
ابوسفیان نے لشکر آراستہ کر کر تمھارے قتال اور جدال کو بازگشت کی ہے بلکہ مگر تمھارے ستانے کو باندھی ہے
جب قافلہ حمراء اسد مین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات ہوی تو موافق کہنے ابوسفیان کے ڈرایا لیکن عنایت
ازلی شامل حال مسلمانونکی تھی مطلق ہراسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوئی اور توکل پر رہے کچھہ خوف
نہ کھایا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَہُمُ النَّاسُ قبول کرنیوالے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہین کہ واسطے ڈرانیکے کہا انکو
لوگون نے یعنے تجار نے یا اعراب نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ یہہ لوگ یعنے ابوسفیان اور اصحاب اسکے تحقیق
جمع ہوئے ہین واسطے قتال تمھارے فَاخْشَوْھُمْ پس ڈرو تم انسے کہ تمھین طاقت مقابلہ کی انکے نہین ہے
فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا پس زیادہ کیا اس بات نے مسلمانونکا ایمان یعنے تصدیق اور یقین اور توکل وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ
وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور کہا مسلمانون نے کفایت ہے ہمکو اللہ تعالی مدد کرنیوالا اور اچھا کارساز ہے سمجھہ لیجئے کہ نزدیک
بعضون کے یہہ آیت کہ گذری اور بعد اسکے کہ ہے غزوہ بدر صغری مین نازل ہوئین ہین لکھا ہے کہ ابوسفیان نے

روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر مین کرینگے آپ نے قبول کیا
تھا جب وعدے کے دن قریب آئے پشیمان ہوکر نعیم بن مسعود کو مدینے مین بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور سمجھا
جا کر سمجھاوے کہ کوئی مسلمان حرب کے واسطے بدر مین نہ آوے نعیم نے مدینے مین اگرچہ ہر چند خوف دلایا اور کثرت
لشکر کفار کی اور ہتھیارونکی کہی اور اتفاق انکا بتایا لیکن سوا جواب حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے نہ سنا اور
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ محاربون احد کے اور سوا انکے اور لوگون کو لیکر پندرہ سو آدمیون سے بدر کو
گئے آٹھ روز وہان رہے بازار لگا لوگونکو تجارتین منفعت بہت ہوئی کفار ڈرسے اہل اسلام کے وہان نہ آئے
حق تعالی نے یہہ آیتین نازل فرمائین اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پچھلی آیت مین گذرا ہے جسکی معنے تجار کی
لکھی ہین یہان نعیم سے عبارت ہے اور ناس دوسرا دونو تقدیر پر عبارت ابو سفیان اور اتباع اسکے سے ہے
اب سنئے تتمہ حال مومنون کا ہے کہ فانقلبوا پس پھر آئے بقول اول حمراء اسد سے اور بقول ثانی موضع
بدر سے بنعمۃ من اللہ وفضل ساتھ عافیت کے یا ثواب کے اللہ کیطرف سے اور زیادتی حرمت کی یا افزونی مال تجار
کی لم یمسسھم سوء نہ لگے انکو برائی قتل کی اور جرح کی اور ہزیمت کی بلکہ سلامت آئے اور بکرامت پھرے
واتبعوا رضوان اللہ اور پیروی کی رضامندی اللہ کی ساتھ فرمانبرداری رسول کے واللہ ذو فضل عظیم اور
اللہ صاحب فضل بڑا ہے دفع کرتا ہے شر مشرکونکا مومنون سے انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ
سوا اسکے نہین کہ یہہ شیطان ہے کہ ڈراتا ہے تمکو دوستون اپنے سے یعنے جو کچھ اعراب یا اہل قافلہ یا نعیم
کہتے ہین وہ شیطان کے سکھائے ہوئے ہین کہ منافقونکو ہراس مین ڈالکر لشکر پیغمبر سے نکالین اور صورت شکست
کی مسلمانون پر لاوین فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین پس تم اے مسلمانو مت ڈرو دوستون سے
شیطان کے اور ڈرو مجھ سے بیچ مخالفت حکم میرے کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے وعدے اور وعید میرے پر ولا
یحزنک الذین یسارعون فی الکفر اور چاہیے کہ نہ غمگین کرین تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ
مدد کرنے اہل کفر کے مانند ابن ابی اور تابع اسکے کہ جنگ احد مین تخلف کرکر تمھین چھوڑ گئے انھم لن یضروا اللہ
شیئا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر کرین اللہ کو یعنے دوستان خدا کو کچھ بسبب مسارعت کے بیچ کفر کے یرید اللہ الا
یجعل لھم حظا فی الاخرۃ ارادہ کرتا ہے خدا یہہ کہ نکرے یعنے نہ دیوے واسطے انکے کچھ حصہ بیچ آخرت کے ولھم عذاب
عظیم اور واسطے انکے ہے عذاب بڑا یعنے بہت اور ہمیشہ ان الذین اشتروا الکفر بالایمان تحقیق جن لوگون نے
مول لیا کفر بدلے ایمان کے لن یضروا اللہ شیئا ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھ بسبب خرید کفر کے بلکہ ضرر انکا انہین کی
طرف پھرتا ہے ولھم عذاب الیم اور واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا ولا یحسبن الذین کفروا اور نہ گمان کرین وے
لوگ کہ کافر ہوئے ہین یہود اور نصاری اور مشرکون اور منافقون نے انما نملی لھم یہہ کہ جو ڈھیل دیتے ہین ہم انکو بیزدادو

اِثْمًا تو کہ زیادہ کریں گناہوں کتیئں اور دین باطل پر اپنے ثابت رہیں وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ اور واسطے انکے ہے
عذاب ذلیل کرنیوالا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ نہیں ہے اوپر اسکے اللہ سبحانہ کہ چھوڑ دیوے
ایمان والوں کو اوپر اس حالت کے کہ ہو تم ابھی منافقو اوپر اسکے کہ طعنہ زن ہو ایمان والوں پر چھپے چھپے اور
استہزا کرتے ہو ظاہر بلکہ حکمت الٰہی تقاضا ہے تمہارے کہ محک امتحان پر مارتی ہے حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ
مِنَ الطَّيِّبِ یہانتک کہ جدائی کردے ناپاک کو کہ آلودہ گی نفاق کی ہے پاک سے یعنی مومن مخلص سے سمجھ لیجئے
کہ یہہ تمیز یا جہاد ہے کہ منافق مقابلے میں اعدائے دین کیطرح دبتے تھے چنانچہ روز احد میں اور یا ساتھ ظاہر
کرنے اسرار دلہائے منافقین ہے کہ وحی پیغمبر پر حق تعالیٰ نازل کر کر صحابہ کو آگاہ فرماتا ہے اب معلوم
کرلو کہ دل کا بھید منافقوں کے یہہ تھا کہ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حق تعالیٰ نے تمام
امت میری دکھادی ہے جیسے حضرت آدم کو سب ذریات انکی بتادی تھی میں سب جانتا ہوں کہ کس کے
دلمیں ایمان ہے اور کسکے نہیں اور کون اسلام قبول کریگا اور کون نہیں تو منافق آپسمیں کہنے لگے کہ دیکھو
ایسی دعوے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں اور ہمارے دلوں سے خبر نہیں رکھتے کہ ہم میں سے کون سا
مخلص ہے اور کون سا منافق یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار
کرے تمکو ای منافقو اوپر غیب کے کہ کون مومن ہے اور کون کافر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور لیکن
اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جسے چاہتا ہے اور اسے چھپی باتوں سے آگاہ کردیتا ہے فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے کہ منفرد ہے ساتھ علم غیب کے اور ساتھ رسولوں اسکے کہ بندے
برگزیدے خدا کے ہیں سمجھ لیجئے کہ خطاب طرف مومنوں کے ہے اور ہوسکتا ہے کہ طرف کفار کے یا منافقوں کے ہو
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اسطرح پر اور پرہیزگاری کرو نافرمانی سے یا شرک سے یا نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ
پس واسطے تمہارے ہے ثواب بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ دون ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو اللہ نے مال منال دنیا کے سے اور کرم اپنے
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ وہ بخل بہتر ہے واسطے انکے یہہ بات یوں نہیں ہے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بخل برا ہے واسطے
انکے کہ دنیا میں برکت مال کی کھوتا ہے اور آخرت میں سبب عذاب کا ہوتا ہے سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ شتاب ہے
کہ طوق پہنائی جاوینگے ساتھ اسکے کہ بخل کیا ہے ساتھ اسکے مال سے اور زکوٰۃ دینے سے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن
قیامت کے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جسے حق تعالیٰ نے مال دیا اور اسنے بخیلی سے زکوٰۃ نہ نکالی قیامت
کے دن اسکے مال کو سانپ کی صورت بنا کر اسکے گردن میں لگائیں کہ وہ دونو جانب منہ سے اسکا کاٹیگا اور کہیگا کہ میں
وہ مال ہوں تیرا کہ جس پر دنیا میں تو لاف زن تھا اور وہ خزانہ ہوں تیرا کہ جس پر فخر کرتا تھا اور لکھا ہے کہ اس سانپ کے سر پر بال

ہوگئے تیزی تندی زہر کے سے اور دو نقطے سیاہ تھے آنکھون انکے کے ہونگے کہ بد قسم سانپ کے سب قسمون سے
بدتر ہوتی ہے بیت نہ جمع کر کے تجھکو دیتا کہ در محشر ہو یہہ مال مار ہوا اور گنج اژدہا ہو وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ چھوڑ جاتے ہین آسمانون والے اور زمین والے سمجھ لیجئے کہ سب اہل
آسمان اور زمین مرجاوینگے اور تمام بے دعوی مدعیان اور بے نزع منازعان اسے واحد لاشریک کو رہ جاویگا لمن
الملک الیوم للہ الواحد القہار محققون نے کہا ہے کہ میراث حقیقت مین اسے کہتے ہین کہ ایک نئی چیز ملک مین
آوے کہ قبل اسکے ملک ہو پس یہان میراث مجازاً فرمایا ہے کہ للہ ملک السموات والارض اللہ کیواسطے ہے
ملک آسمانونکا اور زمین کا تصرف مین اور ونکے عاریتہً ہے جب یہہ مرجاوینگے جسکی عاریت ہے اسکو پہنچیگی
اسبات مین عجب اشارت ہے کہ بخیل کا نفس الامر مین مال نہین ہے مال سب اللہ کا ہے پس مال غیر مین بخل
کرنا نہایت بدبختی ہے نظم بخل یہہ سر بہ تیر خاک چہ معنی دارد کرم انشاہی نہ ادراک چہ معنی دارد ملک حق جو
تیرے پاس ہے دے درره حق غیر کے مال مین امساک چہ معنی دارد وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی سا
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفاق سے اور امساک مال سے خبردار ہے جیسا کروگے ویسا پاؤگے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاءُ تحقیق سنا اللہ تعالی نے کہنا ان لوگونکا کہ کہتے ہین تحقیق اللہ فقیر ہے
اور ہم دولتمند ہین سمجھ لیجئے کہ جب آیت وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی یہود نے کہا خدا محتاج ہے کہ ہم سے
مانگتا ہے اور یہہ کہنا اعتقاد سے نہ تھا ٹھٹھے بازی سے تھا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی اور از رو تہدید فرمایا کہ یہہ
سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا جلد لکھتے ہین ہم یعنے کراما کاتبین کو فرماتے ہین کہ لکھین جو کہا انھون نے نسبت فقر کی ہمارے
طرف کرنی اور نسبت دولتمندی اپنے طرف وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مارڈالنا انکا پیغمبرونکو ناحق یعنے
یہہ بھی لکھتے ہین کہ انکے اسلاف سے یہہ حرکت بری ہوئی وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم وقت مارنیکے یا وقت اٹھانے قبور کے
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ چکھو تم عذاب جلن کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ یہہ عذاب بمقابل ہے بدلے اس چیز کے
کہ آگے بھیجا ہاتھون تمہارے نے سمجھ لیجئے کہ ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق فعل کے ہے وگرنہ فاعل وہ ہین اور افعال
انکے قتل انبیا اور عبادت گوسالہ اور مثل اسکے تھے وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور تحقیق نہین اللہ ظلم کرنیوالا
اوپر بندون اپنے کے جو مستحق عذاب کے ہین انکو از رو عدل معذب کرتا ہے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا
دوسری سنا کہنا ان لوگونکا کہ کہا تحقیق اللہ نے عہد کیا ہے طرف ہمارے یعنے امر کیا ہے ہمین اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ
یہہ کہ نہ ایمان لاوین ہم اور نمانے ہم کسی پیغمبر کو حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ یہانتک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی تَاْكُلُهُ
النَّارُ کہ کہا جاوے اسکو آگ سمجھ لیجئے کہ پہلے دین بنی اسرائیل مین کھانا قربانی کا حلال نتھا قربانی کو بن چھت کے گھر مین
رکھ دیتے تھے اور پیغمبر اس زمانے کا درمیان گھر کے کھڑا ہوکر مناجات بیچ جناب واہب عطیات کے کرتا تھا اور برسے

بڑے رئیس بنی اسرائیل کے باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید بے دودھ آسمان سے ساتھ
آواز مہیب کے اتر کر اس قربانی کو جلا دیتے تھے پس یہود کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہی کہ سوا اس پیغمبر کے
کہ جو قربانی اسطور پر کرے ایمان نہ لاویو حق تعالی نے انکے الزام دینے کے واسطے فرمایا کہ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر پہلے ظہور
میرے سے ساتھ معجزوں روشن کے مانند عیسی علیہ السلام کے وَبِالَّذِي قُلْتُمْ اور دوسرے لائے تھے ساتھ
اس چیز کے کہ کہا تمنے یعنی قربانی موافق مدعا تمھارے کے کرنیوالے مثل زکریا اور یحیی کے علیہم السلام فَلِمَ
قَتَلْتُمُوهُمْ پس کیون مار ڈالا تمنے انکو یعنے زکریا کو کہ اس قربانی والے تھے اور یحیی بیٹے انکے کو اِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ اگر ہو تم سچے کہ متابعت پیغمبر صاحب قربانی کی چاہئے فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
پس اگر جھٹلاوین تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول مت ہو پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت
پہلے تجھ سے ایسے پیغمبر کہ وہ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ آئے تھے ساتھ معجزوں روشن کے وَالزُّبُرِ اور چھوٹے
کتابوں کے وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ اور کتاب روشن کرنیوالے حلال اور حرام کے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
ہر جان چکھنے والی ہے موت شتاب ہی کہ سب تم جھٹلانیوالو اور سچا جاننے والو یہہ شربت چکھوگے وَإِنَّمَا
تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور سوا اسکے نہین کہ پورا دئیے جاؤگے تم بدلے اعمال اپنے کے دن قیامت کے
فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو کوئی دور کیا گیا آگ دوزخ کے سے وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا گیا بہشت مین فَقَدْ فَازَ
پس تحقیق پہنچا مراد کو وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اٹھانا ناپائدار
سمجھ لیجئے کہ زندگانی دنیا کو ساتھ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنے والا غرور مین آوے مراد یہہ ہے
کہ زندگانی دنیا کی لوگون کو فریب دیتی ہے اگرچہ بھی حقیقت اسکی معلوم کرلین تو جانین کہ ہیچ ہے سو
یہہ دنیا ہیچ ہے رافت غرور ہیچ مین مت آ نو یہہ دنیا ہیچ ہے ہرگز تو اسکے ہیچ مین مت لَتُبْلَوُنَّ فِي
أَمْوَالِكُمْ البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ مالون اپنے کے سمجھ لیجئے کہ بعد ہجرت کرنے مسلمانون کے مکہ سے طرف مدینہ کے
مشرک مکے کے مال اسباب انکا جو مکے مین رہ گیا تھا اسپر تصرف کرنے لگے لوٹ جو مسلمان راہ مین مل جاتا اُسے لوٹنے
مارنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہوگئے اے مسلمانو بیچ مال اپنے کے نقصان ہونے مین اور ضائع جانے مین
وَأَنْفُسِكُمْ اور بیچ جانون اپنے کے جہاد کرنے مین اور مرض پانے مین وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور البتہ سنوگے
اُن لوگون سے کہ دئیے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنے یہود اور نصاری کے وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا اور دوسرے
سنوگے اُن لوگون سے کہ شرک کرتے ہین أَذًى كَثِيرًا ایذا بہت یعنے باتین کہ موجب رنج اور ایذائے خاطر کے ہون پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تمھارے وَإِنْ تَصْبِرُوا اور اگر صبر کرو تم اوپر ایذا اس گروہ کے وَتَتَّقُوا اور پرہیزگاری کرو یعنے

عوض آپ نہ لو اللہ ہی پر چھوڑ دو فَاِنَّ ذٰلِكَ پس تحقیق یہہ صبر اور تقا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہمت کے کاموں کے سے ہے
یعنے جو کام کہ متعلق بدین اسلام ہیں وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور یاد کر جو وقت لیا اللہ نے عہد
اور پیمان اُن لوگوں کا کہ دیئے گئے ہیں کتاب توریت اور انجیل یعنے علماے بنی اسرائیل کے اور مضمون عہد کا یہہ ہے کہ
لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرو تم اُس کتاب کو کہ بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے واسطے لوگوں کے
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور نہ چھپاؤ اُسکو سمجھ لیجئے کہ تبین اور تکتمون دونو صیغے مخاطب کے ہیں حفص کی قرات میں اور
قرأت مکیین میں یہہ دونو صیغہ غائب کے ہیں تبین اور تکتمون یعنے بیان کریں اور نہ چھپاویں فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
پس پھینک دیا اُس کتاب کو یا اُس پیمان کو پیچھے پیٹھوں اپنی کے سمجھ لیجئے کہ یہہ کلمہ مثل ہے عدم التفات پر
وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مول لیا بدلے اُسکے مول تھوڑا رشوت تھی جو ہر سال عوام اور بے وقوفوں سے لیتے تھے
فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ پس بری چیز جو مول لیتے ہیں یعنے نعیم جاودانی دیکر حظ فانی لیتے ہیں بیت پڑے بات ش
حسرت بکور جلتے ہیں جو لوگ دین سے دنیا کو بس بدلتے ہیں لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ مت گمان کر اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کو کہ خوش ہوتے ہیں بِمَآ اَتَوْا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں یعنے چھپاتے ہیں
نعت تیری وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا اور چاہتے ہیں یہہ کہ تعریف کئے جاویں ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں
کی سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یہود سے پوچھا انھوں نے جواب اُسکا جو واقعی تھا اُسے چھپا کر
اُسے تقریر بنا کر جھوٹی کی کہ گویا سچ خبر دی اور اُسپر اپنی تعریف چاہی یہہ آیت نازل ہوئی اور یا یہہ آیت منافقوں
کے شان میں آئی ہے کہ لڑائی میں آپکے ساتھ سے طرح طرح عذر بیان کرنے لگے اور متوقع تحسین کے ہوئے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ پس مت گمان کر اے رسول اور اے مومنو اُنکو بیچ خلاصی کے عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے
مثل قتل اور جلا اور ذلت اور قبول جزیہ کے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اُنکے ہے عذاب درد دینے والا دن قیامت کے
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور اللہ اوپر ہر چیز کے ثواب دینے میں ابرار کے اور عذاب کرنے میں اشرار کے قادر ہے لکھا ہے کہ قریش نے یہود سے پوچھا
کہ معجزے موسی ع کے کیا تھے انھوں نے مثل عصا اور ید بیضا کے بیان کئے پھر اگر نصاری سے معجزے حضرت عیسی ع کے
پوچھے انھوں نے مثل احیائے موتی اور ابرائے مرض برص بیان کئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر
کہا کہ ہم معجزات عیسی اور موسی سے خبردار ہو کر تمھارے معجزے دیکھنے آئے ہیں اگر کوہ صفا کو سونیکا بنا دو تو
علامت معبود تمھارے کی جانیں ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم طالب نشانیوں وحدانیت کے ہو تو دیکھو
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدائش آسمانوں کے اور جو انمیں ہے اور زمین کے اور جو اسمیں ہے وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ اور آنے جانے رات کے اور دن کے یا بیچ مختلف ہونے رات اور دن کے نور اور ظلمت میں یا نقصان اور زیادت میں

ع

لَاٰیٰتٍ ہر آئینہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اُسکے کے اور کمال علم اور قدرت اُسکے کے لِّاُولِی
الْاَلْبَابِ واسطے عقل والون کے بہت نشان وحدت حق جسکی عقل صافی ہی ہر ایک ذرہ و ہر برگ گواہی ہی
اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ صاحب عقل کے وہ لوگ ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو وقت
کھڑے ہونے کے اور بیٹھنے کے اور اوپر وقت تکیہ کرنے کروٹون اپنے کے سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے ہمیشہ ذکر کرنا ہی اور محبت
مذکور مین آیا ہین پھر تا ہی من احب شیئاً اکثر ذکرہ بہت کیجئے دلکو جو وابستگی کسی سے ہو نہ تو کسطرح وہ فراموش
اُسکے جیسے ہو نہ یا مراد ذکر سے نماز ہی کہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تینو ہئیت سے جائز ہی بحسب طاقت یا ذکر بمعنی
شکر ہی یعنے شکر ادا کرتے ہین اللہ کا اوپر کھڑے ہوئے کے قدرت کے اور بیٹھنے کی نعمت کے اور لیٹنے کی راحت کے اور محققون
نے کہا ہی کہ مراد یہان ذکر سے ذکر دل کا ہی نہ زبان کا اسواسطے کہ دوام ذکر لسانی ممکن نہین اور ذکر قلبی ہر دم
ہر لحظہ بے قصور و فتور جاری رہتا ہی پس مراد ذکر کرنیوالون سے اہل دل ہین کہ ساتھ جان کے مشغل ہین
کھڑے ہین تو اُسکی یاد مین کھڑے ہین اور بیٹھے ہین تو اُسکی دہیان مین بیٹھے ہین اور لیٹے ہین تو اُسکے خیال
مین لیٹے ہین یا قائم ہین آستانہ خدمت پر اور بیٹھے ہین فراش محبت پر اور لیٹے ہین بساط الفت پر بیت
از بسکہ بسا ہی دلمین ہر آن نہ بیٹھے لیتے کھڑے بنیر دہیان وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اندیشہ کرتے ہین
از روی استدلال کے بیچ پیدائش آسمانونکے اور زمین کے تاکہ وہ اندیشہ انکو راہ دکھاوے طرف رب العالمین کے پھر
حجاب بعد اور دوری کے نظر سے اٹھا کر غیب سے بحضور اکرار و مشاہدہ بزبان حال کہتے ہین رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا
بَاطِلًا ای پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تونے اس مخلوق کو کہ آسمان اور زمین ہی بیفائدہ سُبْحٰنَکَ پاکی
ہی تجھکو اس سے کہ کچھ چیز بیفائدہ پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس بچالے ہمکو ساتھ مہربانی اپنی کے عذاب آگ
دوزخ کے سے رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو عدل سے جسکو داخل کرے
آگ مین اور وہان وہ ہمیشہ رہے پس تحقیق رسوا کیا اُسکو ساتھ عقوبت کے وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ اور نہین ہی واسطے ظالمونکے
جیسے مشرک اور یہود اور نصاری اور مثل انکے مِنْ اَنْصَارٍ مددد دینے والے کہ عذاب سے چھڑاوین رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِیًا ای صلاح لانیوالے کام ہمارے تحقیق ہمنے سنا آواز پکارنیوالے کا کہ ظاہر یُنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ پکارتا تھا خلق کو
طرف ایمان کے سمجھ لیجئے کہ پکارنیوالے پیغمبر ہین صلعم اور یا قرآن مجید ہی کہ عام تر ہی اسواسطے کہ بہت لوگون نے
دعوت پیغمبر کی نہین پائی اور قرآن کو سب سنتے ہین کہ بزبان بیان پکارتا ہی اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ یہہ کہ ایمان
لاؤ ساتھ پروردگار اپنے کے فَاٰمَنَّا پس اجابت کی ہمنے پکارنیوالے کی اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا ای پیدا کرنیوالے ہمارے پس بخشش واسطے ہمارے گناہ ہماری سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے گناہ کبیرہ ہی
یا مطلق گناہ پہلی وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا اور دور کر ہمسے برائیان ہمارے اور چھپا دے وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور مار

ہمکو ساتھ نیکوں کے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ اے تدبیر کرنیوالے کام ہمارے کے اور دے ہمکو جو وعدہ کیا تو نے
ہم سے اوپر رسولوں اپنے کے کہ نعمتیں جاودانی ہیں یا جو پیغمبروں کی زبانی وعدہ فرمایا ہے فتح مند کیا مسلمانوں کے
یا بخشش بڑی طلب کرتے ہیں ہم جو انبیاؤں کو کہا ہے کہ بخشش مومنوں کی چاہو چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا وَلِمَنْ
دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ اور ہمارے پیغمبر کو امر فرمایا کہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور مت
رسوا کر ہمکو دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ اپنے کو سمجھ لیجیے کہ بعضے مفسرین نے
نقل کیا ہے کہ دعائیں پانچوں کہ بیچ ان آیتوں کے مذکور ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور چاروں یاروں آپ کے
سے واقع ہیں جناب پیغمبر خدا نے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ شہود میں دعا فرمائی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا
اور حضرت ابوبکر رضہ نے مقام خوف میں کہا رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ اور حضرت عمر رضہ نے تصدیق تحقیق
اپنے سے خبر دی کہ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ اور حضرت عثمان و علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے پچھلے وعدوں کے التجا
میں عرض کیا رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا پھر جناب مجیب الدعوات سے مژدہ اجابت کا یوں صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ
پس قبول کیا دعاؤں انکے کو پروردگار انکے نے اس طرح سے کہ ارشاد فرمایا اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ یہہ کہ نہیں ضایع کرتا میں
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ عمل کسی عمل کرنیوالے کا تم میں سے مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے
تمھارے بعضے دوسروں سے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ تمھیں ثواب میں ایک حکم ہے جو کوئی عمل کریگا ثواب پاویگا
کچھ مرد عورت پر موقوف نہیں کوئی ہو حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال
کیا کہ ہجرت کرنے میں مردوں کے مناقب بہت وارد ہیں اور عورتیں ہجرت کرنیوالیاں اس سے بے نصیب ہیں یہہ آیت
شریفہ نازل ہوئی کہ میں عمل کسی عمل کرنیوالے کا ضایع نہیں کرتا مرد سے یا عورت سے فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا پس جن لوگوں نے
ہجرت کی چھوڑا یا وطن چھوڑا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ اور نکالے گئے گھروں اپنے سے یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکوں نے مکے سے نکالا وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ اور ایذا دیئے گئے بیچ راہ طاعت میری کے مراد اس سے
پہلے مسلمان ہیں جیسے بلال کہ زبان کفار سے ملال رہے اور صہیب کہ جنکے نقصان اموال رہے وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
اور لڑے کفار سے اور شہید ہوئے جہاد میں یہہ عام مہاجرین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ البتہ دور کرونگا میں انکے
برائیاں انکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ داخل کرونگا میں انکو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں
نیچے درختوں یا نیچے محلوں انکے کے نہریں اور بدلا دونگا میں انکو ثَوَابًا ثواب دینا کر مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک
اللہ تعالی کے سے سمجھ لیجیے کہ وضع مظہر کی موضع مضمر میں دلیل ہے اوپر تعظیم ثواب دینے والے کے اور اضافت
ثواب کی طرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام ذکر کیا کہ دلالت اوپر ذات مجموعہ صفات کے کرتا ہے یہہ نشان ہے تعظیم
ثواب عظیم الشان کا بیشک سچ ہے کہ خدا سب سے بڑا اسکی ہے فائق تو دیویگا ثواب ایسا ہی جو اسکے ہی لائق وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

اور اللہ تعالی کے نزدیک اونکے ہی اچھا ثواب اہل تفسیر لکھتے ہیں کہ مشرکان مکہ معظمہ ساتھہ فراخی اور عشرت کے
رہتے تھے اور فقراء مومنان ساتھہ تنگی اور عسرت کے اوقات کاٹتے تھے لئکے جیمین گذرا کہ بہت تعجب ہی جو بت
پوجین ہین انکو ناز و نعمت ہی ہمین اس حق پرستی مین بلا و رنج و محنت ہی سو حق تعالی نے واسطے تسلی انکے
کے ساتھہ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد درویش امت کے ہین لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ
چاہیئے کہ نہ فریب دین تجھکو جانا آنا کافرونکا بیچ شہرونکے واسطے تجارت کے کیون کہ یہہ آمد و رفت انکی مَتَاعٌ
قَلِیْلٌ فائدہ ہی تھوڑا جلد جاتا رہیگا ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پھر بعد موت کے آخرت مین جگہہ رہنے انکے کی دوزخ
ہی وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا ہی بچھونا دوزخ لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عقاب پروردگار
اپنے سے اور فائدہ دنیا کے پر مغرور نہین ہوتے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ واسطے انکے بہشتین ہین
اس روش کی کہ جاری ہین نیچے درختون یا مکانون انکے کے نہرین پانی کی دودھہ کی شراب کی شہد کی
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے بیچ انکے نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ بیچ اس حالت کے کہ یہہ بہشتین مہمانی ہین نزدیک
اللہ کے سے سمجھہ لیجئے کہ نزل اسے کہتے ہین جو اچھی نفیس چیزین بہت سنزل مہمان ہین حاضر کرین واسطے اسکے
بزرگی کے اسے زبان ہندی مین مہمانی کہتے ہین بیت اتقا والون کو جنت میہمانی چاہیئے ہمسے مستونکو لقائے
یار جانی چاہیئے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اور جو کچھہ نزدیک اللہ تعالی کے ہی الطاف خفیہ سے بہتر ہی واسطے نیکی
کرنیوالون کے فایدے دنیا فانی سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص
ہی کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ اللہ کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ اور ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری گئی
طرف تمھارے کہ قرآن شریف ہی اور ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہی طرف انکے کہ توریت ہی اور یا انجیل سمجھہ
لیجئے کہ مراد ابن سلام ہی اور اصحاب اسکے یا نجاشی اور اتباع اسکے خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ بیچ اس حالت کے کہ ڈرانیوالے
ہین یا عاجزی کرنیوالے ہین واسطے خدا کے لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا نہین مول لیتے بدلے نشانیون
اللہ کے کہ احکام توریت مین یا نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھوڑا مثل علمائے یہود کے کہ رشوت خوار تھے
اُولٰٓئِکَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ یہہ لوگ ڈرنے والے دیندار واسطے انکے ہی ذخیرہ رکھا ثواب انکا نزدیک پروردگار
انکے کے اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا تعالی جلدی لینے والا ہی حساب آسانی سے اور شتابی سے حساب
مومنونکا کریگا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر ادائے فرائض کے یا اوپر جہاد
کفار کے یا اوپر فرمانداری احکام شرعیہ کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ معنی اخیر کی خوب تر ہین کہ شامل ہین سب طاعتونکو
وَصَابِرُوْا اور شکیبائی کرو لڑائی مین دشمنون سے اور پانو مضبوط رکھو میدان جنگ مین یا نفقانی رکھو ایک دوسرے کو
بیچ لڑائی کے وَرَابِطُوْا اور تیار رہو جنگ اعداء خدا کو یا مقید رکھو اپنے تئین بیچ عبادت کے سمجھہ لیجئے کہ مرابطہ یہہ ہی

کہ مجاہدین گھوڑے اور ہتھیار اپنے تیار رکھیں کہ ایذا کفار کی مسلمانوں پر نہ آنے دیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مرابطہ انتظار
کرنا نماز کا ہے بعد نماز کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تو کہ تم چھٹکارا پاؤ
بیت التقامین ہے فلاح دوجہان یاد رکھو اسکو تم ای مومنان ۃ بعضے محققون نے اس آیت شریفہ کی یہہ
معنی کہی ہین کہ ای مومنو صبر کرو اور مجاہدہ نفسون کے ساتھ بجنے ہولے شیطانی کے اور بجالانے طاعت رحمانی
کے اور ثابت مضبوط قدم کاری بجے بجائے بچے ٹھمائے رہو ساتھ تسلیم کے بلا مین اور رضا کے احکام قضا مین
اور تیار رہو واسطے توڑنے تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو خطروں اور وسواسوں سے جو سوا اللہ کے
اور دلمین آتے ہین اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف اللہ کے رکھو تو کہ چھٹکارا پاؤ تم حجابون سے جو درمیان تمہارے
اور اللہ کے ہین اور مرتبہ شہود اور مشاہدے کا اور حضور اور احسان کا حاصل ہو بیت ہر گھڑی ہر دم نظر آنے
لگے ۃ سالک جلوے وہ دکھلانے لگے ۃ سورۂ نساء مدنی ہے ایکسو چھتر آیتین ہین ایکہزار نوسو پینتالیس
کلمے ہین سولہ ہزار تیس حرف ہین فواصل اسکی لونما ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ آل عمران
کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ امر اتقا کے ہے اور شروع اسکا بھی بامر تقوی ہے

سورۃ النساء مدنیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مائۃ وست وسبعین آیۃ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ای لوگو ڈرو اور پرہیز کرو غصے اور عذاب پروردگار اپنے سے جن نے
ساتھ محض قدرت اپنی کے پیدا کیا تمکو باوجود اختلاف رنگون کے اور شکلون کے اور زبانون کے مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ ایک تن سے کہ وہ آدم ہے وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور پیدا کیا اس ایک تن تنہا سے جوڑا اسکا کہ حوا ہے
اور اصح یہہ ہے کہ حوا کو آدم کی بائین پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پھیلائے اور ظاہر کئے آدم اور حوا سے
بواسطے توالد اور تناسل کے رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً مرد بہت اور عورتین بسیار وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو مخالفت امر
خدا سے الَّذِیْ وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے ایک دوسرے تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ حاجت
مانگتے ہو اور قسم دیتے ہو ساتھ اسکے وَالْاَرْحَامَ اور ڈرو قطع رحمون سے آپسمین ساتھ ایک دوسرے کے پیوند
مہر کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا تحقیق اللہ ہی اوپر تمہارے ہوگا اور ہے تمہارے نگہبان سب اقوال افعال تمہارے
جانتا ہے سمجھ لیجئے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جانے اسے چاہئے کہ بیٹھنے اٹھنے مین احتیاط رکھے کہ اللہ دیکھتا ہے
کچھ ایسا کام صادر ہو جسمین شرمندگی اپنی اس جناب مین ہو نظم جب یہہ سمجھا کہ نگہبان ہے خدا دیکھتا ہے برا اور
بھلا پھر بھلا کیون کر برائی کیجئے ہو سکے جتنی بھلائی کیجئے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ اور دو یتیمون کو ای ولیو وصیو انکے
مال انکے جو بسبب وصیت اور ولایت کے تصرف مین لائے ہو لکھا ہے کہ اولیا یتیمون کے مال مین تصرف نالائق کرتے تھے
جیسی اپنی بکری دبلی یتیمونکے بکریونمین ملا کے پھر موٹی بکری ایک پکڑ لے اور کہا کہ یہہ بکری ہے عوض مین بکری کے حق تعالے

نے ارشاد کیا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ اور مت بدلو مال ناپاک کو یتیم کے ساتھ مال پاک اپنے کے یعنے نہ لو اچھے
مال کو یتیم کے کہ تمھارے حق مین وہ ناپاک ہی عوض مین اپنے برے مال کے کہ تمھارے نزدیک وہ پاک ہی نہ
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اور مت کھاؤ مال انکے ملا کر ساتھ مالون اپنے کے اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا تحقیق یہہ
کھانا مال یتیم کا یا بدل کرنا یا خیانت کرنی اسمین گناہ ہی بڑا یہہ آیۃ شریفہ نازل ہوئی ہی ایک عطفانی کے شان مین
کہ اسکا بھائی مرگیا تھا ایک بیٹا چھوڑ کر وہ چچا اپنے کے سبب اسکے مال پر متصرف ہوا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اپنا مال
مانگنے لگا چچا نے دینے مین تاخیر کی یہہ قصہ محکمے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا یہہ آیت نازل ہوئی اس
عطفانی نے نعوذ باللہ من الحوب الکبیر پڑھکر تمام مال اُس بھتیجہ کا حوالہ کیا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى اور اگر
ڈرتے ہو تم یا جانتے ہو تم یہہ کہ نہ انصاف کروگے تم بیچ مال یتیمونکے سمجھ لیجے کہ صحیح بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ رض
سے نقل کیا ہی کہ یہہ آیت انکے شان مین اتری ہی جسنے ایک یتیمہ کو اپنے گود مین پالا تھا اور اسکے مال پر متصرف
ہوا تھا چاہتا تھا کہ اُسے قید نکاح مین لاؤن اور حق خدمت اور تعین مہر جیسا کہ چاہیے نکرون اور طرح طرح کی محنت مین
ڈالون خلاف مرضی اسکے کرون یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو تم کہ تعین مہر یتیمون مین اور ادائے مال مین
انکے انصاف نکروگے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ پس نکاح کرو تم جو خوش آئی تمکو عورتون سے مَثْنٰى وَثُلٰثَ
وَرُبٰعَ دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرنیوالا مختار ہی ان عدد مذکورہ سے جتنی چاہے کرے فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا تَعْدِلُوْا پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کروگے ان عورتون مین فَوَاحِدَةً پس اختیار کرو ایک عورت کو اَوْ مَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یا اُس چیز کو کہ مالک ہین اسکے داہنے ہاتھ تمھارے یعنے تمھارا جسمین ساتھ ملکیت کے تصرف
ہی وہ کون ہین لونڈیان ہین انمین نہ کچھ قید عدد کی ہی نہ حصر رکھیگی ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا یہہ اختیار
کرنا ایک زن آزاد کا یا لونڈی کا بہت نزدیک ہی اس سے کہ نہ بے انصافی کرو وَاٰتُوا النِّسَآءَ اور دو تم ان
عورتونکو کہ قید نکاح مین لائے ہو صَدُقٰتِهِنَّ مہر انکا بیچ استحالت کے کہ ہی وہ نِحْلَةً ہدیہ اور عطیہ کہ اللہ تعالے
کے طرف سے بخشا گیا ہی انکو فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ پس اگر وہ عورتین خوش ہون اور بخشین واسطے تمھارے
عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اُس مہر مین سے جہت نفس سے یعنے خوش نفس سے اور رغبت دل سے
فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا پس کھاؤ اس چیز کو سہتا پچتا اور کام مین لاؤ اسکو سازگار خوشگوار تفسیر مدارک مین لکھا ہی
کہ ہنی وہ جسمین گناہ ہو اور مری وہ ہی کہ جس سے درد اور رنج نہ پہنچے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ اور نہ دو بے
وقوفون کم عقلونکو مال اپنے سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب ساتھ اولیائے یتیمون کے ہی اور اضافت مال کی طرف انکے
واسطے تصرف انکے کے ہی اس مال مین بحق ولایت الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وہ مال جو کئے ہین خدا نے واسطے
تمھارے سبب قائم رکھنے معیشت دنیا کے اور واسطے حاصل ہونے امور دین کے مثل حج جہاد زکوۃ صدقات

نفقات ضیافات کے اور سوا انکے طرح طرح کی خیرات کی وَّارْزُقُوْھُمْ اور کھلاؤ بیوقوفون کو یعنے انکے کھانیکے
واسطے ہر روز کچھ مقرر کردو فِیْھَا اس مال مین سے قدر احتیاج انکے کے وَاکْسُوْھُمْ اور پہناؤ کپڑے انکو
بقدر حال وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو بعد کھلانے پہنانیکے واسطے انکے بات اچھی مثلاً اگر یتیم ہو تو کہو
یہہ مال تیرا ہی ہے ہم خزانچی تیرے ہین جب تو بڑا ہوگا تیرے حوالے کرینگے اور عورتونکو بھی وعدہ کرو کہ
دل انکا خوش رہے وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی اور آزمایا کرو یتیمونکو اگر مرد ہوون تو ساتھ عقل تمیز کے بیچنے مین خرید دینے مین
مال کے اور اگر عورتین ہون تو امور خانے مین عقل انکی دریافت کرو حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ یہانتک کہ جب
پہنچین حد نکاح کو یعنے بالغ ہون فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا پس اگر پاؤ تم بعد بلوغ کے انمین سے ہشیاری
دین دنیا کے کام مین فَادْفَعُوْا اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ پس حوالہ کرو تم طرف انکے مال انکے جو تمہارے پاس ہے
وَلَا تَاْکُلُوْھَا اور مت کھاؤ اے وصیو مال یتیمونکے اور ضایع نکرو اِسْرَافًا ازروے زیادتی کے حد سے یعنے
زیادہ اس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہے وَّبِدَارًا اور دوسرے نہ ضایع کرو مال یتیمونکے ازروے جلدی کے
اَنْ یَّکْبَرُوْا خوف اس بات کے سے کہ بڑے ہوجاوین یعنے شتابی یتیمون کے مال کھانے مین نکرو خوف کرکر
اسکا کہ بڑے ہوکر یہہ ہم سے لیوینگے وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا اور جو کوئی ہو وصی اور ولی بے احتیاج فَلْیَسْتَعْفِفْ
پس چاہئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَنْ کَانَ اور جو کوئی ہو ان لوگونمین سے کہ مال یتیم کا جنکے ہاتھ مین ہے
فَقِیْرًا درویش محتاج فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ پس چاہئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ انصاف کے یعنے
بقدر حاجت کھانے پینے کے یا بمقدار اجرت سعی اپنے کے فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ پس جب حوالے کرو طرف
یتیمونکے مال انکے فَاَشْھِدُوْا عَلَیْھِمْ پس گواہ پکڑ لو اوپر اقرار انکے کے ساتھ قبض مال انکے تاکہ پھر کبھی جھگڑا نہو
وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا اور کفایت کرتا ہے اللہ تعالی گواہ اوپر بندون کے یا جزا دینے والا اوپر اعمال انکے کے یا حساب
کرنیوالا بیچ روز جزا کے سمجھ لیجئے کہ عرب والون کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ عورتون کو اور لڑکون کو میراث
نہین دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہ لے جو دشمنون سے قتال کرسکے جب حضرت مدینہ مین
تشریف لائے وہی قانون جاری تھا یہانتک کہ ام کجی نے آپسے آکر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول
کرکر موا ہے اوس سے تین لڑکیان رکھتی ہون اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہے چچیرے زاد بھائی اسکے اوپر
متصرف ہین مجھے اور لڑکیون کو محروم رکھتے ہین حضرت نے انکو بلاکر پوچھا انھون نے چاہا کہ وہی قانون
جاہلیت جاری رہے اور طریق بیداد جو چلا آتا ہے آبا اجداد سے نہ بدلے حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ واسطے مردون کے بڑے ہون یا چھوٹے حصہ ہے
اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے

عورتون کے بھی حصہ ہی اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین مان باپ اور قرابتی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ اُس
چیز سے کہ تھوڑا مال گذاشتہ سے یا بہت ہو حق تعالی نے مقرر فرمایا ہی واسطے انکے نَصِيبًا مَّفْرُوضًا
حصہ باندازہ پیدا کیا ہوا وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ اور جب حاضر ہون بیچ وقت بانٹنے میراث
کے قرابت والے جنکا میراث مین حق نہین اور یتیم کہ بیگانے ہین اور فقیر فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ پس دو انکو کچھ اُسمین سے
جو بانٹا جاتا ہی تاکہ دل انکے خوش ہون سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے حاضران مجلس ہین بانٹنے کے وقت
انکو بھی بطریق صدقہ کچھ دیا چاہئے اور کہا ہی مفسرین نے کہ یہہ امر بر سبیل وجوب تھا جب آیت میراث
اور وصایا کی نازل ہوئی منسوخ ہو گیا وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو اس جماعت کو یعنے قرابت والون
اور یتیمون اور فقیرونکو بات اچھی کہ جس سے وہ خوش ہون وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ اور چاہئے کہ
ڈرین وہ لوگ جو چھوڑ جاوین پیچھے مرنے اپنے سے ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا اولاد عاجز ناتوان خَافُوْا عَلَيْهِمْ ڈرین
اوپر انکے بینوائی سے اور ضایع ہونے سے یعنے وارثون کو چاہئے کہ ضعیفون اقرباؤن پر اور یتیمون پر اور
فقیرون پر نظر مجلس قسمت مین نظر رحمت شفقت کی کرین اور خیال کرین کہ اگر انکی اولاد ایسی عاجز ہو کر ایسے
مقام پر آئی تو اُسپر یہہ رحم کرین یا نکرین پس جو اپنی اولاد پر نکر سکین وہ اُنپر بھی نکرین کہ بیت جو اپنی جان پر ستم
نہ روا رکھو دوستو تو وہ چاہئے کہ اور پہ بھی مت روا رکھو فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ پس چاہئے کہ ڈرین عذاب خدا سے
وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اور چاہئے کہ کہین ساتھ حاضران مجلس قسمت کے بات محکم درست و راست یعنے عذر بہ
خوش خوئی اور وعدہ بہ نیکوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا تحقیق وہ لوگ کہ جرات کرکے کھاتے
اور ضایع کرتے ہین مال یتیمون کے جہت ظلم و ستم سے اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین بیچ
پیٹون اپنے کے آگ الوار مین ابی بردہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی
ایک قوم کو روز قیامت مین اٹھاویگا قبرون سے اور انکے منہہ سے شعلے نکلینگے اصحابون نے پوچھا کہ وہ کون سے
لوگ ہین فرمایا کہ نہین دیکھا تمنے جو حق تعالی فرماتا ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی
کہ قیامت کے دن یتیمون کے مال کھانے والے عرصات مین آوینگے اور آگ انکے پیٹ مین بھری ہوئی شعلے مارتے
ہوئے دہوان منہہ سے اور ناک سے اور کانون سے اور آنکھون سے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے
کہ یہہ کھانیوالے مال یتیمون کے ہین سمجھ لیجئے کہ بموجب ان روایتون کے حمل آگ کھانیکا ظاہر پر مناسب تر ہی
وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا اور شتاب جاوینگے یہہ کھانیوالے مال یتیمون کے دوزخ مین سمجھ لیجئے کہ یصلون بصیغہ معلوم
اور مجہول دونو قراتین ہین امام حفص کی قرات بصیغہ معلوم ہی اور جنکی قرات بصیغہ مجہول ہی وہ یہہ معنی کہتے ہین کہ ڈالے جاوینگے آگ مین
يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ امر فرماتا ہی تمکو اللہ تعالی بیچ کام اولاد تمہارے مقدار میراث مین انکے یا فرض کرتا ہی ساتھ حکم

اپنے کے بیچ حق فرزندوں تمہارے کے سہام میراث کی اس طرح سے کہ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ واسطے مرد کے ہے مانند حصہ دو
عورتوں کے فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً پس اگر ہووین اولاد میت کی عورتین خالص کہ انکے ساتھ مرد نہو فَوْقَ
اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ زیادہ دو سے یا دو پس واسطے انکے ہین دو تہائیان اُس چیز کے جو چھوڑ
گیا مرنیوالا وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ہووے وارث ایک ہی بیٹی پس واسطے اسکے ہے
آدہا متروکہ میت سے وَلِاَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ اور واسطے مان باپ اُس میت کیواسطے ہر ایک کے ہے
اُن دونوں مین سے چھٹا حصہ مِمَّا تَرَکَ اُس چیز سے کہ چھوڑ گیا ہے وفات پانیوالا اِنْ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ
اگر ہو واسطے وفات پانیکے اولاد بیٹا یا بیٹی فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ پس اگر نہو واسطے
وفات پانیوالے کے اولاد اور وارث اُسکے ہووین ہی مان باپ اسکے پس واسطے مان اسکے کے ہے تیسرا
حصہ مال سے اور باقی کا مال سب کا سب باپ کا ہے فَاِنْ کَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ پس اگر ہون واسطے وفات پانیوالے
کئی بھائی سگے مان باپ سے یا مان سے سگے باپ سے سوتیلے یا بعضے باپ سے سگے بعضے مان سے ایسی بہنین
فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے مان میت کی ہے چھٹا حصہ متروکہ کا اور پھر جو باپ ہو تو باقی اسکا ہے نہ بھائی
بہن کا اور یہہ حصے وارثون کے جو فرض ہوئے ہین انکو پہنچتے ہین مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ پیچھے وصیت کے
جو وصیت کر جاوین ساتھ اسکے میت یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو ذمہ مین میت کے ہو اور یوصی بصیغہ مجہول بھی
قرات آئی ہے یعنے وصیت کیا گیا ہے ساتھ اسکے اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے لَا تَدْرُوْنَ
اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا نہین جانتے تم کہ کون انمین سے نزدیک تر اور بکار آئندہ تر ہے واسطے تمہارے
نفع مین یعنے تم نہین جانتے کہ اصول اور فروع ورثہ سے کونسا ہے تمکو زیادہ تر نفع پہنچانیوالا دنیا مین ساتھ نفقہ
کے اور آخرت مین ساتھ شفاعت کے اور حق تعالی احوال وارث اور مورث کا جانتا ہے پس قطع کئے سہام
مواریث کے اور فرض کئے فَرِیْضَةً فرض کرنا کر مِّنَ اللّٰهِ ثابت طرف اللہ تعالی کے سے اِنَّ اللّٰهَ کَانَ
عَلِیْمًا حَکِیْمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا مرتبہ ہر ایک وارث کا حکم کرنیوالا مقدار کا حصول انکے کے
وَلَکُمْ اور واسطے تمہارے ہے اے شوہرو نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ آدہا اُس چیز کا کہ چھوڑ گئے ہین بی بیان
تمہاری اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے اُن بی بیون کے اولاد ایک یا زیادہ تم سے یا اور سے بیٹا یا بیٹی
اپنی یا بیٹی پوتی پڑپوتی کی کہتی ہے نیچے اترتے جائے فَاِنْ کَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے انکے اولاد
کسی وجہ سے ہو فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْنَ پس واسطے تمہارے ہے چوتھائی اُس چیز سے کہ چھوڑ گئین بی بیان
تمہاری اور یہہ حصہ آدہا یا چوتھائی پہنچتا ہے تمکو مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْنَ بِهَاۤ پیچھے وصیت کے جو بی بیان تمہاری
وصیت کر جاوین ساتھ اسکے اَوْ دَیْنٍ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو انپر ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْتُمْ اور واسطے

بی بیون کے ہے چوتھائی اُس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہون سب چوتھائی مین
شریک ہوین اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمھارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ
اُنسے خواہ اَورسے فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ پس اگر ہو واسطے تمھارے اولاد جسطرح سے کہ ہو
پس واسطے بی بیون کے ہے آٹھوان حصہ اُس مال مین سے کہ چھوڑ جاؤ تم مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ
پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ ساتھ اُسکے یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو تمپر ہو وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً
اور اگر ہو وُہ مرد کہ میراث کئے جاتے ہین اُسکے کلالہ یعنے اولاد اور والدین نرکھتا ہو اَوِ امۡرَاَةٌ یا عورت ہو کلالہ
وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ اور واسطے اُس مرد کے اور عورت بھی اِس حکم مین داخل ہے بھائی مادری یا بہن مادری
ہو یعنے مان دونون کی ایک ہو اور باپ دو ہون فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے اِن دونو
بھائی بہن مین سے چھٹا حصہ ہے میراث کلالہ سے اور مذکر اس صورت مین ساتھ مونث کے یکسان ہے
فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ پس اگر ہون اولاد مادری زیادہ اس سے کہ ایک بھائی ہو یا ایک بہن ہو فَهُمۡ
پس وُہ سب کے سب مرد ہون یا عورتین ہون یا ملے جلے عورت مرد ہون شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ ساجھی ہین تہائی
برابر بیچ بھائی کے نہ مرد کو زیادتی نہ عورت کو کمی اور یہہ میراث انکو پہنچتی ہے مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصٰى بِهَاۤ
پیچھے جاری کرنے وصیت کے کہ وقت مرنیکے وصیت کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے اَوۡ دَيۡنٍ غَيۡرَ مُضَآرٍّ یا پیچھے ادا
کرنے قرض کے دران حالیکہ میت نہ ضرر پہنچانیوالا ہو وارثون کو وصیت مین اور قرض مین سمجھ لیجیے کہ ضرر
وارثون کا وصیت مین یہہ ہے کہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے اور ضرر وارثونکا قرض مین یہہ ہے کہ
جسکا قرض واقع مین نہو اُسکا اپنے ذمے مین مان مرے وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ مقرر کیا گیا اللہ کیطرف سے
وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ اور اللہ تعالی جاننے والا ہے نیتین تمھاری کیا نفع ضرر مین حلیم کرنیوالا ہے گناہگارون کو
عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا ہے اور توبہ سے گناہ بخشتا ہے تِلۡكَ یہہ احکام کہ پہلے گذرے امور
یتامی مین اور جہات نکاح مین اور قسمت مواریث مین حُدُوۡدُ اللّٰهِ حدین ہین حکم خدا کے کہ اُس سے تجاوز
نکیجے وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اُسکا ان حکمونمین يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ
مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ داخل کریگا اُسکو اللہ تعالی بہشتونمین چلتے مین نیچے اُسکے نہرین خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا دران حالیکہ
داخل ہون بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ اور یہہ داخل ہونا مطیعون کا بہشت مین ایسا
کہ ہمیشہ رہین مراد پانا ہے بڑا وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی
مانند عیینہ بن حصین فزاری کے کہ ساتھ میراث دینے عورتون کے اور لڑکون کے راضی نہوا اور کہنے لگا کہ مین میراث اُسکو دونگا جو پشت
مرکب پر مقاتلہ کریگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ جو کوئی کہا نمانے اللہ اور رسول کا وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ اور گذر جاوے

حدون اسکے سے کہ حلال اور حرام اور میراث اور تمام احکام مین مقرر ہوئے ہین یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا
اللہ تعالی داخل کریگا اسکو آگ مین دران حالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہوگا بیچ اسکے سمجھ لیجیے کہ مذہب صحیح یہہ ہے کہ
خلود بجہت استحلال محرمات ہے وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے اُس عاصی مستحل کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا
وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ اور وہ عورتین کہ بجہت متابعت ہواے نفس کے آتی ہین بے حیائیون کو اور مرتکب برے
کام کے ہوتی ہین مِن نِّسَائِكُمْ بی بیون تمھاری سے مراد اس سے محصنات ہین یعنے خاوند والیان فَاسْتَشْهِدُوا
عَلَيْهِنَّ پس تم اے صاحب احکام شریعت شاہد مانگو اوپر کام برے ان عورتون کے أَرْبَعَةً مِّنكُمْ چار مرد
عاقل بالغ اپنے مین سے یعنے مسلمانون مین سے تا اسپر گواہی دین فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دے دین پس بند رکھو ان عورتون کو بیچ گھرون کے سمجھ لیجیے کہ اصح اقوال یہہ ہے
کہ اول اسلام مین حکم عقوبت زنان زناکار کا یہی تھا کہ گھرون مین بند کرین حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک
کہ اٹھالیوے انکو موت یا ملک الموت أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا یا پیدا کرے اللہ تعالی واسطے انکے کچھ راہ کہ جس
مخلصی پائین پھر یہہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لو مجھ سے قد جعل اللہ لھن سبیلا تحقیق مقرر
کردی اللہ نے واسطے انکے راہ صحابہ متوجہ ہوئے کہ وہ کونسی راہ ہے فرمایا کہ جس نے خاوند نہ دیکھا ہو اسکو سو کوڑے
اور جس نے دیکھا ہو اسکو سنگسار کرنا ہے پس امساک بیوت موقوف ہوا اور استشہاد اور استشہاد باقی رہا نہ
وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ اور جو مرد اور زن غیر محصن آوین دونون بیحیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہو فَآذُوهُمَا
پس ایذا دو انکو ساتھ زبان کے اور سرزنش اور ملامت کرو ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ ہاتھ سے بھی ایذا دی چاہیے
فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین اُس فاحشہ سے اور نیکی پر آوین فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا پس منہہ پھیر لو تم اُن سے
اور دست بردار ہو انکے ایذا سے یہہ حکم بھی منسوخ ہے ساتھ حکم کوڑے لگانیکے إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا تحقیق
اللہ ہے توبہ قبول کرنیوالا بندون سے مہربان اوپر توبہ کرنیوالون کے إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ سوا اسکے نہین کہ توبہ
قبول کرنا اوپر اللہ کے ہے نہ بطریق وجوب بلکہ موافق وعدہ کے کہ خلاف اسمین متصور نہین اور وعدہ
قبول توبہ کا لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ واسطے ان لوگون کے ہے کہ کرتے ہین برائی ساتھ نادانی کے
ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ پھر توبہ کرتے ہین جلدی سے سمجھ لیجیے کہ جلدی عبارت ہے پہلے حضور موت سے یا پہلے
دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان صحت سے یا پہلے اس سے کہ دوستی گناہ کی دل مین کھب جائے اور اصح اقوال کا یہہ ہے
کہ پہلے مرگ سے سب زمانہ قریب ہے اگرچہ لحظہ ہو تفسیر مین لکھا ہے کہ جو کوئی ایکدم پہلے موت سے توبہ کرتا ہے فرشتے اسکو
کہتے ہین بطریق استحسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب شتابی کی تو نے اور مؤید اس قول کا ہے وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ان اللہ یقبل توبۃ عبدہ مالم یتغیر عنہ سے بندہ کی قبول ہوتی ہے توبہ جبتک دم واپسین ہو وے اسکا نہ برزگون نے

فرمایا ہے کہ آدمی کو وقت مرنے کا اپنے معلوم ہے پس چاہئے کہ ہر ایک دم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نہ رہے
بیت ہر دم وہ نیکیون رافت بادرد و ندم ہوئے عمر اپنے کا جو سمجھے ہوئے کہ ندم ہوئے فَاُولٰٓئِکَ پس یہہ
لوگ کہ اللہ سے توفیق پاکر توبہ کرتے ہین یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اور پھرتا ہے
ساتھہ مغفرت کے اوپر انکے وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور ہے اللہ تعالی جاننے والا توبہ کرنیوالون کی توبہ کا حکم
کرنیوالا کہ توبہ کرنیوالونکو عقوبت ہوگی وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اور نہین قبول توبہ واسطے
ان لوگون کے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہین برائیان حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جب حاضر ہوتی
ہے ایک کو انمین سے موت قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ کہتا ہے تحقیق مین نے توبہ کی اب سمجھ لیجئے کہ یہہ منافقون
کے توبہ کا بیان ہے اور توبہ انکی اسلام ہے بحسب باطن پس یہہ اسلام لانا انکا وقت معاینہ مرگ کے مقبول
نہین وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَھُمْ کُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہے واسطے ان لوگون کے جو مرجاتے ہین اور حال انکا یہہ
وہ کافر ہین یعنی کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ یہہ ایمان یاس کا
ہے کہ سود نہین رکھتا فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا یعنی پس نتھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا
انھون نے عذاب ہمارا اُولٰٓئِکَ یہہ گروہ کہ منافق ہین اور یہہ جو کفر پر مرے ہین اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
تیار کیا ہے ہمنے واسطے انکے آخرت مین عذاب درد دینے والا کہ تخفیف اور انقطاع نہین رکھتا سمجھ لیجئے
کہ رسم تھی جاہلیت مین کہ جو کوئی مرجاتا تھا اور جورو انکی رہ جاتی تھی تو بیٹا اس میت کا جو اور جورو سے ہوتا تھا
یا اور کوئی اقرباؤن انکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت میت کے کپڑا اسپر اس عورت کے ڈال دیتا تھا
اور اس عمل سے اسکو اپنے تصرف مین لاتا تھا یا تو اسی مہر پر میت کے نکاح مین لاتا تھا یا کسی سے نکاح باندھکر
اسکا مہر معجل اسکا آپ لے لیتا تھا یا اسے نکلنے نہ دیتا تھا قید رکھتا تھا یہانتک کہ جو میراث کہ میت سے اسے پہنچی ہوتی
تھی آپ لے لیتا تھا یا وہ مرجاتی اور اسباب مال اسکا اسکے پاس رہ جاتا اور اگر وہ عورت چادر ڈالنے کے پہلے ہی
اپنے اہل مین چلی جاتی تو وارثونکو میت کے اسپر دسترس نہوتا تھا اور اسلام مین بھی اسی قانون کی رعایت کرتے
تھے یہانتک کہ ابو قیس انصاری مرگئے جورو انکی کبیشہ نام رہ گئی بیٹا ابو قیس کا کہ اور جورو سے تھا ہی طور چاہنے
لگا کبیشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ احوال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ صبر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب
الٰہی سے کیا حکم آتا ہے کبیشہ اپنے گھر جا بیٹھی پھر اور عورات مدینہ کے جو اسی بلا مین مبتلا تھین خدمت نبوی مین
حاضر ہوکر عرض کرنے لگین کہ ہم سب مثل کبیشہ کے اسی دام آلام مین قید ہین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہین حلال واسطے تمھارے یہہ کہ وارث
ہوجاؤ عورتونکے زبردستی سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے یہہ نکلا کہ میراث لو بکراہت اور لو تو لو بطوع و رغبت تو جواب

اس حادثے کا یہہ ہے کہ تخصیص شے کی ساتھہ ذکر کے دلالت نفی ما عدا پر نہیں کرتی جیسی اور آیت مین ہے ولا
تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یعنے اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے کیونکہ قتل ورا افلاس کا ہو
تب بھی تو جائز نہیں ہے ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما آتيتموهن اور مت منع کرو انکو تو کہ لے
لیوین یعنے وہ چیز کہ دی ہے تمنے انکو مہر سے کہا ہے کہ یہہ خطاب ان مردوں کو ہے جو اپنی عورتوں کو بند کر رہے ہین
گھروں مین واسطے اسکے کہ اپنے مہر سے دست بردار ہوں الا ان يأتين بفاحشة مبينة مگر یہہ کہ آوین ساتھہ بیحیائی
ظاہر کے یعنے جب جورو صحبت سے خاوند کے نفرت کرے تو مرد کو روا ہے کہ اس سے خلع چاہے اور کہا ہے کہ فاحشہ
بمعنی زنا ہے اور حد اسکی ایام جاہلیت مین تا بدایت اسلام یہی تھی و صداق راتب تھی اور اب یہہ حکم منسوخ ہے
وعاشروهن بالمعروف اور صحبت رکھو ان عورتوں سے کہ مرتکب فواحش نہیں ہوئے ہین ساتھہ اچھی طرح کے یعنے
نیکی کرو انکے ساتھہ کہنے مین کرنے مین کھلانے مین پہنانے مین رکھنے مین مکان کے پاس سکھاؤ انکو احکام اور آداب
شریعت کے کہ اس سے بہتر اور کوئی نیکی نہیں فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا شيئا پس اگر ناپسند رکھو انکو تو
صبر کرو انپر پس شاید یہہ کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو ويجعل الله فيه خيرا كثيرا اور کرے اللہ تعالی تمھارے واسطے
بیچ اس چیز مکروہ کے بھلائی بہت یعنے ثواب بڑا عنایت کرے تمکو تحمل کرنے پر اس ناپسند چیز کے وان اردتم
استبدال زوج مكان زوج اور اگر چاہو تم بواسطے کراہت کے صحبت زوجات سے بن واقع ہونے بدخوئی اور بیحیائی کے
انسے بدل لینا ایک جورو کا جگہہ جورو دوسری کے وآتيتم احداهن اور دیا تمنے ایک کو انمین سے کہ جسکے طلاق کا
ارادہ رکھتے ہو قنطارا ڈھیر مہر کی جہت سے فلا تأخذوا منه شيئا پس مت لو اسمین کچھہ نہ تھوڑا نہ بہت أتأخذونه
بهتانا واثما مبينا کیا لوگے اسکو بہتان کر اور گناہ ظاہر سمجھہ لیجیے کہ بہتان جھوٹ بات کو کہتے ہین اور بعضوں کے
نزدیک معنی بہتان کی یہاں یہہ ہین کہ شوہر نے مہر کا مقرر کیا اور مہر گواہ کئے پھر جب اسکو چھوڑنے لگا تو گویا
مدعا یہہ ہے کہ مہر فرض نہیں کیا اور یہہ بہتان صریح ہے وكيف تأخذونه وقد أفضى بعضكم الى بعض
اور کیونکر کس جہت سے کس وجہ سے لوگے مال کو عورتوں سے اور حال یہہ ہے کہ تحقیق ملے مین بعضے تمھارے
طرف بعضی کی افضی کنایت ہے مباشرت سے وأخذن منكم ميثاقا غليظا اور لیا ہے ان عورتوں نے تم سے
وقت عہد کے قول گاڑھا کہ کلمہ نکاح ہے یعنے ایجاب اور قبول حدیث مین ہے کہ استحللتم فروجهن بكلمة الله سمجھہ لیجیے
کہ بعضے جاہل زمان جاہلیت مین جوروں سے اپنے باپوں کے نکاح کر لیتے تھے اللہ تعالی نے منع فرمایا اور یہہ آیت
نازل کی ولا تنكحوا ما نكح آباؤكم من النساء الا ما قد سلف اور مت نکاح کرو یعنے نہ نکاح مین لاؤ انکو جو نکاح کیا باپو
تمھاروں نے بیویوں سے مگر وہ جو تحقیق گذرا پہلے حرام ہونے سے کہ وہ معاف ہے انه كان فاحشة ومقتا تحقیق نکاح زن
پدر کے تھا پہلے ہی سے اور ہے بعد حرمت کے بیحیائی اور ناخوشی الہی اور مبغوض مومنان کی یہہ عمل نزدیک اشراف

عرب کے مکروہ اور ناپسند تھا اور جو لڑکا کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اسکو مقت کہتے تھے یعنے دشمن رکھا گیا وَ
سَآءَ سَبِيْلًا اور بری ہے راہ سمجھ لیجئے کہ مراتب قبح تین ہین ایک قبح عقلی ہے فاحشۃ اشارت طرف اسکے ہے
دوسری قبح شرعی ہے کہ مقت کنایت طرف اسکے ہے تیسری قبح عرفی ہے کہ وساء سبیلا راہ دکھانیوالا طرف
اسکے ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام کی گئین اوپر تمھارے مائین تمھاری اور اسمین داخل ہین نانیان اور
دادیان اور جو عورات کہ تمھاری جد ہین وَبَنٰتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور اسمین داخل ہین پوتیان اور
نواسیان ایک درجہ مین ہون یا زیادہ یعنے وہ عورتین جو تمسے جنی ہین تمھاری وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنین تمھاری
سگی ہون ماں باپ سے یا سوتیلی ہون ماں سے یا باپ سے وَعَمّٰتُكُمْ اور پھوپھیان تمھاری ایسی ہی سگی ہون یا سوتیلی
یعنے جو باپ سے اوپر ملی ہین بشرطیکہ بیواسطہ ملتی ہین اور بواسطہ ملنے والیان حلال ہین جیسی پھوپھی کی بیٹیان
وَخٰلٰتُكُمْ اور خالائین تمھاری سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو ماں سے اوپر ملتی ہین اس شرط پر کہ بغیر واسطے کے
ملتی ہین کیونکہ واسطے سے ملنے والیان حلال ہین جیسی خالاؤن کی بیٹیان وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بیٹیان بھائیونکی
جنہین بھتیجیان کہتے ہین جسطرح سے کہ نانا بھائی کا ثابت ہوگا ماں باپ سے ہو یا فقط ماں سے یا اکیلے باپ سے اور
بھتیجیونکی اولاد کی بیٹیان اور اولاد کی اولاد کی بیٹیان تا آخر یہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان
بہنون کی بھانجیان انکو بھی مثل بھتیجیون کے سمجھ لو وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ اور مائین تمھاری جنھون نے
دودھ پلایا تمکو یہان دائے کو ماں کہا واسطے حرمت کے وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری دودھ سے
یعنے دودھ شریک ہین پینے مین سمجھ لیجئے کہ دودھ کے دو ناتے فرمائے ماں اور بہن اشارت کی کہ ساتون ناتے
اسمین بھی حرام ہین جو پہلے مذکور ہین اور حکم دودھ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہر طرح
ثابت ہے تھوڑا پیئے یا بہت اور نزدیک امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے کم پانچ بار متفرق پینے سے ثابت نہین
اور دودھ پینا وہ معتبر ہے جو اس عمر مین پیئے بری عمر کا پینا اعتبار نہین رکھتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائین
بی بیون تمھاری یعنے جو بی بیون تمھاری کی ماں ہو یا دادی یا نانی یا اوپر اسکے اور یہی حکم دودھ کا ہے
وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ اور بیٹیان جورون تمھاری کی جو بیچ گود تمھارے کے ہین پرورش پاتی اور متولد ہوئی ہین
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ بی بیون تمھاری سے جو صحبت کی ہے تمنے ساتھ انکے فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نہین ہوئے تم داخل ساتھ انکے پس نہین گناہ اوپر تمھارے نکاح ربائب مین سمجھ لیجئے
کہ سسرال کے چار ناتے فرمائے عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہے
کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے اور اگر مرد کی سسرال کا نانا یا دودھ کا اپنے لونڈی
سے ہو تو اسکی صحبت بھی حرام ہے یون ملاکر بھی رکھنا ... وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ

اور جورُین بیٹون تمھارے کی وُہ بیٹے جو پشتون تمھارے سے ہین یعنے لے پالک کو بیٹا نہ سمجھو وُہ کسی حکم مین بیٹا نہین سمجھ لیجئے کہ زید بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کا لے پالک تھا اُسنے زینب کو طلاق دی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے اُسکو عقد نکاح مین لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی جورو آپ کر لی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یعنے جورو اُس بیٹے کی حرام ہے جو پشت سے ہو نہ کہ لے پالک کی وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور حرام ہے یہہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے ایک نکاح مین مگر جو کچھ گذرا یعنے پہلے ہی اور تحریم سے کہ وُہ معاف ہے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ما قد سلف سے حضرت یعقوبؑ ہین کہ اُنھون نے جمع کیا تھا دو بہنون کو یہودا کی مان اور یوسفؑ کی مان کو اُنکے دین مین حلال تھا سمجھ لیجئے کہ جمع کرنا دو بہنون کا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ سالون نانو کا جمع کرنا حرام ہے اور سسرال کے نانو مین جمع کرنا حرام ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہے ایمان والونکا کہ ایام جاہلیت مین مرتکب اس عمل کے ہوئے ہین مہربان ہے اُنپر کہ اسلام مین یہہ عمل کیا پھر توبہ کی سا وُہ بخشنے اکرم کے ہے ندمے جرم صد سالہ جو غفران ہو تو ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور حرام کی گئین اوپر تمھارے بیاہی ہوئین عورتون مین سے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مگر جنکے مالک ہو جاوین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے جن کو کافرون کے ملک مین سے چھین لاوین خاوندون اُنکے سے سمجھ لیجئے کہ ابو سعد خدریؓ نے نقل کی ہین کہ جنگ حنین ہین کہ اوطاس مال غنیمت پاس رکھتا تھا غنیمت مین وُہ مجاہدون کے ہاتھ آیا اور بیاہی ہوئی عورتین بہت آئین ایسی کہ ہم حسب نسب اُنکے پہچانتے تھے لیکن حرمت خاوند والی عورتونکی ہم سمجھے تھے اسواسطے حل حرمت مین ہم اُنکے متردد تھے اگرچہ ہمارے قبضہ ملکیت مین آگئین تھین یہہ حال ہمنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین کفار کی اگرچہ بیاہیان خاوند والیان ہون لیکن جو بسبب اور اسیری کے ملک مین تمھارے ہون تو تصرف اُنمین حلال ہے اس شرط پر کہ اخراج اُنکا دار الحرب سے ازواج اُنکے ہو یہہ قول امام اعظم کا ہے اور باقی ائمہ مجرد سبی کے حلال جانتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لکھ دیا اللہ تعالی نے یا کتاب مصدر موکد ہے یعنے لکھا خدا نے لکھنا کر اوپر تمھارے محرمات مین وَاُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے یا حلال کیا واسطے تمھارے احل مین دو قرائتین ہین امام حفص کی قرات بصیغہ مجہول ہے اور اورون کی بصیغہ معلوم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ جو کچھ کہ سوا اس محرمات مذکورہ کے ہے اور حدیث سے بھی محرمات ثابت ہین جیسی نکاح عورت کا چچا اور ماموں اور بھتیجی اور بھانجی اُسکے سے اور نکاح مطلقہ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح معتدہ کا اور نکاح پانچوان اور نکاح ملاعنہ کا اور نکاح امتہ با آزاد چنانچہ کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہے اور جو حق تعالی نے حلال حرام بیان فرما دیا پس چاہیئے تمکو اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ یہہ کہ طلب کرو تم عورتونکو کہ غیر محرمات ہین یعنے نکاح مین

لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھ مالوں اپنے کے مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ دراں حال کہ ساتھ اُس نکاح کے قید میں رکھنے والے
ہو نہ پانی ڈالنے والے یعنے نہ بدکاری کرنیوالے سمجھ لیجئے کہ جو عورتیں حرام فرمائیں اُنکے سوا سب حلال ہیں
لیکن چار شرط سے پہلے شرط یہہ ہے کہ طلب کرو یعنے زبان سے ایجاب قبول درمیان آوے دوسری
یہہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسری یہہ کہ قید میں لانیکے طرح ہو مستی لگانے کی نہو ہمیشہ کو وہ عورت اس
مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑے کے بغیر نہ چھوٹے حاصل یہہ ہے کہ مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک
جیسے متعہ میں ہوتا ہے کہ وہ محرم ہے چوتھی شرط سورہ مائدہ میں فرمائی ہے اور یہاں بھی لونڈیونکے نکاح میں
آگے آویگی کہ چھپی یاری نہو یعنے لوگ شاہد ہوں کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً پس جو مال کہ فائدہ اٹھایا تمنے بدلے اسکے عورتوں میں سے بسبب نکاح کے پس دو انکو
مہر انکا موافق مقرر کے کیونکہ مہر مقابلے میں فائدہ کے ہے سمجھ لیجئے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع
ہو تو مہر سارا دے اور جو پہلے ہی صحبت خلوت سے مرد چھوڑ دے تو آدھا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جس سے
نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اُترجاتا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اور نہیں گناہ اوپر
تمھارے بیچ اُس چیز کے کہ رضامند ہوا یکدوسرے ساتھ اسکے پیچھے مقرر کرنیکے یعنے بعد مہر مقرر کرنیکے جو دونو میاں
بی بی اپنی خوشی سے بڑھاویں یا گھٹاویں وہ بھی معتبر ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے نفقات میں ہے یا
صحبت اور مفارقت میں اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا بھلائیاں بندونکی
محکم کار رحمات نکاح میں انکے وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ اور جو کوئی نہ سکے تم سے توانائی
اور تونگری یہہ کہ نکاح کرے بی بیوں ایمان والیو کو فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ پس
چاہیے کہ کرے اُس چیز سے کہ مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تمھارے لونڈیاں تمھاری ایمان والیوں سے
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہے ایمان تمھارے کو بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے تمھارے بعضے سے
ہیں یعنے سب مشترک ہو ایمان میں یا تم آپس میں مشترک ہو نسب میں کہ باپ تمھارے سب کے حضرت آدم
علیہ السلام ہیں فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ پس نکاح کرو انکو ساتھ حکم مالکوں انکے کے کیونکہ یہہ مملوک اوروں کی ہیں
وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور دو ان لونڈیوں کو جنسے نکاح کیا ہے مہر انکا ساتھ اچھی طرح کے سمجھ
لیجئے کہ مہر دینا لونڈیونکا مالک کے اذن سے چاہیئے مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ اس حالت میں کہ یہہ لونڈیاں
قید میں رکھنے والی ہوں شرمگاہ اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہوں ظاہر وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالی
یار چھپے فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس جب نکاح میں آویں پس اگر کریں بیحیائی بدکاری فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ
مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ پس اوپر انکے ہے لازم آدھا اُس چیز سے کہ اوپر بی بیوں شوہر رکھنے والیونکے

عذاب سے یعنے بی بی بے شوہر کو سو کوڑے ہین ایسے ہی بیان ہوے اور حد غلام اور لونڈی کی خواہ بیاہی ہون
خواہ نہون پچاس کوڑون سے زیادہ نہین ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ یہہ نکاح لونڈیون سے واسطے اُس
شخص کے ہی کہ ڈرتا ہی بدکاری سے تم مین سے کہ مجرد ہو جورو نہین رکھتا ہو وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر صبر کرو
تم نکاح کرنے سے لونڈیون کے بہتر ہی واسطے تمھارے کہ اولاد تمھاری داغ غلامی سے بچیگی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
اور اللہ تعالی بخشنے والا ہی اُسکا کہ صبر نہین کرسکتا لونڈیون کی نکاح سے مہربان ہی کہ رخصت دی بندونکو
اسمین يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی یہہ کہ بیان فرمائیے واسطے تمھارے احکام حلال اور
حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور ہدایت کرے راہین اُن لوگون کی جو تھے پہلے تم سے یعنے حضرت
ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور پھر آوے اوپر تمھارے ساتھ بخشنے گناہونکے
اور سہل کرنے احکامون کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہی وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ اور اللہ چاہتا ہی یہہ کہ پھر آوے اوپر تمھارے یعنے توبہ دے تمکو یا وہ چیز سکھاوے کہ سبب تمھارے توبہ
کی ہو وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا اور ارادہ کرتے ہین وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہین
خواہشونکی یہہ کہ جھک جاؤ تم سیدھی راہ سے جھک جانا بڑا جب آیۃ تحریم کی بہن بھائی کی اولاد کی اُتری یہود نے
چاہا کہ مسلمانونکو بہکا کر دین سے پھراوین کہنے لگے کہ پھپی خالا کی بیٹیان حلال ہین باوجودیکہ خالائین اور بیٹیان
حرام ہین پھر بہن حرام ہی تو اُسکی بیٹی کیون حرام ہو وہ بھی چاہئے کہ حلال ہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالے
چاہتا ہی کہ تمھین توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہین کہ تمھین دین سے پھراوین يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ہلکا کرے تم سے احکام نکاح مین یا اثقال عبادات مین وَخُلِقَ
الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اور پیدا کیا ہی انسان ناتوان اوپر عاجز بار تکلیف اُٹھانے سے اسواسطے اُسپر سبک کیا وہ کیا
مہربانی ہی اُس مالک کی کہ بندے کو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت مین تقصیر واقع ہو تو عذر ساتھ ضعف اپنے
کے کرے اور دوسری جگہہ ظلومًا جہولًا جو ارشاد فرمایا ہی وہ بھی ایسی شفقت پر دال ہی کہ ضعفا اور جہال سے
تصور نہ واقع ہونا محال ہی شعر ناتوان خلقت مین اور جہل اپنا ہی ندیم عفو تقصیرات فرما فضل سے تو یا کریم
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپسمین
ساتھ ناحق کے کہ شرع مین حلال نہین ہین جیسے چھین کر لینا اور جبر کر لینا اور سود لینا اور جوے مین جیتنا اور
خیانت کرنا ہی یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹی گواہی دیکر یا جھوٹے دعوے کر کر یا بیع فاسد کر لینا ہی ان سب طرحکے
مال مت کھاؤ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ مگر یہہ کہ ہووے سوداگری رضامندی تمھاری سے جیسے آپسمین لین دین
رکھتے وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اور مت مارو آپسمین اپنون کو یعنے مسلمانونکو کہ حقیقت مین سب مسلمان ایک ہین یا مت

ہلاک کرو اپنے نفسوں کو جیسے بت پرست بتوں پر جان اپنی قربان کرتے ہیں یا جیسے زنان ہند اپنے خاوندوں
پرستیاں ہوتی ہیں یا ایسا کام نکرو کہ جسمین تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مت ہلاک کرو گناہ کرکر یا حرام کھا کر یا اور
ایسا عمل کرکر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالی کے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ہ تحقیق اللہ ہے ساتھ تمہارے ای
مسلمانو مہربان جو امر اور نہی فرماتا ہے مہربانی سے فرماتا ہے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ
نُصْلِیْہِ نَارًا اور جو کوئی کرے یہہ چیزیں کہ منع کیں ہیں از روئے تعدی کے اور ستم کے پس شتاب داخل کرینگے
ہم اسکو آگ دوزخ کے بیچ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا اور ہے یہہ آگ میں ڈالنا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا
کَبَآئِرَ مَا تُنْہَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ اگر پرہیز کرو اور بچو تم گناہوں بڑے سے کہ منع کئے جاتے ہو اس سے
دور کرینگے ہم تم سے گناہ چھوٹے تمہارے ایک نماز سے دوسری نماز تک ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان
سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا ہ اور داخل کرینگے ہم تمکو جگہہ عزت کے میں کہ بہشت ہے حاصل ہے
ہے کہ جو کبیروں سے بچیگا صغیری اسکی بخشے جاوینگے بطریق جواز نہ بسبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہے اگر
چاہے کبیروں کو بخشے اور صغیروں پر عذاب کرے اور صغیروں کو بخشے کبیروں پر عذاب کرے اب سمجھ لیجئے کہ کبیری
کونسے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ جس سے نہی واقع ہوی ہے وہ کبیرہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کے حق میں دخول
نار یا غضب یا لعن یا عذاب یا نکال آیا ہے وہ کبیرہ ہے جیسے یدخلہ النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا ہے
اور باقی سب گناہ صغیری ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جسپر حد شرع میں مقرر ہے یا وعید صریح واقع ہے یا دلیل
قطعی سے حرمت ثابت ہے وہ کبیرہ ہے اور راستی آیت کی بطور صوفیہ صافیہ وجودیہ یہہ ہیں کہ فرمایا اگر پرہیز کروگے
تم کبیروں سے کہ اثبات اور اقرار بوجود غیر ہے تو عفو کرینگے ہم سیّات تمہاری کہ تلوینات ظہور نفس اور قلب ہیں
محو کرکر مرتبہ تمکین کو پہنچاوینگے اور داخل کرینگے مدخل کریم میں کہ مرتبہ جمع ہے کما فی تاویلات الکاشفی شعر غیر حق
نظروں سے جب زائل ہوا ۔ تفرقے سے جمع میں داخل ہوا ۔ اور تفرقہ عبارت غیریت سے ہے اور جمع ارتفاع غیریت
اور شہود وحدت اور کثرت سے ہے شعر عالم تمام نظروں میں آئینہ خانہ ہے ۔ ہر آئینہ میں جلوہ نگار یگانہ ہے ۔ لوائح
میں ہے کہ تفرقہ پراگندگی دل ہے بواسطہ تعلق امور متعددہ اور جمعیت ان سب سے چھوٹ کر محو ہونا ہے بمشاہدہ
واحد شعر چھوڑ کر سب کو ایک پر رکھہ دھیان ۔ تفرقہ دل کا سب ہے ایمان ۔ اور معنی آیت کی بطرز صوفیہ مجددیہ
یہہ ہیں کہ اگر پرہیز کروگے تم کبایر سے کہ خطرات غیر ہیں غفر کرینگے ہم سیّات تمہارے یعنی تلوینات قلب محو کرکر تمکو
پہنچاوینگے کہ مرتبہ حضور ہے اسکو شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب سمجھ لیجئے کہ حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف جہاد رکھتے ہیں اور عورتیں اس ثواب سے محروم ہیں
اور مرد باوجود غنیمتیں لینگے اور اموال کسب کرینگے میراث میں دونا حصہ پاتے ہیں اور عورتیں باوصف ضعف اور کثرت

احتیاج کے آدھا حصہ مردون سے پاتی ہین افسوس ہے کہ ہم بھی رجولیت مین اگر دخل رکھتین تو ثواب جہاد و حصہ
میراث سے فائدہ اٹھاتین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت آرزو کرو
اُس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ اُسکے بعضے تمھارے کو کہ مرد ہین اوپر بعض کے کہ عورتین ہین لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ
مِّمَّا اكْتَسَبُوْا واسطے مردون کے ہے حصہ مقرر ثواب اُس چیز کے سے کہ کماتے ہین مثل جہاد اور اعمال خیر
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ واسطے عورتون کے ہے حصہ مقرر ثواب اُس چیز کے سے کہ کسب کرتی ہین مانند عفت
اور اطاعت ازواج کے پس ہر ایک کا حصہ اللہ تعالی نے ٹھہرا دیا ہے دوسرے کا حصہ کیون مانگین وَاسْئَلُوا
اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اور سوال کرو اللہ سے فضل اُسکے سے تا مراد تمھاری بر آوے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا تحقیق اللہ
ساتھ ہر چیز کے دانا ہے جو جسکو چاہیے وہی اُسکو دیتا ہے شعر افلاس و تونگری پہ غم کر نہ سرور نہ دانا ہے وہ
مصلحت کا تیرے تجھ سے تو سمجھ لیجیے کہ زمان جاہلیت مین بے مالک کو میراث مین وارثون کے ساتھ داخل کرتے
تھے اُس سے نہی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے ہر ایک
شخص کے مقرر کئے ہین ہمنے وارث کہ اپنا حصہ لین اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین مان باپ اور قرابتی سمجھ لیجیے کہ
دوسری یہہ بھی رسم تھی کہ آپس مین قسم کھا کر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث مین لون اور میری میراث تو لے اور تیرا
دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چھٹا حصہ میراث مین سے اُسے دیتے تھے جب آیت میراث
کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم مین یہہ مقرر ہے آپ آیت جو میراث
کی آئی ہے اسمین اس حصے کا کچھ بیان نہین ہے یہہ آیت اُتری وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ
اور جن لوگون کو گرہ باندھا ہے ہاتھ تمھارے نے پس دو تم اُنہین حصہ اُنکا کہ چھٹا میراث سے ہے حکم اس آیت کا آیہ
اولی الارحام سے منسوخ ہے اور اسناد گرہ باندھنے کی ساتھ ہاتھ کے بطریق مجاز ہے اور اس اسناد کا سبب یہہ
ہے کہ ہاتھ پکڑ کر یہہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے
حاضر سب عہد و پیمان جانتا ہے لکھا ہے کہ حبیبہ زوجہ سعد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے یا جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس
نے بدخوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طمانچہ اُسکے منہہ پر مارا وہ اپنے باپ کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت
مین حاضر ہو کر یہہ احوال کہا حضرت نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپ کو لیے ہوئے قصاص لینے کو مسجد کے دروازے
طرف چلی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ مرد قائم رہنے والے ہین یعنے حاکم ہین
اوپر عورتون کے اور اُنکے امور معیشت لینے قائم ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو پکارا کہ پھر آؤ مین نے کچھ چاہا
اللہ نے کچھ کیا جو اللہ نے چاہا وہی بہتر ہے اور اس سے فضل مردونکا عورتون پر نکلتا ہے کہ یہہ حاکم ہین وہ محکوم
بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سبب اُس چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی دی اللہ نے بعض اُنکے کو کہ مرد ہین
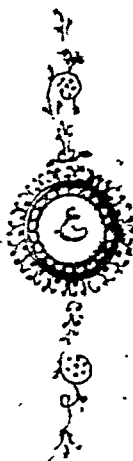
اوپر بعضون کے کہ عورتین ہین سمجھ لیجئے کہ فضل مردونکا بسبب کمال علم اور عقل اور فہم کے ہی اور کمال صوم اور صلوٰۃ
اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور اعتکاف اور نماز عید اور نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص
اور زیادت میراث کے ہی اور بڑا فضل انکا یہہ ہی کہ انبیا اور امام انہین مین ہین وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ اور دوسری
فضیلت دی مردونکو عورتون پر بسبب اسکے کہ خرچ کرتے ہین عورتون پر مالون اپنے سے مہر مین کیا اور نفقہ مین کیا
فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ پس نیک بخت عورتین فرمان بردار ہین خدا کے اپنے
شوہرون کی نگاہ رکھنے والی ہین بیچ غایبانہ کے شوہرون کے پس غیبت عصمت سے رہتے ہین ساتھ اسکے کہ نگاہ رکھا
ہی اللہ نے وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ اور جو عورتین کہ ڈرتے ہو تم بدخوئی اور نافرمانی انکی سے
پس نصیحت کرو انکو ایسے کلمات سے کہ دل انکا نرم ہوجاوے یا تعلیم کرو انکو تعظیم شوہرونکی وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ اور
چھوڑ دو انکو بیچ خوابگاہ کے یعنے انکے ساتھ مت سویا انکے طرف سے کروٹ لے لو وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو انکو
ایسا کہ کوئی عضو نہ ٹوٹے یعنے تھوڑی ایذا دو بعضون نے کہا ہی کہ خوف نشوز مین وعظ ہی اور ظہور نشوز مین
ہجر ہی اور تکرار نشوز مین ضرب ہی فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا پس اگر کہا مان لین تمھارا اور
جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آوین پس مت ڈھونڈھو اوپر انکے راہ ایذا کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا
تحقیق اللہ ہی برتر اس سے کہ ظلم پر انکے راضی ہو بزرگتر ہی اس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَاِنْ خِفْتُمْ
شِقَاقَ بَيْنِهِمَا اور اگر ڈرو تم اے حاکمون شرع کے یا اے وارثو جورو اور خاوند کے خلاف اور ناساز
کاری سے درمیان بی بی کے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک
منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگون مین سے کہ مرد کے دل کی بابت معلوم کرے کہ بی بی سے رغبت ہی یا نفرت
اور ایک منصف عورت کے لوگون مین سے تا اسکے جی کی بابت دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہی یا فرقت
اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اگر ارادہ کرین یہہ دونو منصف صلح کروانا میان بی بی مین توفیق دیگا
اللہ تعالی درمیان بی بی کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا تحقیق اللہ ہی جاننے والا مصالح زوجین کا خبردار
مقاصد حکمین سے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت شریک لاؤ ساتھ اسکے
کسی چیز کو صنم وغیرہ سے وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ اور احسان کرو ساتھ
مان باپ کے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھ قرابت والون کے صلہ رحمی کے اور ساتھ یتیمون کے دلنوازی
اور کارسازی سے اور ساتھ مسکینونکے صدقہ اور زکواۃ سے وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ
ہمسایہ قرابت والیکے شفقت اور رحمت سے اور ساتھ ہمسایہ اجنبی کے یا ہمسایہ کافر کے ساتھ رافت اور مروت کے
اور حد ہمسایگی چالیس گھر تک مقرر کی ہی اور مطلب حق ہمسایونکا یہہ ہی کہ ارادہ نیکی کا اور دفع ضرر کا انسے رکھو

حدیث مسلم مین ہے لا یدخل الجنة عبد من لا یأمن جارہ بوائقہ سمجھ لیجیے کہ جب ہمسایہ بیرونی مستحق احسان کے
ہوئے تو ہمسایہ درونی کہ قلب ہے بطریق اولی سزاوار احسان کے ہوا اور اس سے احسان کرنا یہ ہے
کہ خطرات ماسوا سے پاک کر کر متوجہ بخدا رکھے اور بمرتبہ احسان پہنچاوے کہ جسکی تفسیر مین کانک تراہ حدیث
نبوی مین واقع ہے اسکو اس طائفہ علیہ نقشبندیہ مین حضور کہتے ہین اور کم ہونے کو خطرات کے جمعیت
شعر دلکو جمعیت ہوا اور ہوئے حضور نہ دا پھر تو حاصل ہے پھر کیا کیا سرور وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ
اور نیکی کرو ساتھ صحبت رکھنے والے گروہ کے یعنے ہمنشین اور صحبت کے اور ساتھ مسافرون اور مہمانون کے
سمجھ لیجیے کہ مراد صاحب جنب اور ہمنشین سے زن ہے اپنے شوہر کی یا رفیق سفر ہے یا ہم سبق ہے یا ہم
طبق ہے یا ہم بزم ہے یا ہم کسب ہے یا پیر بھائی ہے کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ ہے اور اس سے احسان
کرنا حق صحبت کی رعایت کرنا ہے وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ اور جسکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمھارے
یعنے انکے نیکی کرو جو دست تصرف مین تمھارے ہین لونڈی غلام إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا تحقیق
اللہ نہین دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے تکبر کرنیوالا مان باپ سے اقربا سے ہمسایون سے ہمراہیون سے
لونڈی غلام سے اترانے والا کہ حق اللہ کا ادا کرتا ہے نہ احسان ان سب سے لکھا ہے کہ بعضے یہود انصار کو نصیحت
کرتے تھے کہ اپنا مال پیغمبر کو اور یاران مہاجر کو انکے مت دو کہ چند مدت مین یہ محتاج ہو کر عاجز ہو جاوین اور مآل
انکا معلوم نہین کہ کیا ہو یہہ آیت نازل ہوئی الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا
آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ دوست نہین رکھتا خدا ان لوگونکو کہ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیون کو ساتھ
بخیلی کے اور چھپاتے ہین خلق سے وہ چیز کہ دی ہے انکو اللہ نے فضل اپنے سے نعمت یا نعت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کہ توریت مین لکھی ہے وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے یہود کے کہ عطاے الہی
یا نعت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہین عذاب خوار کرنیوالا کہ عذاب دوزخ سے ہے وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ
أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ اور واسطے ان لوگونکے بھی کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے دکھانیکو لوگونکے یہہ آیت کفار مکہ کے
حق مین ہے کہ پیغمبر کے دشمنی مین لشکر جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقون کے حق مین کہ ریا اور
سمعہ مین مال دیتے تھے یا یہود کے حق مین ہے بجہت اغراض نفقہ کرتے تھے وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا
بِالْيَوْمِ الْآخِرِ اور نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت ہے وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ
لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا اور جو کوئی کہ ہووے شیطان واسطے اسکے ہمنشین پس برا ہے ہمنشین اور جو
یہان دنیا مین ہمنشین ہے تو آخرت مین بھی ساتھ ہوگا فرمایا ہے اللہ تعالی نے فبئس القرین یعنے اس ہمنشین کو چھوڑ کہ بد
ہمنشین ہے شیطان را فنا تر ابئس القرین ہے وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ

اور کیا زیاں ہے اوپر کافروں کے اگر ایمان لاویں ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور خرچ کریں براہ خدا
بے شائبہ ریا اس چیز سے کہ دی ہے اللہ نے انکو وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا اور ہے اللہ ساتھ انکے اور اقوال افعال
احوال انکے کے جاننے والا خبر انکا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تحقیق اللہ نہیں ظلم کرتا برابر ذرہ کے ذرہ چیونٹی
چیونٹی کو کہتے ہیں کہ بہت غور نظر آوے اور مشہور ذرہ وہ ہے کہ شعاع آفتاب سے روزن در میں چمکتا ہے اور جو ہاتھ میں لو
تو کچھ معلوم نہیں ہوتا یہ مبالغہ ہے نفی ظلم میں وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا اور
اگر ہو نیکی عملنامے میں مسلمان کے برابر ذرہ کے دوگنا کریگا ثواب اسکے کو اور دیگا زیادہ ثواب عمل اسکے سے اپنے
پاس سے ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے ثواب بڑا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ پس کیونکر ہوگا حال کافروں
ظالموں کا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے ایک گواہی دینے والا وہ پیغمبر انکا ہوگا کہ اقوال افعال پر اپنے
امت کے گواہی دیگا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا اور لاوینگے ہم تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اس گروہ
امت تیری کے گواہ کہ مومنوں کے ایمان پر گواہی دے قطعہ واہ جیسے شفیع حشر ہیں تو ویسے ہی وہ شہید امت میں
یوں کرینگے ادا شہادت کو نہ کہ زبان وا کریں شفاعت کو يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ
تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ اس دن کہ گواہی انبیاؤں کی جس دن واقع ہوگی اور وہ دن قیامت کا ہے آرزو کرینگے وہ
لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی پیغمبر کی کاش کہ برابر کیجاوے ساتھ انکے زمین یعنے خاک میں اگر جاویں
اور پھر نہ اٹھیں یا خاک ہو کر زمین کے برابر ہو جاویں وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا اور نہ چھپاوینگے یعنے قدرت
چھپانیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایک بات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى اے لوگو جو ایمان
لائے ہو خدا اور رسول پر مت نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہ ہے کہ تم مست ہو شراب سے اور مسکرات سے یہ
نہی نماز سے نہیں کیونکہ وہ فرض عین ہے بلکہ نہی شراب پینے سے ہے کہ آداب فرض کے مانع ہے ایکدن
چند اصحاب عبدالرحمن بن عوف رض کے گھر میں شراب پیکر بیٹھے تھے کہ اذان ہوئی مغرب کی سب نماز کو اٹھے
امام نے قل یا پڑھی بیہوشی میں حرف لا چاروں جگہ چھوٹ گیا یہ آیت نازل ہوئی کہ غلبہ سکر میں نماز کے
نزدیک مت جاؤ حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یہانتک کہ جانو اس چیز کو کہ نماز میں پڑھتے ہو محققوں نے کہا ہے کہ یہ
خطاب ایمان شہودی والوں کو ہے کہ نزدیک مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل میں حالت مستی میں غفلت
اور شہوت کے یہانتک کہ مستی سے ہوشیار ہو اور جانو کہ کیا کہتے ہو اور کس سے کہتے ہو قطعہ تا کہ ہے مستی میں
اس مستی کے تو نہ غفلت و شہوت کی پیناہئے صو نہ مت نماز قرب کے نزدیک ہو نہ المصلی والی مناجی ربہ وَلَا
جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ اور مت نزدیک جاؤ نماز کے در اں حالیکہ جنب ہو مگر گذرنیوالے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمھارے ساتھ
پانی نہو تو تیمم سے نماز پڑھو اور کسی طرح سے حالت جنابت میں نماز پڑھنا درست نہیں حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ نہاؤ

بعضوں نے کہا ہے کہ مراد صلوۃ سے موضع صلوۃ ہے یعنے مسجد میں نہ آؤ مگر یہہ کہ گذرنیوالے راہ کے ہو ضرورت کے واسطے جیسے قول زہری کا
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور اگر ہو تم بیمار کہ استعمال آب سے خوف
ہلاکت یا زیادت مرض ہے یا ہو تم بیچ سفر کے یا آوے کوئی ایک تم میں سے جا ضرور سے اور محدث ہوا ہو بسبب نکلنے کچھ
شئے کے مکان بول یا براز سے یا صحبت کرو عورتوں سے مراد اس سے مباشرت فاحشہ ہے کہ عضو مخصوص مرد کا ساتھ
عضو مخصوص زن کے لگے بن آڑ کے وہ ناقض وضو ہے نزدیک امام اعظم رح کے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ کوئی جگہہ
مرد کی کسی جگہہ سے زن نامحرم بالغہ کے لگ جاوے وضو دونوں کا ٹوٹ جاتا ہے اور امام مالک اور احمد کے نزدیک
مس بشہوت شکنندہ وضو ہے والا غرض ہر طرح سے جو جنب ہو یا بیمار یا مسافر یا محدث خروج نجاست سے یا لمس سے
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا پس نہ پاؤ تم پانی کو پس قصد کرو خاک پاک کا لکھا ہے کہ غزوہ بنی المصطلق
میں شام کو لشکر اسلام بیابان بے آب میں اترا یہہ ارادہ کر کر کہ صبح کو کوچ کر کر پانی پر پہنچ کر نماز فجر پڑھینگے اتفاقاً ہار حضرت
ام المومنین عائشہ رض کا گم گیا کوچ میں دیر ہوئی وقت نماز صبح کا آن پہنچا لوگ بعضے جنب بعضے محدث تھے متردد
ہوے امیر المومنین ابوبکر صدیق سے کہا وہ خیمہ عائشہ میں آئے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گود میں
سر رکھے ہوئے حضرت عائشہ کے آرام فرماتے ہیں حضرت ابوبکر نے انکو غصہ کیا حضرت خواب سے بیدار ہوے
اور یہہ احوال پرملال صحابہ کا معلوم کر کر متوجہ عالم غیب ہوے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو پانی نہ پاؤ تم پس قصد
کرو خاک پاک کا اور ہاتھ اسپر مارو فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ پس مسح کرو ہاتھ اپنے کو ساتھ تمام
منہوں اپنے کے کہنیوں تک اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہے معاف کرنیوالا بخشنے والا
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ دئیے
گئے ہیں ایک حصہ کتاب توریت سے مول لیتے ہیں گمراہی کو یعنے بدل لیتے ہیں ہدایت کو گمراہی سے ہدایت
انکی یہہ تھی کہ نعت حضرت کی جانتے تھے اور ضلالت یہہ تھی کہ انکار کرتے تھے وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ
ارادہ کرتے ہیں یہہ لوگ کہ بہک جاؤ تم اے مومنو راہ سے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہے
دشمن تمھاروں کو کہ یہود ہیں وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا اور کفایت ہے اللہ دوست تمھارا اور
کفایت ہے اللہ مددگار تمھارا دشمنوں پر مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بعضے لوگ
جو یہودی ہیں بدل ڈالتے ہیں کلموں کو جگہہ انکے سے مراد اس سے نعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہے کہ یا تاویل کلمات توریت کی اپنے طبیعت کے موافق یا آیت رجم کا چھپاتا ہے یا کلام پیغمبر کا تغیر
دیتا ہے لکھا ہے کہ بعضے یہود حضرت کی خدمت میں آکر کلام سن جاتے تھے اور بدل کر کہتے تھے سو حقتعالی نے
انکا پردا فاش کیا کہ تحریف کلمات پیغمبر کی کرتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہیں سنا ہمنے قول انکا

اور نہ مانا ہمنے امر تیرا عصینا پکار کر کہتے تھے عناد سے بعضون نے کہاہے کظاہر باطن عصینا کہتے تھے اور یہی
کہ زبان مقال سے سمعنا کہتے تھے اور لسان حال سے عصینا واسمع غیر مسمع اور کہتے تھے سن اس حالمین
کہ نہ سنا جائیو کہ یہ کلمہ ذو وجہین ہے مدح اور ذم دو نکلتے ہین مدح تو یہ ہے کہ اسماع گالی دینا ہے پس
یہہ معنی ہوئی کہ سن درانحالیکہ گالی دیا گیا نہ ہو جو اور ذم یہہ ہے کہ اسماع سنانا ہے پس یہہ معنی ہوئی
کہ سن درانحالیکہ غیر سنا گیا ہو یعنے بہرا ہو معنی مدح کو پردہ نفاق کر کر ارادہ معنی ذم کا رکھتے تھے وراعنا
اور کہتے تھے راعنا یہہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہے مدح کے اور ذم کے مدح یہہ ہے کہ مراعات سے کہیے یعنے نگاہ
رکھہ ہمکو اور ہماری طرف دیکھہ اور ذم یہہ کہ رعونت سے کہیے پس یہود نسبت رعونت کی کرتے تھے اور بعضون نے
کہاہے کہ یہود باشباع کہتے تھے راعینا یعنے ای چرواہے ہمارے اپکو نسبت بکریون کے چرواہے کی کرتے
تھے لیّاً بالسنتہم پیچ دیکر سخن کو ساتھہ زبان اپنی کے یعنے جو فعل کہ مراعات سے ہے لغت عرب مین اسے
رعونت کی طرف پھراتے تھے یا ہجو کا ارادہ کر کر باشباع راعینا کہتے ہین وطعنا فی الدین اور طعنہ دیکر بیچ
دین کے یعنے وہ کیا دین ہے کہ جسکا نبی چرواہا ہو اور حال آنکہ حضرت موسی نے شبانی پر اقرار کرتے تھے ولو انہم

قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرا لہم واقوم

اور اگر وہ کہتے سنا ہمنے سخن تیرا اور مانا ہم نے امر تیرا اور سن سخن ہمارا اور دیکھہ ہم کو تو
البتہ یہہ گفتار ہوتی بہتر واسطے انکے ذم سے سیدانام کے اور طعن سے دین اسلام اور راست تر ہوتا یہہ سخن انکا
ولکن لعنہم اللہ بکفرہم فلا یؤمنون الا قلیلاً اور لیکن لعنت کی ہے انکو اللہ نے بسبب کفر انکے کے
پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑا کہ ضعیف اور غیر معتبر ہے کہ بعضی کتب اور رسل پر ایمان لاتے ہین اور بعضی پر
نہین لاتے یا نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے ان مین سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ
عنہم لکھاہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علمائے یہود کو مانند ابن صوریا اور کعب بن اسد کے بلاکر
فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور اسلام لاؤ مین قسم کھاتا ہون خدا کی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ کلام اور احکام جو مین
جناب الٰہی کیطرف سے لایا ہون حق ہین اور تمھین توریت مین میرے احوال سے خبر دی ہے اور مجھہ پر ایمان
لانے پر وعدہ لیا ہے انہون نے عناد سے کہا کہ ہم نہین تمھین جانتے ہین نہ تمھاری لغت کو نہ قرآن کو حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی یا ایہا الذین اوتوا الکتب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا
فنردہا علی ادبارہا ای لوگو جو دئے گئے ہو کتاب توریت ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری ہے ہمنے
اپنے بندے پر اور وہ قرآن ہے درانحالیکہ سچا کرنیوالا ہے واسطے اس چیز کے جو ساتھہ تمھارے ہے یعنے توریت پہلے اس سے
کہ مٹا ڈالین ہم منہو نکو کہ نشان آنکھہ بھوان ناک [illegible] پس پھیر دین ہم اول منہو نکو اوپر پیٹھون

انکی کے یعنے منہہ کو پس سر کے نکال کر دین یا آنکھہ ناک وغیرہ ادھر مٹا ادھر لگا دین تفسیر مین ہے کہ ہاتھہ پانون بیت
سیتھہ سب اپنے جگہہ ہونگے اور منہہ لٹکے سر پیچھے ہونگے اور یہہ سب بکمال زشتی اور رسوائی کے ہے اَوْ نَلْعَنَهُمْ
كَمَا لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ یا لعنت کرین ہم انکو یا مسخ کرین ہم انکو جیسا کہ لعنت کیا ہمنے یا مسخ کیا ہمنے
یار ہفتے والون کو کہ ہمارے مخالف فرمان کے ہفتے کے دن شکار ماہی کرتے تھے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہی
کام یا وعید اللہ کا کیا گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ بتحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ
شریک لایا جاوے ساتھہ اسکے وجود مین اور عبادت مین اور بخشتا ہے اس گناہ کو کہ سوا اسکے ہے جسے چاہتا ہے
بفضل و احسان نہ بوسیلہ عبادت و عرفان امام زاہدی نے کہا ہے کہ بخشتا ہے قبل عذاب کے جسے چاہتا ہے
اور بعد عذاب سب گناہگارونکو بخشیگا وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا اور جو کوئی شریک لاوے
ساتھہ اللہ کے پس بتحقیق باندھہ لیا اسنے جھوٹ بڑا کہ بسبب اسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کے سے
کہ شرک مغفور نہین گوسالہ پرستون اور عزیر پرستونکو کہ یہود تھے وعید اور تہدید شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوگئے
کہ ہم مشرک نہین بلکہ ہم مقرب اللہ کے ہین ہمارے باپ انبیا ہوئے ہین اسواسطے ہم مکرم ہین حق تعالی نے انکی مدح نہ
پسند کی اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ تکبر سے پاک کہتے ہین جانون
اپنے کو کہ نحن ابناء اللہ واحباؤه چنانچہ منقول ہے کہ بحرین عمرو بن نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید اپنے لڑکونکو
حضور نبوی مین لائے اور کہا کہ ان بچون پر کچھہ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ نہین یہہ بے گناہ ہین انہون نے قسم خدا کی موسی کی کھاکر
کہا کہ ہم بھی بے گناہ مثل انکے ہین کیونکہ گناہ رات کی ہماری دنکو بخش دیتے ہین اور گناہ دنکی ہماری رات کو
حق تعالی نے فرمایا کہ تمھارا اپنے آپکو پاکیزہ کہنا اعتبار نہین رکھتا بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ بلکہ اللہ ہی پاک کرتا
جسے چاہتا ہے اور لائق اسکے جانتا ہے وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اور یہہ لوگ کہ اپنے آپکو پاک کرنیسے کہتے ہین نہ ظلم
کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ درمیان خرمے کے ہوتا ہے غرض یہہ ہے کہ اپنا کیا پاوینگے کچھہ ظلم نہوگا اُنْظُرْ كَيْفَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ دیکھہ ان یہودونکو کہ عناد سے کیونکر باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتے ہین دن
رات کی گناہ ہماری بخشتا ہے وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا اور کفایت ہے یہہ جھوٹ انکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہین رہتا
لکھا ہے کہ بنی نضیر کے یہودونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بموجب حکم الہی کے انکے گھرونسے نکال دیا تھا وہ مدد
چاہنے کو قریش پاس آئے بیس آدمی تھے اشراف قوم انکے ابوسفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے انسے پوچھا کہ
بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانون کی انہون نے خوش آمد سے کہا کہ تمھاری راہ اچھی ہے ابوسفیان نے کہا کہ تمھارے
کہنے پر اعتقاد نہین جبتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے بتونکو سجدہ نکرو انھون نے وہی کیا حق تعالی نے انکے حال سے خبر دی اَلَمْ
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دیئے گئے ہین

ع

ایک حصہ کتاب توریت سے کہ بواسطہ عداوت مسلمان ایمان لاتے ہین اوپر جبت کے اور طاغوت کے یہہ دونون بت ہین
قریش کے یا جبت سحر ہی کہ یہود معتقد اسکے تھے اور طاغوت شیطان کہ اسکی متابعت کرتے تھے اور صوفی کہتے
ہین کہ جبت نفس امارہ ہی اور طاغوت خواہش اسکی وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
سَبِيلًا اور کہتے ہین یہود واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوے یہہ کفار قریش بہت ہی اچھے ہوے ہین اُن لوگون سے
کہ ایمان لائے ہین یعنے پیغمبر اور اصحاب اُنکے ازروئے راہ کے أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وہ لوگ کہ لعنت کی
ہی اللہ نے انکو وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا اور جس کو لعنت کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے مدد
دینے والا کہ عذاب اس سے دفع کرے أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ کیا واسطے یہودون کے حصہ ہی پادشاہی سے یہہ استفہام
انکاری ہی یعنے نہین ہی یہودونکو گمان تھا کہ پادشاہت اور نبوت کے لائق ہم ہین اس سبب متابعت عرب کی سے
عار رکھتے تھے کہ آخر یہہ منصب ہمین ملیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ انکو حصہ بادشاہت سے نہین اور اگر بالفرض ہو بھی
فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا پس اسوقت نہ دیوینگے وہ لوگونکو یا پیغمبر اور اصحاب کو شگاف برابر کھجور کے یہہ مبالغہ ہی
بخل مین انکے کہ بادشاہی مین کسی فقیر کو نقیر نہ دینگے تو درویشی مین کیا دینگے أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِن فَضْلِهِ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنے قبائل عرب کے اوپر اُس چیز کے کہ دیا ہی انکو اللہ نے فضل اپنے سے وہ پیغمبر کا پیدا کرنا ہی
انہین بعضون نے کہا ہی کہ مراد ناس سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور عرب والے جمع کو واحد پر اطلاق
کرتے ہین کہ جامع ہوے خصائل نیک لوگ کہ وہ نہ پائے جاوین مگر بہت لوگونمین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اِبْرَاهِيمَ
كَانَ أُمَّةً اور فضل سے مراد نبوت ہی اور قرآن اور اعزاز دین اور بعضون نے کہا ہی کہ فضل یہہ ہی کہ حق تعالی
نے چار بیبیون سے زیادہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مباح کرین یہود اسپر حسد کرتے تھے اور طعن کرتے تھے کہ اگر
یہہ پیغمبر ہوتے تو اتنی بیبیان کیون کرتے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر حسد انکا نبوت اور کتاب کے سبب ہی تو چاہئے اور
پیغمبرون پر بھی حسد کرین کہ یہہ اعطا مخصوص کچھ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر نہین فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا پس تحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو کہ موسی اور داؤد اور عیسی ہین علیہم السلام
کتاب یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور علم حلال اور حرام اور دی ہمنے انکو باوجود نبوت کے پادشاہی بڑی چنانچہ
یوسف اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو اور بعضون نے کہا کہ ملک عظیم کثرت ازواج ہی جیسے حضرت داؤد کی
سو جوروین تھین اور حضرت سلیمان کی ہزار اور اس باب مین یہود کی تعریض ہی کہ اگر حسد تمہارا پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وسلم پر بسبب کثرت ازواج ہی تو داؤد اور سلیمان پر چاہئے کہ زیادہ حسد کرو اور تیسیر مین ہی کہ مراد آل
ابراہیم سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور کتاب سے قرآن ہی اور حکمت شرایع اور ملک عظیم ہی دوام شریعت
تا قیامت ہی یا تائید فرشتونکی ہی فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ پس بعضے یہود مین سے وہ شخص ہی

که ایمان لایا ساتھ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض انمین سے وہ شخص ہے کہ باز رہا
جز انبیاء سے ازواج کے مقدمہ مین اور باور نکیا اسے یا رو گردانی متابعت پیغمبر سے وَکَفٰی بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا اور
کفایت ہے دوزخ جلانے والا کافرونکو اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ دلیلو
وحدانیت ہماری کے یا آیتون قرآن کے یا معجزات پیغمبر کے شتاب داخل کرینگے ہم انکو آگ مین کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ
بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس گل جاوینگے چمڑے انکے بدل دیوینگے ہم انکو چمڑے سوا اسکے تو کہ چکھین
عذاب کو اور چکھنا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی ہر ساعت مین سو بار حسن بصری رضی اللہ عنہ سے
منقول ہے کہ دن رات مین ستر ہزار بار چمڑا بدلیگا یا اسی چمڑے کی سوختگی دور کر کر حالت اصلی پر کر دینگے اور پھر
پھر کر جلاوینگے اور یہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا اسواسطے ہے کہ پوست تازہ پر زیادہ معلوم کرین اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَزِیْزًا
حَکِیْمًا تحقیق اللہ ہے غالب کہ کوئی اسکو کفار کے عذاب دینے سے منع نکر سکیگا دانا عذاب دینے پر دوزخیونکے
موافق حکمت کے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک شتاب داخل کرینگے ہم انکو بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون یا محلون
انکے نہرین دراں حال کہ مدام ہونگے بیچ انکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تک لَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا واسطے مومنونکے بیچ بہشتونکے بی بیان ہونگی پاکیزہ حیض نفاس سے بلکہ سب پلید
مکروہ چیزون سے اور داخل کرینگے ہم انکو سایہ پاہندہ مین کہ آفتاب لسے دور نکر سکے عرب مین حرارت بہت ہے
سایہ کو بڑی راحت سمجھتے ہین پس ظل ظلیل آرام کے واسطے کافی ہے اور وہ خدشہ بھی اس نکتے سے دفع ہو گیا
جو کہتے ہین بہشت مین آفتاب نہین ہے کہ حرارت اسکی ایذا پہنچاویگی پھر سایہ کا فائدہ کیا ہے اور محقق کہتے
ہین کہ ظل ظلیل اشارہ بحمایت الٰہی ہے کہ سر پر بہشتون کے ہمیشہ رہیگا سا ظل عنایت ازلی نہ زوال ہے نہ نقصان
نہ اسے انتقال ہے اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ پہنچا دو
امانتون کو طرف صاحبون انکے کے پیغمبر خدا صلے اللہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنجی کعبہ شریف کی عثمان بن طلحہ
سے لاؤ عثمان کی ماں سلافہ تھی اسکے پاس کنجی رہتی تھی عثمان نے مانگی اسنے ندی اور کہا کہ عبد الدار کے وقت سے
یہ ہمین ارث مین پہنچی ہے حضرت نے مسجد حرام مین بیٹھکر انتظار بہت کھینچا جب کنجی کے آنے مین دیر ہوئی ابوبکر
اور عمر کو سلافہ کے گھر بھیجا عمر نے آواز بلند سے پکارا کہ ای عثمان جلد کنجی لا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم منتظر ہین عثمان
بہزار شدت اپنی ماں سے کنجی لیکر حضرت کے پاس آیا آپ نے ہاتھ دراز کیا کنجی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ سقایہ زمزم میرے سپرد ہے یہ بھی میرے تفویض ہو عثمان نے کنجی نہ دی پھر حضرت نے
مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اسنے ندی پھر حضرت نے فرمایا کہ تو اگر خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو کنجی دے

اُسنے آپکے حوالہ کی آپ حرم سے نکلے کنجی لئے ہوئے حضرت مرتضی علی نے مانگی جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی
کہ خدائے امر کرتا ہے تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتون طرف اہل اُسکے کے آپنے عثمان کو بلا کر کنجی عنایت کی اُسنے اپنے
بھائی شیبہ کو دی اب تک وہ شیبکی اولاد مین چلی آتی ہے اور اگرچہ یہہ آیت مخصوص اس امانت پر اتری ہے لیکن
سب امانتین اس حکم مین داخل ہین اور امانت جو ذکر مین بعد ظل کے یہہ اشارہ ہے کہ ظل جسے امانت آفتابکی
اور اسکے نکلتے ہی محو ہو جاتا ہے ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت وجود حقیقی ہے حوالے کرو یعنے اپنے
اپکو نیست و نابود کرو **بیت** آپ کو گم کر تو بشوق خدا مہ جسکی امانت اُسے دے دلا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ
تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور دوسرے امر کرتا ہے تمکو اللہ جب حکم کرو تم درمیان آدمیون کے یہہ کہ حکم کرو ساتھ انصاف کے
اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ تحقیق اللہ خوب چیز ہے جو نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اُسکے یعنے ادائے امانات اور
انصاف بحکومات اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اُسنے کہا لو امانت کو دیکھنے والا
تمھاری کنجی حوالہ کرنیکو اُسکے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضوں مین اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتوں مین اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی تم
مین سے یعنے امراء اسلام کی لکھا ہے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو امیر لشکر کا کر بھیجا اور عمار یاسر کو ساتھ کر دیا
لوگ وہان کے بھاگ گئے ایک شخص رہ گیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ مین مسلمان ہون سب لوگ میرے
قبیلے کے بھاگ گئے ہین مین اکیلا رہ گیا ہون جو امن دو تو رہون نہین تو مین بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا جاؤن
عمار نے کہا تجھکو امن ہے صبح کو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اُس قوم کو تاراج کرو لشکر والون نے جو اگر دیکھا تو وہان کوئی
نتھا پھر ایک شخص تھا اسکو اہل و عیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اسکو مین نے امن دی ہے خالد نے کہا کہ بے
مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے دور ہے یہہ قصہ حضرت پاس آیا آپنے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اسکو امن ہے
لیکن نچاہیئے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا ہے
کہ اولو الامر ابوبکر اور عمر ہین کہ اقتدوا باللذین من بعدی ابوبکر و عمر انکی شان مین وارد ہے ابوبکر وراق نے کہا ہے کہ
خلفائے اربعہ مین اور بعضون نے سب صحابہ کو کہا ہے اور بعضون نے فقہا اور علما کو کہا ہے اور بعضون نے اولو الامر پانچ
لکھے مین ایک پادشاہ حق مین رعیت کے دوسری باپ حق مین بیٹے کے تیسری شوہر حق مین زن کے چوتھی مالک
حق مین لونڈی غلام کے پانچوین عالم حق مین جاہلون کے اور صوفیہ کہتے ہین کہ اولو الامر مشائخ طریقت ہین کہ سالکان
راہ الہی کی تربیت کرتے ہین فرمانبرداری انکی لازم ہے **بیت** منزل مقصود کو چاہیئے اگر پہنچا دلا سر خط فرمان سے
مت پھیر و النعت کے پیر فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پس اگر
جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے امور دین سے پس پھیر دو اسکو طرف کتاب خدا کے اور طرف رسول کے زندگانی مین انکے اور طرف

ست رسول کے بعد وفات اُنکے کے اگر ہو تم دل کے اخلاص سے ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا و
قیامت بھی چاہتا ہے کہ جس بات میں تمھیں کچھ شبہ ہوا سے خدا و رسول کی طرف رجوع کرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا یہہ خدا و رسول کی طرف رجوع بہتر ہے تمکو اور نیک تر ہے از روئے عاقبت کے لکھا ہے کہ ایک
یہودی مین اور منافق مین جھگڑا اٹھا یہودی کہتا تھا کہ محکمہ نبوت مین چل منافق کہتا تھا کعب بن اشرف کے پاس
چل آخر کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دونو آئے موافق مدعائے یہودی حکم صادر ہوا جب دونو وہانسے نکلے
منافق نے ہاتھ یہودی کا پکڑ کر کہا کہ مین حکم پیغمبر پر راضی نہین حضرت عمر نے کہا کہ تم دونو کھڑے رہو مین انفصال
تمھارا خوب کر دیتا ہون یہہ دونون کھڑے ہوئے حضرت عمر گھر مین جاکر شمشیر برہنہ لیکر آئے اور سر منافق
کا اوڑا دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کے راضی نہو سزا اسکی یہی ہے اُسیدن حضرت نے فاروق انکو لقب دیا اور اللہ نے
یہہ آیت اُتاری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى
الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ آیا نہین دیکھا تو نے طرف اُن لوگون کے کہ دعوی کرتے ہین
یہہ کہ وہ ایمان لائے ساتھ اُس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اُس چیز کے کہ اُتاری گئی
پہلے تجھہ سے یعنے اور پیغمبرونکی کتاب ارادہ کرتے ہین یہہ کہ حکم لیجاوین طرف سرکشون کے یعنے کعب بن اشرف کے
کہ بڑا طاغی باغی ہے اور حال انکہ تحقیق امر کئے گئے ہین یہہ کہ کفر کرین ساتھ حکم طاغوت کے وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے انکو جو طاغوت کیطرف مائل ہین گمراہی دور
کہ ہرگز اُس سے سیدھی راہ کو نہ پھرین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب کہا جاوے واسطے منافقون کے آؤ تم طرف اُس حکم کے کہ اُتارا ہے اللہ نے کتاب اپنی مین
اور طرف اُس حکم کے کہ فرماتا ہے رسول دیکھتا ہے تو منافقون کو کہ عناد سے ہٹ رہتے ہین تجھہ سے ہٹ رہنا
فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ پس کیونکر ہوگا جب پہنچیگی انکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور اعراض
یا مصیبت قتل کی اُس منافق کو حضرت فاروق کے ہاتھہ سے بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون اُنکے نے یعنے
طاغوت کا حکم ماننا ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ پھر آتے ہین تیرے پاس عذر کرتے ہوئے قسمین کھاتے ہین ساتھ
اللہ کے اور مضمون قسم کا اُنکے یہہ ہے کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝ نہین چاہا تھا ہمنے تمھاری مجلس حکم سے
عدول کر کر یا عمر کے پاس جاکر مگر بھلا کرنا اور موافقت کرنا یعنے بین الخصمین الفت موافقت ہو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہہ لوگ منافق اور جھوٹے قسم کھانیوالے وہ ہین کہ جانتا ہے اللہ جو کچھہ کہ بیچ دلون
اُنکے کے ہے نفاق سے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا پس منہہ پھیرلے اُنسے یعنے عذر انکا
مت قبول کر اور نصیحت کر انکو کہ جلوت مین نفاق اور دروغ چھوڑین اور کہہ واسطے اُنکے خلوت مین بیچ حق نفسون

ناپاک اُنکے بات کہ اثر کرنیوالی ہو اُنکے دلونمین اور وہ تہدید بقتل ہے یا اور ایذا پہنچی ہے اگر توبہ نکرین وَمَا
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر اپنے بندون پر مگر واسطے اسکے
کہ فرمانبرداری کیا جاوے ساتھ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور اگر یہہ منافق جسوقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنے کو ساتھ انکار حکم تیرے کے
یا ساتھ ماننے حکم طاغوت کے آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اُنکے
رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان معالم مین لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ مین
جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک نہر سے دونو اپنے کھیتون کو دیتے تھے حضرت کے پاس یہہ قصہ آیا آپنے فرمایا کہ ای
زبیر اپنے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑ دے ہمسایہ کو حاطب غصے ہوا اور بے ادبی سے ایسا کلام کیا کہ جس سے
نکلتا تھا کہ آپ طرفداری کرتے ہین زبیر کی یہہ آیت نازل ہوئی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ
بَيْنَهُمْ پس نہین ہے حقیقت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین یہہ قسم ہے پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے
یہہ ایمان حقیقی یہانتک کہ حکم کرین تجھکو بیچ اُس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اُنکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا
يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پھر نہ پاوین بیچ نفسون اپنے کے تنگ یا دلونمین اپنے تنگی
اُس چیز سے کہ حکم کرے تو اگرچہ مخالف طبع کا اُنکے ہو اور مان لیوین فرمان تیرے کو مان لینا کر ظاہر باطن مین بے
اعراض اور مخالفت کے لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب محکمہ نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ عنہ اُنسے ملے اور پوچھا کہ کنکے واسطے
حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے چچیرے زاد کے واسطے اور مونچھونکو تاؤ دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی وہان حاضر تھا اُسنے
کہا مارے انکو اللہ یہہ عجب لوگ ہین کہ گواہی رسالت کی جبکہ دیتے ہین اُسکے حکم کو متہم کرتے ہین قسم خدا کی موسیٰ کے
وقت مین بنی اسرائیل نے گناہ کیا تھا اور موسیٰ نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ تمھاری قبول نہین جبتک کہ ایک دوسرے کو
مارو انہون نے حکم مان کر ایک دوسرے کے قتل مین مشغول ہوے تھے یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے تھے اور
اپنے پیغمبر کو متہم نکیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یاسر اور ابن مسعود نے جو یہہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فرماوین کہ اپنے آپکو مار ڈالو مار ڈالین ہم حق تعالی نے فرمایا وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر انکے کہ دعوی ایمان کا کرتے ہین یہہ کہ مار ڈالو جانون
اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جانین ماری تھین یا نکلو گھرون اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے نکرتے یہہ
مگر تھوڑے اُنمین سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر یہہ منافق کرین جو کچھ نصیحت دئے جاتے ہین ساتھ اسکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے وَاَشَدَّ
تَثْبِيْتًا اور زیادہ تر ہوتا از روے تصدیق کے اور ثابت رہنے ایمان اُنکے کے وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا

اور اسوقت البتہ دیتے ہم انکو اپنے پاس سے ثواب بڑا کہ نعمتیں بہشت کی ہین وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا
اور البتہ دکھاتے ہم انکو راہ سیدھی کہ اس سے مقصود کو پہنچکر بہشت مین داخل ہووے کہ ثوبانؓ مولی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایکدن حضرت کے پاس آئے رنگ رو متغیر تھا آپ نے پوچھا ای ثوبان ماغیر لونک کس چیز نے تغیر کیا
رنگ تیرا کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہو گیا ہے عرض کیا کہ جبتک آپکے جمال باکمال کی زیارت نہین کرتا بیقرار رہتا ہون
اب یہہ اندیشہ ہے کہ جو اجل میری آئی اور مرگیا تو آپ کو کہان دیکھونگا اگر مین دوزخ مین گیا تو آپ کہان اور
مین کہان اور جو بہشت مین گیا تو مرتبہ آپکا بلند میرا پست ہوگا تو بھی دیدار سے محروم رہونگا اور بعضون نے کہا ہے
کہ عبد اللہ انصاری نے یہہ عرض کی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مژدہ وصال سے
مسرت بخشی وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی امر اور نہی مین
اور رسول کے احکام اور حدود مین پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھ ان لوگون کے ہین کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر انکے
پیغمبرون سے اور صدیقون سے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی ہے اور شہیدون سے کہ براہ خدا جان دی ہے وہ
شہداء احد ہین یا عام ہین سب شہید اور صالحون سے اور اچھے ہین یہہ لوگ رفیق لفظ رفیق کا واحد اور جمع
اطلاق کرتے ہین یا ہر ایک انمین سے اچھا رفیق ہے معالم مین ہے کہ مراد نبیین سے ہمارے پیغمبر ہین اور صدیقین
سے ابوبکر اور شہداء سے عمر اور عثمان اور علی اور صالحین سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حاصل آیت
کا یہہ ہے کہ جو کوئی آج کے دوست رکھتا ہے فردائے قیامت وہ اسکے ساتھ ہوگا المرء مع من احب نظم جسکو جو
چاہیے اسکے ہے وہ ساتھ نہ دن قیامت کے یعنی بعد ممات نہ دلمین حب خدا و حب رسول نہ جسکے ہووے وہ مرد
ہے مقبول نہ رہتا ہے یہان بھی وصل سے مسرور نہ وہان بھی بعداز وصال ہے پرنور نہ یا الہی محبت اپنی دے
اور محبت رسول کی اپنے نہ اسی الفت مین مجھکو رکھہ یہان وہان نہ دین و دنیا مین خورم و شادان ذَٰلِكَ
الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ یہہ فضل ہے اللہ کیطرف سے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا اور کفایت ہے اللہ جاننے والا مقصدون اور
نیتون کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو صلاح اپنے کو یعنی تیار ہو حرب کے
واسطے فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا پس نکلو دشمنون کے قتال کو متفرق کئی طرف سے یا نکلو اکٹھے ایک
طرف سے وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق بعضے تم سے وہ شخص ہین کہ دیر کرتے ہین نکلنے مین جہاد کو مراد
اس سے ابی ابن اور اصحاب اسکے ہین کہ روز احد مین تخلف کیا تھا فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ
لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا پس اگر پہنچے ای مسلمانون تمکو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنے والا
منافق تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر میرے جسوقت کہ نہوا مین ساتھ مسلمانون کے حاضر ہو کر قتال مین

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ اور اگر پہنچے تمکو فضل اللہ کی
طرف سے جیسے فتح اور غنیمت البتہ کہتا ہے گویا کہ نہ تھی درمیان تمھارے اور درمیان اسکے دوستی یعنے لینے
انکو دور ڈال کر گویا تمھیں دیکھا ہے نہین اور تمھاری صحبت مین کبھی آیا ہے نہین اور کہتا ہے یٰلَیْتَنِیْ
كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا اے کاشکے مین ہوتا اس جنگ مین ساتھ مسلمانون کے پس فیروزی پاتا
مین فیروزی بڑی یعنے غنیمت سے بڑا حصہ لیتا مین فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ پس چاہیئے کہ لڑین بیچ راہ اللہ کے دشمنان دین سے وہ لوگ کہ بیچ نے ہین زندگانی دنیا کو کہ فانی
ہے بدلے آخرت کے کہ سراسر جاودانی ہے وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
عَظِيْمًا اور جو کوئی لڑے بیچ راہ دین اللہ کے پس مارا جاوے اور درجہ شہادت کا پاوے یا غالب ہووے دشمن پر
فتح پاوے پس شتاب دینگے ہم اسکو آخرت مین ثواب بڑا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ
اور کیا ہے تمکو اے اہل اسلام کہ جہاد نہین کرتے بیچ راہ اللہ کے اور واسطے بیچارون کے کہ دست کفار مین گرفتار ہین
وہ کتنے شخص تھے کہ مکہ مین اسلام لائے تھے اور انکے قرابتی انکو ہجرت سے منع کرتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردون سے
مثل سلمہ بن ہشام اور ولید بن ابو ولید اور عباس بن ابی اور ربیع بن ابی ربیعہ اور ابو جندل بن سہیل وغیرہم کے
وَالنِّسَاۗءِ اور عورتون سے مثل ام شریک وغیرہا کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکون سے ابن عباس نے کہا کہ نساء اور
ولدان مین ہین اور میری ماں تھی الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اور یہہ
مستضعفین وہ لوگ ہین جو کہتے ہین تضرع سے یعنے دعا کرتے ہین اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے کہ
ظالم ہین رہنے والے اسکے بسبب شرک کے کہ بڑا ظلم ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا
مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے دوست اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار کہ
دشمنوں کا شر ہمسے دفع کرے حق تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی بعضوں کو مکے سے نکالا اور بعضے جو وہان رہ گئے
فتح مکہ کے دن انکے مہمات کا سرانجام ہوا حضرت نے عتاب بن اسید کو حکومت مکے کی دی وہ یار اور مددگار
ان بیچارونکا ہوا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا ورسول پر لڑتے ہین
بیچ راہ اللہ کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لڑتے ہین بیچ راہ بتونکے
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ پس لڑو اور مارو اے دوستو حق کے دوستو اور فرمان بردارون کو شیطان کے اور
مکر اور فریب اسکے سے مت ڈرو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا تحقیق مکر شیطان کا ہے سست بے قوت کہ
نہین رکھتا دلیل اور حجت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگون کے
کہ کہا گیا انکو بند رکھو ہاتھون اپنے کو جہاد سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھو نماز کو اور زکوٰۃ دو مستحقون

کو اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور مقداد بن اسود وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرت سے اجازت
چاہتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کرین کہ انکی ایذا سے بتنگ آئے ہین سو انکو بحکم الہی کہا گیا کہ ابھی جہاد مکرو
نماز پڑھو زکوۃ دو جب حکم الہی آو یگا تب جہاد بھی کیجیو فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ
النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً پس جب مدینے مین آئے اور لکھا گیا اور جواب ہوا اوپر انکے لڑنا کفار سے
ناگہان ایک فرقہ انمین سے ڈرتا ہی جنگ مشرکون سے جیسا ڈر چاہیے اللہ سے یا زیادہ ڈرنا سمجھ لیجے
کہ یہہ ڈر ضعف بشریت سے نہ کراہت امر خدا سے وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ اور کہتے ہین ای پروردگار
ہمارے کیون واجب کیا اوپر ہمارے لڑنا کفار کا لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ کیون نہ ڈہیل دی ہمکو تا اجل کہ نزدیک
ہی سب کے سمجھ لیجئے کہ یہہ سوال اگر منافقون سے صادر ہوا ہی تو کچھ عیب نہین اور اگر مومنون سے وقوع مین
آیا ہی تو خوف سے کہا ہوگا پھر توبہ کر لی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے لوگ نزول آیت قتال کے منافق ہو گئے
اور جہاد سے پھر گئے یہہ انکی شان مین ہی اور اصح یہہ ہی کہ سوال کو تمنائے تخفیف تکلیف پر محمول رکہ نہ
انکار قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا تھوڑا ہی بیت والبنہ دل
متاع سے دنیا کے مت کرو نہ یہہ حب آخرت مین نہایت قلیل ہی وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے
واسطے اسکے کہ پرہیزگاری کرتا ہی شرک سے یا سب گناہون سے وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا اور نہ ظلم کئے جاؤگے تم
مجاہد و یعنے ثواب تمھارے جہاد کا کم نکرینگے مقدار تاگے کہ دانہ خرمہ پر ہی پس امیدوار ثواب کے رہو اور موت سے
مت ڈرو کہ اس سے کہین چھٹکارا نہین أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ جہان کہین
ہو تم خواہ مکے مین خواہ مدینے مین پالیو یگی تمکو موت اور اگرچہ ہو تم بیچ قلعون محکم کے یا محلون بلند کے یا برجون
دوازدہ گانہ فلک کے حاصل یہہ ہی کہ کسی حالت مین کسی جگہہ موت سے رہائی نہین نظم پڑھ کے دل اپنا گو
کو نہ مرگ سے غافل ایک آن نہو نہ پائیگا کب رہائی تو اس سے گر بروج مشید مین چھپے نہ از رفعت آسمان و قعر
زمین نہ سب کا سب ایک ہی اسکے تئین نہ تو جہان ہو وہین یہہ جاویگی نہ مہلت ایکدم نہ پھر دکھاوے گی
وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ اور اگر پہنچتی ہی منافقون کو بھلائی جیسے نعمتین یا دشمن پر
فتح جیسی جنگ بدر ہوئی تھی کہتے ہین یہہ نزدیک اللہ کے ہے وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ
اور اگر پہنچتی ہی انکو برائی جیسی تنگی اور قحط یا شکست جیسی جنگ احد مین ہوئی کہتے ہین یہہ نزدیک تیرے ہے
ای محمد اور بد بیری تیرے سے ہی کہ درست نہ پڑی اور انوار مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت
کر کر مدینے مین تشریف لائے اس سال میوہ کم ہوا اور غلے کی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبر کے قدوم
سے یہہ سختی آئی حق تعالی نے انکو جھٹلایا اور یہہ فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ کہہ کہ سب قبض اور بسط اور

گرانی

گرامی اور ارزانی اور غنیمت اور ہزیمت نزدیک خدا کے سے ہے اور ارادے اسکے سے فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ
لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا پس کیا ہے واسطے اس قوم منافق اور یہود کے نہین نزدیک کہ سمجھین بات کو
کہ مشتمل ہے انکے نصیحت پر یا نہین پاتے بات کو بہائم کے طرح کہ سنتے ہین سمجھتے نہین اور نافہمی انکی سے ہے کہ
کہتے ہین مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ جو پہنچتا ہے تجھکو غنیمت اور فتح سے پس
فضل خدا سے ہے اور جو پہنچتا ہے تجھکو ہزیمت اور قتل اصحاب سے پس نفس تیرے سے ہے اور بعضون نے یہہ معنی
کہے ہین کہ ای انسان جو پہنچتا ہے تجھکو بھلائی سے وہ کرم خدا سے ہے اور جو پہنچتا ہے تجھکو برائی سے وہ شامت
گناہ تیرے سے ہے سمجھہ لیجئے تشریح اس معنی کی یہہ ہے کہ حقائق ممکنات کے عدمات ہین اور وجود جو انمین آیا ہے نور
ہے اسما و وجود و صفات واجبی جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہے کیونکہ مقابل وجود کے ہے اور
وجود کا خاصہ خیر اور کمال ہے پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہے ناشی ہے عدم سے کہ حقیقت اسکی ہے
اور جو بھلائی کہ اس سے سرزد ہوتی ہے ناشی ہے وجود سے کہ ظل اسما و صفات حق سبحانہ ہے لہذا فرمایا
ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا
اور بھیجا ہے ہمنے تجھکو واسطے سب آدمیون کے پیغام پہنچانیوالا یہہ کہ اسناد برائی اور بھلائی کی تیرے طرف کرین
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہے خدا شاہدی دینے والا تیری رسالت پر شعر جب خدا شاہد ہو پھر کسکی شہادت
چاہیئے نہ پھر نہ برہان چاہیئے اور پھر نہ حجت چاہیئے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا
پس تحقیق کہا مانا اللہ کا رسول طاعت خدا کو فرماتا ہے بامر خدا پس فرمانبرداری اسکی فرمانبرداری اللہ کی
ہوئی بحر الحقائق مین ہے کہ حضرت بوصف فنا فی اللہ اور بقا باللہ موصوف تھے اور جو قائم باللہ ہو البتہ خلیفہ اللہ ہے
پس خلافت حضرت کو ثابت ہے ہر معاملے مین کہ خلق سے کرتے تھے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی و خلیفہ
تھے ہر معاملے کہ خلق ساتھ انکے کرتے تھے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ پس طاعت اسنے خلیفہ
کی البتہ طاعت مستخلف کی ہے بیت جسنے طاعت انکی کی اسنے طاعت اللہ کی نہ لینے پھرا جو حق سے پھرا
وہ بات یہہ ہے سیدھی راہ کی وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے فرمان تیرے سے
پس نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر انکے نگہبان کہ انکو گناہ کرنے سے بچاوے بعضے علما اسکو ساتھہ آیت سیف کے
منسوخ کہتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین کام ہمارا فرمان برداری ہے نہ
فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ پس جب باہر نکلتے ہین تیرے پاس سے
مصلحت کرتے ہین رات کو ایک گروہ انمین سے سوا اس چیز کے کہ کہتا ہے تو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ اور
اللہ لکھتا ہے لوح محفوظ مین یا کراما کاتبین لکھتے ہین اللہ کے حکم سے جو جو یہہ مصلحت اور تدبیر کرتے ہین رات کو

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لے عتاب اُنکے سے کہ اظہار اسلام کے سبب حکم قتل کا اُنپر جاری نہین وَتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ ؕ اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کام اپنا سب خدا پر چھوڑ دے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؕ اور کفایت ہی اللہ کام
جاننے والا بندونکا اور بر لانے والا حاجتونکا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ منافق قرآن کو
اور تامل اور انکار اسمین ؕ نہین کرتے تو کہ فصاحت بلاغت اعجاز سے ایجاز دریافت کرین کہ یہہ کلام الٰہی
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ؕ اور اگر ہوتا قرآن نزدیک غیر اللہ کے سے یعنے مخلوق
کا کلام ہوتا جیسے زعم کافرون منافقونکا ہی البتہ پاتے عقل فہم والے بیچ اسکے اختلاف بہت تناقض مضمون
اور تفاوت نظم مین کیونکہ کلام بشر کا خالی خلل سے نہین ہوتا خواہ معنوی مین خواہ لفظوی مین وَاِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اور جب آتی ہی منافقون کے پاس کوئی بات امن کی مثل فتح اہل لشکر اسلام اَوِ الْخَوْفِ
یا ڈر کی مثل شکست سریہ اہل اسلام اَذَاعُوْا بِهٖ افشا کرتے ہین اسکو قبل تحقیق سے اور اس افشا مین ضرر
اور فساد ہی کیونکہ خبر شکست مین فتنہ ہی دشمن قصد جنگ کا اہل اسلام کے کرتے ہین اور خبر بد مین
ضعف مسلمانونکا اور موجب پریشانی کا اُنکے ہی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ
اور اگر پھیرتے اُس خبر کو طرف پیغمبر کے کہ صلاح مبارک مین اُنکے آوے تو ظاہر کرین یا طرف حکم کے مومنونسے
جیسے اکابر صحابہ یا امراء سرایا لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ البتہ جان لیتے اسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے
ہین خبر کو پیغمبر اور اولو الامر مین سے کہ کس خبر کو ظاہر کیا چاہئے اور کون سی کو چھپایا چاہئے وَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے ساتھ بھیجنے
رسولون کے اور مہربانی اسکی ساتھ نازل کرنے قرآن کے البتہ پیروی کرتے شیطان کی مگر تھوڑے سے بچے
رہتے وسوسہ شیطانی سے مدد عصمت ربانی سے جیسے ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعد اور بحیرا راہب
اور زید بن عمر اور سیف بن ذی یزن اور یوسف بن ذو النون اور امثال الخ کہ قبل بعثت نبی آخر الزمان کے
اور نزول قرآن کے محض موہبت الٰہی سے براہ راست پر رہے فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس لڑ بیچ راہ رضائے
خدا کے لکھا ہی کہ جب جنگ بدر کا آپنے قصد کیا نعیم بن مسعود نے لوگون کو لشکر ابوسفیان سے ڈرایا بعضے
صحابہ بد دل ہوئے حضرت نے فرمایا کہ جو سب جمع ہون تو تم چلین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ تخلف
کرین تو تو اکیلے جا کر مقابلہ کر لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ نہین تکلیف دی جاتی تجھکو جہاد کی
مگر جان تیرے کو پس مخالفت سے اورون کے مت غمناک ہو اور رغبت دلا مسلمانونکو قتل پر مشرکونکے
کہ تجھپر رغبت دلانا ہی نہ تکلیف عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نزدیک ہی کہ اللہ یہہ کہ بند
کرے مسلمانون سے لڑائی اُن لوگون کی کہ کافر ہوئے یعنے قریش یا یہہ کہ رعب اُنکے دلمین ڈالے جیسے

بدر صغریٰ

بدر صغریٰ میں واقع ہوا کہ ابو سفیان ڈر کر موضع بدر میں نہ آیا چنانچہ سورہ آل عمران میں گذرا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا
وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ اور اللہ سخت تر ہے ہیبت میں قریش سے اور سخت تر ہے عذاب میں انکے مَنْ يَّشْفَعْ
شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہو اور کسیکو نفع پہنچے
اور ضرر دفع ہوگا واسطے سفارش کرنیوالے کے حصے ثواب انکے سے وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ
مِّنْهَا اور جو کوئی سفارش کرے سفارش بڑی کہ حق فوت ہو اور کسی کو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہوگا واسطے
اسکے حصہ وبال اسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ
فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اور جب تحیت دئے جاؤ ساتھ سلام کے پس تحیت کرو تم ساتھ بہتر کے اس تحیت سے
اگر وہ السلام علیکم کہے تو تم اسکے جواب میں کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور جو وہ بھی رحمۃ اللہ کہے تو تم برکاتہ زیادہ
کرو اَوْ رُدُّوْهَا یا پھیر دو اسی تحیت کو یعنی جواب میں السلام علیکم کے علیکم السلام کہو اسقدر فرض ہے اور اول جو کہا
وہ اولیٰ ہے اور یہہ مسلمان کی جواب میں ہے اور کافر کے جواب سلام میں علیک ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سے اوپر سلام اور جواب سلام کے
حساب کریگا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہی بے شبہہ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ البتہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اسدن کے یا بیچ جمع کے نہ
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اور کون شخص بہت سچا ہے اللہ سے بات میں یعنے کوئی نہیں کیونکہ کذب کو
وعدے اور قول میں اللہ کے دخل نہیں سوا سکے اصدق ہی اور فقط اللہ نے کذب کو اسکے قول میں نہیں راہ لکھا
کہ بعضے لوگوں نے مکے سے ہجرت کی جب کچھ اور نکلے پشیمان ہو کر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے مدینے میں کہلا
بھیجا مسلمانوں کو انکے حق میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا سو من ہیں بعضوں نے کہا منافق ہیں حق تعالیٰ
نے یہہ آیت نازل کی فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ پس کیا ہے واسطے تمہارے بیچ شان منافقوں کے
کہ متفرق ہوئے ہو دو فرقے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کتنے مہاجر بہانہ کر کے مدینے کی ہوا ہمکو موافق نہیں حضرت سے
اجازت لی دیہات کیطرف گئے وہاں سے مکے گئے مشرکوں میں مل گئے صحابہ کو انکے اسلام میں تردد ہوا یہہ آیت
اتری کیوں تم دو فرقے ہوئے ہو انکے کفر پر اتفاق کیوں نہیں کرتے وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اور حال یہہ ہے
کہ اللہ نے رد کیا انکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور اسیر کرنیکے سبب اس چیز کے جو عمل کیا انھوں نے کہ مسلمانوں سے
پھر کر کافروں سے ملے اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۝ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ راہ پر لاؤ اسکو کہ گمراہ
کیا اللہ نے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اسکے راہ طرف
حق کے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا

فِي سَبِيلِ اللهِ دوست رکھتے ہین یہہ پھرے ہوے دین سے کاش کہ ہو جاؤ تم کافر جیسے کہ کافر ہوئے وہ پس
ہو جاؤ تم برابر ایکدوسرے کے گمراہی مین پس مت پکڑو تم انہین دوست یہانتک کہ ایمان لاوین اور ثابت ہو جاوے
ایمان انکا ساتھ اسکے کہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کے بن ریا کے اور بن نفاق کے فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَ
اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ پس اگر پھر جاوین ایمان اور ہجرت سے پس پکڑو انکو اور قید کرو اور مار ڈالو انکو جہان پاؤ
تم انکو حل مین اور حرم مین وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا اور مت پکڑو انمین سے دوست اور نہ مددینے
والا بلکہ پکڑو اور قتل کرو إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ مگر جو لوگ کہ جا ملین طرف اُس قوم کے
کہ درمیان تمھارے اور درمیان انکے عہد ہے وہ قبیلہ خزاعہ تھا یا بنی بکر یا بنی اسلم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے انسے مقرر فرمایا تھا کہ جو تمھارے جوار مین آوے وہ ہمارے جوار مین ہووے أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ
يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ یا آوین تمھارے پاس حال آنکہ رک گئے ہین سینے انکے اس سے کہ لڑین تم سے یا لڑین
قوم اپنی سے کہ کافر ہین یا وہ بنی مدلج تھے کہ حضرت سے عہد کیا تھا کہ تم سے نہ لڑینگے اور قریش سے بھی عہد کیا نہ لڑنیکا
وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ مسلط کرتا انکو اوپر تمھارے اور تمھارا خوف انکے
دل سے دور کرتا پس البتہ لڑتے تم سے فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ پس اگر ایک
طرف ہو جاوین تم سے پس نہ لڑین تم سے اور ڈالین طرف تمھارے صلح اور امن چاہین فَمَا جَعَلَ اللهُ لَكُمْ
عَلَيْهِمْ سَبِيلًا پس نہین کیا اللہ نے واسطے تمھارے اوپر انکے راہ مارنے اور لوٹ کا حکم اس آیت کا ساتھ آیت
فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ کے منسوخ ہے سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ شتاب پاؤگے تم
اور لوگونکو یعنی بنی غطفان اور بنی اسد کو کہ مدینے مین آکر اسلام ظاہر کرینگے ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون تم سے اور
جب مدینہ سے جاوینگے کافر ہو جاوینگے اور ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى
الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا جب کہ پھیرے جاوین طرف کفر کے یا قتال اہل اسلام کے رو کئے جاوین بیچ فتنہ کے
فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ پس اگر نہ کنارہ پکڑین قتال تمھارے سے اور نہ ڈالین
طرف تمھارے صلح اور طلب امن کو اور نہ بند کرین ہاتھون اپنے کو لڑائی تمھارے سے فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ پس پکڑو انکو اور مار ڈالو انکو جہان پاؤ انکو وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا اور
یہہ لوگ دیا ہے ہمنے واسطے تمھارے اوپر انکے غلبہ ظاہر اور حجت روشن کہ کفر اور غدر اور مکر انکا ہے
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً اور نہین لائق واسطے کسی مسلمان کے یہہ کہ مار ڈالے مسلمانکو
بغیر حق کے مگر انجانے سے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا
اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانے سے پس اوپر اسکے آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خونبہا ے

اداکیا گیا طرف وارثون مقتول کے کہ بانٹ لین آپسمین مثل میراث کے مگر یہہ کہ خیرات کردین وارث مقتول کے
قاتل پر اور معاف کردین خون بہا نزول اس آیت کا عباس ابن ربیعہ کے شان مین ہی کہ اقربا سے چھپ کر اسلام
لایا تھا ایک رات کو بھاگ کر مکہ سے مدینے کو چلا مان اُسکے فراق مین رونے لگی ابوجہل اور حارث کہ
برادران مادری عباس کے تھے مان کا رونا سنکر عباس کے پیچھے گئے اور قریب مدینے سے پکڑ لائے ہاتھ
پانون باندھکر دھوپ مین ڈال دیا حارث بن زید ایکدن اُدھر گذرا کہنے لگا ای عباس یہہ کیون ایذا
اٹھاتا ہی اسلام سے گذرا اور خوش رہ اُسنے ایذا کے دفع کے واسطے جو اس سے کہلوایا کہا پھر دوسرے
بار حارث نے آکر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو تو کیون پھرا اور جو باطل تھا تو پہلے کیون اختیار کیا تھا
عباس غصے ہوا اور قسم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کرونگا پھر عباس نے ہجرت کر کر تجدید اسلام
کی اور حارث بھی مدینے مین آکر اسلام لایا عباس اُسکی بیعت اسلام کے وقت حاضر نتھا ایکدن محلہ قبا مین
اکیلا حارث کو جو عباس نے پایا مار ڈالا اصحابہ نے عباس کو ملامت کی مسلمان کو ناحق قتل کیا تو نے
قیامت کو کیا جواب دیگا عباس پشیمان ہو کر حضرت کی خدمت مین آیا اور سب قصہ عرض کیا اور کہا
کہ مین اُسکے اسلام لانے سے آگاہ نتھا انجانے مین مجھہ سے یہہ امر واقع ہوا جو اسکی سزا ہو مین حاضر ہون
یہہ آیت اتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر ہوا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس اگر ہووے
مقتول اُس قوم سے کہ دشمن ہین واسطے تمھارے یعنے کافر اور حال یہہ ہی کہ قاتل مسلمان ہی پس اوپر
قاتل کے ہی آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جوان ہو اور مسلمان اور خون بہا اسکے
وارثون کو نہ دے وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
اور اگر ہووے مقتول اُس قوم سے کہ وہ کافر ہین درمیان تمھارے اور درمیان اُنکے عہد ہی یا ذمی حکم اسکا
کفارت اور دیت مین حکم مسلمان کا ہی پس قاتل پر خون بہا ہی اور کیا گیا طرف اہل اُس مقتول کے آزاد کرنا ایک
گردن مسلمان کا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کرنیکا پس
روزے رکھنے ہین دو مہینے کی پے درپے توبہ اللہ کیطرف سے اور توفیق اسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ
جاننے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنیوالا دیت اور کفارت کا سمجھہ لیجئے کہ قتل خطا کا خون بہا سو اونٹ
ہین پانچ قسم کے بیس ایکسالہ نر بیس ایکسالہ مادہ بیس دوسالہ اور بیس سہ سالہ اور بیس چار سالہ اور خون بہا
قتل خطا کا زر سے ہزار دینار ہین اور نقرہ سے دس ہزار درم اور خون بہا زنکا آدہا ہی مرد سے اور مسلم اور
ذمی اسمین برابر ہی اور خون بہا غلام کا قیمت اُسکی دینا ہی اُسکے مالک کو اور دس درم کم دیئے اگر
دس ہزار درم کو قیمت پہنچ جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی مین بھی دس کم دیئے اگر پانچ ہزار کو

قیمت بیچ جاوے لکھا ہی کہ مقیس نے اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار مین کشتہ پایا حضرت سے آکر کہا آپ نے
زبیر فہری کو انکے ساتھ کر کے بنی النجار کے سرداروں پاس بھیجا کہ ہشام کے قاتل کو اگر جانتے ہو تو مقیس کے حوالہ
کرو والا دیت بموجب شریعت کے دو بنی النجار نے یہہ پیغام سنکر سو اونٹ مقیس کو دیئے وہ لیکر مدینہ کو چلا راہ
مین زبیر کو مار ڈالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص مین ایک جان کو مارا مین نے اور دیت مجھے نفع مین ملی
اور مکہ کو چلا گیا یہہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اور جو کوئی مار ڈالے
مسلمان کو جانکر اور حلال جانے اسکا قتل پس سزا اسکی دوزخ ہی رہنے والا ہمیشہ رہیگا بیچ اسکے وَغَضِبَ
اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا اور غصے ہوا خدا اوپر اسکے اور لعنت کی اسکو اور تیار کر رکھا
واسطے اسکے عذاب بڑا سبب کرنے اس گناہ کے لکھا ہی کہ قوم کفار مین مرداس فدک کی نام ایکشخص مسلمان تھا
جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہ گیا اور اپنے مواشی کو
لیکر لا اله الا الله کہتا ہوا پہاڑ سے اترکر مسلمانوں مین السلام علیکم کہکر آملا مسلمانوں نے جانا کہ یہہ کافر ہی ڈرکر سلام
علیک کی ہی اسامہ بن زید نے اسے مار ڈالا اور اسکے مواشی کو لوٹ لیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ غمگین ہوئے
اور کہا کہ ای اسامہ اسے مارا تو نے کہ جو شرک سے بیزار تھا اور وحدانیت کا الله کے اقرار کرتا تھا اسامہ نے بہت
پشیمان ہوکر کہا یا رسول الله میرے واسطے بخشش مانگو آپنے تین بار فرمایا فکیف قتلت من قال لا اله الا الله
اور ایک روایت مین ہی کہ اسامہ نے کہا یا رسول الله مرداس نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپنے
فرمایا تو نے دل اسکا چیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا
ای لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت سفر کرو تم بیچ راہ حق کے یعنے جہاد کو جاؤ پس تحقیق کر لو اور مت کہو واسطے اس
شخص کے جو ڈالے طرف تمہارے سلام علیک نہین ہی تو مسلمان بلکہ ڈر سے ہمارے تو نے یہہ کلمہ کہا ہی
تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا چاہتے ہو تم ای مجاہدو اسباب زندگانی دنیا کا مراد اس سے غنیمت اور مواشی
مرداس کے ہہی اور اگر تم غنیمت کے طالب ہو فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ پس نزدیک الله کے ہین غنیمتین بہت
تمھین دیگا مسلمان کو مال کے واسطے مت مارو كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ اسیطرح تھے تم پہلے اس سے
یعنے اول کہ اسلام مین داخل ہوئے تھے جان اور مال کے امن کے واسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑا تھا فَمَنَّ
اللهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا پس احسان کیا الله نے اوپر تمھارے کہ استقامت دی تمھین دین مین پس تحقیق
کر لو اور قتل مین آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کر کے کہ وبال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کم ہی ایک مسلمان کے
مارنے سے إِنَّ اللهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا تحقیق الله ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
نہین برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانون سے سوا ضرر والون کے کہ اندھے لنگڑے بیمار ہین اور جہاد کرنیوالے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون
اپنے کے کہ جہاد کا اسباب بناوین اور مجاہدون کو خرچ دین اور جانون اپنے کے کہ آپ میدان جنگ مین جاوین یعنی جو لوگ
آرام پکڑکر گھر مین بیٹھ رہین وہ ان جانبازون کی کب برابری کرتے ہین زید بن ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور اسمین لفظ غیر اولی
الضرر کا نتھا ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میرا حال کیا ہوگا کہ اندھا ہون جہاد کو نہین جا سکتا اسوقت من المومنین غیر اولی الضرر نازل ہو
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالون کو ساتھ مالون اپنے کے اور
جانون اپنے کے اوپر بیٹھنے والون کے بے عذر درجے مین وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے
اچھا کہ جنت ہے یعنی جو بیٹھے ہین عذر سے اور شوق جہاد کا انکے دل مین ہے اور جو جہاد کو جاتے ہین ان سبکو
جنت کا وعدہ ہے لیکن تفاوت مرتبون مین موافق عمل کے ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا
عَظِيْمًا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالون کو اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے ثواب بڑا دَرَجٰتٍ
مِّنْهُ درجے بلند ہین خدا سے آخرت مین لکھا ہے کہ ستر درجے فضل ہے ہر درجہ ستر ہزار برس دوڑنے اسپ
تیز رو کا ہے وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً اور بخشش ہے اور مہربانی ہے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا
مہربان اُنپر زیادہ کرنے مین درجے انکے حدیث مین آیا ہے کہ بعضے مسلمان جیسے قیس بن فاکہ اور قیس بن
ولید اور مثل انکے باوجود قدرت کے مکے سے مدینے کو ہجرت کر کر نہ آئے جب قریش بدر کو لڑنے گئے وہ بھی ہمراہ
کفار کے جنگ گاہ مین حاضر ہوئے اور مسلمانون کی تلوار سے مارے گئے حق تعالیٰ نے انکی شان مین یہ آیت نازل کی
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ تحقیق وہ لوگ کہ قبض کرتے ہین جان انکی فرشتے درانحالیکہ وہ ظلم
کرنیوالے ہین جانوا اپنے کو ساتھ ترک ہجرت کے کہ اُسوقت فرض تھی اور ساتھ موافقت کفار کے کہ ممنوع تھی
قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ کہتے ہین فرشتے غصے سے انکو کس دین مین تھے تم اور کس فرقے کے ساتھ تھے مشرکون کے
یا موحدون کے قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ کہتے ہین تھے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکے کے اور کفار
غالب تھے قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا کہتے ہین فرشتے انکے جواب مین کہ کیا نتھی زمین اللہ کی
کشادہ پس وطن چھوڑ جاتے تم بیچ اسکے یعنی یہان سے نکلکر اور جگہہ چلے گئے ہوتے جیسے مہاجرون نے حبشہ
اور مدینے کو کیا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پس یہہ لوگ ترک کرنیوالے ہجرت کے جگہہ انکی ہے دوزخ وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا اور بری جگہہ ہے پھر جانیکی انھونکے دوزخ اور یہہ عذاب ترک کرنیوالون کو ہجرت کے مقرر ہے اِلَّا
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا مگر وہ لوگ کہ واقع مین
ضعیف اور عاجز ہین مردون سے اور عورتون سے اور لڑکون سے نہین کر سکتے بہانا اور نہین پاتے راہ باہر نکلنے کی

یا نہین پہچانتے راہ مدینے کی فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ پس یہہ لوگ شاید خدا یہہ کہ معاف کرے اُنسے
لفظ عفو کا ایماء کرتا ہی کہ ترک ہجرت امر خطیر تھا یہانتک کہ ضعفا بھی اس سے ایمن نہین ہو سکے وَكَانَ
اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور ہی اللہ معاف کرنیوالا معذورونکو بخشنے والا گناہ اُنکی وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے بیچ راہ اللہ کے پاوے بیچ زمین کے جگہہ بہت
اور کشادگی روزی مین یا فراخ اظہار دین مین اور اعلائے کلمے مین عمرو بن دینار نے عکرمہ سے روایت کی ہی
مکے مین بہت شخص اسلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہین رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت
پر نازل ہوی اور نوشتہ اسکا مستضعفان مکے کو پہنچا جندع بن ہمزہ نے بیٹون کو کہا کہ مین اگرچہ بیمار اور پیر
ہون لیکن مستضعفون سے نہین ہون نکل سکتا ہون اور راہ مدینہ کی جانتا ہون ڈرتا ہون کہ اگر مر جاؤن
تو ترک ہجرت کے سبب ایمان مین خلل نہ آوے مجھے چارپائے پر ڈالے ہوے لیکر بیٹے لے چلے جب منزل تنعیم
مین اُترا آثار موت کے ظاہر ہوے جندع نے اپنا دست راست چپ پر رکھا اور کہا خدایا یہہ ہاتھ تیرا ہی
اور یہہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہون مین تجھ سے جیسی کی بیعت کی ہی رسول تیرے نے تجھ سے یہہ کہکر مر گیا
یہہ خبر مدینے مین پہنچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر آن پہنچتا یہان تو اسلام اُسکا کامل تر ہوتا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی
وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۞ اور جو کوئی نکلے
گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ اور رسول اُسکے کے یعنے واسطے اللہ اور رسول کے پھر پالیوے اُسکو موت
راہ مین اور ہجرت گاہ تک نہ پہنچنے پائے پس تحقیق ثابت ہوا ثواب اُسکا اوپر اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ تاخیر کا کہ ہجرت مین ہوئی مہربان ثواب دینے مین بسبب نیک نیتی کے ۞
وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اور جسوقت سفر کرو تم بیچ زمین کے پس
نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑھو اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اگر ڈرو تم یہہ کہ مار ڈالین تمکو وہ لوگ جو کافر ہوے یہہ شرط باعتبار غالب کے ہی کیونکہ اُسوقت مدینہ کے
گرد دشمن بہت تھے اور اب بغیر ڈر کے بھی قصر ہی اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق کافر
ہین واسطے تمھارے دشمن ظاہر وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا
اَسْلِحَتَهُمْ اور جسوقت کہ ہووے تو درمیان اُنکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو واسطے اُنکے نماز لشکر
اپنے کو دو قسم کریں چاہئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت اُنمین سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہئے کہ لیوین
ہتھیار اپنے فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ پس جسوقت سجدہ کرلین نماز پڑھنے والے پس چاہئے کہ ہو جاوین
وہ پیچھے تمھارے مقابل دشمن کے یعنے جب یہہ ایک رکعت پڑھ لین تو دشمن کے سامھنے کھڑے ہو جاوین

ع

وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ اور چاہئے کہ آوے
جماعت دوسری کہ اُنھون نے نہین نماز پڑھی اور نگہبانی کرتی تھی پس نماز پڑھین ساتھ تیرے
ایک رکعت دوسری اور چاہئے کہ لے لیوین ساتھ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسے ڈھال اور خود
اور زرہ اور ہتیار اپنے جنگ کے جیسے تلوار نیزہ تیر کمان وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ
دوست رکھتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے کاش غافل ہو تم ہتیارون اپنے سے اور اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ
عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً پس جھک آوین اوپر تمھارے جھک آنا یکبارگی اور جو پاوین لکھا ہی کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ مین تشریف لے گئے تھے وہان مشرک صف باندھے قتال کو کھڑے تھے آپ نے
بھی حکم فرمایا کہ لشکر اسلام صف باندھکر مقابل ہو وقت نماز پیشین کا آیا اور سوار لشکر کفار کے درمیان سپاہ
مومنون کے اور قبلے کے حایل تھے حضرت نے صحابہ ساتھ نماز جماعت کی پڑھی کفار رکوع سجدہ انکا دیکھتے رہے
جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے کفار نے ارمان کیا کہ نماز مین انپر کیون نہ جا گرے ہم ایک کافر نے کہا کہ اور بھی
نماز کا وقت انکے آتا ہی اسوقت انپر حملہ کریو ابھی وقت عصر کا نہین آیا تھا کہ حق تعالی نے یہہ آیت بھیج کر نماز خوف
آپکو تعلیم کر دی اور کیفیت اسکی کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اور نہین
گناہ اوپر تمھارے اگر ہووے تمکو ایذا مینہہ سے کہ بوجھل کر دے ہتیارون کو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہو تم بیمار اور
ناطاقت ہتیار اٹھانے سے اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ یہہ کہ رکھو ہتیارون اپنے کو وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر طرح سے لو آلات
بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تمپر نہ دوڑے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ تحقیق اللہ نے تیار کیا ہی
واسطے کافرون کے عذاب رسوا کرنیوالا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ پس جسوقت
کر چکو تم نماز خوف کو پس یاد کرو اللہ کو حالت قیام مین کہ تلوار مارو اور حالت قعود مین کہ تیر لگاؤ اور اوپر کروٹون
اپنے کے جب زخمی ہو کر گرو غرض ہر حال یاد حق سے غافل نہ ہو بیت ذکر سے محبوب کے رافت زبان کو شاد کر
کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد کر بعضون نے کہا ہی کہ ذکر بمعنی خوف ہی یعنے ڈرو اللہ سے قیاما
یعنے وقت تصرف کے امور مین وقعودا یعنے وقت کھانے پینے کے اور لوگون مین بیٹھنے کے وعلی جنوبہم یعنے وقت
سونے کہ نظم لا تخافوا مژدہ ہی اس خوف کا جو ڈرا حق سے منذر سے ہوا ڈر خدا سے رافتا بر دم ہر آن تا جب تلک
ہی دم مین دم اور جا مین جان فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس جسوقت آرام پاؤ تم اور خوف سے بے غم ہو پس سیدھی
کرو نماز کو ساتھ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ تحقیق نماز ہی اوپر
مومنون کے فرض وقت مقرر کئے ہوئے یعنے وقت اسکے مقرر کر دئے مین انسے باہر نکرو وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ
اور مت سستی کرو بیچ ڈھونڈھنے کافرونکے اور لڑنے انکے یہہ آیت غزوہ حمراء الاسد مین نازل ہوئی ہی بعد

جنگ احد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ابوسفیان کے پیچھے چلیں صحابہ زخموں سے متالم تھے حق تعالیٰ نے
فرمایا اِن تَكُونُوا تَاْلَمُونَ فَاِنَّهُم يَاْلَمُونَ كَمَا تَاْلَمُونَ اگر ہو تم اے مسلمانو دردمند زخموں سے پس تحقیق کافر بھی دردمند
ہین زخم خوردہ جیسے کہ دردمند ہو تم وَتَرجُونَ مِنَ اللهِ مَا لَا يَرجُونَ اور امید رکھتے ہو تم باوجود الم کے اللہ سے جو کچھ
کہ نہیں امید رکھتے وہ ثواب آخرت سے اور نعمت دنیا سے وَكَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے جاننے والا دل کی
بات کا تمہارے محکم کار امر اور بہی مین لکھا ہے کہ طعمہ بن ابیرق چھپید قتادہ کے گھر لگا کر زرہ اسکے کہ برتن مین
آٹے کے رکھے تھے چورا کر اپنے گھر لایا اس برتن مین سوراخ تھا آٹا گرتا آیا پھر ایک یہودی کے گھر کہ زید بن اسمین
اسکا نام تھا امانت رکھی آیا صبح کو قتادہ آٹے کی نشان سے طعمہ کے گھر گیا زرہ مانگنے کو طعمہ منکر ہوا آخر اس آٹے کی
نشان سے یہودی کے گھر چلا گیا اسے پکڑا کہ زرہ میری دے اسنے کہا کہ طعمہ امانت سپرد کر گیا ہے اور لوگون نے
بھی گواہی دی یہہ قصہ حضرت کے پاس پہنچا بہو طعمہ کہ قوم طعمہ کی بہتی نہین چاہتے تھے کہ طعمہ رسوا ہو اور یہودی
سچا ہو اور مسلمان لڑنے کو مستعد ہوے اور حضرت کی بھی مرضی تھی کہ یہودی پر خیانت ثابت ہو اور مسلمان بچے
رہین آپنے یہودی کو غصہ کیا اور چاہا کہ ہاتھ کاٹنے کا حکم کرین اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّا اَنزَلنَا اِلَيكَ
الكِتٰبَ بِالحَقِّ لِتَحكُمَ بَينَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللهُ تحقیق اتارا ہمنے طرف تیرے قرآن ساتھ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان
لوگون کے ساتھ اس چیز کے کہ دکھاتا ہے تجھکو اللہ ساتھ وحی کے وَلَا تَكُن لِلخَائِنِينَ خَصِيمًا اور مت ہو تو واسطے
خیانت کرنیوالون کے جھگڑنیوالا اور دشمنی کرنیوالا اس شخص کا کہ بیگناہ ہے وَاستَغفِرِ اللهَ اور بخشش مانگ اللہ سے
اس قصد سے کہ یہودی کے عذاب کا کیا تھا اِنَّ اللهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا تحقیق اللہ ہے بخشنے والا اس شخص کو
کہ آمرزش چاہے مہربان اوپر اسکے وَلَا تُجَادِل عَنِ الَّذِينَ يَختَانُونَ اَنفُسَهُم اور مت جھگڑ تو ان لوگون کی طرف سے
کہ خیانت کرتے ہین جانون اپنے کو یعنے قوم طعمہ کی اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا اَثِيمًا تحقیق اللہ نہین دوست
رکھتا اس شخص کو کہ ہے خیانت کرنیوالا گنہگار یعنے خیانت مین مصر ہو اور گناہ مین مستغرق
يَستَخفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَستَخفُونَ مِنَ اللهِ وَهُوَ مَعَهُم شرم کرتے ہین اور چھپاتے ہین لوگون سے اور نہین شرم
کرتے اللہ سے اور حال یہہ ہے کہ خدا ساتھ انکے ہے اور چھپی باتین سب جانتا ہے پس لائق ہے کہ اس سے
شرم کرین اور نہین کرتے اِذ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرضٰى مِنَ القَولِ جسوقت مصلحت کرتے ہین راتکو اس چیز کی کہ
نہین پسند کرتا اللہ بات جھوٹی سے بنی ظفر الیمین مشورت کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کہلے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم باور کر لینگے کیونکہ مسلمان ہے اور یہودی کی بات کہ کافر ہے نہین ماننگے وَكَانَ اللهُ بِمَا يَعمَلُونَ
مُحِيطًا اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین تدبیر سے گھیرنیوالا ساتھ علم کے اور کوئی چیز اسکے احاطہ علم سے باہر نہین
هٰاَنتُم هٰؤُلَاءِ جٰدَلتُم عَنهُم فِي الحَيٰوةِ الدُّنيَا خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم انکی طرف سے بیچ زندگانی دنیا کے

یعنی ای گروہ بنی ظفر جاہلیت کے سبب دفع کرتے ہو خیانت خاین کی ساتھ جدال کے دنیا میں فمن یجادل اللہ
عنہم یوم القیمۃ ام من یکون علیہم وکیلا پس جو کوئی شخص جھگڑیگا اللہ سے دفع خیانت میں انکی طرف سے دن
قیامت کے یا کون شخص ہوگا اوپر انکے نگہبان کہ عذاب کرنیکو نہ چھوڑے یا حمایت کرنیوالا کہ عذاب انسے دور کرے ومن یعمل
سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اور جو کوئی عمل کرے برا کہ ضرر اسکا غیر کو پہنچے یا ظلم کرے
اوپر جان اپنے کے پھر بخشش مانگے اللہ سے توبہ کر کر پاویگا اللہ کو بخشنے والا گناہ اسکے کا مہربان اپنے فضل سے اس
آیت میں رغبت دلوائی ہے طعمہ اور قوم اسکے کو ساتھ توبہ اور استغفار کے ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ
اور جو کوئی کماوے گناہ اور چاہے کہ بیگناہ کو تہمت لگاوے پس سوا اسکے نہیں ہے کہ کماتا ہے اس عمل کو اوپر جان
اپنے کے کیونکہ ضرر اس عمل کا اسکے جان سے دوسرے کی طرف نہیں جاتا وکان اللہ علیما حکیما اور ہے اللہ جاننے
والا چور کو زرہ کے حکم کرنیوالا عوض میں اسکے ہاتھ کاٹنے کا ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل
بہتانا و اثما مبینا اور جو کوئی کماوے کچھ گناہ صغیرہ کہ خطاء ہو یا گناہ کبیرہ کہ عمدا ہو پھر تہمت لگاوے ساتھ اسکے
بیگناہ کو جیسی طعمہ نے زید پر تہمت لگائی تھی پس تحقیق اٹھالیا اسنے بہتان اور گناہ ظاہر ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ
اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اور رحمت اسکی فضل یہہ تھا کہ وحی بھیجکر حقیقت ظاہر کردی اور رحمت یہہ کہ قصد عذاب
زید سے اور تصدیق طعمہ سے پھرا دیا لہمت طائفۃ منہم ان یضلوک البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے بنی ظفر سے
یہہ کہ بہکاویں تجھکو حکم راست سے وما یضلون الا انفسہم اور نہیں بہکاوینگے مگر جانوں اپنے کو کیونکہ وبال اسکا
انہیں کے طرف پھریگا وما یضرونک من شیء اور نہیں ضرر پہنچاوینگے تجھکو کچھ بہت کیونکہ تو ہی پناہ میں حق کے
تربیت میں ہے رب مطلق کے وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم اور اتارا اللہ نے اوپر
تیرے قرآن اور احکام حلال و حرام اور سکھادیا تجھکو جو کچھ نتھا تو جانتا اچھی چیزیں بعضوں نے کہا ہے کہ علم عرفان الہی
ہے نظم حق تعالی کی ربوبیت دیکھ نفس کی اپنے عبودیت دیکھ رافنا جان یہی ہے عرفان کہتے ہیں اسکو کمال ایمان
بحر الحقائق میں ہے کہ حق تعالی نے شب اسری میں علم ما کان اور ما یکون آپ پر کھول دیا چنانچہ حدیث معراج میں ہے
کہ زیر عرش تھا میں کہ قطرہ حلق میں میرے ڈالا علم اولین اور آخرین مجھہ پر کھل گیا وکان فضل اللہ علیک عظیما اور ہے فضل
اللہ کا اوپر تیرے بڑا کہ نبوت عطا کی اور نبوت سے بڑا کوئی فضل نہیں لا خیر فی کثیر من نجویہم نہیں بھلائی بیچ
بہت مصلحتوں انکے کے کہ قوم طعمہ کی چھٹانیکے واسطے کی کرتے ہیں الا من امر بصدقۃ او معروف مگر جو
کوئی حکم کرے ساتھ خیرات دینے کے یا اچھی بات کے امر معروف وہ ہے جو شرع میں نیک ہو بعضوں نے کہا ہے کہ
مراد امر معروف سے یہاں قرض دینا ہے اور بیچاروں کی مدد کرنا ہے او اصلاح بین الناس یا ساتھ صلح کردینے
کے درمیان لوگونکے ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما اور جو کوئی کرے یہہ جو مذکور ہوا

واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے پس شتاب دینگے ہم اسکو ثواب بڑا وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہو چکی واسطے
اسکے راہ سیدھی اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانوں کے اعتقاد اور عمل میں یہہ آیت طعمہ کے شان میں ہے کہ قطع ید کے خوف سے
بھاگ کر مکہ کو گیا اور مرتد ہو گیا وہاں ایک شخص کے گھر کو سوراخ دیا دیوار گر پڑی دب گیا دوسرے دن دیوار کے نیچے سے
نکالا چاہا کہ مار ڈالیں لوگوں نے کہا کہ یہہ مدینے سے بھاگ کر یہاں پناہ پکڑنیکو آیا ہے مارنا مناسب نہیں آخر مکہ سے
نکال دیا تجار قضاعہ کے ساتھ شام کو گیا ایک منزل میں جو اترا لوگوں کو غافل دیکھکر کچھ اسباب چرا کر بھاگا آخر گرفتار
کر سنگسار کیا مدت تک جو اوپر گذرتا تھا ایک پتھر اسپر مارتا تھا ایک ٹیلہ پتھروں کا اسکے مدفن پر ہو گیا اور ایک
قول یہہ ہے کہ جدے سے دریا میں بیٹھا ایک دینار کا کشتی میں چرایا لوگوں نے معلوم کر کر دریا میں پھینک دیا یہہ عذاب
دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالیٰ فرماتا ہے نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ متوجہ کرینگے ہم اسکو آخرت میں جدھر متوجہ
ہوا ہے وہ دنیا میں یعنے یہاں کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہاں بھی کافروں مرتدوں میں اٹھاوینگے ہم وَنُصْلِهِ
جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ میں وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور بری ہے جگہہ پھر جانیکی دوزخ إِنَّ اللَّهَ لَا
يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے
اور بخشتا ہے جو سوا اسکے ہے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے لکھا ہے کہ پیر مرد تھا اسنے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ گناہوں میں غرق ہوں لیکن جب سے اللہ کو پہچانا ہے شریک اسکا نہیں لایا ہوں اور گناہوں سے شرمندہ ہو کر
توبہ کرتا ہوا آپ پاس آیا ہوں میرا کیا حال ہوگا اسکی شان میں یہہ آیت نازل ہوئی کہ سوا شرک کے سب گناہ کی
بخشش کی ہے وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق
گمراہ ہوا ہے سے گمراہی دور یعنے نہایت گمراہی پس حال مشرکوں کا فرماتا ہے إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا
نہیں پکارتے یعنے نہیں عبادت کرتے سوا اللہ کے مگر عورتوں کی سمجھ لیجئے کہ بتوں کو عورتیں کہتے تھے نام بھی
تانیث کے سبب جیسے لات اور منات اور عزی اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اسکو کہتے تھے فلانے کا انثی
اور تفسیر بسیر میں ہے کہ عورتوں کی شکل بتوں کو تراشتے تھے اور یا مراد اناث سے فرشتے ہیں کہ انکو پوجتے
تھے اور خدا کی بیٹیاں کہتے تھے وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا لَعَنَهُ اللَّهُ اور نہیں عبادت کرتے مگر شیطان
سرکش کا کہ لعنت کی ہے اسکو اللہ نے کیونکہ شیطان بہکاتا ہے مشرکوں کو کہ انکی عبادت کرو وَقَالَ
لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا اور کہا شیطان نے البتہ پکڑونگا میں تیرے بندوں سے حصہ مقرر کیا گیا کہتے
بعث النار کہتے ہیں حدیث میں ہے کہ ہزار آدمیوں میں نو سو ننانوے بعث النار ہونگے وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَ
لَأُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ گمراہ کرونگا میں انکو راہ حق سے اور آرزوئیں ڈالونگا میں انکو جھوٹے جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ
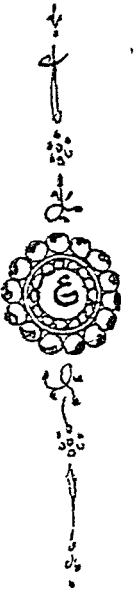
یا انکار قیامت یا انکار دخول بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ اور البتہ حکم کرونگا
مین انکو پس البتہ چیرینگے کان جانورون کے اور جو خدا نے حلال کیا ہے اُسے حرام کرینگے یہہ اشارہ بحیرہ
اور سائبہ اور وصیلہ وغیرہ پر ہے کہ عرب والے کیا کرتے تھے سورہ مائدہ مین مذکور ہوگا وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ
اور البتہ حکم کرونگا مین انکو پس پھیر ڈالینگے پیدایش اللہ کی صورت مین یا صفت مین جیسے خوجہ کرنا اور تیز کرنا
دانتونکا اور لواطت اور سحق اور گندوانا رخ اور سب ماتھہ اور پاونکا یا مراد فطرت الہی کا تغیر ہے یعنی اسلام کا یا قوی
کا اور جوارح کا استعمال بد کامون مین ہے وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝
اور جو کوئی پکڑے شیطانکو دوست سوا اللہ کے اور اسکا کہا مانے پس تحقیق ٹوٹا پایا ظاہر کہ عمر ہاتھہ سے گئی اور فائدہ
نہ ملا یا ٹوٹا یہہ ہے کہ بہشت ہاتھہ سے گئی اور دوزخ ملی يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وعدہ دیتا ہے انکو شیطان اُس چیز کا
کہ وفا نکرے اور آرزو مین ڈالتا ہے انکو ایسی چیز کے کہ نپاوینگے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا
انکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنی نفع ظاہر کرتا ہے اُس چیز مین کہ ضرر سے بھری ہے اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یہہ
لوگ کہ بتونکو پوجتے ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین جگہہ انکی دوزخ ہے وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا اور نپاوینگے
دوزخ سے گریز کی جگہہ کہ جہان بھاگ جاوین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے شتاب داخل کرینگے ہم انکو
بہشتونمین کہ چلتی ہین نیچے درختون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدًا تاکید ہے
وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا اللہ نے سچ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور کون بہت سچا ہے اللہ سے بات مین
لکھا ہے کہ یہود اور نصاری مسلمانون سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمہارے پیغمبر سے ہوا اور
کتاب ہماری تمہارے کتاب سے پہلے اتری اور بہشت مین نجاویگا مگر یہودی اور نصرانی مسلمانون نے جواب دیا
کہ ہمارا پیغمبر خاتم انبیا ہے اور کتاب ہماری ناسخ کتب تمہارے کی ہے ہم سزاوار بہشت کے ہین یہہ آیت
اتری لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہے موا آرزوون تمہارے لیے ای مسلمانون اور نہ موافق آرزوون
اہل کتاب کے کہتے ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر وہ شخص کہ ہوگا یہودی یا نصرانی یعنی ثواب ملنا اور بہشت مین
جانا آرزوون سے نہین حاصل ہوتا اگر اسکی محبت ہے محنت کر اور عمل نیک بجا لا بیت ریاضت سے ریاض جنت
فردوس ملتا ہے بآب دیدہ و خون جگر یہہ پھول کھلتا ہے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ جو کوئی عمل کرے برا جزا دیا
جاویگا ساتھ اسکے جلدی یا دیر مین یہہ حکم عام ہے ہر عمل کرنے والون کو لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب
غمگین ہوئے امیر المومنین ابوبکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الفلاح بعد ہذہ الآیۃ کیونکر چھٹکارا ہے
بعد نزول اس آیت کے کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے خالی نہین پس تحمل اسکی سزا کا کب ہے حضرت نے فرمایا کہ بیمار نہین

ہوتے غم اور مصیبت اور بلا نہین آتی ہے فرمایا یہی سزا ہے تیسیر مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد اسکے فرمایا کہ ای ابوبکر تجھکو اور اصحاب اور مسلمانون کو سزا ئے گناہ دنیا مین دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے
بیگناہ اور اورون کی گناہونکی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ عمل سوء شرک ہے اس دلیل سے کہ حق تعالی فرماتا ہے وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا اور نپاویگا
عامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوا اللہ کے دوست کہ مدد اسے پہنچاوے اور نہ یار کہ عذاب سے چھڑاوے
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا اور جو کوئی
بجالاوے بعضے اعمال صالح سے کیونکہ سب عمل نیک کرنے کی کسیکو طاقت نہین ہے مرد سے ہو یا عورت سے
درانحال کہ وہ ہو ایمان والا پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون
بھی قرات ہے بصیغہ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب عمل اپنے مین کھجور کے تاگے کے برابر یعنے کچھ ثواب
انکا کم ہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہے ازروے دین کے اس
شخص سے کہ خالص کرے جان اپنی کو واسطے اللہ کے یا مطیع کرے منہہ کو واسطے سجود خدا کے اور حال انکہ
وہ ہے نیکی کرنیوالا اور بدی چھوڑنیوالا وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا اور پیروی کی دین ابراہیم کی درانحال کہ
ابراہیم یا یہہ پیروی کرنیوالا جھکا ہے سب دینون سے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا اور پکڑا
خدا نے ابراہیم کو دوست لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے وقت مین قحط پڑا لوگ ہمیشہ سے
خوان خلیل سے بہرہ مند تھے شدت جوع سے اور بھی رجوع لائے انھون نے جو تھا سب تصرف کیا جب
غلہ نرہا تو مصر مین ایک دوست تھا انکا معتبر اسکے پاس کتنے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام شام کولاوین
اسنے انکا پیغام سنکر کہا کہ میرے ولایت مین بھی قحط ہے اگر انکے کھانے کو درکار ہوتا بھیج دیتا وہ
فقر کے بانٹنے کو منگواتے ہین غلہ نہ دیا اور قیمت پر بھی نہ ملا وہان سے اونٹ خالی آئے راہ مین ساربانون
نے کہا کہ خالی اونٹ لیجانے سے شرم آتی ہے محتاج راہ دیکھتے ہونگے کہ غلہ آتا ہے ریت تھیلیون مین بھر
لے آئے حضرت ابراہیم یہہ حال دیکھکر مسجد کو چلے گئے بی بی سارہ زوجہ انکی جو سوئے سے اٹھین تھیلے
بھرے دیکھکر خوش ہووین ایک کا منہہ کھولا تو اسمین سفید آٹا تھا نکالکر گوندھکر پکایا عیال اطفال کو
اور درویشون کو کھلایا جب حضرت ابراہیم گھر مین آئے بوئے نان دماغ مین پہنچی پوچھا کہ کہان سے یہہ طعام آیا
سارہ نے کہا دوست مصری کے پاس سے انھون نے کہا کہ نہین یہہ دوست حقیقی کے پاس سے آیا کہ اللہ ہے
اللہ نے اس سبب سے انکو دوست پکڑا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو
کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے پس جسکو چاہئے ساتھہ دوستی کے قبول فرمائے

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا اور اللہ ہی ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ساتھ علم اور قدرت کے وَيَسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ اور فتوی پوچھتے ہین تجھ سے بیچ حق میراث عورتون کے یعنے بیٹون کے چنانچہ تفسیر میں کہا یُوصِيكُمُ
اللہ کے گذرا کہ عتبہ بن حصین کہتا تھا ہم میراث نہ دینگے مگر اسکو کہ لڑائی مین جاے اور غنیمت لائے قُلِ اللّٰهُ
يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ کہہ اللہ فتوی دیتا ہے تمکو یعنے حکم اپنا بیان کرتا ہے بیچ حق انکی کے وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي
الْكِتَابِ اور دوسرے فتوی دیتا ہے وہ جو پڑھا جاتا ہے اوپر تمھارے بیچ قرآن کے فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي
لَا تُؤْتُونَهُنَّ بیچ شان یتیم عورتون کے وہ عورتین کہ نہین دیتے تم انکو مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا ہے واسطے
انکے میراث سے وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ اور رغبت کرتے ہو یہہ کہ نکاح کرو انکو اگر خوبصورت ہون اور مال انکا
کھالو وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ اور فتوی دیتا ہے قرآن بیچ حق ناتوانون کے لوگون سے کہ انکو میراث نہین دیتے
ہو وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ اور حکم کرتا ہے قرآن یہہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیمون کے بیچ مہر اور میراث انکے
کے ساتھ انصاف کے وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا اور جو کچھ کروگے تم بھلائی سے بیچ حق یتیمون اور
لڑکون کے اور سوا انکے اور کے پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اسکے جانتے والا جزا اسکی دیگا لکھا ہے کہ ایک شخص
بہانہ ڈھونڈھتا تھا کہ اپنے زن کو طلاق دے اور زن اسکی بسبب اولاد کے راضی نہین ہوتی تھی اور کہتی تھی
توجہان چاہئے جا لیکن طلاق مت دے بعضون نے کہا ہے کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی تھی رافع بن خدیج اسکا
خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دون یہہ کہتی تھی کہ مین نے اپنے نوبت بھی تیرے اور جورون کو بخشی لیکن جدا کر
حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ
يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا اور اگر عورت ڈرے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہہ پھیرنے سے پس نہین گناہ اوپر ان
دونون کے یہہ کہ صلح کرلیوین دونون درمیان اپنے کچھ صلح اسطرح سے کہ زن کچھ مہر اپنا بخش دے یا اپنی نوبت
اور جورو اسکی کو بخش دے اور مرد بھی حقوق خدمت کی نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا نکرے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ
اور صلح بہتر ہے خصومت سے اور مفارقت سے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت
زمعہ کو راضی ہو اللہ انسے طلاق دیا وہ راہ مین آپ کے آبیٹھین جب آپ نکلے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ رجوع کرو طرف میرے واللہ مجھے خواہش مرد کی نہین لیکن مین یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کو آپکے ازواج
مین اٹھون اور دن اپنے نوبت کا مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرت نے انسے رجعت فرمائی اور
نوبت کے روز حجرہ عائشہ مین تشریف رکھتے تھے یہہ آیت انکے قصہ مین نازل ہوئی وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ
اور حاضر کئے گئے ہین جانین بخیلی پر وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا اور اگر احسان
کروتم بیچ زندگانی کے اور پرہیز کرو تم بدخوئی سے اور خفگی سے پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے

ہو تم احسان اور جو ضرورت سے خبردار وَلَن تَسْتَطِيعُوٓا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَآءِ اور ہرگز نہ کر سکو گے تم اے
لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہہ کہ عدل کرو درمیان عورتوں کے اسواسطے کہ عدل وہ ہی کہ ہرگز ایک
جانب میل نہ واقع ہو اور وہ مشکل ہی لہذا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج
طاہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے خدایا برابری اُس چیز میں میں کرتا ہوں کہ جسکا میں مالک ہوں جیسے صحبت
اور نفقہ اور جسکا تو مالک ہی اُس چیز میں مجھے مواخذہ مت کیجو کہ میرے اختیار سے باہر ہی جیسی دوستی
بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ اور اگرچہ حرص کرو تم
عدل کرنے پر اور قادر نہو سکو پس مت جھک جاؤ تمام جھک جانا طرف اسکے کہ مرغوب ہی صحبت اور نفقے میں
یعنے میل قلب کو ساتھ میل فعل اکٹھا نہ کرو اور اگر ایسا کرو گے فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ پس چھوڑ دو اُس
دوسری کو جیسی لٹکتی ہوئی یعنے ایسی عورت نہ مطلقہ ہوگی نہ خاوند والی وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ
غَفُورًا رَّحِيمًا اور اگر صلاح میں لاؤ اُس چیز کو کہ خرابی کی معاملے میں بی بیوں کے زمانہ گذشتہ میں اور پرہیزگاری
کرو ایسے کاموں سے زمانہ آئندہ میں پس تحقیق اللہ ہی بخشنے والا گناہان گذشتہ کا اور مہربان ہی اور
توفیق دینے کے زمانہ آئندہ میں وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ اور اگر جدے ہو جاویں ایک دوسرے سے دونو غنی کریگا
اللہ ہر ایک کو کشایش اپنی سے وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا اور ہی اللہ کشایش کرنیوالا اوپر بندوں کے حکمت
والا بیچ افعال احکام کے وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہی
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ اور البتہ تحقیق وصیت کیا ہمنے
اور فرمایا اُن لوگوں کو جو دیے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور تمکو بھی وصیت کرتے ہیں ہم اور فرماتے ہیں یہہ
کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی یعنے بچو شرک سے وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور اگر کفر کرو پس
تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہی اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی سب مخلوق اور مملوک
اُسکے ہیں پس کفر اور معصیت سے تمہارے اسکو کچھ ضرر نہیں جیسے ایمان اور طاعت سے تمہارے اسکو کچھ نفع
نہیں وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا اور ہی اللہ بے پروا مخلوق سے اگر اُسکا حکم نمانیں تعریف کیا گیا حمد اُسکی کہیں
یا نکہیں سوا خود وہ محمود ہی حمد اسکی کہیں یا نہ کہیں ملائک حمد ہی تعریف کریں یا نکریں وَلِلَّهِ مَا فِي
السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز بندوں کا إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ اگر چاہے
خدا لیجاوے اور فانی کرے تمکو اے لوگو اور لے آوے اور پیدا کرے اور وں کو کہ فرمانبردار تر ہوں جب یہہ آیت نازل ہوئی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت سلمان فارسی پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اِسکی قوم میں نہ

فارس والے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا اور ہے اللہ اوپر بست اور بست کرنیکے قادر مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ
الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جو کوئی چاہتا ہے ثواب دنیا کا اپنے عمل سے مثلاً جہاد کرنیوالا
کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے ہے ثواب دنیا کا کہ خسیس ہے اور ثواب آخرت کا کہ شریف
ہے پس خسیس کو طلب کر کر شریف کو کیوں چھوڑے اور جو کوئی شریف کو چاہیگا تو خسیس تو خود آجاویگا
کہ تابع اسکے ہے مثلاً جو کوئی اللہ واسطے جہاد کریگا ثواب آخرتکا اسکو اتنا ملیگا کہ دنیا اسکے آگے کچھ چیز نہیں
اور دنیا کی غنیمت بھی اسکے ہاتھ آویگی پس اصل کو پکڑیے فرع خود بخود مل جائیگی وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اور ہے
اللہ سننے والا گفتار کا دیکھنے والا کردار کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
ہو جاؤ قائم رہنے والے ساتھ انصاف کے شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ گواہی دینے والے سچی واسطے اللہ کے اور
اگرچہ اوپر نفسوں تمہارے کے ہو گواہی اپنے نفس پر یہ ہے کہ جسکا حق اسکے ذمہ میں ہو بیان کر دے لکھا ہے
کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہے اور میں شاہد
ہوں اسکا لیکن افلاس کے سبب سے باپ کے گواہی نہیں دیتا یہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی کو مت چھپاؤ اگر
تمہارے نفسوں پر ہو اَوِ الْوَالِدَيْنِ یا ماں باپ پر تمہارے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور قرابت والوں پر تمہارے
اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنی غنی کا غنا کے سبب احترام مت کرو اور
فقیر پر افلاس کے باعث رحم نکرو پس اللہ بہت مہربان ہے ساتھ ان دونوں کے اگر وہ جانتا کہ شہادت انکی
حق میں بری ہے حکم نفرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی یہ کہ میل کرو
حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگرچہ دو زبانوں اپنی کو گواہی راستی سے یا اعراض
کرو گواہی دینے میں اور چھپاؤ پس تحقیق اور جو اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عدل اور میل سے خبردار اور اسپر
جزا دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانوں کو ہے یا منافقوں کو یا مومنان اہل
کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسی اور عزیر اور
توریت پر اور کسی پیغمبر اور کتاب کو ہم نہیں مانتے مسلمانوں کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لائے ہو اٰمِنُوْا
ثابت رہو اسپر اور منافقوں کو کہا کہ ایمان لائے ہو بزبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتاب کو کہا کہ ایمان
لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے ہیں خطاب ہے کافروں کو کہ ایمان لائے ہیں لات
اور عزی پر ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ
نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ ساتھ اس کتاب کے جو نازل کی ہے
اوپر پیغمبر اپنے کے یعنی قرآن اور اس کتاب کے جو اتاری ہے پہلے قرآن سے سمجھ لیجیے کہ معنی اس آیت کی محققوں نے یہ

کہتے ہیں کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو دیکھکر دلیل اور برہان ایمان لاؤ بر سبیل کشف اور عیان یا ایمان لائے ہو لازمی
تصدیقی ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجہ خواجگان مرہم دلہائے دردمند خواجہ بہاؤالدین نقشبندی
قدس سرہ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا آمنوا اشارہ ہے کہ ہر پل نفی اپنے وجود کی اور اثبات
واجب الوجود کا کیا چاہیے نظم ایکچونیت کر اُسے کہ ہست نہ نفی و اثبات ہے جو ای مست نہ ہوکے بیخود رہ
حق کر سیر نہ کہ خودی سے ہے اور خدا سے بیر نہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی میں
یا ایہا الذین آمنوا آمنوا کے فرمایا کہ پچاس برس سے ایمان بیچ ایمان کے لایا ہوں اور ہنوز ایمان تازہ کرتے
میں ہوں نظم اکیدم بے حق گذرتا ہے گناہ نہ ہوتا مشغول اُسمیں ہے کفر راہ نہ خود پرستی کفر اے رافت سمجھ نہ
اپنی ہستی کفر ہے رافت سمجھ نہ چھوڑ ہستی کو کہ ہے ایمان یہی نہ خود نہ رہ تو حق کا ہے عرفان یہی نہ تیر الم نایاما
اللہ کا نہ ایک یہ کنہ ہے پس اس راہ کا ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد
ضل ضلالا بعیدا اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اُسکے اور کتابوں اُسکی کے اور پیغمبروں
اُسکے کے اور دن قیامت کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے ان الذین امنوا تحقیق وہ لوگ
جو ایمان لائے موسی علیہ السلام پر یعنے یہود ثم کفروا پھر کافر ہوئے بچھیرا پوجکر ثم امنوا پھر ایمان لائے
اور توبہ کی ثم کفروا پھر کافر ہوئے ساتھ عیسی علیہ السلام کے اور اُنکے مارنیکا قصد کیا ثم ازدادوا کفرا
لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلا پھر زیادہ ہوئے کفر میں ساتھ انکار نبی آخر زمان صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہرگز نہیں اللہ کے بخشے اُنکو کیونکہ اعتبار ہر کام کا خاتمے پر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ انکا خاتمہ کفر پر ہے اور نہ یہ
کہ راہ دکھلاوے اُنکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہے بشر المنفقین بان لھم عذابا الیما بشارت دے منافقوں کو
ساتھ اسکے کہ واسطے اُنکے ہے عذاب درد دینے والا لفظ بشارت تہکم یا تحکم ہے یا خبر کو بجائے بشارت
الذین یتخذون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین منافق وہ لوگ ہیں کہ پکڑتے ہیں کافروں کو دوست سوا
مسلمانوں کے ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا آیا چاہتے ہیں نزدیک کافروں کے دوستی
اُنکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہے سب اور جسکو عزت پہنچتی ہے اُسی سے پہنچتی ہے اور وہ دوستوں کو
اپنے عزت دیتا ہے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین وقد نزل علیکم فی الکتب اور تحقیق خدا نے اُتارا اوپر تمہارے
اے مسلمانوں بیچ قرآن کے سمجھ لیجیے کہ مکہ میں حق تعالی نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوض کرنیوالوں اور
ہنسنے والوں قرآن کے نشست و برخاست مت رکھو اور وہ آیت یہ ہے کہ واذا رایت الذین یخوضون الآیۃ
سو یہاں مدینے میں اسکا مذکور فرماتا ہے اور یاد دلواتا ہے کہ خدا نے قرآن میں اُتارا تھا ان اذا سمعتم ایت اللہ
یکفر بھا ویستھزا بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ یہ کہ جب سنو تم آیتوں کو اللہ کے قرآن مجید سے

کرکر

کہ کفر کیا جاتا ہے ساتھ انکے پس مت بیٹھو ساتھ کافروں ٹھٹھا کرنیوالوں کے یہانتک کہ بحث کریں اور شروع
کریں بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ تحقیق تم اُسوقت کہ بیٹھو گے انکے پاس مانند انکے ہو گے گناہ
میں کیونکہ اٹھ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے انکی صحبت پر راضی ہوا اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ
جَهَنَّمَ جَمِيْعًا تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہے منافقونکو اور کافروں کو بیچ دوزخ کے سب کو اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ
بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہیں ساتھ تمھارے خرابی کا
پس اگر واقع ہووے واسطے تمھارے فتح اللہ کیطرف سے کہتے ہیں منافق کہ کیا نتھے ہم ساتھ تمھارے ہمیں بھی حصہ
غنیمت میں سے دو وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اگر ہووے واسطے
کافروں کے کچھ نصیب حرب سے یعنے مسلمانوں پر غلبہ کرنا کہتے ہیں منافق کافروں کو کیا نہ غالب آئے تھے ہم اوپر
تمھارے محقیق چاہتے تو مار ڈالتے لیکن نہ مارا ہمنے اور باز رکھا ہمنے تمکو مسلمانوں سے کیونکہ ہمنے سستی کی اور
مدد مسلمانونکی نکی تم بچ گئے اب ہمیں بھی لوٹ میں شریک کرو فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پس
اللہ حکم کریگا اے مسلمانو درمیان تمھارے اور منافقوں کے دن قیامت کے کہ سوا انکے کسیکو دعوے حکومت کا
نہ ہوگا وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا اور ہرگز نکریگا اللہ واسطے کافرونکے اوپر مسلمانونکے دن قیامت
کے حجت کہ جس سے مسلمانوں کو الزام دیویں یا دنیا میں نکریگا انکو اوپر مسلمانوں کے دسترس اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں دوستان خدا کو اسلام ظاہر کر کر اور کفر چھپا
اور اللہ جزا دینے والا ہے انکو فریب انکے کی اسطرح سے کہ قیامت کو انکو بھی نور دیگا جیسے مسلمانوں کو دیگا
جب صراط پر قدم رکھینگے نور مسلمانونکا باقی رہیگا اور انکا بجھ جاویگا اندھیرے میں لغزش کھا کھا دوزخ میں گرینگے
وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى اور جسوقت کھڑے ہوتے ہیں منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے
جیسے کوئی کچھ کام کراہیت سے کرے اور جو کوئی صحابہ دیکھتا ہے تو پڑھتے ہیں نہیں تو ترک کرتے ہیں يُرَاۗءُوْنَ
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دکھلاتے ہیں لوگوں کو تاکہ جانیں کہ ہم بھی مومن ہیں اور نہیں یاد کرتے خدا کو
مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگوں کے سامھنے نہ خلوت میں یا ذکر زبان سے کرتے ہیں بہ نسبت ذکر دل کے وہ تھوڑا
ہے یا ذکر انکا تھوڑا اسواسطے کہا کہ غیر خالص ہے طمع دنیا کے ساتھ ملا ہے اور دنیا اور جو دنیا میں ہے اندک ہے
اور ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہیں او ریا کرتے ہیں مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ
دھوکے میں ہیں درمیان کفر اور اسلام کے لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ نہ طرف مسلمانوں کے اور نہ طرف
کافروں کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اسکے راہ طرف حق
اور صواب کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو

مت پکڑو کافرونکو دوست سوا مسلمانون کے یہہ خدا کے دشمنون کو دوست پکڑنا منافقونکا کام ہی اَتُرِيْدُوْنَ
اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۔ آیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے اللہ کے اوپر عذاب اپنے کے حجت
ظاہر اور وہ دوستی کافرونکی ہی کہ موجب عذاب ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق
منافق بیچ طبقے نیچے کے ہین دوزخ سے پس عذاب انپر کافرون سے زیادہ ہی اسواسطے کہ یہہ دل سے کافر ہین
اور کفر کو مکر و فریب ساتھ مسلمانون کے جمع کیا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جب منافقون کو حکم
ہوگا کہ دوزخ مین ڈالو درکۂ اول مین لیجاوینگے وہان کی آگ کہیگی کہ مین انکو نہین جلاتی کیونکہ حکم میرا زبان پر ہی
اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دلمین انکے نتھا پھر درکۂ دوم مین لیجاوینگے وہان بھی یہی حال ہوگا یہان
تک کہ درکۂ ہفتم مین لیجاوینگے وہانکی آگ کہیگی کہ لاؤ حکم میرا دل پر ہی نہ زبان پر وہ دلمین انکے دیکھیگی تو
سوا شرک سے نپاویگی پس جلاویگی ایسا کہ ابد الاباد تک صورت مخلصی کی ندکھاویگی وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا اور ہرگز
نہ پاویگا تو واسطے انکے مدد دینے والا کہ اُس درکہ سے نکالے اور سب منافق اسی عذاب مین ہونگے اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ ۔ مگر وہ لوگ کہ توبہ کی نفاق سے اور اصلاح
مین لائے فساد اپنے کو اور چنگل مارا ساتھ دین خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خالص کیا دین اپنے کو واسطے
اللہ کے یعنے طاعت عبادت واسطے رضائے الٰہی کے کی ہی فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس یہہ لوگ کہ ساتھ توبہ
اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوف ہین ساتھ مسلمانون کے ہین یہان بھی وہان بھی وَسَوْفَ
يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ اور شتاب دیویگا اللہ مومنونکو ثواب بڑا اور یہہ بھی انکے شریک ہونگے
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا اللہ ساتھ عذاب تمھارے کے یعنے تمکو کیون عذاب کریگا اِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر
کروگے تم اُسکا ساتھ فرمانبرداری کے وَاٰمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم ساتھ وحدانیت اُسکی کے یا ایمان لاؤگے
تم ساتھ اُسکے کہ نجات تمھاری اُسکے فضل پر ہی نہ شکر پر وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا اور ہی اللہ ثواب دینے والا شکر
کرنیوالونکو حقوق شکر کا نظم شکر بر آن حق کا کرافت ۔ ان شکرتم کو پڑھ کے بھول تو مت ۔ شکر ہی دافع عذاب
خدا ۔ جبکہ ایمان سے ہم ہمراہ ہو ۔ کیونکہ ہی نص مین پڑھ کے دیکھ لو تم ۔ ان شکرتم کے ساتھ امنتم ۔ شکر ایمان
جنمین ہون یہہ دو ۔ کیون نہ دوزخ سے ہو نجات انکو ۔ کہہ ہی اللہ شاکر اور علیم ۔ اجر دیگا انہین بفضل عمیم ۔
یا الٰہی کرور شکر میرے ۔ تیری درگاہ مین من سو جان سے ۔ بلکہ کرتا ہون اتنے شکر مین اتنا ۔ کہ نہ جسکا ہی
حد نہ ہی احصا ۔ بدلے ہر ایک تیرے نعمت کے ۔ جو کہ تونے عطا کی ہی مجھے ۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ
الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۔ نہین دوست رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات سے مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے کیونکہ اسکو درست ہی کہ ظالم کو برا کہے
اور شکایت اُسکی ظاہر کرے لکھا ہی کہ ایک شخص ہو کا ایک قوم پر گذرا طعام مانگا کسینے اسکو ندیا جہان وہ کیا انھنے

اُس قوم کی شکایت کی اُور بیمروتی کی حکایت کی صحابہ نے منع کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو شکایت ظالم
کی جایز ہے وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا اَور ہے اللہ سُننے والا بات مظلوم کی جاننے والا ظلم ظالم کا اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا
اَوْ تُخْفُوْہُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ۰ اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ تم اُسکو یا در گذرو
بُرائی سے کہ شکایت اُسکی تکرو تو ہے پس خدا ہے بخشنے والا عاصیونکا باوجود اِسکے کہ قدرت رکھتا ہے بدلا لینے
کی قادر ہے اوپر عذاب کرنے ظالمون کے اور ثواب دینے عفو کرنیوالون کے اِس آیت مین تحریض مظلومونکی ہے
عفو پر تو کہ متخلق باخلاق الٰہی ہون اور باوجود اسکے کہ ظالم کو بُرا کہنے کی رخصت رکھتے ہین معاف کرین اِنَّ
الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اُسکے کے وَیُرِیْدُوْنَ
اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اور ارادہ کرتے ہین یہہ کہ جدائی ڈالین درمیان اللہ کے اور رسولون اُسکے کے بطرح
کہ ایمان اللہ پر لاوین اور اسکے پیغمبرونکو نہ مانین وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین ایمان لاتے
ہین ہم ساتھ بعضونکے اور کفر کرتے ہین ہم ساتھ بعضونکے مراد اس سے یہود ہین کہ کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم
موسیٰ اور عزیر پر اور کافر ہوتے ہین ساتھ عیسیٰ اور محمد کے علیہما الصلواۃ والسلام وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ
ذٰلِکَ سَبِیْلًا اور چاہتے ہین یہہ کہ پکڑلین درمیان کفر اور ایمان کے راہ حال انکہ ایمان تمام نہین ہوتا ساتھ خدا کے
جبتک کہ تصدیق پیغمبرونکی نکرو اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا یہہ لوگ کہ درمیان کفر اور ایمان کے راہ طلب
کرتے ہین کافر تحقیق وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّہِیْنًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کرنے والا
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے
اور سب رسولون اسکے کے اور نہ جدائی ڈالی درمیان کسیکے اُنمین سے بیچ ایمان کے بلکہ سب پر ایمان لائے ہو
اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْہِمْ اُجُوْرَہُمْ یہہ لوگ کہ مومنان حقیقی ہین شتاب دیگا اللہ اُنکو ثواب اُنکا اور یؤتیہم نون بھی قرأت
ہے یعنے دینگے ہم اُنکو ثواب اُنکا کہ وعدہ کیا ہے وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا سیئات اُنکی
مہربان ساتھ دُگنی کرنے حسنات اُنکی کے لکھا ہے کہ سردار یہود کے مثل کعب بن اشرف وغیرہ کے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا کہ اگر تم دعوے پیغمبری مین سچے ہو تو یکبارگی کتاب لے آو جیسے موسیٰ لائے
تھے یہہ آیت اُتری یَسْئَلُکَ اَہْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْہِمْ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ
سوال کرتے ہین تجھسے اہل کتاب یہہ کہ اُتار لاوے اوپر اُنکے ایک کتاب آسمان سے یکبارگی توریت کی طرح
کتاب بخط سماوی لکھی ہوئی جیسے الواح موسیٰ علیہ السلام یا ایسی کتاب کہ ہم ظاہر اُترتی ہوئی آسمان سے
دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے نام پر کتاب لاکہ اُسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر خدا ہے یہہ سوال اُنکا از روے تعنت کے تھا
اسواسطے قبول نہوا حق تعالی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ تم آزردہ نہو ایسے سوال

امت والے کیا ہی کرتے ہیں پس تحقیق سوال کیا تھا موسی سے بڑا اس سے یعنی بنی اسرائیل وہ قوم ہیں کہ موسی
سے اس سوال سے بھی بڑا سوال کیا تھا جب کلام اللہ کا سنا فقالوا ارنا اللہ جہرۃ پس کہنے لگے دکھلاو
ہمکو اللہ کو ظاہر اور آشکار فاخذتہم الصاعقۃ بظلمہم پس پکڑا انکو صاعقہ نے یعنی آگ آسمان سے آکر جلا گئی
بسبب ظلم انکے کے کہ سوال محال کیا تھا اللہ کے رویت دنیا میں چاہی تھی ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتہم
البینت فعفونا عن ذلک پھر پکڑا انھوں نے سالے کو ساتھ خدائی کے پیچھے اس سے کہ آئیں تھیں انکے پاس دلیلیں یعنے
معجزے موسی کے پس معاف کیا ہمنے انسے یہہ گناہ بسبب توبہ کرنیکے وآتینا موسی سلطانا مبینا اور دیا
ہمنے موسی کو غلبہ ظاہر اسپر کہ موسی نے فرمایا مارو گوسالہ پرستونکو اور انھوں نے فرمانبرداری کی ورفعنا فوقہم
الطور بمیثاقہم اور اٹھایا ہمنے اوپر انکے پہاڑ کو واسطے قول لینے کے انسے اور انھوں نے قول کر کے ہمسے توڑا
وقلنا لہم ادخلوا الباب سجدا اور کہا ہمنے انکو ساتھ زبان یوشع علیہ السلام کے داخل ہو دروازے میں شہر
اریحا کے سجدہ کرتے ہوئے اور انھوں نے اس حکم کو نمانا وقلنا لہم لا تعدوا فی السبت واخذنا منہم میثاقا
غلیظا اور کہا ہمنے واسطے انکے مت تعدی کرو بیچ سنیچر کے یعنے مچھلیاں مت پکڑو انھوں نے یہہ بھی
نہ مانا اور لیا ہمنے انسے بیچ اس حکم کے قول گاڑھا فبما نقضہم میثاقہم وکفرہم بایت اللہ وقتلہم
الانبیاء بغیر حق وقولہم قلوبنا غلف پس بسبب توڑنے انکے قول اپنے کو کیا ہمنے انکے
جو کچھ کیا یعنے مسخ اور طرح طرح کے عذابوں سے اور دوسرے بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ آیات کے یا
قرآن کے اور بسبب مارنے انکے کے پیغمبروں کو ساتھ ناحق کے اور بہ سبب کہنے انکے کے کہ دل ہمارے ظرف
علم کے ہیں یعنے عقل سے پر ہیں محتاج کسی کے علم کے نہیں یا دل ہمارے پردوں میں ہیں بات محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی نہیں سمجھتے اور ایسا نہیں ہے جو یہہ کہتے ہیں بل طبع اللہ علیہا بکفرہم فلا یؤمنون الا قلیلا ٥
بلکہ مہر کی ہے اللہ نے اوپر دلوں انکے کے بسبب کفر کرنے انکے کے پس نہیں ایمان لاتے مگر تھوڑے مثل
عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے کے یا ایمان تھوڑا غیر معتبر وبکفرہم وقولہم علی مریم بہتانا عظیما
اور بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ عیسی کے اور کہنے انکے کے اوپر مریم کے بہتان بڑا کہ نسبت زنا کی کرتے
تھے وقولہم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ اور بسبب کہنے انکے کے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح
عیسی بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا رسول اللہ مقولہ اللہ کا ہے نہ قول یہود کا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن
شبہ لہم اور نہ مارا انکو اور نہ سولی دی انکو اور لیکن شبہ ڈالا گیا ہے واسطے انکے سمجھ لیجیے کہ انکے
سردار کی شکل مشابہ حضرت عیسی کے ہو گئی تھی اسکو سولی پر چڑھا دیا چنانچہ سورہ آل عمران میں گذرا وان الذین
اختلفوا فیہ لفی شک منہ اور تحقیق جن لوگوں نے کہ اختلاف کیا بیچ شان عیسی علیہ السلام کے البتہ بیچ

شک کے بیچ قتل اُسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا عیسی سمجھ کر پھر سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب
کچھ پتا اُسکا نہ پایا تو متردد ہوئے کہ یہہ عیسی ہے پس سردار ہمارا کہان ہے یا شبہے مین عیسی کے جو مارا گیا تھا پھر صحیح تو
مقتول کو دیکھنے گئے نگاہ کر کر کہنے لگے الوجہ وجہ عیسی والبدن بدن صاحبنا **بیت** منہہ ہی عیسی کا بدن اسکا
ہے اپنے یار کا تو بعد سولی کے عجب نقشہ ہے اس سردار کا مالھم بہ من علم الا اتباع الظن نہین ہے واسطے
یہود کے ساتھ عیسی کے اور قتل اُسکے کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ
الیہ نہین مارا عیسی کو بیہ یقین بلکہ اُٹھا لیا اُسکو اللہ نے طرف محل کرامت اپنے کے وکان اللہ عزیزا حکیما
اور ہے اللہ غالب بیچ رفع عیسی اور انتقام یہود کے حکم کرنے والا ساتھ لعن یہود کے یا حکمت
والا بابہام عیسی وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اور نہین کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان
لاویگا ساتھ عیسی کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہے جسکو ایمان یاس کہتے ہین وہ کچھ فائدہ
نہین ہے یا ایمان لاوینگے سب اوپر عیسی کے جب وہ آسمان سے اُتر کر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب انکے
جانینگے یہہ پیغمبر ہین اور وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم مین کوئی دین نرہیگا سوا اسلام کے چالیس
برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم شریعت مصطفوی پر کرینگے پھر وفات پاوینگے مسلمان انکے جنازے کی نماز
پڑھینگے اور روضہ مبارک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین دفن کرینگے ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا اور
اور دن قیامت کے ہوگا عیسی اوپر اہل کتاب کے گواہ یعنے گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹلاتے تھے اور نصاری ابن اللہ کہتے
تھے فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم ۔ پس بسبب ظلم کے کہ واقع ہوا اُن لوگون سے
کہ یہودی ہوئے حرام کین ہمنے اوپر انکے پاکیزہ چیزین جو حلال کی گئی تھین واسطے اُنکے پرندون اور تمام حیوانات سے
تفصیل اسکی سورہ انعام مین آویگی وبصدھم عن سبیل اللہ کثیرا اور بسبب بند کرنے انکے کے راہ اللہ کی سے
بہت لوگون کو کہ حکم توریت کا پھرا کر اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپا کر لوگون کو راہ راست سے باز رکھتے ہین
یا یون لوگون کو بہکاتے ہین کہ ابتک ایمان نہ لاؤ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین واخذھم الربوا وقد نھوا عنہ و اور بہ
سبب لینے انکے کے سود کو اور حال انکہ منع کئے گئے ہین اُس سے توریت مین واکلھم اموال الناس بالباطل اور
سبب کھانے انکے کے مال لوگونکا ساتھ جھوٹ کے باطل سے رشوت اور غصب اور تمام طرق حرام داخل ہین و
اعتدنا للکفرین منھم عذابا الیما ۔ اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے بنی اسرائیل سے عذاب درد دینے والا
لکن الرسخون فی العلم منھم لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب انکے
والمؤمنون اور مسلمان مہاجر اور انصار سے یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک ایمان لاتے ہین ساتھ
اُس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی پہلے تجھ سے یعنے اور کتابین تمہید کی

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ اور ایمان لائے ہین ساتھ قائم کرنیوالون نماز کے کہ پیغمبر ہین کیونکہ نماز سب کی شریعتون مین مقرر تھی وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دینے والون زکوۃ کے اور ایمان لانے والون ساتھ خدا کے اور دن حشر کے اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا یہہ لوگ شتاب دینگے ہم انکو ثواب بڑا کہ دولت رضا اور سعادت لقا ہی اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ تحقیق ہمنے وحی بھیجی طرف تیرے جیسی وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے اور پیغمبرون کے پیچھے نوح سے مثل ہود اور صالح اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سمجھہ لیجئے کہ نوح آدم ثانی اور شیخ مرسلین ہین اور اول اُنہین نے ڈرایاہی مشرکونکو اور پہلے مشرکونکو اور پہلی امت کو ہلاک اُنہین نے دعا کر کر کیاہی اور بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ یکبار اللہ کیطرف لاؤ تو ہم ایمان لاوین یہہ اُنکے جواب مین آیا کہ تجھہ پر اسطرح وحی بھیجی ہمنے جیسے نوح وغیرہ پر وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ اور وحی بھیجی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور فرزندان یعقوب کے اور عیسی کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے تخصیص ان پیغمبرونکی باوجودیکہ من بعد نوح مین داخل تھے واسطے تفضیل اور تعظیم کے ہی کہ ابراہیم اول اولو العزم ہین اور عیسی صاحب شرع ناسخ شرایع سابق اور باقی اشراف انبیا ہین وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور عطا کی ہمنے داؤد کو زبور کہ بھری تھی ثنائے الٰہی سے اور خالی تھی اوامر اور نواہی سے اور شریعت توریت کی تھی وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور بھیجے ہمنے پیغمبر کہ بیچ قرآن کے تحقیق بیان کیا ہمنے انکو اوپر تیرے پہلے اس سے مثل یوسف اور زکریا اور یحیی اور الیاس اور الیسع اور عزیر وغیرہم کے وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اوپر تیرے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا اور باتین کہین اللہ نے موسی سے باتین کرنا بیواسطہ اور یہہ نہایت مرتبہ وحی کا ہی سمجھہ لیجئے کہ موسی سے کلام کوہ طور پر کیا اور ہمارے پیغمبر سے عرفہ نور پر بیت فاوحی الی عبدہ پڑھہ کے جان تو پیغمبر کی رافت تو قدر اور شان نہ اور موسی کے کلام سے سب بنی اسرائیل آگاہ ہوئے اور ہمارے پیغمبر کے کلام سے کسی نے اطلاع نپائی رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ بھیجے ہمنے رسول خوشخبری دینے والے مسلمانونکو اور ڈرانیوالے کافرون اور منافقون کو تو کہ ہو واسطے لوگون کے اوپر اللہ کے الزام پیچھے بھیجے رسولون کے یعنے نکہین کہ ہم پر پیغمبر نہین آیا تھا کہ ہمین اسلام مین والتا اور کفر سے نکالتا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب جیسے چاہے ویسے پیغمبر بھیجے حکمت والا کہ امر نبوت مین رعایت حکمت کی ہی لکھاہی کہ کئی سردار قریش کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے اپنے عالمون سے تمھاری نبوت اور کتاب کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ ہم انکو نہین جانتے اور نہ ہماری کتاب مین انکا احوال ہی اُسوقت کئی یہود آئے حضرت نے فرمایا واللہ تم نہین جانتے کہ مین پیغمبر خدا ہون

اُنھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے اور انکو ئی گواہ رکھتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ گواہی نہین دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ
يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ اُتارا ہے طرف تیرے کہ
قرآن ہے اور معجزہ دال نبوت پر تیرے اُتارا ہے اسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل اسکے کوئی اہل بلاغت نہین
لا سکتا ہے عاجز ہے عقل عقلا کی وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ اور فرشتے شاہدی دیتے ہین اوپر نبوت تیری کے وَكَفَىٰ
بِاللّٰهِ شَهِيدًا اور کفایت ہے اللہ شاہدی دینے والا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا
تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیرے کے یعنے یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا لوگونکو راہ اللہ کی
سے نعت پیغمبر کی چھپا کر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہوئے اور اور ونکو گمراہ کیا سا کیون نہ گمراہی نہایت ہو
پھر اسکی رافت نہ جمع جسمین کہ یہہ دونون ہون ضلال و اضلال إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے چھپایا حق کو کہ نبوت ہے اور ظلم کیا پیغمبر پر انکار نبوت کا کر کر
یا لوگون پر راہ حق سے باز رکھکر نہین ہے اللہ کہ بخشے انکو اور نہ ہدایت کریگا انکو راہ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا مگر راہ دوزخکی اور دوزخمین جاکر ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے ہمیشہ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا اور ہے
یہہ دوزخمین پہنچانا اور ہمیشہ رکھنا اوپر اللہ کے آسان يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ
فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ اے لوگو تحقیق آیا تمھارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ شہادت ہے یا قرآن پروردگار تمھارے
سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمھارے وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ط اور اگر کفر کروگے
پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے پھر تمھارے کفر سے اسکو زیان ہے ایسے ہی
تمھارے ایمان سے اُسے کچھ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے اللہ جاننے والا احوال تمھارا حکم کرنیوالا تمھارے
حق مین يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ اے یہود اور نصاری مت زیادہ گوئی کرو
تم بیچ دین تمھارے کے اور مت کہو تم اوپر اللہ مگر سچ یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاری حضرت عیسی کو
سو منع فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو کہ عیسی اور عزیر اللہ کے بیٹے نہین ہین إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ
سوا اسکے نہین کہ مسیح عیسی بیٹا مریم کا رسول خدا کا ہے اور حکم اسکا ہے مراد کلمے سے بشارت ہے انکے پیدا
ہونے کی بغیر باپ کے أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ڈال دیا اسکو طرف مریم کے یعنے بشارت دی مریم کو اور عیسی
روح اللہ کیطرف سے ہی کہ وجود مین آئی بواسطے اسباب کے فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے
اور پیغمبرون اسکے کے وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ اور مت کہو کہ خدا تین ہین یہہ نصاری کو ارشاد فرمایا انکا اعتقاد تھا
کہ خدا تین ہین اللہ اور عیسی اور مریم اِنْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمھارے إِنَّمَا اللّٰهُ
إِلٰهٌ وَاحِدٌ سوا اسکے نہین کہ اللہ مستحق عبادت کے اکیلا ہے سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ط پاکی ہے

اسکی اس سے کہ ہو واسطے اسکے اولاد لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور
جو کچھ بیچ زمین کے ہی اور سب مخلوق اسکے ہین اور مخلوق مثل خالق کے نہیں ہوتا اور فرزند مثل باپ کے ہوتا ہی
پس اسکا زمین اور آسمان مین کوئی فرزند نہین وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا اور کفایت ہی اللہ تدبیر کرنیوالا بندون
کے کام کی سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین اللہ کی بے پروائی کا بیان ہی کہ اسے کچھ فرزند کی حاجت نہین
کیونکہ بیٹا واسطے کفایت مہمات پدر کے چاہیے اور اللہ تعالی آپ حافظ نگہبان اپنے مخلوق کا ہی کسی یار
مددگار کی اسے احتیاج نہین حدیث مین وارد ہی کہ نصاری نے کہا کیون عیسی کو عیب لگاتے ہو آپنے
فرمایا کیا عیب کہا کہ تم اسکو بندہ اللہ کا کہتے ہو آپنے فرمایا بندگی مین عیب نہین یہہ آیت نازل ہوئی
لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰہِ ہرگز نہ انکار کریگا نہ عیب جانیگا عیسی اس سے کہ ہو بندہ واسطے اللہ کے
وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ فرشتے مقرب کہ حاملان عرش ہین یا کروبیان کہ حوالی عرش ہین یعنے وہ بھی انکار نہ
بندگی سے نہین کرتے یہہ رد ہی انکا جو فرشتون کو بنات اللہ کہتے ہین وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیَسْتَکْبِرْ
فَسَیَحْشُرُھُمْ اِلَیْہِ جَمِیْعًا اور جو کوئی انکار کریگا اور ننگ رکھیگا عبادت اسکی سے اور سرکشی کریگا پس شتاب اٹھا کر
انکو طرف اپنے سب کو واسطے جزا دینے کے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدُھُمْ
مِّنْ فَضْلِہٖ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس پورا دیگا انکو ثواب انکا اور زیادہ کریگا انکو فضل
اپنے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْکَفُوْا وَاسْتَکْبَرُوْا فَیُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا اور جن لوگون نے انکار کیا اور تکبر کیا پس عذاب
کریگا انکو عذاب درد دینے والا وَّلَا یَجِدُوْنَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا اور نہ پاوینگے واسطے اپنے
سوا اللہ کے کوئی دوستدار اور نہ مددگار یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ اے لوگو تحقیق آئی
ہی تمھارے پاس دلیل پروردگار تمھارے سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا معجزات یا دین اسلام
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا اور اتاری ہمنے طرف تمھارے روشنی ظاہر کہ قرآن ہی فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ
وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۵ پس جو لوگ
کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور محکم پکڑا کتاب اسکی کو یا پناہ پکڑی ساتھ اسکے وسوسہ شیطان سے
پس شتاب داخل کریگا انکو بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے اور دکھلادیگا ان کو طرف
اپنے راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہی دنیا مین اور انعام اور جنت ہی عقبی مین جابر انصاری
رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا مین بیمار ہوا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف
لائے مین نے عرض کیا کہ مین کلالہ ہون یعنے ماباپ اور اولاد نہین رکھتا اور میرا مال ہی کئی بہنین میری
کیونکر تقسیم کرون یہہ آیت اتری یَسْتَفْتُوْنَکَ تجھسے پوچھتے ہین میراث کلالہ مین

قُلِ اللّٰہُ یُفۡتِیۡکُمۡ فِی الۡکَلٰلَۃِ کہہ اللہ فتوی دیتا ہے تمکو بیچ میراث کلالہ کے اِنِ امۡرُؤٌا ہَلَکَ لَیۡسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗۤ اُخۡتٌ
فَلَہَا نِصۡفُ مَا تَرَکَ اگر کوئی مرد ہلاک ہو جاوے نہو واسطے اسکے اولاد بیٹا کیونکہ بیٹی کے ہونے سے بہن میراث
سے نہیں نکلتی اور واسطے اسکے ہو ایک بہن پس واسطے اسکے آدھا ہے اُس مال کا کہ چھوڑ گیا وَہُوَ یَرِثُہَاۤ
اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہَا وَلَدٌ اور مرد وارث ہوتا ہے اُس بہن کا اگر نہو واسطے اسکے اولاد سمجھ لیجئے کہ اگر سب مال کا
وارث ہونا مراد ہے تو اولاد عام ہے بیٹا ہو یا بیٹی اور نہیں تو مراد بیٹا ہے فَاِنۡ کَانَتَا اثۡنَتَیۡنِ فَلَہُمَا
الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ پس اگر ہووین دو بہنیں اُس مرد کی پس واسطے اُن دونوں کے دو تہائیاں ہیں اُس مال سے
کہ چھوڑ گیا مرد وَاِنۡ کَانُوۡۤا اِخۡوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ اور اگر ہووین وہ وارث اسکے بھائی
بہنیں مرد اور عورتیں پس واسطے مرد کے ہے مال میراث سے برابر حصہ دو عورتوں کے یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اَنۡ
تَضِلُّوۡا بیان کرتا ہے اللہ احکام میراث کے واسطے تمہارے تو کہ ایسا نہو کہ گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ
اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جو بندوں کے واسطے زندگی اور موت میں بہتر ہے جاننے والا ہے سمجھ لیجئے کہ میراث میں
کلالہ کے سگے بھائی بہن کو حکم بیٹا بیٹی کا ہے اور سگے نہوں تو سوتیلوں کو بھی حکم ہے اور جو اکیلی بہن ہو تو
آدھا اور جو دو ہوں تو دو تہائی اور جو بھائی بہن ملے جلے ہوں تو بھائی کو دوہرا حصہ اور بہن کو اکہرا اور جو نری
بھائی ہوں تو وارث ہیں کچھ حصہ معین نہیں عصبہ ہیں اور اگر بیٹی اور بہن ہو تو بیٹی حصہ دار ہے اور بہن عصبہ
یعنے جو حصہ داروں سے بچے سو وہ لیوے سورہ مائدہ مدنی ہے مگر ایک آیت الیوم اکملت لکم دینکم ایک سو بیس
آیتیں دو ہزار چار کلمے ہیں گیارہ ہزار سات سو تیس حرف ہیں تو اصل اسکے لئے مدینہ میں ربط اسکا ساتھ سورۃ
نساء کے یہہ ہے کہ سورۃ نساء میں ذکر تحریم طیبات اوپر ظالموں اور توڑنے والوں عہد کے کیا تھا اس سورۃ
مائدہ میں ذکر تحلیل بہائم واسطے وفا کرنے والوں عہد کے ارشاد فرمایا اور یہہ بھی ہے کہ اول نساء میں
ذکر عقد تھا اول مائدہ میں امر بوفائے عہد کیا ہے

سورۃ المائدۃ مدنیۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وہی مایۃ وعشرون اٰیۃ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدوں کو کہ آپس میں کرتے ہو ساتھ عقدوں کے
مثل عقد نکاح اور عقد شرکت اور عقد بیع کے سمجھ لیجئے کہ جب آدمی ایمان لایا اب احکام قبول کئے سو حق تعالیٰ
احکام فرماتا ہے اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے چرنے والے نہ پھاڑنے والے
جیسے اونٹ گائی بھیڑ بکری اور جنگلی جانور جیسے ہرن پاڑہ نیل گائی گورخر اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ مگر جو پڑھے جاوینگے
اوپر تمہارے ایسی صورتیں کہ آگے آیت آوے گی حرمت علیکم المیتۃ تا آخر وہ حرام ہیں غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ
اَنۡتُمۡ حُرُمٌ یعنے حلال جاننے والے ہو شکار کو اور حال آنکہ تم احرام باندھو واسطے حج کے یا عمرہ کے یعنے حلال مت سب

انعام ہین مگر وحشی جانورونکو شکار کرنا حالت احرام مین حرام ہی اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ تحقیق اللہ حکم
کرتا ہی حلال اور حرام مین جو کچھ چاہتا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ ای لوگو جو ایمان
لائے ہو مت بیحرمتی کرو نشانیون اللہ کی انکو یعنے مناسک حج کو کہ نشانہای دین حق ہین اور نہ مہینے حرام کو
یعنے اُسمین حلال مت جانو قتال کو لکھا ہی کہ حطم کندی ایک شخص تھا شریح اُسکا نام تھا عرب مین بے
باک مشہور تھا وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور کہا کہ آپ امت کو کس چیز کی دعوت کرتے ہو آپنے فرمایا کہ
خدا کو ایک جانین اور میری رسالت مانین اور نماز پڑھین اور زکوة دین اُسنے کہا کہ اچھی بات ہی پر مین
اپنے یارون سے مشورہ کرلون پھر اگر ایمان لاؤنگا پھر اُٹھ گیا اور اونٹ اور مواشی مدینے کے لوٹ کرلے گیا اور آپنے
اُسکے آنے سے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایک شخص کافر آویگا اور غادر جاویگا پھر حضرت جب عمرہ قضا کو تشریف لے گئے
تنعیم مین پہنچ کر آواز تلبیہ حجاج یمامہ کی سُنی دیکھا تو حطم کندی وہی اونٹ جو مدینے سے لوٹ کرلے گیا تھا قلادے
گردنونمین اُنکے ڈالے ہوئے ہدیہ کعبہ کے واسطے بنائے ہوئے لئے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اُس سے چھین لین حضرت
نے فرمایا کہ قلادت کعبہ کے واسطے اُسنے ڈالے ہین تمھین چھیننا لائق نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ بیحرمتی مت کرو
مناسک حج کو اور حلال مت جانو ماہ حرام مین قتال کو وَلَا الْهَدْیَ اور نہ اُن جانورونکو کہ نامزد کعبہ کے ہون
وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ پٹے والون کو یعنے جن جانورون کے گلے مین پٹہ ڈالکر کعبہ کو لیجاوین وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ
الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالون گھر حرمت والے کو کہ مکہ معظمہ ہی یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین
قصد کرنیوالے زیارت کعبہ شریفہ کے زیادتی ثواب کی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت کا اور رضامندی اللہ
کی یہہ مسلمانونکا احوال ہی اور کافر زیادتی روزی کی اور اصلاح معیشت دنیا کی فقط چاہتے ہین تبیان
مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا اور جب حلال ہو تم یعنے احرام کھولو پس شکار کرو اگر چاہو
سمجھ لیجئے کہ یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور امر بیس قسم ہی واسطے وجوب کے جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اور واسطے
ندب کے جیسے فَکَاتِبُوْهُمْ اور واسطے تادیب کے جیسے کل مما یلیک اور واسطے ارشاد کے جیسے اسْتَشْهِدُوْا اور واسطے
اباحت کے جیسے یہان فَاصْطَادُوْا اور واسطے تہدید کے جیسے اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اور واسطے انذار کے جیسے قُلْ تَمَتَّعُوْا
فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ اِلَى النَّارِ اور واسطے امتنان کے جیسے کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ اور واسطے اکرام کے جیسے ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ
اٰمِنِیْنَ اور واسطے تسخیر کے جیسے کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ اور واسطے تعجیز کے جیسے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ اور واسطے اہا
نت کے جیسے کونوا حجارة اور واسطے تسویہ کے جیسے اصبروا او لا تصبروا سواء اور واسطے دعا کے جیسے اللهم اغفر لی اور
واسطے التماس کے جیسے افعل واسطے مساوی کے اور واسطے تمنی کے جیسے الا ایها الشباب ارجعی اور واسطے ترجی کے
جیسے الا ایها اللیل الا انجلی اور واسطے احتقار کے جیسے بل القوا اور واسطے تکوین کے جیسے کن فیکون اور واسطے

تحجیز کے جیسے فانع بماشیت چنانچہ مسلم مین لکھا ہے ولا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام
ان تعتدوا اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی قوم کفار قریش کی اس واسطے کہ بند کیا تھا تمکو حدیبیہ مین طواف مسجد حرام
یہہ کہ حد سے نکل جاؤ تم اور بدلا اسکا چاہو سمجھ لیجئے کہ حکم اس آیت کا یہان تک منسوخ ہے مگر شکار کرنا
احرام سے نکل کر روا ہے اور کافرونکو ہدی اور قلائد سے امان نہین وتعاونوا علی البر والتقوی اور مددگاری
کرو آپس مین اوپر بھلائی کے کہ امر ہے اور پرہیزگاری کے کہ نہی ہے یعنے امر بجالاؤ اور نہی سے بچو ولا تعاونوا
علی الاثم والعدوان اور مت مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے واتقوا اللہ اور ڈرو نافرمانی خدا سے
ان اللہ شدید العقاب تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے نافرمانونکو حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل
لغیر اللہ بہ حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار کہ بن ذبح مرا ہو اور لہو بہتا اور گوشت سور کا اسمین سب اجزا اسکے داخل
ہین اور جو چیز کہ پکارا جاوے سوا اللہ کے وقت ذبح کے یعنے اور نکے یعنے اور کے نام پر ذبح کرتے ہین تفصیل اسکی
سورہ بقرہ مین مذکور ہوئی والمنخنقۃ اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے کلا گھونٹے ہوے جانور کافر کلا گھونٹ کر مارتے تھے
اور انکو کھاتے تھے والموقوذۃ اور لاٹھی پتھر مارے جانور کہ مر گئے ہون والمتردیۃ اور اوپر سے گر کر مرے ہوئے
یا کوئے مین گر کر مرے ہوئے والنطیحۃ اور سینگ مارنے سے جانور مرے ہوئے وما اکل السبع الا ما
ذکیتم اور جو کھا گیا درندہ اور مر گیا مگر جو ذبح کر لو تم انمین سے جیسے کو اتنی زندگی بھی کافی ہے کہ آنکھ یا دم مین حرکت ہو
وما ذبح علی النصب اور جو ذبح کی جاوے اوپر پتھرون منصوب کے کہ گرد بیت اللہ کے تین سو ساٹھ تھے جاہلیت مین
لوگ انکی تعظیم کرتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ نصب سے مراد اصنام ہین اس تقدیر پر علے بمعنے لام ہے یعنے حرام
ہے بتونکے واسطے ذبح کرنا وان تستقسموا بالازلام اور یہہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیرون کے سمجھ لیجئے کہ تین تیر تھے
بے پر و پیکان ایک پر امرنی ربی لکھا تھا ایک پر نہانی ربی ایک پر لکھا تھا مجاور ہبل پاس رہتے تھے جب کچھ کسیکو
کام پڑتا تو مجاور ہبل پاس ہدیہ پہنچاتا وہ خریطے مین ہاتھ ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہانی
ربی والا نکلتا تو اس سال اس کام سے باز رہتا اور خالی نکلتا تو پھر خریطے مین ہاتھ ڈالکر اور نکالتا اور ان تیرونکو
ازلام اور اقداح کہتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اونٹونکو ذبح کر کر ازلام پر قسمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر
ہر چیز کے جدے جدے نکاح کے جدے اختان کے جدے ایسے ہر کام کے جدے جدے سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ قسمت
بھی حرام ہے مت کرو ذالکم فسق ط یہہ قسمت معلوم کرنا فسق ہے اور دائرہ اسلام سے نکلنا ہے کیونکہ اللہ پر
افترا ہے الیوم یئس الذین کفروا من دینکم آج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ ہے ناامید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے
پھرانے دین تمہارے سے یا تمہارے رجوع کرنے سے طرف دین انکے کے فلا تخشوہم واخشون پس مت ڈرو
انسے اور ڈرو مجھ سے لکھا ہے کہ حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ غضبا پر سوار تھے

بعد اسکے اکاسی روز دنیا مین رہے صحابہ اس آیت کے اُترنے سے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور امیر المومنین ابوبکر
صدیق روئے لوگون نے سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہی کیونکہ
جو واسطے عالم دنیا مین تھے وہ کام پورا ہو چکا کہ حق تعالی نے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ آج کے دن پورا کیا
مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ کوئی حکم اسکا منسوخ نہوگا وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے
نعمت اپنی کہ حج کرو پیغمبر کوئی مشرک تمھارے ساتھ شریک نہوگا وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اور پسند کیا مین نے
واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینون سے سمجھ لیجئے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی آیت احکام مین
سوا آیت کلالہ کے نہین نازل ہوئی فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ پس جو کوئی بے بس ہو بیچ بھوک کے
کھانا نہ ملنے کے سبب اور ان حرام چیزون مین سے جو مذکور ہوئین کھالیوے درانحال کہ نہ جھکنے والا ہو طرف
گناہ کے یعنے لذت کے لئے نکھاوے اور نہ زیادہ سد رمق سے فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہی
یہہ گناہ مہربان ہی اسپر کہ بقدر کھانے کی رخصت فرمائی لکھا ہی کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی نے کہ حضرت نے
اسکا نام زید الخیل رکھا تھا حضرت سے آکر عرض کیا کہ ہم کتون کا اور مرغون کا شکار کھیلتے ہین بعضے جانور جو کتے مارتے ہین تو ہم
دوڑ کر انکو زندہ پاکر ذبح کر لیتے ہین اور بعضے ہم سے پہلے ہی کتے تلف کر دیتے ہین اور حق تعالی نے مردار کو حرام کہا ہی
پھر ہمین حکم کیا ہی یہہ آیت اتری يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ سوال کرتے ہین تجھسے
کھانون مین سے کیا حلال کیا گیا ہی واسطے انکے کہہ حلال کی گئین ہین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین کہ بنام خدا ذبح ہون
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ اور حلال ہی شکار اس چیز کا کہ سکھلاؤ تم زخم دینے والون کو خواہ سباع مین سے ہو جیسے
کتا اور چیتا خواہ طیور مین سے ہو جیسے باز اور شکرہ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ اس حالت مین کہ شکار
کرنیوالے سکھلاتے ہو تم انکو اس چیز سے کہ سکھلایا ہی تمکو اللہ نے سمجھ لیجیے کہ کتے کی پانچ شرطین ہین اول یہہ کہ آموختہ
ہو یعنے کہین پکڑ لو پکڑ لے اور کہین چھوڑ تو چھوڑ دے دوسری یہہ کہ جہان بھیجے وہان سے پھرے نہین تیسری یہہ کہ شریک
نہووے پکڑنے مین ایسا جانور کہ شکار اسکا نہ کھایا جائے چوتھی یہہ کہ زخم سے مارا ہو پانچوین یہہ کہ اس شکار سے آپ نکھاوے
ایسا کتا بسم اللہ اللہ اکبر کہکر جو چھوڑ دو تو اسکا شکار کھانا درست ہی اور ان مین سے ایک بات بھی نہ پائی جائے تو درست نہین
جیسے کہ فتاوے خلاصہ مین لکھا ہی فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ پس کھاؤ پاک اور حلال اس چیز سے کہ پکڑ رکھین
جانور شکاری نے اوپر تمھارے وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اسکے یعنے وقت چھوڑنے جانور کے
شکار کے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ شرطین مرغان شکاری مین بھی ہین
کیونکہ انکی تعلیم مشکل ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حرام کھانے مین اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے
والا ہی حساب حلال اور حرام سے پوچھیگا اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ

آج کے دن یعنے بیچ دن نزول اس آیت کے حلال کئی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزین یعنے جو بنام خدا ذبح ہوئی
ہون یہودی نے کی ہون یا نصرانی نے اور جو مجوسی ہو یا اور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہین
اور کھانا ان لوگونکا کہ دی گئی ہین کتاب یعنے یہود اور نصاریکا حلال ہی واسطے تمہارے وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ اور کھانا
تمہارا حلال ہی واسطے اُنکے بیچ دین اُنکے کے کیونکہ تم بنام خدا ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اور حلال ہین
واسطے تمہارے عورتین آزاد پاکدامن مسلمانیون سے آزاد واسطے اولویت کے کہا نہین تو لونڈیان مسلمانیان
بھی حلال ہین اور پاکدامن سے یہہ غرض ہی کہ جو عورت بدکار تھی اور توبہ کی تو نکاح مین آوے درست ہی
اور جو پہلے نکاح مین تھی پھر بدکار ہوگئی تو نکاح نہین ٹوٹا پر جو کوئی بدکار ہوا اور اپنے کسب پر قائم رہے تو نکاح
اُسکا درست نہین وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور پاکدامنین اُن لوگونسے کہ دئے گئی ہین کتاب
پہلے تم سے سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عفائف ہین حرا اور لونڈی کتابی کہ برابر ہین نکاح ہین اور
امام شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہین پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہین اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ
غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ جب دو تم انکو مہر انکی در الحال کہ نکاح مین لانیوالے ہو نہ بدکاری کرنیوالے ہو ظاہر اور
نہ پکڑنے والے ہو چھپی آشنائی سے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور جو کوئی کفر کرے
ساتھ واجبات ایمان اور شرایع اسلام کے کہ حلال و حرام ہی پس تحقیق کھوئے گئے عمل اسکے اور وہ بیچ آخرت کے
ٹوٹا پانیوالون سے ہی سمجھ لیجیے کہ مسلمان کے حق مین زن یہودیہ اور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح درست ہی
اور اور دین والی جب تک ایمان نلاوے نکاح کرنا اُس سے درست نہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے اور بیوضو ہو پس دھوؤ مونہون اپنے کو حد منہہ کی سر کے بالون سے کہ اکثر
لوگونکے ہوتے ہین اسفل ذقن تک طول مین اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے تک ہی عرض مین وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ
اور ہاتھونکو کہنیون تک وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام
اعظم کے نزدیک چوتھائی سر کا جدھر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جسپر اطلاق مسح ہو سکے اُسقدر فرض ہی
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اور دھو پاؤن اپنے کو ٹخنو تک ارجلکم منصوب ہی اور عطف اسکا وجوہکم پر ہی اور بعضے قرات مین
کہ مجرور واقع ہی جر جوار ہی اور کہنیان اور ٹخنین دھونے مین داخل ہین کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہی
اور جو غایت جنس مغیا کے ہو تو اسمین داخل ہوتی ہی جیسے یہان اور جو غیر ہو تو نہین داخل ہوتے جیسے فاتموا الصیام
الی اللیل مین وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اور اگر ہو تم ناپاک پس نہاؤ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا تمکو ضرر کرے یا ہو تم اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے
جائے ضرور سے یا صحبت کرو تم عورتونسے پس نہاؤ تم پانی کو اور نکلین پانی نہانے کی یعنی نظم پانی ہو یک میل دور اور پانی مین

بڑھنے کا ڈر نہ یا ہو شدت کا سردی جانے یا جاویگا مرنہ یا یقین زحمت کا ہو یا خوف حیوان و لشکر نہ یا ہو خوف تشنگی
نفس و یار و جانور نہ یا ہو ڈول و رسن یا ازبہائے مثل آب نہ ہو گران یا جائے وہ جسکا کہ خلف امی یا صواب نہ پھر ہون جیسے
کہ عیدین اور جنازہ جزولی نہ سارے ان شکلون میں ہی رخصت تیمم کرنے کی فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا پس قصد کرو تم
مٹی پاک کا یعنے جو چیز کہ جنس زمین سے ہو سا کر تیمم اس سے جو جنس زمین سے ہو وے چیز نہ یعنے چونے سے ہو خاکستر
اور برہم ای عزیز فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ پس ملو منھون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو اس سے ساتھ دو
ضرب کے ایک منہہ کے ایک ہاتھون کے واسطے تعظیم کرکے نیت قصد خاک پاک کے کر رلوفا نہ ضرب دوکر ایک منہہ پر
ایک ہاتھون پر پھیرا نہ دونو اعضا کا کہ استیعاب کہہ شرطین ہین جان نہ اور بگولے پر بھی جائز ہے تیمم اسکو مان
نیت رفع جنابت کرکے پھر غسل بھی نہ کر اسی ڈھب سے تیمم طور اسکا ہی یہ تفصیل ہے اربع ہزار الذکر کام اشتر قدم نہ دھیرے
اگر کا گزرو ہی جو بس انگلی کا نہ کم نہ وقت سے پہلے تیمم کرے ہی مذہب مین روا نہ اور برائے اکثر ارکان فرض بھی جائز ہوا نہ
جو وضو توڑے تیمم کو بھی بس توڑے ہی وہ نہ اور قدرت آب پر زائد اگر حاجت سے ہو نہ جسکو ہو امید پانی کی کرے تاخیر دو
تا بوقت مستحب پاتا کہ آخر وقت ہو نہ بھولکر پانی تیمم سے اگر پڑھ لے نماز نہ تو بمنزل اگر اعادہ کا نہ پھر کچھ اسکے ساز نہ
ہو گمان تو ڈھونڈ پانی تا بمیت پر تاب بتیر نہ کر وضو و غسل سے زخمی ہون اندام کثیر نہ تو تیمم کر صحیح اکثر ہون تو غسل و وضو نہ
کرکے باقی عضو پر زخمے ہین جو کر مسح تو نہ ہی وضو مین احتیاف اور غسل مین ہی معتبر نہ تا بینا اعضا کا بی کنتے پہرا فت
یاد کر نہ ہی تیمم سے روا موجود ہو وے گرچہ آب نہ قرات قرآن اس مسجد مین دخل ای باصواب نہ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ
عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ نہین ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمھارے کچھ تنگی اور لیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ
پاک کرے تمکو پلیدی سے یا گناہ سے وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ه اور تو کہ پوری کرے نعمت اپنی اوپر
تمھارے تو کہ تم شکر کرو کہ بڑی نعمت تمین عنایت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ پلیدی سے پاک ہوا اور حرج کے
وقت تیمم کی رخصت دی گیا بڑی آسانی کی بیت آلہی شکر تیرا ہو وے کسی زبان سے بیان نہ دہن مین لال ہے گویا
کہ اس بیان سے زبان نہ بحر الحقائق مین کہا ہے کہ معنے آیت بزبان اہل اشارت یہ ہین کہ جب اٹھو خواب غفلت سے
واسطے نماز کے کہ معراج تمہارا ہے اور رجوع بمقام قرب ہے پس مونہون اپنے کو کہ ساتھ اسکے توجہ طرف دنیا کے ہو وے ہو دھو
ساتھ پانی توبہ اور استغفار کے اور ہاتھونکو پاک کرو پکڑنے علائق دو جہان سے اور تعلق ماسوا رحمان سے اور مسح کرو گردنکا نہ
یعنی سر راہ الٰہی دو اور پاؤنکو قیام انانیت سے دھو اور اگر تمکو جنابت پہنچی ہو التفات ماسوی اللہ سے پس پاک
کرو نفسون اپنے کو معاصی سے اور دلون کو رویۃ طاعات سے اور سرون کو ملاحظہ اغیار سے اور ارواح کو آرام بغیر یار سے
اور سر السر کو لوث وجود سے کہ اس سے زیادہ اور پلیدی نہیں نظم تو پلیدی ہے انکو تو کہو نہ دور کر انا کو طاہر ہو نہ
رافتا پھر یا ین طہارت قل نہ ہو تو شاید نمازی کامل نہ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ اور یاد کرو

نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمہارے وہ شرائع اسلام اور احکام حلال و حرام ہین اور یاد کرو عہد اسکا وہ جو
قول لیا تم سے ساتھ اسکے مراد اس سے عہد روز الست کا ہے یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقبہ مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے کیا تہا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا جسوقت کہا تمنے سنا ہمنے قول تیرا اور مانا
ہمنے امر تیرا اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے بیعت رضوان ہے کہ کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی
حدیبیہ مین تفصیل ان دونو بیعتون کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے بیچ فراخی نعمت کے
اور توڑنے عہد انکے کے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جانتا ہے والا ہے چھپے والی بات کو یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اے لوگو
جو ایمان لائے ہو تم قائم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے گواہی دینے والا ساتھ انصاف کے اور نہ باعث
ہووے تمکو دشمنی کسی قوم کی مشرکون سے اوپر اس بات کے یہہ کہ تم نہ عدل کرو انکے حق مین اور انسے عہد کر کر توڑو وہ
اِعْدِلُوْا عدل کرو ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کہ عدل بہت نزدیک ہے واسطے پرہیزگاری کے سمجھیے کہ عدل
کفار سے جب اقرب بمرتبہ تقوی ہے تو مومنون سے کیا جاتے کہ کیا درجہ رکھتا ہے بہت عدل کرنا تقاضا کہ عادل کا
مرتبہ ہے جناب حق مین بڑا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنے مین اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار
ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ
عَظِیْمٌ وعدہ کیا اللہ نے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور وہ وعدہ یہہ ہے کہ واسطے انکے
بخشش ہے گناہونکی اور ثواب ہے بڑا فضل الٰہی سے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ
اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہے کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی غطفان مین حرب بنی ثعلبہ کو گئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ غورث نام تہا لیکر
پہار پر چڑھ گئے اسدن مینہ برسا تہا حضرت اپنے لشکر سے جدا ایک درخت کے نیچے کپڑے سکھانے کو
بیٹھے تھے غورث تلوار کھینچ کر آپکے سر پر آیا اور کہا کہ من یمنعک الیوم منی کون ہے کہ حمایت کرے شر سے میرے
آج تمہاری آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی اور کافی ہے اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور ہاتھ غورث کے سینہ پر مارا
تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اٹھا کر فرمایا من یمنعک منی پھر غورث نے کہا
کوئی نہین منع کر سکتا پس کلمہ شہادت پڑھ کر ایمان لایا اور اپنے قوم مین جا کر سبکو دعوت اسلام کی یہہ آیت
نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمہارے جسوقت کہ قصد کیا ایک جماعت نے یعنے غورث اور یاران نے
اسکے یہہ کہ دراز کرین طرف تمہارے ہاتھ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ پس بند کئے اللہ نے

مانہٖ انکے تم سے اور ضرر انکے سے تمھین بچایا بعضون نے کہا ہی کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نضیر مین واقع
ہوا ہی کہ حضرت دیت عامریون کی واسطے وہان گئے تھے سورہ حشر مین اسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے
کفران اس نعمت کا مت کرو وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے
بیت کہ اللہ نیکی رسانندہ ہی بدی اور شر سے رہانندہ ہی وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور
تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسی ع مین اور جنگ قوم جبارین مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ
نَقِيْبًا اور کھڑے کئے ہمنے انمین سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم مین کہ احوال اپنے قوم کا معلوم کرین لکھا ہے
کہ جب فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالی نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ کہ ایلیا
یا اریحا یا تمام ولایت شام ہی وہان قوم جبارین تھی عمالقہ انکو کہتے تھے بقیہ قوم عاد سے تھے سب زبردست
تھے اور وہانکے ہزار گانون تھے ہر ایک مین ہزار باغ حضرت موسی نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبر گیری
اپنے اپنے قوم کی رکھین جب نزدیک وہان کے پہنچے سردارونکو احوال عمالقہ کا معلوم کرنیکے واسطے بھیجا انہون نے
جاکر جبارون مین ایک سے ملاقات کی کہ عوج بن عنق تھا تین ہزار تین سو تینتیس گز کا اسکا قد تھا اور تین ہزار
برس اسکی عمر تھی اور اورون کے بھی قد بڑے بڑے تھے آٹھ سو گز سے اسی گز تک تھے اور باغونمین ایک ایک خوشہ
انگور کا اسقدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اٹھا سکین اور انار ایسے تھے کہ آدھے چھلکے مین پانچ آدمی سما جاوین بعضون نے لکھا ہے
کہ یہہ جو گئے تو انھون نے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اٹھاکے اپنی منیفہ مین اور رس کیا پھر چھوڑ دیا انھون نے کہا
آپسمین کہ انکے بڑائی اور زور کا احوال چلکر اپنے لشکر مین نکہنا کہ لوگ بددل ہوکر فرمان الہی سے عدول کرکر مصر کو
پھر جاوینگے غرض وہان سے آئے اور موسی اور ہارون کو حقیقت حال سے مخفی خبر کی دو سردار تو اپنے
عہد پر رہے کہ یوشع بن نون اولاد یوسف سے اور کالب بن یوقنا اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر مین جو احوال
دیکھا تھا کہہ دیا لوگ ہراسان ہوئے کہ ہم انسے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ اور کہا اللہ نے تحقیق مین ساتھ
تمھارے ہون فتح دینے مین دشمنون پر لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اگر قائم
رکھو تم نماز کو ساتھ شرائط اسکے اور دو تم زکوۃ مستحقون کو اور ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبرون میرے کے اور مدد
دو انکو اور حکم کو انکے بجالاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا یعنے راہ الہی مین
مال خرچ کرو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ البتہ دور کرونگا مین تم سے گناہ
تمھارے اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ پس جو کوئی کافر ہووے پیچھے اس کے تم مین سے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے
بنی اسرائیل نے یہہ عہد پورا نکیا حق تعالی نے فرمایا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ پس سبب توڑ دینے انکے کے عہد
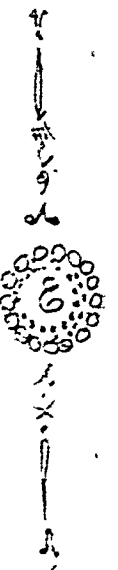
اپنے کو لعنت کیا ہمنے انکو یا فسخ کیا ہمنے انکو ذلت جزیہ کی رکھی ہمنے اُنپر وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً اور کر دئے ہمنے دل اُنکے سخت کہ ڈرانا و معجزے دیکھنے اثر نہین کرتے يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ بدل ڈالتے ہین کلمون کو توریت یا نعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہہ اُنکے سے یعنے توریت کے حکمون مین فاسد تاویلین کرتے ہین یا صفت اُنکی کی بجائے صفت پیغمبر رکھتے ہین وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ اور بھول گئے حصے اُس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھہ اُسکے توریت مین متابعت پیغمبر آخر زمان سے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اور ہمیشہ رہیگا تو کہ خبردار ہو تو اوپر خیانت کے یہودون کے سے مگر تھوڑے انمین سے کہ خیانت نہین کرتے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُسکے پس معاف کر اُنسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر ایذا اُنکے سے اگر جزیہ دینا لازم پکڑین بعضون نے کہا ہے کہ مطلق عفو اور صفح ساتھہ آیت سیف کے منسوخ ہے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ اور اُن لوگون سے کہ کہتے ہین ہم نصاری ہین لیا ہمنے قول انکا جیسے یہود سے لیا تھا پس بھول گئے یہہ بھی حصے اُس چیز سے کہ نصیحت دئے گئے تھے انجیل مین ساتھہ اُسکے کہ متابعت فارقلیطا کی کہ احمد مرسل مین کیجو فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ پس اُٹھائی ہمنے درمیان اُنکے دشمنی ظاہر اور بغض دلمین روز قیامت تک وہ یہہ ہے کہ نصاری تین فرقے ہین آپسمین ایک ایک کا دشمن اور بعضون نے کہا ہے کہ یہودمین اور نصاری مین عداوت ڈالی وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ اور شتاب خبردار کریگا انکو اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور وہ خبردار کرنا وقت جزا کے ہوگا يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ای اہل کتاب کے تحقیق آیا تمھارے پاس رسول ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمھارے بہت اُس چیز سے کہ تھے تم [یعنے یہود و نصاری] چھپاتے کتاب توریت مین سے جیسے آیت رجم کی اور نعت پیغمبر کی اور کتاب انجیل مین سے جیسی بشارت حضرت عیسی کی ساتھہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور درگذر تا ہے بہت چیزی باتون سے اور تمھین خبر نہین کرتا انکی کیونکہ کچھہ دین کا کام اُسپر موقوف نہین نقل ہے کہ ایک یہودی نے حضرت سے آکر پوچھا کہ وہ کثیر کون سے ہین کہ عفو کرتے ہو تم آپنے منہہ پھیر لیا جب تین بار یہہ معاملہ ہوا اور آپ کچھہ غصے ہوئے اور اُسکی غرض یہہ تھی کہ غصہ کرین تا ترک عفو ظاہر ہو تو آپ کے نبوت پر یقین لاکر ایمان لایا قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ تحقیق آیا تمھارے پاس اللہ کیطرف سے نور کہ دور کرنیوالا ضلالت کا ہے اور کتاب روشن کرنیوالی اور خود روشن لکھا ہے کہ نور جناب رسالت مین صلے اللہ علیہ وسلم اور وجہہ اس نام کی یہہ ہے کہ پہلے سب سے حق تعالی نے نور آپکا پردہ عدم سے باہر لایا پھر تمام عالم اس نور سے ظاہر فرمایا اول ما خلق اللہ نوری وخلق الخلق من نوری اسیواسطے حقیقت محمدی حقیقت الحقائق ہے بیت

انہین سے ہی روشن زمین و زمان نہ زمین و زمان بلکہ نہ آسمان نہ ہوتے وہ تو یہان ہوتا کوئی نہ نہ ہنستا کوئی
اور نہ روتا کوئی نہ عدم سے کوئی دیکھتا کب وجود نہ انہین کے سبب سے ہی یہ سب نمود نہ انہونکا نور اول آیا ظہور نہ
ظہور حق کیا اول انکا ہی نور نہ امیر مہین سرور مرسلین نہ شہ آخرین مفخر اولین نہ جناب محمد علیہ السلام نہ نہ
رسول مجید شفیع انام نہ امام جہان مقتدای رسل نہ قیام زمان رہنمائے سبل نہ يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ
سُبُلَ السَّلَامِ ہدایت کرتا ہی ساتھ اس نور کے یا کتاب کے اللہ اس شخص کو کہ پیروی کرتا ہی رضامندی
اسکی کی ساتھ طلب کرنے راہوں سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ سیدھی جنت کو گئی ہی وَيُخْرِجُهُم
مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ اور نکالتا ہی انکو اندھیروں سے کفر کے کہ شک ہی یا جہل طرف روشنی ایمانکے
یا یقین کے یا علم کے ساتھ حکم اپنے کے وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ اور راہ دکھاتا ہی انکو طرف راہ سیدھی کے کہ نزدیک
تر راہوں کا ہی طرف حق کے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ
جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی بیٹا مریم کا یعقوبیہ ایک فرقہ ہی نصاری کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے
انکار دو طرح ظاہر ہی کہ مان مقدم ولد سے ہوتی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث الوہیت کے لائق نہین اور دوسری
مان اکبر ہوتی اور ولد اصغر اصغر اکبر کا الہ کیونکر ہو قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ
وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا کہہ پس کون اختیار رکھتا ہی اور منع کرتا ہی ارادہ اللہ سے کسی چیز کا یعنے کوئی
نہین منع کر سکتا اگر چاہے اللہ یہہ کہ ہلاکت کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور مان اسکی کو اور ان لوگونکو جو بیچ زمین کے ہین
سارے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو
کچھ درمیان ان دونوں کے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بڑی قدرت والا ہی بے اصل
اور بے مادہ پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان کی چیزین آسمان
زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اسکی نہین جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے بھی پیدا
کرتا ہی کہ جنس اسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسی حوا اور زن بے مرد کے
بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسی علیہ السلام عجب شان ہی مولا کی میرے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور ہی اللہ اوپر ہر چیز کے
قادر قادر مطلق ہی وہ ہر آن مین مالک برحق ہی وہ ہر شان مین وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ أَبْنٰؤُا اللّٰهِ
وَأَحِبّٰؤُهُ اور کہا یہود نے اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور پیارے ہین اسکے سمجھ لیجئے کہ توریت مین خطاب آیا
تھا ابناء احباری یہود نے پڑھا یا ابناء ابکاری اور انجیل مین الی ربی و ربکم نصاری نے پڑھا الی ابی و ابیکم قُلْ فَلِمَ
يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ کہہ پس کیون عذاب کرتا ہی تمکو ساتھ گناہون تمہارے کے دنیا مین ساتھ قتل اور قید کے اور
آخرت مین ساتھ آتش دوزخ کے تمہارے ہی قول پر کہ ایام معدودات ہی چند روز گنتی کے عذاب ہوگا پس اگر تم

بیٹے ہوتے تو باپ بیٹے کو رنج نہیں دیتا اور دوست ہوتے تو دوست بھی دوست کو غم میں نہیں ڈالتا معلوم ہوا کہ تم نہ پسر ہو نہ دوست بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اس چیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیوں کے کہ نیکی بدی کا بدلا ملیگا یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ بخشتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے اور وہ مسلمان ہیں اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ کافر ہیں وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہے وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف اسکے ہے بازگشت سب کی یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ ای یہود اور نصاری تحقیق آیا ہے تمھارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمھارے راہ حق پیچھے موقوف ہو جانے پیغمبروں کے تو کہ نہ کہو تم نہیں آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرانیوالا عذاب دوزخ سے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ پس تحقیق آیا تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ اوپر ہر شی کے قادر ہے چاہئے پیغمبر پی درپی بھیجے جیسے کہ ایک ہزار سات سو برس میں کہ درمیان موسی اور عیسی کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے اور چاہے نہ بھیجے جیسے چھ سو برس میں کہ درمیان عیسی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیا کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل سے اور ایک خالد بن سنان عرب سے اور اس آیت میں حق تعالی نے احسان جتایا اپنا بندوں پر کہ جس زمانے میں وحی آنا آسمان سے موقوف تھا ہمنے پیغمبر بھیجا بشیر اور نذیر بعثت جہان تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا نہ کہ وہ پردے سے کیا نکلا کہ سب جا گہہ اجالا اٹھا وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ اور یاد کر جب کہا موسی علیہ السلام نے واسطے قوم اپنے کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہے اوپر تمھارے جسوقت کیئے بیچ تمھارے پیغمبر تو کہ تمھیں ہدایت کریں اور کسی امت میں اتنے پیغمبر نہیں ہوئے جتنے تم میں ای بنی اسرائیل وَّجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ کہ فرعون کو غرق کر کر مصر تمھیں ہوئے متخلص یا تمھیں ملک وسیع دیا کہ اسمیں نہریں جاری ہیں مثل منازل ملوک کے یا تم مملوک فرعونیوں کے تھے تمھارے نفس کا تمھیں مالک کیا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ اور دیا تمکو جو کچھ نہیں دیا کسیکو عالموں سے کہ من اور سلوی تمپر اتارا اور سایہ ابر کا کیا اور دریا کو پھاڑا یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ای قوم میری داخل ہو زمین پاک میں جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ میں کہ تمھارے رہنے کی جگہہ ہوگی اس شرط سے کہ قوم جبارین سے جہاد کرو سمجھہ لیجیئے کہ ارض مقدسہ ولایت شام ہے یا طور اور گرد اگرد اسکے ہے یا فلسطین ہے یا اور اصح یہہ ہے کہ اریحا اور ایلیا ہے کہ الحال زمین بیت المقدس کی ہے سمجھہ لیجیئے کہ بنی اسرائیل نے عمالقے کا احوال سنکر بہت دہشت کھائی تھی کہنے لگے کہ اگر ہمارا کوئی سرگروہ ہو تو مصر کو پھر جاویں حضرت موسی نے فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۞ اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھ اپنے کے پس پلٹ جاؤ گے

تونا پانیوالے دنیامین جہاد کے ثواب سے اور آخرت مین دیدار حضرت وہاب سے قالوا یموسی ان فیہا قوما جبارین
کہا انھون نے ای موسی تحقیق بیچ زمین مقدسہ کے قوم ہے سرکش زبردست انکا ہم سے مقابلہ ہوسکیگا وانا
لن ندخلہا حتی یخرجوا منہا اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اُس زمین مین لڑنے کو یہانتک کہ نکل جاوین وہ وہان سے فان
یخرجوا منہا فانا داخلون پس اگر نکلین وہ اس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین قال رجلان من الذین یخافون انعم الله علیہما ادخلوا
علیہم الباب کہا بنی اسرائیل کو دو مردون نے اُن لوگون سے کہ ڈرتے تھے خدا سے انعام کیا تھا الله نے اوپر اُن دونو کے
وہ یوشع اور کالب ہے کہ داخل ہو تم اوپر جبارون کے دروازہ قریہ کے سے انکے ناگہان اور انکو گلیون مین گھیر لو صحرا مین نہ نکلنے دو
فاذا دخلتموہ فانکم غالبون پس جب داخل ہوئے تم اس طرح سے کہ ہمنے بتادیا پس تحقیق تمہین غالب ہو
کیونکہ انکے قد بڑے ہین اور دل چھوٹے بیت تن چند نامرد و بیدل ہین وہ بہ دل ناقص اور قد مین کامل ہین وہ نہ سمجھ لیجیے
کہ یوشع اور کالب نے الہام الٰہی سے بنی اسرائیل کو یہ بات کہی ہوگی یا حضرت موسی سے دریافت کرکر والله اعلم وعلی الله
فتوکلوا ان کنتم مؤمنین ہ اور اوپر الله کے توکل کرو اس لڑائی مین اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر قالوا یموسی
انا لن ندخلہا ابدا ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون کہا انھون نے ای موسی
ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اس ولایت مین جب تک کہ رہینگے وہ بیچ اسکے تو تو آدمیونکی بات مانتا ہے اور ہمارے
اس کی نہین مانتا پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم دونون تحقیق ہم ہین یہان بیٹھے یا مراد رب سے ہارون ہے
کیونکہ رب کی معنے سید کی ہین ہارون حضرت موسی سے عمر مین بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور لفظ قاتلا سے بھی
یہی معنی معلوم ہوتی ہین قال رب انی لا املک الا نفسی واخی فافرق بیننا وبین القوم الفسقین کہا موسی نے
ای پروردگار میرے مین نہین مالک ہون مگر جان اپنے کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے
اور درمیان اس قوم فاسقون کے کہ تیرے فرمان سے نکلے ہین قال فانہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ کہا
الله نے پس تحقیق زمین مقدسہ حرام کی گئی ہے اوپر انکے کہ اسمین نجاوین اور نہ مالک ہون وہان کے بسبب نافرمانی کے
چالیس برس تک یتیہون فی الارض سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے چھ فرسخ کے جنگل مین پس قوم موسی کی
چالیس برس اسی چھ کوس مین سرگردان رہا صبح کو کوچ کرتے تھے شام کو وہین آ اترتے تھے جہان سے
چلتے تھے بعد چالیس برس کے جو بنی اسرائیل باقی رہ گئے تھے انکو لیکر حضرت موسی نے اریحا فتح کیا پھر
وہان رہے لیکن اصح یہ ہے کہ حضرت موسی اور حضرت ہارون نے اسی جنگل مین وفات پائی اور
بہت بنی اسرائیل بھی وہین ہوئے اولاد انکی جوان ہوئی الله تعالی نے حضرت یوشع کو پیغمبر کیا
سب نے ان سے بیعت کی وہ گئے ولایت ایلیا اور اریحا کی جاکر فتح کی اور جبارون کو مارا حدیث مین ہے کہ حضرت
موسی نے اپنے قوم کی بددعا کی حکم ہوا کہ چالیس برس تیہ مین سرگردان رہینگے حضرت موسی پشیمان ہوئے خطاب آیا

فلا تأس على القوم الفاسقين پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقوں کے اور تبیان مین ہے کہ خطاب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کو ہے کہ قوم موسی کی سرگردانی پر غم مت کھا کہ بسبب فسق کے ملعون موسی کے تھے
واتل علیہم نبأ ابنی آدم بالحق اور پڑھ اوپر اہل کتاب کے خبر دو بیٹونکی کہ اُنکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل
ساتھ حق کے اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ حضرت حوا کے ہر بار بیٹا اور بیٹی توام پیدا ہوتے تھے جب جوان ہوتے
تھے تو حضرت آدم ایکبار کا بیٹا دوسرے بار کی بیٹی سے نکاح کر دیتے تھے اقلیما قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور
لیوذا ہابیل کے ساتھ حضرت آدم موافق اپنے شریعت کے اقلیما کا ہابیل کے ساتھ نکاح کرنے لگے اور لیوذا کا
قابیل کے ساتھ قابیل نے یہہ حکم نہ مانا اور کہا کہ میری بہن جو رحم مین میرے ساتھ رہی وہ بہت خوبصورت ہے
مین ہابیل کو نہین دونگا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہے حضرت آدم نے فرمایا کہ حکم الٰہی یون ہے میرا اختیار نہین
قابیل نے کہا کہ تم ہابیل کو بہت چاہتے ہو مجھہ سے کہ اُسے خوبصورت دیتے ہو اور مجھے بد شکل حضرت آدم نے کہا
کہ اگر میری بات تو باور نہین رکھتا تو تم دونو قربانی کرو جنکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کو لے وہ خبر حق تعالی نے دی
کہ اذ قربا قربانا جسوقت نیاز لائے دونو کچھہ نیاز ہابیل نے ایک اچھی گوسفند لاکر پہاڑ پر کھڑی کی اس نیت سے
کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیما کو مین نکاح مین لاؤن اور قابیل نے دستہ ضعیف کم دانہ گندم کا وہین لاکر
دھرا اس نیت کہ میری نیاز قبول ہو اور نہین تو مین اپنی بہن نہ چھوڑونگا فتقبل من احدہما پس قبول کی گئی
قربانی ایک کی ان دونون مین سے کہ ہابیل تھا اسطرح کہ آتش بے دود آسمان سے اترکر اسکی گوسفند کو کھا گئی
ولم یتقبل من الآخر اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہ قابیل تھا آگ اسکے پاس سے گذری اور نہ کھایا قابیل نے
آتش غضب سے جلکر کہا قال کہا ہابیل کو لاقتلنک البتہ مار ڈالونگا مین تجھہ کو کیون تیری قربانی مقبول ہوئی
اور میری مردود قال انما یتقبل اللہ من المتقین کہا ہابیل نے سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگارون سے
کہ قربانی مین نیت خالص رکھتے ہین لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک
اگر دراز کریگا تو طرف میرے ہاتھہ اپنا تو کہ مار ڈالے مجھکو نہین مین دراز کرنیوالا ہاتھہ اپنا طرف تیرے تو کہ مار ڈالون مین
تجھکو انی اخاف اللہ رب العالمین تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمون کے سے باوجود اسکے کہ ہابیل قوی
تھا قابیل سے لیکن اللہ سے ڈر کر قتل پر راضی ہو گیا اور ہابیل نے کہا انی ارید ان تبوء باثمی واثمک فتکون من
اصحاب النار تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ پھر جاوے تو ساتھہ عذاب گناہ قتل میرے کے اور ساتھہ بدلے گناہ تیرے کے
کہ سبب رد قربانی کے ہوا اور یہہ ارادہ ہابیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہو جاوے تو ان دو گناہون کے سبب رہنے
والون دوزخ کے سے وذلک جزاء الظالمین اور یہی ہے جزا ظالمونکی کہ ناحق قتل کرتے ہین فطوعت لہ نفسہ
قتل اخیہ پس رغبت دلائی قابیل کو نفس اسکے بیچ مار ڈالنے بھائی اپنے کے اور نہین جانتا تھا کہ کیونکر مارون

ابلیس آدمی کی شکل بن کر ظاہر ہوا ایک مرغ ہاتھ مین لئے ہوئے پس سر اس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا
پتھر اسپر مارا وہ کچل کر مر گیا قابیل نے دیکھا جب رات ہوئی اور ہابیل سو گیا تو سر اسکا ایک پتھر پر رکھا فَقَتَلَہٗ
پس مار ڈالا اسکو دوسرا پتھر اسکے سر پر مار کر فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ پس ہو گیا ٹوٹا پانے والون سے دنیا مین اسطرح
کہ جبتک جیا مردود رہا اور آخرت مین ظاہر ہے کہ ادنا عذاب اہل دوزخکا اکیلے اسکو ہوگا پھر قابیل حیران تھا
کہ کیا کرون چالیس دن اپنی پشت پر لئے پھرا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک برس تک اٹھائے پھرا درندے پرندے
غلبہ کرتے تھے ہر وقت لاش کو ہابیل کے گرا دیتے تھے پھر اٹھا لیتا تھا جب بہت تنگ آیا فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ
فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَۃَ اَخِیْہِ پس بھیجا اللہ نے ایک کوئے کو کہ کریدتا تھا بیچ زمین کے چونچ سے اور
پانون سے اور ہاتھ سے تا کہ گڑھا ہو گیا اور وہ کیون کریدتا تھا تو کہ دکھادیوے قابیل کو کہ کیونکر ڈھانپ دے لاش بھائی
اپنے کی لکھا ہے کہ کوئے نے گڑھا کیا اور ایک کوئے مردہ کو لا کر اسمین دھر ادھر اوپر سے خاک ڈال دی
کہ وہ چھپ گیا قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَۃَ اَخِیْ کہا قابیل نے ای وائے ہے مجھکو
کیا نہ ہو سکا مجھ سے یہ کہ ہون مین اس عاجز مانند اس کوئے کے پس ڈھانپ دون مین لاش بھائی
کی گڑھا کھود کر گاڑ دی فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ پس ہو گیا پشیمانون سے کیونکہ ایک برس اسکو اٹھائے لیا پھیرا
اسواسطے پشیمان ہوا کہ مان باپ اس سے بیزار ہوئے اور تمام بدن اسکا سیاہ ہو گیا اور آواز غیب سے سنتا تھا
کہ کن خائفا ابدا پھر قابیل جسکو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مار نہ ڈالے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مِنْ اَجْلِ
ذٰلِکَ پس سبب اس قتل کے کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ
لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل کے یہ کہ جو کوئی مار ڈالے کسی آدمی کو بغیر بدلے کہ اسنے کسیکو نہ مار ڈالا ہو یا بغیر
فساد کے بیچ زمین کے جیسے راہ لوٹتا ہے یا مرتد ہوتا ہے یا زنا کرتا ہے بشرط احصان فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا
پس گویا کہ مار ڈالا لوگون سب کو کیونکہ قتل ایک کا اور سب کا غضب خدا مین برابر ہے یا اس جہت سے حق تلفی کے
حرمت قتل کی وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا اور جسنے جلایا اسکو یعنے سبب جلانے کا ہوا کسی جیسے قصاص
معاف کر دیا یا کوئی کسیکو قتل کرتا تھا اسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلا دیا اسنے لوگون سب کو غرض اس کلام سے
ڈراتا ہے کہ قتل سے بچو اور رغبت دلاتا ہے کہ حمایت لوگون کی کرو وَلَقَدْ جَآءَتْھُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ اور
تحقیق آئے ہین بنی اسرائیل کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزون روشن کے یا آیتون ظاہر کے ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا
مِّنْھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ پھر تحقیق بہت انہین سے پیچھے پہنچنے رسولون کے اور اتارنے آیتون کے بیچ
زمین کے حد سے نکل جانیوالے ہین اوامر اور نواہی مین لکھا ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے کچھ لوگ مدینہ آ کر اسلام لائے اور
حضرت صلعم کی خدمت مین رہے ہوا مدینہ کی انکو ناموافق آئی بیمار ہو گئے حضرت نے دودھ اونٹونکا پلوایا وہ اچھے ہو گئے

صبح کو پندرہ اونٹ حضرت کے لیکر اپنے قبیلہ کیطرف چلے یسار حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر انکے پیچھے گیا راہ مین ملکر لڑائی ہوئی آخر یسار کو اُنھون پکڑکر ہاتھہ پاؤن کاٹے چشم اور زبان مین کانٹے چبھوئے اور شہید کیا حضرت نے سنکر کرز بن جابر کو بیس سوار ساتھہ کرکر بھیجا اُن سب کو وہ پکڑ لایا باندھکر یہہ آیت اُتری اِنَّمَا جَزَاۤءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا سوا اسکے نہین کہ سزا اُن لوگونکی کہ لڑتے ہین دوستان خدا سے اور رسول اسکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہین اور مارتے ہین اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا یہہ کہ خوب قتل کئے جاوین اگر کسیکو اُنھون نے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ یُصَلَّبُوْٓا یا سولی دئے جاوین اگر کسیکو قتل کیا ہو اور مال لیا ہو اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْہِمْ وَاَرْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ یا کاٹے جاوین ہاتھہ انکے اور پاؤن انکے مخالف طرف سے یعنے دست راست اور پائے چپ اگر مال لیا ہو اور قتل نہ کیا ہو اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھوئے جاوین زمین سے یعنے قید رکھے جاوین کہ لُٹنے اور مسلمانونکو ضرر نہ پہنچے اگر قتل اور غارت نکیا ہو پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست و پا انکے قطع کرکر سلائیان آنکھونمین کھینچ کر سولی پر چڑھا دیا ذٰلِکَ لَہُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا یہہ حدین جو مذکور ہوئین واسطے انکے رسوائی ہے وَلَہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ گناہ عظیم کیا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْہِمْ مگر جن لوگون نے کہ توبہ کی پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اوپر انکے اگر لڑنیوالا مشرک ہے اور توبہ کی اسلام لاکر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدین جو مذکور مین اس سے ساقط ہوگئین نہ اُسے مارینگے نہ مال چھینگے اور اگر مسلمان ہے اور پہلے قدرت پانے سے اسپر توبہ کی تو مالک بن انس کہتے ہین کہ اس سے سب حدین ساقط ہوگئین کچھہ اسکو نکہینگے مگر کسیکا مال جو بعینہ اسکے پاس ہوگا تو صاحب مال کو دلوا دینگے اور جو کسیکو مارا ہوگا تو وارث مقتول کے خون کا دعوی کرینگے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانے کے اوپر اسکے توبہ سے اللہ کی حدود ساقط ہو جاتی ہین اور آدمیونکے حق نہین ساقط ہوتے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا گناہونکا ہے ساتھہ توبہ کے مہربان ہے توبہ کرنیوالون پر یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو طرف اسکے وسیلہ کہ جس سے تم مقرب درگاہ آلہی ہو سمجھہ لیجئے کہ وسیلہ قرب آلہی کا بجالانا اوامر اور نواہی کا ہے لطائف قشیری مین لکھا ہے کہ وسیلہ تجرید اعمال ہے ریا سے اور تفرید احوال ہے عجب سے اور تخلیص انفاس ہے طلب حظوظ سے کشف الاسرار مین ہے کہ وسیلہ عابدونکا ساتھہ فضائل کے اور عالمونکا ساتھہ دلائل کے اور عارفونکا ساتھہ ترک وسائل کے ہے عابد توسل پکڑتا ہے ساتھہ معاملے کے اور عالم ساتھہ مکاشفے کے اور عارف ساتھہ معائنے کے عابد فکر اس آیت مین کرتا ہے الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا عالم نظر اس آیت پر رکھتا ہے اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض عارف عمل اس آیت پر کرتا ہے قل اللہ ثم ذرہم خواجہ عبد اللہ انصاری نے کہا آلہی وسیلہ طرف تیرے بھی تو ہی ہے بیت گر کسی نے طلب سے پایا تجھے آیا مین نے طلب بھی ہے تجھہ سے

ع

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ اور محنت کرو اور جہاد کرو بیچ راہ اسکے کے اعداء ظاہر اور باطن سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ توکہ
تم چھٹکارا پاؤ سبب ان اعمال کے غزل سو جہ انکی رافت کلام کردگار نہ یعنے فرمائین ہین چیزین اسنے چار نہ رنگی
حقیقی امین ہے نہ ترک ان چارون سے مت کرو کوئی شئ اول ایمان ہے کہ دیتا ہے نجات نہ شرک سے اور کفر سے
اے نیک ذات نہ دوسری تقوی جو عصیان سے بچاتا نہ مرضی اللہ دیتا ہے دکھا نہ تیسری ہے جو وسیلے کی طلب نہ
ہمین رکھا اُسنے بی سر عجب نہ یعنے کل ناسوت کو کر فنا نہ عالم لاہوت مین ہو جے بقا نہ چوتھی فرمایا جہاد نفس کو نہ یعنے تو
اپنی انانیت کو کھو نہ نفی کر اپنے وجود اور ذات کو نہ حق کو ثابت سوچ تو اس بات کو نہ جب رہا حق اور نہ تو تب ہے مزا نہ
درمیان سے صاف پردہ اٹھ گیا نہ دیکھ کر پھر وا چہرے دیدار یار نہ ہو گیا دونون جہان مین سنگار نہ رائے دمری دروت پھر ہے ایک
جز خدا کوئی نہین امر دنیک نہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے
بتونکو پوجا کر اور گوسالہ کی پرستش کرکے اگر ہووے واسطے انکے جو بیچ زمین کے سب مال متاع اور مانند اسکے ساتھ اسکے یعنے جتنا
زمین ہے اتنا ہی اور بھی ہو نقد اور جنس لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ توکہ بدلا دیوین اپنے نفس کا ساتھ اسکے
عذاب دن قیامت کے سے مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جاویگا اُنسے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ اور واسطے انکے ہے قیامت کو
عذاب درد دینے والا يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ارادہ کرینگے یہہ کہ نکل جاوین آگ سے اور نہین
وہ نکلنے والے اس سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ٥ اور واسطے انکے ہے عذاب ہمیشہ کہ دور نہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا
اَيْدِيَهُمَا اور چور مرد اور چور عورتین پس کاٹو ہاتھ ان دونون کے سمجھ لیجیے کہ دس درم کے قدر اگر چرایا ہو امام اعظم کے نزدیک
اور ربع دینار امام شافعی کے نزدیک اور تین درم امام مالک کے نزدیک اور زیادہ اسکے جو ہو لیکن اس سے کم پر ہاتھ
کاٹنا نہین جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا سزا ہے بدلے اسکے کہ جو کمایا ان دونون نے کہ مال مومن مین ترک حرمت کی نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ
عبرت ہے خدا کی طرف سے کہ پھر ایسا کام نکرین وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہے اپنے حکم مین حکمت جانتا ہے جسنا
کہ حکم کرتا ہے فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے یعنے چوری سے اور صلاح پہ
لاوے کام اپنے کہ جسکا مال لیا ہو اُسے راضی کرے اور آگے کو پھر نہ چھوڑے فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ پس تحقیق اللہ
قبول کرتا ہے توبہ اسکی لیکن قطع ید ساقط نہین ہوتا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا انکی گناہ کا ہے مہربان
ہے اوپر اسکے کہ قیامت کو رسوا نکریگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانتا تو یہہ
خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے یہہ کہ اللہ واسطے اسکے ہے ملک آسمانونکا اور زمین کا يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ ط عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا ہے اور بخشتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے چور کو بعد توبہ کے
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول
یہہ ہر نبی کا خطاب ہے کہ یاد فرمایا اللہ نے ساتھ لقب کے اور انبیا کو ساتھ نام کے ذکر کیا ہے جیسے یا آدم اسکنہم یا نوح اهبط

یا ابراہیم اعرض عن ہذا یا موسیٰ انی اصطفیتک یا عیسیٰ ابن مریم أانت قلت اور ہمارے پیغمبر کی جب نوبت خطاب کی آئی
فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا اٰمنا بافواہہم ولم
تؤمن قلوبہم نہ غمگین کریں تجھکو وہ لوگ کہ بسبب عناد کے جلدی کرتے ہیں اور ڈالتے ہیں اپنے آپ کو بیچ کفر کے
ان لوگوں میں سے کہ کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور یہہ کہنا ہے ساتھ منہوں انکے کے اور نہیں ایمان لائے
دل انکے مراد اس سے منافق ہیں ومن الذین ہادوا سمّاعون للکذب اور ان لوگوں سے کہ یہودی ہوے
سننے والے ہیں قول تیرے کو واسطے جھوٹ کے سمجھ لیجئے کہ یہود کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنکر باہر نکل کر
کہتے تھے کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ سنا اور حال آنکہ وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور وہ
یہود مدینہ کے تھے سمّاعون لقوم اٰخرین لم یاتوک سننے والے ہیں واسطے اس قوم دوسری کے کہ نہیں
آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر کے ہیں کہ یہود مدینہ کے انکو خبریں پہنچاتے تھے سبب نزول اس آیت کا
یہہ ہے کہ خیبر کے اشرافوں میں ایک مرد اور زن سے زنا ہوا دونوں محصن تھے یعنے مرد بھی بیاہا تھا زن رکھتا تھا اور
عورت بھی بیاہی تھی خاوند رکھتی تھی اور حد انکے توریت میں رجم تھا یہود نے وہاں کے کہا کہ کتاب میں اس شخص کے
کہ یثرب میں پیدا ہوا ہے اگر تازیانے ہوں تو قبول کرو اور رجم سے انکو چھڑاؤ کہ اشراف میں آخر کئی یہود ان دونوں کو
لیکر مدینہ میں آئے مدینہ کے یہودوں نے حضرت سے کہا کہ حد محصن کے زنا کی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم مانو تو ہو ان
انہوں نے کہا ہمیں قبول ہے اس وقت جبرئیل حکم رجم کا لائے آپ نے فرمایا رجم کرو انہوں نے نہ مانا اور کہا توریت میں چالیس
تازیانہ سیاہ کر کر مارتے ہیں کہ پشت سیاہ ہو جائے اور منہہ سیاہ کر کر الٹا گدھے پر سوار کر کر گرد شہر کے پھراتے ہیں
جبرئیل نے حضرت کو کہا کہ یہہ جھوٹ کہتے ہیں ابن صوریا توریت کا عالم ہے اسکو بلا کر پوچھ لو رجم ہے حضرت نے
فرمایا کہ فدک میں جوان ہے سادہ روئی سفید پوست یک چشم ابن صوریا نام یہود نے کہا ہاں ہے وہ بڑا
عالم توریت کا ہے آپ نے فرمایا اسے بلاؤ وہ کہدے سو مانو یہود نے کہا اچھا ابن صوریا کو بلایا حضرت نے فرمایا
تو ہی ہے ابن صوریا اسنے کہا ہاں آپ نے کہا قسم ہے تجھے اس خدا کی جسنے توریت موسیٰ پر نازل کی اور دریا
پھاڑا اور تمکو فرعون سے نجات دی اور من سلویٰ نازل کیا تمہاری کتاب میں حد زانی محصن کی رجم ہے یا نہیں
اسنے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ توریت مجھے نہ جلا وے اگر جھوٹ کہوں اور تغیر دوں نہیں تو اقرار کرتا ہوں بھلا تم
تو کہو تمہارے یہاں کیا ہے آپ نے فرمایا رجم اگر چار شخص گواہی دیں زنا پر جس اور محصنہ لئے ابن صوریا نے کہا کہ ہمارے
توریت میں بھی یہی حکم ہے لیکن علما ہمارے ملاحظہ سے اشرافوں کے تازیانوں پر حکم دیتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ دونوں کو
رجم کرو نزدیک مسجد کے دروازے کے دونوں کو رجم کیا اللہ تعالیٰ نے انکا احوال بیان فرمایا کہ یحرفون الکلم من بعد
مواضعہ بدل ڈالتے ہیں کلموں کو یعنی رجم ہے پیچھے اس سے کہ اللہ نے وضع کیا انکو بیچ جگہہ انکے کے اور عوض اسکے کے

جلد اور تحمیم لکھدیے ہیں يَقُولُونَ اِنْ اُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ وَاِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا کہتے ہیں یہود خیبر کے اگر دیئے جاؤ تم
یہہ حکم محرف یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو جلد کا حکم کریں پس لیلو اسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دیئے جاؤ تم یہہ حکم اور
رجم کا حکم کریں پس بچو اور قبول مت کرو وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور جس شخص کا ارادہ
کرے اللہ گمراہ کرنا یا فضیحت کرنا یا ہلاک کرنا اسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو واسطے اسکے اللہ کیطرف سے کچھ
چیز کا کہ دور کرے اُس فتنے کو اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ یہہ لوگ وہ ہیں کہ بیچ
ازل کے نہیں ارادہ کیا اللہ نے یہہ کہ پاک کرے کفر سے دلوں انکے کو لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے انکے بیچ دنیا کے
رسوائی ہے وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے
سَمّٰعُونَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُونَ لِلسُّحْتِ یہود بہت سننے والے ہیں جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہیں حرام کو رشوت کو
راہ سے حکم پھیرا کے ہیں فَاِنْ جَآءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ پس اگر آویں محکمے میں تیرے پاس پس حکم کر درمیان
انکے یا منہہ پھیرلے انسے اس آیت میں حق تعالی نے اختیار دیا حضرت کو حکم کرنے نکرنے میں وَاِنْ تُعْرِضْ
عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا اور اگر منہہ پھیرلے تو انسے پس ہرگز نہ ضرر پہنچا وینگے تجھکو کچھہ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان انکے ساتھہ انصاف کے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ تحقیق اللہ دوست
رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
اور کیونکر حکم کریں تجھکو اور حال یہہ ہے کہ پاس انکے توریت ہے بیچ اسکے حکم ہے اللہ کا ساتھہ رجم کے پھر پھر جاتے ہیں پیچھے اسکے
کہ تو حکم کرتا ہے موافق کتاب انکے کے وَمَآ اُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ اور نہیں یہہ لوگ ایمان لانیوالے اپنی
کتاب پر یا تیرے حکم پر اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّنُورٌ تحقیق ہمنے اتاری ہے توریت بیچ اسکے ہدایت
ہے طرف حق کے اور روشنائی ہے کہ شبہ کے اندھیرے کو دور کرے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ اَسْلَمُوا
حکم کرتے تھے ساتھہ اسکے پیغمبر بنی اسرائیل کے وہ جو مطیع تھے خدا کے لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبّٰنِيُّونَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا
مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور واسطے ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہیں خدا کے لوگ اور عالم زاہد ساتھہ اس چیز کے
کہ امر کئے گئے تھے محافظت کا کتاب اللہ کے سے کہ توریت ہے یعنے نگاہ رکھنے کا توریت کے تغیر تبدیل سے وَكَانُوا
عَلَيْهِ شُهَدَآءَ اور تھے اوپر کتاب کے گواہ کہ بیان اسکا بیچ کریں جیسے ابن صوریا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ پس مت
ڈرو لوگوں سے حق بات کہنے میں اور ڈرو مجھہ سے حکم حق مت چھپاؤ وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِي ثَمَنًا قَلِيلًا اور مت
مول لو بدلے حکموں اور آیتوں ہمارے کے مول تھوڑا کہ مال رشوت ہے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ
هُمُ الْكٰفِرُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہہ لوگ وہی ہیں کافر یہہ تو
کو فرمایا کہ توریت میں کچھہ لکھا ہے حکم کچھہ کرتے ہیں وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور لکھا ہمنے اوپر

بنی اسرائیل کے بیچ توریت کے یہہ کہ ایک جان ماریں بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر اللہ کے حکم کے خلاف عوض ایک
تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہیں وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَ
الْجُرُوحَ قِصَاصٌ اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلا
فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ پس جو کوئی خیرات کر دالے ساتھ قصاص کے یعنے معاف کر دے پس وہ کفارت
ہی گناہوں سے واسطے اسکے وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ اور جو کوئی نہ حکم کرے
ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے وہ یہود ہیں کہ عوض میں ایک کے دو کو مارتے ہیں پس یہہ لوگ وہی ہیں ظالم
وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ اور پیچھے بھیجا ہمنے اور نشانیوں پیغمبروں کے
عیسی بن مریم کو درالحال کہ سچا کرنیوالا تھا اس چیز کو جو اسکے آگے تھی توریت سے وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى
وَنُورٌ اور دی ہمنے اسکو انجیل بیچ اسکے ہدایت طرف توحید کے اور روشنی راہ حق کی ہے وَمُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ اور سچا کرنیوالی ہے انجیل اصول دین میں اس چیز کو جو
آگے اسکے تھی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ
اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے عالم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے بیچ اسکے مراد اس سے وہ حکم ہیں کہ اس وقت
میں کہ منسوخ نہیں ہوئے تھے وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز
کہ نازل کی اللہ نے مانند یہود کے کہ حکم انجیل سے عدول کرتے تھے پس یہہ لوگ وہی ہیں فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے
انکار کرتے ہیں وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب
قرآن ساتھ حق کے درالحال کہ سچا کرنیوالی ہے اس چیز کو کہ آگے اسکے ہے جنس کتب منزلہ سے اور نگہبان اوپر
اس کتب کے کہ جو کوئی ان کتابوں میں سے تغیر دے قرآن میں معلوم ہو جاتا ہے یا گواہ صحت پر انکے فَاحْكُم بَيْنَهُم
بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ پس حکم کر درمیان اہل کتاب کے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سے بیچ قصاص کے
یہہ آیت ناسخ ہے حکم تخییر کو کہ پہلی آیت میں گذرا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور مت پیروی
کر خواہشوں انکے کی ہرگز اس چیز سے کہ آئی ہے تیرے پاس حق سے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا
واسطے ہر ایک فرقے کے کیا ہمنے تم میں سے دین اور راہ کہ نص قرآن اور حدیث نبی آخر زمان سے ثابت ہے وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک اور لیکن تو کہ
آزماوے تمکو بیچ اس چیز کے کہ آئی ہے تمھارے پاس شریعتوں مختلفہ سے مناسب ہر زمانے کے کہ ماننے والا ظاہر ہو
جاوے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑ کرو بھلائیوں کو کہ اتباع شرایع ہے إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ طرف خدا کے ہے پھر جانا تمھارا سب کا پس خبر دیگا تمکو وقت جزا دینے کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم

بیچ اسکے اختلاف کرتے دین کے کا مومنین وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان اُنکے ساتھ
اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اسکا یہہ ہے کہ علمائے یہود نے آپسمین مشورہ کیا کہ حضرت کو چلکر کچھ
فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاوین پھر آپکے پاس آکر کہا کہ ہم بڑے اشراف ہین جو ہم ایمان لائے تو اور سب
یہودی ایمان لے آوینگے ہم مین اور قوم مین کچھ قضیہ خون اور مال کا ہے اگر تم حکم موافق رضا ہمارے کرو تو ہم رسالت
تمھاری مانتے ہین حق تعالی نے حضرت کو انکی بات قبول کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھ اُس چیز کے کہ
نازل کی اللہ نے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ اور مت پیروی کر
خواہشون انکے کی اور ڈر انسے یہہ کہ بہکا دیوین تجھکو بعضے اُس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ پس اگر پھر جاوین حکم اللہ کے سے پس جان تو یہہ کہ ارادہ
کرتا ہے اللہ یہہ کہ پکڑے انکو ساتھ بعضے گناہون انکے کے دنیا مین اور باقی کے عقبی مین وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ
لَفٰسِقُوْنَ اور تحقیق بہت یہودون مین سے البتہ فاسق ہین بعد نزول اس آیت کے یہودون نے کہا ہم تیرے حکم پر
نہین راضی یہہ آیت اتری کہ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہین جیسے حد زنا اور قصاص مین جو
حکم بر توریت اور قرآن کے راضی نہین ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ اور کون شخص بہتر ہے اللہ
سے حکم مین واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہین لکھا ہے کہ عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حضرت کے حضور مین
جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ میرے یہود بہت مددگار اور دوست ہین لیکن مین نے دوستی خدا اور رسول مین سبکو چھوڑا خدا اور رسول کی
دوستی پس بیچ عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ حوادث زمانے سے ڈرتا ہون مین یہود کو نہین چھوڑ سکتا یہہ آیت اتری یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست بَعْضُهُمْ
اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بعض انکے دوست بعض کے ہین واسطے موافق ہونے انکے کے تمھاری مخالفت مین وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور جو کوئی دوست پکڑے انکو تم مین سے پس تحقیق وہ انہین سے ہے نظم یہود و نصاری کو دوست رکہ
کہ ہے دوستی انکی بدتر ہے یہہ کیا سخت تہدید واقع ہے جان کہ انکا محب انکے ہے درمیان اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو کہ دشمنون سے دوستی کرکے اپنے پر ظلم کرتے ہین فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىِٕرَةٌ پس دیکھا تو نے ان لوگون کو کہ بیچ دلون
انکے ہے آزار نفاق کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی یہود کے کہتے ہین ڈرتے ہین ہم یہہ کہ پہنچ جاوے ہمکو گردش
زمانہ کی یعنی اسلام مغلوب ہو جاوے اور کفار غالب حق تعالی نے اس اندیشے کو انکے باطل کر کر فرمایا فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ
یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ پس شتاب ہے کہ اللہ لے آوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنون کے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہے یا
یہود کے مواضع جیسے فدک اور خیبر اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا

فیصبحو

فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۔ پس ہوجاوین منافق اوپر اُس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلوں اپنے
کے دوستی یہود سے یا شک بیچ کام پیغمبر خدا مین پشیمان وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کیا یہی وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ خدا کے سخت
قسمین کہ تحقیق یہہ ساتھ تمھارے ہین اور اب پردہ انکا فاش ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے تھے حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ نابید ہوئے عمل اُنکے پس ہوگئے ٹوٹا پانیوالے کہ دنیا مین فضیحت ہوئی اور آخرت مین ثواب سے
محروم رہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے
دین اپنے سے اس آیت مین اخبار غیب ہے وقوع اسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہوگئے مگر اہل مکہ اور مدینہ
اور سوا انکے جیسے الله نے چاہا فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ پس شتاب لاویگا الله ایک قوم کو کہ پیار کرتا
ہے انکو اور وہ پیار کرتے ہین اسکو اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ نرمی کرنیوالے ہین اوپر مسلمانوں کے
سختی کرنیوالے ہین اوپر کافرون کے وہ اہل یمن یا اہل فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے ابو موسی
اشعری کی طرف اشارہ کرکے کہا ہم قوم ہذا اور تفسیر مین ابن عباس اور حسن بصری سے ہے کہ ابوبکر صدیق اور اصحاب انکے اور مہاجر
اور انصار ہین کہ مرتدونکو مارا انکے حق مین حق تعالی نے فرمایا يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ
جہاد کرینگے بیچ راہ الله کے اور نہ ڈرینگے ملامت کرنے سے کسی ملامت کرنے والے کے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ یہہ فضل الله کا ہے دیتا ہے اسکو جسکو چاہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور الله کشایش والا ہے اور خلق
اپنے کے جاننے والا ہے اسکو جو مستحق اسکا ہے لکھا ہے کہ عبد الله بن سلام اپنے یارون کو لیکر حضرت پاس آئے اور
عرض کیا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہمارے اپنے ہین لیکن بواسطہ اسلام کے انہوں نے قسم کھائی ہے کہ ہم سے ایک جگہہ جمع
ہوں اور رشتہ داری نہ رکھیں اور ہمارا مکان دور ہے آپکے اصحاب کی بھی مجلس سے ہم محروم ہین ہم کیا کرین یہہ آیت
نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہین تو کرنے دو اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا سوا اسکے نہین
کہ دوست تمھارا ہے الله اور رسول اسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ابن سلام نے جب یہہ آیت سنی کہا رضینا
بالله وبرسوله وبالمؤمنين اولیاء یہہ صفت مومنونکی کی الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ
وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہین نمازکو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور حال انکہ وہ رکوع کرنیوالے ہین اکثر تفسیروں مین لکھا ہے
کہ یہہ آیت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی الله عنہ کی ثنا مین آئی ہے جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت حجرے سے باہر نکلے
مسجد مین لوگون کو دیکھا بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین تھے اور مسجد کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا اُس سے
آپنے پوچھا کہ تجھے کچھہ چیز کسی نے دی ہے اسنے کہا ہان یہہ انگوٹھی مجھے اس شخص نے دی ہے اور اشارہ علی مرتضی
کیطرف کیا آپنے فرمایا کس وقت اسنے کہا حالت رکوع مین آپنے یہہ آیت پکار کر پڑھی اور کہا خوشخبری ہو تجھکو

ہے علی کہ تیری شان میں حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ یَتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ
اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ہ اور جو کوئی دوست پکڑے اللہ کو اور رسول اسکے کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں پس
تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں غالب حدیث میں ہے کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی اظہار اسلام کرتے
تھے آخر منافق ہوگئے بعضے اصحاب سے اونکے دوستی تھی حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو ان لوگونکو کہ پکڑتے ہیں وہ دین تمہارے کو ٹھٹھا اور کھیل ان لوگوں میں سے
کہ دیئے گئے ہیں کتاب توریت پہلے تم سے اور کافروں کو دوست وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور ڈرو اللہ سے
جو اس نے منع کیا اس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان حقیقی یہہ ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی مت کرو
بہت دیسی مت کیجے رافت عدو اللہ سے نہ کیونکہ وارد ہے اللہ کی درگاہ سے وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ
اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا اور جب پکارتے ہو تم لوگوں کو طرف نماز کے پکڑتے ہیں اسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجئے کہ جب
مسلمان آذان سنکر نماز کو اٹھتے تھے تو یہود آپسمیں بطریق استہزا کہتے تھے قاموا الاقاموا الصلوٰۃ لا صلوا اور
رنے تھے معالم التنزیل میں ہے کہ ایک ترسا مدینہ میں تھا جب موذن اشہد ان محمد ارسول اللہ کہتا
تو وہ ملعون کہتا جل جائیو جھوٹ کہنے والا ایک رات خدمتگار کے ہاتھ سے اسکے گھر کو آگ لگ گئی وہ مع اہل
وعیال جلکر رہ گیا بیت آتش قہر الٰہی سے نہ جل جاوے وہ کیوں نہ ایسے محبوب خدا سے جو کرے بے ادبی ذٰلِکَ
بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ یہہ ٹھٹھا انکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہے کہ وہ ایک قوم میں کہ نہیں سمجھتے اسکو
کہ دین کی کام ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لاتا ہے لکھا ہے کہ ابو یاسر بن خطب اور رافع بن ابی رافع کئی یہودوں کو
لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور پوچھا کہ تم کس پیغمبر پر ایمان رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ ایمان رکھتا ہوں
خدا پر اور جو مجھ پر نازل کیا ہے اور ما انزل الی ابراہیم و اسمعیل و اسحق ساری آیت پڑھ دی جب حضرت عیسیٰ کا
نام آیا انہوں نے انکے نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا کی نہیں جانتے ہیں تمہارے دین سے بدتر کوئی دین اور
تم سے بے نصیب زیادہ کوئی دین والا دونو جہان میں یہہ آیت اتری قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ
اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ کہہ اے یہود نہیں عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہہ
کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری
گئی پہلے اس سے مثل توریت اور انجیل اور تمام کتابوں کے وَاَنَّ اَکْثَرَکُمْ فٰسِقُوْنَ اور یہہ اسواسطے ہے کہ
اکثر تمہارے فاسق ہیں قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ ؕ کہہ کہ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ
بدتر کے اس جزا میں نزدیک اللہ کے یعنے تم کہتے ہو کہ تمہارا دین سب دینوں سے بدتر ہے اور تم سب

دین والون سے بے نصیب زیادہ ہو اس سے ہین بدتر دین والا جزا ہین نزدیک اللہ کے بتا دون مَنْ لَّعَنَهُ
اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وہ شخص ہے کہ لعنت کی اسکو اللہ نے اور غضب ہوا اوپر اسکے اور وہ یہود ہین کہ اللہ نے
اپنی رحمت سے دور کرکر غضب مین ڈالا ہے وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کئے انمین سے بندر صورت مسخ کرکے جیسے
اصحاب سبت وَالْخَنَازِيرَ اور سور جیسے منکر مائدہ عیسیٰ کے وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ اور وہ شخص کہ بندگی اُن نے شیطان
کی جیسے گوسالہ پرست یا مراد کعب بن اشرف ہے یا وہ ہے کہ معصیت مین فرمانبردار شیطان ہے أُولٰٓئِكَ شَرٌّ
مَّكَانًا وَّأَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ یہہ لوگ بدتر ہین جگہہ مین یعنے قیامت کو بری جگہہ مین ہونگے اور بہت
بہکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے وَإِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ اور جب
آتے ہین تمھارے پاس منافق یہود وغیرہ کہتے ہین ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہین ساتھہ کفر کے اور وہ تحقیق
نکل گئے ہین ساتھہ اسکے یعنے کفر انکے ساتھہ ہے دخول اور خروج مین وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ اور اللہ
خوب جانتا ہے ساتھہ اس چیز کے کہ ہین وہ چھپاتے کفر اور نفاق سے وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور دیکھا تونے بہت منافقون اور یہودیون سے جلدی کرتے ہین بیچ گناہ کے اور تعدی کے
اور بیچ کھانے انکے رشوت اور ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ برا ہے جو تھے وہ کرتے لَوْلَا يَنْهٰهُمُ
الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط کیون نہ منع کیا انکو درویشون نے اور عالمون نے
بولنے انکے سے جھوٹ کو اور کھانے انکے سے رشوت یا ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ البتہ برا ہے جو کچھہ کہ ہین
وہ کرتے اور نہی اور منع مین انکے دریغ رکھتے ہین لکھا ہے کہ ہجرت سے پہلے مدینے مین یہود کے پاس مال بہت تھا عیش
وعشرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے انھون نے انکار اور عناد کیا حق تعالی نے برکت انکے مال کی اٹھا لی
اسباب معیشت مین نقصان آنے لگا کلام بیہودہ بکنے لگے انکے احوال کی حق تعالی خبر دیتا ہے وَقَالَتِ
الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ط اور کہا یہود نے ہاتھہ اللہ کے بند ہین یہہ کنایہ ہے بخل سے یعنے ہمین کچھہ نہین دیتا
اور روزی ہم پر تنگ کرتا ہے غُلَّتْ أَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بند کئے گئے ہین ہاتھہ انکے خیر سے اور
لعنت کئے گئے سبب اس چیز کے کہ کہا انھون کلام بیہودہ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ بلکہ دونو ہاتھہ
اسکے کشادہ ہین خرچ کرتا ہے جسطرح چاہتا ہے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت متشابہات سے ہے ایمان ہمارا ہے اسپر
اور عقل سے ہمارے وراہے جیسا اسکے لائق ہے ویسا اسکا ہاتھہ ہے اور یہہ کنایہ ہے کمال جود سے
دونون ہاتھون سے دیتا ہے یعنے کثیر الاعطا ہے وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا
وَّكُفْرًا ط اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود مین سے جو کچھہ اتارا گیا طرف تیرے پروردگار تیرے سے نافرمانی
اور کفر یعنے قرآن سنکر نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہوگا اگرچہ قرآن دافع کفر وطغیان ہے لیکن انکی ان دونو

صفتوں کو بڑہاویگا جیسے غذای لطیف سے صحیح کو قوت دیتی ہے اور مریض کو سبب افزونی مرض ہوتی ہے
وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور ڈالی ہمنے درمیان اُنکے یعنے فرقون یہود کے جیسے
قریظہ اور نضیر عداوت اور بغض روز قیامت تک كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَیَسْعَوْنَ فِی
الْاَرْضِ فَسَادًا جسوقت جلاتے ہین آگ واسطے لڑائی کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بجھا دیتا ہے
اُسکو اللہ اسطرح کہ آپسمین اُنکے پھوٹ پڑجاتی ہے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ
الْمُفْسِدِیْنَ اور اللہ دوست نہین رکھتا فساد کرنیوالونکو وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ
سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اور اگر تحقیق اہل کتاب ایمان لاتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پرہیزگاری
کرتے گناہون سے یا یہودیت اور نصرانیت سے البتہ دور کرتے ہم اُنسے برائیان اور گناہ اُنکے اور البتہ داخل
کرتے ہم بہشتون نعمت کے مین وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور اگر وہ قائم رکھتے احکام توریت کو اور انجیل کو یعنے اسپر عمل کرتے اور جو کچھ اُتارا گیا ہے طرف اُنکے پروردگار
اُنکے سے کہ قرآن ہے اسپر عمل کرتے لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے وہ روزی اپنی
اوپر اپنے سے اور نیچے پانو اپنے سے یعنے روزی فراخ ہوتی اوپر سے مینہ برستا نیچے زمین مین روئیدگی
ہوتی یا اسقدر میوہ ہوتا کہ درختون سے اوپر سے بھی توڑتے اور نیچے سے زمین پر گرا ہوا بھی چنتے مِنْهُمْ
اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ بعضے اُن یہودونمین سے ایک جماعت ہے بیچ راہ کے میانہ رو چلنے والے یعنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لائے وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ اور بہت اُنمین سے بُرا ہے جو کچھ کہ کرتے ہین
یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ای پیغمبر پہنچا تمام خلائق کو جو کچھ اُتارا گیا ہے طرف تیری
پروردگار تیرے سے یعنے جو احکام دین کے اُترے ہین وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اور اگر نکرے تو
اور تمام احکام کو نہ پہنچاوے پس نہ پہنچایا تونے پیغام اُسکا کیونکہ بعضے کا چھپانا ضایع کرنا اُسکو جیسے ایک رکن
نماز کا اگر ترک کرے نماز نہین ہوتی وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ بچاویگا تجھکو لوگون سے کوئی
تجھے نہین مار سکیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو انس سے
منقول ہے کہ حضرت کی پاسبانی کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی آپنے قبہ ادیم و خیمہ سے سر نکال کر فرمایا
کہ ای لوگو باز رہو کہ خدا نے مجھے نگاہ رکھا قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ کہہ ای اہل کتاب نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین سے یہانتک کہ قائم کرو تم حکم توریت کو
اور انجیل کو کہ ایمان لانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دونو کتابون مین امر ہے اور
قائم کرو اوس امر اور نواہی اُسکے کو کہ اُتارا گیا طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے یعنے قرآن

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود اور ترسائے
جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے سنا قرآن کا سرکشی اور کفر فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ ۝ پس مت غم کھا اوپر زیادتی سرکشی کے اوپر کفر قوم کافروں کے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا
وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے زبان سے اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے اور بیدین اور ترسا جو کوئی
ایمان لائے انمین سے دل کے اخلاص سے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور کام کرے اچھے پس نہین
ڈر اوپر انکے عذاب کا اور نہین وہ کہ غم کھاوین فوت ثواب سے لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا
إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ تحقیق لیا ہمنے عہد زبانی انبیا کے بنی اسرائیل کا توحید مین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نبوت کے اقرار کرنے مین اور پہنچائے ہمنے طرف انکے پیغمبر اول موسی اور آخر عیسے علیہما السلام كُلَّمَا جَاءَهُمْ
رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ جس وقت آئے انکے پاس پیغمبر ساتھ اس
چیز کے کہ نہ چاہتے تھے جی انکے تکالیف شرعیہ سے ایک فرقے کو جھٹلا دیا مانند عیسی اور محمد کے علیہما الصلوۃ
والتسلیمات اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہین مثل زکریا اور یحیی اور اشعیا کے علیہما السلام وَحَسِبُوا أَلَّا
تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا اور گمان کیا بنی اسرائیل نے یہہ کہ نہوگا کچھ فتنہ انکو مارنے اور جھٹلانے پیغمبروں کے
سے پس اندھے ہوئے حق دیکھنے سے اور بہرے ہوئے حق بات سننے سے بعد حضرت موسی علیہ السلام کے
ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ پھر پھیرا اللہ نے اوپر انکے توبہ کو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا
پھر اندھے اور بہرے ہوئے كَثِيرٌ مِّنْهُمْ بہت انمین سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ اور مناسب انکے سزا دیگا
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہی ہے مسیح بیٹا
مریم کا وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی
کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے نظم اپنا سا جانو مجھے کو خوب ہون نہ بندہ ہون مخلوق ہون مربوب ہون
بندگی رب کی کرو اے جاہلو نہ غافل اتنے بنی ہو اے غافلو نہ بندگی بندے کی کرنا جہل ہے نہ جو کرے یہہ سخت وہ اہل
ہے نہ ہوتا ہے مخلوق بھی خالق کہین نہ مین ہون مخلوق خدا خالق ہین نہ میرا اور تم سب کا وہ خالق
ہے ایک نہ ہم ہین سب مرزوق اور رازق ہے ایک نہ ہے وہی لائق عبادت کے خدا نہ اور نکوئی
معبود ہی اسکے سوا إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی شریک
لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ نے واسطے اسکے بہشت اور جگہہ اسکی دوزخ ہے وَمَا لِلظَّالِمِينَ

مِنْ اَنْصَارٍ اور نہین واسطے ظالمون کے کہ اللہ کو چھوڑ کر اور کی عبادت کرتے ہین کوئی مدد دینے والا کہ عذاب
اُنسے دفع کرے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ البتہ تحقیق کافر ہوے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق
اللہ تیسرا ہی تین مین کا سمجھ لیجیے کہ مرقوسیہ ایک فرقہ ہی نصاری کا انکا یہہ اعتقاد ہی کہ خدائی مین
تین شریک ہین اللہ اور مریم اور عیسی ہین وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور حال یہہ ہی کہ نہین کوئی مستحق
عبادت کے مگر اللہ ایک کہ گرد شرکت کی دیروہ وحدانیت اسکی کو نہین پہنچی وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ
لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور نہ باز رہینگے یہہ قوم اس چیز سے کہ کہتے ہین اور اللہ کو ایک نجانینگے البتہ
لگیگا ان لوگونکو کہ کافر ہوے ان میں سے عذاب درد دینے والا اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ کیا پس
نہین توبہ کرتے طرف اللہ کے اس قول اپنے سے کہ کہتے ہین اللہ تیسرا ہی تین مین کا اور نہین بخشش
مانگتے اس سے اللہ کو ایک جان کر یہہ استفہام معنی امر ہی یعنے چاہیے کہ توبہ کرین اور بخشش مانگین
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی بخشش مانگنے والون پر مَا الْمَسِيْحُ
ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ نہین مسیح بن مریم مگر پیغمبر قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہین پہلے اس سے
پیغمبر اور انکو معجزے دیئے تھے جیسے عیسی کو دیئے اگر عیسی مردا جلاتا تھا تو موسی عصا کو اژدہا کرتا تھا کہ اسے
بھی نادر ہی اور جو عیسی بن باپ کے پیدا ہوا تو آدم بن ماں باپ کے پیدا ہوا یہہ اس سے عجب تر ہی پس
معجزے پیغمبر کو بندے سے خدا نہین کرتے وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ اور ماں اسکی اولیا سے ہی اور سچا کرنیوالی
ہی آیات ربانی کو چنانچہ کہا ہی وصدقت بکلمات ربها وکتبه كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ تھے دونو مریم اور عیسی
کھاتے تھے کھانا جیسے اور سب کھاتے ہین پس جو محتاج غذا کا ہو وہ اللہ نہین اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ
ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ دیکھ کیونکہ بیان کرتے ہین ہم واسطے انکے نشانیان وحدانیت اپنے کی پھر
دیکھ احوال انکا کہان سے پلٹائے جاتے ہین قبول کرنے حق کے سے قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کی نہین مالک واسطے تمہارے ضرر مین
اور نہ نفع مین یعنے عیسی کو یہہ قدرت نہین کہ خدا کی طرح سے ضرر تم سے دور کرے اور نفع بخشے وَاللّٰهُ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور اللہ وہی ہی سننے والا اچھوتی باتین تمہارے جاننے والا پلید عقیدے تمہارے
قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوا حق
یعنے اے یہود مبالغہ مذمت عیسی مین مت کرو اور اے نصاری افراط مدح مین عیسی کے مت کرو وَلَا تَتَّبِعُوْا
اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور مت پیروی کرو خواہشون کی اس
قوم کے کہ تحقیق گمراہ ہوئے پہلے بعثت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور ثابت رہے بہکنے پر

ع

راہ سیدھی سے بعد بعثت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ
عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لعنت کئے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنے یہود اوپر زبان داؤد علیہ السلام
کے کہ اہل ایلہ کو انھوں نے کہا اللّٰھم العنھم اور اوپر زبان عیسی علیہ السلام کے کہ انہوں نے اصحاب مائدہ کو یہی کہا
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ لعنت انکو سبب اسکے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد سے نکل جاتے
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ تھے وہ کہ ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے اسکو
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ البتہ برا ہے جو کچھ تھے کرتے اس آیت میں تہدید عظیم ہے برے کام سے منع نکرنے پر
تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دیکھتا ہے تو بہت کو اہل کتاب میں سے کہ مسلمان کے حسد کے سبب سے دوستی
کرتے ہیں اُن لوگوں سے کہ کافر ہوویں جیسے کعب بن اشرف کہ بعد غزوہ بدر کبری کے مکے کو گیا اور مشرکوں کو مسلمانوں کے
جنگ پر حرص دلائی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ البتہ برا ہے
جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے واسطے انکے جانوں انکی نے اور وہ کیا چیز ہے یہہ کہ ناخوش ہوا اللہ اوپر انکے اور بیچ
عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ
اور اگر ہوتے یہود کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف اس پیغمبر
کے نہ پکڑتے مشرکوں کو دوست کیونکہ موسی کا فرمان اور توریت کا حکم یہہ ہے کہ کافروں کو دوست نہ پکڑو یا مراد
اس سے منافق ہیں کہ اگر یہہ ایمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر دوستی نکرتے وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور لیکن بہت یہود اور منافقوں میں سے خارج ہیں دائرہ اسلام سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ
النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگوں سے عداوت میں واسطے ان
لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہود کو اور ان لوگوں کو کہ شرک لائے ہیں یعنے بڑے دشمن مسلمانوں کے یہود اور
مشرک ہیں اسیواسطے مخالفت میں تمھارے موافقت رکھتے ہیں وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى اور البتہ پاویگا تو نزدیک تر آدمیوں کا دوستی میں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں
ان لوگوں کو کہ کہتے ہیں کہ ہم نصاری ہیں کیونکہ دل انکے نرم ہیں یہود سے ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا
وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ یہہ نزدیک دوستی میں اسواسطے ہے کہ بعضے انمیں سے دانایان راست گو ہیں اور عبادت
کرنیوالے ہیں اور یہہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے حق کے قبول کرنے سے مراد اس سے نجاشی اور اصحاب اسکے ہیں
کیونکہ نصاری مسلمانوں کے قتل میں اور بلاد اسلام کے خراب کرنے میں یہود سے کم نہیں لیکن حبشہ والے نصاری
کہ جعفر ابی طالب سے قرآن سنکر نرم دل ہوگئے تھے اور نجاشی کے ساتھ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ جب جعفر رض نے حبشہ سے مراجعت کی نجاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت نبوی میں بھیجے جب یہہ آپ کے
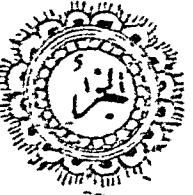
پاس پہنچے آپ نے سورہ یس پڑھی یہہ بہت روئے اور احکام اسلام کے قبول کئے اور کہا آمین کہ قرآن مشابہت تام رکھتا ہی ساتھہ اُس چیز کے کہ عیسی ابراہی بھی مقصود فاماان انما انصاری سے وہ لوگ ہین واللہ اعلم
واذا سمعوا ما انزل الی الرسول اور جب سنتے ہین یہہ علما اور عباد جعفر طیار سے یا نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف پیغمبر کے یعنے قرآن شریف تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق دیکھتا ہی تو انکھون انکے کو کہ ترمی دلکے سبب بہتے ہین آنسوون سے اُس چیز سے کہ پہچانا ہی انہون حق سے
یقولون ربنا امنا فاکتبنا مع الشاهدین کہتے ہین ای پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس پیغمبر پر پس لکھہ ہمکو شاہدون سے کہ شاہدی دی حقیقت پر قرآن کے اور نبوت پر نبی آخر الزمان کے یا ہمین داخل کر امت مین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شاہد انبیا کے ہین قیامت کے دن حدیث مین ہی کہ جعفر طیار کے لوگون کو یہود مدینہ نے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہین ہمین مدت ہوئی کہ دعوت کرتے ہین اور ہم ایمان نہین لاتے یا اہل حبشہ کو یا نجاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اسپر کہ نہین دیکھا تمنے اسکو حق تعالے خبر دیتا ہی کہ انہون نے جواب مین کہا ومالنا لانؤمن باللہ وماجاءنا من الحق اور کیا ہی ہمکو کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اُس چیز کے کہ آئی ہی ہمارے پاس حق سے یعنے کتاب اور پیغمبر ونطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین ٥ اور حال یہہ ہی کہ طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا ساتھہ قوم صالحون کے کہ امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین فاثابھم اللہ بما قالوا جنت تجری من تحتها الانهر خلدین فیها پس ثواب دیا انکو اللہ نے بدلے اُسکے جو کہا انہون نے اخلاص اور اعتقاد سے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور حویلیون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے وذلک جزاء المحسنین اور یہی ہی بدلا نیکی کرنیوالونکا والذین کفروا وکذبوا باٰیٰتنا اولئک اصحب الجحیم ٥ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احوال قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ انمین سے ابوبکر اور علی اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کرکر یہہ بات مقرر کی کہ باقی عمر دنکو صیام رات کو قیام کیجیے اور بچھون نے پر سوئے اور گوشت اور چربی نہ کھائیے اور صحبت عورتون سے کیجیے گلیم پوش ہوکر بیٹھہ رہیے اور اس عزم کو موکد بقسم کیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپنے انکو کہا کہ مین مامور اسکا نہین جو تمنے ٹھہرایا ہی تمپر تمھارے نفس کا حق ہی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور شب کو سوؤ بھی اور جاگو بھی کہ مین سوتا ہون اور جاگتا ہون روزہ رکھتا ہون اور نہین رکھتا گوشت اور چربی کھاتا ہون عورتون سے صحبت کرتا ہون فمن رغب عن سنتی فلیس منی پس جو شخص کہ پھرے سنت میری سے پس نہین

مجھ سے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو اپنے پاکیزہ وہ چیزین کہ حلال کین ہین اللہ نے واسطے تمہارے
اور مت نکل جاؤ حد سے اللہ کے کہ حلال کو حرام کرلو اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا
حد سے نکل جانیوالونکو وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا اور کھاؤ اُس چیز سے کہ دی ہے تمکو اللہ نے درانحال
کہ حلال پاکیزہ ہو وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو اللہ سے حرام کرنے مین حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم
ساتھ اُسکے ایمان لاتے بعد نزول اس آیت کے اُن دس شخصون نے کہا ہمنے جو قسم کھائی اُسکا کیا علاج کرین یہہ
آیت اُتری کہ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتھ بے قصور کے بیچ قسمون تمہارے
سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز کی اس گمان پر کہ ہے اور وہ ہو اُسپر مواخذہ
شرع مین نہین اور امام شافعی کے نزدیک بے قصد جو زبان سے نکلے جیسے لا واللہ و بلی اللہ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ اور لیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اس چیز کے کہ گرہ باندھی تمنے قسمون کی اور یمین معقود
وہ ہے کہ زبان سے قسم کھائی اور دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ
مَسٰكِیْنَ پس کفارہ اسکی کھلانا دس مسکینون کا ہے بمذہب امام اعظم نصف صاع جو اور گیہون اور خرما ہے
کہ دو سیر ہوتا ہے پینتالیس روپے بھر کے سیر سے اٹھارہ ماشے کے روپیہ سے اسقدر ہر مسکین کو طعام دے
مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ درمیان سے اُس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنی بہت اچھا
نہ برا یا پہنانا دس مسکینونکا ہے ہر ایک کو ایسی پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جا یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور
اوروں کے نزدیک ستر عورت کے قدر کفایت کرتا ہے اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ یا آزاد کرنا ایک گردن کا ہے یعنی بندہ
آزاد کرے سالم بے عیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہہ مذہب حنفی ہے اور شافعی کے نزدیک ایمان شرط ہے
فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ پس جو کوئی نہ پاوے یہہ کفارے تینوں پس روزے رکھے تین دن کے پے درپے
اور شافعی کے نزدیک تتابع شرط نہین ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ یہہ ہے کفارت قسمون تمہاری
کی جب قسم کھاؤ تم و توڑو وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ اور محافظت کیا کرو قسمون اپنے کی کہ کھا کر مت توڑا کرو یا کھاتا ہی
مکرو كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ جیسا کہ کفارہ قسم کا بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے
تمہارے نشانیان اپنے شرع کی توکہ تم شکر کرو اس بیان کی نعمت پر سمجھ لیجئے کہ خمر کے حق مین چار آیتین
نازل ہوئی ہین اول آیۃ مکے مین نازل ہوئی ہے وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا
حَسَنًا اور اُن لوگون مین حلال تھی دوسرے جب عمر فاروق اور معاذ بن جبل نے خمر اور میسر کے حق مین
پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب یہہ آیت آئی کہ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ بعضون نے نظر کرکے

طرف اثم کبیر کے ترک کئے اور بعضون نے منافع للناس ملاحظہ کر کر پیتی رہے تیسری بہالی مین عبد الرحمن بن عوف کے نماز شام مین امام قل یا ایہا الکافرون چار جگہہ لا بھول گیا آیتہ آئی لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری اکثر صحابہ نے ترک کی چوتھی عتبان بن مالک کے گہر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کہانیکے شراب پی سعد بن وقاص نے حالت مستی مین ہجو انصار مین شعر کہا ایک شخص نے سعد کے سر مین ضرب دی مجلس ساری ابتر ہو گئی سعد نے حضرت سے اگر قصہ عرض کیا عمر فاروق نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ الٰہی بیان کر واسطے ہمارے بیچ خمر کے بیان شافی یہہ آیتہ حرمت خمر کی نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ شراب اور جوا اور تھان بتون کی اور تیر فال کے پلید مین کام شیطان کے سے مین سمجھ لیجے کہ شراب مین سب مسکرات داخل ہین اور جوے مین نرد اور لعب وغیرہ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پس پرہیز کرو اس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی شیطان یہہ کہ ڈالے درمیان تمہارے عداوت اور بغض بیچ پینے شراب کے اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کے سے اور نماز سے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ پس کیا ہو تم باز رہنے والے یہہ استفہام بمعنی امر ہی یعنے باز رہو تم شراب پینے سے اور جوا کھیلنے سے کہ تمہین انکے عیبون پر اطلاع کر دی حدیث مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا یارب باز رہے ہم ای پروردگار ہمارے سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین دس دلیلین ہین حرمت خمر کی اول یہہ کہ خمر کو قمار کے ساتھہ لائے وہ حرام ہی یہہ بھی حرام ہوئی دوسرے بت پرستی کے ساتھہ ملایا کہ سر حرامون کی ہی پس یہہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے رجس یعنے پلید کہا اور جو پلید ہی حرام ہی چوتھی عمل شیطان کا کہا اور جو عمل شیطان کا ہی حرام ہی پانچوین حکم کیا اس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا فرض ہی وہ حرام ہی چھٹے چھٹکارا ہی اجتناب اسکے فرمایا اور جسکے اجتناب مین چھٹکارا ہی وہ حرام ہی ساتوین اسکو سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو درمیان مسلمانون کے سبب عداوت ہو وہ حرام ہی آٹھوین یہہ باز رکھنے والی یاد خدا سے ہی اور جو یاد خدا سے باز رکھے حرام ہی نوین سبب منع نماز ہی بیشک حرام ہی دسوین فرمایا کہ باز رہو اس سے یعنے ترک کرو اور جسکا ترک فرض ہی حرام ہی حدیث مین ہی کہ مدمن الخمر کعابد وثن یعنے مدمن خمر مثل پرستندہ بتان ہی بیت معاذ اللہ گناہ سخت شراب ہی جان ای رافت نہ خدا اپنے تفضل سے بچاوے ہر مسلمانکو وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا اور فرمان برداری کرو اللہ کی بیچ نہ پینے شراب کے اور فرمانبرداری کرو رسول کی بیچ امر اور

ہی اسکے کے اور ڈرو مخالفت سے فرمان خدا کے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ
پس اگر پھر جاؤ تم امر اور نہی سے پس جانو تم یہہ کہ اوپر رسول ہمارے کے پہنچانا ہے ظاہر اور کچھ اسکو ضرر
تمکو نہی جو نانوگے لکھا ہے کہ جب آیۃ حرمت خمر کی نازل ہوئی بعضے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بعضے
بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے اور اب سہ بت اجل فوت کر گئے انکا کیا حال ہوگا یہہ آیت اتری
لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا نہیں اوپر ان لوگون کے جو ایمان لائے اور
عمل کئے اچھے گناہ بیچ اس چیز کے کہ کیا ہے انہوں نے اور اُنپر حرام تھی پھر مر گئے اور زندون پر بھی
شراب پینے کا پہلے حرمت سے گناہ نہیں اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ
اَحْسَنُوْا کہ جس وقت پرہیزگاری کریں شرک سے اور ایمان پر ثابت رہیں اور عمل کریں اچھے پھر پرہیز کریں
محرمات سے اور ایمان لاوین انکی حرمت پر پھر ثابت رہیں پرہیزگاری پر اور نیک کام کریں وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کارون کو نسخہ منہہ نہ نیکی سے پھر ایمر دوین ہو بولکے واللہ یحب
المحسنین ہو مندرج ہے جب حق احسان میں نہ دوست رکھہ احسان کو ہر آن مین شہ را فاہر ایک سے
احسان کرنہ صرف احسان اپنا مال وجان کرنہ لکھا ہے کہ سال حدیبیہ میں شکاری جانورون نے مسلمانون کے
لشکر مین غلبہ کیا انکے اسباب مین چلے آتے تھے اور یہہ عمرے کا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھ کر غمگین ہوتے
تھے یہہ آیت اتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ
آزماویگا تمکو اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمھارے کے تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ کہ پہنچتے ہیں
ہاتھ تمھارے مثل چھوٹے شکار کے اور نیزے تمھارے مانند بڑے شکار کے اور یہہ آزمانا اسواسطے ہے
لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ تو کہ ظاہر کرے اللہ اُس شخص کو کہ ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے فَمَنِ
اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے اس آزمائش کے پس واسطے
اسکے عذاب ہے درد دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط ای لوگو جو ایمان
لائے ہو مت مار ڈالو شکار کو اور حال انکہ تم احرام میں ہو حج کے یا عمرے کے سمجھ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور
تینون مذہبون میں سگ گزندہ اور گرگ اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار میں داخل نہیں
انکو مارنا درست ہے وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا اور جو کوئی مار ڈالے شکار کو تم میں سے جان کر کہ احرام میں
ہون اور شکار مجھہ پر حرام ہے اس سے مراد ابو الیسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ سال حدیبیہ میں گورخر نیزے سے
مارا تھا یہہ قصد کے قید اسکے واسطے ہے والا ہر محرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّعَمِ پس اسپر واجب ہے بدلا مثل اسکے جو شکار مارا جانکر چار پاوں سے جیسے اونٹ اور گائے

یحکم اور بکری یعنے اُس شکار کے عوض اُن چارپایوں میں سے ذبح کرے برے کے بدلے بڑا چھوٹے کے چھوٹا
بہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ حکم کریں ساتھ اُسکے دو صاحب عدالت تم میں سے یعنے دو مرد دانا کہہ دیں کہ اُس
شکار کے برابر یہہ چارپایہ ہے قیمت میں هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ درالحال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبے کے ہو
یعنے کعبے میں لیجا کے ذبح کرے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یا اوپر اُسکے ہے کفارہ شکار کا کھلانا مسکینوں کا
اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ یا برابر اُس کھلانے کے روزے رکھتے ہیں تو کہ چکھے شکار کرنیوالا احرام میں
وبال کام اپنے کا سمجھ لیجئے کہ اگر محرم شکار مارے تو مثل اُسکے قربانی کرے پھر امام مالک اور شافعی کہتے
ہیں کہ خلقت اور ہیئت میں مثل ہو جیسے شترمرغ مارا تو اونٹ ذبح کرے اور گورخر مارا تو گائے اور ہرن مارا
تو بکرا اور امام اعظم کے نزدیک یہہ ہے کہ جہاں مارا ہے وہاں اُسکی قیمت ٹھہرا لے اگر اسقدر قیمت ہے
کہ قربانی خرید کر سکتا ہے تو خرید کر حرم میں پہنچائے یا اُسکا کھانا خرید کر درویشوں کو کھلائے ہر مسکین کو
نیم صاع گیہوں اور ایک صاع سوا اُسکے یا عوض طعام ہر مسکین کے ایک روزہ رکھ لے اور نزدیک امام شافعی
کے ہر درویش کو ایک مُد طعام دے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا اللہ نے اُس چیز سے کہ گذر گئی یعنے شکار
کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کریگا یہہ عمل
پس بدلا لیویگا اللہ اُس سے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہے حکم اپنے میں بدلا لینے والا
ہے اُس سے جو حکم اُسکا نمانے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا
واسطے تمہارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا میں چشمہ اور جھیل اور تالاب اور کنواں داخل ہے
اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے کھانا دریا کا کہ مچھلی پانی کی اچھلکر کنارہ پر آ رہی اور مر گئی فائدہ ہے
واسطے تمہارے اور مسافروں کے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار
جنگل کا جب تک کہ رہو تم احرام میں وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ
طرف اُسکے جمع کئے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ کیا ہے اللہ نے کعبے کو کہ
گھر حرمت والا ہے باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے دین دنیا میں دین کا قیام یہہ ہے کہ حج اور مناسک
حج وہاں ہیں اور دنیا کا یہہ ہے کہ وہاں امنی ہے قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینے حرمت والے کو
کہ تیاریاں حج کی کریں یا مراد اُس سے سب مہینے حرام ہیں کہ اُنمیں قتل اور غارت سے امن رہتا ہے وَالْهَدْيَ
وَالْقَلَآئِدَ اور قربانیاں اور گلے میں پٹے والیاں یعنے یہہ بھی تمہارے باعث قیام امور ہیں کہ لٹیروں اور چوروں سے
ماموں ہیں ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یہہ جو مذکور
ہوا اسواسطے ہے تو کہ تم جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے اور یہہ کہ

اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے جو کچھ مقرر کرتا ہے حلال حرام اپنے علم اور حکمت سے کرتا ہے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جانو تم یہہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے واسطے اسکے کہ جو محرمات
کرتا ہے اور یہہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اوپر اُس شخص کہ محرمات سے بچتا ہے مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
نہیں اوپر رسول کے مگر پہنچانا احکام کا مکلفوں کو کہ عذر انکو نرہے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ ۝
اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں برابر ہوتا ہے پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھکو بہتایت پلید کی کیونکہ اعتبار
اچھے برے کا ہے تھوڑے نہ بہت کا اور یہہ حکم عام ہے پلید آدمیوں میں ہو یا مالوں میں یا اعمالوں میں یا اور

چیزوں میں فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس ڈرو اللہ سے حلال جاننے میں حرام کے
اے عقل والو تو کہ تم فلاح پاؤ معالم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعضے لوگ حضرت سے
بطریق استہزا بیہودہ باتیں پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باپ اُس شخص کا کون ہے کوئی کہتا تھا میرا اونٹ
گم گیا ہے کہاں ہے یہہ آیت اتری یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت پوچھا کرو اُن چیزوں کو کہ اگر ظاہر کئے جاویں واسطے تمھارے جواب انکے ناخوش لگے تمکو وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا
عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ اور اگر سوال کروگے اُن چیزوں کو پیغمبر سے اُسوقت کہ اتارا جاتا ہے قرآن ظاہر
کیا جاویگا واسطے تمھارے عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا معاف کیا اللہ نے اُنسے یعنی مت پوچھو اُن چیزوں کو کہ اللہ نے
معاف کیا انکو اور بندوں کو تکلیف انکی نہیں دی لکھا ہے کہ جب آیۃ فرضیت حج کی نازل ہوئی سراقہ بن مالک نے
کہا کیا ہر سال میں فرض ہوا حضرت نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہو جاتا اور تمھیں طاقت اسکے ادا
کی نہیں پس حضرت نے فرمایا فاترکونی ما ترکتکم اور یہہ آیۃ اتری کہ حق تعالی نے معاف کیا اور اس سوال پر تم
مواخذہ نکیا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے کہ معاف کرتا ہے اور بردبار ہے کہ عذاب کرنے جلدی نہیں
کرتا قَدْ سَاَلَھَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ تحقیق پوچھا تھا چیزوں کو ایک قوم نے پہلے تم سے جیسے قوم ثمود نے ناقہ
طلب کیا تھا اور حواریوں نے مائدہ مانگا تھا ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِھَا کٰفِرِیْنَ پھر ہوگئے ساتھ اسکے کافر یعنے بعد دیکھنے
معجزے کے ایمان نہ لائے عذاب الٰہی کے سزاوار ہوئے لکھا ہے کہ عمر بن یحیی نے عرب کے ساتھ قبیلوں بڑوں کو
دین اسمعیل سے پھیر کر بت پرستی پر لگا دیا تھا انمیں سے ایک قبیلہ قریش کا تھا اور اُسنے بت پرستی کے لئے بت
بنائے تھے اور بحیرہ اور سایبہ اور وصیلہ اور حامی ٹھہرائے تھے جس اونٹ کو بت کی نیاز کرکے کان چیر دیتے تھے اُسے
بحیرہ کہتے تھے اور جس جانور کو بت کے نام پر آزاد کرکے سانڈھ کر دیتے تھے کہ جہاں چاہے پھرے اور کھائے اور اسکا کھانا
حرام گنتے تھے اُسے سائبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ نر ہو تو بت کی نیاز ذبح کروں اور مادہ ہو تو میں رکھوں پھر

اور نر مادہ دونوں اکٹھے پیدا ہوتے تو بھی نر آپ رکھتا اُسے وصیلہ کہتے تھے اور جس اونٹ کے دس بچے ہوتے لائق ریکھ
ایلینے کے تو اس اونٹ پر لادنا اور سواری موقوف کرتے اور کسی گھاس اور پانی پر سے نہیں منع کرتے تھے
اُسکو حامی کہتے تھے عمرو بن لحی کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان کرامت نشان تک ساتون
قبیلوں میں عرب کے یہ دستور تھا اور جانتے تھے کہ خدا نے یوں ہی نہیں فرمایا ہے حق تعالی نے انکی بات رد کی اور
یہ آیت نازل کی مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ الْكَذِبَ ۔ نہیں مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہوئے باندھ
لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ جیسے عمرو بن لحی اور اسکے اتباع وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ اور اکثر انکے نہیں سمجھتے
حلال حرام کو اور تحقیق کرتے ہیں غور نہیں کرتے پہلے گمراہوں کے قدم پر قدم رکھتے ہیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہے واسطے
انکے اے گمراہو آؤ طرف اس چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور آؤ طرف پیغمبر کے کہ بیان کرنے والا اس
حکم کا ہے کہتے ہیں کفایت ہے ہمکو جو کچھ کہ پایا ہے ہمنے اوپر اسکے باپوں اپنے کو اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۔ کیا تقلید کرتے ہیں اگرچہ تھے باپ انکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پاتے یعنے وہ جاہل اور گمراہ تھے
انکی پیروی میں نفع نہیں پس پیروی اسکی چاہیے جو عالم اور رہنما ہو نظم پیروی جاہل کی کرنا جہل ہے کیونکہ
وہ خود گمراہ و نا اہل ہے تو راہ بتلانے کو عالم چاہیے نہ حکم پر اللہ کے قائم چاہیے تو سچ کہا ہے مولوی نے زانا
سوچ اُس نکتہ کو یا فہم رسا تو دست بر بینا زنی آئی براہ تو دست در کوری زنی افتی بچاہ تو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو اوپر اپنے محافظت جانوں اپنے کی یعنے احکام الٰہی پر قائم رہو
لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ نہ ضرر کریگی تمکو گمراہی اُس شخص کی کہ گمراہ ہوا جب راہ پاؤ گے تم لکھا ہے کہ
مسلمان کافروں پر حسرت کھاتے ہیں اور انکے ایمان کی آرزو کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ تم آپ سنبھلے رہو
کافروں کی گمراہی مومنان راہ یافتہ کو خلل نہیں پہنچاتی اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۵
طرف اللہ کے ہے بازگشت تمہاری سبکی پس خبر دیگا تمکو ساتھ اسکے جو تھے تم کرتے لکھا ہے کہ عدی اور تمیم انصاری
تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے انکے ساتھ مسلمان بدیل نام عمرو عاص کا غلام گیا تھا وہ وہاں بیمار ہوا اور
اپنا سب اسباب جنس اور نقد ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے اسباب میں رکھ لیا جب بہت شدید ہوا مرض تو تمیم
اور عدی کو وصیت کی کہ میرے گھر پہنچا سب اسباب میرا پہنچانا پھر مر گیا انھوں نے سب اسباب اسکا دینے میں
اسکے گھر دیا لیکن ایک کٹورہ پانیکا سنہری نقش اسپر بنی تھی وہ اس اسباب میں سے نکال لیا بدیل کے
وارثوں نے وہ کاغذ لکھا ہوا دیکھا تو سب چیزیں موافق لکھے کے پائیں لیکن وہ کٹورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعوی

کیا اور اس قصے کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے یہہ آیت نازل ہوئی یاایہا الذین آمنوا شہادۃ
بینکم اذا حضر احدکم الموت ؛ ای لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی کی درمیان تمھارے جب حاضر ہو ایک کسیکو
تم میں سے موت کی نشانی حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم او آخران من غیرکم وقت وصیت کے
دو شخص ہوں صاحب عدل اور انصاف کے تم میں سے مسلمان یا اور دو سوا تمھارے یعنے ذمی اور اب یہہ حکم
منسوخ ہی گواہی ذمی کی مسلمانوں پر باجماع درست نہیں ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت
اگر تم سفر کرو بیچ زمین کے پس پہنچے تمکو مصیبت موت کی یعنے سفر میں اگر علامت موت کی پاؤ تو دو مسلمانوں کو وصیت
پر گواہ کر لو تحبسونہما من بعد الصلوۃ ؛ بند رکھو ان دونوں کو پیچھے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہی دعا
نیک اور بد اسمیں زیادہ قبول ہی فیقسمان باللہ ؛ پس قسم کھاوین دونوں ساتھ اللہ کے ان ارتبتم
اگر شک رکھتے ہو تم بیچ انکے اور مضمون قسم کا یہہ ہو کہ لا نشتری بہ ثمنا ؛ نہ مول لینگے ہم بدلے اس قسم
کے کچھ مول یعنے دنیا کی طمع کیواسطے جھوٹی قسم نہیں کھانے کی ولو کان ذا قربی ؛ اور اگرچہ صاحب قرابت
ولا نکتم شہادۃ اللہ ؛ اور نہ چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمیں اقامت پر اسکے حکم کیا ہی انا اذا لمن
الاثمین ؛ تحقیق ہم اسوقت کہ گواہی چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمیں اقامت پر اسکے حکم کیا ہی
البتہ ہو جاوینگے گناہگاروں سے پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے منبر کے
پاس کھڑا کر کے قسم دی انھوں نے قسم کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال نہیں لیا یہہ قسم ہم سچ کھاتے ہیں آپ نے
نے چھوڑ دیا پھر وارثوں نے بدیل کے وہ کٹورا ایک سنار کے پاس دیکھا اس سے پوچھا اسنے کہا مینے تمیم اور
عدی سے مول لیا ہی پھر تمیم اور عدی سے جھگڑا کیا انھوں نے کہا یہہ ہمنے بدیل سے خرید لیا تھا اور ہمارے شاہد نہیں تھے
اسواسطے ہمنے اقرار نہیں کیا پھر حضرت کے پاس قصہ آیا یہہ آیۃ اتری فان عثر علی انہما استحقا اثما
فآخران یقومان مقامہما من الذین استحق علیہم الاولیان ؛ پس اگر خبر ہووے اوپر اسبات کے کہ ان دونوں
گواہوں نے کسب کیا ہی گناہ کا بسبب خیانت کے پس اور دو شخص کھڑے ہووین گواہی کو جگہہ ان دونوں
خائنوں کی ان لوگوں میں سے جنکا حق دبایا ہی اوپر انکے کہ احق اور اولی ہیں شاہدی دینے میں ان دو بیگانوں سے
کیونکہ میت سے نزدیک ہیں فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما ؛ پس قسم کھاوین
ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ البتہ گواہی ہمارے کی سچی ہی گواہی ان دونوں کے سے کہ
جنھوں نے پہلے دی ہی وما اعتدینا انا اذا لمن الظالمین ؛ اور نہیں حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم جب ایسا کرینگے
البتہ ہو جاوینگے ظالموں سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہہ رکھینگے پھر حضرت نے فرمایا تو کہ عمرو عاص اور مطلب بن وداعہ اٹھے
اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہہ کٹورا بدیل کا تھا اور انھوں نے خیانت کی ہی پھر حضرت نے

وارثون کو بدل کے ولو اد یا ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ یہ حکم
جو کیا ہمنے نزدیک تر ہے اس سے کہ لے آوین گواہی اوپر طرح اسکے کے یا نزدیک تر ہے اس سے کہ ڈرین یہہ
کہ پھیری جاینگی قسمین اوپر مدعیون کے پیچھے قسمون اُنکے کے کھائی ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے
جھوٹی قسم کھانے سے وَاسْمَعُوْا اور سنو خدا کے حکم کو اور قبول کرو وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی دینے والے جھوٹے ہین يَوْمَ يَجْمَعُ
اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ یاد کرو جسدن کہ اکھٹا کریگا اللہ پیغمبرون کو پس کہیگا انکو کیا چیز اجابت کی گئی
تھی تمہنے تمہارے قوم نے کیا بات مانی تھی تمہاری جب تم انکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہہ سوال
منکرونکے توبیخ کیواسطے ہوگا یا واسطے ادائے شہادت انبیا کے ہوگا اوپر مسلمانون کے قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا کہینگے
پیغمبر نہین علم ہمکو کسی چیز کا تیرے علم کے آگے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ تحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبونکا
پس تو جانتا ہے جو قوم نے میرے مجھ سے ظاہر کیا اور جو دل مین چھپایا اور جس چیز کی اجابت کی اور جسکا
انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ یاد کر جسوقت کہیگا اللہ اے عیسی بیٹے مریم کے
یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی مین نے اوپر تیرے اور اوپر مان تیری کے اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ جسوقت
کہ قوت دی تجھکو ساتھ روح پاک کے کہ جبرئیل ہے یا ساتھ کلام کے کہ جس سے مردے جلاتا تھا یا ساتھ انجیل کے
تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا باتین کرتا تھا لوگونسے بیچ جھولے کے اور جوانی کے یعنے باتین تیری بچپن مین اور
جوانی مین از روے فصاحت یکسان ہین سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے اُترنا حضرت عیسی کا آسمان سے نکلتا ہے
کیونکہ باتفاق علما قبل اُس کہولت سے وہ آسمان پر گئے ہین اور جس عمر مین گئے ہین اسیمین اُترینگے پھر زمین
پر آکر کہولیت کی سن کو پہنچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور یاد کر اے عیسی
جسوقت سکھائی ہمنے تجھکو کتاب یعنے کتابت اور خط اور فہم چیزونکا اور معنے توریت کی اور انجیل کی وَاِذْ تَخْلُقُ
مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ اور یاد کر جسوقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے
فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ پس پھونکتا تھا تو بیچ اسکے پس ہو جاتا تھا پرندہ زندہ ساتھ حکم میرے کے وَتُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ اور چنگا کرتا تھا مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ تُخْرِجُ
الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ اور جسوقت نکالتا تھا تو مردونکو قبرونسے زندہ ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ
عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور یاد کر جسوقت بند کیا مین نے بنی اسرائیل کو یعنے یہودون کو تجھ سے
کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے جب آیا تھا تو اُنکے پاس ساتھ معجزون روشن کے کہ مذکور ہوے فَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے نہین یہہ

ع ۴

معجزے جو عیسیٰ دکھاتا ہے مگر جادو ظاہر سب پر وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ قَالُوْا
اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت امر کیا ہمنے طرف
حواریوں کے انکے پیغمبر کی زبانی یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کہ عیسیٰ ہے کہا انھوں نے ایمان
لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھ اسکے کہ ہم مسلمان ہیں اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ
اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یاد کر جس وقت کہا حواریوں نے اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے
پروردگار تیرا یہہ کہ اتارے اوپر ہمارے خوان کھانے کا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہا
عیسیٰ نے ڈرو اللہ سے اور ایسے سوال مت کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اسکی قدرت پر اور میری نبوت پر قَالُوْا
کہا انھوں نے عذر لاکر کہ ہم قدرت کاملہ میں اسکے شک نہیں رکھتے لیکن نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ
قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اور ارادہ کرتے ہیں ہم یہہ
کہ کھاویں ہم اس خوان میں سے اور آرام پکڑیں دل ہمارے اور جانیں ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہم سے
کہ جو تم خدا سے مانگو گے دیگا اور ہوویں ہم اوپر اس خوان کے گواہوں سے جب تو ہم سے گواہی مانگے ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریوں نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسیٰ نے کہا تیس روز
روزے رکھو انھوں نے رکھے پھر کہا اے عیسیٰ جسکے واسطے ہم یہہ کام کرتے وہ ہمیں طعام دیتا ہیں اللہ سے
ہمارے واسطے خوان مانگ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریوں نے مائدہ کا سوال کیا
حضرت عیسیٰ نے کمبل اوڑھ کر دعا کی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ کہا عیسیٰ
بیٹے مریم کے نے یا اللہ سمجھ لیجئے کہ اصل اللہم کی یا اللہ + تھی حرف ندا کو حذف کرکے میم آخر میں عوض
اسکے لے آئے اور یہہ کلمہ اللہم بڑا بزرگوار ہے لکھا ہے کہ ستر نام اللہ کے ناموں سے اسکے میم میں رکھے ہیں
بعضوں نے کہا ہے کہ جسنے اللہم کہا گویا اسنے سب ناموں سے اللہ کو یاد کیا اسواسطے حضرت عیسیٰ نے
اول دعا کے یہہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا
وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ اے پروردگار ہمارے اتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے
کہ ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو یعنے ہمارے زمانہ والے اور پیچھے آنیوالے اس
خوان سے بہرہ یاب ہوں اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اوپر کمال قدرت تیرے کے اور صحت رسالت میرے
اور روزی دے ہمکو وہ خوان یا توفیق شکر کی اسکے اور تو بہتر دینے والا ہے قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فرمایا
اللہ نے تحقیق میں اتارنیوالا ہوں خوان کو اوپر تمہارے واسطے قبول کرنے سوال تمہارے فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ
اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اترنے خوان کے تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کرونگا اسکو

وہ عذاب کہ نہ عذاب کرونگا وہ کسیکو عالمون سے پس حق تعالیٰ نے دو ابر کے ٹکڑے کے بیچ مین بھیجے سرخ دسترخوان
تھا حواریون کے سامنے اترا حضرت عیسیٰ نے دعا کی کہ اللھم اجعلنی من الشاکرین پھر دعا کی کہ الٰہی اس خوان کو
رحمت کر نہ عقوبت پھر وضو کیا اور پڑھی اور روئے اور کہکر بسم اللہ خیر الرازقین دسترخوان کھولا اسمین خوان
خوان تھا آراستہ مچھلی بھونی بن چھلکے اور کانٹے کے رکھے تھے اور روغن اس سے ٹپکتا تھا اور اسکے سر کی طرف
نمک اور دم کی طرف سرکہ اور گرد اسکے سبزی وغیرہ دھرا تھا اور پانچ نان تھے ایک پر زیتون دوسرے پر شہد
تیسرے پر روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر قدید تھا ایک شخص تھا شمعون نام اسنے پوچھ کر کہا یا روح اللہ یہہ
طعام دنیا کا ہے یا آخرت کا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ نہ دنیا کا ہے نہ آخرت کا یہہ کھانا ہے اللہ نے اپنی قدرت سے
پیدا کیا کھاؤ تمنے مانگا تھا اور شکر کرو تو کہ نعمت زیادہ ہو کہا یا روح اللہ اگر اسپر اور بھی معجزہ دکھاؤ تو اور یقین
ہمارا زیادہ ہو حضرت عیسیٰ نے اس ماہی بریان کو کہا زندہ ہو وہ ہلنے لگی فرمایا بحال ہو پھر بریان ہو گئی حواریین
ڈر گئے اور اس خوان سے نکھایا حضرت عیسیٰ نے درویشون اور بیمارونکو بلایا اور فرمایا کھاؤ کہ تمھارے واسطے
عطا ہے اوروں کو بلا ہے ایکہزار تین سو آدمیون نے وہ کھانا کھایا اور جیسا اس خوان تھا اس سے کچھ کم
ہوا اور جس فقیر نے کھایا تونگر ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا شفا پایا پھر وہ خوان آسمان کو چلا گیا دوسرے دن وقت
چاشت کے پھر اترا اغنیا اور فقرا نے کھایا چالیس دن تک اترا کیا حضرت عیسیٰ کو وحی ہوئی کہ یہہ خوان فقرا کے
واسطے ہے نہ اغنیا کے اغنیا یہہ حکم سنکر شک مین پڑے دور جادو بتانے لگے تین اوپر اسی آدمی اور بقول
معالم تین سو تیس شخص مسخ ہو صورت سور کی بن گئے اور بعد تین دن کے مر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ اترا
نہین ہے تہدید سنکر مانگنے والون نے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین شاید اس دعا کا اثر یہہ ہو کہ امت
عیسیٰ علیہ السلام کی ہمیشہ مالدار رہی اور جو ناشکری کرے تو آخرت مین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور اس
آیت مین عبرت ہے کہ مسلمانونکو چاہئے اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نچاہے کیونکہ شکر گذاری اسکی دشوار ہے

وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اور یاد کر جب کہیگا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے بعد لیجانیکے آسمان پر یا روز قیامت کو
واسطے توبیخ النصاریٰ کے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰہَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کیا تو نے کہا تھا لوگون کو کہ پکڑو مجھکو
اور مان میری کو دو معبود بدون خدا کے کہ مستحق عبادت کے ہے قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ
کہیگا عیسیٰ پاکی ہے تجھکو نہین ہے واسطے میرے یہہ کہ کہون وہ چیز کہ نہین واسطے میرے لائق اِنْ کُنْتُ
قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ اگر مین نے کہا ہوگا یہہ پس تحقیق جانتا ہوگا تو تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ جانتا
تو سب کو جو کچھ جی میرے کے ہے اور نہین جانتا مین جو کچھ جی تیرے کے ہے یا جو مین نے چھپایا ہے وہ تو جانتا ہے اور
جو تو نے چھپایا ہے وہ مین نہین جانتا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ بتحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبون کا

ما قلت لهم الا ما امرتني به نہیں کہا میں نے واسطے انکے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اُسکے توحید سے
اور نہیں کہا میں نے انکو مگر ان اعبدوا الله ربي وربكم یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا
ہے پس میں نے اپنے آپکو مربوب اور مخلوق کہا ہے نہ رب اور خالق بیچ میں ہوں مربوب اور مخلوق
خدا ہو رب وخالق ایک وہی ہے کہ رہا ہے وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم اور تھا میں اوپر اقوال اور
افعال اُنکے کے شاہد یا نگہبان جب تک کہ رہا میں بیچ انکے فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم پس جب
اُٹھا لیا تو نے مجھکو آسمان پر تھا تو ہی تو نگہبان اوپر انکے وانت على كل شيء شهيد اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہے
اور نگہبان ان تعذبهم فانهم عبادك اگر عذاب کریگا تو انکو کفر پر پس تحقیق وہ بندے ہیں تیرے وان تغفر
لهم فانك انت العزيز الحكيم اور اگر بخش دیوے انکو کہ کفر سے توبہ کریں اور ایمان لاویں پس تحقیق تو ہی
ہے غالب ثواب اور عقاب دینے پر حکمت والا جو کرے عفو اور عذاب سے قال الله هذا يوم ينفع الصدقين
صدقهم کہا اللہ نے مراد یہہ ہے کہ کہیگا اللہ لفظ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے ہے گویا کہ قیامت قائم
ہے اور کہا اللہ نے یہہ دن ہے کہ فائدہ دیویگا سچوں کو سچ انکا کہ دنیا میں بولے تھے لهم جنت تجري من
تحتها الانهر خلدين فيها ابدا واسطے سچوں کے بہشتیں ہیں کہ چلتے ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں
ہمیشہ رہنے والے بیچ انکے ہمیشہ یہہ تاکید ہے کہ بے نہایت ہے زمانہ انکے رہنے کا رضي الله عنهم ورضوا
عنه راضی ہوا اللہ انسے ساتھ طاعت کے اور راضی ہوئے وہ خدا سے ساتھ اعطائے کرامت کے ذلك
الفوز العظيم یہہ بہشت میں جانا اور اللہ کا راضی ہونا مراد پانا ہے بڑا لله ملك السموت والارض وما
فيهن واسطے اللہ کے ہے پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ انکے ہے وهو على كل شيء
قدير اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے سورۃ انعام مکی ہے مگر تین آیتیں قل تعالوا اور من اظلم من افترى
اور وما قدروا الله درمیان مکے اور مدینے کے نازل ہوئی ہیں ایک سو پینسٹھ آیتیں ہیں اور کلمات ایکہزار
بیالیس ہیں حروف بارہ ہزار اکیسو بیس ہیں تو وصل بالترتیب مرتبط ہیں اور ربط اس سورۃ کا ساتھ سورۃ
مائدہ کے یہہ ہے کہ اسمیں ذکر اہل کتاب کا اور گفتگو انکیکا تھا اسمیں رد گفتگوئے ناپسندیدہ مشرکان فرمایا اور
یہہ بھی ہے کہ ختم سورۃ مائدہ کا بذکر ملك السموات والارض تھا آغاز اس سورۃ انعام کا بذکر ملك السموات
والارض ہوا اور یہہ بھی ہے کہ آخر اسمیں ذکر تعمیم قدرت ہے کہ وهو على كل شيء قدير اول اسمیں مذکور سموات
اور ارض اور ظلمات اور نور ہے کہ آثار قدرت ہیں کہ تخصیص بعد تعمیم ہے

سورة الانعام مكية وهي بسم الله الرحمن الرحيم مائة وخمس وستون آية

الحمد لله الذي خلق السموت والارض وجعل الظلمت والنور سب تعریف واسطے خدا کے ہے جسنے

پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرونکو اور اجالے کو یہہ رد ہے قول مجوس کا کہ کہتے ہین اللہ خالق نور کا ہے
اور شیطان خالق ظلمات کا ہے سو اللہ نے فرمایا کہ دونون کو مین نے پیدا کیا ہے یا مراد ظلمت اور نور سے رات
اور دن ہے یا جہل اور علم ہے یا معصیت اور طاعت ہے یا دوزخ اور بہشت ہے یا ضلالت اور ہدایت ہے اور
ظلمات کو جمع لائے اسواسطے ضلالتین بہت ہین اور نور کو مفرد لائے کیونکہ ہدایت ایک ہے واللہ اعلم بحر الحقائق
مین ہے کہ پیدا کیا آسمان دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس کو صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی
شیطانی سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ
پھر باوجود ان دلیلون کے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابری دیتے ہین بتون کو یا عدول
کرتے ہین اسکی عبادت سے طرف اور کی عبادت کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وہ ہے جسنے پیدا کیا
باپ تمہارے کو کہ آدم ہے مٹی سے پھر مقرر کی اجل وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک
اسکے ہے کہ اسے کوئی نہین جانتا ہے وہ قیامت ہے ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ پھر تم شک کرتے ہو بعث مین
یعنے بعد ثابت ہونیکے کہ ابتدائے خلق اس سے ہے پھر شک کیون چاہئے کہ معاد خلق بھی طرف اسیکے ہے
وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ اور وہی ہے اللہ بیچ آسمانونکے مالک اور بیچ زمین کے يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ
وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ جانتا ہے پوشیدہ تمہارا اور آشکارا تمہارا یعنے دل کی چھپی بات اور منہہ کا پکار کر
کہنا سب اسکو معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھہ کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اسپر جزا دیگا فتوحات
مین ہے کہ سر اور جہر نسبت باطنی اور ظاہری ہے بحر الحقائق مین ہے کہ مراد سر سے سر خلافت ہے کہ انسان
مین امانت رکھا ہے اور جہر صفات حیوانی اور احوال نفسانی ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ نظم آدمی کی شکل
جسمانی سمجھہ اور معنی اسکی روحانی سمجھہ عالم خلق اسکا جسم خاک ہے عالم امر اسکی روح پاک ہے
بسر کم سے ہے اشارہ روح کا جہر کم سے جسم کا رتبہ کہا نقد النصوص مین ہے کہ انسان آئینہ ہے دو رویہ
ایک طرف خصائص ربوبیت کے اسمین پیدا ہین دوسری جانب نقائص عبودیت کے ہویدا جب خصائص ربوبیت
دیکھتا ہے تو سب موجودات سے بزرگوارتر ہے اور جب نقائص عبودیت ملاحظہ کرتا ہے تو سب کائنات سے خوارتر
بے اعتبارتر نظم جدم کہ تیر ادلمین اتر پاتا ہون افلاک سے بھی بلند تر پاتا ہون اور جبکہ بخود نگاہ کرتا ہون
مین تو پھر مٹی سے بھی جان پست تر پاتا ہون پس حق تعالی فرماتا ہے کہ مین خصائص تمہارے پردۂ غیب
مین جانتا ہون اور نقائص تمہارے عالم شہادت مین پہنچاتا ہون اور جانتا ہون اعمال تمہارے کہ سبب
ترقیات درجات انسانیہ ہین یا موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہین پس آدمی کو لازم ہے کہ وہ کام کرے جو ترقیات
درجات انسانیہ ہو وہ عمل نکرے کہ موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہو نظم خواب و خور مین گذار کر سب عمر تو بہائے

بھی

بھی نہ بدتر ہو نہ رافتا وہ صفات کر پیدا نہ کہ فرشتے سے بھی بری بسر ہو نہ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور نہیں آتی کافروں کے پاس نشانی نشانیوں پروردگار انکے سے یعنے قرآن یا
معجزے جیسے شق قمر اور تسبیح حجر اور انقلاع شجر مگر ہوتے ہیں اُس سے منہہ پھیر نیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ پس تحقیق جھٹلایا اُنھوں نے قرآن کو جب آیا اُنکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ
پس البتہ آویگی اُنکے پاس خبریں اُس چیز کی کہ تھے وہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے ظہور اُن خبروں کا آخرت میں تو
کافروں پر ظاہر ہے اور دنیا میں وقت نزول عذاب کے اُنپر ... ہوگا اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ
کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا اُنھوں نے کتنے ہلاک کئے ہیں ہمنے پہلے اُنسے قرنوں سے یعنے گروہ سے کہ اہل قرن ہیں قرن
ستر یا اسی برس کا ہوتا ہے کہ اغلب عمر آدمی کی ہے پھر صفت کی اہل قرن کی جنکو ہلاک کیا کہ مَكَّنّٰهُمْ فِي
الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ مقدور دیا ہمنے اُنکو بیچ زمین کے جو کچھ کہ نہ مقدور دیا تمکو کہ عمر بڑی مال بہت
قوت زیادہ بخشی تھی وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا اور بھیجا تھا ہمنے مینہہ آسمان سے اوپر اُنکے برسنے والا وقت احتیاج
اُنکے کے وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کئیں ہمنے نہریں کہ چلتی ہیں نیچے درختوں اور محلوں اُنکے کے
فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو ساتھ گناہوں اُنکے کے اور
فائدہ نکیا اُنکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے پیچھے ہلاک اُنکے سے گروہ دوسرا اس آیہ میں کفار قریش کو
تہدید کی ساتھ ہلاک کے اخبار میں ہے کہ نضر بن حارث اور نوفل ابن خویلد اور ابن امیہ مخذومی حضرت کے
پاس آکر کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے نہ لاویں اور گواہی
دیں کہ یہہ کتاب اللہ کیطرف سے تمھیں آئی ہے اور اُسمیں یہہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہہ آیت آئی
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ اور اگر اُتارتے ہم اوپر تیرے لکھا ہوا بیچ کاغذ کے پس ٹٹولتے
اُسکو ساتھ ہاتھوں اپنے کے جب بھی آسمان سے اترنے کا شبہہ رہتا لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں یہہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہے مگر جادو ظاہر سب پر وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ اور کہا کافروں نے کیوں نہ اُتارا گیا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ ہم سے کہہ دیتا کہ
پیغمبر ہیں وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ اور اگر اُتارتے ہم فرشتے کو البتہ فیصل کیا جاتا کام اُنکا اور ہلاک ہوجاتے
کیونکہ سنت الٰہی یہی پر جاری ہے کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معائنہ کریں تو ہلاکت لازم ہوجاتی ہے ثُمَّ
لَا يُنْظَرُوْنَ پھر نہ ڈھیل کی جاتی بعد نزول فرشتے کے پل بھر اور جب مشرکوں نے کہا کہ فرشتہ کیوں نہیں
ہمارے پاس آتا تو حق تعالی نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا اور کرتے ہم رسول کو فرشتہ
البتہ کرتے ہم اُسکو بصورت مرد کے جیسی جبرئیل کو وحیہ کلبی کی شکل پر کردیتے تھے اور بشر کی صورت پر کردینا اسواسطے ہے

کہ فرشتے کو صورت اصلی پر دیکھنا طاقت بشری سے باہر ہے مگر انبیا قوت قدسی سے مشاہدہ کر سکتے ہیں پس ہم فرشتے
کو آدمی کی شکل پر اتارتے وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر انکے جو شبہ کرتے ہیں اب یعنے اب رسالت بشر
کی مسلم نہیں رکھتے ایسے ہی تب بھی طعنہ کرتے کہ ماھذا الا بشر مثلکم پس واسطے تسلی خاطر حضرت کے کہ کافروں کے کہنے سے
ملال خاطر عاطر پر نہ لاویں فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا تھا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا ان لوگوں کو کہ ٹھٹھا کرتے رسولوں سے
اس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے اور وہ چیز عذاب الہی تھا کہ انکو احاطہ کر لیا قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ کہہ اگر عذاب گذرے لوگوں کا باور نہیں کرتے تو سیر کرو بیچ زمین کے یمن اور شام کو سفر کرو یا
عاد اور ثمود پر گذر کر و پھر دیکھو عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انکو واسطے کس کے ہے وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے خلق اور ملک
پھر وہ اگر جواب نہ دیں تو قُل لِّلَّهِ کہہ تو کہ واسطے اللہ کے ہے كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی اللہ نے اوپر ذات
مبارک اپنی کے محض فضل سے رحمت کہ توبہ قبول کرتا ہے گناہ بخشتا ہے حدیث میں ہے کہ حق تعالی نے کتاب لکھی
اور وہ نزدیک اسکے فوق العرش ہے مضمون اسکا یہہ ہے کہ ان رحمتی غلبت غضبی بتحقیق رحمت میری نے غالب آئی غضب
میرے پر اور ہو سکتا ہے کہ مراد اس سے رحمت ذاتیہ ہو کہ سب چیز کو پہنچی ہے اور وہ دیتا ہے بن مانگے اور بن احتیاج
اور الا لقیت کے ہے نظم ہم عدم میں مستحق رافت تھے کب ہو سر بسر یہہ محض ہے الطاف رب ہو جان فی بلکہ ہمکو بینا کر دیا ہو زندہ
دانا و توانا کر دیا لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ البتہ اللہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے کہ نہیں شک ہے
بیچ آنے اس دن کے الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ جنہوں نے کہ ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو یعنے فطرت اصلیہ اور عقل
سلیم کو کہ سرمایہ انکا تھا ضایع کیا پس وہ نہیں ایمان لاتے وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اللہ کے ہے جو
کچھ بستا ہے بیچ رات کے اور دن کے کہ مالک ہے مکان اور زمان کا اور جو کچھ مکان اور زمان میں ہے اسکا ہے
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہے سننے والا جو کفار کہتے ہیں جاننے والا انکی نیتوں کا سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے
کہ کفار قریش نے کہا اے محمد تجھے حرص مال کی ہے اور ہم سب اشراف قبائل سے لیکر اتنا جمع کر دیتے ہیں کہ تم تو سب
قوم سے اپنے زیادہ تونگر ہو جاؤ لیکن اس شرط پر کہ اپنے دعوے سے باز آؤ حق تعالی نے فرمایا کہ جو کچھ کہ رب اور ان کا اوپر اسکے استعمال رکھتا ہے جدا سے
اگر چاہیگا اپنے پیغمبر کو اسقدر مال دیگا کہ تونگر خلق سے ہو جاویگا قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ کہہ کیا سوا اللہ کے پکڑوں میں دوست وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا ہے اور وہ کھلاتا ہے
خلق کو اور نہیں کھلایا جاتا وہ بے پرواہ ہے خلق سے اور خلق محتاج ہے اسکی قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کہہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہہ کہ ہوں اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہے کیونکہ نبی دین میں

پہلے ہوتا ہے اسنے اور ہر گز مت ہو تو شریک لانیوالونسے قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ
کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرونمین پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑیکے سے کہ قیامت ہے مَنْ یُّصْرَفْ
عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وہ شخص کہ پھرا جاوے عذاب اس سے اور بعضے قرات مین یصرف بصیغہ معلوم ہے یعنی
پھیرے اللہ عذاب اس سے اسدن پس تحقیق مہربانیکی اوپر اسکے وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ اور یہہ ہے مہربانی اللہ
کی مراد پانا ظاہر وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اور اگر لگاوے تمکو ضرر جیسے فقر اور مرض پس نہین
کھولنے والا اسکو مگر وہی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اگر لگا دیوے تجھکو بھلائی جیسے
غنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہی ہے غالب اوپر بندون اپنے کے
وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ اور وہ ہے حکمت والا خبردار چھپی باتو نکا بندو نکے لکھا ہے کہ بیوقوف قریش کہنے لگے ای محمد صلعم
ہم کسیکو نہین دیکھتے کہ تمھاری تصدیق کرے اور ہمنے علمائے یہود اور نصاری سے پوچھہ لیا ہے کہ اس شخص کی
صفت کتابونمین لکھی ہے سبنے انکار کیا اب کسیکو لاؤ کہ گواہی دے تمھارے رسالت پر اور قرآن کی حقیقت پر یہہ
آیت اتری قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً کہہ جواب مین انکے کون سی چیز بڑی ہے گواہی مین قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ
بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ کہہ اللہ بڑا ہے شہادت مین گواہ درمیان میرے اور تمھارے یعنے گواہ حقیقت پر میرے اور بطلان پر
تمھارے وہ ہے وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اور وحی کیا گیا ہے طرف میرے یہہ قرآن تو کہ
ڈراؤنمین تمکو ساتھہ اسکے اور جسکو پہنچے عرب اور عجم مین انسان ہو یا جن ہو سب کو ڈراؤنمین ساتھہ قرآن کے
اور اگرچہ قرآنمین بشارتین بھی ہین لیکن یہان اکتفا احد الضدین پر کیا ہے اور مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ قرآن
شریف جسکو پہنچا پیغمبر اسکے نذیر ہین یہین سے ہے محمد کعب قرظی رحمۃ اللہ کا قول کہ مَنْ بَلَغَ الْقُرْاٰنُ فكانما رأى محمد
صلے اللہ علیہ وسلم یعنے پہنچا قرآن جسکو ای رات نہ گویا حضرت کی ہوگئی رویت اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ
اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھہ اللہ کے معبود اور ہین بت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ کہہ مین نہین گواہی دیتا
قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہہ سوا اسکے نہین کہ وہ مستحق عبادت کے اکیلا ہے اور
مین اسپر گواہی دیتا ہون اور تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم تنہو نکو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو کتاب پہچانتے ہین پیغمبر خدا کو ساتھہ اس حلیہ
اور صفت کے کہ توریت مین مذکور ہے جیسے کہ پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو ساتھہ حلیہ اور صفت انکے کے لکھا ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآنمین
فرمائی ہے کہ مثل معرفت فرزندون کے ہے یہہ کسطرح ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمین پیغمبر کی رسالت پر
یقین زیادہ ہے صحت نسبت پسر اپنے سے کیونکہ اسکو توریت سے معلوم کیا ہے اور یہہ معلوم نہین کہ عورتون نے

کیا کیا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا توفیق رفیق تیری کرے اے عبد اللہ سچ کہا تو نے اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْا
اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنے کو مشرکون اور اہل کتاب مین سے پس وہ نہین ایمان
لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اور کون ہے ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیوے
اوپر اللہ کے جھوٹ کہ فرشتون کو اُسکی بیٹیان کہے اور بتون کو اُسکی درگاہ مین شفیع جانے یا جھٹلا دیوے
آیتون اُسکی کو کہ قرآن ہے اور اُسے شعر اور سحر اور کہانت ٹھہرائے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہے
کہ نہین فلاح پاتے ظالم یعنے کافر وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَیْنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جس دن کہ اکٹھا کرینگے ہم اُنکو عابد اور معبودون سب کو پھر کہینگے ہم واسطے اور لوگون کے کہ
شریک لاتے تھے کہان ہین شریک تمھارے جنکو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَکُنْ
فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ پھر نہووےگا بہانا اُنکا مگر یہہ کہ کہینگے قسم ہے اللہ کی کہ پروردگار
ہمارا ہے نتھے ہم شریک لانیوالے جھوٹ کہینگے اور اسپر جھوٹی قسم کھاوینگے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن توحید
والون کے بڑے مقام دیکھکر کافر کہینگے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کرین شاید ہم بھی نجات پاوین پس قسم کھاوینگے
کہ ہم مشرک نتھے حق تعالی اُنکے مُنہہ پر مہر لگا دیگا اور سب اعضا اُنکے کفر پر گواہی دینگے اُنْظُرْ کَیْفَ کَذَبُوْا عَلٰی
اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ دیکھ کیونکر جھوٹ بولا اُنھون نے اوپر جانون اپنے کے اور کھویا گیا اُنسے
جو تھے افترا کرتے کہ خدا کا شریک بناتے تھے لکھا ہے کہ ابوسفیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف
وغیرہ ایک جگہہ مسجد حرام مین جمع ہوکر حضرت کا قرآن شریف سُنتے تھے پھر نضر بن حارث سے کہ قصہ خوان تھا
پوچھا کہ کیا ہے جو محمد کہتے ہین اُس لعین نے کہا مین نہین جانتا کیا کہتے ہین مگر سر ہلاتے ہین اور قصہ پہلے لوگونکا
بیان کرتے ہین جیسے کہ مین کبھی تمھارے روبرو کہتا ہون یہہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْکَ
اور بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہے وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ڈالے ہین ہمنے اوپر دلون اُنکے کے پردے اس سے کہ سمجھین اُسکو اور
بیچ کانون اُنکے کے بوجھ تو کہ حق بات نہ سنین وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین ہر معجزہ کہ
تجھ سے طلب کرین نہ ایمان لاوین ساتھ اُسکے کہ بڑا عناد رکھتے ہین اور نہایت جھٹلاتے ہین تجھکو حَتّٰٓی اِذَا
جَآءُوْکَ یُجَادِلُوْنَکَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ یہانتک کہ جب آوین تیرے
پاس جھگڑین تجھ سے کہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین نہین یہہ قرآن مگر کہانیان پہلونکی وَهُمْ یَنْهَوْنَ
عَنْهُ وَیَنْئَوْنَ عَنْهُ اور کافر منع کرتے ہین لوگونکو ایمان لانے سے پیغمبر پر اور دور رہتے ہین اپنے آپ بھی
اُس سے یعنے نہ آپ ایمان لاتے ہین نہ اورون کو لانے دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ابی طالب کے

ہے اور سعی اسکی یہہ ہین کہ منع کرتے ہین دشمنون کو پیغمبر کے ایذا پہچانے سے اور آپ دین لینے سے دور ہوتے
ہین وَاِنْ یُّھْلِکُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہین ہلاک کرتے مگر جانون اپنے کو اور نہین سمجھتے کہ ضرر
انکا اوپر انہین جاتا ہے وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے دوزخ اوپر
آگ کے اور سختی عذاب سے فریاد کرینگے فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ پس کہینگے
ای کاش کہ ہم پھیر جاوین طرف دنیا کے اور نہ جھٹلاوین آیتون پر پروردگار اپنے کو اور ہووین ہم ایمان
والون سے بَلْ ایسا نہین ہے کہ یہہ کہتے ہین ہم دنیا مین جاوین اور مسلمان ہوون بلکہ کفر ہی پر رہینگے
اور اب جو اقرار توحید کا کرتے ہین اسواسطے ہے کہ بَدَا لَھُمْ مَّا کَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ظاہر ہوگیا واسطے
انکے جو کچھ کہ تھے چھپاتے کفر پہلے اس سے دنیا مین آج جو انکے اعضا شاہدی دینے لگے انکے کفر اور عصیان
کی عذر کرتے ہین اور آرزو پھر دنیا مین جانے کی رکھتے ہین وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُھُوْا عَنْہُ اور اگر پھیر جاوین
طرف دنیا کے البتہ پھر جاوین طرف اس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اس سے یعنی شرک اور عصیان سے
وَاِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین وعدے مین ایمان کے جب یہہ آیتین بیچ وعدہ ایمان اور
وعید قیامت کے کافرون پر پڑھی گئین بعث اور نشور کے منکر ہوئے وَقَالُوْا اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا
نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ اور کہا انھون نے نہین یہہ مگر زندگانی ہماری دنیا کی اور نہین ہم اٹھائے جاوینگے قبرون سے
وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے کافر اوپر پروردگار اپنے کے
قَالَ اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ کہیگا اللہ کیا نہین یہہ بعث اور نشر حق قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا کہینگے البتہ ہی سچ قسم
ہے پروردگار ہمارے کی قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ○ کہیگا اللہ پس چکھو عذاب
بدلے اس چیز کے کہ جو تھے تم کفر کرتے قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ تحقیق ٹوٹا پایا ان لوگون نے کہ جھٹلایا
دیکھنے اللہ کے کو یا لقاء عذاب اور ثواب کو بعد مرگ کے حَتّٰی اِذَا جَآءَتْھُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا
عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْھَا وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَھُمْ عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ یہانتک کہ جب آئی انکے پاس قیامت ناگہان کہینگے
ای افسوس ہمکو اوپر اسکے کہ تقصیر کی ہمنے بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کے اوپر پیٹھو
اپنے کے غرض یہہ ہے کہ گناہ انکے پاس ہونگے جدا ان سے نہین ہونے کی معالم مین ہے کہ جب مومن قبر سے
نکلے گا ایک خوش شکل خوشبو چیز اسکے سامھنے آویگی اور کہے گی کہ تو مجھے پہچانتا ہے یہہ کہیگا نہین جانتا
مین وہ کہیگی کہ مین عمل صالح ہون تیرا آ تو مجھہ پر سوار ہو کہ مین بہت دنیا مین تجھہ پر سوار رہا ہون اور آیہ
ویوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اشارہ ساتھہ اسی کے ہے اور جو کافر خاک سے سر اٹھاویگا اسکے آگے بھی
ایک چیز آویگی نہایت بدشکل بدبو کہیگی تو مجھے جانتا ہے یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی مین عمل ناپاک ہون

تیرا تو دنیا مین بہت مجھہ پر سوار رہا تھا آج مین تجھہ پر سوار ہوتا ہون اور آیتہ وہم یحملون اوزارہم عبارت اسی سے
ہی الا ساء ما یزرون خبردار ہو برا بوجھہ گناہ ہونگا ہی جو کچھہ کہ اٹھاتے ہین وما الحیوۃ الدنیا الا لعب
ولہو اور نہین زندگانی دنیا کی کہ یہہ اسپر مغرور ہین مگر کھیل لڑکونکا اور مشغولی دیوانونکی وللدار الاخرۃ خیر
للذین یتقون اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہی واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین سمجھہ لیجئے کہ بہتر ہو
اسواسطے ہی کہ باقی ہی اور لذتین و مالئی بے زوال ہین افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے ہو تم اور یعقلون
بھی قرات ہی یعنے نہین سمجھتے ہین کہ دونون گھرونمین کون بہتر ہی لکھا ہی کہ اخنس بن شریف نے ملکے ابوجہل
سے پوچھا کہ محمد بن عبد اللہ کی نسبت تمکین کیا کہتا ہی اپنے دعوی مین یہہ سچا ہی یا جھوٹا ابوجہل نے کہا کہ سچا
ہی جو ہمکو پہنچاتا ہی آسمانی ہی نہ شیطانی لیکن ہم اگر نبوت پر اسکے اقرار کرینگے تو شرافت لیکن آل قصی
رکھتے ہی ہین کہ سب چیزین مسجد حرام کی انکے متعلق ہین اگر نبوت بھی انہین ہوی تو اور عزت زیادہ ہوگی
اور اشراف قریش اور بقیہ آل لوی محروم رہ جاوینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے بالمشافہ
حضرت سے کہا کہ ای محمد ہمنے کبھی تجھہ سے دروغ نہین سنا اور تجھے ہم سچا جانتے ہین لیکن اس دعوی نبوت
مین تجھے جھٹلاتے ہین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فانہم
لا یکذبونک ولکن الظالمین بایت اللہ یجحدون تحقیق جانتے ہین ہم تحقیق غمگین کرتا ہی تجھکو جو
کچھہ کہتے ہین وہ یعنی جھٹلانے تیرے پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے تجھکو حقیقت مین اور تجھے سچا جانتے ہین اور لیکن
وہ ظالم ہین ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ انکار کرتے ہین عناد کے سبب پھر واسطے تسلی خاطر حضرت کے فرمایا
ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاہم نصرنا اور تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر
پہلے تجھہ سے پس صبر کیا انھون نے اوپر اسکے کہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہانتک کہ آئی انکے پاس مدد
ہماری اور وعدہ کیا ہی ہمنے صابرون کو مدد پہنچانے کا اور حکم کیا ہی مسلمانون کے غلبے کا اوپر کافرون کے نہ
ولا مبدل لکلمت اللہ اور نہین کوئی بدلنے والا واسطے وعدے اللہ کے اور حکم کے کہ نصرت اہل ایمان فرمایا کہ
ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ولقد جاءک من نبای
المرسلین ٥ اور البتہ تحقیق آئی ہین تیرے پاس یعنے خبرین پیغمبرون کی کہ انکی امتون نے کیا کیا انکو رنج پہنچایا
اور انھون نے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وان کان کبر علیک اعراضہم
اور اگر ہوا ہی گران اوپر تیرے منہہ پھرانا انکا دین قبول کرنے سے لکھا ہی کہ حضرت کو جو کمال خواہش تھی
ایمان لانے کی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ یہہ چاہین وہ حق تعالی ظاہر کرے اور یہہ کسطرح ایمان لاوین حق تعالی نے
یہہ آیت اتاری کہ اگر تجھہ پر گران ہی انکا ایمان سے منہہ پھرانا فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی

السّماءِ فتاتیھم بایۃٍ پس اگر طاقت رکھتا ہے تو یہہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے
پس لے آوے انکے پاس کوئی نشانی یعنے تو اگر یہہ کر سکتا ہے تو کر دیکھہ ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدیٰ فلا
تکونن من الجاھلین اور اگر چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا انکو اوپر ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا پس ہر گز نت ہو
جاہلون سے اس مسئلے مین کہ کفر اور ایمان اپنی توفیق دینے نہ دینے مین ہے یہہ خطاب صورت مین حضرت
کو ہے اور معنوں مین امت کو انما یستجیب الذین یسمعون سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین دعوت
تیری کو وہ لوگ کہ سنتے ہین سمع قبول سے لیکن کافر مثل مردون کے ہین وہ کیا سنینگے اور قبول کرینگے
والموتیٰ یبعثھم اللہ ثم الیہ یرجعون اور مردے جلاویگا انکو اللہ اسوقت جانینگے اور جاننا فائدہ نکریگا پھر
طرف اللہ کے پھیرے جاوینگے سب جزا اور سزا دینے کو وقالوا لولا نزل علیہ ایۃ من ربہ اور کہا ابن ربیعہ نے
نے قریش کے کیون نہین اتاری جاتی اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار انکے سے یعنے معجزہ طلب
کرتے ہین اس سے قل ان اللہ قادر علیٰ ان ینزل ایۃ ولکن اکثرھم لا یعلمون کہہ تحقیق اللہ قادر ہے اوپر
اسکے کہ اتارے نشانی اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے کہ اترنا اسکا موجب بلا کا ہے کیونکہ حکم الٰہی یون ہے کہ جو معجزہ
طلب کرین اور اللہ ظاہر کرے پھر وہ ایمان نلاوین تو عذاب متصل اسکے آتا ہے جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ
کے غارت ہو گئے وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور
نہ کوئی اڑنے والا بیچ ہوا کے اڑے ساتھہ بازوون اپنے کے کلمہ بجناحیہ کا تاکید ہے جیسے کہتے ہین نعضے چیز ہمنے
انکھہ سے دیکھی اور نعضے کان سے سنی یا سرعت سیر سے کنایہ ہے اور حاصل کلام کا یہہ ہے کہ کوئی چلنے والا
اور اڑنے والا نہین الا امم امثالکم مگر امتین ہین مانند تمہارے پیدائش مین اور مارنے جلانے مین یا اللہ
کی ثنا کہتے ہین کہ ان من شئ الا یسبح بحمدہ کوئی چیز نہین مگر تسبیح کہتی ہے ساتھہ تعریف اسکی کے سب خلق کا
تو رب ہے اور شان ہے کیا رے مرغان بجوش الحانی کرتے ہین ثنا تیری ما فرطنا فی الکتب من شئ
نہین کمی کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کوئی شئ بلکہ سب اسمین ہے ثم الیٰ ربھم یحشرون پھر طرف پروردگار اپنے
کے اکٹھے کئے جاوینگے یہہ امتین تو کہ انصاف بعض کا بعض سے لیا جاوے والذین کذبوا بایتنا صم وبکم
فی الظلمات اور جن لوگون نے جھٹھلایا نشانیون ہماری کو بہرے ہین دلیلین ربوبیت کی نہین سنتے اور گونگے
ہین کہ اقرار وحدانیت کا نہین کرتے بیچ اندھیرون کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کے ہین من یشاء اللہ یضللہ
جسے چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اسکو یعنے توفیق ہدایت کی نہین دیتا ومن یشا یجعلہ علیٰ صراط مستقیم
اور جسے چاہتا ہے کرتا ہے اسکو ثابت اوپر راہ سیدھی کے قل ارءیتکم ان اتٰکم عذاب اللہ او اتتکم الساعۃ
اغیر اللہ تدعون کہہ انکو کیا دیکھا ہے تمنے اپنے تئین اگر آوے تمہارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے

زمانے کا فرون پر آیا تھا دنیا مین یا آوے تمکو قیامت اور عذاب آخرت کا کیا غیر اللہ کو پکاروگے کہ عذاب
تمہین بچا دے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ بتون کو خدا کہتے ہو بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ
مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ایسا نہین ہے کہ بتون کو پکارو بلکہ اللہ کو پکاروگے اور
اسی کی جناب مین حاضری کروگے پس کھول دیگا جو کچھ دنیا مین بلاتے ہو طرف اسکے اگر چاہے اور بھول
جاؤگے جو کچھ شریک مقرر کرتے ہو ساتھ اسکے یعنے بتون کو اپنے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون کو طرف امتون کے
پہلے تجھ سے اور وہ کافر ہوگئے پیغمبرون کو جھٹلانے لگے پس پکڑا ہمنے انکو ساتھ فقر کے اور مرض کے تاکہ عاجزی
کرین اور شرک سے بچین اور توبہ اور استغفار بجا لاوین فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پس کیون نہ جس وقت آیا انکے
پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور ہماری جناب مین لائے کہ ہم بلا دفع کر دیتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور لیکن سخت ہوگئے دل انکے کہ ترک عاجزی دلکی سختی سے ہے اور زینت دی
واسطے انکے شیطان نے جو کچھ تھے وہ کرتے یعنے اپنے عملون پر تکبر کرتے تھے اور تکبر ہلاک کرتا ہے سمجھ لیجیے کہ خود
بینی اور تکبر بہت برا ہے نظم مرد معجب صاحب دین کب ہوا نہ ہوا خود بین خدا بین کب ہوا نہ خود پرستی
بت پرستی ایک ہے نہ غفلت حق اور مستی ایک ہے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ
پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ فقر اور مرض کے کھول دیئے ہمنے اوپر انکے دروازے ہر چیز کے
نعمت اور راحت سے کہ پھر رنج مین تو پند پذیر ہوئے شاید عیش مین ہون حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا یہان
تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دی گئی تھی نعمتون سے اور پھر بھی شکر بجا نہ لائے نعمت مین
ہوئے شاغل منعم سے رہے غافل اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پکڑا ہمنے انکو ناگہان یکبارگی
پس ناگہان وہ عذاب دیکھ کر پشیمان اور ناامید تھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس کاٹی گئی جڑ اس
قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنے دوستون کو اپنے نصرت دی ہمنے اور دشمنون کو ہلاک کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ اور سب حمد واسطے خدا کے ہے کہ پروردگار عالمونکا ہے اوپر ہلاک کرنے ظالمون کے سمجھ لیجیے کہ ہلاک
ظالمون کی سبب خلاصی کا ہے لوگون کے کہ انکے ظلم سے چھوٹے اور یہ بڑی نعمت ہے پس ہلاک کرنیوالا لائق
ثنا کے ہوا قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ
کہہ کیا دیکھا تمنے اگر لیوے خدا سننا تمہارا اور دیکھنا تمہارا کہ بہرے اندھے ہو جاؤ اور مہر لگا دے اوپر دلو
تمہارے کہ فہم اور ہوش اسمین نرہے کون سا خدا ہے سوا اللہ کے کہ قدرت اور کرم سے لا دیوے تمکو وہ
جو لے لیا ہے اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ کہ کس طرح بیان کرتے ہین ہم آیتون کو ایک نہج سے ساتھ

دوسری بھی کے نظم گاہ وعدہ کہے وعید ہی نہ یہاں خوف وامید پس ہدیدہی نہ یہاں کبھی ترغیب اور کبھی
ترہیب نہ کبھی کہتا ہی قصہ ہائے عجیب نہ کبھی احکام ہین بیان کرتے نہ امر اور نہی ہین عیان کرتے نہ کبھی لاتا ہی
ایسی آیاتین نہ فہم سے بھی وراہین جو باتین نہ وہ اسکا ہی کام البیلا نہ اس لئے ہی کلام البیلا ثُمَّ هُمْ
يَصْدِفُوْنَ پھر کافر اعراض کرتے ہین اُس سے اور حکم نہین مانتے قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً
کہہ اے کافرو کیا دیکھا تمنے اگر آوے تمکو عذاب خدا کا ناگہان کہ پہلے سے کچھ نشانی معلوم نہو یا آشکارا کہ
علامتین جسکی پہلے سے ظاہر ہون یا بغتہ وہ ہی کہ رات کو آوے اور جہرۃ وہ ہی کہ دن کو واقع ہو ہر تقدیر پر
هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ نہین ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے مگر قوم ظالم کہ شریک ٹھہراتے ہین اللہ کا
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرون کو مگر بشارت دینے والے ایمان
دارونکو بہشت کی اور ڈرانے والے کافرون کو دوزخ سے فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو
کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے کام اپنا ساتھ تقوی طہارت کے پس نہین خوف اوپر اُنکے ہمیشہ کے عذاب سے
اور نہ وہ اندوہ اٹھاوین نہ ملنے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
اور جن لوگون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو لگیگا اُنکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ
عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ کہہ نہین کہتا مین تمکو نزدیک میرے خزانے
اللہ کے ہین کہ جو تم مانگو دون اور نہین جانتا مین غیب کو جبتک وحی نہ آوے تو کہ جو تم پوچھو بتا دون اور نہین
کہتا مین تم سے کہ مین فرشتہ ہون تو کہ تم چاہو قوت ملکی سے کردون بلکہ مین آدمی ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
يُوْحٰۤى اِلَيَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اُس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ
کہہ مثلا کیا برابر ہوتا ہی اندھا اور آنکھون والا یعنے برابر نہین ہوتا گمراہ راہ پانے والے کے اور عالم جاہل کے اَفَلَا
تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین فکر کرتے تو کہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ
اور ڈرا ساتھ اُس چیز کے کہ تجھ پر وحی کی ہی اُن لوگون کو کہ ڈرتے ہین اپنے عملون کے سبب اس سے کہ اکٹھے کئے
جاوینگے طرف پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ انذار قرآن عام ہی سب کے واسطے اور یہان تخصیص ڈرنیوالون
کی اس جہت سے ہی کہ دل پند پذیر اور گوش نصیحت شنوا انکا ہی لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ نہین واسطے اُنکے سوا اللہ کے دوست کہ متولی امور اُنکے کا ہو دنیا مین اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے
چھڑاوے عقبی مین پس انکو ڈرا تو کہ وہ بچین گناہ سے لکھا ہی کہ سردار قریش کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے تھے کہ تمہاری مجلس مین مفلس اور غلام بہت رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور
صہیب اور مثل انکے رضی اللہ عنہم اگر انکو منع کردو اپنی مجلس سے تو ہم آکر بیٹھین اور قرآن سناکرین

آپ نے فرمایا کہ مین مسلمانون کو اپنی صحبت سے منع نہین کر سکتا اُنھون نے کہا کہ ہمین عار آتی ہے کہ اُنکے پاس
بیٹھین جب ہم آوین تب یہہ اُٹھ جایا کرین تو ہم البتہ تمھارا حکم مانین حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہہ رؤساء عرب
ہین انکا کہا مانو تو شاید کہ ایمان لے آوین آپ نے فرمایا اچھا اُنھون نے کہا ہمین اس وعدہ کو کاغذ پر لکھہ دو آپنے دوات
اسباب لکھنے کا منگوایا اور حضرت مرتضےٰ علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہہ آیت اتری وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط اور مت ہانک مجلس اپنے سے اُن لوگون کو کہ پکارتے ہین
پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہین اس دعا اور نماز سے رضا اللہ کی
یا منہ اسکا یعنے دیدار اسکا ایک بزرگ سے صفت مرید کی پوچھی کہا یدعون ربهم بالغداوة والعشی یریدون وجهہ
سمجھ لیجئے کہ ارادت تین قسم ہے ایک ارادت محض دنیا کی ہے کہ فرمایا تریدون عرض الدنیا اسکی نشانیان
دو ہین دنیا کے زیادتی پر ساتھہ نقصان دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانون سے اعراض کرنا دوسری
ارادت محض آخرت کی ہے کہ فرمایا من اراد الاخرة وسعی لها سعیها اسکی بھی دو علامتین ہین دنیا کے نقصان
پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشون سے کرنا تیسری ارادت محض حق کی ہے کہ فرمایا
یریدون وجهہ اسکا نشان دونون جہان سے ہاتھہ اُٹھانا اور لینے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا ہے بیت
جسکا دیدار روئے جانان باعث آرام ہے ٭ اسکو رنج و عیش سے کونین کے کیا کام ہے ٭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ
مِنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ نہین اوپر تیرے حساب اعمال اُنکے سے کچھہ اور نہ حساب عمل تیرے سے
اوپر انکے کچھہ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس مت ہانک تو انکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو ہانکیگا انکو پس
ہو جاویگا تو ظالمون سے وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اور جب یہان
تیری مجلس مین اے رسول مقبول آزمایا ہمنے فقراکو ساتھہ اغنیا کے اسطرح آزمایا ہمنے بعضے دولتمندون کو
ساتھہ بعضے مفلسون کے دین کے امر مین کہ مفلس ضعیف ایمان لے آئے اور دولتمند قوی رہ گئے تو کہتے ہین
دولتمند قوی کیا یہی ہین کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہے اللہ نے اوپر انکے ہم مین سے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ
بِالشّٰكِرِيْنَ کیا نہین اللہ جاننے والا شکر کرنیوالون کو یعنے جانتا ہے جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہین
وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے
ہین ساتھہ نشانیون ہماری کے پس کہہ اسلام اوپر تمھارے ہو مراد اُس سے وہی فقراء صحابہ ہین کہ جنکے
دور کرنے سے نہی فرمائی پھر جب وہ آتے تھے پہلے اُن سے حضرت فرماتے تھے سلام علیکم اور بعضے تفسیرون
مین ہے کہ ایک جماعت نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ ہمنے بہت گناہ کئے ہین استغفار کسطرح
کرین آپنے انکو کچھہ جواب نہ دیا وہ نا امید پھرے اُسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گناہگار کہ

میری یگانگی پر اور تیرے پیغمبری اور قرآن پر ایمان لائے ہین تیری خدمت مین حاضر ہون تو تو اُنسے سلام علیکم
کر کہ بشارت سلامتی کی دنیا مین اور رحمت کی عقبیٰ مین ہے اور پھر کہہ کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی
ہے پروردگار نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یعنے وعدہ رحمت کا فرمایا ہے اور اسکا وعدہ خلاف سے پاک ہے
اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ تحقیق جو کوئی کرے تم مین سے عمل بد ساتھہ نادانی کے ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر توبہ کرے پیچھے اُسکے اور نیکیان کرے یا یہہ ارادہ رکھے کہ پھر وہ گناہ نکرونگا
پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالون کا مہربان اُنپر مضمون اس آیت کا بیان گناہ کے واسطے شفا
لیکن بشرط پرہیز یعنے توبہ اور استغفار نظم ہر بیماران عصیان را فنا نہ کب دوا بہتر ہے استغفار سے ہو وصل
جانان چاہیے تو رکھہ دمبدم نہ کام اپنا نالہائے زار سے وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ
اور جسطرح تفصیل کی ہمنے اس سورت مین دلائل توحید اور نبوت کی اسیطرح جدا جدا بیان کرتے ہین ہم آیتون کو
قرآن کے مطیعون اور عاصیون کے وصف مین حق کے ظاہر ہونیکے واسطے اور تو کہ روشن ہو جاوے راہ گنہگارون
کی یعنے حق باطل سے جدا ہو جاوے لکھا ہے کہ قریش جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف دین
آبائی کے بلانے لگے یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ تحقیق مین منع
کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون مین اُنکی کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بتون کی قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ
قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمہارے کی تحقیق گمراہ ہو جاؤن مین
اُس وقت کہ متابعت تمہارے خواہشون کی کرون اور نہ ہوؤن مین راہ پانے والون سے لکھا ہے کہ نضر بن
حارث وغیرہ نے حضرت سے کہا کہ کہانتک عذاب الٰہی سے ہمین ڈراؤگے جو کچھہ عذاب ہمپر ہولے آؤ اور ہمین
مت ڈراؤ یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّيْ عَلٰی بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ کہہ تحقیق مین اوپر حجت عقلیہ
اور دلیل روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہے اور وحی اور جھٹلایا تمنے اس دلیل کو مَا عِنْدِيْ
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ نہین میرے پاس وہ جو شتابی کرتے ہو تم ساتھہ اُسکے یعنے عذاب اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ
نہین حکم تعجیل اور تاخیر عذاب مین مگر واسطے اللہ کے يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ بیان کرتا ہے اللہ حق کو
اور وہ اچھا فیصل کرنیوالا ہے قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ کہہ اگر ہو میرے پاس وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو
اُسکو یعنے عذاب لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہارے
یعنے تمکو جلد ہلاک کر کر چھوٹ جاتا مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ دانا تر ہے ساتھہ ظالمون کے اور
وقت عذاب کرنے اُنکے سے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ اور نزدیک اُسکے ہین کنجیان
غیب کے خزانون کی یعنے چھپی چیزین اُسکو معلوم ہین جیسے ثواب عقاب خاتمہ عمل کا پورا ہونا اجل کا نہین

جانتا انکو مگر وہ پس جلدی اور دیر عذاب آنے مین اسکی حکمت سے ہی اور تعلق رکھتا اسکے مشیت سے
اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا خزانہ غیب کے پانچ چیزین ہین کہ انہین سوا خدا کے
کوئی نہین جانتا پھر یہہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ تا آخر تفسیر اسکی سورہ لقمان مین اویگی ؏
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہی اللہ جو کچھہ بیچ جنگل کے ہی درخت اور حیوان اور جو کچھہ بیچ دریا کے
ہی جواہر اور جانور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا اور نہین
گرتا کوئی پتا درخت سے مگر جانتا ہی اللہ اسکو کہ زمین پر آئے آنے کتنے پل کھلے اور کتنے پتے درخت سے
گرے اور کتنے باقی ہین غرض تمام جزئیات پر اسکا علم محیط ہی وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ
اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور نہین گرتا کوئی دانہ اندھیرون زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر بیچ کتاب ؏
بیان کرنے والے کے ہی یعنے لوح محفوظ مین سب لکھا ہی اور مراد رطب اور یابس سے چیزین ہین ؏
جسمانی کیونکہ کوئی جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین یا رطب عالم روحانی ہی اور یابس عالم ؏
جسمانی وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ اور وہ ہی خدا جو قبض کرتا ہی تمکو بیچ رات کے یعنے سلا
رکھتا ہی یہان توفی استعارہ ہی مرگ سے واسطے خواب کے سلانا سونا بھی ہونا فوت ہی ؏
اسلئے النوم اخ الموت ہی ؏ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور جانتا ہی جو کماتے ہو تم بیچ دن کے
ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى پھر اٹھاتا ہی تمکو خواب سے بیچ دن کے جاگنے کو بعث فرمایا توفی کی
رعایت کے واسطے تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا یعنے مرگ پہنچے ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف اسکے پھر جانا ہی تمہارا بعد مرگ کے پھر خبر دیگا تمکو قیامت مین ساتھ اس چیز کے
کہ تھے تم کرتے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے کے ہوگا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً

اور وہ ہی غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہی اوپر تمہارے فرشتے کہ نگہبان ہین تمہارے ؏
اعمالون کے یعنے لکھتے ہین عمل تو کہ قیامت کے دن سب کے روبرو پڑھین اور حکمت کراما الکاتبین کے
بھیجنے مین یہہ ہی کہ آدمی قیامت کے فضیحت ہونے سے اندیشہ کرے اور گناہ سے بچے نظم [illegible] روز
قیامت یاد کر ؏ بچ گند سے ذلت اسدن کے سے ڈر ؏ جب خطاب اقرأ کتابک آویگا ؏ تب نہ کچھہ ذرہ
چھپایا جاویگا ؏ نیک و بد سے جو کیا ہوویگا کام ؏ سر پنہان فاش ہوویگا تمام ؏ وہان کی پھر بے حرمتی
ہی سخت بد ؏ بد سے بچ تا ہو نہ حسرت تا ابد ؏ لطف تب ہی جب عمل نامہ مین آئے ؏ فعل بد ہووے
نہ جز اعمال نیک ؏ کام جو ہووے رضائے حق کا ہو ؏ شوق اور دلمین لقائے حق کا ہو ؏ نیت اور نہ
اعمال سب ہون بہر حق ؏ دے خدا اعمال کا ایسا ورق ؏ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ

یہانتک کہ جب آتی ہے ایک کو تم مین سے موت قبض کرتے ہین اُسکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور ساتھی اُنکے ہین سمجھ لیجئے کہ جو فرشتے ہین ساتھ رحمت کے ساتھ عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہین مسلمانکی تو رحمت کے فرشتون کو سپرد کرتے ہین اور کافر کی عذاب کے فرشتون کو حوالہ کرتے ہین معارج النبوۃ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آسمان چارم پر عزرائیل کو دیکھا مین نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے نورانی سبز پوش خوشبو خوشخو خوش شرو دست راست کو کھڑے تھے اور ملائک ظلمانی روسیاہ لباس سیاہ درشت گو بدخو دست چپ کو کھڑے تھے تسبیح کہتے تھے آگ اُنکے مُنہہ سے نکلتی تھی ہاتھون مین حربے آتش کے تھے اور روبرو عزرائیل کے ایک طشت تھا اور ایک جریدہ اور ہاتھہ مین لوح تھی پسندیدہ اُسی پر نگاہ تھی اور ایک درخت عظیم سامھنے کھڑا تھا طشت مین سے دمبدم کچھہ چیز اُٹھا اُٹھا کر گاہی فرشتہائے دست راست کو گاہے ملائکہ دست چپ کو دیتے تھے اُنکے مشاہدے سے مجھے ایک ہراس آیا اور لرزہ اندام مین میرے پڑا جبرئیل سے پوچھا مین نے یہہ کون ہین کہا یہہ عزرائیل ہادم اللذات مفرق الجماعات ہین جبرئیل نے بڑھہ کر انھین میرے احوال سے آگاہ کیا کہ ای عزرائیل یہہ محمد ہین پیغمبر آخر الزمان محبوب سبحان عزرائیل تبسم کر کر میری تعظیم بجالائے اور کہا مرحبا ہو تمکو تم سب پیغمبرونسے نزدیک اللہ تعالی کے عزیزتر اور بزرگ تر ہو اور امت آپ کی سب امتون سے بہتر ہے اور مین تمھارے امت پر والدین سے زیادہ تر رحیم ہون مین نے کہا ای عزرائیل خوش کیا تو نے مجھکو اب اس احوال سے تو آگاہ کر کہا یہہ طشت مثال تمام دنیا ہے اور لوح اجل نامہ اور جریدہ روزنامہ اور درخت نشانی زندگی ہے جانب یمین کے فرشتے رحمت کے ہین جانب یسار کے عذاب کے پتون پر ایک طرف نام بندونکا دوسری طرف سعادت شقاوت لکھی ہے جب کوئی بیمار ہوتا ہے پتہ اُسکے نام کا زرد ہو جاتا ہے جب اُسکی اجل آتی ہے وہ پتہ لوح پر گر پڑتا ہے اور نام اُسکا مٹ جاتا ہے مین اُس سے دریافت کر کر قبض روح کرتا ہون اگر سیت نیک بخت ہوتا ہے تو روح قبض کر کر دست راست کے فرشتون کے حوالے کرتا ہون اور جو بدبخت ہوتا ہے تو دست چپ کے ملائکونکو سپرد کرتا ہون مین نے پوچھا کہ یہہ فرشتے کتنے ہین کہا گنتی اُنکی مین نہین جانتا مگر ہر بندے کی قبض روح کو چھے لاکھہ فرشتے رحمت کے چھہ لاکھہ عذاب کے حاضر ہوتے ہین پھر جیسا مردہ ہوتا ہے ویسے ہی فرشتونکو دیتا ہون ہر روح کے واسطے اسیقدر ملائک نئے نئے آتے ہین اور تا قیامت اسیطرح چلے جاینگے دوسری بار نوبت نہین آنے کی پھر مین نے پوچھا ہر روح تمہین قبض کرتے ہو یا اور فرشتے کو بھی اسمین دخل ہے کہا جبسے مجھے یہان بٹھایا ہے مین یہان سے نہین اُٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکر کش میرے ہین ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتونکا لشکر تابع ہے اُنکو بھیجتا ہون وہ سارے بدن سے روح کھینچکر

حجرے مین لاتے ہین پھر مین ہاتھ دراز کرکر قبض کرلیتا ہون پھر مین نے ملک الموت کا ہاتھ پکڑکر کہا کہ ایک بات
میری ہے اگر مانو تو کہون اُنھون نے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہے مین نے کہا کہ وقت قبض روح کے امت پر
میرے سہولیت کیجو کہ ضعیف و نحیف ہین قابض ارواح نے کہا کہ آپ بالکل اندیشہ نکیجے قسم ہے اُس معبود کی
کہ جسنے خلعت خاتمیت انبیا و رسل تمھاری قامت باستقامت پر چست و درست فرمائی ہے ہر دن رات
ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے اس امت کے خود خطاب فرماتا ہے کہ اے عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی
اور سہولت کر کہ واسطے مین انپر والدین سے زیادہ تر شفیق و رحیم ہون بیت بخوف نزع کہین دل نکون
محیط غم مین غریق مہ خدا رحیم ملک مہربان نبی ہین شفیق وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور فرشتے ہنین تقصیر کرتے اور
قبض روح مین تاخیر کرتے ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین لوگ پیچھے مرنیکے وقت
حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہے انکا اور حق ہے اَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے اسیکے ہے حکم اُسدن کہ کسی حاکم کو
مجال حکم کی نہو گی وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ اور وہ جلدتر حساب لینے والونکا ہے لکھا ہے کہ مقدار دو ہینے گو سفند
حساب کل کا کرلیگا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملون انکے کے یہہ دلیل کمال قدرت ہے
قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیرون جنگل کے سے اور
دریا کے سے سمجھ لیجیے کہ ظلمات جنگل کی اندھیرا رات کا اور بخار کا اور غبار کا ہے اور ظلمات دریا کی اندھیرا
شب کا اور سحاب کا اور بخار کا ہے اور مراد اس سے سختی کشتیونکی اور جنگلون کی ہے تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً پکارتے ہو تم نجات دینے والے اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر اور کہتے ہو لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ اگر نجات دیگا ہمکو اللہ اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالے اوپر نعمت نجات کے
قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ نجات دیگا
دیتا ہے تمکو اندھیرون جنگل اور دریا کے سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہین رہتے
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ کہ وہی قادر اوپر اسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمھارے سے
جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور پتھر قوم لوط پر برسے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا نیچے پاؤن تمھارے سے جیسے فرعون
والے غرق ہوگئے اور قارون زمین مین دھس گیا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملا دیوے تمکو باہم گروہ گروہ
ہر گروہ کا مدعا خلاف دوسرے کے تو کہ اس مخالفت سے جنگ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھاوے
بعضے تمھارے کو لڑائی بعضے کی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ دیکھ کس طرح بیان کرتے ہین
ہم اور پھیرتے ہین آیتون کو ساتھ وعدہ و وعید کے تو کہ وہ سمجھین وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور
جھٹلایا عذاب کو یا قرآن کو قوم تیرے نے کہ کفار قریش ہین اور وہ عذاب یا کتاب حق ہے قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ

بوکیل کہ نہین ہون مین اوپر تمھارے داروغہ کہ تمھین تکذیب سے منع کرون یا تعذیب کرکے جزا دون
لکل نبأ مستقر واسطے ہر چیز کے وقت ہی قرار پکڑنے کا یعنے ہر وعدہ اور وعید لئے وقت واقع ہوگا
یا ہر عمل کی جزا ملیگی وسوف تعلمون اور شتاب ہی کہ جان لوگے تم اسکو واذا رایت الذین یخوضون
فی ایٰتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ اور جسوقت دیکھے تو ان لوگون کو کہ ساتھ تکذیب اور
استہزا کے جھگڑتے ہین بیچ آیتون ہماری کے کہ قرآن ہی پس منہہ پھیر لے انسے یہانتک کہ تکرار
کرین بیچ بات کے سوا قرآن کے وامّا ینسینّک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظٰلمین اور
اگر بھلاوے تجکو شیطان منہہ پھیرانیکو انسے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی پس مت بیٹھ
پیچھے یاد آنیکے ساتھ گروہ ظالمون کے کہ جگہہ تصدیق اور تعظیم کے تکذیب اور استہزا کو رکھتے ہین سبب نزول
اس آیت کا یہہ ہی کہ جب مسلمان مشرکون کے پاس بیٹھتے تھے وہ قرآن پر ہنسنے لگتے تھے اور
جھٹلانے لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی جو دیکھو کفار قریش کو کہ قرآن کو جھٹلاتے ہین انکے پاس سے اٹھ آؤ اہل
اسلام نے کہا یا رسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کا کیا چاہین اور مسجد حرام مین بیٹھا چاہین اور کافر بھی
وہان ہمیشہ رہتے ہین اور قرآن اور مسلمان پر ہنستے ہین اور ہم انکی نہ مجلس چھوڑ سکتے ہین نہ انکو خوض سے منع کرسکتے
ہین اس بات مین ہم گنہگار ہونگے یا نہین یہہ آیت آئی وما علی الذین یتّقون من حسابھم من شیءٍ ولٰکن
ذکرٰی اور نہین اوپر ان لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین جھگڑنے سے حساب انکے سے جو جھگڑتے ہین لیکن
گناہ انکے سے کچھہ اور لیکن نصیحت دینا ہی جھگڑنیوالون کو کہ مت جھگڑو قرآن مین اور اسکی برائیان بیان
کرتے ہین لعلھم یتّقون تو کہ وہ بچین اس کام سے وذر الذین اتّخذوا دینھم لعبا ولھوا اور چھوڑ دے
ان لوگون کو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کھیل اور تماشا جیسی بتون کی عبادت کرتے ہین اور بحیرہ اور سائبہ حرام
جانتے ہین یا بعضے انکا جس دین پر بلاتا ہی اسپر ہنستے ہین وغرّتھم الحیٰوۃ الدنیا اور فریب دیا ہی
انکو زندگانی دنیا کے نے اس سبب سے حشر اور بعث کا انکار کرتے ہین وذکّر بہٖ ان تبسل نفس بما کسبت اور
نصیحت کر ساتھ قرآن کے تو کہ نہ سونپا جاوے ساتھ ہلاکت کے یا نہ رسوا ہووے یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا سبب
اس چیز کے کہ کمایا ہی برائیون سے لیس لھا من دون اللہ ولیّ ولا شفیع نہین واسطے اس جی کے سوا اللہ
کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ چھڑا وے عذاب نار سے وان تعدل کلّ عدلٍ لا یؤخذ
منھا اور بدلا لیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تو کہ عذاب سے چھوٹے نہ لیا جاویگا اس سے اولٰئک الذین ابسلوا بما
کسبوا یہی لوگ ہین کہ سونپے گئے ہین فرشتونکو عذاب کے سبب اسکے جو کمائے ہین برے فعل لھم شراب
من حمیم وعذاب الیم بما کانوا یکفرون واسطے انکے ہی بیچ دوزخ کے پینا گرم پانی کہ اندر بدن انکا

جلاوے اور عذاب ہے درد دینے والا سبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبادت کرین ہم سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہ نفع دے
ہمکو اور نہ ضرر دے وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور کیا پھرے جاوین ہم اوپر اڑیون اپنی کے یعنے
مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگین پیچھے اسوقت کے کہ ہدایت کیا اللہ نے ساتھ اسلام کے اور جو دین حق سے
پھر جاوینگے ہم تو ہو جاوینگے كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ مانند اس شخص کے
کہ ڈال دیا ہے اسکو شیطان نے بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دور سراسیمہ پریشان لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ
اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا واسطے اسکے یار ہین کہ شفقت سے پکارتے ہین اسکو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس اور
شیطان اپنے طرف بلاتا ہے اور متردد ہے کہ کدھر جاؤن اگر شیطان کا کہا مانے گا ہلاک ہوگا اور جو انکا کہنا
سنیگا نجات پائیگا وجہ تمثیل کی یہہ ہے کہ جو مرتد ہوا وہ اسطرح ہے جیسے کسی شخص کو غول بیابانی کاروان
سے اٹھا لیجاوین اور جنگل خطرناک مین بٹھاوین رفیق اسکے مسلمان راہ شریعت پر سے بلاتے ہین اور بھوت
اسکو بیابان ضلالت کے طرف کھینچتے ہین اگر اسنے اپنے آپ کو کاروان مین پہنچایا مسلمانون مین داخل ہوا اور
بھوتون پاس رہ گیا کافرین ہوا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہے وہی دین
سچا اور سیدھا وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور حکم کئے گئے ہین ہم کہ مطیع ہووین واسطے پروردگار
عالمون کے وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ اور یہہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ سے اسکے ترک کرنے مین
وَهُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہے جو طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤگے دن قیامت کے وَهُوَ الَّذِیْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور اللہ وہ ہے کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے
حق کے بیچ کیونکہ مصنوعات ہے رافت دلیل نہ قدرت اللہ کی بے قال و قیل وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ
اور یاد کر اسدن کو کہ کہیگا اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا پس ہو جاویگی سمجھ لیجئے کہ وہ دن قیامت کا ہے
اسدن حکم فرمائیگا مردونکو کہ زندہ ہو اور اکٹھے ہو وہ ہو جاوینگے قَوْلُهُ الْحَقُّ بات اسکی سچ ہے وَلَهُ الْمُلْكُ
یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ اور واسطے اسکے ہے پادشاہی اسدن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے عٰلِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہے غیب کا کہ عالم ملکوت ہے اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہے وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ
اور وہ ہے حکمت والا بیچ اٹھانے اور جمع کرنے خلق کے خبردار طریق بعث اور حشر کا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ
لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اور یاد کر واسطے اہل مکے کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ یہہ دعوے
فرزندی اسکے کا کرتے ہین پس اولی یہہ ہے کہ اسکی اقتدا کرین توحید مین اور قصہ یہہ ہے جسوقت کہا ابراہیم نے
واسطے باپ اپنے کے آزر کو کیا پکڑتا ہے تو بتونکو آپ تراشے ہین معبود اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

تحقیق مین دیکھتا ہون تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جیسے کہ ابراہیم کو گمراہی قوم کی دیکھائی اسیطرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو پادشاہی آسمانونکی اور زمین کی یعنے عجائب غرائب اُنکے لکھاہے کہ ملکوت آسمانون کے چاند سورج ہین اور زمین کے درخت اور پتھر حق تعالی نے ایک سل پر انکو کھڑا کرکے عرش سے تحت الثری تک سب دکھادیا تو کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت کاملہ حق کے وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ اور تو کہ ہووین یقین لانیوالون سے علم استدلالی مین معالم مین لکھاہے کہ نمرود بن کنعان روے زمین کا پادشاہ تھا بابل مین رہتا تھا ایک رات اُسنے خواب دیکھا کہ ستارا روشن اُس شہر کے افق سے نکلا چاند سورج کی روشنی اسکے سامھنے نابود ہوگئی حکماسے اسکی تعبیر پوچھی اُنھون نے کہا کہ اس ولایت بابل مین ایک لڑکا نیک طالع پیدا ہوگا تو اور تیرا لشکر اُسکے ہاتھ سے ہلاک ہوگا اور ابھی وہ مولود بچہ حمل مین نہین آیا نمرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنے جورو سے خلوت نکرے اور ایک نگہبان ہر ایک کے واسطے مقرر کیا اور آزر مقرب نمرود کا تھا اُسنے نگہبان سے چھپ کر اپنے اہل خانہ سے خلوت کی وہ حاملہ ہوگئی کاہنون نے کہا نمرود سے کہ امشب وہ لڑکا رحم مین آیا نمرود غصے ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا کہ جب وقت ولادت کے اگر لڑکا ہو تو مار ڈالین اور لڑکی ہو تو چھوڑ دین ابراہیم علیہ السلام کی مان پر کچھ اثر حمل کا نتھا وقت وضع حمل کا پہچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہوا تو نمرود مردود کو خبر ہوگی مار ڈالیگا بہانے سے شہر سے نکل کر ایک غار مین جا کر رہین وہان ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے پھر ایک کپڑے مین انکو لپیٹ کر وہین غار مین رکھکر غار کا مُنہہ بند کرکے پھر شہر مین آئی اور آزر سے کہا کہ شہر کے باہر مین گئی تھی لڑکا پیدا ہوا اور مرگیا مین دفن کرکر چلی آئی آزر نے سچ جانا پھر دوسرے روز پھر غار کو گئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیان چوستے ہین ایک سے دودھ ایک سے شہد نکلتا ہے خوش ہوئی پھر شہر کو آئی اور ابراہیم وہان اللہ کی عنایت سے پلتے تھے ایک مہینے مین بقدر برس کے بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس مین جب پندرہ مہینے کے ہوئے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضون نے کہاہے کہ سات برس غار مین رہے بعضون نے کہاہے تیرہ برس بعضون نے کہاہے سترہ برس بہر تقدیر جب ابراہیم بزرگ ہوئے اونی نے آزر سے کہا کہ خبر موت کی بیٹے تیرے کی جھوٹ کہی تھی وہ چل دیکھ جوان ہواہے پس آزر غار مین آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن و جمال انکے سے بہت خوش ہوا اور اونی سے کہا کہ اسکو غار سے باہر نکال کہ نمرود پاس لیجاؤن مین اور کہا اونی نے انکو غار سے نکالا نماز شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریان جمع تھین ابراہیم نے مان سے پوچھا یہہ کیا ہین اُسنے بتایا آپ نے کہا انکا پروردگار ہوگا جسنے پیدا کیا اور رزق دیتاہے پھر مان سے کہا کہ کوئی مخلوق بن خالق کے نہین ہے اور خالق سے تربیت مخلوق پرورش پاتی ہے بتا میرا پروردگار کون ہے مان نے کہا مین کہا تیرا پروردگار کون ہے کہا باپ تیرا کہا خدا اسکا کون ہے کہا نمرود کہا نمرود کا خدا کون ہے کہا مان نے چپ رہ مت کہہ اسمین بڑا خطرہ ہے اور نمرود کے زمانے مین بعضے ستارونکو اور

آفتاب اور ماہتاب کو پوجتے تھے اور بعضے بتون کو اور بعضے نمرود کو ابراہیم علیہ السلام مان کے ساتھ شہر کی طرف چلے
فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ رَاٰی کَوْکَبًا پس جب ڈھانپ لیا اوپر اسکے رات نے یعنے رات ہوئی اور اندھیرا ہوا دیکھا
ایک تارے کو روشن کہ زہرہ یا مشتری تھا نزدیک کنارے مغرب کے پس بعضے ستارہ پرستون نے اودھر مُنہہ کر کر سجدہ
کیا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ کہا ابراہیم نے کیا یہی ہے پروردگار میرا بطور استفہام یا اُس قوم کے زعم پر فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ
لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ پس جسوقت کہ وہ ستارا چھپ گیا کہا نہین دوست رکھتا مین چھپ جانیوالون کو کیونکہ
پروردگار عالم کو زوال نہین پھر آگے چلے چودھوین رات تھی کنارے پر آسمان کے چاند نمود ہوا فَلَمَّا رَاٰ
الْقَمَرَ بَازِغًا پس جب دیکھا چاند کو درخشندہ اور بعضے قمر پرستون کو طرف اُسکے سجدے مین پڑے ہوئے قَالَ
هٰذَا رَبِّیْ کہا کیا یہی ہے پروردگار میرا یعنے یہہ نہین فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب چھپ گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ
رَبِّیْ لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ کہا ابراہیم نے اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہ سے
پھر وہانسے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع ہونے لگا بعضے لوگ اُسکی طرف سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ
الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَکْبَرُ پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا کیا یہہ ہے پروردگار میرا یعنے
یہہ نہین یہہ سب ستارون سے بڑا ہے جرم مین اور روشنی مین یہہ ہے کہ کہتے ہین آفتاب پرست کہ یہہ پروردگار میرا ہے
یہہ سب سے بڑا فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین
بیزار ہون اس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا مُنہہ اپنے کو واسطے اُس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا
آسمانونکو اور زمین کو درانحال کہ مائل ہوئین سب دینون سے طرف دین توحید کے اور نہین مین شرک لانے
والون سے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم شہر مین آئے آزر نے انکو نمرود پاس لے گئے نمرود مردود بدشکل تھا
اور غلام و کنیزک خوش شکل اُسکے تخت کے گرد دست بستہ کھڑے تھے اُنھون نے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہا خدا
سب کا کہا یہہ گرد تخت کے کون کھڑے ہین کہا یہہ بندے اسکے ابراہیم نے ہنسکر کہا اے مادر یہہ کیا خدا ہے کہ
اپنے سے اورون کو خوب صورت پیدا کیا ہے چاہیئے کہ سب سے آپ خوش شکل ہوتا پھر ابراہیم ہمیشہ بتون کی
مذمت کیا کرتے تھے اور اُنکے پوجنے والون کو گالیان دیتے تھے اُنکی قوم اُنسے جھگڑنے لگی چنانچہ حق تعالےٰ
فرماتا ہے وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اُس سے قوم اُسکی نے بیچ توحید کے قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَ
قَدْ هَدٰىنِ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ وحدانیت خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھ پر غلبہ کرو
اور حال یہہ ہے کہ تحقیق اللہ نے راہ دکھائی ہے مجھکو توحید کی پھر اُنھون نے ڈرایا کہ ہمارے معبود پر تو ہنستا ہے وہ
تجھہ پر آفت لاوینگے حضرت ابراہیم نے کہا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِکُوْنَ بِهٖٓ اور نہین ڈرتا ہون مین اُس چیز سے

کہ شریک

کہ شریک لاتے ہو ساتھ اسکے یعنے بتون سے تمھارے مین خوف نہین کرتا کہ وہ کچھ ضرر نہین دے سکتے
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا مگر یہہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھ آفت پہنچانا مجھ پر انکے سبب سے وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ
عِلْمًا سما لیا پروردگار میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے
تم اور درمیان عاجز اور قادر کے اور عالم اور جاہل کے تمیز نہین کرتے تم وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ
أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا اور کیونکر ڈرون مین اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہین
ڈرتے ہو تم یہہ کہ شریک مقرر کیا ہے تمنے ساتھ اللہ کے اس چیز کو کہ نہین اتاری اللہ نے ساتھ اسکے اوپر
تمھارے کتاب اور دلیل فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ پس کونسا دونون فرقون موحدون اور مشرکون مین سے
لائق تر ہے ساتھ امن کے بتا دو إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیم کو اس سوال کا جواب اللہ تعالی
دیتا ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور
نہین ملایا انھون نے ایمان اپنے کو ساتھ شرک کے یہہ لوگ واسطے انکے ہے امن دوزخ مین ہمیشہ رہنے سے
اور وہ ہین راہ پانیوالے وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ اور یہہ استدلال ابراہیم کا کواکب کے
چھپنے پر وہان سے یہان تک دلیل ہماری ہے دی ہمنے وہ ابراہیم کو تو کہ حجت پکڑے ساتھ اسکے اوپر قوم
اپنے کے نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے جسکو کہ چاہتے ہین إِنَّ رَبَّكَ
حَكِيمٌ عَلِيمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہے اپنی صنعت مین علم والا ہے اپنی خلقت مین وَوَهَبْنَا
لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ اور دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اسکا اسحق کہ باپ پیغمبران بنی اسرائیل کا ہے اور
پوتا اسکا یعقوب کہ اسرائیل ہے كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو ان دونون مین سے ہدایت کی ہمنے وَنُوحًا هَدَيْنَا
مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ
وَهَارُونَ اور ہدایت کی ہمنے اولاد نوح کے مین سے یا ابراہیم کے مین سے لیکن اول اصح ہے کیونکہ یونس اور لوط
اس آیت مین مذکور ہین اور وہ ذریۃ نوح سے بھی ہین کہ ابراہیم بھی ذریۃ نوح سے ہے داؤد کو کہ اولاد یہودا سے
ہے اور سلیمان کو کہ پسر داؤد ہے اور ایوب کو کہ پسر اموص ہے اولاد عیص بن اسحق سے اور یوسف کو کہ
پسر یعقوب ہے اور موسی اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین اولاد لاوی بن یعقوب سے وَكَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور جیسی کہ ابراہیم کو جزا دی ہے ہمنے ساتھ رفع درجات کے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان
کرنیوالون کو موافق استعداد ہر ایک کے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ اور ہدایت کی ہے ہمنے زکریا کو کہ اولاد سلیمان سے
ہے اور یحیی کو کہ پسر زکریا ہے اور عیسی کو کہ پسر مریم ہے اور الیاس کو کہ اولاد ہارون سے ہے اور جو لوگ کہتے ہین کہ مراد الیاس سے
ادریس ہے وہ نہین بنتا کیونکہ ادریس نوح کے آبا سے ہے نہ اولاد سے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ نسبت مان کے

طرف کی بھی سندہی کیونکہ عیسی کو ذریت نوح یا ابراہیم مین گنا حالانکہ نسبت مادری ہی نہ پدری پس نسبت
سادات کی صحیح ہی جناب پیغمبر سے کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر ایک اُن پیغمبروں مین سے صالحون سے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ
وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا اور ہدایت کی ہمنے اسمعیل کو کہ پسر ابراہیم ہی اور یسع کو کہ پسر اخطوب ہی اور یونس کو
کہ اولاد ہود ابن یعقوب سے ہی اور لوط کو کہ پسر ہارون بن آذر ہی برادرزادہ حضرت ابراہیم کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور ہر ایک کو بزرگی دی ہے ہمنے ساتھہ نبوت کے اوپر عالمون کے کہ عالم ملائکہ اور عالم انس اور عالم
جن ہی وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ اور ہدایت کی ہے ہمنے بعضون کو باپون انکے سے اور بعضون کو
اولاد انکے سے اور بعضون کو بھائیون انکے سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور کھینچ
لیا ہمنے اُن پیغمبرون کو اور ہدایت کی ہے ہمنے انکو طرف راہ سیدھی کے یعنے ثابت رکھا ہے ہمنے راہ راست پر نہ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ دین کہ انبیا اسپر تھے ہدایت اللہ کی ہی راہ دکھاتا
ہی ساتھہ اس دین فضل اپنے سے جسے چاہے بندون اپنے سے وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اگر
یہہ پیغمبر شریک کرتے ساتھہ اللہ کے باوجود اس فضل اور کمال کے البتہ کھویا جاتا اُنسے جو کچھہ تھے عمل کرتے کیونکہ
کفر اعمال کو کھوتا اور نیست کرتا ہی یہہ آیت بڑے تہدید کی ہی مشرکون کے واسطے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ یہہ گروہ انبیا وہ ہین جو دی ہے ہمنے انکو کتاب اور حکم اور پیغمبری فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ
وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ پس اگر کفر کرین ساتھہ کتاب اور حکم اور نبوت کے یہہ کفار قریش پس تحقیق
مقرر کیا ہے ہمنے ساتھہ اسکے وہ گروہ کہ صدق دل سے نہین ہین ساتھہ اُن چیزون سے کفر کرنے مراد اس سے
پیغمبر اور پیرو اُنکے ہین یا انصار اور اہل مدینہ ہین اور وقت نزول اس آیت کے وہ ایمان نہین لائے تھے یہہ
بشارت ہی ساتھہ ایمان اُنکے کے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یہہ گروہ انبیا وہ لوگ
ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھہ ہدایت انکی کے پیروی کر تو مراد اس سے وہ چیزین ہین جنمین متفق ہین
توحید اور اصول دین سے نہ فروع مختلف فیہ سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اقتدا انبیا کی کرین
اور حال انکہ آپکو کسی پیغمبر کی اقتدا انکا ہے نہ فروع نہ اصول دین مین کیونکہ شریعت آپکی ناسخ ادیان ہی مگر حکم
اُنکے احوال کے پیروی کا ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ صفات سنیہ اور خصال رضیہ اور محاسن اخلاق اور
مکارم اوصاف سب پیغمبرون کے اکیلے آپ کو عنایت فرمائے لہذا افضل انبیا ہوئے سوا سب رسولون کے
صفات نیک اور خلق حسن جمع کر دئیے ہین خلق خالق نے اکیلے آپ مین قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کہہ ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کافرون سے نہین چاہتا مین تم سے اوپر اس پیغام حق پہچانیکے بدلا جیسے پہلے مجھہ سے کسی
پیغمبر نے امت سے اجر دعوت ہی نہین چاہا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ نہین یہہ پیغام پہچانا میرا مگر نصیحت

واسطے عالمون کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اور نہ تعظیم کی یہودنے اللہ کی ہوافق تعظیم اسکے کے کشف الاسرار مین ہی کہ نہ پہچانا اللہ کو جیساکہ پہچاننا اسکا ہی ہان قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک و آب کو رب الارباب سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے معرفت الٰہی سے پوچھا کہا کل ما خطر ببالک فهو علی خلاف ذلک نظم دیکھین جسے ہی وہ اس لقا سے بھی ورا ہہ ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا نہ جو دید مین و ہم مین گمان مین آوسے نہ وہ اس سے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا بعضون نے کہا ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ ما وضعوا اللہ حق وضعہ لکھا ہی کہ مالک بن حیف کہ سرحلقہ احبار یہود تھا حضرت کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ تجھے قسم دیتا ہون مین اس خدا کی جسنے توریت موسیٰ پر نازل کی ہی توریت مین دیکھا ہی تونے کہ خدا دانشمند فربہ کو دشمن رکھتا ہی اسنے کہا ہان یہہ خبر توریت مین ہی آپنے فرمایا کہ وہ فربہ تن پرور خود ہی تو ہی وہ غصے ہوا اور کہا خدا نے کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی آیت آئی کہ نہین وصف کیا انہون نے اللہ کا جیساکہ وصف اسکا چاہئیے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ جو وقت کہا نہین اتارا اللہ نے اوپر کسی بشر کے کچھہ چیز احکام شرع سے اور اسیطرح صفت انزال کتب اور ارسال رسل کا انکار کیا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا کہہ کسنے اتارا ہی کتاب کو وہ جو آیا تھا ساتھہ اسکے موسیٰ در انحال کہ ہی وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی واسطے لوگون کے کرتے ہو تم اسکو ورق ورق پراگندہ ظاہر کرتے ہو تم اسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے ہو تم بہت کو اوسمین سے جیسی لعت اور صفت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیۃ رجم کی اور سوا اسکے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ اور سکھائے گئے ہو تم اے اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھہ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمھارے امر اور نہی اور حلال اور حرام قُلِ اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہی یہہ جواب اسکا ہی کہ توریت کسنے اتاری ثُمَّ ذَرْهُمْ پھر چھوڑ دے یہودیان کو تو کہ ہمیشہ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ بیچ باطل و خرافات اپنے کے کھیلین شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ نے کہا کلمہ قل اللہ ثم ذرہم میں کہا اللہ بس ماسوی ہوس و انقطع النفس شیخ الاسلام نے کہا کلمہ قل اللہ ثم ذرہم امید طرف اسکی رکھتا ہون اور غیر اسکے کو ترک کرتا ہون نظم اللہ ہی کی ہین جستجو رکھتا ہون نہ دو جگ مین یہہ ایک آرزو رکھتا ہون نہ مطلب ہی تو ہی ماسوا اسکے اور نہ رافت نہ طلب نہ تک و پو رکھتا ہون نہ شیخ شبلی نے بعضے اصحاب لیئے کہا علیک باللہ ودع ماسوی نظم رافت تو تعلقات سے کو چھوڑ نہ سررشتہ جب ماسوی دلسے توڑ تہ ہین تفرقہ دلی کے باعث یہہ سب نہ دل ایک سے لگا کے سب سے منہہ موڑ نہ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا اور یہہ قران ایک کتاب ہی

کہ اُتارا ہے ہمنے اسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اُسی چیز کو جو آگے اُسکے ہے کتابون سے
اور تو کہ ڈراوے تو مکّی کرنیوالونکو اور اُنکو جو گرد اُسکے ہین اور نذیر ساتھ بدی کے ہے یعنی تو کہ ڈراوے یہہ کتاب
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ اور جو لوگ کہ ایمان لاے ہین ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھ
اُسکے یعنے پیغمبر کے یا کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہان کے عذاب سے اور سمجھے گا کہ چھٹکارا سوا اتباع
پیغمبر اور قرآن کے میسر نہین پس ایمان لاتے ہین اوپر اُسکے وَھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اور وہ کہ نبی اور
کتاب پر ایمان لائے ہین اوپر نماز اپنے کے محافظت کرتے ہین کیونکہ نماز ایمان کی نشانی ہے اور دین کا ستون
ہے لکھا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاطر عاطر
پر زنگ ملال اس دعوی دروغ سے ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْقَالَ
اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ اور کون ہے ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ اور
کہتا ہے کہ مین پیغمبر اسکا ہون یا کہتا ہے وحی کی طرف میرے اور نہین وحی کی گئی طرف اُسکے سمجھ لیجیے کہ مسیلمہ
جھوٹی باتین جوڑ کر کہتا تھا کہ یہہ مجھ پر وحی اُتری اور اسود عنسی کہتا تھا کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہے
اور باتین القا کرتا ہے وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اور کون ہے ظالم تر اُس سے جو کہتا ہے
شتاب نازل کرونگا مین بھی مثل اُس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے سمجھ لیجیے کہ یہہ بات کہنے والا
عبد اللہ بن سعد ہے کہ کاتب وحی تھا ایک دن آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ لکھتا تھا ملاحظہ
قدرت الٰہی کر کر کہ کسطرح علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بناتا ہے بعد سننے کلمات ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ
خَلْقًا اٰخَرَ کے بے اختیار تعجب سے اُسکی زبان پر جاری ہوا فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ لکھ یہی نازل ہوا ہے وہ شک مین پڑھ کر مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ
وسلم صادق ہین مجھپر بھی وحی آتی ہے جیسی اُنپر اور جو کاذب ہین تو مین مثل اُنکے وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جب ہون ظالم یعنے کافر بیچ شدتون موت کے
اور فرشتے عذاب کے کھولین ہاتھ اپنے اُنکی روح قبض کرنے کو یا اُنکے عذاب کرنے کو اور گرز آتشین اُنکو مارتے
ہون اور کہتے ہون اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ نکالو جانون اپنے کو تنون اپنے سے جیسے کوتوال کا پیادہ کسی سے غصہ سے
چیز طلب کرے یا کہتے ہون فرشتے کہ نکالو الفسون اپنے کو عذاب سے اگر نکال سکتے ہو اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ آج کہ دن کہ وقت
مرنے تمہارے کا ہے ابد الاباد تک جزا دئیے جاؤگے ساتھ عذاب رسوائی کے بسبب اسکے کہ تھے تم کہتے
اوپر اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتون اُسکی سے تکبر کرتے و تعظیم نہین کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس واسطے حساب اور جزا کے اکیلے نظیر فی مال نہ
فرزند نہ مونس نہ مددگار نہ خادم ہے نہ حشمت ہے نہ ہمدم ہے نہ ہے یار نہ جیسا کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو رحم مادر مین
سر و پا برہنہ پہلے بار وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ اور چھوڑ دیا تمنے جو دیا تھا ہمنے تمکو دنیا مین اور
اسپر تم ناز کرتے تھے پیچھے پیٹھ اپنے کے نہ آگے بھیجا نہ ساتھ لائے وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا اور نہین دیکھتے ہم ساتھ تمہارے شفاعت کرنیوالون تمہارے کو جنکو دعوی کرتے
تھے تم یہہ کہ وہ بیچ تربیت تمہارے شریک ہین اللہ کے لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا نہ
وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور کھویا گیا تم سے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى تحقیق
اللہ پھاڑنے والا ہے دانے کا توکہ اناج پیدا ہوا اور گٹھلی کا توکہ درخت اگے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہے زندے
کو یعنی نبات کو کہ نشو نما حیات کی رکھتی ہے مردے سے کہ دانہ اور گٹھلی ہے آدمی کو نطفے سے مرغ کو بیضے سے
مومن کو کافر سے عاقل کو جاہل سے وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اور نکالنے والا ہے مردے کو کہ تخم یا نطفے یا بیضے
ہے زندے سے کہ نبات یا آدمی یا مرغ ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنے والا
اللہ ہے پس کہان سے پھیرے جاتے ہو اس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنیوالا ہے صبح کا ظلمت شب سے
یعنی اندھیرا دور کر کر روشنی کر دیتا ہے وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کیا رات کو
آرام گاہ کہ لوگ بے آرامی سے حرکت کے آرام پکڑین اور کیا سورج اور چاند کو گردش کرنیوالے توکہ مہینے اور برس انسے
معلوم ہون ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہہ جو مذکور ہوا اندازہ ہے عزت والے علم والے کا وَهُوَ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور وہ ہے ایسا اللہ جسنے اپنی بڑی قدرت اور
حکمت سے پیدا کیا واسطے تمہارے ستارونکو توکہ راہ پاؤ تم ساتھ اسکے بیچ اندھیرون بیابان کے اور دریا
کے سمجھ لیجئے کہ منافع ستارون کے سوا اسکے اور بہت ہین لیکن یہان یہی منفعت ذکر کی کہ دلیل قدرت
کی اسمین بڑی ظاہر ہے کہ آسمان کے ستارے باوجود اس بعد مسافت کے میان زمین و آسمان رہنما ہوں
زمین کے تمہارے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے نشانیان اپنے قدرت کی واسطے
اس گروہ کے کہ جانتے ہین اور استدلال کرتے ہین وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ
اور وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم ہے پس واسطے تمہارے جگہہ رہنے کی اور جگہہ سونپنے
کی کہ رحم مادر اور صلب پدر ہے یا مستقر قبر ہے اور مستودع دنیا اور حقیقت یہہ ہے کہ جہان آدمی قرار نہ پکڑے
وہ مستودع ہے اور قرارگاہ مستقر ہے پس صلب اور رحم اور دنیا اور گور سب مستودع ہین اور بہشت اور دوزخ
مستقر قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے علامتین وحدانیت اپنے کی واسطے اس قوم کے

کہ سمجھتے ہین وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور وہی اللہ جسنے اتارا ابر سے یا جانب آسمان سے پانی
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ پس نکالین ہمنے ساتھ پانی کے بوٹیان سب چیز کی یہان التفات غیبت سے
طرف کلام کے ہے اول مجمل ذکر فرما کر اب مفصل ارشاد فرماتا ہے فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا
پس نکالی ہمنے پانی سے سبزی کہ بیج سے اوگی ہے اور شاخ پیدا کرتی ہے نکالتے ہین ہم اُس سبزی سے دانے
ایک پر ایک چڑھے ہوے یعنے خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ اور نکالتے ہین ہم کھجور مین سے گابھے
اسکے سے خوشے جھکے ہوے وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نکالتے ہین
باغ انگوروں کے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکسان آپسمین بیچ بوئون کے اور غیر یکسان بیچ مزے کے کہ بعضے
شیرین بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے جب
پھل لاوے کہ چھوٹا اور بیمزہ ہوتا ہے اور دیکھو طرف پکنے اُسکے کے کہ جب پختگی کو پہنچتا ہے کیا خوش شکل اور
مزہ دار ہو جاتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا نشانیان ہین
اوپر وجود قادر حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ اور مقرر کرتے ہین
کافر مجوس زعم مین اپنے واسطے اللہ کے شریک جنون کو یعنے کہتے ہین کہ خالق خیر کا اللہ یزدان اور شر کا
شیطان اہرمن ہے وَخَلَقَهُمْ اور حال یہہ ہے کہ اللہ نے پیدا کیا ہے ان کبرونکو نہ شیطان نے بلکہ شیطان
کو بھی اوسی نے پیدا کیا ہے اور یہہ احمق مخلوق کو شریک خالق کا ٹھہراتے ہین وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ
بِغَيْرِ عِلْمٍ اور باندھ لیتے ہین بعضے کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنے عزیر اور عیسی اور بیٹیان یعنے فرشتے بغیر
علم کے کہ اپنے کہنے کی بھی حقیقت نہین جانتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ پاک ہے وہ اور بلند ہے اُس
چیز سے کہ وصف کرتے ہین اسکو شریک اور فرزند سے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہے وہ آسمانون کا
اور زمین کا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ کیونکر ہو واسطے اسکے اولاد اور حال انکہ نہین ہے
واسطے اسکے جورو اور اولاد جورو اور خاوند دونون کے باہم ہونے سے ہوتی ہے اور کیونکر اسکی جورو ہو کہ
اسے جنسیت چاہیئے اور اسکا کوئی جنس ہی نہین وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہر چیز کو اور خالق کا مانند نہین
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ ساتھ ہر شی کے جاننے والا ہے اور سوا اُسکے کسیکو یہہ دانائی نہین پس اسکا
مثل نہین اور جس کسیکا مثل اور مانند نہو اُسکا ولد اور زوجہ ٹھہرانا حمق کمال ہے کیونکہ محال ہے ۴
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ یہی ہے کہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہے اللہ پروردگار تمھارا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین سچے
عبادت کے مگر وہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا پس عبادت کرو اسکی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ
اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ نہین پاتے اسکو نظرین

اور وہ

اور وہ پاتا ہے نظرون کو سمجھ لیجیے کہ ادراک کنہ شی کے دریافت کرنے کو کہتے ہین سو اللہ کے کنہ ذات کو
کوئی نہین پا سکتا اور جو ادراک کے معنی رویت کے لیجیے تو تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ نہین دیکھہ سکتین اسکو
نظرین دنیا مین کیونکہ رویت عقبی نص قرآن اور حدیث سے ثابت ہے وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اور وہ ہے باریک
بین خبردار بالاسرار نظم وہی باریک بین ہے اور یہان دان ہونے یکسان ہے سب پیدا و پنہان ہو نہ دیکھے
کوئی جو وہ دیکھتا ہے ہو وہ بانے سب کے دانست سے سوا ہے ہو قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ تحقیق آئی ہین
تمھارے پاس نشانیان روشن پروردگار تمھارے سے فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ پس جسنے دیکھہ لیا نفع اسکا
واسطے جان اسکے کے ہے وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا اور جو اندھا ہوا پس ضرر اسکا اوپر جان اسکے کے ہے وَمَا أَنَا
عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ اور نہین ہون مین اوپر تمھارے نگہبان کہ محافظت تمھارے اعمال کی کرون اور اسپر بعضن
جزا دون مجھہ پر یہی ہے کہ پہنچا دون حکم الٰہی اور یہ حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھہ آیت سیف کے
وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ اور اسیطرح جیسے آیات گذشتہ مین کیا پھیراتے ہین ہم آیات قرآن
کو خوف سے طرف رجا کے اور وعد سے طرف وعید کے تو کہ سننے والے خبردار ہون اور تو کہ کہین مکے والے پڑھا ہے اور
تعلیم پائی ہے تو نے اور سے کفار قریش کے زعم مین تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبیر اور یسار سے کہ دونون غلام
تھے روم کے بنانے مین آئے سیکھکر کہتے ہین کہ وحی خدا نے مجھہ پر بھیجی سو حق تعالی فرماتا ہے کہ مین آیتون کو اپنے
پھراتا ہون تا بیان کرین ہم قرآن واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہے تو کہ تم سمجھہ لو کہ یہہ کلام
سعی اور شر سے باہر ہے وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اور پھراتے ہین ہم آیتون اپنے کو تو کہ بیان کرین ہم قرآن
واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہے لکھا ہے کہ جہان کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
طرف دین آبا اپنے کے دعوت کرتے تھے وہان یہہ آیت اتری اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ پیروی کر
اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے راہ توحید کی اور جان کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ اور منہہ پھیر لے شریک کرنیوالون سے اور انکے کہنے پر التفات مت کر
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا اور اگر چاہتا اللہ کہ یہہ موحد ہون ہرگز نہ شریک کرتے وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا
اور نہین کیا ہمنے تجھکو اوپر کافرون کے نگہبان وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ اور نہین تو اوپر انکے داروغہ لکھا ہے
کہ جب آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی کفار قریش کہنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے بتونکو برا نکہو اور نہین تو ہم تمھارے خدا کو کہینگے یہہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا ساتھا
آیت سیف کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اور مت برا کہو ان لوگونکو
کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے پس وہ مقابلے برا کہنے لگینگے اللہ کو از روے ظلم کے نادانی سے سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی نے نہی کی

دشنام سے اُس شخص کو کہ مستحق دشنام ہے اسواسطے کہ مقابلے مین دشنام تو واقع ہوا اسکو جو کہ لائق دشنام نہین
كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ اور جیسا کہ آراستہ کیا اعمال کفار کو اسیطرح زینت دی ہمنے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل اُنکے کو
نیک ہون یا بد کل حزب بما لدیہم فرحون ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پھر طرف
پروردگار اُنکے کے ہے بازگشت اُنکی پس خبر دیگا اُنکو وقت جزا کے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ عمل کرتے لکھا ہے کہ اکابر
قریش پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تم کہتے ہو موسی نے عصا پتھر پر مارا بارہ چشمے جاری ہوئے اور
عیسی نے مردے کو جلایا تم بھی ایسا ہی معجزہ کوئی ہمکو دکھاؤ تو ہم ایمان لاوین حضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو کہا کہ
کوہ صفا سونے کا ہو جاوے آپنے کہا کہ اگر ہو گیا تو تم ایمان لاؤگے اُنھون نے کہا لاوینگے اور سخت قسمین اسبات پر
کھائین اس عالم مین ہے کہ آپ دعا کرنے لگے جبرئیل آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونے کا
کردونگا لیکن یہہ قاعدہ ہے میرا کہ جو امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرتی ہے اور وہ معجزہ ظاہر ہوتا ہے پھر وہ ایمان لاتی
تو خیر اور جو منکر ہوئی تو عذاب متصل لاتا ہون اگر تو چاہے یہہ معجزہ ظاہر کرون لیکن عذاب بھی بعد اسکے آیگا اور اگر
چاہے چھوڑ دے اُنکو تو کہ توبہ کرین حضرت نے شق دوسری اختیار کی یہہ آیت آئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ
جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا اور قسم کھائی تھی اُنھون نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ البتہ اگر آویگی اُنکے پاس وہ
نشانی جو طلب کی ہے البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھ اسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ سوا اسکے نہین کہ نشانیان
نبوت کی کہ معجزے ہین نزدیک اللہ کے ہین اور وہ قادر ہے جو کچھ اُنمین سے ظاہر کرے وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ اور کیا خبر معلوم کروانی ہے تمکو اے مسلمانو ساتھ اسکے کہ کافرون سے صادر ہو تحقیق معجزے جب
آوینگے اُنکو اور وہ دیکھینگے نہ ایمان لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور پھیر دینگے ہم دلون اُنکے کو تصدیق سے
اور نظرون اُنکے کو حق دیکھنے سے پس نہین ایمان لاوینگے آخر مین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ نہ ایمان
لائے تھے ساتھ اُن معجزون کے جو ظاہر ہوئے تھے پہلے بار جیسے شق قمر وغیرہ وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور
چھوڑ دینگے ہم اُنکو بیچ سرکشی اُنکی کے بھٹکتے پھرا جو معجزہ حضرت رسول سے ہے وہ دور دور بھٹکارہ قبول سے
وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر ہم اُتارتے طرف کافرون کے فرشتے جیسے کہ کہتے ہین وہ
لولا انزل علینا الملائکہ اور اگر باتین کرتے اُنسے مردے جیسے کہ حکم چاہتے ہین کہ فاتوا بآبائنا وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ
شَيْءٍ قُبُلًا اور اگر جمع کرتے ہم اوپر اُنکے ہر چیز کو کہ دنیا مین ہے مقابل گروہ گروہ تو کہ گواہی دیتے اوپر وحدانیت
قادر مطلق کے اور نبوت رسول برحق کے مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ نہوتا کہ وہ ایمان
لاوین مگر یہہ کہ وہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر کافرون کے جاہل ہین اگر معجزے دکھائے بھی جاوینگے تو بھی ایمان نہین لاینگے
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور جیسا کہ تیرے لیے دوست ہیں ویسے دشمن ہین اسیطرح سے

کئے ہمنے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنوں کے شیاطین الانس کافرین کیونکہ ابلیس
کیطرح اللہ کی رحمت سے دور ہین یُوحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ جمین ڈالتے ہین وسوسے بعضے شیطان
جن کے طرف بعضے شیطان انس کے یا وسوسے ڈالتے ہین بعضے جن جن کو اور بعض انس انس کو زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ملمع کئی ہوئے بات جھوٹی فریب دینے کو وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ
اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان انکے کو نکرتے وہ دشمنی پیغمبروں سے پس چھوڑ دے انکو اور ان جھوٹی چیزوں کو باندھتے ہین
وَلِتَصْغٰی اِلَیْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِیَرْضَوْهُ وَلِیَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ اور تو کہ جھکین طرف
اسکے دل ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے آخرت کے اور تو کہ پسند کرین اسکو اور تو کہ کسب کرین گناہون سے جو کچھ کہ
وہ کسب کرنیوالے ہین اَفَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا وَّهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا پس
غیر اللہ کے چاہون مین حکم کرنیوالا درمیان اپنے اور تمھارے اور وہی ہے جسنے اتاری طرف تمھارے کتاب
مفصل یعنے قرآن کہ اسمین حق اور باطل تفصیل وار ہے وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ
رَّبِّکَ بِالْحَقِّ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے علمائے یہود اور نصاری جانتے ہین یہہ کہ قرآن اتارا ہوا
پروردگار تیرے کا ہے ساتھ حق کے فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ پس مت ہو تو شک لانیوالون سے مخاطب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہے وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط اور پوری ہوئی بات پرورد
گار تیرے کی راستی مین بیچ اخبار کے اور انصاف مین بیچ احکام کے لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ نہین کوئی بدلنے والا
واسطے اخبار اور احکام اسکے کے جیسے توریت کو بدل دیا اسطرح قرآن شریف کو کوئی نہین بدل سکیگا کہ
اللہ خود نگہبان ہے اسکا کہ فرمایا ہے وانا لہ لحافظون تحقیق ہم واسطے قرآن کے البتہ محافظت کرنیوالے ہین
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور وہ ہے سننے والا سب کی گفتار جاننے والا سب کے اسرار وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ
اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان لوگونکا کہ بیچ زمین کے ہین کافر اور جاہل یا مراد زمین مکے کی ہے کہ اکثر اہل مکے کا اگر کہا مانیگا تو
یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ گمراہ کردینگے تجھکو راہ اللہ کی سے اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ نہین پیروی
کرتے وہ گروہ مگر گمان کی اور گمان انکا یہہ تھا کہ انکے باپ حق پر تھے اور نہین وہ مگر جھوٹ کہتے ہین اللہ پر کہ اللہ نے
حلال کیا ہے بحیرہ وغیرہ اور یہہ حرام بتاتے ہین اور وہ پاک اور منزہ ہے یہہ شریک اسکا عبادتین ٹھہراتے ہین اور
اسکا فرزند بتاتے ہین اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہے اس شخص کو
کہ گمراہ ہوا ہے راہ اسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ اور وہی خوب جانتا ہے راہ پانیوالون کو فَکُلُوْا مِمَّا
ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ پس کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اسکے دم ذبح
اگر ہو تم ساتھ آیتون اللہ کے کہ حلال اور حرام مین واقع ہین ایمان لانیوالے وَمَا لَکُمْ اَلَّا تَاْکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ

عَلَیْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ اور کیا ہے واسطے تمھارے یہہ کہ نکھاؤ اُن چیزوں سے
کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اسکے وقت ذبح کے اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہے واسطے تمھارے جو کہ حرام کیا ہے
اللہ نے اوپر تمھارے آیہ حرمت علیکم المیتۃ میں اور حرم بصیغہ مجہول بھی قرات ہے مگر جو لاچار ہوتم طرف اسکے
یعنے اُن محرمات کے تو ضرورت کے وقت وہ حلال ہیں وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَھْوَآئِھِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ اور تحقیق بہت
لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں خلق کو حرام بتا کر حلال کو اور حلال بتا کر حرام کو ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے اور دلیل کے
اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے خوب جانتا ہے حد سے نکل جانیوالوں کو وَذَرُوْا ظَاھِرَ
الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کو یعنے گناہ ظاہر اور باطن سے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہے اور گناہ باطن زنا
یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ ہے یا گناہ ظاہر طلب نعمت دنیا ہے اور گناہ باطن ارادہ
نعمت عقبیٰ ہے کیونکہ دونوں غفلت دینے والین یا حضرت کبریا سے ہین یا ظاہر حظوظ نفس ہے اور باطن حظوظ قلب
یا ظاہر میل ہے طرف شہوات نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزو نفس ہے ساتھ دل کے یا ظاہر وہ ہے
جو خلق جانے اور باطن وہ ہے جو حفظ خدا جانے یا جرم ظاہر وہ ہے کہ اعضا سے ہو اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور
ارادہ باطلہ ہیں بحر الحقائق مین ہے کہ جیسا کہ آدمی کا ظاہر ہے بدن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی
گناہ کا بھی ظاہر ہے قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے صفات حیوانی اور اوصاف
سبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک کرو افعال طبع کو ساتھ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑو اخلاق ذمیمہ نفسانی کو
ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی
کہ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاھِرَةً وَّبَاطِنَةً یہان فرمایا کہ وذروا ظاھر الاثم و باطنه یعنے شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن
ہے ترک گناہ ظاہر مین نجات نفسانی ہے عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن مین خلاصی قلوب ہے عقوبت حرمان سے
ظاہر و باطن گندے سے بچ کہ تا صورت و معنی تیری پاکیزہ ہون اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ
تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہین گناہ ظاہر اور باطن البتہ جزا دئے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کسب کرتے لکھا ہے کہ
مشرکان عرب جو مردار کو حلال جانتے تھے کہنے لگے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سفند جو مری ہے اسکا مارنیوالا کون
ہے حضرت نے فرمایا پیدا کرنیوالا اسکا کہنے لگے واعجبا جس چیز کو کہ تمھارے یار مارین اور کتے اور باز پھاڑدین وہ حلال
اور جسکو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک اسبات سے وسوسہ ضعفائے اہل اسلام کے دل مین پڑا یہہ حکم آیا وَلَا تَاْکُلُوْا
مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور مت کھاؤ اُس چیز سے کہ نہین یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اسکے
وقت ذبح کے اور تحقیق کھانا اسکا فسق ہے امام احمد کے نزدیک لحم متروک التسمیہ خواہ عمداً ہو خواہ سہواً
حرام ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک خلاف اسکے ہے کہ ذبیحہ مسلمان حلال ہی گو تسمیہ نہ کہے اور امام اعظم کے

نزدیک اگر عمداً ترک تسمیہ کیا تو حرام اور جو سہو ہوا کیا تو حلال وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ
اور تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے کہ کافر ہین تو کہ جھگڑین تم سے ای مسلمانو کہ جو آپ
مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارتا ہی حرام ٹھہراتے ہو وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اگر ای مسلمانو کہا
مانو تم انکا حلال جانے مین حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم نہ ماننا غیر کے منع کرنے سے شرک ہی
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا
کیا جو شخص تھا مردہ سبب کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلایا ہمنے اسکو ساتھ اسلام کے یا علم کے یا ہدایت کے
اور کی ہمنے واسطے اسکے روشنی دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہی ساتھ اس روشنی کے درمیان
لوگون کے راہ راست پر پس ایسا شخص ہی یعنے نہین ہی مانند اس شخص کے کہ صفت اسکی یہہ ہی کہ بیچ اندھیرونکے
ہی کفر اور جہالت اور ضلالت کے نہین ہی نکلنے والا اس سے كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
جس طرح مومنون کے دل مین ایمان کو آراستہ کیا اسطرح سے زینت دی گئی واسطے کافرون کے جو کچھ کہ تھے
وہ کرتے عبادت بتونکی یہہ آیت حضرت حمزہ اور ابو جہل کی شان مین اتری ہی ابو جہل نے جہل سے حضرت کی
جناب مین بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ شکار مین تھے وہان سے آکر یہہ بات سنکر قہرناک اس ناپاک کے پاس
گئے اور کمان اسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ نور اسلام سے حمزہ ہین اور ظلمات کفر مین گرفتار
ابو جہل نااہل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیۃ حضرت عمر اور ابو جہل کے حق مین نازل ہوی ہی دونون نے ایذا
پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونون سے مشرف باسلام فرما حضرت کی دعا عمر فاروق
کے حق مین قبول ہوی پس صاحب نور عمر ہین اور مقید ظلمت ابو جہل میت کسیکو نور ایمان سے منور وہ بناتا ہی
کسیکو ظلمت کفر و معاصی مین پھنساتا ہی ۞ محققون نے کہا ہی کہ موت خواہش نفس ہی اور حیات محبت
حق ہی یا موت نکارت ہی اور حیات معرفت میت مردہ ہی وہ تجھسے جو انجان ہی ۞ زندگی پیارے
تیری پہچان ہی ۞ کشف الاسرار مین ہی کہ حیات معرفت اور ہی اور حیات بشریت اور لوگ حیات
بشریت سے زندہ ہین اور دوست حیوۃ معرفت سے اگر دن ہوگا کہ حیات بشریت منقطع ہوگی کل نفس ذائقۃ الموت
اور ہرگز حیات معرفت منقطع ہوگی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ہی معنی ہین کہ المؤمن حی فی الدارین میت دم عرفان بھرا
جو کوئی انجان بھرتا ہی ۞ نہ کاٹے سے وہ کٹتا ہی ۞ وہ مارے سے مرتا ہی ۞ شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہہ آیۃ پڑھی
اومن کان میتا فاحیینٰہ اور کہا کہ نشانیان اس حیات کی تین ہین خلق سے عزلت اور حق سے خلوت اور دوام ذکر
زبان و دل سے ۞ نظم ۞ مخلوق سے رافتا کنارہ جو ہو ۞ ہر سو سے پھر کے دل بحق یکسو ہو ۞ رکھ دھیان اسکا جی مین
اور لب پر نام ۞ تا زندہ جاوید دو جگ مین تو ہو ۞ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا اور جیسے کہ

لے مین بڑے لوگ گنہگار ہین اسیطرح پیدا کئے ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اُس بستی کے تو کہ مکر کرین بیچ اُسکے
اور آدمیون کو ایمان سے پھراتین جیسکہ رئیس مکے کے راہون مین جا بیٹھے تھے جو کوئی آتیوالا احوال حضرت کا
پوچھتا کہتے تھے کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہین وَمَا یَمْکُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہین مکر کرتے
کافر مگر ساتھ جانون اپنی کے کیونکہ وبال اُسکا انہین پر ہے اور نہین سمجھتے کہ برائی مکر کی صاحب مکر کو پہنچی ہے
ولایحیق المکر السیئ الا باہلہ لکھا ہے کہ ابوجہل نامراد نے اور اتباع اُسکے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت
رکھتے ہین وہ ہم بھی رکھتے ہین اب یہہ کہتے ہین کہ ہم مین پیغمبر ہے کہ اسپر وحی اُترتی تھی ہم راضی نہین جب
تک کہ ہمپر بھی وحی نہ آئے یہہ آیت اُتری وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ
رُسُلُ اللّٰهِ اور جب آتی ہی کفار قریش کے پاس کوئی آیۃ قرآن کی یا معجزہ اثبات نبوت مین نبی آخر زمان کے کہتے
ہین ہرگز نہین ایمان لاوینگے ہم اس آیت پر یا معجزے پر یہان تک کہ دئے جاوین ہم مانند اُسکے جو دئے گئے ہین پیغمبر
خدا کے یعنے جیسی اُنپر وحی اور کتاب اُتری ہے ہمپر بھی اُتری یہہ محل اجابت ہی چنانچہ حدیث مین ہے بین
الجلالین فی الانعام دو نام اللہ کے بیچ برابر آئے ہین اور کہین تمام قرآن مین نہین اور مراد رسل اللہ سے
ہمارے پیغمبر ہین تعظیم کی راہ سے جمع فرمایا ہے جیسے یا ایہا الرسل مین شرح تعرف مین ہے کہ اگر حق تعالی تمام
سب انبیاء کے لیے آپ کو عنایت نکرتا یا ایہا الرسل خطاب نفرماتا نظم رافت مین بکمال سارے پیدا ہمین کیا
کہئے کہ خوبیان ہین کیا کیا ہمین نہ جتنے کہ خدا کے ہین نبی اور ولی نہ سب ہین جو ہی سو ہے وہ تنہا ہمین نہ لکھا ہے کہ
ولید بن مغیرہ نے کہا حضرت کو کہ اگر نبوت حق ہے تو مین سزاوار نبوت ہون کیونکہ تم سے عمر مین بڑا ہون اور مال
زیادہ رکھتا ہون حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت عمر اور مال پر نہین بلکہ فضل اور کمال پر ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ
رِسَالَتَهٗ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ کس جگہہ رکھے ہے پیغمبری کو سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ
وَعَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا کَانُوْا یَمْکُرُوْنَ شتاب پہنچیگی اُن لوگونکو وہ جو گنہگار ہوے ساتھ کفر کے ذلت اور رسوائی نزدیک
اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ مومنون کے فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ
لِلْاِسْلَامِ پس جس کسیکو چاہتا ہے اللہ یہہ کہ ہدایت کرے اُسکو کھول دیتا ہے سینہ اُسکا واسطے قبول کرنے اسلام کے
وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ اور جس کسیکو چاہتا ہے اللہ یہہ
کہ گمراہ کرے اُسکو کرتا ہے سینے اُسکے کو تنگ بند گویا کہ زور سے چڑھتا ہے بیچ آسمان کے یعنے بھاگتا ہے قبول حق سے
اور چاہتا ہے کہ آسمانکو چلا جاوُن کَذٰلِکَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ جیسکہ کافرونکے دل تنگ یعنی
کرتا ہے اللہ ناپاکی اور لعنت اوپر اُن لوگونکے کہ نہین ایمان لائے وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّکَ مُسْتَقِیْمًا اور یہہ اسلام ہے
راہ پروردگار تیرے کی سیدھی قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ تحقیق مفصل بیان کین ہمنے آیتین

قرآن کی واسطے اسی قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
واسطے نصیحت ماننے والون کے ہی گھر سلامتی کا کہ بہشت ہی ذخیرہ نزدیک پروردگار اُنکے کے اور اللہ دوست ہی
اُنکا دنیا مین اور آخرت مین سبب اُسکے جو تھے کرتے تصدیق قرآن کی اور پیغمبر کی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا اور یاد کر
اُس دن کو کہ جمع کریگا اللہ جن اور انس کو سب کو اور یحشر ہون بھی روایت ہی یعنی اکٹھا کرینگے ہم پھر جمع کر کر کہیگا
يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ اے گروہ جنون کے تحقیق بہت لیئے تمنے آدمیون سے کہ ورغلا کر
کر اپنے تابع کئے وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور کہینگے دوست اُنکے آدمیون سے یعنی وہ
آدمی جو تابع جنون کے ہوئے اے پروردگار ہمارے فائدہ اُٹھایا بعضون ہمارے نے بعضون اُنکے سے فائدہ آدمیونکا
جنون سے یہہ ہی کہ اُنکے نفس کی خواہشون پر رہنمونی کی اور فائدہ جنونکا آدمیون سے یہہ ہی کہ تابع اُنکے ہوئے
وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا اور کہینگے الٰہی پہنچے ہم وعدے پہنچنے کو جو مقرر کیا تھا تونے واسطے ہمارے یعنی قبرون سے
اُٹھنے کا کہا تھا سو اُٹھے اب کیا حال ہوگا ہمارا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کہیگا اللہ کہ آگ ہی
ٹھکانا تمھارا در آنحال کہ ہمیشہ رہوگے بیچ اُسکے مگر جو چاہا اللہ نے تو آگ سے زمہریر مین ڈالیگا إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ
عَلِيمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہی جو کریگا ساتھ جن اور انس کے حکمت سے کریگا دانا ہی اعمال اور احوال
اُنکا وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اور اسیطرح دوست کرتے ہین ہم بعضے ظالمون
کو بعضونکا یا مسلط کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو اوپر بعضون کے یعنی خواہشون پر بعضون کے بعضون کو چھوڑ دیتے ہین
سبب اُسکے کہ تھے یہہ کسب کرتے گناہون سے پھر دوسری بار اللہ تعالیٰ فرماویگا دانت کر يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ اے گروہ جنون کی اور آدمیون کی کیا نہ آتے تھے تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے یعنی آتے تھے اور
اگرچہ پیغمبر سوا آدمیون کے نہین ہوئے ہین لیکن جن کے ساتھ انسان کو جو جمع کیا خطاب صحیح ہوا اور بعضون نے کہا ہی
کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوئے ہین اور جمہور اسپر ہین کہ جن کے پیغمبر کو نذیر کہتے ہین اور نہ رسولون کے طرف سے رسول
ہوتے ہین جیسے سات نفر جنون سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام طرف قوم کے لے گئے تھے چنانچہ حق تعالیٰ
نے فرمایا ہی وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر دعوت کے
واسطے يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا بیان کرتے تھے اوپر تمھارے آیتین کتاب
میری کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اسدن تمھارے سے کہ روز قیامت ہی قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ
الدُّنْيَا کہینگے وہ جواب مین گواہی دیتے ہین ہم اوپر جانون اپنی کے یعنی قایل ہین اپنے کفر پر اور لائق ہونے پر عذاب کے
اور حال یہہ ہی کہ فریب دیا تھا اُنکو زندگانی دنیا کی نے بعث اور نشر بھول گئے تھے جب محشر مین لئے اپنی گناہ
پر معترف ہوئے وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ اور گواہی دی اُنھون نے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ تھے

وہ کافر ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ یہہ بھیجنا رسولون کا اسواسطے ہی کہ نہین ہی
پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیونکا ساتھ ظلم کے اور حال یہہ ہی کہ لوگ اُن بستیون کے غافل ہون کہ کوئی
پیغمبر اُنپر نہ آیا ہو اور اُنکو عذاب خدا سے اور قیامت سے نہ ڈرایا ہو سمجھ لیجیے کہ عذاب کسی قوم پر نہین آیا مگر پہلے
وعید آئی ہی اگر یہہ ہوتا تو وہ حجت نہ پکڑتے اللہ پر کہ لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک کیون ہم پاس
رسول نہ بھیجے تو کہ ہم پیروی کرتے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے درجے ہین ثواب مین اور
عقاب مین اُس چیز سے کہ کیا ہی اُنھون نے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا بے خبر
اُس چیز سے کہ کرتے ہین لوگ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بے پرواہ ہی عبادت بندون کی
سے مہربانی والا ہی اُنپر یا بے نیاز ہی طاعت سے مطیعون کے رحمت کرنیوالا ہی اوپر گنہگارون کے اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۤءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ اگر چاہے لیجاوے تمکو اور
جا نشین تمھارا کرے پیچھے تم سے جسکو چاہے بندون اپنے سے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے کہ باپ
تمھارے تھے یہہ وعید ہی مکے والون کے حق مین اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ تحقیق جو وعدہ
دئے جاتے ہو حشر نشر کا البتہ آنیوالا ہی بیشک اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو بیچ بعث اور حشر مین قُلْ يٰقَوْمِ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے قوم میری مراد اس سے کفار قریش
ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے جسقدر ہوسکے اتنا کفر اور عداوت پر رہو تحقیق مین بھی عمل کرنیوالا ہون اوپر صبر کے
یہہ امر واسطے تہدید کے ہی فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانوگے تم مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اُس شخصکو
کہ ہوگا واسطے اُسکے آخر اس گھر کا یعنے انجام اچھا آخر سرائے آخرت کا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہین فلاح
پاتے ظالم یعنے کافر لکھا ہی کہ مشرکان عرب اپنے کھیتون مین خط کھینچ دیتے تھے آدھا خدا کے واسطے آدھا بتون کے
واسطے مقرر کرتے تھے اور ایسے ہی چارپایون بھی بعضے اللہ کے بعضے بتونکے نام زد کر دیتے تھے پھر جو خدا کے
نام کے ہوتے تھے اُنمین سے درویشون اور مہمانون کو دیتے تھے اور جو بتون کے نام کے ہوتے وہ بتخانہ والون کو
بانٹتے تھے اور جو حصہ خدا کا بہتر ہوتا تو بتون کے حصہ سے بدل دیتے تھے اور جو بتون کا حصہ اچھا ہوتا تو بچا
رکھتے تھے اور جو خدا کے حصے مین مل جاتا تو اُسے نہین نکالتے تھے کہ خدا تو نگر ہی اس کی احتیاج نہین رکھتا
اور جو بتونکا حصہ کچھ خدا کے حصے مین مل جاتا تو نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ فقیر اور محتاج ہین انکا احوال
حق تعالی فرماتا ہی وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا
لِشُرَكَاۤئِنَا اور مقرر کیا اُنھون نے واسطے اللہ کے اُس چیز سے کہ پیدا کیا ہی کھیتون سے ایک حصہ اور ایک
بتونکے واسطے پس کہا اُنھون نے یہہ حصہ واسطے اللہ کے ہی ساتھ گمان اپنے کے اور یہہ حصہ واسطے

شریکون ہمارے کے ہے کہ خدا کے پیدا کیے ہیں ہمنے فما کان لشرکائہم فلا یصل الی اللہ پس جو حصہ
کہ ہو واسطے شریکون انکے کے گمان میں پس نہیں پہنچتا طرف اللہ کے وما کان للہ فہو یصل الی شرکائہم ساء ما
یحکمون اور جو حصہ کہ ہے واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہے طرف بتون انکے کے یعنے بہتر حصے کو اللہ کے بتونکو دیتے ہیں برا ہے جو
کچھ کہ یہہ حکم کرتے ہیں وکذلک زین لکثیر من المشرکین قتل اولادھم شرکاؤھم اور جسطرح شیطان نے آرائش
دی ہے اس باتنے ہیں اسیطرح زینت دی ہے واسطے بہتون کے مشرکون سے مار ڈالنا اولاد انکے کا شریکون انکے نے
یعنے شیطانون نے یا خادمون نے بتخانہ کے اولاد کا مارنا مشرکون کی آنکھون میں بھا دیا ہے لیردوھم ولیلبسوا علیہم
دینہم تو کہ ہلاک کرین انکو یعنے گمراہ کرین اور توکہ ملا دیوین اور چھپا دیوین اوپر انکے دین انکا کہ کیش اسمعیل ہے ولو
شاء اللہ ما فعلوہ فذرھم وما یفترون اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک یہہ باتین پس چھوڑ دے انکو اور جو
کچھ افترا کرتے ہیں وقالوا ھذہ انعام وحرث حجر لا یطعمہا الا من نشاء بزعمہم اور کہا انھون نے یہہ حصہ بتونکا
ہمارے جانور اور کھیتیان ہیں اچھوتے نہیں کھاتا اسکو مگر جسکو چاہیں ہم جیسے بتخانہ کے ساتھ گمان اپنے کے بیدلیل وانعام
حرمت ظہورھا اور کہا انھون نے جانورون میں سے حرام کی گئی ہے پشت انکی لادنے اور سواری سے یعنے بحایر اور سوائب اور
حوامی وانعام لا یذکرون اسم اللہ علیہا افتراء علیہ اور جانورون میں سے تو انکے قربانیکے نہیں یاد کرتے نام اللہ کا
اور انکے ملکہ بتون کے نام پر ذبح کرتے ہیں جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے کہ اللہ نے فرمایا ہے سیجزیھم بما کانوا یفترون شتاب جزا
دیگا اللہ انکو بدلے اس چیز کے کہ تھے باندھ لیتے وقالوا ما فی بطون ھذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا
اور کہا انھون نے جو کچھ بیچ شکمون ان چارپایون کے ہے یعنے بحیرہ اور سائبہ کے حلال ہے اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہے اوپر جوروون
ہمارے کے اگر زندہ پیدا ہو وان یکن میتۃ فہم فیہ شرکاء اور اگر ہووے مردار یعنے مرا ہوا پیدا ہووے پس وے بیچ اسکے
شریک ہیں یعنے زن اور مرد اسکے کھانے میں شریک ہون سیجزیھم وصفہم البتہ جزا دیگا اللہ کہنے انکے کی کہ
خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں حلال حرام میں انہ حکیم علیم تحقیق اللہ حکمت والا ہے حلال اور حرام کرنے میں جاننے والا
مصلحت بندونکی حل اور حرمت میں قد خسر الذین قتلوا اولادھم سفہا بغیر علم تحقیق ٹوٹا پایا ان
لوگون نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے معالم میں ہے کہ ربیعہ اور مضر اور بعضے اور عرب بیٹیون کو زندہ گاڑ دیتے
تھے اس ڈر سے کہ کبھی ہین کسیکے قید میں نہ پڑین کیونکہ قید اور لوٹ عرب میں عام تھی یا اس خوف سے کہ اگر یہہ بڑین ہوئین
تو انکے بیاہ میں مال خرچ کرنا پڑیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ اولاد کو جہل سے مارتے ہیں وحرموا ما رزقہم
اللہ افتراء علی اللہ اور حرام کیا اس چیز کو کہ دی تھی انکو اللہ نے یعنے بحیرہ وغیرہ جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے قد ضلوا
وما کانوا مہتدین تحقیق گمراہ ہوئے اور نہیں ہیں راہ پائے ہوئے طرف حق کے وھو الذی انشا جنت معروشت
وغیر معروشت اور وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیا باغ انگور کے ٹٹیون پر چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے ہو بعضون نے کہا ہے

کہ معروشات وہ ہین جو لوگون نے بوئے ہوئے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو آپ بہم اُگے ہون جنگل مین وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا
اُكُلُهُ اور پیدا کئے درخت کھجور کے اور کھیتان در الحال کہ مختلف ہین میوے ہر ایک کے رنگ مین اور مزے مین وَالزَّيْتُونَ وَ
الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو در الحال کہ یکسان ہین پتے اُسکے اور غیر یکسان ہین
مزے مین کہ بعضے ترش ہین بعضے شیرین بعضے کھٹ مٹھے كُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖ اِذَا اَثْمَرَ وَاٰتُوا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ کھاؤ پھل ہر ایک کے
سے جب پھلین اگرچہ خام ہو اور دو حق اُسکا دن کاٹنے اُسکے کے یعنی اللہ کی راہ پر صدقہ دو جب کھیتی کاٹو اور باغ کا میوہ
توڑو یہہ مبالغہ فرمایا تو کہ صدقہ دینے مین دیر نکرو اور مراد اس سے صدقہ مندوبہ ہے نہ زکواۃ مفروضہ کیونکہ زکوۃ مدینہ مین فرض
ہوئی ہے اور یہہ آیۃ مکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد زکوۃ مفروضہ ہے اور یہہ آیۃ مدنی ہے لکھا ہے کہ ثابت بن قیس نے
کے کھجورین قریب پانچ سو کے تھین اُنھون نے اُن سب کے پھل اللہ کی راہ پر تصدق کر دئیے یہانتک کہ ایک نرہا یہہ آیت آئی
وَلَا تُسْرِفُوْا اور مت حد سے گذرو صدقہ دینے مین یعنے جو ہے سب یکبارہ مت تصدق کرو معالم مین ہے کہ مت منع کرو صدقے
کو یعنے حد سے مت گذرو بخل اور امساک مین امام قشیری نے کہا کہ جو اپنے نفس کیواسطے خرچ کرے وہ اسراف ہے اگرچہ پل کا ہو
ہے اور جو اللہ کیواسطے دے اسراف نہین اگرچہ ہزار خانہ ہو اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوستی رکھتا بیجا
خرچ کرنیوالونکو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا اور پیدا کئے جانورون سے بوجھ اُٹھانیوالے جیسے اونٹ اور گائی اور زمین سے
لگے ہوئے جیسے بکری اور مینڈھا یعنے بڑے جانور اور چھوٹے كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ کھاؤ
اُن چیزون سے کہ رزق دی تمکو اور حلال کیا اللہ نے اور مت پیروی کرو قدمون شیطانونکی یعنے اُسکی راہ پر مت چلو اور حلال کو حرام
مت کرو اُسکے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمھارے ہے دشمن ظاہر ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ اور چارپایون مین
سے پیدا کئے آٹھہ زوج سمجھہ لیجے کہ یہان فرد کو زوج فرمایا ہے کیونکہ زوج اُسے کہتے ہین جو اپنے جنس سے مزاوجہ کرے یعنے ملے پس
ذکر زوج انثی کا ہے اور انثی زوجہ ذکر کی پس آٹھہ زوج آٹھہ فرد ہین مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ بھیڑ مین سے دو زوج
اور بکریون سے دو ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ
کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہے اللہ نے یا دو مادونکو یا اُسکو جو مشتمل ہین اوپر اُسکے بچہ دان ان دو مادون کے پھر خواہ وہ نر ہو خواہ مادہ
نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خبر دو مجھکو ساتھہ امر معلوم کے جو دلالت کرے اسپر کہ اللہ نے کونسا حرام کیا ہے اگر ہو
تم سچے اس کہنے مین کہ اللہ کیطرف سے تحریم ہے وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو زوج ایک نر
ایک مادہ اور گائی سے دو زوج ایک نر ایک مادہ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرون کو حرام کیا ہے اونٹ اور گائی کے یا دو مادونکو یا جسکو کہ گھیر لیا ہے بچہ دان اُن دو مادونکے نے
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا کیا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنیوالے جسوقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھہ اس تحریم کے
سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ عوف بن مالک نے حضرت کے پاس آکر کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم حلال کیا آپ نے اول

چیزون کو کہ ہمارے باپون نے حرام کین تھین آپنے فرمایا کہ تمھارے باپون کے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہین ہوتی
عوف نے کہا اللہ نے حرام کی ہین یہہ آیت نازل ہوئی پھر آپنے فرمایا کہ خدا نے ازواج ثمانیہ واسطے کھانے اور نفع لینے کے
پیدا کیئے ہین پس تم جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام کہتے ہو یہہ تحریم نر کی طرف سے ہے یا مادہ کی عوف چپ ہوا
اگر کہتا کہ بسبب نر کے ہے تو سب نر حرام ہوتے اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو تب مادہ حرمت مین داخل ہوتے اور اگر اشتمال
رحم کے واسطے سے کہتا تو سب نر اور مادہ حرام ہوتے کیونکہ رحم مین باہر ہوتا ہے یا مادہ پھر حضرت نے فرمایا کہ اے ابن مالک جواب
نہین دیتا اسنے کہا کہ نہین کچھہ بات کہو کہ مین سنون حضرت نے یہہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ
النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ پس کون شخص ہے ظالم تر اس سے جو باندھہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو بغیر علم کے مراد اس سے
بڑے انکے ہین جو یہہ باتین مقرر کر گئے ہین یا عمرو بن لحی ہے کہ بانی اس قاعدہ کا تھا حضرت نے فرمایا ہے کہ مین اسکو دوزخ مین
دیکھا دوزخی بدبو اسکے سے رنج مین تھے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالمون کو کہ دین
جاہلیت پر محکم ہین مشرکون نے جب یہہ آیت سنی کہا کہ جانور سب حلال ہو سے حرام کون سا رہا یہہ آیت اتری قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ
اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً کہہ اے محمد صلعم نہین پاتا مین بیچ اس چیز کے کہ وحی
کی گئی ہے طرف میری حرام کیا گیا اوپر کسی کھانیوالے کے کہ کھاوے اسکو مگر یہہ کہ ہووے مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ
فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یا لوہو ڈالا ہوا کہ جمین یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ پلید ہے یا مارا گیا ہوا فسق کے
کہ نام لیا ہو واسطے غیر اللہ کے وقت مارنے اسکے کے یعنے بنام غیر خدا ذبح کیا ہو اور اسکو فسق اسواسطے کہا کہ اس عمل سے
شخص فاسق ہوتا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بیبس ہو نہ چھیننے والا ہو لوگون کا
مال اور نہ حد سے گذرنیوالا ہو کھانے مین زیادہ ضرورت سے پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنیوالا ہے اسکا جو ضرورت کیوقت ان حرام چیزون سے
کھاوے مہربان ہے بیچ اسون پر کہ انکو ان محرمات کی رخصت دی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ اور اوپر ان
لوگون کے کہ یہودی ہو گئے حرام کیا ہمنے ہر جانور ناخن والا جیسے شیر اور باز بعضون نے کہا ہے کہ جسکی منقار اور سم ہے وہ اسمین
داخل ہے اور معالم مین ہے کہ مراد شتر اور شتر مرغ اور بط ہے کہ یہود پر حرام تھے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
شُحُوْمَهُمَاۤ اور گائی اور بکری سے حرام کین ہمنے اوپر انکے چربیان انکی اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ مگر جو اٹھا رہے ہون پیٹھین انکی
اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا انتڑیان انکے یا جو لپٹ رہے چربی ساتھہ ہڈی کے ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ
یہہ تحریم ان چیزونکی بدلا دیا ہمنے انکو سبب سرکشی انکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین خبر دینے مین ہر چیز کے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ
فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پس اگر جھٹلاوین وہ تجھکو اے محمد صلعم بیچ خبر کے کہ مین نے تجھپر وحی بھیجی ہے پس کہہ
پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہے کہ تمھین چھوڑ رکھا ہے اور ان باتون پر عذاب جلد نہین لاتا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ
الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب اسکا قوم گنہگارون سے کہ جھٹلانیوالے ہین حاصل کلام یہہ ہے کہ مہلت عذاب سے

سیقول ہی انکو امہال ہی نہین اہمال انکو رنج سے ہی حال کا مجرمین قوم یہہ رافت اپنی دیکھہ بیت نہین عذاب سے چھوٹتا ہی
الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا ولا اباؤنا ولا حرمنا من شیء شتاب کہینگے وہ لوگ کہ شریک لاتے
ہین اس آیت مین ظاہر اعجاز قرآن ہی کہ پہلے خبر دی تہی نزول آیت کی مشرکون نے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور
نہ باپ ہمارے یہہ بات سچ ہی کہ شرک بہی اللہ کے ارادے سے ہی لیکن انکا اعتقاد یہہ تہا کہ اسکے کہنے سے ہم شریک لائے
ہین اگر وہ نہ فرماتا نہ شریک لاتے ہم اور نہ حرام کرتے ہم کچہہ شئ تحت بحیرہ اور سائبہ سے غرض یہہ ہی کہ اسی کے فرمانے سے کیا کذلک
کذب الذین من قبلہم حتی ذاقوا بأسنا جیسے کہ تیری تکذیب کرتے ہین اسیطرح جہٹلایا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تہے یہانتک
نہ چکہا عذاب ہمارا قل ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا کہہ کیا ہی تمہارے پاس کچہہ علم کہ اس سے اپنی باتون پر دلیل لاؤ
پس نکالو اور ظاہر کرو تم اسکو واسطے ہمارے ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون نہین پیروی کرتے تم اپنی بات مین
مگر گمان کی اور نہین تم مگر جہوٹ بولتے قل فللہ الحجۃ البالغۃ کہہ ای محمد کہ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل
نہین ہی اپنی قول کی پس واسطے اللہ کے دلیل پہنچی ہوئی کمال صحت کو فلو شاء لہدٰکم اجمعین پس اگر چاہتا اللہ ہدایت
کرتا تمہین سب کو قل ہلم شہداءکم الذین یشہدون ان اللہ حرم ہذا کہہ لے آؤ گواہون اپنے کو وہ جو گواہی دیتے ہین
کہ اللہ نے حرام کئے ہین یہہ محرمات تمہارے کہ جانور اور کہیتی وغیرہ ہین فان شہدوا فلا تشہد معہم پس اگر گواہی دیوین
واسطے اپنے پس مت گواہی دے تو ساتہہ انکے یعنی انکی تصدیق تو اسمین مت کر ولا تتبع اہواء الذین کذبوا بایٰتنا والذین
لا یؤمنون بالاخرۃ وہم بربہم یعدلون اور مت پیروی کر خواہشون انکے کی کہ جہٹلایا آیتون ہماری کو حلال اور حرام مین اور
مت پیروی کر انکی کہ نہین ایمان لاتے ساتہہ آخرت کے اور وہ ساتہہ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین انکو قل تعالوا اتل ما
حرم ربکم علیکم کہہ آؤ اے لوگو اور سنو پڑہون مین اوپر تمہارے جو حرام کیا پروردگار تمہارے نے سمجہہ لیجیے کہ یہہ آیتہ اور دو آیتین اسکی
آخر کی محکمات کتاب سے ہین دس حکم ہین انمین امر اور نہی. وہ کسی شریعت مین منسوخ نہین تہے اور انمین سے ہی الا تشرکوا بہ
شیئا یہہ کہ نہ شریک لاؤ تم ساتہہ خدا کے کچہہ وبالوالدین احسانا اور ساتہہ ماں باپ کے احسان کرنا سمجہہ لیجیے کہ گوہر توحید اور
مرجان احسان والدین کو ایک رشتہ مین پرویا اسواسطے کہ مظہر آثار انوار صفت ایجاد حق اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والدین ہی
ولا تقتلوا اولادکم من املاق اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے نحن نرزقکم وایاہم ہم روزی دیتے ہین تمکو اور انکو
جب ہم رزق دینے والے ہین تمہارے اولاد کے پہر تم کیون ناحق قتل کرتے ہو ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن
اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کے جو کچہہ ظاہر ہی انمین سے اور جو کچہہ چہپا لکہا ہی کہ فواحش زنا ہی عرب والے لوگونے پنہان زنا کرتے تہے اور
بعضے اوباش بے باک ظاہر کرتے تہے اسے منع فرمایا اور بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر خمر ہی اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہی باطن نیت ولا تقتلوا
النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور مت مار ڈالو تم جی کو جو حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتہہ حق کے کہ قصاص ہی یا قتل مرتد
ہی یا رجم زانی محصن ہی ذٰلکم وصٰکم بہ لعلکم تعقلون یہہ چار تہے اور ایک امر جو بڑا ہو ہوی نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ

ساتہہ

ساتھ اسکے توکہ تم سمجھو کہ راہ سیدھی یہہ ہے وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ اور مت نزدیک
جاؤ تم مال یتیم کے اور مت تصرف کرو تم مین مگر ساتھ اسطرحکے کہ وہ بہت اچھی ہے جیسی تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ مت
کھاؤ اور نہ کسیکو دو یہانتک کہ پہنچے وہ یتیم جوانی اپنے کو وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ اور پورا کرو ناپ کو اور تول کو ساتھ
انصاف کے نہ کم دو نہ زیادہ لو نزول اس آیت کا یہہ ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم قادر نہین ہین اسپر کہ پلہ ترازو کا بال برابر
نہ جھکے یہہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اسکے کے یعنی اگر
ناپنے تولنے مین بے قصد تمھارے کچھ قصور واقع ہو اور تمھارے جی مین منظور انصاف ہو تو اسکو معاف کرینگے ہم وَإِذَا قُلْتُمْ
فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ اور جب کہو تم حکم کرنے مین یا گواہی دینے مین پس انصاف کرو تم اور اگرچہ ہو محکوم لہ یا محکوم علیہ
یا مشہود لہ یا مشہود علیہ صاحب قرابت تمھارا وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو تم یعنی احکام شرع پر چلو اور جو نذر مانو ادا کرو
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ یہہ تین امر اور ایک یہہ کہ بیان کئی نصیحت کرتا ہے خدا تمکو ساتھ اسکے توکہ نصیحت پکڑو تم
وَأَنَّ هَٰذَا اور یہہ کہ بیان کرتے ہین ہم حکم دسواں اور وہ یہہ ہے جو مذکور ہو دلائل توحید اور اثبات نبوت اور احکام شرعیہ اس سورۃ مین
صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا راہ میری ہے سیدھی بہشت کو گئی فَاتَّبِعُوهُ پس متابعت کرو اسکی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ
اور مت پیروی کرو راہوں پراگندگی اور دینوں مختلفہ کی پس دور پھینک دینگے وہ تمکو راہ حق سے ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
یہہ متابعت کرنا فرمایا ہے اللہ تمکو ساتھ محافظت اسکے کے توکہ تم بچو گمراہی سے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے
واسطے ہمارے ایک خط کھینچا پس فرمایا کہ یہہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہے پھر اور خط چپ و راست اسکے کھینچے اور فرمایا کہ یہہ راہین ہین
شیطانوں کی کہ ہر راہ پر شیطان لوگوں کو بلاتا ہے پھر یہہ آیت پڑھی وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا اور صورت اسکی یہہ ہے راہ سیدھی راہ شریعت
ہے چلو اسپر اور چپ و راست کی راہین شیطانوں کی ہین بیچ ان سے ہر ایک پر شیطان کھڑا بلاتا ہے کہ ادھر آؤ یہہ راہ سیدھی ہے دیکھو
اسکا کہا نہ مانو اعجاز البیان مین ہے کہ احاطہ اللہ کا ساتھ سب اشیا کے ثابت ہے واللہ بکل شیء محیط اور وہ احاطہ وجودی یا علمی
باختلاف اقوال منتہا ہر راہ اور غایت ہر سالک ہے چنانچہ فرمایا ہے صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور
نظم جس جا کہ قدم دھرا تیری ہی کو تھا جس گوشہ کو دیکھا تیرا ماویٰ ہو تھا کہتے ہین کہ اف جو جانب غیر ہی ہے مین نے تو جدھر نظر اٹھائی
تو تھا ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ
پھر پڑھ اوپر اسکے کہ دی ہمنے موسی کو کتاب توراۃ واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اوپر اس شخص کے کہ اچھا قائم ہوتا ہے اسکے
احکام پر اور واسطے بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین مین کام آوے اور ہدایت اور رحمت توکہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات جزا پروردگار
اپنے کے ایمان لاوین وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور یہہ قرآن کتاب ہے کہ اتاری ہمنے اسکو
برکت والی پس پیروی کرو اسکی اور بچو مخالفت اسکے سے توکہ تم رحم کئے جاؤ أَن تَقُولُوا إِنَّمَا أُنزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِن
قَبْلِنَا اور اتارا ہے ہمنے قرآن کو اسواسطے توکہ نہ کہو تم اے عرب والو کہ سوا اسکے نہین کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے

ع

ہم سے یعنی یہود اور نصاریٰ سے وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور تحقیق تھے ہم پڑھنے انکے سے غافل یعنے یہود اور نصاریٰ
جو اپنی کتاب پڑھتے تھے تو ہم نہیں سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہماری اُنکی نہ تھی اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى
مِنْهُمْ اور قرآن اسواسطے نازل کیا تو کہ کہو تم کہ اگر اتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب جیسے یہود اور نصاریٰ پر اتری ہے البتہ ہوتے ہم راہ پانے
والے زیادہ اُنسے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ پس تحقیق آئے تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے
یعنے قرآن کہ تمھاری زبان میں اترا اور ہدایت کہ جسنے بتا دیا راہ اسکی مقصود کو پہنچا اور رحمت واسطے مومنوں کے یہہ تینوں صفتیں قرآن کی ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے نبی آخر زمانے کے ہیں اور بینہ بمعنے گواہی یعنے حضرت گواہ امت کے ہیں اور ہدایت رحمت ہیں واسطے جہانوں کے
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون ہے ظالم تر اس شخص سے کہ جھٹلاوے آیتوں اللہ کی کو وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ
يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اور پھر رہے اُنسے البتہ جزا دینگے ہم ان لوگوں کو کہ پھر رہتے ہیں
آیتوں ہماری سے بڑا عذاب باشدت عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھر رہتے قرآن سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
نہیں انتظار کرتے مکے والے بعد تکذیب قرآن اور پیغمبر کے مگر یہہ کہ آویں انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیکو انکی یا عذاب دینے کو انکے اَوْ يَاْتِيَ
رَبُّكَ یا آوے عذاب پروردگار تیرے کا یا آویں سب آیتیں اسکی مراد ان نشانیوں سے علامتیں قیامت کی ہیں جیسے نکلنا دجال کا
اور دابۃ الارض کا اور اترنا عیسیٰ عم کا اور ظہور حضرت مہدی کا اور ظاہر ہونا یاجوج اور ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے
اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آویں بعضے نشانیاں پروردگار تیرے کہ واسطے قیامت کے مقرر کی ہیں يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ
رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا جسدن آوینگی بعضے نشانیاں پروردگار تیرے کی نہ نفع کریگا کسی نفس کو ایمان اسکا کہ
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا نہ تھا ایمان لایا پہلے اس دن سے یا نہ کمائے تھے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی
سمجھ لیجئے کہ اکثر مفسرین نے اس بعضے آیۃ کو طلوع شمس کہا ہے جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات اُسدن کی بڑی ہوگی لوگ وظیفہ خوان
معلوم کرینگے کہ وظیفہ اور ورد اپنا پڑھ چکنیکے اور رات نہیں ٹلیگی توبہ اور استغفار کرینگے اور سمجھینگے کہ کار عظیم خلوت خانہ غیب
عالم شہادت پر ظہور کیا چاہتا ہے پھر آفتاب جنوب سے نکلیگا اور اُسمیں روشنی نہوگی سب لوگ دیکھینگے بیچ آسمان کے آکر پھر مغرب
کیطرف مراجعت کرکر غروب ہو جاویگا اُسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہے نہ اس شخص کا کہ ایمان میں نیکی نہیں کمائی اور یہہ دلیل ہے اس
شخص کی کہ عمل کو ایمان میں داخل جانتا ہے جو عمل کو ایمان میں نہیں داخل کرتا ہے وہ تخصیص اس حکم کی کرتا ہے اُسدن میں اور بعضوں
نے کہا ہے کہ مراد نیکی سے اخلاص ہے یعنے جیسے کافر کا ایمان نفع نہیں کرتا ویسا ہی اُسدن منافق کا کلمہ بے اخلاص ہے حضرت
حسن بصری رض نے کہا ہے کہ جو کوئی پہلے اس سے کہ طلوع شمس ہو مغرب سے ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترک کئے ہوں اور نیکیاں چھوڑے ہوں جب
یہہ نشانی دیکھے تب نیکیاں کرنے لگے اسکی نیکیاں مقبول نہیں اور معالم میں ہے کہ اُسدن ایمان کافر کا اور توبہ فاسق کی مقبول نہیں چنانچہ حدیث
میں ہے کہ توبہ منقطع نہیں ہوتی ہے یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ کہہ اے محمد صلعم منتظر رہو
نشانیوں کے ہم بھی منتظر ہیں جب ظاہر ہوئیں واے ہے اوپر حال تمھارے اور واہ ہے اوپر احوال ہمارے اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ

تحقیق جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبروں اور بعضے کتابوں پر ایمان لائے اور بعضوں سے
کافر ہوئے وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ اور ہو گئے گروہ گروہ جیسے یہود اکہتر فرقے اور نصاری بہتر
فرقے ہو گئے ہیں تو قتال انکے سے بیچ کسی چیز کے یعنے وقت جنگ کا انکے نہیں ہے حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ
آیت سیف کے یا مراد اس قول سے بدعت والے ہیں اور معنی آیت کی یہہ ہیں کہ نہیں ہے تو اُنمیں سے بیچ کسی چیز کے کہ
تو لیوے بیزار ہے إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ سوا اُسکے نہیں کہ حکم انکا طرف اللہ کے
ہے چاہے عذاب کرے چاہے توفیق توبہ کی دے پھر خبر دیگا انکو دن قیامت کے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کرتے
دنیا میں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا جو کوئی آوے ساتھ بھلائی کے پس واسطے اُسکے دس برابر اُسکے
ہیں امام ماتریدی نے کہا ہے کہ مراد تعیین عدد نہیں بلکہ اظہار تفضل ہے ساتھ زیادتی عنایت کے اور بحر الحقائق میں
ہے کہ جس سے ایک حسنہ ہوا اُسکے واسطے ہیں دس حسنہ پہلے اُس سے جب وہ اُس ایک حسنہ کو پہنچا ہے
ایک حسنہ یہہ کہ اسکو عدم سے وجود میں لائے دوسری خلعت احسن تقویم کی پہنائے تیسری تربیت کی چوتھی رزق
دیا پانچویں پیغمبر بھیجے چھٹی کتاب اُتاری ساتویں نیکی بدی بیان کردی آٹھویں توفیق نیکی کی دی نویں اخلاص عنایت
کیا دسویں قبول حسنہ فرمایا جب یہہ دس حسنی وجود میں آئے تب بندوں سے ایک حسنہ صادر ہوا اگر یہہ دس نہوتے
تو نہوتا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے پس نہیں
بدلا دیا جاویگا مگر مانند اُسکے یعنے ایک کا ایک اور وہ نیکی بدی کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان ثواب
اور زیادتی عتاب کے قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کہہ اُن قوم کو اپنے کہ دین ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے تحقیق
میں ہدایت کی مجکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا دین استوار کہ وہ
ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہے درانحال کہ ابراہیم سب دینوں سے مائل تھے طرف دین توحید کے وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ اور نتھا ابراہیم شرک لانیوالوں سے قُلْ إِنَّ صَلَاتِي کہہ تحقیق نماز میری وَنُسُكِي اور قربانی میری
یا حج میرا وَمَحْيَايَ اور زندگی میری یعنے وہ عمل کہ میں زندگی میں بسر ہوں وَمَمَاتِي اور موت میری یعنے وہ
چیز کہ جسپر مرتا ہوں میں ایمان اور اطاعت سے لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار
عالموں کا ہے نہیں شریک واسطے اُسکے یعنے میں عبادتیں کسیکو اُسکا شریک نہیں کرتا جیسے بت پرست کرتے ہیں اور
قربانی اُسکے نام پر کرتا ہوں نہ غیر اُسکے اور حج میں تلبیہ اُسکے واسطے کرتا ہوں غیر کو اُسکے ساتھ نہیں یاد کرتا بیت
صلوۃ نیکوں وحیات وممات موحد کے لئے سب ہی اک نیک ذات وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝
اور ساتھ اسیکے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں اول مسلمانونکا ہوں کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہے اسلام میں امت سے لکھا ہے
کہ جب کفار نے بہت کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو یہہ آیت نازل ہوئی

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ کہہ کیا سوا اللہ کے ڈھونڈھوں میں پروردگار اور حال آنکہ وہ پروردگار ہر چیز کا ہے پس ماسوی سب مربوب اور مخلوق اسکے ہوئے اور مربوب ربوبیت کے لائق نہیں ہوتا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا اور نہیں کماتا کوئی جی کچھ برائی مگر وبال اسکا اوپر اسکے ہے ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ اے سردار عرب کے میری متابعت کرو گناہ تمہاری میری گردن پر حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنے ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے بازگشت تمہاری پس خبر دیگا تمکو قیامت کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے دنیا میں دین کے کاموں میں اور سچ جھوٹ انکا ظاہر ہو جاویگا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ اور اللہ وہ ہے جسنے کیا تمکو اے آدمیو خلیفہ زمین کا بعد قوم جنوں کے یا تمہیں اے امت محمدیہ کیا خلیفہ گذرے ہوئے امتوں کا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور بلند کیا بعضے تمہارے کو اوپر بعضوں کے درجوں میں تو کہ آزماوے تمکو بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تمکو مال اور جاہ سے تاکہ شکر اغنیا ظاہر ہو اور صبر فقرا اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے ناشکروں کو اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے شکر کرنیوالوں کو سورہ اعراف مکی ہے دوسو چھہ یا پانچ آیتیں ہیں تین ہزار تین سو پچیس کلمے ہیں چودہ ہزار تین سو پندرہ حرف ہیں فواصل اسکی منل ہیں اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ انعام کے یہہ ہے کہ اسمیں ذکر حجت کا ساتھ کافروں کے و الزام انکے کا تھا اور وعدہ مومنوں کا اور وعید کافروں کی اس سورہ میں نجات مومنوں کی اور تعذیب کافروں کی بیان کی اور یہہ بھی ہے کہ آخر سورہ انعام میں ذکر عقاب کا کافروں اور غفران اور رحمت کا مومنوں کے حق میں تھا اول اس سورہ اعراف میں ذکر ڈرانیکا کافروں کے اور پند دینے کا مومنوں کے ارشاد کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ یہہ قرآن کا نام ہے یا اس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسموں کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ اور لطیف اور ملک اور صبور ہیں یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہے کہ اکرام اور لطف اور مجد اور صدق ہیں یا ایما ہے طرف الصبور کے یا بعضے حرف اسکے دال طرف اسما کے اور بعضے طرف افعال کے ہیں اور تقدیر یہہ ہے کہ انا اللہ اعلم و افصل میں اللہ ہوں کہ جانتا ہوں اور بیان کرتا ہوں یا دانا تر سب سے ہوں اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہوں یا الف اشارہ بذات احدیت اور لام عبارت ذات یا صفت علم سے ہے اور میم کنایت جامعیت سے ہے کہ حقیقت محمدی ہے اور صاد صورت محمدی ہے علیہ الصلوۃ والسلام یا الف ازل کا ہے اور لام ابدی اور میم مابین ازل اور ابد اور صاد اشارت باتصال ہر متصل اور انفصال ہر منفصل ہے اور فی الحقیقت یہاں نہ اتصال کی گنجائش ہے نہ انفصال کی نمائش نظم یہہ برون ہے راہ فصل و وصل سے نہ کام یا ہر ہے یہہ فرع و اصل سے نہ نفی ہے معنے

نہ عبارت اس جگہہ نہ کنایت نہ اشارت اس جگہہ نہ ہہان ہی نہ عیان ہی نہ بیان نہ
نہ بہی شک نہ وہم ہی نہ یہان گمان بات یہہ برتر ہی عقل و وہم سے کیونکہ ہو دریافت فکر و فہم سے نہ
نہ تکلم نہ ہی نظارا یہان جز خموشی کے نہین چارا یہان رافتا چپ ہو کہ اولی ہی سکوت سمجھے کیا تو رمز
حی لا یموت کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہہ کتاب ہی کہ اتاری گئی طرف تیرے پس چاہیئے
کہ ہووے بیچ سینہ تیرے کے تنگی اس سے یعنے اسکے پہنچانے مین دل تنگ ہو اور جھٹلانے سے قوم کے غم نکر کہ
یہہ کتاب تجہہ پر اتری ہی لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ تو کہ ڈراوے تو کافرون کو ساتھ اسکے اور نصیحت کے
واسطے مومنون کے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ پیروی کرو اے مکلفو اس چیز کی کہ اتاری گئی ہی طرف تمہارے
پروردگار تمہارے سے یعنے متابعت قرآن کی کرو اور اسکے احکامون پر چلو وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اور مت
پیروی کرو سوا کتاب خدا کے دوستون کی مراد بت ہین کہ کفار انکو دوست پکڑتے تھے یا شیاطین انس اور جن ہین
کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہین جبکہ متابعت غیر حق کی کرتے ہین
وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ اور بہت اہل بستیون کے ہین کفار اور فجار سے کہ حکم ہلاک
کا کیا ہی ہمنے انکے پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا وہ دوپہر کو سوتے تھے نہ
جیسے قوم شعیب علیہ السلام کی سمجھہ لیجئے کہ تخصیص ان دو وقت کی اسواسطے ہی کہ وقت آرام کے ہین توقع عذاب کی
انمین نہین پس بلا ناگہانی بری ہوتی ہی بیت خبر نہووے اور آجاوے آفت ای رافت نہ خدا بچاوے ہر ایک
جی کو ایسی آفت سے فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ پس نتھا پکارنا انکا جب آیا انکے پاس
عذاب ہمارا مگر یہہ کہ کہنے لگے تحقیق ہمین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ رسولون کو جھٹلاتے تھے سمجھہ لیجئے کہ گناہ
کا اقرار کرینگے اور انکے گمان مین یہہ ہوگا کہ خلاصی عذاب سے اقرار کرنیکے سبب ہو جاویگی اور حال انکہ وقت نزول عذاب
توبہ اور استغفار فائدہ نہین دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اسکا آویگا انشاء اللہ تعالی فَلَنَسْئَلَنَّ
الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ پس البتہ سوال کرینگے ہم قیامت کو ان لوگون سے کہ بھیجا گیا ہی طرف انکے پیغمبر اور
یہہ سوال قبول رسالت کا ہوگا وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ سوال کرین ہم بھیجے گیون سے یعنے پیغمبرون سے اور یہہ سوال
ادائے رسالت کا ہوگا بیت وہ سوال عنف اور تعذیب ہی نہ یہہ سوال شرف اور تقریب ہی نہ بعضون نے
کہا ہی کہ امتونکو فرمانبرداری انبیا سے پوچھینگے اور انبیاؤن کو مہربانی امم سے سوال کرینگے فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ
بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون اور امتون انکی کے اقوال اور افعال انکے ساتھ
علم اپنے کے کہ جان لیا ہی ہمنے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور کیا انمین کہا ہی اور نتھے ہم غایب اور بیخبر
گفتار اور کردار انکے سے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اسدن حق ہی لکھا ہی نامہ اعمال کو

تولینگے ترازو مین اسے ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے سب لوگ دیکھینگے اظہار معدلت ہے تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے درازی ڈنڈی کی پچاس ہزار سالہ راہ ہے اور پلہ اسکا ایک نور کا ایک ظلمت کا ہے نیکیان پلہ نور مین اور برائیان ظلمت مین تولینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس جسکی کہ بھاری ہوئی تول اسکی پس یہہ لوگ وہی ہین فلاح پانے والے سمجھ لیجے کہ موازین کو اگر جمع موزون کی کہئے تو یہہ معنے ہوئے کہ عمل تلے ہوئے اسکے بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہئے تو تعدد وزن اور اختلاف موزونات پر نظر کیجے اور ہر طرح گرانی ترازو کی ساتھہ طاعت کے ہے اور سبکی ساتھہ معصیت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ اور جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تول اسکے پس یہہ لوگ وہ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جان اپنے کو سبب اسکے کہ تھے ساتھہ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ سچانے کی جگہہ جھٹلاتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ اور تحقیق قدرت دی ہمنے تمکو اے آدمیو بیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو یا خطاب قریش کو ہے یعنے قدرت دی ہمنے تمکو اے قریشو بیچ زمین کے تو کہ سیر کرو شام اور یمن کو جاڑے گرمی مین اور پیدا کیا ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے اسباب معیشتون کا کہ کسب کرو تجارت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہین باوجود تخصیص ان نعمتون کے یا تھوڑے ہین تم مین کہ شکر کرین بہت بہت نعمت ہے اور شاکر مین اندک سپاس حق کرے سو وہین ہے یک وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اور تحقیق پیدا کیا تمکو پشتوں مین باپون کے پھر صورتین بنائین تمھاری رحمون مین ماؤن کے یا پیدا کیا ہمنے باپ تمھارے آدم کو پھر صورتین بنائین تمھاری اسکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ پھر کہا ہمنے واسطے فرشتون کے سجدہ کا تعظیم کرو آدم کو پس سجدہ کیا فرشتون نے حکم ہمارے سے مگر ابلیس نے کہ راہ تکبر سے لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہوا سجدہ کرنے والون سے آدم کو قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ کہا اللہ نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ نہ سجدہ کیا تو نے آدم کو جب حکم کیا مین نے تجھے سجدہ کا اسکے کو قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا ابلیس نے مین بہتر ہون آدم سے نہ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہے تو نے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہے اور پیدا کیا ہے تو نے آدم کو کیچڑ سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہے ابلیس نے اس صورت مین غلطی کی کہ فضیلت باعتبار صورت کے جانے کہ عنصر سے بنی ہے اگر باعتبار فاعل کے کہ لما خلقت بیدی عبارت اُس سے ہے اور باعتبار حقیقت کے کہ و نفخت فیہ من روحی اشارت اُس سے ہے ملاحظہ کرتا دیکھتا کہ بہتری آدم کو ہے اور قیاس بھی چاہتا ہے کہ خاک بہتر ہو نار سے کیونکہ آتش خائن ہے کہ جو اُسے دو ہیت کر دیتی ہے اور خاک امین ہے جو سپرد کرو نگاہ رکھتی ہے پس امین بہتر ہے خائن سے اور آتش متکبر ہی اور خاک متواضع تواضع بہتر ہے تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہے چنانچہ نقش معرفت قبول کیا کتب فی قلوبهم الايمان اور آگ نقش جلاتی ہے چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا

ع

ففسقوا عن امر ربہ بیت خاک کا رتبہ عجب ہے ارجمند ہو پست ہے ظاہر میں باطن ہیں بلند قال فاہبط منہا
فما یکون لک ان تتکبر فیہا فاخرج انک من الصاغرین کہا اللہ نے ابلیس کو پس اتر آسمان سے یا بہشت سے
یا مرتبہ بلند سے کہ طاعت کے سبب سے تھا اوپر منزل پست کے بواسطہ معصیت کے کہ تجھ سے ہوئی نہ نہیں لائق واسطے تیرے
یہہ کہ تکبر کرے تو بیچ آسمان کے کہ وہ جگہہ فرشتوں کی ہے جو ڈرانے والے اطاعت کرنیوالے ہیں یا نچاہیئے تجھکو
کہ معصیت کرے بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالوں کا ہے پس نکل آسمان سے یا بہشت سے تحقیق تو بیچ ذلیلوں
سے ہے بیچ میں ہے کہ نکل صورت ملکی سے اور مت رہ ملائکہ میں پس حق تعالی نے بری شکل کر دی اسکی قال انظرنی
الی یوم یبعثون کہا ابلیس نے جب مسخ ہوگیا اور ناامید ہوا رحمت سے ڈھیل دے مجھکو اسدن تک کہ
قبروں سے اٹھائے جاویں آدمی قال انک من المنظرین کہا اللہ نے تحقیق ڈھیل دیئے گیوں سے ہے سمجھ لیجئے کہ
ابلیس نے چاہا تھا کہ میں زندہ رہوں قیامت تک سو حق تعالی نے اسکی درخواست نہ قبول کی اور نفخہ اولی تک
اسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے الی یوم الوقت المعلوم ای نفخۃ الاولی حاصل آیتہ کا یہہ ہے کہ تیرا ارادہ
گمراہ کرنے کا ہے لوگوں کے پس نفخہ اولی تک کہ بنی آدم زندہ ہیں تجھے ڈھیل دی قال فبما اغویتنی لاقعدن لہم
صراطک المستقیم کہا ابلیس نے پس قسم ہے اسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ بیٹھونگا میں واسطے آدمیوں کے اوپر
راہ تیری کے کہ سیدھی ہے یعنے دین اسلام کے اور انکو اس راہ سے پھیرا دونگا ثم لاتینہم من بین
ایدیہم ومن خلفہم پھر البتہ آونگا میں انکے پاس آگے انکے سے یعنے امر آخرت سے اور کہونگا انکو کہ بعث
اور حشر اور بہشت اور دوزخ نہیں ہیں اور پیچھے انکے سے یعنے کار دنیا سے اور انکی نظروں میں اسکو زینت دونگا
وعن ایمانہم وعن شمائلہم اور آونگا میں سیدھے انکے سے یعنے طرف حسنات انکی سے اور عجب اور بائیں
والونگا اور بائیں انکے سے یعنے جہت سیات انکی سے اور انکو دلونمیں انکے شیرین کرونگا میں سمجھ لیجے کہ
شیطان نے کہا ہر طرف سے منع کرونگا میں لوگوں کو اللہ کی راہ سے کہا ابن عباس نے اور نہیں طاقت یہہ کہ آوے
فوق انکے سے تو کہ نہ حائل ہو درمیان بندے کے اور اللہ کی رحمت کے ولا تجد اکثرہم شاکرین اور نہ پاویگا تو
کہ خدا ہے اکثر بنی آدم کو شکر کرنیوالے یعنے کافر ہونگے کہ منعم کو نہیں پہچانینگے قال اخرج منہا مذءوما
مدحورا کہا اللہ نے ابلیس کو نکل بہشت سے یا آسمان سے برے حال سے راندہ ہوا رحمت سے لمن تبعک
منہم لاملئن جہنم منکم اجمعین البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری بنی آدم سے البتہ بھرونگا دوزخ کو تم میں سے سب
سے یعنے تجھ سے اور تیری متابعت کرنیوالوں سے ویا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ فکلا من حیث شئتما
اور کہا میں نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے اے آدم رہ تو اور جورو تیری کہ حوا ہے بہشت میں پس کھاؤ میوہ
سے بہشت کے جہاں سے کہ چاہو یا جو کچھ کہ چاہو ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین اور مت نزدیک جاؤ جنس اس

درخت کے کہ گندم ہے یا انگور اور مت کھاؤ اگر کھاؤ گے پس ہو جاؤ گے ظالموں سے اوپر جان اپنی کے فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا پس وسوسہ کیا واسطے حوا اور آدم کے شیطان نے تو کہ
ظاہر کر دیوے واسطے انکے جو کچھ کہ چھپایا گیا تھا انسے شرمگاہوں انکی سے سمجھ لیجیے کہ اہل بہشت کی عورت چھپا دی تھی ابلیس نے
سمجھا کہ نافرمانی سے یہہ لباس انکا دور ہو جاویگا پس چاہا کہ انکو معصیت میں ڈالے تاکہ لباس دور ہو کر فرشتوں میں
رسوا ہوں مار اور طاؤس کی مدد سے بہشت میں آکر انکو ورغلانا چنانچہ قصہ اسکا سورۂ بقر میں مسطور ہوا ہے وَقَالَ مَا
نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ اور کہا شیطان نے آدم اور
حوا کو نہیں منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے کھانے اس درخت کے سے مگر اس خطرے سے کہ ہو جاؤ تم دونو فرشتے
یا ہو جاؤ تم ہمیشہ رہنے والے بہشت میں یا ایسے زندے کہ مروہی نہیں حضرت آدم نے باوجود اس وسوسہ کے کھانے
میں اسکے تامل کیا ابلیس پر تلبیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم
اور حوا کے آگے کہ البتہ میں واسطے تمہارے خیر خواہوں سے ہوں اور شفقت سے کہتا ہوں کہ یہہ کھالو تو کہ مرو آدم علیہ
السلام نے گمان کیا کہ کوئی اللہ کی قسم جھوٹھہ نہیں کھاتا اس قسم سے فریفتہ ہوئے فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ پس ابلیس
نے کھینچ لیا ان دونوں کو یعنے مرتبہ بلند سے گرا دیا ساتھ فریب کے اور وسوسے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ
لَهُمَا سَوْآتُهُمَا پس جب چکھا ان دونوں نے میوہ اس درخت سے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہو گئیں واسطے
انکے شرمگاہیں انکی کہ لباس تن سے گر پڑا ننگے رہ گئے اخبار میں ہے کہ سوا آپس کے اور کسی نے انکو ننگا نہیں دیکھا
اور آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ کر شرمندہ ہوئے وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع
کیا ان دونوں نے کہ ڈھانکتے تھے اوپر اپنے اپنے درخت بہشت کے سے اور وہ درخت انجیر کا تھا بقول اشہر انکے
پتوں سے اپنا ستر عورت کر کر ادھر ادھر بھاگتے تھے وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور پکارا
انکو پروردگار انکے نے کیا نہ منع کیا تھا میں نے تم دونوں کو کھانے اس درخت کے سے وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا
عَدُوٌّ مُبِينٌ اور نہ کہا تھا میں نے تمکو کہ تحقیق شیطان ہے واسطے تمہارے دشمن ظاہر اور دشمنی اسکی وقت
انکار سجدے کے ظاہر سب فرشتوں پر روشن ہو گئی تھی لکھا ہے کہ وقت بھاگنے کے حق تعالی نے فرمایا کہ ای آدم
مجھ سے بھاگتا ہے تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ بھاگنا میرا سبب حیا کے ہے مجھ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق تعالی
سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہا دونوں نے رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ
ای پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اوپر جانوں اپنی کے یہہ نافرمانی کر کے اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمپر
البتہ ہو جاوینگے ہم ٹوٹا پانے والوں سے قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کہا حق تعالی نے آدم اور حوا کو اور سانپ اور
طاؤس اور ابلیس کو اترو تم زمین میں بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں آدمی اور شیطان اور مار اور طاؤس سب

آپسمین ایکدوسرے کے دشمن ہین وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اور واسطے تمھارے بیچ زمین کے
جائے قرار ہے اور فائدہ ہے ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السلام غمگین ہوئے یہہ جانکر کہ پھر بہشت مین
نہین آوینگے قَالَ فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَفِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فرمایا حق تعالی نے بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ
زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاوگے واسطے جزا کے مضمون اس خطاب کے سنے حضرت آدم کی تسلی ہوئی
کہ پھر بھی بہشت مین اوینگے یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یہہ خطاب عام ہے ای بیٹو آدم کے تحقیق اتارا ہمنے
اوپر تمھارے پہناوا پھر اسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِیْشًا ڈھانکتا ہے شرمگاہ تمھاری اور دوسری
اتارا پہناوا زینت کا اور جاڑے کا سمجھ لیجیے کہ جو شرمگاہ ڈھانکے وہ لباس ہے اور ما ورا اسکے ریش ہے تفسیر امام زاہدی
مین ہے کہ لباس روئی کا کپڑا ہے اور ریش ریشم اور کتان اور پشم کا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ریش متاع خانہ
ہے واللہ اعلم وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ اور پہناوا بچاو کا یہہ بہتر ہے یعنے جا پہلے حرب جیسی زرہ اور چلتہ
کہ اثر تیغ اور تیر کا نہ پہنچے یا موٹا کپڑا بہتر ہے جسمین سے کہ شکست اور تواضع نکلتی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ردا
بلند اور ازار غلیظ پہنی ہے رسالہ انواع اللباس مین بیان اسکا بتفصیل لکھہ دیا ہے مین نے جس کسیکو شوق ہوا اسمین
دیکھ لے سمجھ لیجیے کہ محققون کے نزدیک لباس تقوی اللہ کی یاد ہے کہ اس سبب سے عیب آدمی کا چھپتا ہے مصرعہ
طاعت حق ساتر ہر عیب ہے یا لباس تقوی عفت ہے یا حیا یا ترس الٰہی یا التزام طریقہ نیک اور بحر الحقائق مین
ہے کہ لباس دو قسم ہے لباس فتوی اور لباس تقوی لباس فتوی مفوض بامر شریعت ہے اور لباس تقوی
متعلق بحکم حقیقت لباس فتوی سے بدن فائدہ اٹھاتا ہے کہ شرمگاہ اسکی چھپاتا ہے اور لباس تقوی سے ہر ایک دل
اور روح اور سر اور خفی بہرہ پاتا ہے اور ساتھہ ہر ایک کے ایک ایک چیز چھپاتا ہے بہرہ دل لباس تقوی سے صدق
ہے بطلب مولی اور اس سے پوشیدہ ہوتی ہے سوات دنیا اور ما فیہا اور حظ روح لباس تقوی سے محبت خدا ہے اور
اس سے مستور ہوتی ہے سورت تعلق بغیر مولی اور نصیب سر لباس تقوی سے شہود انوار لقا ہے اور اس سے چھپتی
ہے رویت ماسوا اور حصہ خفی لباس تقوی سے بقا اسکی ہے بہویت حق اور اس سے پنہان ہوتی ہے سوات ہویتہ خلق
یعنے سب تعینات مضمحل اور متلاشی ہو جاتے ہین اور پردہ پندار چہرہ وجود متکبر سے دور ہو جاتا ہے اور مشاہد لمن الملك الیوم
غرفہ وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہے نظم کل شیئ مالك الا خدا فانی و معدوم ہے سب ماسوا کون ہے اسکے سوا
کونین مین دین مین دنیا مین اور بائین ہین ہے احد یکہ یگانہ لاشریک کوئی ہے نہ تھا نہ ہوا اسکا شریک ہے وہی اول
وہی آخر ولا ہے وہی باطن وہی ظاہر ولا ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یہہ لباس بھیجنا نشانیون رحمت اور فضل اللہ کے سے ہے
کہ شرمگاہ آدمیون کی پوشیدہ ہو اور درختون کے پتے باندھنے سے چھوٹین لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور قدر
اس نعمت کی پہچانین یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ ای بیٹو آدم کے ڈرتے رہو کہ نہ بہکاوے تمکو شیطان کما اخرج ابویکم

من الجنة جیسے کہ نکال دیا مان باپ کو تمھارے بہشت سے ینزع عنهما لباسهما اُتار لیا تھا اُنسے لباس لیریهما
سوآتهما تو کہ دکھلاوین انکو شرمگاہ انکی یعے سبب یہہ تھا کہ ننگے ہو کر بہشت سے گرین پس تم بھی حذر کرو انه یراکم هو
وقبیله من حیث لا ترونهم تحقیق ابلیس دیکھتا ہی تمکو وہ اور کنبا اسکا اسطرح سے کہ نہین دیکھتے تم انکو اسکے بدن
لطیف ہین تمھین نہین نظر آتے اور تمھارے جسم کثیف ہین وہ تمھین دیکھتے ہین پس ایسے دشمنون سے ڈرنا لازم ہی
انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون تحقیق کیا ہی ہمنے شیطانون کو دوست واسطے ان لوگون کے کہ نہین
ایمان لاتے یعنے واسطے جنسیت اور مناسبت کے شیطانون کو دوست کافرون کا کیا ہی واذا فعلوا فاحشة اور جسوقت
کرتے ہین کافر عمل بد جیسے بت پرستی اور تحریم بحیرہ وغیرہ کی اور کوئی انکو منع کرے قالوا وجدنا علیها آباءنا والله
امرنا بها کہتے ہین پایا ہمنے اوپر اسکے باپون اپنے کو اور اللہ نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے غرض یہہ ہی کہ ہم اپنے باپون کی
تقلید کرتے ہین اور حکم اللہ کا بھی اسیطرح ہی قل ان الله لا یأمر بالفحشاء کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق
اللہ تعالی نہین حکم فرماتا ساتھ بے حیائی کے قول اور فعل مین کیونکہ اللہ نیک باتین فرماتا ہی اتقولون علی الله ما لا تعلمون
کیا کہتے ہو اوپر خدا کے جو کچھ نہین جانتے کہ اسنے فرمایا ہی قل امر ربی بالقسط کہہ حکم کرتا ہی پروردگار میرا ساتھ
انصاف کے یا ساتھ توحید کے کہ سر انصاف ہی واقیموا وجوهکم عند کل مسجد اور سیدھا کرو منھو
اپنے کو طرف قبلے کے نزدیک ہر نماز کے مسجد بمعنی زمان سجود یا مکان سجود ہی اور مراد اس سے صلوۃ ہی یا یہہ معنی ہین کہ
توجہ کرو ساتھ عبادت خدا کے جب وقت نماز کا آوے نزدیک ہر مسجد کے کہ ہو دیر نکرو اس جہت سے کہ اپنی مسجد مین چل
پڑھینگے وادعوه مخلصین له الدین اور عبادت کرو اللہ کی درانحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اسکے دین اور
طاعت کما بدأکم تعودون جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو پھر آؤگے تم طرف اسکے پیچھے تو کہ جزا دیگا تمکو اوپر اعمال تمھارے کے
یا جیسا کہ تمکو خاک سے پیدا کیا ویسا ہی خاک مین پھر لیجاویگا فریقا هدی وفریقا حق علیهم الضلالة ایک فرقے
کو ہدایت کی اور ایک گروہ کو ایسا کیا کہ ثابت ہوئی اوپر انکے گمراہی انهم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون
الله ویحسبون انهم مهتدون تحقیق ان گمراہون نے پکڑا شیطانون کو دوست سوا اللہ کے اور گمان کرتے ہین کہ وہ
راہ پانیوالے ہین اور حقیقت مین ایسا نہین یا بنی آدم اے بیٹو آدم کے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب عام ہی اور اکثر
مفسرین کہتے ہین کہ خاص ہی مسلمانون کو کیونکہ بنی ثقیف اور بعضے اور مشرکان عرب مرد و زن برہنہ طواف کرتے تھے
اور اپنے گناہونکی بخشش اسمین جانتے تھے اور بنی عامر ایام احرام مین حیوان کا کھانا ترک کرتے تھے اور طعام اندک پر
قناعت کرتے تھے اور اسمین تعظیم کعبے کی سمجھتے تھے اہل اسلام نے کہا کہ اس تعظیم کی سزاوار تر ہم ہین حق تعالی نے
انکو منع کیا اور فرمایا اے مسلمانو خذوا زینتکم عند کل مسجد لو زینت اپنی نزدیک ہر مسجد کے کہ طواف اسکا
کرتے ہو یا نماز اسمین پڑھتے ہو مراد زینت سے لباس بہتر اور پوشاک پاکیزہ تر ہی کہ واسطے نماز کے پہنے بعضو

کہا

پہنا ہے زینت کنگھی کرنا ہے داڑھی میں امام قشیری نے کہا ہے کہ مراد زینت سے اسرار ہے نہ آرائش ظواہر اور حقیقت یہہ
ہے کہ ظاہر ستر عورت چاہیے واسطے نماز کے اور باطن دل درکار ہے واسطے نیاز کے **بیت** وہ سجدہ کیا جو با جسام
آب و گل ہووے نماز وہ ہے کہ جسمیں نیاز دل ہووے وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اور کھاؤ ایام احرام میں گوشت اور چربی
اور سب کھانے کی چیزیں اور پیو دودھ اور سب پینے کی چیزیں اور مت حد سے نکل جاؤ کہ حلال کو کہ حرام ٹھہراؤ یا زیادہ
بھوک سے کھاؤ **بیت** رافت اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ کلو پر یہہ کب ہمکو کہا ہے کہ کلو نہ کلو آیۃ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ
تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانیوالوں کو کہ زیادہ سیری سے کھاتے ہیں قوت القلوب میں ہے کہ ایک دن
میں دو بار کھانا بھی اسراف ہے عبد اللہ انصاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کر کر دہن درویش میں ڈال دیں اسراف
نہیں ہے اسراف وہ ہے کہ برضائے حق نہو **بیت** رافت اگر کوئی کہے اسراف میں نیکی نہیں تو در جواب اسکے
تو کہہ سکے ہیں اسراف ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ کہہ کسنے حرام
کی ہے زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی ہے یعنے طرح طرح کے پہناوے جو نکالے ہیں محض قدرت اپنی سے واسطے بندوں اپنے
کے نباتات میں سے جیسے روئی اور کتان اور حیوانات میں سے جیسے پشم اور ریشم اور معادن میں سے جیسے زرہ اور
خود اور کسنے حرام کئیں ہیں پاکیزہ چیزیں رزق سے جیسے مکلف کھانے پینے گوشت گھی پلاؤ نان دودھ دہی یا حلال
چیزیں مانند بحیرہ و سائبہ کے قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کہہ یہہ زینت اور طیبات یعنے مکلف پوشاکیں
اور پاکیزہ کھانے واسطے اُن لوگوں کے ہیں کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور کافر اور فاجر انکی تبعیت سے شریک
انکے ہیں دنیا میں اور لیکن نعیم جاودانی مسلمانوں کو ہوگی خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ پاکیزہ اور بے شریک دن قیامت کے
كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ جیسے کہ بیان کئے ہمنے یہہ حکم اسیطرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم
نشانیاں اور احکاموں کو واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہیں قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا پروردگار میرے نے گناہان کبیرہ کو کہ موجب بڑے عذاب کے ہیں مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ جو ظاہر میں اُنمیں جیسے کفر اور چھپے ہیں جیسے نفاق وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور حرام کیا
گناہ صغیرہ کو جسپر حد مقرر نہیں اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھ ناحق کے یہہ تاکید ہے کیونکہ ظلم اور کبر ساتھ حق کے
نہیں ہوتا وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا اور حرام کیا ہے یہہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز
کہ نہیں اُتاری اللہ نے واسطے اسکے دلیل وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور یہہ کہ کہو ساتھ جھوٹھ کے اوپر
اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتے جیسے کھیتی اور جانوروں کا حرام ٹھہرانا ہے اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجالانا ہے
وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ اور واسطے ہر امت کے ایک وقت ہے مقرر اُنکے زندگانی کا یا ہر امت کے واسطے سوا ہونیکے
ایک وقت ہے مقرر عذاب کا فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ پس جب آتا ہے وقت انکا

نہ پیچھے رہ جاتے ہین اُس سے ایک ساعت اور نہ آگے چلے جاتے ہین ساعت سے مراد آن ہے نہ ساعت نجومیان
جیت بیش و پس پھر نہین ہوتا جو اجل آئی ہے واقتاً بس اُسی دم جان نکل جاتی ہے يَا بَنِيٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
رُسُلٌ مِّنْكُمْ اے بیٹو آدم کے اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب خاص ہے مشرکان
عرب کو اور اصح یہہ ہے کہ عام ہے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ بیان کرین اوپر تمھارے آیتین کتاب پیغمبر کی یا احکام
شریعت کے فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی پرہیز کرے شرک سے اور جھٹلانے
سے اور نیکی کرے پس نہین ڈر اوپر اُنکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ اور جن لوگون نے جھٹلایا نشانیون ہماری کو اور تکبر کیا اُن سے اور ایمان نہ لائے پس یہہ لوگ رہنے والے
آگ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ پس کون شخص ہے ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ زن اور فرزند
اور شریک اُسکا ٹھہراوے یا جھٹلاوے آیتون اُسکی کو کہ اُتاری ہین اُسنے اور اسمین اُنکا ہونا کافی ہے
اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ یہہ لوگ جھوٹھ باندھنے والے اور جھٹلانے والے پہنچیگا اُنکو حصہ اُنکا لوح محفوظ
سے یعنے جو اُنکی تقدیر مین لکھا ہے عذاب اور رنج وہ پہنچیگا یا جزا پاوینگے جو کچھ کہ لکھا نامہ اعمال مین اُنکے حَتّٰٓى
اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ یہان تک کہ جب آوینگے اُنکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور
لشکر اُنکا ہے قبض کرتے ہونگے روحون اُنکی کو قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہینگے فرشتے اُنکو
غصہ سے کہان ہین بت تمھارے کہ تھے تم پوجتے اُنکو سوا اللہ کے اب آوین اور اللہ کا عذاب تم سے دفع
کرین قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ کہینگے کافر کھوئے گئے ہم سے اور گواہی دینگے
اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ وہ تھے کافر قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ
فرماویگا اللہ داخل ہو بیچ اُن اُمتون کے کہ گذرے ہین پہلے تم سے اوپر دین آئین تمھارے جنون سے اور
آدمیون سے اُن مین ملکر اور بیچ آتش دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا جب داخل ہوگی ایک جماعت
لعنت کرینگے بہن اپنی کو یعنے جماعت دوسری کو کہ ہم دین اُسکی ہے اور ایک ملت پر ہے جیسے یہود
یہود کو لعنت کرینگے ترسا ترسا کو گبر گبر کو حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یہان تک
کہ جب مل جاوینگے بیچ دوزخ کے سب کہینگے پچھلے اُنکے واسطے پہلون اُنکے کے رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ
عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اے پروردگار ہمارے انھون نے گمراہ کیا تھا ہمکو دے اُنکو عذاب دوگنا ہم سے
آتش دوزخ سے ایک اُنکی گمراہی کا ایک دوسرے گمراہ کرنیکا قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ فرماویگا
اللہ تعالی واسطے ہر ایک کے عذاب دوگنا ہے پہلونکو واسطے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکے اور پچھلون کو

واسطے گمراہ ہونے اور پیروی کرنے کے اور لیکن نہین جانتے تم اور ایک دوسرے کے عذاب سے خبر نہین رکھتے
تم اور یعلمون ساتھ صیغہ غائب کے بھی قرأت ہی یعنے نہین جانتے وہ وقالت اولٰہم لاخرٰہم فما کان لکم
علینا من فضل اور کہینگے اگلے اُنکے واسطے پچھلون کے پس نہووے واسطے تمھارے اوپر ہمارے کچھ زیادتی
عذاب کی فذوقوا العذاب بما کنتم تکسبون پس چکھو عذاب کو بسبب اسکے کہ تھے تم کماتے کفر سے ان
الذین کذبوا باٰیاتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء تحقیق جن لوگون نے جھٹلایا آیتون ہماری
کو کہ قرآن ہی اور سرکشی کی اُن سے اور فرمانبرداری انکی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اُنکے دروازے
آسمان کے کہ اعمال انکے اور روحین اُنکے جاوین بلکہ سجین مین لیجاوینگے کہ نیچے زمین ہفتم کے ہی اور
واسطے اعمال اور ارواح مومنون کے دروازے آسمان کے کھول دیوینگے اور انہین علیین کو پہنچاوینگے کہ بالائے
آسمان ہفتم ہی ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور نہین داخل ہونگے یہہ جھٹلانیوالے
اور تکبر کرنیوالے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور یہہ صورت ہونے
والی نہین پس کافر بھی بہشت مین جانے والے نہین وکذٰلک نجزی المجرمین ہ اور اسیطرح جزا دیتے
ہین ہم گنہگارون کو یعنے کافرون کو لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش واسطے اُنکے ہی دوزخ
سے بچھونا کہ اسپر بیٹھینگے اور اوپر اُنکے سے بالاپوش ہین آگ کے کہ اوڑھینگے زیر و زبر کفار کو دوزخ سے چھٹکارا
نہین ہی آتش کی تو شک ہی بچھی آتش کا بالاپوش ہی وکذٰلک نجزی الظالمین اور اسیطرح جزا دیتے
ہین ہم کافرون کو والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لا نکلف نفسا الا وسعہا اور جو لوگ ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کے اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سب کا
بجالانا طاقت بشری سے باہر تھا اسواسطے فرمایا نہین تکلیف دیتے ہم کسیکو مگر طاقت اسکی پر کہ جتنا
اُس سے ہو سکے یہہ جملہ لا نکلف نفسا الا وسعہا درمیان مین مبتداء اور خبر کے معترضہ ہی مبتداء والذین
اٰمنوا وعملوا الصالحات ہی اور خبر اولٰئک اصحاب الجنة یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین ہم فیہا
خالدون وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین ونزعنا ما فی صدورہم من غل تجری من تحتہم الانہار
اور کھینچ لیا ہمنے جو کچھ کہ تھا بیچ سینون اُنکے کے کینہ اور حسد سے چلتے ہین نیچے مکانون اُنکے کے نہرین واسطے
زیادتی لذت اور سرور اُنکے کے وقالوا اور کہینگے بہشتی اپنے مقام دیکھکر الحمد للہ الذی ھدانا
لھٰذا سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے کمال فضل اپنے سے راہ دکھائی ہمکو طرف اسکے یعنے
اس مقام کے یا طرف اس عمل کے کہ جسکے سبب سے یہہ مقام ملا وما کنا لنہتدی لولا ان ھدٰنا اللہ اور نہتی
ہمکو راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ یہہ شکر نعمت ہدایت کا ہی کہ بہشتی ادا کرینگے کیونکہ بدون

توفیق الٰہی کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچتا نظم گر بدرقہ لطف تیرا رہ نہ دکھلائے تو تیری طرف کبھی کہین کوئی
نہ جائے کس کو یارا ہے یہان قدم دھرنے کا ہان چاہیے جسے کہ تو وہی تجھکو پائے لقد جاءت رسل
ربنا بالحق بہشتی کہینگے تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھہ حق کے انکی ارشاد سے ہمنے
راہ توحید کی پائی تھی ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون اور پکارے جاوینگے بہشتی کہ یہہ
بہشت جسکا وعدہ تمھین دیا تھا دنیا مین وارث کئے ہو تم اسکے بسبب ان عملون کے کہ تھے تم کرتے ونادی
اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد
ربکم حقا پکارینگے رہنے والے بہشت کے رہنے والون کو دوزخ کے یہہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا
ہمکو پروردگار ہمارے نے سچ پس کیا پایا تمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمھارے نے سچ یعنے ہمین وعدہ ہوا
ثواب کا فرمایا تھا سو ہمنے پایا اور تمھین وعید عذاب کا تھا سو تمنے پایا قالوا نعم کہینگے ہان پایا ہمنے جو کچھہ
اللہ نے کہا تھا فاذن مؤذن بینھم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین پس پکاریگا پکارنے والا یعنے اسرافیل درمیان
بہشتیون اور دوزخیون کے یہہ کہ لعنت ہے خدا کی اوپر کافرون کے کہ عبادت کی ہے غیر محل مین الذین
یصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجا جو لوگ بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے
ہین واسطے راہ حق کے کجی وھم بالآخرۃ کافرون اور وہ ساتھہ آخرت کے کافر ہین وبینھما حجاب
اور درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک پردہ ہوگا یا اہل بہشت اور دوزخ کے فصیل ہوگی جیسی شہر پناہ
کہ دوزخی بہشت مین نہ جا سکین چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے فضرب بینھم بسور لہ باب اس حجاب کو اعراف
کہتے ہین امام زاہد نے کہا ہے کہ اعراف مشک کا ٹیلہ ہے وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم
اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانینگے وہ ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھہ چہرے انکے کے کہ بہشتیون
کے سفید ہونگے دوزخیون کے سیاہ اور اس مقام کو اسیواسطے اعراف کہتے ہین کہ وہان کے رہنے والے عارف
ہونگے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہدا اور کبرائے مومنان ہونگے اور اعراف مین رہنا دلیل انکے
کرامت اور فضل کی ہے کہ وہان سے اپنے مقام بہشت مین دیکھکر خوش ہونگے اور عذاب دوزخ دیکھکر اسکے
رہائی سے سرور اٹھاوینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تفسیر امام ثعلبی مین منقول ہے کہ ابن
عباس نے کہا اعراف موضع بلند ہے صراط سے اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہان بیٹھینگے اور اپنے
دوستون کو پہچانینگے ساتھہ تازگی اور سفید روئی کے اور دشمنون کو ساتھہ تیرگی اور سیاہ روئی کے بعضون
نے کہا ہے کہ اعراف پر وہ لوگ ہونگے جنکے حسنات اور سیات برابر ہین یا والدین مین سے ایک راضی ہے
ایک ناخوش یا موحد مقصر عمل ہین اس تقدیر پر اعراف مین انکا رہنا بجہت نقص ثواب ہوگا بہشت مین جانے سے

واللہ اعلم وَنَادَوْا اَصْحَابَ الْجَنَّۃِ اَنْ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اور پکارینگے اعراف والے رہنے والون بہشت کے کو یعنے جب بہشت کی طرف نظر کرینگے تو بہشتیون کو کہینگے سلام علیکم یعنے سلامتی ہے اوپر تمھارے یا تحیت اللہ کی ہے جو اوپر تمھارے یا خوش ہے حال تمھارا کہ بسلامت دار السلام کو پہنچے لَمْ یَدْخُلُوْھَا وَھُمْ یَطْمَعُوْنَ اعراف والے ابھی نہین گئے ہونگے بہشت مین اور وہ امید رکھتے ہین کہ داخل ہون ایک قول یہہ ہے کہ آخر ان لوگون کے کہ بہشت جاوینگے یہی ہونگے فتوحات مکی مین ہے کہ میزان حسنات اور سیئات اہل عرفان کی مساوی ہوگی یہہ بہشت کو بھی دیکھینگے اور دوزخ کو بھی دیکھینگے واسطے دخول کے کسی ایک مین ترجیح نہوگی جب خلق کو حکم سجدے کا ہوگا کہ آخری تکلیف ہی دن قیامت کے تو اہل اعراف ہے سجدہ کرینگے میزان حسنات انکی راجح ہو جاویگی بہشت مین داخل ہو جاوینگے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُھُمْ اور جب پھیرے جاتے ہینگے نظرین انکی تفسیر زاہدی مین ہے کہ حق تعالی فرشتے کو فرماویگا کہ منہہ انکے پھیر دو تِلْقَاءَ اَصْحَابِ النَّارِ طرف دوزخیون کے قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو ساتھہ قوم ظالمون کے یعنے ہمین اور انکو جمع مت کر دوزخ مین وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَھُمْ بِسِیْمٰھُمْ اور پکارینگے رہنے والے اعراف کے مردونکو کہ پہچانتے ہین انکو ساتھہ چہرون انکے کے کہ سیاہ رو کیری آنکھین ہونگی وہ کافر ہونگے جیسے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل نا اہل اور عاص بن وایل اور امثال انکے کہ دنیا مین کہتے تھے خدا ایسے کنگا لون کو مثل بلال اور عمار اور صہیب کے بہشت مین لیجاوے اور ہمین دوزخ مین یہہ کبھی نہین ہونیکا اور قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالی غلامون اور چرواہونکو ہمپر فضل نہ دیگا قَالُوْا مَآ اَغْنٰی عَنْکُمْ جَمْعُکُمْ وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ کہینگے انکو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو نہ کفایت کیا تم سے جمع مال تمھارے نے یا کثرت مددگار تمھارے نے اور یہہ کہ تھے تم تکبر کرتے یعنے ان چیزون نے تمھارا عذاب دفع نکیا پھر اعراف والے اشارت طرف بلال اور عمار اور صہیب کے طرف کرکر کافرون کو کہینگے اَھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُھُمُ اللّٰہُ بِرَحْمَۃٍ آیا یہہ لوگ وہ ہین جن پر دنیا مین قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاویگا انکو اللہ رحمت اور اب بسبب رحمت حق کے بہشت مین ہین اور جب اہل اعراف یہہ باتین کر چکینگے تو حق تعالی انکو اپنے کرم سے فرماویگا اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ داخل ہو بہشت مین نہین ڈر اوپر تمھارے اور نہ تم اندوہگین ہوگے ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ جب اعراف والون کو بہشت مین لیجاوینگے دوزخیون کو طلب الفرج بعد الیاس پیدا ہوگی کہینگے الہی ہمارے بہشت مین ہمین اجازت دے کہ انسے باتین کرین حق تعالی حکم فرماویگا تا کہ بہشتی طرف دوزخیون کے دیکھینگے اور اپنی قرابتوالون کو نہین پہچانینگے کہ خلقت انکی متغیر ہوگئی ہوگی لیکن دوزخی انکو پہچانینگے اور نام لے لے پکارینگے اور کھانا پینا و نان کا مانگینگے چنانچہ فرماتا ہے وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ

ثلثہ　ع

ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللہ اور پکارینگے رہنے والے آگ کے بہشت والوں کو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے
پانی سے یا اُس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے قالوا ان اللہ حرمہما علی الکافرین کہینگے بہشتی جواب
میں انکے تحقیق اللہ نے حرام کیا کھانے پینے کو بہشت کے اوپر کافروں کے الذین اتخذوا دینہم لہوا ولعبا وہ
جنہوں نے پکڑا دین اپنے کو تماشا اور کھیل کیونکہ یہہ اپنے عید کے دن گرد کعبہ کے آتے تھے اور تالیاں بجاتے
تھے اور کھیلتے تھے وغرتہم الحیوۃ الدنیا اور فریب دیا انکو زندگانی دنیا کی نے نظم دنیا ہے بلا جس سے
رافت لائی ہے یہہ سر پہ لاکھہ آفت شیرین ہے بذوق اثر میں سم ہے ظاہر ہے خوشی بمعنی غم ہے رانند
حباب ہے نمودار کچھہ اسکو نہیں ثبات ای یار مت اسکے فریب میں تو آنا گر حق کو تجھے ہے منہہ دکھانا نہ
فالیوم ننسہم کما نسوا لقاء یومہم ہذا وما کانوا بایاتنا یجحدون پس آج بھول جاوینگے ہم انکو جیسے
آگے کے جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات اُس دن اپنے کے اور جیسے تھے ساتھہ نشانیوں ہمارے کے انکار کرتے تھے
ولقد جئناہم بکتاب فصلناہ علی علم ہدی ورحمۃ لقوم یؤمنون اور البتہ تحقیق لائے ہم انکو پاس
کتاب کے کہ مفصل بیان کیا ہے ہمنے اسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت کے اور رحمت کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے
ہیں ہل ینظرون الا تاویلہ نہیں انتظار کرتے کافر مگر ظاہر ہونے حقیقت اسکی کا وعدے اور وعید سے یعنے
منتظر ہیں کہ جو وعدہ وعید اللہ نے اس کتاب میں کیا ہے وہ سچ ہوتا ہے یا نہیں یوم یاتی تاویلہ یقول
الذین نسوہ من قبل جس دن آویگی حقیقت اسکی یعنے ظاہر ہو جاوینگے وعدے اور وعید کے آثار اور وہ دن قیامت کا ہے
کہینگے وہ لوگ جو بھول گئے تھے اسکو پہلے اس سے دنیا میں قد جاءت رسل ربنا بالحق تحقیق آئے تھے رسول
پروردگار ہمارے کے ساتھہ حق کے اور ہمنے جھٹلایا تھا انکو فہل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا پس آیا ہیں واسطے ہمارے سفارش
کرنیوالے پس شفاعت کریں واسطے ہمارے آج کے دن او نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل یا پھیر جاویں ہم دنیا میں
پس عمل کریں ہم سوا اسکے کہ تھے عمل کرتے یعنے تصدیق کریں نہ تکذیب اور وحدت کے قایل ہوں نہ شرک کے پس نہ انکی کوئی
شفاعت کریگا نہ دنیا میں پھیر بھیجے جاوینگے قد خسروا انفسہم تحقیق ٹوٹا دیا انہوں نے جانوں اپنی کو کہ بتوں
کے پوجنے میں عمر کھو دی وضل عنہم ما کانوا یفترون اور کھویا گیا اُنسے جو کچھہ تھے باندھہ لیتے کہ بت
ہمارے شفاعت کرینگے درگاہ خدا میں ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام تحقیق پروردگار
تمہارا اللہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ مقدار چھہ دن رات دنیا کے کیونکہ قبل آسمان زمین کے دن کی مدت
کہ طلوع شمس سے غروب تک معین ہے نتھی اور تبیان میں ہے کہ چھہ دن ایام آخرت کے ہیں کہ ہر روز برابر ہزار
سال دنیا کے ہے لیکن قول اول اصح اور اشہر ہے اور پیدا کرنے میں اشیا کو ساتھہ تدریج کے باوجود قدرت کے کلمہ
کن سے موجود کر دینا دلیل اختیار قادر مختار ہے اور اشارہ ہے کہ صبر مامور در کار ہے جلدی کار شیطان تبہ کار ہے العجلۃ

ع

من الشیطان والتانی من الرحمان نظیر کام شیطان کا ہی تعجیل اور شتاب خوئی رحمان صبر ہی اور
اجتناب خلق کیے جنہے زمین کئے ہفت آسمان با وجود قدرت ایجاد آن یہہ ہی تعلیم سبب تاخیر ہی تجھکو سکھلائی
اُسنے تدبیر ہی یعنے عجلت سے پکڑنا کام ہی صبر فرما صبر نیک انجام ہی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اوپر
عرش کے یہہ متشابہات قرآنی سے ہی ایمان ہمارا ہی اسپر اور حقیقت اسکی اللہ ہی جانتا ہی جیسا وہ بے
کیف ہی ویسا ہی استوا اسکا عرش پر بلاکیف ہی بیت ادراک سے وراہی افہام سے ہی برتر دریافت
سے سوا ہی اوہام سے ہی برتر بعضون نے کہا ہی کہ استوا بمعنی قصد ہی یعنے پھر قصد کیا اوپر پیدا کرنے
عرش کے واللہ اعلم يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا ڈھانک دیتا ہی اللہ رات کو بیچ دن کے واسطے
اکتفا احد الضدین کے عکس اسکا نفرمایا والا ڈھانک دیتا ہی ایسے ہی دن کو بیچ رات کے ڈھونڈھتی ہی
رات دن کو شتاب یعنے جلد جلد اسکے پیچھے آتی ہی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ
اور پیدا کیا ہی سورج کو اور چاند کو اور ستارے مسخر کئے گئے ساتھ حکم اسکے کے أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ خبردار ہو
واسطے اسکے ہی پیدا کرنا اور حکم کرنا یعنے جو کچھ ہی اُسینے بنایا ہی اور وہی تصرف کر رہا ہی تَبَارَكَ اللَّهُ
رَبُّ الْعَالَمِينَ بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عالمون کا ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً پکارو پروردگار
اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر عاجزی نشانی احتیاج کی ہی اور چھپا کر دعا کرنی دلیل اخلاص کی اور محتاج مخلص کو
امیدواری ہی بیت ناامیدی نہین امید ہی یہان کہ ہین محتاج مخلص ای یاران سمجھ لیجئے کہ اس آیۃ
مین صریح امر بذکر خفیہ ہی تفسیر امام نجم الدین مین بیچ معنی اس آیت کے لکھا ہی کہ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے
روایت کی ہی کہ صحابہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تکبیر تہلیل
باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم لستم تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا یعنے ای لوگو نگاہ
رکھو جانون اپنی کو یعنے نعرہ مت کرو دلمین اپنے اللہ کو یاد کرو نہین ہو تم بلاتے بہرے اور غائب کو تحقیق تم بلاتے
ہو سُننے والے کو کہ نزدیک تم سے ساتھ علم قدیم اپنے کے ہی اور آیۃ واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفۃ ودون الجهر من
القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین بھی صریح امر بذکر خفیہ ہی اور سوا اسکے جابجا آیات اور احادیث مین امر بذکر خفیہ آیا ہی
اور کہین امر بذکر جہر صریح نہین آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل وحی جو غار حرا مین خلوت کی تھی بقول صحیح
ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانے
والون کو کہ دعا مین آواز بلند کرتے ہین اور فریاد کرتے ہین یا دعا ریا سے ملاتے ہین یا دعا ئے بد حق مین غیر مستحق کے کرتے
ہین یا اللہ سے وہ مانگتے ہین کہ جسکے لائق نہین جیسے رتبہ انبیا اور صعود و لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اسکی کے ساتھ ایمان کے یا عدل

اور پکارو اللہ کو ڈرسے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک
ہے نیکی کرنیوالوں سے سمجھ لیجیے کہ نیک کار اور بدکار سب امیدوار رحمت الٰہی کے ہین اور محسنین اگرچہ معنی مطیعین ہے
لیکن سب مومنین اسمین داخل ہین بیت مین اگرچہ پرخطا ہون کہ جو کام ہے جفا ہے ہون امیدوار رحمت کہ وہ منبع وفا
ہے تذکیر قریب کی کہ بیان رحمت ہے واسطے اللہ کے ہے وَھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ
اور اللہ وہ ہے جو کہ بھیجتا ہے باؤنکو خوشخبری دینے والین آگے آنے باران رحمت اسکے کے حَتّٰٓی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا
ثِقَالًا سُقْنٰہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَآءَ یہان تک کہ جب اٹھاتے ہین باوین بادل بھاری کو ہانک لیجاتے ہین ہم اس
بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردے کے پس نازل کرتے ہین ہم پانی کو سمجھ لیجیے کہ باد صبا بادل زمین سے اٹھاتی ہے اور باد شمال سب کو جمع
کرتی اور بادل جنوب برسانے لگتی ہے اور باد دبور بعد تھمنے مینہ کے سب کو متفرق کر دیتی ہے واللہ اعلم فَاَخْرَجْنَا
بِہٖ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اس پانی کے ہر طرح کے میوے کَذٰلِکَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّکُمْ
تَذَکَّرُوْنَ جیسی زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہین ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردے کو قبر سے اور احیاے زمین کہ
مثل احیاے اموات ہے بیان کی تو کہ تم نصیحت پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُہٗ
بِاِذْنِ رَبِّہٖ اور زمین پاک پتھر اور ریت سے کہ لائق زراعت کے ہو نکلتی ہے کھیتی اسکی ساتھ حکم پروردگار اسکے
وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا اور جو زمین کہ ناپاک اور شور ناک ہے نہین نکلتی کھیتی اسکی مگر تھوڑی کہ اسمین منفعت
کچھ نہین یہہ مثال مومن اور کافر کی ہے دل مومن کا زمین طیب ہے اور دل کافر کا زمین خبیث پس جب باران مواعظ
کلام الٰہی دل مومن پر برستا ہے اشجار طاعات اور عبادات اس سے روئیدہ ہوتے ہین اور جب کافر استماع سخن حق کرتا ہے
زمین دل اسکی تخم نصیحت قبول نہین کرتی اور کوئی درخت بارور اس سے نہین اوگتا بیت بارض شور عبث تخم کاری
گل ہے کہ خار خشک نظر آئے جائے سنبل ہے کَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْکُرُوْنَ اسیطرح بیان کرتے
ہین ہم نشانیان واسطے اس قوم کے کہ شکر کرتے ہین نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرہ اعتبار اٹھاتے ہین ان مثالون مین فکر کر کر
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو کہ پچاس برس کے تھے طرف
قوم اسکی کے کہ اکثر اولاد قابیل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے
کوئی معبود سوا اسکے پس اسکا حکم مانو اور عبادت مین اسکے کسی کو شریک نکرو اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ تحقیق
مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہے قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖٓ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ کہا سرداروں نے قوم اسکی سے تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھکو اے نوح بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اپنے خداؤن کی عبادت سے
پھیر کر ایک خدا کی عبادت پر لاتا ہے قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا نوح نے اے قوم میری
نہین مجھکو گمراہی ولیکن مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کیطرف سے اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پہنچاتا ہوں تمکو پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیرخواہی کرتا ہوں تمھاری اور جانتا ہوں وحی اللہ
کی سے کہ مجھہ پر آئی ہے جو کچھہ تم نہیں جانتے قوم نوح نے عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے ہیں نہیں سُنا تھا اور نہیں
جانتے ہیں جب نام پیغام اور وحی کا سُنا متعجب ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم یہہ کہ آوے تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے کیطرف سے اوپر زبان ایک مرد کے
تم میں سے توکہ ڈراوے تمکو مآل کفر اور عصیان سے وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور توکہ بچو تم غضب خدا سے اور توکہ
رحمت کئے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹھایا قوم نوح نے نوح کو اور نوح علیہ السلام نے ہلاک قوم کی
دعا کی حق تعالی نے حکم کیا توکہ کشتی بنا کر مومنوں کو لیکر سوار ہوگئے پھر طوفان آیا سب کافر ہلاک ہوگئے اور نوح علیہ السلام
اور جو انکے ساتھہ کشتی میں تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے
سے اور ان لوگوں کو کہ ساتھہ اسکے تھے بیچ کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس زن وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
اور ڈبودیا ہمنے طوفان میں ان لوگو نکو کہ جھٹھاتے تھے نشانیوں ہمارے کو کہ وحدانیت کی ہیں یا معجزوں کو اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

عَمِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیان ہماری نہیں دیکھتے تھے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف عاد
کے بھائی انکے ہود کو سمجھہ لیجئے کہ عاد جسکی طرف قبیلہ منسوب ہے وہ پدر چہارم ہود ہے اور عاد بن عوص بن ارم
ارفخشد بن سام بن نوح ہے اس قول پر ہود ابن عم قبیلہ عاد ہے اور قبیلہ عاد کے لوگ بڑے بڑے قد والے تھے تمام
روے زمین میں مثل انکے قبیلہ عظیم تھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتوں کو پوجتے تھے حق تعالی نے ہود کو انپر بھیجا
پس ہود علیہ السلام نے انکو طرف حق کے دعوت کی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا اے
قوم میری عبادت کرو اللہ کی اور اسکے یگانگی کے قایل ہو نہیں واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکے اور بت لائق
عبادت کے نہیں ہیں اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہیں ڈرتے عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا
لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے تھے قوم اسکی میں سے کیونکہ بعضے اشراف قوم اسکی میں سے مسلمان
بھی تھے جیسے مرثد بن سعد اور تابعین اسکے لیکن کافروں نے کہا تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھکو بیچ بیوقوفی کے کہ دین
قدیم کو چھوڑکر دین نیا اختیار کرتا ہے وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہیں تجھکو جھوٹھوں
سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ہود نے اے قوم میری نہیں مجھکو بیوقوفی
ولیکن میں رسول ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ پہنچاتا ہوں میں
تمکو پیغام پروردگار اپنے کیطرف سے اور میں واسطے تمھارے خیرخواہ ہوں امانت والا سچا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ
ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کیا تمنے یہہ کہ آئی تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے کی طرف سے
اوپر زبان ایک مرد کے تم میں سے توکہ ڈراوے تمکو عذاب الہی سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي

الخلق بسطۃ اور یاد کرو نعمت خدا کو جبوقت کہ کیا تمکو جانشین پیچھے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ
پیدائش کے پھیلاؤ یعنی قد تمھارے لمبے کئے لکھا ہے کہ چھوٹے قد والا انکا ساٹھ گز کا تھا اور بڑے قد والا سو گز کا
فاذکروا الاء اللہ لعلکم تفلحون پس یاد کرو نعمتوں اللہ کی کو تو کہ تم فلاح پاؤ قالوا اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ
ونذر ما کان یعبد اباؤنا کہا انھوں نے ہود علیہ السلام کو کیا آیا ہے تو ہمارے پاس اسواسطے کہ عبادت کریں
ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیویں جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتوں کی ہم کسی طرح بتوں کی عبادت نہیں
چھوڑنے کے اور تو جو ہمیں عذاب سے ڈراتا ہے فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین پس لے آ ہمارے
پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہے ہمکو اگر ہے تو سچوں سے بیچ عذاب آنے کے قال قد وقع علیکم من ربکم رجس
وغضب کہا ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے سے عذاب اور غصہ
اتجادلونني في اسماء کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھ سے بیچ کاسون ان ناموں کے کہ ہر ایک کا نام رکھ لیا تھا کسی کو ساقیہ
کہتے تھے اس گمان سے کہ مینہہ یہی برساتا ہے کسیکو حافظ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر میں نگہبانی کرتا ہے ایسے
رازقہ اور سالمہ اور اور یہہ اسم ہی تھے فقط بے مسمی کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھ نہیں رکھتے تھے پس ہود علیہ
السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھ سے ان چیزوں میں کہ جہل کے سبب سمیتموھا انتم واباؤکم ما نزل اللہ
بھا من سلطان رکھ لئے ہیں وہ نام تمنے اور باپوں تمھارے نے اتاری نہیں اللہ نے ساتھ جائز ہونے
عبادت انکی کے کچھ دلیل اور جو حق ظاہر ہو گیا اور تم نہیں مانتے فانتظروا انی معکم من المنتظرین پس منتظر
رہو نزول عذاب کے تحقیق میں بھی ساتھ تمھارے منتظر رہنے والوں سے ہوں لکھا ہے کہ تین برس مینہہ
نہ برسا قحط پڑا اور اس زمانے میں دستور تھا کہ جب کچھ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اس مقام کیطرف ہوتے تھے
جہاں اب کعبہ شریفہ ہے اور وہاں تل ریگ سرخ کا تھا وہیں مسلم اور مشرک سب جاتے تھے اور دعا کر
تے مطلب انکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد سفر کو تیار ہوی قیل ابن عنتر اور مرثد بن سعد ستر آدمی اس قبیلے
کے ساتھ لیکر مکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد عملیق سے تھا اور وہ ان دنوں مکے کا حاکم تھا جا اترے
مہمانی کھائی اور اجازت چاہی کہ موضع معین میں جاکر دعا کریں مرثد کہ رؤسا عاد سے تھا اور ہود علیہ السلام
پر ایمان لایا تھا کہنے لگا کہ انکی دعا سے مینہہ نہیں برسیگا جب تک ہود علیہ السلام کی اطاعت نکرینگے
معاویہ سے کہا کہ مرثد کو بند کر کے یہیں رکھو موضع دعا میں نجانے دو اور قیل ابن عنتر قوم کو لئے ہوئے وہاں گیا اور دعا
کرنے لگا کہ الہی قوم عاد پر مینہہ برسا جیسا یہہ چاہتے ہیں اسوقت تین ٹکڑے بادل کے ایک سرخ ایک سفید ایک
سیاہ نمود ہوئے اور آواز آئی کہ ای قیل ان تینوں میں سے جون ٹکڑا چاہے اپنی قوم کے واسطے اختیار
کر لے اسنے ابر سیاہ لیا کہ بہت برستا ہے اور مکے سے نکلکر اپنے شہر کو چلا جب وہاں پہنچا سب عادی خوش ہو کر اور

اپنے گھروں سے نکلے عذاب الٰہی اُنپر نازل ہوا آٹھ دن رات باد صرصر چلی سب ہلاک ہوگئے ہود علیہ السلام اور جو
اُنپر ایمان لائے تھے سلامت رہے فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس نجات دی ہمنے ہود کو اور ان لوگوں کو جو
ساتھ اسکے تھے یعنے اُسپر ایمان لائے ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ ان لوگوں کی کہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو اور نتھے ایمان والوں
سے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی انکے صالح کو سمجھ لیجئے کہ یہہ ایک قبیلہ
عرب میں تھا کہ منسوب ساتھ ثمود بن عاد بن ارم بن سام بن نوح کے تھا بت پرستی کرتا تھا اور درمیان ولایت حجاز
اور شام کے کہ حجر کہ ایک جگہہ تھی وہاں رہتا تھا اور حضرت صالح بھی ثمود کی اولاد سے تھے سات واسطوں سے
قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ کہا صالح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ لاشریک کی نہیں
واسطے تمھارے کوئی معبود مستحق عبادت کے سوا اسکے قوم ثمود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور قوت والے
تھے حضرت صالح کو جھٹلایا اور کہا کہ کچھ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاویں اُنھوں نے کہا کیا کہا کل ہم بھی اپنے بتوں کو آراستہ
کرکر نکالینگے اور تم بھی نکلکر صحرا کو چلیو ہم اپنے بتوں سے دعا کرینگے تم اپنے خدا سے کیجو جسکی دعا قبول ہوئے اُسکی
دوسرے متابعت کرینگے دوسرے دن یوہیں کیا اُنھوں نے بہتیرے بتوں سے دعا کی کچھہ نہوا شرمندہ اور رسوا ہوے
جندع بن عمرو نے کہ اشراف قبیلہ ثمود سے تھا اشارہ طرف ایک پتھر کے کرکے کہ صخرہ من الکیلا پر اٹھا کہا ای صالح اس پتھر
سے واسطے ہمارے ناقہ برابر شتر بختے کے نکال دے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اپنی قدرت کاملہ سے ایسا
ہی ناقہ اس پتھر سے پیدا کرے تو تم کیا کرو کہا ہم ایمان لاویں اور عبادت تیرے خدا کی کریں اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ
السلام نے دو رکعت نماز پڑھکر دعا کی وہیں پتھر حرکت میں آیا جیسی اونٹنی وقت جننے کے نالہ کرتی اسیطرح آواز کرکر پھٹ گیا
اور ناقہ کلان موافق مدعائے قوم کے نکل آیا اور اسیوقت اُسے ایک بچہ پیدا ہوا اُسیکے مثل سب نے دیکھا جندع ایمان لایا
اور باقی اشراف قوم ثمود کے انکار کرنے لگے اور گمراہی میں پھنسے رہے پھر وہ ناقہ درمیان قوم کے رہا پھرتا چرتا تھا اور پانی
کنوؤنکا ایکدن درمیان پیتا تھا بعد ظہور اس معجزے کے صالح علیہ السلام نے کہا ای قوم میری قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے کمال قدرت اسکی پر اور صحت نبوت میری پر
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ ہے اونٹنی اللہ کی اضافت واسطے تخصیص کی کئی کہ محض اسکی قدرت سے صخرہ کاثبہ سے
نکلی تو لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ واسطے تمھارے نشانی اوپر پیغمبری
میری کے پس چھوڑ دو اسکو کہ کھاوے گیاہ بیچ زمین خدا کے اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب
درد دینے والا سمجھ لیجئے کہ استحقاق عذاب بواسطہ ضرر ناقہ نہیں بلکہ رہنے کے انکے کفر پر کہ بعد شہود معجزے کے انکار
کیا اور کوچیں ماری ناقہ کی دلیل کفر انکے کی ہے وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ اور یاد کرو نعمتونکو

خدا کی جسوقت کیا تمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے پیچھے ہلاک کرنے قوم عاد کے وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا
قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین حجر کے بنا لیتے ہو زمین نرم اسکی سے محل گرمیوں کے واسطے
اور تراش لیتے ہو پہاڑ کو گھر واسطے جاڑوں کے فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ پس یاد کرو نعمتیں
اللہ کی کہ متمکن کیا زمین پر اور کوہ تراشنے کی قوت دی اور مت پھرو بیچ زمین حجر کے فساد کرتے ہوئے انہوں نے صالح
علیہ السلام کے جواب سے اعراض کیا اور مومنوں سے کہنے لگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ
قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ کہا سرداروں
نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ السلام سے واسطے ان لوگوں کے جو ناتوان کئے گئے تھے واسطے انکے جو ایمان لائے
تھے کیا تمھیں یقین ہے یہہ کہ صالح بھیجا ہوا ہے پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے قَالُوا
إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ کہا ان ناتوانوں نے تحقیق ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہے صالح ایمان لانیوالے
ہیں قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ کہا ان لوگوں نے کہ تکبر کیا تھا ایمان لانے سے خدا
و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اسکے کفر کرنیوالے ہیں لکھا ہے کہ تمام لوگ قوم کے ناقے سے تنگ
آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پانی کنوؤں کا پی جاتا تھا انکے جانور پیاسے رہتے تھے دوسرے تابستان میں یہہ ظہر وادی کو جاتا
تھا چارپائے تمام قوم کے ڈر کر بطن وادی کو نکل جاتے تھے اور زمستان میں یہہ بطن وادی کو جاتا تھا چارپائے خوف
کھا کر ظہر وادی کو بھاگ جاتے تھے ان باتوں سے سب قوم کو ضرر پہنچا تھا آخر عنیزہ اور صدوقہ دو عورتیں تھیں ہوا کی
انکے بہت تھے انہوں نے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقے کے پاؤں کاٹ ڈالیں قصہ اسکا بہ
تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ناقے کا مارنا سبب نزول عذاب کا ہوا انپر چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے فَعَقَرُوا
النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ پس پاؤں کاٹے اونٹنی کے اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوا يَا صَالِحُ
ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ اور کہا کھلی سے ای صالح لا ہمارے پاس جو وعدہ دیتا ہے تو ہمکو عذاب
کا اگر ہے تو پیغمبروں سے فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس پکڑا انکو سبب مارنے ناقے کے
زلزلے نے بعد سننے آواز ہولناک کے پس فجر اٹھے بیچ گھروں اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے فَتَوَلَّى عَنْهُمْ
پس منہہ پھیرا صالح علیہ السلام نے انسے جب انہوں نے ناقے کو مارا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں قوم ثمود کو ساتھ
صیحہ جبرئیل کے زلزلے میں ہلاک کرونگا وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ
اور کہا حیرت سے ای قوم میری تحقیق پہنچا دیا تھا تمکو میں نے پیغام پروردگار اپنے کا اور خیر خواہی کی تھی میں نے واسطے
تمھارے وقت وعظ کے ولیکن نہیں تم دوست رکھتے خیر خواہی کرنیوالوں کو کہ تمھیں گمراہی سے ایمان کی طرف بلاویں
اور متابعت کرنی نفس اور شیطان کی سے منع کریں وَلُوطًا اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ السلام بن ہاران

بن آزر بن ناخور کو کہ برادرزادہ ابراہیم علیہ السلام کا تھا لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام
بھی انکے ساتھ تھے حق تعالی نے انکو پیغمبری دی اور موتفکات کو بھیجا کہ پانچ شہر تھے سدوما اور عاموراور داوما اور صنابوا
اور سعو واہر شہر مین چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوما مین آئے وہ بڑا شہر تھا اور انتیس برس وہان رہے اور
لوگونکو دعوت طرف حق کے کرتے رہے نیکیون کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے ایک انکی فواحش سے
لواطت تھی کہ حق تعالی نے اس امت کو مآل کار انکے سے خبردی اور فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر
قصہ لوط علیہ السلام کا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ جسوقت کہا نے
اسنے واسطے قوم اپنی کے کہ شہر سدوما مین رہتے تھے اور لوط علیہ السلام درمیان انہین کے تھے کیا کرتے ہو تم
بیحیائی یعنی لواطت کہ نہین پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالمون مین سے اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً مِّنْ دُوْنِ
النِّسَآءِ تحقیق تم لاتے ہو تم مردون کے پاس شہوت سے سوا عورتون کے کہ مباح کین ہین تمپر پس تم راہ حق پر
نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم ہو حد سے نکل جانیوالے وَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْھُمْ
مِّنْ قَرْیَتِکُمْ اور نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہتے تھے بعضے سدوما کے لوگ بعضون کو نکال دو لوط کو اور
بیٹون اسکے کو اور ان لوگون کو جو اسپر ایمان لائے ہین بستی اپنی سے یعنے سدوما سے اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ
تحقیق وہ ایک لوگ ہین بہت پاک رکھتے ہین آپکو بیحیائیون سے یعنے اس عمل لواطت مین ساتھ ہمارے متفق
نہین حق تعالی نے جواب انکا نہ پسند کیا اور عذاب انپر اتارا چنانچہ تفصیل اسکی آویگی اور جو عذاب آیا فَاَنْجَیْنٰہُ
وَاَھْلَہٗٓ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور لوگون اسکے کو اِلَّا امْرَاَتَہٗ مگر عورت اسکی کو کہ واہلہ نام تھا ظاہر اسلام
رکھتی تھی اور دل مین کفر اور کافرون کو انکار پر لوط علیہ السلام کے رغبت دلاتی تھی کَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ تھی پیچھے
راہ جانیوالی گھر مین اپنے یعنے لوط علیہ السلام جو وہان سے نکلے وہ ساتھ نہ گئی وہین رہی اور سب قوم کے ساتھ ہلاک
ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر کفار قوم لوط کے مینہہ پتھرونکا فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ
الْمُجْرِمِیْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارونکا وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے
کہ پسر ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی انکے شعیب کو کہ بیٹا ملیک بن یشجر بن نضر بن مدین تھا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ
مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ کہا شعیب نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے
سوا اسکے قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے سمجھئے کہ
معجزہ شعیب علیہ السلام کا قرآن شریف مین کہین مذکور نہین اور نہ ظاہر حدیث مین ہے مگر آیات باہرات مین
کہ معجزات انبیا کے بیان کئے ہین لکھا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام جب چاہتے تھے کہ کوہ بلند پر چڑھین کوہ پست
ہو جاتا تھا آپ باسانی چڑھ جاتے تھے پھر وہ بلند ہو جاتا تھا اور قوم والے شعیب علیہ السلام کے دو پیمانے رکھتے تھے

ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے باوجود کفر کے خیانت کیل اور وزن میں بھی کرتے تھے حضرت
شعیب نے انکو کہا میں تمکو طرف خدا کے بلاتا ہوں اور معجزہ دکھاتا ہوں فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
پس پورا کرو پیمان اور تول کو اور مت کم کرو لوگوں کو چیزیں انکی یعنے خرید و فروخت میں خیانت نکرو وَلَا تُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اسکی کے
کہ انبیا کے آنے سے اور کتابوں کے اترنے سے ہوئی ہے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہہ جو میں تمکو کہتا ہوں
بہتر ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور قوم شعیب تول ناپ میں خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوٹتے تھے
سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ اور مت بیٹھا کرو ہر راہ میں واسطے لوٹنے کے ڈراتے
ہو لوگوں کو لکھا ہے کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام کے پاس جاتا اُسے ڈراتے تھے اور منع کرتے تھے سو
حضرت شعیب نے فرمایا کہ راہوں میں مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے ہو وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ
وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اسکو جو ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور چاہتے ہو واسطے اسکے کجی
وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ اور یاد کرو نعمت خدا کی کو جس وقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تمکو اللہ نے کہ برکت
دی تمھارے مال میں اور اولاد میں لکھا ہے کہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا
اُس سے اولاد بہت ہوئی اور تونگر ہوے سو شعیب علیہ السلام نے اُس نعمت کو یاد دلوایا اور کہا وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالوں کا پہلی امتوں میں سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ہود اور قوم لوط
تھے پس شعیب علیہ السلام نے مومنوں کو کہا وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
اور اگر ہے ایک جماعت تم میں سے ایمان لائی ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اسکے اور ایک جماعت نہیں ایمان
لائی سمجھ لیجئے کہ قوم مدین سے بعضے ایمان لائے تھے اور بعضے نہیں ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت
ہمیں ہے نہ مومنوں کو پس حق ہماری طرف ہے اگر حق مومنوں کیطرف ہوتا تو چاہیئے تونگر وہی ہوتے پس شعیب علیہ
السلام نے کہا کہ تم دو گروہ ہوے ہو فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا پس صبر کرو یہاں تک کہ حکم کرے اللہ درمیان
دو گروہ کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اللہ ہے بہتر حکم کرنیوالا ہے مصرعہ حکم میں اسکے را نقاسیل ومداہنہ نہیں قَالَ
الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ
مِلَّتِنَا کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے پیچھے انکار کرنے دعوت
اسکی سے البتہ نکال دینگے ہم تجھکو اے شعیب اور اُن لوگوں کو جو ایمان لاے ہیں ساتھ تیرے بستی اپنی سے یا
پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کے کہ کفر ہے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہا شعیب نے ہمیں کفر کی طرف پھیرتے ہو اور اگرچہ
ہوویں ہم ناخوش سمجھ لیجئے کہ حضرت شعیب کافر تھے کہ عود کرنے کو طرف کفر کے انکو کہا مگر یہہ کہ مومنوں کے ساتھ

ما کر پر سبیل تغلیب کہا چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہے اسیواسطے حضرت شعیب نے جواب بھی اسی وتیرے
پر دیا کہ ہم کیونکر تمہارے دین مین پھر آوین کہ ہم ناخوش ہین اُس سے پس اگر پھر آوین ہم تمہاری ملت مین اور خدا کا
شریک پیدا کرین اور واقع مین نہین ہے قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا تحقیق باندھ لیا ہے ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ
لکھا ہے کہ قوم شعیب والے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اسیواسطے ملت کہتے تھے سو شعیب علیہ
السلام نے کہا کہ عود تمہاری ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا کہ اسپر رہنے کو اللہ نے کہا افترا ہے اللہ پر اِنْ عُدْنَا فِيْ
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا اگر پھر آوین ہم یعنے قوم والے ہمارے جو ایمان لائے ہین بیچ دین تمہارے پیچھے
اسکے کہ نجات دی اللہ نے ملت تمہاری سے پس جھوٹھ باندھنے والے ہون اللہ پر وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور نہین لائق ہمکو یہہ کہ پھر آوین ہم بیچ ملت کفر کے مگر جو چاہے اللہ پروردگار ہمارا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ
شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو علم مین یعنے اسکے علم نے احاطہ کر لیا ہے سب چیز کو وہ جانتا ہے
آخر کام ہر کسیکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور نفاق سے اور تمہارے ڈرانے سے کہ مومنون کو نکال دینگے ہم نہین
ڈرتے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اپنا سب کام اسکو سونپا پھر شعیب علیہ السلام نے ان سے
منہہ پھیر کر جناب الٰہی مین دعا کی رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ای پروردگار ہمارے
حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور کہا سردارون نے جو کافر ہوے قوم شعیب علیہ السلام
کی سے اور لوگون سے اپنے جو ایمان لائے تھے اگر پیروی کرو تم شعیب کی بیچ دین اسکے کے اور اپنی ملت کو چھوڑ دو
تحقیق تم اسوقت ٹوٹا پانیوالے ہو کہ آئین قدیم ترک کر کے دین جدید مین آؤ اور اپنے باپ دادے کے روش سے منہہ پھیراؤ اور
سردار کافرون نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کروگے زیان مین پڑوگے کیونکہ نفع ہمارا کم بیچی مین ہے
اور اس سے شعیب منع کرتے ہین پس انکا کہا مانو اور کفر اور خیانت سے باز رہو فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑا انکو
زلزلے نے سورہ ہود مین مذکور ہے کہ اہل مدین صیحہ سے ہلاک ہوے سو اسکی تطبیق یہہ ہے کہ آواز ہی زلزلہ پیدا ہوا
کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریاح کے نہین ہوتا حدیث مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے فریاد کی زلزلہ شہر مین پڑا
سب لرزے مین آگئے فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس فجر کو رہ گئے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ گرے ہوے
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ جنھون نے جھٹلایا شعیب
کو ہلاک ہوئے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اُس شہر کے جنھون نے جھٹلایا شعیب کو ہوئے وہی ٹوٹا پانیوالے دنیا اور عقبی مین
لکھا ہے کہ شعیب علیہ السلام عذاب آتے دیکھ کر اس شہر سے نکلنے لگے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ
رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ پس منہہ پھیرا کافرون سے اور کہا ای قوم میری تحقیق پہنچایا مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا

اور خیر خواہی کی واسطے تمہارے مہربانی سے بعضون نے کہا ہے یہہ خطاب بعد ہلاک اُنکے کے تھا جیسے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد قتل کے کفار بدر کو خطاب فرمایا اور شعیب علیہ السلام نے بعد اظہار حسرت اور افسوس کے اپنی قوم کی تسلی کرکر کہا فَكَيْفَ آسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ پس کیونکر غم کھاؤنین اوپر قوم کافرونکے کہ میری تصدیق نکری سمجھ لیجیے کہ حق تعالی بعد قصے پہلی امتون کے اور ہلاک ہونے اُنکے کے بسبب جھٹلانے پیغمبرون کے کفار قریش کو تہدید کرتا ہے اور فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی بستی کے کوئی نبی کہ اُسکو جھٹلایا مگر پکڑا ہمنے لوگون اُس بستی کے کو ساتھ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرین اور نصیحت قبول کرکر ایمان لیوے پیغمبر پر لاوین تو کہ بلا دفع ہوا اور جب سختی اور زحمت سے وہ راہ پر نہ آئے تو نعمتا اور راحت مین مبتلا کیا ہمنے ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا پھر بدل ڈالی ہمنے جگہہ برائی کے بھلائی یہان تک کہ زیادہ ہوے مال مین اور رجال مین پھر بھی کفران کرنے لگے وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ اور کہنے لگے کہ یہہ راحت اور نعمت جگہہ زحمت اور نقمت کی عادت دھر اور طبیعت زمانہ سے ہے تحقیق لگی تھی باپون ہمارے کو شدت اور راحت یعنے زمانہ گذشتہ مین کبھی قحط تھا کبھی فراخی کبھی صحت تھی کبھی بیماری کبھی غم تھا کبھی شادی کچھہ کفر اور ایمان پر یہہ باتین نہین ہین پس ہم جس طریق پر چلے آئے ہین اُسی پر رہینگے جب ناشکری پر قائم ہو گئے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ پس پکڑا ہمنے اُنکو ناگہان اور وہ نہ جانتے تھے کہ عذاب اُنپر نازل ہوگا یہہ بڑی حسرت ہے اُس سے کہ مقدمات عذاب کے دیکھین اور سمجھہ لین کہ عذاب اُترتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر لوگ اُن بستیون کے جنپر عذاب آیا یا مکے والے اور گرد اُسکے کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے شرک اور مخالفت پیغمبر سے البتہ کھولتے ہم اوپر اُنکے برکتین آسمانون سے اور زمین سے کہ آسمان سے مینہہ برساتے اور زمین سے نبات اُگاتے یا آسمان سے ساتھہ قبول کرنے دعوات کے اور زمین سے ساتھہ بر لانے حاجات کے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹلایا اُنھون نے پیغمبرون ہمارے کو پس پکڑا ہمنے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور عصیان سے حقائق سلمی مین ہے کہ اگر بندے ایمان لاتے وعدون پر سیر اور ڈرتے خلاف کرنے امر میرے سے دلون کو اُنکے ساتھہ نور مشاہدے اپنے کے روشن کرتا مین کہ برکت اسکی عبارت اُس سے ہے اور جوارح اور اعضا کو اُنکی اپنے خدمت سے آراستہ کرتا کہ برکت زمین کی اشارت اُسے ہے جبکہ جبہ ساجد حق مین جو تو دم بھر ہوتا بدن آراستہ اور قلب منور ہوتا اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ پس نڈر ہو گئے ہین رہنے والے مکے اور گرد اُسکے کے بعد اِسکے کہ کافرون کا عذاب بیان کیا ہمنے یہہ کہ آوے اُنکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور حال اُنکہ وہ سوتے ہون یعنے وقت غفلت اُنکی کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ اور کیا نڈر ہو گئے ہین رہنے والے بستیون کے یہہ کہ آوے اُنکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور حال اُنکہ وہ کھیلتے ہون یعنے

دنیا کے کامون مین ہون کہ کھیل غافلون کا ہے حاصل یہہ ہے کہ پیغمبرون کے تین جھٹھا کر عذاب الہی سے نڈر ہونہ دن نہ
رات اَفَاَمِنُوا مَكْرَ اللّٰهِ پس کیا نڈر ہوگئے جھٹھانیوالے پکڑنے اللہ کے سے ناگہان مکر استعارہ ہے پکڑنے سے اِسطرح کہ
بجانے بندہ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ پس نہین نڈر ہوتے مکر اللہ کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ سبب
کفر اور نفاق کے زیان زدہ دو جہان مین اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ کیا نہین راہ دکھلائی
اللہ نے واسطے اُن لوگون کے کہ وارث ہوتے ہین زمین کے یعنے رہتے ہین اُسمین پیچھے ہلاک ہونے اہل اُسکی کے مراد اُن سے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کفار ہین کہ پہلی اُمتون کی بستیون مین رہتے ہین اور اللہ نے بیان کردیا ہے
اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ یہہ کہ اگر چاہین ہم پکڑین اُنکو ساتھ جزا گناہون اُنکی کے یعنے اُنپر بھی عذاب
اُتارین جیسا پہلون پر اُتارا تھا وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مہر رکھین ہم اوپر دلون اُنکے کے پس
وہ نہین سنتے کیونکہ دل پر مہر ہے جو دل کھلا ہو تو سنکر سمجھین **بیت** استماع قول حق کو گوش دل درکار ہے گوش آب
و گل یہان رافت بدن پر بار ہے پس واسطے تسلّی خاطر عاطر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تِلْكَ الْقُرٰى
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا یہہ بستیان پہلے اُمتون کی جیسے احقاف اور حجر اور موتفکات اور سوا اُنکے بیان
کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضے خبرین اُنکی وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور تحقیق آئے تھے اُنکے پاس
پیغمبر اُنکے جیسے ہود اور صالح اور لوط علی نبینا و علیہم السلام ساتھ معجزون روشن کے یا دلیلون واضح کے فَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ پس نہتے کہ ایمان لاوین بعد آنے رسولون کے ساتھ اُس چیز کے کہ جھٹھایا تھا پہلے
آنے رسولون کے سے یعنے ہمیشہ تکذیب پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہین رکھتے تھے سبب اِسکے کہ کفر مین پکے
تھے اور دلون پر اُنکے مہرین لگین تھین كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ جیسے مہر کفار گذشتہ کے دلون
پر تھی اِسیطرح مہر رکھتا ہے خدا اوپر دلون کافرون کے مراد اِس سے کفار قریش ہین کہ اللہ جانتا ہے کہ ایمان نہین لاوینگے
وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ اور نہ پایا ہمنے واسطے بہتون کے امم مذکورہ مین سے قائم رہنا اوپر عہد کے کہ روز میثاق
مین کیا تھا یا عہد جو وقت ڈر اور مضرت کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ اور
تحقیق پایا ہمنے اکثر اُنکے کو البتہ فاسق عہد شکن ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے اِن
سب پیغمبرون کے موسی بن عمران کو ساتھ معجزون کے جو عطا کئے تھے ہمنے طرف فرعون کے کہ نام اُسکا قابوس تھا
یا ولید بن مصعب بن ریان فرعون لقب ہے مصر کے بادشاہو نکا جیسے کسری فارس کے بادشاہو نکا اور قیصر روم کے سلطانو نکا
اور خاقان چین کے ملوک کا اور تبع یمن کے شاہو نکا ہے وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا اور سردارون قوم اُسکے کے پس ظلم کیا یعنے
کام ہوے ساتھ اُن معجزون کے کہ رکھا کفر کو بجائے ایمان فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا
آخر کام مفسدو نکا کہ ڈوب گئے حضرت موسی علیہ السلام جو مصر سے نکل کر مدین مین شعیب علیہ السلام کی خدمت مین

پہنچے اور حضور اُنکی بیٹی نکاح مین لائی تو پھر مصر کو آئے راہ مین وادی ایمن مین خلعت پیغمبری سے مشرف ہوئے اور معجزے
عصا اور ید بیضا ہاتھہ لگے اور حکم الہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور تکبر اور سرکشی اور دعوا خدائی سے
منع فرما موسی آئے اور بعد مدت کے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي
رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ اور کہا موسی نے ای فرعون تحقیق مین رسول ہون پروردگار عالمون کیطرف سے تجھہ پر اور
تیری قوم پر آیا حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ثابت ہون اوپر اسبات کے کہ نہین کہتا مین اوپر اللہ کے
مگر سچ راست قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بیشک تحقیق آیا ہون مین پاس تمھارے ساتھ
دلیلون کے پروردگار تمھارے سے یا ساتھ معجزون کے کہ میری صدق رسالت پر گواہ ہین پس بھیج دے ساتھ میرے اولاد
یعقوب کو اور اُن سے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس مین کہ اُنکے آبا کا وطن ہے چلے جاوین لکھا ہے کہ فرعون
بنی اسرائیل کو غلام اپنا جانتا تھا اور سبب یہہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد سمیت مصر کو آئے تھے
تو وہین رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور بھائی انکے اس جہان سے انتقال کر گئے تو ولید
ملک ریان بھی کہ حضرت یوسف کے زمانہ کا فرعون تھا مر گیا بیٹا اسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت کرتا
تھا جب وہ بھی مر گیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسی کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلی بنی اسرائیل نے اسکا دعوی قبول
نکیا اُسنے کہا باپ تمھارا میرے دادا کا غلام زرخرید تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس اُنکو غلامی مین لے لیا یہان
تک کہ حضرت موسی مبعوث ہوئے اور اُنھون نے کہا ای فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھہ اٹھا قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ
بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ کہا فرعون نے اگر ہے تو آیا ساتھ معجزے اور حجت کے لے آ تو اسکو اگر ہے تو سچون سے
فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ پس ڈالدیا موسی نے عصا اپنا پس ناگہان وہ اژدہا تھا ظاہر کہ کسی کو شک نتھا روایت
ہے کہ عصا اژدہا ہو گیا منہہ کھولے ایسا بڑا کہ درمیان دو ہونٹ کے اسی گز کا فرق تھا نیچے کا لب زمین پر اور اوپر کا کنگورہ
فرعون کے محل کے اور منہہ تخت کی طرف کئے تھا سب دربار والے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اتر کر
چھپ گیا اژدحام خلوق کا یہان تک ہوا کہ پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے فرعون نے کہا ای موسی تجھے قسم ہے اُس خدا کی
کہ جسکا رسول ہے تو عصا کو اپنے ہاتھہ مین لے مین تجھہ پر ایمان لاتا ہون اور بنی اسرائیل کو تیرے حوالے کرتا ہون حضرت
موسی نے گردن اژدھے کی پکڑ کر اٹھا لیا عصا ہو گیا فرعون پھر تخت پر آبیٹھا اور کہا اور بھی معجزہ کچھہ رکھتا ہے تو موسی نے کہا
ہان پس ہاتھہ اپنے گریبان مین زیر بغل ڈالا وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ اور نکال لیا ہاتھہ اپنا پس
ناگہان وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والون کے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام سانولے تھے جب ہاتھہ گریبان مین ڈالکر نکالا
اسقدر روشن تھا کہ شعاع اسکی نور آفتاب پر غالب تھی مدارک مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے ہاتھہ اپنا فرعون کو دکھایا پھر گریبان
مین ڈالکر نکالا اسقدر نورانی ہو گیا کہ درمیان زمین و آسمان کے نور ہو گیا پھر گریبان مین ڈالکر باہر لائے جیسا اول تھا ویسا ہی

ع

ہو گیا فرعون نے یہہ معجزے دیکھہ کر اپنی قوم کے امیرون کو بلایا اور موسی علیہ السلام کے معاملہ مین مشورت کی قَالَ الْمَلَأُ
مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيْمٌ کہا سردارون نے قوم فرعون کے بے تحقیق یہہ موسی جادوگر ہے بڑا
دانا استاد فن سحر کا کہ چوب کا اژدہا کر دکھاتا ہے اور دست گندم گون کو نورانی بناتا ہے يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
ارادہ کرتا ہے یہہ ساحر یہہ کہ نکال دے تمکو زمین تمھاری سے کہ ولایت مصر ہے اور یہان کی حکومت بنی اسرائیل کو دے
فرعون نے یہہ بات سنکر کہا فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تدبیر اسکی کیا کرون قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَ
اَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ کہا انھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے ہارون کو یا ڈھیل دے انکے کام مین
شتابی مت کر اور بھیج بیچ شہرون کے اکٹھا کرنیوالے کہ وہ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ لے آوین تیرے پاس ہر جادوگر
دانا کو لکھا ہے کہ جتنے جادوگر حضرت موسی کے قرن مین تھے اتنے کسی قرن مین نتھے غرض فرعون نے لوگون کو بھیجا جادو
گرون کے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے استاد اس فن مین جب انکو فرعون کا پیغام پہنچا تو اپنے باپ کی
قبر پر گئے اور پکارا جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹون نے کہا مصر کے بادشاہ نے ہمین بلایا ہے وہان دو شخص آئے ہین انھونے
بغیر لشکر اور سلاح کے بادشاہ کو عاجز کر دیا ہے عصا کو ہاتھہ سے ڈال دیتے ہین اژدہا بن جاتا ہے جو سامنے آتا ہے کھا
لیتا ہے انکے مقابلہ کے واسطے ہمین طلب کیا ہے قبر سے آواز ہوی کہ مصر مین تم پہنچ کر معلوم کیجیو کہ جب وہ سوتے ہین تب
بھی عصا اژدہا بنا رہتا ہے یا نہین اگر رہتا ہے تو وہ جادو نہین ہے کیونکہ ساحر کا سحر خواب مین نہین چلتا اس سے
مقابلہ مت کیجیو کہ کوئی اس سے عالم مین بر نہین آیگا القصہ وہ دونو بھائی اپنے شاگردونکو لیکے بارہ ہزار آدمیون سے بعضو
نے کہا ہے ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے
پاس بعد طلب اسکے کے اور جب فرعون نے انکو دیکھا قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ کہا انھون نے تحقیق
واسطے ہمارے کچھہ بدلا ہے اگر ہووین ہم غالب موسی پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا فرعون نے ہان ہے بدلا
اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے جب چاہوگے میرے پاس چلے آوگے لکھا ہے کہ سردار ان سب جادوگرون کے چار تھے دو
وہ دونو بھائی تھے جو باپ کی قبر سے رخصت ہو کے آئے تھے ایک کا نام سابور تھا دوسریکا عادور اور دو حطحط اور مصفی تھے
اور لباب مین ہے کہ ان چارونکا بھی ایک مہتر تھا شمعون اسکا نام تھا جب مصر مین آئے تو سابور اور عادور نے موسی
علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب یہہ سوتے ہین تو عصا انکا اژدہا ہو کر چوکی دیتا ہے دونو کے دلمین دغدغہ پیدا ہوا
لیکن اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہان تک کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بلایا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین رسیان
اور سونٹے لیکر ستر ہزار جادوگر ایکطرف صف باندھکر کھڑے ہوے اور ایکطرف حضرت موسی اور حضرت ہارون
اور فرعون تخت پر خوش بیٹھا اور تمام مصر کے لوگ تماشے کو آئے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ
کہا جادوگرون نے اے موسی یا تو ڈال دے عصا اپنی کو اور یا ہووینگے ہم ڈالنے والے رسیان اور سونٹے اپنے قَالَ اَلْقُوْا

کہا موسیٰ علیہ السلام نے گروہ سے کہ حلق اپنا ہی تمہیں ڈالو فلما القوا سحروا اعین الناس پس جب ڈالا اُن جادو
گروں نے جادو کردیا آنکھوں پر لوگوں کے کہ حقیقت میں کچھ نہ تھا اور نظر آگیا واسترھبوھم وجاءو بسحر عظیم ۰ اور ڈرایا لوگوں
کو اور لائے جادو بڑا لکھا ہے کہ رسیاں بڑی بڑی بٹ کر کالا رنگ لگا کر اور لاٹھیاں لمبی لمبی درمیان سے خالی کر کر
پارہ اُنمیں بھر کر ڈال دی تھیں گرمی آفتاب کی جو انکو پہنچی سانپوں کی طرح بل کھانے لگیں اور تفسیر عین المعانی میں ہے
کہ زمین تلے سے خالی کر آگ بھر دی تھی جب گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت آفتاب کی اوپر سے لگی تو ہلنے لگیں
لوگوں کو معلوم ہوا کہ سب میدان سانپوں سے بھرا ہے واوحینا الی موسیٰ ان الق عصاک اور وحی کی ہم نے طرف
موسیٰ کے یہہ کہ ڈال دے عصا اپنا پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بن گیا منہہ کھولے فاذا ھی تلقف
ما یافکون پس ناگہاں وہ نگل جاتا تھا جو کچھ کہ باندھ لیتے تھے اور فریب کرتے تھے اور وہ چالیس خروار رسیاں
اور لاٹھیاں تھیں سب کو عصا نے نگل گیا پھر نظارے والوں کی طرف منہہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ انبوہ میں
ہلاک ہو گئے پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ہاتھہ میں اُٹھا لیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست کر دیا فوقع الحق وبطل
ما کانوا یعملون پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السلام کا اور زائل ہوا جو کچھ کہ تھے کرتے جادوگر جادو سے پھر آپس میں ساحروں
نے کہا کہ اگر یہہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نہ نگل جاتا فغلبوا ھنالک پس مغلوب ہو گئے جادوگر اور فرعون اور قوم
اسکی اُس جگہہ کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوئے وانقلبوا صاغرین اور پھر گئے اُس مقام سے ذلیل اور ناامید والقی
السحرۃ ساجدین اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں اللہ کے قالوا امنا برب العالمین کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھہ
پروردگار عالموں کے فرعون نے کہا کہ مجھے پروردگار کہتے ہو انہوں نے کہا تو کون ہے رب العالمین کو کہتے ہیں جو
رب موسیٰ وھرون کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہے قال فرعون امنتم بہ قبل ان اذن لکم کہا فرعون نے
جادوگروں کو ایمان لائے تم ساتھہ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کروں میں تمکو ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ
تحقیق یہہ عمل کچھہ مکر ہے کہ مکر کیا ہے تم نے بیچ شہر مصر کے پہلے آنے سے وعدہ گاہ میں یعنے تمنے موسیٰ سے کچھہ خفیہ سازش
کر لی ہے لتخرجوا منھا اھلھا تو کہ نکال دو اس شہر مصر سے لوگوں اسکے کو کہ قبطی ہیں اور یہہ ملک تمکو اور بنی اسرائیل
کو مل جاوے فسوف تعلمون پس البتہ جانوگے تم نتیجہ اس قصہ کا کہ تمنے ترتیب دیا ہے یہہ انکو مجمل ڈرایا پھر تفصیل کی
اور کہا لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین البتہ کاٹونگا میں ہاتھہ تمہارے اور پانوں تمہارے
مخالف طرف سے پھر سولی پر دونگا تم سبکو کہ تم فضیحت ہو اور اوروں کو عبرت ہو قالوا کہا جادوگروں نے کہ مرنے سے ہمیں کیا
ڈراتا ہے تو ہم تو آپ مشتاق ہیں موت کے کہ بسبب مرگ کے انا الی ربنا منقلبون تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھر جانیوالے
ہیں میت کیونکہ نہ چاہیں موت کو موت نہیں تو وصال ہے عشق کا انتہائی مرتبہ کمال ہے وما تنقم منا الا ان
امنا بایات ربنا لما جاءتنا اور نہیں عیب پکڑتا تو اے فرعون ہم سے مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھہ نشانیوں

قدرت پروردگار اپنے کی جب آئین ہمارے پاس موسی کے ہاتھ پھر فرعون سے منہہ پھیر کر انھون نے اللہ کیطرف متوجہ
ہو کر کہا ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین ای پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کہ اس بلا مین فریاد نکرین ہم
اور مار ہمکو مسلمان ثابت ایمان پر وقال الملا من قوم فرعون اتذر موسی وقومہ لیفسدوا فی الارض ویذرک
والھتک اور کہا سردارون نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہی تو موسی کو اور قوم اسکی کو تو کہ فساد کرین
بیچ زمین مصر کے اور چھوڑ دین پرستش تیری کو اور معبودون تیرے کو لکھا ہی کہ فرعون لوگون کو اپنی عبادت کا حکم
کرتا تھا اور آپ ستارون کو پوجتا تھا اور اصح یہہ ہی کہ اپنے صورت کے بت تراش کر لوگون کو دیتا تھا کہ انکو پوجو
تو رب تیرا پاؤ اسی سبب انا ربکم الاعلی کہتا تھا کہ یہہ جھوٹھے خدا ہین مین بڑا ہون القصہ اُسکے امیرون نے کہا کہ
موسی کو اور قوم اسکی کو مار ڈالو فرعون نے سمجھکر کہ اُنکے قتل کی مجھے قدرت نہین قال سنقتل ابناءھم کہا البتہ
قتل کرینگے ہم بیٹون اُنکے کو جیسے پہلے مارتے تھے تو کہ نسل انکی منقطع ہو جاوے ونستحیی نساءھم اور زندہ
رکھینگے ہم بیٹیون اُنکی کو تو کہ خدمت ہماری کرین وانا فوقھم قاھرون اور تحقیق ہم اوپر اُنکے غالب ہین اور یہہ مغلوب
حکم کے ہین ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈراوا سنا غمزدہ ہو کر بطریق استغاثہ منہہ طرف موسی کے کیا قال موسی
لقومہ استعینوا باللہ واصبروا کہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو جو تم پر کرین ان الارض
للہ یورثھا من یشاء من عبادہ تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہی وارث اسکا کرتا ہی جسکو چاہے بندون اپنے
سے اس کلام مین وعدہ ہی ہلاک ہوینکا قبطیون کے اور بنی اسرائیل کے تصرف مین اس ولایت کے آنیکا والعاقبۃ
للمتقین اور عاقبت نیک یا فتح یا بہشت واسطے متقیون کے ہی بنی اسرائیل نے اس اشارت پر بشارت کو
نہ سمجھا یہہ شکایت شروع کی قالوا اوذینا من قبل ان تاتینا ومن بعد ما جئتنا کہا اُنھون نے ایذا دئے گئے
ہم قبطیون کے ہاتھ سے پہلے اس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن اپنی خدمت مین رکھتے تھے
ہمکو اور آدھے دن آزاد کرتے تھے اور پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمارے پاس کہ تمام دن اپنے ہی کام مین رکھتے تھے یا پہلے
ایذا یہہ تھی کہ قتل ابنا کرتے تھے اور پھر اسی پر تیار ہین قال عسی ربکم ان یھلک عدوکم کہا موسی نے شتاب ہی
پروردگار تمھارا یہہ کہ ہلاک کرے دشمن تمھارے کو کہ فرعون اور قوم اسکی ہی ویستخلفکم فی الارض اور خلیفہ
کرے تمکو بعد ہلاک اُنکے کے بیچ زمین مصر کے یا ارض مقدسہ کے فینظر کیف تعملون پس دیکھے کیونکر عمل کرتے ہو تم

کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا معصیت جو کروگے اسکی جزا پاؤگے حق تعالی بعد وعدہ ہلاک دشمنون کے مقدمات
اسکے بیان فرماتا ہی ولقد اخذنا ال فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلھم یذکرون اور تحقیق
پکڑا ہمنے قوم فرعون کو ساتھ قحط کے اور کمی میوونکے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے پھرین وہ نہ پھرے فاذا
جاءتھم الحسنۃ قالوا لنا ھذہ پس جب آئی انکو نیکی کہ فراخی اور ارزانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہی یہہ کہ ہم اسکے

مستحق ہین وَاِنْ تُصِبْہُمْ سَیِّئَۃٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَہٗ اور اگر پہنچتی انکو برائی کہ بلا اور گرانی آئی فال بد
پکڑتے ساتھ موسی کے اور جو ساتھ اسکے تھے مومنون سے اور کہتے کہ یہہ رنج اور مصیبت انکی شامت سے ہم پر آئی
اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ خبردار ہو سوا اسکے نہین کہ سبب نیکی اور برائی انکا
نزدیک اللہ کے تھا کہ اعمال بد انکے کرام کاتبین نے لکھکر بارگاہ مقدس کبریا مین پہنچائے تھے انکی شامت سے وہ اندوہ
انپر آئی تھی اور لیکن اکثر انکے نے نہ جانا کہ یہہ رنج ہماری شامت اعمال نے ہمکو دکھائے وَقَالُوْا مَہْمَا تَاْتِنَا بِہٖ مِنْ
اٰیَۃٍ لِّتَسْحَرَنَا بِہَا فَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ اور کہا فرعون نے موسی علیہ السلام کو جو کچھ لاویگا تو ہمارے پاس اسکو
نشانیون سے کہ تیرے زعم مین ہین وہ سحر دیتر ہوگا مثل قحط اور مرض اور بلا کے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھ اسکے پس نہین
ہم واسطے تیرے ماننے والے جب قبطیون نے انکار حد سے زیادہ کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْہِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے
طوفان اور وہ یہہ ہی کہ طواف کرے مکانونکا اور ان سب کو گھیرے جیسے مینہہ اور سیل وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَ
الضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ اور بھیجین ہمنے ٹڈیان اور چیچڑیان یا جوین یا گھن اور مینڈک اور لہو در انحال
کہ نشانیان قدرت ہماری تھی ہین جدی جدی مہینے مہینے کے فاصلہ سے ہر ایک نشانی آتی تھی اور سات دن ہر ایک
رہتی تھی فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ پس تکبر کیا انھون نے ہمارے حکم ماننے سے اور تھے قوم گنہگار کفر مین
گرفتار کہ باوجود ایسی نشانیان ظاہر دیکھکر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْہِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا
عَہِدَ عِنْدَکَ اور جب اترتا اوپر انکے عذاب کہ مذکور ہوا کہتے عجز سے ای موسی دعا کر واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے
ساتھ اس چیز کے جو قرار کیا ہی نزدیک تیرے یعنے خدا نے وعدہ کیا ہی کہ جب دعا کریگا تو قبول کرونگا لَئِنْ کَشَفْتَ
عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَکَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَکَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اگر کھول دیویگا اور دور کریگا ہم سے عذاب البتہ ایمان
لاوینگے ہم واسطے تیرے اور بھیج دیوینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے تو لیجاوے فَلَمَّا کَشَفْنَا
عَنْہُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓی اَجَلٍ ہُمْ بٰلِغُوْہُ اِذَا ہُمْ یَنْکُثُوْنَ پس جب کھول دیتے اور دفع کرتے ہم ان سے عذاب ایک مدت تک
کہ وہ پہنچنے والے تھے اسکو ناگہان وہ توڑ ڈالتے تھے عہد کو لکھا ہی کہ مصر مین سات دن رات مینہہ برسا اور اندھیرا
گھٹا کا چھا رہا اور قبطیون کے گھر مین پانی بھر گیا مرد وزن کھڑے رہے لڑکون کو بلندی پر بٹھایا جو قبطی گھر مین
بیٹھتا تھا ڈوبتا تھا اور بنی اسرائیل کے مکان بھی آس پاس انکے تھے انپر ایک بوند نہ پڑی قبطیون نے تنگ آکر
فرعون سے کہا اس سے کچھ علاج ہوسکیگا تو ناامید ہوکر حضرت موسی کیطرف رجوع کی کہ اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہہ
عذاب دفع ہو تو ہم ایمان لاتے ہین حضرت موسی نے دعا کی وہ مینہہ موقوف ہوا پانی نکل گیا کھیتیان کھل گئین
اور اسقدر اناج ہوا کہ کبھی نہ دیکھا تھا پھر کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے حق تعالی نے ٹڈیان اتارین اکثر کھیتیان
انکی کھا گئین پھر موسی علیہ السلام سے التجا کی اور قسم کھائی کہ اگر یہہ بلا دفع ہووے تمھارے خدا پر ایمان لاوینگے ہم

حضرت موسی سے جھگڑا کو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی طرف سب ٹڈیاں ان دو سمتوں کو اڑ گئیں
انھوں نے دیکھا کہ کچھ اناج کھیتوں میں باقی رہا ہے کہا کفایت کرتا ہے اور تصدیق نہ کی حق تعالی نے قملیں بھیجیں
جو باقی رہا تھا اناج وہ کھا گئیں پھر انھوں نے طرف موسی علیہ السلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت
موسی نے بشرط ایمان لانے انکے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے ای موسی ہمیں متحقق ہو گیا کہ
تو فن سحر میں استاد ہے پھر حق تعالی نے مینڈکیں پیدا کیں کہ انکے کپڑوں میں اور کھانوں میں گرتی تھیں انسے عاجز
اگر موسی علیہ السلام سے پھر التجا کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسی کی دعا سے وہ بھی دفع ہوئیں تو پھر اپنے قول
سے پھر گئے حق تعالی نے آب نیل کو انکے حق میں خون کر دیا کہ جب قبطی پانی لیتا تھا لوہو ہوتا تھا اور جب سبطی لیتا
تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسی سے آکر عہد کیا اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور متابعت
موسی علیہ السلام سے پھر گئے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ پس بدلا لیا ہمنے ان سے پس ڈبو دیا
ہمنے انکو بیچ دریائے قلزم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کے ہے بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
غٰفِلِيْنَ بسبب اسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیوں قدرت ہماری کو اور تھے وہ ان سے غافل وَاَوْرَثْنَا
الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہمنے اس قوم کو کہ تھے ناتوان یعنے بنی اسرائیل کہ قبطیوں کے ہاتھ سے
عاجز آئے تھے بعد ہلاک فرعونیوں کے وارث کیا ہمنے انکو مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا طرف مشرقوں
زمین شام کے اور جہات مغربوں اسکیکا وہ زمین جو برکت رکھی ہمنے بیچ اسکے ارزانی غلات سے اور کثرت محصولات سے
یا بسبب اقدام انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام کے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اور تمام
ہوئے وعدے پروردگار تیرے کے وعدے نیک اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ فتح دشمنوں پر تھی اور تصرف انکے ملک پر
بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا انھوں نے اوپر شدت اور محنت کے وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا
كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور خراب کیا ہمنے جو کچھ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اسکی بناؤں سے اور جو کچھ تھے چڑھاتے اور بلند
کرتے عماروں سے وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اتار دیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا
سلامت پس آئے اوپر ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر بتوں اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاوروں کو انکی بندگی
کے دیکھا قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہنے لگے ای موسی بنا دے واسطے ہمارے معبود جیسے
واسطے انکے معبود ہیں قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کہا موسی نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اور کی عبادت
جایز جانتے ہو اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق یہہ لوگ بت پرست باطل ہیں جو دین کہ وہ بیچ
اسکے ہیں اللہ ہلاک کریگا انکے دین کو اور انکے بت ہم توڑینگے اور باطل ہے جو کچھ کہ ہیں یہہ کرتے عبادت بتوں کی تھے
قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کہا موسی نے کیا سوا خدا کے چاہوں میں واسطے تمہارے معبود اور یہاں

اَنکہ اُسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالموں زمانے تمہارے کے اور طرح طرح کی نعمتوں سے مخصوص فرمایا وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ اور یاد کرو جب نجات دی ہمنے تمکو لوگوں فرعون کے سے کہ پہنچاتے تھے تمکو برا عذاب مار ڈالتے تھے بیٹوں تمہارے کو واسطے انقطاع نسل تمہاری کے اور جیتا چھوڑ دیتے تھے بیٹیوں تمہاری کو واسطے خدمت گاری کے وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ اور بیچ اسکے آزمایش تھی پروردگار تمہارے کی طرف سے بڑی لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا بنی اسرائیل کو کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے کتاب اللہ کیطرف سے تمہارے پاس لاؤنگا جو تمھین چاہیئے وہ اُسمین سب لکھا ہوگا جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل دریا سے سلامت اُتر آئے وہ کتاب مانگی موسی علیہ السلام نے حق تعالے سے عرض کی حکم ہوا کہ تیس دن تک ہر روز روزہ رکھو پھر طور پر آؤ وہان کلام ہوگا موسی علیہ السلام نے تیس روزے رکھے اور اکتیسوین دن طور پر گئے اور اُنھون نے مکروہ سمجھا کہ کلام اللہ تعالی سے ہو اور منہہ سے بوئے روزہ آوے مسواک کی فرشتون نے کہا بوئے مشک تمہارے دہن سے آتی تھی مسواک کر کے تمنے دور کی حق تعالی نے فرمایا کہ اسکا جرمانہ یہہ ہے کہ دس روزے اور رکھو چنانچہ فرماتا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً اور وعدہ دیا تھا ہمنے موسی کو کتاب دینے کا تیس رات کا ذی قعدہ کے مہینے کے سمجھ لیجئے کہ حساب عرب مین رویت ہلال پر ہے اور چاند رات کو نظر آتا ہے اسواسطے رات کو حساب فرمایا کہ دن اُسمین داخل ہے وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور تمام کیا ہمنے اُس تیس کو ساتھ دس دن ذی الحجہ کے فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً پس پورا ہوا وعدہ پروردگار اُسکا چالیس رات دن مین وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ اور کہا موسی علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ مین کتاب لینے کو طور سینا پر جاتا ہون خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے اور سنوار یو تو کام کو اور مت پیروی کیجو راہ مفسدون کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسی واسطے وعدے ہمارے کے اور کلام کیا اُس سے پروردگار اُسکے نے بیواسطہ تبیان مین ہے کہ جب حق تعالی نے چاہا کہ موسی سے کلام کرے سات فرسنگ گرداگرد کوہ طور ظلمت چھا گئی موسی نے قدم ظلمت مین رکھا شیطان کو اُسکے ہٹکا دیا کرام کاتبین کو اُنسے جدا کر دیا آسمان نظر آنے لگا دُوزن کو ہوا پر کھڑے دیکھا عرش عظیم ظاہر ہو گیا پھر حق تعالی نے اُنسے کلام کیا ینابیع مین ہے کہ چوبیس ہزار کلمے سنائے اور ایک روایت مین سات لاکھ اور اصح یہہ ہے کہ چوراسی ہزار کلمے سنائے اور کشاف مین ہے کہ حق تعالی نے چالیس روز موسی سے کلام کیا موسی نے جو باتین اللہ کی سنین بادۂ محبت سے مست ہو گئے دنیا مین ہونا اپنا بھول گئے سمجھا کہ بہشت مین ہون اور بہشت مقام دیدار ہے قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ کہا پروردگار میرے دکھا دے تو مجھکو دیدار اپنا تو کہ اس جسم کے آنکھون سے نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ فرمایا

حق تعالی نے ہرگز نہ دیکھ سکیگا تو مجھکو دنیا مین کیونکہ حکم ارنی یون ہے کہ جو بشر دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا نہ
مدارک مین ہے کہ چشم فانی سے مجھے نہ دیکھ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدہ باقی سے دیکھنا چاہیئے اور وہ جنت مین ہوگا سمجھ
لیجئے کہ موسی علیہ السلام کی طلب رویت دلیل جواز رویت ہے کہ کیونکہ اگر رویت محال ہوتی تو موسی طلب نکرتے کہ طلب
محال انبیا سے روا نہین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ مقام موسی علیہ السلام کا وقت خطاب لن ترانی
کے عالی تر تھا اس دم سے کہ ارنی کہا تھا کیونکہ ارنی کے وقت قید مراد لینے مین تھے اور لن ترانی کے وقت صرف
مراد حق مین بیت مراد یار ای رافت مراد اپنے سے برتر ہے حذف ہی خواہش اپنی خواہش دلدار گوہر ہے
سمجھ لیجئے کہ زخم لن ترانی لگا کر مرہم راحت دیا کہ بسبب ضعف بشریت کے طاقت دیدار نہ رکھیگا تو اسواسطے لن
ترانی کہا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ اور لیکن نظر کر طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین
کی سب پہاڑون سے بڑا ہے اور قوت تحمل کی اسکو زیادہ ہے پس اگر قائم رہے جگہہ اپنی پر وقت تجلی میری کے کہ
اسپر ہو پس البتہ دیکھ سکیگا تو مجھکو اور جو اس پہاڑ کو طاقت دیدار پر نہو تو تو بھی اس تمنا سے دنیا مین ہاتھہ اٹھا نہ
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا پس جب تجلی کی پروردگار موسی کے نے یعنے ظاہر کیا
نور اپنا یا نور عرش کا سوی کے ناکے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور رویت اسمین پیدا کردے تو کہ
نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسی بیہوش اس دہشت سے کہ کوہ کو پارہ پارہ دیکھا عشیہ
پنجشنبہ روز عرفہ سے تا عشیہ روز جمعہ بیہوش پڑے رہے عین المعانی مین سہل ساعدی سے نقل کیا ہے کہ حق
تعالی نے نور اپنا ستر ہزار پردو مین سے بمقدار درہم کے ظاہر کیا اسوقت جو روئے زمین پر دیوانہ تھا ہشیار ہوگیا اور
جو بیمار تھا شفا پائی تمام زمین سرسبز ہوگئی آب شور شیرین ہوگیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے آتش پرستون کی آگ
بجھ گئی تبیان مین ہے کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہوگیا اور چھہ پہاڑ اس سے جدا ہوئے تین پہاڑ احد
اور ورقان اور رضوی مدینہ مین آپڑے اور تین پہاڑ ثور اور ثبیر اور حرا مکے مین آرہے فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ
پس جب ہوش مین آیا موسی کہا پاکی ہے تجھکو اس سے کہ دنیا مین تجھے دیکھین تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
توبہ کی مین نے طرف تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کرون اور مین اول ایمان لانیوالا ہون ساتھہ عظمت
اور جلال تیرے یا اس بات پر کہ دنیا مین کسیکو طاقت دیدار تیرے کی نہین بیت بھلا کسطرح ممکن ہو بشر کو اسکا نظارا نہ
درون پردہ چھپے نور سے ہو کوہ صد پارا سمجھ لیجئے کہ تحمل رویت حق دار دنیا مین بدیدہ سر طاقت بشری سے باہر ہے
لیکن واقع ہونے تجلی اخص خواص کے دل پر ہے سبحان اللہ عجب اسرار ہے کہ کوہ باآن عظمت محروم دیدار ہے اور دل
انسان کامل بحکم ولکن ینظر الی قلوبکم مورد انظار کردگار ہے اور نکتہ اسمین یہہ ہے کہ کوہ پر نظر ہیبت فرمائی اور دل پر نظر
رحمت لہذا وہ ویران ہوا یہہ آباد اور وہ غمگین اور یہہ شاد بیت آسمان وجبل کی کیا طاقت کہ اٹھاوے یہہ بار ای رافت

دل انسان مین ہے یہہ استعداد کہ باین موہبت ہوا ہی شاد پس حق تعالی نے واسطے تسلی دل موسی کے اور دفع
غم کے کہ نایافت مقصود سے ہوا تھا قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ فرمایا ای موسی تحقیق
مین نے برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بنی اسرائیل کے یا سب لوگون کے کہ زمانے مین تیرے موجود ہین ساتھ پیغامون اپنے کے
کہ خلق کو پہنچاوے اور ساتھ کلام اپنے کے کہ بیواسطے تجھسے باتین کین فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ
پس پکڑ جو کچھہ دیا ہمنے تجھکو امر اور نہی سے اور اسپر عمل کر اور ہو شکر کرنیوالون سے اوپر نعمت اس عطا کے وَكَتَبْنَا
لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ اور لکھا ہمنے یعنے قلم کو حکم کیا اُسنے لکھا یا جبرئیل نے قلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے موسی علیہ
السلام کے بیچ تختون کے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زاد المسیر مین ہے کہ بارہ تختے تھے یہہ موافق قول اہل کتاب
کے ہے اور طول ہر لوح کا بارہ یا دس گز کا تھا اور وہ تختے یاقوت سرخ کے یا سدرہ بہشت کے یا زمرد سبز کے تھے
اور اُنپر لکھا تھا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ہر چیز سے کہ دین مین احتیاج پڑے نصیحت اور تفصیل
ہر چیز کی امر اور نہی سے فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا پس کہا ہمنے موسی کو پکڑ ان تختون
کو ساتھ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھ بہتر اسکے احسن بمعنی حسن ہے کہ الواح مین جو لکھا تھا سب حسن
تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ احسن عزایم ہین اور حسن رخصتین یعنے عزیمت پر عمل کرین نہ رخصت پر زاد المسیر مین
ہے کہ احسن جمع کرنا ہے درمیان فرض اور نفل کے سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ شتاب دکھاؤنگا مین تمکو
ای بنی اسرائیل گھر فاسقون کا کہ دوزخ ہے یا تمھین ولایت شام مین لیجاکر گھر پہلے لوگون کے کہ دائرہ فرمان سے
باہر نکلے تھے دکھاؤنگا یا مکانات فرعون اور قبطیون کے مصر مین دکھاؤنگا کہ خراب اور ویران پڑے ہین خالی
مالکون سے تو کہ تم عبرت پکڑو ۔ نظم ۔ چشم عبرت سے دیکھہ ای رافت ہے ثبات جہان حباب مثال کہان فرعون اور
کہان شداد کہان انکے وہ دعوہاے کمال نہ وہ حشمت ہے اور نہ شوکت ہے نہ وہ ہے جاہ اور نے وہ جلال ہوگئے
خاک سر سے پانون تک کچھہ نشان بھی نہین ہے الغرض مر گئے چھوڑ کر تمام اپنے قصر و بستان و ملک و مال
منال پس جدا سب ہوکے دل کو لگا اُس سے جسکو فنا و نہی ہے زوال خالق و باسط و کریم ہے وہ دافع کرب و مالک
مقال سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ البتہ پھیر دونگا مین قبول کرنے آیتون اپنی سے
کہ قرآن ہے ان لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین بیچ زمین کے سوا حق کے یعنے مہر لگا دونگا انکے دلون پر تو کہ سخن حق نہ سمجھین
ذو النون مصری رض سے منقول ہے کہ خدا نہین چاہتا ہے کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت کرین
لہذا قابلیت قبول انکے دلون سے سلب کر لی وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین یہہ متکبر سب
نشانیان صدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لاوین ساتھ اسکے عناد کے سبب وَاِنْ یَّرَوْا
سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ پکڑین اسکو راہ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ

سَبِیْلًا اور دیکھیں راہ گمراہی کی پکڑیں اسکو راہ اور پیروی کریں اسکی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا
عَنْهَا غٰفِلِیْنَ یہہ پھیرنا لوگونکا انکے فہم آیات سے بسبب اُسکے ہے کہ اُنھوں نے جھٹھایا آیتوں ہماری کو اور تھے اُنسے غافل
کہا ہے کہ مراد غفلت سے عناد اور اعراض ہے نہ غفلت سہو اور جہل یعنے جانتے تھے اور تصدیق نہیں کرتے تھے
وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ اور جنھوں نے جھٹھایا آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے
یا نشانیوں قدرت ہماری کو اور ملاقات آخرت کی کو نابود ہوئے عمل اُنکے کہ اس جہان میں کئے هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا
مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ نہ جزا دئے جاوینگے مگر جو کچھ کہ تھے دنیا میں کرتے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اور پکڑا قوم موسی نے یعنے بنایا سامری اور پیرو اسکے نے پیچھے جانے موسی کے طور پر گہنے انکے سے کہ
قبطیوں کی لوٹ میں ہاتھ لگا تھا بچھڑا گاے کا کہ بدن بے روح تھا واسطے اسکے آواز تھی گائی کی سے لکھا ہے کہ بنی
اسرائیل مصر سے نکلے اسواسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعضے فرعونیوں سے جو آشنا تھے
اُنسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عبور دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیوں کے وہ گہنا انکے پاس رہ گیا جب
موسی علیہ السلام طور کو گئے سامری نے ہارون علیہ السلام پاس آکر کہا کہ وہ گہنا جو بنی اسرائیل پاس ہے اُسے
خرید و فروخت کرتے ہیں اور تصرف اُسمیں حرام ہے کیونکہ اُسوقت مال غنائم حلال نتھا مومنوں پر ہارون علیہ السلام
نے کہا کہ سب وہ مال جمع کریں اور سامری کے سپرد کیا کہ امانت رکھے سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اسکا گلا کر
ایک گوسالے کی شکل ڈھالا اور اُسمیں حکمت عملی کی کہ آواز گائی کی سی نکلنے لگی لکھا ہے کہ سامری نے
وقت غرق ہونے فرعون کے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار اُنکے گھوڑے کے سم کے نیچے کی خاک اُٹھالی
تھی وہ اُس گوسالے کے دہن میں ڈال دی اللہ تعالی نے اُسکو زندہ کر دیا آواز کرنے لگا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا ہے کہ جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سنی سجدے میں گر پڑے اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا کیا
نہ دیکھا اُنھوں نے کہ وہ گوسالہ نہ بولتا ہے اُنسے اور نہ دکھاتا ہے انکو راہ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ پکڑ لیا اسکو ساتھ
خدا کے اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت غیر موضع کی وَلَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا اور جب ڈالی
گئی پشیمانی بیچ ہاتھوں انکے کے یعنے پائی پشیمانی جیسے کوئی کچھ چیز ہاتھ میں پالے اور یہہ لفظ عرب میں کنایت
ہے پشیمانی سے حاصل یہہ ہے کہ جب پشیمان ہوئے عبادت گوسالہ سے اور دیکھا اُنھوں نے یہہ کہ وہ بتحقیق گمراہ
ہوئے قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ کہا اُنھوں نے ندامت سے اگر نہیں رحم
کریگا ہمکو پروردگار ہمارا ساتھ قبول توبہ کے اور نہ بخشیگا ہمکو البتہ ہو جاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالوں سے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤی
اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا اور جب پھر آیا موسی طور سے طرف قوم اپنی کے غصے سے بھپتا ہوا لکھا ہے کہ اللہ
تعالی نے موسی کو طور پر خبر کر دی تھی قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ کہا موسی نے بُری ہے جو کچھ جانشینی کی تمنے
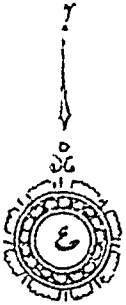
میرے پیچھے میری اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ کہا شتابی کی تمنے حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے لگے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور حکم خدا تمکو پہنچاؤن وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ اور ڈال دیئے موسی علیہ السلام نے تختے جنپر توریت لکھی تھی اور یہہ غصہ بھی اللہ ہی واسطے کیا تھا بیچ مین لکھا ہے کہ الواح پہینکے ہین رکھ دیئے ہاتھ سے اور جمہور کا مذہب یہہ ہے کہ تختی پھینک دی اور ٹوٹ گئی چھ حصے اور جو اُنمین مکتوب تھا آسمان پر لے گئے اور ایک حصہ ساتوان رہ گیا کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسی علیہ السلام نے غصے سے تختی ڈال دی وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کہ ہارون علیہ السلام تھے کھینچتا تھا انکو طرف اپنے غصے سے نہ اہانت سے کیونکہ گمان موسی علیہ السلام کا یہہ تھا کہ ہارون علیہ السلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہین کیا قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِیْ کہا ہارون نے اے بیٹے ماں میری کے اگرچہ سگے بھائی ایک ماں باپ کے تھے لیکن واسطے نرم کرنے دل موسی علیہ السلام کے ماں کو یاد کیا اور کہا کہ مین نے تقصیر نہین کی تحقیق قوم نے ناتوان سمجھا مجھکو اور نزدیک تھے کہ مار ڈالتے مجھکو بہت سے منع کرنے کے سبب سے فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ پس خوش کر ساتھ میرے دشمنون کو کہ اہانت میری سے انکی مراد حاصل ہو اور مت کر مجھکو ساتھ قوم ظالمون کے یعنے مجھے گوسالہ پرستون مین مت شمار کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ کہا موسی علیہ السلام نے ہارون ع کی یہہ باتین سنکر اے پروردگار میرے بخش مجھکو اس عمل مین کہ برے بھائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ لوحین پھینک دین اور بخش بھائی میرے کو اگر تقصیر اُسنے کی ہو منع مین گوسالہ پرستی کی اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے یعنے رکھ بدنیا پناہ و عصمت مین اور عقبےٰ ریاض جنت مین وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور تو بہت رحمت کرنیوالا ہے سب رحمت کرنیوالون سے تم رحمت ہے ظاہر جس جگہہ جس سے کہ ای رافت یم رحمت نے انکے کردیا سیراب ہے انکو اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا تحقیق جنھون نے کہ جہالت سے پکڑا بچھڑے کو ساتھ خدائی کے البتہ پہنچیگا انکو غصہ پروردگار انکے سے اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرمایا کہ ایک دوسرے کو قتل کرو اور ذلت جزیہ ہے وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ اور جیسی سزا دی گوسالہ پرستونکو اسیطرح جزا دیتے ہین ہم جھوٹھ باندھنے والون کو وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا اور جنھون نے عمل کئے بد صغیرہ اور کبیرہ سے یا شرک لائے توبہ کی پیچھے انکے اور ایمان لائے سمجھ لیجئے کہ اگر سیأت سے مراد گناہ ہین سوا شرک کے تو آمنوا کے معنے یہہ ہین کہ تصدیق کی اُسکی کہ اللہ تعالی توبہ گناہگارون کی قبول فرماتا ہے اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق پروردگار تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنیوالا ہے گناہ انکے مہربان ہے اُنپر ساتھ قبول کرنے توبہ کے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اور جب چپکا ہوا موسی سے غصہ سکون کو یہان تعبیر ساتھ سکوت کے فرمایا حاصل یہہ ہے کہ جب غصہ تھا اَخَذَ الْاَلْوَاحَ لین باقی تختیان جو ڈال دین تھین وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًی وَّرَحْمَةٌ

ع

لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ اور بیچ لکھے اُنکے کے ہدایت گمراہی سے تھی اور رحمت بھی یعنے پاک ہونا گناہون
سے واسطے اُن لوگون کے جو وہ عتاب پروردگار اپنے سے ڈرتے ہین لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کیطرف سے
خطاب ہوا کہ بعضے سردارون کو بنی اسرائیل کے واسطے عذر کرنے عبادت گوسالہ کے طور پر لا موسی علیہ السلام نے قوم سے
کہا قوم نے قبول کیا وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا اور چن لیے موسی نے قوم اپنی مین سے ستر مرد
واسطے وعدے ہمارے کے اور ایک قول یہہ ہے کہ ایک گروہ بنی اسرائیل نے کہا کہ اللہ نے موسی اسنے کلام نہین کیا
جو تختیون پر لکھا ہے موسی کا کلام ہے اللہ تعالی نے فرمایا ای موسی بنی اسرائیل کے سردارونمین سے ایک جماعت
کو اپنے ساتھ کوہ طور پر لا تا کہ کلام میرا سنین اور اسپر گواہ ہون حضرت موسی ستر آدمی ہمراہ اپنے لیکر طور پر گئے جب
وہان پہنچے ابر نمود ہو کر درمیان موسی کے اور انکے حائل ہوگیا موسی پردۂ ابر مین در آئے سردار قوم سجدے مین گر پڑے حق
تعالی نے موسی سے کلام کیا امر اور نہی اور وعدہ اور وعید فرمایا جب ابر کھل گیا موسی نکلے اور قوم سے کہا کہ کلام الہی
سنا انھون نے کہا سنا لیکن متکلم معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو آشکارا دیکھینگے یہہ کہتے ہی تھے کہ صاعقہ نے
آکر انکو جلا دیا موسی علیہ السلام مضطرب ہو کر نیاز مندی کرنے لگے فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جب پکڑا انکو ستر
آدمیونکو صاعقہ نے اور سب کو جلا دیا یا آواز مہیب آئی سنتے ہی دہشت سے سب مر گئے یا لرزہ اندام مین انکے پڑا ایسا
کہ بند بند انکا جدا ہونے لگا موسی نے ڈرے کہ یہہ مر جاوینگے تو مجھے بنی اسرائیل کہینگے کہ سردارون کو ہمارے تو لیجا کر مار آیا
قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ کہا موسی نے ای پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو پہلے اس سے
اور مجھکو بھی عین المعانی مین ہے کہ انھین ہلاک کرتا بسبب گوسالہ پرستی کے اور مجھے باعث قتل قبطی سے أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
السُّفَهَاءُ مِنَّا کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب اس چیز کے کہ کیا بیوقوفون نے ہم مین سے یعنے قوم ہماری مین سے
کہ گوسالے کو پوجا یا رویت طلب کی إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ نہین یہہ مگر آزمایش تیری بندون سے کہ اپنی باتین سنائین
تو انکو طمع رویت ہوئی اور گوسالے سے آواز نکالی تو انکو اسکے پرستش کی رغبت ہوئی سمجھ لیجیے کہ ان ہی فتنتک کہنا کمال
جرأت ہے جناب کبریا مین مگر یہہ کہ گستاخی محب ترک ادب نہین بلکہ عین ادب ہے نظم گستاخی عاشقان نہین ترک
ادب کیون جوش وخروش عشق ہے اسکا سبب رافت تھا مقام بسط موسی کا نہین کب کہتے فتنتک بدرگاہ رب یہہ
اور یہہ بھی اسی مقام بسط سے ہے کہ موسی نے کہا تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ گمراہ کرتا ہے ساتھ اس فتنہ کے
جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ تو ہی دوست
اور مددگار ہمارا پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر بخشنے والا ہے وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ اور
لکھ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کہ قبول توبہ ہے یا توفیق طاعت یا روزی حلال اور بیچ آخرت کے نیکی کہ مغفرت ہے
یا جنت یا سعادت رویت إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ تحقیق ہمنے توبہ کی طرف تیرے قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ کہا اللہ نے

عذاب میرا پہنچاتا ہون اسکو جسے چاہون یعنے کفار کو وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری نے سما لیا ہر چیز کو دنیا مین مومن اور کافر کو ساتھ جان ڈالنے اور روزی دینے کے اور یہہ بھی ظہور رحمت الٰہی ہے خلق پر کہ آسمین ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہین یا رحمت توبہ کی ہے کہ علی العموم فایز ہے اور محققون نے کہا ہے کہ رحمت دو ہین ایک رحمت ذاتیہ ہے کہ اُسے رحمت مطلقہ کہتے ہین وہ دینا ہے بے سوال اور بے ثبوت استحقاق معطی لہ کے جیسے وجود مین لانا اور چشم اور گوش اور عقل و ہوش عنایت فرمانا دوسری رحمت وجوبیہ ہے کہ اُسے مقیدہ بھی کہتے ہین وہ بھی نتیجہ اُسی رحمت مطلقہ کا ہے جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استفادہ کا اور قابلیت استفاضے کی عطا کرتا ہے نظم ایک رحمت تھی تیری وہ اے خدا نیستی سے تو نے ہستی کی عطا مرحمت فرمائے پھر ادراک و ہوش یعنی و دندان و لب اور چشم و گوش بے سوال و بے لیاقت سب دیا فضل سے تو نے کیا جو کچھ کیا دوسری رحمت تیری بعد از وجود خلق استعداد ہے رب ودود جس سے پائی ہمنے ہی راہ ہدیٰ ورنہ گمراہی مین پڑتے اے خدا تو نے ہی راہ دین پر لایا ہمین اپنا رستہ تو نے دکھلایا ہمین تیرے ہی رحمت کا ہے یہہ سب ظہور اے میرے مولیٰ میرے رب غفور اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہین کہ مقید ساتھ کئی شرطون سے ساتھ اقوال اور افعال کے ہے چنانچہ فرمایا فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ پس البتہ لکھونگا وہ رحمت واسطے اُن لوگون کے کہ بچینگے شرک سے اور دیوینگے زکوٰۃ فرض اور وہ لوگ وہ ہین کہ ساتھ آیتون ہماری کے ایمان لاتے ہین قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ نے آرزو اس رحمت کی کر کر کہا کہ ہم بھی آیتون پر ایمان رکھتے ہین اور زکوٰۃ مال ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی یہہ رحمت ثابت ہو حق تعالیٰ نے انکا رشتہ امید قطع کر کر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھ اسی اُمت کے اور فرمایا کہ مومنان پرہیزگار کہ جنکے واسطے یہہ رحمت ہے الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ وہ لوگ ہین کہ اخلاص دل سے پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہے ناںویسندہ اور ناخواندہ اور یہہ کمال تعریف آپ کی ہے کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر و باطن تھے اور یہہ معجزات آپکے سے ہے بیت میرا محبوب بن پڑھے کے سب علمون سے ماہر ہے وہ امی ہے ولے علم دو عالم اُسپہ ظاہر ہے بحر الحقائق مین ہے کہ عرب اصل اور منشاء کو ام کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القریٰ کہتے ہین کہ سب شہرون کا مبداء اور منشاء ہے اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ اصل سب کتابون کی ہے ایسے ہی حضرت بھی امی ہین یعنے اصل موجودات ہین کہ آپ ہی کے نور سے سب کا ظہور ہے لولاك لما اظهرت الربوبية موید اس معنے کا اور لولاك لما خلقت الافلاك شاہد اس دعوی کا ہے بیت اصل سب کے آپ ہین جو اور ہے سو فرع ہے ناسخ ادیان انکا دین ہے اور انکی شرع ہے الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وہ پیغمبر جو پاتے ہین نام اور تعریف اسکی لکھی ہوئی نزدیک اُنکے بیچ توریت کے لکھا ہے احمد الضحوك القتال يركب البعير ويلبس الشملة تا آخر اور انجیل مین قول عیسیٰ علیہ السلام ہے انی ذاهب الی ربی وربکم والفارقليطا جاء تا آخر يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ

عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتا ہے وہ نبی امی انکو جو اُسکی پیروی کرتے ہیں ساتھ بھلائی کے کہ توحید ہے اور منع کرتا ہے انکو
نامعقول سے کہ شرک ہے یا معروف اخلاق نیک ہیں یا صلہ رحمی ہے یا انصاف ہے اور منکر اخلاق بد ہیں یا قطع
رحم ہے یا بے انصافی ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور حلال کرتا ہے واسطے اُنکے پاکیزہ چیزین
جیسے بحیرہ اور سائبہ یا چربی کہ یہود پر حرام تھی اور حرام کرتا ہے اوپر اُنکے ناپاک چیزین جیسے مردار اور لوہو اور سور یا مال
پلید سود کا اور رشوت کا وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ اور اُتار رکھتا ہے اُنسے بوجھ اُنکے یعنے تخفیف کرتا ہے اپنی امت سے ثقیل
چیزون کو جیسے شریعت موسیٰ مین تھا کہ جس عضو سے گناہ ہو قطع کرنے اور جسقدر جامہ نجاست سے آلودہ ہوتا کاٹ ڈالتے
وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور طوق جو تھی اوپر اُنکے موسیٰ کے زمانے مین کہ قتل نفس تھا توبہ مین اور قصاص تھا
بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جل جاتا تھا فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ
پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس نبی امی کے بنی اسرائیل مین سے اور تعظیم کی اُسکی اور مدد کی اُسکی دشمنون پر اور پیروی
کی اُسی نور کی کہ اُتارا گیا ہے ساتھ اُسکے مراد نور سے قرآن ہے کہ نہایت روشن ہے کیونکہ دین دنیا کے امور اُس سے ظاہر
ہین سمجھیئے کہ لفظ معہ دلالت کرتا ہے بقائے قرآن پر کہ نازل کیا ہے اور ساتھ اُسکے باقی رہیگا بخلاف الواح کے ہوئے
کہ اکثر آسمان کو چلی گئین أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہہ لوگ کہ ایمان لائے اور تعظیم اور نصرت اور متابعت کی وہ
ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے رحمت اور ثواب سے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي
لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بسبیل عموم کہ اے لوگو تحقیق مین پیغمبر ہون اللہ کا طرف
تمھارے سب کے وہ اللہ کہ واسطے اُسکے ہے پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ
وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے جو نبی ہے اَن پڑھا لکھا وہ پیغمبر جو ایمان
لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتون اُسکی کے جو انبیا پر اُتاری ہین اور پیروی کرو اُس پیغمبر کی توکہ تم راہ راست پاؤ وَمِنْ قَوْمِ
مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور قوم موسیٰ کی سے ایک جماعت ہے کہ راہ دکھاتی ہے خلق کو ساتھ
حق کے اور ساتھ حق اور راستی کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام اور
اصحاب اُنکے ہین رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہے کہ بعد وفات موسیٰ علیہ السلام کے اور خلیفے اُنکے حضرت یوشع علیہ السلام
کے بنی اسرائیل گمراہ ہوگئے کفر اور عصیان اختیار کیا قتل انبیا پر کمر باندھی بعضے اُنمین راہ راست پر رہے اور اللہ سے دعا
کی کہ درمیان ہمارے اور قوم کے جدائی ڈال اللہ تعالیٰ نے زیر زمین اُنکے واسطے راہ کشادہ کردی اُس راہ سے وہ چین کے
ملک سے پرے نکل گئے وہان اپنے گھر بنا کر رہنے لگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج مین اُسطرف گذر ہوا
آپ نے دس سورتین قرآن کی اُنپر پڑھین وہ سب ایمان لائے آپ پر اب سب مسلمان ہین نماز پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین جمعہ ادا

کرتے ہین یہہ آیت انکی شان مین نازل ہوئی ہے پھر حضرت حق تعالی احبار قوم موسی کی اخبار فرماتا ہے وَقَطَّعْنٰهُمُ
اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور کاٹ دیا ہمنے قوم موسی مین سے بارہ قبیلے جماعتین سبط ولد ولد کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب
علیہ السلام ہے اسباطا بدل ہے اثنتی عشرۃ سے اور امما بدل ہے اسباطا سے وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ
اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب پانی مانگا اس سے قوم اسکی نے یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے
پتھر کو سمجھ لیجیے کہ بنی اسرائیل وادی مین سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی پیاس نے غلبہ کیا حضرت موسی سے پانی
مانگا اللہ تعالی نے موسی پر وحی کی کہ ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو مار اور وہ پتھر جنگل مین انکو مل گیا تھا اسنے آواز کی تھی
کہ اے موسی مجھے اٹھا لے مین تیرے کام آؤنگا پس موسی نے عصا پتھر پر مارا فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس بہت
نکلے اس پتھر مین سے بارہ چشمے موافق عدد اسباط کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جان لیا ہر شخص نے گھاٹ
اپنا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سائبان کیا ہمنے اوپر انکے بادل کا کہ دھوپ سے ایذا نہ پاوین وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوٰى اور اتارا ہمنے اوپر انکے من اور سلوی كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کھاؤ پاکیزہ اس چیز کی کہ دی ہمنے تمکو
اور ذخیرہ نکرو انھون نے خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من وسلوی اترنا موقوف ہو گیا وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ اور نہ ظلم کیا انھون نے ہمکو ذخیرہ کرنے مین ولیکن تھے نافرمانی سے جانون اپنی کو ظلم کرتے وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ
اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جب کہا واسطے بنی اسرائیل کے بعد جنگ قوم جبارون کے اور فتح انکی کے
رہو تم اس بستی مین کہ اریحا یا ایلیہ ہے اور کھاؤ اسمین سے میوے اور اناج جہان چاہو وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ اور کہو دور کر گناہ ہماری ہم سے اور داخل ہو دروازے مین اس بستی کے سجدہ کرتے ہوئے یا عاجزی سے
جھکتے ہوئے بخش دینگے تمکو خطائین تمھاری سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرنیوالوں کو
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے ظلم کیا تھا اپنے پر انمین سے بات کو
سوا اسکے جو کہی گئی تھی واسطے انکے یعنے حطۃ کی جگہہ حنطۃ کہا طلب استغفار کو فرمایا تھا سو مسخراپن سے اناج مانگا فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے عذاب آسمان سے کہ صاعقہ تھا یا وبا بسبب اسکے
کہ تھے ظلم کرتے کہ لفظ کو غیر موضع اسکے مین رکھا وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اور سوال کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہود کو بستی سے جو تھی اوپر کنارے دریائے شور کے طرف ملک شام کے اور اس بستی کا نام ایلیہ تھا یا مدین اور طور کے درمیان
تھی یا مقنا نام تھا درمیان مدین اور صیون کے تھی اور شریعت توریت پر وہان عمل تھا تعظیم سنیچر کی انپر لازم تھی شکار
مچھلی کا اسدن کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا منع تھا انھون نے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام
سے ملعون ہو کر مسخ ہو گئے انکا احوال ظاہر کرنے کو حق تعالی نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
کہ یہود سے خبر اس بستی والون کی پوچھ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ

نصف

ع

جب تعدی کرتے تھے بیچ ہفتے کے کہ مچھلی کا شکار منع تھا اور کرتے تھے جب آتی تھین اُنکے پاس مچھلیان جسدن ہفتہ کرتے تھے
ظاہر اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین اُنکے پاس یہہ آزمایش تھی اللہ کی کہ ہفتے کے دن جو شکار منع تھا مچھلیان پانی پر تیرتی
پھرتی تھین اور سوا ہفتے کے اور دن کوئی مچھلی نظر نہ آتی تھی كَذٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ اسیطرح آزمایش کرتے تھے ہم
اُنکی بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے سمجھ لیجئے کہ شہر ایلہ والے ہفتے کے دن مچھلیان بہت دیکھہ کر للچاتے تھے کہ کسیطرح
پکڑین لیکن اُسدن شکار جو منع تھا دست انداز ہوتے تھے آخر حیلہ کیا کہ حوض کھودے اور نالے دریا سے حوضون تک
لے آئے پھر ہفتے کے دن جو مچھلیان دریا پر تیرتین انکو گھیر کر اُن نالون کی راہ سے حوضون مین لا کر راہ نالون کی بند کر
دیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے کئی بار جو یہہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر نہوا دلیر ہوگئے تعظیم سبت کی موقوف کی
اور اُس شہر والے تین گروہ ہوگئے ایک گروہ یہہ فعل کرتی تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع کرتی تھی نہ یہہ فعل
کرتی تھی اور منع کرنیوالون کو ملامت کرتی تھی چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہے وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا
ۨاللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا اور پوچھہ اہل کتاب سے خبر اُنکی جب کہا ایک جماعت نے اُس شہر
والون مین سے جو نہ فعل کرتی تھی نہ منع کرتی تھی انکو جو منع کرتی تھی کیون نصیحت کرتے ہو اُس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنیوالا
ہے انکو دنیا مین بسبب نافرمانی اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کرنیوالا ہے انکو آخرت مین دوزخ کا عذاب
سخت قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ کہا منع کرنیوالون نے کہ یہہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنے کے ہے طرف
پروردگار تمھارے کے یعنے ہمپر امر معروف واجب ہے اسواسطے ہم انکو نصیحت کرتے ہین کہ عند اللہ ہم معذور ہون وَلَعَلَّهُمْ
يَتَّقُونَ اور شاید کہ وہ بچین اس گناہ سے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ پس جب بھول گئی
گروہ شکار کرنیوالی جو کچھہ کہ نصیحت کئی گئی تھی ساتھہ اُسکے نجات دی ہمنے اُن لوگون کو کہ منع کرتے تھے بُرائی سے اور
نافرمانی سے وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ اور پکڑا ہمنے اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے تھے بیچ
شکار کے کہ منع تھا ساتھہ عذاب سخت کے بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقفہ مین کہ نہ فعل کرتے تھے نہ منع اختلاف
ہے کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف اُنکے امر مین اولی ہے پس عذاب اُس گروہ کے سے ارشاد فرماتا ہے
فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ پس جب سرکشی کی اُس چیز سے کہ منع کئی گئی تھی اُس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قُلْنَا لَهُمْ
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ کہا ہمنے انکو ہو جاؤ بندر ذلیل لکھا ہے کہ منع کرنے والے جب نا امید ہوئے نصیحت
قبول کرنے اُنکے سے تو اپنے اور اُنکے درمیان دیوار کھینچ لی نہ وہ اِدھر آوین نہ یہہ اُدھر جاوین ملاقات آپسمین نہووے ایکدن
اپنے اپنے محلے سے نکلکر دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہین آتا تلاش کی تو سب کو بندر پایا ہر بندر گرد اپنے قرابت
والے کے روتا ہوا پھرنے لگا اور منہہ اُنکے جامے سے ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے دن سب کے سب مرگئے
وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب

پکار دیا پروردگار تیرے نے البتہ بھیجیگا اوپر یہود کے تا روز قیامت وہ شخص کہ پہنچاوے انکو برا عذاب مانند قتل
اور اجلا اور ضرب اور جزیہ کے کہا ہے کہ بخت نصر بابلی نے پہلے قتل اور قید انکو کیا پھر فارس کے پادشاہ کرتے رہے
اور تاج تخت چھینتے رہے یہاں تک کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا کہ مقاتلہ کرو انسے کہ
اسلام لاوین یا جزیہ قبول کرین یہہ حکم تا قیامت باقی ہے کافرون کے حق مین اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ تحقیق
پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے وَاِنَّهُ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکو اور مغفرت
چاہنے والون کو مہربان ہے کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے نہین پکڑتا وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا اور ٹکڑے
کردیا ہمنے بنی اسرائیل کو بیچ زمین کے جماعتین بری کوئی ولایت نہین ہے کہ جسمین یہودی ہون مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ
بعضے انمین سے نیک کار ہین دین موسوی پر ثابت یا مراد اس سے وہ ہین جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہین یا وہ
لوگ ہین کہ شب معراج مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے انمین سے
سوا اسکے بدکار ہین یعنے کافر اور فاسق وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے انکو
ساتھ بھلائیون کے مانند عیش اور غنا اور صحت کے اور برائیون کے مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے اور مال کے
شاید کہ وہ پھر آوین طرف خدا کے اور معصیت سے طرف طاعت کے انھون نے نعمت مین بجائے شکر کفر ظاہر کیا کہ کہنے
لگے ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء یعنے اللہ فقیر ہے ہم غنی ہین اور محنت مین صبر کی جا اغاز نالائق کلام کہا کہ ید اللہ مغلولۃ یعنے
حق تعالی کا ہاتھ بستہ ہے یعنے دیتا نہین کسی کو شئ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا
الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا پھر جگہہ پر بیٹھے انکے پیچھے ان سے برے جانشین کہ وارث ہوے کتاب توریت کے یعنے سیکھا
علم توریت کا آبا سے لیتے ہین اسباب اس جہان کا جو ناقص ہے یعنے حرام رشوت ہے بیچ حکم کے اور کہتے ہین البتہ بخشا
جاویگا واسطے ہمارے انکے زعم مین یہہ تھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشی جاتی ہین اور وہ رشوت
لینے کو گناہ نہین جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اور اگر آوے انکے پاس اسباب مانند اسکے
لے لیوین انکو حاصل یہہ ہے کہ امید مغفرت کی رکھتے ہین اور رشوت لیتے ہین اور حرام کھاتے ہین اسقدر سرگرم
ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ کیا نہین لیا گیا اوپر انکے عہد توریت مین
یہہ کہ نہ بولین اوپر اللہ کے مگر سچ انھون نے جھوٹھ اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشتا
ہے اور جانتے ہین کہ جھوٹھ باندھتے ہین کیونکہ توریت انکے پاس ہے وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ اور پڑھا ہے انھون نے
جو کچھ کہ بیچ اسکے ہے اور یہہ حکم اسمین نہین ہے وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور فلاح گھر آخرت کی
بہتر ہے اسباب دنیا سے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیز کرتے ہین حلال جاننے کسی حرام کے اور جھوٹھ بولنے سے اوپر ملک
علام کے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ نعمت عقبی بہتر ہے مال دنیا سے اور یعقلون ساتھ یائے تحتانیہ کے بھی قرات ہے

والذین

وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اور جو لوگ محکم پکڑتے ہین قرآن کو اور قائم رکھتے ہین نماز کو تخصیص نماز
کی باوجود اسکے کہ تمسک بکتاب مشتمل ہے اوپر اقامت جمیع عبادات کے اسواسطے ہے کہ نماز ستون دین ہے
دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے ہے اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب نیکی کرنیوالونکا
وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ اور یاد کر جب اٹھایا ہمنے پہاڑ اوپر انکے گویا کہ وہ سائبان
ہے اور جانا انھون نے کہ وہ گر پڑیگا انپر اگر حکم توریت کا قبول نکرینگے کیونکہ خدا نے اُس سے خبر دی تھی خُذُوْا مَآ
اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؏ کہا ہمنے جو کچھ کہ دیا ہمنے تم کو احکام سے ساتھ قوت کے
اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ بیچ اسکے ہے امر اور نہی تو کہ تم بچو وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ
اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم
سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کو اور گواہ کیا انکو اوپر جانون انکی کے اس اقرار پر جو کیا انھون نے یا بعضون کو اوپر
بعضون کے گواہ کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی کیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا کہا بلکہ البتہ تو ہی پروردگار
ہمارا حق تعالی نے اولاد آدم کو نکالا بعضون کو پیٹھون بعضون کی سے اور یہان ذکر آدم علیہ السلام کا نفرمایا کہ سب
کو معلوم ہے وہ کل بشر کے باپ ہین حاکم نے ابو عبد اللہ نے اپنے صحیح مین روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے عہد اولاد آدم سے وادی نعمان مین کہ نزدیک عرفات کے ہے
لیا اُنسے نعمان سحاب کہتے ہین یا بطن نعمان اور لباب مین ہے کہ دہیا زمین ہے ولایت ہند مین وہان عہد لیا
اور حضرت آدم کے نکلنے کے بعد بہشت سے یہہ واقع ہوا اور مدارک مین ہے کہ جمہور مفسرین اسپر ہین کہ بعد خلق آدم کے
اور بعضون نے کہا ہے قبل دخول بہشت کے بیچ اُسی دروازے پر بہشت کے کہ عرض اُس جگہہ کی ہے ہزار برس کا
راہ تھی اللہ تعالی نے اولاد آدم کی صلب آدم سے نکالی مثل چھوٹی چیونٹیون کے اور انمین عقل اور گویائی پیدا کی اور پوچھا
کہ مین ہون پروردگار تمھارا انھون نے اقرار کیا اور کہا شَهِدْنَا شاہد ہوے ہم اپنے اقرار پر اور بعضون نے کہا ہے ذریت
آدم نے اقرار کیا اللہ تعالی نے فرشتون کو کہا گواہ رہو انھون نے کہا گواہ ہوے ہم یا خود جناب الہی فرماتا ہے کہ
اقرار ذریت پر گواہ ہوے ہم اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق
تھے ہم اس اقرار سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
الْمُبْطِلُوْنَ یا کہو تم سوا اسکے نہین کہ شرک کیا اللہ کا باپون ہمارے نے پہلے ہم سے اور تھے ہم اولاد پیچھے انکے
انکی پیروی کی ہمنے کیا پس ہلاک کرتا ہے اور عذاب دیتا ہے ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ کیا جھوٹون نے یعنے باپون
ہمارے نے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات مشرکون کی مسموع ہوگی کیونکہ عہد توحید کا ہر شخص سے لیا ہے تقلید دوسرے
کی شرک مین عذر نہین سمجھ لیجیے کہ عہد الست کا بیخبر بھول گئے ہین اور بیدار دلون کے کانو مین تا حال وہی ندا ہے

بیت روز ازل سے یہہ دل دیوانہ مست ہے کانوں میں اب تلک وہی بانگ الست ہے علی سہل اصفہانی قدس سرہ سے پوچھا کہ روز بلی یاد ہے کہا ہان کل تھا عبد اللہ انصاری رح نے کہا کہ یہہ بھی سخن نقصان ہے کل کیا آج ہے اسدن کی ابھی رات نہین آئی صوفی کو وہی دن ہے **بیت** آج کل صوفی کا احوال ایک ہے ماضی و مستقبل و حال ایک ہے منصور حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور مجیب وہی تھا **بیت** خود الست اور خود بلی اسنے کہا غیر کب تھا جو کہا اسنے کہا وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور جسطرح پر میثاق بیان کیا ہمنے اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کے تو کہ وہ پھر آوین تقلید سے طرف تحقیق کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا اور پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ اُس شخص کا کہ دیا ہمنے اسکو علم آیتون اپنی کا یعنے کتابون کا جو اتارین تھین ہمنے وہ امیہ بن ابی صلت تھا عرب والا اسنے کتب سماویہ پڑھ کر معلوم کیا تھا کہ یہہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہونیکا ہے وہ جانتا تھا کہ مین ہی پیغمبر ہونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد سے آپ پر ایمان نہ لایا فَانْسَلَخَ مِنْهَا پس نکل گیا ان آیتون سے بواسطے کفر اور عناد کے جیسے سانپ کینچلی سے نکل آتا ہے فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ پس پیچھے لگا لیا اسکو شیطان نے پس ہو گیا گمراہون سے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ابو عامر راہب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا فاسق لقب رکھا تھا مسجد ضرار کے بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اسنے کتب الٰہیہ مین دیکھی تھی اور انکو پہچانتا تھا اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور اشہر یہہ ہے کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیون اور جبارون مین سے صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے دعوت اسما مین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسی علیہ السلام نے قصد لڑائی کا قوم جبارین سے کیا اسنے اپنی جورو کے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بددعا حضرت موسی کو کی حق تعالے نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اسکا لے لیا ملعون ہوا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اسکو بسبب اُن آیات صحف کے یا اُن کلمانون کے کہ مشتمل تھے اوپر اسم اعظم کے درجون مین وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اور لیکن وہ دنیا سے لگ گیا طرف زمین کے یعنے پست ہوا اور پیروی کی آرزو اپنے کی کہ رشوت لی اور جورو کی بات مانی فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اسکی خست مین مانند مثال کتے کے ہے اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ اگر بوجھ رکھے تو یا حملہ کرے تو اوپر اسکے زبان لٹکا دے یا چھوڑ دے اسکو زبان لٹکا دے غرض یہہ ہے کہ کتے کا دُکھ دینا اور نہ دکھ دینا یکسان ہے وہ اپنی صفت نہین چھوڑتا بلعم صفت کا بھی یہی حال ہے کہ دناءت اور خست اپنی سے نہ باز رہا خواب مین اسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو دعا بد مت کر سنے نمانا پھر جب لشکر موسی علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوا کہ انپر نفرین کرے گدھے نے اسکے سواری کے کہا کہ دیکھ اس بات سے باز آ تب بھی اسنے کچھ خیال نکیا سچ ہے کہ باد تقدیر کیا کیا بو العجبی دکھاتی ہے اگر جانب

نفس سے چلتی ہی تو مثل بہرام گبر کے ہزارون کو راہ دین کا عشقبازی کرتی ہی اور جو جانب عدل سے چلتی
ہی مانند بلعم کے سیکڑون کو اسم توحید سے پھرا کر ساتھ سگ خسیس کے دمساز کرتی ہی **بیت**
کسیکو عشق صمد وہ دست ہی صنم پرستی سے دل پھرا کر بٹھائے بت خانے مین کسیکو حرم سے جی صاف بس اٹھا کر
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ مثل کہ کہی گئی مثل ہی اُس گروہ کی کہ بسبب تکبر اور انکار کے
جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہی اور یہہ گروہ کفار مکے کی ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر
قصے کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ تو کہ وہ فکر کرین اور سمجھ کر نصیحت قبول کرین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس گروہ سے
یہود ہین کہ توریت کی آیتین چھپاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپاتے تھے فرمایا کہ قصہ
بلعم باعور کا انکو سنا شاید کہ وہ پند پذیر ہوون سَاۤءَ مَثَلَا نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ
بری ہی مثال اُس قوم کی جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو جان بوجھ کر اور جانون اپنے کو تھے ظلم کرتے
تقدیم مفعول کی دلالت کرتی ہی کہ بال ظلم کا اُنکے سوا اُنکے اور کو نہین پہنچا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ
جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ ہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جسکو گمراہ کرے
پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دونون جہان مین وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور تحقیق
پیدا کئے ہمنے واسطے دوزخ کے بہت جنون سے اور آدمیون سے کہ حکم ازلی انکی شقاوت پر صادر ہوا اور علم قدیم
ہمارے مین انکا کفر پر رہنا اور شرک پر مرنا چھپا نہین ہی لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا واسطے انکے دل ہین کہ
مطلقا نہین سمجھتے ساتھ انکے **بیت** زنگار سے انکار کے آئینہ دل ہی کدر کرتے نہین صیقل اُسے مقصد کا
منہہ کیا دیکھین پھر وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا اور واسطے اُنکے آنکھین ہین کہ کسی وجہ سے روئے حق نہین
دیکھتے ساتھ اُنکے **بیت** نہ کبھی آنکھ اٹھا صنع خدا نظر اعتبار سے دیکھا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اور
واسطے اُنکے کان ہین کہ کسیطرح سے سخن حق نہین سنتے ساتھ اُنکے **بیت** وعظ قرآن سن بسمع قبول
ورنہ کیا فائدہ کیا جو عدول اُولٰۤئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ یہہ لوگ مانند چارپایون کے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ
ہین کیونکہ چارپایون پر تکلیف شرع نہین اور یہہ باوجود تکلیف شرع کے خواب و خور مین دنیائے فانی کے
عمر صرف کرتے ہین اور قدم راہ آخرت مین کہ نعمتین وہانکی باقی ہین اور لذتین دائمی ہین نہین دھرتے
ہین اُولٰۤئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یہہ لوگ وہی ہین غافل اور غفلت مین اپنے کامل **نظم** آدمی مین عقل و شہوت
ہی بھری روح ہی اور جسم ہی ای مولوی عقل گر شہوت پہ غالب اسکے آئے تو فرشتے سے بھی
بالا رتبہ پائے اور جو شہوت غالب آئی عقل پر تو بہائم سے بھی ہی گمراہ تر جو کہ شہوت سے نہین آسکے نکل
وہی كَالْاَنْعَامِ ہین بَلْ هُمْ اَضَلُّ ہو لکھا ہی کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا اُسنے حق تعالی کو ساتھ نام اللہ کے

یاد کیا محمد رحمن کے ابوجہل نے کہا کہ پیغمبر اور اصحاب انکے کہتے ہین کہ ہمارا ایک خدا ہے اُسکی عبادت کرتے
ہین ہم اور یہہ شخص دو خداؤنکو یاد کرتا ہے یہہ آیت نازل ہوئی وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا اور واسطے
اللہ کے ہین نام اچھے پس پکارو اُسکو ساتھہ اُنکے مراد اس سے نودونہ نام ہین کہ جنکے حق مین حدیث آیا ہے
من احصاہا دخل الجنۃ جسنے گھیرا انکو یعنے یاد کیا اُن ناموں کو داخل ہوا بہشت مین وُہ یہہ ہین ھو اللہ الذی لا الٰہ
الا ھو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق الباری المصور الغفار
القہار الوہاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل
اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم
الودود المجید الباعث الشہید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدی المعید المحیی الممیت الحی القیوم
الواجد الماجد الواحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی البر التواب
المنغم المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع المعطی الضار النافع
النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ واسطے اللہ کے صفات
نیک ہین مانند عدل اور احسان اور خیر اور رحمت کے پس اُسکی تعریف ساتھہ اُن صفات کے کرو اور کہا ہے
بعضوں نے کہ متخلق ہو ساتھہ اخلاق ربانی کے اور متصف ساتھہ صفات حقانی کے وَذَرُوا الَّذِیْنَ
یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَآئِہٖ اور چھوڑ دو متابعت اُنکی جو کج راہی کرتے ہین بیچ ناموں اُسکے کے جہل سے یعنے جو
نام کہ شرعیت مین نہین اُن نامو سے اللہ کو پکارتے ہین جیسے اعراب یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ
اور نصاری یا ابا المسیح اور حکما علت اولی کہتے ہین اور بعضوں نے کہا ہے کہ الحاد اشتقاق اسمای
اصنام ہے اسمائے الٰہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزی عزیز سے اور منات منان سے سَیُجْزَوْنَ مَا
کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ البتہ جزا دیئے جاوینگے ملحد جو کچھ کہ تھے کرتے سمجھ لیجئے کہ ذکر اُن لوگوں کا کہ واسطے دوزخ کے
پیدا کئے ہین مذکور کرکر ذکر اہل بہشت کا فرماتا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّۃٌ یَّہْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ اور ان لوگوں
سے کہ پیدا کیا ہمنے واسطے بہشت کے ایک جماعت ہے کہ وُہ راہ دکھلاتے ہین ساتھہ حق کے اور ساتھہ حق کے
عدل کرتے ہین اپنے حکموں مین اور وُہ جماعت مہاجر اور انصار اور پیرو انکے کی ہے رضوان اللہ علیہم
اجمعین وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُہُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ اور جنہوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو
یعنے کفار مکہ البتہ درجہ بدرجہ کھینچینگے انکو ہلاکت کی طرف اسطرح سے کہ نہ جانین وُہ یعنے جب گناہ کرتے ہین
تو نعمت انکو زیادہ دیتے ہین تاکہ طغیان اور سرکشی مین زیادتی کرین امام قشیری نے کہا ہے کہ استدراج
عطای بری اور نسیان شکر یعنے نعمت عطا کرتا ہے اور دل سے شکر بھلاتا ہے یہان تک کہ مستحق عذاب کے ہوتا ہے

وَاُمْلِي لَهُمْ اور ڈھیل دونگا مین انکو مدت تک پھر مواخذہ کرونگا مین انسے اِنَّ كَيْدِي مَتِيْنٌ تحقیق مکر میرا یعنی گرفت میری مضبوط ہی سمجھ لیجئے کہ کید چھپا فریب ہی اسیواسطے استدراج کو کہ ظاہر مین احسان باطن مین خذلان ہی کید کہا لکھا ہی کہ ایک رات حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کوہ صفا پر چڑھ گئے ایک ایک قریش کو عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک سردار نے قریش کے کہا کہ آج تم دیوانے ہوئے ہو کہ تمام شب چلاتے ہو یہہ آیت اُتری اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ کیا نہین فکر کرتے یہہ معاند کہ نہین ہی واسطے صاحب انکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنون یہہ وہی عاقل ہی کہ پہلے اظہار دعوے کے جسے امین کہتے تھے تم اب بعد دعوت کے کیون دیوانہ کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہین وہ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانون کے اور زمین کے بعضون نے کہا ہی کہ ملکوت آسمان نجوم ہین اور شمس اور قمر اور ملکوت زمین دریا ہین اور جبل اور شجر وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے ہر چیز سے کہ کمال قدرت صانع اور جمال وحدت خالق اُنپر کھل جائے وَاَنْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ اور یہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ نزدیک ہووے اجل انکی یعنے کیون نہین نظر کرتے اسبات پر کہ شاید اجل انکی نزدیک پہنچی ہو اور پہلے موت کے کام وہ کرین کہ موجب نجاح دوسرا اور باعث فلاح دین و دنیا ہووے پیغام اجل سے پہلے رکھہ زین ہو بر توسن فکر دررہ دین فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ پس ساتھہ کون سی بات کے بعد قرآن کے ایمان لاوینگے یہہ مشرک جو قرآن پر ایمان نہین لائے کہ یہہ بیت حقائق کا دو عالم کے ہی جامع ہی من شئ کل معنی اس سے لامع مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ جسکو گمراہ کرے اللہ اور قرآن پر ایمان نہ لاوے پس نہین کوئی راہ دکھانیوالا واسطے اسکے کہ راہ سیدھی پر لاوے وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چھوڑتا ہی انکو بیچ سرکشی انکی کے سرگردان لکھا ہی کہ قریش نے یا یہود نے کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم بتاؤ کہ قیامت کب آویگی اگر تم پیغمبر ہو اور یہہ سوال واسطے امتحان کے تھا وہ جانتے تھے کہ سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا یہہ آیت اُتری يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا سوال کرتے ہین تجھکو قیامت سے کب ہی وقت قائم ہونے اسکے کا سمجھ لیجئے کہ قیامت کو ساعت اسواسطے کہا کہ ساعت بساعت قائم ہوگی یا حساب سب خلائق کا اسمین کم ساعت سے ہو جاویگا یا باوجود اس درازی کے اللہ کے نزدیک ایک ساعت ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک پروردگار میرے کے ہی کس فرشتہ مقرب کو اور پیغمبر مرسل کو اس سے مطلع نہین کیا لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ نہ ظاہر کریگا قیامت کو وقت اسکے پر مگر وہی ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھاری ہی جاننا اسکا بیچ آسمانون کے اور زمین کے یعنے اہل آسمان اور زمین پر بسبب ہیبت اسکے کے اور گویا حکمت اسکے اخفا کی یہی ہی

لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً نہ آویگی تمپر قیامت مگر ناگہان يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا سوال کرتے ہین تجھ سے اُسکا
اُسکے اور وقت کا اُسکے اِسطرح کہ گویا تو مہربان ہے اور دوست رکھتا ہے سوال اُس سے اور حال اُسکا تجھے
کچھ کام نہین اِس سوال سے کیونکہ سوا اللہ کے کسی کو علم اُسکا نہین ہے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ دوسری
بار تاکید اور مبالغے سے سوا اُسکے نہین ہے کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اِسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا وسیط مین ہے کہ مکے والون نے کہا کہ اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تمھارا تمکو کیون نہین خبر کردیتا کہ نرخ غلے کا گران یا ارزان ہو گا کہ تم ارزانی مین لے رکھو
اور گرانی مین بیچ ڈالو تاکہ تمکو نفع ہو یہہ آیت اُتری قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہہ نہین اختیار
رکھتا مین واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ اور مجھے بتا دے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْخَيْرِ اور اگر ہوتا مین کہ بن بتائے اللہ کے جانتا غیب کو البتہ بہت لیتا بھلائی سے کہ مال اور منفعت
اور فتح اور غنیمت ہے وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور نہ لگتی مجھکو برائی کہ فقیر اور مرض اور رنج اور ہزیمت ہے اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ
وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا منکرون کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اُس قوم کے
کہ ایمان لاتے ہین مجھ پر اور جو مین لایا ہون اُسپر هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم علیہ السلام ہین اور پیدا کیا اُس سے جوڑا اُسکا
کہ حوا ہین تو کہ آرام پکڑین حضرت آدم طرف حوا کے اور الفت کرین اُنسے فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ
پس جب ڈھانکا آدم علیہ السلام نے حوا کو یعنے خلوت کی اُس سے بوجھ اُٹھایا حوا نے بوجھ ہلکا یعنے حاملہ ہوئی
نطفہ آدم اُسکے رحم مین در آیا پس چلی گئی ساتھ اُس بوجھ کے یعنے آتی جاتی تھی فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا
لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ پس جب بوجھل ہوئی حوا یعنے حمل بڑھ گیا دعا مانگی آدم اور حوا نے اللہ پروردگار
اپنے سے کہ اے خدا اگر دیگا ہمکو فرزند تندرست خلقت مین چست صورت مین درست البتہ ہو نگے ہم شکر کرنیوالون
سے اس نعمت پر ایک قول یہہ ہے کہ جب حوا حاملہ ہوئین شیطان انجان شکل بناکر آیا اور پوچھنے لگا کہ تمھارے
پیٹ مین کیا ہے حوا نے کہا مجھے معلوم نہین کہا کوئی درندہ یا اور چارپایہ ہوگا پھر پوچھا کہ کہان سے نکلیگا حوا نے
کہا مین نہین جانتی کہا مُنہہ سے یا کان سے یا ناک سے نکلیگا یا پیٹ تمھارا پھاڑ کر نکلیگا حوا ڈرین اور یہہ احوال
حضرت آدم سے کہا وہ بھی اندیشہ ناک ہوے پھر ابلیس دوسری بار اور شکل بناکر آیا اور اُنسے سبب غم کا پوچھا
اُنھون نے یہہ سب احوال کہا ابلیس بولا کہ کچھ غم نہ کھاؤ مجھے اسم اعظم یاد ہے اور مستجاب الدعوات ہون
اللہ سے دعا کرونگا کہ اِس حمل کو مثل تمھارے بشر درست خلقت پیدا کرے اور آسانی سے باہر نکالے لیکن
اس شرط پر کہ عبد الحارث اُسکا نام رکھو اور حارث نام ابلیس کا تھا فرشتون مین حوا نے اُس ملعون کے فریب مین آکر

بقول

قبول کیا فلما اتٰہما صالحًا جعلا لہٗ شرکاء فیما اتٰہما پس جب دیا اللہ نے انکو فرزند درست خلقت کیا دونون
نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا تھا انکو اور شریک کیا بیچ نام کے یعنے بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ
کی جگہہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کشاف اور قاضی بیضاوی نے کہا ہے کہ نفس واحد قصی ہے کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہے حق تعالی نے اسکو زوجہ اُسکی جنس سے عربی قریشی دی اُن دونون زن اور
شوہر نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند شائستہ عطا کریگا تو شکر اسکا کرینگے اللہ نے چار فرزند دئے انھون نے نامون
مین شریک اللہ کے پیدا کئے کہ عبد مناف اور عبد العزی اور عبد قصی اور عبد الدار نام رکھا فتعالی اللہ عما
یشرکون پس بلند ہے اللہ اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین قصی اور اولاد اُسکی اور قول اول پر ضمیر
یشرکون کی شامل ہے سب مشرکون کو ایشرکون ما لا یخلق شیئًا وھم یخلقون کیا شریک لاتے
ہین اللہ کی عبادت مین اُس چیز کو کہ نہین پیدا کرتے کچھ اور قدرت بھی نہین رکھتے پیدا کرنے کی اور وہ
پیدا کئے جاتے ہین یعنے اللہ کے مخلوق ہین اور مخلوق خالق نہین ہوتا ولا یستطیعون لھم نصرًا ولا انفسھم
ینصرون اور نہین کر سکتے بت واسطے پوجنے والون اپنے کے مدد کہ نفع پہنچا دین یا ضرر دفع کرین اور نہ اپنی
جانون کو مدد کرتے ہین کہ کوئی انکو توڑے یا نجاست لگاوے تو مانع ہوون وان تدعوھم الی الھدی لا
یتبعوکم اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو مشرکون کو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمھاری سواء علیکم ادعوتموھم
ام انتم صامتون برابر ہے اوپر تمھارے یا پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم چپکے رہو سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت
خاص ایک قوم کفار کی حق مین ہے جیسے ابوجہل اور پیرو اُسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے ان الذین تدعون من
دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم اے مشرکو سوا
خدا کے اور الہ جانتے ہو بندے ہین مثل تمھارے مملوک اور مسخر فرمان الہی کے پس پکارو تم انکو پس چاہئے کہ
جواب دین تمکو اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ الہ ہین کیونکہ الہ وہ ہے کہ اپنے عابدون کی دعا اجابت کرے الھم
ارجل یمشون بھا کیا واسطے اُن بتون کے پاؤن ہین کہ اپنے کام کو چلتے ہین ساتھ اُنکے جیسے تم چلتے ہو ام
لھم اید یبطشون بھا یا واسطے اُنکے ہاتھہ ہین کہ چیزون کو پکڑتے ہین ساتھ اُنکے جیسے تم پکڑتے ہو ام لھم
اعین یبصرون بھا یا واسطے اُنکے آنکھین ہین کہ دنیا مین دیکھتے ہین ساتھ اُنکے جیسے تم دیکھتے ہو ام لھم
اذان یسمعون بھا یا واسطے اُنکے کان ہین کہ عالم مین سنتے ہین ساتھ اُنکے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قائل ہو کہ
اُنکے نہ پاؤن ہین چلنے والے نہ ہاتھہ ہین پکڑنے والے نہ آنکھین ہین دیکھنے والین نہ کان ہین سننے والے پس تم اُنسے فاضل
ہوئے اور نہایت جہل ہے کہ فاضل مفضول کو پوجے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت جہل کفار مین نازل ہوئی ہے بعد الزام
کھانے کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہمارے خداؤن کی برائی مت کرو مبادا تم کسی آفت مین

پھسو حق تعالی نے فرمایا قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بلاؤ تم
شریکوں اپنے کو کہ اللہ کے سوا لئے ہیں اور میری دشمنی رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کرو مجھ سے جتنا تم سے ہو سکے لیں مت
دو ڈھیل مجھکو میں قائم ہوں اللہ کی حمایت پر تمہاری مکر سے ہئیں ڈرتا بیت دو عالم کی عداوت سے ہی کیا ڈر ہو
نگہبان ہی میرا اللہ اگر اِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ تحقیق دوست میرا اللہ ہی جسنے
اتارا ہی قرآن اور وہی دوستی کرتا ہی صالحوں کی وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا
أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ اور جن لوگوں کو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے نہیں کرسکتے مدد تمہاری اور نہ
جانوں اپنے کو مدد دیتے ہیں وقت تو ڑنے بکارنے کے وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ؕ ❊ اور اگر بلاؤ تم
اے مسلمانو کافروں کو طرف دین راست کے نہ سنینگے سمع قبول سے وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
اور دیکھتا ہی تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انکو کہ ظاہر میں آنکھیں کر رہے ہیں طرف تیرے اور حال یہہ ہی کہ وہ
نہیں دیکھتے تجھکو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہیں اور بمعنی تجھہ سے غافل ہیں بیت حقیقت میں تیرے عرفان
سے یہہ سخت جاہل ہیں ❊ سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے پوچھا کہ سر بیان
میں کیا ہی کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جسنے بایزید کو دیکھا آتش دوزخ اُسپر حرام ہوئی اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات نہیں فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق آپکو دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس
دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل مت کر معلوم ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس زمانے میں چند شخصوں
نے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہو گا اور وقت بایزید میں بھی تھوڑے لوگ جمال بایزید سے بینا ہوئے ہونگے
بیت تاب نظارگیہان دیدہ بیچارے کو نہ چاہئے اور ہی دیدہ تیرے نظارے کو خُذِ الْعَفْوَ پکڑ درگذر اس آیت
کو جامع اخلاق نیک سے فرمایا ہی اختیار کر عفو کو یعنے لوگوں سے آسانی چاہ مشکل پکڑنے سے ہو جاوینگے تباہ
یا صفت عفو اختیار کر اور گناہ سے گنہگاروں کے درگذر وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ اور حکم کر
اوروں کو ساتھ بہتر اقوال و افعال کے اور منہہ پھیرلے جاہلوں سے اور اُن سے مت جھگڑ بعضوں نے کہا ہی
عرف وہ خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے ابو حمزہ بغدادی رح نے کہا کہ نفس بڑا جاہل ہی
لائق تر یہی اس سے اعراض کرنا کشاف میں ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ
حقیقت اس سخن کی کیا ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ پیوند کر اُس سے جو تجھہ سے قطع
کرے اور عطا کر اُسکو جو تجھے محروم رکھے اور عفو کر اُس سے جو تجھہ پر ستم کرے بیت جو تجھے زہر دے اُسے قند دے
جو کرے قطع اس سے کر پیوند سمجھئے کہ حقیقت میں اصول مکارم اخلاق یہی ہیں کہ اس حکیم مطلق جل شانہ
نے فرمائے وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطان کی طرف سے

وسوسہ ڈالنے والا پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر اُسکے سے ما زائدہ ہی بعد ان شرطیہ کے اور نزغ بمعنی نازغ ہی
اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ تحقیق وہ سُننے والا ہی جو تو کہے جاننے والا ہی جو تو دل مین رکھے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّہُمْ
طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہین اللہ سے یا پرہیز کرتے ہین ترک
اور معاصی سے جب مس کرتا ہی اُنکو وسوسہ شیطان یاد کر لیتے ہین خدا کو اور اُسکی وعید سے اندیشہ کرتے ہین پس
ناگہان وہ دیکھنے لگتے ہین راہ صواب کو اور خطرہ شیطانی کو دفع کرکر طریق رحمانی پر چلنے لگتے ہین وَاِخْوَانُہُمْ
یَمُدُّوْنَہُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ اور بھائی کافرونکے کہ شیاطین ہین کھینچتے ہین کافرون کو بیچ گمراہی کے پھر نہین
تھمتے گمراہ کئے جاتے ہین وَاِذَا لَمْ تَاْتِہِمْ بِاٰیَۃٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَہَا اور جب نہین لاتا تو اُنکے پاس آیت
قرآن کی وقت خواہش اُنکی کے کہتے ہین کیون نہین کھینچ لاتا اُسکو تنکے وللے جب آیت طلب کرتے
اور نزول مین اُسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریق استہزا کیون نہین بناتا آیت جیسی اور آیتین بنائی ہین حق
تعالی نے امر فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ کہہ سوا اسکے نہین کہ مین پیروی کرتا ہون
اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے پروردگار میرے سے اور تصنیف کرنیوالا قرآن کا نہین ؂
ھٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یہہ قرآن دلیلین ہین کہ جنسے حق ظاہر
ہو جاتا ہی نازل ہوا پروردگار تمھارے سے اور راہ دکھانیوالا ہی اور رحمت ہی واسطے اُس گروہ کے
کہ ایمان لاتے ہین خدا اور رسول پر اسباب نزول مین ہی کہ جوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور
جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھ پڑھتا جاتا تھا یہہ آیت اُتری وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا
لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین پس سنو اسکو اور چپکے ہو رہو امام کے ساتھ مت پڑھتے جاؤ
تو کہ تم رحم کئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ سکوت لازم ہی جہان قرآن پڑھا جاوے لیکن عامہ علما
خارج نماز کے مستحب کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سکوت ہی وقت خطبہ جمعہ کے اور خطبہ مشتمل
ہوتا ہی آیات قرآنی کو وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار
اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے بیت امید فضل پہ تیرے سب اپنی زاری ہی بخوف عدل
سدا جی کو ترسنگاری ہی وَّدُوْنَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ
اور کم جہر بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلون مین سے ذکر خدا کے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت
ہی اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض دوام ذکر ہی اور یہہ وقت افضل اوقات شبانروزی ہین اسواسطے
اُنکو ذکر فرمایا لکھا ہی کہ کفار مکہ سجدے سے جناب الٰہی کے نفرت کرتے تھے چنانچہ کہتے تھے لما تامرنا وزادھم
نفورا سو حق تعالی نے فرمایا ای حبیب میرے اگر کافر سجدے میرے سے سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ

رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین نہین تکبر کرتے عبادت اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہین اسکی اور اسیکو سجدہ کرتے ہین یہہ آیت تعریض مشرکان اور تنبیہ مومنان ہے اسیواسطے بعد تلاوت اسکی کے سجدہ کیا چاہیئے اور سجدے تلاوت کے چودہ جگہہ قرآن مین ہین اور دو مقام پر اختلاف ہے ایک سورہ حج مین کہ بمذہب امام شافعی اور امام احمد سجدہ ہے اور نزدیک امام اعظم کے اور باقی ائمہ کے نہین دوسری سورہ ص مین بمذہب امام اعظم سجدہ ہے اور بمذہب باقی ائمہ نہین اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے سجدہ تلاوت پڑھنے والا اور سننے والے پر خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین واجب ہے فی الحال اور اگر فوت ہو جاوے تو قضا اسکی لازم ہے اور نزدیک دوسرے اماموں کے سنت ہے پس انکے مذہب کے موافق اگر فوت ہو جاوے تو قضا لازم نہین اور محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ مین اس سجدے کو سجدہ ملائکہ کہا ہے پس ساجد کو چاہیئے کہ خصایص ملکی حاصل کرے تو کہ حقیقت کو اس سجدے کے پہنچے نکتہ اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد یہان کھلتا ہے اور سر فاعنی علی نفسك بکثرۃ السجود یہان ظاہر ہوتا ہے شیخ الاسلام نے کہا جو سر کہ سجود مین نہین سفچہ ہے اور جس کف مین جود نہین کفچہ ہے بیت یہان فضل جود سے ہے بزرگی سجود سے یہہ دو ہوں تو یہ ہے ہونا وجود سے سورۃ انفال مدنی ہے پچہتر آیتین ہین ایکہزار دو سو چوراسی کلمے ہین پانچ ہزار دو سو چورانوے حرف ہین فواصل اسکی ندم قطرب ہین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورہ اعراف کے یہہ ہے کہ اعراف مین بیان جزا کا کافرونکے کہ بیچ آخرت کے ہوگی تھا اور اسمین بیان ذلت انکے قتل اور قید کا دنیا مین ہے ۔ منہ

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ سبعون و خمس اٰیۃ

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ سوال کرتے ہین تجھہ سے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم لوگ لوٹون سے کفار کے کہ اس امت پر حلال ہین یا نہین بعضون نے لکھا ہے کہ اہل بدر لوٹ مین کفار کے اختلاف کرتے تھے جوان کہتے تھے کہ ہم لڑے ہین ہمارا حق ہے بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار تمھارے تھے ہمارا حصہ بھی ہے آخر حضرت کے پاس آکر پوچھا حق تعالی نے یہہ آیت انکے جواب مین اتاری کہ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کہہ کہ حکم لوٹونکا واسطے اللہ کے ہے اور رسول کے ہے کہ حکم الہی سے جسکو چاہے بانٹے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ پس ڈرو اللہ سے اور جھگڑا مت کرو اور درست کرو معاملے آپس کے عبادہ بن صامت رض نے کہا کہ اہل بدر کے حق مین یہہ آیت آئی ہمنے اختلاف کر کر راہ اعتدال سے انحراف کیا تھا حق تعالی نے حکم تقسیم کا اپنے رسول کو فرمایا اور ہمنے معاملا کو درست کیا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی بیچ تقسیم غنائم کے اگر ہو تم ایمان والے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ سوا اسکے نہین کہ مومنان کامل وہ لوگ

ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل انکے قطعہ ہیبت سے جلال کبریا کے عظمت سے کمال کبریا کے ہو جاتا ہے
رنگ فق انھونکا دہشت سے سوال کبریا کے یا اُسکے انعام اور افضال پر نگاہ کر کر اور اپنی تقصیر اعمال پر پریشان ہوتے ہین
وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین اسکی یعنے قرآن زیادہ کرتے ہین وہ
آیتین انکا ایمان یعنے جو آیت نازل ہوتی ہے اور وہ سنتے ہین تصدیق اور یقین انکا اور زیادہ ہوتا ہے حقائق سلمی
مین ہے کہ برکت تلاوت سے نور یقین باطن مین انکے پیدا ہوتا ہے اور زیادتی طاعت کی اوپر ظاہر انکے ہویدا
ہوتی ہے بحر الحقائق مین ہے کہ ایمان حقیقی ایک نور ہے کہ بقدر وسعت روزنہ دل کے باطن مین چمکتا ہے پس جب
اہل دل آیات قرآنی سنتے ہین روزنہ دل انکا برکت اسکی سے کشادہ تر ہو جاتا ہے اور نور ایمان اُسمین سے زیادہ تر آتا ہے
پس نور جمال مین مستغرق ہو جاتے ہین بیت غرق نور شہود ہین یہہ لوگ صاحب فضل و جود ہین یہہ لوگ
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین نہ دنیا اور اہل دنیا پر کیونکہ جو غلبہ نور الٰہی سے مضمحل
اور فانی ہوا پروا ماسوے اُسکو کیا رہے بلکہ مشاہدہ ماسوا دیدہ شہود اُسکے سے اُٹھ گیا نظم غرق دریا مین جو کوئی
ہو گیا اُسکو خبر دریا کی کیا سو جھے بھلا جسطرف نظرین اُٹھاوے آب ہے آب ہی مین اُسکی خورد و خواب ہے نہ
اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ مومنان کامل وہ ہین کہ اخلاص سے قائم رکھتے ہین نماز کو
ساتھ شرائط اور آداب اُسکے کے اور اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ الٰہی مین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا یہہ لوگ کہ اعمال باطنی کو کہ دہشت اور توکل ہے ساتھ اعمال ظاہری کے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے جمع کرتے ہین
وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو منافق ہو وہ مومن حق ہے لَهُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ واسطے انکے درجے ہین نزدیک پروردگار انکے کے اور بخشش ہے گناہون
کی اور رزق ہے باکرامت صاف کدورت اکتساب سے اور خالی خوف حساب سے امام قشیری نے کہا ہے کہ رزق کریم
وہ ہے کہ مرزوق کو شہود رازق سے باز رکھے نظم رزق مین رزاق کے غافل ہو چھوڑ دے اسباب کو ای نیک خو
معطی ہر خیر و شر اللہ ہے بے سبب سو بے سبب راہ ہے رکھنا پھر تیری نگہ سوے سبب سو عجب ہے سو عجب ہے سو
عجب اصل دیکھیگا تو احمل ہوگا تو فرع دیکھیگا تو احول ہوگا تو لکھا ہے کہ قافلہ قریش کا اسباب مال لیکر شام سے پھرا تھا
ابو سفیان اُسمین سردار تھا جبرئیل نے آکر حضرت کو خبر کی آپنے مسلمانون سے احوال کہا سبنے کثرت مال اور قلت
رجال معلوم کر کر قصد لوٹنے کا کیا اور مدینے سے باہر نکلے ابو سفیان نے سنکر ضمضم غفاری کو طرف مکے کے روانہ کیا
کہ جلد قریش سے مدد لاوے ابو جہل بہت لوگون کو ساتھ لے مدد قافلے کو بدر کیطرف چلا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
وادی زفران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر لشکر کفار کے آنے کی خبر کی مدارک مین ہے کہ حضرت نے صحابہ کو کہا
کہ قافلہ لوٹنے پر خوش ہو یا حرب کفار پر بعضون نے کہا کہ حرب کی ہم مین کہان طاقت ہے اگر قافلہ ہاتھ لگے

تو مناسب تر ہے حضرت اسبات سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرت نے فرمایا کہ میں گویا جنگ
گاہ دیکھ رہا ہوں یہاں ابو جہل مرا پڑا ہوگا اور یہاں امیہ بن خلف اور یہاں فلانا اور یہاں فلانا اور جو آپ نے فرمایا تھا
وہی ہوا ایک قدم کسیکا تفضل سے نہ بدلا سو حق تعالی فرماتا ہے کہ مجھکو بدر میں کہ ہزیمت گاہ کفار ہے اللہ سبحانہ لیجاویگا
کما اخرجک ربک من بیتک بالحق جسطرح سے نکالا تجھکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھ
حق کے وان فریقا من المؤمنین لکارھون اور تحقیق ایک گروہ مسلمانوں میں سے البتہ ناخوش رکھتے ہیں بدر کے
جانے کو بے اسباب اور رنج سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب یجادلونک فی الحق بعد ما تبین جھگڑا
کرتے ہیں تجھ سے بیچ اختیار حق کے کہ جہاد ہے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا انپر کہ جہاد واجب ہے یا بعد اسکے کہ معلوم کیا انھون نے
کہ تیرے بتلانے سے کہ اعدا پر فتحیاب ہونگے اور باوجود اسکے ایسے جاتے ہیں کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون
گویا کہ ہانکے جاتے ہیں طرف موت کے اور گویا کہ وہ دیکھتے ہیں اسباب اور علامات موت کی اور یہہ صورت بسبب
قلت عدد اور مدد نہ ہونے اور کمی زاد اور استعداد لڑنے کے تھی کیونکہ تمام لشکر تین سو پانچ آدمی کا تھا اور ستر اونٹ تھے
اور دو گھوڑے اور چھ زرہ اور آٹھ تلوارین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انھا لکم وتودون ان غیر ذات
الشوکۃ تکون لکم اور یاد کرو جب وعدہ کرتا تھا تمکو اللہ ایک دو جماعتوں میں سے کہ قافلہ اور لشکر کفار ہے یہہ کہ وہ
واسطے تمھارے ہے اور دوست رکھتے تھے تم یہہ کہ بن شوکت والا ہووے یعنے قافلے واسطے تمھارے کیونکہ گمان
لیا تھا تمنے کہ قافلے میں چالیس سوار سے زیادہ نہیں اور لشکر نو سو پچاس مردوں کا ہے پس تم سہل کیطرف
مایل تھے ویرید اللہ ان یحق الحق بکلمٰتہ اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ آیتوں
اپنی کے کہ ذات الشوکت کے لڑائی کے حق میں نازل کی ہے یا ساتھ وعدوں فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کئے یا ساتھ
کلمات ازلی کے کہ قتل اور قید میں کفار کے لوح محفوظ پر لکھے ویقطع دابر الکافرین اور کاٹے جڑ کافروں کی
لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون تو کہ ثابت اور ظاہر کرے دین اسلام کو کہ حق ہے اور جھٹادے
اور گمادے کفر کو کہ باطل ہے اور اگرچہ بچاہیں اور ناخوش رکھیں اسبات کو کافر اذ تستغیثون ربکم فاستجاب
لکم اور یاد کرو جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے اور کہتے تھے اغثنا یا غیاث المستغیثین رب انصرنا علی
اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی اگر اس گروہ مومنوں کو ہلاک کریگا تو
اور کوئی نہ ہوگا کہ تیری عبادت کرے پس قبول کی اللہ نے دعا واسطے تمھارے انی ممدکم بالف من الملائکۃ
مردفین یہہ کہ مدد دونگا تمکو ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے سے اور لانے والے یہہ ہزار مقدمۃ لشکر ملائکہ میں اور
پیچھے فوج ہے انکے اور تفسیر ثعلبی میں مجاہد سے منقول ہے کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اور نے قتل نہیں کیا اور آل
عمران میں کہ ثلثہ اور خمسہ مذکور ہے جہت بشارت تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہزار تھے پیچھے انکے پھر ہزار تھے اسطرح پانچ ہزار فوج

تھے وما جعله الله الا بشرى ولتطمئن به قلوبكم اور نہیں کیا اس امداد کو اللہ نے مگر خوش خبری واسطے
تمھارے فتح کی اور تو کہ آرام پکڑے ساتھ اسکے دل تمھارے اور ہیبت دہشت قلت ذلت کی تمسے دور ہو
وما النصر الا من عند الله اور نہیں مدد مگر نزدیک سے اللہ کے اور نہ نزدیک سے فرشتوں کے اور اور
کسی کے ان الله عزيز حكيم تحقیق اللہ غالب ہے دوستوں کو اپنے فتح یاب کرتا ہے حکمت والا ہے
دشمنوں کو اپنے خراب کرتا ہے اذ يغشيكم النعاس اور یاد کرو جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو اونگھنے سے امنة
منه امن اسکی طرف سے سمجھ لیجیئے کہ اس رات کہ جسکے دن کو مقابلہ کفار سے منظور تھا صحابہ کرام کے
دلمیں دغدغہ عظیم تھا اس سبب سے کہ منزل انکی ریگستان تھی پانوں ریت میں گڑے جاتے تھے اور
پیاسے تھے اور پانی نہ تھا حق تعالی نے انکو سلادیا اکثر صحابہ کو احتلام ہوگیا صبح کو شیطان نے وسوسہ ڈالا
کہ تمھیں نماز پڑھنی ہے اور بعضے محتلم ہیں اور بعضے محدث اور پانی نہیں ہے اور پانو ریت میں دھسے جاتے
ہیں اور کافر زمین سخت پر ہیں اور پانی پر قادر ہیں اور تم کہتے ہو ہم دوستان خدا ہیں اور پیغمبر ہم میں ہیں
یہہ کیونکر ہو حق تعالی نے مینہہ برسایا چنانچہ فرمایا وينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم به ويذهب عنكم
رجز الشيطان اور اتارا تھا اوپر تمھارے آسمان سے یا ابر سے پانی تو کہ پاک کرے تمکو حدث سے ساتھ اسکے
اور دور کرے تمسے وسوسہ شیطان کا کہ کہتا تھا نصرت اور جنابت آپسمیں جمع نہیں ہوتیں لکھا ہے کہ مینہہ
ایسا برسا کہ نالے بہہ نکلے صحابہ کرام نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانوروں کو پانی پلایا اور ریت جو درمیان لشکر
اور کفار کے تھی مینہہ سے دب گئی اور خطرہ شیطانی دفع ہوا وليربط على قلوبكم ويثبت به الاقدام اور
تو کہ باندھ لیوے اوپر دلوں تمھارے صبر اور استقلال اور ثابت رکھے سبب اسکے قدموں تمھارے کو معرکہ
جنگ میں یا سبب باران کے زمین ریت کی میں کہ جب مینہہ برسا ریت دب گئی پانوں مسلمانوں کے مستحکم ہوئے
اور کفار کے منزل میں کیچڑ ہوگیا قدم لگے پھسنے لگے اذ يوحي ربك الى الملئكة اني معكم فثبتوا الذين امنوا
یاد کر جسوقت اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی بھیجتا تھا پروردگار طرف فرشتوں کے جو مدد کو مسلمانو
کے آئے تھے اور مضمون وحی کا یہہ تھا کہ میں ساتھ تمھارے ہوں ساتھ امداد اور اعانت کے یا مددگار اور نگاہدار
تمھارا ہوں شر اعدا سے پس ثابت رکھو یعنے دل بڑھاؤ ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اسطرح سے کہ تو اب محاربہ
کفار کے بیان کر کر یا بشارت فتح کی دیکر مدارک میں ہے کہ فرشتے آدمیوں کی شکل صف مومنوں کے آگے
جاتے تھے کہ بشارت ہو تم غالب ہو اور خدا تمھارے ساتھ ہے مردانہ رہو دشمن تھوڑے ہیں فتح تمھاری ہے پس یہ
معنی ہوئے کہ اے فرشتو تم بشارت دو کہ میں سالقي في قلوب الذين كفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق
البتہ ڈالونگا بیچ دلوں ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے رعب پس مارو اے فرشتو کافروں کو اوپر گردنوں کے سمجھ لیجیئے کہ

فرشتون کو جو حکم قتال کرنیکا ہوا تو یہہ نہین سمجھے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی چاہیئے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر ہو
وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ اور مارو انمین سے ہر پوری پر مراد اس سے ہر بند اعضا ہے یا تمام دست و پا ہے ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ یہہ ضرب انپر اسواسطے ہے کہ انھون نے خلاف کیا اللہ کا اور رسول اسکے کا وَمَنْ
يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اسکا پس تحقیق
اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے مخالفون پر دنیا مین ساتھہ گرفتاری کے اور آخرت مین ساتھہ خواری کے ذٰلِكُمْ
فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابَ النَّارِ یہہ ہے عقوبت اے کافرو پس چکھو اسکو اور تحقیق واسطے کافرون کے
ہے عذاب آگ کا يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت
کہ ملاقات کرو تم ان لوگون سے کہ کافر ہوئے لشکر باندھہ کر واسطے حرب تمھارے پس مت پھیرو انسے پیٹھون کو
یہہ حکم اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافر سے نہ بھاگے پھر آیت اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ سے منسوخ ہو گیا
چنانچہ عنقریب آویگا وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلٰى فِئَةٍ اور جو کوئی پھیر دے انسے اسدن
پیٹھہ اپنی مگر حرفت کرنیوالا واسطے لڑائی کے کہ پیچھے ہٹ کر دشمن کو فریب دے تاکہ وہ غافل ہو اور پھر پڑھہ کر مارلے
یا جگہہ پکڑنیوالا طرف جماعت مسلمانون کے یعنے ادھر کے غول سے ادھر کے غول مین جاوے اور جو کوئی ہو
ان دو وجہ کی پیٹھہ پھیرے اعدا سے فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوٰىهُ جَهَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھہ
غضب کے اللہ کیطرف سے اور جگہہ رہنے کی اسکے دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے دوزخ
لکھا ہے کہ جب دونو لشکر مقابل ہوے مسلمانون نے حملہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی
جو وعدہ کیا ہے وفا کر جبرئیل آئے اور کہا کہ مٹھی مٹی کے اٹھا کر کافرون کیطرف پھینکو آپنے شاہت الوجوہ کہکر
پھینکی آنکھون مین کافرون کے پڑگئی وہ آنکھین ملنے لگے فرشتون نے مارنا شروع کیا اور مومنون نے ہتیار لگائے
ستر سردار عرب کے مارے گئے اور ستر کو گرفتار کر لے آئے بعد اسکے اہل بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا ہمنے
مارا دوسرا کہتا تھا ہمنے اسیر کیا حق تعالی نے آیت اتاری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ پس
نہین مارا تمنے انکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا انکو کہ تمھین قوت دی اور غالب کیا وَمَا رَمَيْتَ
إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور نہین پھینکا تونے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مشت خاک کو روے اعدا پر جس وقت
پھینکا تونے اور پھینکنا تیرا ایسا نتھا کہ تمام لشکر کے آنکھون پر جاوے لیکن اللہ نے پھینکا تھا اسکو کہ ہر ایک کی
آنکھہ مین پہنچ گیا اضافت فعل ساتھہ عبد کے کسب کی راہ سے ہے اور خلق کی راہ سے اللہ کیطرف صاحب
تاویلات نے کہا ہے کہ حق تعالی نے راہ دکھائی صحابہ کرام کو ساتھہ فنا افعال کہ انسے سلب فعل کر کر اثبات ظہر
اپنے فرمایا کہ فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقام بقا باللہ کے تھے سلب کیا فعل انسے

کہ وما رمیت اور نسبت دی فعل کیطرف لئے کہ اذ رمیت اور اثبات اپنے سے کہ ولکن اللہ رمی تا افادہ معنی
تفصیل کرے جمع مین فیکون الرامی محمد رسول اللہ صم باللہ لا بنفسہ ما رمیت اذ رمیت پڑھکے جان رتبہ پیغمبر آخر
الزمان جو وہ کرتے تھے خدا سے تھا ظہور نفس کا انکے نتھا اسپر عبور یہانسے مرتبہ آپکا اور اور پیغمبرون کا دریافت
کرو کہ داؤد کے فعل کی نسبت طرف داؤد کے کی کہ وقتل داود جالوت نہ اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے
فرمائی کہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بڑا فرق ہے کہ بندہ کے فعل کے اضافہ طرف اپنے فرمائی کہ وہ قدیم اور
منزہ آفات اور حوادث سے ہے بیت ایک با خدا ہی یک بین خودی کا نشان ہے اسمین اور اسمین
فرق زمین آسمان ہے ولیبلی المؤمنین منہ بلاء حسنا اور یہہ جو کچھ حق تعالی نے کیا اسواسطے ہے
تو کہ آزمایش کرے مومنون کو ساتھ نعمت کے اپنی طرف سے آزمایش نیک امام جعفر صادق نے کہا ہے کہ بلاء حسن
یہہ ہے کہ انکو نفوس انکے سے فانی کرکر ساتھ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام قشیری نے کہا کہ بلائے حسن یہہ ہے کہ
مبتلا اے مشاہدہ کرے کہ مبتلا کو عین بلا مین مشاہدہ ہے نظم جب اسکی طرف سے رنج و غم جان لیا نہ یعنے کہ جو دکھہ
سو اسیسے ہے دیا نہ رافت رحمت کو ہمنے رحمت سمجھا نہ جو در دل آیا راحت جان لیا ان اللہ سمیع علیم تحقیق اللہ
سننے والا ہے فریاد اور دعا تمھاری جاننے والا ہے نیتین تمھاری اسیواسطے دعا قبول فرمائی ذلکم یہہ ہے بات
کہ دیکھی وان اللہ موہن کید الکفرین اور یہہ بھی ہے کہ اللہ سست کرنیوالا ہے مکر کافرونکا لکھا ہے کہ
کافرون نے مکے سے نکلتے ہوئے کعبہ شریف مین جاکر دعا کی تھی کہ الہی فتح دے ان دونون لشکرونمین سے اس لشکر کو
جو راہ یافتہ تر ہے اور دین اسکا فاضل تر ہے اور ساتھ تیرے دوست تر ہے اور ابو جہل نا اہل نے بھی وقت جنگ کے
دعا کی تھی کہ اللہم انصر احب الفئتین الیک سو اللہ سبحانہ فرماتا ہے مکے والون کو خطاب کرکر کہ ان تستفتحوا فقد جاءکم
الفتح و اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمھارے پاس فتح اس دین کی جو دوست تر ہے نزدیک اسکے وان تنتہوا
فہو خیر لکم اور اگر باز رہتے ہو اے کافرو جو باقی رہے ہو جنگ بدر سے عناد پیغمبر سے پس وہ بہتر ہے واسطے
تمھارے قتل دنیا اور عذاب آخرت سے وان تعودوا نعد اور اگر پھرو تم ساتھ لڑائی مسلمانون کے پھر آوینگے ہم
ساتھ فتح انکی کے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وان اللہ مع المؤمنین اور ہرگز نہ کفایت کریگی تم سے اے
کافرو جماعت تمھاری کچھ اور اگرچہ بہت ہوئیں یعنے کچھ بلا او فتح دفع نکرسکیگی اور تحقیق اللہ ساتھ ایمان والون کے ہے یاری
اور مددگاری مین یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری
کرو اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی اور مت منہہ پھیرو اس سے مراد آیت سے امر با طاعت پیغمبر ہے اور نہی مخالفت
انکی سے اور ذکر طاعت حق کا اسواسطے ہے کہ تا آگاہ ہون کہ طاعت حق با طاعت رسول ہے بیت جسنے
طاعت انکی کی طاعت خدا کی اسنے کی نہ مانا حکم انکا ہے بس عین حکم ایزدی نہ پس حکم رسول سے مت عدول کرو

وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال انکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون وہ پیغمبر میرا ہے یا سنتے ہو مواعظ قرآن کو وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مت ہو مانند ان لوگون کے کہ کہتے ہین سنا ہمنے اور حال
انکہ وہ نہین سنتے جیسے اہل کتاب یا کافر یا منافق کہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے گویا کہ نہین سنتے بیت نرگر
جو ملے نہین سنا ہے وہ کس کام کا مو فی الحقیقت کر ہے رکھتا کان وہ نا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ تحقیق بدتر چلنے کے زمین پر نزدیک اللہ کے بہرے گونگے ہین حق بات کے
سننے کہنے سے وہ جو نہین سمجھتے حق کو سمجھ لیجیے کہ بدتر جانورون سے انکو اسواسطے فرمایا کہ عقل سے انھون نے جو سبب
فضل ہے سب حیوانات پر منہہ پھرایا اور نفس خسیس کو اپنا حاکم ٹھہرایا تبیان مین ہے کہ مراد اس سے ایک جماعت
ہے عبد الدار کی ہے کہ اسمین سے سوا دو شخص کے کوئی ایمان نہین لایا مصعب بن عمیر اور ابن حرملہ رضی اللہ عنہما
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ اور اگر جانتا اللہ بیچ انکے بھلائی فائدہ اٹھانے کی آیات قرآنی سے البتہ سناتا
انکو یعنی توفیق سننے نافع کی دیتا وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور اگر اب سنا دے انکو البتہ پھر جاوین ایمان
سے طرف کفر اور نفاق کے اور وہ منہہ پھیرنے والے ہین قبول حق سے اور ایک قول ہے کہ کفار مکہ نے کہا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم قصی بن کلاب کو جلاؤ وہ مرد مبارک تھا اگر وہ تصدیق کریگا تمھاری اور ایمان ٹھہراؤگا تو ہم
بھی لاوینگے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر خدا انکو سناوے کلام قصی کا تو بھی ایمان نہین لاینگے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے
رسول کے جب پکارے تمکو رسول واسطے اس چیز کے کہ زندہ کرے تمکو وہ علم دین ہے کہ حیات دل اس سے ہے یا
عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ مین کہ موجب حیات ابدیہ ہین بہشت مین یا جہاد ہے کہ سبب بقا تمھاری کا ہے کہ اگر ترک
کروگے دشمن غلبہ کر کر تمکو ہلاک کر ڈالینگے یا شہادت ہے کہ حیات ہے اللہ کے نزدیک یا قرآن ہے کہ زندہ کرنیوالا
دل مسلمانون کا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اور جانو یہہ کہ اللہ حایل ہوتا ہے درمیان آدمی
کے اور دل اسکے کے یہہ تمثیل ہے نہایت قرب حق کی ساتھہ بندے کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ حق تعالی مطلع ہے دل کے
اسرار پر یا یہہ معنے ہین کہ مقلب القلوب ہے تصرف کا دلمین جسطرح کہ چاہتا ہے کشف الاسرار مین ہے کہ علما دلکو
پاتے ہین ولمن کان قلب عبارت اس سے ہے اور عرفا دلکو گم کرتے ہین یحول بین المرء وقلبه اشارت اس سے ہے
بدایت مین دل سے کار ہے اور نہایت مین دل حجاب دیدار ہے بیت مدتون تک دلمین ہمنے اسکا نظارا کیا
اب جو دل پردا ہوا تو دلکو صد پارا کیا وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور یہہ بھی جانو کہ تم طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزا
اعمال کی پاؤگے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً اور ڈرو اس فتنے سے کہ وبال اسکا
نہ پہنچے ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہو ظالم اور غیر ظالم کو اثر اسکا پہنچے وہ آخر زمان مین

ہوگا

ہوگا کہ بدعت بہت شایع ہوگی امر معروف اور نہی منکر مین رعایت کرینگے جہاد مین سستی لاوینگے وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اور جانو یہہ کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اُسپر کہ ضرر ظلم کا اُسکے
اورون کو پہنچے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ اور یاد کرو اے
مہاجرو جسوقت کہ تھے تم تھوڑے ناتوان گنے جاتے تھے بیچ زمین مکے کے پہلے ہجرت سے ڈرتے تھے یہہ کہ
اوچک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہہ کہ جو مکے سے نکلینگے مشرکان عرب تاراج کرینگے فَ
اٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ پس جگہہ دی تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو ساتھ مدد اپنی کے یا انصار کو
مددگار کیا تمھارا یا فرشتون کو معین کیا بدر مین وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور روزی
دی تمکو پاکیزہ لوٹین کفار کی کہ پہلی امتون پر حرام تھین تو کہ تم شکر کرو اس نعمت پر امام ثعلبی نے کہا ہے کہ
بعضے صحابہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی باتین اورون سے کہتے تھے منافق سنکر مشرکون کو خبر کرتے تھے یہہ آیت
آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول
کی ظاہر کرنے مین باتکے اور ایک قول ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصار بنی
قریظہ پر بھیجا یہود نے مشورتا پوچھا کہ حضرت ہم سے کیا کرینگے ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ گردنین تمھاری مارینگے
پھر سمجھا کہ مین نے خیانت کی وہان سے مسجد نبوی مین آکر ستون مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہان تک کہ توبہ
اسکی قبول ہوئی اور یہہ آیت اتری اور بعضون نے کہا ہے خیانت مت کرو خدا کی ترک فرائض مین اور رسول
کی ترک سنت مین وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت خیانت کرو امانتون اپنی مین کہ آپس مین رکھتے ہو اور
تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہے خیانت کا اور واجب ہے حفظ رکھنا امانت کا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ اور جانو یہہ کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہے کہ ساتھ اُسکے اللہ تعالی ہمین آزماتا ہے پس
چاہیئے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزند کی تمکو گناہ مین نہ ڈالے بیت مال و ولد فتنہ ہین فتنے سے رہو دور

دور واجب ہے اُسپر کہ جو فتنے کا چاہیے بچاہو وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور جانو یہہ کہ اللہ نزدیک اُسکے
اجر بڑا ہے پس طلب ثواب مین کوشش کرو اور حب جمع مال اور حب اولاد سے باز رہو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر پرہیزگاری کروگے اللہ کی کریگا واسطے تمھارے فتح کہ جس سے
مبطل اور محق مین امتیاز ہو جاویگا بحر المعانی مین ہے کہ حق تعالی بسبب تقوی کے افاضہ کریگا تم پر اسرار جلال
اور القا کریگا انوار جمال لیئے تو کہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور پہچانو تم اسرار وجود اور عدم کے اور صوفیہ
وجودیہ کہتے ہین متقی وہ ہے کہ فعل اُسکے افعال الٰہیہ مین فانی ہوئے ہون اور صفات اُسکی صفات حق مین گم
کیئے ہون اور ذات اسکی ذات مولی مین نیست اور نابود ہو گئی ہو بیت رافت تو نہ پوچھ ہم سے اسرار وجو

آتی ہے نظر نہین ہین اطوار وجود جو نیست ہوگیا ہو خبر وہ ہستی کی بتائے یہان ہے نہ وجود اور نہ آثار وجود ویکفر
عنکم سیاٰتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ۔ اور دور کریگا تم سے برائیان تمھاری اور بخشیگا واسطے تمھارے
اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے لکھا ہے کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہ رض مدینے کو گئے سوا ابو بکر اور علی رضی اللہ
عنہما کے کوئی حضرت کی خدمت مین نہ رہا قریش دار الندوہ مین جمع ہوئے ابلیس شیخ نجدی کی شکل بن کر آیا وہان
مشورہ کر رہے تھے سب ایک نے کہا پیغمبر کو محبوس کرو اور آب و نان مت دو آپ مر جاوینگے ابلیس نے یہہ بات
نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اکثر اہل مدینہ ایمان لائے ہین یار انکے اکثر وہان گئے ہین اور بنی ہاشم اس شہر مین بہت ہین
سب اتفاق کر کر تم سے لڑینگے اور انکو چھڑا لینگے دوسرے نے کہا کہ انکو اس ولایت سے نکال دو جہان چاہین چلے
جاوین ابلیس نے کہا جہان جاوینگے لوگ جمع کر کر تم سے مقابلہ کرینگے ابوجہل نے کہا کہ میرے رائے مین تو یہہ آتا ہے کہ
ہر قوم مین سے ایک ایک شخص جمع کر کر انکو مار ڈالین خون انکا تمام قبائل مین منتشر ہو جاوے بنی ہاشم سب نہین
لڑ سکینگے بالضرور دیت پر راضی ہو جاوینگے ابلیس نے یہہ بات پسند کی ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک
شخص بلا کر مقرر کیا کہ شب کو قتل کرین جبرئیل نے آکر حضرت کو اس مشورے کی خبر کی حضرت نے علی مرتضی کو
اپنے بچھونے پر سلایا اور صدیق اکبر کو ہمراہ لے غار کو گئے حق تعالی وہ نعمت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد دلواتا
ہے کہ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک اور یاد کرو اسکو کہ جس وقت مکر کرتے تھے
ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر ہوئے تو کہ بند کر رکھین تجھکو یا مار ڈالین تجھکو ساتھ تلوارون مختلف کے یا نکال دین تجھکو
مکے سے ویمکرون ویمکر اللہ ط اور مکر کرتے تھے وہ اور جزا دیتا تھا انکو اوپر مکر انکے کے اللہ واللہ خیر
الماکرین اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہے مکار ونکا اور جزا مکر کی یہہ ہے کہ انکا مکر انہین کیطرف رد کرتا ہے اور وہ کنوا
اور گڑھے کو کھود دیتے ہین اللہ انہین کو اسمین گراتا ہے بیت اور کے گرنے کو جو کھودے ہے چاہ کیون نہ
وہ خود گر پڑے اسمین تباہ لکھا ہے کہ نضر بن حارث ملعون تجارت کے واسطے فارس کو گیا تھا وہان سے قصہ رستم
اور اسفندیار کا خرید کر لایا اور کہنے لگا کہ لو یہہ افسانہ شیرین تر لایا ہون نہین کہانیون محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سے
جو ہمارے سامھنے پڑھتے ہین حق تعالی انکے عناد کی خبر دیتا ہے کہ واذا تتلی علیہم اٰیاتنا قالوا قد سمعنا
لو نشاء لقلنا اور جس وقت پڑھی جاتی ہین اوپر نضر اور متابعت والون اسکی کے آیتین قرآن ہمارے کی کہتے ہین
تحقیق سنا ہمنے اس کلام کو اگر چاہین ہم البتہ کہلیوین مانند اسکے اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق تعالی
نے فرمایا تھا عرب والون کو فاتوا بسورۃ من مثلہ تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے کہ ہم مثل اسکے بنا لینگے عنا
اور جھگڑا اٹھا اور دوسرے نے کہا مثل ھذا ان ھذا الا اساطیر الاولین نہین یہہ مگر کہانیان پہلون کی اور ہم بھی ایسی کہانیان
بہت جانتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر فرمایا کہ واسطے تجھ پر یہہ کلام اللہ کا اللہ کیطرف

سے نازل ہوا ہے نضر نے مقابلے مین اِس سخن کے دعا کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور یاد کر اُسکو کہ جب کہا نضر نے اور اُسکے ساتھیون نے یا اللہ اگر ہے یہہ قرآن حق نازل نزدیک تیرے پس برسا اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل پر برسائے تھے یا لے آ ہمپر عذاب درد دینے والا غرض اِس دعا سے اظہار یقین کا اپنے تھا بطلان قرآن پر وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط اور نہین تھا اللہ کہ عذاب کرتا اُنکو اگرچہ وُہ بد دعا کرتے تھے اور حال اُنکہ تو بیچ اُنکے تھا جس قوم مین کہ پیغمبر ہوتا ہے عذاب نہین اترتا خصوصًا کہ تو رحمت عالمین کی ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور نہین ہے اللہ عذاب کرنیوالا اُنکو اور حال اُنکہ وُہ بخشش مانگتے ہین یعنے درمیان اُنکے استغفار کرنیوالے ہین مسلمان یا بالفرض وہی استغفار کرین اور استغفار اُنکا ایمان ہے حضرت مرتضے علی سے منقول ہے کہ زمین مین دو امان تھین ایک جو گذر گئی اور وُہ پیغمبر ہمارے تھے اور ایک باقی ہے وُہ استغفار ہے

فرد استغفر جرائم و مرات رہ تو زافت توبہ گنہہ سے کرنا موجب نجات کا ہے وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاۗءَهٗ اور کیا ہے واسطے اُنکے یہہ کہ نہ عذاب کرے اُنکو اللہ اور حال اُنکہ وُہ بند کرتے ہین طواف مسجد حرام سے پیغمبر کو اور مسلمانون کو اور نہین وُہ لائق والی ہونے اُسکے یہہ رد ہے قول کفار کا کہ کہتے تھے نحن ولاۃ مسجد الحرام ہم پیشکار اور صاحب اختیار حرم کے ہین حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ باوجود شرک کے ولایت حرم کے لائق نہین اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین لائق والی ہونے اُسکے مگر بچنے والے شرک سے اور لیکن اکثر اُنکے نہین جانتے کہ ولایت حرم کی حق اُنکا نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد رکھتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً ط اور نہین ہے دعا مشرکون کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیان بجائین اور تالیان عادت بعضے کفار کی تھی کہ مرد زن برہنہ طواف کعبہ کرتے تھے اور سیٹیان تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول یہہ ہے کہ جب حضرت نماز پڑھتے تھے تو وُہ بھلانے کو یہہ عمل کرتے تھے اِس تقدیر پر مراد صلوۃ سے نماز ہے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو اے کافرو عذاب کو کہ قتل اور قید ہے روز بدر مین اور جلنا آگ کا ہے روز حشر مین بسبب اِسکے کہ تھے تم کفر کرتے اعتقاد مین اور عمل مین لکھا ہے کہ بعد جنگ بدر کے بارہ سردارون نے عرب کے مقرر کیا کہ ایک ایک شخص ہر روز لشکر کفار کو طعام دے روز دس یا نو اونٹ ذبح کر کر کھلاتا تھا سو اللہ سبحانہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وُہ لوگ جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہین مال اپنے اور اونٹون کو خرید کر ذبح کر کے کفار کو کھلاتے ہین تو کہ بند کرین لوگون کو راہ اللہ کی سے کہ متابعت اللہ رسول کی ہے بعضون نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے بعد جنگ بدر کے دو ہزار عرب واسطے حرب احد کے سوا اپنے لوگون کے رکھے اور پچاس ہزار مثقال طلا تھا وُہ

خرچ لشکر کا کیا اور حرب احد کو گئے یہہ آیت اتری کہ مال اپنے کو خرچ کرتے ہین فسینفقونها ثم تکون علیهم
حسرة ثم یغلبون پس البتہ خرچ کرینگے مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر انکے افسوس اور پشیمانی کیونکہ مال
گیا ہوا ہاتھہ نہ لگیگا اور مقصود نہ ملیگا پھر مغلوب ہوینگے آخر کار یعنے فتح مکے کے دن اور یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ خبر آیندہ
کا دے والذین کفروا الی جهنم یحشرون اور وہ لوگ جو کافر ہوئے طرف دوزخ کے اکٹھے کئے جاوینگے اور یہہ مغلوب
ہونا کافرون کا اسواسطے ہی لیمیز الله الخبیث من الطیب تو کہ جدا کر دے خدا ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے
کہ مومن ہی ویجعل الخبیث بعضه علی بعض فیرکمه جمیعا فیجعله فی جهنم اور کرے ناپاک کافرون کو بعض
انکا اوپر بعض کے پس تو وہ کرے اسکو اکٹھا پس کرے اسکو بیچ جہنم کے اولئک هم الخاسرون یہہ لوگ پلید
وہی ہین ٹوٹا پانیولے احوال اور اسوال اپنے ہین قل للذین کفروا ان ینتهوا یغفر لهم ما قد سلف
کہہ واسطے ان لوگون کے جو کافر ہوئے ہین جیسے ابوسفیان اور اصحاب اسکے اگر باز آوین کفر سے اور عداوت
پیغمبر سے بخشا جاوے واسطے انکے جو کچھ گذرا گناہون انکی سے وان یعودوا فقد مضت سنة الاولین
اور اگر پھر کرین عداوت اور مقاتلہ پیغمبر کا پس تحقیق گذری ہی عادت پہلون کی کہ پیغمبرون پر لشکر چڑھالاتے
تھے وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله اور لڑو ای مومنو اہل کفر سے یہان تک کہ نہ
رہے فتنہ یعنے شرک اور ہووے دین تمام خالص کہ توحید ہی یا عبادت واسطے اللہ کے فان انتهوا فان
الله بما یعملون بصیر پس اگر باز رہین کفر سے ساتھہ ایمان کے یا جنگ سے ساتھہ قبول جزیے کے پس
تحقیق اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ دیکھتا ہی مناسب اسکے سزا دیگا وان تولوا فاعلموا ان الله
مولیکم اور اگر پھر جاوین قبول حق سے اور باز نرہین لڑائی سے پس جانو یہہ کہ اللہ دوست ہی تمھارا
نعم المولی ونعم النصیر اچھا دوست اور یار ہی کہ دوستون کو اپنے ضایع نہین چھوڑتا اور اچھا مددگار ہی
کہ مومنون کو مشرکون پر غالب کرتا واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول ولذی
القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل اور جانو تم ای مومنو یہہ کہ جو کچھ لوٹ لو کافرون سے ساتھہ قہر کے
کسی سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ اسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والون رسول
کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور واسطے یتیمون کے کہ مسلمان محتاج ہون اور واسطے فقیرون کے کہ مسلمان
ہون اور واسطے مسافرون مومنون کے سمجھ لیجئے کہ جمہور علما کہتے ہین کہ ذکر اللہ کا یہان واسطے تعظیم اور برکت
کے ہی اور غنیمت مین سے چار حصے مقاتلون کے ہین اور پانچوان حصہ پانچ جگہہ منقسم تھا رسول صلے اللہ علیہ
وسلم اور ذی القربی اور یتیمی اور مساکین اور ابن السبیل مین حصہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا اب مسلمانون
کے کام مین لاؤ یا امام کو دو یا ان چار حصون مین جو باقی ہین ملادو اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ
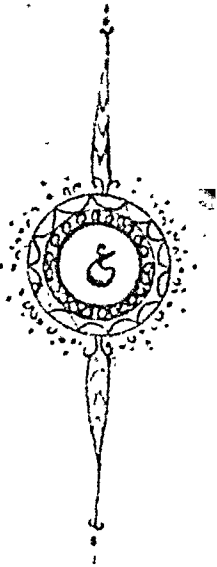
وسلم کے وفات سے حصہ آپ کا اور ذی القربی کا ساقط ہی سارا خمس باقی تین حصون مین صرف کیا جاہیے اور
امام مالک کے نزدیک امام کی رائے پر موقوف ہی جہان ضرور ہو وہان صرف کرین اور ابو العالیہ اور ربیع سے نقل ہوا
ہین اس قول مین کہ خمس موافق آیتہ کے چھہ قسم کرین ایک اللہ کے واسطے دو کعبے کی عمارت اور زینت پر صرف
کرین اور باقی پانچون جگہہ جو مذکور ہین بانٹین اور مسائل تقسیم غنائم کی کتب فقہ مین مذکور ہین پس اے مسلمانو تو خمس
غنیمت کو موافق فرمانیکے تقسیم کرو اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اگر ہو تم حقیقت مین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہمنے اوپر
بندے اپنے کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین دن فیصلے کے یعنے دن بدر کے جسدن کہ ملے تھین دو جماعتین
مسلمانو اور کافرون کی وہ تاریخ سترھوین رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی تھوڑے مومنون کو دن بدر کے اوپر بڑے لشکر کفار کے غالب کر دیا
اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور یاد کرو جسوقت کہ تھے تم کنارے
وادی پر مدینہ کے طرف ریت مین پاؤن کرتے تھے پانی نتھا اور وہ دشمن تمھارے کنارے پرے مدینہ سے زمین
محکم مین اور پانی پر قادر تھے اور سوار کاروان کے ابو سفیان وغیرہ پیچھے تھے تم سے تین فرسخ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ
اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرتے تم دشمنون سے جو پرے کنارے پر تھے اور انکے فوج کی کثرت اور ہتھیار ونکی زیادتی
سے لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے اپنے کے خوف سے کہ تم کم تھے اور بے سلاح اور وہ
بہت تھے اور ہتھیار بند وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ولیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے اور انکے بغیر
وعدے کے تو کہ تمام کرے اللہ اُس کام کو کہ تھا کرنا علم مین اُسکے وہ فتح دوستون کی تھی اور شکست دشمنون کی ہے
لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ تو کہ ہلاک ہو جاوے وہ شخص جو ہلاک ہوتا ہی دلیل سے
اور جیتا رہے جو شخص کہ جیتا ہی دلیل سے یعنے واقعہ بدر کا آیات عظیم سے جسنے دیکھا مرا یا جیا انکو حجت اور عذر نہین
یا مراد من ہلک سے اہل کفر مین اور من حی سے اہل اسلام یعنے صدور کفر اور اسلام اُسنے اوپر حجت واضحہ کے ہی جو
کافر ہوا بطلان اُسکا ظاہر ہی اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اُسکی روشن ہی وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق
اللہ البتہ سُننے والا ہی اقوال مومن اور کافر کے جاننے والا ہی احوال انکے نقل ہی کہ اُس شب کہ صبح کو جسکے جنگ
بدر واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل ذلیل تعبیر فرمائے کہ دوست
غالب ہونگے اور دشمن مغلوب مسلمان یہہ خواب اور یہہ تعبیر سنکر خوش ہوئے سو اُس نعمت کا اللہ تعالی مذکور
فرماتا ہی کہ یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ جسوقت کہ دکھلاتا تھا تجھکو اللہ
بیچ خواب تیرے کے تھوڑے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا وہ دلیر ہوئے اور فتح پائے وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ

فِي الْأَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور اگر دکھلاتا تجھکو انکو بہت اور تو کہتا صحابہ سے البتہ سستی کرتے تم ای اصحاب اور
البتہ جھگڑتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑے یا بھاگے ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو سستی سے اور جھگڑنے سے یا
ضرر اعدا سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو مردانگی اور نامردی سے
وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا اور یاد کرو ای اصحابہ جسوقت دکھاتا تھا اللہ تمکو وہ کافر جب ملے تم
انسے بیچ آنکھوں تمھاری تھوڑے تو کہ دل تمھارا قوی ہوئے انکے مارنے پر اور خواب پیغمبر کا سچ ہو لکھا ہے کہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے دیکھکر کہا کہ دشمن ستر ہونگے انکے پاس والے نے کہا کہ قریب سو آدمیوں کے ہونگے اور حال انکا
وہ نو سو پچاس تھے وَيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمھیں بھی بیچ آنکھوں انکے کے تو کہ دلیرانہ حملہ کریں
اور خوب مسلح ہو کر نہ آویں نقل ہے کہ ابو جہل ناہل نے کہا کہ انسے ہتھیار کیا کروگے رسیوں سے باندھ لو پھر جب جنگ
شروع ہوا حق تعالی نے مومنوں کو نظر میں مشرکوں کے دوگنا انسے کر دیا یَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ اسیواسطے
دل شکستہ ہو کر شکست کھا گئے یہہ بڑی نشانی قدرت کاملہ الہی کی ہے کہ قریب ہزار آدمی کے جو کافر تھے سو کر کر
مومنوں کو دکھایا اور مومنوں کو کہ قریب تین سو کے تھے ایک ہزار نو سو کر کر کافروں کے نظر میں جلوہ گر فرمایا اور یہہ
معاملہ اسواسطے کیا لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اسکا علم میں اسکے وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ
اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت ملاقات کرو اس گروہ کفار سے کہ تم سے لڑے پس ثابت
رہو قدم میدان جنگ سے مت اٹھاؤ اور یاد کرو اللہ کو بہت دل اور زبان سے تو کہ تم فتح پاؤ واعدا پر لکھا ہے کہ مراد
ذکر تکبیر ہے وقت تلوار مارنے کے یا بددعا کرنی کافروں کو کہ اللھم اخذلھم واقطع دابرھم سمجھ لیجیے کہ اس آیت میں تنبیہ
ہے کہ بندے کو کوئی شغل ذکر الہی سے باز نہ رکھے بیت ذکر سے غافل نہ رہ تو یک نفس ذکر دو جگ کی فلاح
ہے بس وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی جہاد میں اور ثابت قدم رہو معرکہ
قتال میں وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ اور مت جھگڑو آپس میں پس سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری
یعنے دولت اور قوت یا باد فتح تمھاری کہ حق تعالی فتح کے وقت باد چلاتا ہے اسے ریح النصرۃ کہتے ہیں حدیث میں
ہے النصرۃ بالصبا واہلکت عاد بالدبور بیت نفس و شیطان پر ابھی پاوین ظفر باد فضل حق مدد فرمائے گر
وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو بیچ لڑائی کے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہے مددگار وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور مت ہو مانند ان لوگوں کے کہ نکلے گھروں اپنے سے اترا کر
اور دکھلانے کو لوگوں کے مراد اس سے اہل مکہ ہیں کہ قافلے کی حمایت کو مکہ سے چلے ہیں راہ میں خبر پائی کہ قافلہ بدر سے
سلامت گذر گیا راہ سے پھرنے لگے ابو جہل نے کہا چلو بدر کو چلیں شراب پییں تا آوازہ دبدبے کا ہمارے عرب میں

سنتشر ہو سو حق تعالی مومنون کو فرماتا ہے کہ تم انکی طرح گھرون سے مت نکلو کہ وہ تکبر اور ریا کرتے تھے و
یصدون عن سبیل اللہ اور بند کرتے تھے لوگون کو راہ اللہ کی سے واللہ بما یعملون محیط اور اللہ ساتھ اسکے کہ یہہ
کرتے ہین عالم ہے اور ان کامون پر جزا دیگا لکھا ہے کہ قریش جب مکے سے نکل کر پاس منزل کنانہ کے پہنچے
ڈرنے لگے کہ ہمین انمین قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلین ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل بنکر کہ سردار کنانہ کا
تھا انسے آکر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت کو چلے ہو مین ضامن ہون کچھ تمھین ضرر بنی کنانہ سے نہین پہنچیگا اور
مین بھی تمھارا رفیق ہون پھر ابلیس کئی شیطان اپنے ساتھ لے انکے ہمراہ بدر کو چلا اس قصہ کی حق تعالی
خبر دیتا ہے واذ زین لھم الشیطن اعمالھم اور یاد کرو جسوقت زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے
کو یعنی عداوت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم اور
کہا ابلیس نے نہین غالب تم پر آج کے دن کوئی لوگون سے کہ لشکر تمھارا بڑا ہے اور آراستہ ہے اور مین حمایت
کرنیوالا ہون تمھارا قوم کنانہ سے فلما تراءت الفئتان نکص علی عقبیہ پس جسوقت نمودار ہوئین دونو جماعتین
پھر گیا شیطان اوپر دونو ایڑیون اپنے کے یعنے مکر اور حیلہ کر کر بھاگ گیا لکھا ہے کہ دن بدر کے فرشتے اترے تھے
شیطان دیکھکر انکو بھاگنے لگا اسوقت حارث بن ہشام کے ہاتھ مین اسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا اے سراقہ اس حالت
مین ہمکو چھوڑتا ہے شیطان نے ہاتھ اسکے سینہ پر مارا وقال انی بریء منکم اور کہا مین بیزار ہون تم سے
انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ تحقیق مین دیکھتا ہون جو کچھ کہ نہین دیکھتے تم یعنے فرشتون کو کہ
مسلمانون کی مدد کو آئے ہین تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ نے کہا ہے کہ جھوٹھ کہا اس
دشمن خدا نے اگر خدا سے ڈرتا کام اسکا یہان تک کیون پہنچتا واللہ شدید العقاب اور اللہ سخت عذاب
کرنیوالا ہے اسکو جو اس سے نہین ڈرتا نقل ہے کہ کفار بدر شکست کھا کر جو مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے
لشکر کو تونے شکست دلوائی سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمھاری شکست سے تمھارے جانے کی خبر معلوم ہوئی پس
سب نے جانا کہ وہ شیطان تھا کہ سراقہ کی شکل بن کر آیا تھا اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض یاد
کرو جسوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے کہ بیماری ہے شک کی اور نفاق کی
یعنے منافق مکے کے یا مشرک اور اصح یہہ ہے کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا اور باوجود قدرت کے ہجرت سے محروم رہی
اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ انکے ساتھ ہوئے یہہ نیت کر کے جو لشکر بڑا ہوگا اسطرف ہو جاوینگے وبال ترک
ہجرت کا بدر مین انکو لایا اور مسلمانون کو کم دیکھکر کہنے لگے غر ھؤلاء دینھم فریب دیا ہے اس گروہ مسلمانون کو دین
انکے نے کہ باوجود قلت کے اور عدم قدرت کے مقابلہ لیے لشکر کا کرتے ہین اللہ تعالی نے انکا جواب فرمایا ومن یتوکل علی
اللہ فان اللہ عزیز حکیم اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا اسوکل

کی مدد فرمائی ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ اور کاش کہ دیکھے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
جس وقت قبض کرتے ہیں روحوں کو اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے فرشتے منافق یا کہ کے جنگ بدر میں مرے تھے اُنکی
حق میں کہا يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ مارتے ہیں فرشتے گرز آگ کے منہوں اُنکے پر اور پیٹھوں اُنکی پر وَذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِيْقِ اور کہتے ہیں کہ چکھو عذاب جلنے کا کہ مقدمہ عذاب دوزخ ہے اور یہہ بھی کہتے ہیں فرشتے ذٰلِكَ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ مار دھاڑ بسبب اُن عملوں کے ہے کہ آگے بھیجے
ہاتھوں تمہارے نے گناہوں سے اور شرک ہجرت سے اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ نہیں ظلم کرنیوالا واسطے بندوں کے
کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافروں پر عین عدل ہے اللہ تعالی پھر واسطے تسلی حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے فرماتا ہے کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مانند
عادت قوم فرعون کے ساتھ موسی کے ہے اور اُن لوگوں کے جو آگے اُن سے تھے یعنے عاد اور ثمود ساتھ پیغمبروں اُنکے
کے اور وہ عادت یہہ تھی کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ط کافر ہوئے ساتھ نشانیوں
اللہ کے یعنے وحدانیت خدا کے یا معجزات انبیا کے پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہوں اُنکی کے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ زور آور ہے سخت عذاب کرنیوالا منکروں پر اور جھٹلانیوالوں پر ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا
نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یہہ گرفت اور عذاب پہلو کا سبب اسکے ہے کہ اللہ نہیں تھا بدلنیوالا
نعمت کو کہ انعام کی تھی اوپر کسی قوم کے یہاں تک کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھ بیچ نفسوں اُنکے کے ہے ساتھ بدتر اسکے
کے سمجھ لیجئے کہ یہہ تہدید قریش کی ہے کہ اُنھوں نے اپنے حال کو کہ بت پرستی اور مردار خواری تھا ساتھ عناد پیغمبر کے
اور تکذیب قرآن کے اور ایذا مومنوں کے بدتر کیا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ سننے والا ہے کلام مشرکون
کا جاننے والا ہے عقائد باطلہ انکا پھر دوسری بار فرماتا ہے کہ عادت کفار قریش کی تیرے جھٹلانے میں كَدَاْبِ
اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مثل عادت قوم فرعون کی ہے اور اُن لوگوں کے جو پہلے اُنسے تھے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ جھٹلایا نشانیوں پروردگار اپنے کو فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پس ہلاک کیا ہمنے انکو ساتھ گناہوں اُنکی کے
یا قریش تکذیب قرآن کی کرتے تھے بدر میں انکو قتل میں مبتلا کیا وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبو دیا ہمنے قوم فرعون کو
وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ اور سب تھے ظالم اوپر نفسوں اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق بدتر چلنے والوں کے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہیں کہ کافر ہوئے مراد
اس سے معاندان قریش ہیں جیسے ابو جہل اور عتبہ اور مثل اُنکے یا اکابران یہود میں جیسے کعب بن اشرف اور حی بن اخطب
اور مانند اُنکے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس نہیں ایمان لاتے اور دوسرے بدترین دواب اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وہ لوگ ہیں کہ عہد باندھا تمنے اُنسے وہ بنی قریظہ تھے کہ حضرت نے ساتھ اُنکے عہد کیا تھا پھر توڑ دالتے ہیں

عہد اپنا تبیان مین لکھا ہے کہ بنی قریظہ نے عہد کیا تھا کہ اعدائے پیغمبر کی مدد نکرینگے پھر روز بدر مشرکون کو ہتھیار سلاح
دیئے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دوسری بار پھر عہد کیا حرب خندق کے دن ابوسفیان سے ملکر عہد توڑا وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ
اور وہ نہین بچتے عہد شکنی سے یا نہین ڈرتے عقوبت غدر سے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ
پس اگر پاوے تو انکو بیچ لڑائی کے پس بھگا دے بسبب قتل کرنے انکے کے اُن لوگون کو جو پیچھے انکے ہین دشمن تیرے
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ توکہ وہ نصیحت پکڑین وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ اور اگر ڈرے تو
اُس قوم کے سے کہ تجھ سے عہد کیا ہے خیانت سے اور عہد شکنی سے انکے یعنے قراین اور علامات سے تجھکو معلوم ہو کہ یہہ نقض عہد
کرینگے پس پھینک دے طرف انکے عہد انکا یعنے پہلے قتال کے اُنسے کہہ دے کہ مین نے عہد تمھارا توڑا تاکہ تو اور وہ ہون
برابر علم مین ساتھ عہد شکنی کے إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کرنیوالون کو
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو کافر ہوے کہ وہ آگے نکل گئے عذاب ہمارے سے
إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے یعنے کافر یہہ نہ سمجھین کہ ہم انکے عذاب دینے سے عاجز ہین
مراد اس سے گریختگان بدر یا شکنندگان عہد ہین اور تحسبن ساتھ تاء فوقانی کے بھی قرات ہے یعنے مت گمان کر ای محمد صلے
اللہ علیہ وسلم اُن لوگون کو جو کافر ہوئے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے وَأَعِدُّوا لَهُم
مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ اور تیار کرو ای مومنو واسطے گریختگان بدر اور شکنندگان عہد کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے
یعنے اسباب اور آلات حرب سے کہ لشکر اُس سے قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ منبر پر فرماتے تھے الا ان القوۃ الرمی بعضے علما نے کہا ہے کہ تخصیص رمی کی ساتھ ذکر کے دلیل ہے کہ تیر و
کمان قوی ترین سلاح ہے شیخ الاسلام نصرآبادی رح نے کہا ہے کہ اس آیت مین قوت رمی فرمائی ہے ہان سچ ہے لیکن
رمی تین قسم ہے رمی ظاہر بہ تیر وکمان ہے اور رمی باطن بہ تیر آہ سحرگاہ ہے کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی حقیقی سہام خطرات
کو قوس دل سے پھینکنا ہے اور توجہ بحق رکھنی اور انقطاع ماسوی سے کرنا شیخ ابوعلی رح رودباری نے کہا کہ قوت اعتقاد ہے
اوپر حمایت کبریائے اور واثق ہونا ہے اوپر عنایت مولی کے بھروسا فرد تجھکو اگر ہے سلاح ولشکر برنہ کرم ہہ لیے خدا کے ہے
اعتماد مجھے بعضون نے کہا ہے مراد قوت سے حصار ہے یعنے قلعے تیار کرو واسطے دفع کفار کے وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ
بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ اور باندھنے گھورون کے سے یعنے اور تیاری کرو
رباط کرنے سواری گھورون کی سے توکہ ڈراؤ تم ساتھ اس استعداد کے دشمن خدا کے کو اور دشمنون اپنے کو کہ کفار مکہ ہین اور
اور کافرون کو سوا کفار مکہ کے کہ لَا تَعْلَمُونَهُمُ نہین جانتے تم انکو اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہے انکو مراد اس سے یہود ہین یا منافق
یا مجوس اور مدارک مین ہے کہ کفرہ جن ہین کہ گھوڑون کی دوڑ سے ڈرتے ہین وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ
إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدون کے واسطے بنائے یا نفقہ دو پورا پہنچایا جاوےگا

طرف تمھارے ثواب اُنکا اور تم نہین ظلم کئے جاوٗگے ساتھ نقصان ثواب کے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
اور اگر چاہین مشرک واسطے صلح کے پس چاہو تو بھی واسطے اُنکے یعنے وہ صلح کرین تو تم بھی صلح کرو اور توکل کر اوپر اللہ کے
یعنے مت ڈر کہ مکر اور حیلہ کے واسطے صلح کی ہی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ ہی سننے والا اقوال لوگون کے جاننے
والا جھوٹھہ اور سچ اُنکا اگر مکر کرینگے تجھے نگاہ رکھیگا اور وبال مکر اُنکا اُنہین پر ڈالیگا چنانچہ فرماتا ہی وَاِنْ يُّرِيْدُوْا
اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ اور اگر ارادہ کرین یہہ کہ فریب دین تجھکو ساتھ صلح کے جنگ سے پس تحقیق کفایت
کرنیوالا تیرا اللہ ہی هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وہ ہی جسنے قوت دی تجھکو ساتھ مدد
اپنی کے ساتھ بھیجنے فرشتون کے اور ساتھ سب مسلمانون کے یا ساتھ انصار کے اور الفت والی درمیان دلون اُنکے
کے یعنے اوس اور خزرج کے کہ ایکسو بیس برس سے عداوت تھی اور مدام آپسمین لوٹ مار رکھتے تھے تیری برکت سے اُنکے
اُنکے دلونمین الفت دی لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اگر خرچ
کرتا تو جو کچھ بیچ زمین کے ہی سارا مال متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلون اُنکے کے ولیکن اللہ نے الفت ڈالی در
میان دلون اُنکے کے اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا ہی جو کرتا ہی حکمت سے
کرتا ہی لکھا ہی انتالیس آدمی تینتیس مرد اور چھہ زن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر
ایمان لائے پورے چالیس ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اے پیغمبر کفایت ہی تجھکو اللہ اور جنھون نے پیروی کی ہی تیری مسلمانون مین سے ابن عباس رضؓ نے بھی کہا ہی کہ
سبب نزول اس آیت کا اسلام عمر ہی اس تقدیر پر یہہ آیت مکی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ غزوہ بدر مین قبل قتال
سے واسطے تقویت خاطر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے یہہ آیت نازل ہوئی ہی يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اے پیغمبر رغبت دے مومنون کو اوپر لڑائی کفار کے اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ
اگر ہووین تم مین بیس صبر کرنیوالے میدان جنگ مین غالب آوین دو سے مشرکون پر یہان شرط بمعنے امر ہی یعنے چاہئے
کہ ایک مسلمان تم مین سے دس کافرون سے لڑائی مین نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ اگر ہووین تم مین سے سو غالب آوین اللہ کی مدد سے ہزار پر ان لوگون سے جو کافر ہوے اور یہہ غالب
آنا تمھارا اُنپر سبب اسکے ہی کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات سے غافل
ہو کر دم جنگ مسلمانون کے سامھنے نہین ٹھہر سکتے بعد نزول اس آیت کے مسلمانون پر ایک کا مقابلہ ساتھ دس کے
گران آیا حق تعالی نے اس آیت کو منسوخ کرکر فرمایا اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اب یہہ
حکم تمپر بھاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تم سے اور جانا یہہ کہ بیچ تمھارے ضعف بدن ہی فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ پس اگر ہووین تم مین سے سو صبر کرنیوالے غالب آوینگے دو سو پر یہہ شرط بھی بمعنے امر ہی یعنے ایک مسلمان

دو کافروں سے نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور اگر ہووین تم مین سے ہزار غالب آوینگے
دو ہزار پر ساتھ حکم اللہ کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہے یاری اور مددگاری پس جو صبر کریگا
ظفر پاویگا نظم صبر ہے موجب رضائے خدا ۔ ہوگا صابر تو فتح پاویگا ۔ صابروں کے ہے ساتھ اعانت حق ۔ صبر کرنا کہ ہو حمایت
حق ۔ لکھا ہے کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر مین مسلمان پکڑ لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورت
کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ سب آپ کے کنبے قبیلے کے ہین فدیہ لیکر انکو چھوڑ دو اللہ ہدایت کریگا تو پھر
ایمان لے آوینگے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امام کافروں کے ہین حکم کرو کہ ہم سب کی گردنین مارین اور الحمد للہ
کہ آپ فدئے سے مستغنی ہین اور گروہ انصار مین سے عبد اللہ بن رواحہ نے اور اصح یہہ ہے کہ سعد بن معاذ نے
کہا کہ جیسے عمر نے کہا تھا حضرت کو قول صدیق اکبر پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا یہہ آیت اُتری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ
يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ نہ لائق تھا واسطے نبی کے یہہ کہ ہووین واسطے اُسکے بندیوان اور انھین
فدیہ لیکر چھوڑ دے یہان تک کہ بہت مارے اُنھین سے بیچ زمین کے کیونکہ قتل کرنا سبب قلت اور ذلت کفار
کا ہے اور موجب عزت اسلام اور ظہور شوکت ابرار تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ
سریع الزوال ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ اور اللہ چاہتا ہے واسطے تمھارے ثواب آخرت کا کہ بہشت اور نعمت
بے زوال ہے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہے دوستوں کو دشمنوں پر غلبہ دیتا ہے حکمت والا ہے جو بندوں
کے ساتھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اگر نہوتا لکھا ہوا
اللہ کیطرف سے کہ پہلے گذرا ہے یعنے لوح محفوظ مین مکتوب ہوا ہے کہ بے حکم صریح عذاب نکرے یا نادانی پر مواخذہ
نکرے یا اہل بدر کو عذاب نکرے یا لوٹ کفار کی تم پر حلال کرے البتہ لگتا تمکو اور پہنچتا بیچ اُس چیز کے کہ لیا تھا تمنے
فدئے سے عذاب بڑا حدیث مین کہ حضرت نے فرمایا اگر عذاب اُترتا سوا عمر اور سعد کے کوئی نہ بچتا کیونکہ یہہ دو تو قتل کفار
پر راضی تھے نہ فدیے پر اور صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنائم بدر سے ہاتھ کھینچے یہہ آیت آئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ اُس چیز سے کہ غنیمت لی ہے تمنے حلال پاکیزہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت امر اُسکے
مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے عفو کی گناہ تمھاری مہربان ہے کہ مال غنیمت کا تم پر حلال
کیا اور اور امتون پر حرام تھا اسباب نزول مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس رض کو کہ اسیروں مین تھے
کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دو بھتیجو نکا کہ عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث ہین اور اپنے خلیف کا کہ عتبہ بن
جحدم ہے دو عباس نے کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ تمھارا چچا لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر مال جمع کرکر دے
حضرت نے فرمایا کہ وہ بدرے زر کے کہ مکہ سے نکلتے ہوئے ام فضل کو دئے تھے اور یہہ کہا تھا اُنھین سے دو عباس نے
کہا تجھکو کسنے خبر کی مین چھپا کر یہہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھکو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا تا ہو

کہ وحدانیت حق پر اور تمہاری رسالت پر مین گواہی دیتا ہون بھر فدیہ اپنا اور بھتیجون کا دیا اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ای پیغمبر کہہ واسطے ان لوگون کے کہ بیچ ہاتھون تمہارے کے ہین بندیوانون سے اگر جانیگا اللہ بیچ دلون
تمہارے کے بھلائی یعنی ایمان اخلاص سے دیویگا تمکو بہتر اُس سے کہ لیا گیا تم سے یعنے مال جو فدیہ مین دیا تمنے اور بخشیگا
تمکو وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنیوالا گناہ کا ہی جو حالت شرک مین واقع ہوا مہربان ہی کہ تمکو توفیق اسلام کی
دی لکھا کہ عباس رض نے کہا کہ اللہ نے مجھہ سے دو وعدے کئے ایک یہہ کہ جو مال مجھہ سے لیا اُس سے بہتر انکا سو دیا کہ اب
میرے پاس بیس غلام ہین ہر ایک بیس ہزار درم کی میرے واسطے تجارت کرتا ہی اور سقایہ زمزم بھی مجھے دیا ہی کہ تمام اموال
عرب سے دوست رکھتا ہون مین دوسرا وعدہ مغفرت کا ہی امید ہی کہ وہ وفا کرے اور مجھے بخشے کہ وعدہ کریم مین خلاف
کو راہ نہین بیت ہوئی نہین ہی وعدہ خلافی کریم سے مگر نقض عہد ہووے تو ہووے لیئم سے وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ
فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ اور اگر ارادہ کرین بندیوان کہ مسلمان ہوئے ہین خیانت تیرے کا یعنی عہد شکنی کے
یا دین سے پھرنے کی پس تحقیق خیانت کی تھی اللہ کی پہلے اس سے ساتھہ کفر کے پس قادر کیا اللہ نے تمکو اُنپر تاکہ روز بدر
تیرے ہاتھہ مین گرفتار ہوئے بعد اسکے بھی ممکن ہی کہ تجھے اُنپر قادر کرے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ اور اللہ جاننے والا ہی
حال بندون کا حکم کرنیوالا ہی اوپر احوال اُنکے کے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ
أَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا خدا اور رسول کی محبت مین اور جہاد کیا ساتھہ
مالون اپنے کے کہ سلاح اور نفقہ غازیون مین صرف کیا بیچ راہ اللہ کے اور یہہ قوم مہاجرین ہین وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا
أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جن لوگون نے جگہہ دی مہاجرون کو اور مدد کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مراد اس
گروہ انصار ہین یہہ لوگ بعضے اُنکے دوست بعضے کے ہین اور میراث مین متولی ہین سمجھہ لیجے کہ پہلے حکم تھا مہاجرین
انصار بسبب ہجرت اور نصرت کے آپسمین ایک دوسرے سے میراث مین وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن
وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہین واسطے تمہارے کارسازی اُنکے سے کچھہ
یہان تک کہ وطن چھوڑین وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ط
اور اگر مومنان غیر مہاجر مدد چاہین تم سے بیچ دین کے یعنے اُنمین اور کفار مین لڑائی ہو اور تم سے مدد طلب کرین پس
اوپر تمہارے واجب ہی مدد کرنا انکا مگر اوپر اُس قوم مشرکون کے کہ درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے عہد ہی
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم وفا اور نقض عہد سے دیکھتا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے بعض اُنکے دوست بعضے کے ہین یاری اور مددگاری مین إِلَّا تَفْعَلُوهُ
تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ اگر نہ کرو تم جو کہا ہمنے دوستی آپسمین حاصل ہوگا فتنہ بیچ زمین کے

اور فساد بڑا یعنے جو مومن آپسمین پیار نہ رکھین اور ایک دوسریکے یار اور مددگار نہوون ہم انکی بسرنہ آئی اہل کفر
ظہور کرین فساد بڑا برپا ہو سمجھہ لیجئے کہ تعاون اور توارث مہاجر اور انصار بیان کر کر اور ترک انکے پر تہدید
فرماکر پھر جز لئے ہجرت اور نصرت انکے کی خبر دیتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا
اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگون نے تصدیق اور تسلیم کی جگہہ دی مہاجرون کو اور مدد کی پیغمبر کی جنگ
مشرکون مین یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے ساتھہ تحقیق کے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ واسطے انکے بخشش ہے
اللہ کی طرف سے اور رزق ہے باکرامت بے رنج اور بے منت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا
مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند ابو بصیر اور ابو جندل کے
اور جہاد کیا کفار سے ساتھہ تمھارے ملکر پس یہہ گروہ تم مین سے ہے یعنے لاحق یا سابق ایک ہے ایمان اور
ہجرت اور جہاد مین وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور قرابت والے بعضے انکے سزاوار
تر ہین ساتھہ بعض کے میراث لینے مین بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہہ آیت ناسخ ہے توارث کی اس جماعت
کے کہ سبب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھہ ہر چیز کے مواریث
سے دانا ہے یا حکمت جاننے والا ہے اسکی کہ پہلے میراث لینے مین ہجرت اور نصرت معتبر رکھے پھر رحم اور قرابت
کا اعتبار کیا کسیکو اسکے کام مین اور احکام مین دم مارنے کی جگہہ نہین نظم جو چاہے سو کرے سلطان ہے وہ
مانے اسکو جو شیطان ہے وہ ہمارے حق مین جو ہوتا ہے بہتر وہی کرتا ہے وہ رحمان ہے وہ سورۃ التوبہ
مدنی ہے ایکسو انتیس آیتین ہین دو ہزار چار سو نوے کلمے ہین ایکہزار اٹھہ سو اور ستاسی حرف ہین اور فواصل اسکی
ر ہین اور اس سورۃ کو برات اور فاضحہ اور مخزیہ کہتے ہین کہ اسمین بیزاری کفار سے ہے اور فضیحت کرنیوالی
اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقون کو ہے اور سورہ عذاب بھی اسکا نام ہے اور ترک بسم اللہ اسواسطے ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے یون ہی امر فرمایا ہے چنانچہ حاکم نے روایت کی ہے اور علی مرتضی رض سے ہے کہ بسم اللہ سبب
امان ہے اور یہہ سورۃ دفع امان کے واسطے نازل ہوئی ہے ساتھہ تلوار کے اور حذیفہ سے ہے کہ تم اسکا نام رکھتے ہو
توبہ اور حال آنکہ یہہ سورہ عذاب ہے اور روایت کہ بخاری نے کہ یہہ آخر سورۃ ہے جو نازل ہوئی اور لکھا ہے بعض مفسرین نے
کہ صحابہ مین اختلاف ہے کہ انفال اور توبہ ایک سورۃ ہے یا دو پس فرجہ درمیان چھوڑا اور بسم اللہ نہین لکھی
اور ان دونون سورتون کو قرینتین کہتے ہین عثمان ذی النورین رض سے روایت ہے کہ کاتب خاتمہ یسئلونک عن
الانفال اور فاتحہ براءۃ من اللہ کا مین تھا حضرت نے چالیس یا تیس آیتین اوائل سورۃ براءۃ کی لکھوا کر ابوبکر صدیق کو دین
اور امیر حاج کر کر مکے کو روانہ کیا کہ وہان لوگون کے روبرو پڑھین کئی دن کے بعد علی مرتضی رض کو بلا کر ناقہ عضبا پر سوار کر کر ابوبکر

کے پیچھے بھیجا اور امر کیا کہ آیتین اُس سے لیکر آپ پڑھیو جو سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر کہا کہ ادا اس
پیغام کو تمسے کوئی مگر تو یا وہ جو تجھ سے ہو پس علی مرتضی ابوبکر صدیق سے جا ملے اور آیتین لیکر دن عید نحر کے نزدیک
جمرہ عقبہ کے لوگون کے سامھنے پڑھین کہ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بیزاری
ہے خدا کی طرف سے اور رسول اُسکے کی طرف سے طرف اُن لوگون کے کہ عہد باندھا تھا تمنے مشرکون سے لکھا ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشرکان عرب سے عہد کیا تھا سب نے عہد شکنی کی سوا بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے حق
تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ مضمون اسکا بیزاری ہے مشرکون سے بسبب عہد توڑنے کے حاصل یہہ ہے کہ جبکہ
اُنھون نے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا نقض عہد انکا کیا اور ارشاد ہوا پیغمبر کو کہ انکو یہہ
فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنے آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھ تعرض نہین کرینگے
چار مہینے روز نحر سے کہ روز تبلیغ ہی دہم ربیع الآخر تک اور ایک قول یہہ ہے کہ آیۃ اوائل شوال مین نازل ہوئی تھی
پس مدت اواخر محرم تک ہے امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ مدت بعضے معاہدون کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم تھی
انکو مہلت چار مہینے کی دی تاکہ اپنی درستی کرین اور بعضون کی چار مہینے سے زیادہ تھی انکو بھی چار ماہ پر اقتصار کیا
تا تدبیر اپنی کر لین اور جنھون نے عہد اپنا نہین توڑا انکو انقضائے مدت تک امان دی اور شکنندگان عہد کو کہا
وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب
سے ہر چند تمکو مہلت دی اور یہہ کہ اللہ رسوا کرنیوالا ہے کافرون کو ساتھ قتل کے دنیا مین اور ساتھ جلانے کے
عقبی مین بہشت حرق و قتل دین و دنیا را فا للمشرکین بنص سے ثابت ہے کہ ان اللہ مخزی الکافرین وَاَذَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اور پکارنا ہے اللہ کیطرف سے اور رسول اُسکے کی طرف سے
لوگون کو دن حج بڑے کے یعنے عید نحر کے حج اکبر اسواسطے کہا کہ معظم افعال حج کے اسی دن مین ہین جیسے طواف اور نحر
اور حلق اور رمی یا اکبر اس اعتبار سے کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا تھا وہ دن یا یہہ کہ عزت مسلمانون کی اور
ذلت کافرون کی ظاہر ہوئی تھی پھر تقدیر مضمون پکارنے کا یہہ ہے کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ
تحقیق اللہ بیزار ہے مشرکون سے اور عہد انکے سے اور رسول اسکا بھی بیزار ہے فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس اگر
توبہ کرو تم کفر اور غدر سے پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ اور اگر پھر جاؤ
تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے اللہ کو یعنے اُس سے نہ بھاگ سکوگے وَبَشِّرِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ اور بجائے بشارت ڈرا اُن لوگون کو جو کافر ہوئے ساتھ عذاب درد دینے
والے کے آخرت مین سمجھ لیجئے کہ حکم عہد شکنونکا بیان کر کر بنی نضر اور کنانہ کے حق مین کہ حدیبیہ مین عہد کیا تھا اور ثابت
رہے عہد پر فرماتا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا تمنے

مشرکون سے پھر نہ کم کیا اُنھون نے تم سے کچھہ عہد تمھارا یعنے نہ توڑا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ اَحَدًا اور نہ مدد کی اوپر قتال تمھارے
کے کسیکو اعدا تمھارے سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ط پس پورا کرو طرف اُنکے عہد اُنکا مدت اُنکی
تک اور مثل عہد شکنون کے چار مہینے کی مہلت مت دو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
پرہیزگارون کو اور ایفا ئے عہد بھی تقوی سے ہے شیخ نصرابادی نے کہا ہے کہ متقی کی چار نشانیان ہین نظم
حفظ الحدود وبذل المجهود والوفا بالعهود والقنا عة بالموجود نظم متقی کی نشانیان ہین چار حفظ احکام شرع ہے اک بار
دوسری جسقدر کہ بجھہ سے ہو مال و اسباب دے فقیرون کو تیسری عہد توڑنے سے ڈر چوتھی موجود پر قناعت کر
سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے حکم معاہدان مشرک کا بیان کر کر مشرکان غیر معاہد کے حق مین فرماتا ہے فَاِذَا انْسَلَخَ
الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس جب تمام ہو جاوین مہینے امن کے کہ بیس دن ذی الحجہ کے
ہین اور تمام ماہ محرم کا پس مارو مشرکون کو جہان پاؤ انکو حل اور حرم مین اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ آیت معاہدون
کی شان مین آئی ہے اور اشہر حرم چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور حرم باعتبار تغلیب کے
کہا کہ ذی الحجہ اور محرم اُسمین ہین اور اُس قول پر کہ زمانہ نزول سورۃ کا لین نہ وقت تبلیغ پورا ہونا مدت کا بعد تمام
ہونے مہینون کے حرام کی ہے کہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم مین ہے غرض بعد گذرنے ان مہینونکے قتل کرو مشرکون
کو کہ عہد نہین کیا اُنسے یا جنھون نے عہد تمھارا توڑا ہے جہان پاؤ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ
كُلَّ مَرْصَدٍ اور پکڑو انکو قید مین اور باز رکھو انکو طواف مسجد حرام سے اور بیٹھو واسطے اُنکے ہر گھات کی جگہہ پر تو کہ
اودھر اُودھر سے نکل کر شہرون مین اور گانو مین نہ پھیل جاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ
پس اگر توبہ کرین شرک سے اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوۃ کو پس چھوڑ دو راہ انکی جہان چاہین جاوین اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا گناہان گذشتہ انکی کا ہے مہربان ہے ساتھہ دینے ثواب بحساب کے
انکو وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط اور اگر کوئی
مشرکونمین سے بعد گذرنے مہینون حرام کے پناہ مانگے تجھہ سے پس پناہ اور امن دے اُسکو یہان تک کہ سنے کلام
اللہ کا کہ قرآن ہے پھر اگر اسلام نہ لاوے پہنچا دے اُسکو جگہہ امن اُسکی مین کہ گھر اُسکا ہے پھر اُس سے مقاتلہ
کر ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ یہہ امان دینا اسواسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہے کہ نہین جانتی خدا کو اور قرآن
نہین سنا ہے پس امان دے کہ قرآن سنین اور تدبر اور تفکر کرین كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
رَسُوْلِهٖٓ کیونکر ہو یہہ استفہام بمعنے انکار ہے یعنے نہین ہے واسطے مشرکون کے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک
رسول اُسکے کے بعد ظہور اسلام کے اور امتیاز کے درمیان حق اور باطل کے اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ مگر جن لوگون سے عہد کیا تھا تمنے نزدیک مسجد حرام کے یعنے حدیبیہ مین کہ نزدیک مکہ معظمہ کے ہے اور وہ

بنی ضمرہ اور بنی کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اُنسے فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ط پس جبتک سیدھے
رہین واسطے تمھارے سیدھے رہو تم واسطے اُنکے یعنے وہ عہد نہ توڑین تو تم بھی مت توڑو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہین كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوا عَلَيْكُمْ
لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط کیونکر عہد پر رہیے مشرکون کے اور نہ مارے اُنکو اور حال یہہ ہے کہ اگر غالب آوین
اور فتح پاوین وہ اوپر تمھارے نہ رعایت کرین بیچ تمھارے قرابت کی اور نہ وفائی عہد کی يُرْضُونَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَتَاْبٰى قُلُوبُهُمْ خوش کرتے ہین تمکو ساتھ مونھون اپنے کے ایمان اور طاعت کے وعدے کرکے یا کلام شیرین
کرکے اور انکار کرتے ہین دل اُنکے اُس سے جو زبان سے کہتے ہین یعنے دل اور زبان اُنکی ایک نہین نیت
دلمین بدی ہے اور ہین کہتے زبان سے قول نیک اُنکا ہونا اقا غلام جسکے زبان و دل ہوون ایک وَاَكْثَرُهُمْ
فٰسِقُونَ اور اکثر اُنکے باہر ہین دائرہ فرمان سے اور سرگشتہ ہین قبول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب
عہد شکنی سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا مول لیتے ہین بدلے آیتون اللہ کے مول تھوڑا
متاع دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکون کو طمع دنیا کی دیکر مسلمانون کے قتل کے واسطے جمع کیا اُنھون نے تکذیب
قرآن کی اور لالچ مین پڑکر اہل اسلام سے لڑائی کو آئے فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ پس باز رکھتے ہین لوگون کو راہ حج خانہ خدا سے
یا طاعت خدا سے اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تحقیق وہ مشرک برا ہے کام جو کچھ کہ ہین کرتے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے
یہود ہین کہ عہد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات توریت کو تھوڑے مول پر بیچ کر لوگونکو متابعت دین
اسلام سے باز رکھتے تھے لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط نہین رعایت کرتے یہود یا ناقضان
عہد بیچ کسی مسلمان کے قرابت کے اور نہ وفائی کے عہد کے وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین حد سے نکل
جانیوالے شرارت اور سرکشی مین فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ پس اگر توبہ
کرین کفر سے اور قائم رکھین نمازون کو اور دیوین زکوٰۃ کو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے بیت تم پہ جو ہے عتاب
سو ہی اُنکے حق مین بھی ہوگی وہ اعطا وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور مفصل بیان کرتے ہین ہم آیتونکو
واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اور اگر توڑین مشرک قسمین
اپنی پیچھے عہد باندھنے لینے کے ساتھ تمھارے اور طعن کرین بیچ دین تمھارے اور عیب نکالین احکام اسلام مین
فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ پس لڑو سردارون کفر کے سے تحقیق وہ لوگ نہین قسمین واسطے اُنکے حقیقت
مین کیونکہ سچی قسمین ہوتین تو نہ توڑتے پس مقاتلہ کرو اُنسے لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ تو کہ وہ باز رہین شرک سے یا طعنہ زنی سے
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ کیا نہ لڑوگے تم اُس قوم سے کہ توڑا اُنھون نے قسمون اپنی کو کہ تم سے کھائین تھین حدیبیہ مین
سمجھ لیجئے کہ قول و قرار جو درمیان حضرت کے اور قریش کے تھے اُنمین سے ایک یہہ بھی تھا کہ خلفا ایک دوسرے کو نہ ستاوین

اور قتال پر اُنکے ساتھ ایک دوسرے کے مدد کرین سو یہہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ خلفا اُنکے تھے سلاح سے اور جوانون سے
مدد دی تا بنی خزاعہ سے کہ خلفاء حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد شکنون سے بنی قریظہ ہین کہ
احزاب کے دن ابو سفیان کی مدد کی وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ اور قصد کیا مشرکون نے نکال دینے کا پیغمبر کے
مکے سے اور دار الندوہ مین مشورا کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا الباب مین ہے کہ قریش نے حدیبیہ مین قصد کیا کہ حضرت
کو ادائے عمرہ کے واسطے مکہ مین آنے دین پھر جب قواعد اُسکے پورین کرلین تو تخفیف کر نکال دین یا مراد اس سے
یہود ہین کہ مدینے سے نکال نے کا حضرت کے قصد کیا تھا وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ط اور حال یہہ ہے کہ اُنھون نے ابتدا
کی نقض عہد کی تم سے پہلے بار أَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم لڑائی اُنکے سے فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ
مُؤْمِنِينَ پس اللہ سزاوار تر ہے یہہ کہ ڈرو تم عقاب اُسکے سے ترک قتال کفار مین پس لڑو تم کافرون سے
اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ عذاب الٰہی کے بیچ ترک کرنے حکم اُسکے کے قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ لڑو اُن سے کہ عذاب کرے اُنکو اللہ ساتھ ہاتھون تمھارے کے کہ تمھاری تلوارون سے کٹے مرے پڑے
ہون اور رسوا کرے اُنکو مقہور مغلوب کر کے اور نصرت دے تمکو اوپر اُنکے وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ اور شفا
دے سینون قوم ایمان والون کو یعنے بنی خزاعہ یا وہ جماعت کہ یمن سے آکر مکے مین ایمان لائے تھے اور مشرکون
کے ہاتھ سے بہت ایذا پائے تھے شکایت اُسکی حضرت سے کی آپ نے فرمایا ابشروا فان الفرج قریب وَيُذْهِبْ
غَيْظَ قُلُوبِهِمْ اور دور کرے اللہ بسبب فتح پانے تمھارے کفار پر غصہ دلون اُنکے کا کہ بواسطے آزار کفار کے غمناک تھے
وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ط اور توبہ دیتا ہے اللہ اور پھر آتا ہے ساتھ فضل اپنے کے اوپر جسکے کہ چاہتا ہے
اس آیت مین اللہ تعالی نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع مین آئی کہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور
سہیل بن عمرو اور سوا اِنکے ایمان سے مشرف ہوئے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ اور اللہ جاننے والا ساتھ توبہ بعضون
کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ قبول توبہ کے أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ کیا گمان کرتے
ہو تم اے مومنو کہ قتال کفار سے کارہ ہو بعضون نے کہا ہے خطاب منافقون کو ہے یہہ کہ چھوڑے جاؤ تم حتیٰ
کہ ہو اور حال اُنکہ ابھی نہین جانا یعنے نہین ظاہر کیا اللہ نے اُن لوگون کو کہ جہاد کرتے ہین تم مین سے بیچ راہ اُسکی کے
وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ط اور نہین پکڑتے سوا اللہ کے اور بغیر رسول
اُسکے کے اور بدون ایمان والون کے دوست دلی کہ اُس سے بھید کہین یعنے مجرد دعوی ایمان سے تمھارے
ہاتھ تم سے نہ اُٹھاوینگے اور اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت مشرکان نہین جانی وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور
اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا ہے کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوئے مسلمانون نے اُنکو شرک
اور قطع رحم پر سرزنش کی اُنھون نے کہا کہ میری نیکیان نہین بیان کرتے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھاری

کیا نیکی ہے کہا کہ مین ساتھ عمارت مسجد حرام کے قیام کرتا ہون اور خانہ کعبے کی تعظیم کرتا ہون اور حاجیونکو شربت
دیتا ہون اور قیدیونکو قید سے چھڑاتا ہون یہہ آیت اتری مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ نہین
لائق واسطے مشرکون کے یہہ کہ آباد کرین مسجدون اللہ کی کو مسجد حرام کو بلفظ جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبلہ مساجد
ہے اور مشرکون کو آباد کرنا مسجد حرام کا روا نہین شٰهِدِیْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ در انحال کہ گواہی دیتے
ہین اوپر جانون اپنی کے ساتھ کفر کے کہ سجود اصنام ہے یا تکذیب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام ہے یعنے جمع
کرنا دو چیزون مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت صنم ہے درست نہین اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
یہہ لوگ مشرک نابود ہوئے عمل انکے بسبب شرک کے وَفِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۵ اور بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے
والے ہین کفر کی جہت سے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى
الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ سوا اسکے نہین کہ آباد کرتے ہین مسجدون اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن
قیامت کے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور نہین ڈرتے دین کے کامون مین مگر اللہ سے فَعَسٰۤى
اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ پس نزدیک ہے یہہ لوگ کہ ہووین راہ نجات پانیوالون سے سمجھ لیجئے کہ
ایمان بجز اتمام نہین ہوتا مگر ساتھ ایمان رسول کے اسواسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور نجات کو بصیغہ توقع
واسطے قطع طمع مشرکون کے لائے یعنے ابتداء اُس گروہ کی کہ جامع کمالات علمیہ اور عملیہ کے ہین دائر درمیان
لعل اور عسی کے ہے پس حال انکا کہ سب طرح سے ناقص ہین ظاہر ہے کہ کیا ہوگا بیت شیران صفر کہ کوچہ
جا عتاب ہووے روباہ سیرتونکو وہان کیونکہ تاب ہووے اور دوسرا نکتہ یہہ ہے کہ اعتماد اعمال پر نکیا جائے کہ جو
اپنے عمل پر مغرور ہے فیض ازلی سے مہجور ہے بیت اپنے اعمالون پہ جو مغرور ہے شکل شیطان قرب حق
سے دور ہے لکھا ہے کہ حرم والے ایام جاہلیت مین حاجیون کو شہد اور ستو پلاتے تھے حضرت کے زمانے مین
یہہ منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارت مسجد حرام شیبہ بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ
اپنی بڑائی حضرت مرتضی علی سے کرنے لگے عباس نے کہا کہ مین ساقی حجاج ہون شیبہ نے کہا مین متصدی عمارت مسجد
حرام ہون حضرت علی نے ساتھ اسلام اور جہاد کے اپنا فخر کیا حق تعالی نے تصدیق علی مین یہہ آیت اتاری
اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
کیا کیا ہے تمنے پانی پلانیوالونکو حاجیون کے اور خدمت کرنیوالونکو مسجد حرام کے مانند اُس شخص کے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور
دن آخرت کے اور جہاد کیا ہے بیچ راہ اللہ کے لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ نہین برابر ہوتے یہہ دونون گروہ نزدیک اللہ کے
وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہے گروہ مشرکون کو کہ ساتھ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے

ان چیزون پر جو اللہ کی طرف سے آئین اور ہجرت کی دیار اپنے سے اور جہاد کیا مشرکون سے بیچ راہ اللہ کے ساتھ
مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بڑے ہین درجون مین نزدیک اللہ کے اُن لوگون سے کہ پانی پلاتے ہین
حاجیون کو اور خدمت کرتے ہین مسجد حرام کی اور یہہ باتین نہین رکھتے وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ اور یہہ لوگ اُن
کمالات والے وہ ہین مراد پانیوالے دونو عالم مین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا
نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ بشارت دیتا ہی انکو پروردگار انکا ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ
بہشتون کے کہ واسطے اُنکے بیچ اُن بہشتون کے نعمت ہی پائدار خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا درانحال کہ یہہ گروہ
ہمیشہ رہینگے بیچ اُن بہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تحقیق اللہ نزدیک
اُسیکے ہی ثواب بڑا کہ جسکے آگے ناچیز ہی تمام نعم دنیا کشف الاسرار مین کہا ہی کہ رحمت واسطے
عاصیون کے ہی اور رضوان واسطے مطیعون کے اور جنت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے
مقدم کیا کہ اہل عصیان نا امید نہون کہ ہرچند گناہ عظیم ہو لیکن رحمت حق اُس سے عظیم تر ہی بیت
اگرچہ حد سے زیادہ گناہ گار ہین ہم خطا و جرم سے ازبسکہ شرمسار ہین ہم ولے فزون ہی گناہون سے
اپنے رحمت حق اُسیکے رافت عاصی امیدوار ہین ہم لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور
ہجرت ہوے بعضے صحابہ امر خدا کو محبت زن و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانمان کر کر مدینے کو گئے اور بعضونکو الفت مال
اور ولد اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ
اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپون اپنے کو اور بھائیون اپنے کو دوست اگر
دوست رکھین کفر کو اوپر ایمان کے اور تمکو ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی
دوستی کرے انکی پس یہہ لوگ دوست رکھنے والے وہ ہین ظالم کہ دوستی کو غیر محل مین وضع کرتے ہین کیونکہ
دوستی مسلمانون سے چاہیئے نہ مشرکون سے بعد اس آیت کے اُترنے کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہتے تھے کہنے لگے
اب ہم اپنے اقربا و یگانہ مین ہین اور تجارت کرتے ہین جو ہجرت کرینگے سب قرابت والونکو اور مال اسباب کو چھوڑ جائینگا بیکس اور
بے مال ہو جاوینگے تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر
ہوین باپ تمھارے اور فرزند تمھارے اور بھائی تمھارے اور جوروین تمھاری اور کنبا تمھارا اور مال جو کمائے
ہین تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو فائدہ بند ہو جانے اُسکے سے اور گھر کہ پسند کرتے ہو انکو دوستر طرف تمھارے اللہ سے
اور رسول اُسکے سے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اور جہاد سے بیچ راہ اللہ کی کے پس
انتظاری کرو یہان تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا گروہ فاسقون
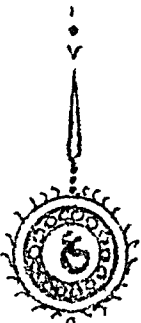
کو سمجھ لیجیئے کہ اِس آیت مین تہدید عظیم ہے کیونکہ کم لوگ ہین کہ مال اور فرزند سے دین کو دوست تر رکھتے ہین اور حظوظ
دنیا سے لذات عقبیٰ کو زیادہ تر چاہتے ہین آدمی کو چاہیے کہ مردانہ ہو کر ابراہیم کی شکل ہاتھہ دنیا سے اُٹھا کر متوجہ بخدا
ہووے اور صفحۂ دل سے محبت غیر حق دھووے اور جستجوے مولیٰ مین زن و فرزند کیا اور مال و منال کیا اپنے آپ
کو بھی کھووے نظم ترا طالب خانمان کو کیا کرے خانمان کیا اپنے جان کو کیا کرے چاہتا ہے تجھکو وہ تو اُس سے
مل بن تیرے دو جہان کو کیا کرے مشکوٰۃ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین نقل ہے کہ احمد بن یحیی دمشقی رح ایکدن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے
قرآن مین قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السلام کے پڑھا والدین نے کہا ہے احمد اُٹھہ ہمنے تجھے براہ خدا چھوڑا یہہ وہان سے
اُٹھہ کر کعبے کو گئے مدت وہان رہے پھر دمشق مین آکر حلقہ در ہلایا مان نے پوچھا کون ہے دروازے پر کہا مین احمد مان
نے کہا بیٹا اپنا تھا احمد اُسے براہ خدا دیا ہمنے اب احمد اور محمود سے ہمین کیا کام ہے بیت جو کچھ کہ تھا سو وہ کر دیا
براہ دوست ہین اب اپنی تمنا بجز نگاہ دوست لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ تحقیق
یاری اور مددگاری کی تمھاری اللہ نے اچھے موضع مقامون بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر اور بنی قریظہ اور احزاب
اور صلح حدیبیہ اور جنگ خیبر اور فتح مکہ کے اور دن حنین کے حنین مقام ہے درمیان مکے اور طائف کے وہان لشکر ہوا
زن اور ثقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان اسکا بطور اجمال یہہ ہے کہ بعد فتح مکے کے یہہ دونو قبیلے متفق ہو کر مسلمانون سے
لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ ہزار مردون کو لیکر چلے اور وہ چودہ ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا
لن نغلب الیوم من قلۃ ہین مغلوب ہونگے ہم آج کے دن قلت لشکر کے سبب یہہ بات حضرت نے سنکر ناپسند کی
اور اسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالیٰ وہ قصہ مسلمانون کو یاد دلواتا ہے کہ مدد دی تمکو
دن حنین کے اِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ جسوقت خوش لگی تمکو بہتایت تمھاری فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ
الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ پس نہ کفایت کیا تم سے کچھ یعنے نہ دفع کیا تمھارے کثرت نے کچھ حذر دشمن کا اور
تنگ ہوگئی اوپر تمھارے زمین اُس وادی کی ساتھہ اُسکے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم جنگ دشمن سے پیٹھہ پھیر کر
لکھا ہے کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا گیا حضرت چار آدمیون سے کھیت مین کھڑے رہے کہ علی اور عباس اور ابو سفیان
بن حارث اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم تھے حضرت اُسدن اشتر پر سوار تھے اور باواز بلند کہتے تھے انا النبی لا
کذب انا ابن عبد المطلب اور حملہ کرنیکو دشمن پر تیار ہوتے تھے عباس اور ابو سفیان رکاب اور لگام پکڑے تھے نہین
چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کے استدلال کرتے تھے کہ تنہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہین اور نسب اپنی بیان
فرماتے ہین القصہ جب حضرت کو حملہ کرنیکو نہ چھوڑا آپنے فرمایا پکارو اصحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز تھے پکارا
اصحاب کچھ کم سو جمع ہوگئے حضرت نے دعائے موسیٰ علیہ السلام کہ روز فلق بحر پڑھے تھے پڑھی کہ اللہم لک الحمد والیک

المشتکی وانت المستعان پھر بالہام الٰہی اُس شتر سے اُتر کر مشت خاک اُٹھا کر شاہت الوجوہ کہکر طرف لشکر کفار کے پھینکی
اللہ کی قدرت سے کوئی کافر نہ بچا کہ جسکی انکھہ میں نہ پڑی ہو سب انکھیں ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانوں کے
دلونمین آرام آیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ثُمَّ اَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهٗ عَلٰى رَسُولِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ پھر اتاری اللہ نے
تسکین اپنی یعنے رحمت اپنی کہ سبب سکون اور آرام قلوب ہے اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے جو عباس
رضی اللہ عنہ کے بلانے سے آئے تھے وَاَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا اور اتارا ت لشکر کہ اپنے انکھوں سے نہ دیکھا تمنے انکو
لیکن کفار دیکھتے تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے شملہ چھٹتا ہوا پشت پر ابلق گھوڑوں کے سوار
پانچ ہزار یا آٹھہ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور عذاب کیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو کافر ہوئے کہ بہت
مارے گئے اور چھہ ہزار اولاد اور اہالی اُنکے پکڑے آئے اور پچیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ چالیس
ہزار سے گوسفند غنیمت مسلمانوں کے ہاتھہ لگی وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ اور یہہ جو واقع ہوئے جزا ہے کافروں کی
ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ پھر توبہ دیگا اللہ کفر سے پیچھے اس لڑائی کے اوپر جسکے کہ چاہے اور وہ
وقوع میں آیا کہ بعد جنگ حنین کے بعضے ہوازن اور ثقیف والوں میں سے حضور میں حضرت سید الثقلین کے حاضر
ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے انپر کہ بعد توبہ
کے مواخذہ نہیں کرتا يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہیں کہ مشرک پلید
ہیں بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہیں کرتے یا جنابت سے غسل
نہیں کرتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجس العین ہیں کتے کیطرح فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا
پس نہ نزدیک آویں مسجد حرام کے پیچھے برس انکے کے جو یہہ ہے وہ نوان برس تھا ہجرت سے یا سال حجۃ الوداع کہ
دسوان برس تھا امام اعظم رح نے کہا کہ مراد منع کفار حج اور عمرہ سے نہ مسجد میں آنے سے مسجد حرام ہو یا اور مسجدیں اور
امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے نہی ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً اور اگر ڈرو تم اے اہل مکہ فقر سے
بسبب نہ آنے انکے کہ وہ موسم حج میں آکر لباس طعام خرید فروخت کرتے ہیں انکی تجارت موقوف ہونے سے
تمھاری معاش میں خلل آویگا فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَاءَ پس البتہ دولتمند کریگا تمکو اللہ فضل اپنے سے اگر
چاہیگا سو یوہیں کیا کہ بلاد یمن میں سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے میں آتے تھے اور طرح طرح کے اطعمہ لاتے
تھے اور سوا اسکے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارات سے منافع دکھانے لگے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ
جاننے والا ہے احوال بندونکا حکمت والا ہے ایک در بند کرتا ہے تو دوسرا کھولتا ہے نظم مانع رزق خلائق
رازق مطلق نہیں بے سبب دیتا وہ روزی اور بے اسباب ہے ایک در کو اگر رزق کے کرتا ہے بند کھولتا ہے
دوسرا وہ فاتح الابواب ہے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی بعد مقاتلے بت پرستوں کے ساتھہ محاربے کتابی کے حکم فرماتا ہے

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ مارو اے مسلمانو اور لڑائی کرو اُن لوگوں سے جو نہیں ایمان
لاتے ساتھ خدا کے یعنے یہود کہ تشبیہ کے قائل ہیں اور نصاری تثلیث کے اور نہ ساتھ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہیں
بہشت میں اکل و شرب نہیں اور نصاری معاد روحانی ثابت کرتے ہیں پس یہہ دونو فرقے ایمان آخرت پر بھی جیسا
کہ چاہیئے نہیں رکھتے وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اور نہیں حرام جانتے اُس چیز کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے
اور رسول اُسکے نے یعنے جسکی حرمت کتاب اور سنت سے ثابت ہے وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ اور نہیں قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہے اُن لوگوں سے کہ دئے گئے ہیں کتاب توریت اور انجیل
یہہ بیان الذین لا یؤمنون کا ہے پس لڑائی کرو اُنسے اے مسلمانو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ
یہانتک کہ دیویں جزیہ یعنے خراج جو جوان سے مقرر ہو ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں یعنے جزیہ آپ لا کر کھڑے
ہوں اور جب تک نہ قبول ہووے بیٹھیں ظاہر اس آیت سے تخصیص جزیے کی ساتھ اہل کتاب کے نکلتی ہے اور مجوس
ملحق ہیں انھیں میں کہ مشابہ اُنکے ہیں اب سمجھ لیجئے کہ یہاں ائمہ کا اختلاف ہے اور ہر ایک دلیلیں ہیں کہ اپنے
اپنے مقام پر مسطور ہیں امام اعظم رح کہتے ہیں کہ جزیہ سب مشرکوں سے لیا جائیے سوا مشرکان عرب کے کہ حکم انکا یا ساتھ
شمشیر کے ہے یا اسلام کے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ جزیہ سوا کتابی کے اور سے نہیں اور امام مالک کہتے ہیں
سب کفار سے جزیہ ہے مگر مرتد سے نہیں کہ اسکو حکم قتل ہی ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ اور کہا یہود نے
عزیر بیٹا اللہ کا ہے مصرعہ پاک ہے اللہ اس سے جو یہہ کہتے ہیں پلید سمجھ لیجئے کہ عزیر علیہ السلام شرخیا کے بیٹے ہیں
یعقوب علیہ السلام کی نسل لاوے کی اولاد سے ہیں چودہ واسطوں سے ہارون بن عمران کو پہنچتے ہیں جب بخت نصر
پیدا ہوا توریت جلا دی اور بیت المقدس کو ڈہا دیا اور علماء توریت کو قتل کیا اور جو باقی رہے تھے انکو پکڑ لے گیا
انہیں عزیر بھی تھے اگرچہ حافظ توریت تھے لیکن خورد سالی کے سبب انکو حساب میں نہ لایا جب یہہ اسکے قید سے
بعد مدت چھوٹے بیت المقدس کو چلے راہ میں اللہ تعالی نے ایک قریے میں انکو مارا بعد سو برس کے پھر جلایا
چنانچہ یہہ قصہ سورہ بقرہ میں مفصل گذرا ہے پھر جب اپنے قوم میں یہہ پہنچے ہزار طرح سے کہتے تھے میں عزیر ہوں
کوئی نہیں مانتا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر توریت کے کیا تفسیر امام ثعلبی میں ہے کہ پانچ قلمیں دست راست کی
انگلیوں میں باندھ دیں پانچوں سے یہہ توراۃ یاد لکھتے تھے جب تمام کی لوگوں نے کہا ہم کیا جانیں کہ یہی توریت
ہے ہمنے نہ کبھی سنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے اور اُنہنے اپنی باپ سے سنا تھا
کہ واقعہ بخت نصر میں توریت ایک ظرف میں مضبوط کر کر فلانے پہاڑ کی شگاف میں رکھدی ہے لوگوں نے جو وہاں
جا کے دیکھا مقرر رکھی تھی لے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اُس سے مقابلہ کیا ایک حرف کا فرق نہ تھا حیران ہوئے
اور کہنے لگے کہ اللہ تعالی نے بعد سو برس کے عزیر کے دلمیں توریت القا کی یہہ اُسکا بیٹا ہے معاذ اللہ پس پہلے

یہود اس بات کے قائل ہوئے اور بعضے یہود مدینہ کے بھی یہی بات کہتے تھے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ
اور کہا نصاری نے عیسی بیٹا اللہ کا ہے سمجھ لیجئے کہ حمایت کے سبب قدرت حق کو بھول گئے وجود فرزند کا بن
باپ کے محال سمجھا یا معجزات انکے مثل احیائے موتی اور ابرائے اکمہ اور ابرص دیکھکر یہہ سخن بیہودہ بکنے لگے ذَٰلِكَ
قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ یہہ جو مذکور ہوا سخن انکا ساتھ مونہون انکے کے ہے جھوٹھہ بیہودہ مہمل بے حقیقت يُضَاهِئُونَ
قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ مشابہ ہوتے ہین بات سے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے پہلے ان سے یعنے بنی مدلج کہ کہتے تھے
فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور بعضے کفار عرب کہ اللہ سبحانہ کو ابو اللات اور ابو العزی کہتے تھے قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ
يُؤْفَكُونَ مار یو انکو اللہ یا لعنت کیجو انپر اللہ کہان سے پلٹائے جاتے ہین راہ حق سے طرف باطل کے یہہ استفہام
بطریق تعجب ہے اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ پکڑا یہود اور نصاری نے
عالمون اپنے کو اور درویشون اپنے کو پروردگار سوا اللہ کے کہ انکے حلال حرام پر چلتے ہین یا انکو سجدہ کرتے ہین
اور مسیح بیٹے مریم کو یعنے اسکو بھی خدا کہتے ہین وَمَا أُمِرُوا اور حال آنکہ نہین حکم کئے گئے عیسی اور احبار اور رہبان
کے پرستش کا کسی کتاب مین إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا مگر یہہ کہ بندگی کرین معبود ایک کی کہ اسکے وحدانیت مین
لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پاک ہے اُسے جو شریک کرتے ہین بیت
کل عالم کا مالک ہے اور سبکا معبود ایک ہے وہ ہم مین بد اور ہمے بدی ہے نیکی ہے اس سے نیک ہے وہ بیت وہ حق ہے نہین کوئی جسکا شریک کہ اللہ ہے وحدہ
لا شریک يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود اور نصاری یہہ کہ بجھا دیوین روشنی اللہ کی کہ
قرآن ہے یا نبوت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے یا معجزات ہین اور دلائل روشن ہین اوپر تنزیہ تقدیس
حق تعالی کے زن و فرزند سے ساتھ مونہون اپنے کے کہ بیہودہ بکنے لگتے ہین وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو کہ دین اسلام اور اعلام توحید ہے
اور اگرچہ ناخوش رکھین کافر هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
وہ ہے اللہ جسنے بھیجا رسول اپنے کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین ساتھ قرآن کے کہ محض ہدایت ہے اور ساتھ دین حق
کے کہ اسلام ہے اور اسواسطے بھیجا تو کہ غالب کرے دین اپنے کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینون کے احکام منسوخ
کردے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اس بات کو سمجھ لیجئے کہ صورت بعد نزول عیسی علیہ السلام کے وقوع مین اویگی
کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین روئے زمین پر نرہیگا بیت اٹھا کر منہہ سے برقعہ چشم دکھلا دے کہ تا بیا رسے
کوئی پوجنے والا رہے گنگا وجمنا کا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالمون سے اور درویشون
مین سے یہود اور نصاری کے البتہ کھا جاتے ہین مال لوگون کے ساتھ رشوت کے بیچ حکم کے اور بند کرتے ہین خلق کو دین

نصف

اللہ کے ہے کہ اسلام ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ اور جو لوگ کہ حرص اور بخل کے سبب
جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اُسکو بیچ راہ اللہ کے یعنے زکوٰۃ نہین دیتے سمجھ لیجیے کہ حدیث مین ہے
ما ادی زکوٰتہ فلیس بکنز جسکی زکوٰۃ دی ہے وہ کنز نہین یعنے کنز وہ ہے جسپر وعید مرتب ہے اور وعید یہہ ہے
کہ فرمایا فبشرہم بعذاب الیم پس بشارت دے اُن جمع کرنے والون زکوٰۃ نہ دینے والون کو ساتھہ عذاب دردناک کے
یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم جسدن کہ گرم کیا جاویگا یعنے آگ لگائے جاوینگی
اوپر خزانون کے بیچ آتش دوزخ کے پس داغ دیئے جاوینگے ساتھہ اُس درہم و دینار سوزان کے ماتھے اُنکے کہ فقیر کو دیکھ
کر چین بجبین ہوتے تھے اور کروٹین اُنکی کہ درویشون سے پہلوتہی کرتے تھے اور پیٹھین اُنکی کہ مسکینون سے پھیر لیتے
تھے سمجھ لیجیے کہ اشرف اعضائے ظاہرہ یہی تین ہین کہ شامل ہین تینون اعضائے رئیسہ کو کہ دماغ اور دل اور جگر
ہین پس یہہ تینون اُس دن معذب بداغ ہونگے اور کہینگے فرشتے ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون
یہہ ہے جو جمع کیا تھا تُمنے واسطے منفعت اپنے کے دنیا مین اور زکوٰۃ نہین دیتے تھے اور آج سبب مضرت تمھارا
ہوا اور تمھارے جان پر بلا لایا پس چکھو تم وبال اُسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھ لیجیے کہ ذخیرہ جسپر وبال نہ متفرع ہو وہ مال
صالح ہے اگر کوئی خزینہ مال کرے تو ذخیرہ اعمال کر اگر اور کنوز اعراض فانیہ کی جستجو کرین تو رموز اسرار باقیہ کی آرزو کر
بیت ایک دانہ فقیر کو دینا جمع سے خزینون کے بہتر ہے سمجھ لیجیے کہ سال شمسی تین سو سوا پینسٹھ دنکا ہے تقریباً
پانچ مہینے اکتیس اکتیس دنکے ایک اکتیس کا چار تیس کے دو انتیس کے چنانچہ اس بیت مین مذکور ہین بیت لا
لا الب لا ولا لا اشش یہہ بیت لل کط وکط لل شہور کو نہ بیت اور سال قمری تین سو چوون دنکا ہے وبیش وکم
اور معبدان اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہین تیسرے برس سال اُنکا تیرہ مہینے
کا ہوتا ہے اور حکم الٰہی مین بارہ مہینے کا ہر سال ہے سو بنا اعمال اہل اسلام کی شہور قمری پر رکھکر احکام صوم اور
حج زکوٰۃ کے اُسپر مرتبط کر کر عدد اُسکا فرمایا کہ ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ تحقیق
گنتی مہینون کی کہ پسندیدہ ہے نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے یا بیچ حکم اُسکے کے اور لکھا ہے اللہ
نے اس حکم کو یوم خلق السموات والارض منہا اربعۃ حرم جسدن کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو
اُن بارہ مہینون مین سے چار حرام ہین تین متصل ہین ذی القعد اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علحدہ ہے رجب
ذلک الدین القیم یہہ ہے حساب درست مہینون کے شمار کا فلا تظلموا فیہن انفسکم پس مت ستم
کرو بیچ اُن چار مہینون کے آپسمین لڑکر اور بے حرمتی اُن دنون کی کر کر جمہور علما کہتے ہین کہ حرمت مقاتلہ کی اِن مہینون
مین منسوخ ہے اور مراد ظلم سے گناہ ہے اور اگرچہ ترک گناہ سب مہینون مین لازم ہے لیکن تخصیص اِن چار مہینونکی
شرافت کے سبب ہے کہ اِن مہینونمین گناہ کرنا ایسا ہے جیسا حرم مین یا حال احرام مین کیا وقاتلوا المشرکین

کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ اور لڑو مشرکون سے اکٹھے ماہہاے حرام مین اور غیر کے مین جیسے کہ لڑتے ہین ہم
سے اکٹھے واعلموا ان اللہ مع المتقین اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھہ پرہیزگارون کے ہی مددگار اور حفظ لکھا ہی
کہ ایام جاہلیت مین لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل تحمل نہین کرسکتے تھے ایک شخص
قلمس کنانی نے موسم حج مین پکار کر کہا کہ ای معاشر عرب اس سال مین اللہ نے محرم مہر حلال کیا اسکے
بدلے صفر کی حرمت کی سب شکر خوش ہوئے دوسرے سال کہا اب محرم حرام ہی صفر حلال اسیطرح کبھی
کوئی مہینہ حرام کردیا کبھی کوئی جس ماہ حرام مین قتال منظور ہوتا اسکی حرمت اور مہینے پر ڈالدیتا پھر اختصاص
اشہر حرم کا سر نا مجرد عدد باقی رہے کہ سال مین چار مہینے کیسے ہی حرام ہین اور اس عمل کو نسی کہتے تھے
یہہ آیت اتری کہ انما النسیء زیادۃ فی الکفر سوا اسکے نہین کہ نسی یعنے آگے پیچھے کرلینا مہینونکا زیادتی
ہی بیچ کفر کے کیونکہ حلال جاننا اسکا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھنا اسکا کہ حلال کیا اللہ نے کفر دوسرا ہی
کہ انکے کفر مین مل گیا یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما گمراہ کئے جاتے ہین یا گمراہ کرتا ہی
انکو اللہ ساتھہ اس عمل کے وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہین نسی کو شہر حرم سے ایک
برس اور اسکی جا دوسرے کو حرام کرتے ہین اور حرام کرتے ہین اسکو ایک برس اسکے بدلے دوسرے حلال کرتے
ہین اور جس ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اسکو دوسرے برس حلال ٹھہرالیتے ہین اور جسکو حلال کیا تھا حرام
ٹھہرا دیتے ہین لیواطؤا عدۃ ما حرم اللہ فیحلوا ما حرم اللہ توکہ موافق کرین اور تمام کرین گنتی کو اس چیز کے کہ حرام کی اللہ
نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کرین واسطے موافقت عدد کے اسکو کہ حرام کیا اللہ نے بے
رعایت وقت کے زین لہم سوء اعمالہم زینت دئے گئے ہین واسطے انکے برے عمل انکے شیطانکی طرف سے
واللہ لا یہدی القوم الکفرین اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم کافرون کو نظم جاہلان عرب مہینے چار نہین دیتے
تھے خلق کو اماں ای مسلمانو چاہیئے تمکو کہ کسی حد مین دکھہ کسیکو نہ دو رنج کی چھوٹ نہین ہی ثمر رنج پاؤگے
کب یہی بہ تخم ترنج نقل ہی کہ تیسرے برس ہجرت سے حضرت نے غزوۂ تبوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک
سالی کے سبب مدینے والے بدحال تھے جب امر جہاد کا ہوا تو بعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد اور
گرمی ہوا دیکھہ کر ساتھہ کراہت طبعی کے سستی کرنے لگے یہہ آیت اتری یایہا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا
فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہی واسطے تمہارے کہ اعلاے کلمہ دین کے لئے
جسوقت کہ کہا جاتا ہی واسطے تمہارے نکلو بیچ راہ اللہ کے اور جہاد کرو تو جھل ہوجاتے ہو طرف زمین کے
کاہل اور سستی سے یا اپنے کھیتون کو دیکھنے لگے ہو ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ کیا راضی ہوئے تم ساتھہ
زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل پس نہین فائدہ زندگانی دنیا کا
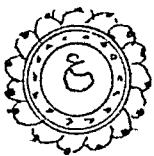
مقابل آخرت کے اور نعمت اسکی کے مگر تھوڑا اور کوئی عاقل بڑی نعمت چھوڑ کر چھوٹی کی طرف نہین مائل ہوتا کہ خرچ چھوڑ کر باقی کو فانی کو لے شہر کے بدلے تو بالی کو لے یعنے وہان کی نعمتون کے بدلے تو یہان کے عیش زندگانی کو لے
اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اگر نہ نکلوگے حرب کفار کو کہ مامور ہوئے ہو عذاب کریگا تمکو اللہ عذاب دردناک
کہ غلبہ دشمن سے یا اور کسی سبب تحیین کر دیگا ہلاک وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا اور بدل کریگا تمکو ساتھ قوم غیر تمھارے کے کہ فرمانبردار ہون جیسے یمن اور فارس والے اور نہ ضرر کرسکوگے اللہ کو کچھ کہ وہ بے نیاز ہے یا رسول اسکے کو کہ بنا عصمت مِن اللہ کے ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغیر و تبدیل سے قادر ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
اگر نہ مدد دوگے پیغمبر اسکے کو پس تحقیق مدد دی ہے اسکو اللہ نے اور مستقبل مین بھی اسکو بن مدد نہ چھوڑیگا جیسا کہ ماضی مین نہ چھوڑا تھا جس وقت کہ قصد نکالنے کا اسکے کیا تھا کافرون نے مکے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا درانحال کہ دوسرا دو تن کا تھا اور مدد دی تھی اسکو جس وقت کہ وہ دونو تھے بیچ غار ثور کے کہ وہ غار پہاڑ کے اوپر جانب یمن مکے کے ہے شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو حضرت گھر مین ابو بکر کے آئے انکو ساتھ لے وہان رات کو رہے تھے رات ہی رات مین اللہ نے سر غار پر درخت مغیلان اگایا اور کبوترون سے گھونسلا ہوا کر انڈا دلوایا اور مکڑی سے جالا تنوایا صبح کو کفار ڈھونڈھتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہہ زیر قدم نگاہ کرینگے ہمکو دیکھ لینگے آپ نے فرمایا ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما وہ احوال اللہ تعالی بیان فرماتا ہے
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جس وقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے مددگار فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ پس اتارے اللہ رحمت اپنی کہ سبب تسکین ہے اوپر رسول اپنے کے اور اظہر یہہ ہے کہ اوپر صدیق کے کہ بجہت محبت کے اوپر حال حضرت کے نہایت مضطرب تھے فرد ثانی اثنین اذ هما فی الغار یعنے صدیق فخر صحب کبار بیت جن پہ نازل سکینۂ حق ہے دل انھوں کا خزینۂ حق ہے
وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور قوت دی اللہ نے پیغمبر اپنے کو ساتھ لشکر فرشتون کے کہ نہین دیکھا تمنے انکو یعنے ان فرشتون کو کہ غار مین حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملائکہ ہین کہ بدر اور احزاب اور حنین مین اترے تھے
وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى اور کی بات ان لوگونکی جو کافر ہوئے تھے نیچی وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا اور بات اللہ کی وہ ہے اونچی اور کافرونکی بات جو سبب دعوت کفر ہے وہ خوار اور ذلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت اسلام یا توحید یا کلمۂ شہادت ہے وہ مرتبے اور قدر مین رفیع اور جلیل کی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہے عزیز کرتا ہے موحدون کو حکمت والا ہے ذلیل کرتا ہے مشرکون کو سمجھ لیجئے کہ مقصود لانے قصۂ غار سے اثنائے امر غزوہ تبوک مین یہہ ہے کہ اگر تم اس کارزار جہاد پیغمبر کی مدد نکروگے تو مین کرونگا جیسے غار مین مین نے مدد کی تھی

اور

اور اپنے دشمنوں میں سے سلامت نکالا تھا پس نصرت میرے ہاتھ میں ہے وما النصر الا من عند اللہ بیت
چاہو تو مجھ سے مدد اے مردوزن پاؤگے نصرت وہی ہیں جسکو دوں فتح مجھ سے چاہو نہ لشکر سے تو آپ مجھ سے
مانگ نہ پرستے تو جسکی کی میں نے مدد برتر ہوا جسکو چھوڑا میں نے وہ ابتر ہوا انفروا خفافا وثقالا نکلو واسطے
غزوہ تبوک کے ہلکے اور بھاری یعنے سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار یا جوان اور پیر یا درویش اور تونگر یا بے سلاح
اور مسلح یا کنوارے اور بیاہے یا دبلے اور موٹے یا میاں اور خدمتگار سلمی نے کہا ہلکے طاعت کرنیوالے ہیں اور بھاری
مخالفت کرنیوالے امام قشیری نے کہا خفاف وہ ہیں کہ بندش ہود ماسوا کے سے آزاد ہیں اور ثقال وہ ہیں کہ بقید
تعلقات مقید ہیں بحر الحقائق میں ہے کہ خفاف مجذوب ہیں جو کشش عنایت حق سے براہ سلوک آئے ہیں
اور ثقال سالک ہیں جو پرورش ہدایت سے متوجہ بجذبہ حقانی ہوئے ہیں یہہ دو نو گروہ راہ پر ہیں لیکن ایک بال
کشش پر سوار کرتا ہے اور ایک پیادے کوشش راہ چلتا ہے جو پاؤں سے چلتا ہے وہ ایک قدم میں عالم کو
زیر کرتا ہے اور جو بال اقبال سے اڑتا ہے ایکدم میں بساط مشاہدہ ماسوے کو طے کرتا ہے بیت عارف حق
جز شادی عالم اور نہ کچھ غم دیکھے ہے کون و مکان کو دم میں طے کر اور ہی عالم دیکھے ہے جب بعضے لوگ غزوہ
تبوک کے جانے سے کچھ کچھ بہانے کرنے لگے فرمان ہوا کہ عذر غیر مقبول ہے غزوہ تبوک کو جاؤ وجاھدوا
باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ اور جہاد کرو ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ کے ذلکم
خیر لکم ان کنتم تعلمون یہہ نکلنا اور حرب کرنا بہتر ہے واسطے تمہارے نہ نکلنے سے اور نہ لڑنے سے اگر ہو تم
جانتے ثواب جہاد کا اور عقاب تخلف کا لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو غزوہ تبوک کا
حکم کیا تین فرقے ہوگئے ایک نے خوشی سے قبول کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرے نے حکم خدا اور رسول
کو مانا اگرچہ نفس پر انکے گران تھا وہ ضعفائے مومنین تھے تیسرے نے اجازت رہنے کی چاہی وہ منافق تھے
انکی شان میں یہہ آیت آئی کہ لو کان عرضا قریبا وسفرا قاصدا لاتبعوک اگر ہوتا اسباب دنیا نزدیک ملنے
کے اور سفر میانہ آسان البتہ چلتے تیرے ساتھ واسطے طمع مال دنیا کے ولکن بعدت علیہم الشقۃ اور لیکن
دور کی اوپر انکے راہ دراز کہ مشقت سے قطع ہوسکیگی وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم اور البتہ قسم
کھاوینگے ساتھ اللہ کے یہہ معجزہ قرآن کا ہے کہ احوال آئندہ کا بیان کردیا کہ جب تم غزوہ تبوک سے آؤگے تو تخلف
بطریق اعتذار تمہارے پاس آکر کہینگے کہ قسم ہے اللہ کی اگر طاقت سفر کرنے کی رکھتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھ تمہارے
یھلکون انفسھم ہلاک کرتے ہیں جانوں اپنی کو جھوٹی قسم کھا کر یعنے مستحق عذاب کا اپنے آپ کو کرتے ہیں واللہ
یعلم انھم لکاذبون اور اللہ جانتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹے ہیں عفا اللہ عنک معاف کرے اللہ تجھ سے
یہہ دعا ہے اللہ کیطرف سے پیغمبر کو اور وہ ہو جو انبیا اور اسلام اور یہہ عادت ہے لوگوں کی کہ دعا عفو اور رحمت کی

ع

بے وقوع خطا کرتے ہین جیسے پانی پلانیوالے کو کہتے ہین غفر اللہ لک اور جواب عاطس حامدین کہتے ہین یرحمک اللہ
اور بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے اذن چاہنے والون کو اجازت تخلف کی دی تھی حق تعالی نے
اُسے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہہ خبر ہے اور معنے یہہ ہین کہ معاف کیا اللہ نے تجھ سے لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ کیون
پروانگی دی تو نے انکو رہنے کی اور بہانے انکے مانے تجھے چاہتا تھا کہ پروانگی مین جلدی نکرتا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ یہانتک کہ ظاہر ہو جاتے واسطے تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہین بہانے
والون مین اور جان لیتا تو جھوٹون کو لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ نہین پروانگی مانگتے تجھ سے وہ لوگ کہ تحقیق و یقین ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے
بیچ اسکے کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ اور اللہ جانتا ہے پرہیزگارونکو
اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ
سوا اسکے نہین کہ پروانگی مانگتے ہین تجھ سے بیچ تخلف کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت
کے اور شک مین ہین دل انکے کہ اسلام حق ہے یا نہین پس وے بیچ شک اپنے کی متردد ہین وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ
لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا منافق واسطے غزوہ تبوک کے البتہ تیار کرتے
واسطے اسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اُٹھنا انکا پس باز رکھا انکو اور دہشت اور کاہلی دی وَقِيْلَ
اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ اور کہا گیا انکو کہ بیٹھ رہو گھرون مین ساتھ بیٹھنے والون کے یعنے ساتھ عورتون اور لڑکون
اور بیمارون اور لنگڑون اور لولون کے یہہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی انھو مین سے بعضون نے بعضونکو
کہا لکھا ہے کہ جب لشکر اسلام غزوہ تبوک کو چلا عبد اللہ بن ابی بھی نکلا دوسرے کوچ مین رہ گیا اور تخلف کر کے اپنے
لوگون کو لیکر پھر آیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اگر اسمین خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا احسان مانو کہ شر اشرار سے بچو
حق تعالی نے موافق قول حضرت کے آیت نازل کی کہ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا اگر نکلتے ابن ابی
وغیرہ درمیان تمھارے نہ زیادہ کرتے تمکو مگر فساد اور تباہی وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ اور البتہ گھوڑے
دوڑاتے درمیان تمھارے ساتھ غمازی اور فساد بازی کی چاہتے واسطے تمھارے فتنہ یعنے مخالفت درمیان تمھارے
ڈالتے یا جنگ آدمیون سے تمکو ڈراتے وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ اور بیچ تمھارے جاسوس ہین واسطے انکے کہ تمھاری
خبرین انکو پہنچاتے ہین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ جانتا ہے ظالمون کو یعنے منافقونکو لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ
قَبْلُ تحقیق چاہا تھا انھون نے فتنہ پہلے اس سے غزوہ احد مین کہ تجھ سے پھر گئے تھے یا حرب خندق مین کہ کہتے
تھے یَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ اور الٹ پلٹ کیا واسطے تیرے کامون کو
یہانتک کہ آئی مدد الہی وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور ظاہر ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے

اور نصرت تیری کو لیکن جب خدا چاہتا ہی کراہت کسیکی تاثیر نہین کرتی بیت پروانگی بیچھو اگر شتہ حساب ولا الیو
کیا ڈر اُسے حاجب کا کیا خوف ہی دربانکا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جند بن قیس کو کہا کہ کیون
نہین میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ وہان سے کنیزکین اور لونڈیان خوب صورت لیجے جند بن قیس نے کہا کہ
انصار جانتے ہین کہ مین مشغول بہ نسا ہون ڈرتا ہون کہ زنان بنی اصغر کو دیکھکر صبر نکر سکونگا فتنے مین پڑجاونگا
یہہ آیت اُتری وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي اور بعضا اونمین سی وہ شخص ہی کہ کہتا ہی
پروانگی دو واسطے میرے بیچ تخلف اس غزوہ کے اور مت فتنے مین ڈالو مجھکو أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا خبردار ہو وہ بیچ
فتنے کے گر پڑے کہ انکا نفاق ظاہر ہو گیا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ اور تحقیق دوزخ گھیر رہا ہی کافرون کو
إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر پہنچے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اندوہگین کرتی ہی اونکو بسبب حسد کی کہ
رکھتے ہین وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ اور اگر پہنچے تجھکو مصیبت
جنگ مین جراحت اور شدت جیسی احد مین ہوئی کہتے ہین تحقیق پکڑ لی تھے ہمین احتیاط کام اپنے کی پہلے اس سے
کہ دور اندیشی کرکے لڑائی کو نہین گئے تھے اور پھر جاتے ہین اور وہ خوش ہوتے ہین قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ
اللَّهُ لَنَا کہہ ای پیغمبر ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو مگر جو کچھ کہ لکھا اللہ نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین غنیمت سے اور ہزیمت سے
دولت سے اور نکبت سے عشرت سے اور عسرت سے هُوَ مَوْلَانَا وہی کارساز ہمارا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ
اور اوپر اللہ کے چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے نظم توکل کرو اُسپہ نے اوپر کہ تحمل مقصد کا پاؤ ثمر نتیجہ توکل کا
ای دوستو حصول مرادات ہی جان لو قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ کہہ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
انکو کہ تم نہین منتظر ہو واسطے ہمارے مگر ایک کے دو بھلائیون سے کہ نصرت ہی اگر مارینگے ہم اور شہادت ہی اگر
مارے جاوینگے ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا اور ہم منتظر ہین واسطے
تمھارے یہہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھون سے فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ
پس منتظر رہو اُس چیز کے کہ واسطے ہمارے چاہتے ہو سمجھ لیجئے کہ منافق جیسے انتظار کرتے تھے دو مین سے ایک کا
واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سچے مسلمانون کو ارشاد ہوا کہ کہو ہم بھی منتظر ہین کہ تمکو ان دونون مین سے ایک
ہو یا اللہ تعالی ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کرکے جیسے پہلے مخالفون کو کیا تھا یا ہمارے ہاتھون سے تمھین
قتل کرکر جہنم کو پہنچائے لکھا ہی کہ جند بن قیس نے حضرت سے کہا کہ مین پروانگی رہنے کی چاہتا ہون میرا جانا
حرب بنی الاصغر کو مشکل ہی لیکن مال سے اپنے مددگاری آپکے لشکر کی کرونگا یہہ آیت اُتری کہ قُلْ أَنْفِقُوا
طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ کہہ ای پیغمبر جواب مین اُسکے خرچ کرو خوشی سے اور رغبت سے یا ناخوشی سے
اور نفرت سے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا تم سے انفقوا امر ہی بمعنے خبر إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ تحقیق تم ہو قوم نکلے ہوئے دائرہ

اسلام سے اور نفقہ کافر کا مقبول نہین وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ
اور نہین منع کیا انکو اس بات سے کہ قبول کیئے جاوین اُنسے نفقے انکے مگر یہہ کہ اُنھون نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ
رسول اُسکے کے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى اور نہین آتے نماز کو جماعت پیغمبر مین مگر وہ کاہلی کرتے ہین یعنے
کسالت اور کراہت سے آتے ہین نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كَارِهُوْنَ اور نہین خرچ کرتے براہ خدا
مگر وہ ناخوش رکھتے ہین کیونکہ دیتے ہین نہ اسید ثواب رکھتے ہین اور نہ دیتے ہین خوف عقاب فَلَا تُعْجِبْكَ
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ پس نہ خوش لگے تجھکو مال منافقون کا اور نہ اولاد انکی کیونکہ کثرت اموال اور اولاد وبال ہے انکو
یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ اراد
کرتا ہے اللہ تو کہ عذاب کرے انکو ساتھ اُن چیزون کے بیچ زندگانی دنیا کے کہ مال کے جمع اور نگہبانی مین رنج اٹھاوین
اور اولاد کے درد دکھ مین مبتلا ہون وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکل جاوین جانین انکی غم کھاتے کھاتے
اور الم اٹھاتے اٹھاتے اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر مرین نہ مال انکا ہاتھ پکڑے نہ اولاد فریاد کو پہنچے بسبب اجل کا
جب اپیل پیام آئی ہے نہ مال اور نہ اولاد کام آئی ہے وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ اور قسم کھاتے ہین ساتھ اللہ
کے یہہ کہ وہ تم مین سے ہین یعنے اہل اسلام مین سے ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور نہین وہ تم
مین سے ولیکن وہ ایک قوم ہین کہ ڈرتے ہین تم سے کہ انکو قتل اور اسیر نکرو پس ساتھ تقیے کے اظہار اسلام
کرتے ہین لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاوین وہ جگہہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ
یا غار پہاڑ کی یا سوراخ گھسنے کے البتہ پھر جاوین طرف اسکے تمھارے ڈر سے اور وہ دوڑتے ہون کہ کسی کے منع
کرنے سے باز نہ رہین جیسے گھوڑا سرکش منہہ زور کہ روکے سے نرکے لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مال
غنیمت تقسیم فرماتے تھے ابو الجواظ منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات تمھارے رودارون
کو دیتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ ہم عدل کرتے ہین یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ اور بعضے
منافقون مین وہ ہین کہ عیب کرتے ہین تجھکو بیچ بانٹنے خیرات کے بعضون نے کہا ہے کہ یہہ آیت بیچ شان ابن ابو الخویصرہ
یعنے جرقوس بن زہیر کے کہ سر خوارج تھا آئی ہے کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرت نے واسطے تالیف
قلوب نو مسلمانون کے انکو مال بہت دیا تھا اُسپر اُسنے طعن کیا تھا یا طلائے غیر خالص کہ علی مرتضے رضی اللہ
عنہ نے بھیجا تھا اور حضرت نے وہ سب چار شخصون کو اشراف عرب سے دیا اُسنے کہا عدل کرو یا رسول اللہ حضرت نے
فرمایا کہ دلیری ہے تجھہ پر اگر مین عدل نکرونگا تو کون کریگا اور حضرت نے اسکا اور اسکے قوم کا مارقین لقب رکھا
اور بعضون نے کہا ہے کہ معتب بن قشیر نے حضرت کے تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا اور غرض اسکی اپنا نفع تھا
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا پس اگر دیئے جاوین خیرات مین سے جیسا وہ چاہتے ہین خوش ہون

وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ اور اگر نہ دئے جاوین خیرات مین سے موافق خواہش اُنکی کے ناگاہ وہ غصہ
کرتے ہین اور ناخوش ہوتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور اگر وہ راضی
ہوتے اُس چیز سے کہ دی ہے اُنکو اللہ نے اور رسول اُسکے نے غنیمت اور صدقے سے اور کہتے کفایت ہے ہمکو اللہ
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ شتاب ہے کہ دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے سے اور غنیمت اور رسول اُسکا دیگا زیادہ
اِس سے کہ اب دیا ہے اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین البتہ بہتر ہوتا اُنکے حق مین
کیونکہ رضا بالقسمت موجب بہشت ہے اور جزع کرنا اُسمین باعث محنت ابراہیم ادہم نے کہا کہ جو تقادیر پر راضی ہوا
غم و ملال سے چھوٹا بیت تقدیر پہ راضی ہو تدبیر سے کیا حاصل تدبیر یہ کیا بلکہ تقدیر کا رو قایل سمجھ لیجئے کہ حق تعالی
اب مصارف صدقات کے بیان فرماتا ہے کہ لوگ نادان سمجھ لین کہ جو حضرت نے تقسیم فرمائی عین صواب تھی
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سوا اسکے نہین کہ زکوۃ واسطے فقیرون کے اور مسکینون کے ہے امام اعظم
کے نزدیک فقیر وہ ہے کہ غنی نہو کچھ رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور شافعی کے نزدیک برعکس اسکے ہے
وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور واسطے عمل کرنیوالون کے اوپر اُسکے یعنے جو لوگ تحصیل کرین مال زکوۃ کو وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ
اور اُن لوگونکے کہ الفت دلائے جاتے ہین دل اُنکے یعنے اسلام لائے ہین اور ابھی نیتین اُنکی خالص نہین ہین
اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب تھے جیسے ابوسفیان اور عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس اور سوا اُنکے حضرت
نے غنائم حنین مین سے اُنکو حصہ کامل دیا تھا اور بعد ظہور اسلام اور غلبہ مسلمانون کے ایسے لوگونکا حصہ باجماع صحابہ
ساقط ہے کیونکہ وہ جس غرض کے واسطے تھا وہ پوری ہو گئی وَفِي الرِّقَابِ اور بیچ آزاد کرنے گردنون کے یعنے
جو غلام کہ اپنے مالک کو لکھ دے کہ اِتنا مال جو دون تو آزاد ہون اُسقدر مال اُسکو دیکر آزاد کرواوے اور ایسے جو
کافرون کی قید مین پڑے اُسکو دیکر چھڑاوے یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہین
کہ مال زکوۃ مین سے غلام خرید کر آزاد کر دے وَالْغٰرِمِيْنَ اور واسطے قرضدارون کے کہ قرض لیکر بیجا صرف نہین کیا
اور گناہ مین نہین دیا وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بیچ راہ اللہ کے یعنے واسطے مجاہدون کے اور حاجیون کے اور طالب علمون کے
وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافرون کے کہ مال لینے سے دور ہوئے ہین اُن گروہون کو دینا زکوۃ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ
فرض ہے طرف سے اللہ کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مستحقون کو زکوۃ کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ
قسمت کے جیسی کہ چاہئے سمجھ لیجئے کہ مصرف زکوۃ کے آٹھ فرمائے اُنمین سے ایک مؤلفۃ القلوب نکل گئے
باقی سات رہے سو اُنکو نظم مین کرکر لکھتا ہون تا ہر ایک یاد با آسانی کرے نظم کل فقیر و عامل و مسکین و مجاہد غزا
قرضدار اور جو غریب از مال خود ہوئے جدا اور مکاتب بھی کہ ہو آزاد مین جائے زکوۃ دے زکوۃ ان سب کو دینا مگر
مقروض کو ناروا ہے زوج کو اولاد کو آبا کو مان اور غلام اپنے کو گر آزاد ہو بعض اسکا جان اور مدبر اور مکاتب اپنے کو جان

نہین ۃ ایسے ہی ام ولد کو اور غنی کو کر یقین ۃ بندہ زادے کو نہ دے ذمی کو بی کو کر ہو فقیر ہو بی کفن بی قرض مردے مین
نو کر چرح ای اسیر ۃ بی بنا مسجد نہ پل بی لے غلام آزاد کر ۃ ہاشمی کو بی موالی اُنکے گواہی با خبر لکھا ہی جلالین
اور اصحاب اُسکے جیسے رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور سینہ انکا حضرت کے کینے سے
بھرا تھا آپکی شان مین اپنی مجلسون مین بیٹھ کر سخنان بیہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو حضرت سننے کے تو تم
رسوا ہو گے تو کہتے کہ حضرت گوش شنوا رکھتے ہین ہم قسم کھا لینگے تو وہ اعتبار کر جاوینگے یا نبتل بن حارث ہمیشہ
حضرت کو برا کہتا تھا جب اُسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہین ہم جو کہتے ہین وہ سنکر قبول کر لیتے ہین
یہہ آیت اتری کہ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ اور بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے
ہین پیغمبر کو اور کہتے ہین کہ وہ مرد خوش شنوا ہی یعنی جو اُسنے کہو سنکر مان لیتے ہین قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ کہہ اُنکو
کہ سننے والا بھلائی کا ہی واسطے تمھارے یعنی جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہین بلکہ قبول کرنیوالا اُسکی کا
ہی يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ایمان لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور باور کرنیوالا
واسطے مسلمانون کے اور قبول کرنیوالا ہی باتین انکی واسطے خلوص نیت انکی کے اور رحمت ہی واسطے اُن
لوگون کے جو ایمان ظاہر کرتے ہین تم مین سے یعنی یہہ نہین ہی کہ پیغمبر صدق اور کذب تمھارا نہین جانتا بلکہ پردہ
پوشی تمھاری کرتا ہی اور اپنی رحمت سے مہربانی فرماتا ہی وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور
جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر خدا کو واسطے اُنکے عذاب ہی درد دینے والا آخرت مین يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ
لِيُرْضُوكُمْ قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے واسطے تمھارے ای مسلمانو کہ ہم منافق نہین تو کہ راضی کرین تمکو اپنے
سے وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ اور اللہ اور رسول اُسکا سزاوار تر ہین اسلیے کہ راضی
کرین انکو منافق اگر ہین ایمان والے سمجھ لیجیے کہ واحد لانا ضمیر کا دلالت اوپر ایک ہونے دونو رضاؤن کے کرتا ہی
یعنی رضامندی اللہ کی وابستہ بر رضامندی رسول ہی أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا کیا نہین جانا انھون نے یہہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اُسکے کا پس سزاوار ہی اُسکے
کہ ہو واسطے اُسکے آگ دوزخ کی در الحال کہ ہمیشہ ہو رہنے والا ہی اُسکے ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ یہہ ہمیشہ رہنا دوزخ
مین رسوائی بڑی ہی منقول ہی مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخن آزار اور ستر دور سے کہتے
تھے اور آپ کی باتون کو باستہزا ادا کرتے تھے بعضے اُنمین سے تمنا کرتے تھے کہ کیا ہوتا کہ ہمین سو کوڑے مارتے
اور آسمان سے آیت نہ آتی کہ سبب فضیحت ہماری کا ہووی یہہ آیت اتری يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ
سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ڈرتے ہین منافق یہہ کہ اُتاری جاوے اوپر مومنون کے ایک سورۃ قرآن سے کہ خبر دیوے انکو ساتھ
اُس چیز کے کہ بیچ دلون منافقون کے ہی کفر اور نفاق سے قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ۝
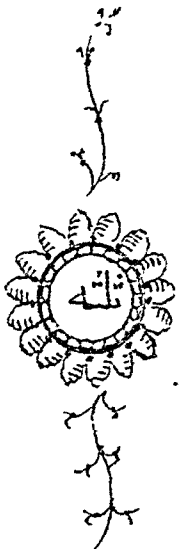
ثلثہ

کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انکو کہ ٹھٹھا کرو یہہ امر واسطے تہدید کے ہے یعنے مت ہنسو کہ جزا پاؤ گے اور جزا
یہہ ہے کہ تم فضیحت ہو گے تحقیق اللہ نکالنے والا ہے اور ظاہر کرنیوالا ہے اُس چیز کا کہ ڈرتے ہو ظاہر کرنے
اُسکے سے یعنے اخلاقی اور بدطینتی جو تمھاری ہے لکھا ہے کہ غزوۂ تبوک مین ودیعت بن ثابت ساتھ جماعت
منافقون کے آگے آگے حضرت کے جاتا ہے اور کہتا تھا کہ دیکھو اس مرد کو یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ چاہتے
ہین قلعے شام کو لین اور قصور ملوک مین رہین یہہ بات آپ نے کشف باطن سے معلوم کر کر عمار یاسر رضی اللہ
عنہ کو کہا کہ پوچھو اس سے کیا کہتا ہے اگر انکار کرے تو بتا دیجو کہ یہہ یہہ باتین کہتا ہے تو عمار نے جا کر کہا وہ عذر
کرنے کو حضرت کے پاس آیا کہ مین بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے کہ داب رہ گذریونکا ہے کہتا تھا یہہ آیت
نازل ہوئی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط اور اگر پوچھے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اُنسے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہینگے سوا اسکے نہین کہ ہم مثل مسافرون کے بحث کرتے ہین ہر نوع کی باتون مین
اور کھیلتے ہین قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ کہہ انکو بطریق توبیخ کیا ساتھ اللہ کے اور
آیتون اسکی کے اور رسول اسکے کے تھے تم ٹھٹھا کرتے اور ایسے ٹھٹھا کرنا گمراہی ہے لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ مت عذر کرو کہ عذر تمھارا دروغ محض ہے تحقیق کافر ہوئے تم پیغمبر پر طعن کرنے سے پیچھے ظاہر کرنے
ایمان اپنے کے اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ اور معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے کہ توبہ کرے سمجھ لیجئے
کہ وہ مخشی بن ضمیر تھا کہ اُسنے توبہ کی ہے اور دعا کی جناب الٰہی مین کہ شہادت پاؤن سو شہید ہوا
حرب یمامہ مین نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو بسبب اسکے کہ
تھے وہ گنہگار مصر اوپر نفاق کے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ منافق مرد کہ تین سو تھے
اور منافق عورتین کہ ایکسو ستر تہین بعض انکے بعضون سے ہین مشابہ نفاق مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ حکم کرتے ہین ساتھ نامعقول کے کہ کفر ہے یا معصیت یا تکذیب پیغمبر
اور منع کرتے ہین معقول سے کہ ایمان ہے یا طاعت یا متابعت پیغمبر اور بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات
اور صدقات سے یا اٹھانے سے واسطے دعا کے یا مددگاری سے حاجتمندون کے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ
بھول گئے اللہ کو کہ اُسکا کہا نہ مانا پس بھول گیا انکو کہ فضل اپنا اُٹھا لیا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تحقیق منافق
زن و مرد وہ ہین فاسق کہ دائرہ ایمان سے خارج ہین وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وعدہ کیا ہے اللہ نے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور کافرونکو مرد ہون یا زن
آتش دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے هِيَ حَسْبُهُمْ وہ آگ کفایت ہے انکو واسطے عذاب کے
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کیا ہے رحمت دینے سے انکو اللہ نے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ اور واسطے انکے آخرت مین

عذاب ہے دائم قائم كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا اے منافقو ہو تم
مانند ان لوگون کے کہ تھے پہلے تم سے امم ماضیہ مین تھے سخت تر تم سے قوت مین اور زیادہ مال مین اور اولا
مین فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ اٹھایا اُنھون نے ساتھ لینے کے آرزون فانی سے فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ
كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا پس فائدہ اٹھایا تمنے بھی ساتھ حصے لینے
لذتون فانی سے جیسا فائدہ اٹھایا تھا اُن لوگون نے کہ پہلے تھے تم سے ساتھ حصے اپنے کے اور بحث کی تمنے
جیسے بحث کی تھی اُنھون نے أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یہہ لوگ کھوئے گئے عمل انکے
بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد نے لٹنے و فائدہ اور آخرت کے کہ ثواب انکا نابود ہوگیا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور یہہ
وہ ہین ٹوٹا پانیوالے دو جہان مین أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ کیا نہین آئی ہے
منافقون کو کہ لذات دنیائے فانیہ مین مغرور ہین اور حاصل کرنے مزے نعمات باقیہ کے سے مہجور ہین خبر عذاب
کی ان لوگون کے کہ پہلے ان سے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوب گئے اور گروہ عاد کی کہ باد صرصر سے ہلاک
ہوئی اور جماعت ثمود کی کہ آواز سخت سے مر گئے وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ اور قوم
ابراہیم کی کہ انواع عذاب مین مبتلا ہوئی نمرود مردود کو پشہ لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والون مدین کے کہ قوم
شعیب تھے انہین سے جو برادری مین سے انکے قلعے مین رہتے تھے وہ زلزلہ سے مرے اور بچارون کیطرح
جو جنگل مین رہتے تھے انپر آگ برسی سب جل گئے اور رہنے والے الٹی بستیون کے یعنے قوم لوط کے کہ زیر و زبر
ہو کر ہلاک ہوئے أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلون کے فَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے انکو ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے
ساتھ کفر اور تکذیب کے تا کہ مستحق عذاب کے ہوئے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ایمان
ولے مرد اور ایمان والی عورتین بعضے انکے دوست بعضونکے ہین مدد اور معاونت مین يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حکم کرتے
ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت ہے اور منع کرتے ہین برائیون سے کہ کفر اور معصیت ہے اور قائم
رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی جمیع امور مین أُولَٰئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ یہہ لوگ شتاب رحمت کریگا انپر اللہ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے
کرے حکمت والا ہے ہر شئ کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہے وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان
والون کو اور ایمان والیون کو جنتون کا کہ چلتے ہین نیچے درخت انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے ولے ہونگے بیچ اسکے

اور گھرون پاکیزہ کا بیچ بہشتون پائندہ کے جنات عدن نام ایک شہر کا ہے بہشت مین کہ چشمہ تسنیم اسمین
ہے یا اعلی درجون بہشت کا ہے امام ثعلبی نے کہا ہے کہ نہر ہے جنت مین کہ دونون کنارون پر اسکے باغ
ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور رضامندی ہے طرف سے اللہ کے بہت بری بہشت سے اور نعمت وہان کی سے

نظم
ہر ایک نعمت تیری ہے یون تو بہتر ولے تیری رضا ہے سب سے اکبر
رضا ہی منشاء جملہ کرامات رضا ہی مبداء احسان و خیرات
رضا تیری ہے بس مطلوب میری نہین کچھ اور ہے مرغوب میری

احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ حق تعالی پکاریگا یا اہل جنت وہ کہینگے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک پس فرماویگا کہ
خوش ہوئے تم کہینگے کیا ہے واسطے ہمارے کہ خوش نہون ہم اور حال آنکہ دیا ہے ہمکو تونے وہ کچھ کہ
کسیکو خلق سے عطا نہین کیا حق تعالی فرماویگا کیا دو نہین تمکو فاضل تران عطاہائے بہشتون سے کہینگے وہ
کیا چیز ہے کہ ان سے فاضل تر ہو خطاب ہوگا کہ اتارون مین تمپر رضامندی اپنی اور ہرگز تمپر خشمگین نہون
یہان سے معلوم ہوا کہ رضوان الہی سے فاضل تر کوئی نعمت نہین

بیت
سوا تیری رضا کے کچھ نہین درکار یا رحمان مجھے وسے روضہ رضوان کہ ہے وہ موضع رضوان

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ خوشنودی
اللہ کی ہے مراد پانا بڑا کہ تمام نعمات دنیا سے بہتر بلکہ نعیم جنت سے فاضلتر ہے يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اور اے پیغمبر جہاد کر کافرون سے ساتھہ تلوار کے اور منافقون سے ساتھہ الزام حجت کے اور اقامت
حدود کے اسپر اور سختی کر اوپر انکے وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری
ہے جگہہ پھر جانیکی دوزخ لکھا ہے کہ وقت تیاری کرنے غزوہ تبوک کے جلاس بن سوید گدھے پر سوار
قبا کیطرف سے مدینے کو آتا تھا لوگون کو اس سفر سے نفرت دلانیکو کہنے لگا کہ اگر جو کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
لائے ہین حق ہو تو اس گدھے سے کہ سوار ہون اسپر بدتر ہون مصعب نے کہ اسکا ربیبہ تھا یہہ بات حضرت
سے کہی آپنے جلاس کو بلاکر مصعب کے روبرو پوچھا وہ قسم کھا گیا کہ مین نے نہین کہا مصعب نے دعا کی کہ
الہی اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر کہ صدق سخن معلوم ہو یہہ آیت اتری يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا قسم کھاتے ہین
ساتھہ اللہ کے کہ مطلق نہین کہا اس بات کو وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ اور تحقیق کہا انھون نے کلمہ کفر
کا کہ طعن کرنے لگے دین مین اور شک لانے لگے کلام سید المرسلین مین وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا
بِمَا لَمْ يَنَالُوْا اور کافر ہوئے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا اس چیز کا کہ نہ پہنچے اسکو سمجھ لیجیے کہ مقصود انکا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور مہاجرون کا مدینے سے نکال دینا تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت
رکھکر بادشاہ بنانا تھا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اور نہین عیب کیا اور کینہ رکھا ساتھہ
پیغمبر کے اور مسلمانون کے مگر اس بات کا کہ دولتمند کیا انکو اللہ نے اور رسول اسکے نے فضل اپنے سے کہ

اہل مدینہ مفلس تھے حضرت کے قدم کی برکت سے غنائم بہت ہاتھ لگیں غنی ہو گئے سو سبب عداوت کا
نہیں مگر تونگر ہو جانا انکا بعضے کہتے ہیں مولائے جلاس مارا گیا تھا حضرت نے بارہ ہزار درم دلوا دئے تونگر ہوگیا
اور دو ہزار درم زیادہ دیت سے اپنے فضل سے دلوائے تھے سو تعریضا فرمایا کہ سبب کینے کا نہیں مگر دولت غنا
فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ پس اگر توبہ کریں نفاق سے ہوگا بہتر واسطے انکے وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا
أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور اگر پھر جاویں توبہ سے اور نفاق پر رہیں عذاب کریگا انکو اللہ عذاب دردناک بیچ
دنیا کے ساتھ قتل ہونے کے اور آخرت کے ساتھ جلنے کے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ
اور نہیں واسطے انکے بیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ یار اور مددگار کہ عذاب انسے دور کرے
منقول ہے کہ جلاس نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت میں سے ہوا لکھا ہے کہ ثعلبہ انصاری زہاد
صحابہ سے تھا حضرت سے ایکدن کہنے لگا کہ دعا کرو کہ میں تونگر ہو جاؤں آپ نے بہت سمجھایا نہ مانا آخر آپ نے
دعا کی گوسفندوں میں اسکے اسقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے میں جگہہ رہنے کی نرہی جنگل کو گیا وہاں اتفاقا
کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ کو مدینے میں آتا تھا پھر وہ بھی چھٹ گیا جب حضرت نے عامل صدقات کو
زکوٰۃ لینے کو اسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمیں یہہ سمائی کہ زکوٰۃ نہ دے سکا کہنے لگا کہ پیغمبر کہ ہم سے طلب
کرتے ہیں جزیہ ہے یہہ آیت اتری وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ
مِنَ الصَّالِحِينَ اور بعض منافقوں میں سے وہ شخص ہے کہ عہد کیا ہے اللہ سے اگر دیگا اللہ ہمکو فضل اپنے سے
مال البتہ خیرات کرینگے ہم اور زکوٰۃ نکالیں گے اور البتہ ہونگے ہم صالحوں سے فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا
فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ پس اثر دے گیا وہ بخل اور منع زکوٰۃ انکو نفاق کا کہ انکے دلمیں سما گیا ہے زائل نہیں ہوگا
اسدن تک کہ ملاقات کرینگے عمل اپنے سے یعنے جزا اسکے سے ملینگے اور وہ دن قیامت کا ہوگا بِمَا
أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ سبب اسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا
اس سے اور سبب اسکے کہ تھے جھوٹ بولتے أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ
عَلَّامُ الْغُيُوبِ کیا نہیں جانتے وہ خلاف یہہ کہ اللہ جانتا ہے بھید انکا جو نفاق اور عہد شکنی دلمیں انکے
بھری ہے اور مصلحت انکی کہ کہتے ہیں آپسمیں کہ یہہ زکوٰۃ جزیہ ہے اور یہہ کہ اللہ جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا
اس آیت میں تہدید عظیم ہے نظم جانتا راز ہے تو یہہ بات خوب یقین ہے اللہ علام الغیوب ظاہر و
باطن کنہ سے کر حذر بیچ معاصی سے کہ ہے اللہ کا ڈر سر و نجویٰ آشکارا اسپہ ہے پیرا احتساب ہویدا
اسپہ ہے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو واسطے مددگاری خرچ لشکر تبوک کے ارشاد
کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مال اسباب دنیوی جو رکھتے تھے لے آئے اور حضرت عمرؓ آدھا مال

لائے اور حضرت عثمان تین سو اونٹ تیار اور ہزار مثقال سونا لائے اور عبد الرحمن بن عوف چالیس اوقیے طلا
اور چار ہزار درم لائے اور عباس اور طلحہ اور سعد اور محمد مسلمہ رض بھی مال لائے سب نے حضرت کے روبرو ڈھیر لگا
دیا آخر کو عاصم بن عدی سو وسق خرما کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہے لایا پھر ابو عقیل انصاری ایک صاع خرما
لایا اور کہا کہ آج شب صبح تک مزدوری پر پانی کھینچا مین نے دو صاع خرمے ملے ایک صاع واسطے عیال کے
چھوڑ آیا ہون اور ایک یہان لایا ہون حضرت نے فرمایا اسکو سب صدقات کے اوپر رکھو منافق بطریق
عیب کہنے لگے کہ عبد الرحمن اور عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور رسول ابو عقیل کے ایک صاع کی پروا
نہین رکھتے وہ لالچ کے واسطے لایا ہے کہ اس صدقات مین سے کچھ ہاتھ لگے یہہ آیت نازل ہوئی
الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقٰتِ وہ لوگ کہ عیب کرتے ہین رغبت کرنیوالون
کو اور زیادہ دینے والون کو مسلمانون مین سے بیچ خیراتون کے یعنے عبد الرحمن اور عاصم کو کہ ریا کی نسبت کرتے
ہین وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ اور ان لوگون کو بھی عیب کرتے ہین جو نہین پاتے مگر محنت اپنی یعنے
ابو عقیل کو کہ کہتے ہین خدا اور رسول صاع خرما اسکے سے بے پرواہ ہے فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ پس ٹھٹھا کرتے ہین
انسے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ٹھٹھا کرتا ہے اللہ انسے یعنے جزا انکے ہنسی کی دیتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے
انکے عذاب ہے دردناک اس ٹھٹھے بازی کے بدلے انوار مین ہے کہ عبد اللہ بن ابی کا بیٹا کہ عبد اللہ اسکا بھی
نام تھا خالص مسلمان تھا باپ کے مرض مین حضرت کے حضور آکر عرض کرنے لگا کہ حضرت استغفار کرین اسکے باپ کے
واسطے آپنے استغفار کیا یہہ آیت اتری اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش مانگ واسطے انکے کہ منافق
ہین یا نہ بخشش مانگ واسطے انکے مراد یہہ ہے کہ دونو امر عدم افادے مین مساوی ہین إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر بخشش مانگے تو واسطے انکے ستر بار بس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے انکے
لکھا ہے کہ آن حضرت نے فرمایا اگر ستر سے زیادہ طلب بخشش کرون آیت آئی کہ سواء علیہم استغفرت لهم
ام لم تستغفر لهم لن يغفر الله لهم پھر بعد نزول اس آیت کے منافقون کے واسطے حضرت نے استغفار نکیا یہان سے معلوم
ہوتا ہے کہ مراد ستر سے کثرت ہے نہ عدد معین ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ یہہ قبول نہونا استغفار
کا اسواسطے ہے کہ وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ اور اللہ
نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُولِ اللّٰهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خوش ہوئے پیچھے رہے ہوئے کے غزوہ سے ساتھ بیٹھے رہنے
اپنے کے برخلاف رسول کے اور ناخوش رکھا یہہ کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ
خدا کے وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ اور کہا انھون نے مسلمانون کو مت نکلو بیچ گرمی کے ایک تو نہ گئے دوسرے مسلمانون کو
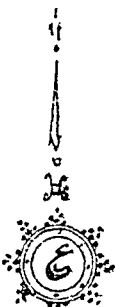
منع کرتے تھے غزا مین جانے سے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا کہہ انکو کہ آگ دوزخ کی سخت تر ہے گرمی مین بہ نسبت
اس آگ کی اور اُنھون نے جو مخالفت کی مستحق جلنے کے دوزخ مین ہوتے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہوتے وہ سمجھتے
کہ آخر اُس آگ مین جلینگے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا پس چاہیئے کہ ہنسین تھوڑا اور چاہیئے کہ رووین
بہت یہہ خبر ہے کہ بصیغہ امر وارد ہوی تو کہ دلالت کرے اسپر کہ قیامت کو لازم ہے کہ ہنسنا انکا تھوڑا اور
رونا بہت ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ خندہ اور گریہ فرح اور غم سے ہو اور قلت کو حمل عدم پر کرین یعنے انکو آخرت
مین غم ہوگا بے فرح اور اندوہ بے سرور جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے اُس چیز کے کہ تھے کماتے نفاق سے
اور بداخلاق سے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ پس اگر پھیر پہنچاوے تجھکو اللہ تعالے
مدینے مین طرف ایک گروہ کے منافقان متخلف مین سے پس اذن مانگے تجھہ سے واسطے نکلنے کے اور غزو
کے بعد غزوہ تبوک کے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا پس کہہ ہرگز نہ نکلو تم ساتھ میرے کبھی
اور ہرگز نہ لڑو میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے یہہ خبر بمعنی نہی ہے اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا
مَعَ الْخٰلِفِيْنَ تحقیق کہ تم راضی ہوئے ساتھ بیٹھہ رہنے کے پہلے بار ہمنے غزوہ تبوک مین پس بیٹھہ رہو پھر بھی
ساتھہ پیچھے رہنے والون کے کہ لڑائی کی قابلیت نہین رکھتے جیسی عورتین اور لڑکے جہاد کام مردان دلاور اور
بہادران نڈر کا ہے **بیت** نامرد کیا لڑیگا یہہ کام مرد کا ہے یہان چاہیئے بہادر میدان نبرد کا ہے لکھا ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی کے عیادت کو تشریف لے گئے اُسنے عرض کیا کہ اپنا پیراہن مجھے
کفن کے واسطے عنایت ہو اور دفن مین میرے آپ قدم رنجہ فرماوین اور نماز جنازے پر میرے آپ پڑھین اور
بخشش طلب کرین حضرت نے پیراہن مبارک اپنا عطا کیا اور جنازے پر جاکر چاہا کہ نماز پڑھین امیر المومنین عمرؓ
نے اُسکی برائیان اور نفاق یاد دلوایا اور چاہا کہ نماز نہ پڑھین حضرت نماز پڑھنے ہی لگے یہہ آیت نازل ہوئی بعضے
کہتے ہین کہ بعد نماز پڑھنے کے نازل ہوئی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اور مت نماز پڑھہ اوپر کسی کے
منافقون مین سے کہ مر جائے کبھی ابدا ظرف لاتصل کا ہے یعنے کبھی نماز مت پڑھہ یا ظرف مات کا ہے یعنے کوئی
کفر پر مرے وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اسکی کے دفن کے واسطے یا دعا کے یا زیارت کے اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ تحقیق منافق کافر ہوئے ساتھہ اللہ کے کہ شرک لائے اور ساتھہ رسول
اُسکے کہ حکم نہ مانا اور مر گئے اور حال انکہ وہ طریق ایمان سے باہر نکلے تھے وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اور نہ خوش
لگے تجھکو کثرت مال منافقون کی اور قوت اولاد انکی یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے یعنے متعجب مت ہو
مال منافقون پر اگرچہ بہت ہے اور کثرت اولاد انکے پر اگرچہ اقربا ہین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا
سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ عذاب کرے انکو ساتھہ مال اور اولاد کے بیچ دنیا کے کہ جمع کرنے مین اور نگہبانی کرنے مین

مال کے

مال کے ہمیشہ رنج کھینچیں اور درستی اسباب معاش اولاد میں مدام محنت زدہ رہیں وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ
كٰفِرُوْنَ اور نکل جاویں جانیں انکی بحسرت تمام اور وہ کافر ہوں یعنے کفر پر رہیں ایک درویش نے کہا کہ
اغنیا اشقی الاشقیا ہیں مال جمع کرتے ہیں انواع انواع کی پریشانی اور زحمت سے اور نگاہ رکھتے ہیں اقسام
اقسام کی محنت اور مشقت سے پھر آخر مرجاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں لاکھ حسرت سے نظم کرنہ اے دل
جستجوے جمع مال کیونکہ ہے ازبسکہ بد اسکا مآل کام آتا کچھ نہیں یہہ مائدہ ہاں لٹانے میں ہے اسکے فائدہ
دم کا یہہ ساتھی ہے جب نکلے ہے دم چھوٹھ جاتا ہے بصد افسوس و غم وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ
اور جسوقت کہ اتاری جاتی ہے سورۃ قرآنکی تمام یا بعض یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو ہمراہ پیغمبر
اسکے پروانگی مانگتے ہیں تجھ سے گھر بیٹھنے کی دولت اور طاقت والے منافقوں میں سے اور کہتے ہیں
کہ چھوڑ ہمکو تو کہ ہوں ہم ساتھ بیٹھنے والوں کے گھروں میں رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ راضی ہوئے ساتھ اسکے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور مہر لگائی گئی اوپر دلوں
انکے نفاق کی پس وہ نہیں سمجھتے جہاد کی سعادت کو اور تخلف کے شقاوت کو لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ لیکن پیغمبر اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے جہاد کیا انھوں نے ساتھ مالوں اپنے
کے اور جانوں اپنی کے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ واسطے انکے ہے نیکیاں دو جہان کی اور یہہ لوگ وہ ہیں
چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے درجات ثواب سے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا تیار کیں ہیں اللہ نے واسطے
انکے بہشتیں چلتی ہیں نیچے مکانوں انکی کے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اسکے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
یہہ ہے مراد پانا بڑا وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اور آئے عذر کرنیوالے گنواروں سے جسدم غزوہ تبوک کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے ہیں
ہم وہ بنی اسد اور غطفان تھے اور عذر اسواسطے لائے تو کہ اذن دیا جاوے واسطے انکے رہنے کا اور بیٹھ
رہے وہ لوگ جو جھوٹھ بول گئے اللہ سے اور رسول اسکے سے بیچ ادعا ایمان کے مراد منافق ہیں کہ نہ آئے
نہ عذر کیا سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شتاب پہنچیگا ان لوگوں کو جو کافر ہوئے اعراب میں سے
عذاب دردناک ساتھ قتل کے دنیا میں یا جلنے کے آخرت میں لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ نہیں ہے اوپر ناتوانوں کے اور
نہ اوپر بیماروں کے اور نہ اوپر ان لوگوں کے کہ نہیں پاتے وہ چیز کہ خرچ کریں اپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم
جہینہ و بنو عذرہ اور مزینہ یعنے ان تینوں فرقوں پر نہیں گناہ جب خیرخواہی اور فرمانبرداری کریں واسطے اللہ کے

اور رسول اُسکے کے سمجھ لیجئے کہ نفع اصلاح فعل ہی باخلاص نیت مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ نہین اوپر احسان
کرنیوالون کے کہ خیرخواہ ہین کچھ راہ عتاب کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اسکا کہ بسبب عذر کے
عذر سے محروم رہا مہربان ہے معذورون پر کہ رخصت رہنے کی فرمائی وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ
قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین گناہ اوپر ان لوگون کے کہ جسوقت درماندگی سے آئے تیرے پاس تو کہ سواری
دے تو انکو کہا تو نے اسوقت نہین پاتا مین وہ چیز کہ سوار کرو مین تمکو اوپر اُسکے تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ
الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ پھر گئے اور آنکھین انکی بہتی تھین آنسوؤن سے بسبب غم کے کہ نہین پاتے وہ چیز
کہ خرچ کرین اس سفر مین سمجھ لیجئے کہ اس قوم کو بکائین کہتے ہین وہ سات آدمی تھے بعضون نے کہا ہے کہ
بشیر نام ایک شخص تھا وہ اپنے سات بیٹون کو لیکر حضور نبوی مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ پیادہ ہین ہم اور
ارادہ جہاد کا ہے اگر سواری عنایت ہو تو رکاب مبارک مین چلین حضرت نے فرمایا ابتو سواری حاضر نہین
ہے وہ روتے ہوئے مجلس شریف سے اُٹھ کر چلے کہ اگر ہمارے پاس سواری ہوتی تو کیون اس نعمت سے محروم
رہتے حضرت عثمان وغیرہ نے انکو خرچ اور سواری دیکر ہمراہ لے لیا پس حق تعالی فرماتا ہے کہ اسطرح کے لوگ
اگر تخلف کرین تو کچھ حرج اور عتاب نہین اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ سوا اسکے
نہین کہ راہ عتاب کی اوپر ان لوگون کے ہے کہ اذن مانگتے ہین تجھ سے اور حال انکہ وہ دولتمند ہین اور خرچ
اور سواری انکی تیار ہے رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ راضی ہوئے ساتھ
اس بات کے کہ ہووین ساتھ پیچھے رہنے والون کے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین جانتے
مآل کار اپنا جو اس نافرمانی پر مترتب ہے يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ عذر لاوینگے منافق طرف
تمھارے اپنے تخلف کا جب پھر جاؤ گے تم تبوک سے طرف انکے اور مدینے مین داخل ہو گے قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ کہہ اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مت عذر لاؤ جھوٹے ہرگز
نہ باور کرینگے ہم واسطے تمھارے کیونکہ تحقیق بتلا دین ہین ہمکو اللہ نے بعضے خبرین تمھاری کہ کیون نہین ساتھ
چلے تم غزا مین اور ارادہ تمھارا کیا تھا وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور اب دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اور رسول اسکا کہ نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اسپر
ثابت رہتے ہو پھر پھیرے جاؤ گے تم قیامت مین طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ
اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے چھپانے نفاق کے اور ظاہر کرتے وفاق کے سے اور وہ خبر دینا غصے اور عتاب سے
ہوگا سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ شتاب قسمین کھاوینگے اللہ کی واسطے تمھارے
جسوقت پھر جاؤ گے تم سفر سے طرف انکے تو کہ منہہ پھیرو تم عتاب اور سرزنش انکی سے سمجھ لیجئے کہ یہہ اعجاز

قرآن سے ہی کہ پہلے ہی خبر دی قسم کھانے کی بعضے منافقون کے اور یہہ یون ہی ہوا کہ جند بن قیس وغیرہ
نے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینے مین آئے مسجد مین آکر قسم کھائی کہ نکلنے پر قادر
نتھے سو حق تعالیٰ نے انکا جھوٹھ ظاہر کر دیا اور فرمایا فَاَعْرِضُوا عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لو اُنسے اِنَّهُمْ رِجْسٌ وہ
تحقیق وہ پلید ہین اور غصہ اللہ اور ملامت کہ سبب سبیل طرف توبہ کے ہے بیچ حق اُنکے بے فائدہ ہے کیونکہ خباثت انکی لائق
طہارت کے نہین وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے اُنکے کی دوزخ ہے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے
اُس چیز کے کہ تھے کرتے کفر اور نفاق سے يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ قسمین کھاوینگے منافق واسطے تمہارے
تو کہ راضی ہو تم اُنسے ابن ابی نے بعد آنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک سے قسم کھائی کہ پھر کسی
سفر مین آپ سے تخلف نکرونگا اور عبد اللہ ابن ابی سرح نے حضرت عمر فاروق رضہ کے روبرو اسیطرح قسم
کھائی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم انکی تمہاری رضامندی کے واسطے ہے نہ واسطے رضائے خدا کے فَاِنْ تَرْضَوْا
عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس اگر راضی ہوگئے تم اے مسلمانو منافقون جھوٹون سے
پس تحقیق اللہ نہین راضی ہوتا گروہ فاسقون سے یعنے رضا تمہاری باوجود غضب الٰہی کے فائدہ نہین رکھتی
سمجھ لیجئے کہ مراد آیت سے نہی مومنون کو ہے کہ اُنسے راضی ہون اور جھوٹھے عذر اُنکے نہ مانے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ
كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ گنوار حوالے مدینہ منورہ کے اور بنی تمیم
اور بنو اسد اور غطفان سخت تر ہین کفر مین اور نفاق ہین کیونکہ گانو مین رہے عالمون کے صحبت نہ پائی یا اسواسطے
کہ سخت دل اور متوحش ہین اور سزاوار تر ہین کہ نہ جانین حدین اُس چیز کی کہ نازل کین ہین اللہ نے اوپر پیغمبر
اپنے کے فرائض اور سنن شرع سے سمجھ لیجئے کہ اعراب جو مذکور ہوئے وہی مراد ہین یہہ جمع خاص ہے نہ
عام کہ سب گنوارون کو شامل ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے احوال انکا حکمت والا ہے کہ
اُنکو چھوڑ رکھا ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ اور بعضے گنوارون سے جو منافق ہین وہ
شخص ہین کہ پکڑتے ہین اُس چیز کو جو خرچ کرتے ہین نفقے اور صدقے مین تاوان اور تاوان کیونکہ اُسپر امید ثواب کی
نہین رکھتے اور انتظار کرتے ہین ساتھ تمہارے گردشون کا زمانے کے کہ تم اے مسلمانو تباہ ہو جاؤ تو وہ نفاق
سے چھوٹین عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ اوپر انہین کے ہو گردش برائی کی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے جو وہ
زبان سے کہتے ہین جاننے والا ہے جو دل مین رکھتے ہین وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور بعضے گنوارون مین سے وہ شخص ہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسے جہنیہ اور مزینہ
وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور پکڑتے ہین جو کچھ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ اللہ کے جہاد مین
اور صدقات مین اسباب قربت کا نزدیک اللہ کے اور وسیلہ ساتھ دعاؤن پیغمبر کے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ خبردار

ہو تحقیق وہ تقرب کرنا انکا یا دعائین پیغمبر کی سبب نزدیکی کا ہے واسطے انکے بارگاہ عنایت الٰہی مین سَيُدْخِلُهُمُ
اللّٰهُ فِي رَحْمَتِهِ شتاب داخل کریگا انکو اللہ بیچ بہشت اپنی کے کہ محل نزول رحمت ہے إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ تحقیق
اللہ بخشنے والا ہے اُن لوگونکا جو اسکی راہ مین خرچ کرتے ہین مہربان ہے اُنپر جو اُسکا قرب ڈھونڈھتے ہین ٭
وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ اور پیشی پکڑنیوالے پہلے یعنے وہ لوگ جو ایمان مین
عا سبقت رکھتے ہین اوپر عام مومنون کے ہجرت کرنیوالون سے کہ نکلے طرف مدینے کے وہ اہل بدر ہین یا جو قبل
ہجرت کے اسلام لائے ہین یا جنھون نے طرف دو قبلون کے نماز پڑھی ہے یا اہل بیعت رضوان ہین اور مدینے کے
مدد دینے والون سے وہ بیعت عقبہ اولی والے ہین یا عقبہ ثانیہ والے کہ ستر تھے یا جو مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر
ایمان لائے تھے قبل بیعت عقبہ ثانیہ کے وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ اور وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین انکی ساتھ ایمان
کے اور طاعت کے وہ سب صحابہ ہین مہاجر اور انصار کہ متابعت سابقونکی کرتے ہین بلکہ سب مسلمان قیامت تک
کہ پیروی پہلون کی کرتے ہین رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ راضی ہوا اللہ انسے ساتھ قبول طاعت انکی کے اس رضا
مین سابق لاحق سب داخل ہین اور راضی ہون وہ اللہ سے ساتھ اُن نعمتون کے کہ دین اور دنیا مین انکو عنایت
فرمائین وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا اور تیار کین ہین اللہ نے واسطے انکے بہشتین
کہ چلتے ہین نیچے درختون انکی کے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اُسکے ہمیشہ یہہ تاکید خلود کی ہے ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ ہے
مراد پانا بڑا وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ اور اُن لوگون سے جو گرد تمھارے ہین گنوارون سے منافق
ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور ایک قوم جہنیہ اور مزینہ سے کہ کلمہ شہادت پڑھتے ہین نماز روزہ کرتے
ہین وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ اور بعضے لوگ مدینہ کے بھی سرکشی کرتے ہین اوپر نفاق کے لَا تَعْلَمُهُمْ
نہین جانتا تو اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم انکو کہ دلمین چھپائے رکھتے ہین ظاہر مین سب آثار ایمان کے اُنمین پائے
جاتے ہین نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ہم جانتے ہین انکو کہ دانائے غیب ہین سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ شتاب عذاب کرین
ہم انکو دو بار ایک عذاب دنیا مین ایک قبر مین یا دونو دنیا ہی مین ایک اخذ زکوٰۃ کا ایک تکلیف جہاد کا ثُمَّ
يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۞ پھر پھیرے جاوینگے طرف عذاب بڑے کے کہ آتش دوزخ کا ہے قیامت مین اور
حقیقت مین عذاب عظیم دوری انکی ہے اللہ کی درگاہ سے اور مہجوری ہے رویت لقائی اللہ سے بیت
گر وصل ہو تو رنج نہین کوئی شاق ہے سب سے بڑا عذاب عذاب فراق ہے لکھا ہے کہ دس سچے مسلمان
بھی غزوہ تبوک سے رہ گئے تھے جب تہدیدین اللہ کیطرف سے متخلفون کی حق مین نازل ہوئین تو سنکر انمین سے
سات آدمیون نے اپنے آپ کو ستون مسجد سے باندھ دیا اور سب کو قسم دلوا دی کہ کوئی نکھولے جب تک اللہ
کا حکم نہ آوے جب حضرت تبوک سے مدینے مین آئے موافق عادت کے مسجد کو گئے دیکھا اور حال معلوم کیا

فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ جب تک امر الٰہی نہ آویگا کھولونگا یہہ آیت اتری وَاٰخَرُونَ اعْتَرَفُوا
بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا اور اور لوگ ہین. غیر منافقون سے کہ حضور نبوی مین اقرار کرتے ہین
ساتھ گناہون اپنی کے ملا دیتے تھے عمل نیک کو کہ غزوے مین حضرت کے ساتھ گئے تھے اور عمل بد کو کہ غزوہ تبوک
سے رہ گئے تھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوبَ عَلَيْهِمْ شتاب ہے اللہ یہہ کہ توبہ قبول فرمائے انکی اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے اُنپر سمجھ لیجیے کہ اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور پشیمان
ہونا اُسپر دلیل روشنی دل ہے بنور ایمان کہ قباحت اُسکی ثابت ہوئی ہے والا ظلمت غفلت سے کوئی
گناہ اُسے برا نہ نظر آتا بلکہ بسبب مناسبت کے عمل زشت نیک معلوم ہوتا اور تخم عذاب ابدی اپنے واسطے
بوتا **بیت** پشیمان ہوکے باز آنا گناہون سے سعادت ہے برائی کو بھلائی جاننا ز آفت شقاوت ہے غرض
بعد نزول اس آیت کے حضرت نے انکو کھلوایا وہ شکرانے مین اس نعمت الٰہی کے مال اپنا آپکے پاس لائے اور
عرض کیا کہ اسی نے آپ کی دولت خدمت سے باز رکھا تھا یہہ لیکر اللہ کی راہ پر تصدق کرو آپنے فرمایا کہ
مال لینے کا مجھے حکم الٰہی نہین یہہ آیت اتری کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ لے مالون انکے مین سے زکوۃ فریضہ تا کہ پاک کرے تو انکو گناہون سے یا حب مال سے کہ سبب
عصیان ہے یا نجاست بخل سے اور پاکیزہ کرے تو انکو کدورات باطنی سے یا زیادہ کرے تو حسنات انکے سات
اُس زکوۃ اور دعاء خیر بھیج اوپر انکے اور بخشش مانگ واسطے انکے اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ تحقیق دعا
تیری انکے تسکین ہے واسطے دلون انکے کے وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سننے والا ہے دعا تیری جاننے والا
ہے مستحقون کو دعا کے اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ کیا
نہین جانتے توبہ کرنیوالے یا وہ لوگ جو توبہ نہین کرتے یہہ کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو بندون اپنے
سے اور قبول کرتا ہے صدقے انکے وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور یہہ کہ اللہ وہ ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان
توبہ کرنیوالون پر وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهٗ وَالْمُؤْمِنُونَ اور کہہ کہ عمل کرو اے توبہ کرنیوالو یعنے بعد
قبول توبہ کے استقامت کرو اُسپر یا کہہ ان لوگون کو کہ توبہ نہین کرتے کرو جو چاہو یہہ امر تہدید کا ہے پس البتہ
دیکھیگا اللہ عمل تمہارے اچھے اور برے اور رسول اسکا اور ایمان والے وَسَتُرَدُّونَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور البتہ پھیرے جاؤگے تم ساتھ موت کے طرف دانائے نہان و آشکار کے
پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور انکی جزا دیگا سمجھ لیجیے کہ ان دس مسلمانون مین جو غزوہ تبوک
کو نہین گئے تھے سات نے اپنے آپ کو ستون مسجد سے باندھا تھا باقی تین کہ کعب بن مالک اور ہلال بن
امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے حضرت کے پاس آئے اور اپنی خطا پر قائل ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ کوئی انسے ہم مجلس

اور ہمکلام ہوا انکی شان مین یہہ آیت اتری وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ اِمَّا یُعَذِّبُہُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْہِمْ اور
دوسرے کئی شخص ہین کہ ڈھیل کئے ہین واسطے حکم اللہ کے یا عذاب کریگا انکو اگر گناہ پر قائم رہے یا توبہ دیگا
انکو اگر پشیمان اپنی گناہ پر ہوئے سمجھ لیجئے کہ تردید بندون کے واسطے ہے والا عند اللہ تردید نہین ہے
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے لکھا ہے کہ بارہ منافقون نے کہ ثعلب بن حاطب
ومعتب بن حارث اور ودیعہ بن ثابت اور گروہ انکے تھے ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد بنائی تھی قصہ مختصر
اسکا یہہ ہے کہ ابو عامر راہب اشراف قبیلہ خزرج سے تھا علم توریت اور انجیل کا رکھتا تھا حضرت کی نعت
بیان کرکے مدینے مین اسنے لوگون کو مشتاق آپ کا کیا تھا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے لوگ
حضرت پاس آنے لگے اسکے پاس جانا موقوف کیا اسے حسد آیا حضرت سے دشمنی کرنے لگا اور بعد غزوہ بدر کے
مدینے سے بھاگ کر مکے مین کفار سے جا ملا اور حرب احد مین انکے ساتھ ہوکر آیا اول تیر لشکر اسلام پر اسنے لگا
حضرت نے اسکا لقب فاسق رکھا پھر حرب حنین مین آیا وہان سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم پاس گیا کہ لشکر جمع
کرکر مسلمانون پر لاوے وہان سے نامہ منافقون کو لکھا کہ مسجد قبا کے مقابل ایک مسجد بناؤ تو مین مدینے مین
آکر اسمین درس علم کا کہونگا انھون نے مسجد بنائی حضرت جب غزوہ تبوک کو جانے لگے وہ بنانیوالے مسجد کے
آئے اور آپ سے عرض کیا کہ ہمنے ضعیفون بیچارون کے واسطے مسجد بنائی ہے عرض رکھتے ہین کہ آپ اسمین
نماز پڑھین تاکہ آرزو ہماری برآوے حضرت نے فرمایا کہ ابتو مین غزا کو چلا ہون وہان سے آکر دیکھونگا جب حضرت
پھرے اس غزا سے اور نزدیک مکے کے آئے تو پھر وہ آکر عرض کرنے لگے کہ چلئے جبرئیل آئے اور یہہ آیت
لائے وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ اور جن لوگون نے کہ پکڑی ہے اور بنائی ہے مسجد واسطے ضرر پہچانے کو مومنون کے اور تقویت
کفر کے اور جدائی ڈالنے مسلمانون کے کہ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور گھات لانے کو واسطے اس شخص کے کہ
لڑا ہے اللہ سے اور رسول اسکے سے پہلے اس مسجد بنانے سے مراد اس سے ابو عامر راہب ہے کہ حرب احد
اور حنین مین لڑنے کو آیا تھا وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰی اور البتہ قسمین کھاوینگے جو کوئی پوچھیگا کہ یہہ
مسجد کیون بنائی کہینگے کہ نہین ارادہ کیا ہمنے اس مسجد کے بنانے مین مگر بھلائی کا کہ نماز ہے اور ذکر اور توسیع ضعفا پر
وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ البتہ وہ جھوٹے ہین اپنی قسمون مین لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا
مت کھڑا رہ تو واسطے نماز کے بیچ اسکے کبھی ہرگز لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ البتہ وہ مسجد
کہ بنا رکھی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے مراد اس سے مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا ہے کہ حضرت
اول جو حوالی مدینہ تشریف لائے محلہ بنی عمرو بن عوف مین چودہ دن رہے وہان مسجد قبا بنائی پہلے مسجدین مدینے مین

وہی بنی ہے ابن عمر سے منقول ہے کہ جب حضرت کسی غزوے کو جاتے تھے وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے
اور روایت ہے کہ دوگانہ مسجد قبا میں اجر عمرے کا رکھتا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ وہ مسجد بنائی گئی تقوی پر ہے
اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ سزاوار تر ہے یہہ کہ کھڑا ہو تو بیچ اسکے واسطے نماز کے فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا
بیچ اسکے مرد ہیں پاکیزہ طینت دوست رکھتے ہیں یہہ کہ پاکی کریں سب پلیدیوں سے یعنی ہمیشہ طہارت پر رہیں
بعضوں نے کہا ہے کہ ناپاک نہ سوویں منقول ہے کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے اہل قبا سے پوچھا کہ کونسا
طہر ہے کہ اللہ نے تمھاری تعریف کی انھوں نے کہا کہ استنجا احجار سے کر کر پانی سے کرتے ہیں ہم اور بعضوں
کے نزدیک طہارت گناہ سے اور بری خصلتوں سے ہے وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے
پاکی کرنیوالوں کو اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ
هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ط آیا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری کے اور
پرہیزگاری کے خدا سے اور طلب رضامندی اسکے بہتر ہے یا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت امور دین اپنے کی
اوپر کنارہ دریا کے کہ کڑاڑا پانی کے جھلک سے بہتا ہو نزدیک گرنیکے پس وہ زمین گر پڑے ساتھ اس عمارت کے یا اُس
بنانیوالے کے بیچ آگ دوزخ کے سمجھ لیجئے کہ یہہ مثل ان لوگوں کے واسطے ہے کہ بنیاد دین کی اپنے امور باطلہ
پر رکھتے ہیں انجام کار انکا جہنم ہے وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور اللہ نہیں راہ دکھاتا طرف مقصود کے
قوم ظالموں کو لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ہمیشہ رہیگی عمارت انکی جو بنائی انھوں نے
اوپر اغراض فاسدہ کے بسبب شک اور نفاق کے بیچ دلوں انکے کے ہے زائد اور شک اور نفاق کے کہ رکھتے
ہیں کہا ہے کہ مراد تخریب بنا انکے کا ہے کہ بعد رجوع تبوک کے انھوں نے چاہا کہ حضرت انکے مسجد میں آویں اور نماز
پڑھیں آیت آئی لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس مسجد کو توڑ کر جلا دو اور وہاں
مدینے کا کوڑا ڈالو حق تعالی فرماتا ہے کہ ہمیشہ ہوگی جز ابناء انکی کی واسطے زائد شک اور نفاق انکے کے یعنی مدام
غم اور حسرت اسکے خرابی کا کھاتے رہینگے اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہہ کہ ٹکڑے ٹکڑے کٹ جاویں دل انکے اس
حیثیت سے کہ قابلیت ادراک کی انمیں نرہے یا ساتھ قتل کے دل انکے پارہ پارہ ہوں یا ساتھ مرگ کے یا قبر
میں یا دوزخ میں اور ایک جماعت کا قول یہہ ہے کہ ساتھ توبہ اور استغفار اور ندامت کے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ اور
اللہ جاننے والا ہے کہ انھوں نے کس نیت پر مسجد بنائی ہے حکم کرنیوالا ہے خرابی اسکے کا ساتھ حکمت کے لکھا ہے
کہ جب لیلۃ العقبہ میں ستر یا چھتر آدمیوں نے مدینے کے حضرت سے بیعت کی عبد اللہ رواحہ رض نے کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شرط کرو کچھ اللہ تعالی کی اور اپنے واسطے آپ نے فرمایا کہ شرط اللہ کے واسطے یہہ ہے کہ اسکی
عبادت کرو اور کسیکو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے واسطے یہہ ہے کہ مجھے نگاہ رکھو جیسے اپنے مال اور جانوں کو

نگاہ رکھتے ہو اُنھوں نے کہا کہ ہم اسپر قائم ہونگے تو خبر ہمکو کیا ملے گی فرمایا کہ بہشت انصار نے کہا خرید فروخت
سود مند ہی ہمنے اِس بیع مین فائدہ اُٹھایا ہرگز اقالہ نکرینگے حق تعالی اِس بیع و شری سے خبر دیتا ہی اِنَّ اللّٰہَ
اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ تحقیق اللہ نے مول لیا ہی ایمان والون سے جانین
اُنکی اور مال اُنکے کہ جہاد مین جاتے ہین اور خرچ کرتے ہین بدلے اِسکے کہ واسطے اُنکے جنت ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ
تمثیل واسطے حقیقت مول لینے کے نہین بلکہ یہہ مراد ہی کہ جان اور مال اپنے جو مسلمان براہ خدا صرف کرتے
ہین اُسکے عوض مین اللہ تعالی اُنکو بہشت مین ثواب عنایت فرماویگا کیونکہ بیع اور شری وہان ہوتا ہی
جہان دو شخصون کی ملک ہو یہان تو جان اور مال اللہ ہی کا ہی العبد وما لہ لمولاہ پس یہہ شوق دلانا
جہاد کا ہی کہ اے بندے تو جان و مال میری راہ مین دے مین بہشت دونگا نفس مایۂ شر اور شرور اور مال سبب طغیان
و غرور ہی اِن دونون ناقصون عیب والون کو فدا کر کر بہشت باقی بے عیب کو لے ؎ نظم سنگ دے کر گہر کو لے
اے دل خاک کے بدلے زر کو لے اے دل خانہ دو چار دن کا کر کر ترک پھر ہمیشہ کے گھر کو لے اے دل کشاف اور عین
المعانی مین منقول ہی کہ ایک اعرابی مسجد کے دروازے سے گذرتا تھا حضرت نے جو یہہ آیت پڑھی انوار کلام الہی
کے اُسکے دل پر چمک گئے کہنے لگا یہہ کلام کسکا ہی کہا اللہ کا پوچھا کہ خرید فروخت کب ہوئی تھی کہ میثاق کے دن
جب ذرات ذریات کو خطاب الست بربکم سُنایا تھا کہا واللہ بیع بہت سود مند ہی ہرگز اقالہ نکرونگا جب
نفوس معیوب اور اموال فانی ہمارے کی عوض بہشت باقی مرغوب دیتا ہی ہرگز اِس بیع کو نچھوڑونگا
بلکہ جان و مال اپنے اُسکی راہ مین دونگا ؎ بیت میثاق مین ٹھہری ہی جو تجھہ سے کہ پیارے اُس بیع مین
ہرگز مین اقالہ نکرونگا ایک عزیز نے کہا کہ جو کوئی غلام خرید کے اور عیب پر اُسکے دانا ہووے وہ رد نہین کر سکتا
اللہ تعالی نے ہمین خرید اور ہمارے عیبون پر مطلع تھا امید ہی کہ درگاہ اپنی سے رد نفرماوے ؎ نظم رد نفرمائیگا
اے رافت وہ فضل سے اُسکے پھر رسائی مجھے دیکھکر عیب سراسر تا پا لطف نے اُسکے خرید اہی مجھے
بعد بیان خرید کے جسکے واسطے خرید اہی اُسکا بیان فرماتا ہی کہ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ لڑتے
ہین یہہ مسلمان جنکی جانین خریدی ہین بیچ راہ اللہ کے اور طلب رضا اُسکی کے پس کبھی مارتے ہین دشمنون
کو اور کبھی مارے جاتے ہین اُنکے ہاتھ سے وَعْدًا عَلَیْہِ وعدہ دیا ہی اللہ نے اُنکو اوپر اِس خرید فروخت کے
وعدہ دینا کر حَقًّا سچا ثابت اور باقی کہ خلاف اُسمین نہین ہی فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ بیچ توراۃ کے
اور انجیل کے اور قرآن کے یہہ آیت دلیل ہی کہ یہود اور نصاری بھی مامور تھے ساتھ قتال کے وَمَنْ اَوْفٰی
بِعَہْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ اور کون شخص ہی بہت پورا کرنیوالا قول اپنے کو خدا سے کہ کریم خلاف وعدہ نہین کرتا ہی
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ پس خوش وقت ہو تم ساتھ سود کے اپنے کے جو سوداگری کی ہی تمنے ساتھ اُسکے

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ ہی مراد پانا برا دراک مین ہی منقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہ ای
مومنو قیمت تمھاری ہین مگر بہشت پس مت بیچو اپنے آپ کو مگر ساتھہ اسکے یعنے عوض متاع غرور دنیائے فانی کے
اپنے آپ کو مت دو کہ قیمت تمھاری نعیم باقی جاودانی ہی **بیت** بد بیانہ اپنا شرف دیجیے گہر کے عوض
مت خزف لیجیے التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ یہہ توبہ کرنے والے ہین گناہون سے یا رجوع کرنیوالے
ہین طرف اللہ کے عبادت کرنیوالے ہین ساتھہ اخلاص نیت کے یا قائم ساتھہ شرائط خدمت کے تعریف کرنیوالے
ہین خدا کی یا پہچاننے والے ہین ہر لحظے اور لمحے نعمتین کبریا کی السَّائِحُونَ روزہ رکھنے والے ہین یا سیر کرنیوالے
طلب علم مین یا آپ سے جانیوالے ہین شوق لقائے جانفزائے مولی ہین **بیت** چھوڑے جو خودی خدا کو پائے
اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جاوے الرَّاكِعُونَ رکوع کرنیوالے ہین نماز مین یا عجز اور نیاز کرنیوالے درگاہ بے نیاز مین
السَّاجِدُونَ سجدے کرنیوالے ہین خلوت مین یا قرب طلب کرنیوالے ہین درگاہ رب العزت مین
الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرنیوالے ہین ساتھہ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت اور سنت جناب رسالت صلے اللہ
علیہ وسلم ہی وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرنیوالے ہین نامعقول سے کہ کفر اور معصیت اور ارتکاب بدعت
ہی سمجھ لیجئے کہ یہان واو ثمانیہ ہی یا واسطے التضاد کے درمیان امر اور نہی کے جیسے ثیبات و ابکارا یا جہت
اتحاد امر اور نہی کے کہ گویا شی واحد ہین ایک دوسرے مین ضم ہوئے ہین وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ اور نگاہ
رکھنے والے ہین احکام الہی کو یا نگاہ رکھنے والے ہین اوامر حق کو ساتھہ جوارح کے اور اسرار حق کو ساتھہ قلوب کے
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور بشارت دے مومنون کو جسمین یہہ صفتین ہین وضع مظہر موضع مضمر مین دلیل ہی کہ
ایمان اس صفات کو پہنچاتا ہی اور حذف مبشر بہہ اشارت ہی طرف تعظیم اور تکثیر اسکے کے لکھا ہی کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین ابو طالب کے بعد نا امید ہونے ایمان اسکے سے وعدہ کیا تھا کہ تیرے
واسطے مغفرت طلب کرونگا جبتک کہ مجھے نہی نہ آویگی سو بعد وفات اسکے استغفار کرتے تھے صحابہ نے یہہ بات
معلوم کرکر کہا کہ ہم کیونہ اپنے آبا اور اقربا کے واسطے استغفار کرین کہ ابراہیم علیہ السلام نے واسطے پدر اپنے کے
کیا ہی اور پیغمبر ہمارے ابی طالب کے واسطے کرتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ نہین لائق واسطے پیغمبر کے اور واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے
ہین کہ یہہ بخشش مانگین واسطے مشرکون کے اور اگرچہ ہووین صاحب قرابت کے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ پیچھے اسکے کہ روشن ہو واسطے انکے یہہ کہ شرک لانیوالے رہنے والے دوزخ کے ہین
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ اور نتھا بخشش مانگنا ابراہیم عم کا
واسطے چچا یا باپ اپنے کے مگر واسطے وفا کرنے وعدے اپنے کے کہ وقت مناظرے کے وعدہ کیا تھا باپ اپنے سے کہ کہا تھا ساستغفر

لکن رنی ینابیع مین ہی کہ باپ نے حضرت ابراہیم کے وعدہ کیا تھا کہ مین ایمان لاؤنگا اور ابراہیم ع نے وعدہ کیا تھا کہ
مین استغفار کرونگا تیرے واسطے جو تو ایمان لاویگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ پس جب ظاہر
ہوا واسطے ابراہیم کے یہہ کہ باپ اُنکا دشمن ہی واسطے اللہ کے یعنے کفر پر موا توفیق ایمان کی نہ پائی یا وحی سے
معلوم ہوا کہ آذر ایمان نہین لاویگا بیزار ہوا اُس سے اور استغفار موقوف کیا إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ
تحقیق ابراہیم بہت آہین بھر نیوالا اور بردبار تھا یعنے نرم دل اور متحمل تھا سمجھ لیجئے کہ حلم حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ
السلام کا یہان تک تھا کہ آذر اُنکو کہتا تھا لَأَرْجُمَنَّكَ اور وہ جواب دیتے تھے سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ سمجھ لیجئے کہ اس
آیت مین عذر پیغمبر کا اور مسلمانوں کا بیان فرمایا ہی کہ اُنھون نے قبل منع سے جو استغفار کیا اُسپر مواخذہ نہو گا
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ اور نہین ہی شان اللہ تعالی کی کہ
گمراہ ٹھہراوے کسی قوم کو پیچھے اسکے کہ راہ دکھائی ہی اُنکو ساتھ اسلام کے یہان تک کہ بیان کرے واسطے اُنکے
کہ کس چیز سے بچین بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت اُن لوگون کی شان مین ہی کہ پہلے تحویل کعبے سے موگئے تھے
یا پہلے تحریم خمر سے شربت اجل پیا تھا کہ اُنپر مواخذہ اُن فعلونکا نہین إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تحقیق اللہ
اوپر ہر چیز کے احوال اول اور آخر اُنکے سے دانا ہی إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ تحقیق اللہ واسطے
اُسیکے ہی پادشاہی آسمانونکی اور زمین کی جو چاہے سو کرے کوئی اُسکا مانع مزاحم نہین يُحْيِي وَيُمِيتُ زندہ
کرتا ہی مردون کو اور مارتا ہی زندونکو وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور نہین واسطے تمھارے
سوا اللہ کے کوئی یار اور نہ مددگار ہو سکتا ہی کہ یہہ خطاب کفار کو ہو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو کہ بغیر اُسکے تمھارا کوئی
یار ہی کہ عقاب اُسکے سے بچاوے اور نہ مددگار ہی کہ عذاب اُسکے سے چھڑاوے لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
تحقیق ساتھ رحمت کے یا ساتھ قبول کرنے توبہ کے پھر آیا اللہ اوپر نبی اپنے کے کہ منافقون کو اذن تخلف کا دیا تھا یا تنزیہ
بیان کرتا ہی اللہ پیغمبر کے گناہون سے جیسے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر مین یا ترغیب توبہ
پر دلاتا ہی کہ محتاج توبہ کے سب ہین یہان تک کہ پیغمبر اور اصحاب اُسکے کیونکہ ہر ایک کا ایک مقام ہی کہ مادون اُسکا
بہ نسبت اُسکے ناقص ہوگا پس توجہ کرنا ساتھ مادون کے کہ توبہ اُس سے توبہ لازم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حدیث والی
لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ اشارت اسطرف ہی اور محققون کے نزدیک یہہ معنے مناسب مرتبے
پیغمبر کے نہین کیونکہ توجہ اُنکی بغیر حق غیر متصور ہی سلمی نے کہا ہی کہ ذکر توبہ کا پیغمبر کے اسواسطے ہی تو کہ مقدمہ اُمت کے
توبہ کا ہو اور توبہ تابع کے مقدمہ تصحیح قبول کرے پھر تقدیر توبہ قبول کی اللہ نے پیغمبر سے وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ اور وطن چھوڑنیوالون سے اور مدد دینے والون سے مدینے کے جنھون نے پیروی کی پیغمبر کی بیچ وقت
سختی کے سمجھ لیجئے کہ لشکر تبوک کو جیش العسرۃ کہتے ہین کہ بڑی اُسمین تنگی اور سختی تھی سواریون کی یہہ قلت تھی کہ

دس شخصون مین ایک اونت تھا اور کھانیکی بہہ تنگی تھی کہ دو آدمی ایک کھجور پر گذران کرتے تھے اور پانی کی بہہ
سختی تھی کہ باوجود کم ہونے سواریون کے اونت کو ذبح کرکے الایش پیت کی اور انتریون کی سے اپنے دہن کو
تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی پس اللہ تعالی صفت انکی فرماتا ہی کہ اس سختی مین متابعت پیغمبر کی کرتے
ہین مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ پیچھے اسکے کہ نزدیک تھا سختی سے کہ کج ہوجاوین
دل ایک گروہ کے انمین سے پھر پھرایا اوپر انکے یعنی ثابت رکھا اللہ نے ایمان انکا اور توبہ قبول کی إِنَّهُ بِهِمْ
رَءُوفٌ رَّحِيمٌ تحقیق اللہ ساتھہ انکے شفقت کرنیوالا ہی جو توبہ کی انھون نے مہربان ہی ساتھہ تفصیل کے
انکے وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا اور توبہ دی اور بخشش کی اوپر ان تین شخصون کے کہ پیچھے چھوڑے گئے تھے غزوے
سے اور انکا معاملہ موقوف تھا حکم الہی پر چنانچہ پیچھے گذرا ہی کہ انسے کوئی ہم مجلس ہم کلام نہو وہ کعب بن مالک
اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے انکے بعد چالیس دن کے فرمایا کہ اپنی عورتون سے دور ہون اور زن ہلال کی
بیچ خدمت اپنے شوہر کے نامزد ہوا تھا گی اور بشرط عدم مباشرت وہ بہت تنگ آئے حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یہان تک کہ جب تنگ ہوئی اوپر انکے زمین ساتھہ اسکے کہ کشادہ تھی یہہ کنایت
کمال پریشانی پر ہی وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ اور تنگ ہوگئے اوپر انکے جانین انکی شدت غم سے وَظَنُّوا
أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ اور جانا انھون نے یہہ کہ نہین پناہ غضب الہی سے مگر طرف اسیکے اور بخشش
مانگی کرم اسکے سے ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا پھر توفیق توبہ کی دی اللہ نے انکو تو کہ توبہ کی انھون نے اور حق کی
طرف پھرے بیت سچ ہی کہ جبتک توفیق توبہ وہ عنایت نکرے شرف قبولیت نہ پاوے اور ہرگز توبہ درست
نہ پڑے بیت گر ہووے تیری توفیق رفیق بحر عصیان کے نکلین نہ غریق القصہ بعد پچاس دن کے یہہ آیت آئی
اور توبہ انکی قبول ہوئی إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا ہی مہربان ہی توبہ کرنے
والون پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے مخالفت
اسکے امر مین مت کرو اور ہو تم ساتھہ سچون کے بیچ اقوال کے جیسے ان تینون نے کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ
اور مرارہ بن ربیعہ تھے سچ کہہ دیا اور عذر جھوٹھے نہ لائے اور بسبب راستی کے کہ من صدق نجا ہے دوستی نجات
پائے نظم صدق ہی موجب نجات ابدل صدق سے دیکھہ رہ نہ تو غافل راست گو کو ہمیشہ راحت ہی
اور جھوٹے کو رنج و زحمت ہی بعضون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب یہود اور النصاری کو ہی کہ ای ایمان لانیوالو
موسی اور عیسی پر ڈرو اللہ سے مخالفت پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہو ساتھہ صادقون کے
کہ اصحاب اخیار اور امت بزرگوار حضرت سید الابرار ہین مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ
أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ نہین روا واسطے مدینے والونکے اور ان لوگونکے جو گرد انکے ہین گنوارون سے یہہ کہ پیچھے رہ جاوین حکم

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ نہی ہے بصیغہ نفی اور تخصیص اعراب کی واسطے قرب کے ہے اور جان نے
انکے کہ ہے خروج پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف غزوہ تبوک کے وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ اور نہ یہہ کہ رغبت کریں
بیچ آرام جانوں اپنی کے چھوڑ کر جان انکی کو یعنے نہیں لائق کہ حضرت رنج سفر کھینچیں اور یہہ آرام کریں اپنے گھروں
بیٹھے لکھا ہے کہ ابوخیثمہ انصاری رض مدینہ میں رہ گیا تھا کئی دن کے بعد اپنے گھر میں جو گیا دیکھا کہ دو بیویاں اسکی
تختوں پر بیٹھی ہیں اور سرد پانی گرم کھانا اسکے واسطے تیار کیا ہے اسکو حضرت یاد آئے کہا اسنے کہ پیغمبر ہوائے گرم
میں صعوبت سفر اٹھاویں اور میں بیٹھا یہہ عیش کروں قسم خدا کی یہہ کھانا پینا نہ کھاؤں ہوں گا جبتک کہ حضرت کی زیارت
سے مشرف ہوونگا پس چھوڑا اسا خرچ راہ لیکر چلا منزل تبوک میں آپ سے جا ملا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا
نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ یہہ عیش اور آرام چھوڑ کر پیغمبر پاس جانا اسواسطے ہے کہ وہ جو ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہوں نہیں پہنچتی انکو پیاس اور نہ محنت اور نہ بھوک بیچ راہ اللہ کے وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ اور نہیں چلتے
کسی مکان میں مکانوں کفار کے سے ساتھ سم اسپ کے یا کف شتر کے یا پاؤں اپنے کے چلنا ایسا کہ غصے میں لاوے
کافروں کو وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ اور نہیں لیتے دشمنوں سے کچھ لینا یعنے کسطرح
کی آفت کہ مار جاویں یا اسیر ہوں یا شکست کھائیں یا زخمی ہوں مگر لکھا جاتا ہے واسطے انکے سبب اسکے عمل نیک یعنے
کچھ ان چیزوں میں سے جو کفار کیطرف سے انکو پہنچے مستحق ثواب کے ہوتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ترس
دشمنوں سے دلمیں انکے آوے سو حسنہ نامہ اعمال میں انکے لکھتے ہیں إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق اللہ
نہیں ضایع کرتا ثواب نیکی کرنیوالونکا یعنے مجاہدونکا وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً اور نہیں خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا
جیسے ایک صاع کھجور بن ابوعقیل کی وَلَا كَبِيرَةً اور نہ بڑا جیسے حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ
عنہما نے مال بہت دیا تھا وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ اور نہیں کاٹتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہے
واسطے انکے ثواب اسکا اور وہ لکھنا واسطے حق کے ہے لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تو کہ جزا
دیوے انکو اللہ بہتر اس چیز سے جو راہ حق میں خرچ کرتے اور جو احسن جزا دیگا تو جز لئے حسن بھی دیگا واسطے توفیر
اور تکثیر ثواب کے ینابیع میں ہے کہ اگر مثلاً غازی کی ہزار طاعت ہے اور ایک تکسیر ہے اللہ تعالی اسکا ثواب
ہزار دیگا اور نوسو نودا اور نو جو باقی ہیں اس ایک کے طفیل انہیں بھی قبول کریگا اور ہر ایک کا ثواب ایکے برابر عنایت
فرماویگا تو کہ مرتبہ مجاہدونکا سب پر ظاہر ہو بیت ثواب واجر دینا غازیوں کو ہے وہ جو اس تفضل ہو تو ایسا ہو
عنایت ہو تو ایسی ہو لکھا ہے کہ طرح طرح کے ڈراوے جو متخلفوں کے حق میں اترے اور آیات تہدیدات کی نازل
ہوئیں مسلمانوں نے دلمیں ٹھان لیا کہ جب آوازہ جہاد کا ہوگا سبکے سب ہم تیار حرب کے واسطے ہوونگے یہہ آیت نازل ہوئی
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً اور نہیں ہے روا مسلمانوں کو کہ نکل جاویں سارے جہاد کو کیونکہ معیشت کے کاموں میں خلل پڑ جاویگا

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ پس کیوں نہ نکلے ہر فرقے سے ایک جماعت جہاد کو اور باقی رہیں
تو کہ سمجھ سیکھیں بیچ دین کے اور فقہ پڑھیں اور عبد الرزاق ابن ہمام سے مروی ہے کہ مراد اصحاب حدیث ہیں وَلِيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ اور تو کہ ڈراویں فقہا قوم اپنی کو جب پھر جاویں غزوے سے طرف
انکے شاید کہ وہ بچیں اس چیز سے کہ جس سے وہ ڈرائے جاویں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ
الْكُفَّارِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو ان لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں میں سے جیسے یہود کہ گرد مدینے
کے ہیں یا اہل روم کہ ولایت شام میں ہیں اور شام مدینے کے نزدیک ہے وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً اور چاہیے کہ
پاویں کافر بیچ تمہارے سختی بہ نسبت اپنے یعنے گفتگو میں پہلے قتال سے یا صبر مقابلے پر یا شجاعت وقت محاربے کے
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے حفظ اور اعانت اور نصرت میں فتوحات مکیہ
میں ہے کہ حق تعالیٰ بقتال کفار اقرب فرماتا ہے اور کوئی دشمن نفس امارہ کافر سے بدتر نہیں اور نزدیکتر دشمنان
ہے ساتھ تیرے کہ اعدی عدوک نفسک التی ہین پس قتال میں اسکے کہ جہاد اکبر ہے مشغول ہونا اولیٰ اور
انسب ہے نظم دشمنان برون کج قتل کیا دشمن اندرون کو کیوں چھوڑا اسکا بھی کیجیے گا استیصال لازم و
فرض عین ہے قتال قد رجعنا من الجہاد صغیرا فاب الی جہاد کبیر صف شکن ہے بہادر دانا خود شکن جو ہے سو
ہے مردانا مرد مردان ہو کے تا ہو فرد آپ سے جو گیا وہی ہے مرد نفس کو جسنے خوار رکھا ہے خوار کیا بلکہ بار رکھا ہے
پائی اسنے ہی زندگانی ہے زندگی وہ کہ جاودانی ہے طالب حق ہے تو عمل تو کر سو تو اور قبل ان تموتوا پر موت سے
پہلے جو کوئی ہے موا وہی شادان حال حق سے ہوا وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا
اور جب اتاری جاتی ہے کوئی سورت قرآن سے پس بعضے منافقوں میں سے وہ ہیں کہ کہتے ہیں کس کو تم میں سے
زیادہ کیا اسکو اس سورت نے ایمان یعنے منافق انکار اور استہزا سے دوسرے منافقوں سے کہتے ہیں یا ضعفائے
مومنین سے کہتے ہیں وہ شخص کون ہے کہ اس سورت نے اسکا ایمان زیادہ کیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا
وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں صدق دل سے پس زیادہ کیا اس سورت نے انکا یقین اور ثبات
با مردین اور وہ خوش ہوتے ہیں اسکے نزول پر وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ
اور جو لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے شک اور نفاق اور بغض اسلام کی پس زیادہ کی اس سورت نے انکو نجاست
ساتھ نجاست انکی کے یعنے شک ساتھ شک کے کہ پہلی سورتوں میں شک رکھتے تھے اسمیں بھی شک لائے اور کفر
اوپر کفر کے زیادہ کیا وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ اور مر گئے اور وہ کافر تھے یعنے دم مرگ تک کافر رہے اور کافر مر گئے
أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ کیا نہیں دیکھتے یہہ
منافق یہہ کہ وہ بلاؤ میں ڈالے جاتے ہیں قحط اور مرض وغیرہ سے یا نفاق اور جھوٹ انکا مسلمانوں پر ظاہر ہو جاتا ہے

بیچ ہر برس کے ایکبار یا دوبار پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ اور جسوقت نازل کی جاتی ہے کوئی سورت قرآن کی کہ جسمین انکا عیب ہوتا ہے نظر کرتے ہین
بعض انکے طرف بعض کے یعنے انکھون سے اشارے کرتے ہین آپسمین انکار اور تمسخر پر اُس سورت کے یا غصے کی
راہ سے اپنے عیب سنکر اور باہم کہتے ہین هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا کیا دیکھتا ہے کوئی ایک مسلمانون سے
تمکو پس اگر کوئی دیکھے تو بیٹھے جاتے ہین نہین تو اُٹھہ کھڑے ہوتے ہین پھر پھر جاتے ہین مجلس مبارک پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم کی سے صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ پھیر دیا اللہ نے دلون اُنکے کو فہم قرآن سے یا قبول ایمان سے
یا سب نیکیون سے کہ یہہ کلام خبر ہے احتمال دعا کا رکھتا ہے یعنے پھرا دے اللہ دلون اُنکے کو سب نیکیون سے
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بسبب اسکے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے حق کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
تحقیق آیا ہے ای آدمیو تمھارے پاس پیغمبر ساتھہ حکم الٰہی کے جنس تمھاری مین سے یعنے بشر تو کہ بسبب جنسیت کے
مخالطت کرو اور فائدہ اُٹھاؤ یا آیا ہے ای اعرابو تمھارے پاس پیغمبر متکلم تمھاری لغت پر یا قبیلے تمھارے
سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی قبیلہ نتھا عرب مین مگر حضرت کی قرابت اُس سے تھی اور قرأت شاذ
فِيْ اَنْفَسِكُمْ زبر سے بھی ہے یعنے نفیس تر اور شریف تر تم مین سے نسب اور حسب مین عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
شاق ہے اوپر اُسکے یہہ کہ رنج مین پڑو تم بسبب اُسکے اور بعضے عزیز پر وقف کرتے ہین اور صفت پیغمبر کی ٹھہراتے
ہین اور علیہ ما عنتم کی یہہ معنے کہتے ہین کہ اوپر اُسکے ہے وہ کہ کرتے ہو تم گناہ سے یعنے تدارک اسکا دن قیامت
کے وہی کریگے ساتھہ شفاعت کے بیت گناہ ہین بحساب رافت کو اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہے کہ کردئیے ہین
خدا نے ایسے شفیع روز حساب پید احَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ حرص کرنیوالا ہے پیغمبر اوپر
اسلام تمھارے کے ساتھہ مسلمانون کے شفقت کرنیوالا مہربان ہے سمجھ لیجئے کہ ایک وجہ فضل کی پیغمبر ہمارے
کے اوپر تمام انبیا کے یہہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی نبی کو ساتھہ دو نامون اپنے کے مختص نہین فرمایا مگر آپ
کو کہ اپنی شان مین ارشاد کیا ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور حضرت کی شان مین فرمایا بالمؤمنین رؤف
رحیم فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ پس اگر پھر جاوین منافق یاری اور مددگاری سے اور تخلف کرین فرمانبرداری
سے پس کہہ کفایت ہے مجھکو اللہ تمھارے شر سے بچاویگا اور تمپر مجھکو غالب فرماویگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اوپر اسیکے توکل کیا مین نے
اور وہی ہے پروردگار عرش بڑے کا عرش کے معنی تخت کے ہین اور مراد اس سے ملک وسیع ہے یا وہی عرش
عظیم کہ قبلہ دعا اور مطاف ملائکہ ہے اور اسمین اشارہ ساتھہ کمال قدرت اور ضبط الٰہی کے ہے کہ وہ اللہ جو
عرش کو باوجود اس عظمت کے آٹھہ ہزار رکن رکھتا ہے اور روایت ہے کہ تین لاکھ قاعدے ہین ہر قاعدے سے

سورۂ

دوسرے تک تیس لاکھہ برس کی راہ ہے قدرت کاملہ ایسی سے نگاہ رکھتا ہے مجھے شر منافقون سے کیون نہ نگاہ رکھیگا کہ حافظ بندگان اور ناصر سرافگندگان وہی ہے نظم یاری اُس سے چاہ یاری وہ ہے وہ التجا کر اُس سے سب سے یہہ ہے وہ جسکی ہی رافت مددگیر وہ ہوا رنج و آفت سے دو جگ کے وہ چھٹا سورہ یونس مکی ہے مگر ایک آیت ومنهم من یؤمن به ومنهم من لا یؤمن تا آخر ایکسو نو آیتین ہین کلمات ایک ہزار آٹھہ سو تینتیس ہین حروف پانچ ہزار پانچسو ستانئیس ہین فوصل لمن ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ توبہ کے یہہ ہے کہ سورہ توبہ مذمت مین کافرون اور منافقون کے تھی یہہ سورہ یونس ذکر توحید مین اور ردمقالہ کافرون مین اور حال ہلاک انکے مین ہے یا یہہ کہ آخر سورت توبہ مین آیت لقد جاءکم رسول ذکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین تھی اول اس سورت مین مذکور وحی کا آپکے ہے واللہ اعلم بحقائق الامور کلہا ؁

سورۃ یونس علیہ السلام مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی مائۃ وتسع آیۃ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین معانی انکی پنہان ہین مگر جسپر کہ اللہ کھولے بعضون نے کہا ہے کہ الف انا کا لام اللہ کا رے رحمن کی ہے یعنے انا اللہ الرحمن مین اللہ ہون بخشنے والا یا الرا نام اس سورت کا ہے اور خبر مبتدا محذوف کی ای ہذہ السورۃ الر یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور حرف قسم محذوف ہے اور اشارہ جناب الہی سے طرف حبیب اپنے کے ہے کہ قسم ہے الف کی یعنے الاے میرے کی کہ تجھہ پر ہین ازل سے اور قسم ہے لام کی یعنے لطف میرے کی کہ ساتھہ تیرے ہے بیچ وجود کے اور قسم ہے رے کی یعنے رافت میرے کی کہ تجھہ پر ہے ابد تک اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ ان ھذا الکتاب حق یا جواب قسم کا ان ربکم اللہ الذی خلق السموات ہے اور درمیان مین جملہ معترضہ واقع ہے یا جواب قسم کا ساتھہ ترک لام کے بطور شاذ یہہ ہے تلک آیات الکتاب الحکیم یہہ سورت آیتین ہین قرآن حکمت والے کی یا محکم کی کہ اسمین اختلاف اور تناقض نہین یا کوئی نسخ نکر سکیگا یا تغییر پر اسکے کوئی قدرت نہ پاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت پر نبوت آئی سردارون نے قریش کے انکار کیا اور کہنے لگے کہ عجب ہے کہ اللہ تعالی تمام عالم کے آدمیون مین سے پیغمبر بھیجے اور انمین سے بھی یتیم کو ابوطالب کے اس شرافت سے مشرف کرے اللہ تعالے نے فرمایا اکان للناس عجبا ان اوحینا الی رجل منہم ان انذر الناس کیا ہوا واسطے لوگون کے تعجب یہہ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف ایک مرد کے جنس انکی مین سے اور قبیلے انکے کہ ڈرا لوگون کو عذاب خدا سے سبب تعمیم کا یہہ ہے کہ کوئی شخص ایسا نہین کہ جسمین کچھہ برائی نہو الا ماشاء اللہ پس ڈرانا سب کے واسطے ہے پھر تخصیص کی بشارت ساتھہ مومنون کے کیونکہ کفار مین کوئی صفت ایسی نہین کہ موجب بشارت ہو اور فرمایا وبشر الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم اور خوشخبری دے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین یہہ کہ واسطے انکے ہے
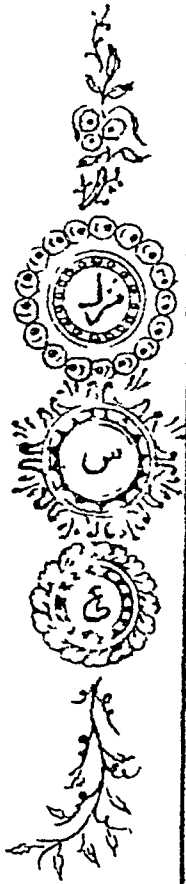
قدم راستی کا نزدیک پروردگار انکے کے یعنے ایمان اور طاعت یا سابقہ ازلی کہ اللہ نے وعدہ راست کیا نہ
نجات موسنون کا یا مقام صدق ہے کہ اسمین زوال اور ملال نہین یا ایمان صادق ہے یا رضوان الہی
ہے یا دعاے ملائکہ ہے حق موسنین مین یا اعمال نیک ہین کہ پہلے بھیجے یا سلف صدق کہ برکت انکی
خلف کو پہنچتی ہے یا ولد صالح ہے کہ پہلے موا یا تقدیم اس امت کی ہے کہ حق تعالی نے کرامت کی ہے چنانچہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نحن الاخرون السابقون یا شفیع صدق کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم ہین عین المعانی مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قدم صدق سے پوچھا فرمایا کہ ہی
شفاعتی توسلون الی ربکم سچ ہے کہ واسطے ہم گناہگارون تباہ کارون کے کوئی وسیلہ آمرزش کا برابر شفاعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین **بیت** نہ از افتادلمین کر تو خطر الگنہ بڑے مین تیرے تو کیا ہے یقین
پیمبر یہ کر کہ ہوگا شفیع وہان تجھ سے ہے بر خطا کا قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ کہا کافرون نے
بعد آنے پیغمبر کے اور دیکھنے معجزات انکے کے تحقیق یہہ مرد البتہ جادوگر ہے ظاہر اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تحقیق
پروردگار تمھارا اللہ ہی ہے جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو کہ بزرگترین اجسام عالم ہین ساتھ قدرت
بے قصور اور حکمت بے فتور کے بیچ چھ دن کے ایام دنیا سے پھر قرار پکڑا جیسا کہ اسکے لائق ہے اور ہمارے
فہم اور ادراک سے فائق ہے اوپر عرش کے کہ اعظم مخلوقات ہے تدبیر کرتا ہے کام کی تمام عالم کے موافق حکمت اپنی کے
مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ نہین کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے اذن دینے اسکے کے یعنے جسکو وہ
اذن دیگا شفاعت کا جسکے حق مین اسکی وہ شفاعت کریگا یہہ کلام رد ہے شفاعت الہ باطلہ کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ یہہ کہ اللہ موصوف بصفت خلق اور تدبیر اور استوی پروردگار تمھارا ہے پس عبادت کرو اسکی
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یا نہین تفکر کرتے تم کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ بت تمھارے
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اسکی ہے بازگشت تمھاری سب کی ساتھ مرنے اور پھر اٹھنے کے نہ طرف اور کے
پس تیار ہو واسطے جواب سوال اسکے کے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہے اللہ نے سچا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ تحقیق وہی پہلے بار کرتا ہے پیدائش پھر دوبارہ کریگا اسکو کہ مار کر جلاویگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ تو کہ جزا دیوے ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک ساتھ انصاف اپنے کے یا بدلا دے
انکو ساتھ عدل انکے کے یعنے رعایت عدل کی جو کی ہے انھون نے امور مین یا ایمان کیونکہ یہہ عدل قوی ہے اور اسکے
مقابل مین شرک ہے کہ ظلم عظیم ہے اور یہہ معنی اخیر کی اگلی آیت سے خوب چسپان ہین کہ مقابلے مین واقع ہے وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے انکے پینا ہے آب گرم

دوزخ سے کہ دل وگردہ انکا جلاوے اور عذاب ہے دردناک سبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے ساتھ خدا اور رسول کے
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وہ ہے اللہ جسنے کیا سورج کو روشن اور چاند کو اجالا سمجھ
لیجئے کہ اگر روشن بالذات ہو تو ضیا ہے اور جو بالعرض ہو تو نور انوار ہین ہے کہ حق تعالی نے اس آیت مین تنبیہ
فرمائی کہ آفتاب خود روشن ہے اور ماہتاب کی روشنی عارضی ہے جتنا مقابل شمس کے ہوتا ہے اتنا چمکتا ہے
وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور مقرر کین واسطے ہر ایک کے چاند اور سورج سے منزلین اوپر آسمان کے مقدار سیر انکے کے اور
اشہر یہہ ہے کہ مقرر کئین واسطے چاند کے منزلین لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ تو کہ جانو تم گنتی برسونکی
ذکر مہینون کا اسواسطے نکیا کہ سال مین آگئے اور تو کہ جانو حساب وقتونکا معاملات مین مہینون سے اور دنون سے
مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ نے انکو جو مذکور ہوئے مگر ساتھ حق کے نہ واسطے کھیل کے
یا بمعنی لام ہے یعنے واسطے بیان حق کے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ مفصل بیان کرتا ہے اللہ اور بصیغہ متکلم
مع الغیر بھی قرات ہے یعنے مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین یعنے
اندیشہ ایمین کرتے ہین اور فائدہ اٹھاتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ تحقیق بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے یا اختلاف مین نور اور ظلمت انکے کے اور
بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی اللہ نے آسمانون مین اور زمین مین البتہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اسکی کے
اور علم اور قدرت اسکی کے واسطے اس قوم کے کہ ڈرتے ہین کہ کیا پیش آوے اور قیامت مین کیا ہو کیونکہ ڈر اور
دہشت باعث ہوتا ہے انکو تفکر اور تدبر پر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا
تحقیق جو لوگ کہ نہین امید رکھتے دیدار ہمارے کی یعنے منکر ہین آخرت کے کہ محل لقا ہے اور راضی ہوئے ساتھ زندگانی
دنیا کے اور آرام پکڑا ساتھ اسکے یعنے دنیائے فانی کی لذتون مین خوش رہے نعیم جاودانی اور لذائذ جاودانی بھول گئے
یاد دنیا مین رہے اسطرح کہ گویا ہرگز یہان سے جاوینگے نہین اور یہہ نہ جانا کہ اجل ہر دم نقارہ کوچ کا بجاتی ہے نظم
یہہ انکا سنتے ہی کوس رحلت نہ ہوئی ہے غم سے یہہ اپنی نوبت کہ عقل ہے نی رہی راحت نہ ہوش اپنا بجا رہا ہے
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ نشانیون ہماری سے غافل ہین اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ
النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یہہ لوگ جگہہ انکی آگ ہے دوزخ کی سبب اسکے کہ تھے کماتے کفر اور شرک اور
نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام
کئے نیک راہ دکھاویگا انکو پروردگار انکا آخرت مین ساتھ نور ایمان انکے کے بہشت کی تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ چلتی ہین نیچے مکانون انکے کے نہرین بیچ جنتون با نعمت کے دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
پکارنا بہشتیونکا حق تعالی کو بیچ بہشت کے وقت طلب کرنے آرزو انکی کے یہہ ہے کہ پاکی ہے تجھکو یا اللہ اور یہہ ذکر

بہت تلذذ ہوگا نہ واسطے عبادت کے اور جب یہہ کلمہ کہینگے جو انکی خواہش ہوگی وہ ملیگی وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ
اور دعا انکی اوپر ایکدیگر کے بیچ بہشت کے یا درود حق کی یا تحیت ملائکہ کی سلام ہے وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ اور آخر پکارنا انکا یہہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالموں کا ہے لکھا ہے
کہ جب مومن بہشت میں داخل ہوکر انوار عظمت الہی مشاہدہ کرینگے حمد اور ثنا اسکی بجا لاوینگے اور فرشتے انکو سلام
کرکر جناب الہی کی طرف سے ساتھ طرح طرح کے کرامات اور علو مقامات کی بشارتیں دینگے اور وہ اللہ تعالی کی
تعریف کرکر ختم کلام اسپر کرینگے کہ الحمد للہ رب العالمین اور لذت تسبیح تحمید کی انکو سب لذتوں سے بہشت کے
خوشتر لگیگی لفظ ذکر نام اسکا کرے جی کو نہ کیونکر ملتذ وہیاں ہیں جسکے کہ ہو رونکتا ہر ہر ملتذ ذوق تسبیح کا
اسکے بیچ اتا ہے جسنے دخل کیا ہو وہ بفند اور سنکر ہو ملتذ ہ عین المعانی میں ہے کہ ایکنے حرم محترم حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے قیدی کو کھول دیا وہ بھاگ گیا آپنے سنکر کھولنے والے پر نفرین کی یہہ آیت آئی وَلَوْ يُعَجِّلُ
اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ اور اگر شتاب دیوے اللہ واسطے لوگوں کے برائی
دعائے بد سے جیسا کہ جلدی مانگتے ہیں یہہ بھلائی کو دعائے نیک سے البتہ پوری کی جاوے طرف انکے اجل انکی اور
ہلاک ہوجاویں یعنے جیسی دعا خیر قبول ہوتی ہے ایسی دعائے بد بھی اگر قبول ہو تو جلد ہلاک ہو جاویں پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الہی میں تجھسے عہد کرتا ہوں اسمیں خلاف نہ کیجو کہ میں بھی بشر ہوں اگر کسی مسلمان کو
ایذا دوں یا لعنت کروں یا ماروں یا گالی دوں تو وہ اسکے حق میں دعائے خیر کیجو اور سبب پاک ہونے گناہونکا
فرمائیو اور وسیلہ قرب اپنے کا دن قیامت کے اسکے کیجو بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار نزول عذاب میں
استعجال کرتے تھے یہہ آیت اتری کہ ہم عذاب میں جو یہہ مانگتے ہیں جلدی نہیں کرتے فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ پس چھوڑ دیتے ہیں ہم ان لوگوں کو کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہماری کی یعنے
حشر پر ایمان نہیں لاتے یا نہیں ڈرتے ہم سے نشر کے دن بیچ سرکشی انکی کے تو کہ ضلالت میں سرگرداں ہوتے
ہیں وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا اور جب پہنچتی ہے آدمی کو برائی یعنے کافر کو
رنج اور سختی یا ولید بن مغیرہ کو یا عتبہ بن ربیعہ کو پکارتا ہے ہمکو اوپر کروٹ اپنی کے لیٹے تکیہ کے پہلو پر یا بیٹھے یا کھڑے
فائدہ تردید کا تعمیم دعا ہے سب احوال میں یا واسطے قسموں اور صنفوں رنج کے ہے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ
مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ پس جب کھولدیتے ہیں ہم اس سے رنج اسکا یعنے دور کرتے ہیں سبب اخلاص
دعا اسکی کے چلا جاتا ہے اسی راہ کفر پر کہ تھا دعا کے مقام سے گذر جاتا ہے پھر دعا نہیں کرتا گویا کہ نہیں پکارا تھا
ہمکو طرف دفع کرنے رنج کے کہ لگا تھا اسکو كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اسیطرح زینت دیا گیا ہے
واسطے حد سے نکل جانیوالونکے جو کچھ تھے کرتے وہ خلاف امر اور نہی کے کرنے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا اور تحقیق

ہلاک کیا ہمنے اہل قرنون کے اونکے پہلے تم سے اے اہل مکے والوجب ظلم کیا اُنھون نے ساتھ جھٹھانے پیغمبرونکے
وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا اور حال انکہ آئے تھے پاس اُنکے پیغمبر اُنکے ساتھ دلیلون
روشن کے اور معجزون ظاہر کے اور نتھے وہ کہ ایمان لاوین اگر نہ مرتے اور زندہ رہتے فساد استعداد کے سبب
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ اسیطرح جیسی کہ جزادی ہمنے انکو ساتھ ہلاک کرنے اُنکے کے سبب جھٹھانے
پیغمبرون کے جزادینگے ہم گروہ مشرکون کو اہل مکہ سے کہ پیغمبر ہمارے کو جھٹھاتے ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي
الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ پھر کیا ہمنے تمکو اے مشرکو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم مین مبعوث مین
جانشین پہلو نکا بیچ زمین کے پیچھے اہل قرنونکے کہ ہلاک ہوے تو کہ دیکھین ہم عالم شہادت مین بعد اسکے کہ
کہ جانا ہے ہمنے عالم غیب مین کہ تم کیونکر عمل کرتے ہو اچھے اور برے تو کہ اُنکے موافق جزادین تمکو نیک کی
نیک اور بدکی بد نظم جزا آئینہ تیرے فعل کا ہے جو تو کرتا ہے اُسمین ہے ہویدا جو کام اچھے کئے تو ہین وہ ظاہر
جو فعل بد کئے تو ہین وہ پیدا حدیث مین ہے کہ بعض کفار قریش نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ایسی
آیت لاؤ کہ جو سادات عرب کو عبادت لات اور عزی کی سے منع نکرے اور مذمت بتون کی جسمین نہو
حق تعالی نے فرمایا کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ
اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر مشرکان مکہ کے آیتین ہماری یعنے قرآن درانحال کہ واضح ہین کہتے ہین وہ لوگ کہ نہین
امید رکھتے ملاقات ہماری کی یا نہین ڈرتے وعید ہمارے سے پیغمبر کو لے آ قرآن سوا اسکے کہ ہم پر پڑھتا ہے تو یعنے
وہ کتاب کہ جسمین ذکر بعث اور حشر اور ثواب اور عقاب کا اور عیبونکا ہمارے بتون کے نہو یا بدل ڈال
قرآن کو یعنے آیت عذاب کی جگہہ آیت رحمت بنا اور غرض اُنکی اُسسے یہہ تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم متابعت
اُنکے خواہشون کی کرین اور وہ پھر اُنکو الزام دین اللہ تعالی نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي
کہہ اُنکو کہ نہین لائق اور روا واسطے میرے یہہ کہ بدل ڈالونمین قرآن کو طرف جی اپنے کے سے یا نہین ممکن اور قدرت
مجھکو کہ تغیر دون قرآن کو اپنی طرف سے اور زیادہ اور کم کر ڈالون إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ نہین پیروی کرتا ہون مین مگر
اُس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے حق تعالی سے بن بڑھانے گھٹانے کے إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون پروردگار اپنے کی تبدیل قرآن مین عذاب دن بڑے
سے کہ قیامت ہے قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ کہو اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین اسکو جو مجھپر نازل
ہوا ہے اوپر تمہارے اور نہ جتاتا تمکو ساتھ اُسکے یا نہ دانا کرتا تمکو اللہ ساتھ قرآن کے پس یہہ فضل اور رحمت اسکا ہے
کہ مجھکو حکم کیا ساتھ پڑھنیکے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اُسکے کے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ پس تحقیق رہا تھا مین بیچ
تمہارے ایک عمر کہ مقدار اُسکی چالیس برس تھی پہلے نزول قرآن سے یعنی اُس مدت مین کہ مین مبعوث نتھا نہ مین قرآن پڑھتا تھا

نہ تم ساتھ اُسکے دانا تھے افلا تعقلون کیا پس نہیں سمجھتے اور نہیں عقل کرتے کہ جو کوئی چالیس برس تم مین رہا اور کسی
عالم کی صحبت کی اور نہ کچھ علم سیکھا ایسا کلام پڑھے کہ فصحاء عرب بلاغت اسکی سے حیران ہون اور بلغائے نامحرم
ادب فصاحت اسکی سے سرگردان ہون البتہ استدلال کیا چاہے کہ ایسے شخص سے ایسا کلام سرزد ہونا خرق
عادت ہی پس قرآن شریف معجزہ رسالت ہی اور وسیلہ دلالت اور قرآن کلام الٰہی ہی کہ مجھ پر نازل ہوا کسی
بشر کی طاقت نہیں کہ مثل اسکے بنا سکے اور مین تغیر و تبدیل اسمین نہیں کر سکتا محض افترا مختار ہی کہ کلام میرا
جانتے ہو فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ پس کون شخص ہی ظالم تر اس کسی سے کہ
باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوے آیتون اسکی کو اور ان سے کفر کرے انہ لا یفلح المجرمون تحقیق شان
یہہ ہی کہ نہیں نجات پاوینگے گنہگار یعنے کفار و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم اور
عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہیں ضرر دیتی انکو اگر نہ عبادت کرین اسکی اور نہ نفع دیتی ہی انکو
اگر تمام عمر اسکی عبادت مین صرف کرین کیونکہ معبود انکے پتھر ہین وہ کیا نفع ضرر دے سکین اور حال انکہ معبود وہ چاہئے کہ
ثواب عقاب پر قادر ہو تو کہ بندے بامید نفع اور دفع ضرر اسکی عبادت کرین و یقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ اور کہتے
ہین وہ بت پرست یہہ بت شفاعت کرنیوالے ہین ہماری نزدیک اللہ کے یعنے دنیا مین جو ہم پر مشکل آتی ہی یہہ اللہ سے
کہکر آسان کرواتے ہین اور اگر فرضا بعث اور حشر ہو جیسے مسلمانونکا اعتقاد ہی تو خدا سے سفارش کر کر عذاب سے
چھڑا دوینگے قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض کہہ کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اس چیز کے
یعنے اسکے شریک کی کہ نہیں جانتا بیچ آسمانون کے اور بیچ زمین کے انتفاء علم کا واسطے انتفاء معلوم کے ہی
یعنے زمین و آسمان مین اسکا شریک ہی نہیں سبحانہ وتعالی عما یشرکون پاکی ہی اسکو اور بلندی اس چیز سے
کہ شریک ٹھہراتے ہین وما کان الناس الا امۃ واحدۃ اور نہتے لوگ مگر جماعت ایک متفق
دین اسلام پر زمانہ آدم علیہ السلام مین یا بعد طوفان نوح کے کہ کشتی والے ہی رہ گئے تھے یا متفق کفر پر زمانہ
بعث ابراہیم علیہ السلام مین فاختلفوا پس اختلاف کیا پیغمبرون کے آنے کے سبب کہ بعضے ایمان لائے اور
بعضے کفر پر رہے یا عرب سب دین اسماعیلی پر تھے پھر عمر بن لحی نے جو احکام جاہلیت کے اختراع کئے مختلف
ہو گئے ولولا کلمۃ سبقت من ربک اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہو گئی پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی
واقع ہی تاخیر مین اس عذاب کے کہ جھوٹے سچے مین فرق کر دے جو یہہ نہوتا لقضی بینہم فیما فیہ یختلفون
البتہ حکم کیا جاتا درمیان انکے بیچ اس چیز کے کہ بیچ اسکے اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا مبطل کو ہلاک
کرتا اور محق کو بچاتا و یقولون لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ اور کہتے ہین مشرکان مکہ کیون نہیں اتاری
گئی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی یعنے معجزہ پروردگار اسکے سے ان معجزون مین سے جو ہم طلب

کرتے

نے ہین کہ مکے مین نہرین بہنے لگین یا باغات ہوجاوین یا آسمان ٹوٹ پڑے یا فرشتے ظاہر گواہی رسالت
اوین یا خانہ زرین ہین تو بیٹھے یا آسمان پر چڑھ جاوے سمجھ لیجئے کہ یہہ سب سورہ بنی اسرائیل مین مذکور
ہے ویقولون لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا الخ فقل انما الغیب للہ فانتظروا پس کہہ جواب مین انکے
کہ سوا اسکے نہین کہ علم غیب واسطے اللہ کے ہے شاید کہ تمھارے طلب کے موافق معجزے آنے مین کچھہ
فساد ہو کہ باز رکھے آیات کو نزول سے پس تم منتظر رہو اپنے خواہش کے موافق معجزہ اترنے کے انی معکم
من المنتظرین تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو کہ دیکھون کہ عذاب تمپر آتا ہے یا
معجزہ مطلوب تمھارا ظاہر ہوتا ہے واذا اذقنا الناس رحمۃ من بعد ضراء مستہم اذا لہم مکر فی آیاتنا
اور جسوقت چکھاتے ہین ہم لوگونکو یعنے مکے والون کو رحمت یعنے صحت پیچھے بیماری کے کہ لگی ہو انکو یا فراخی بعد تنگی
اور قحط کے ناگہان انکو مکر ہوتا ہے بیچ نشانیون ہماری کے یعنے اُنپر طعن کرتے ہین اور پیغمبر کے حق مین مکر کرتے
ہین لکھا ہے کہ مکے والے سات برس بلائے قحط مین مبتلا رہے جب رحمت الٰہی نے دفع اسکا کیا کلام حق
کو جھٹلانے لگے پیغمبر پر مکر لانے لگے جناب الٰہی سے حکم ہوا کہ قل اللہ اسرع مکرا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کہ اللہ تعالیٰ ہے جلد تر دینے والا جزا مکر کی تمھارے مکر کو ان رسلنا یکتبون ما تمکرون تحقیق بھیجے گئے ہمارے
یعنے ملائکہ حفظہ لکھتے ہین جو کچھہ مکر کرتے ہو تم جب فرشتون سے ہمارے تمھاری تدبیر خفی مخفی نہین تو تم سے کب ہوگی
ہو الذی یسیرکم فی البر والبحر وہی اللہ جو چلاتا ہے تمکو بیچ خشکی کے جانورون پر اور بیچ تری کے کشتیون پر
حتی اذا کنتم فی الفلک یہانتک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتی کے وجرین بہم بریح طیبۃ اور چلتی
ہین کشتیان ساتھہ ان لوگون کے جو انمین بیٹھے ہین ساتھہ باد اچھے موافق کے وفرحوا بہا جاءتہا ریح
عاصف وجاءہم الموج من کل مکان اور خوش ہوئے ہین وہ ساتھہ اس باد کے ناگاہ آجاتی ہے اُن کشتیون پر
باد تند اور آجاتی ہے اُنپر موج دریا کی ہر مکان سے یعنے آگے پیچھے ادھر اُدھر سے وظنوا انہم احیط بہم
دعوا اللہ مخلصین لہ الدین اور تحقیق جانتے ہین یہہ کہ اُسنے گھیر لیا انکو چارون طرف سے پکارتے ہین اللہ کو
واسطے دفع ہونے اُس بلا کے درانحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اور کہتے ہین لئن انجیتنا
من ہذہ لنکونن من الشاکرین اگر نجات دیگا تو ہمکو اس بلا سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالون سے نعمت
نجات پر فلما انجٰہم اذا ہم یبغون فی الارض بغیر الحق پس جب نجات دی انکو اُس بلا سے کہ ڈالے
تھے جس سے ناگہان وہ سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے اور وہی کام کرتے ہین جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد
بغیر حق کے یہہ تاکید ہے یا ایہا الناس انما بغیکم علی انفسکم متاع الحیوۃ الدنیا اے لوگو سوا اسکے نہین کہ
سرکشی تمھاری اوپر جانون تمھاری کے ہے یعنے وبال اسکا تمھین پر پڑتا ہے لیلو فائدہ لینا گر زندگانی دنیا کا یہہ

متاع منصوب ہے اور مصدر فعل محذوف کا ہے چنانچہ قرات حفص کی ہے اور مرفوع بھی قرات آئی ہے
کہ بغیکم علی انفسکم مبتدا ہے اور متاع الحیوۃ الدنیا خبر یعنے سرکشی تمھاری برخورداری زندگانی دنیا ہے
کہ کئی دن کی منفعت ناپائدار ہے لذت اسکی جلد جاویگی اور عقوبت اسکی باقی رہیگی نظم دنیائے بے ثبات سے زنہار
حذر کرو اپنے پہ مت ستم کرو اللہ کا ڈر کرو ایک شب کا جاؤ جو چلا ہے پھر نہ یہہ نہ تم دیکھو تم اس سرا میں مت
اپنا گھر کرو ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف ہمارے ہے بازگشت تمھاری
قیامت کو پس خبر دینگے ہم تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور مناسب اسکے جزا دینگے اِنَّمَا مَثَلُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۤءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۤءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ
اسکے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی جلد جانے میں مانند پانی کے ہے کہ اتارا ہمنے اسکو آسمان سے یا ابر سے پس مل
گئی ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ جیسے اناج اور میوے اور چارپائے جیسے گھاس
اور پتیاں حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ یہان تک
کہ جب پکڑی ہے زمین بناؤ اپنا یعنے سرسبز ہوئی ہے اور زینت پکڑی ہے گوناگون بوٹون سے اور رنگارنگ
پھولون سے اور جانتے ہیں اہل اس زمین کے یہہ کہ قادر ہیں اوپر کاٹنے اور لوٹنے اسکے کے اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ
نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ناگہان آتا ہے اس زمین پر حکم ہمارا ساتھ خرابی کے
رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہیں ہم اسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بسی تھی کل کو كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ جیسی اس تمثیل میں تفصیل کی اسیطرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیان قدرت اپنے کی واسطے
اس قوم کے کہ دھیان کرتے ہیں سمجھ لیجئے کہ پانی روح ہے کہ آسمان سے اترے اور بدن میں ملکر قوت پکڑے
پھر کام کئے انسانی اور حیوانی جب بہر بہر پورا ہوا اور اسکے متعلقون کو اسپر بھروسا ہوا ایکایک حکم ہمارا پہنچا کہ
مرگ ہے جیسی کھیتی پککر زرد ہو کر کٹے یا کوئی فوج کچی کو آکر کاٹ لے ایسی ہی موت ناگہان آتی ہے اور کیا کیا حسرت
دکھاتی ہے بیت تکرار فت غرور زندگانی کہ دم بھر کا ہے کل دنیائے فانی بعضون نے کہا ہے کہ یہہ
مثال دنیائے ناپائدار کی ہے کہ پہلے اقبال پیچھے ادبار رکھتی ہے جیسی کھیتی پہلی تر و تازہ ہوتی ہے پھر خشک
بے رونق ایسی ہے ابتدا دنیا کی دولت اور نعمت ہے اور انتہا حسرت اور ندامت نظم چھوڑ دنیا کو کہ ہے
جون سراب ہے نمایش ظاہری باطن خراب گرچہ خوش آتا ہے تجھکو اسکا مال لیک آخر اس سے کہی ہے
بد مال خوب ہے اول یہہ اور آخر ہے زشت بعد سبزی زرد ہو جاتی ہے کشت تازہ و تر پہلے پھر خشک
زبون جون زراعت ہے متاع دنیائے دون بعضون نے کہا ہے کہ تشبیہ آب باران کی ساتھ مال جہان کے
ہے کہ تدبیر سے لوگون کے نہیں برستا بلکہ امر الہی سے آتا ہے ایسے ہی مال کوشش سے نہیں ہاتھ لگتا ہے جو پاتا ہے

اسکو حکم

اسکو بحکم ربانی اور تقدیر یزدانی سے پاتا ہے بیت رافت تجھے ملتا ہین زر نیز سے ہنر سے کب چرخ سے
باران تیری تدبیر سے برسے اور آب باران جبتک جاری ہے پاک ہے لیکن جو ایک جگہہ ٹھہر جائے
اور اوصاف ثلثہ اسکے متغیر ہو جاوین پلید ہے ایسے ہی مال دنیا مین جبتک خیرات ہو جاری ہے مقبول
ہے جسدم بند ہو گیا صدقات سے مردود ہے نظم مال دنیا جیسے ہے آب روان فیض پاتے اس سے ہین اہل
جہان بند جسدم ہو گیا پھر گندہ ہے بندست کریال کو گر بندہ ہے اور آب باران جو بقدر حاجت برسے تو
سبب آبادی کا ہے اور جو زیادہ ہوا موجب خرابی کا ہے ایسے ہی مال جو بمقدار احتیاج ملے تو فائدہ قدر ہے
اور جو زیادہ ملا کہ خزانے جمع ہو گئے باعث ارتکاب معاصی کا اور تفاخر کا ہوتا ہے ان الانسان لیطغی ان راہ
استغنی بیت کثرت مال ہے خرابی دین وہ نرکھہ جسکی احتیاج ہین اور آب باران گر درخت گل کو پہنچے طراوت اور لطافت اسکی زیادہ کرے
اور جو نخل خار کو لگے حدت اور شوکت اسکی بڑھاوے ایسے ہی مال دنیا بھی جو مرد صالح کو ملے صلاحیت
بڑھاوے اور ذکر مفسد کے ہاتھہ لگے فساد زیادہ کرے نظم محک امتحان ہے یہہ مال نیک و بد
کھول دیتا ہے فی الحال جو کرے خرچ ہی بجائے نیک ہے وہ نیک اور ہے اسکی رلائے بھی نیک
اور کھونا مقام بد مین ہی جو فہم بد اسکا اور بد ہے وہ اور آب باران جو زمین پر برستا ہے تو ایک جا نہین ٹھہرتا
ادھر ادھر بہنے لگتا ہے ایسے ہی مال دنیا بھی ایک کے ہاتھہ مین نہین رہتا کبھی کسی کے پاس کبھی کسیکے جاتا ہے
بیت گل دنیا کہ ای رافت وفا کے بو سے خالی ہے نہین کچھہ کام اسکا مثال نقش خالی ہے سمجھنا چاہیے
کہ اللہ تعالی وہی بندون کو طرف دنیا کے کہ محل آفات ہے نہین بلاتا بلکہ طرف منزل سلامتی کے دعوت
کرتا ہے واللہ یدعوا الی دار السلام اور اللہ پکارتا ہے بندون اپنے کو طرف گھر سلامتی کے کہ بہشت ہے
جسے طرف ایسے اعمال کئے کہ موجب دخول بہشت ہین اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ وہان فرشتے
بہشتیون کو یا بہشتی آپسمین ایکدوسرے کو سلام کرینگے یا سلام نام اللہ کا ہے اور اضافت بہشت کی طرف
اسکے واسطے تعظیم کے ہے جیسے انظہر ابلیتی بین فصول مین ہے کہ اللہ تعالی بندون کو بلاتا ہے اس گھر
سے کہ جسکا اول بکا اوسط غنا آخر فنا ہے طرف اس گھر کے جسکا مبدا عطا اور میانہ رضا اور منتہی لقا ہے اور بلانا
سب کو ہے طرف جنت کے ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی
کے کہ دار السلام کو گئی ہے اور وہ اسلام ہے یا طریق سنت سمجھہ لیجے کہ دعوت عام ہے بدلالت حضرت رسالت
پناہی اور ہدایت خاص ہی والبتہ بتوفیق الہی بیت رافت بلائے سکو ہی وہ دیکھے ولے وہان ہند قبول
بٹھلائے کسیکو ہی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ واسطے ان لوگونکے کہ نیکی کرتے مین یعنے ایمان لائے ہین جزا
نیک ہے یعنے بہشت اور زیادتی جزا کے ساتھہ فضل کے لکھا ہے کہ جسنے جزا حسنہ ہے ایک کی عوض ایک اور

زیادتی ایک کی دس زیادہ یا جسنے مغفرت ہی اور زیادہ رضائے رب العزت مدارک میں ہے کہ زیادت
محبت ہے کہ دلوں میں بندوں کے دی ہے یا جو کچھ دنیا میں عطا کی اور آخرت میں انکا حساب نہ لے اور بعضے
کہتے ہیں کہ زیادت سحاب ہے کہ بہشتیوں کے سر پر آویگا اور بموافق خواہش انکے ہر چیز برسایگا اور جمہور محققوں
کے نزدیک زیادت لقائے مولی ہے کہ سب سے اولی ہے اہل بہشت کو بمحض کرم اُس سے مشرف فرمایگا
سچ ہے کہ بہشت نعمت نہیں لقائے دلدار سے زیادہ دار البقا میں کیا ہے دیدار سے زیادہ وَلَا يَرْهَقُ
وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ اور نہ ڈھانکیگی منہہ بہشتیوں کے کو سیاہی اور نہ ذلت یعنے انکے چہروں پر اثر ذلت
اور خواری کا ہویگا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ نیک کار رہنے والے بہشت کے ہیں هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشت نہ نعمت پر آویگا انکے زوال نہ دولت کو ہوویگا وہاں انتقال
بخلاف اس دنیا کے متاع غرور کے کہ زوال اور فنا ضرور ہے وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا
وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور جن لوگوں نے کہ کمائیں برائیاں مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلا برائی کا مانند برائی کے
ہے کہ کسب کی ہے نہ زیادہ اُس پر اور ڈھانکیگی انکو ذلت یعنے آثار ذلت کے اُنپر ظاہر ہونگے مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ
مِنْ عَاصِمٍ نہیں واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا
گویا کہ اوڑھائے گئے ہیں منہہ انکے ٹکڑے رات اندھیری کے سے یعنے غم اور اندوہ سے مانند شب تیرہ منہہ انکے
ہوئے کالے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہیں هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اسکے
ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشت چھوٹینگے اور نہ نکلینگے ہرگز عذاب سے دوزخ میں وہ مدام جلینگے کباب سے وَيَوْمَ
نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ اور جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اُن سب کو
پھر کہینگے ہم واسطے اُن لوگوں کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو جگہہ اپنی پر تم اور شریک تمھارے جو تمنے سوا ہمارے
پوجے ہیں بت لوکہ دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہیں تم سے فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پس جدا کرینگے ہم درمیان کافروں اور
بتوں انکے کے اور پوچھینگے ہم کافروں سے کہ کیوں بتوں کی عبادت کرتے تھے وہ کہینگے کہ انھوں نے ہمکو اپنی عبادت کا
امر کیا تھا وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ اور کہینگے شریک انکے یعنے بت ہمارے حکم سے گویا ہو کر
نتھے تم ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے افرأیت من اتخذ الٰهه هواه کافر کہینگے
غلط ہے تمھیں نے ہمکو اپنی پرستش کا حکم کیا تھا بت کہینگے فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ
عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے تحقیق تھے ہم پرستش تمھاری سے
غافل کیونکہ نہ دیکھتے تھے ہم نہ سنتے تھے نہ عقل اور فہم رکھتے تھے هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا
إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اُس مقام پر اویگا ہر ایک

نصف

ع
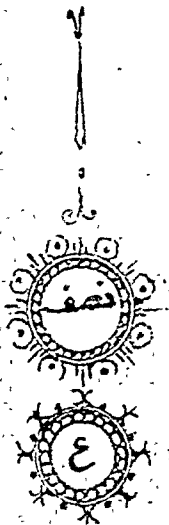
جی کو بدلا اس عمل کا جو پہلے کیا تھا یعنے نفع اور ضرر اپنے اعمال کا دیکھینگے اور پھیرے جاوینگے سب جی طرف
اللہ کے یعنے طرف ثواب اور عقاب خدا کے کہ مولیٰ انکا برحق ہے اور کھویا جاویگا اُنسے جو کچھ کہ تھے باندھ
لیتے شفاعت بتوں کی سے اور حال انکہ بت اُنسے بیزار ہونگے قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کہہ
کہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے اور زمین سے مینہہ برسا کر اور گیاہ اگا کر أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
یا کون شخص ہے کہ مالک ہے کانوں کا اور آنکھوں کا یعنے کسکو قدرت ہے کہ کان آنکھ بناوے اور آفتوں سے بچاوے
وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور کون نکالتا ہے زندگی کو کہ حیوانات اور نباتات ہیں
مردے سے کہ نطفہ اور دانہ ہے اور کون نکالتا ہے مردے کو کہ نطفہ اور دانہ ہے زندے سے کہ حیوانات اور
نباتات ہیں وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی تمام عالم کے یہہ تعمیم بعد تخصیص ہے اور جو آپ
سوال کریگا تو لوگ کافر بجہت کمال وضوح اور ظہور کے عناد اور مکابرہ نہیں کر سکینگے فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ پس البتہ
کہینگے جواب میں کہ یہہ سب کچھ کرتا ہے اللہ اور جو یہہ اقرار بڑی حجت ہے واسطے باطل کرنے طریق انکے کے کہ
بتوں کو پوجتے ہیں فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ پس کہہ ای حبیب میرے انکو کہ بعد اس اقرار کے آیا پس نہیں ڈرتے عذاب سے
ایسے خدا کے کیوں بتوں کو شریک کرتے ہو فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ پس یہی ہے جسمیں کہ ایسی صفتیں ہیں
اللہ پروردگار تمہارا بے شک بے شبہہ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ پس کیا ہے پیچھے حق کے مگر گمراہی فَأَنَّىٰ
تُصْرَفُونَ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذَٰلِكَ حَقَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اسیطرح جیسکہ ربوبیت حق کو سزاوار ہے ثابت ہوا حکم
پروردگار تیرے کا یعنے عذاب خدا کا اوپر اُن لوگوں کے کہ فاسق ہوے یعنے دائرہ اصلاح سے نکل کر کفر پر قائم ہوے
کہ وہ نہیں ایمان لاوینگے قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ کہہ کیا ہے شریکوں تمہارے میں سے یعنے بتوں میں سے
کہ اللہ کا شریک ٹھہرا کر پوجتے ہو وہ شخص کہ پہلے بار کرے پیدائش پھر دوبار کرے اسکو یعنے جلاوے بعد موت
کے اور جو کفار پہلے بار کے پیدا کرنیکا اقرار کرتے تھے اور اعادے کا انکار حق تعالیٰ نے فرمایا قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ اللہ ہی پہلے بار کرتا پیدائش پھر دوبارہ
کرتا ہے اسکو پس کہاں سے الٹائے جاتے ہو راہ سیدھی سے قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ کہہ کیا ہے
شریکوں تمہارے میں سے وہ شخص کہ راہ دکھاوے پیغمبر اور کتابیں بھیج کر اور دلائل قدرت اپنی سے قائم کر کر طرف حق
کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ کہہ اللہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ
أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ کیا پس وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے سزاوار تر ہے
اتباعت کا کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ آپ ہی راہ نہیں پاتا مگر یہہ کہ راہ بتایا جاوے تفسیر زاہدی میں ہے کہ بت پرست

بتون کو چارپایون پر باندھکر جابجا پھرلتے تھے پس حق تعالی نے فرمایا کہ برابر ہے وہ کہ تمکو راہ دکھاوے یا تم
اسکو راہ دکھاؤ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ پس کیا ہے تمکو کہ کیونکر حکم کرتے ہو کہ برابر کرتے ہو اُس شخص کو کہ طرف اسکے محتاج
ہو ساتھ اُس شخص کے کہ وہ محتاج ہے اور قادر اور عاجز کو یکسان جانتے ہو نظم عجز و قدرت کہ دونون ہین ضدین
دیکھہ یکسان بنا انکو بور العین یہہ کہان وہ کہان بڑا ہے فرق اسمین آسمین ہے بعد و غرب و شرق
غرض مخلوق سے ہی والبتا اور قدرت بخالق دوسرا خلق عاجز ہے اور وہ قادر ہے تشبیہ کیا ہے یہہ بات
ظاہر ہے وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اور نہین پیروی کرتے اکثر کافرون کے معتقدات اپنے مین مگر گمان سے کہ خیالات
واہیہ مین اپنے ٹھہرا رکھا ہے جیسے قیاس غائب کا شاہد پر اور مخلوق کا خالق پر اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا
تحقیق گمان نہین کفایت کرتا علم اور اعتقاد حق مین کچھہ یعنے گمان قایم مقام یقین کے نہین ہو سکتا لکھا ہے کہ کافرونکا گمان
تھا کہ بت انکی شفاعت کرینگے سو حق تعالی نے فرمایا کہ گمان انکا سود نکریگا اور باز نہ رکھیگا عذاب حق سے کچھہ زیادہ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھہ اُس چیز کے کہ وہ کرتے ہین متابعت گمان سے اور اعراض حجت
اور برہان سے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہے یہہ قرآن باوجود دلائل اعجاز
کے یہہ کہ باندھہ لیا جاوے اور کہا جاوے کسی سے سوا خدا کے یعنے کسی بشر کی طاقت نہین ہے کہ قرآن بنا لے وَلٰكِنْ
تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ولیکن خدا نے بھیجا ہے اسکو واسطے سچا کرنے اُس چیز کے کہ پہلے اُس سے ہے کتب منزلہ
سے یعنے باوجود اعجاز کے گواہ پہلے کتابونکا بھی ہے وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور واسطے
بیان کرنے اُس چیز کے کہ لکھی گئی ہے امر اور نہی سے نہین کچھہ شک بیچ اسکے کیونکہ اترا ہے پروردگار عالمونکی
طرف سے لیکن کافر اسپر ایمان نہین لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ باندھہ لیا ہے اس کلام کو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ کہہ کہ اگر مین ایسا کلام بن سکتا ہے تو پس لے
آؤ بنا کر ایک سورت مانند اسکے فصاحت بلاغت مین کیونکہ تم نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمانہ ہو اور جو تم سے
نہین سکے تو مدد چاہو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور پکارو جنکو پکار سکو تم سوا اللہ کے
اگر ہو تم سچے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اور اُس سے ہو بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا
بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ کافر جھوٹے تھے ایک سورت نہ بنا سکے بلکہ جھٹلایا اُس چیز کو کہ نہین گھیر اعلم
اُسکے کو یعنے خوبی آیتون کی سمجھی نہین اور انکار کرنے لگے اور نہین آئی اُنکے پاس تحقیق اُسکی یعنے نہین کھلی
اُنپر معنے اور حقیقت قرآنکی پا تکذیب کی اُس چیز کے کہ نہین جانتے تھے بیچ قرآنکے ذکر بعث اور حشر اور وعید اور عقوبت کے سے
اور نہین آئی انکے پاس وہ چیز کہ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور بہ قرار آویگی اور پھر ندامت کچھہ کارگر ہوگی میت جبکہ ہو جائیگا جو
ہوتا ہے پھر ندامت نکام آویگی كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ جیسے کہ

جھٹلاتے ہین تیرے زمانیکے کافر اسیطرح جھٹلایا تھا اپنے پیغمبرونکو اُن لوگون نے کہ پہلے تھے اُنسے پس دیکھ
کیونکر ہوا انجام کار ستمگارون تکذیبون کا اور یہہ بھی اُنہین کی طرح عذاب دیئے جاوینگے اس آیت مین تسلی حضرت
کی ہے اور ہدایت اہل ضلالت کی وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ اور بعضے اُنہین سے کہ جھٹلاتے ہین وہ شخص ہین کہ ایمان
لائے ہین ساتھ قرآن کے دلمین کہ حق ہے لیکن عناد سے ظاہر نہین کرتے وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ اور
بعضے اُنہین سے وہ ہین کہ نہین ایمان لائے ساتھ قرآن کے جہل اور نادانی سے وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ
اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے مفسدون اور معاندون کو اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ بعضے قوم مین سے
تیرے ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور بعضے اُنہین سے نہین ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور کفر پر مرینگے
وَإِن كَذَّبُوكَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو یہانتک کہ تو نا امید ہو جاوے اُنکے ایمان لانے سے تو غم مت کھا فَقُل لِّي
عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ پس کہہ واسطے میرے جزا عمل میرے کی ہے اور واسطے تمہارے سزا کام تمہارے کی أَنتُم
بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ تم بے تعلق ہو اُس چیز سے کہ کرتا ہون مین اور مین بے تعلق ہون اُس چیز سے
کہ کرتے ہو تم نہ تمہین میرے عمل پر مواخذہ ہوگا نہ مجھے تمہارے عمل پر پکڑینگے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ
ہے ساتھ آیت سیف کے وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ اور بعضے کفار سے یا یہود سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف
تیرے جب قرآن پڑھتا ہے تو اور امت کو احکام شرع کے سکھاتا ہے ہنسنے کیواسطے أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا
لَا يَعْقِلُونَ کیا پس تو سناتا ہے بہرونکو استفہام بمعنے نفی ہے یعنے انکے سنانے پر تو قدرت نہین رکھتا اور اگرچہ ہین
کہ باوجود بہرے ہونے کے نہین سمجھتے یعنے بہرے پنے کے ساتھ انکے بیعقلی بھی ملی ہے حاصل یہہ ہے کہ جو بہرا ہو اور کچھہ
عقل رکھے تو وہ تخمین صوت سے بفراست بوجھہ بھی لے اور جو سمع اور عقل دونو نہون تو وہ کیونکر دریافت کرے
بیت وای اُس شخص پہ آفت جسمین نہ سماعت نہ فراست ہووے وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ اور بعضے اُنہین سے
وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اور دلائل نبوت مشاہدہ کرتے ہین اور بکمال عناد سے ایسے انجان ہو جاتے ہین کہ گویا
کچھہ دیکھتے ہی نہین أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ کیا پس تو راہ دکھاتا ہے اندھون کو یعنے
قدرت نہین رکھتا تو ہدایت پر انکے اور اگرچہ ہین کہ باوجود اندھے ہونیکے نہین دیکھتے دیدۂ بصیرت سے یعنے بصارت
تو نہین بصیرت سے بھی محروم ہین غرض یہہ ہے کہ جو اندھا ہو ہوشیار ہو وہ بن دیکھے بھی کچھہ چیز دریافت کر لے اور
جو نابینا بے وقوف ہو وہ کیا سمجھے خاک بیت مقصود وہ دیکھے جسمین ہو نہ بصارت نہ بصیرت ہووے
إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا لوگون کو ساتھ کسی چیز کے کہ انکے
حواس اور عقل لے لے ولیکن لوگ جانون اپنی کو ظلم کرتے ہین کہ حواس اور عقل کو کہ اللہ کی دلائل قدرت کے ادراک کے
واسطے ہین واہیات مین خرچ کرتے ہین اور منافع اور فوائد انکے سے محروم رہتے ہین بیت دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط

یہہ کان آنکھہ ورنہ کیا ہی سمع درکار اور بصر کیا چاہئے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کر اسدن کو کہ اکٹھا کریگا اللہ کافرونکو اور نحشرہم ساتھہ نون کے بھی قرات ہی یعنے اکٹھا کرینگے ہم اور ہول سے اسدن کے دنیا مین بسنے کی مدت اور قبر مین رہنے کے درازی معلوم ہوگی كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایکساعت دن سے امام زاہد نے لکھا ہی کہ معتزلہ اسی آیت سے استدلال بنفی عذاب قبر کے کرتے ہین کہ اگر کافر قبر مین معذب ہوتے تو مدت دراز قبر کو ساعت کیون کہتے جواب انکا وہی ہی جو پہلے لکھہ آئے ہم کہ اسدن دہشت ہیبت ایسی ہوگی کہ مدت عذاب قبر جسکے مقابلے مین ایکساعت نظر آئیگی اور جب قبرون سے اٹھینگے يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کو پہچانینگے آپسمین گویا کہ زمانہ جدائی کا کم ہوا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ احوال اول بعث مین ہوگا پھر جب متواتر ہیبت قیامت کی آئیگی تو آشنائی اور پہچان آپس کی سب بھلا نگی قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ بتحقیق زیان پایا ان لوگون نے کہ جھٹھلایا ملاقات اللہ کی کو یعنے بعث اور جزا کو اور نہ ہوئے راہ پانیوالے ساتھہ ایمان کے وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضے چیز جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرونکو عذاب سے سمجھہ لیجئے کہ وہ ہلاکت جماعت کفار کی تھی روز بدر مین أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا قبض کرلیوین تجھکو قبل اس معاملے سے تو جان کہ حق ہی وہ ہوگا مقرر اگر دنیا مین ہوا اور تو نے نہ دیکھا فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پس طرف ہمارے ہی بازگشت انکی آخرت مین دکھاوینگے عذاب انکا ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ پھر اللہ بعد اس معاملے کے یا بعد قبض کرنے تیرے کے گواہ اور آگاہ ہی اوپر اس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور موافق عملون انکے کے جزا دیگا وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ اور واسطے ہر امت کے امم ماضیہ سے پیغمبر ہی کہ انکو حق کیطرف دعوت فرماتا ہی فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ پس جب آتا ہی پیغمبر انکا انکے پاس اللہ کیطرف سے اور وہ جھٹھلاتے ہین اسکو فیصل کیا جاتا ہی درمیان پیغمبر اور جھٹھلانے والون کے ساتھہ انصاف کے کہ رسول نجات پاتا ہی اور وہ ہلاک ہوتے ہین اور پیغمبر اور وہ نہین ظلم کئے جاتے یعنے ثواب پیغمبر کا نہین کم ہوتا اور عذاب جھٹھلانے والونکا زیادہ نہین ہوتا استحقاق سے لکھا ہی کہ بعد نزول آیت وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ کے کفار مکہ عذاب موعود مین استعجال کرنے لگے یہہ آیت اتری وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر استہزا اور استہزا کی راہ سے کب ہی یہہ وعدہ اگر ہو تم سچے وعید مین سمجھہ لیجئے کہ مخاطب پیغمبر اور مسلمان ہین کہ مشرکون کو ڈراتے تھے قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کہہ نہین اختیار رکھتا مین واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدے کا مصرعہ نی دافع نقصان ہون نے نفع رسان ہون مگر جو چاہے اللہ پس مین کیونکر شتاب عذاب لاؤن تمپر لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ واسطے ہر ایک امت کے وقت مقرر ہی ہلاکت کا إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ جب آتا ہی وقت عذاب انکے کا

پس نہین پیچھے رہتے ایکساعت اور نہ آگے بڑھتے ہین نظم اجل جب آئے ہے ہوتی نہین ہے پھر پیش
ہزار طرح مدد پر کہڑے ہون یار اور خویش نہ کام آئیگی فردا کی تیری کچھہ فریاد جو آج کرنا ہے کرلے اگر ہے دور اندیش
قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تمنے یعنے بتاؤ مجھکو اگر
آوے تمکو عذاب اللہ کا کہ جسکے نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو رات کو وقت خواب تمہارے یا دنکو وقت
طلب معاش تمہارے البتہ پشیمان ہوگے اپنی جلدی سے پس جو معاملہ اسطرح کا ہے مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
الْمُجْرِمُوْنَ کس چیز کی جلدی کرتے ہین عذاب سے یعنے کس نوع کا عذاب چاہتے ہین گناہگار یعنے کفار اور
حال آنکہ سب قسم عذاب برا ہے کہ لکہا ہے جب یہہ آیت نازل ہوئی کفار نے کہا کہ ہمین باور نہین عذاب آ
کا اگر آتا ہے تو شتاب آوے کہ ہم ایمان لاوین یہہ آیت اتری کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ کیا پیچھے استعجال سے
جسوقت واقع ہوگا عذاب اور دیکھہ لوگے ایمان لاؤگے تم ساتھہ اسکے پس کہہ انکو آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ
کیا اب ایمان لائے اور تحقیق تھے تم تکذیب اور استہزا کی راہ سے ساتھہ نزول عذاب کے جلدی کرتے ثُمَّ قِیْلَ
لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ پھر کہا جاویگا بعد اترنے عذاب کے واسطے ان لوگون کے کہ ظلم کرتے
تھے اوپر اپنے ساتھہ شرک اور تکذیب کے کہ ایمان یاس کا مقبول نہین ہے چکھو عذاب ہمیشہ کا کہ الم اسکا دائمی ہے
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ نہین جزا دئے جاؤگے مگر ساتھہ اس چیز کے کہ تھے تم عمر بھر کسب کرتے
کفر اور عصیان سے لکہا ہے کہ حیی بن اخطب یہودی مدنی ہجرت سے پہلے مکے مین تجارت کو آیا تھا حضرت کا شور نبوت
سنکر مجلس شریف مین حاضر ہو کر قرآن سنکر کہنے لگا کہ جو دعوی تم کرتے ہو اور جو کلام پڑھتے ہو یہہ سچ ہے یا ہزل
یہہ آیت اتری وَیَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ اور خبر پوچھتے ہین تجہہ سے قرآن کی اور دعوے نبوت کی کیا سچ ہے
وہ بعضون نے کہا ہے وعید کو یا بعث کو پوچھتے تھے کہ حق ہے یا نہین جواب آیا کہ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
کہہ ہان قسم ہے پروردگار میرے کی تحقیق دعوے نبوت میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب موعود البتہ حق ہے
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب کرنے سے وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ
لَافْتَدَتْ بِهٖ اور اگر ہو واسطے ہر جی کے جسنے ظلم کیا ہے اپنے پر ساتھہ کفر کے یعنے واسطے ہر کافر کے جو کچھہ ہے زمین کے
ہے مال اور اسباب البتہ بدلا دیو ساتھہ اسکے تو کہ اپنی جان کو عذاب سے چھڑاوے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپاوینگے
پشیمانی اپنی کو جو بتون کی پرستش سے حاصل ہوئی ہے کہ مبادا انسے ملامت سنین یا مبہوت ہو جاوینگے دہشت
سے عذاب کے اور قدرت تکلم کی نہین رکھینگے یا پاوینگے آلام حسرت اور ندامت کو اپنے اندر یا اسرار بمعنے اظہار ہے
اور یہہ لغات متضادہ سے ہے یعنے مشرک اظہار ندامت اعمال اپنے کا کرینگے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جسدم
کہ دیکھینگے عذاب وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور فیصل کیا جاویگا درمیان مومنون اور کافرون کے

پارسیوں اور نابعداروں کے یا ظالموں اور مظلوموں کے ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان
ثواب اور زیادتی عتاب کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو
کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے پس فدیئے کی کافروں کے احتیاج نہین رکھتا اور ثواب اور عذاب بخشنے
پر قادر ہے اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عتاب کے
سچ ہے اسمین اختلاف محال ہے اور لیکن اکثر کافر ظالم نہین جانتے کیونکہ دنیا مین مغرور مین اور عقبی کے پہچاننے
سے دور هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اُسیکے پھیرے جاؤگے تم
مرگ کو یا بعد مرگ اٹھکر يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ای لوگو تحقیق
آئی ہے تمکو نصیحت پروردگار تمھارے سے اور شفا اور دوا اُس چیز کی کہ بیچ سینوں کے ہے امراض جہالت سے
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور ہدایت اور رحمت ہے واسطے مسلمانوں کے یعنے قرآن شریف کہ نازل
ہوا ہے لوگوں پر کتاب جامع ہے پند اور شفا اور ہدایت اور رحمت کو کہ بیان ترغیب اعمال نیک اور قبایح
افعال بد اسمین ہے یہی نصیحت ہے اور بیماری شک اور شبہ کی اور عقاید فاسدہ کی کھوتا ہے یہی شفا ہے
پھر جب یہہ دونوں باتین اسمین ہوئین تو عین ہدایت اور محض رحمت ہوا یا قرآن مواعظہ نفوس اور شفائے
صدور اور ہدایت ارواح اور رحمت اسرار ہے یا موعظت ہے واسطے عوام کے اور شفا واسطے خواص کے اور
ہدی واسطے اخص خواص کے اور رحمت واسطے سب کے ہے بیت رحمت عام ہے کلام خدا ہے عجب ہے
کلام نام خدا قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ شادی کرو ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اُسکی کے فضل قرآن ہے
اور رحمت دین اسلام یا فضل قرآن ہے اور رحمت یہہ کہ ہمکو اہل اُسکا کیا یا فضل قرآن ہے اور رحمت ہمارے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت یا فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق دریافت
اُسکی کی یا فضل نعم ظاہری ہین اور رحمت نعم باطنی یا فضل دخول جنت ہے اور رحمت نجات دوزخ یا فضل
پردہ اٹھنا ہے اور رحمت دیدار دیکھنا یا اشارہ فرمایا کہ بندے میرے فضل اور رحمت میرے پر اعتماد کرین اور اپنی
طاعت عبادت پر گھمنڈ نکرین کہ کسی پر بھروسا نہین سوا فضل میرے کے اور کسی پر اعتماد نہین سوا رحمت میرے کے
ہر ایک کا سرمایہ ہے اور سرمایہ مومنونکا فضل میرا ہے اور ہر ایک کا خزانہ ہے اور خزانہ مسلمانونکا رحمت میری
ہے بعضوں نے کہا ہے کہ معنی آیت کی یہہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے اُتری موعظہ اور شفا
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پس ساتھ اُسکے کہ اُتری چاہیئے کہ خوش ہوں اسواسطے کہ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ
وہ بہتر ہے اُس چیز سے کہ اکٹھا کرتے ہین دولت دنیا سے کہ ناپایدار ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ
مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کہہ مشرکان عرب سے کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو جو کچھ کہ اتارا ہے اللہ نے

واسطے تمھارے رزق سے یعنی چارپائے جنکا کھانا حلال ہے پس کیا تمنے اُسمین سے حرام اور حلال یعنی
بعضونکو کہا کہ حلال ہے اور بعضونکو حکم کیا کہ حرام ہے جیسے بحیرہ اور سائبہ اور بعضون کو کہا کہ یہہ کسی پر حرام
کسی پر حلال ہے مافی بطون ھذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا قل ءآللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون
کہہ کیا اللہ نے اذن دیا ہے واسطے تمھارے حرام اور حلال ٹھہرانے مین یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو کہ کہتے ہو
واللہ امرنا بہا یعنی بہت حکم اللہ نے کیا ہے ہمین حلت وحرمت سوا شئ ہین وما ظن الذین
یفترون علی اللہ الکذب یوم القیمۃ اور کیا ہے گمان اُن لوگونکا کہ باندھ لیتے ہین اوپر خدا کے جھوٹھہ
تحلیل حرام اور تحریم حلال مین کہ خدا اُنسے کیا کریگا دن قیامت کے کہ روز جزا ہے اس ابہام مین بڑی تہدید اور
سخت وعید ہے ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثرھم لایشکرون تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے
اوپر لوگون کے کہ کتابین اُتارین اور رسول بھیجے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے اس نعمت عظمی پر وما
تکون فی شان وما تتلوا منہ من قرآن اور نہین ہوتا تو اے حبیب میرے بیچ کسی حال کے اور نہین
پڑھتا تو اللہ کیطرف سے کچھہ قرآن ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ اور نہین کرتے
تم اے آدمیو کچھہ کام مگر ہوتے ہین اوپر تمھارے حاضر جسدم تم شروع کرتے ہو بیچ اُس کام کے وما یعزب
عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی
کتاب مبین اور نہین پوشیدہ علم پروردگار تیرے سے کچھہ چیز برابر چیونٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے
اور نہ کچھہ چھوٹی اُس ذرہ سے اور نہ اُس سے بڑی مگر لکھی ہے بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ ہے حاصل
یہہ ہے کہ کوئی فعل اور قول اُس سے چھپا نہین جزا ہر ایک کی موافق اُسکے دیگا اس آیت سے وعدہ ثواب کا
مومنونکو اور وعید عذاب کا کافرون کو نکلتا ہے اور ثواب اہل ایمان سے خبر دیکر فرماتا ہے کہ الا
ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہین ڈر اوپر اُنکے مصیبت
اور رنج پہنچنے کا اور نہ وہ غمگین ہوونگے مطلب فوت ہونے سے عین المعانی مین ہے کہ اولیا وہ لوگ ہین
کہ جنکے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے بحر الحقائق مین ہے کہ مراد اولیا سے وہ ہین جو خلاف نفس کرتے ہین
کشف الاسرار مین ہے کہ اولیا عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین ظاہر انکا احکام شریعت سے آراستہ
اور باطن انکا انوار حقیقت سے روشن ہے بعضون نے کہا ہے کہ اولیا وہ ہین جو آپسمین دوستی براے
خدا کرتے ہین انکو نہین خوف موقف عظام مین اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ہول قیامت سے اور بعضے کہتے
ہین کہ اولیا مسلمان پرہیزگار ہین کیونکہ انکی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہے الذین امنوا وکانوا یتقون
اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اُس چیز پر کہ حق تعالی کیطرف سے آئی ہے اور ہین پرہیزگاری کرتے

ع

اُس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط واسطے اُنکے ہے
خوشخبری بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ دنیا مین بشارت وہ ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے اُنکی حق مین فرمایا رویائے صالحہ ہین کہ مسلمان اپنے حق مین دیکھتے ہین یا دوسرے مسلمانون کے
حق مین دیکھتے ہین یا بشارت فرشتون کی ہے کہ وقت نزع کے مسلمانون کو دیتے ہین مدارک مین
ہے کہ بشارت دنیا مین محبت لوگون کی ہے ساتھ مومنون کے اور نام نیک انکا ہے تبیان مین
ہے کہ بشری دنیا مین یہہ ہے کہ مسلمان اپنی جگہہ پہلے مرگ سے جنت مین دیکھ لے اور بشارت آخرت
مین سلام فرشتونکا ہے مومنون پر سلمی نے کہا بشارت دنیا وعدہ لقا ہے اور مژدہ آخرت تحقیق اس
وعدے کا شیخ الاسلام نے کہا کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین شناخت کی اور عقبی مین نواخت کی
یہان سرور مجاہدہ اور وہان نور مشاہدہ یہان صفا و وفا اور وہان رضا و لقا بیت وہ مرد حق ہین جو
رکھتے ہین یہان وفائے عہد اور صفائے باطن سیر انکو وہان ہے رفت رضائے مولی لقائے مولی
لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ نہین بدلنا کلام خدا کے کو یعنے وعدہ الہی مین خلاف نہین ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ یہہ خوشخبریان جنکا وعدہ کیا ہے یہی ہے مراد پانا بڑا کہ نہ کسی کے فہم مین آتا ہے نہ عقل مین سماتا ہے
وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اور نہ چاہیئے کہ غمگین کرے تجھکو اے حبیب میرے بات کافرون کی کہ میرا شریک
ٹھہراتے ہین اور تیرے نبوت کو جھٹلاتے ہین اور تیرے قتل کی تدبیرین لگاتے ہین یا کلام بے ادبانہ تیری
شان مین کہتے ہین اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط تحقیق عزت واسطے اللہ کے ساری تیرے دین کو عزیز فرمایا
اور تجھے غلبہ دیگا هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وہی ہے سننے والا بیہودہ باتین انکی جاننے والا ارادہ اور نیتین انکی اور
مناسب اُسکے سزا انکو پہنچاویگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے
اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے عالم ملائکہ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے عالم جن اور انس مین اور جبکہ
یہہ کہ اشرف سب سے ہین اُسکے بندے پیدا کئے ہوئے ہین تو اور کون ایسا ہے جو دعوی خدائی کا کرے ذوی
العقول کو صلاحیت شرکت کی اُسکے ربوبیت مین نہین ہے پھر جمادات کو شریک ٹھہرانا کمال ضلالت
اور نہایت جہالت ہے نظم جہل اس سے سوا ہے کیا کہ کوئی پتھرون کو شریک حق ٹھہرائے اپنے ہاتھونسے
جو تراشے ہین نقش ہے معبود ان بتونکو بنائے وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ اور کس چیز
کی پیروی کرتے ہین وہ لوگ جو عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے شریکونکی کہ شرکت ربوبیت مین محال ہے
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتے مگر گمان کی کہ اپنے گمان مین بتونکو شریک خدا
کا جانتے ہین اور نہین وہ مگر جھوٹھ کہتے نسبت شرکت مین سمجھ لیجئے کہ بعد نفی شرکت کے کمال قدرت اپنی بیان فرماتا ہے

تو کہ استدلال وحدانیت پر اسکے کر کر جانین کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ غیر کہ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا وُہی ہے اللہ جسنے پیدا کیا کمال قدرت اپنی سے واسطے تمھارے رات اندھیری
کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اسکے اور دنکو دکھانیوالا روشن تو کہ اپنے کاروبار اسمین بجالاو اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَسْمَعُونَ تحقیق بیچ پیدا کرنے رات دن کے اور نور اور ظلمت انکے کے البتہ نشانیان ہین اوپر توحید صانع
حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین قرآن کو گوش ہوش سے اور اسکی معانی مین فکر کرتے ہین قَالُوا
اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کہتے ہین ایک گروہ یہی یہود سے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد کہ فرشتے ہین پاک ہے
اللہ اولاد پکڑنے سے هُوَ الْغَنِيُّ وہ ہے بے احتیاج اولاد سے کیونکہ ضعیف ہو تو اس سے قوت پکڑے
یا فقیر ہو تو اس سے امیر ہو یا ذلیل ہو تو اس سے عزیز ہو یا حقیر گمنام ہو تو اس سے نام پیدا کرے یہہ سب
علامتین احتیاج کی ہین اور وہ تو آپ زبردست پادشاہ غالب نامور ہے اسکو کیا احتیاج ہے بیت
نیاز اسکو نہین وہ غنی مطلق ہے اسکی رکھتے ہین سب احتیاج وہ حق ہے یا یہہ کہ ولد جزو والد کا ہوتا ہے اور یہہ
صورت ترکیب کی ہے اور جو مرکب ہے ممکن ہے اور جو ممکن ہے غیر کا محتاج ہے اور واجب الوجود غنی مطلق
ہے پس وہ کسیکا محتاج نہین بیت غنا صفات الہی سے جان ای رافت غنی ہے ایک وہی
اور جو ہے سو محتاج لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین
کے ہے اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا نہین ہے تمھارے پاس ای مشرکو کوئی دلیل ساتھ اسکے کہ
خدا لئے پاک کا فرزند ٹھہراتے ہو اَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے دروغ اور افترا
جو کچھ نہین جانتے قُلْ اِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق وہ
لوگ کہ باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اولاد بناتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین نہین چھٹکارا پانیوالے
بیت یعنے دوزخ سے نہ نکلینگے نہ بچینگے ہنت کیونکہ ایسے ہی کئے کام انھون نے ہین زشت مَتَاعٌ فِي
الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ انکو فائدہ اٹھانا
ہے بیچ دنیا کے کہ چند روز کی مہلت ہے پھر طرف ہماری ہے بازگشت انکی پھر چکھاوینگے ہم انکو عذاب سخت
دائمی بسبب اسکے کہ تھے قرآن اور پیغمبر پر کفر کرتے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ اور پڑھ اوپر قوم اپنے کے جو مکے
والے ہین خبر نوح علیہ السلام کی اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِي جس وقت کہا واسطے قوم
اپنی کے جو مشرک تھے ای قوم میری اگر ہے دشوار اوپر تمھارے رہنا میرا سمجھ لیجئے کہ ساڑھے نو برس حضرت
نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت طرف اللہ کے کی اور جفائین انکی سہین جب بہت تنگ آئے تب
فرمایا کہ اگر تمپر شاق ہے رہنا میرا وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ اور نصیحت کرنی میری ساتھ نشانیون وحدانیت

ثلث

ع

خدا کے اور تم تصدیق نہیں کرتے اور مجھکو ایذا پہنچاتے ہو فعلی اللہ توکلت پس اوپر اللہ کے توکل کی مین نے
فاجمعوا امرکم پس مقرر کرو تم کام اپنے کو یا جمع کرو خداوندان امر کو یعنے روسائی قوم کو وشرکاءکم اور بلاؤ
شریکون اپنے کو یعنے جو تمنے اپنے زعم مین شریک اللہ کے ٹھہرا رکھے ہین حاصل یہہ ہی کہ تم سب اتفاق کرو
میرے قصد مین ثم لایکن امرکم علیکم غمۃ پھر چاہئے کہ نہووے کام تمہارا اوپر میرے قصد مین اوپر تمہارے چھپا
یعنے ظاہر متوجہ میری طرف ہو ثم اقضوا الی ولا تنظرون پھر تمام کرلو طرف میری جو چاہتے ہو اور پورا
کرلو جو ارادہ رکھتے ہو اور مت ڈھیل دو مجھکو تو کہ چھوٹ جاؤ ملامت اقامت اور مشقت نصیحت میری سے
فان تولیتم فما سئلتکم من اجر پس اگر پھر جاؤ تم اور میرا کہنا نہ مانو پس نہیں مانگا مین تم سے اوپر ادائے
رسالت اپنی کے مزدوری کہ تمہارے نہ ماننے سے وہ جاتی رہے ان اجری الا علی اللہ نہین مزدوری
میرے پیغام پہنچانے کی مگر اوپر خدا کے کہ وہ مجھے اسپر ثواب دیگا تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وامرت ان اکون
من المسلمین اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہوون مین فرمانبرداری سے اللہ کے پس خلاف حکم اسکے نکرونگا
مین اور اجر پیغام بری لینے کا عوض اسکے سے نہ چاہونگا سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہی اوپر کمال توکل نوح علیہ
السلام کے فکذبوہ پس جھٹلایا قوم نے نوح علیہ السلام کو اور اسپر قائم رہے فنجیناہ ومن معہ
فی الفلک پس بچا دیا ہمنے نوح علیہ السلام کو غرق ہونے سے اور انکو جو ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے
اور وہ بقول اصح اسی زن و مرد تھے وجعلناھم خلئف واغرقنا الذین کذبوا بایتنا اور کیا ہمنے کشتی
والون کو جانشین بیچ زمین کے بعد ہلاک ہوئے عالم کے اور غرق کیا ہمنے ان لوگونکو کہ جھٹلاتے تھے
نشانیون ہماری کو کہ نوح کو دی تھین یعنے معجزے فانظر کیف کان عاقبۃ المنذرین پس دیکھ کہ کیونکر
عبرت اسے دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا انجام کار ڈرائے گیونکا یعنے مشرکون قوم نوح علیہ السلام کا اس آیت
مین بھی تسلی حضرت کی ہی اور تہدید اہل کفر اور ضلالت کی ثم بعثنا من بعدہ رسلا الی قومھم پھر بھیجے
ہمنے بعد نوح علیہ السلام کے پیغمبر طرف قوم انکی سے یعنے ہر پیغمبر کو ایک قوم پر بھیجا ہود علیہ السلام کو قوم عاد
پر اور صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر اور ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل پر اور شعیب علیہ السلام کو قوم ایکہ اور
اہل مدین پر فجاؤھم بالبینت فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل پس آئے پیغمبر ہمارے ان قومون
کے پاس ساتھ دلیلون روشن کے پس نہ تھے وہ قومون والے کہ ایمان لاوین ان پیغمبرون پر بسبب
اس چیز کے کہ جھٹلاتے تھے ساتھ اسکے پہلے بھیجنے رسولون کے یعنے قبل بعثت کے جھٹلانے کی انکی عادت
تھی بعد بعثت کے بھی اسی طریقے پر رہے یا ایمان نہ لائے ساتھ اس چیز کے کہ جھٹلایا تھا جسکو پہلے
اس سے روز میثاق مین کذلک نطبع علی قلوب المعتدین جیسی مہر لگائی تھی دلون پر جھٹلانے والون

پہلی امتون سے ایسے ہی مہر لگاتے ہین ہم اوپر دلون حد سے گذرنے والون کے بیچ تکذیب کے کہ قریش وغیرہ سے
ہین اُس امت مین ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا
قَوْمًا مُجْرِمِينَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے اُن پیغمبرون کے موسیٰ اور ہارون کو طرف ولید بن مصعب یا قابوس کے
کہ فرعون اُس زمانے کا تھا اور سردارون اُسکے کے ساتھ معجزون روشن ہمارے کے جیسے عصا اور ید بیضا پس
تکبر کیا اُنھون نے اور نہ مانا اور تھے قوم گنہگار فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ
پس جب آیا اُنکے پاس حق نزدیک ہمارے سے یعنے موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ اور معجزات لائے کہا
اُنھون نے عناد اور فساد سے تحقیق یہہ البتہ جادو ہی ظاہر قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ
کہا موسیٰ نے اُن لوگونکو جو جادو بتلاتے تھے کیا کہتے ہو تم واسطے سخن راست اور معجزہ روشن کے اُس وقت
کہ آیا تمھارے پاس کہ یہہ جادو ہی أَسِحْرٌ هَٰذَا کیا جادو ہی یہہ جو مین نے تمھین دکھایا استفہام انکاری
ہی یعنے جادو نہین ہی یہہ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ اور نہین چھٹکارا پاتے جادوگر اور نہین پہنچتے مراد کو قَالُوا
أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کہا سردارون نے قوم فرعون کے حضرت موسیٰ کو کیا آیا ہی
تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دیوے ہمکو اُس چیز سے کہ پایا ہی ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو یعنے آبا ہمارے عبادت
فرعون کی کرتے آئے ہین تو اُس سے ہمین پھیرتا ہی وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ اور ہووے واسطے
تم دونون بھائیون کے کہ موسیٰ اور ہارون ہو بڑائی اور بادشاہی بیچ زمین مصر کے وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ اور
نہین ہم واسطے تم دونون کے تصدیق کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ اور کہا
فرعون نے اپنے مصاحبون سے لے آؤ میرے پاس ہر ایک جادوگر دانا اپنے حق مین موسیٰ کے مقابلے کیواسطے پھر
ساحر جمع ہوئے اسیطرح جو سورۂ اعراف مین گذرا ہی فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ
مُلْقُونَ پس جب آئے جادوگر مقابلے مین موسیٰ علیہ السلام کے کہا واسطے اُنکے حضرت موسیٰ نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے
رسیان اور لاٹھیان فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ پس جب ڈالین جادوگرون نے رسیان
اور لاٹھیان اپنی اور حرکت مین حرارت ہوا سے اگر سانپ سے نظر آنے لگے کہا موسیٰ نے جو کچھ لائے ہو تم وہ
جادو ہی نہ وہ جو مین لایا ہون اور اہل فرعون اُسکو جادو کہتے ہین إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ تحقیق اللہ شتاب
باطل کرتا ہی جادو تمھارے کو إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ تحقیق اللہ نہین سنوارتا کام مفسدون کا
وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ اور ثابت کریگا اللہ حق کو جو مین لایا ہون ساتھ باتون
اپنی کے یعنے حکم اور قضا اپنے کے یا ساتھ وعدے نصرت اور غلبہ کے کہ مجھ سے کیا ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین
گنہگار کفار اور اُنپر اوے دشوار فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ پس نہ ایمان لائے واسطے موسیٰ کے

ع ۴

ابتداء بعثت مین مگر اولاد قوم اسکی کے کہ جب موسی علیہ السلام مدین سے مصر کو آئے بنی اسرائیل کو طرف اللہ کے
دعوت کی بڑے بوڑھون نے قبول نہ کیا اور بعضے جو ایمان لائے عَلٰی خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ اوپر ڈر کے
فرعون سے اور سردارون انکے سے حاصل یہہ ہے کہ بعضے بنی اسرائیل ایمان لائے موسی ع پر باوجود اسکے
کہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے باپون اور سردارون سے اَنْ يَّفْتِنَهُمْ اس سے کہ عذاب کرے انکو فرعون یا
آبا انکے انکو فرعون کے پاس لیجاوین اور وہ پھر کفر مین ڈالے وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ اور تحقیق فرعون
غالب ہے بیچ زمین مصر کے وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ اور تحقیق وہ البتہ حد سے گذرنیوالون سے ہے تکبر اور سرکشی مین یا
یہانتک کہ دعوی خدائیکا کرتا ہے اور بنی اسرائیل کو اپنے بندگی پر لاتا ہے وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ
اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اور کہا موسی نے مومنون کو جو ڈرتے تھے ای قوم میری
اگر ہو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور جانا ہے تمنے کہ نفع اور ضرر پہنچانا اسیکے اختیار مین ہے پس اوپر اسیکے توکل
کرو اگر ہو تم فرمانبردار سمجھہ لیجئے کہ توکل اسقاط خوف اور رجا کا ہے ماسوی اللہ سے بلکہ باہر آنا ہے رویت اسباب سے
اور کمال اسکا توجہ الی اللہ اور نسیان ماسوی ہے نظم جو کوئی غرق توکل مین ہوا عشق کے مست وہی مل مین ہوا
باغ گیتی کا اسے ہوش ہے کیا محو وہ اور ہی ہے کل مین ہوا جب حضرت موسے نے انکو کہا کہ توکل کرو فَقَالُوْا عَلَى
اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا پس کہا انھون نے اوپر اللہ کے توکل کی ہمنے اور دعا متوکلون کی جو باجابت مقرون ہے پس
زمین نیاز سے دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو
محل عذاب کا واسطے قوم ظالمون کے یعنے انکو ہمپر مسلط مت کر توکہ عذاب پاوین ہم انکے ہاتھون سے وَنَجِّنَا
بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور نجات دے ہمکو ساتھ مہربانی اور بخشش اپنی کے قوم کافرون سے یعنے انکے قصد
اور مکر سے یا انکی ملاقات سے لکھا ہے کہ جب موسے علیہ السلام پر یہہ لوگ ایمان لائے فرعون نے کہا کہ مساجد اور
معابد انکے جو بازارون مین اور محلون مین ہین خراب کردو اور نماز سے منع کیا حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا
کہ گھرون مین اپنے عبادت خانے مقرر کرو توکہ کافر مطلع نہون چنانچہ فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ
اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسی اور بھائی اسکے کے یہہ کہ جگہہ دو واسطے قوم اپنی کے
بیچ شہر مصر کے گھرون مین کہ وہان عبادت حق کیا کرین تثنیہ لانا ضمیر کا اشارہ ہے کہ تخصیص معابد اور تعیین
قبلہ متعلق ہے ساتھ امامون قوم کے سو موسی اور ہارون علیہما السلام تھے وَاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اور کرو گھرون اپنے کو مسجدین قبلہ رو یعنے کعبہ معظمہ کیطرف اور موسی علیہ السلام کعبہ کی جانب نماز پڑھتے تھے
اور قائم رکھو نماز کو وہین ضمیر جمع کی اسواسطے ہے کہ مساجد بنائین اور نماز پڑھنی سب سے تعلق رکھتی ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور بشارت دے ای موسے مومنون کو ساتھ بھلائی کے دنیا اور عقبی کی ضمیر واحد لانا اسواسطے ہے کہ بشارت

کام صاحب شریعت کا ہے اور وہ موسی علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوسٰى رَبَّنَا اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً
وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا موسی نے دعا اپنے مین ای پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہے فرعون کو
اور سردارون اسکے کو اسباب آرائش کا اور مال بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس رض نے کہا کہ مصر سے جبشہ تک تمام
پہاڑ معادن ذہب اور فضے اور زبرجد کے فرعون کے تصرف مین تھے اس سبب سے تمام قبطی مالدار تھے سو وہی
سبب ضلال اور اضلال انکا ہوا موسی علیہ السلام نے دعا مین وہ بیان کیا اور پھر واسطے عجز کے تکرار کیا کہ رَبَّنَا
لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ای پروردگار ہمارے انکو یہہ کچھہ دیا اسباب مال دنیا کا تو کہ گمراہ کرین بندون تیرے کو راہ
عبادت تیری سے اور فرعون کی عبادت کے طرف بلاوین رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ ای پروردگار ہمارے بیت
ڈال اوپر مالون انکے کے کہ صورت انکی محو ہو کر اور ہی کچھہ بن جاوے تو کہ شرکت انکی خاک مین مل جاوے سو ویسا ہی
ہوا چنانچہ قتادہ رض نے کہا کہ دینار اور درہم انکے پتھر ہو گئے اسی ہیئت اور نقش پر کہ تھے اور اسدی نے کہا کہ
اموال انکا نقد اور اطعمہ اور اشجار اور اثمار پتھر ہو گیا ان نو معجزون مین سے حضرت موسی کے یہہ بھی ایک معجزہ
تھا پھر حضرت موسی نے دعا کی کہ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا اور سختی ڈال اوپر دلون انکے کے یعنی مہر
لگا دے پس نہ ایمان لاوین موسی علیہ السلام نے وحی سے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہین لانے کے اسواسطے
یہہ دعا کی کہ دل انکے سخت کر دے تو کہ ایمان سے نہ کھلین حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یہان تک کہ دیکھین
عذاب دردناک کہ وہ غرق ہونا ہے دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فرمایا اللہ نے کہ تحقیق قبول
کی گئی دعا تمھاری دونون بھائیون کی لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام نے
آمین اور آمین کہنے والا بھی دعا مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہا کہ دونون کی دعا قبول ہوئی فَاسْتَقِيْمَا پس مستقیم
رہو تم دونون دعوت مین اور الزام حجت مین اور جلدی مت کرو کہ جو تم چاہتے ہو اپنے وقت پر وہی ہوگا
لکھا ہے کہ بعد چالیس برس کے اثر اس دعا کا ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور پیروی مت
کیجیو جلدی کرنے مین راہ ان لوگون کی کہ جہالت سے نہین جانتے کہ وعدہ اللہ کا سچا ہے اپنے وقت
پر ظہور کریگا مصرعہ وقت پر موقوف ہر ایک کام ہے جب وقت عذاب کا آیا حضرت موسی کو وحی ہوئی
کہ اپنے قوم کو لیکر مصر سے نکل جاؤ کہ وقت عذاب کا قبطیون پر آن پہنچا حضرت موسی بنی اسرائیل کو لیکر طرف
شام کے چلے جب دریا کے کنارے پہنچے فرعون اپنے لشکر سمیت پیچھے آیا دریا پھٹ گیا بنی اسرائیل پار اتر
گئے وہ ڈوب گیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ
بَغْيًا وَّعَدْوًا اور اتار لے گئے ہم بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس پیچھا کیا انکا فرعون نے اور لشکر
اسکے نے سرکشی سے اور تعدی سے جب کنارے دریا کے پہنچے گھوڑا فرعون کا بو سے جبریل کے گھوڑے کے

کہ سوار ہو کر آئے تھے دریا میں در آیا تمام لشکر اسکی متابعت سے دریا میں کود اَحتّٰی اِذَآ اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ قَالَ
اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یہان تک کہ جب
پالیا اُسکو ڈوبنے نے اور اُسنے جانا کہ ہلاک ہو جاؤنگا کہا ایمان لایا مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے
مگر وہ خدا کہ دعوت موسیٰ سے ایمان لائے ہین ساتھ اُسکے بنی اسرائیل اور مین فرمانبرداروں سے ہون مدارک
مین ہی کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تین عبارت مین تکرار کیا کہ کسیطرح قبول ہو لیکن فوت وقت کے
سبب مقبول نہوا پھر حق تعالیٰ نے یا جبرئیل نے اُسکے جواب مین کہا اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ
الْمُفْسِدِیْنَ کیا اب ایمان لاتا ہی تو کہ اختیار نرہا اور حال آنکہ تحقیق نافرمانی کرچکا تو پہلے اس سے اور کہا ہیر
پیغمبر کا نہ مانا اور تھا تو مفسدوں سے کہ آپ گمراہ تھا اوروں کو گمراہ کرتا تھا مفسرین نے لکھا ہی کہ ایکدن
جبرئیل علیہ السلام نے آکر فرعون سے کہا کہ ایک امیر نے اپنے بندے کو مال اور نعمت اپنے سے پرورش کیا
اور اپنے ملک پر اختیار دیا وہ کفران نعمت کرے اور حکم مولیٰ سے پھرے اور دعوا خواجگی کا کرے اُسکا کیا
حال ہی اسکا فتویٰ لکھہ دو فرعون نے لکھا کہ کہا ہی ابو العباس ولید بن مصعب کہ جو بندہ کہ خدمت سید
اپنے کے سے باہر آوے اور کفران نعمت کرے حکم اُسکا یہہ ہی کہ دریا مین اُسکو غرق کرین جبرئیل نے جب
فرعون غرق ہونے لگا تو وہی خط اُسکو دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی فتوے پر عمل ساتھ تیرے کیا ہی فَالْیَوْمَ
نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ پس آج نجات دینگے ہم تجھکو ساتھ بدن تیرے کے پانی سے یعنے لشکر تیرا
سب ڈوب جاویگا اور تیرے بدن کو ہم پانی پر اُچھال دینگے لکھا ہی کہ جب فرعون معہ لشکر غرق ہو گیا
بنی اسرائیل کو دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ڈوبا نہین کشتیان تیار کر کر ہمارا پیچھا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے بدن
فرعون کا پانی پر تیرا دیا اُسکے بدن بے روح کو دیکھہ کر بنی اسرائیل کی تسلی ہوئی اور بعضے علما نے بدن کو
بمعنے زرہ کہا ہی اور لوہے کا تیرنا پانی پر نشانی ہی قدرت الٰہی کی اور زاد المسیر مین ہی کہ جو
باقی رہے تھے قوم فرعون کے مصر مین وے کہنے لگے کہ فرعون غرق نہین ہوا جزیرہ مین دریا کے شکار ہی
مین مشغول ہی حق تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا اُسنے بدن فرعون کا کنارے پر پھینک دیا تو کہ سب مصر والے
دیکھہ لین اور معنے ننجیک کے نلقیک علی نجوۃ من الارض کہے ہین بہر تقدیر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بدن تیرکو
دریا سے باہر لاوینگے لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً تو کہ ہو تو واسطے اُن لوگونکے جو پیچھے تیرے ہین نشانی
کہ ساتھ تیرے عبرت پکڑین اور جانین کہ جو بندہ ہو کر دعوا خدائیکا کرے اُسکا یہی حال ہی وَاِنَّ کَثِیْرًا
مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ اور تحقیق بہت لوگون مین سے نشانیون قدرت ہماری سے
البتہ غافل ہین نہ اُنمین فکر کرتے ہین نہ اُنسے عبرت پکڑتے ہین وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ

اور تحقیق جگہہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو بعد ہلاک فرعون کے اور قوم اُسکی کے جگہہ دینا راستی کا یعنے جو صدق
وعدے ہمارے کے لائق تھا اور وُہ ولایت شام کی تھی پھر مصر وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی ہمنے اُنکو پاکیزہ
چیزون سے بعضے کہتے ہین یہان مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ اُنکو یثرب مین جگہہ دی اور
کھجورین تر اور خشک عنایت کین فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ پس اختلاف کیا اُنھون نے امر دین مین
اپنے یا شان مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ آیا اُنکے پاس علم توریت کا اور احکام اُسکے کا اور
اُسمین اختلاف کیا ساتھ تاویل کے اُسوقت تک کہ عالم ہوے صفات اور نعمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
پر اور اُسمین تحریف اور تغییر کرنے لگے اور بعضون نے کہا ہے کہ وُہ علم قرآن کا ہے کہ اُترا اور سبب اختلاف
یہود کا ہوا اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان
اُنکے دن قیامت کے بیچ اُس چیز کے کہ تھے بیچ اُسکے عناد سے یا جہل سے اختلاف کرتے حکم توریت سے
یا امر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ پس اگر ہو تو بیچ شک کے اُس چیز سے کہ نازل کی ہے ہمنے طرف تیرے قصص اور احکام
سے پس پوچھ اُن لوگون سے کہ پڑھتے ہین کتاب پہلی تجھ سے یعنے اہل کتاب کیونکہ جو تجھ پر نازل ہے وُہ
ثابت ہے اُنکے نزدیک کتابون مین مراد کتاب سے یہان جنس کتب ہے اور مخاطب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
ہین اور مراد امت ہے اور زاد المسیر مین ہے کہ اِنْ بمعنی ماء نافیہ ہے یعنے پس نہین تو بیچ شک کے لیکن اہل
کتاب سے سوال کر واسطے زیادتی بصیرت کے لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ
تحقیق آیا ہے تیرے پاس کلام سچا پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجیے کہ اِسطرح کے
جہان خطاب آئے ہین ظاہر مین مخاطب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین لیکن بقول اصح خطاب اور ہی کو ہے
کیونکہ حضرت معلوم اور محفوظ ہین شک اور شبہ سے بیچ اُس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے آپ پر اور اُسی
قسم سے یہہ خطاب بھی ہے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور مت ہو تو اُن لوگون سے
کہ جھٹلاتے ہین آیتون اللہ کی کو کہ قرآن ہے پس ہو جاویگا تو اگر جھٹلاویگا زیان کارون سے اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ
عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق وُہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر اُنکے بات پروردگار تیرے کی جو
لوح محفوظ مین لکھی ہے کہ وُہ کفر پر مرینگے اور فرشتون کو اُسکی خبر کردی ہے نہ ایمان لاوینگے کیونکہ اللہ کی بات
جھوٹی نہین بعضون نے کہا ہے کہ مراد کلمے سے لاملان جہنم ہے یا ہولاء فی النار ولا ابالی ہے وَلَوْ جَآءَتْهُمْ
كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اور اگرچہ آوین اُنکے پاس سب نشانیان یہان تک کہ دیکھین عذاب
دردناک جو اُنکے واسطے مقرر ہوا اور بعد نزول عذاب کے ایمان اُنکو فائدہ نکرے جیسے قوم فرعون کو اور اور

بندے حزید واور آزاد کرو ہم بندے تیرے آئے ہین ہین اپنے کرم سے عذاب سے آزاد کر بعضے کہتے تھے
کہ خدایا ہمین یونس علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ میرے مالک نے فرمایا ہی کہ بیچارون اور دردمندون کی د
دستگیری کر ہم بیچارے درماندے ہین اپنے فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ بعضے کہتے تھے کہ ای پروردگار ہمارے
یونس علیہ السلام تیرا فرمایا کہتے تھے کہ جو کوئی تمپر ستم کرے اُس سے درگذر و ہم گنہگار اوپر اپنے ستم کرکے
آئے ہین ہم سے خطائین عفو کر بعضے کہتے تھے کہ الٰہا یونس علیہ السلام ہمین کہتے تھے کہ پروردگار میرے نے
کہا ہی کہ سائل کو رد مت کر و ہم سائل تیرے درگاہ مین آئے ہین ہمین رد مت فرما نظم ہاتھ پھیلا تیرے
در پر آئے ہین مت ڈرا امید کر کر آئے ہین ہمکو نا امید مت چھوڑ ای کریم رحم زاری پر ہمارے کر رحیم قاضی
الحاجات ہی تو ای خدا حاجتین بر لا تو ہی حاجت روا بن تیرے کہہ کسکے در پر جائین ہم اپنی یہہ بیچارگی
دکھلائین ہم تو ہی بیچارون کا ہی یک چارہ ساز سب کا تیرے در پہ ہی روئے نیاز القصہ چالیسوین دن
کہ عاشورہ محرم اور جمعہ تھا اثر مناجات کا ظاہر ہوا کہ سحاب ظلمت ابر رحمت سے بدل گیا اور اُنپر برسنے لگا یونس ع
بعد چالیس دن کے نینون کیطرف آئے کہ قوم کی خبر لون کیا حال ہی جب نزدیک شہر کے پہنچے رحمت حق کا
دیکھ کر ڈرے کہ مین نے عذاب سے ڈرایا تھا سو یہان رحمت اُتری اگر مین شہر مین جاونگا تو مجھکو جھٹلاوینگے
یہہ سوچ کر پھر صحرا کو چلے باقی قصہ آگے جائیگا اور دریائے مین مچھلی کے نگلنے کا سورہ انبیا اور صافات مین آویگا
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ط اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے جو کوئی بیچ
زمین کے ہین سب کے سب لکھا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لانے پر قوم کے بہت حریص تھے جب ا
ایمان نہ لائے دل آپکا غبار ملال سے مکدر ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ایمان لانا میرے ارادے پر موقوف ہی
أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ کیا پس تو زبردستی کرتا ہی لوگون کو یہان تک کہ
ہو جاوین ایمان لانیوالے بغیر ارادے میرے کے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے وَمَا
كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط اور نہین ممکن کسیکو یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے
اور توفیق اور قضا اُسکی کے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ اور کردیتا ہی اللہ پلیدی یعنے
عذاب کرتا ہی اللہ اوپر اُن لوگون کے کہ نہین سمجھتے نشانیان قدرت اُسکے کی اور نجعل ساتھ نون کے بھی
قرأت ہی یعنے کرتے ہین ہم عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم شیطان کو قُلِ انْظُرُوا مَاذَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کو جو نشانیان قدرت حق کی طلب کرتے ہین
کہ دیکھو کیا کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور زمین کے ہی عجائب عجائب پیدائش اللہ کی تو کہ قدرت حق تم پر ظاہر
ہو وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ اور نہین دفع کرتا دیکھنا نشانیونکا اور سننا کلام ڈرانیوالونکا

یعنی رسولوں کا عذاب الٰہی کو اُس قوم سے کہ نہیں ایمان لائے یا اُس گروہ سے کہ بیچ علم اور حکمت میرے کے
واقع ہی کہ ایمان نہیں لاوینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ پس نہیں انتظار
کرتے یہہ مشرک مگر دنونکا یعنے واقعونکا مانند واقعون اُن لوگون کے کہ گذرے ہین پہلے اُن سے جیسے قوم
عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ اور اہل موتفکہ اور مراد واقعون سے نزول عذاب ہی قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ کہہ پس منتظر رہو عذاب کے کہ تمپر نازل ہوگا تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے انتظار
کرنیوالون سے ہون ہلاک ہونے تمھارے کا ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر نجات دی ہم نے
پیغمبرون اپنے کو جب عذاب جھٹھلانیوالون پر اُترا اور نجات دی اُن لوگونکو جو ایمان لائے اُنپر كَذٰلِكَ حَقًّا
عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ اسیطرح ثابت ہوا اوپر ہمارے وقت ہلاک ہونے مشرکون کے نجات دینا ایمان
والونکا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ
مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے مکے والو اگر ہو تم بیچ شک کے صحت دین میرے کے سے اور مین تمھیں بتادون دین
اپنا پس نہین عبادت کرتا مین اُن لوگون کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے بتون سے اور فرشتون سے
ولیکن عبادت کرتا ہون مین اللہ کو وہ جو قبض کرتا ہی یعنے مارتا ہی تمکو سمجھیے کہ تخصیص وفات کی
تہدید ہی کیونکہ مشرکونکا بعد موت کے وقت عذاب کا ہی وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور حکم
کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان والون سے ساتھ احکام الٰہی کے اور اخبار انبیا کے وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا اور امر کیا گیا ہون یہہ کہ سیدھا کر منہہ اپنے کو یعنے خالص کر عمل اپنے کو واسطے دین میرے کے
درانحالیکہ مائل ہو تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور مت ہو شرک
لانیوالون سے یہہ خطاب متوجہ بغیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ اور مت عبادت کر سوا اللہ کے اُس چیز کو کہ نفع دے تجھکو اگر عبادت
کرے تو اُسکی اور نہ ضرر دے تجھکو اگر نہ عبادت کرے تو اُسکی فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ پس
اگر کی تو نے ایسونکی عبادت پس تحقیق تو اُس وقت ظالمون سے ہی کہ وضع عبادت اور دعا غیر
موضع مین کی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اگر لگادے تجھکو اللہ کچھ مرض یا شدت یا فقر
پس نہین کھولنے والا واسطے اُسکے مگر وہ کہ اللہ ہی وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اور اگر ارادہ کرے
ساتھ تیرے صحت اور راحت اور غنا کا پس نہین کوئی پھیرنیوالا فضل اُسکے کو سمجھیے کہ یہان
فضل بموضع ضمیر مین واقع ہی سو دلیل ہی اسپر کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنیوالا ہی نیکیان پہنچاتا ہی

بندونکو بغیر استحقاق اُنکے کے یُصِیبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ پہنچاتا ہی فضل اپنے کو ساتھہ اُس شخص کے
کہ جسکو چاہتا ہی بندون اپنے سے وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور وُہ ہی بخشنے والا پس اُسکی مغفرت سے
بسبب اپنے معصیت کے نا امید مت ہو مہربان ہی پس ساتھہ طاعت اُسکے کے امید رحمت کی رکھو
قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ کہہ ای لوگو تحقیق آیا ہی تمھارے پاس کلام سچا یا پیغمبر
صادق پروردگار تمھارے سے اور کچھہ عذر نہین رہا تمکو فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ پس جسنے
راہ پائی ساتھہ ایمان اور متابعت نبی آخرزمان کے پس سوا اسکے نہین کہ راہ پاتا ہی واسطے جان اپنی کے
کہ اسکا نفع اُسیکو ملتا ہی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا اور جو کوئی گمراہ ہوا ساتھہ انکار اور جھٹلانے کے پس سوا
اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر نفس اپنے کے کہ وبال گمراہی کا اُسیکی طرف پھرتا ہی وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ
اور نہین مین اوپر تمھارے داروغہ کہ تمھارے کام میرے سپرد ہون بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ آیت منسوخ ہی
ساتھہ آیت سیف کے کہ وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ اور پیروی کر اُس چیز کی کہ وحی کی
جاتی ہی طرف تیرے ساتھہ عمل کرنے اور پہنچانے کے اور صبر کر ایذا پر جو پہنچے تجھکو یہان تک کہ حکم کرے
اللہ ساتھہ نصرت تیری کے یا امر کرے ساتھہ قتال بت پرستونکے اور جزیہ لینے کتابی کے وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ
اور وُہ بہتر ہی سب حکم کرنیوالون سے کیونکہ حکم مین اُسکے مُطلق خطا اور جور نہین پایا جانے والا ہی چھپی چیزونکا
اُسے احتیاج شاہدون کی نہین ~~بیت~~ ذرہ ذرہ کا اُسے ہی علم کچھہ اخفا نہین سب ہین محکوم اسکے رفت
وُہ ہی خیر الحاکمین سورۃ ھود مکی ہی ایکسو تیس آیتین ہین اور ایکہزار سات سو پندرہ کلمے ہین اور سات
ہزار پانچ سو ستسٹھہ حرف ہین فواصل اُسکی د ق ظ لم ط ن ضرور ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ یونس کے یہہ ہی کہ
ختم سورہ یونس کا ساتھہ ذکر نزول قرآن کے اور اتباع وحی کے تھا شروع سورہ ہود کا ساتھہ ذکر احکام آیات
قرآنی کے ہوا اور تناسب لفظی بھی ظاہر ہی کہ مقطع اسکا ہو خیر الحاکمین ہی اور مطلع اسکا احکمت آیاتہ

سُوْرَۃُ ھُوْدٍ مَّکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ قرآنی ہین بہ نسبت اصطلاح وضعی اور عرفی مراد انکی سمجھہ سے باہر ہی یہہ اللہ کا بھید ہی کہ وُہی
جانے یا جسے وُہ جتاوے وہ سمجھے شعبی سے کسینے معانی مقطعات پوچھی کہا کہ سر الٰہی ہی مت پوچھو بعضون نے کہا ہی کہ معنے
الٓرٰ انا اللّٰہ اری ہین یعنے مین اللہ ہون کہ دیکھتا ہون طاعت مطیعونکی اور معصیت عاصیونکی اور ہر ایک کو موافق
عمل اسکے کے جزا اور سزا دونگا پس یہہ کلمہ وعدہ اور وعید دونوکو شامل ہی نظم سوج راف کہ یہہ کلام مجید مشتمل ہی اوپر وعدہ
اور وعید مومنون پر تو فرح لاتا ہی کافرونکو بہت ڈراتا ہی کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ یہہ ایک کتاب ہی کہ محکم کی گئی
ہین آیتین اُسکی ساتھہ حجتون اور دلیلون کے یا منتظم ہوئی ہین ساتھہ نظم محکم کے کہ کچھہ خلل اور نقصان کا اُنمین دخل نہین

ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ پھر جدا جدا کی گئی ہین سورتین اور آیتین بالتفصیل کی گئی ہین ساتھ اُن چیزونکے
کہ جنکی بندونکو احتیاج ہی نزدیک حکمت والے باحکم کرنیوالے خبردار کے سے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ مت
عبادت کرو مگر اللہ کو اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ تحقیق مین واسطے تمھارے اسکی طرف سے ڈرانیولا ساتھ
عذاب کے شرک اور طغیان پر اور خوشخبری دینے والا ساتھ ثواب کے توحید اور ایمان پر ہون وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور یہہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے واسطے گناہان
گذشتہ اپنے کے پھر توبہ کرو طرف اسکے گناہون سے زمان آئندہ مین تو کہ فائدہ دے تمکو فائدہ اچھا یعنے عمر
تمھاری بڑی کرے تو کہ لوگ تم سے نفع لین یا بیمنی اور تندرستی سے رکھے ایکوقت مقرر تک کہ آخر عمر
مقدر ہی محققون نے کہا ہی کہ متاع حسن رضا ہی اُس چیز پر جو اللہ کی نعمت سے اور صبر ہی اُس سختی پر
جو پیش آوے محنت سے لطائف امام قشیری مین ہی کہ برخورداری نیک وہ ہی کہ حاجت لوگونکی تیرے ہاتھ
سے بر آوے بہت خلق کو نفع را فایہنچا کہ متاع حسن یہی ہی پس وَيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دیوےگا
ہر برائی والے کو ثواب برائی اسکے کا دنیا اور دین مین ابن مسعود سے مروی ہی کہ ذو فضل وہ شخص ہی کہ حسنات
جسکے فاضل ہون سیات اسکے سے اور جرجانی رح نے کہا کہ صاحب فضل وہ ہی کہ دیوان ازل مین جسکے نام پر فضل
لکھا ہو کہ وہ البتہ بعد وجود مین آنیکے مشرف اُس سے ہوگا بہت ازل مین جسکو لکھا ہی سعیدای رافت
ابد تلک وہ سخاوت سے بہرہ ور ہوگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ اور اگر پھر جاؤ تم ای کافرو
اسلام سے اور متابعت میری سے پس تحقیق ڈرتا ہون مین اوپر تمھارے عذاب دن بڑے سے کہ قیامت ہی
یا دن بدر کا ہی یا روز شدت اور مشقت کا کہ کفار قحط مین مبتلا ہوئے تھے یہانتک کہ مردار کھاتے تھے
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمھاری وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی
پھر لانا اور ثواب دینا اور عذاب کرنا اسکے اختیار مین ہی لکھا ہی کہ بعضے مشرک کہ عداوت حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے رکھتے تھے سو بسبب مصلحت زمانہ سے ظاہر نہین کرتے تھے ایکدن آپسمین ملکر کہنے لگے کہ جب
پردے چھوڑے اور اپنے آپکو کپڑون مین چھپاوین ہم اور دلونمین دشمنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رکھین
ہم تو کوئی کسطرح آگاہ ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ
خبردار ہو کہ کافر پیت دیتے ہین سینے اپنے عداوت حبیب کبیر مین یعنے دلون مین دشمنی رکھتے ہین تو کہ
چھپ جاوین اللہ سے اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ خبردار ہو جسوقت لپیٹتے
ہین وہ کپڑے اپنے بچھونے پر لپیٹتے ہوئے جانتا ہی اللہ جو کچھ چھپاتے ہین سینونمین اپنے اور جو ظاہر کرتے ہین
زبانون سے اپنے بہت علم حق ہی ظاہر و اخفا ہی ایک سترا یہان اور سترا بدا ہی ایک اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

تحقیق وہ جانتا ہے سننے والی بات کو یا ذات الصدور دل ہین کہ اُسکے مضمرات اُسپر ظاہر ہین یعنی
خطرۂ دل سے خدا آگاہ ہے سر سینے کا علیم اللہ ہے اسباب نزول مین ہے کہ یہہ آیت اخنس بن
شریف کی شان مین نازل ہوئی ہے وہ بڑا خوش تقریر تھا حضرت کی خدمت مین آکر اپنی خیرخواہی اور دوستی
کو تقریر دل حسب مین بیان کیا کرتا تھا لیکن ظاہر اُسکا خلاف باطن تھا یعنی اندرون اُسکا بھرا ظلمت سے
تھا اور برون دیکھو تو پر طلعت سے تھا حق تعالی نے اُسکو یہہ آیت بھیجکر ظاہر کر دیا تا کوئی صفائی ظاہری اُسکی
دیکھکر ظلمت باطنی اُسکے سے غافل ہو نظم روشنی پر ظاہری رافت بجا دیکھہ باطن کو ہی اہل صفا
مار ہے ظاہر مین پر نقش و نگار لیک باطن مین بڑا ہے زہر دار ایسے ہی حال منافق جان تو صورت معنی پہ
ہین پہچان تو نیک صورت مین ہین اور معنے مین زشت جسطرح سے ہووے زر اندود خشت صورت ظاہر کا
کیا ہے اعتبار چاہیئے باطن بصفا بے غبار جسکا باطن صاف ہے آئینہ وار دیکھتا ہے جلوۂ روئے نگار
اور زنگ آلودہ باطن جسکا ہے جلوہ کہہ وہ پر کدورت کسکا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا
اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اُسکا یعنے سب حیوانات کو رزق دیتا ہے
لفظ علی کا بسبب کمال فضل اور رحمت کے لایا والا اُسپر لازم کچھہ چیز نہین بعضون نے کہا ہے کہ علے معنے من
یعنے روزی سبکی اللہ سے ہے یا علی معنے الی ہے یعنے رزق سبکا مفوض بحق تعالی ہے چاہے کشادہ کرے چاہے تنگ کرے
سے ہی رزق الی اللہ بکار افتیچ علی اللہ رزقنا کو ستم ہے منسوب اپنے جانب اگر کرین روزی خدائے کو وَیَعْلَمُ
مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا اور جانتا ہے اللہ جگہہ قرار حیوانات کی حالت حیات مین اور آرام گاہ کی انکے بعد وفات کے
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ مستقر مسکن حیوانات ہے زمین اور آب اور ہوا مین اور مستودع جائے قرار انکی ہے پہلے اس
استقرار کے جیسے صلب اور رحم اور بیضہ سے عالم مستقر و مستودع ہے خدا ہی کو اور سب کو دع کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ہر ایک
جو بیان کیا دواب اور ارزاق اور مستقر اور مستودع بیچ کتاب روشن اور بیان کرنیوالی کے ہے کہ لوح محفوظ ہے
وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ اور اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا
آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے ایام دنیا سے کہ اول اُنکا آخر جمعہ تھا اور تھا پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے
عرش اُسکا اوپر پانی کے بعضے تفسیرونمین لکھا ہے کہ پہلے حق تعالی نے یاقوت سبز پیدا کیا پھر اُسنے نظر ہیبت سے
دیکھا وہ پانی ہو گیا پھر باد کو پیدا کرکے پانی کو اُسپر رکھا اور عرش کو پانی پر قرار دیا اور عرش کا پانی پر رکھنا اور پانی کا ہوا پر
عجائب قدرت الہی ہے اور حق تعالی نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور عرش اور پانی اور ہوا کو لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمانے والونکا کرے تو کہ ظاہر ہو جاوے کون تم مین سے بہتر ہے عمل مین یعنے شکر
مین اس نعمت پر یا تصدیق مین عرش کے ٹھہرنے پر اور پانی کے قرار پر اور ہواؤ کے وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّکُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم قوم اپنی کو البتہ تم اٹھائے جاؤگے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں یہہ بات جو بعث کی
کہتے ہو مگر جادو ظاہر ہے فریب یا بطلان کے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ
مَا يَحْبِسُهٗ اور اگر ڈھیل دیوین ہم انسے عذاب کو کہ وعدہ کیا ہے ہمنے طرف ایک مدت گنی ہوئی تک یعنے وقت
معلوم تک البتہ کہینگے کھلی سے کس چیز نے بند رکھا ہے عذاب کو اَلَا يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ
خبردار ہو جسدن آویگا انکے پاس عذاب وہ دن بدر کا ہے نہ پھیرا جاویگا انسے کسی وجہ سے یا عذاب قتل جبرئیل کا ہے
مستہزئین کو چنانچہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ سے نکلتا ہے کہ سورہ حجر مین آویگا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ اور گھیر لیوے گی انکو وہ چیز کہ تھے ساتھ اسکے جہل سے ٹھٹھا کرتے اور جلدی مانگتے تھے اسکو حاق
فعل ماضی یہان موضع مستقبل مین واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہے گویا کہ گھیر لیا ہے انکو عذاب نے وَلَئِنْ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اور اگر چکھاوین ہم آدمی کو اپنی طرف سے رحمت یا نعمت کہ لذت
اسکی معلوم کرے پھر کھینچ لیوین ہم اس سے اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ تحقیق وہ البتہ نا امید ہے بسبب بے صبری کے اور بے
اعتمادی کرم ہمارے کے ناشکر ہے بیچ نعمت گذشتہ کے وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ
السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ اور اگر چکھاوین ہم اسکو نعمت مثل غنا اور صحت کے بعد سختی کے کہ لگی تھی اسکو جیسے فقر اور بیماری
البتہ کہیگا گئیں برائیاں مجھ سے یعنے مصیبتیں جو مجھ سے نہیں دور ہوئیں اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ خوشیان
کرنیوالا اور مغرور نعمت پر شیخی خور ہے اور فرح اور فخر نے اسکو شکر نعمت سے غافل کیا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ مگر جن لوگون نے کہ صبر کیا محنت اور بلا پر اور عمل کئے نیک یعنے شکر ادا کیا
نعمت اور عطا پر یہہ لوگ صابر شاکر واسطے انکے بخشش ہے گناہونکی اور ثواب ہے بڑا کہ اول اسکا جنت ہے
لیجئے کہ اجر کبیر نعمت مشاہدہ حق ہے کہ تمام نعمتیں بہشت کی اسکے مقابلے مین محقر ہین طلب تیرے لقا کی لئے
مانگتے ہین جنت ہم یہہ سب نعمتیں سے بری جانتے ہین نعمت ہم لکھا ہے کہ کفار عرب عناد حضرت سے رکھتے تھے اور
ٹھٹھے سے کہا کرتے تھے کہ اللہ نے کیون نہ خزانہ تمکو دیا یا فرشتہ تمہارے تصدیق کو اتارا آپ انکے استہزاء سے تنگدل ہوئے
اللہ تعالی نے واسطے خوشی حضرت کے کہ ادائے رسالت کی جاوے اور رد اور انکار کفار سے تنگدل نہون یہہ آیت نازل
کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ پس شاید کہ تو چھوڑ دینے والا ہے امام ماتریدی نے کہا ہے کہ یہان استفہام بمعنے
نہی ہے یعنے مت چھوڑ بعضے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے مخالف رائے مشرکون کے وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ
اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ اور تنگ ہوجاتا ہے ساتھ اظہار اسکے کے سینہ تیرا اس خوف سے کہ کہینگے
کیون نہ اتارا گیا اوپر اسکے خزانہ کہ لوگون کو باعث اسباب تابع رہتے یا کیون نہ آیا ساتھ اسکے فرشتہ کہ گواہی نبوت پر دیتا

سو تو اس گفتگو سے انکے ادائے رسالت سے مت ہٹ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ تو سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے ڈرا دینا
تیرا کام ہے پس تو اسمین قصور مت کر اور رد اور انکار سے کسیکی دل تنگ ہو وَاللهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ اور اللہ
اوپر ہر چیز کے کارساز ہے نظم غیر حق سے اپنے منھہ کو موڑ تو کام اپنے سب خدا پر چھوڑ تو کر توکل اُسپہ وہی کارساز
اسکے ہے درگہہ مین لا روئے نیاز حاسدون کے کہنے سے مت ہو ملول ہے وکیل اللہ تیرا اے رسول أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ
بلکہ کہتے ہین کافر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھ لیا ہے قرآن کو یعنے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اللہ کا کلام نہین ہے
قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ کہہ پس لے آؤ دس سورتین مثل قرآن کے فصاحت بلاغت مین باندھے
ہوئے اپنی طرف سے حاصل یہہ ہے کہ اگر تمھارے گمان مین یہہ ہے کہ قرآن مین نے بنا لیا ہے تو تم بھی بنا لاؤ
کہ فصحائے عرب ہو مجھہ سے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ عالم قصص و اخبار اور مشتاق انشا و اشعار ہو وَادْعُوا
مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور پکارو یاری و مددگاری کے واسطے جسکو پکار سکو تم
سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ کلام بنایا ہوا ہے اور جو وہ دس سورہ بنانے مین عاجز ہوئے تو آیتہ آئی کہ فأتوا
بسورة مثله پھر عجز انکا ایک سورت بھی بنانے مین سب پر کھل گیا فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ پس اگر نہ قبول کرین واسطے
تمھارے سورتین بنا لانا جو انسے کہا ہے مخاطب پیغمبر ہین ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے ہے یا مومنین ہین کہ
وہ بھی حضرت کی حمایت کر کر کہا کرتے تھے کہ پیغمبر کو جو تم مفتری کہتے ہو تمھین بنا لاؤ مثل قرآن کے پس اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ وہ اگر جواب نہ دے سکین فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ پس جانو تم یہہ کہ وہ اتارا گیا ہے ساتھ علم
خدا کے کہ خاصہ اسیکا ہے اور وہ علم ہے کہ معاش اور معاد مین کام آوے عباد کے جلالین مین لکھا ہے کہ فاعلموا
خطاب واسطے مشرکون کے ہے وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اور جانو یہہ کہ نہین مستحق عبادت مگر وہ کہ عالم ہے اُس چیز کا
جو غیر اسکا نہین جانتا اور قادر ہے اُسپر جو سوا اسکے کوئی نہین کر سکتا فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ پس آیا ہو تم
فرمانبرداری کرنیوالے اور استفہام بمعنے امر بھی ہو سکتا ہے یعنے ثابت رہو اسلام پر جو اعجاز قرآن کا تمپر متحقق
ہوا اور جو خطاب مشرکون کیطرف کہئے جیسے جلالین مین ہے تو بھی استفہام بمعنے امر ہے یعنے اسلام لاؤ بعد
اس حجت قاطعہ کے کہ قرآن ہے کلام الہی کوئی مثل اسکے نہین بنا سکتا مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا
جو کوئی ہے پستی ہمت سے ارادہ کرتا ہے زندگانی دنیا کا اور آرایش اسکے کا عوض عمل نیک اپنے کے مراد اس سے
منافق ہین یا اہل ریا یا یہود اور نصاری اور زاد المسیر مین ہے کہ عام ہے سب لوگون کو کہ جو کوئی بدلے اعمال
حسنہ کے دنیا مانگے نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ پورا دینگے ہم طرف انکے جزا عملون
انکے کی بیچ دنیا کے صحت اور دولت سے اور مال اور اولاد کی کثرت سے اور وہ بیچ دنیا کے نہ کم کئے جاوینگے یعنے انکی
جزا کچھہ کم نکرینگے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ یہی ہین وہ لوگ کہ نہین واسطے انکے بیچ

آخرت کے مگر آگ دوزخ کی کیونکہ صورت اعمال کا اجر انکو دنیا مین دیا اور زینت فاسدہ کا عذاب باقی رہا
سو آخرت کیواسطے آمادہ کیا وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا اور کھویا گیا جو کچھ کیا تھا بیچ دنیا کے کیونکہ ثواب آخرت کا
متفرع نیت کے اخلاص پر ہے سو انکی نیتین اعمال مین خالص نہ تھین وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور جھوٹا
ہوا حقیقت مین جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے ریا اور سمعہ اور غیر انکے سے أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے آتا ہے اسکے ایک شاہد
اللہ کیطرف سے کہ قرآن ہے برابر ہوگا اُس شخص سے کہ زینت دنیا مانگی اور اعمال بوجہ ثواب نکرے بعضون
نے کہا ہے کہ دلیل والے مومنین اہل کتاب ہین یا ہر مومن مخلص ہے اور شاہد پیغمبر ہین یا صاحب بینہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور تابع انکے شاہد ہین کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ ہے جو حافظ اور
نگہبان آپ کا تھا یا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین یا صورت مبارک حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی ہے کہ جسنے دیدہ انصاف سے ادھر دیکھا انوار حق اور آثار صدق چہرہ شریف مین مشاہدہ کئے
بیت جسنے دیکھا وہ چہرہ والا کہا سبحان ربی الاعلی اور بعضے کہتے ہین کہ بینہ قرآن ہے اور یتلوہ
بمعنے قرات ہے اور شاہد جبرئیل علیہ السلام یا لسان حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اعجاز اور
نظم قرآن ہے اور اگر یتلوہ بمعنے یتبعہ ہو تو شاہد انجیل ہے اور زاد المسیر مین ہے کہ انجیل تابع قرآن کے ہے
تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہے وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ اور پہلے انجیل سے یا قرآن
سے تابع اسکے تھی کتاب موسی کی یعنے توریت کیونکہ وہ بھی تصدیق مین نبی امی کے اور بشارت مین
وجود باجود انکے کے تابع ہے اور موافق ہے قرآن کے إِمَامًا وَرَحْمَةً ذو الحال کہ توریت پیشوا تھی
دینداروں کی اور رحمت تھی انکی جنپر نازل ہوی تھی أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ یہ لوگ کہ صاحب بینہ
ہین ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ اور جو کوئی کفر
کرے ساتھ قرآن کے گروہون مین سے کہ عداوت کئے ہین پس آگ دوزخ کی ہے جگہہ وعدے اسکے کے
ضرور وہان جاویگا فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ پس مت ہو بیچ شک کے اُس وعدہ گاہ سے إِنَّهُ الْحَقُّ مِن
رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق وہ وعدہ حق ہے پروردگار تیرے سے ولیکن اکثر لوگ نہین
ایمان لاتے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اور کون شخص ہے ظالم تر یعنے کافر تر اُس شخص سے
کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹھ یعنے نفی وحی کی اسکے کرتا ہے یا اثبات شریک کا واسطے اسکے کرتا ہے
أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ یہ لوگ مفتری
روبرو لائے جاوینگے اوپر پروردگار اپنے کے اور کہینگے گواہ یعنے کراما کاتبین یا پیغمبر واسطے ہر امت کے

یا اعضا اور جوارح اُنکے گواہی دینگے کہ یہہ لوگ وُہ ہین جو عناد سے جھوٹھ بولتے تھے اوپر پروردگار اپنے کے
ساتھہ پکڑنے اولاد اور شریک کے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ خبردار ہو لعنت ہے اللہ کی اوپر ظالمون کے
یعنے کافرون کے اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور وُہ کافر کہ بند کرتے ہین لوگون کو راہ
اللہ کی سے اور چاہتے ہین ساتھہ اُسکے کجی یعنے بیان کرتے ہین اللہ کی راہ کو کہ دین ہے ساتھہ کجی کے راستی کے
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور وُہ ساتھہ آخرت کے وہ کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کفر اُنکے کے ہے ساتھہ
قیامت کے اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ یہہ لوگ کافر نہ
تھے عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے یعنے بیچ دُنیا کے اور نتھا واسطے اُنکے سوا اللہ کے کوئی
دوست کہ عذاب اللہ کا اُن سے اُٹھا دیتا بلکہ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ دوگنا کیا جاویگا واسطے اُنکے عذاب
یعنے دوبار معذب ہونگے اسواسطے کہ خود گمراہ ہین اور وُنکو گمراہ کرتے ہین مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا
يُبْصِرُوْنَ نہ تھے کہ دنیا مین طاقت رکھتے سُننے کی حق بات کے کیونکہ اُسکے سُننے سے بہرے تھے اور نہ تھے
دیکھتے آیات قدرت حق کو کیونکہ اُسکے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ یہی لوگ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو یعنے اُنکا زیان اُنھین پر پڑا اور کھویا گیا اُنسے
جو کچھہ کہ تھے باندھہ لیتے بتون کی شفاعت سے اور فرشتون کی سفارش سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ نہین شک اور شبہ یہہ کہ وُہ بیچ گھر آخرت کے وُہ ہین ٹوٹا پانیوالے بڑے سب ٹوٹا پانیوالون سے
کیونکہ عبادت بتون کی بدلے عبادت خدا کے اختیار کی ہے اور متاع دنیائے فانی عوض نعیم عقبی باقی
کی لی ہے اور اس سودے مین ٹوٹا ظاہر ہے نظم دیکھے دین را فانہ لو دنیا کہ یہان رنج وہان ہے آسایش
بدلے باقی کے لو نہ فانی کو کہ یاں ہیچ عقل ہے فاحش اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى
رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اخلاص سے اور عمل کئے اچھے اور عاجزی کی طرف
پروردگار اپنے کے یا آرام پکڑا ساتھہ ذکر رب اپنے کے یا واسطے پروردگار اپنے کے ماسوی اللہ سے منقطع
ہوئے یہہ لوگ رہنے والے جنت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وُہ بیچ جنت پرنعمت کے قائم دائم ہین مَثَلُ
الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ مثال دونون فرقے کی کہ مومن اور کافر ہین مانند اندھے
اور بہرے کے اور مانند دیکھنے والے کے اور سُننے والے کے ہے هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ط کیا برابر ہوتے

ہین یہہ دونون فرقے یعنے برابر نہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اس مثال مین
اور تامل نہین کرتے تم اس تشبیہ مین سمجھہ لیجئے کہ کافرونکو اندھے اور بہرے سے تشبیہ دی کہ آیات قدرت حق کو اور
کلام قادر مطلق کو دیکھتے سُنتے نہین اور تشبیہ مومن کو بینا اور شنوا سے دی کہ وُہ بخلاف کافر مشاہدہ کرنیوالے قدرت حق کے
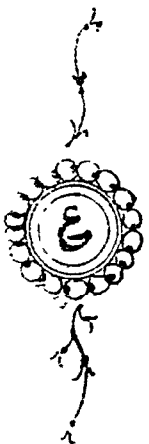
اور سننے والے کلام قادر مطلق کے ہین بحر الحقائق مین ہے کہ اندھا وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق دیکھے اور
بہرا وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق سنے اور بینا وہ ہے کہ حق کو حق دیکھے اور متابعت کرے اور باطل کو
باطل دیکھے اور اس سے بچے اور شنوا وہ ہے کہ حق کو حق سنے اور اسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اس سے
حذر کرے اور حقیقت مین بصیر وہ ہے کہ دیدۂ بصیرت اسکے نے سایۂ کحل بے بصر کے جلا پائی ہو اور سمیع
وہ ہے کہ گوش ہمت اسکے نے ساتھ گوشوارہ بے سمع کے گردن اٹھائی ہو جو ساتھ حق کے دیکھیگا اور جو
ساتھ حق کے سنے گا سوا حق کے نہ سنیگا نظم جو گوش کہ را فاتحق ہو وہ کہوا وہ بات کسی کی کب سنے غیر
خدا جو دیدہ کہ حق مین ہے وہ کب دیکھے ہے کونین مین موجود کوئی حق کے سوا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی
قَوْمِہٖٓ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکی کے پس کہا نوح علیہ السلام نے انکو اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ؕ تحقیق مین واسطے تمھارے ڈرانیوالا ہون ظاہر یہہ کہ نہ عبادت
کرو مگر اللہ کی اگر تم اسکی عبادت نکروگے اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر
تمھارے عذاب دن درد دینے والے کے سے دن کی صفت الیم کے قبیل اسناد مجازی سے ہے واسطے وقوع الم
کے بیچ اسکے فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَا نَرٰىکَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا پس کہا سردارون نے جو لوگ کہ کافر ہو
تھے قوم نوح علیہ السلام سے نہین دیکھتے ہم تجھکو مگر آدمی مانند اپنے یعنے ایسا مرتبہ تیرا نہین دیکھتے ہے کہ سبب تخصیص
تیرا کا ہو ساتھ نبوت کے عجب بیوقوف تھے صورت انبیا کی اپنی ہم شکل دیکھکر ہمسر کرنے لگے حقیقت انکی دریافت
نکی نظم ہمسری کرنے لگے با انبیا بولے جو کچھ ہم ہین سو ہین اولیا آدمی ہم ہین سو یہہ ہین آدمی انہین کیا بشتی ہے
کیا ہم مین کمی جو ہمین ہے خواب و خور سو انکو ہے اور حاجت ہے ہمین اور انکو ہے یہہ نکی دریافت اندھے پن
سے تھی یہان زمین و آسمان کا فرق ہے گو کہ صورت مین ہین یکسان سب بشر پر معنے فرق ہے کر تو نظر
حس اور خس کی ہے صورت گرچہ ایک لیک معنی مین یہہ گھاس اور وہ ہے نیک ایسے ہی یہہ اور وہ ہم شکل ہین
ظاہرا پابند شرب و اکل ہین پر معنی یہہ کہان اور وہ کہان ہے بڑا فرق زمین و آسمان انبیا و اولیا ہین
پاک ہم یہہ کدورت مین بھرے پابند وہم وَمَا نَرٰىکَ اتَّبَعَکَ اِلَّا الَّذِیْنَ ہُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ اور نہین
دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہو تیری مگر ان لوگون نے کہ وہ رذالی ہمارے ہین ظاہر سمجھ مین یعنے تمپر ایمان لائے ہین بے فکر اور
بے تامل یہی پیرو تمھارے اور اراذل ہین بادی الرای مین یعنے جو انپر نظر کرتا ہے رذال ہی انہین دیکھتا ہے وَمَا نَرٰی
لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّکُمْ کٰذِبِیْنَ اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمھارے یعنے تمکو اور پیرو تمھارونکو اوپر ہمارے کچھ بڑائی
جسکے سبب سے ہمپر متابعت تمھاری لازم ہو بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹھہ بولنے والے یعنے تمکو دعوے نبوت مین اور پیروی کرنیوالونکو تمھارے
علم مین ساتھ تصدیق تمھاری کے قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِہٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ

کہا نوح علیہ السلام نے اے قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہوں میں اوپر دلیل روشن کے پروردگار
اپنے سے اور دی ہو اللہ نے مجھکو رحمت نزدیک اپنے سے کہ نبوت ہے پس چھپائی گئی وہ دلیل اوپر تمہارے
عمیت بضم عین اور تشدید میم بمعنے اخفیت کہ لکھی گئی قرأت حمزہ اور کسائی اور حفص کی ہے اور باقی قاری عمیت
پڑھتے ہیں یعنے چھپی رہی اوپر تمہارے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ کیا لگا دیوینگے ہم تمکو وہ رحمت یا لازم
کردینگے ہم تمکو قبول اسکا یہاں بعضوں نے استفہام بمعنے اثبات کہا ہے یعنے لازم کردینگے ہم تمکو ماننا اسکا اور بعضوں نے
بمعنے نفی کہا یعنے نہیں لازم کردینگے ہم تمکو ماننا اسکا اور حال آنکہ تم اسکو ناخوش رکھنے والے ہو قتادہ رح نے
کہا کہ اگر نوح علیہ السلام طاقت رکھتے لازم کردیتے اوپر قبول نبوت لیکن یہہ ہدایت اختیار میں پروردگار
ہی کے ہے جسے چاہے گمراہ کرے چاہے ہدایت فرمائے اسکے ملک میں سب جسکو جو چاہے وہ دکھائے
وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اور اے قوم میری نہیں مانگتا میں تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھ مال جو تمپر گران ہو
اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہیں بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے لکھا ہے کہ سرداروں نے قوم کے کہا اے نوح رذالوں کو
اپنی مجلس سے نکال دے تاکہ ہم ساتھ تیرے ہم جلیس ہوں نوح علیہ السلام نے جواب میں کہا وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہیں ہوں میں ہانکنے والا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ تحقیق وہ ملنے
والے ہیں جزاء پروردگار اپنے سے اور دولت قرب سے مشرف ہونگے پس میں کیونکر انکو اپنی مجلس سے نکالوں وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ اور لیکن میں دیکھتا ہوں تمکو ایک قوم کہ نہیں جانتی قدر الٰہی وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اور اے
قوم میری کون شخص مدد دے مجھکو اور باز رکھے عذاب خدا سے اگر ہانک دوں میں انکو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ آیا پس نہیں
نصیحت پکڑتے تم قوم نے کہا اے نوح تو وصف انکی بیان کرتا ہے اور یہہ ظاہر میں تجھہ سے موافقت رکھتے ہیں
اور باطن میں مخالفت نوح علیہ السلام نے کہا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور
نہیں کہتا میں تم سے کہ نزدیک میرے خزائن اللہ کے علم کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو تو کہ باطن سے لوگوں کے
خبر دوں وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ اور نہیں کہتا میں کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں تو کہ تم کہو مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا نہیں تو
مگر آدمی مانند ہمارے وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ اور نہیں کہتا میں واسطے ان لوگوں کے کہ حقیر دیکھتے ہیں آنکھیں
تمہاری اور جہت فقر انکے کے تم انکو رذالے کہتے ہو لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا کہ ہرگز نہ دیویگا انکو اللہ تعالی کیونکہ اللہ
تعالی نے انکے واسطے بہتر چیز تیار کی ہے اس سے کہ تمکو دنیا میں دی ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اللہ دانا تر ہے
ساتھ اس چیز کے کہ بیچ نفسوں انکے ہے صدق اور اخلاص سے اور اگر میں حکم انکے اسلام پر ظاہر نکروں تو
اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق میں اسوقت ہو جاؤں ظالموں سے کیونکہ انبیا کو حکم کرنا ظاہر پر چاہیے قَالُوْا يٰنُوْحُ
قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہنے لگے اے نوح تحقیق جھگڑا کیا تونے

ہم سے بہت کیا تو نے جھگڑا ہم سے پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہمکو عذاب سے اگر ہے تو سچوں سے
وعدہ اپنے مین قال انما یاتیکم بہ اللہ ان شاء وما انتم بمعجزین کہا نوح علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ
لے آویگا تمہارے پاس عذاب کو اللہ اگر چاہے گا جلد یا دیر مین اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو تعذیب اپنے
سے ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم اور نہ فائدہ دیگی تمکو نصیحت میری اگر
چاہوں مین یہہ کہ نصیحت کرون مین تمکو اگر ہو اللہ ارادہ کرتا یہہ کہ گمراہ کرے تمکو ھو ربکم وہ پروردگار تمہارا
اور تصرف کرنیوالا تم مین موافق ارادے اپنے کے والیہ ترجعون اور طرف اسکے پھیر جاؤگے تم اور جزا اپنے
کئے کی پاؤگے ام یقولون افترىہ بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہے نوح نے وحی کو اپنی طرف سے حق تعالی فرماتا
کہ ہمنے نوح کو کہا کہ قل ان افتریتہ فعلی اجرامی وانا بریء مما تجرمون کہہ اگر باندھ لیا ہے مین نے اسکو
پس اوپر میرے ہے وبال گناہ کرنے میرے کا اور مین بے تعلق ہون اس سے کہ گناہ کرتے ہو تم کہ افترے وحی
کی نسبت میری طرف کرتے ہو واوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن فلا تبتئس بما کانوا
یفعلون اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے قوم تیرے سے مگر جو ایمان لا چکے پس مت
غم کھا ساتھ اس چیز کے کہ ہین کرتے جھٹلانے اور ایذا پہنچانے سے اور جو فائدہ دعوت کا منقطع ہوا عذاب ان پہنچا
حکم ہوا کہ اے نوح کوشش کر واصنع الفلک باعیننا ووحینا اور بنا کشتی کو ساتھ نگاہداشت ہماری کے
یا ساتھ انکھوں ملائکہ کے کہ مددگار اور موکل تیرے ہین اور ساتھ وحی ہماری کے کہ تجھکو کی ہے اسکے بنانے مین ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ نوح علیہ السلام نہین جانتے تھے کہ کشتی کسطرح بناوین وحی آئی کہ بنا مثل سینہ مرغ کے
ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون اور مت گفتگو کر ساتھ میرے بیچ حق ان لوگون کے کہ ظلم
کرتے ہین یعنے انکا دفع عذاب مجھ سے مت چاہ تحقیق وہ ڈوبائے جاوینگے حدیث مین ہے کہ نوح علیہ السلام
نے جب کشتی مانگی حکم ہوا تا درخت کی شاخ لگائی بیس برس مین وہ درخت تیار ہوا اس مدت مین کوئی فرزند تولد
ہوا اور اطفال بالغ ہوگئے انھون نے بھی متابعت آبا کی کی اور دعوت نوح علیہ السلام سے ابا کی کشتی بنانے
مین مشغول ہوئے ویصنع الفلک اور بناتا تھا نوح کشتی کو وکلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ اور جب
گذرتے تھے اوپر اسکے سردار قوم اسکے کے ٹھٹھا کرتے تھے اس سے کیونکہ بیابان مین پانی سے دور کشتی
بناتے تھے بعضے کہتے تھے کہ کشتی بناتے ہو پانی کہان ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اوّل نبی تھی اور آخر بڑھی
ہوئے قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون کہا نوح علیہ السلام نے اگر ٹھٹھا کرتے ہو تم
ہم سے پس ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تم سے جیسے ٹھٹھا کرتے ہو تم فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل
علیہ عذاب مقیم پس البتہ جانوگے تم کون شخص ہے کہ آویگا اسکے پاس عذاب کہ رسوا کریگا اسکو دنیا مین

ع

کہ وہ غرق ہے اور اتر آویگا اوپر اسکے عذاب ہمیشہ رہنے والا آخرت مین کہ وہ حرق ہے پس نوح علیہ السلام
کشتی بنائی دو برس مین تین سو گز لمبی پچاس گز چوڑی یا بارہ سو گز طول مین اور تین سو گز عرض مین اور تیس گز بلند
یا تینتیس گز اور اسمین تین طبقے بنائے اور ہر جاندار کے جوڑے حکم الٰہی سے جمع کئے طیور کو اوپر کے طبقے مین
رکھنا مقرر کیا اور سباع اور بہائم کو نیچے کے درجے مین اور آدمیون کو درمیان کے گھر مین ساتھہ اسباب
ضروری کھانے پینے کے جگہہ ٹھہرائی حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ یہانتک کہ جب آیا حکم ہمارا ساتھہ
عذاب کے اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہ پتھر کا تھا حوا علیہا السلام اسمین روٹیان پکاتی تھین وہ میراث
مین نوح علیہ السلام کو پہنچا تھا اور نشانی عذاب کی اسمین سے پانی نکلنا تھا جب یہہ ظاہر ہوا قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا
مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ کہا ہمنے نوح کو کہ چڑھا لے بیچ کشتی کے ہر قسم سے جوڑا دو عدد نر اور مادہ وَ
اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ اور اہل اپنے کو بھی کشتی مین چڑھا مگر جن پر کہ چل چکا ہے
اوپر انکے حکم ہمارا ساتھہ ہلاکت کے مراد اس سے کنعان اور واعلہ ہین کہ پسر اور زن نوح علیہ السلام کے تھے اور
چڑھا ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ اور نہین ایمان لائے تھے ساتھہ نوح علیہ السلام
کے مگر تھوڑے لوگ کہ زوجہ مسلمہ انکی تھین اور تین بیٹے حام اور سام اور یافث اور جوروین انکی اور بہتر مرد اور
زن سوا انکے کہ سب ملکر حضرت نوح سمیت اسّی آدمی تھے پس نوح علیہ السلام نے سب کو کشتی کے پاس
بلا کر کھڑا کیا اور سر پوش کشتی پر ڈھانکا پھر ادہر زمین سے پانی نے جوش مارا اور ادہر آسمان سے آب بلا اترا
وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اور کہا حضرت نوح نے انکو سوار ہو بیچ کشتی کے ساتھہ نام اللہ
کے یعنی بسم اللہ کہو وقت چلانے کشتی کے اور تھامنے اسکے کے پھر تنبیہ تعلیم کرکر کہا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مومنون کا ہے مہربان ہے انپر کہ بلائے طوفان سے نجات دیتا ہے
سمجھ لیجئے کہ مجریہا مین امالہ ہے نزدیک حفص کے اور امالہ کبری میل دینا فتح کا ہے طرف ی کے اور امالہ
صغری میل دینا الف کا ہے طرف ی کے وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور کشتی چلتی تھی ساتھہ انکے درمیان
موجون کے کہ برائی مین تھین مانند پہاڑون کے وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ اور پکارا نوح نے بیٹے کنعان
اپنے کو اور حال انکہ تھا وہ کنارے مین اور نوح علیہ السلام کو مسلمان جانتے تھے اور وہ منافق تھا انکے ظاہر
اسلام کرتا تھا اور باطن مین ساتھہ کفار کے دین مین موافق تھا غرض نوح علیہ السلام نے کمال شفقت سے کہا
يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ اے بچے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھہ ہمارے اور مت ہو
ساتھہ کافرون کے کہ غرق ہو جاویگا قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ کہا کنعان نے بعضے
کہتے ہین نام اسکا یام تھا شتاب جگہہ پکڑ لیتا ہون مین طرف پہاڑ کے کہ کمال بلندی سے بچا لیگا مجھکو ڈوبنے

پانی کے سے قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ نہیں بچانیوالا کوئی آج کے
دن عذاب خدا کے سے مگر جسکو رحم کرے اللہ بعضے کہتے ہیں عاصم بمعنے معصوم ہی اور فاعل بمعنے مفعول
آتا ہی جیسے ماء دافق اور عیشۃ راضیۃ یعنے نہیں کوئی بچا گیا عذاب خدا سے مگر جسکو بخشے اللہ یہہ باتیں کرتے
ہی تھے کہ موج طوفانی نے شدت پکڑی وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ اور حائل ہو گئی درمیان
باپ بیٹے کے موج پس ہو گیا غرق ہونیوالوں سے سمجھ لیجئے کہ نوح علیہ السلام کوفے سے یا ہند سے یا
اور کسی مقام سے دسوین تاریخ رجب کے کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی تمام روئے زمین پھری جب واقعہ
طوفان کا نہایت کو پہنچا اور کفار سب ڈوب گئے حکم الٰہی آیا وَقِيْلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِيْ
وَغِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ اور کہا گیا یعنے فرمایا اے زمین نگل جا پانی اپنا جو نکالا ہی اور
اے آسمان تھم جا اور کھینچ لے پانی جو برسایا ہی اور خشک کیا گیا پانی روئے زمین کا اور تمام کیا گیا کام
امر الٰہی ہوا تھا کہ کافر ڈوب جاوین اور مومن بچ جاوین اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کے زمین موصل میں
یا شام میں دسوین تاریخ محرم کے عاشورے کے دن اور طوفان چھ مہینے رہا وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور
کہا گیا دوری ہی رحمت حق سے اور ہلاکت ہو جو واسطے قوم ظالموں کے اور جو نوح علیہ السلام ساتھ قوم کے
کشتی سے اُترے واسطے ادائے شکر کے روزہ رکھا صوم عاشورہ سنت ہوا وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ
ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ اور پکارا نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو پس کہا اے پروردگار
میرے تحقیق بیٹا میرا کنعان اہل میرے سے تھا اور تو نے فرمایا تھا کہ اہل تیرے کو نجات دونگا اور وہ ہلاک
ہو گیا اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہی اور تو بہتر حکم کرنیوالا حکم کرنیوالوں سے ہی کیا حکمت ہی اسمین امام
ماتریدی نے تاویلات میں کہا ہی کہ نوح علیہ السلام کفر سے اسکے آگاہ نہتے اگر آگاہ ہوتے یہہ سوال نکرتے کیونکہ
حق تعالیٰ نے فرمایا تھا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جو یہہ سوال کیا قَالَ يَا نُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ کہا
حق تعالیٰ نے اے نوح تحقیق وہ نہیں ہی اہل دین تیرے سے اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ تحقیق اسکا عمل ہی
ناشائستہ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پس مت سوال کر مجھ سے اس چیز کا کہ نہیں ہی تجھکو ساتھ اسکے
علم یعنے جسکے پوچھنے کا جواز معلوم نہو تجھے وہ مت پوچھ یا جسکا علم نہو تجھکو جیسے کفر کا اپنے بیٹے کے وہ مت پوچھ
اِنِّيْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھکو اس سے کہ ہو جاوے تو جاہلوں سے
ساتھ سوال غیر جائز کے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ کہا نوح علیہ السلام نے اے پروردگار
میرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بعد اس سے یہہ کہ سوال کروں میں تجھ سے وہ چیز کہ نہیں مجھکو واسطے
اسکے علم وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا مجھ پر ہو جاؤنگا میں

زیان کارون سے قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ کہا گیا ای نوح اتر کشتی سے ساتھ سلامتی کے
کہ حاصل ہی ہماری طرف سے یا ساتھ سلام اور تحیہ کے کہ ہماری طرف سے ہی تجھہ پر اور برکتون کے اوپر تیرے یعنی تیری
نسل چلی جائیگی تو آدم ثانی ہوگا ایک قوم ہی کہ کشتی والون مین سے سوا اولاد نوح کے اور کسیکی نہین رہی
نسب تمام عالم مین تینون بیٹونکی لگے ہی عرب اور فرس اولاد سام مین اتراک اولاد یافث ہین ہنود اولاد
حام ہین وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ اور سلام اور برکت اوپر جماعتون کے ان لوگون مین سے جو ساتھ تیرے
ہین یا وہ لوگ کہ نکلینگے ان جماعتون سے جو ساتھ تیرے ہین یعنے مومنین وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ
مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ اور امتین ہونگی ناشی تیرے ساتھ والون سے کہ البتہ فائدہ دینگے ہم انکو دنیا مین ساتھ
فراخی عیش اور کشادگی رزق کے پھر لگیگا انکو ہماری طرف سے عذاب دردناک آخرت مین مراد اس سے کافر
ہین لکھا ہی کہ کوئی مسلمان مرد اور عورت نہین قیامت تک مگر داخل ہی اس اسلام اور برکت مین اور
کوئی کافر نہین مگر داخل ہی اس تمتع اور عذاب مین تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ یہہ قصہ کہ مذکور
ہوا خبرون غیب کی سے ہی کہ ہمنے بواسطے جبرئیل کے وحی کی ہی اسکو طرف تیرے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا نتھا تو کہ جانتا انکو تو اور نہ قوم تیری کہ قریش ہین پہلے اس سے فَاصْبِرْ
پس صبر کر ایذا لئے قوم پر اور بیچ تبلیغ احکام پر جیسے نوح نے صبر کیا إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ تحقیق عاقبت نیک
واسطے پرہیزگارون کے ہی دنیا مین ساتھ فتح پانے کے اوپر اعدا کے اور آخرت مین ساتھ درجون اعلے کے
صبر کلید در مقصود ہی درد و جہان باعث بہبود ہی چاہیے مراد اپنی تو رہ باشکیب ہی وہی بے بہر جو ہی
ناشکیب وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم عاد کے بھائی انکے ہود کو ذکر برادری کا واسطے
اظہار نسبت کے ہی چنانچہ سورۂ اعراف مین گذرا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ کہا ہود ع نے
ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمہارے کوئی معبود برحق سوا اسکے اور تم
اسکے شریک بتون کو ٹھہراتے ہو إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ نہین تم مگر جھوٹھ باندھنے والے اوپر خدا کے شریک
ٹھہرانے مین يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ای قوم میری نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے
مزدوری کا سمجھہ لیجئے کہ سب پیغمبرون نے اپنے قوم سے بے طمعی اپنی ظاہر کی ہی کیونکہ نصیحت جب فائدہ مند ہوتی
ہی کہ بے لگاؤ ہو نظم طمع کی بو جسمین ہووے وہ پند ہوتی ہی رافت بجہان سودمند وعظ بے طمع کا ہی رایگان
نفع کچھہ اسکا ہی نہ یہان اور نہ وہان إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ نہین مزدوری میری مگر
اوپر اس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا مجھکو کیا پس نہین سمجھتے تم تو کہ سچے کو جھوٹھہ سے اور سچ
کو جھوٹھ سے امتیاز کرو لکھا ہی کہ عادیون نے دعوت ہود علیہ السلام کی قبول نکی حق تعالی نے اسکی شامت

سے تین سال مینہ نہ برسایا اور عورتون اُنکے کو بانجھ کر دیا اور وہ کھیتیان بوتے تھے اور دشمنی رکھتے ہین واسطے
زراعت کے طرف پانی کے اور واسطے دفع اعدا کے طرف اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے کہا
وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ اور اے قوم میری بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر پھر آؤ تم
غیر اُسکے سے طرف اُسکے یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا بھیج دیویگا آسمان کو اوپر تمھارے برسنے والا
وَّیَزِدْکُمْ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمْ اور زیادہ دیگا تمکو زور طرف زور تمھارے یعنے فرزند دیگا تمکو تو کہ انکی مدد سے دفع دشمنان
پر قادر ہو گے پس ہیر کہا مانو وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ اور مت پھر جاؤ مجھ سے اور حکم الٰہی سے درانحالیکہ مصر ہو
گناہون پر قَالُوْا یٰہُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَۃٍ کہا اُنھون نے اے ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کچھ دلیل ظاہر اوپر
صحت نبوت اپنی کے اور حال انکہ ہود علیہ السلام نے معجزے انکو دکھائے تھے اُنھون نے انکو حساب مین
نہ لا کر کہا وَمَا نَحْنُ بِتَارِکِیْٓ اٰلِہَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ اور نہین ہم چھوڑنے والے معبودون اپنے کو کہنے تیرے سے کہ تو کہتا ہے
ایک اللہ کی عبادت کرو اور سب کو ترک کرو وَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان
لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىکَ بَعْضُ اٰلِہَتِنَا بِسُوْٓءٍ نہین کہتے ہم تیری شان مین مگر یہہ کہ آسیب پہنچایا ہے تجھکو
بعضے معبودون ہمارے نے ساتھ برائی کے سمجھ لیجئے کہ عادی کہتے تھے ہود علیہ السلام کو کہ تو جو دشنام ہمارے اصنام
کو دیتا ہے تجھے اُنھون نے دیوانہ کر دیا ہے کہ جو خلاف عقل باتین تجھ سے سننے مین آتی ہین قَالَ اِنِّیْٓ اُشْہِدُ
اللّٰہَ وَاشْہَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم
بھی شاہد رہو تحقیق مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم مِنْ دُوْنِہٖ فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ
سوا خدا کے یعنے عبادت اُسکی مین غیر کو شریک کرتے ہو پس مکر کرو تم مجھ سے سب تم اور تمھارے بت پھر
ڈھیل دو تم مجھکو ہلاک کرنے مین یہہ بھی معجزہ ہود علیہ السلام کا تھا کہ تن تنہا مقابل جمع کثیر کے زور اور ون
مالدارون کے ہوئے اور اسقدر مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور اتفاق کر کر میرے ہلاک مین سعی کرو اور وہ باوجود
اس اقتدار کے اور اختیار کے کچھ ضرر ہود علیہ السلام کو نہ پہنچا سکے بیت رافتا اللہ کا جو ہوئے خطر تو کیا
حامی جب ہووے خدا پھر خوف اعدا کا ہے کیا اور ہود علیہ السلام نے جو بکرم حق تعالیٰ اعتماد رکھتے تھے کہا اِنِّیْ
تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ تحقیق مین نے توکل کی اوپر اللہ کے پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے اور اپنی
مہم اُسپر چھوڑ دی مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ہُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہَا ط نہین کوئی چلنے والا مگر اللہ پکڑ رہا ہے پیشانی
اُسکی یعنے مالک اُسکا ہے اور قادر اور غالب اُسپر پیشانی پکڑنا تمثیل مالکیت اور قدرت اور تصرف اُسکے کی ہے
اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہے کہ حق اور عدل ہے جو میں توکل کریگا اُسکو
ضایع نچھوڑیگا بحر الحقائق مین ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے کہ حق پر تمام ہو نہ ساتھ غیر اُسکے کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ

أَبْلَغْتُكُمْ مَّا أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَيْكُمْ پس اگر پھر جاؤ تم مجھ سے اور ثابت رہو پھرنے پر پس تحقیق پہنچا دی ہے مین نے تمکو
وہ چیز کہ بھیجا گیا تھا مین ساتھ اسکے طرف تمہارے ہلاک کریگا تمکو اللہ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ اور جانشین
کردیگا تمہارا پروردگار میرا کسی قوم کو سوا تمہارے وَلَا تَضُرُّونَهٗ شَيْئًا اور نہ ضرر کروگے اللہ کو کچھ پھر جانے سے اور
دعوت حق نمان لینے سے إِنَّ رَبِّي عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ تحقیق پروردگار میرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے نسبت قول و
فعل و حال بندونکا نگہبان ہے خدا نیک و بد جیسے ہونگے ویسے دیویگا جزا جب کفار قوم ہود کے علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام ان باتون سے پند پذیر ہوے حکم الٰہی انکے عذاب پر آیا وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَّ
الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اور جب آیا حکم ہمارا ساتھ اسکے وہ چار ہزار آدمی تھے کہ سب کو ساتھ ہود کے بچا دیا ہمنے
عذاب سے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے وَنَجَّيْنَاهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ اور نجات دی ہمنے انکو عذاب گاڑھی سے اور وہ
ہوا ایسے گرم دوزخ کی تھی کہ انکے نتھنون سے گھس کر نشستگاہون سے نکل گئی تمام اندامون کو انکے ٹکڑے ٹکڑے
کرگئی وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ اور یہہ تھے عاد یعنے آثار جو دیار احقاف مین دیکھتے ہو قوم عاد کا ہے
کہ انکار کیا انہون نے ساتھ نشانیون پروردگار اپنے کے وَعَصَوْا رُسُلَهٗ اور نافرمانی کی پیغمبرون اللہ کے کی
سمجھ لیجئے کہ ایک پیغمبر کا حکم نہ ماننا سب پیغمبرونکا خلاف امر کرنا ہے وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور پیروی
حکم ہر سرکش عناد کرنیوالے کی یعنے نافرمانی کی اسکی کہ انکو طرف اللہ کے بلاتا تھا اور فرمانبرداری کی اسکی جو انکو
طرف کفر کے راہ دکھاتا تھا وَأُتْبِعُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور پیچھے بھیجے گئے بیچ اس دنیا کے لعنت
اور دن قیامت کے أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم عاد نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے أَلَا
بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ خبردار ہو لعنت ہے واسطے قوم عاد کے کہ قوم ہود تھے بعد کی معنی دوری رحمت کی

مین اور بعضون نے ہلاکت کی لکھی ہین یعنے ہلاکت ہو جو قوم عاد کو اور دعا ہلاکت کی بعد ہلاکت کے دلیل استحقاق
عذاب ہے اور یہہ عاد اولی تھے کہ حضرت ہود علیہ السلام جنپر مبعوث تھے نہ عاد ارم کہ وہ عاد ثانیہ تھے وہ قوم
ثمود کے ساتھ ہلاک ہوے وَإِلٰى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی انکے صالح کو مراد
اس سے اخوت نسبی ہے قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا صالح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ
کی نہین کوئی واسطے تمہارے کوئی مستحق عبادت سوا اسکے هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ اسنے پیدا کیا تمکو زمین سے
یعنے آدم کو کہ پدر تمہارا ہے خاک سے پیدا کیا اور تم سب اسکے نطفے سے ہوئے وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا اور زندگانی
اور آبادی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین ہے کہ عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو برس سے ہزار برس تک کی تھی
یا معنی قدرت دی اوپر عمارت زمین کے تو کہ محل تمنے بنائے اور نہرین کھودین اور درخت لگائے فَاسْتَغْفِرُوهُ
ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ پس بخشش مانگو اس سے یعنے ایمان لاؤ تو کہ تمکو بخشے پھر رجوع کرو طرف عبادت اسکی کے عبادت

غیر اسکی سے اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ہ تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہے دعا قبول کرنیوالا قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ
فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ کہا انھوں نے اے صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے امید رکھا گیا پہلے اس سے کہ دعوی
نبوت کا کرتا ہے تو یعنے ہم چاہتے تھے کہ تجھے بادشاہ اپنا کرین یا مشورت کار اپنا بناوین یا امید رکھتے تھے ہم
کہ ہمارے دین مین تو متدین ہوگا اب جو تو یہہ باتین کرتا ہے وہ امید قطع ہوئی ہماری اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا
یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ کیا منع کرتا ہے تو ہمکو یہہ کہ عبادت کرین ہم اُس چیز کو کہ عبادت
کرتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اُس چیز سے کہ پکارتا ہے تو ہمکو طرف اسکے کہ توحید
اور ترک عبادت اصنام ہے شک قلق مین ڈالنے والا اور گمان عقل کھوانے والا قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ
كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ کہا صالح علیہ السلام نے اے قوم
میری کیا دیکھا تم نے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہون مین اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی اُسنے مجھکو
اپنی طرف سے رسالت کہ رحمت ہے پس کون مدد دیویگا مجھکو اور چھڑا اویگا عذاب خدا سے اگر نافرمانی کرون مین
اُسکی تبلیغ رسالت مین پس مین تمکو طرف اللہ کے پکارتا ہون اور تم مجھکو طرف دین اپنے کے بلاتے ہو اور مجھسے
جھگڑتے ہو فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ہ پس نہ زیادہ کروگے تم مجھکو سوا زیان کاری کے لکھا ہے کہ
قوم ثمود نے بعد جھگڑنے کے معجزہ طلب کیا چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا دعا سے صالح علیہ السلام کے پتھر
ناقہ نکلا پھر صالح علیہ السلام نے یہہ معجزہ دکھا کر ناقے کے حق مین وصیت شروع کی وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ
اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ اور کہا اے قوم میری یہہ ہے اونٹنی خدا کی واسطے تمھارے نشانی
اوپر کمال قدرت اسکی کے پس چھوڑ دو اسکو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین خدا کے یعنے رزق اسکا تمپر نہین اور
نفع اسکا واسطے تمھارے ہے وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ ہ اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو
ساتھ برائی کے پس پکڑ لیگا تمکو عذاب نزدیک یعنے اسیوقت عذاب آئیگا مہلت نہ دیا جائیگا فَعَقَرُوْهَا
پس پانوکاٹ ڈالے اسکے اور تفصیل اسکی سورہ قمر مین آویگی پھر بچے اسکے نے پہاڑ پر چڑھکر تین آوازکئے
صالح علیہ السلام اسوقت قوم مین نہ تھے جب تشریف لائے لوگون نے احوال اسکا بیان کیا فَقَالَ
تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ پس کہا صالح علیہ السلام نے کہ فائدہ اٹھاؤ زندگانی سے بیچ گھر اپنے کے تین
دن بدھ جمعرات جمعہ اور ہفتے کو تم پر عذاب آویگا ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ یہہ وعدہ ہے کہ نہین
جھوٹھ کیا گیا لکھا ہے کہ بدھ کے دن منہہ انکے زرد ہوگئے جمعرات کے دن سرخ ہوئے جمعہ کو سیاہ
پھر ہفتے کے دن عذاب آیا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس جب آیا حکم
ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے نجات دی ہمنے صالح کو اور اُن لوگون کو جو ایمان لائے تھے ساتھ اسکے ساتھ فضل

اور بخشش کے ہماری طرف سے نہ ساتھ عمل اُنکے کے وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور رسوائی سے اُسدن کے
اور ہو سکتا ہے کہ مراد دن قیامت کا ہو اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ تحقیق پروردگار تیرا وہی ہے زور اور نجات ہو مومنین
پر ہے غالب ہلاک اعدا پر ہے وَاَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ اور پکڑا ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے ساتھ
کفر کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی زاد المسیر میں ہے کہ تین دن جو وعدہ حیات رکھتے تھے گھرون
مین بیٹھ کر قبرین کھودین اور عذاب کے منتظر رہے جب چوتھے دن آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نہ آیا گھرون سے
نکلکر ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام صورت اصلی پر اپنے ظاہر ہوئے پاؤن زمین پر
سر آسمان پر پر کھولے ہوئے مشرق سے مغرب تک زرد قدم سبز بال سفید دندان پیشانی نورانی
رخسارے چمکتے ہوئے بال سرخ برنگ مرجان افق چھپ گیا ثمودی یہہ حال دیکھتے ہی گھرونمین
جا چھپے گھرونمین در آئے جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ مارا کہ موتوا علیکم لعنۃ اللہ یکبارگی سب مر گئے گھرونمین
اُنکے زلزلہ پڑا چھتین گر پڑین فَاَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس فجر اُٹھے یعنے ہو گئے بیچ گھرون اپنے کے
مردے زانو پر گرے ہوئے كَاَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا گویا کہ نہ بستی تھی بیچ گھرون کے وسیط میں ہے کہ حق
تعالی نے اس آواز سے جہان تک قوم ثمود تھے مشرق اور مغرب اور جنگل اور پہاڑ مین سب کو ہلاک
کر دیا مگر ایک ابو رغال کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو رغال کون تھا فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کا باپ
اَلَا اِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم ثمود نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ
خبردار ہو لعنت ہووے واسطے قوم ثمود کے وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ اور تحقیق آئے بھیجے ہوے
ہمارے فرشتے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے بعضے کہتے ہین تین تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
اوپر صورت جوانون ساده روئے صاحب جمال کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس ساتھ خوشخبری بیٹے کے
یا ہلاک قوم لوط کے یا دوام خلت کے یا ظہور سید انبیا کے کہ خاتم پیغمبرون کے ہوئے ایسے باپ کو ایسا بیٹا چاہیے
نظم بدر ہووے تو ایسا ہو بسر ہووے تو ایسا ہو صدف ہووے تو ایسا ہو گہر ہووے تو ایسا ہو منور کر دیا سارا
جہان مشرق سے تا مغرب اگر چرخ رسالت پر قمر ہووے تو ایسا ہو سمجھ لیجئے کہ جو کہتے ہین تین فرشتے آئے
تھے وہ تفصیل اسکی یون بیان کرتے ہین کہ ہلاکت قوم لوط علیہ السلام کے واسطے جبرئیل آئے تھے اور
مژده ولد ابراہیم علیہ السلام کو اسرافیل لائے تھے اور محافظت کے واسطے لوط علیہ السلام اور اہل اُنکی کے اور
مکان سے اُنکے مؤتفکات مین میکائیل آئے تھے غرض جب یہہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آئے
قَالُوا سَلَامًا کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہین ہم تمپر سلام بھیجنا قَالَ سَلَامٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اُنکے
جواب مین سلام ہے تمپر بھی تمپر اور یہہ نہ پہچانا کہ فرشتے ہین مہمان سمجھکر مہمان خانے مین بیٹھا دیا

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ پس نہ دیر کی کہ لے آیا گائے کا بچہ تلا ہوا اور دسترخوان بچھا کر کہا کھاؤ اُنھون نے ہاتھ
نہ ڈالا فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً پس جب دیکھے ابراہیم علیہ السلام نے
ہاتھ اُنکے کہ مطلق نہین پہنچتے طرف کھانے کے انجان ہوئے اُنسے اور جی مین چھپایا اُنسے خوف کیونکہ
اُس زمانے مین جو کوئی کسی سے قصد بد رکھتا تھا اُسکا کھانا نہین کھاتا تھا پس اُنکی نگہبانی سے ڈرے
کہ چور ہون گے اور ایذا کچھ مجھے دینگے پھر جب فرشتون نے ابراہیم علیہ السلام کو ترسناک دیکھا قَالُوْا
لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ کہا اُنھون نے ای ابراہیم مت ڈر تحقیق ہم فرشتے ہین بھیجے گئے طرف
قوم لوط کے تو کہ عذاب کرین وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ اور بی بی ابراہیم علیہ السلام کی سارہ بنت ہارون کھڑی
تھی پردے کے پیچھے فرشتون کی باتین سُنتی تھی یا واسطے خدمت کے مہمانون کے سر پر کھڑی تھی کیونکہ بوڑھی تھی
فَضَحِكَتْ پس ہنسی واسطے خوشی کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا ڈر گیا یا ہلاک اہل فساد کے واسطے بعضے کہتے
ہین کہ ہنسنا اُسکا تعجب کا تھا قوم لوط کی غفلت پر باوجود قرب عذاب کے یا تعجب یہہ تھا کہ فرشتے انسان
بن آئے یا عجب اُسکا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام تین شخصون سے ڈر گئے باوجود اتنی حشمت اور خادمون کے غرض
ہر طرح جب بی بی سارہ ہنسی فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ پس بشارت دی ہمنے اُسکو
ساتھ بیٹے کے کہ اسحاق نام ہے اور پیچھے اسحاق کے یعقوب وجہ تخصیص بشارت کی بی بی سارہ کو یہہ ہے کہ عورتونکو
فرزند کی بہت خوشی ہوتی ہے اور دوسری ابراہیم علیہ السلام کی بی بی ہاجرہ سے اسمعیل نام فرزند تھا اور
بی بی سارہ سے کچھ اولاد نتھی پس جب مژدہ فرزند کا سنا قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا
کہا ای عجب ہے مجھکو کیا جنونگی مین اور حال آنکہ مین بوڑھیا ہون کہ ایک کم سو برس کی عمر تھی اور یہہ خاوند
میرا در الحال کہ بوڑھا ہے کہ ایکسو بیس برس کی یا ایک سو بارہ برس کی عمر تھی اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ تحقیق یہہ
بات جو کہتے ہو تعجب کی ہے سمجھ لیجئے کہ تعجب عادت کی راہ سے کیا نہ قدرت کی راہ سے قَالُوْۤا
اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کہا فرشتون نے بی بی سارہ کو کیا تعجب کرتی ہے تو حکم اللہ کے سے بیشک وہ قادر
ہے بر حق جو چاہے کرے عجب کیا ہے بوڑھونکو فرزند دے رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ
رحمت ہے اللہ کی اور برکتین اُسکی اوپر تمہارے ای گھر والو سمجھ لیجئے کہ برکات یہہ ہین کہ تمام انبیائے
بنی اسرائیل ابناء ابراہیم علیہ السلام سے بی بی سارہ ہی سے ہوئے اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تحقیق اللہ تعریف کیا گیا بزرگ
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اُسکو
خوشخبری اولاد کی جھگڑنے لگا فرشتون ہمارے سے بیچ شان قوم لوط علیہ السلام کے لکھا ہے کہ فرشتونکو کہا کہ تم ہلاک
کروگے اُس قریے کو جسمین سو مومن ہون کہا نہین کہا اگر نوے ہون کہا نہین اسیطرح دس دس کم کر کر دس تک

پہنچے پہر پانچ پہر ایک کو پوچھا فرشتون نے کہا کہ جسمین ایک بھی مومن ہوگا اُسکے ہلاک کا ہمین حکم نہین ہی ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنَّ فِیْھَا لُوْطًا تحقیق اُس گانو مین لوط اور بیٹیان اُسکے ہین فرشتون نے کہا کہ ہم لوط اور اہل اُسکے کو وہان سے نکال لیونگے اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاہٌ مُّنِیْبٌ تحقیق ابراہیم البتہ تحمل والا تھا شتابی بدکارون سے بدلے کی نہین کرتا تھا آہین بھرنے والا تھا اور تاسف کرنیوالا آدمیون پر رجوع کرنیوالا طرف جناب الٰہی کے تھا سمجھ لیجئے کہ مذکوران صفات کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ ابراہیم علیہ السلام کا فرشتون سے جھگڑنا بسبب نرمی دل اور ترحم کے تھا اور امید رکھتے تھے کہ عذاب ابھی نہ آوے تو شاید وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا یٰٓاِبْرٰھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اے ابراہیم منہہ پھیر لے اِس جھگڑے سے اِنَّہٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّکَ تحقیق اب آیا ہی حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اُنکے کے وَاِنَّھُمْ اٰتِیْھِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ اور تحقیق وہ آنیوالا ہی اُنکو عذاب نہ پھیرا جاویگا ساتھ جھگڑے کے اور دعا کے پھر فرشتون نے ابراہیم علیہ السلام کو رخصت کرکر موتفکات کا راہ لیا وہ چار بستیان تھین ہر ایک مین لاکھ مرد شمشیر زن تھے جب سدوم کے قریب پہنچے لوط علیہ السلام وہان تھے اُنکو سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِھِمْ وَضَاقَ بِھِمْ ذَرْعًا اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ اُنکے اور تنگ ہوا ساتھ اُنکے دل مین سمجھ لیجئے کہ کراہت مہمانداری کی نہتی بلکہ اُنکی اچھی شکلین دیکھ بدی قوم کی سے اندیشناک ہوئے وَقَالَ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ اور کہا یہہ دن ہی سخت مجھ پر لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے فرشتون کو کہہ دیا تھا کہ جب تک لوط چار بار بدی پر قوم کے گواہی نہ دے ہلاک نکیجو لوط علیہ السلام نے مہمانونکو دیکھکر کہا کہ تمھین خبر بدکاری اس شہر والونکی نہین پہنچی تھی کہا کیا کہا شرم آتی ہی مجھکو لیکن کہتا ہون مین کہ بدترین عالم یہہ قوم ہین جبرئیل نے میکائیل کی طرف اشارت کی کہ یہہ ایک گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام اُنکو لیکر شہر کو چلے دروازے مین پہنچ کر یہی بات پھر کہی شہر مین اگر پھر کہی گھر مین پہنچ کر پھر اُسیکا اعادہ کیا چار گواہیان ہو چکین بعضون نے مہمانونکو لوط علیہ السلام کے دیکھکر اور وکو خبر کردی یا زن نے لوط علیہ السلام کے اکابر قوم کو کہہ دیا وہ دروازے پر لوط علیہ السلام کے آئے وَجَآءَہٗ قَوْمُہٗ یُھْرَعُوْنَ اِلَیْہِ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس قوم اُسکی دوڑتی ہوئی طرف اُسکے وَمِنْ قَبْلُ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اور پہلے اِس سے کیا کرتے تھے برائیان لواطت اور کبوتر بازی اور صغیر زنی مجلسون مین اور سر راہ بیٹھنا استہزا کے واسطے جب قوم نے دروازے پر لوط علیہ السلام کے اُنکے مہمانونکو طلب کیا قَالَ یٰقَوْمِ ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ کہا لوط علیہ السلام نے اے قوم میری یہہ ہین بیٹیان میری اُنکو نکاح مانگو وہ بہت پاکیزہ ہین واسطے تمھارے تزویج ساتھ اُنکے بشرط ایمان ہوگی ایمان لاؤ اور لیلنے نکاح کر دیا شریعت مین اُنکے تزویج مومنون کی ساتھ کفار کے ہوسکتی ہوگی حضرت لوط علیہ السلام نے بکمال فتوت اور کرم

اور حمیت سے بیٹیون کو فدا مہمانونکا کیا بعضون نے کہا ہی کہ مراد بنات سے انہین کی عورتین ہین کیونکہ ہر پیغمبر مدار امت کا
ہی تربیت اور شفقت کی راہ سے یعنے اپنی بی بیونکو چاہو کہ تمپر حلال ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ پس
ڈرو اللہ سے بچو گناہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانون میرے کے اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۝ کیا نہین
تم مین سے کوئی مرد راہ یافتہ کہ تمھین پند دے اور بدکاری سے باز رکھے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ
کہا انھون نے ای لوط تحقیق جانتا ہی تو کہ نہین واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیری کے کچھ حاجت وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ
مَا نُرِیْدُ ۝ اور تحقیق تو جانتا ہی جو کچھ ارادہ کرتے ہین ہم اُسکے فاحشہ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ
کہا لوط ع نے جواب مین اُنکے کاش ہوتی واسطے میرے ساتھ قطع تمھارے کے قوت کہ دفع کرتا مین تمکو یا جگہہ
پکڑتا مین طرف قلعہ محکم کے لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام نے دروازہ بند کر لیا تھا دیوار کی آڑ مین مجادلہ کرتے تھے اُنھون
نے دیوار مین شگاف کر کر چاہا کہ اندر آوین لوط علیہ السلام مضطرب اور اندوہگین ہوئے فرشتون نے جو اُنکا یہ
حال دیکھا قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ کہا ای لوط تحقیق ہم بھیجے گئے پروردگار تیرے کے
ہین اور اُنکے عذاب کو نازل ہوئے ہین دل قوی رکھ کہ یہ ہرگز نہ پہنچ سکینگے طرف تیرے واسطے ضرر اور ایذا کے یعنے
کچھ تجھکو ضرر نہ دے سکینگے تو یہان سے باہر نکل اور ہمین ساتھ اُنکے چھوڑ دے جبرئیل نے پھر آگے بڑھکر اپنے
اُنکے منھون سے ملے سب اندھے ہو گئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے بھاگے اور کہتے تھے حذر کرو مہمان
لوط کے جادوگر ہین پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ
پس لے چل لوگون اپنے کو ایک ٹکڑے رات کے سے یعنے تھوڑی رات گئی اور چاہیے کہ نہ التفات کرے اور
نہ طرف منہ موڑے تم مین سے کوئی یعنے سب اہل اپنے کو لیجا مگر بی بی اپنی کو کہ وہ کافرہ ہی اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَآ
اَصَابَهُمْ تحقیق وہ پہنچنے والا ہی بی بی تیری کو جو کچھ کہ پہنچیگا اُنکو یعنے وہ بھی مثل باقی کفار کے ہلاک ہوگی
لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی سے کہا کہ کب ہلاک ہونگے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ
تحقیق وقت وعدہ عذاب اُنکے کا صبح ہی لوط علیہ السلام نے کہا ابھی صبح اور ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا
اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۝ کیا نہین ہی صبح نزدیک یعنے نزدیک ہی فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جب آیا
حکم ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے جبرئیل کو کہا اُسنے اپنے پر ون پر اُس شہر کو اُٹھا لیا یہان تک کہ آواز سگ اور
خروس مرغ اُنکے کے اہل آسمان نے سنی پھر حکم کیا ہمنے اُسنے گرا دیا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کے جَعَلْنَا
عَالِیَهَا سَافِلَهَا کیا ہمنے اوپر اُس شہر کا نیچے اُسکے یعنے اُلٹ دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ اور برسائی ہمنے
بارش اوپر اُس شہر کے اُلٹ دینے کے بعد پتھر کنکر کی یا سجیل نام پہاڑ کا ہی کہ آسمان پر ہی یا نام آسمان دنیا کا ہی یا سجین
کہ نام دوزخ کا ہی یعنے وہ پتھر آسمانی تھے یا جہنمی اور وہ تھے مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً تہ بتہ نشان کیے ہوئے ساتھ

لکیرون سیاہ اور سفید کے یا نام اُسکے جسکے ہلاک کے واسطے مقرر تھا اور وہ تیار ہوئے تھے عِنْدَ رَبِّكَ
نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے عذاب اُنکے کے زیادی مین ہے کہ بڑا اُنکا مٹکے کے برابر تھا اور چھوٹا مسور کے
اور ایک قول یہہ ہے کہ پتھر واسطے اس جماعت کے برسے جو اُس دیار مین نہتے جہان کوئی اُس قوم کا تھا
وہان اُسکے نام کا پتھر سر پر اُسکے گرا اور ہلاک کیا لکھا ہے کہ ایک شخص اُس قوم کا حرم مین تھا چالیس دن
اُسکے نام کا پتھر ہوا مین معلق رہا جب وہ وہانسے نکلا سر پر گر کر اُسکو ہلاک کر ڈالا وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ
اور نہین وہ پتھر عذاب کا ظالمون سے دور کیونکہ وہ مستحق اُسکے ہین کہ پتھر اُنپر برسین بیت کیا عجب
ظالمون پہ برسین سنگ کہ ایسے ہی ہین لائق اُنکے ڈھنگ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد
مدین کے یا طرف اہل بلدہ مدین کے بھائی اُنکے شعیب علیہ السلام کو قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمھارے کوئی مستحق عبادت کے سوا اُسکے
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اور مت کم کرو ناپ کو اور تول کو اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو
بیچ تونگری اور نعمت کے یعنے تم کچھ محتاج نہین کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو تمھین چاہیے کہ اپنے مال مین سے
لوگون کو دو نہ کہ اور ونکا حق رکھو وَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ اور تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے سبب
اس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والیکے سے سمجھ لیجئے کہ وصف دنکا ساتھہ احاطے کے صفت عذاب ہے واسطے
وقوع اُسکے کے ہے بیچ دنکے یعنے اُسدن عذاب تمھین گھیر لیگا پھر کسیطرف چھوٹ کر بچا سکوگے اور وہ دن قیامت
کا ہے یا دن عذاب وہلاکت اُنکے کا اور بعد نہی نقصان کیل اور وزن کے امر کیا ساتھہ پورا کرنے اُنکے کے اور
یہہ نہایت مبالغہ ہے وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور اے قوم میری پورا کرو ناپ اور تول کو ساتھہ انصاف
کے اور وہ قوم سوا اُس تول ناپ کے خیانت سے اور یہہ کرتے تھے کہ جو مول لیتے اُسکی قیمت مین سے بھی رکھہ لیتے تھے
اور درہم اور دینار کے کنارون مین سے کاٹ لیتے تھے سو فرمایا وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ اور مت کم کرکے دو
لوگونکو چیزین اُنکی یعنے قیمت مین سے مت رکھو اور درہم اور دینار مین سے مت کاٹو وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ باقی رکھا ہوا خدا کا حلال
بعد ترک حرام کے سے بہتر ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان والے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۰ اور نہین مین اوپر
تمھارے نگہبان کہ قبایح سے بچاؤن یا عذاب سے چھڑاؤن بلکہ مین رسول ہون ناصح اور پیغام رسا مجھپر پیغام
پہنچا دینا ہے فقط بیت تم سے کہے جو جو دلکا دل و دماغ ہے مین ہون رسول کہ مرا کام میرا ابلاغ ہے
لکھا ہے کہ انبیا علیہم السلام دو قسم تھے بعضونکو حرب کفار کا حکم تھا جیسے موسی اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام اور بعضونکو نتھا
شعیب علیہ السلام اُنہین سے تھے کہ رخصت جنگ نہین رکھتے تھے تمام دن قوم کو نصیحت کرتے تھے تمام شب نماز پڑھتے تھے

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا کہا قوم نے
ای شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہے تجھکو یہہ کہ چھوڑدین ہم اُس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتون کی
یا یہہ کہ ترک کرین ہم جو کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ مالون اپنے کے جو کچھ کہ چاہین ہمکو ہے کم ناپنے یا کم تولنے یا قیمت
رکھہ لینے یا درہم اور دینار کا کنارہ کاٹنے سے اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ تحقیق تو البتہ تحمل والا صاحب ادمی راہ یافتہ ہے
اپنے زعم مین یا یہہ بات الٹ کر کہتے تھے مراد اسکی ضد لیتے تھے قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ
وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا کہا شعیب نے ای قوم میری کیا دیکھا تمنے اگر ہوؤن مین اوپر دلیل ظاہر کے پروردگار اپنے سے
اور دیا ہے اسنے مجھکو اپنی طرف سے رزق نیک یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت یا مجھے دولت
کمال اور تکمیل اسنے دی اور سعادت روحانی عطا کی روا ہے کہ مین اسکی وحی مین خیانت کرون وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ
اُخَالِفَكُمْ اِلٰی مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ مخالفت کرون تمھاری طرف اُس چیز کے کہ منع
کرتا ہون مین تمکو اُس سے یعنے جس سے تمھین منع کرونگا اُس سے آپ بھی باز رہونگا یہہ نہین کہ تمکو منع کرون
اور آپ کرنے لگون اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ نہین ارادہ کرتا مین مگر کام سنوارنے کا تمھارے جبتک
کہ طاقت رکھون مین وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہین توفیق میری مگر بیچ کام سنوارنے کے یا بیچ پہنچنے منزل مقصود کے
مگر ساتھہ مدد اور ہدایت اللہ کے عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ اور اسکے توکل کی مین نے کہ وہ سب چیز پر قادر ہے اور خبر اسکے
سب حاضر ہین اور طرف اُسیکے رجوع کرتا ہون مین جس چیز مین کہ نیت کرتا ہون مین وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْٓ اَنْ
یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ اور ای قوم میری نہ باعث ہو تمکو مخالفت میری یہہ کہ پہنچ
جاوے تمکو مانند اُس چیز کے کہ پہنچ گئی تھی قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور قوم ہود علیہ السلام کو باد صرصر
اور قوم صالح ع کو آواز تند سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ اور نہین قوم لوط علیہ السلام کی تم سے دور یعنے مکان
اور زمان مین تم سے نزدیک ہین اگر امم گذشتہ سے عبرت نہین پکڑتے تم تو اُنسے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھہ ایمان کے پھر رجوع کرو طرف عبادت اسکی کے ترک سے
غیر اسکی سے اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہے استغفار کرنیوالونکا دوست رکھنے والا ہے
توبہ کرنیوالونکو ودود بمعنے فاعل اور مفعول دونون آیا ہے یعنے وہ دوست رکھنے والا ہے بندونکا اور دوست رکھا
گیا ہے کہ بندے اُسے دوست رکھتے ہین حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ شرح اسماء اللہ مین معنے ودود کے
یہہ لکھتے ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا سب خلق سے کے اور دوست رکھا گیا دلون کا جو بحق ہین یعنے وہ نیکون کو
دوست رکھتا ہے نیک اُسے دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین محبت انکی فرع محبت حق ہے کیونکہ اصل حسن اور
احسان کہ موجب وداد ہے سوا اُسکے ثابت نہین نظم عشق بیوجہ نہین ہے رافت حسن جانان سبب الفت ہے

اسکا کمتر ہی جو وہ رنگ پڑی ہم دیوانوں کے لئے آفت ہی قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ
کہا انھوں نے ای شعیب نہیں سمجھتے ہم بہت جو کچھ کہ کہتا ہی تو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور کسیکے مال مین
خیانت نکرو اور یہہ واسطے قصور عقل اور عدم تفکر انکے تھا یا عناد کی راہ سے کہتے تھے والا حضرت شعیب خطیب
الانبیا تھے انکی بات کسیطرح نہیں سمجھتے تھے اور کہا انھوں نے وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا اور ہم دیکھتے ہین تجھکو
درمیان اپنے ضعیف بصر یا کم زور وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ اور اگر نہوتی قوم اور برادری تیری کہ ہمارے دین
مین ہین اور ہم انکو عزیز رکھتے ہین البتہ سنگسار کرڈالتے ہم تجھکو وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ اور نہین تو اوپر ہمارے قدر
اور مرتبے والا ایسا کہ عزت تیری مانع رجم کے یا موجب رحم کے ہو قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ کہا شعیب
علیہ السلام نے ای قوم میری کیا برادری میری عزیز تر ہی اوپر تمھارے اور دوستر ہی اللہ سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا اور پکڑ لیا تمنے امر الہی کو پیچھے پیٹھہ اپنی کے ڈالا ہوا یعنے میری برادری کا لحاظ کیا اور اللہ کے حکم کو پس پشت ڈالا
اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم گھیرنے والا ہی یعنے آگاہ ہی اس سے
کچھہ چھپا نہیں جزا موافق اسکے دیگا وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ اور ای قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنے کے
یا حال اپنے کے کہ رکھتے ہو شرک اور بغض سے مین بھی عمل کرنیوالا ہوں اور اپنے کام مین قائم سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ
یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ البتہ جانوگے تم کون شخص ہی کہ آویگا اسکو عذاب کہ رسوا کرے
اسکو یا بفضیحت تمام ہلاک کرے اور کون شخص ہی کہ وہ جھوٹھا ہی یعنے شتاب تم جانوگے کہ مین حق پر ہوں یا تم
وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ اور منتظر رہو اسکے جو مین کہتا ہون تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے منتظر ہون وَلَمَّا
جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اور جب آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو
اور ان لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھہ اسکے ساتھہ رحمت کے ہماری طرف سے وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ اور پکڑا ان لوگونکو کہ ظلم کیا تھا آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی انھون نے کہا موتوا جمیعًا
یعنے مرجاؤ سب پس صبح اٹھے بیچ گھرون اپنے کے مونھہ کے اوپر گرے كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ نہ بسے تھے بیچ
اسکے اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ خبردار ہو ہلاکت اور لعنت ہی قوم مدین کو جیسی کہ ہلاکت اور لعنت ہوئی قوم
ثمود کو اہل مدین کو قوم ثمود سے تشبیہ اسواسطے فرمائی کہ ہلاکت دونوکی ایک طرح کے عذاب سے تھی کہ صیحہ جبرئیل
علیہ السلام تھا تفسیر مین ہی کہ ابن عباس رضنے فرمایا کہ نہیں ہلاک ہوئین دو امتین ایک عذاب سے مگر قوم
شعیب اور صالح علیہما السلام لیکن قوم ثمود کو آواز تند جبرئیل نے کہ تحت سے ہوا تھا اور قوم مدین کو فوق سے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ
فِرْعَوْنَ اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھہ نشانیون کے اور معجزے ظاہر کے کہ عصا اور ید بیضا تھا طرف

فرعون کے اور سرداروں اسکے کے پیروی کی اُنھوں نے حکم فرعون کی بیچ ٹالنے موسیٰ علیہ السلام کے

وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ اور نہ تھا حکم فرعون کا درست اور صواب اور جو بیان متابعت فرعون کی گئی تو وہاں نہ

قیامت میں بھی اُسکے تابع ہو گئے يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ آگے چلیگا فرعون قوم اپنے کے

دن قیامت کے پس جا اُتاریگا اُنکو آگ پر وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ اور بُرا ہے گھاٹ لا اُتارا گیا یعنے بُری

جگہہ پر اُتاریگا وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور پیچھے بھیجی گئی فرعون اور قوم اُسکی کو بیچ اس دنیا کے

لعنت اور دن قیامت کے بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ بُری ہے بخشش دی گئی اُنکو یعنے لعنت دنیا اور آخرت کی

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝ یہہ ہیں بعضے خبرین بستیوں کی بیان کرتے

ہیں ہم اوپر تیرے اُنمیں سے بعضے قائم ہے اور بعضے جڑ سے کٹ گئی قائم وہ ہے کہ آثار اُسکے باقی ہیں جیسے

دیار عاد اور ثمود اور جڑ سے کٹے وہ ہیں کہ کچھہ آثار اُسکے نہیں رہے جیسے دیار قوم نوح علیہ السلام وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور نہیں ظلم کیا تھا ہمنے ان بستی والوں پر ساتھہ ہلاک کرنے اُنکے کے اور لیکن ظلم کیا

اُنھوں نے جانوں اپنی پر ساتھہ ایسے عمل کرنیکے کہ موجب عذاب کے تھے فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ط پس نہ نفع کیا یا نہ دفع کیا اُنکے معبودوں اُنکے نے جو

عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے کچھہ جب آیا حکم پروردگار تیرے کا ساتھہ عذاب اُنکے کے وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ

اور نہ زیادہ کیا اُنکو سوا زیان اور ہلاک کرنیکے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور اسیطرح

پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جس وقت کہ پکڑتا ہے اہل بستیوں کو اور حال اُنکا یہہ کہ ظالم ہوں اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

تحقیق پکڑنا اُسکا دردناک ہے سخت اُس پکڑ سے کسیکو رہائی کی نہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ

الْاٰخِرَةِ تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کئے ہمنے قصے البتہ عبرت ہے واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہے عذاب آخرت سے

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ یہہ دن قیامت کا ایکدن ہے کہ جمع کئے جاوینگے

واسطے اُسکے لوگ اور وہ ایکدن ہے حاضر کیا گیا کہ اہل آسمان اور زمین اُسمیں حاضر ہونگے وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ

اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ اور نہیں ڈھیل کرتے ہم اسکو مگر واسطے ایکوقت گنے ہوئے کے یعنے جبتک کہ وہ وقت

نہیں آیا قیامت قائم نہوگی يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ جسدن کہ آویگا وہ روز قیامت نہ بولیگا کوئی

جی بات فائدے کی مگر ساتھہ حکم اللہ کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ ایک موقف خاص میں ہوگا اور ایک موقف

میں کوئی بولیگا نہیں هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ پس بعضے اُنمیں سے بدبخت

ہیں دوزخی اور بعضے نیک بخت جنتی شقیق بلخی قدس سرہ نے کہا کہ علامت سعادت کی پانچ ہیں نرمی

دل اور کثرت گریہ اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل اور شرمندگی اور نشانیاں شقاوت کی بھی پانچ ہیں

سختی دل اور خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل اور بے حیائی شیخ ابو سعید خراز رح نے کہا کہ حق تعالی نے
اس سورہ مین دو کار عظیم بیان فرمائے ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری کہ کفار کی بیخ و بنیاد اکھیڑی
دوسری حکم ازلی کہ سعادت اور شقاوت مین خلق کے مقرر ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اس
خبر کے سے اور دہشت اس حکم کے سے فرمایا کہ بوڑھا کیا مجھکو سورہ ہود نے فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ
لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّ شَھِیْقٌ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ کے ہین واسطے انکے بیچ اسکے چلانا ہے
آواز سخت سے اور آواز ضعیف سے زفیر آواز شدید کو کہتے ہین اور استعمال اسکا ابتداء مین ساتھہ گدھے کی آواز
کے ہے اور شہیق کا آخر مین فرد فریاد اشقیا کو سنتا ہے کون رافت دوزخ کے رنج سے گر چلائے ہین گدھے
اور وہ اسی وا ویلا مین خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ آگ کے
جب تلک رہینگے آسمان اور زمین یہہ کلمہ عرف عرب مین ہمیشگی کے واسطے آتا ہے یہہ نہین ہے کہ جبتک
آسمان زمین ہین تب ہی تک یہہ آگ مین رہینگے پھر نہین رہینگے کیونکہ نص سے دوام اہل نار اور انقطاع دوام
ارض و سما ثابت ہے پس یہہ معنے ہین کہ اشقیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار
تیرا کہ انکو عذاب نار سے عذاب زمہریر مین گرفتار کرے یا اور طرح کے عذاب دے کہ دوزخ مین طرح طرح کے عذاب
مین ایک یہہ بھی ہے کہ آگ سے جلاوے پس استثنا خلود سے عذاب نار کے ہے نہ خلود سے دوزخ کے
اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ تحقیق پروردگار تیرا کر ہنوالا ہے جو کچھہ کہ چاہے انواع عذاب اور تعذیب سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا
فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جو لوگ کہ نیکبخت کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہین
ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے جبتک کہ رہین آسمان اور زمین آخرت کے کہ موافق آیت یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات کے بدلے اس آسمان و زمین کے ہونگے فتوحات مکیہ مین ہے کہ دوام آسمان و زمین باعتبار
جوہر انکے کے مراد ہے نہ باعتبار صورت کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد فوق اور تحت ہے کیونکہ عرب والے
جو بالائے سر ہے اُسے آسمان کہتے ہین اور جو زیر قدم ہے اُسے ارض کہتے ہین پس جبتک تحت اور
فوق ہون نیکبخت جنت مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ انکو نعیم جنان سے زیادہ تر
مرتبہ دے کہ رویت اور رضوان ہے یا اور ایسی نعمت دے کہ اسکی ماہیت نجانے کوئی مگر وہی کہ عالم تمام معلومات
کا ہے اور نکتہ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین سویدا اس قول کا ہے کچھہ شرح اسکی بیچ سورہ توبہ کے آیت
و رضوان من اللہ اکبر مین مذکور ہوئی ہے سمجھہ لیجئے کہ اس استثنا مین مفسرین کے بہت اقوال ہین ذکر انکا موجب طوالت ہے
معالم مین ہے کہ اللہ اس استثنا کا دانا تر ہے عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ بخشش ہے غیر کاٹی گئی یعنے کبھی نہین ختم نہین
کی گئی ہے فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ پس مت ہو بیچ شک کے اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین یہہ گروہ مشرک کہ مرا

ہے آخر ہلاک کردیگی جیسے کفر پہلے امتون کا موجب عذاب کا انکے ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو ہے اور مراد امت ہے مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ نہین عبادت کرتے مشرک
بتون کی مگر جیسی عبادت کرتے تھے باپ انکے پہلے انسے یعنے ساتھ باطل کے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ
غَيْرَ مَنْقُوْصٍ اور تحقیق ہم پورا دینے والے ہین انکو حصہ انکا عذاب سے درانحال کہ وہ حصہ نہ کم کیا گیا ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اسکے یعنے قوم
نے اختلاف کیا بعضے اوسپر ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے جیسے تیری قوم نے اختلاف کیا قرآن مین وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب انکے
کے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان قوم موسی علیہ السلام کے تو کہ مبطل ہلاک ہو جاتا اور محق نجات پاتا وَاِنَّهُمْ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ اور تحقیق کفار قوم تیرے کے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کہ گھبرا دینے والا ہے
یعنے وہ گمان کہ نفس کو مضطرب کرے اور دلکو قلق مین ڈالے اور عقل کو پراگندہ کرے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ
رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اور تحقیق ہر ایک مخلوقون مین سے جب جاوینگے روبرو اسکے البتہ پورا دیگا انکو پروردگار تیرا جزائے اعمال انکے
کی کشاف مین ہے کہ لام لما کا توطیہ قسم ہے اور تنوین عوض مضاف الیہ اور ما زائدہ ہے اور تقدیر اسکی یہہ ہے
وان کلہم لیوفینہم اور بعضون نے کہا ہے کہ ان نافیہ ہے اور لما بمعنے الا ہے یعنے نہین کوئی مگر تمام دیگا پروردگار
جزاء عمل انکے کی اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ تحقیق وہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین خبردار ہے **بیت** جزا دیگا
جیسا تیرا کار ہے کہ سب کار سے وہ خبردار ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ پس سیدھا
رہ جسطرح سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جنھون نے کہ توبہ کی کفر سے اور ایمان لائے ساتھ تیرے استقامت وہ
ہے کہ مستقیم ہو امر اور نہی پر امام قشیری نے کہا کہ مستقیم وہ ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے جبتک کہ منزل
وصل کو نہ پہنچے جرجانی نے کہا کہ طالب کرامت مت ہو طالب استقامت ہو **بیت** طلب کر تو ثبات
سدا استقامت سمجھ استقامت کو فوق کرامت محمد بن فضل نے کہا کہ وہ چیز کہ ہوئے اسکے سے سب
نیکیان بہم ہووین اور ہوئے اسکے سے سب بدیان بر ہون استقامت ہے شیخ الاسلام نے یہہ بات
سنکر کہا کہ اسنے بہت نیک کہا دلیل اسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کونسا عمل فاضل تر ہے
کہا استقامت نظام الدین اولیا سے انکے پیر شیخ فرید الدین گنج شکر نے پوچھا کہ تیرے واسطے کیا دعا کرون کہا استقامت
ابو علی سنوسی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا مین نے پوچھا کہ سبب شیب کا آپکے سورہ ہود مین کیا چیز ہے
فرمایا فاستقم کما امرت ہے **نظم** استقامت بکمال مشکل ہے جیسے ہی امر کسکو حاصل ہے اے رسول خدا نبی ورانہ
ہین امام اس مقام کے بجا اور جیسے کہ ہووے فضل حق پار کردے بٹھا یا ہین ذورق جسکو حق نے دیا نہین یہہ مقام اسکا ہے

فائدہ ہے رح تمام ابو علی دقاق نے کہا کہ استقامت وہ ہے کہ سر اپنے کو ماسوا اللہ سے محفوظ رکھے نظم خطرہ
ماسوا نہ دل مین سمائے اور سر مین خیال غیر نہ آئے جی مین رافت بندھا اُسکا ہو دھیان کچھ نہو بات ابسا
اُسکا ہو دھیان یہی بس استقامت ایجان ہے یہی فوق کرامت ایجان ہے وَلَا تَطْغَوْا اور مت حد سے گذرو
اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور
نہ جھکو طرف اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے اُنسے دوستی نکرو اور اُنکا کہا نہ مانو اور اُنکے مددگار نہو ظلم مین سفیان
ثوری رح نے کہا کہ جو کوئی قلم واسطے ظالمون کے تراشے یا سیاہی اُنکی دولت مین ڈالے یا کاغذ اُنکے ہاتھ مین
دے لکھنے کو وہ بھی ظلم مین اُنکا شریک ہے ایک نے پوچھا کہ اگر ظالم جنگل مین پیاسا مرتا ہو اُسے پانی دین کہا نہ کہا
جو مرجاوے کہا مرجانے دو مصرع ع ایسے جینے سے موت ہے بہتر پس حق تعالی بکمال رحمت اپنی سے فرماتا ہے
کہ میل طرف ظالمون کے مت کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس لگے گی تمکو آگ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاءَ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُوْنَ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب تم سے دفع کرے پھر نہ مدد کئے
جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور قائم کر نماز کو دونون طرف دن کے اور کتنی ساعتین
رات کے سمجھ لیجئے کہ دن کے طرف اعلی مین نماز صبح ہے اور طرف اسفل مین نماز ظہر اور عصر ہے اور ساعات شب مین نماز
مغرب اور عشا ہے لکھا ہے کہ عمر بن عذبہ رہ خرمے بیچا تھا ایک زن صاحب جمال خرمے خریدنے کو آئی کہا خرمے اچھے
گھر مین ہین وہ گھر مین گئی اسکو بوسہ لیا پھر اُسیوقت پشیمان ہو کر حضور نبوی مین روتا ہوا آیا اور احوال اپنا عرض کیا آیت
اُتری کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ تحقیق نیکیان یعنے نمازین پانچ وقت کی لیجاتی ہین اور محو کرتی ہین برائیون کو
کہ سوا کبیرون کے ہون حضرت نے پوچھا کہ نماز عصر کی تو نے میرے ساتھ پڑھی تھی اُسنے کہا پڑھی تھی فرمایا یہہ کفارہ اُس
گناہ تیرے کا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ خاص اُسیکے واسطے ہے فرمایا نہین عام سب
لوگون کے واسطے ہے جیسا کہ صحیحین مین ابن مسعود سے مروی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام اُس شخص کا ابو الیسر تھا
قبیلہ انصار سے چنانچہ شرح مشکوٰۃ مین اور موید اس حدیث کے ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا قال رسول اللہ صلعم الصلوٰت
الخمس والجمعۃ ای صلوۃ الجمعۃ و رمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنب الکبائر رواہ مسلم یعنے فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچون اور نماز جمعہ تا نماز جمعہ دیگر اور روزے رمضان کے تا روزہ ماہ رمضان
دیگر دور کرنیوالے ہین گناہون کے کہ درمیان مین واقع ہوئے ہین جسوقت پرہیز کئے جاوین گناہ کبیرہ سے کہ وہ نہین
بخشے جانے کے مگر ساتھ توبہ کے روایت کیا ہے اسکو مسلم نے اور جو کوئی کہے کہ جو صغایر سب نماز پنجگانہ سے بخشے
گئے تو جمعہ کے واسطے کیا رہے اور جو جمعہ سے معاف ہوے تو رمضان کسکا کفارہ ہوگا کہتے ہین ہم کہ یہہ اعمال سب
مکفر ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہو جاتا ہے مثلاً اگر ایک نے نماز مین قصور کیا جمعہ مکفر ہوگا اور اگر جمعہ مین یا دونون مین

تقصیر کی رمضان مین عفو ہوگا اور جب سبکو خوب ادا کیا نور علی نور ہے مثل اُس شخص کے کہ بہت چراغ روشن کیے
کہ یہہ ایک روشنی خانے کیواسطے کافی ہے **بیت** نور طاعات صبح ہے اے رافت ماحی ظلمت معاصی ہے نہ
بحر الحقائق مین ہے کہ انوار ذکر اور مراقبہ کے بیچ دونون طرف دن کے اور ساعات شب کے ظلمات کو ان اوقات کے
کہ حوائج نفسانی مین صرف ہوئے ہین دفع کرتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ حسنات کہنا ان اربع کلمات کا ہے کہ
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یہہ فرمان اور یہہ وعدہ نصیحت ہے واسطے
ذکر کرنیوالون کے وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اور صبر کر بجا لانے پر امر کے اور بچنے پر نہی سے پس تحقیق
اللہ نہین ضایع کرتا اجر اور ثواب نیکی کرنیوالونکا سمجھ لیجئے کہ **بیت** مظہر بجائے مضمر لانے مین ہے اشارت
یعنے ہے صبر احسان احسان سے گذرت فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ پس کیون ہوئے
اُن قرنون مین سے کہ پہلے تم سے تھے صاحب عقل اور شعور کے يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ
کہ منع کرتے تھے مفسدون کو فساد سے بیچ زمین کے تو کہ عذاب نہ اُترے لیکن تھوڑے تھے اُن لوگون مین سے کہ نجات دی
ہمنے انکو عذاب سے گذرے ہوون مین سے کہ وہ منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ اور پیروی کی اُن لوگون نے کہ کافر تھے اُس چیز کی کہ دولت دی گئی تھی بیچ اسکے یعنے اپنے آرزون کی
متابعت کی وہ ہین گنہگار کفار وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ اور نہتا پروردگار تیرا کہ ہلاک
کرے بستیون کو ساتھہ شرک کے اور حال اُنکہ اہل اُسکے صلاح مین لانیوالے ہون درمیان ایک دوسرے کے
کامون کو یعنے فقط شرک سے ہلاک نہین کرتا جبتک کہ فساد اور ظلم ساتھہ اُسکے نہ ملے یہین سے کہتے ہین کہ
الملك يبقى بالعدل مع الكفر ولا يبقى بالظلم مع الاسلام **نظم** عدل سے جان ہے بقائے ملک ظلم ہووے تو کیونہ
جائے ملک رہتا ہے ملک کافر عادل اور نہ با ظلم مسلم عامل وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً
اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو امت ایک دین واحد پر وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ اور
ہمیشہ زمین کے اختلاف کرنیوالے حق اور باطل مین جیسے یہود اور نصاری اور مجوس مگر جسکو مہربانی کریگا پروردگار
تیرا اور راہ ایمان کی دکھاویگا جیسے ملکے والے جو مسلمان ہین یا یہہ کہ مختلف زمین کے روزی مین کوئی تونگر
کوئی درویش ہوگا مگر جسپر کہ رحم کرے رب تیرا اور راہ قناعت کی دکھاوے وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور اسیواسطے
پیدا کیا ہے انکو اور واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے راہ پانیوالونکو وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ
النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی جو فرشتون سے کہی تھی کہ البتہ بھرونگا دوزخ کو گنہگار جنون
سے اور آدمیون سے اکٹھے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ اور ہر ایک بیان کرتے ہم
اوپر تیرے خبرون سے پیغمبرون کے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھہ اسکے دل تیرے کو یعنے فائدہ اخبار

رسل سے یہہ ہے کہ دل کو تیرے آرام دیتے ہین ہم اور یقین تیرا زیادہ کرتے ہین اوپر اداے رسالت کے ثابت رہ
اور ایذاے کفار پر صبر کر وَجَاۤءَكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور آیا ہے تیرے پاس بیچ اس سورہ
کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والون کے معالم مین ہے کہ تخصیص اِس سورہ کی واسطے تشریف کے ہے
والا حق سب سورتون مین قرآن کے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ہذا اشارت طرف اخبار مذکورہ کے ہے اس
سورت مین وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے
اُن لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے اُس حالت پر کہ ہو تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے
ہین اوپر اِس حال کے کہ رکھتے ہین وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اور منتظر رہو ہمارے زمانے بدلنے کے تحقیق ہم بھی
منتظر ہین تمہارے عذاب کے وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے علم پوشیدہ چیزونکا آسمانون
کے اور زمین کے وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور طرف اُسیکے پھیرا جاتا ہے کام سارا یا پھرتا ہے یرجع ساتھہ صیغہ مجہول کے
قرات حفص کی ہے اور بصیغہ معلوم اورونکی فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ پس عبادت کر اُسکی کہ مرجع سب کا وہی
ہے اور توکل کر اوپر اُسیکے تقدیم عبادت کی اوپر توکل کے اشارہ ہے کہ نفع توکل کا عابدون کو پہنچتا ہے اور
توکل بیچ دگھنار بے اعتبار ہے بیت ساتھہ توکل کے عبادت بھی کر نہ ورنہ توکل نہین کچھہ کار گر وَمَا رَبُّكَ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم تعملون ساتھہ فوقانیہ کے قرات حفص
کی ہے اور یعملون ساتھہ تحتانی کے بھی اورونکی قرات آئی ہے یعنے نہین پروردگار تیرا غافل اُس چیز سے کہ
کرتے ہین بندے تبغیر مین کعب اخبار سے نقل کیا ہے کہ فاتحہ توریت آیت اول سورہ انعام ہے اور خاتمہ اُسکا
آیت آخر سورہ ہود ہے سورۃ یوسف علیہ السلام مکی ہے ایکسو گیارہ آیتین ہین ایک ہزار سات سو ستر اور
چھہ کلمے ہین سات ہزار ایکسو چھہ سٹھہ حرف ہین فواصل لم نومن اور ربط اسکا ساتھہ سورہ ہود کے یہہ ہے کہ
اُسمین قصے انبیاؤن کے تھے اسمین بھی ایک نبی کا قصہ ہے کہ احسن قصص ہے

سورۃ یوسف عم مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مائۃ واحدی عشر آیۃ

الٓرٰ یہہ حروف متشابہات قرآنی ہین لا یعلم تاویلہ الا اللہ کذا فی کشف الاسرار بعضون نے کہا ہے کہ
ان حروف سے مُراد اسماے الٰہی ہین الف سے اللہ لام سے لطیف رے سے رؤف یا صفات ہین الف سے
انفراد لام سے لطف رے سے رحمت گویا قسم کھائی ہے انکی حرف قسم محذوف کر کر کہ قسم ہے انفراد میرے
کی ساتھہ ربوبیت کے اور لطف میرے کی ساتھہ عارفان لطائف احدیت کے اور رحمت میرے کی ساتھہ کافہ
خلقت کے اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ انا انزلنا الیک من الایات حق یا الف انا کا ہے اور لام اللہ کا اور
رے اری کی یعنے انا اللہ اری ما جری علی یوسف من البلوی من الجب والسجن والشکوی ثم جعلتہ ملک الدنیا یا یہہ
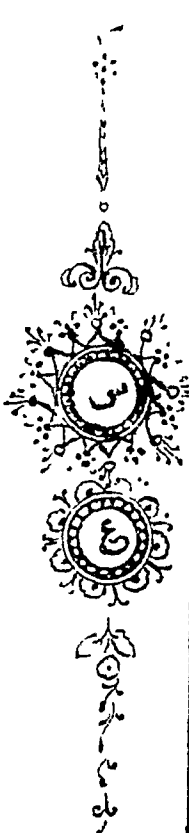
یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور جواب قسم کا بغیر ایراد آن وغیرہ کے بطریق شاذ یہہ ہی کہ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ
الْمُبِينِ یہہ آیتین کتاب بیان کرنیوالے کی ہین بحر مواج مین ہی کہ الر ا مبتدا ہی پہلا اور تلک
مبتدا ہی دوسرا اور ایات الکتاب المبین خبر مبتداء دوم کی ہی اور یہہ جملہ بمبتداء اول ہی اور ایراد تلک
کہ واسطے بعید کے ہی اور یہان مشار الیہ قریب ہی واسطے تعظیم کے ہی تم کلامہ اور کتاب مبین یہہ سورۃ ہی
کہ ظاہر ہی اعجاز اسکا یا ہویدا ہین معانی اسکی تامل کرنیوالون پر یا روشن کرنیوالی ہی یہہ سورت قصے کو کہ
یہود نے سوال کیا چنانچہ روایت ہی کہ علماے یہود نے بعضے اشراف قریش عرب کے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم سے سوال کرو کہ سبب انتقال آل یعقوب کا شام سے طرف مصر کے کیا تھا یہہ سورت نازل ہوئی
بحر مواج مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قصہ یوسف علیہ السلام پوچھا یہہ سورت
نازل ہوئی حضرت نے اسکے اوپر پڑھی اسنے جو موافق توریت کے بے کم و زیادہ پایا پوچھا کہ من علمک حضرت نے
فرمایا علمنی ربی صدق حضرت کا اسپر ظاہر ہوا اسلام لایا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا تحقیق اتارا ہمنے اس
سورت کو پڑھا عربی زبان مین لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ تو کہ تم سمجھو اور حجت تمپر لازم ہو کیونکہ اگر اور زبان مین بھیجتے ہم
نہ سمجھتے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے بہترین قصہ کہ پڑھا جاوے معالم مین ہی کہ بہتر
واسطے شامل ہونے اسکے کے ہی عجائب اور غرائب اور حکمتون اور عبرتون پر عین المعانی مین ہی کہ یہہ
قصہ سب قصون سے احسن القصص ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی صاحب اسکا بھی سب آدمیون سے احسن الوجہ
تھا بحر مواج مین ہی کہ احسن القصص اسواسطے ہی کہ اور قصے دشمنون مین ہوتے ہین یہہ درمیان دو نبیونکے
واقع ہی یا اور قصے یا دوستی کے سبب سے ہوتے ہین یا دشمنی کے اسمین بعضون کی دوستی بعضون کی دشمنی
کا بیان ہی یا یہہ صرف قصہ ہی امر اور نہی اسمین نہین بخلاف اور قصون کے کہ متضمن امر اور نواہی ہین
یا یہہ قصہ تمام ایک سورت مین ہی بخلاف اور قصص کے کہ کچھہ کہین ہین کچھہ کہین یا اس قصے مین بعد ذکر
ایذا کے بیان عفو یوسف ہی بخلاف اورون کے کہ بعد ایذا ذکر وقوع انتقام ہی یا اس قصے مین صبر ہی
بلا پر اور شکر ہی نعما پر اور احسان ہی ایذا پر کہ احسن اخلاق کرتا ہی یا اس قصے مین ذکر ابرار ہی نہ ذکر کفار
یا یہہ قصہ متضمن بہت حکایتونکو ہی طرح طرح کے کہین خواب کے کہین چاہ سے کہین بکنے کے کہین حشمت کے
یوسف کے کہین محبت زلیخا کی کہین وصال یعقوب کی یا یہہ قصہ نجات پانے کا اور مطلوب کو پہنچنے کا ہی
اسواسطے احسن القصص ہی بحر الحقائق مین ہی کہ احسن اسواسطے ہی کہ مشابہت تمام ساتھہ احوال انسان کے
رکھتا ہی اگر تاویل کرین یوسف کو ساتھہ دل کے اور یعقوب کو ساتھہ روح کے اور جبل کو ساتھہ نفس کے اور قوی اور حواس کو
ساتھہ برادران یوسف کے لکھا ہی کہ بعضے صحابہ نے حضرت سے یہہ قصہ پوچھا آیت نازل ہوئی کہ ہم خبر دیتے ہین تمکو

خبر وحی ہمنے بِمَا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ساتھ اسطرح کے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ سورہ مفرد وَاِنْ کُنْتَ
مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ اور تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورت کے البتہ غافلوں سے یعنے یہہ قصہ نہیں جانتا تھا
اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یاد کر اسوقت کو کہ کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ یعقوب علیہ السلام
تھے لکھا ہے کہ یوسف بارہ برس کے تھے کہ شب جمعہ کنارۂ پدر میں خواب راحت میں مشغول تھے ناگاہ سہمہ
ہوکر بیدار ہوئے یعقوب علیہ السلام نے کہا ای بیٹے کیا ہوا تجھے کہا یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ای باپ میرے تحقیق دیکھا میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اور میں کوہ بلند پر
چڑھا تھا گرد اسکے نہریں جاری اور درخت سبز تھے کہ آسمان سے یہہ ستارے اور آفتاب اور ماہتاب اترے
اور میں انکو دیکھتا تھا رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ دیکھا میں نے انکو واسطے میرے سجدہ کرتے ہوئے بیت سہ وجہ گیارہ
ستاروں کے ساتھ مجھے سجدہ کرتے تھے سب آج رات سمجھ لیجیے کہ ضمیر ہم کی اور ساجدین کی واسطے ذوی
العقول کے مخصوص ہے اور یہاں کواکب اور شمس و قمر کے باعتبار معنی تعبیری کہ گیارہ بھائی اور خالہ اور باپ
یوسف علیہ السلام کے ہیں یہہ خواب سنکر یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یوسف کو مرتبہ رفیع ملیگا گیارہ ستارے
گیارہ بھائی ہیں اسکے اور مہر و ماہ میں اور بی بی میری ہم سب اسکی تعظیم بجالاوینگے پھر سوچے کہ اگر بھائی یہہ
خواب سنینگے تعبیر سمجھ کر قصد جان کا اسکے کرینگے اس سبب سے قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰۤی اِخْوَتِكَ
فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا کہا ای بچے میرے لفظ تصغیر کا واسطے محبت کے کہا مت بیان کیجو خواب اپنے کو اوپر بھائیوں
اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے ہلاک تیرے کے مکر کرنا کر سبب وسوسہ شیطان کے اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہے ظاہر وَكَذٰلِكَ اور اسطرح سے تجھے برگزیدہ کیا
ساتھ اس خواب کے کہ دلیل شرف اور نشانہ تفوق تیرے کا ہے اوپر بھائیوں کے اسیطرح یَجْتَبِیْكَ
رَبُّكَ برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا ساتھ بادشاہی اور فرمان روائی کے وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ
اور سکھادیگا تجھکو تعبیر بتانا خوابوں کی یا تاویل باتوں مشکل کی جو کتب منزلہ میں ہیں وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ
وَعَلٰۤی اٰلِ یَعْقُوْبَ اور پوری کریگا نعمت اپنی کہ نبوت ہے اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کے یعنے تیرے بھائیوں کے
یہہ معنے انکے قول پر ہیں جو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو پیغمبر کہتے ہیں یا اور نسل یعقوب کے کہ انبیا انمیں
پیدا کریگا یہہ تعبیر خواب کی یعقوب علیہ السلام نے فرمائی سجدہ کرنے کو تعبیر ساتھ پادشاہت کے کیا کہ اسوقت
سلاطین کو سجدہ کرتے تھے اور تعظیم کو سر جھکاتے تھے بعضے کہتے ہیں کہ تعبیر خواب کی احادیث تک ہے اور
ویتم سے جملہ علیحدہ ہے معطوف کذلک پر اور ہوسکتا ہے کہ داخل تعبیر میں ہو اور متعلق ہو کذلک کا اور
انقیاد اجرام منیر کو تعبیر ساتھ حصول علم تاویل احادیث کے کیا کیونکہ علم بھی نور ہے اور ستارے بعد سورت انکے

باقی رہینگے یہہ دال ہین کہ یوسف علیہ السلام کی عظمت اور رفعت بعد مرگ رہے اور آخرت کی بھی مملکت
ملے اور گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہین اور یہہ انکے حق مین بھی بشارت ہے اتمام نعمت کی کہ کوکب رخشندہ
ہین اسیواسطے آل یعقوب کو اوپر تیم نعمت کے معطوف کیا اس طریق پر یہہ سب داخل ہے تعبیر خواب مین
اسیواسطے کہا ہے کہ بیٹے یعقوب علیہ السلام کے سب پیغمبر ہین اور بعضے کبار جو اُسے ہوے مین جیسا کہ
عقوق پدر اور ایذا برادر اور دروغ فاکلہ الذئب اور قطعیت رحم حال آنکہ انبیا کبایر سے معصوم ہین جواب انکا
یہہ ہے کہ یہہ احوال اُنسے قبل بلوغ یا بعد بلوغ قبل نبوت ہوئے ہین اور جائز ہے کہ نبی سے کبیرہ قبل وحی کے
بسبیل ندرت واقع ہو اور معتزلہ انبیا کو قبل وحی اور بعد وحی معصوم کہتے ہین اور انکے اعمال قبل بلوغ ٹھہرائے
ہین لیکن یہہ خلاف اہل تواریخ ہے کیونکہ اہل تواریخ نے اُوقت مین انکو کبار لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ باپ نے
جو یوسف علیہ السلام کو اُنکے سپرد کیا تھا تو بڑے ہی ہونگے صغار کے کیا حوالے کرتے اور اُنھون نے خود کہا ہے انّا
کنا خاطئین قبل بلوغ کے گناہ کہان ہے اور یعقوب علیہ السلام نے وعدہ استغفار کا کیا ہے کہ سوف استغفر لکم
ربی یہہ بھی دال ہے کہ وقت عصیان کے کبار تھے کیونکہ صغار پر اگر گناہ کہان ہے جو محتاج استغفار کا ہو سوال
ہوسکتا ہے کہ بچپن مین کچھ خطا ہوا اور بعد بلوغ وہ بر امعلوم ہوا اور گناہ سمجھکر استغفار کرے جیسے ابراہیم علیہ السلام
نے کئی باتین خلاف واقع کے کہی تھین اور بتاویل درست تھین پھر کہا اطمع ان یغفرلی خطیئتی جواب ابراہیم ع م
بیچ حالت بزرگی اور پیغمبری کے کہا تھا اور مقام کمال مین ترک اولی بھی ذلت ہے اسواسطے مانگی مغفرت ہے
واللہ اعلم بحقائق الامور کلہا پس یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے یوسف تمام کریگا اللہ نعمت اپنی اوپر تیرے
اور بھائیون تیرے کے کما اتمّہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحٰق جیسا کہ پورا کیا تھا نعمت کو اوپر دو دادا
تیرے کے پہلے اُسوقت سے باپ پہلے تجھہ سے ابراہیم کے اور اسحاق کے ان ربک علیم حکیم ۵ تحقیق پروردگار تیرا
جاننے والا حکمت والا ہے جو لائق ہے وہی کرتا ہے لقد کان فی یوسف واخوتہ اٰیٰت للسائلین ۵
تحقیق ہین بیچ قصے یوسف علیہ السلام کے اور بھائیون انکے کے نشانیان قدرت کی اور دلیلین حکمت کی واسطے
پوچھنے والون کے اور غیر اُنکے کے اگرچہ یہہ قصہ ایک معجزہ ہے لیکن اسمین حکایات ہین ہر حکایت آیہ ہے اسواسطے
آیات فرمایا سمجھہ لیجیے کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے یوسف اور بنیامین دونون یہہ ایک مان سے تھے اور چھے یہہ
ایک مان سے یہودا اور روبیل اور شمعون اور لاوی اور زبالون اور یشجر اور یہہ مائین دونون آپسمین بہنین تھین
اور چار دوسرے دو لونڈیون سے تھے دال اور نفتالی اور جاد اور اشر جب یوسف علیہ السلام نے یہہ خواب باپ سے
کہا باپ نے وصیت اُسکے اخفا کی کی اور مژدہ اجتبا اور اتمام نعمت دیا بعضے بی بیان یوسف علیہ السلام کے بھائیو
کی یہہ بات سنتی تھین شام کے وقت جو بھائی انکے گھر مین آئے اُنھون سے یہہ حال بیان کیا انکو حسد آیا اور

تدبیر دفع یوسف علیہ السلام مین مشغول ہوئے اِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ
یاد کر اُسکو جسوقت کہا بھائیون نے یوسف کے آپسمین البتہ یوسف اور بھائی اُسکا بنیامین پیارے ہین طرف باپ
ہمارے کے ہم سے اور حال آنکہ ہم ہین جماعت زبردست اور وہ دو کم زور کم سال پس لائق تھا کہ ہمین دوست رکھتا
اور جوان دو ضعیفون کو ہم دس آدمیون سے زیادہ چاہتا ہے إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ
غلطی ظاہر کے ہے راہ صواب سے یعنے اس معاملے مین راے اُسکی خطا پر ہے **بیت** رکھے اُنسے الفت ہے
ہم سے نہین پدر ہے بڑا ہی ضلال مین تیسیر مین ہے کہ شیطان نے جو یہہ بات سنی سر مردون کے اُنکے
پاس آیا اور کہا یوسف تم سب کو غلام کریگا کہا پھر تدبیر کیا ہے کہا اِقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ
لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ مار ڈالو یوسف کو یا ڈال دو اُسکو کسی زمین مین تا خالی ہو
واسطے تمھارے منہہ باپ تمھارا یکا کہ وہ نہو گا تو تمہین کو چاہیگا اور ہو جاؤ تم پیچھے گم کرنے یوسف کے سے
قوم صلاحیت والے یعنے توبہ کرنیوالے بعضے کہتے ہین کہ یہہ بات دان نے کہی قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ
وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ٥ کہا ایک کہنے
والے نے انہین سے کہ یہودا تھا یا روبیل مت مارو یوسف کو کہ ہے سخت تر کشتن بیگناہ اور ڈال دو اُسکو بیچ
گہر اور کنوئیکے تا اُٹھا لیوے اُسکو کوئی راہ گیر اور کسی اور ملک کو لیجاوے غرض تمھاری اُسکا گم ہونا ہے سو یون کرو اگر ہو تم
کام کرنیوالے ساتھہ مشورت میری کے **نظم** کہین دشت مین ہو یک ایسا کوا کہ وہان کاروان کے ہو منزل کی جا
اُسے اُس کنوے مین گرا آئیے دکھانا ہے جو کچھہ دکھا آئیے کہ تا پانی بھرنے لئے وہان جو آئے تو اُسکو نکال اپنے
لے ساتھہ جائے غلام اپنا کرلے سے پال لے یہان ہم ہون خوش وہان یہہ جیتا رہے اسی بات کو سب نے
کر کر پسند کہا بس یہہ تدبیر ہے ارجمند اسی پر عرض کرکے سب اتفاق پدر کے گئے پاس باصد وفاق کہ
حیلے سے یوسف کو لیجائیے جو گھٹا ہے دلین سو کر آئیے حاصل قصے کا یہہ ہے **نظم** کہ اخوان یوسف پدر پاس
لگے عرض کرنے یہی راتدن کہ کچھہ اندنون جی رہے ہے اداس کرین سیر سبزہ تو آوین حواس اجازت اگر ہو تو یوسف
کو بھی لئے جائین اُسکا بھی خوش ہوئے جی کہ سبزہ ہے وہان یہ بھاتا ہوا بہار آئی ہے گل ہے پھولا ہوا یعقوب عم
نے فرمایا کہ مین اُسکے ہجر مین گرفتار ہونگا بھائی مایوس ہو کر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور تماشے اور سبزے کا
اُنکو شوق دلایا وہ بھائیونکو لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور اجازت چاہی یعقوب علیہ السلام
فکر مین ڈوبے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے اے
باپ ہمارے کیا ہے واسطے تیرے کہ نہین امین جانتا تو ہمکو اوپر یوسف کے اور حال آنکہ ہم واسطے اُسکے خیر خواہ ہین اور نہایت
مہربان أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ بھیج دے اُسکو ساتھہ ہمارے کل صبح کو کہ میوے پھل کھا

میوے وہان کے اور کھیلے تیر چلا کر اور شتر دوڑا کر اور ہم واسطے اُسکے محافظت کرنیوالے ہین نظم یہہ لڑکا ہی کھیلے گا کھاوےگا وہان ہین ہم نیک خواہ اُسکے اور مہربان تامل تجھے نہین کچہہ زبون کہ ڈر کیا ہی انا لہ لحافظون قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ واخاف ان یاکلہ الذئب وانتم عنہ غافلون کہا یعقوب علیہ السلام نے تحقیق مین غمگین کرتا ہی مجھے یہہ کہ لیجاؤ تم یوسف کو میرے پاس سے کیونکہ اُسکی جدائی مجھہ پر شاق ہی اور بن دیکھے اُسکے صبر نہین کر سکتا ہی اور ڈرتا ہون یہہ کہ کھا جاوے اُسکو بھیڑیا کیونکہ جہان تم چلے ہو وہان اُنکی کثرت ہی اور تم یوسف سے غافل ہو نظم کہا سُنکے یعقوب نے بس وہین کہ ہوتا ہی دل میرا اندوہگین نہین چاہتا اُسکو لیجاؤ تم جدائی کا غم مجھے دکھلاؤ تم کرو غفلت اور سخت دھڑکا ہی یہہ نکھاوے کہین گرگ لڑکا ہی یہہ قالوا لئن اکلہ الذئب ونحن عصبۃ انا اذا لخاسرون کہا برادران یوسف علیہ السلام نے کہ اگر کھا جاوے اُسکو بھیڑیا اور حال اینکہ ہم جماعت زبردست ہین ہر ایک ہم مین سے دس شیرون کے مقابلے کی قوت رکھتا ہی تحقیق ہم اُسوقت زیان کارون سے ہون جب یعقوب علیہ السلام نے مبالغہ بیٹونکا سُنا اور یوسف کا دل بھی طرف گشت دشت کے مائل دیکھا چار ناچار گوہ مفارقت دلپر دھرا اور رضا بقضا دیکر یوسف کو نہلا کر شانے سے تو گیسوئے عنبرین سلجھا کر پھر پوشاک نفیس پہنا کر تا شجرۃ الوداع کہ دروازہ کنعان پر تھا ساتھہ آئے اور روتے تھے اِسطرح نظم کہ سنگر ترپتا تھا ہر ایک کا دل تجھے لیجانے والون کے دل سخت سل قمیص خلیلی کہ جنت کا تھا بھر الیا کہون سو کرامت کا تھا جب آتشین ڈالا تھا انکے تئین تو بھیجا تھا اللہ نے بس وہین اُسی سے ہوئی نار گلزار تھی کہ بردًا سلامًا ہوی نار تھی وُہ بازو پہ باندھہ اُسکے تعویذ وار کیا رخصت اُسکو بصد اضطرار یوسف علیہ السلام نے جب باپ کو گریان دیکھا ایسے روئے کہ مروارید خوشاب اشک الماس مژہ مین پروئے اور کہا ای پدر سبب اِسقدر اضطراب کا آپ کے کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا بیت دل تیرے جانے سے گھبراتا ہی آہ تو نہین جاتا ہی جی جاتا ہی آہ ای یوسف تو مجھے فراموش مت کیجو مین تجھے نہین بھولنے کا عصر عجب یاد تیری مین رہونگا جب تلک ہی دم مین دم اور بیٹون کو نگہبانی یوسف مین مبالغہ تمام فرمایا اُنھون نے یوسف علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر چڑھایا اور لے چلے نظم بظاہر دم بدم مہربان ہوئے محبت بصد رنگ کرتے ہوئے کبھی چومتے سر کبھی دست و پا چلے گود مین لے بھر و لا جو پنہان ہوے چشم یعقوب سے تو دلکی نکالی حسد خوب سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو جبتک یہہ نظر آتے رہے دیکھہ دیکھہ زار زار روتے رہے جب مدنگاہ سے آگے بڑھے آپ واویلا کرتے اپنے گھر آئے فلما ذہبوا بہ پس جب لے گئے بھائی یوسف علیہ السلام کو تو پھر نظم جفا پر جفا اور غضب پر غضب لگے کرنے اُس نازنین پر وہ سب کہ صحرائے پر خار مین جا اُتار دیا گود سے اپنے بس ایکبار چلے لیکے کاندھے پہ گھر سے چڑھا سلوک آگے جنگل مین پھر یون کیا چلایا پیادہ اُسے مار مار رولایا بدبخت ستم زار زار وُہ نازک قدم جسپہ گل بار تھا جراحت رسان اُسکو ہر خار تھا کف پاوہ گلبرگ سے کیا کہون ہوئی خار صحرا

جون لالہ خون چھپے کیون نہ پھر دلمین خار الم کہ اُس گل کو یہہ رنج ہوا اور ستم اور نصیحت باپ کی بھلا کر بجاے رحم
رحم کو تیار ہوئے اور رحمت کی جا زحمت انواع انواع دینے لگے اور طعن و تشنیع کرنے لگے کہ ای جھوٹے خواب والے
کہان ہین وہ ستارے جو سجدہ تجھکو کرتے تھے کہ آج ہمارے ہاتھ سے چھوڑاوین یوسف علیہ السلام نے کہا
ای بھائیو میرے لڑکپن پر رحم کرو اور اسقدر ایذا ندو کچھہ التفات نکیا اور طمانچہ رخسارہ رنگ گل پر مارا اور
خاک خواری پر گرسنہ و تشنہ گھسیٹتے لے چلے یہان تک کہ قریب بہلاکت پہنچے یہودا نے یہہ حال دیکھکر کہا
کہ اسقدر ستم مت کرو تمنے عہد کیا ہی پھر قصد قتل کا کیون کرتے ہو غصہ سب کا دبا وَاَجْمَعُوْا اَنْ یَّجْعَلُوْہُ
فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ اور سفر کیا یہہ کہ گراوین اسکو بیچ گہراو کنوے کے اور وہ کنوا تین فرسنخ پر کنعان سے تھا حوالی
بیت المقدس مین یا زمین اردن مین منہہ اسکا تنگ اور نیچے سے کشادہ ستر گز کا بلکہ زیادہ گہرا تھا غرض کنوا
تنگ و تاریک ایسا تھا وہ کہ ظالم کی جسطرح سے گور ہو دہن اسکا جون اژدہا کا دہن بلا سے وہ کافر ڈرانے تھے مین
پس یوسف علیہ السلام کو وہان لیجا کر ہاتھہ باندھے اور کمر مین رسن باندھہ کر کنوے مین لٹکایا دامن پیراہن جو سنگ
سرچاہ سے الجھا پیراہن گلے سے اُتارا بیت جو آدھے کنوے تک یہہ پہنچے تو پھر رسن کو دیا کاٹ تا جا گر
خطاب الٰہی جبرئیل علیہ السلام کو ہوا کہ ادرک عبدی یوسف علیہ السلام زمین تک نہین پہنچے تھے کہ جبرئیل نے اگر
اپنے پر پر بٹھا سل پر کہ کنوے مین پڑی تھی بٹھا دیا اور پیراہن خلیلی جو اُنکے بازو سے بندھا تھا کھولکر پہنایا بحر مواج
مین ہی کہ یوسف علیہ السلام کو نئے مین روئے آواز گریہ کا جو بھائیون نے سنا جانا کہ زندہ ہی سر چاہ پر آکر پتھر
مارنے لگے یہودا نے منع کیا اور پانی اُس کوے کا شور تھا اُنکے گرنے ہی شیرین ہو گیا اور جانور موذی اُنکو پیغمبر
جان کر اپنے سوراخون سے نہ نکلے مگر بچھو نے قصد حملے کا کیا جبرئیل نے آواز کی وہ کور ہو گیا تا قیامت نسل اسکی
کور رہیگی اور یہہ دعا تعلیم کی اللّٰھم یا کاشف کل کربۃ و یا مجیب کل دعوۃ و یا جابر کل کسیر و یا میسر کل
عسیر و یا صاحب کل غریب و یا مونس کل وحشۃ یا لا الٰہ الا انت سبحانک واسالک ان تجعل لی فرجا و
مخرجا وان تقذف حبک فی قلبی حتی لا یکون لی ھم ولا ذکر غیرک وان تحفظنی وترحمنی یا ارحم الراحمین جب آفتاب غروب ہوا
یہودا رحم کھا کر کوے پر آیا اور پکارا کہ ای یوسف کیا حال ہی زندہ یا مردہ یوسف نے کہا تو کون ہی کہا مین یہودا
کہا حال اُس کا کیا کہ مان مر گئی ہو باپ سے جدا ہو بھائیون نے جفا کی ہو وطن سے دور بلا مین گرفتار رہو کا بیا سا ہو
نہ زمین پر مثل زندون کے نہ زیر زمین مانند مردون کے ہو گیا ہو یہودا کے دل مین رحم آیا رونے لگا بھائی اُنکی
آواز سنکر دوڑے اور ملامت کی اور ایک سل لاکر سر چاہ پر رکھہ دی کو اندھیرا ہو گیا آسمان نظر آتا تھا سو
بھی موقوف ہوا یوسف علیہ السلام روئے زمین و آسمان اُنکے نالے سے نالان ہوے فرشتون نے دعا کی حق تعالی نے
طعام و شراب بہشت جبرئیل کے ہاتھہ پہنچوایا اور رحمت اور لطف فرمایا اور چاہ تاریک کو روشن کیا اور بشارت درجات کی دی

جراحت کو راحت کی کہ غربت کربت کو انس و محبت سے بدلا اور وحی حالت طفلی مین مثل عیسی اور یحیی کے قبل بعثت کے نازل کی اور جبریئل کو حکم کیا کہ وہان مونس اور رفیق انکے رہین لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام سترہ برس کے تھے یا سولا برس کے کہ دولت وحی سے مشرف ہوئے اور یہہ مدت اس زمانے مین بچپن کی تھے تیس سال یا چالیس سال مین آدمی بلوغت کو پہنچتا تھا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ اور وحی بھیجی طرف یوسف کے بواسطہ جبریئل نظم کہ ای میرے مقبول مت ہو اداس مین ان سب کو پہنچاؤنگا تیرے پاس اور اس چاہ سے مسند جاہ پر بٹھاؤنگا تجھکو ہو حشمت دکھایا تجھے ہی انھون نے جو غم زیادہ انہین اس سے دونگا الم بزاری تیرے سامنے لاؤنگا تجھے انکے سو عجز دکھلاؤنگا لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ البتہ تو خبر دیگا انکو ساتھ اس کام انکے کہ تجھہ سے کیا ہی اور اس رنج سے کہ تجھکو پہنچایا ہی اور حال انکہ وہ نہ سمجھتے ہونگے کہ تو ہی ہی بجہت علوشان تیرے کے اور یہہ معاملہ تھوڑی مدت مین ظہور مین آیا چنانچہ یہہ قصہ آگے آتا ہی پھر برادران یوسف نے ایک بکری کو ذبح کر کر پیراہن یوسف علیہ السلام اسکے خون مین آلودہ کیا وَجَآءُوْ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ اور آئے باپ اپنے کے پاس عشا کے وقت روتے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو آواز رونے کا بیٹون کے سنا سراسیمہ ہوکر گھر سے باہر نکل آئے اور کہا ای بیٹو کیا ہوا تمھین اور میرا یوسف کہان ہی کہ تم مین نہین نظر آتا بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوب علیہ السلام یوسف کے آنیکے وقت صفر الکبیر کو اپنے ساتھ لیکر استقبال یوسف کو شہر کے باہر گئے اور بلندی پر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے جب آفتاب غروب ہوا صفر اکو کہا کہ پکار اسنے آواز کی کہ ای اولاد یعقوب بذا ابوکم ینتظرکم وہ جنگل مین تھے آواز صفر اکی سنکر اپنے کپڑے پھاڑ نالہ و فغان برلائے کہ یا یوسفاہ یعقوب علیہ السلام نے صفرا سے پوچھا کہ کیسی آواز غمناک ہی اسنے کہا کہ کلمہ غم یوسف کا کہتے ہین آپ مارے غم کے بیہوش ہو گئے جب یہہ آئے دیکھا کہ باپ بیہوش ہین الیمین کہا کہ کیا کیا بھائی کو وہان ضایع کیا باپ کو یہان ہلاک کیا آخر آپ کو اٹھا کر گھر لائے وقت صبح کے جو ہوش آیا پوچھا کہ یوسف کہان ہی اور تمھارے ساتھہ کیون نہین آیا قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ کہا انھون نے ای باپ ہمارے ہم گئے تھے صحرا کو آگے نکلے تھے ہم دوڑنے مین اور تیر چلانے مین اور چھوڑ گئے تھے یوسف کو تنہا نزدیک اسباب اپنے کے پس کھا گیا اسکو بھیڑیا وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ اور نہین ہرگز یقین کرنیوالے واسطے قول ہمارے کے اور اگرچہ ہون ہم سچے لیکن بدگمانی کے سبب آپ جھوٹھا جانینگے اور دلیل دوسری بھیڑیے کی کھانے کی یوسف کو ہمارے پاس پیراہن انکا ہی وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ اور لے آئے اوپر کرتے انکے کے لوہو جھوٹھا یعقوب علیہ السلام نے جو کرتا یوسف علیہ السلام کا لوہو سے بھرا دیکھا بہت غم سے بیدم ہو گئے روتے اشک خونی سے منہہ لگے دھونے بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوب ع جب ہوش مین آئے

اور بھائی یوسف کے گرگ کے کھانیکا عذر لائے آپ نے پوچھا وہ گرگ کہان ہے ایک بھیڑیا پکڑ لے گئے تھے کہا یہہ ہے یعقوب علیہ السلام نے اُس سے کہا کہ تو ہی یوسف کا کھانے والا ہے وہ گویا ہو کر بولا کہ مین نبیون کے گوشت کے گرد نہین جاتا تمہارے بیٹے کو کس طرح کھایا آپ نے بیٹون کو کہا ہے کہ سنو یہہ کیا کہتا ہے اور تم کیا کہتے ہو بس کمال اندوہ سے آبادی سے نکلکر وادی مین آئے اور پکارتے پھرتے تھے کہ یا قرۃ عینی ویا ثمرۃ فؤادی فی ای واد طرحوک فی ای بحر غرقوک و بای سیف قتلوک نظم اے قرۃ عین و ثمرہ دل ، تجھہ بن مجھے زندگی ہے مشکل ، کس دشت مین آہ تجھہ کو چھوڑا ، کس بحر مین ہے تجھے ڈبویا ، کس سیف سے جان تجھہ کو مارا ، کیون تیرا نہین ہے یہان گذارا ، جاتی تیرے غم مین میری جان ہے ، کس جا ہے کدھر ہے تو کہان ہے ، اس طرح کے کلمات کہہ کہہ کر روتے تھے فرشتون کو ان کے رونے پر رونا آتا تھا لکھا ہے کہ اگرچہ یعقوب علیہ السلام کے دل مین دغدغہ ہلاکت یوسف عم کا سمایا گیا لیکن اطراف پیرہن درست دیکھکر نادرستی سخن پران کے خیال آگیا کہ عجب ٹھٹھا تھا کہ یوسف کو کھا گیا اور اسکے کرتے کو کچھہ تعرض نکیا بیت بدن پھاڑا نہ کرتے کو کیا چاک ، عجب تھا دشمن جان گرگ ناپاک ، لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو اگر تردد اس واقعہ ہائلہ مین نہوتا تو اغلب ہے کہ خبر فوت یوسف سنکر مرجاتے اور اسیدم اپنی جان سے گذر جاتے بیت کسکو طاقت تھی جو اسکے سنانے سنکر نہ جی رہے کیا سفر دوست جانی سنکر ، بحر مواجین ہے کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر دکھائے اور تین عقدے مشکل کھولے اول پیراہن خون آلودہ یوسف نے کہ درست تھا خبر دریدگی یوسف کو نادرست کیا دوم اس پیراہن نے کہ تنہا نے پھاڑا تھا خبر ہلاکی یوسف کو ظاہر کیا سیوم اس پیراہن نے کہ بشیر لایا بوئے حیات یوسف سنگھائی اور چشم یعقوب علیہ السلام سے لگتے ہی بینائی پائی القصہ یعقوب علیہ السلام نے غصے ہو کر کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا کہا اے بیٹو یہہ بات نہین ہے جو تم کہتے ہو بلکہ بنا لیا ہے واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایک کام بڑا ہلاکت یوسف سے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر بہتر ہے صابر رہون اور شکایت اس حکایت کی سوا خدا کے نکرون وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ اور اللہ سے مانگی گئی ہے مدد یعنے اسی سے مدد چاہتا ہون مین اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ہلاکت یوسف سے بیت مدد چاہتا ہون رب جلیل ، شکایت نہین ہے فصبر جمیل ، یہان کا قصہ تو یہان رہا اب وہان کا احوال سنئے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کو جو کنوے مین ڈال گئے تو چوتھے دن مژدہ نجات انکو پہنچا وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ اور آیا قافلہ نزدیک کنوے کے مدین سے مصر کو جاتا تھا پس بھیجا انہون نے وارد اپنے کو یعنے بہشتی کو طرف اس کنوے کے وارد اسے کہتے ہین جو قافلہ کا پانی بھرے اس قافلے کا بہشتی مالک بن دعر الخزاعی تھا مدین کا رہنے والا ہے وہ کنوے پر آیا فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ پس لٹکایا اسنے کنوے مین ڈول اپنا وحی یوسف علیہ السلام کو آئی کہ اے یوسف ڈول مین بیٹھہ عالم مین تیرے دیدار ہین اس چاہ کی فراق

یوسف مین روتی تھین اور مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا انظم جو مالک نے کھینچا کُوے سے وُہ ڈول تو پانی سے
پانی گران اسکی تول ہے کہا ڈول کا ڈول کچھہ اَور ہے خدا جانے آج اُسکا کیا طور ہے پھر کنوئین مین جھک کر دیکھا اور
اُس ماہ کو مشاہدہ کیا قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ کہا کہ اے خوشخبری ہے کہ یہہ لڑکا ہے بعضون نے کہا ہے کہ بُشریٰ
نام صاحب اُسکا تھا اُس کو اپنی مدد کیواسطے بُلایا یعنے اے بشری آ یہہ لڑکا ہے مین اَور تو دونون ملکر اسے
کھینچین پس دونون نے ملکر حضرت یوسف کو کنوئے سے نکالا مصرعہ ورثے بہا پایا پانی کے مول وَأَسَرُّوهُ
بِضَاعَةً اور چھپا رکھا اُسکو قافلے والون سے یونہی کر کر کہ مصر مین جاکر بیچینگے بعضے کہتے ہین کہ ضمیر اَسَرُّوهُ کی راجع
طرف بھائیون کے ہے یعنے بھائیون نے احوال اُسکا چھپا رکھا اور قافلے والون سے آکر کہا یہہ غلام ہمارا ہے
بھاگا ہوا وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ تعالے جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہین بیٹے یعقوب کے ساتھہ
باپ کے یا بھائی کے یا قافلے والے کے ساتھہ پوشیدہ کرنے احوال یوسف علیہ السلام کے لکھا ہے
کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا زبان عبری مین کہا کہ جو ہم کہین اُسکے خلاف اگر تو بولا تو مار ڈالین گے
یوسف علیہ السلام چُپکے کھڑے ہوئے اُنھون نے مالک کو کہا کہ یہہ غلام ہمارا بھگوڑا نافرمان کم خدمت ہے
اُسکو تم خرید کر کسی شہر کو لیجاؤ کہ اسکی پھر خبر ہم نہ سُنین مالک نے کہا کہ مبلغ جو ہمارے پاس تھے اسکی اسباب خرید
لی اب چند درم کھوٹے رہے ہین بھائیون نے کہا تم جانتے ہو کہ قیمت اسکی بہت ہے لیکن تم کو ہم دیتے
ہین جو ہو تمھارے پاس وُہ دو پس یوسف علیہ السلام کا ہاتھہ پکڑکر مالک کے ہاتھہ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ
دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ اور بیچا اُسکو بھائیون نے ساتھہ قیمت ناقص کے کہ درہم تھے گنے گئے ہوئے
ہوئے سمجھہ لیجے کہ عادت اُسوقت یہہ تھی کہ چالیس سے کم درہم گنتے تھے اور زیادہ ہوتے تھے تو تول لیتے تھے
مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر ایک بھائی نے دو درم اُٹھا لیے وسیط مین ہے کہ یہودا نے
کچھہ نلیا غرض مالک نے یوسف کو خریدا انظم جو مالک تھا خود حُسن کے مصر کا وُہ یون مفت مملوک مالک کا
ہوا کیون کہا ہے یہان سخت جانیے نکا کہ وہ نفے بہا اس بہار نکا عوض چند درہم کے وہ مہ لیا
کہ حسن مین نے کل مصر روشن کیا تھا حسن کے یک لیت کی ہے مصر بام یہ رخ و زلف کی یون ہے روشن شام و مہ وہ ناقدردانو نکے ہاتھون آ
ماین قیمت کمست ہیجوہ نکا عجب کچھہ لیے ہین تری پاکٹ کے کہ گوہر دہا مول بن بکا گئے ہیجر سواج مین روایت ہے
کہ ایکدن یوسف عم نے اپنا حسن وجمال آئینے مین دیکھکر عُجب اور تعجب سے کہا تھا کہ اگر کسی کا غلام ہو تو کیا اسکی قیمت ہو
جب یہہ بیس ثمن مذکور بکنے لگے جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا اِطَّلِعْ عَلٰی قِیمَتِکَ حَتّٰی تَطَّلِعَ عَلٰی حُرمَتِکَ حُسن پر
اتنا یہہ ہتان جتا کرت ترکہ یکہ ہے تراین بھائیون نے قیمت مذکور بیچکر بیع نامہ لکھوایا اور کہا ہوشیار رہنے
رکھیو کہ گریزپا ہے اور عہد لیا کہ سوا کمل نے پہنا و اور قوت سے زیادہ نہ کھلاوے اور بغیر اونٹ کے سوار کر کے مصر مین

پہنچ کر بند یا کھولے نظم بھائیوں نے جو کیا یوسف کے سات ٭ کیا کہوں پھٹتا ہے دل سُن کر وہ بات ٭ لیکن اللہ
تعالیٰ نے کیا سلطان مصر کر دیئے بندے سب اشراف مصر و کانوا فیہ من الزاہدین اور تھے بھائی بیچ شان یوسف
علیہ السلام کے نا رغبتوں سے یعنی نہیں جانتے تھے کہ وہ اُن کے ساتھ رہیں یا قافلے والے خریدنے میں اُن کے
نا رغبت تھے کیوں کہ سُن لیا تھا بھاگنا اور نافرمانی کرنا الکاپس مالک یوسف علیہ السلام کو مصر میں لایا اُس وقت
مین بادشاہ وہاں کا ریان بن ولید عملیقی تھا اور مختار کار و ٹے دار تھا عزیز اُسکو کہتے تھے اُسکے ہرکارونے
جو جمال یوسف پر نظر کی حیران رہ گئے اور خبر جا کر عزیز کو پہنچائی نظم کہ عبرانی آیا ہے ایسا غلام ٭ خجل حُسن سے
جسکے ماہ تمام ٭ نہ آنکھوں سے دیکھا ہے ایسا جمال ٭ سُنا ہے نہ کانوں سے ایسا کمال ٭ پری ہے نہ غلمان ہے
نہ حور ہے ٭ سراپا مگر شعلۂ نور ہے ٭ نزاکت وہ یعنی کہ گُل ہو خجل ٭ لطافت وہ یعنی کہ جو لیوے دل ٭ وہ چہرہ کہ عالم
کہ عالم ہو غش ٭ یک جلوہ ہر جن و آدم ہو غش ٭ وہ قامت قیامت وہ آفت خرام ٭ وہ گات ایک غضب
ورستم وہ کلام ٭ سراپا غرض عقل سے ہے بروں ٭ بیاں سے سوا حُسن حد سے فزوں ٭ اور عزیز کی زن تھی رعیل نام
یا فگار اور زلیخا اُسے کہتے تھے ساتھ ضم زا اور فتح لام کے غرض عزیز نے مالک کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کو
نخاس میں لا دوسرے دن مالک یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کر بازار میں لایا اور کہا ای یوسف نظم اُلٹ برقع
رُخ سے دکھا ٹک جھلک ٭ کہ بھر جائے نور ارض سے تا فلک ٭ کیا دور یوسف نے رُخ سے نقاب ٭ کہا سب نے
بیگاہی آفتاب ٭ کھڑا ہے یہ پھر قیامت ہے یہ ٭ قیامت کی روشن علامت ہے یہ ٭ خریداروں کا ازدحام ہوا نظم ہوا
شور ایک چاندنی چوک میں ٭ ہر ایک چاہتا تھا کہ اُس یہ کو لیں ٭ رکھے جو کوئی جنس تھا دسترس ٭ وہ دینے
کی رکھتا تھا سو سو ہوس ٭ انہیں میں تھی ایک عورت چرخہ زن ٭ معاش اُسکی با صد محن تھا یہ فن ٭ خرابی سے کاتا
جو کچھ سوت تھا ٭ اگرچہ وہی اُسکا بس قوت تھا ٭ وہ لے کے بصد شوق حاضر ہوئی ٭ خریداروں کی صف میں ظاہر ہوئی
ندا کی منادی نے پھر ایکبار ٭ کہ اے لوگو ہو جاؤ مٹ ہوشیار ٭ خریدار تم میں سے ہے کونسا ٭ وہ قیمت کرے آ کے تا صد لگا ٭
یہ چرخ خوبی ہے میرا غلام ٭ غلام اُسکو کہنا ہے ننگ تمام ٭ عجب بخت میں [illegible] جو اُسکو لے ٭ بہت کم ہے قیمت
اگر جان دے ٭ اٹھا بدرہ سونے کا ایک شخص نے ٭ کہا لے اور اُس بدر خوبی کو دے ٭ ہزار اشرفی ہے [illegible] کی ٭
جو سودا کرے ہے تو کر نہ لگا دینے سو بدرہ پھر دوسرا ٭ خریدار یوسف بصد جان ہوا ٭ کہا تیسرے نے کہ اُس
فزوں ٭ میں ہم وزن یوسف کے اشک دوں ٭ لگا کہنے پھر شخص چوتھا یہ بات ٭ کہ یہ بھی میں دیتا ہوں اور اُسکے
سات ٭ در و لعل ہم وزن یوسف کے لے ٭ خوشی سے نہ ساتھ یک تاسف کے نے ٭ غرض لینے والوں کا
پھر ماجرا کہوں کیا کہ تھا کچھ بیاں سے سوا جو آیا سو قیمت بڑھاتا ہوا افزوں مال و دولت لگاتا ہوا زلیخا نے سُن کر
اُس احوال کو مضاعف کیا قیمت جمال کو لکھا ہے کہ زلیخا سلطان مغرب کی بیٹی تھی بکمال حسین ٭

اور نہایت نازنین اکثر رات اسکو ٭ نظم خیال الم تھا نہ کچھ وہم غم ٭ عجب خواب راحت سے تھی لیں ہم ٭ کہ ناگاہ
عدم سے آیا جوان ٭ وہ کیسا جوان جو سراپا تھا جان ٭ اٹھا پردہ اور حیرت سے سنمکھ ہوا ٭ زلیخا کا جی دیکھتے ہی گیا
وہ مظہر اک آفت کا ٹکڑا تھا جو ٭ تجلی حق تھی منکشف تھا وہ ٭ زلیخا کی پڑتے ہی اس پر نگاہ ٭ ہوئی اسقدر راہ حالت تباہ
کہ نازک وہ تن اور گل سا بدن ٭ تڑپنے لگا خاک میں ہا محن ٭ صبح کو بیدار ہوکر رونے پیٹنے لگی لیکن کسی سے احوال
خواب نہ کہا اور تنہا بیٹھکر اسکا تصور باندھکر مضمون ان ابیات کا بیان کرتی تھی نظم کہ اے جان تو کس چمن
کس باغ کا ٭ جو باعث ہوا ہے مرے داغ کا ٭ تو کس برج کا ماہ ہے ہے بتا ٭ کہ عالم کیا مجھپہ ظلمت کدا ٭ کہ تو
کس کان کا ہے مرجان ٭ کہ تجھ بن میں گھر میں ہوں گوہرفشان ٭ مرا دل لیا ہیں بتائے بتا ٭ کہاں تجھکو ڈھونڈھوں
میں اے دلربا ٭ ترا نام کیا ہے مکان ہے کہاں ٭ جہاں تو ہو وہاں کر میں پہنچوں فغان ٭ اسیطرح دیوانہ وار کیا کرتی
تھی اور نالہائے زار زار گریہ کیا کرتی تھی پھر ایک شب خواب میں یوسف عم کو دیکھا نظم وہ غدار دیکھتے ہی بے صبر اضطرار ہو اٹھی سر قدم
ہوگئے بے اختیار ٭ سر ان کے قدم پر دھر اور کہا ٭ کہ صدقے تیرے میرے دلربا ٭ لب لعل کو مت تکلم ریز کر ٭ سخن سے
دہن کو گہر ریز کر ٭ میں ہوں بندہ میں تیرے مبتلا ٭ تو کچھ مجھکو اپنا بتا کر پتا ٭ میرا دل لیا تو نے اے جان جان ٭ اور اپنا بتا نام و
نشان ٭ فرشتہ ہے تو یا پریزاد ہے ٭ کہ یوں دلربائی میں استاد ہے ٭ ترا حسن ہے ماہ ہے نور خدا ٭ یہہ چہرہ جھمکا یہہ جلوے
کیا ٭ لب یوسفی پھر تو گویا ہوئے ٭ تبسم میں گوہر یہہ کہنے لگے ٭ کہ میں ایک اولاد آدم سے ہوں ٭ اسی خاک اور
آب علم سے ہوں ٭ فرشتہ ہوں نہیں نہ پریزاد ہوں ٭ نہ میں دلربائی میں استاد ہوں ٭ ولیکن ہوں آئینہ حسن غیب
نہیں اسمیں البتہ کچھ شک و ریب ٭ ہوا ہے وہی مجھ میں پرتو فگن ٭ اسی نور سے میرا جھلکے ہے تن ٭ اگر ہے دعوی عاشقی
ہے تجھے ٭ حقیقت میں تو جا نگر یوں مجھے ٭ تصور میں میرے ہی تو رہ سدا ٭ کسی آن تجھکو نہ دل سے بھلا ٭ جو پیوند ہونا تو ہونا ہے
جو دل بند ہونا تو ہونا میرے ٭ میرے عشق کا تیرے دل پر ہے داغ ٭ ترے غم میں مجھکو نہیں ہے فراغ ٭ زلیخا نے جو یہہ کلام
محبت التیام یوسف علیہ السلام کا سنا اور بھی زیادہ مبتلا ہوئی اور خواب سے اٹھی دھوئیں نالہ و فغان سے مچاتی ہوئی اور
آنکھوں سے دریائے سرشک بہاتی ہوئی بہت گریبان کیا ٹکڑے داماں تلک ٭ کیا پارہ داماں گریباں تلک ٭ کبھی دم
سرد بھرتی تھی کبھی نالہ پر درد کرتی تھی خواصوں نے اسکا یہہ حال مشاہدہ کرکر بادشاہ کو خبر کی لیکن کچھ کارگر نہوی تدبیر
اطبا نے ہر چند علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر کو سب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ نظم دوا اسے سودا کی زنجیر ہے ٭ یہی ہے
اگر کچھ بھی تدبیر ہے ٭ و لیکن زر کا ایک مار پیچاں بنا ٭ در و لعل کے اسمیں جھرے لگا ٭ دیا پائے نازک میں فی الحال ڈال ٭ ہوا
پابستہ جمال و جلال ٭ کیا قید میں سرو آزاد کو ٭ ہوا عشق قمری کا طوق گلو ٭ وہ پاؤں تھی زنجیر پر خشم میں ٭ کہ جوں مردمک حلقہ
چشم میں ٭ القصہ جب زنجیر اسکی قدمبوس ہوئی تو رو رو کر یہہ کہتی تھی کہ نظم عبث میرے پاؤں میں زنجیر کی ٭ کہ میں ان
بتوں نے ہی ہو گئی جیسی ٭ نہ وہ زنجیر ہے میرے سودا کی جو ٭ نہ موج غبار در یار ہو ٭ اور اس گرفتار میں ذات کا تھی

آہ وزاری مین ایک شب جو تڑپہ تڑپہ کر آنکھہ لگ گئی پھر بار تیسرے جمال یوسف علیہ السلام سے خواب مین مشرف
ہوئی بے اختیار بکمال اضطرار سے اُنکے پانؤن پر گر پڑی اور نام و نشان پوچھنے لگی یوسف علیہ السلام نے فرمایا
کہ میرا شہر مصر ہے اور وہان مین عزیز ہون بہیت سُنا جبکہ یہہ مژدہ رحمت رسان ، زلیخا تب آگئی جان مین جان ،
اور اُٹھتے ہی خواب سے خواصان تخت کو بلا کر کہا کہ میرے باپ کو خبر کرو کہ سودا میرا دفع ہوا باپ سُنتے ہی آیا اور ،
زنجیر پانؤن سے کاٹ کر بڑی خوشی کی پھر اطراف سے پیغام بادشاہون کے واسطے شادی کے آنے لگے جسکا
ایلچی آتا باپ اُسکو خبر کرتا یہہ نہ قبول کرتی تھی دلمین اسکے یہہ تھا کہ عزیز مصر کا پیغام آوے تو قبول کرون اور عزیز
مصر کا یہہ مرتبہ نتھا کہ پیغام بھیجتا آخر ایکدن اُسنے اپنے ہمجولیون سے کہا کہ سوا عزیز مصر کے کسیکا پیغام مجھہ کو
قبول نہین اسکے باپ نے یہہ احوال سُنکر سب رسولون کو سلاطینون کے رخصت کیا اور کہا کہ دختر جو یہہ اختر خوب ہے
یہہ مصر سے کب کی منسوب ہے اور ایک نامہ عزیز کو لکھا کہ حُسن دختر نیک اختر کا میرے کہ مہر سپہر عصمت ہے
روم اور شام مین شہرت ہے تمام بادشاہون کے پیغام آتے ہین لیکن یہہ کسیکو قبول نہین کرتی
مگر تیری طرف مایل ہے اور عقد نکاح سے تیرے اسکی توجہ دل ہے خدا جانے کہ اس سے کیا حاصل ہے
جب یہہ پیغام عزیز کو پہنچا فخر اور شرف اپنا سمجھہ کر ہزار جان سے قبول کیا زلیخا یہان سُنکر گمان یوسفؑ
مین خوش ہوئی القصہ باپ نے تمام اسباب دے زمین مصر کو روانہ کیا بڑی دھوم سے شادی
عقد نکاح ہوئی بعد نکل سکے جو معلوم کیا کہ جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا وہ نہین ہے رونے تڑپنے
لگی اور آسمان کے طرف منہہ کر کر نظم لگی کہنے اے چرخ یہہ کیا کیا مجھے بیوطن کر کے رسوا کیا دکھایا کسے اور
پھنسایا کہان مین آئی کہان اور تو لایا کہان مین جسکی دیوانی ہون وہ یہہ نہین ہے فرق اسمین اُسمین کہین کا
کہین کرون اب بتا کیا کہ مر جاؤن مین نہ دیکھون یہہ غم کاش مر جاؤن مین وہان اقربا مجھہ سے بیر چھٹے یہان
کام مجھکو پڑا دیو سے مین دھوکھے مین آئی پریوش کے یہان سو نکلا یہہ بھوت الامان الامان دیا ہاتف
غیب نے یون جواب کہ سُن اے زلیخا نہ کھا پیچ و تاب پھنسایا تجھے تو نکالینگے ہم تیرے سر اس جنگو تالینگے ہم ،
تجھے اس لئے لائے ہین ہم یہان کہ آتا یہین ہے وہ محبوب جان نہ ہوسکیگے تجھہ پر اسے دسترس چلیگا نہ بس تجھہ پہ کچھہ اسکا
بس پھنسانے تجھے گر نہ اس دام مین تو تعطیل ہوتی تیرے کام مین زلیخا نے جسدم یہہ مژدہ سُنا تو سجدہ
شکر الٰہی بجا لا کر کے واویلاہ موقوف کی کہ مقصود کا نا شگفتہ ہو کل ، پھر زلیخا عزیز کے یہان رہنے لگی لیکن اللہ تعالیٰ
نے عزیز کو اُسپر قادر نہین کیا جب یوسفؑ بازار مصر مین آئے زلیخا نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ وہی ہے جسکے
واسطے مین مُلک چھوڑکر یہان آئی ہون عزیز کو کہا کہ کیون نہین اس غلام کو کہ شہرہ حُسن اُسکا تمام شہر مین پڑا ہے
خریدتا نظم عزیز اسے ہنسکے کہنے لگا میری جان ، خزانا بھلا اسقدر ہے کہان یہہ مشک اور یہہ گوہر یہہ لعل اور

... کہ صندوق ہین میرے گھر جسے پر سوا اُسکے میرا خزینہ ہے جو دھرا ہی جو ظاہر دفینہ ہے جو اگر سب کا سب دیجئے تول تول تو دونا بھی ہو یا ہو اُسکا مول زلیخانے سُنکر پھر اُس سے کہا گھر سے ہر ایک درج میں بھرا ہر ایک گوہر اُنکا کہ ہے بے بہا بقیمت ہی اِس سلطنت سے سوا وُہ سب مول مین دیجئے جلد اسکو لے یہہ سو درجے بھرے اُس درج سے عزیز نے کہا کہ بادشاہ اِسکو خرید ا چاہتا ہی کہا بادشاہ سے جاکر عرض کر کہ ہمارے فرزند نہین ہی اگر حکم ہو تو ہم خرید لین عزیز نے بادشاہ سے عرض کیا اور اجازت لیکر زلیخا کو مژدہ دیا زلیخانے تمام مال اپنا دیکر خرید وایا عزیز خرید کر کر یوسف علیہ السلام کو مکان زلیخا مین لایا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ اور کہا اُس شخص نے کہ مول لیا تھا یوسف کو اہل مصر سے یعنے عزیز نے واسطے زن اپنی کے یعنے زلیخا کے با حرمت کر جگہ اسکی یعنے اِسکو اچھی طرح رکھ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا شاید کہ نفع دے ہمکو کہ ہمارا کاروبار اُٹھالے یا بنالین ہم اِسکو فرزند لکھا ہی کہ عزیز عقیم تھا اُسنے کہا کہ بیٹا کر اسکو پالینگے کیونکہ آثار دولت اور وجاہت کے اِسکے چہرے سے ظاہر ہین بحر مواج مین ہی کہ بعضے کہتے ہین یوسف علیہ السلام وقت بکنے کے ناخوش ہوئے اور مالک سے کہا کہ یہہ جواہر اور زر میری قیمت مین کیون لیتا ہی مین تو حر ہون تو نہین جانتا مین کون ہون مین یوسف بن یعقوب بن ابراہیم ہون مالک نے کہا اُسوقت کہ مین خرید تا تھا تمنے کیون نہ کہا کہا اقتضائے وقت تھا پس مالک نے عزیز سے کہا کہ مین نے اِسکو بیس درم دیکر لیا ہی زیادہ مین تجھسے نہین لیتا اتنے ہی دے اور سایہ لطف مین اپنے اِسکی پرورش کر پھر مالک نے یوسف علیہ السلام سے کہا کہ مین نے اسقدر مال اپنا چھوڑا اور تمہارا کہنا مانا اب تم میری حق مین دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے فرزند اور مال دے یوسف علیہ السلام منتظر وحی کے ہوئے جبرئیل آئے اور کہا کہہ یاهامن یغیر ویبذل یامن یصنع ویرفع یامن یعطی ویمنع یامن هو علی کل شئ مقتدر ارزق هذا الشیخ الاولاد اور بعضے کہتے ہین کہا کہ اکثر الله لک من المال والاولاد فی عمر قصیر ونقل الغرو المنع الیک مالک اپنے گھر گیا زن اُسکی حاملہ ہوئی دو پسر لائی پھر حاملہ ہوئی دو پسر لائی اِسیطرح بارہ بار مین چوبیس بیٹے ہوئے یا اُسکے بارہ حرمین تھین ہر حرم کے دو دو بیٹے ہوئے تو اما ن لکھا ہی کہ تین شخصون نے فراست سے تین شخصون کے نافع جانا اور ایسا ہی ظہور مین آیا اول یوسف ع کو عزیز نے دوم آسیہ زن فرعون نے موسی علیہ السلام کو سیوم ابوبکر صدیق نے عمر بن الخطاب کو با وجود اپنے بیٹون کے خلیفہ انکو کیا پس جب اُن تینون نے سمجھا تھا ویسے ہی یہہ تینون نفع رسان نکلے وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ اور جیسی کہ یوسف کی محبت دلمین عزیز کے ڈالی ہمنے اِسیطرح قدرت دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے تاکہ تصرف کرے اُسمین وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ اور تو کہ سکھلاوین ہم اِسکو تعبیر خوابونکی یا معانی کتب الہی کی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِهٖ اور اللہ غالب ہی اوپر کام اپنے کے کوئی اُس سے کچھہ جبر نہین نکال سکتا اور کوئی اُسکے حکم کو نہین ٹال سکتا یا غالب ہی امر یوسف مین کہ بھائیون نے کیا چاہا اور اُسنے کیا کیا

اُنھوں نے تباہی چاہی اُسنے پادشاہی دی میت نہیں ہوتا کسی کے کچھہ بدی سے وہی ہوتا ہے جو حق چاہتا ہے
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اُسکے ارادے میں سارے ہیں کام وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ
آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا اور جب پہنچا یوسف وقت جوانی اپنی کو اٹھارہ برسکی عمر میں یا بیس برسکی بعضوں نے کہا ہے
کہ درمیان تیس اور چالیس برسکے دیا ہمنے اُسکو حکم کہ نبوت ہے یا حکمت کہ علم یا عمل ہے اور دانش بیچ دین کے
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور اسیطرح بدلا دیتے ہیں ہم نیک کاروں کو لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب عزیز کے
گھر لائے زلیخا کا عشق زیادہ تر ہوا اور یوسف علیہ السلام سے احوال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ
اور چاہا یوسف کو اُس عورت نے کہ یوسف بیچ گھر اُسکے تھا جان اُسکی سے یعنے زلیخا نے اُس سے اپنی مراد چاہی
اور اس محل میں کہ ہفت خانہ تھا لے گئی وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بند کئے دروازے
اور کہا آؤ جلدی کر کہ میں واسطے تیرے ہوں یوسف علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ
مَثْوَايَ کہا پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی تحقیق وہ پرورش کرنیوالا میرا ہے نیک کی اُسنے منزل میری بارگاہ
قرب میں یا عزیز سردار بڑا ہے اُسنے اچھی طرح رکھا ہے مجھے اور تجھکو واسطے نیک رکھنے میرے کے حکم کیا ہے پس میں
حرمت اور حق نعمت اُسکا بھلا کر دست خیانت حرم میں اُسکے کیونکر دراز کروں إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ تحقیق
نہیں فلاح پاتے ظالم کہ حق نہیں پہچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں یا زناکار کہ زنا بدتر سب ظلموں کا ہے
لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے یہہ مضمون بیان کیا کہ ناظر خدا ہے محیط زمین و زمان اُسے سب ہے
معلوم ستر و نہان کوئی کام اُس سے نہیں ہے چھپا وہ سب دیکھتا ہے بُرا اور بھلا بھلا اُسکے پھر سامنے اسطرح
میں ڈرتا ہوں عصیان کروں کسطرح قیامت میں شرمندہ مجھکو کرے سزا میرے اعمال کی مجھکو دے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ
وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ اور البتہ تحقیق قصد کیا زلیخا نے مخالطت کا سا یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے
ساتھہ دفع اُسکے بھاگ کر اگر نہوتا یہہ کہ دیکھی اُسنے دلیل پروردگار اپنے کی البتہ قصد مخالطت کا اُسکے کرتا
یعنے صورت حضرت یعقوب کی دانتوں کے تلے انگلی دبائے نظر آگئی یا نور عصمت الٰہی اور لمعہ نبوت یوسفی تھا
کہ حائل ہو گیا درمیان یوسف کے اور اُس چیز کے کہ موجب غضب الٰہی تھی یا سقف خانہ پر لاتقربوا الزنا لکھا دیکھا
یا دیوار پر جو برابر اُنکے دیکھتے تھے دیکھا تو لکھا تھا لاتقربوا الزنا دوسری دیوار پر جو نظر کی وان علیک لحافظین
لکھا پایا تیسری دیوار پر جو نگاہ کی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ مسطور تھا چوتھے دیوار پر جو نظر پری
یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور لکھا دیکھا جو سر اُٹھایا انہ معکما اسمع واری لکھا پایا چھت پر جو آنکھہ پڑی صورت
یعقوب یا صورت عزیز دیکھی کہ اشارت بھاگنے کو کرتے تھے بعضے کہتے ہیں کہ زلیخا نے اپنے بت پر چادر
ڈال دی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو معبود کہ اندھا بہرا ہے اُس سے تو شرم کرتی ہے پس جو کوئی معبود بینا شنوا

رکھا ہے وہ کیون نہ شرم کرے بعضے کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام کی آواز آئی کہ اسمک مکتوب فی الانبیاء
وانت تعمل عمل السفہاء بعضے کہتے ہین کہ ایک شخص کو دیکھا کہ کہتا ہے اے یوسف اگر تو نے یہہ کام کیا مرتبہ نبوت سے
گر پڑیگا پس یوسف علیہ السلام اس سبب سے بچ گئے کَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اسیطرح کیا ہمنے
تو کہ پھیر دین ہم اُس سے برائی کہ خیانت حرم عزیز مین ہے اور بیحیائی کہ زنا ہے اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ
تحقیق وہ بندون ہمارے خالص کئے گیونسے تھا لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام جو زلیخا سے بھاگے تو ہر در
کو پہنچے وہ در کھل گیا مقفل وہ کو قفل آہن سے تھا زلیخا بھی پس دیکھتے ہی شتاب پکڑنے کو دوڑی بلا اضطراب
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور دوڑے دونون دروازے کو ساتوین دروازے پر زلیخا نے دامن یوسف علیہ السلام کا
پکڑ لیا اور کھینچا یوسف علیہ السلام نکل گئے وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور پھاڑا زلیخا نے کھینچ کر کرتا یوسف ع م کا
پیچھے سے نظم پکڑ جانب پشت سے دامن آہ جو کھینچا گیا پھٹ وہ پیراہن آہ ولے روکنے سے نہ مطلق رکے ادھر
اسنے کھینچا وہ اودھر بھگے غرض در سے باہر ہوے جب نکل زلیخا کھڑی رہ گئی ہاتھ مل تڑپنے لگی بیقراری کے
ساتھ زبان پر تھا جاری یہہ زاری کے ساتھ کہ ہے ہے میرا طائر مدعا میرے دام مین پھنس کے جاتا رہا
وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ اور پایا اُن دونون نے شوہر زلیخا کو کہ عزیز تھا نزدیک دروازے کے عزیز نے یوسف
اور زلیخا کو مضطرب دیکھکر جانا کہ کچھہ ایسی صورت واقع ہوی ہے کہ یہہ دونون پریشان ہین پہلے اس سے کہ وہ
احوال پوچھے زلیخا نے دلیرانہ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا کہا کیا سزا ہے اُس شخص کی کہ ارادہ
کرے ساتھہ تیرے اہل کے بدیکا مراد اُسنے اپنی جان لی اور اِس کلام سے غرض یہہ تھی کہ آپ صاف نکل جاوے
خطا یوسف علیہ السلام پر ٹھہراوے پھر کہنے لگی کہ جو حرم تیرے کا قصد کرے سزا اُسکی کیا ہو اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ مگر یہہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب درد دینے والا یعنے کوڑے لگائے جاوین یوسف ع م نے جو یہہ
بات سُنی قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ کہا اُسنے چاہا تھا مجھکو جان میری سے اور مین نے تن دہی نکی بھاگا
مین عزیز نے کہا ہم کیونکر سچ جانین کوئی اور بھی اِس ماجرے سے خبردار ہے یوسف ع م نے کہا کہ لڑکا چار مہینے کا
جھولے مین تھا وہ شاہد میرا ہے اور وہ زلیخا کے خالہ کا بیٹا تھا عزیز نے کہا چار مہینے کا بچہ کیا بولیگا یوسف ع م نے
فرمایا کہ اللہ میرا قادر ہے گویا کرے نیر اسکے عزیز نے اُس بچے سے پوچھا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا کہ یوسف
صادق ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اور گواہی دی گواہ نے اہل زلیخا سے لکھا ہے کہ وہ پسر عم زلیخا تھا کہ اُسنے
حکمت سے کہا اے عزیز اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ اگر ہے کرتا یوسف کا پھٹا ہوا آگے
سے پس سچی ہے زلیخا اور یوسف ہے جھوٹھون سے کیونکہ یہہ صورت دلیل اسکی ہے کہ زلیخا دفع کرتی تھی یوسف کو کہ کرتا
آگے سے پھٹا ہے وَاِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ اور اگر ہے کرتا اُسکا پھٹا پیچھے سے پس

جھوٹھی ہے زلیخا اور وہ سچون سے ہے کیون کہ یہہ دلالت کرتا ہے کہ یوسف اُس سے بھاگا اور وہ پیچھے دوڑی
اور اپنی طرف اسکو کھینچا کہ پیراہن اُنکا پیچھے سے پھٹا فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ پس جب
دیکھا عزیز نے کرتا یوسف ع کا پھٹا ہوا پیچھے سے منہہ طرف زلیخا کے کر کر غصے سے کہا تحقیق یہہ کام مکر تمہارے سے
ہے یعنے تم عورتون کی سے اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ تحقیق مکر تمہارا بڑا ہے جلد دل مین گذر کرتا ہے اور جی مین اثر
کرتا ہے نظم یہہ سچ ہے کہ آفت ہے مکر زنان خرابی کن عزت مردمان پھر اُس مکر سے کیون نہ دل ہو دو نیم
لکھا ہے کو قرآن مین ہے عظیم پھر عزیز نے یوسف علیہ السلام کیطرف متوجہ ہو کر بطریق اعتذار کہا يُوْسُفُ
اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے یوسف منہہ پھیر لے اس بات سے اور چھپا اسکو نظم زلیخا ہے جھوٹھی تو سچا ہے لیک
تیری اسکے حق مین بھی بس ہے نیک کہ اس راز کو تو نہ فاش کرے اسے تا مقدور اخفا رکھے ہے قول بزرگان
ذی عقل و ہوش کہ باشد بہ از پردہ در پردہ پوش اور زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اور بخشش مانگ اے زلیخا واسطے
گناہ اپنے کے تفسیر زاہدی مین ہے کہ عذر چاہ یوسف سے کہ غریب ہے اور تو نے اسکو آزردہ کیا ہے اِنَّكِ كُنْتِ
مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ تحقیق تو ہی تھی خطاکارون سے یہان تذکیر واسطے تغلیب کے ہے لکھا ہے کہ اگرچہ عزیز نے اسکو چھپایا
لیکن یہہ عشق ایسی بلا ہے کہ کوئی چھپاتا ہے بیت چھپائے سے کوئی چھپتا ہے عشق و مشک آخر آفت چھپاؤ لاکھ
رنگ و بو سے عالم جان جاتا ہے القصہ بیت زلیخا کا جب عشق ظاہر ہوا زبان ملامت کی سب نے وا
وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ اور کہا کتنی بی بیون نے بیچ شہر مصر کے اُس مقام مین کہ جسکو عین الشمس کہتے تھے
اور وہ پانچ تھین عورتین خواصون کی یعنے حاجب اور ساقی اور خباز اور زندان بان اور صاحب دواب کی
اور مضمون کلام یہہ تھا کہ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ عورت عزیز کی زلیخا طلب کرتی ہے غلام اپنے کو
نفس اُسکے سے یعنے چاہتی ہے کہ کام اسکا بر لائے نظم ہوئین طعنہ زن عورتین مصر کی کہ بندے کی اپنے یہہ
بندی ہوئی لیا جسکو مول اُسکو دل دیا بجھا شمع عزت دے یہہ کیا کیا خرید آپ سے اسپہ شیدا ہوئی زلیخا کی
عقل و خرد کیا ہوئی عجب پر عجب اور ہے یہہ سنو کہ خواہان یہہ اور گریزان ہے وہ اسے الفت اور اسکو نفرت ہے وہ
یہہ ہے عزت دختر بادشاہ و یہہ نزدیک جاوے وہ بھاگے ہی دور یہہ کرتی ہے عجز اسکو ہے سو غرور قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا
تحقیق بہت گیا ہے غلاف دل زلیخا کا جہت محبت سے یعنے عشق یوسف کا دلمین اسکے سما گیا ہے اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۰ تحقیق ہم دیکھتی ہین زلیخا کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ باوجود اسکے کہ عزیز سا شوہر رکھتی ہے فریفتہ غلام
زر خریدہ ہوئی ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ پس جب سنا زلیخا نے مکر اُنکا یعنے باتین جھوٹھی اُنکی
بھیجا آدمی طرف انکے اور استدعا کی کہ دعوت مین حاضر ہون لکھا ہے کہ چالیس عورتون کو بلایا وہ پانچون بھی ان
ہی مین تھین جب وے آئین عزت کی انکی وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کین واسطے انکے مسندین یا مہیا کیا واسطے
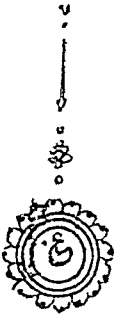
انکے طعام پاکیزہ یا سنوارا مجلس طعام کو کیونکہ حدیث مین ہے کہ وہ تکیہ لگاکر کھاتین تھین پس واسطے انکے نظم
مہیا کی بزم عشرت وہ بس کہ جہر ناز و نعمت تھا ہم نفس کر آراستہ جشن شاہونکی شکل ہر ایک قسم کا سامان
کھا شرب و اکل ترنج اور چھری پھر دی ہر ایک کو کہ کاٹو اسے تا مزیدار ہو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاٰتَتْ کُلَّ
وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا اور دی ہر ایک کو انمین سے چھری تو کہ ترنج تراش کر طعام پر چھڑک کر کھاوین
یا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول کرین اور زلیخا نے ان عورتون سے کہا پھر کہ یوسف کو بلواؤنگی مین جو تم خواہشمند
ہو تو دکھلاؤنگی مین کہا سب نے لو ہمکو تو آرزو یہی ہے کہ دیکھین وہ روئے نکو اسے دیکھکر کھاتین اپنا ترنج
تراشینگی پھر سو خوشی سے ترنج تو زلیخا نے یہہ سنکر نزدیک یوسف کے آئ جامہ مرصع پہنایا اور تاج مکلل سر
پر سجا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ اور کہا نکل یوسف اوپر ان عورتون کے یوسف علیہ السلام نے ابا کی زلیخا نے بہت
مبالغہ کیا یہانتک کہ یوسف علیہ السلام کو باہر جلوہ فرما کیا فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ پس جب دیکھا ان عورتون
نے یوسف علیہ السلام کو بزرگ پایا انکو حسن و جمال مین یکبار آشفتہ دیدار ہو کر بیخود ہو گئین وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ
اور کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے اور کچہ درد معلوم ہوا نظم کہان کا ترنج اور کہان کی چھری رہا تھا کسیکا نہ بس جی
مین جی گئی عقل تو ہاتھ سے یک قلم ہر ایک نے کئے ہاتھ اپنے قلم بجائے ترنج اپنے ہاتھون کو کاٹ کئے خون
سے سارے دامن کے پاٹ تو حقائق سلمی مین ہے کہ حق تعالی ساتھ اس آیت کے مدعیان محبت کو
سرزنش کرتا ہے کہ مخلوق رویت مخلوق مین اس مرتبے کو پہنچے کہ قطع ید کا الم کچہ محسوس نہوا انکو چاہیے
کہ شہود پر تو جمال خالق مین ایسے محو ہو کہ کچہ بلا و عنا سے متالم نہو بیت چاہیے راقت محو ہو انکا دیکھ
کے ایکا ایک ہی چھمکا دھیان ہووے دلکو اصلا رنج و بلائے عالم کا القصہ عورتین مصر کی جو بیخودی سے بیخود
آئین زبان آفرین مین کشادہ کی وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اور کہا پاکی ہے واسطے اللہ کے صفت
عجز سے بیچ پیدا کرنے ایسے محبوب کے نہین ہے یہہ آدمی کہ یہہ حسن اور جمال آدمی نے کہان پایا اِنْ هٰذَآ اِلَّا
مَلَكٌ كَرِيْمٌ نہین یہہ مگر فرشتہ بزرگ یعنی یہہ انسان نہین ہے فرشتہ ہے یا یہہ نور الٰہی سر رشتہ ہے یہہ
صاحب وسیط نے جابر رض سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجھہ پر آئے اور
کہا کہ اللہ نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ای حبیب میرے حسن روئے یوسف کو نور کرسی سے کسوت
دی مین نے اور کسوت حسن روئے تیرے کی نور عرش سے مقرر کی مین نے و ما خلقت خلقا احسن منک یعنے نہین
پیدا کیا مین نے کسی مخلوق کو نیکوتر تجہ سے سچ ہے کہ یوسف کا جمال تھا اور حضرت کا کمال نظارہ جمال یوسفی مین
ہاتھہ کٹے اور ظہور کمال محمدی مین زنار ٹوٹے نظم حسن یوسف پر کٹے گر ہاتھہ راقت کیا عجب بلکہ جانان پر
میرے کٹتے مین لاکھون سے گلے الغرض زلیخا نے جو حیرانی اور آشفتگی عورتونکی دیکھی قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

لُمْتُنَّنِي فِيهِ کہا پس یہی ہے وہ شخص جو ملامت کرتی ہو تم مجھکو بیچ دوستی اسکی کے اب جانا تمنے کہ
حق میری جانب ہے سب نے کہا نظم یہی ہے جو اسپر تیرا دل گیا کہ یہہ دلربا یوسف ہے دلربا جو کھولے یہہ رخ
برقعہ پاک سے تو جہان کے مہ و خور بھی افلاک سے تجھے طعنہ کرتا ہے بس نا سزا کہ تیری نہین اسمین مطلق خطا
سے جو کہ دیکھیگا مرجائیگا سراپا قیامت ہے یہہ دلربا زلیخا نے سنکر کہا مجھکو آہ اسی نے کیا ہے خراب اور
تباہ اسکی ہین الفت مین آوارہ ہون اسکی محبت مین بیچارہ ہون ملامت مجھے ہے اسی کے سبب ہین
رسوائیان اسکے باعث سے سب وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ اور البتہ تحقیق چاہا مین نے اسکو
جان اسکی سے اور طلب کی آرزو اپنی اس سے پس لگا و رکھا اسنے اپنے آپ کو اور مجھ سے نہ کھل کھیلا
کسی نہج سے اسکا للچایا نہ دل برا جان کے مجھ پہ آیا نہ دل وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ
الصَّاغِرِينَ اور اگر نہ کریگا جو کچھ کہتی ہون مین اسکو البتہ قید کیا جاویگا اور البتہ ہوویگا ذلیلون سے کیونکہ نظم
ہوی اب مین عاجز ہون تدبیر سے ہو آخر ہی جاؤنگی تاخیر سے سو مین نے مقرر ہی اب یہہ کیا کہ زندان مین
دون اسکو رہنے کی جا کہ شاید دل سخت نرم اسکا ہو کرے پھر بخود وہ میری آرزو یہہ سن عورتین جو کہ تھین اہل نرم
نصیحت کے جانب ہوئین روبعزم لگین کہنے یوسف کو ای مہ لقا یہائین کسیکو نہین ہے بقا یہہ جو نیک ہے
یادگار زمان برآوردن حاجت بیدلان خدا نے کیا تمکو سلطان حسن دیا سب تجھے جو ہے سامان حسن زلیخا تیرے
عشق مین ہے خراب اسے گرمی وصل سے کامیاب تری ہی ہے یہہ اسپہ کچھ ترس کھا نہ بے ترس ہو اسقدر
دلربا نیاز اسکا دیکھ اسقدر کر نہ ناز تکبر نہین خوب اے سرفراز کہین عاجز انتقام اسکا لے یہ تنگ آ کے وہ تجھکو
ایذا نہ دے بٹھاوے نہ زندان مین تجھکو وہ کہ ہے سخت جا بد ای نیکخو تو لینے پہ اور اسپہ تک رحم کر نہ اسکو رلا
اور نہ ہو نوحہ گر نہ غم مین اسے تو گرفتار کر نہ قید اختیار آپ ای یار کر اگر تیرا اسیر کسطرح سے ہین دل تو مل ہمسے
سو فرح سے کہ ہر ایک ہم مین سے ہے شاہ حسن تو ہے مہر حسن اور ہم ماہ حسن یوسف علیہ السلام نے جب ان
عورتونکی باتین سنین کہ فقط زلیخا ہی کیطرف سے نہین سمجھاتی تھین بلکہ اپنی ہی طرف بھی رغبت دلاتی تھین تنگ
آکر قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ کہا ای پروردگار میرے قید دوست ہے طرف میرے اس چیز سے
کہ بکارتی ہین یہہ عورتین مجھکو طرف اسکے نظم مجھے انکی صحبت سے زندان ہے خوش مقید اگر تن ہے تو جان ہے خوش
ولے روئے نامحرمان پر نظر نہ میری پڑے ای مرے دادگر وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ
اور اگر نہ پھیریگا مجھ سے مکر اور فریب انکا اور مجھکو نہ بچاویگا جھک جاؤنگا طرف انکے اور ہو جاؤنگا جاہلون سے ساتھ کرنے
اسکام کے جو نکیا چاہیے فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ پس اجابت کی واسطے دعا اسکی کے پروردگار اسکے نے نظم جو یوسف نے
زندانکی کی التجا قبول انکی حق نے کئی وہ دعا اگرچہ تھے اس سے محضر رہا تو بے قید چھٹے بفضل خدا فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ

پس پھیر دیا اس سے مکر ان عورتونکا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ سننے والا ہے دعا اسکی جو اسکی طرف التجا
اکثر تا ہے جاننے والا ہے حال اسکا جو عجز سے گریز کرتا ہے نقل ہے کہ جب وہ عورتیں حضرت یوسف سے
ناامید ہوئیں زلیخا سے کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ دو تین برس اسکو قید میں ڈال کہ شاید وہاں کی تکلیف دیکھکر تسلیم
تیرے حکم فرمان پر رکھے زلیخا نے یہہ بات قبول کی اور عزیز کے پاس جاکر کہا بیت ہوئی ہیں تو بدنام اس شہر میں
تو اس شہر میں بلکہ کل دہر میں قصہ ہوا ایک عالم میں شہرا ہے یہہ کہ یوسف پہ موجان سے شیدا ہے یہہ
کرے اسکی تدبیر جو بہتر ہے تو ہے دفع اس تشہیر اس طور سے کہ زندان میں اسکو کر دیں اسیر سمجھ جائیں تا سب صغیر
و کبیر کہ یوسف کو عشق اسکو مطلق نہیں سخن محض بہتان ہے یہہ حق نہیں اگر عشق کا کچھ بھی ہوتا اثر بھاگتا یہہ
معشوق کو قید کر تو عزیز کو یہہ بات پسند آئی اور حکم کیا کہ زندان کو لیجاؤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ
حَتَّىٰ حِينٍ پھر ظاہر ہوا واسطے انکے اور دیر میں آیا سمجھ لیکے کہ دیکھیں انہوں نے نشانیاں عصمت اور پاکیزگی
یوسف کی مانند گواہی کودک اور چاک پیراہن اور قطع ایدی یعنے باوجود مشاہدہ ان دلائل کے رائے میں انکے یہی
بہتر آئی کہ واسطے صلاح کے البتہ قید کریں یوسف کو ایک مدت تک پس یوسف ع کو زندان میں لائے زندان انکے سرو قامت
اور گلعذار سے گلستان بنا اور قیدی خندان ہوگئے بیت جو زندان میں تھے پا بزنجیر لوگ ہوا انکے مقدم سے دور انکا
سوگ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ اور داخل ہوئے ساتھ یوسف علیہ السلام کے بیچ قید کے دو جوان ایک انکا
ساقی تھا اور ایک طباخ پادشاہ کو گمان ہوا کہ یہہ مجھکو زہر دیتے ہیں سو ان دونوکو بھی اپنی قید کیا یوسف ع زندانیوں کے
احوال قیدیونکا پوچھا کرتے تھے اور انکے خوابونکی تعبیر فرمایا کرتے تھے ان دونوں نے خواب دیکھا یا فقط ساقی نے
دیکھا یا نہ ساقی نے نہ طباخ نے دیکھا یوسف ع سے بن خواب دیکھے آزمایش کی قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا
کہا ایک نے ان دونوں میں سے یعنے ساقی نے تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں خواب میں کہ ایک باغ ہے وہاں
درخت تاک کا ہے تین خوشہ انگور کے پختہ لٹکتے ہیں اور پیالہ بادشاہ کا میرے ہاتھ میں ہے نچوڑ رہا ہوں میں
انگور کو تسمیہ انگور کا ساتھ شراب کے باعتبار مآل کے ہے وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ
اور کہا دوسرے نے یعنے طباخ نے تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ مطبخ بادشاہی میں اٹھا رہا ہوں اوپر سر اپنے کے
روٹیاں کہ کھاتے ہیں جانور اسمیں سے اور اٹھا لیجاتے ہیں نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ خبر دے ہمکو ساتھ تعبیر اسکی کے یعنے
ان دونوں خوابونکی تعبیر بتا إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھکو احسان کرنیوالوں سے ساتھ قیدیوں کے
پس ہمپر بھی احسان کر تعبیر اس خواب کی بتا یوسف ع نے چاہا کہ تعبیر جواب کی جلد کہوں کیونکہ ایک کی تعبیر میں مصیبت
متوجہ تھی جواب انکے سے اعراض کر کر قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا کہا
یوسف علیہ السلام نے نہ آویگا تمھارے پاس کھانا کہ دئے جاؤ گے تم وہ مگر میں خبر دونگا تمکو ساتھ تاویل اسکی کے یعنے

بتا دونگا رنگ اور مزہ اسکا پہلے اس سے کہ آوے تمہارے پاس یعنے غیب کی خبر تمکو دونگا انھون نے کہا
نجومیون اور کاہنون سے ایسی باتین ہمنے سنے ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ معجزہ میرا ہی نہ ستارہ
شناسی اور کہانت ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ یہہ اس چیز سے ہی کہ سکھائی ہی مجھکو پروردگار میرے نے
ساتھ الہام اور وحی کے اسواسطے کہ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ تحقیق مین نے
چھوڑ دیا ہی دین اس قوم کا کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور وہ ساتھ گھر آخرت کے وہی کافر ہین تکرار
ضمیر کا واسطے تاکید کفر انکے ہی ساتھ آخرت کے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اور
پیروی کی مین نے دین باپون اپنے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ نہین
روا واسطے ہمارے یہہ کہ شریک لاوین ساتھ اللہ کے کوئی چیز بلکہ اسیکی عبادت کرتے ہین ہم ساتھ یکتائی
کے ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ یہہ توحید فضل اللہ کے سے اوپر ہمارے
کہ ساتھ وحی کے آگاہی دی اور اوپر سب لوگون کے کہ انبیاؤن کو انکی ہدایت کے واسطے بھیجا اور لیکن اکثر لوگ
کہ پیغمبر انکے پاس آئے نہین شکر کرتے اس فضل اور بخشش کا یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ای دو یار زندان کے کیا خاوند پراگندہ کہ تم رکھتے ہو سونیکے چاندی کے لوہے کی لکڑی کے
پتھر کے یا اعلی اور اوسط اور ادنی بہتر ہی یا اللہ بہتر ہی اکیلا ذات اور صفات مین غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہین عبادت کرتے تم
سوا خدا کے مگر نامون کی یعنے کتنے چیزونکی باعتبار نامون کے کہ بے دلیل نام رکھہ لیا ہی تمنے انکا اور باپون
تمہارے نے نہین اتاری اللہ نے واسطے عبادت انکے کوئی دلیل نہ دلالت کرے اوپر تحقق ذاتون انکی
کے پس تم نہین پوجتے مگر اسماء بے مسمی کو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم ساتھ عبادت کے مگر واسطے اللہ کے کہ مستحق
عبادتکا وہی ہی اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ حکم کیا ہی خلق کو پیغمبرونکی زبانی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اسیکو
ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ یہہ ہی دین سیدھا قائم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے راہ
سیدھی کو جنگلون مین جہالت کے بھٹکتے پھرتے ہین یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ای دو یار قیدخانے
کے جو ہی ایک تم مین کا کہ ساقی پادشاہی تین دن بعد قید سے چھوٹتے گا پس پلاویگا خاوند اپنے کو شراب جیسی
پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ اور جو ہی دوسرا کہ طباخ ہی پس سولی دیا جاویگا اور مدت
تک وہین چھوڑ دینگے تو کہ مضمحل ہو جاویگا پس کھاوینگے مرغان شکاری مغز سر اسکے سے یہہ تعبیرین سنکر ایک نے
ان دونون مین سے کہا ہمنے جھوٹھ کہا ہی کچھ خواب نہین دیکھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ
تَسْتَفْتِیٰنِ مقرر کیا گیا وہ کام جسکے تم بیچ اسکے طلب تاویل کی کرتے اب جو مین نے کہا اسکے خلاف نہوگا وفا

لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْھُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے اُس شخص کے کہ گمان کیا تھا
کہ وہ نجات پاویگا اُن دونوں میں سے یعنے ساقی کہ کہا یاد کیجو مجھکو نزدیک خاوند اپنے کے یعنے احوال میرے بے
گناہی کا عرض کیجو اپنے پادشاہ سے نظم یہہ کہنا کہ زندان میں ہے یک غریب صداے سلطان کے ہے بے نصیب
وہ بیجرم محبوس ہے اُسیر شاہ تفضل سے فرمائیں ایکدم نگاہ لکھا ہے کہ تیسرے دن جو یوسف علیہ السلام نے
فرمایا تھا وہی ہوا کہ بادشاہ نے طباخ کو کہ خیانت اُسکی ثابت ہوئی سولی پر کھینچا اور ساقی کو کہ امانت اُسکی دریافت
ہوئی وہی منصب پہلا عنایت کیا لیکن جب وہ قرب سلطانی میں پہنچا سرمست بادہ دولت ہوا عرصہ گیا بھول
یوسف کی بات اپنا خواب فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ پس بھلا دیا اُسکو شیطان نے
یاد کرنا یوسف ع کا نزدیک مربی اپنے کے پس رہے یوسف علیہ السلام بیچ قید کے کئی برس سمجھ لیجئے کہ بضع عدد
مبہم میں درمیان تین سے تو تک کے کہتے ہیں کہ سات برس واقعہ کے زندان میں رہے اور مشہور یہہ ہے کہ اول
سے آخر تک بارہ برس زندان میں رہے ہیں معالم التنزیل میں ہے حسن بصری رض سے منقول کہ ایکدن جبرئیل ع
زندان میں آئے یوسف علیہ السلام نے انکو پہچانکر کہا کہ یا اخا المرسلین کیا ہے کہ دیکھتا ہوں میں تمکو منزل میں گنہگاروں
کے جبرئیل نے کہا یا طاہر الطاہرین حضرت رب العالمین نے تمکو سلام بھیجا ہے اور فرماتا ہے کہ شرم نہیں کھاتا تو
کہ آدمی کو سبب خلاصی کا اپنے جانتا ہے اور اُس سے سفارش چاہتا ہے قسم ہے عزت اور جلال اپنے کی کہ کئی
برس تجھکو قید میں رکھونگا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس حالت میں مجھ سے راضی ہے یا نہیں جبرئیل نے کہا
ہاں خوش ہے یوسف علیہ السلام نے کہا بیت خوش ہے وہ دوست تو ماتم کیا ہے قید خانے میں مجھے غم کیا ہے
پھر جو مدت محنت کی پوری ہوئی یوسف علیہ السلام نے جناب الہی میں عرض احوال کیا ظہور اجابت اُسیدم ہوا
کہ پادشاہ نے خواب مہیب دیکھا صبح کو حکما اور نجما کو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
اور کہا ملک ریان نے تحقیق خواب میں دیکھتا ہوں سات بیل موٹے کھا جاتے ہیں انکو سات بیل دُبلے اور
انکا پیٹ پھولتا نہیں وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ اور دیکھتا ہوں سات خوشے سبز تر و تازہ دانے
بھرے ہوئے اور سات دوسرے خشک کئے ہوئے پس یہہ خوشے خشک اُن خوشوں سبز پر لپٹ گئے اور خاک
تلے گرکر چھپا دیا یٰۤاَیُّھَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ اے سردارو اور معبرو فتوی دو یعنے جواب
دو مجھکو بیچ تعبیر خواب میرے کے عقل سے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ کہا اُنھوں نے یہہ
پریشان خواب ہے وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ اور نہیں ہم ساتھ تعبیر اُن خوابوں کے جاننے والے کیونکہ ہم سچے
خوابوں کی تعبیر جانتے ہیں اور یہہ کچھ جھوٹھی سی ہے پادشاہ اُنکے جواب سے نہی ہوا اور فکر میں ڈوبا کہ یہہ مشکل
کس سے کھلے ساقی نے جو بادشاہ کو متفکر دیکھا یوسف علیہ السلام کا حال یاد آیا کہا وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَادَّکَرَ

بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور کہا اس شخص نے کہ نجات پائی تھی ان دونوں میں سے اور یاد
کیا کہا یوسف علیہ السلام کا کہ اذکرنی عند ربک تھا بعد مدت کے میں خبر دونگا تمکو ساتھ تعبیر اسکے کے پس
بھیجو مجھکو زندان میں کہ وہاں ایک شخص ہے وہ بڑا کامل ہے علم تعبیر میں بادشاہ نے خوش ہوکر کہا کہ جا
جلد خیر لا ساقی سوار ہوکر زندان میں آیا اور کہا يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ اے یوسف اے بڑے سچے جواب دے ہمکو بیچ سات بیل
موٹوں کے کہ کھاتے ہیں انکو سات بیل دبلے اور سات خوشے سبز اور سات خشک کے سب حکما حیران ہیں
تو اس خواب کی تعبیر بتا لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ تو کہ پھر جاؤں میں طرف لوگوں یعنے بادشاہ اور
مصاحبوں اسکے کے شاید کہ وہ برکت تیری سے تعبیر اس خواب کی جانیں یا شرف اور فضل تیرا معلوم کریں
قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا کہا یوسف علیہ السلام نے کھیتی کروگے تم سات برس محنت سے
بیل موٹے اشارت اسی سے ہے فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ پس جو کچھ کاٹو تم
غلوں سے پس چھوڑ دو تم اسکو بیچ خوشوں اسکے کے مگر تھوڑا اس میں سے جو کھاؤ تم یعنے سب اناج بالوں میں
رہنے دو کہ خراب ہو کھانے کے قدر صاف کرو تم ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر آوینگے پیچھے ان برسوں کے سات برس سخت بیل دبلے عبارت اسی سے ہے کھا
جاوینگے جو کچھ پہلے رکھا تھا تمنے ذخیرہ واسطے ان برسوں کے مگر تھوڑا سا جو بچا رکھو تم واسطے بیج کھیتوں کے
ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ پھر آویگا پیچھے ان برسوں قحط کے ایک برس
اسکے مینہ برسائے جاوینگے لوگ یا فریاد کو پہنچائے جاوینگے لوگ اور بیچ اس برس کے نچوڑینگے نچوڑنے کی چیزیں
جیسے انگور اور تل اور زیت اور یہہ کنایہ کثرت میوجات سے ہے یا اشارہ دودھ دوہنے سے ہے پستان گاؤ اور
گوسفند کے سے اور یہہ عبارت فراخی سال سے ہے اور جب حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر فرمادی ساقی نے
حضور ملک میں آکر سنادی بادشاہ کو بہت پسند آئی یوسف علیہ السلام کو بلوایا کہ انکی زبان سے میں خود سنوں
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ اور کہا بادشاہ نے کہ لے آؤ میرے پاس اسکو فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ
فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ پس جب آیا اسکے پاس ایلچی کہا یوسف نے پھر جا طرف خاوند اپنے کے
پس پوچھ اس سے یعنے اس سے عرض کر کہ وہ پوچھے اور کھوج کرے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے کہ
مجلس زلیخا میں کاٹے تھے ہاتھ اپنے اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھ مکر اور فریب انکے کے دانا
ہے یوسف عم نے چاہا کہ بیگناہی انکی بادشاہ پر ظاہر ہو جاوے یہہ بات بادشاہ کو کہلا بھیجی جب ایلچی آیا اور پیغام
یوسف عم کا بادشاہ کو سنایا بادشاہ نے فرمایا کہ ان عورتوں کو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ سب حاضر ہوئیں پھر واسطے تحقیق

کرنے اس امر کے قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ کہا بادشاہ نے کیا حال تھا تمہارا جس وقت طلب کیا تم نے یوسف
کو جان اسکی سے یعنے اس سے مراد دلی چاہی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ کہا ان عورتوں نے پاکی
ہے واسطے اللہ کے نہیں جانتی ہم اوپر یوسف کے کچھ برائی نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ اب سوا سچ
کام نہیں آتا اسنے بھی بے گناہی یوسف پر اقرار کیا قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عورت عزیز کی نے
یعنے زلیخا نے اب کھل گیا حق اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ میں نے طلب کیا تھا یوسف کو
جان اسکی سے اور آرزو اسکے وصل کی کی تھی اور تحقیق وہ البتہ سچوں سے ہے نظم گنہ لینے جانب بتانے
لگی صدا حصحص الحق کی آنے لگی لگی کہنے یوسف تو ہے بیگناہ میں ہوں اسکی الفت میں گم کردہ راہ طلب
وصل پہلے کیا میں نے تھا تمانا جو پھر اسنے میرا کہا تو زنداں میں بٹھایا اُسے میرے غم نے غم میں پھنسایا اُسے
جو جانا کہ اس سے کریں پادشاہ سزاوار ہے اسکے وہ رشک ماہ ہوا سنکے خوش پادشہ یہہ کلام کہا لاؤ
اسکو باعزاز تمام وہ لائق ہے بستان کے سرو جمال نہ زندان قابل یہہ خوش خصال غرض بادشاہ نے یوسف
علیہ السلام کو فرمایا کہ غرض میری سزا دلوانی نہیں ہے ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ یہہ تحقیقات اسواسطے کی میں نے تو کہ جانے عزیز یہہ کہ میں نے نہیں خیانت کی اسکی غائبانہ
اور تحقیق اللہ نہیں مطلب کو پہنچاتا مکر کو خیانت کرنیوالوں کے پس یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ آگاہ کروں اسبات پر
کہ یہہ میں نے اپنی طہارت جتانیکے واسطے یا ساتھ اپنے عمل کے تکبر لانیکے واسطے نہیں کہا بلکہ شکر کیا ہے میں نے اوپر نعمت
اس عصمت کے اور اوپر توفیق الٰہی کے بیچ ترک معصیت کے بیت نفس غدار سے کیا کار برآوے رافت
کرنہ حامی مدد حضرت ربانی ہو اسواسطے یہہ تقریر کی کہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اور نہیں پاک کرتا میں نفس اپنے کو یعنے
نہیں کہتا میں کہ نفس میرا خواہش اور آرزو دل سے بیزار ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ
تحقیق نفس حکم کرنیوالا ہے ساتھ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا نظم نفس جو امارہ بالسوء ہے حکم کرتا ہے بدی کا
نہ بدی معصیت سے بچنا پھر مشکل ہے کال مان مگر ہو رحمت پروردگار اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا
ہے اس قصے کا جو فعل میں نہ آوے مہربان ہے ساتھ عصمت کے حمایت فرماوے لکھا ہے کہ بادشاہ سے جو باتیں یوسف
کی پھر گئیں اور زیادہ تر مشتاق دیدار کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ یوسف
کو میرے پاس تاکہ چھوڑ دوں میں اسکے واسطے اپنے اور تمام کام اپنے سپرد کروں اسکے تفسیر میں ہے کہ بادشاہ نے ستر جوڑا زرین
کو ستر مرکب آراستہ کرکر اور تاج اور خلعت شاہانہ دیکر زندان کو بھیجا بڑی اہتمام سے یوسف علیہ السلام کو بلوایا اور آپ
استقبال کو آیا اور بغلگیر ہو کر لیجا کر پاس اپنے تخت پر بٹھایا بیت بٹھایا قرین اپنے بالائے تخت عجب شاہ
نے واہ کچھ پائی بخت فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ پس جب باتیں کیں بادشاہ نے حضرت
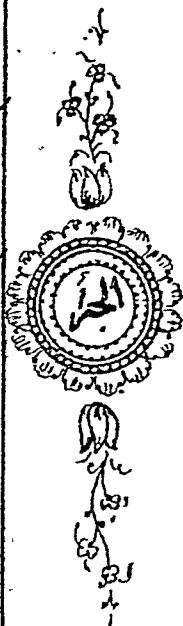
یوسف سے اور تعبیر خواب کی پوچھی اور جواب دلپذیر سنا کہا تحقیق تو ائی یوسف آج نزدیک ہمارے مرتبے والا
امانت والا ہی جو منصب چاہے مانگ اور جو آرزو ہو کہہ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ کہا یوسف
علیہ السلام نے مقرر کر مجھکو اوپر خزانوں زمین مصر کے یعنے میرے سپرد کر حاصل ولایت مصر کا نقد اور جنس سب
إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ تحقیق میں نگہبانی کرنیوالا ہوں کچھ چیز ضایع نکرونگا خوب جاننیوالا ہوں کام ملک کے جو بہتر ہوگا
وہی کرونگا یا نگاہ رکھنے والا حساب کا ہوں میں اور دانا لغتوں کا جو کوئی کہے گا سمجھ جاؤنگا لکھا ہی کہ یوسف علیہ
السلام بہتر زبان جانتے تھے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہی اسکی کہ مدح اپنی وقت حاجت کے روا ہی اور مذمت
نفس اپنے کی اسوقت خطا ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی انا سید ولد ادم ولا فخر اور
فرمایا ہی کنت نبیا وادم بین الماء والطین اور اسیطرح عالم اگر اپنے علم کی برائی کرے اس نیت سے کہ لوگ آکر پڑھیں اور فائدہ
لیں درست ہی اور یہہ بھی اسی آیت سے نکلتا ہی کہ جو کوئی امانت دیانت رکھتا ہو اور استعداد اسکو کسی کام کا ہو
وہ پادشاہ سے طلب کرے اور وہ کام نا اہل کے واسطے نچھوڑے کیونکہ یوسف علیہ السلام نے مانگا ہی کہہ
اجعلنی علی خزائن الارض اور اپنی تعریف کی ہی کہ انی حفیظ علیم ہ لکھا ہی کہ بعد ایک برس کے پادشاہ نے منصب
محافظت خزائن کا یوسف علیہ السلام کو دیا اور تخت زرین پر بٹھایا یا مرصع بانواع جواہر تھا اور تاج مکلل سر پر دھرا
اور اختیار تمام مملکت کا سونپا حدیث میں ہی کہ اگر یوسف علیہ السلام یہہ منصب نمانگتے اسیوقت ہوتا لیکن
مانگنے سے ایک سال کا وقفہ ہوا اور عزیز کا منصب بھی پادشاہ نے انکو سپرد کیا بعد تھوڑی مدت کے عزیز مر گیا
نظم ہوے جب یہہ مختار با صد تمیز تو اس رشک کا داغ کھا کر عزیز ملا تختہ خاک سے تلملا یہہ بیٹھے بہ تخت اور وہ خاک
سے اٹھا وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ اور جسطرح پادشاہ کو مہربان کیا ایسی ہی جگہہ دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے یعنے
حاکم کیا يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ جگہہ پکڑتا تھا اس میں سے جہاں چاہتا تھا لکھا ہی کہ وہ زمین ہر طرف سے
چالیس فرسخ تھی نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ پہنچا دیتے ہیں ہم رحمت اور نعمت اپنی دین
اور دنیا کی جسکو چاہیں اور نہیں ضایع کرتے ہم ثواب احسان کرنیوالوں کا وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہی واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے فوائد حسن
سے جیسے یوسف علیہ السلام کہ بسبب تقوی کے قید خانہ سے مرتبہ جاہ کو پہنچے اور تمام ملک پر مصر کے حاکم ہوے
نظم کیا حکم پھر مصر کے ملک میں کہ سب اشتغال زراعت کریں ہو گئے عالی انبار خانے بنا برس سات تک جمع غلہ کیا
کسیکو نہ کرنے دیتے خوشہ سے صاف مگر آپ دیتے تھے وزر کاف فراخی کے گذرے جو وہ سات سال تو تنگی پھر آئی پڑا سخت کال
ہوئے مردم مصر حاضر تمام بدرگاہ یوسف علیہ السلام وبا سال اول تو غلہ انہیں عوض نقد اموال کے بیچ میں دوم سال زیور لیا
بس تمام سیوم سال لیں سب کنیز و غلام مواشی لیئے انکے چوتھے برس لیئے سال پنجم عقار انکے بس ششم سال فرزند انکے لیئے

برس ساتوین خود وہ بندے ہوئے کیا شہ نے اظہار پھر سب یہ حال کہا شہ نے تیرا ہے سب ملک و مال عجب قدرت
حق کے رافت مین کھیل مجنون یہ فضل اسکا ہے ریل پیل ذرا سوچ تو اسمین نکتہ ہے کیا کہ سب مصر کو انکا بردہ کیا
بکے تھے جو یوسف وہان مصر مین تو مردم سبک دیکھتے تھے انھین خدا نے کیا سب کو انکا غلام نبی پر ہمارے اور تمام
سلام سمجھ لیجئے کہ بعد مرنے عزیز کے عشق یوسف علیہ السلام مین زلیخا کا مال اسباب لٹانا اور مکانات شہر چھوڑکر
جنگل مین جھونپڑی بنانا اور نہ پینا نہ کھانا دن رات رونا اور آنکھونکا کھونا پھر دعائے یوسف علیہ السلام سے جوان
ہوکر ہم آغوش مقصود ہونا اور یوسف علیہ السلام کے عقد نکاح مین آنا اور دو بیٹونکا تولد پانا تا آخر وفات تمام قصہ
مفصل مثنوی مین کہ مسمی بموج عشق ہے لکھا گیا ہے چنانچہ اسکے اشعار یہان بھی جابجا مسطور ہوے ہین لہذا عنان
کمیت قلم اس میدان بیان سے معطوف کرکر یعنے تحریر اس تمام قصے کی بجہت طوالت کے خصوص عدم منصوص کے
موقوف کرکر مقصد اصلی کہ صاف صاف ترجمہ قرآن اور بالازم یہان ہی بیان ہوتا ہے کہ جب اثر قحط کا زمین
کنعان مین پہنچا اولاد یعقوب علیہ السلام پر تنگی رزق کی ہوئی باپ سے عرض کیا کہ مصر مین پادشاہ ہے تمام قحط
مارون کی وہ پرورش کرتا ہے فرماؤ تو وہان جاکر ہم بھی طعام گرسنگان کنعان کے واسطے لاوین یعقوب علیہ
السلام نے اجازت دی اور بنیامین کو اپنی خدمت مین رکھا اور دسون بیٹون کو مع پونجی اور شتر دیکر رخصت کیا اور ایک اونٹ
پونجی سمیت بنیامین کے حصے کا بھی ہمراہ کر دیا وہ رخصت ہوکر مصر کو چلے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ
وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ اور آئے بھائی یوسف کے کنعان سے ملازمت یوسف علیہ السلام مین پس داخل ہوئے اوپر انکے اور
آداب خدمت بجا لائے پس پہچانا یوسف علیہ السلام نے انکو اول نظر مین اور وہ واسطے یوسف علیہ السلام کے ناشناس
تھے کیونکہ بہت مدت گذری تھی بقول اصح چالیس برس کے بعد ملے تھے یوسف علیہ السلام چلون کے اندر بیٹھے تھے
اسواسطے انکو نہ پہچانا پھر یوسف علیہ السلام نے انسے پوچھا کہ تم کون ہو جاسوس سے معلوم ہوتے ہو انھون نے کہا
معاذ اللہ ہم سب بیٹے یعقوب نبی اللہ کے ہین کہا تمھارے باپ کے کتنے بیٹے ہین کہا بارہ تھے ایک کو صغر سن
مین بھیڑیا کھا گیا اور ایک باپ کی خدمت مین ہے اور ہم دس آپ کی ملازمت مین حاضر ہوئے ہین یوسف علیہ السلام
نے فرمایا کہ یہان کوئی ایسا ہے کہ تمھین پہچانے انھون نے کہا نہین لوگ مصر کے ہمکو نہین جانتے یوسف علیہ السلام نے فرمایا
کہ تم مین سے ایک یہان رہے اور تم جاؤ اور اس بھائی کو بھی ساتھ لے آؤ تاکہ احوال تمھارا محقق ہو جاوے انھون نے قرعہ
ڈالا بنام شمعون پڑا پس وہ ٹھہرا ہوا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے قیمت لو اور گندم دو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ
اور جب تیار کیا یوسف علیہ السلام نے واسطے انکے سامان انکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ گندم کا بھر دیا
انھون نے کہا کہ ایک اونٹ بھی ہے ہمارے بھائی کا جو باپ کی خدمت مین رہ گیا ہے وہ بھی بھر دو یوسف
علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم آدمیون کے شمار سے دیتے ہین نہ اونٹون کے انھون نے بہت مبالغہ کیا قَالَ

ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ لے آؤ میرے پاس بھائی اپنا جو باپ تمھارے سے ہی سکا اور
ماں سے سوتیلا أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ کیا نہیں دیکھتے تم کہ میں پورا دیتا ہوں ماپ
اور حق کسیکا نہیں رکھتا اور میں بہتر مہمانی کرنیوالا ہوں بیت بخل اور خست کی باتیں مطلقاً مجھمیں نہیں نہ
کرتا ہوں احسان مہمان ہوں میں خیر المنزلین فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ پس اگر
نہ لاؤگے تم اسکو میرے پاس پس نہیں ناپ یعنے طعام واسطے تمھارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے اور نہ ولایت
میں میرے قدم دھریو قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ کہا انھوں نے شتاب طلب کریں ہم اسکو
باپ اسکے سے اور کوشش کرینگے ہم اسمیں الغرض ہم البتہ کرنیوالے ہیں اس چیز کو کہ کہتے ہیں وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا
بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے جوانوں اپنے کے یعنے خدمتگاروں اپنے کے
جنکے سپرد غلے کا ناپ تھا رکھ دو پونجی انکی بیچ تھیلیوں انکے کے جو قیمت گندم میں لی ہے لکھا ہے کہ وہ چمڑا اور جلد
پاپوش میں تھیں انکو بامانت دار جانکر رکھوا دیں کہ اپنے مکان پر جاکر جو دیکھینگے تو پھیر دینیکو آوینگے اسیواسطے کہا نہ
لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ شاید کہ وہ پہچانیں پونجی اپنی کو جب پھر جاویں طرف لوگوں
اپنے کے اور اونٹوں پر سے تھیلے کھولیں شاید کہ وہ پھر آویں اور میرے بھائی کو لاویں فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ
قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ پس جب پھر آئے بیٹے یعقوب علیہ السلام
کے طرف باپ اپنے کے کہا انھوں نے ای باپ ہمارے منع کیا ہمسے ناپ گندم کا یعنے پادشاہ مصر نے
حکم کیا کہ بنیامین کو لاؤ تا کہ حصہ اسکا پاؤ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو تا ناپ کو لاویں اپنے واسطے
اور اسکے واسطے غلہ اور تحقیق ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہیں آفات سے قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ
عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ کہا یعقوب علیہ السلام نے ای فرزندو کیا میں امانت دار جانتا ہوں تمکو اوپر بنیامین کے مگر
جیسا امانت دار جانتا تھا تمکو اوپر بھائی اسکے کے پہلے اس سے کہ کہا تھا تمنے انا لہ لحافظون اور میں تمھاری
محافظت پر بھروسا نہیں رکھتا فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا پس اللہ بہتر ہے درانحالیکہ حفاظت کرنے والا ہے یہ قرات
حفص کی ہے حفظا بھی اوروں کی قرات ہے یعنے اللہ بہتر ہے از روئے حفاظت کے وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہے سب رحم کرنیوالوں سے شاید کہ ساتھ محافظت اسکی کے مجھ پر رحم کرے اور غم
دو فرزندوں کا نہ دکھاوے وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ اور جب کھولا انھوں نے اسباب
اپنا پائی پونجی اپنی جو بادشاہ کو دی تھی بیچ تھیلیوں اپنے کے کہ حکم یوسف علیہ السلام سے پھیرے گئے تھے
طرف انکے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي کہا انھوں نے ای باپ ہمارے کیا چیز چاہیں ہم احسان اسکے سے
ورا اسکے کہ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا یہ ہے پونجی ہماری کہ ہمنے دیکر غلہ خریدا تھا پھیری گئی طرف

بیاہے پس اس عطا اور بخشش پر پھیر جاوینگے ہم خدمت بادشاہ میں وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ
كَيْلَ بَعِيرٍ اور اناج لاوینگے ہم واسطے لوگوں اپنے کے اور محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی جانے آنے میں
اور زیادہ لاوینگے ہم ناپ ایک اونٹ کا حصہ بھائی کا ذٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ یہ ناپ ہے آسان اور اندک
بادشاہ ہمیں دینے میں دریغ نکریگا قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا یعقوب
علیہ السلام نے ہرگز نہ بھیجونگا میں بنیامین کو ساتھ تمھارے یہانتک کہ دو تم مجھکو عہد موکد ساتھ ذکر خدا
تعالیٰ میں ہے کہ فرمایا یہانتک کہ قسم کھاؤ مرتبہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین کی
لَتَأْتُنَّنِي بِهٖ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ کہ البتہ لے آؤ تم میرے پاس اسکو مگر یہہ کہ گرولیا جاوے عذاب
ساتھ تمھارے اور تم سب ہلاک ہوجاؤ انھوں نے قبول کیا اور قسم کھائی مرتبہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی کہ بنیامین کے حق میں برائی نکرینگے فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ پس
جب دیا انھوں نے باپ کو عہد اپنا کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے
ہیں ہم عہد اور پیمان سے کارساز اور نگہبان اور گواہ اور آگاہ ہے وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوْا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے شفقت سے اے بیٹو میرے مت داخل
ہوجیو شہر مصر میں دروازے ایک سے اور داخل ہوجیو دروازے متفرق سے کیونکہ تمھارا
جمال اور شان اور شوکت دیکھکر کسی کی نظر نہ لگ جاوے اور اس شہر کے چار دروازے تھے سمجھ
لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام نے اول مہربانی ظاہر کی اور آخر عجز بندگی آشکار کیا کہا وَمَآ أُغْنِيْ
عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اور نہیں دفع کرتا میں تم سے ساتھ نصیحت مذکورہ کے قضائے الٰہی سے
کچھ چیز مت دفع نہیں ہوتی خدا سے قدر مذکور باعث کیوں ہے قدر سے حذر مت إِنِ الْحُكْمُ
إِلَّا لِلّٰهِ نہیں ہے حکم مگر واسطے اللہ کے بیچ ہر چیز کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اور اوپر اسیکے پس چاہیے کہ توکل کریں
توکل کرنے والے نہ اوپر غیر اسکے کہ حاجتوں کا بر آنا اور بلاؤں کا ٹل جانا توکل کا پھل پاتا ہے مست
باغ بستان میں جو گل ہے منہ ثمرہ دار توکل ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ
حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوْهُمْ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے اسی طرح سے کہ
حکم کیا تھا انکو باپ انکے نے کہ دروازوں متفرق سے جاؤ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہ تھا کہ دفع
کرے انسے تدبیر یعقوب علیہ السلام کی قضاء منزل سے کہ انکے حق میں واقع تھی کچھ چیز بلکہ تہمت چوری کی
بنیامین پر لگی اور بھائی اندوہگین ہوئے اور مصیبت یعقوب علیہ السلام پر دوگنی ہوئی پس کچھ فائدہ مند
نہوئی تدبیر یعقوب علیہ السلام کی إِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا مگر ایک خطرہ تھا بیچ دل

یعقوب سے کی یعنی شفقت اوپر اولاد کے تھی کہ اسوقت کر ڈالا اسکو اور وصیت ساتھ اسکے کر دی وَاِنَّهٗ
لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور تحقیق یعقوب علیہ السلام صاحب علم تھا واسطے اس چیز کے
کہ سکھائی تھی ہمنے اسکو وحی سے اور اسی سبب اسنے کہا تھا وما اغنی عنکم اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے
اسرار قضا و قدر کو یا نہین سمجھتے کہ تدبیر اوپر تقدیر کے غلبہ نہین کر سکتی بیت تدبیر سے کیا حاصل تقدیر
پہ رداے دل تقدیر پہ رہ اے دل تدبیر سے کیا حاصل وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے بیٹے
یعقوب علیہ السلام کے یوسف علیہ السلام تخت پر چلون کے اندر بیٹھے تھے پوچھا کہ کون ہو تم انھون نے کہا
ہم کنعانی ہین آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ سو باپ سے عہد و پیمان کر کر لائے ہین ہم یوسف علیہ السلام
نے فرمایا کہ معلوم ہوا بیٹھو وہ کنارے مسند کے بیٹھے حکم ہوا کہ خوان طعام کا آراستہ کر کر لاوین کھانا حاضر ہوا
یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ایک خوان پر دو دو بھائی سگے بیٹھکر کھاؤ وہ کھانے لگے بنیامین اکیلا رہ
گیا رونے رونے بیہوش ہو گیا گلاب اسپر چھڑکا اور اسکو ہوش مین لاکر پوچھا کہ اے جوان کنعانی سبب رونے
کا کیا ہے بنیامین نے کہا کہ اے بادشاہ آپنے فرمایا کہ دو دو بھائی سگے باہم کھاوین مجھے اپنا یوسف بھائی
یاد آیا کہ اگر وہ ہوتا تو اکیلا کیون رہ جاتا میرے ساتھ وہ کھاتا اس غم سے مین رو رو کر بیخود ہو گیا یوسف عم نے
فرمایا کہ وہ کہان گیا کہا اسکو بھیڑئیے نے کھا لیا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تیرے روبرو کھایا کہا مین نہین گیا تھا
بھائیون نے خبر دی بھائیون سے پوچھا انھون نے کہا ہان ہمارے سامھنے یہہ واقعہ پیش آیا یوسف علیہ السلام نے
کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ ایک تم مین البیا زور آور ہے کہ شیر کو پکڑکر پھاڑ ڈالتا ہے کہا ہان یہہ ہے شمعون کہا ایک
درخت جڑ سے اکھیڑتا ہے کہا ہان یہہ ہے روبیل کہا ایک نعرہ شہر مین کرتا ہے تو ہر حاملہ کا حمل گر پڑتا ہے کہا
ہان یہہ یہودا ہے پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایسے قوی سب موجود تھے پھر کیونکر بھیڑئیے نے کھایا سب
خجالت سے سرنگون ہوئے پھر بنیامین کی جو محبت کمال دیکھی فرمایا کہ آؤ تاکہ مین بھائی تیرا ہوون اور تیرے ہمراہ
کھاؤن پس خوان اسکے حصہ کا ان چلون کے اندر منگوایا اور اسکو بھی بلوایا اور اس بھائی سے اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ
جگہہ دی طرف اپنے بھائی اپنے کو اور یوسف علیہ السلام نے نقاب ڈالی ہاتھ طرف طعام کے دراز کیا بنیامین
دیکھتے ہی رویا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اب کیون روتا ہے کہا اے بادشاہ ہاتھ آپکا ہوبہو میرے بھائی کا ہاتھ
ہے یہہ سنتے ہی یوسف علیہ السلام بے طاقت ہو گئے اور تحمل نکر سکے نقاب چہرے سے الٹ دی اور بنیامین کو
قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کہا تحقیق مین ہون بھائی تیرا پس غمگین مت ہو ساتھ اس
چیز کے کہ تھے کرتے بھائی بیچ حق میری کے بنیامین نے جو منہہ یوسف عم کا دیکھا اور یہہ کلام سنا پھر بیہوش ہو گیا جب
ہوش آیا ہاتھ گردنین یوسف عم کے ڈالا اور تعجب سے بزبان حال کہا بیت کہ یارب یہہ بیداری ہے یا ہے خواب کہ مطلوب تجھ

روبروے حجاب پھر دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ کر کہا کہ اب میں جدا تم سے ہونگا یوسف عم نے فرمایا کہ اے برادر
محبت پدر بہت مجھ پر ہے اگر تجھے یہاں رکھ لونگا غم انپر اور زیادہ ہوگا اگر تیری صلاح ہو تو ایک نالایق کام کے تہمت سے
مصر عہ پر جدا ہوں کسی طرح تیری خدمت سے پس یوسف عم نے فرمایا کہ بارے بھائیوں کے پاس جا اور اس امر کو مخفی
رکھ بنیامین پردے سے باہر نکلا اور یوسف عم نے حکم کیا کہ کنعانیوں کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ
فِي رَحْلِ أَخِيهِ پس جب تیار کیا واسطے انکے سامان انکا رکھ دیا ایک نوکر محرم راز نے بامر یوسف علیہ السلام کے
اسکو پیالہ پانی پینے کا پادشاہ کے جو سونے کا یا زبرجد کا مرصع بجواہر تھا اور واسطے عزت اور نفاست طعام کے اسکو
پیمانہ کر لیا تھا بیچ شلیتے بھائی یوسف علیہ السلام کے اور سب بھائیوں کے شلیتے بھر کر لا دکر اجازت دی کہ جاؤ پس
کے سب چلے تب شہر سے باہر نکلے ملازمان یوسف علیہ السلام پیچھے انکے گئے ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ
إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ پھر پکارا ایک پکارنیوالے نے اے قافلے والو تحقیق تم چور ہو ولمین یہہ معنے ٹھہر کر یوسف کو
تمنے باپ سے چورا یا تھا پکارنیوالے نے یہہ بات آپ سے کہی یوسف نے نہیں فرمایا تھا غرض جب یہہ آواز یعقوب کے
بیٹوں کے کان تک پہنچی قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ کہا انھوں نے اور منہہ پھیر ٹھہرے ہوئے اوپر انکے کیا
چیز کھوئی گئی تمھاری جسے ڈھونڈھتے ہو قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ کہا انھوں
نے کھویا گیا پیالہ پادشاہ کا کہ پیمانہ غلے کا کیا تھا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آوے اسکو بوجھ اونٹ کا غلہ مقرری اور میں
کہ پکارنے والا ہوں ساتھ اسکے ضامن ہوں قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا
سَارِقِينَ کہا انھوں نے قسم ہے اللہ کی تحقیق جانتے ہو تم کہ ہم مردم امین ہیں پہلے تمنے ہماری پونجی ہمارے شلیتوں
میں رکھ دی تھی سو پھیر لائے ہم اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹوں کے منہہ باندھ دیئے ہیں تا کہ کسیکی کھیتی نہ کھاویں
نہیں آئے ہم کنعان سے تو کہ فساد کریں بیچ زمین مصر کے اور لوگونکا مال ناحق تصرف میں لاویں اور نہیں چور ہم
اور چوری ہمارا کام نہیں ہے قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ کہا انھوں نے کیا ہے سزا اسکی اگر ہو تم جھوٹھے
قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے سزا اسکی یہہ ہے جو شخص کہ
پایا جاوے چور کا مال بیچ شلیتے اسکے کے پس وہی بدلا اسکا یعنے اسکو غلام کر لیں یہہ ہمارے باپ کے دین میں ہے
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ اسیطرح سزا دیتے ہیں ہم چوروں کو پس انکو پھر کر مصر میں لائے اور درگاہ یوسف عم میں
اونٹ بٹھائے فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ پس شروع کیا موذن نے یا یوسف عم نے
ساتھ شلیتوں انکے کے یعنے بھائیوں کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے واسطے نہ آنے تہمت کے کھولے
پھر نکال لیا اس پیالے کو شلیتے بھائی اپنے کے سے كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ اسیطرح تعلیم کیا ہمنے واسطے یوسف کے ساتھ
الہام کے پس بھائی یوسف کے شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو طعن کرنے لگے مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ

تھا یوسف کہ لے بھائی اپنے کو بیچ دین پادشاہ کے کیونکہ حکم پادشاہ کا چور کے مارنے اور تعزیر دینے کا تھا نہ غلام کرنیکا
پس یوسف علیہ السلام نے نپکڑ سکتے اپنے بھائی کو مگر ساتھ چاہنے اللہ کے اور حکم اسکے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۤءُ
بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے جسے چاہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ اور اوپر ہر جاننے والے کے جاننے
والا ہے درجہ اسکا بلند تر ہے پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے کیا کیا تم تو کہتے تھے ہم پیغمبر زادے ہین
قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ کہا انھون نے اگر چورا وے یہہ کیا تعجب ہے پس تحقیق چرایا تھا بھائی
اسکے نے پہلے اس سے یعنے یوسف نے مدارک مین ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے گھر مرغ تھا ایک سائل نے
دروازے پر سوال کیا اسوقت کچھ حاضر نتھا یوسف علیہ السلام نے وہی سائل کے حوالہ کیا بھائیون نے تہمت چوری
کی لگائی بحر مواج مین ہے کہ انڈا تھا یا بچہ ہرن کا تھا کہ سائل کو دیا تھا بعضے کہتے ہین کہ بت طلائی تھا جد مادری کے
گھر سے لاکر اُسے زمین مین جہان مردار پڑے تھے گاڑ دیا تھا اور سوا اسکے بھی اقوال ہین فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ
نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ پس چھپایا اُس بات کو یوسف نے بیچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اسکو واسطے انکے
قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ کہا ساتھ اپنے کہ تم برے ہو از روے منزلت وزدی کے کہ بیٹے کو باپ سے چرا کر جدا کر دیا
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ اور اللہ دانا تر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم پس یوسف ع نے بنیامین کو اپنے
علاقے والون کے سپرد کر دیا بھائیون نے بہتیرا چاہا کہ چھوڑا روئیل غضبناک ہوا بال تن کے کھڑے ہو گئے یہان تک
کہ کپڑون سے باہر نکل آئے اور کہنے لگا اے پادشاہ بھائی کو میرے چھوڑ دے نہین تو ایسی فریاد کرونگا کہ شہر
مین ہر زن حاملہ کا حمل گر پڑیگا یوسف ع نے جو روئیل کو غضبناک دیکھا چھوٹے بیٹے سے کہا کہ اسکی پیٹھ کو چھو کر
چلا آ اسکے چھوتے ہی غصہ بجھ گیا بھائیون کیطرف دیکھ کر کہنے لگا کہ تم مین سے کسنے مجھے چھوا کہا بخدا یہان کوئی
نسل یعقوب سے نہین ہے کیونکہ جب کسی ایک کو انمین غصہ آتا تھا اور دوسرا کوئی نسل یعقوب سے مس کرتا تو بجھ جاتا تھا
معالم مین ہے کہ دوسرے بار پھر غضبناک ہو کر قصد تخت کا یوسف علیہ السلام کے کیا یوسف نقاب ڈالے ہوئے
تخت سے اُتر آئے اور اُسے پکڑ لیا اور ہاتھ سر پر لا کر زمین پر گرا دیا اور کہا اے کنعانیو تم اپنے زور پر گھمنڈ کرتے ہو
اور جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہین ہونے کا تو نظم خدا نے بلند اور کیا پست ہے زبردست پر ایک زبردست ہے
اُنھون نے دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا زاری شروع کی قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا
کہا اے عزیز تحقیق واسطے اسکے باپ ہے بوڑھا بزرگ یوسف کے ہلاک ہونے کے بعد اس سے محبت رکھتا ہے
فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ پس لے لے ایک کو ہم مین سے غلامی مین جگہہ اُسکی اور بنیامین کو چھوڑ دے اِنَّا نَرٰىكَ
مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان کرنیوالون سے اپنے حق مین پس احسان اپنا ہمپر تمام کر نہ
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ کہا یوسف نے پناہ ہے اللہ کی یہہ

لیلیوین ہم سوا اس شخص کے کہ پائی ہے چیز اپنی نزدیک اسکے اور اگر اور کو پکڑ لین ہم اسوقت ظالمون سے ہوان
تمہارے مذہب مین فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا پس جب ناامید ہوئے وہ یوسف سے اور جانا کہ بنیامین کو
نہین دینا اکیلے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے اور طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگے قال کبیرہم الم تعلموا ان اباکم قد اخذ
علیکم موثقا من اللہ کہا بڑے بھائی انکے نے عمر مین کہ روبیل تھا یا عقل مین کہ یہودا تھا کیا نہین جانتے تم یہ کہ باپ
تمہارے نے تحقیق لیا تھا اوپر تمہارے عہد خدا کا حفاظت مین بنیامین کے حق مین برائی نکرینگے اور اب یہ
ما جرامش آیا ومن قبل ما فرطتم فی یوسف اور پہلے اس سے کیا تقصیر کی تھی بیچ شان یوسف کے فلن ابرح
الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی پس ہرگز نہ نکلونگا مین اس زمین مصر سے یعنے اس شہر سے باہر نہین
نکلنیکا یہان تک کہ پروانگی دے آنے کی واسطے میرے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے باپ کے پاس جانے کا
یا بھائی کے رہائی کا وھو خیر الحاکمین اور وہ بہتر حکم کرنیوالا ہے کہ سچ حکم کرتا ہے کسیکی رعایت انکے حکم مین نہین
ارجعوا الی ابیکم فقولوا یا ابانا ان ابنک سرق پھر جاؤ طرف باپ اپنے کے پس کہو اے باپ ہمارے تحقیق
بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی وما شہدنا الا بما علمنا وما کنا للغیب حفظین اور نہین گواہی دیتے ہم مگر
ساتھ اس چیز کے کہ جانتے ہین ہم کہ پیالہ بادشاہ کا اسکے شلیتے مین سے نکلا اور نہین ہین ہم واسطے غیب کے
نگہبان یعنے ظاہر چوری اسکی دیکھی ہمنے اور باطن کی خبر نہین رکھتے ہم کہ واقع مین اسنے یہ تہمت کی اور پیالہ
اسکے شلیتے مین رکھ دیا یا اسنے آپ چرالیا واسئل القریۃ التی کنا فیہا والعیر التی اقبلنا فیہا اور پوچھ لو
اس بستی والون سے کہ تھے ہم بیچ اسکے یعنے مصر مین کسیکو بھیجکر خبر منگواؤ اور پوچھ لو اس قافلہ سے کہ منہ لائے
ہم بیچ اسکے وہ ہمسایہ یعقوب علیہ السلام کے تھے وانا لصادقون اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین بیٹے یعقوب ع کے
روبیل کے حکم سے یا یہودا کے کنعان کو گئے اور جو کچھ بھائی نے کہا تھا عرض کیا قال بل سولت لکم انفسکم
امرا کہا یعقوب علیہ السلام نے بلکہ بنا لی واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایکبات کہ چاہی ہے تمنے او
اسمین صلاح کی ہے اور نہین تو بادشاہ مصر کا کیا جانتا ہے کہ سزا چوری کی غلام کرنا ہے فصبر جمیل پس صبر
ہے بہت صبر کرتا ہون مین کہ صبر جمیل اجر دیوںگا مجکو رب جلیل عسی اللہ ان یاتینی بہم جمیعا شتاب ہے کہ
اللہ لے آوے میرے پاس اون سب کو یعنے یوسف اور بنیامین اور اسکو جو مصر مین رہ گیا ہے انہ ھو العلیم الحکیم
تحقیق اللہ وہی ہے جاننے والا احوال میرا حکمت والا ہے اس چیز کے کہ کرتا ہے پس یعقوب علیہ السلام کونے
مین جا بیٹھے وتولی عنہم وقال یا اسفی علی یوسف اور منہ پھیرا بیٹون سے اور کہا اے افسوس اوپر فراق
یوسف کے کشاف مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یعقوب ع کو کتنا غم تھا فراق یوسف ع کا
کہا برابر ستر ماؤنکے کہ جنکے فرزند مر گئے ہون فرمایا اجر انکو کسقدر ملا کہا برابر سو شہیدون کے سچ ہے کہ کوئی شعلہ مفارقہ

مثل یعقوب کے نہین جلا چالیس برس یا اسی برس وقت فراق سے تا زمانہ وصال آنکھین یعقوب علیہ السلام
کی رونے سے نہین تھمین اور بار فراق سے پشت دوتا ہوگئی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ اور سفید
ہوگئین آنکھین انکی غم سے پس وہ بھرا ہوا تھا بیچ غصے کے یعنے دل انکا اولاد کے غصے مین بھرا تھا اور ظاہر نہین کرتے
تھے بیت درد ایک ہی کہ چھپا رکھا ہے اور دل مین میرے کیا رکھا ہے بیٹون نے جو افسوس اور بینائی باکی دیکھی
قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ کہا قسم ہے خدا کی ہمیشہ رہیگا تو ساتھ
نالہ وزاری کے یاد کرتا یوسف کو یہان تک کہ ہو جاویگا تو مضمحل یا ہو جاویگا تو ہلاک ہو جانیوالون سے قَالَ إِنَّمَا
أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ کہا ای بیٹو سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون مین غم اپنے کی اور اندوہ
اپنے کی طرف اللہ کے نہ طرف تمھارے اور غیر تمھارے کے کیونکہ چارہ ساز بیچارون کا اور حاجت روا درماندون کا
وہی ہے نظم چارہ سازی کر میری بیچارہ ہون ای میرے مولی بہت آوارہ ہون دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے جلوہ دکھلا
طالب نظارہ ہون بحر مواج مین ہے کہ ہمسایہ نے یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ اسقدر ضعیف نحیف تم ابھی سے
کیون ہوگئے اپنے باپ کی عمر کو تو پہنچے ہی نہین کہا کہ فراق یوسف مین کہ اللہ تعالی نے مبتلا کیا وحی ہوئی کہ میرا
گلہ خلق سے کرتا ہے یہہ نادم ہوئے اور استغفار کیا بعد اسکے جو پوچھتا تھا چپ رہتے تھے اور انما اشکو بثی
وحزنی کہتے تھے سمجھ لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام انبیائے عظام سے تھے یہہ بلا فرقت کے اور الم مہاجرت کا انپر
کس سبب سے آیا بعض کہتے ہین کہ انپر وحی ہوئی کہ اس بلا مین تجھے مبتلا نہین کیا ہمنے مگر اس باعث کہ ایکدن
تونے گوسفند ذبح کیا تھا ایک سائل مسکین آیا اسپر تونے التفات نکیا وہ غمگین ناخوش ہو کر چلا گیا اسکی
آزردگی سے تو اس بلا مین پڑا نظم دل آزردہ سائل کو مت کر تو زافت کہ آزردگی اسکی لاتی بلا ہے جو کچھ پاس
ہوے خوشی سے اسے دے کہ ٹالے بلاؤن کو دار و عطا ہے بعضے کہتے ہین کہ ایک کنیزک کے فرزند کو جدا کر کر
بیچ ڈالا تھا وہ اسکے فراق مین باقی عمر بھر روتی رہی حق تعالی نے انکو فراق یوسف مین اتنی ہی مدت مبتلا رکھا
بعضے کہتے ہین کہ انھون نے ایک گوسفند ذبح کیا تھا اسکا جوڑا اسکے فراق مین تڑپتا رہا اسکے عوض اللہ نے
انکو ہجر یوسف مین تڑپایا بیت کسیکی جدائی کبھی سے بچاؤ کہ لگتا رگ جان مین ہے تیر آہ لکھا ہے کہ جب
یعقوب عم نے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہا اللہ تعالی اسنے وحی بھیجی کہ ای یعقوب قسم ہے مجھکو اپنی عزت
اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مردہ ہوتے تو بھی تیرے اس نالہ وزاری کے سبب جلا کر تیرے پاس
بھیجتا یہی مژدہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے سنکر کہا وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور جانتا ہون مین اللہ کی طرف سے
جو کچھ کہ تم نہین جانتے حیات یوسف سے اور مرنے اسکے سے میرے پاس کہتے ہین کہ ملک الموت
ایکدن انکی زیارت کو آئے تھے یعقوب عم نے فرمایا قسم ہے تمکو روح کی تمنے قبض کی ہے کہا نہین اس امید پر

یعقوب علیہ السلام نے کہا یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۚ
اے بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسف کی اور بھائی اُسکے کی اور مت نا امید ہو رحمت اللہ کی سے اِنَّهٗ
لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ تحقیق نہین نا امید ہوتا رحمت اللہ کی سے مگر قوم کافرونکا
پس یعقوب علیہ السلام نے نامہ لکھا اس مضمون کا کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم
خلیل اللہ سے طرف پادشاہ مصر کے معلوم ہو کہ ہم وہ اہل بیت ہین کہ بلا کو موکل ہمپر کیا ہے دادا میرا ابراہیم کو
ہاتھ پاؤن باندھ کر آتش نمرود مین ڈال دیا اللہ تعالےٰ نے انکو نجات دی باپ میرے اسحاق کے چھری
حلق پر دھری ذبح کرنے واسطے لیکن فدیہ بھیجا میرا ایک بیٹا تھا کہ اُسکو سب بیٹون مین سے زیادہ چاہتا تھا بھائی
اُسکو صحرا کو لے گئے اور پیراہن اُسکا خون آلودہ میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ بھیڑیا اُسکو کھا گیا مین اُسکے
فراق مین اسقدر رویا ہون کہ آنکھین میری سفید ہو گئین ہین اُسکا برادر اعیانی تھا اُس سے تسلی رکھتا تھا مین
تُونے اُسکو چور ٹھہرا کر بٹھا رکھا ہے اور ہم اُس خاندان کے نہین ہین کہ چوری کرین یا ہم کسیکی چیز چوراوین اگر اس
فرزند کو بھیج دے تو بہتر والا اوپر تیرے دعا کرونگا کہ اثر اُسکا فرزندون تک تیرے کو پہنچیگا والسلام پس یہہ نامہ بیٹون کو
دیا اور کچھ اسباب پشم اور روغن وغیرہ سے تیار کر کر حوالے کیا اور مصر کو بھیجا جب وہ مصر مین پہنچے وہان جو بھائی
رہ گیا تھا اُس سے ملے اور متفق ہو کر بارگاہ یوسف کو چلے فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا
الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے کہا اے
عزیز لگی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور بے نوائی اور لائے ہم پونجی حقیر تھوڑی بے اعتبار پس پورا دے واسطے ہمارے
ناپ اور خیرات کر اوپر ہمارے قیمت سے زیادہ دیکر یا ہماری پونجی قبول کر اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ تحقیق
اللہ ثواب دیتا ہے صدقہ دینے والون کو پھر نامہ یعقوب علیہ السلام کا دیا یوسف علیہ السلام نے جو وہ نامہ
پڑھا بے روئے اختیار سے نکل گئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ کہا اے بھائیو آیا
جانتے ہو تم کہ کیا کیا تھا تمنے ساتھ یوسف کے اور بھائی اُسکے کے یہہ مجمل کہا تفصیل نکی اور یوسف سے جو کیا وہ تو ظاہر
ہے اور بنیامین سے یہہ کرتے تھے کہ اُسکو ذلیل اور خوار رکھتے تھے پس یوسف نے فرمایا کہ کیا قباحت اُسکی تمنے
جانی اور کیا توبہ اُس سے کی اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ جو اسوقت تم جاہل تھے یعنے کم عمر اور شوخ تھے یا جاہل تھے حقوق پدر
اور قطع رحم اور موافقت ہوائے نفس سے یہہ بات نصیحت سے کہی نہ غصے سے پھر نقاب الٹ دی اور تاج اتار ڈالا بھائیون نے
جو صورت دیکھ لی قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ کہا تحقیق تو ہی ہے یوسف یہان استفہام تقریری ہے قَالَ
اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِیْ کہا مین یوسف ہون اور یہہ بھائی میرا ہے بنیامین قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا تحقیق احسان کیا
اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ سلامتی اور کرامت کے اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق

جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرے اور صبر کرے اوپر طاعت کے یا معصیت سے پس تحقیق اللہ نہین
ضایع کرتا ثواب احسان کرنیوالونکا سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے آگاہی کے ہے کہ صابر پرہیزگار نیکوکار
ہین جب بھائیون نے یوسف عم کو پہچانا تخت کیطرف سر جھکا کر چاہا کہ پانون چومین یوسف علیہ السلام تخت سے
اُتر کر لپٹ لئے قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ کہا بھائیون نے قسم ہے اللہ کی کہ
حسن صورت اور کمال سیرت مین تحقیق پسند کیا تجھکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ہم تھے خطا اوران کاموں مین
جو کئے ہمنے قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا یوسف علیہ السلام نے جواب مین انکے نہین کچھ سرزنش اوپر تمہارے
آج کے دن اور مین پھر بار دگر ہرگز گناہ تمہارا تمہارے منہہ پر نہ لاؤنگا بحر مواج مین روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن دروازے پر کعبے کے کھڑے ہوکر کہا اے قریش تم کیا گمان کرتے ہو مین تم سے
کیا معاملہ کرونگا انھون نے کہا احسان کروگے بزرگ اور بزرگ زادے اور کریم ہو فرمایا کہ مین وہ کہتا ہون جو کہ اخی
یوسف نے اپنے بھائیون کو کہا تھا کہ لا تثریب علیکم الیوم ایک روایت ہے کہ ابو سفیان نے پیغمبر کو کلام یوسف
یاد دلوایا آپ نے فرمایا غفر اللہ لک ولمن علمک القصہ یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ
بخشیگا اللہ واسطے تمہارے کہ اقرار تمنے اپنے گناہ پر کیا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہے رحم کرنے
والون سے بہت بخشنے الکھات مین ہی لاکھ گناہ ارحم الراحمین ہے اللہ پس یوسف علیہ السلام نے
بھائیون کے دل خوش کرکر واسطے تسلی پدر بزرگوار دل افگار کے کہا اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا لیجاؤ کرتا میرا یہہ اور وہ
پیراہن خلیلی تھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے کونئے مین انکو پہنایا تھا اور وحی یوسف علیہ السلام کو ہوئی تھی کہ اسکو
کنعان کو بھیجو پس انھون نے کہا کہ لیجاؤ فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ط پس ڈال دو اسکو اوپر منہہ
باپ میرے کے تا پھر آوے بینائی اور آنکھین انکی پہلی حالت پر آوین وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ اور لے آؤ میرے پاس
اہل اپنے سب کو لکھا ہے کہ یہودا نے کہا اے یوسف کرتا خون آلودہ باپ کے پاس مین لے گیا تھا یہہ کرتا مجھے دو
مین لیجاؤن شاید کہ خوشی اس لیجانے کی تدارک غم کا اس پیراہن سے کرے یوسف علیہ السلام نے کرتا حوالہ
کیا اور اسباب راہ کا واسطے باپ کے اور تمام متعلقون کے تیار کرکر بھائیون کو دیا یہودا سب کو لیکر کنعان کو چلا
وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جب جدا ہوا قافلہ یعنے شہر مصر سے نکل کر صحرا مین پہنچا باد صبا نے حق تعالی سے حکم مانگ
کر بوئے پیراہن یوسف کو مشام یعقوب مین پہنچایا قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ کہا
باپ انکے نے اپنے پوتون سے جو حاضر تھے تحقیق مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو تم مجھکو یعنے یہہ نہو
کہ بڑھاپے کے سبب عقل جاتی رہی ہے قَالُوا تَاللّٰهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ کہا انھون نے قسم ہے اللہ کی
تحقیق تو اب تک البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہے افراط محبت یوسف مین کہ اسکا ذکر کیا کرتا ہے اور توقع اسکی ملاقات

ربع

ع
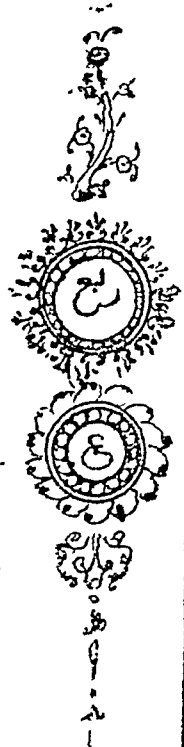
کی بعد چالیس برس کے یا اسی برس کے رکھا ہی فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا پس جب آیا
خوشخبری لانیوالا یعنے یہودا لکھا ہی کہ یہودا ساتھ بھائیون کے سر و پا برہنہ دوڑتا ہوا کنعان کو پہنچا اور باپ کے
پاس آکر ڈال دیا کرتے کو اوپر منہہ باپ کے پس ہو گیا بینا یعنے یعقوب علیہ السلام کی آنکھین کرتا لگتے ہی روشن ہو گئین
پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے پوتون کو یا سب اولاد کو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کہا کیا نہ کہتا
تھا مین واسطے تمہارے تحقیق مین جانتا ہون الہام خدا سے جو کچھ تم نہین جانتے اور وہ حیات یوسف کی تھی اور پھر
ملنا اُس سے پس خوشی خوشی اسباب راہ کا تیار کر کر سب لوگون کو اپنے لیکر مصر کو چلے اور بیٹے آکر باپ کے پانون پر
گرے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ کہا انھون نے اے باپ ہمارے بخشش مانگ اللہ سے
واسطے ہمارے گناہون ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے خطا کرنیوالے قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ کہا یعقوب ع نے شتاب
بخشش مانگونگا مین واسطے تمہارے پروردگار اپنے سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تحقیق وہ بخشنے والا گناہ و توبہ کرنیوالون کا
ہی مہربان اور بعضون کے ہی دعا مین تاخیر کی شب جمعہ تک یا وقت سحر تک یا جا تا کہ معلوم کرین کہ یوسف نے
عفو کیا یا نہین یا تاخیر کی یہان تک کہ مصر کو پہنچے پھر شب کو بعد نماز تہجد قبلہ رو کھڑے ہوئے اور یوسف ع کو پیچھے اپنے
کھڑا کیا اور اور بھائیون کو پیچھے ان کے اور آپ نے دعا کی بیٹون نے آمین کہی حق تعالی نے قبول فرمائی القصہ جب یعقوب
علیہ السلام نزدیک مصر کے پہنچے یوسف ع ساتھ ملک ریان کے اور تمامی اشراف مصر کے لشکر آراستہ کر کر استقبال کو باپ کے نکلے
یعقوب ع بیٹون سمیت ایک ٹیلے پر چڑھ کر تماشا اس لشکر کا کرتے تھے جبرئیل ع نے آکر کہا کہ تحمل پر اس لشکر کے کیا تعجب کرتے ہو
اوپر دیکھو کہ فوج فرشتون کی زمین سے آسمان تک جمع ہو کر تمہارے شادی پر مسرور ہین جبکہ مدت فراق تمہاری اور
یوسف کی تمہارے اندوہ اور بربادی پر غمگین اور رنجور تھے پھر یوسف ع نے جو باپ کو دیکھا سواری سے اتر کر چاہا کہ سلام کرین
جبرئیل نے کہا کہ ٹھہر جا تا کہ باپ تمہارا ابتدا سلام کرین حدیث مین ہی کہ یعقوب ع بھی پیادہ ہوئے اور جب نگاہ انکی
جمال یوسف ع پر پڑی کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان پھر دونون نے ہاتھ گردن مین ایک دوسرے کے ڈالے اور
شادی سے رونے لگے نظم عجب دولت ہی بخت انکے نے پائی ملے جو یار سے بعد از جدائی ادھر شادی سے بیحد گریہ کنان ہو
اُدھر آنکھون سے وہ گوہر فشان ہو گلے مین دونو باہین ڈال رووین جدائی کی کدورت دل سے دھووین یہ طومار
الم اندیا کرے باز کرے وہ حال عجز اپنے کو آغاز کہے پچھلے بیان کر کے ہون شاد دل برباد عاشق ہوئے آباد عرض
مصر کے پاس ایک موضع تھا کہ وہان یوسف علیہ السلام نے مکان رفیع الشان بنایا تھا وہین آکر یوسف علیہ السلام اترے
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی يُوْسُفَ اٰوٰٓی اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے اس مکان مین جگہہ دی یوسف ع نے
طرف اپنے باپ کو اور خالہ اپنی کو کہ بجائے ماں کے تھی اور پھر باپ کے گلے ملے اور خالہ کو پوچھا اور بھائیون پر مہربانگی کی وَقَالَ ادْخُلُوْا
مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اور کہا کہ داخل ہو مصر مین اگر چاہے خدا امن سے قحط اور بلا اور رنج کی استثنا داخل ہی امن مین

ندخول مین اور جب مصر مین آئے یوسف علیہ السلام نے اپنے مکان مین اُتارا وَرَفَعَ اَبَوَيۡهِ عَلَى الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا
اور چڑھایا باپ اور خالا اپنی کو اوپر تخت اپنے کے اور گر پڑے باپ اور خالا اور بھائی واسطے اُسکے سجدہ کرتے ہوے
تعظیم کا اُس زمانہ مین سجدہ تعظیم کا درست تھا یوسف علیہ السلام نے یہہ حال دیکھہ کے خوشی ظاہر کی وَقَالَ
يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِيۡلُ رُءۡيَاىَ مِنۡ قَبۡلُ اور کہا اے باپ میرے یہہ ہے تعبیر خواب میرے کی کہ دیکھی تھی پہلے
اس سے لڑکپن مین قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّىۡ حَقًّا تحقیق کر دیا اُسکو پروردگار میرے نے سچ وَقَدۡ اَحۡسَنَ بِىۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِىۡ
مِنَ السِّجۡنِ اور تحقیق احسان کیا ساتھہ میرے رب میرے نے جبوقت نکالا مجھکو زندان سے کوئے کا ذکر بھائیون کی شرمندگی
کے واسطے نکیا وَجَآءَ بِكُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ اور لے آیا تمکو بادیہ سے اور وہ ایک گانو تھا زمین فلسطین مین بیچ ولایت شام کے
کنعان کے قریب یوسف ع م نے واسطے اظہار شکر نعمت کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے زندان سے چھڑا کر تخت پر بٹھایا اور
تمھین بادیہ سے لاکر مجھے دکھایا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّيۡطٰنُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَ اِخۡوَتِىۡ پیچھے اس کے کہ فساد کیا شیطان نے اور
مخالفت ڈال دی درمیان میرے اور درمیان بھائیون میرے کے اِنَّ رَبِّىۡ لَطِيۡفٌ لِّمَا يَشَآءُ تحقیق پروردگار میرا لطف
کرنیوالا اور نیکی پہنچانیوالا ہے واسطے جس چیز کے کہ چاہے اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ تحقیق وہی جاننے والا تدبیر کا
حکیم کار تقدیر کا بحر مواج مین ہے کہ چوبیس برس بعد اس واقعہ کے یعقوب ع م نے اس عالم سے انتقال فرمایا اور بموجب وصیت
کے یوسف ع م نے زمین شام مین لیجا کر نزدیک مزار اسحاق ع م کے کہ باپ اُنکے تھے دفن کیا پھر تیس برس پیچھے یوسف نے باپکو
خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے یوسف مین مشتاق ہون تیرے دیدار کا شتاب تین دن مین میرے پاس آ تو یوسف ع م
نے بیدار ہوکر بھائیون کو بلایا اور وصیت کی اور یہودا کو ولیعہد کیا اور بیٹون کو اُسکے سپرد کر کر جناب الٰہی مین دعا کی کہ
رَبِّ قَدۡ اٰتَيۡتَنِىۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَعَلَّمۡتَنِىۡ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ اے پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھکو بادشاہی اور
سکھائی تو نے مجھکو تعبیر خوابون کی اور تاویل کتابون کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اے پیدا کرنیوالے آسمانون کے
اور زمین کے اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ تو ہی ہے دوست اور کارساز میرا بیچ دنیا کے اور آخرت کے تَوَفَّنِىۡ
مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ مار مجھکو در انحال کہ مطیع تیرا ہون اور ملا مجھکو ساتھہ صالحون کے سوال انبیا معصوم ہین
یقین ہے کہ دین اسلام پر مرین یہہ دعا کس واسطے کی جواب یہہ دعا جواز قدرت پر ہے حکمتا اور عصمت پر اور
دوسری یہہ ہے کہ تعلیم کے واسطے ہے نہ بحث شک کے بیچ عصمت کے لکھا ہے کہ مراد صالحون سے پیغمبر ہمارے ہین صلی اللہ
علیہ و علی جمیع الانبیاء وسلم تسلیما لکھا ہے کہ یوسف ع م نے یہہ خواب اپنی زلیخا سے بیان کر کر کہا نظم مجھے آرزو وہان کے
جانے کی ہے تمنا وفات اپنی پانے کی ہے یہہ عالم ہوا مجھپہ اب تنگ ہے وہ عالم مین دیکھون کہ یہہ اینک ہے
یہان کیا کرونگا مین لیکے تاج و تخت ملون وہان جو بابا سے تب ہین بخت یہہ کہکر اُٹھا اُنکہ پھر کی دعا کہ اے میرے مالک میرے
کبریا خوش آتا نہین دار فانی مجھے تو دے خانہ جاودانی مجھے یہہ ملک اور یہہ مال یہہ تخت و تاج یہہ شوکت یہہ حشمت

ہیہ ثروت ہیہ راج نہین مجھکو درکار ہیر خدا سے مجھے دولت قرب کا خط چکھا زلیخا نے جدم سنی ہیہ دعا تڑپ کر یون لگی بلک
خونی ہا ئی کہنے ہے یہ دعا پر اثر سو کاش اس سے پہلے ہی مین جاؤن مر اکیلی بیچ الم بیٹھ کر لگی پیٹنے سر کو سوا
پھر تڑپنے لگی خاک پر پھر وہ آہ لگی بھرنے سو نالۂ جانگداز کیا ٹکڑے ٹکڑے وہ گل سا بدن ملا خاک مین زیور از
ما ایک مین کہان کے تختے کپڑے کہ پھاڑ کالباس کرین وہان سب کے ہوئے بے حواس نہ سدھ پاؤن کی تھی نہ سر کی
خبر نہ باہر ہوش اندر نہ گھر کی خبر دیوانی غرض ہو ہو بن گئی یہ وحشت سے کچھ دلمین اب ٹھن گئی لگی کرنے
آخر کو پھر یہ دعا جناب خدا مین بصد التجا کہ ای مرہم سینہ چاکان عشق دوائے دل دردناکان عشق میرا سینۂ شق
ہجر یوسف سے تھا سو ملا مرہم وصل تو نے دھرا نہ اس وصل مین فضل کر ای اللہ جدائی سے ایسے مجھے دے بنا
نہ دکھلا وہ دن جب دونون وہ ہو بن اسکے میری زندگی ہو نہو وہ جگ مین نہو اور ہو مین حیات نکیجو مجھکو یہ ہات
الٰہی رہو مین جو جانان کے بن نہ دکھلا نہ دکھلا نہ دکھلا وہ دن میری جان ہمراہ جانان کے جائے جو موت آئے تو یون
ہم موت آئے خرامان وہ جب ہو خلد برین رکاب اسکے مین جاؤن مین بھی وہین مین اس زندگانی کو صدقے کرون
کہ وہ جان جان جائے اور مین رہون یہی کرتی اللہ سے تھی دعا وہ شیدائے محبوب بس ہاتھ اٹھا لکھا ہے کہ بعد ازین
دیکھے اس خواب کے جبرئیل ع نے سیب جنت کا لاکر یوسف علیہ السلام کو سنگھایا اور سونگھتے ہی آپ نے باغ اس جہان سے
طرف روضۂ رضوان کے انتقال فرمایا نظم گئی روح یوسف بخلد برین پڑا تہلکہ تا بہ ایک بر روی زمین فغان کا گیا شور و غل تا
فلک تڑپنے لگے انس و جن و ملک زلیخا نے سنکر کہا کیا ہے شور یہ نالون کی قوت یہ آہون کا زور زمین و زمان
تو نہ گرگیون ہے آج کسی نے کہا سرور تخت و تاج کیا تختہ کو مین چھوڑ تخت الم اسکا جانو یہ ہے سب کے سخت نہ
یہ سنتے ہی کھینچ آہ بیخود ہوئی گری خاک پر یون کہ گویا موئی ہوا تیسرے روز جو اسکو ہوش صدا پھر اسی غم کے پہنچی
بگوش گری پھر یہ غش کھا کے ایک آہ بھر کہا سب نے شاید گئی اب یہ مر رہی تین دن تک پڑی غش مین وہ
بروز چہارم بخود آئی جو تو پوچھا کہ احوال یوسف ہی کیا مفصل کہو مجھ سے یہ ماجرا کہا سب نے وہ تو یہان سے گئے
بسوئے جنان اس جہان سے گئے انھین دفن بھی کر دیا زیر خاک کنارے پہ دریا کے ہے قبر پاک معطر کرے
قبر انکی خدا صلوٰۃ اور سلام اپنی بھیجے سدا یہ سنکر زلیخا پہ وہ غم ہوا کہ جس غم سے عالم پہ ماتم ہوا اکھیڑے اپنے سر کے
لٹین ایکبار دو ہتڑ وہ رخسار پر اپنے مار گریبان کو پھاڑ اور مل منہہ سے خاک جگر خستۂ غم سے کر چاک چاک نہ
نکل گھر سے باہر ہوئی بے حواس سراسیمہ ماتم زدہ سخت اوداس گئی قبر یوسف پہ نعرہ زنان لگی کہنے ای نازنین
دلستان نظر سے میرے تو جو پوشیدہ ہے تو کس کام کا پھر میرا دیدہ ہے یہ کہتے ہی آنکھون کو اپنے نکال دیا
خاک مین قبر یوسف کے ڈال کہا پھر یہ پھر نالۂ جانکاہ کہ ای سبز بیار سبز بادشاہ تن نازنین تیرا ہو زیر خاک
مین اوپر زمین کے رہون سینہ چاک کسطرح مجھکو یہ بھاتا نہین مجھے اپنا جینا خوش آتا نہین یہ کہتے ہی ایک آہ

پھر مر گئی جو کچھ عشق کا کام تھا کر گئی گری گور یوسف پہ بیجان ہو، ملی خاک مرقد سے وہ خاک ہو اٹھا کر وہین
کر دیا دفن بھی ہم قبر یوسف کے قبر اُسکی کی گئی خاک مین خاک ہو یہان تو مل ہوئی روح سے روح
وہان متصل محبت کا بھی کچھ عجب کام ہے کہ آغاز بد بیک انجام ہے دکھاتی ہے پہلے تو درد فراق
ملاتی ہے پھر یہ پس از اشتیاق پیئے شربت مرگ معشوق گر تو رہتی ہے عاشق کو بھی مار کر بس راقت
اس عشق کی داستان کہیگا تو کیا تیری کیا ہے زبان خموشی ہے اولی یہان ہے خموش نہین ہوش
مین بخستگی کہانہ جوش دعا پر تو کر ختم یہہ داستان کہ پورا ہوا قصۂ راستان الٰہی مجھے بھی دے الفت کا جام
بحق محمد علیہ السلام محبت پہ وہ جو ہو تیری طرف درِ عشق کا تیر سے دل ہو صدف نہ دے عشق مخلوق مین
اضطراب تو اپنے محبت کا دے پیچ و تاب جیون اور مرون اور اٹھون عشق مین جہان مین رہون تیرا شیدا
رہون محبت مین تیرے دیوانا رہون مقاصد جو ہین میرے بر لا تمام بحق نبی و بآل کرام بحر مواج ہے
کہ ایک سو بیس برس کی عمر تھی یوسف علیہ السلام کی کہ اس عالم سے انتقال کیا اہل مصر نے دفن مین
آپکے اختلاف کیا ہر ایک چاہتا تھا کہ یہہ برکت میرے محلے سے نجاوے آخر سب نے مشورہ کر کر صندوق سنگ
مرمر کا بنا کر عین دریائے نیل مین دفن کیا تا کہ برکت سب پر برابر پہنچے اور فضل کسیکا کسی پر نہ آوے ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاۗءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ یہہ جو مذکور ہوا قصۂ یوسف علیہ السلام کا خبرون غیب کی سے ہے کہ ہم واسطے ظاہر
کرنے معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اسکو طرف تیرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ
اور نتھا تو نزدیک بھائیون یوسف کے جسوقت مقرر کیا اُنھون نے کام اپنا یعنی جمع کین عقلین اپنی اوپر ڈالنے کے
یوسف ع کو کوئے مین اور وہ مکر کرتے تھے ساتھہ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کے اور جھٹلانیوالے بھی یہہ بات جانتے
ہین کہ تو نہ وہان تھا نہ کسی سے تونے احوال سنا اور تونے قصہ سارا جیسا تھا ویسا بیان کرتا ہے پس ظاہر دلیل ہے
کہ وحی سے تونے معلوم کیا وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین اکثر لوگ اور اگرچہ حرص کرے تو اُنکے ایمان
لانے پر ایمان لانیوالے بسبب عناد کے اور دلونمین رہ جانے کفر اور فساد کے وَمَا تَسْـَٔـلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین
مانگتا تو اُنسے اوپر بتانے احکام ربانی کے یا اوپر پڑھنے قصص قرآنی کے کچھ بدلا اشل اور قصہ خوانون کے اِنْ هُوَ اِلَّا
ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین قرآن مگر نصیحت اللہ کیطرف سے واسطے عالمون کے اور شنرک ملکے کے فقط تیرے ہی معجزے سے منہہ
نہین پھیرلیتے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور کتنی نشانیان ہین قدرت
کی اور دلیلین مین اوپر وجود صانع کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ عناد رکھنے والے گذرتے ہین اوپر اُنکے اور وہ اُنسے
منہہ پھیر لینے والے ہین مصرع نہ اُنمین فکر کرتے ہین نہ عبرت اُنسے لیتے ہین وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ
مُّشْرِكُوْنَ اور نہین ایمان لاتے اکثر اُنکے ساتھہ اللہ کے مگر وہ شرک لانیوالے ہین مراد اُنسے کفار مکہ ہین کہ کہتے تھے

رب ہمارا اللہ ہے اور پھر کہتے ہیں فرشتے بیٹیان اللہ کی ہیں یا ہود کہ عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے یا نصاریٰ ہیں کہ
مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ کیا امن
ہوئے اسبات سے کہ آوے انکے پاس عقوبت ڈھانکنے والی عذاب خدا کے سے یا آوے انکے پاس قیامت ناگہان اور وہ
نجانتے ہون آنا اسکا اور کارسازی اسکی نکی ہو قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعوت کرنا
طرف توحید کے راہ میری ہے اور یہہ بات ہون بلاتا ہون خلق کو طرف خدا کے عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ اوپر
بینائی ظاہر اور حجت روشن کے ہیں اور جنہنے متابعت کی میری سمجھ لیجئے کہ انا تاکید ضمیر مستتر ہے جو ادعوا میں ہے
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور پاکی بیان کرتا ہون واسطے اللہ کے اور نہیں ہیں شریک لانیوالون سے
امام زاہد نے لکھا ہے کہ کافرون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے ہیں آدمیون کو رسالت پر کیون بھیجا وہ پیام تو
فرشتون کو اتارتا حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی اور نہیں بھیجا ہمنے
پہلے تجھ سے ساتھ رسالت کے مگر مردون کو کہ وحی بھیجی تھی ہمنے طرف انکے رہنے والے بستیون کے سے نوحی نون سے
حفص کی قرات ہے اور یوحی ساتھ یے کے بھی قرات آئی ہے یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حسن بصری رح سے
منقول ہے کہ اہل بادیہ اور عورت اور جن سے کوئی پیغمبر نہیں ہوا اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہیں سیر کرتے کافر بیچ زمین شام اور یمن اور دیار عاد اور ثمود کے پس دیکھیں نگاہ
عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام ان منکرون اور مکذبون کا کہ پہلے انکے تھے پس اقرار پیغمبر کریں اور تکذیب قرآن سے حذر کریں
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور البتہ گھر آخرت کا یعنے جنت اور نعمت و مالکی بہتر ہے لذات فانیہ دنیا سے
واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں شرک اور نافرمانی سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہیں سمجھتے کہ وہ بہتر
ہے بیت کہان دنیا کہان عقبی یہہ دار غم وہ مامن ہے یہہ گلخن ہے وہ گلشن ہے یہہ گلخن ہے وہ گلشن ہے پس جانیے کہ
معاند تیرے زمانے کے اپنی دولت اور زندگانی پر گھمنڈ نکرین کہ پہلی امتون کو بھی ہمنے مہلت دی تھی حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ
الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یہانتک کہ جب ناامید ہوئے پیغمبر ایمان انکے سے اور گمان کیا پیغمبرون نے یہہ کہ ان
لوگون نے جھوٹھ بولا یعنے کافرون نے وعدہ ایمان کا جھوٹھا کیا یا کافرون نے گمان کیا کہ ان سے پیغمبرون نے دروغ
کہا وعدہ اور وعید میں جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبرون کے پاس مدد ہماری یعنے عذاب اس قوم پر اترا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ
پس نجات دیا گیا جو شخص کہ چاہتے تھے ہم یعنے پیغمبر اور پیرو انکے وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ اور نہیں پھیرا جاتا
عذاب ہمارا قوم کافرون سے جس وقت کہ اترآوے لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ تحقیق ہے بیچ قصون انبیاء
کے اور امتون انکی کے یا بیچ قصے یوسف اور بھائیون انکے کے نصیحت واسطے صاحب عقل کے امام جعفر صادق رض سے منقول ہے
کہ مراد الباب سے اسرار ہے پس پند پذیران قصون سے صاحب اسرار ہوتے ہیں اور حقایق کلام الٰہی کے آئینہ دل نے غل

اُنکے مین جلوہ دکھلاتے ہین بیت دل صاف ہو تو صورت محبوب در آوے آئینہ مکدر ہو تو پھر کیا نظر آوے نہ
مَاکَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ نہین قران بات کہ باندھ لیجاوے ولیکن سچا کرنیوالا ہے
اُس چیز کو کہ آگے اُسکے ہے کتب آلہیہ سے وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اور تفصیل واسطے
ہر چیز کے ہے کہ دین اور دنیا مین احتیاج پڑے اور راہ دکھانیوالا ہے سالکون کو اور رحمت ہے واسطے اُس قوم
کے کہ ایمان لاتے ہین ساتھ توحید خدا کے اور نبوت محمد مصطفے صلی اللہ و علی آلہ وصحبہ وسلم کے سمجھ لیجئے کہ
اِس سورہ مین ذکر مسرت یوسف کا بعد حسرت کے اور وصل یعقوب علیہ السلام کا ساتھ یوسف ع کے بعد فرقت
کے ہے اور بیان پہنچنے یوسف کا بعد عبودیت کے ساتھ سلطنت کے اور بعد مملوکیت ساتھ مالکیت کے اور مراد پانا انکا
زلیخا کے ہے پس یہہ سورت متضمن انواع انواع کے مطالب کی اور طرح طرح کے مآرب کا ہے اور مقطع اِسکا کہ ہدی
ورحمۃ للعالمین ہے اِس مرتبے مین ہے کہ اُس سے بالاتر کوئی مرتبہ متصور نہین بیت عجب عجب مطالب عجب
مآرب عجب حکایات نادرہ ہین نہ کیونکہ احسن قصص کا کہئے کہ اِسمین آیات ظاہرہ ہین سورۃ رعد مکی ہے مگر
دو آیتین ایک ولایزال الذین کفروا دوسری قل کفی باللہ شہیدا تینتالیس آیتین ہین اور سات سو پچپن
کلمے ہین اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہین اور وصل اِسکی نقر و عمل ہین اور ربط اور تطبیق اسکی ساتھ سورت
یوسف کے یہہ ہے کہ خاتمہ سورہ یوسف کا ساتھ ذکر عبرت اولوالالباب کے ہے اور اس سورہ مین مدح انکی ساتھ ہر باب کے

سورۃ یوسف علیہ السلام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مکیہ وھی ماتہ واحد عشر ایۃ

الٓمّٓرٰ تاویل اِن حروف کی وہی ہے جو پیچھے مذکور ہوئی کہ الف اللہ کا اور لام لطیف کا اور میم ملک کی اور رے
رافت کی حضرت حق کے ہے یا الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم اور رے اری کی ہے یعنے انا اللہ اعلم واری من
العرش الی الثری اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ طرف انا اللہ الملک الرحمن کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ
مجموع نام ہے اس سورت کا واللہ اعلم بمرادہ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ یہہ ہین آیتین قرآن کی وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ اور وہ چیز کہ اُتاری گئی طرف تیرے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم پروردگار تیرے سے سچ ہے پکڑ
اُسکو اور عمل کر اُسپر وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ مکے والون مین سے نہین ایمان لاتے
اِس سبب نہ فکر کرنیکے معانی اُسکے مین اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا خدا وہ ہے جسنے اُٹھایا یعنے
پیدا کیا اُٹھا ہوا آسمانون کو بغیر ستونون کے کہ اُسپر قائم ہون دیکھتے ہو تم کہ آسمانونکو ستون نہین بعضے کہتے
ہین کہ اُٹھایا آسمانونکو بغیر اُن ستون کے کہ تم دیکھو پس لازم آتا ہے کہ ستون ہین لیکن نظر نہین آتے فوائد
السلوک مین ہے کہ اللہ تعالی نے چھتین بلند آسمانون کی اُن قائمون سے قائم کین کہ ادراک سے باہر ہین اور وہ
عدل ہے کہ بالعدل قامت السموات بیت عدل سے قائم ہے رافت کل جہان عدل سے برپا زمین و آسمان

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قصد کیا ساتھ پیدا کرنے عرش کے یا قرار پکڑا اوپر عرش کے بیکیف کہ ادراک سے ہمارا باہر ہے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا سورج اور چاند کو واسطے مصالح عباد کے جو کچھ جانا انکی حرکتوں سے اور حد معین کے
كُلٌّ يَجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک چاند اور سورج چلتا ہے واسطے وعدے مقرر کئے گئے کے کہ دور اپنا تمام کرے یا ہے
تک چلتا ہے کہ سیر اسکی منقطع ہو یا قیامت تک يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہے اللہ کام ملک اپنے کی میت
کسیکو عزت کسیکو ذلت جہان میں رافت وہ دے رہا ہے حیات و موت اسنے کہیں میں پیدا نہیں ہے خالق مگر
خدا ہے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ تفصیل سے بیان کرتا ہے آیتوں کو قرآنکی یا نشانیوں کو
قدرت کی کہ تم ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے یا ساتھ پانے جزا اپنی کے کہ قیامت کو دیگا یقین کرو اور جانو کہ
جو قادر ہے خلق اشیا پر ہے قدرت رکھتا ہے اعادہ احیا پر وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا
اور اللہ وہ ہے جسنے کھینچا زمین کو پانی پر واسطے رہنے حیوانات کے اور پیدا کئے بیچ اسکے پہاڑ محکم سخت بیچ اسکے
اور نہریں جاری وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ اور ہر ایک میووں سے پیدا کئے بیچ زمین کے جوڑے
دو قسم مثلاً سیاہ اور سفید اور خورد اور بزرگ اور ترش اور شیرین اور گرم اور سرد اور جنگلی اور باغی اور مثل انکے
سمجھ لیجئے کہ اثنین تاکید زوجین کی ہے اور ایسا کلام عرب میں بہت آتا ہے يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ڈھانک دیتا
ہے رات بیچ رات کے دن کو کہ روشنی سے اندھیرا ہو جاتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
تحقیق بیچ ان نشانیوں قدرت کے کہ مذکور ہوئیں البتہ آیتیں روشن ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں
نظم شب و روز کر فکر رافت کہ جگ میں مصفا کوئی ہے مکدر کوئی ہے ان اضداد کو دیکھکر جان بے شک کہ
صانع بھی انکا مقرر کوئی ہے وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ
يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ اور بیچ زمین کے قطعے ہیں ملے ہوئے ساتھ ایک دوسرے کے بعضے قابل زراعت کے
اور بعضے شورہ زار اور بعضے ریگستان بعضے سنگستان اور باغ ہیں انگور سے اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں
کہ بعضے شاخیں ایک جڑ سے اوگی ہیں اور بعضے ایسی نہیں ہیں بلکہ متفرق الاصول ہیں یعنے ہر ایک شاخ ایک ایک
بیج سے اوگی ہے پلائے جاتے ہیں یہہ سب پانی ایک سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اور زیادتی
دیتے ہیں ہم بعضوں کو انمیں سے اوپر بعض دوسرے کے بیچ میووں کے رنگ روپ مزہ بو میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کیا گیا البتہ نشانیاں روشن ہیں واسطے اس قوم کے کہ سمجھ
ہیں اور تامل کرتے ہیں کہ میووں کا رنگ رنگ ہونا درختوں پر باوجودیکہ ایک پانی سے پرورش پاتے ہیں نہیں ہو سکتا
مگر ساتھ ارادہ قادر مطلق کے تبیان میں ہے کہ یہہ مثل ہے بنی آدم کی کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی خوش آواز ہے کوئی
بدصورت کوئی نیک اخلاق ہے کوئی بد اخلاق باوجودیکہ باپ سبکا ایک ہے مدارک میں ہے کہ یہہ مثل اختلاف قلوب

بیچ آثار اور انوار اور اسرار ہر دل کے ایک صفت ہی اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہی بعضا دل ہی کہ موصوف
ساتھ انکار اور استکبار کے ہی کہ قلوبہم منکرۃ وھم مستکبرون اور بعضا دل آرام پکڑنے والا ساتھ ذکر خدا کے ہی کہ
وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ بیت منکرین مطمئن مین تفاوت نہ سمجھو کم فرق اسمین اور اسمین زمین آسمانکا ہی

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ اور اگر تعجب کرے تو کافرون کے نہ ایمان
لانے پر ساتھ دلائل وحدت کے پس عجب ہی ہی بات انکی کہ کہتے ہین کیا جسوقت کہ ہو جاوینگے ہم مٹی کیا ہم
البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہونگے یعنے پھر ہمکو زندہ کرینگے نظم محل تعجب ہی یہہ انکی بات کہ وہ جانکر خالق کائنات
نہین فکر کرتے کہ جسنے کیا عدم سے وجود زمین و آسمانوں کا اعادہ اسسے پھر ہی دشوار کیا وہ قادر ہی سب پر یہہ ہی

کار کیا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یہہ لوگ وہ ہین جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے واسطے کافر ہونیکے
ساتھ قدرت اسکی کہ اوپر حشر اور نشر کے وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ یہہ لوگ ہین کہ طوق ہین بیچ گردنون
انکی کے گمراہی کے اور انکو امید رہائی کی نہین یا قیامت کے دن طوق آتشین انکے گردون مین پرینگے اور علامت کفار
کی دوزخ مین یہی ہوگی وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور یہہ لوگ رہنے والے آتش دوزخ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
وے بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین حدیث مین ہی کہ نضر ابن حارث وغیرہ ٹھٹھے بازی سے جلدی عذاب مانگتے
تھے حق تعالی نے فرمایا کہ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ اور شتابی کرتے ہین تجھسے ساتھ عقوبت کے
پہلے عافیت سے اور حق تعالی نے عذاب ہلاکت کا اس امت کے اور تعذیب مکذبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کی تاخیر تا قیامت فرمائی ہی وہ تاخیر حسنہ ہی اور عذاب ہلاکت سیئہ اور کافر شتابی عذاب طلب کرتے
ہین پہلے احسان الہی سے کہ انپر ساتھ تاخیر عذاب کی ہی اور تعجب ہی انسے کہ عذاب مانگتے ہین وَقَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ اور تحقیق گذری ہین پہلے انسے عقوبتین اوپر مکذبون کے بعضے زمین مین دھس گئے
ہین بعضون کی شکلین بدل گئی ہین اور یہہ جانتے ہین پس کیون نہین عبرت پکڑتے اور اپنے واسطے مثل اسکے
کیون مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب بخشش کا ہی
واسطے لوگون کے کہ کافر ہین اگر ایمان لاوین اوپر ظلم انکے کے کہ شرک اور کفر رکھتے ہین کیونکہ ایمان دور کرنیوالا ہی گناہ کو
زمان کفر کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنیوالا ہی کافرون پر اگر کفر ہی پر رہین
اور مرین بعضون نے کہا ہی کہ صاحب مغفرت کا مومنون پر ہی بسبب توبہ اور استغفار کے اور سخت عذاب کرنیوالا کافرون
پر ہی بجہت انکار اور استکبار کے سمجھ لیجئے کہ محققین کہتے ہین کہ اس آیۃ مین خوف اور رجا دونون مین فرمایا کہ بخشنے والا ہی
تاکہ رحمت اسکی سے ناامید نہون اور سخت عذاب کرنیوالا ہی تاکہ ہیبت اسکی سے نڈر نہون اور حدیث مین ہی کہ اگر
عفو الہی نہوتا عیش کسی ایک کو گوارا نہوتا اور اگر وعید حق نہوتا سب لوگ عفو پر اسکے تکیہ کرکر عمل سے باز رہتے بیت

امید عفو کی تو ہی خوف عذاب بھی دو مغفرت ہی تو ہے شدید العقاب بھی وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ اور کہتے ہیں وہ جو کافر ہوئے کیوں نہیں اتاری گئی اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار
اسکے سے یعنے معجزہ جو ہم طلب کرتے ہیں مانند عصا موسی اور احیا عیسی کے إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہیں کہ
تو ڈرانیوالا ہے یعنے تجھے واسطے ڈرانے ہی کے بھیجا ہے اظہار معجزات میں تجھے کیا اختیار ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور
ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے یعنے ایک پیغمبر ہے کہ معجزہ اسکا موافق اس زمانہ کے مخصوص ہے جیسے زمانہ موسیٰ میں
سحر کا چرچا تھا انکو عصا عنایت ہوا اور عہد عیسی میں طب کا رواج تھا انکو احیاء موتی کا معجزہ دیا اور تیرے وقت میں
فصاحت کا شہرا ہے سو قوی ترین معجزات تیرے لیے قرآن بھیجا کہ مثل ایک ٹکڑے جسکے کے تمام فصحا اور شعرا
نہیں سکا اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ اٹھاتی ہے ہر عورت پیٹ میں اپنے نر اور مادہ اور گورا
اور کالا اور اچھا اور برا اور بڑا اور چھوٹا وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ اور جو کچھ کہ کم کرتی ہیں رحم اور جو کچھ کہ بڑھاتی
ہیں یعنے بعضے کے جسم میں کچھ نقصان ہو جاتا ہے بعضے کا عضو کوئی زاید ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد زیادتی
اور کم سے عدد اولاد ہے کیونکہ رحم میں ایک فرزند سے چار تک ہوتے ہیں نزدیک امام اعظم کے اور انوار میں امام شافعی
سے منقول ہے کہ یمن میں ایک عورت پانچ بار جنی اور ہر بار پانچ پانچ فرزند لائی یا مراد مدت حمل ہے کہ اقل اسکی باتفاق چھے
مہینے میں اور اکثر امام اعظم کے نزدیک دو برس اور امام شافعی کے نزدیک چار برس اور امام مالک کے نزدیک پانچ برس ہیں
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ اور ہر چیز نزدیک اسکے اندازے پر ہے کہ اس سے کم اور زیادہ نہیں ہوتی عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہے پوشیدہ کا اور ظاہر کا برابر نزدیک سب سے سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ
بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ برابر ہے تم میں سے علم حق میں جو شخص کہ چھپاوے بات کو اپنے جی میں اور جو
کوئی پکار کر اسکو کہے ساتھ دوسرے کے اور جو شخص کہ وہ چھپانے والا ہے یعنے عمل اپنے چھپاتا ہے ساتھ رات کے
اور راہ چلنے والا ہے یعنے ظاہر کرنیوالا ہے عمل اپنے ساتھ دن کے حاصل یہہ ہے کہ کوئی چیز کسیطرح اس سے پوشیدہ نہیں
لَهُ مُعَقِّبَاتٌ واسطے اسکے چوکیدار ہیں فرشتے کہ ایک کے پیچھے ایک آنیوالے ہیں یا واسطے اس شخص کے کہ چھپاتا ہے
اور ظاہر کرتا ہے قول و فعل اپنے کو فرشتے ہیں چوکیدار دن رات مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ
آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے سے محافظت کرتے ہیں اسکو حکم خدا کے سے اور جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہے لکھ لیتے ہیں
اور انکو کراماً کاتبین کہتے ہیں تبیان میں ہے کہ وہ دس فرشتے دن کے ہیں اور دس رات کے اور اصح اور اشہر یہہ ہے
کہ دو فرشتے ہیں دن کے اور دو رات کے لکھا ہے کہ حق تعالی نے ملائک واسطے محافظت آدمیوں کے پیدا کئے ہیں کہ ذلت سے
انکی نگہبانی کریں کعب احبار سے منقول ہے کہ اگر خدا فرشتوں کو نگہبان آدمیوں کا نکرتا جن انکو زمین میں سے اٹھا لیتے بعضوں نے
کہا ہے کہ ضمیر یحفظونه کی عاید طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنے حق تعالی کے فرشتے ہیں کہ محافظت کرتے ہیں بعد

صلے اللہ علیہ وسلم کی ضرر اعدا سے چنانچہ عامر ابن طفیل سے اور اربد بن ربیعہ سے انکو محفوظ رکھا اور قصہ انکا عنقریب
آتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ تحقیق اللہ نہین بدلتا اُس معاملے کو ساتھ ایک قوم کے
ہو عافیت اور نعمت سے یہانتک کہ بدل ڈالین وُہ جو کچھ بیچ جی اُنکے ہے یعنے اوصاف جمیلہ اپنے بدل ڈالین
ساتھ اخلاق رذیلہ کے یا تغیر دین زبان کو ذکر سے اور بدل ڈالین دلکو دھیان اسکے سے کہ جبتک دل غافل نہین
فیض الٰہی متصل چلا آتا ہے بیت زبان پر نام اسکا اور دلمین دھیان اُسکا ہے عجب برکت ہے وارد اور عجب فیضان
اسکا ہے وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ اور جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ کسی قوم کے عذاب اور ہلاک کا پس
نہین پھیرنا واسطے اسکے یعنے کوئی نہین پھیر سکتا اپنے سے اور دور کرے وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ اور
نہین واسطے اُس قوم کے سوا اللہ کے کارساز دفع عذاب مین هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ
وہی ہے جو دکھاتا ہے تمکو بجلی کہ لمعہ آتشی ہے سریع الزوال بادل سے ظاہر ہوتی ہے باران کی نشانی ہے واسطے
ڈر مسافر کے اور اُس کسی کے کہ مینہہ اسکو ضرر کرتا ہے اور واسطے طمع مقیم کے اور اُس گروہ کے کہ باران کے محتاج ہین
اور پیدا کرتا ہے ہوامین بادل بھاری یا پانی بھرا وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ اور تسبیح کہتا ہے رعد ساتھ تعریف اُسکے کے
یعنے تسبیح اور تحمید ملاتا ہے سبحان اللہ وبحمدہ اور رعد فرشتہ ہے کہ بادلون کو چلاتا ہے اور برق تازیانہ اسکا حقائق
سلمی مین ابن الرحمانی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ رعد آواز فرشتون کی ہے اور برق اور سوز اور باران رونا انکا ہے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ اور تسبیح کہتے ہین سب فرشتے یا وُہ جو مددگار رعد کے ہین ڈر اللہ کی سے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ
بِهَا مَنْ يَّشَآءُ اور بھیجتا ہے کڑکنے والی بجلی پس پہنچا دیتا ہے اُسکو جسے چاہے کہ ساتھ اُسکے ہلاک کرے مانند
اربد بن ربیعہ کے لکھا ہے کہ نوین برس ہجرت سے عامر ابن طفیل نے اربد بن ربیعہ یا اربد ابن قیس القیس کو کہا کہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے دیکھنے کو چلتے ہین ہم جب ہم انکو باتون مین مشغول کرین تو پیچھے سے آکے تلوار گردن مین ماریو پھر مجلس
شریف مین آئے عامر نے انکو باتون مین لگایا بہت دیر تک پھر کہا کہ مین جاتا ہون لشکر پر جرار سوار و پیادہ کا تمپر لاؤنگا
اربد کو لیکر اُٹھا حضرت نے فرمایا اللھم اکفہما بما شئت باہر نکل کر اربد کو کہا کہ وُہ وصیت کیا ہوئی اُسنے کہا کہ جسوقت مین نے
چاہا کہ تلوار مارون تو درمیان میرے اور اُنکے حائل ہوگیا القصہ جب مدینے سے باہر نکلے صاعقہ نے اربد کو جلا دیا اور
عامر بھی برے حالون سے موا بعضے کہتے ہین کہ ایک یہودی نے حضرت کی جناب مین آکر کہا کہ یا ابا القاسم بتا مجھکو کہ
اللہ کس چیز کا ہے مروارید کا یا یاقوت کا یا سونیکا اسیوقت سحاب غضب الٰہی سے صاعقہ ظاہر ہوا اور اسکو جلا
دیا اور یہہ آیت اُتری کہ صاعقہ بھیجتا ہے وُہ جسپر چاہتا ہے کافرون سے وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ اور وُہ جھگڑتے
مین بیچ شان اللہ کے کہ کس چیز کا ہے یا جدال انکا تکذیب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے صفات حق مین
کہ واحد لاشریک عالم برحق اور قادر مطلق ہے وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ اور اللہ سخت عذاب والا ہے اوپر جھگڑنیوالونکے

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ واسطے اللہ کے ہی پکارنا سچا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہی یا اسکو سزاوار ہی کہ پکارے ساتھ
عبادت کے یا واسطے اسیکے پکارنا ہی قبول کیا گیا کہ جب اسے پکارین اجابت فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۤءِ اور وہ لوگ کہ پکارتے ہین سوا اللہ کے بتونکو نہین جواب دیتے انکو ساتھ
کسی چیز کے مرادون انکی سے مگر مثل اجابت واسطے اُس کسیکے ہی کہ کھولنے والا ہو دونو ہتھیلیون اپنی کو طرف پانی کے
یعنی پیاسا کوئے پر پہنچکر کہ ڈول اور رسّی نہ رکھتا ہو دونو ہاتھ کھولکر فریاد اور زاری سے پانی مانگے لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا
هُوَ بِبَالِغِهٖ تو کہ پہنچے منہہ اسکے کو اور نہین پانی پہنچنے والا منہہ اسکے کو کیونکہ پانی جماد ہی نہ طلب کرنیوالے کو
جانتا ہی نہ جواب کی قدرت رکھتا ہی نہ خلاف طبع اپنے مرکز سے حرکت کر سکتا ہی اور ایسے ہی بت وَمَا دُعَاۤءُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ نہین پکارنا کافرونکا بتونکو مگر بیچ گمراہی کے اور ناامیدی کے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
طَوْعًا اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہی جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی از روئے خوشی کے جیسے
مسلمان کہ آسانی اور دشواری مین فرمان آلہی قبول کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین وَّكَرْهًا اور ازروئے ناخوشی کے
جیسے کافر کہ وقت شدت اور محنت کے بضرورت سجدہ کرتے ہین وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ اور سجدہ کرتے ہین سائے
اہل آسمانون کے اور اہل زمین اللہ کو صبح کے وقت طرف مغرب کے اور شام کیوقت طرف مشرق کے تخصیص دو وقت کی
اسواسطے ہی کہ سایہ دراز ہوتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ دوسرا سجدہ ہی محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ یہہ سجود ضلال
اور سجود عام ہی بندے کو چاہیے کہ تصدیق ان چیزون پر کرکے سجدہ بجا لائے اور لکھا ہی کہ اسرار اس عالم کے سے ایک یہہ ہی کہ
کوئی عبادت نہین ہی مگر اسکا سایہ ہی اور وہ سایہ ساجد بجناب آلہی ہی اور قائم لعبادت حق ہر حال خواہ وہ عابد
مطیع ہو خواہ عاصی اگر مطیع اور مومن ہی تو اپنے سائے کے ساتھ آپ سے سجدہ مین ہی اور اگر کافر ہی تو سایہ اسکا اُس
طاعت مین نائب مناب اسکے ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ طوع اور رغبت صفت اُن لوگون کی ہی کہ لطف
ازلی نے نہال ایمان چمنستان دل مین انکے لگایا ہی اور نفرت اور کراہت خاصہ انکا ہی کہ قہر لم یزلی نے تخم خذلان
مزرعہ دل مین انکے ڈالا ہی بیت کہین لطف سے کی ہی بندہ نوازی کہین قہر سے کی ہی بے نیازی قُلْ مَنْ رَّبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ کون ہی پروردگار اور آفریدگار آسمانونکا اور زمین کا یعنے کافرون سے
پوچھ پھر جواب مین انکی طرف سے قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہی کیونکہ انکو سوا اسکے جواب ہی نہین ہی اور جب جواب
بھی ہی تو الزام دے انکو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَاۤءَ کہہ کہ کیا پکڑا ہی تمنے سوا اسکے معبودون کو کہ دوست
رکھتے ہو انکو یعنے جانتے ہو تم کہ آفرینندۂ زمین و آسمان وہی ہی پھر غیر اسکے کو کیون پوجتے ہو اور دوست اور کارساز
اپنا سمجھتے ہو کہ وہ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا نہین مالک واسطے جانون اپنی کے نفع کے اور نہ ضرر کے یعنے
نہ اپنے انکو نفع پہنچا سکتے ہین اور نہ ضرر دفع کر سکتے ہین پس دوسرے کو کیونکر نفع دینگے اور ضرر دفع کرینگے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

الاعمیٰ والبصیر ام ھل تستوی الظلمات والنور کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا کہ بت پوجتا ہے اور دیکھنے والا کہ عبادت
خدا کی کرتا ہے یا کیا برابر ہوتی ہے اندھیری شرک اور انکار کی اور روشنی توحید اور معرفت کی ام جعلوا للہ شرکاء
خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم کیا مقرر کیا ہے کافروں نے واسطے خدا کے شریکوں کو کہ پیدا کیا انھوں نے مانند
پیدائش خدا کے پس مل گئی پیدائش اوپر انکے اور نجانا کہ خدا نے کون سا پیدا کیا ہے اور شریکوں نے کونسا پیدا کیا ہے
حاصل یہہ ہے کہ کافر ایسے شریک اللہ کے ٹھہراویں جو مانند اسکے پیدا بھی کریں تب مستحق عبادت کے ہوں جیسے
اللہ ہے سو ایسے کہاں ہیں پس اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم قل اللہ خالق کل شیء کہہ اللہ ہی ہے پیدا کرنیوالا
ہر چیز کا اور شریک نہیں رکھتا بیچ خلقت کے تا کہ شریک ہو اسکا بیچ عبادت کے وھو الواحد القھار اور وہی ہے اکیلا
الوہیت میں غالب سب چیز پر انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا اتارا ہے اسنے جانب آسمان سے
یا ابر سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے چھوٹے بڑے تنگ فراخ یا ساتھ اس انداز کے کہ اللہ نے
مقرر کیا کہ نفع پہنچاویں ضرر نہ دیں فاحتمل السیل زبدا رابیا پس اٹھا لئے آب رواں نے جھاگ چڑھے ہوئے
ومما یوقدون اور اسی چیز سے کہ دھونکتے ہیں لوگ یہہ قرات حفص کی ہے اور توقدون ساتھ تاء فوقانیہ کے بھی
قرات ہے یعنے دھونکتے ہو علیہ فی النار ابتغاء حلیۃ او متاع زبد مثلہ اوپر اسکے بیچ آگ کے جیسے سونا چاندی تانبا
لوہا اور سوا انکے واسطے چاہنے گہنے کے یا اسباب کے مثل ہنساروں اور برتنوں کے جھاگ ہیں مانند اس جھاگ کے کہ پانی پر ہے
کذلک یضرب اللہ الحق والباطل جیسے کہ مذکور ہوا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل مشابہت
دیتا ہے سخن حق کو افادے اور ثواب میں ساتھ اس پانی کے کہ واسطے منافع خلق کے آسمان سے برسے اور ساتھ اس دھات
کے کہ زیور اور اسباب بنے اور جھوٹھی بات کو قلت نفع اور سرعت زوال میں ساتھ اس جھاگ کے کہ پانی پر اور دھات
پر ہو فاما الزبد فیذھب جفاء پس جو کہ جھاگ ہے پانی پر کا اور سیل دھات پر کا پس جاتا رہتا ہے درانحال
کہ ناکارہ ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض اور جو کہ وہ چیز ہے کہ نفع دیتی ہے لوگوں کو جیسے پانی صاف
اور دھات گلائی ہوئی بن میل کی پس رہتی ہے بیچ زمین کے تو کہ اس سے لوگ فائدہ اٹھاویں کذلک
یضرب اللہ الامثال اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے سمجھانے لوگوں کے اہل تاویل نے لکھا ہے کہ
مراد باران سے قرآن ہے کہ حیات قلوب اہل ایمان ہے اور نالے دل ہیں کہ موافق استعداد اپنی کے اس سے فیض
اٹھاتے ہیں اور جھاگ نفسانی خطرے ہیں للذین استجابوا لربھم الحسنیٰ واسطے ان لوگوں کے کہ اجابت
کی واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہے یا بہشت ہے والذین لم یستجیبوا لہ لو ان لھم ما فی الارض جمیعا ومثلہ معہ
اور جن لوگوں نے کہ نہ اجابت کی واسطے اللہ کے اگر ہو واسطے انکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سارا نقد اور جنس اور مانند اسکے ساتھ
اسکے یعنے جسقدر کارخانہ دنیا کا ہے اتنا ہی اور جو کافر ہو نکے تصرف میں دن قیامت کے لافتدوا بہ البتہ بدلا دیویں ساتھ

اُن سے لے تاکہ عذاب سے چھوٹیں مردود ہی ہر گز عذاب سے نہ چھوٹینگے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ یہہ لوگ واسطے اُنکے برا
حساب ہے کہ نیکیاں اُنکی قبول نہیں کی جاوینگی اور برائیاں اُنکی نہیں بخشی جاوینگی وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ
رہنے اُنکے کی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بُرا ہے بچھونا کہ آگ کا ہے اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى کیا پس جو شخص کہ جانتا ہے یہہ کہ جو کچھ اُتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار
تیرے سے سچ ہے یعنے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ مانند اُسکے ہے کہ وہ اندھا ہے دل سے اور انکار قرآن
کا کرتا ہے یعنے ابوجہل نا اہل اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ سوا اسکے نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل کے
قرآن مجید سے الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ وہ لوگ کہ پورا کرتے ہیں عہد خدا کے کو کہ دن
میثاق کے کیا ہے اور نہیں توڑتے عہد کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ
يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ملاتے ہیں اُس چیز کو کہ حکم کیا ہے اللہ نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائی جاوے
یعنے صلہ رحمی کرتے ہیں یا ایمان سب کتابوں اور رسولوں پر لاتے ہیں جدائی اُنمیں نہیں ڈالتے اور ڈرتے
ہیں عذاب پروردگار اپنے سے اور خوف کرتے ہیں سختی حساب کے سے وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
رَبِّهِمْ اور وہ کہ صبر کرتے ہیں نفس کی مخالفت پر یا بیچ اوپر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے کی
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور قائم رکھتے ہیں نماز فرض کو اور
خرچ کرتے ہیں اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہیں ساتھ نیکی کے بدی کو یعنے بدلے
برائی کے بھلائی کرتے ہیں جو کوئی اُنپر ظلم کرتا ہے عفو کرتے ہیں جو محروم رکھتا ہے اُسے دیتے ہیں جو توڑتا ہے
اُس سے ملتے ہیں اور مناتے ہیں نظم را فاست درختے بموسم سنگ از اں بیچ کو ثمر دے تو نکتہ حلم کو صدف
سے سیکھ سر جو کاٹے اُسے گھر دے تو بعضے کہتے ہیں کہ مراد حسنہ سے حلم ہے اور سیئہ سے سفاہت ہے یعنے دفع
کرتے ہیں ساتھ حلم کے سفاہت کو یا ساتھ اسلام کے شرک کو یا ساتھ معروف کے منکر کو یا ساتھ توبہ کے گناہ کو یا ساتھ
طاعت کے معصیت کو چنانچہ حدیث میں ہے کہ من اتبع السیئۃ الحسنۃ یمحہا یعنے بعد ہر سیئہ کے کر حسنہ تا کہ وہ سیئہ
ہو محو ولا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ یہہ لوگ کہ موصوف ساتھ ان صفتوں کے ہیں واسطے اُنکے ہے انجام نیک یعنے
جزا عمل کی اُنکے اور وہ آخرت ہیں جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
بہشت ہیں کہ ہمیشہ رہنیکے کہ داخل ہونگے اُنمیں وہ اور جو کوئی لائق ہے باپوں اُنکے سے اور بیبیوں اُنکی سے
اور اولاد اُنکی سے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ اور فرشتے داخل ہونگے اوپر اُن کے
ہر دروازے سے اُنکے گھروں کے عین المعانی میں ہے کہ بمقدار دن رات اس دنیا کے میں تین بار اُنکے پاس
آوینگے اور کہینگے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہے اوپر تمہارے یعنے مژدہ دوام سلامتی ہے تمکو بسبب

اسلئے کہ صبر کیا تمنے قوت القلوب میں ہے کہ صبر کیا فقر پر دنیا میں اور صبر دوسری صفت ہے اللہ کے نزدیک چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ ایسا کر کہ فقیر ہو کہ فقیر خدا کو پہنچتا ہے نہ غنی
نظم فقر ہے صیقل جلائے دل فقر ہے موجب صفائے دل خلعت رحمت خدا ہے فقر عزت دولت رسا ہے فقر ہے آفتاب چرخ یقین روشن اس سے ہوئے ہیں ملت و دین اس سے بندہ خدا کو ملتا ہے سوچئے تو یہہ فقر کیا ہے سبب انجذاب دلہا ہے ہے جب عوز کی تو ہوتا ہے باعث قرب وصل با محبوب موجب ربط طالب و مطلوب سمجھے گا فقیر کو نہ حقیر ہے جہاں میں فقیر شیخ کبیر لیک ہوتا فقیر ہے وہ بشر جسمیں ہوتے یہہ چار ہیں جوہر دال ہیں جس پہ اسکے چاروں حرف ایک ایک حرف میں ہے وصف شگرف فا ہے فاقہ کشی کی اسمیں عیان یائے یاد خدا ہے ای یاران قاف ہے اسمیں پھر قناعت کا حرف را اسمیں ہے ریاضت کا جسمیں چاروں یہہ وصف پیدا ہیں اسکے حق میں یہہ حرف پھر کیا ہیں فائے فضل اور قاف قربت ہے یائے یسر اور رائے رویت ہے ورنہ فائے فضیحت اسکو ہے قاف قہر خدا ہے پی دریے حرف یا یاس رحمت اسکو ہے رائے رسوائے رافت اسکو ہے معارج النبوۃ میں نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات بہشت میں ایک محل دیکھا میں نے یاقوت سرخ کا اسکا دروازہ کھولکر اندر گیا میں اسمیں ایک خانہ تھا اسکے بھی کواڑ کھول اندر گیا میں وہاں ایک صندوق تھا جبرئیل سے پوچھا میں نے اسمیں کیا ہے اسنے کہا اسمیں سر ہے اسرار الٰہی سے میں نے حق تعالی سے درخواست کی وہ صندوق کھل گیا دیکھا میں نے ایک گدڑی تھی خلوتمیں ہدیدہ خطاب ہوا کہ یہہ مرقعہ فقر ہی میں نے کہا الٰہی یہہ مجھے عنایت ہو فرمایا ای محمد یہہ تیرے اور تیرے امت کیواسطے ہے نہیں دیتا میں یہہ کسیکو مگر جسکو کہ بہت دوست رکھوں اسکے برابر مجھے کوئی چیز عزیز نہیں بیت کلیم فقر کے وہیم سلطان کب برابر ہے یہہ بہتر ہے وہ بدتر ہے وہ بدتر ہے یہہ بہتر ہے فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس اچھی ہے پچھاڑی گھر کی یعنے سرانجام اُس سرائے کا کہ انھوں نے پایا وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اور جو لوگ کہ توڑتے ہیں اس چیز کو کہ حکم کیا خدا نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاویں یعنے صلہ رحمی کریں یا ایمان لاویں سب پیغمبروں پر اور سب کتابوں پر اور فساد کرتے ہیں بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے یا معصیت کے یا فتنہ انگیزی کے اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ یہہ لوگ واسطے انکے ہے لعنت اور واسطے انکے ہے برائی گھر کی دنیا و آخرت میں اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہے واسطے جسکے چاہے وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور خوش ہوئے مکے والے ساتھ زندگانی دنیا کے اور اُس چیز کے اسباب دنیا سے کہ اسکو دیا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ اور نہیں زندگانی دنیا کی بیچ مقابل آخرت کے مگر اسباب تھوڑا ناپائدار

ویقول الذین کفروا لولا انزل علیه ایة من ربه اور کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کیون
نہین اتاری گئی اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اسکے سے اسطرح کی کہ ہم چاہتے ہین قل ان
اللہ یضل من یشاء ویہدی الیه من اناب کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے مراد اس سے
وہ لوگ ہین کہ بعد ظہور معجزون کے انکار کرتے ہین یا باوجود شہود ہزار معجزون کے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا
اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنے بن معجزہ دکھائے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے طرف اسکے اور وہ کون ہے
الذین امنوا وتطمئن قلوبهم بذکر الله وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہین دل انکے ساتھ
ذکر اللہ کے یعنی جب اللہ کا ذکر سنتے ہین آرام آجاتا ہے انکے دل کو یا دل انکے ساتھ توحید کے آرام پکڑتے ہین
یا ساتھ ذکر رحمت اسکے کے یا ساتھ کلام اسکے کے کہ قوی ترین معجزات کا ہے فصول مین ابن عیینہ سے منقول ہے
کہ مراد ذکر سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ دل مومنون کے ساتھ انکے آرام پاتے ہین الا بذکر الله
تطمئن القلوب خبردار ہو ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہین دل مومنون کے مجاہد نے کہا کہ مراد اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہین حقائق سلمی مین ہے کہ آرام دل عوام ساتھ تسبیح اور ثنا کے ہے اور اطمینان دل خواص
ساتھ صفات علی کے ہے اور عرفا دل علمائے ربانی ساتھ حقائق اسماء حسنی کے ہے لیکن موحد آرام نہین پاتے
مگر بلقاء کہ وہی ہے مقصد اقصی بیت زندگانی ہجر مین ای یار کچھ بھاتی نہین بن تیرے دیکھے ہوئے دیدار کل
آتی نہین الذین امنوا وعملوا الصلحت طوبی لهم وحسن ماب جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے خوشحالی
ہے واسطے انکے اور اچھی بازگشت ہے طوبی بشارت شادی کی اور راحت اور فرح اور نعمت کی ہے یا نام بہشت
کا ہے لغت حبشہ مین اور اشہر یہہ ہے کہ طوبی درخت ہے بہشت عدن مین کہ جڑ اسکی منزل مقدس نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم مین ہے اور شاخین اسکی ہر قصر جنت مین گئی ہین اور چشمہ سلسبیل کا اور کافور کا اسکے تلے سے
بہتا ہے کذلک ارسلناک فی امة قد خلت من قبلها امم لتتلوا علیهم الذی اوحینا الیک وهم
یکفرون بالرحمن جیسے کہ پہلے تجھ سے پیغمبر بھیجے تھے اسیطرح بھیجا ہمنے تجھکو بیچ امت کے کہ گذر گئی ہین پہلے
اس سے امتین تو کہ پڑھے تو اوپر انکے وہ چیز کہ وحی کی ہے ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور حال یہہ ہے کہ وہ
کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے کہ رحمن نام اسکا ہے مراد اس سے مشرکان مکہ ہین کہ جب انکو کہا سجدہ کرو رحمن کو
قالوا وما الرحمن کہنے لگے کون ہے رحمن اور صلح حدیبیہ مین بھی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ
عنہ کو کہا کہ لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل بن عمرو نے کہا نہین جانتا مین رحمن کو قل هو ربی لا اله الا هو ط
کہہ رحمن ہے پروردگار میرا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ علیه توکلت والیه متاب اوپر اسیکے توکل کیا مین نے مدد ہونے
مین اور تیر غالب کرنے مین اور طرف اسیکے توبہ کرنا اور پھرنا میرا ہے لکھا ہے کہ بعضے قریشیون نے کہا ای محمد اگر چاہتے ہو

تم کہ ہم متابعت تمھاری کرین تو قرآن سے پہاڑ گرد مکہ کے دور کرو تا کہ زمین ہم پر کشادہ ہو جاوے اور زمین کو شگافتہ کرو
تو کہ نہرین جاری ہون اور ہم زراعت کرین اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپون سمیت زندہ کردو تو کہ وہ تمھاری رسالت
کی گواہی دین یہہ آیت اتری وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۱۰
اور اگر کوئی کتاب ہوتی کہ اُس عالم مین چلائے جاتے ساتھ پڑھنے اُسکے کے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھ تلاوت
اُسکی کے زمین یا بلائے جاتے ساتھ برکت قرأت اُسکی کے مردے البتہ یہی قرآن ہوتا کہ متضمن کمال اعجاز اور نہایت تذکیر و انذار ہی نہین ہے جیسا
کافر کہتے ہین کہ قرآن سے یہہ باتین واقع ہون بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط بلکہ واسطے اللہ کے ہین کام سب یعنے قدرت
اُسکی اوپر سب چیز کے ہے جسوقت چاہے یہہ آیتین ظاہر کرے یا یہہ ترجمہ ہے اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے
ساتھ اُسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھ اُسکے زمین یا بلائے جاتے ساتھ اُسکے مردے تو بھی ایمان نہ لاتے بلکہ واسطے
اللہ کے ہے کام سارا یعنے عذاب اور ثواب ہدایت اور ضلالت اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ
جَمِيْعًا کیا پس نہین نا امید ہوے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین باوجود اسکے کہ جانتا ہے یہہ کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت
کرتا لوگون سبکو صاحب کشاف نے کہا ہے کہ یاس بیچ لغت نخع کے بمعنے علم ہے یعنے کیا نہین جانا مومنون نے کہ
ہدایت اُسکی اختیار مین ہے وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ اور ہمیشہ
وہ لوگ جو کافر ہوے ہین پہنچے گی انکو سبب اسکے کہ کرتے ہین تکذیب اور عناد سے مصیبت کھڑکنے والی اور بیخ و بنیاد سے
اکھیڑنے والی یا اُتریگا تو کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک گھرون انکے سے یعنے موضع حدیبیہ مین مراد کفار مکے ہین کہ
حضرت کے تکذیب کے وبال سے مدام بلا مین رہتے تھے اور لشکر اسلام گرد اگرد انکے جا کر اموال اور مواشی انکے لوٹتا
تھا سو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ بلا انکو پہنچتی رہیگی حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ط یہان تک کہ آوے وعدہ اللہ کا کہ موت ہے
یا قیامت یا فتح مکہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ پس واسطے تسلی حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبرون کے
پہلے تجھہ سے جیسے کہ یہہ لوگ کرتے ہین ساتھ تیرے پس ڈھیل دی مین نے واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے اور عیش
اور آرام مین چھوڑا پھر پکڑ لیا مین نے انکو ساتھ عقوبت کے فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر تھا عذاب میرا انکو یہہ بات
بسبیل تہدید ہے اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ کیا پس جو شخص کہ وہ کھڑا ہے اوپر ہر جان کے یعنے
خبردار ہے یا نگہبان ہے یا بدلا دینے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کماتا ہے وہ نفس نیکی اور بدی سے برابر ہے ساتھ
اُس شخص کے کہ ایسا نہو یعنے خدا کہ کارساز اور نگہبان بندون کا ہے برابر نہین ہے عاجز اور ضعیف کے کہ بت ہین اور
مقرر کرتے ہین کافر واسطے اللہ کے شریک یعنے بت کہ انکو پوجتے ہین قُلْ سَمُّوْهُمْ کہہ کہ نام رکھو انکے اور وصف کرو یعنے جو اللہ کے
شریک تمنے ٹھہرائے ہین انکے نام اور اوصاف کہ لائق انکے ہون بتاؤ اور دیکھو کہ لائق شرکت کے اور مستحق عبادت کے ہین یا نہین

ع

مراد یہہ ہے کہ اللہ کو حی اور قادر اور خالق اور رازق اور سمیع اور بصیر اور علیم اور حکیم کہتے ہین اور ان نامون مین سے
ایک کا بھی اطلاق بتون پر نہین ہو سکتا اَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ اس چیز
کے کہ نہین جانتا بیچ زمین کے یعنے شریک اپنے کو الوہیت مین اور یہہ نجاننا اسواسطے ہے کہ نہین شریک اسکا نفی
علم یہان واسطے انتفاء معلوم کے ہے اَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ یا نام رکھتے ہو بتون کے شرکا ساتھ ظاہر کے بات سے یعنے
فقط نام رکھ لیتے ہو بغیر اعتبار معنے کہ جیسے زنگی کہتے ہین کافور اور بزرگ اسکو جو ہو عقل سے دور بَلْ زُيِّنَ
لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ بلکہ زینت دیا گیا ہے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے مکر اونکا
انکا اور بند کئے گئے وہ راہ راست اور دین درست سے وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ نہین
واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ واسطے کافرونکے ہے عذاب بیچ زندگا
دنیا کے قتل اور قید اور قحط اور اور مصیبتونکا اور البتہ عذاب آخرتکا سخت تر اور دشوار تر ہے اشہر وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ
وَاقٍ اور نہین واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ صفت اس بہشت کی کہ وعدہ
کئے گئے ہین پرہیزگار اسمین جانے کا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ چلتے ہین نیچے درختون یا مکانون اسکے کے نہرین
أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا میوہ اسکا ہمیشہ رہیگا کبھی منقطع نہوگا بخلاف میوون دنیا کے اور ایسے ہی سایہ اسکا کوتاہ نہوگا
مثل سایون دنیا کے بلکہ دراز رہیگا امام قشیری نے کہا ہے کہ ایمان والے آج ظل رعایت مین ہین اور کل سایہ حمایت مین ہونگے اور عار
دنیا اور عقبی ظل عنایت مین ہین کہ ہمیشہ ظلیل ہے بیت ہر اگر سایہ عنایت ہے نہ دو جہانمین ہمین کفایت ہے
تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا یہہ بہشت آخر کام ان لوگونکا ہے جو پرہیزگار ہین وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ اور انتہا سے کار کافرونکا
آگ ہے دوزخ کی وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے یہود مین سے
عبد اللہ بن سلام اور یار انکے اور نصاری مین سے چالیس نجرانی اور آٹھ یمنی اور بتیس حبشی خوش ہوتے ہین ساتھ اس چیز
کے کہ نازل کی ہے طرف تیرے قرآن سے وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ اور بعضے جماعتون سے کہ کتابی کافر ہین جیسے یہود
مین سے ہے حیی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع وغیرہ اور نصاری مین سے اسید اور عاقب وغیرہ وہ شخص ہے کہ انکار کرتا ہے
بعضے اسکے کو کہ مخالف شریعت انکی کے ہے قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ کہہ انکو کہ سوا اسکے
نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین اللہ کو ایک جانکر اور نہ شریک لاؤن مین ساتھ اسکے مانند تمہار
کہ عزیر اور مسیح کو خدا کہتے ہو إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ طرف اسیکے پکارتا ہون مین لوگونکو اور طرف اسیکے ہے بازگشت میری
وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا اور جیسے کہ کتابین نازل کین ہمنے پہلے پیغمبرون پر موافق زبان امتون انکی کے ایسے ہی اتارا ہے
ہمنے قرآن کو کہ محکم ہے نسخ اور تغییر کا اسمین دخل نہین یا حکم کرنیوالا ہے درمیان حق اور باطل کے مترجم زبان عربی مین
تاکہ فہم اور حفظ مین انکو سہل ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون مشرکون کی بعد اسکے کہ تجھے لینے

آپ کے دین کے طرف بلاتے ہین یا آرزو دون یہودون کے کہ رجوع تیرے اپنے قبلہ کیطرف کہ بیت المقدس ہے جیسا کہتے ہین
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اُس چیز کے کہ آئی تیرے پاس علم سے یعنے بت پرستون کے دین کا جھوٹ ہونا جان
لیا تو نے یا نسخ حکم نماز طرف قبلہ یہود کے پہچان لیا تو نے پھر اب جو پیروی کریگا انکی تو مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ
وَّلَا وَاقٍ ۝ نہین واسطے تیرے عذاب خدا سے کوئی دوست اور نہ بچانیوالا لکھا ہے کہ یہود طعن کرتے تھے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیطرف بہت مصروف ہین اور ہمیشہ عورتون سے صحبت رکھتے ہین اگر پیغمبر
ہوتے تو یہہ بات ہوتی یہہ آیت اُتری وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً اور البتہ
تحقیق بھیجے ہمنے پیغمبر پہلے تجھ سے اور کرین ہمنے واسطے اُنکے بی بیان اور اولاد وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ
بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھ حکم اللہ کے یہہ جواب ہے
مشرکونکا کہ کہتے تھے حکومت سے فلانا معجزہ ظاہر کرو سو حق تعالی نے فرمایا کہ کوئی نبی اپنے آپ سے معجزہ نہین کر سکتا
مگر اللہ اپنی قدرت سے جس وقت مناسب جانتا ہے ظاہر کرتا ہے لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ واسطے ہر وعدہ کے ایک لکھت ہے
جب اُسکا وقت پہنچا ظہور مین آیا یا واسطے ہر وقت کے ایک حکم ہے لکھا گیا کہ نہین ٹلتا یا واسطے ہر مدت کے [illegible]
بندون کے سے ایک کتاب ہے نزدیک اللہ کے کہ اسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ
وَيُثْبِتُ مٹاتا ہے خدا جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے وَعِنْدَهٗ
اُمُّ الْكِتَابِ ۝ اور نزدیک اُسکے اصل کتاب ہے کہ لوح محفوظ ہے کوئی کتاب نہین مگر اسمین لکھی ہے سمجھ لیجئے کہ
تفسیر مین محو اور اثبات کے بہت اقوال ہین بعضے کہتے ہین کہ حفظہ جو اعمال اقوال بندے کے لکھتے ہین اور اُس دفتر کو بارگاہ
کبریا مین لیجاتے ہین محو کرتا ہے اُنمین سے جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے بعضے کہتے ہین کہ احکام شرایع
کے موافق زمانون کے اور مصلحت خلق کے نسخ کرتا ہے اور حکم دوسرے اثبات کرتا ہے یا محو کرتا ہے جو ان کو اور اثبات
کرتا ہے بڑھانے کو علمائے دین کہتے ہین کہ محو کرتا ہے جو چاہے مگر چھ چیزین قائم رکھتا ہے سعادت اور شقاوت
موت اور حیات رزق اور اجل یہہ [illegible] زاد المسیر مین ہے کہ نزدیک اللہ کے دو کتابین سوا ام الکتاب
کے مٹانا اور ثابت رکھنا انسے تعلق رکھتا ہے لوح محفوظ ان ست ہے ابو الدرداء نے پیغمبر خدا سے نقل کیا ہے کہ
جب تین ساعت رات باقی رہتی ہے حق تعالی نظر کرتا ہے بیچ اُس کتاب کے کہ سوا اُسکے کوئی اُسپر نظر نہین کرتا اور
جو چاہتا ہے اُسمین سے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے فصول مین ہے کہ محو کرتا ہے رقم انکار قلوب ابرار سے
اور اثبات کرتا ہے اُسکی جگہہ رموز اسرار سلمی نے محمد رازی سے نقل کی ہے کہ شبلی سے سُنا مین نے کہ مٹاتا ہے شہود
عبودیت اور لوازم اُسکے سے جو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے شہود ربوبیت اور لوامع اُسکے سے جو چاہتا ہے کشف الاسرار مین
ہے کہ دل خائف سے ریا لیجاتا ہے اور اخلاص رکھتا ہے شک دور کرتا ہے یقین ثابت کرتا ہے بخل محو کرتا ہے سخاوت اثبات کرتا ہے

حرص اٹھاتا ہے قناعت رکھتا ہے حسد دفع کرتا ہے شفقت قائم کرتا ہے اور دل راحی سے اختیار لیجاتا ہے اور تسلیم
رکھتا ہے تفرقہ محو کرتا ہے جمع اثبات کرتا ہے اور دل سے عجب رسوم انسانیہ دور کرتا ہے اور نعوت ربانیہ رکھتا ہے امام قشیری
نے کہا ہے کہ محو کرتا ہے حظوظ نفسانی کو اور اثبات کرتا ہے حقوق ربانی کو یا شہود خلق مٹاتا ہے اور شہود حق
ثابت کرتا ہے یا آثار بشریت محو کرتا ہے اور انوار احدیت ثابت کرتا ہے اوپر سے گھٹاتا ہے اور ادھر سے بڑھاتا
ہے کہ اول آپ تھا آخر بھی آپ ہی رہتا ہے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الٰہی جلال عزت تیرے نے جائے اشارت
نہیں چھوڑی اور محو اور اثبات تیرے نے رسی اضافت کی توڑی مجھے گھٹایا تجھے بڑھایا یہاں تک کہ آخر میں وہی
رہگیا جو اول میں تھا بیت پہلے وہ تھا میں نتھا جب میں ہوا وہ گم کیا اب یہہ گم جانا میرا اثبات کا اسکا دالا
وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ اور اگر دکھاویں ہم تجھکو بعضے
چیز کہ وعدہ دیتے ہیں ہم کافروں کو عذاب سے یا قبض کرلیویں ہم تجھکو پہلے اس سے پس سوا اسکے نہیں کہ اوپر تیرے
پہنچا دینا ہے پیغام کا اور اور بتا دینا ہے احکام کا فقط اور اوپر ہمارے حساب لینا ہے انکا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی
الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اور کیا نہیں دیکھا اہل مکہ نے کہ ہم چلے آتے ہیں یعنے حکم ہمارا چلا آتا ہے زمین کفار کو
گھٹاتے ہیں ہم اسکو کناروں اسکے سے یعنے انکے قبضہ سے نکال کر مسلمانوں کے تصرف میں لاتے ہیں یا یہہ بات
یہود کو فرماتا ہے کہ زمین اور ملک اور قلعے انسے لیکر مسلمانوں کو دیتے ہیں وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ
اور اللہ حکم کرتا ہے ساتھ نقصان زمین یہود کے اور ادبار انکے کے اور ساتھ زیادتی بلاد اسلام کی اور اقبال
انکے کے نہیں کوئی روکرنیوالا اور پیچھے ہٹانے والا واسطے حکم اسکے کے وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور وہ جلدی لینے
والا ہے حساب بعد عذاب دنیا کے کہ قتل اور اجلا ہے انسے جلد حساب کریگا آخرت میں وَقَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِھِمْ اور تحقیق مکر کیا ان لوگوں نے یعنے یہودوں نے یا مشرکوں نے کہ پہلے تھے ان یہود یا کفار سے کیا کرتے
تھے بیچ ساتھ پیغمبروں اپنے کے فَلِلّٰہِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا پس واسطے اللہ کے جزا سب مکروں انکے کی یَعْلَمُ
مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ جانتا ہے جو کچھ کماتا ہے ہر نفس نیکی اور بدی سے اور جزا اسکی تیار کرتا ہے
وَسَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ اور شتاب جان لیوینگے کافر یہود اور بت پرست کہ قیامت کو واسطے کس کے
ہے عاقبت نیک اس گھر کی وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے
مشرکان مکہ سے یا رؤسا یہود سے کہ نہیں تو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا اللہ کا ساتھ نبوت اور
دعوت کے قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ کہہ کفایت ہے اللہ گواہی
دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمھارے ساتھ اسکے کہ میں رسول اللہ ہوں اور دوسرا وہ شخص ہے کہ
پاس اسکے ہے علم کتاب کا یعنے لوح محفوظ کا اور وہ جبرئیل علیہ السلام ہے کہ وحی لوح محفوظ سے لاتا ہے یا علم

ع

قرآن کا ہے اور وہ سومنین ہیں یا علم توریت کا ہے اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے ہیں رضی اللہ عنہم چنانچہ علی مرتضی رض سے زاد المسیر میں مروی ہے واللہ اعلم بالصواب سورۂ ابراھیم علیہ السلام مکی ہے باون آیتیں ہیں سات سو اکتیس کلمے ہیں تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں فواصل اسکی ادم نظر صلب زل ہیں اور ربط اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورہ رعد یہہ ہے کہ سورہ رعد میں بیان توحید و مآب اور اوصاف خدا اور قرآن اور اولو الالباب اور ذکر کفر اور زشتی افعال اور قبح اعمال کفار تھا اس سورہ ابراھیم میں تسلی دل پیغمبر اور ذکر اوصاف اور مدح سرور اور احوال انبیا اور جفا کشی اور جبر اور تحمل انکا اور لئے قوم پر اور ہلاک ہونا اشقون کا بیان فرمایا ۔۔

سورة ابراهيم عليه السلام مكية   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   وهي اثنان وخمسون اية

الٓر ابو منصور ماتریدی نے شرح تاویلات میں لکھا ہے کہ حروف مقطعہ آزمایش ہیں واسطے تصدیق مومن اور تکذیب کافر کے اور اللہ بندو نکو ساتھ جس چیز کے چاہے آزماوے بعضے کہتے ہیں کہ الف انا کا اور لام اللہ کا اور رے ارے کی ہے یعنے انا اللہ ارے یا یہہ حروف نام قرآن کے ہیں الر یعنے قرآن كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ ایک کتاب ہے کہ اتارا ہے ہمنے اسکو طرف تیرے یا الر نام اس سورہ کا ہے مبتداء اور کتاب بطریق اسم جنس خبر لے ہذہ السورۃ کتاب اور بتاویل انا اللہ ارے تقدیر کلام کی ہذا الکتاب ہے اور تنکیر کتاب کی واسطے تعظیم کے ہے یعنے ہذا کتاب عظیم انزلناہ الیک لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ توکہ نکالے تو لوگونکو بسبب دعوت کرنیکے ساتھ مضمون اسکے کے اندھیروں سے کفر اور نفاق اور شک اور بدعت کے طرف روشنی ایمان اور اخلاص اور یقین اور سنت کے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار انکے کے یا ساتھ توفیق اسکے کے امام قشیری نے کہا کہ تاکہ نکالے تو ظلمت تدبیر سے طرف نور شہود تقدیر کے بحر الحقائق میں ہے کہ ظلمات حقیقت عبودیت سے طرف نور تجلی صفت ربوبیت کے صاحب تاویلات نے کہا کہ ظلمات کثرت سے طرف نور وحدت کے یا ظلمات حجب افعال سے اور اسماء اور صفات سے طرف نور وحدت ذات کے اور حقیقت یہہ ہے کہ کوئی ظلمت برابر پندار ہستی کے نہیں جو یہہ زنگار آئینہ دل سے ساتھ صیقل لا الٰہ کے نفی ہو کر دور ہو نور اثبات الا اللہ جلوہ دکھاوے اور لمعان تجلیات الٰہیہ مرات باطن میں پرتو فگن ہو کر سالک کو اس سے اور غیر اسکے سے پھیر دے حتی کہ اسکو نہ اپنا شعور رہے نہ شعور عدم شعور یہہ مرتبہ فناء اتم کا ہے کہ سالک نہ آپ رہتا ہے نہ اسکی صفات بعد اسکے قیام اسکا ساتھ اسکے ہے اگر کہتا ہے اس سے کہتا ہے اگر سنتا ہے اس سے سنتا ہے بلکہ آپ درمیان سے اٹھ ہی جاتا ہے کہنے سننے والا وہی ہوتا ہے یہہ مرتبہ بقائے اکمل کا ہے نظم نہ رہتا ہے سالک نہ اسکا وجود نہ اسکی صفات اور نہ اسکا شہود خدا لیئے خدا ایک رہ جاتے ہے بن اسکے نظر کچھ نہیں آتی ہے لکھا ہے کہ انواع اضلال ظلمات میں داخل ہیں اور
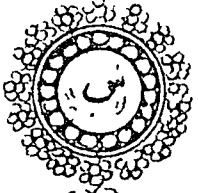
اقسام ہدایت کو نور شامل ہے یعنے ساتھ دعوت قرآن کے لوگوں کو گمراہی سے براہ راست پہنچاوے تو
جیسا کچھ فرماتا ہے الی صراط العزیز الحمید تو کہ نکالے تو لوگوں کو ظلمات سے طرف نور کے یعنے طرف راہ عزت
والے لائق تعریف کی گئی کی اور وہ راہ دین اسلام کی ہے پس بیچ صفت عزیز حمید کے فرماتا ہے اللہ الذی
لہ ما فی السموات وما فی الارض معبود بحق وہ کہ واسطے اسیکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ
بیچ زمین کے ہے وویل للکفرین من عذاب شدید اور وائی ہے واسطے کفر کرنیوالوں قرآن کے عذاب
سخت سے کہ انکو پہنچیگا الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا
وہ کافر جو دوست رکھتے ہیں زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہیں لوگوں کو راہ اللہ کے سے یعنے منع
کرتے ہیں ایمان لانے سے پیغمبر اور قرآن پر اور چاہتے ہیں واسطے راہ حق کے کجی یعنے کہتے ہیں کہ یہ
راہ کج ہے منزل مقصود کو نہیں پہنچتی اولئک فی ضلال بعید یہ لوگ بیچ گمراہی کے ہیں دور حق
سے لیکن حقیقت میں ضلال کے ہے اور وصف ضلال ساتھ اسکے قبیل اسناد مجازی سے ہے زاد المسیر
میں ہے کہ قریش کہتے تھے کیا حال ہے کہ سب کتابیں زبان عجمی نازل ہوئے ہیں اور کتاب کہ اوپر
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آئی ہے عربی ہے یہ آیت اتری کہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
اور نہیں بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان قوم اسکے کے تو کہ بیان کرے واسطے انکے اوامر اور نواہی اور وہ
سمجھیں اور عذر نکریں کہ ہم زبان اس نبی کی نہیں سمجھتے پس جس قوم پر پیغمبر آیا ہے اسی قوم سے ہوا ہے اور انمیں پیدا
ہوا اور مبعوث ہوا ہے کیونکہ ہر پیغمبر کو پہلے دعوت اپنے نزدیکونکی کری چاہئے بعضوں نے کہا ہے کہ ضمیر قومہ کی راجع
طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنے سب کتابیں لغت عرب پر نازل ہوئے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام نے
ترجمہ اسکا جدی جدی زبانوں میں موافق قوم ہر نبی کے کیا ہے لباب میں ہے کہ نہیں بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر
ساتھ زبان ایک قوم کے کہ جسپر مبعوث ہوا اور تجھے بھیجا ہمنے ساتھ زبان قوم تیری کے اوپر سب لوگونکے بھیجکے
کہ بعضے مفسرین نے جو یہ خدشہ کیا ہے کہ جو پیغمبر کہ مبعوث امم مختلفہ پر ہو چاہئے کہ اسپر کتب متعدد اوپر زبانوں انکے
کے اتریں جواب اسکا یہ ہے کہ اختلاف السنہ مودی باختلاف کلمہ ہے اور اضاعت فضل اجتہاد و تعلم الفاظ و معانی ہر لغت
میں کہ ساتھ زبان انکے کے ہے اور حرمان علوم سے جو متشعب ہیں انسے پس نزول انکا ساتھ ایک لغت کے محض فضل اور
عین حکمت ہے فیضل اللہ من یشاء ویہدی من یشاء پس گمراہ کرتا ہے اللہ جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے
چاہے وھو العزیز الحکیم اور وہی ہے عزت والا غالب اپنے حکم میں حکمت والا گمراہ کرنا اور راہ دکھانا اسکا بوجہ حکمت ہے
ولقد ارسلنا موسی بایتنا ان اخرج قومک من الظلمت الی النور اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیوں قدرت اپنی
کے یا ساتھ معجزات روشن کے مانند عصا اور ید بیضا کے اور کہا ہمنے یہ کہ نکال قوم اپنی کو اندھیروں سے جہالت اور تنگی

طرف روشنی علم اور یقین کے یا یا ہر لا قوم قبطیون کو کہ اُنپر مبعوث ہی تو اندھیرون کفر کے سے طرف
روشنائی ایمان کے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ط اور نصیحت دے انکو ساتھ دنون خدا کے یعنی ساتھ ان
دنون کے کہ عذاب کیا تھا اللہ نے کافرونکو جنمین یا یاد دلوا بنی اسرائیل کو وہ دن کہ جن دنون فرعونیونکے
ہاتھ مین گرفتار تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت
الٰہی کی واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بلا پر شکر کرنیوالے کے عطا پر وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ اَنْجٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے یعنی
بنی اسرائیل کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کہ دی تھی اوپر تمھارے جبوقت کہ نجات دی تمکو لوگون
فرعون کے سے کہ چکھاتے تھے تمکو برا عذاب کہ تمکو بندگی مین اپنے رکھکر سخت کام بتاتے تھے وَيُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو کہ نجومیون نے کہا تھا بنی اسرائیل مین
لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کے ہلاک کا سبب ہوگا اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھارے کو واسطے خدمت بی بیون
انکی کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اس بخشش کے آزمایش بھی پروردگار تمھارے کی طرف سے بڑی ہے اس
نجات کے نعمت تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل جب آگاہ کیا تمکو پروردگار
تمھارے نے اگر شکر کروگے تم اوپر نعمت میرے کے البتہ زیادہ دونگا مین تمکو نعمت وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ
اور اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اوپر نعمت میرے کے تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہی اوپر ناشکرونکے سمجھ لیجے کہ
شدت عذاب دنیا مین نعمت لے لینا ہی اور آخرت مین عذاب دینا شیخ ابو عبد الرحمن سلمی نے ابو علی جرجانی
سے نقل کیا ہی کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ ایمان کے اور اگر شکر کروگے ایمان
پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ احسان کے اور اگر شکر کروگے احسان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ معرفت کے
اور اگر شکر کروگے معرفت پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ مقام وصلت کے اور اگر شکر کروگے وصلت پر زیادہ
کرونگا درجہ قربت کا اور اگر شکر کروگے قربت پر زیادہ کرونگا انس اور مشاہدت اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ
شکر ترقی بخشنے والا مدارج اعلیٰ کا اور چڑھانے والا معارج کا ہی بیت موجب افزونی نعمت ہی شکر شاکر
را فت عجب دولت ہی شکر وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝
اور کہا موسیٰ نے ای گروہ میری اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین سارے جن اور آدمی پس
تحقیق اللہ بے پرواہ ہی عبادت اور شکر تمھارے سے تعریف کیا گیا ہی بغیر تعریف کرنے خلق کے سے اور ہر ذرہ
مخلوقات کا شکر نعمت اسکی مین گویا ہی اور زبانین تمام اشیا کی تسبیح اور حمد مین اسکے ناطق بیت دو جگ مین
فیض نعمت معمور ہی اسکا ہر ذرہ کی زبان پر مذکور ہی اسکا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ

کیا نہین پہنچی تمکو خبر اُن لوگونکی کہ پہلے تم سے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی یہہ تتمہ کلام موسیٰ عم کا ہی یا ابتدا
سخن ہی حضرت حق فرماتا ہی زمانے والونکو ہمارے پیغمبر کے وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اُن لوگون کے کہ
پیچھے اُنکے تھے لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ نہین جانتا کوئی اُنکو سبب کثرت کے مگر اللہ تبیان مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے
بہت ایسی امتون کو عرب عجم مین ہلاک کیا ہی اور نشان اُنکا نہین چھوڑا کہ سوا اللہ کے کوئی اُنسے آگاہ ہووے
معالم مین ابن عباس سے نقل ہی کہ درمیان عدنان اور ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے اُن کے
لوگون کی کسیکو سوا اللہ کے خبر نہین جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ آئے تھے اُنکے پاس
پیغمبر اُنکے ساتھ دلیلون ظاہر کے کہ اللہ کی کتابین ہین یا اُنکے معجزے تھے پس پھیر لئے ہاتھ اپنے بیچ مُنہہ اپنے
کے یعنے اُمتون نے ہاتھ اپنے دانتون مین پکڑے خشم رسل سے یا ہاتھ منہہ پر رکھے تعجب سے یا انگلیان منہہ مین عرض
کہ چپ ہو بعضون نے کہا ہی کہ ہاتھ اپنے منہہ پر پیغمبرون کے رکھے کہ مت بولو وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ
اور کہا اُنھون نے تحقیق ہمنے کفر کیا ساتھ اُسکے اپنے زعم مین وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ اور تحقیق ہم البتہ بیچ
شک کے ہین اُس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمکو طرف اُسکے کہ توحید اور ایمان ہی شک قلق مین ڈالنے والے کے یا

تہمت مین ڈالنے والے کے یعنے باوجود شک کے پیغمبرون کو تہمت اغراض فاسدہ کی دیتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي
اللَّهِ شَكٌّ کہا پیغمبرون نے اُنکے کہ ہم تمکو اللہ کیطرف بلاتے ہین کیا بیچ وجود اللہ کے شک ہی اور حال یہہ ہی
کہ اتنی دلیلین اوپر وجود اُسکے قائم ہین کہ کچھ شک رہا ہی نہین فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانونکا
اور زمین کا يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى بلاتا ہی تمکو طرف ایمان کے تو کہ بخشے واسطے تمھارے
جب ایمان لاؤ تم یعنے گناہ تمھارے یعنے جو قبل ایمان کے کئے ہین اور تو کہ ڈھیل دیوے تمکو عذاب دینے مین ایک وقت
مقرر تک کہ موت ہی قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا کہا اُنھون نے جواب مین پیغمبرون کے نہین ہو تم مگر آدمی مثل
ہمارے شکل صورت مین کچھ فضل تمکو ظاہر مین ہمپر نہین پھر تم کیون مخصوص نبوت پر ہو کہ ہمسے کہتے ہو کہ ایمان لاؤ ہم پر
تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ بند کرو ہمکو ساتھ دعوی پیغمبری
کے اُس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ ہمارے بتون کی پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل روشن اوپر صحت دعوے
اپنے کے یا اوپر استحقاق اپنے کے ساتھ فضیلت نبوت کے گویا کہ وہ معجزے دیکھتے تھے اعتبار نہین کرتے تھے اور عناد کے
سبب اور معجزہ طلب کرتے تھے جیسے کہ ستاتے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ
نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ کہا واسطے اُنکے پیغمبرون اُنکے نے نہین ہم مگر
آدمی مثل تمھارے یعنے شریک بشریت مین تمھارے ہین ہم ولیکن اللہ تعالیٰ احسان کرتا ہی اوپر جسکے کہ چاہے
نعمت نبوت کی بندون اپنے سے وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین ہی واسطے ہمارے یہہ

کہ لاؤ

کہ لے آوین تمھارے پاس کوئی دلیل یعنے جو معجزہ کہ تم چاہتے ہو مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنے ہم اپنی طرف سے بغیر اللہ کے
چاہے کے کچھ نہین کر سکتے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کرین ایمان والے
وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا اور کیا ہے واسطے ہمارے یہہ کہ نہ توکل کرین اوپر اللہ کے
اور حال آنکہ تحقیق دکھائین اُسنے ہمکو راہین ہماری کہ اُنسے پہچانے اُسکو اور جانین کہ سب کام اُسیکے اختیار مین ہے
وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا اور البتہ صبر کرینگے ہم اوپر اُسکے کہ ایذا دیتے ہو تم ہمکو ساتھ جھٹلانے کے اور مخالفت کرنیکے
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے یعنے ثابت رہین
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے واسطے
پیغمبرون اپنے کے البتہ نکال دیوینگے ہم تمکو زمین و دیار اپنے سے یا البتہ پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کے یا مراد پھر
آنے سے وہ لوگ ہین جو اُنکی قوم سے ایمان لائے تھے فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ پس وحی
بھیجی طرف پیغمبرون کے پروردگار اُنکے نے اور قسم کھائی کہ البتہ ہلاک کرینگے ہم کافرون کو وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور البتہ بساوینگے ہم تمکو زمین اُنکی مین پیچھے ہلاکت اُنکے کے ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ
وَعِيْدِ یہہ وعدہ سچا ہے واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے مقام حکم میرے مین دن قیامت کے
اور ڈرتا ہے ڈرانے میرے سے ساتھ عذاب کے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور فتح مانگی پیغمبرون نے اوپر ہلاکت
دشمنونکے یا حکم طلب کیا پیغمبرون نے اور اُمتون نے یعنے کہا کہ ہم مین سے جو جھوٹھا ہو عذاب اُسپر آوے کے اللہ نے حکم
فرمایا پیغمبر اور ایمان لانیوالے بچ گئے اور نامراد ہوا اور ناامید ہوا خلاصی عذاب سے ہر ایک سرکش دشمنی کرنیوالا
ساتھ حق کے یا ظلم پھیرنیوالا حق سے مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ آگے اُسکے دوزخ ہے
یعنے حشر کے دن اُسکو دوزخ مین ڈالینگے اور پلایا جاویگا پانی سے کہ وہ پیپ ہے دوزخیون کے بدن سے نکلے ہوئے
یا پانی ہو مثل پیپ کے ہے يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ایک گھونٹ پئیگا اُسکو
اور نہ نزدیک ہوگا کہ گلے سے اُتار سکے اُسکو تلخی اور گندگی کے سبب اور آویگی اُسکو شدت اور سختی موت کی
ہر جگہہ سے یا ہر جانب سے اعضاؤن اُسکے سے یہان تک کہ ہر جڑ بال کے سے اور ہر انگلیون کے سے اور نہین وہ
مرنیوالا تو کہ چھوٹ جاوے عذاب سے عین المعانی مین ہے کہ روح اُسکی گلے مین اٹک رہیگی نہ باہر نکلیگی کہ مر جاوے
نہ اندر بدن مین جاویگی کہ زندہ ہو بلکہ ہو موافق حکم لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى کے درمیان مرنے جینے کے چھوڑ دینگے وَمِنْ
وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ اور آگے اُسکے باوجود اس شدت کے عذاب ہے گاڑھا یعنے اُس سے بھی بدتر کہ ہمیشگی ہے
دوزخ مین مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ صفت اُن لوگونکی کہ کافر ہوئے ساتھ
پروردگار اپنے کے یہہ ہے کہ عمل اُنکے مانند راکھ کے ہین کہ شدت کی ساتھ اُسکے باد نے بیچ دن آندھی والے کے حاصل

یہہ ہی کہ کافر ہوتا جو عمل اچھے کرتے ہین جیسے صلہ رحمی اور بردہ آزاد کرنا اور جہانونکو کھلانا پلانا اور مثل انکے مانند راکھہ
کے ہین کہ اندھی اور اڑجاوے پھر کوئی اس راکھہ کو جمع نکر سکے اور نفع ملے ایسے ہی قیامت کے دن لا یقدرون
مما کسبوا علی شیء نہ قدرت پاوینگے کافر اسمین سے کہ کمایا ہی دنیامین اور کسی چیز کے کیونکہ وہ سب ناچیز
ہوگیا ہوگا مطلق اثر ثواب اسکا نہ ملیگا ذلک ہو الضلل البعید یہہ سمجھ انکی کہ ہمنے نیکی کی ہی وہی گمراہی ہی
دور راہ حق سے الم تر ان اللہ خلق السموات والارض بالحق کیا نہین دیکھا تونے ای دیکھنے والے یا نہین
جانا تونے یہہ کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو ساتھ اسطرح کے کہ حق تھا پیدا کرنا ان یشا یذہبکم ویات
بخلق جدید اگر چاہے لیجاوے تمکو ای مکے والو اور معدوم کردے اور لے آوے خلقت نئی جگہہ تمہارے
کہ کفر اور تکذیب مین تمہاری طرح نہون وما ذلک علی اللہ بعزیز اور نہین یہہ معدوم کرنا اور موجود کرنا اوپر اللہ کے
دشوار کیونکہ وہ قادر بالذات ہی اور قدرت اسکی اختصاص نہین رکھتی کہ یہہ کرے وہ نکر سکے بلکہ سب اسکو یکسان
ہی بہت کام دشوار ہووے یا آسان اسکی قدرت کے آگے ہی یکسان وبرزوا للہ جمیعا اور ظاہر ہونگے اور
نکلینگے قبرون سے واسطے حکم اللہ کے اور محاسبے اسکے کے سب مردے کافر اور مسلمان سمجھ لیجئے کہ صیغہ ماضی کا
واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہی فقال الضعفؤا للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فہل انتم مغنون عنا من عذاب اللہ
من شیء پس کہینگے ناتوان کافر یعنے کمینے واسطے ان کافرون کے کہ تکبر کرتے تھے یعنے اشراف قوم کے جبکہ دنیامین وہ کمینے
تابع تھے تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع جھٹلانے مین پیغمبرونکے اور کہا ماننے مین رسولون کے پس کیا ہو تم دفع
کرنیوالے ہم سے عذاب خدا کے کو کچھ یعنے اس عالم مین تمہارے تابع تھے اب اس عالم مین کچھ عذاب اللہ کا ہم سے
دفع کروگے قالوا لو ہدینا اللہ لہدینکم کہینگے وہ متکبر عذر لاکر کہ ای قوم اگر ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ ہدایت کرتے ہم
تمکو یعنے وہ اگر راہ نجات کی عذاب سے دکھاتا ہمکو تو تمکو بھی ہم دکھا دیتے لیکن طریقہ چھٹکارے کا مسدود ہی اور ہماری
شفاعت تمہارے حق مین درگاہ کبریا مین مردود ہی پھر ناامید ہوکر کہینگے کہ آو جمع ہوکر گریہ وزاری جناب باری مین
کرین شاید کہ قبول ہو اور عذاب سے چھوٹین پس پانچ سو برس اور روینگے تڑپینگے اور ثمرہ نجات نہ پہنچیگا کہینگے
سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص برابر ہی اوپر ہمارے تڑپین ہم یا صبر کرین ہم یعنے فائدہ
ہمین کسی ایک سے نہین پہنچتا نہین واسطے ہمارے جگہہ بھاگ جانیکی عذاب دوزخ سے وقال الشیطن لما قضی
الامر اور کہیگا شیطان جسوقت فیصل کیا جاویگا کام یعنے جب اللہ تعالی حکم فرماویگا کہ بہشتی بہشت مین جاوین
اور دوزخی دوزخ مین سب دوزخی جمع ہوکر شیطانکو ملامت کرینگے وہ دوزخی نکلکر منبر آتشین پر کہیگا ای بدبختو ملامت کرنیوالو
ان اللہ وعدکم وعد الحق تحقیق اللہ نے وعدہ کیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ حشر اور جزا ہوگی ووعدتکم فاخلفتکم اور وعدہ دیا
تھا مینے تمکو جھوٹا کہ نہ قیامت ہوگی نہ حساب اور اگر فرضا ہوگا بھی تو بت شفاعت کر لینگے پس خلاف کیا تھا مینے تم سے سو آج خا

ماہو گیا

ہوگیا وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اور نتھا واسطے میرے اوپر تمہارے کچھ غلبہ کہ زبردستی تمکو کافر اور عاصی کرتا
یا نتھی واسطے میرے اوپر حجت قول میرے دلیل إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي مگر یہہ کہ پکارا تھا مین نے تمکو ساتھ وسوسے
اور فریب کے بے حجت اور دلیل پس قبول کیا تمنے واسطے میرے جلدی اور غور نکی تمنے اپنے مآل کار مین فَلَا
تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ پس مت ملامت کرو تم مجھکو فقط وسوسے ڈالنے کے کیونکہ مین دشمن تھا تمہارا
اور دشمن برے سے برا کام دشمن کے حق مین چاہتا ہے اور ملامت کرو اپنی جانونکو کہ میرا کہا مان لیا اور اللہ نے
جو فرمایا کہ بینتکم الشیطان وہ نہ سنا مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ نہ مین ہون چھڑانیوالا اور فریادرس تمہارا
عذاب سے اور نہ تم ہو چھڑانیوالے اور فریادرس میرے إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ تحقیق مین نے کفر کیا آج ساتھ
اس چیز کے کہ شریک کیا تھا تمنے مجھکو ساتھ خدا کے فرمانبرداری مین پہلے اس سے دنیا مین یعنے شرک تمہارے
سے بیزار ہوا مین إِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ تحقیق ظالم یعنے مشرک واسطے انکے ہے عذاب دردناک دائم
قائم وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ اور
داخل کئے جاوینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے نیک بہشتونمین کہ چلتی ہین نیچے درختون انکے سے نہرین
درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ انکے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی ملائک کو حکم
فرماویگا وہ انکو اعزاز اکرام سے ریاض دار السلام مین داخل کرینگے تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ دعا ملاقات
انکے کی بیچ بہشت دار السلام کے سلام ہوگی کہ دال اوپر سلامتی آفات کے ہے یعنے فرشتے انکو سلام کرینگے یا وہ مؤمن
ایک دوسرے کو سلام کرینگے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا اے بندہ
بینا اور دانا یہہ خطاب ہر ایک کو ہے جو مستحق خطاب کے ہو کہ واسطے سمجھانے تمہارے کیونکہ بیان کی اللہ نے مثال
کلمۂ پاکیزہ کی کہ کلمۂ توحید ہے یا دعوت اسلام كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ مانند درخت
پاکیزہ کے ہے کہ نخل خرمہ ہے یا نہال بہشتی جڑ اسکی محکم زمین مین ہے اور شاخین اسکی بیچ آسمان کے تُؤْتِي أُكُلَهَا
كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ درخت خرمے کے
تقدیر ہر حین چھ مہینے مین کہ انمین شگوفہ لگ کر پک کر نفع کھانیکا پہنچاتا ہے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ
خَبِيثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اور مثال کلمۂ ناپاک کی کہ کلمۂ کفر ہے یا دعوت عبادت
اصنام مانند درخت ناپاک کے جیسے حنظل کہ کڑوا بدبو ہے اور باوجود اس خباثت کراہت کے جسم پکڑ گیا ہے اوپر سے
زمین کے نہین واسطے اسکے قرار اور استحکام یعنے نہ جڑ اسکی زمین مین ہے نہ ڈالیان اسکی ہوا پر نظم نہ جڑ زمین
مین ہے اسکی کہ ہو ثبات و قرار نہ شاخ نکلی ہوئی جسمین ہوئے برگ و بار تھا و خاک پہ ایک بیل سے ہے کانٹون دار

کہ نفع کچھ بھی نہیں اور رنج ہے بسیار سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے تشبیہ دی ہے مثال ایمان کو کہ جڑ اسکی دل مومن میں
ثابت ہے اور اعمال اسکے طرف اعلیٰ علیین کے بلند اور ثواب انکے سے ہر وقت بہرہ مند ہے ساتھ درخت
خرمے کے کہ بیخ اسکی مضبوط اور شاخیں اسکی پر نفع اور ہر وقت نافع خلق ہے اور مثال دی کلمہ کفر کو اور عبادت
اصنام کو کہ دل کافروں میں پیدا ہے اور بسبب عدم حجت کے استحکام نہیں اور عمل بھی جو مقصد قبول کو پہنچے اس سے صادر
نہیں ہوتا ساتھ درخت حنظل کے کہ نہ اصل کو اسکے قرار ہے نہ فرع کو اسکے اعتبار نظم ایمان کا بھی عجب شجر سایہ دار
نافع ہے ہر روش کہ پر از برگ و بار ہے اور کفر کے شجر میں نہ میوہ نہ سایہ ہے غیر از ضرر نہ نفع ہے اسمیں نہ فائدہ ہے
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ بات
محکم کے کہ کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله ہے بیچ زندگانی دنیا کے کہ کچھ بلا آوے وہ اس سے نہیں پھرتے جیسے زکریا
اور یحییٰ اور جرجیس اور شمعون اور مانند انکے پیغمبروں سے علیہم السلام یا ثابت رکھتا ہے مومنوں کو بیچ دنیا
کے یعنے دم مرگ تاکہ خاتمہ انکا اوپر اسی کلمے کے ہوتا ہے وَفِي الْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے یعنے قبر میں کہ پہلی منزل ہے
آخرت کی منزلوں میں تو کہ جواب منکر نکیر کا بوجہ ثواب دیتا ہے یا دنیا سے مراد قبر ہے اور آخرت سے موقف سوال
وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو کلمہ توحید کے طرف نہ دنیا میں راہ پاتے ہیں اور نہ وقت سوال
قبر کے وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنے جسکو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے کلمہ توحید پر جسکو
چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ بدل
ڈالا انھوں نے نعمت کو اللہ کے کفر سے یعنے شکر نعمت کو ساتھ کفران نعمت کے یا نفس نعمت کو ساتھ کفر کے پس
وہ نعمت اللہ نے انسے لے لی مراد اس سے مکے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حرم میں انکو بسایا اور کشایش
رزق کی کی اور نعمت وجود باجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور انھوں نے ناشکری کی سات برس
قحط میں مبتلا رکھا اور بعضوں کو انمیں سے حرب بدر میں مقتول اور مغلوب کیا حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ
عنہما سے منقول ہے کہ مراد اس قوم سے دو قبیلے ہیں بنی امیہ اور بنی مغیرہ کہ نعمت حق کو تغیر دیا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ اور اتارا قوم اپنی کو گھر ہلاکت کے میں کہ جہنم ہے جہنم عطف بیان دار البوار کا ہے يَصْلَوْنَهَا
داخل ہونگے بیچ اسکے وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بری ہے جگہہ قرار کی دوزخ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اور مقرر کیے واسطے اللہ کے
شریک بیچ عبادت کے کہ انکو پوجتے ہیں یا بیچ نام کے کہ انکو اله کہتے ہیں لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ تو کہ گمراہ کریں لوگوں کو
راہ اللہ کی سے کہ طریق توحید ہے قُلْ تَمَتَّعُوْا کہہ کہ فائدہ اٹھاؤ دنیا میں ساتھ آرزوں اپنی کے یعنے چھوڑ دو انکو
اپنی ہوئی عبادت میں کما ہیں یہ امر واسطے تہدید کے ہے یعنے دو چار روز اسیطرح گذارو فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ
پس تحقیق بازگشت تمھاری طرف آگ دوزخ کے ہے قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

کہہ

﴿﴾ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے امر کر واسطے بندون میرے کے جو ایمان لائے ہین کہ قائم رکھین نماز کو
اور خرچ کرین اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے خیرات چھپا کر دین کہ نفل اخفا بہتر ہے اور زکوٰۃ
ظاہر دین کہ فرض مین اظہار اولی ہے اور یہہ چیزین کرین مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ پہلے اس سے کہ
آوے وہ دن کہ نہ بیچنا ہے بیچ اُسکے اور نہ دوستی یعنے دن قیامت کا کہ اسمین نہ خرید و فروخت ہے کہ تدارک
اپنے تقصیر کا کرے اور نہ دوست کسیکا کوئی ہے کہ اُس سے نفع لے بلکہ اغلب دوست دشمن ہو جاوینگے الاخلاء
یومئذ بعضھم لبعض عدو اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ
رِزْقًا لَّكُمْ اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اُتارا آسمان سے پانی پس نکالا سبب اُس پانی کے
میوون سے رزق واسطے تمھارے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے تمھارے کشتی کو
کہ چلتی ہے بیچ دریا کے ساتھ حکم اُسکے جس جگہہ کہ چاہتے ہو تم وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے
نہرون کو یعنے تیار کیا واسطے نفع اور مصرف تمھارے کے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ اور مسخر کیا واسطے نفع اور روشنی
تمھارے کے سورج کو اور چاند کو در الحال کہ ہمیشہ پھرنے والے ہین وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے رات
اور دن کو کہ آگے پیچھے چلے آتے ہین ایک سونے اور راحت کیواسطے دوسرا کسب معیشت کے لئے وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ
مَا سَاَلْتُمُوْهُ اور دی تمکو یعنے ہر چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم اُسکو اور نہین سوال کرتے ہو تم اسکو یعنے جسکی تمھین احتیاج ہے
خواہ تمھارا خواستہ تمھین دی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی کہ اپنے فضل اور کرم سے تمھین
دین ہین نہ گن سکوگے انکو سلمی نے کہا ہے کہ مراد اس نعمت سے پیغمبر ہمارے ہین صلعم اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ
تحقیق انسان البتہ ظلم کرنیوالا ناشکر ہے ظلم کرتا ہے کہ شکر نعمت سے غافل ہے اور کفران کرتا ہے کہ حقیقت منعم سے
جاہل ہے یا ظلوم ہے کہ محنت مین جزع اور شکایت کرتا ہے اور کفار ہے کہ نعمت مین بخل کرتا ہے اور کسیکو نہین دیتا
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے بیچ
مناجات اپنی کے ای پروردگار میرے کر اس شہر مکے کو امن والا اور ایکطرف کر مجھکو اور بیتون میرے کو اس سے
کہ عبادت کرین ہم بتونکی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ای پروردگار میرے تحقیق بتون نے گمراہ کئے بہت
لوگون مین سے یعنے یہہ سبب گمراہی کا ہوئے بتون کے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ پس جو کوئی پیروی کرے میری دین
میرے مین پس تحقیق وہ مجھ سے ہے یعنے میری ملت مین ہے وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جسنے نافرمانی
کی میری سوا شرک کے پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے یا قادر ہے کہ بخشے انکو اور رحمت کرے اُنپر ساتھ توفیق توبہ
کے یا بعد توبہ کے رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ای پروردگار ہمارے تحقیق مین نے بسائی ہے یعنے اولاد اپنی مراد
اس سے اسمعیل علیہ السلام ہین کہ جب بی بی ہاجرہ سے یہہ پیدا ہوئے زمین شام مین بی بی سارہ نے کہا کہ مجھے رشک آتا ہے ہاجرہ اور

بیٹے اسکے کو لیجا کر ایسی جگہ پر کہ پانی اور آبادانی نہو حضرت ابراہیم ؑ نے تامل کیا وحی نازل ہوئی کہ جو ارشاد کیا ہے
وہی کریں پس ابراہیم ؑ براق پر بیٹھے اور ہاجرہ اور اسمعیل کو اپنے ساتھ سوار کر کر تھوڑی دیر میں شام سے زمین حرم میں
آکر وادی مکے میں چھوڑ گئے اور دعا کی کہ الٰہی میں نے اتارا بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم بیچ میدان
بن کھیتی کے یعنے پانی نہیں جو کھیتی کی جاوے نزدیک گھر تیرے یا حرمت کے کہ زمانہ آدم ؑ میں تھا اور نہیں تو دعا کی
وقت ابراہیم علیہ السلام کے کہاں تھا ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تہوی الیہم ای پروردگار ہمارے
بسایا ہے میں نے انکو تو کہ قائم رکھیں نماز کو اور تیری عبادت کریں پس کر دلوں کو بعضے لوگوں کے کہ جذب محبت سے
جھکتے ہوں طرف انکے دعا ابراہیم علیہ السلام کی قبول ہوئی بعد جانے انکے کے زمانہ اندک میں چشمہ زمزم کا قدم
جبرئیل یا اسماعیل سے ظاہر ہوا لوگوں نے ارادہ اقامت کا وہاں کیا اور دن بدن شوق آدمیوں کا اسطرف زیادہ
ہے سمجھ لیجیے کہ اگر من تبعیضیہ من الناس میں نہوتا فارسی اور رومی اور ہندی اور ترکی اور یہودی اور نصرانی حرم
میں ازدحام کرتے اور پروانہ وار شعلہ جمال انکے پر گرتے پھر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ وارزقہم من الثمرات
لعلہم یشکرون اور رزق دے اس بلدے والوں کو میووں سے تو کہ وہ شکر کریں تیری نعمتوں کا یہ دعا
بھی قبول ہوئی باوجود اسکے کہ مکہ میں کھیتی کا ہے طرح طرح کے میوے بھرے ہیں تفسیر انوار میں ہے کہ سب فصلوں کے میوے
وہاں ہر فصل میں موجود ہیں اور جو تکرار دعا کا دلیل تضرع اور نیاز کی ہے پھر دعا کی کہ ربنا انک تعلم ما نخفی
وما نعلن ای پروردگار ہمارے تحقیق تو جانتا ہے جو چھپاتے ہیں ہم اور جو ظاہر کرتے ہیں مصرع بنائے نہان
و آشکار او ہے وما یخفی علی اللہ من شیء فی الارض ولا فی السماء اور نہیں چھپا اوپر اللہ کے کچھ بیچ زمین کے اور بیچ
آسمان کے الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل واسحٰق سب تعریف واسطے خدا کے ہے جسنے محض فضل
اپنے سے بخشا مجھکو اوپر بڑھاپے کے اسمعیل جون ستہ برس کی عمر میں پایا نوین سن میں اور اسحٰق کو برسکی عمر میں
پایا ایک سو بارہ برسکی سن میں ان ربی لسمیع الدعاء تحقیق پروردگار میرا البتہ سننے والا ہے دعا اور قبول کرنیوالا
ہے کہ دعا واسطے فرزندوں کے کی تھی سو مقبول ہوئی رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ای پروردگار میرے کر
مجھکو قائم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری کو بھی قائم رکھ اسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ اولاد ابراہیم ؑ
میں سے لوگ اوپر فطرت اسلام کے ہوتے ہیں اور ہونگے قیامت تک ربنا وتقبل دعاء ای پروردگار میرے
کرم کر اور قبول کر دعا میری ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور
ماں باپ میرے کو جو ایمان لاویں اور سب ایمان والوں کو جسدن قائم ہووے حساب خالق کا سمجھ لیجیے کہ دعا ایمان
والدین قبل نہی سے تھی اور ہنوز یاس انکے ایمان سے نہوئی تھی یا مراد آدم اور حوا ہیں اور ابن عباس رضی نے کہا کہ مراد
مومنوں سے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ ہے ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون اور گمان

مت گمان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ غافل ہے اس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم یہہ خطاب ظاہر مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مراد غیر آپ کے ہے اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ سوا اسکے
نہین کہ ڈھیل دیتا ہے عذاب لانے کو واسطے اُس دن کے کہ خیرہ ہو جاوینگی بیچ اُسکے نظرین ہول اور دہشت
دیکھکر یا چڑھ جاوینگی نظرین مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ درانحال کہ صاحب نظرون کے دوڑتے ہونگے طرف
اسرافیل علیہ السلام کے کہ انکو عرصہ محشر مین بلاوینگے اونچا کئے ہوئے سرون اپنے کو لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ
نہ پھر آوینگی طرف اُنکے نظرین اُنکی کہ اپنے آپ کو دیکھین وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ اور دل اُنکے گرے ہوئے ہونگے
یا خالی ہونگے فہم اور خرد سے بسبب غلبہ وہشت اور حیرت کے وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا
لوگون کو یعنے ملنے والون کو اُس دن سے کہ آویگا انکو عذاب اور وہ دن موت کا ہے یا قیامت کا فَيَقُولُ الَّذِينَ
ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ پس کہینگے وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شرک
اور تکذیب کے اے پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمکو یعنے ہمین دنیا مین بھیج اور عذاب ہمارے کو مہلت دے ایکوقت نزدیک
تک تا کہ قبول کرلین ہم پکارنے تیرے کو یعنے اُس شخص کے کو کہ توحید کیطرف بلاوے اور پیروی کرلین ہم رسولون کی
أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ جواب مین اُنکے فرشتے کہینگے کیا نتھے تم کہ قسم کھاتے تھے
پہلے اس سے دنیا مین کہ نہین واسطے تمھارے زوال مراد یہہ ہے کہ کہتے تھے ہم دنیا ہی مین رہینگے آخرت کو
نہین جاوینگے وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ اور رہتے تھے تم بیچ گھرون اُن لوگون کے کہ ظلم کیا تھا
اُنھون نے جانون اپنی پر ساتھ کفر کے مثل فرعون اور عاد اور ثمود کے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور ظاہر
ہوا تھا واسطے تمھارے کیونکر کیا ہمنے ساتھ اُنکے یعنے آثار نزول عذاب کے اُنکے مکانون مین دیکھ لئے تھے تمنے
وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ اور بیان کین ہمنے واسطے تمھارے مثالین احوال اُنکے سے وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ
مَكْرُهُمْ اور تحقیق مکر کیا تھا ان لوگون نے مکر اپنا اور نزدیک اللہ کے ہے جزا مکر اُنکے کی وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ
مِنْهُ الْجِبَالُ اور تھا مکر اُنکا کہ ٹل جاوین اُس سے پہاڑ شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تشابہت پہاڑ کی دی
یعنے کافرون نے حیلے اُٹھائے کہ شریعت کو جو ثبات اور استحکام مین مثل کوہ ہے زائل کرین سو کیا مجال ہے کہ یہہ
امر محال ہے بیت کوہ کو چاہے لے اُٹھا کاہ کی کب مجال ہے دین خدا کو مردودون کم کرے یہہ محال ہے یا یہہ معنے
ہین کہ تحقیق تھا مکر اُنکا سختی اور ہول مین ساختہ و پرداختہ تا کہ جگہہ سے ٹل جاوے اُس مکر سے پہاڑ معالم مین
علی مرتضی رضی سے منقول ہے کہ یہہ آیت نمرود کی شان مین ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آتش سے سلامت
نکل آئے کہنے لگا کہ ابراہیم ترا خدا رکھتا ہے کہ آگ سے بچا دیا آسمان پر جاکے مین دیکھون اُسکو امیرون نے کہا کہ آسمان بہت
بلند ہے اُسپر چڑھنا محال ہے نمرود نے نہ سنا اور ایک عمارت بنوائی اونچی تین برس مین تیار ہوی اُسپر چڑھ کر

جو دیکھا تو آسمان ویسا ہی اونچا نظر آیا دوسرے دن وہ بات گر پڑی غصہ اسکا سوا تحمل میں آوینگا پھر جب نمرود
اور لوگ بہت ہلاک ہوئے نمرود مردود نے غصے ہو کر کہا کہ آسمان پر جا کر خدائے ابراہیم سے کہ منا امیر اگر راضی
جنگ کرونگا پھر چار کرگسوں کو خوب طرح سے پال کر موٹا اور قوت ور کیا اور ایک صندوق بنوایا اسکو دو کھڑکیاں
رکھیں ایک تلے ایک اوپر اور چاروں کونوں پر چار نیزے لگائے حکم پھر نیزے پر ایک ایک مردار لٹکا دیا اور
چاروں طرف صندوق کے چاروں کرگسوں کو باندھ لیا اور نمرود مردود ایک رفیق کو ساتھ لے اس صندوق میں جا
بیٹھا کرگسوں نے جو مردار دیکھا اڑے صندوق کو لئے ہوئے بعد ایکدن اور ایک رات کے اوپر کی کھڑکی کھولکر
جو دیکھا آسمان ویسا ہی بلند تھا نیچے کی کھڑکی کھولی رفیق سے کہا دیکھ اسنے دیکھکر کہا کہ پانی ہے پانی نظر آتا ہے
پھر بند کرکے ایکدن اور ایک رات اڑا اوڑنے دیا پھر اوپر کی کھڑکی کھولکر دیکھا تو وہی حال آسمانکا تھا نیچے کھڑکی کھولکر
دیکھا تو دھواں اور اندھیرا تھا اور کچھ سوجھتا تھا ڈرا اور نیزوں کو جھکا دیا مردار نیچے لٹک گئے کرگسوں نے تلے اترنے
کا ارادہ کیا اترتے اترتے زمین پر لگے اور وقت اترنے کے کرگسوں کے پروں کی آواز ایسی ہیبت ناک تھی کہ پہاڑ
مقاموں اپنے سے زائل ہوجاویں فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ پس ہرگز مت گمان کر اللہ کو خلاف
کرنیوالا وعدے اپنے کا پیغمبروں اپنے سے یعنی وعدہ فتح کا جو فرمایا ہے کہ انا لننصر رسلنا اور ولاغلبن انا ورسلی یعنی
خلاف نکیا ہے بلکہ نگا اور تجھے اعدا پر فتح یاب کریگا إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ تحقیق اللہ غالب ہے بدلا لینے والا
اولیا کا اعدا سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ اسدن کہ بدلے جاویگی زمین دوسری زمین سے
اور بدلے جاوینگے آسمان دوسرے آسمانوں سے تیسیر میں ہے کہ بدلنا زمین کا برابر کر دینا پہاڑ اور درخت اور دریا
کا ہے اور بدلنا آسمانوں کا سیاہ کر دینا سورج اور تاروں کا ہے اور معالم میں ایک قول ہے کہ آسمانونکو
بہشت کر دینگے اور زمینوں کو دوزخ اور علی مرتضیٰ رض سے منقول ہے کہ زمین کو بدلینگے چاندی کی زمین سے
اور آسمان سونیکے آسمان سے اور ابن عباس رض کا قول بھی سو ہے اسی کا کہ کہا دن قیامت کے زمین نقرہ پاک
کی ہوگی کہ اسپر کچھ گناہ نکیا ہو وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور ظاہر ہونگے سب لوگ قبروں اپنی سے واسطے
حساب کے اللہ اکیلے غالب کے وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ اور دیکھیگا تو گنہگاروں کو مشرکوں کو اسدن
جکڑے ہوئے باہم زنجیروں کے بواسطہ شرکت کے عقائد اور اعمال میں باہم قرین کیا ہوا ہر ایک کو ساتھ اس
شیطان کے کہ وسوسہ ڈالنے والا اسکا تھا سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ کرتے انکے گندھک کے ہونگے کہ بہت
تیز اور بوئے سخت ہے اسکی سے معذب ہونگے لکھا ہے کہ گندھک دوزخ میں اور یہاں کے میں فرق ایسا ہی
ہے جیسا آتش دوزخ اور آتش دنیا میں وَتَغْشٰى وُجُوهَهُمُ النَّارُ اور ڈھانک لیگی منھوں انکے کو آگ لِيَجْزِيَ
اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ یہ متعلق برزوا کا ہے یعنی قبروں سے نکلینگے تو کہ جزا دیوے اللہ ہر جی کو جو کچھ کمایا اوس

اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہی حساب بندونکا ھٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِہٖ وَلِیَعْلَمُوْا اَنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ قرآن یا جو نصیحت اس سورۃ مین پہنچا دینا ہی واسطے لوگونکے بالکفایت ہی واسطے لیکے توکہ پند دیئے جاوین ساتھہ اسکے اور توکہ ڈرائے جاوین ساتھہ اسکے اور توکہ جانین تامل کرکے بیچ دلائل قدرت کے کہ اسمین مذکور ہین یہہ بات کہ سوا اسکے نہین کہ وہی معبود اکیلا اور توکہ نصیحت پکڑین صاحب عقل کے اور باز رہین مناہی سے اور نہ پھرین اوامر الٰہی سے نظم سراسر ہی قرآن وعظ اور پند اُسے گوش دل سے سن لی ہوشمند اوامر جو اسمین ہین سو تو لا بجا نواہی سے جان اپنی رافت بچا لگا دلپہ اپنے نہ عصیان کا داغ اشارہ اسی پر ہی ہذا بلاغ سورہ حجر مکی ننانوے آیتین ہین چھے سو چون کلمے ہین دو ہزار سات سو اکہتر حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ ابراہیم کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر وحی اور تبلیغ کے تھا ابتداء اس سورہ حجر کی ساتھہ ذکر کتاب حمید اور قرآن مجید کے فرمائی

ثلث وار بعون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الحجر مکیۃ

الٓرٰ حروف مقطعہ مین قول علما کے بہت ہین بعضے کہتے ہین کہ انکی معانی مین گفتگو کرنی حرام ہی متابع ہین کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معنی ان حروف کے پوچھی فرمایا کہ اگر مین انمین کلام کرونگا متکلف ہونگا اور اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اپنے کو ارشاد کیا ہی کہ کہہ ما انا من المتکلفین اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف اشارہ طرف ایک نام کے ہی چنانچہ یہان الرمین الف طرف اسم اللہ کے اور لام طرف اسم جبریل کے اور رے طرف اسم رسول کے ہی یعنے کلام اللہ کا بواسطہ جبریل بجانب رسول نازل ہوا تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ یہہ آیت کہ اُتری ہین آیتین ہین سورت کی اور قرآن روشن کی یا بیان کرنیوالے کی حق اور باطل کو بعضون نے کہا ہی کہ کتاب اور قرآن ایک ہی لیکن دو نام لائے تا کہ ہر نام دلالت اوپر معنے کے کرے اور تنکیر قرآن کی واسطے تعظیم کے ہی رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ بہت وقت دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہہ آرزو انکی دنیا مین ہوگی وقت فتح پانے مسلمانون کے یا دم مرگ ہوگی یا قبر مین یا دن قیامت کے یا وقت حساب کے یا اسوقت کہ گنہگار موحدون کو دوزخ سے نکالینگے اور مشرکون پر دروازے دوزخ کے بند کر دینگے پھر وہ سمجھینگے کہ اب خلاصی ہماری آتش دوزخ سے نہوگی آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم بھی اہل اسلام سے ہوتے نقل ہی کہ خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ کے پاس غوث الاعظم اور ابن سقہ چلے راہ مین ایک شخص نے پوچھا کہان جاتے ہو کہا فلان غوث الوقت کی زیارت کو کہا کہ مین بھی چلتا ہون اگر صاحب کشف ہونگے خطرہ میرے دل کا معلوم کر لینگے جب تینون انکی خدمت مین پہنچے حضرت غوث الاعظم کو بشارت دی انھون نے کہا شتاب ہی کہ منبر پر کھڑے ہو کر کہے تو کہ قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ اور ابن سقہ کو کہا کہ خاتمہ تیرا دین اسلام پر ہوگا اور اس شخص ثالث کو کہا کہ تا زمہ گوش غرق دنیا مین ہوگا پس جو انھون نے فرمایا تھا

وہی ہوا کہ غوث الاعظم کو وہی رتبہ ملا اور ابن سقّا بھی بدین اسلام ہوا اور وہ شخص ثالث نعمان نصاری پر مبتلا ہو کر
غرقۂ لجّہ دنیا ہوا وقت نزع کے اُس سے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور علم رکھتا تھا کچھ اسلام سے اسدن یاد رکھتا ہے کہا
کہ قرآن حفظ تھا سب بھول گیا مگر ایک آیت یاد ہے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ معاذ اللہ امتحان الٰہی کا
ایسا ہوتا ہے رُبَمَا تخفیف با سے قراءت نافع اور عاصم کی ہے اور باقی تشدید پڑھتے ہیں ذَرْهُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا
وَیُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ چھوڑ دے انکو یہہ لعن اہانت اور حقارت کا ہے یعنے کافروں سے ہاتھ اٹھا لو کہ دنیا میں
کھاویں اور فائدہ اٹھاویں اور غافل کرے انکو امید لمبی یعنے بہت جینے کا بھروسا اگر معاد اور مآل سے بےفکر رہیں پس
البتہ جانینگے آخر کار کردار اور کفار اپنے کو وَمَا اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا وَلَهَا کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ اور نہیں ہلاک کئے ہمنے کوئی بستی والے
مگر واسطے انکے لکھا ہوا ہے معلوم لوح محفوظ پر کہ کب تک سلامت رہینگے اور کب ہلاک ہونگے مَا تَسْبِقُ مِنْ
اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ نہیں آگے نکل جاتی کوئی جماعت وقت ہلاک اپنی سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہے
اُس سے یعنی اجل سے نہیں پیش و پس یک نفس ہو یک نفس بھی اجل پیش و پس وَقَالُوْا یٰاَیُّهَا الَّذِیْ
نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ اور کہا کافروں نے نزع کے ای وہ شخص کہ اتارا گیا ہے اوپر اسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ
ہے کہ ہمکو لوگوں سے طرف اپنے کے بلاتا ہے سمجھے لیجئے کہ یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے کیونکہ اعتقاد نزول کا قرآن کی
کریں اور دیوانہ ٹھہراویں یہہ کہاں ہو سکتا ہے لَوْ مَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَةِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ اور دوسری کہا کیوں نہیں لے
آتا ہمارے پاس فرشتوں کو گواہی پر اپنی رسالت کے اگر ہے تو سچوں سے دعوے پیغمبری میں پس حق تعالی جواب
میں انکے فرماتا ہے کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہیں اتارتے ہم فرشتوں کو مگر ساتھ وحی کے یا عذاب کے کہ
فرشتہ بصورت اصلی وقت عذاب کے نازل ہوتا ہے جیسے قوم ثمود نے جبرئیل علیہ السلام کو وقت صیحہ کے دیکھا تھا
یا وقت مرگ کے کہ ہر ایک دیکھتا ہے نُنَزِّلُ بصیغہ متکلم اور نصب ملائکہ قراءۃ حفص کی ہے اور حمزہ اور کسائی کی اور نا
نے کے بصیغہ مجہول قراءت ابوبکر کی ہے برفع ملائکہ وَمَا کَانُوْا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ اور نہیں اُسدن کہ فرشتے کو صورت
اصلی پر دیکھینگے مہلت دئے گئے یعنے اسوقت معذب ہونگے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ تحقیق
ہمنے اتارا ہے قرآن کو کہ یاد کر موعظت ہے اور ذکر بمعنے شرف بھی آتا ہے یعنے کتاب کہ موجب شرف خوانندگان ہے
اور ہم واسطے اسکے نگہبان ہیں تحریف سے یعنے شیطان نہ کلام باطل اسمیں زیادہ کر سکیگا نہ حق میں سے کم کر سکیگا یا
نگہبان ہیں یا ہم باز رکھینگے خلل سے یا نگاہ رکھنے والے ہیں ہم اسکو دلوں میں جیسے کہ چاہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر
لہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھرتی ہے یعنے نگہبان اُسکے ہیں ہم ضرر پہنچانے سے دشمنوں کے
نظم عداوت سے دوجگ کی کچھ ڈر نہیں ہے اگر دوست میرا نگہبان میرا ہو نہ شادی سے عالم میں پھر میں سماؤں
جو غمخوار میرا وہ جانان میرا ہو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ اور تحقیق بھیجے تھے ہمنے پیغمبر پہلے تجھ سے بیچ امتوں

پہلی امتون کے وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ اور نہین آتا تھا اُنکے پاس کوئی پیغمبر سے مگر تھے ساتھ
اُسکے ٹھٹھا کرتے تعجب کیا کہ یہہ معاند تجھہ سے کرتے ہین مراد اس سے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے فقط
آپ ہی کو قوم نے ایذا نہین دی تمام انبیا اسی بلا مین مبتلا تھے كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ جیسا کہ ٹھٹھا اور
انکار کرنا انبیا سے پہلی امتون کے دلونمین ڈالا تھا اسیطرح ڈالتے ہین ہم اس انکار اور استہزا کو بیچ دلون کافرون
زمانے تیرے کے لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ نہین ایمان لاتے ساتھہ قرآن کے اور تحقیق گذر گئی ہے عادت
اللہ کی بیچ ہلاک پہلون کے یعنے جو کوئی اُمتون سے ہلاک ہوا ہے بسبب نہ قبول کرنے حق کے اور جھٹلانے
پیغمبر کے ہوا ہے سمجھہ لیجئے کہ یہہ وعید اہل مکے کے حق مین ہے کہ تکذیب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کی اور معجزات
دیکھکر اور اور معجزے نئے نئے مانگنے لگے اور فرشتون کا اترنا گواہی رسالت دینے کو چاہنے لگے حق تعالی فرمایا
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ اگر کھول دیوین ہم اوپر انکے دروازے آسمان کے پس دنکو
ہو جاوین فرشتے انکی نظر دلمین بیچ اس دروازے کے چڑھتے اور اترتے لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا البتہ عناد
اور تنگ کے سبب کہینگے سوا اسکے نہین کہ مست ہو گئین ہین آنکھین ہماری یا باندھہ دئی ہے نگاہ ہماری کہ کچھہ
کا کچھہ سوجھتا ہے یا اگر دروازہ آسمان کا کھول دین اور کافر اُسپر جاکر عجائبات مشاہدہ کرین کہین کہ چشم بندی
ہماری کر دی ہے یہہ جو ہم دیکھتے ہین خارج مین وجود نہین رکھتا سکرت کو ابن کثیر نے بتخفیف کاف پڑھا ہے

اور باقی سب قرا بتشدید پڑھتے ہین بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ بلکہ ہم ایک قوم ہین جادو کئے ہوئے یعنے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمپر جادو کیا ہے جیسے اور معجزے دیکھکر کہتے تھے هذا سحر مستمر وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا
وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے بیچ آسمانون کے بارہ برج صورت صفت خواص مین ایک
دوسرے کے مخالف اور زینت دی ہمنے انکو یعنے ان برجون کو یا آسمان کو ساتھہ ستارون کے واسطے دیکھنے والونکے
سمجھہ لیجئے کہ آسمان کی مثل مانند خربوزے کے بارہ پھانکین ہین انہین برج کہتے ہین آفتاب ہر سال سب طے کرتا ہے
موسم گرمی سردی سے بدلتا ہے اور گرمی سے مینہہ آتا ہے مینہہ سے آبادی مخلوق کی ہوتی ہے پس حق تعالے
فرماتا ہے کہ آسمان مین ہمنے برج پیدا کئے اور رونق دی انکو واسطے ناظرین کے کہ نگاہ عبرت سے دیکھین اور قدرت
کاملہ پر اُس پیدا کرنیوالے کے دلیل پکڑین وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ اور نگاہ رکھا ہے ہمنے آسمانکو ہر ایک شیطان
راندے گئے سے کہ اُسپر چڑھے اور احوال اخبار وہان کی معلوم کرے إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ مگر جن
کہ چرالیا سننے کو یعنے فرشتون کی بات جاکر چوری سے سن لی پس پیچھے لگتا ہے اسکے شعلہ روشن ابن عباس سے
منقول ہے کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے عیسی ع م کے وقت تک شیطان آسمانون پر جاتے تھے اور فرشتون سے
جو اخبار لوح محفوظ پر تھی سنکر زمین پر آکر کاہنون سے کہتے تھے جب عیسی علی نبینا وعلیہ السلام پیدا ہوئے تین آسمانون پر جانا منع

شیطانونکا بند ہوا جب ولادت باسعادت ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون سے منع کیا جاتا انکا
اور واسطے رجم انکے کے ستارے روشن مقرر ہوئے اور کہانت کا دروازہ بند ہوگیا بیت کیون ممنوع ہو جاتا فلاک پر اب شیاطین
کہ تیرے وجود مین کیا اوج ہو ملعون لے دین کا وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ
اور زمین بچھائی ہمنے پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے اور ڈالے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ اور اگائی ہمنے بیچ زمین کے ہر ایک چیز کو تولی ہوئی
ترازوے حکمت مین یعنے اندازہ کی ہوئی ساتھ اندازہ معین کے جسطرح کہ ہمارے ارادہ مین آیا یا وہ چیز کہ تولین اور نامین موزون
کی معنی مستحسن کی مین یعنے ہمنے زمین مین چیزین اچھی فائدہ مند درخت اور کھیتیان وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ
لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ اور کئے ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے اسباب معیشتون کے لباس اور طعام سے اور کیا ہمنے واسطے تمھارے
اسکو کہ نہین تم واسطے اسکے رزق دینے والے یعنے خادم اور غلام یا سواریان اور انعام وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ
اور نہین کوئی چیز کہ آدمی طرف اسکے محتاج ہو مگر مین ہمارے پاس خزانے اسکے یعنے نیچے حکم ہمارے کے ہے اور ہم قادر
ہین اسکے پیدا کرنے پر بے تکلیف وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اور نہین اتارتے ہم اسکو مگر ساتھ اندازہ معلوم کے کہ نہ کم
اس سے چاہیئے نہ زیادہ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ اور بھیجا ہمنے باؤ کو بوجھل کرنیوالی یعنے پانی
ڈالنے والی ابر مین اور دانہ ڈالنے والی کھیت مین پس اتارا ہمنے آسمان سے پانی پس پلایا ہمنے تمکو وہ پانی اور اختیار دیا
تمکو اسپر وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ اور نہین تم اس پانی کو ذخیرہ کرنیوالے کوئے یا حوض مین یعنے نگاہ رکھنے والے مگر ہم حافظ
نگہبان اسکے ہین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہے کہ نہین ہو تم اللہ کے خزانہ رکھنے والے یعنے خزانے اسکے تمھارے
ہاتھ مین نہین بلکہ اور جو تمھارے ہاتھ مین خزانے ہین وہ بھی اسیکے ہین وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ اور تحقیق ہم جلاتے
ہین اور مارتے ہین لطائف قشیری مین ہے کہ زندہ کرتے ہین ہم دلون کو با انوار مشاہدہ اور مارتے ہین نفسونکو بتیار مجاہدہ
یا زندہ کرتے ہین موافقت طاعات مین اور مردہ کرتے ہین متابعت شہوات مین بحر الحقائق مین ہے کہ احیاء قلوب اولیا
ہم ساتھ انوار لمعات جمال کے اور امانت نفوس انکے کے کرتے ہین ہم ساتھ سطوات نظرات جلال کے یا موت اور حیات
دیتے ہین ساتھ روح نکالنے اور ڈالنے کے وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ اور ہم وارث ہین یعنے باقی بعد فناء سب خلق کے کیونکہ
میراث اسکو کہتے ہین جو ایک کے مرنیکے بعد دوسرے کو پہنچے پس سب فنا ہونیوالے ہین اور حق تعالی ہی کو بقا ہے وَلَقَدْ عَلِمْنَا
الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ اور تحقیق ہم جانتے ہین آگے پھرنیوالون کو تم مین سے اور تحقیق ہم
جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو باہم جانتے ہین پہلون اور پچھلون کو جو ہو گئے ہین آدم علیہ السلام کیوقت سے تا ایندم اور
جنکے تاقیامت یا جو پیدا ہو چکے ہین اور جو پیدا ہونگے یا جانتے ہین ہم پہلے قرنون کو اور قرن امت محمدیہ کو یا جانتے ہین انکو
جو مقدم ہین صف جہاد مین یا طاعت مین اور انکو جو موخر ہین انمین اسباب نزول مین ہے کہ ایک عورت حسینہ حضرت کے پیچھے صف
عورات مین نماز پڑھتی تھی بعضے لوگ پیچھے کھڑے ہوتے تھے اسکو دیکھنے کو بعضے آگے کھڑے ہوتے تھے کہ رکوع مین زیر بغل سے

جہانگیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مقدم اور مؤخر صف والوں کو جانتے ہیں ہم اور ہم پر کچھ چھپا نہیں وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اور
تحقیق پروردگار تیرا وہی اکٹھا کریگا انکو کہ مقدم اور مؤخر ہیں اور جزا ہر ایک کی دیگا اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق وہ حکمت والا
جاننے والا چھپے اور ظاہر کا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے آدم کو
خشک مٹی سے کہ ہاتھ مارے سے بجے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے تبیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خاک سے
پیدا کیا اسطرح کہ خاک پر مینہ برسایا وہ گل ہو گئی مدت تک اُسے چھوڑ دیا کہ جما ہوئی یعنے کیچڑ ہو گئی پھر پتلا بنایا اور مسنون
یعنے مصور ہے پھر چھوڑ دیا تو کہ خشک ہوا ہے اور مرتبہ صلصال کو پہنچے کہ ہاتھ مارے سے بجنے لگے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ
قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور جن کو کہ باپ پریوں کا ہے پیدا کیا ہمنے اسکو پہلے آدم سے آتش بے دود سے کہ لو ہے ابن مسعود سے
مروی ہے کہ سموم دنیا ایک جزو ہے ستر اجزائے سے اُس سموم کے کہ جس سے پیدا ہوا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ
خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے کہ تحقیق واسطے خلافت زمین کے
میں پیدا کرنیوالا ہوں بشر کو بجنے والے مٹی سے جو بنی ہو کیچڑ سڑے ہوئے سے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ
سٰجِدِيْنَ پس جب درست کروں میں صورت اور ہیئت اسکی اور پھونک دوں میں بیچ اُسکے روح آفریدہ اپنی سے کہ وہ
ساتھ اُسکے زندہ ہو جاویگا پس گر پڑو واسطے اُسکے سجدہ کرتے ہوئے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ پس
سجدہ کیا فرشتوں نے سب ساروں نے مگر ابلیس نے کہ تکبر کی راہ سے اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ نمانا یہہ کہ ہو ساتھ سجدہ
کرنیوالوں کے آدم کو قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ابلیس کیا ہے واسطے تیرے اور کیا
غرض تھی تیری یہہ کہ نہوا تو ساتھ سجدہ کرنیوالوں کے قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا
ابلیس نے کہ نہیں میں لائق اسبات کے کہ سجدہ کروں میں واسطے بشر کے کہ پیدا کیا تو نے اسکو مٹی بجنے والی سے جو تھی سڑی
ہوئے کیچڑ سے یعنے اسکو تو نے بُرے عنصر سے پیدا کیا کہ خاک ہے سڑی بدبو اور مجھے اچھے عنصر سے بنایا کہ آگ ہے
پس روحانی لطیف کیونکر جسمانی کثیف کے آگے سر جھکاوے بیت صورت آدم پہ کی اُسنے نظر معنی آدم سے تھا وہ بے خبر
دیکھکر ویرانہ ظاہر پھر گیا یہہ نہ سمجھا گنج مخفی ہے پھر قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ فرمایا حق تعالیٰ نے ابلیس کو پس نکل
آسمان سے یا بہشت سے یا گروہ ملائکہ سے یا صورت ملکی سے یا مرتبے سے کہ رکھتا ہے پس تحقیق تو راندہ ہوا ہے بھلائی
اور برائی سے وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے دن قیامت تک لباب میں ہے
کہ قیامت تک اوپر تیرے لعنت کرینگے پھر عذاب تجھے ہوگا کہ لعنت بھول جاویگا قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
کہا ابلیس نے اے پروردگار میرے پس مہلت دے مجھکو اُسدن تک کہ اٹھائے جاوینگے لوگ غرض اسکی یہہ تھی کہ مروں
کیونکہ جانتا تھا کہ بعد بعث کے موت نہیں حق تعالیٰ نے قبول کر کر قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ
فرمایا پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہے تو دن وقت معلوم کے یعنے زمانہ فنا خلق تک ساتھ نفخہ اولی کے کیونکہ مذہب

جمہور بھی ہے کہ نفخہ اولی نفخہ موت ہے اور نفخہ ثانیہ نفخہ احیا اور درمیان اُن دونون نفخون کے بقول اشہر چالیس برس ہین
پس ابلیس چالیس برس مردہ رہیگا پھر اٹھایا جاویگا قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ کہا ابلیس نے
ای پروردگار میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو یا قسم ہے اسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ زینت دونگا مین واسطے اُن آدمیون
کے گناہون کو بیچ زمین دنیا کے گھر غرور کا ہے مدارک مین ہے کہ ابلیس نے دوبار قسم کھائی ہے گمراہ کرنے پر آدمیون کے ایکبار
ساتھ صفت ذات کے کہ فبعزتک لاغوینہم اور ایکبار ساتھ صفت فعل کے کہ بما اغویتنی اور فقہا نے فرق کیا ہے
درمیان ان دونون کے اہل عراق کہتے ہین کہ قسم کھانا ساتھ صفات ذاتیہ کے مثل قدرت اور عظمت اور عزت کے
یمین ہے اور ساتھ صفات فعلیہ کے جیسے رحمت اور غضب ہے یمین نہین اور اصح یہہ ہے قسم عرف پر ہے جسکو
محاورے مین لوگون کے قسم کہتے ہین وہ قسم ہے اور نہین تو نہین اور بعضے کہتے کہ بما اغویتنی مین بے سببیہ ہے چنانچہ پہلے
ترجمہ لکھا گیا وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ اور گمراہ کرونگا مین انکو سب کو مگر بندے تیرے انمین سے
جو خالص کئے گئے ہین شرک جلی اور خفی سے مکر اور فریب میرا انمین اثر نکریگا قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ فرمایا اللہ تعالی نے
یہہ اخلاص ایمان مین راہ ہے کہ حق ہے اوپر میرے رعایت اسکی سیدھی کہ کجی نہین رکھتے اور جلد مقصود کو پہنچاتی ہے یا علی
یعنی الی ہے یعنے اخلاص راہ ہے طرف میرے سیدھی إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ
تحقیق بندے میرے اخلاص والے نہین واسطے تیرے اوپر انکے قوت اور غلبہ مگر جسنے پیروی کی تیری گمراہون سے ہے اور
اسپر تجھے غلبہ ہے وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ اور تحقیق دوزخ جگہہ وعدے انکے کی ہے سب کے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ
واسطے دوزخ کے سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ واسطے ہر ایک دروازے کے گمراہون مین سے ایک حصہ ہے
قسمت کیا ہوا سمجھہ لیجئے کہ مراد دروازون سے طبقے ہین اور واسطے ہر طبقے کے ایک قوم مقرر ہے جہنم جائے
گنہگاران اہل توحید ہے لظی مقام ترسایون کا ہے حطمہ مکان یہود کا سعیر جگہہ صابیون کی کہ بیدین ہین سقر مقر [illegible]
جحیم محل مشرکون کا ہاویہ کہ سب سے نیچے کا درکہ ہے موضع منافقون کا ہے امام ابو منصور ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہے کہ مراد ابواب
سے طبقات ہین اور جو مومن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہنے کے انکے واسطے کوئی طبقہ نہین ہے پہلا طبقہ دہریون کا ہے
دوسرا ثنویون اور مشرکون عرب کا تیسرا براہمہ کا کہ مطلقا منکر رسالت ہین چوتھا یہود کا پانچوان نصاری کا چھٹا مجوس کا
ساتوان منافقون کا بحر الحقائق مین ہے کہ دوزخ کے موافق خصائل رذائل کے سات درکے ہین حرص شر(؟) حقد حسد غضب شہوت
کبر بعضون نے کہا ہے کہ دوزخ کے سات دروازے اسواسطے ہین کہ ساتون اعضا آدمی کے کہ چشم اور گوش اور زبان اور بطن اور فرج
اور دست اور پا ہین اگر نافرمانی کرین ایک ایک کو ایک ایک دروازے سے دوزخ مین داخل کرین نظم ساتون اعضا کو
اپنے رکھ تو امنہ(؟) جب تلک ہو جرم و عصیان سے بچا نہ ہفت در دوزخ کے تا ہو جائین بند نہ واسطے تیرے بہشت [illegible] وعظ و پند نہ تجھہ مین
ہے دوزخ کے یہہ ساتون ہین در نہ ہوگے نافرمان انکو [illegible] بند رکھ انکو گناہون [illegible] وہ نہ کھل ہے [illegible] وجاوینگے کھولا انکو جو
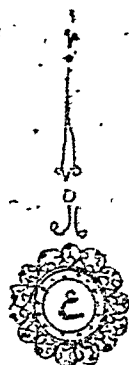
معصیت سے فتح اور طاعت سے بند ہوتے ہین یہہ یاد رکھہ ای ہوشمند اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ تحقیق
بچنے والے پیروی ابلیس کے سے بیچ بہشتون کے اور چشمون کے ہین یعنے ایسے جنتون مین ہین کہ وہان
نہرین شراب کی اور دودھ کی اور شہد کی اور آب شیرین کے جاری ہین اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ
کہینگے فرشتے انکو کہ داخل ہو بہشتون مین ساتھہ سلامتی کے سب آفتون سے یا ساتھہ سلام کے
درانحال کہ امن مین ہو زوال سے وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ اور نکال ڈالا ہمنے
جو کچھہ بیچ سینون انکے کے تھا ناخوشی سے دنیا مین حضرت امیر سے منقول ہی کہ امید رکھتا ہون کہ مین
اور طلحہ اور زبیر ہون یا حسد سے وہان کے کہ درجے ایک دوسرے کے دیکھکر رشک کھائین درانحال کہ بھائی ہو جاوینگے
آپسمین مہربانی اور دوستی مین اوپر تختون طلائی مرصع بجواہر کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے لکھا ہی کہ بہشتی پشت
ایک دوسرے کی نہین دیکھینگے کیونکہ جہان یہہ جاوینگے اور جدھر منہہ کرینگے تخت بھی انکے اسطرف پھر جاوینگے
پس ہر حال منہہ ہی ایک دوسرے کا دیکھینگے لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ نہ لگیگی انکو بہشت مین
سختی اور محنت کیونکہ وہ گھر تنعم اور راحت کا ہی اور نہ وہ بہشت سے نکالے گئے ہونگے یعنے ہمیشہ بہشت مین
رہینگے لکھا ہی کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین آئے صحابہ کو ہنستے دیکھکر
کہا کہ کیا ہی کہ تمکو خندان دیکھتا ہون مین صحابہ اس بات سے عتاب آپکا سمجھے آپ وہان سے گئے اور حجرہ شریفہ
تک نہین پہنچے تھے کہ پھر آئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کیون
میرے بندونکو نا امید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ خبر دے بندون میرے کو یہہ کہ مین ہون بخشنے
والا اس کے کہ بخشش چاہے مہربان اوپر اسکے کہ توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ اور یہہ کہ عذاب
میرا عاصی پر کہ توبہ اور استغفار سے پھرا ہی وہی عذاب دردناک نظم غفران و رحمت اپنی دونو بیان کر کر نہ
تعذیب کا قہر کا ارشاد کر دیا ہی نہ رافت یہہ وعدہ لطف تاکید عفو کے ساتھہ نہ سابق غضب سے لاکر دل شاد کر دیا ہی
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ اور خبر دے بندون میرے کو مہمانون ابراہیم علیہ السلام کے سے کہ تین فرشتے تھے یا آٹھہ یا
بارہ بشارت دینے کو انہین اور ہلاک کرنے کو قوم لوط علیہ السلام کے آئے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا
جسوقت داخل ہوئے اوپر اسکے کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے تحقیق ہم تم سے ڈرتے ہین سمجھہ لیجے کہ وجہ دہشت کی یہہ تھی کہ بے اذن اور بیوقت آئے تھے یا کھانا
انکا نہین کھایا تھا پس فرشتون نے قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ کہا مت ڈر تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین
تجھکو ساتھہ لڑکے علم والے کے یعنے اسحق کے کہ جب بلوغ کو پہنچیگا علم نبوت اسکو حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤی
اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کہا ابراہیم عم نے کیا بشارت دیتے ہو تم مجھکو اوپر اسکے کہ لگا ہی مجھکو بڑھاپا یعنے نہ

بڑھاپے مین بیٹا ہوگا پھر جوان ہو جاویگا پس ساتھ کس چیز کے خوشخبری دیتے ہو تبشرون کو نافع بکسر نون ساتھ تخفیف
اسکے پڑھتا ہے اور باقی ساتھ فتح اور تخفیف کے قالوا بشرناک بالحق فلا تکن من القانطین کہا فرشتون نے خوشخبری
دیتے ہین ہم تجھکو ساتھ راستی اور درستی کے بیشک و شبہ پس مت ہو تو ناامیدوان سے کہ جو قادر ہین مان باپ کے پیدا کرنے پر
اسکو بڑھاپے مین اولاد دینا کیا مشکل ہے قال ومن یقنط من رحمۃ ربہ الا الضالون کہا ابراہیم علیہ السلام نے مین رحمت پروردگار
اپنے سے ناامید نہین اور کون ہے کہ ناامید ہو رحمت رب اپنے کی سے مگر گمراہ بیت جنہنے اسکی وسعت رحمت
کو پہچانا نہین یعنی اُنہنے راہ معرفت کو راستا جانا نہین یقنط کو ابوعمرو اور کسائی بکسر نون پڑھتا ہے اور ایسے ہی یقنطون کو
اور سورہ روم مین اور لا تقنطوا کو سورہ زمر مین اور باقی سب ساتھ فتح کے تینون جگہہ جب ابراہیم علیہ السلام نے
کئی فرشتون کو دیکھا تامل کیا کہ یہہ سب ایک بشارت کے واسطے نہین آئے کچھہ اور بھی مہم ہوگی قال فما خطبکم ایھا
المرسلون کہا پس کیا ہے مہم تمہارے اے بھیجے ہوئے اللہ کے قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین الا آل لوط کہا انہو
نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ قوم لوط علیہ السلام کی ہے انکو ہلاک کرین مگر
کنبا لوط کا انا لمنجوھم اجمعین الا امراتہ قدرنا انہا لمن الغابرین تحقیق ہم نجات دینے والے ہین انکو سب کو مگر جورو
اسکے کو مقرر کر رکھا ہے ہمنے یہہ کہ وہ پیچھے رہنے والون سے ہے شہر مین واسطے عذاب کے لمنجوھم کو حمزہ اور کسائی بسکون
نون اور تخفیف جیم پڑھتے ہین اور ایسے ہی لنجینہ کو سورہ عنکبوت مین اور باقی فتح نون اور تشدید جیم دونو جگہہ پڑھتے
ہین لیکن انا منجوک کو ابن کثیر اور ابوبکر اور حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم اور باقی بفتح نون اور تشدید
جیم اور قدرنا کو ابوبکر بتخفیف دال یہان اور سورہ نمل مین اور باقی بتشدید دونو جگہہ پڑھتے ہین سمجھ لیجئے کہ نسبت
تقدیر کی فرشتون نے اپنے طرف کی واسطے قرب اور اختصاص کے والا فعل الٰہی ہے فلما جاء آل لوط ن المرسلون
پس جب آئے لوگون لوط کے پاس بھیجے ہوئے فرشتے قال انکم قوم منکرون کہا لوط نے تحقیق تم ہو قوم نا
پہچان قالوا بل جئناک بما کانوا فیہ یمترون کہا فرشتون نے ہم ناپہچان نہین بلکہ آئے ہین تیرے پاس ساتھہ
اُس چیز کے کہ تھی قوم تیری جہل اور عناد سے بیچ اسکے شک کرتی یعنے ہم عذاب کرنے کو انکے آئے ہین کہ تونے
وعدہ کیا تھا اور وہ شک جانتے تھے واتیناک بالحق وانا لصدقون اور لائے ہین ہم تیرے پاس ساتھہ حق کے یعنے
عذاب انکا حق ہے اور تحقیق ہم سچے ہین اس خبر مین فاسر باھلک بقطع من اللیل واتبع ادبارھم پس لیجا اپنے
رات مین اہل اپنے کو بیچ ایک ٹکڑے کے رات سے گذرے اور پیروی کر تو پچھاڑے انکے کی اور دور رہ پیچھے چل ولا
یلتفت منکم احد وامضوا حیث تؤمرون اور نہ پھر کر دیکھے تم مین سے کوئی شخص تو کہ وحشت عذاب کی
نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہان حکم کئے جاتے ہو یعنے شام کو یا مصر کو وہان اسکے لوگ ہلاک ہونگے وقضینا الیہ ذلک
الامر ان دابر ھؤلاء مقطوع مصبحین اور مقرر کر دیا ہمنے طرف اسکے یعنے حکم کیا یا وحی بھیجی اس بات کی کہ تحقیق

ع

خبر اس گروہ کی کاٹی جاویگی صبح ہوتے یعنے درانحال کہ صبح کرینگے سب مرے ہونگے کوئی باقی نرہیگا حدیث میں ہے
کہ جوروے لوط ع کے مہمانوں کو جو خوبصورت دیکھا قوم کو خبر کردی وَجَاءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور آئے شہر سدوم
والے خوشیان کرتے ہوئے اور السمین اکید و سیر کو مژدہ دیتے ہوئے بدفعلی کا خوبصورت لڑکون سے قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ کہا لوط ع نے تحقیق یہہ ہین مہمان میرے پس مت فضیحت کرو مجھکو مہمانون کو حقیر کر دَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
تُخْزُوْنِ اور ڈرو اللہ سے بدفعلی مین اور مت رسوا کرو مجھکو مہمانون کے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ
کہا انھون نے کیا ہمین منع کیا ہمنے تجھکو حمایت سے عالم کے لوگون کے یعنے غریبون کے کیونکہ بدفعلی انکی مخصوص غربا کے
ساتھہ تھی قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا لوط ع نے یہہ ہین بیٹیان میری یعنے لڑکئین امت میری کہ ہر نبی اپنی امت کا
بمنزلہ باپ کے ہے اگر ہو تم کرنیوالے میرے کہے کو تو انسے نکاح کرو لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ قسم ہے زندگی
تیرے کی ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق قوم لوط کی بیچ مستی گمراہی اپنی کے سرگردان تھی یا مستی غفلت اپنی مین
گمراہ تھے ابن عباس سے تبیان مین منقول ہے کہ اللہ تعالی نے بزرگتر جناب پیغمبر ہمارے سے کسیکو پیدا نہین کیا اور کسیکے
حیات کی قسم نہین کھائی سوا حیات آپکے کے تعظیم نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا کوئی کرے انکی تعریف پھر کیا کوئی قسم انکے
عمر کی کھائی ہے جو آیہ لعمرک ہے بہہ بھیجوائی ہے تاویلات ماتریدی مین ہے کہ حق تعالے اپنے مخلوق مین سے جسکی چاہے
قسم کھائے اور مخلوق کو کسیکی قسم سوا اللہ کے نہ کھانا چاہیئے لکھا ہے کہ لوط ع اہل اپنے کو شہر سے نکال لے گئے اور جبرئیل نے
صبح دم آواز کی فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ پس پکڑا اُس قوم کو آواز تند نے سورج نکلتے ہوئے اور اٹھالیا جبرئیل نے
لوط کے شہرون کو اور نزدیک آسمانکے لیجاکر الٹ دئے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ پس کیا ہمنے
اوپر اسکا نیچے اُسکے یعنے زیر و زبر کردیا اُن شہرون کو اور برسایا ہمنے اوپر انکے جو اُس قوم مین سے اور شہرون
مین گئے تھے پتھرون کو کنکر سے یا پتھرون کو جو سجل تھے یعنے نام ہر ایک کا لکھا تھا جسکی ہلاکت جس پتھر سے
ہوئی اسکا نام اُس پتھر پر لکھا تھا سمجھہ لیجئے کہ سجیل مٹی کے پکے ہوئے پتھر کو کہتے ہین یا اسم آسمان دنیا کا ہے
یا نام دوزخکا ہے اصل مین سجین تھا نون کو لام سے قرب مخرج کے سبب بدل دیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم لوط کے البتہ نشانیان ہین واسطے چہرہ پہچاننے والون کے کہ فراست سے
صورت دیکھکر حقیقت دریافت کرلیتے ہین وہ کون ہین مسلمان ہین کہ حدیث مین ہے اتقوا فراسۃ المومن
فانہ ینظر بنور اللہ لکھا ہے کہ مقبول ربانی خواجہ عبد الخالق عجدوانی قدس سرہ ایکدن معرفت مین کلام کرتے تھے
ایک جوان آیا صورت زاہدانہ بنائے خرقہ پہنے مصلی کاندھے پر ڈالے ایک گوشے مین آکر بیٹھہ گیا بعد ساعت کے
اُٹھا اور کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اتقوا فراسۃ المومن اہ سر اس حدیث کا کیا ہے
خواجہ نے فرمایا کہ سر اسکا یہی ہے کہ توڑ زنار اپنا توڑ اور ایمان لا کہا نعوذ باللہ کہ مین زنار رکھون خواجہ نے خادم کو اشارہ کیا

خادم نے خرقہ کھینچا زنار ظاہر ہوگیا وہ جوان اسیوقت زنار توڑ ایمان لایا پھر خواجہ نے کہا اے یارو آؤ توکہ موافقت
اس نوعہد کے ہین کہ زنار ظاہری توڑا ہے زنار باطنی اپنی قطع کرین خروش مجلس سے اٹھا سب قدم پر خواجہ کے گرے
اور تجدید بیعت کی تنظیم ظاہری زنار تار سوت توڑنا اور باطن مین توکل ناسوت چھوڑنا یعنے زنار خودی باہر آنے
کفر راہ حق ہے اطلاق انا عام کی توبہ ہے منہیات سے خاص کی توبہ ہے اپنے ذات سے رافت اسلام حقیقی ہے یہی
کرنا اثبات خدا نفی خودی وَاِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ۝ اور تحقیق وہ شہر ہولناک جسمین قوم لوط کی تھی البتہ بیچ راہ چلتے
کے ہے کہ قافلے والے ادھر سے آتے جاتے ہین اور آثار انکے دیکھتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ
اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت حق کے واسطے ایمان والون کے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ
اور تحقیق تھے رہنے والے ایکہ کے یعنے قوم شعیب ع کے البتہ ظالم ایکہ گھنے ہوئے درختون کو کہتے ہین انکے شہر مین درخت
اور سبزاہٹ تھا اسواسطے کہتے ہین اور وہ شہر درمیان مکہ اور شام کے تھا شعیب اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے مدین
والون نے انکو نا مانا چیخ سے ہلاک ہوئے سورہ ہود مین قصہ انکا گذرا اور اہل ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
پس بدلا لیا ہمنے انسے ساتھ عذاب یوم الظلہ کے کہ سورہ شعرا مین آویگا وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور تحقیق وہ دونون
ایکہ اور مدین یا سدوم اور ایکہ اوپر رستے ظاہر کے ہین کہ لوگ ادھر سے گذرتے ہین اور دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ
الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق جھٹلایا رہنے والون حجر کے نے کہ قوم ثمود کی تھی پیغمبرون کو یعنے صالح ع کو اور تکذیب
ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی ہے وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا اور دین ہمنے قوم ثمود کو آیتین اپنی سمجھ لیجئے کہ صالح
علیہ السلام پر کتاب اترنا معلوم نہین اسواسطے اکثر مفسرین نے آیات کو یعنے معجزات کہا ہے اور ناقہ کا پتھر سے نکلنا
عجب معجزہ ہے اور انکا مشتمل امور نادرہ مانند بزرگی خلقت کے کہ کوئی شتر اس عظمت کا نہ تھا اور جننا اسکے بچے کا نکلتے ہی پتھر سے
واقع ہوا اور دودھ دینا اسکے کہ تمام قوم ثمود کو کفایت کرتا تھا اور پانی پینا اسکے کہ روز نوبت اپنی مین تمام آب
یکبار پیجاتا تھا غرض یہ سب نشانیان قوم ثمود کو دکھائین ہمنے فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ پس تھے ان نشانیون سے منہ پھیر
والے ہوگا وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ اور تھے تراشتے پہاڑون سے گھر درانحال کہ امن چاہنے والے تھے انمین عذاب یا امن
تھے دینے انکے سے اور کومل لگانے سے انمین چوریون کے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ پس پکڑا انکو عذاب آواز سخت کی درانحا
لیکہ صبح کرنے والے تھے یعنے صبح ہوتے اتوار کے دن آواز سخت جبرئیل سے ہلاک ہوگئے چنانچہ سورہ ہود مین قصہ گذرا فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس نہ دفع کیا انسے عذاب اس چیز نے کہ تھے کماتے مال اور زر سے اور تھے بنانے مکان اور گھر سے
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ پس نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور اس چیز کو کہ درمیان
انکے ہے ملائک اور جن اور انس وغیرہ سے مگر ساتھ حکمت کے یا بسبب ظہور حق کے یا واسطے بیان حق کے وَاِنَّ السَّاعَةَ
لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اور تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہے اور اللہ بدلا لیگا جھٹلانیوالون سے پس

درگذر کر اور گذرنا نیک ہی **بیت** عفو کر جو نفس کو اپنے ہی کر یہ عفو اور صفح نیک و جمیل بعضے کہتے ہین
کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ تحقیق پروردگار تیرا وہی
پیدا کرنیوالا انفس اور آفاق کا جاننے والا اہل وفاق اور نفاق کا اسباب نزول مین ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے سات کاروان بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے بھرے ہوئے انواع طیب اور جواہر اور اسباب اور
لباس نفیس سے اور تیسیر مین ہی کہ سات کاروان قریش کے ایکدن مکے مین آئے اناج اور کپڑا بھرے ہوے بقدیر
بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر یہہ مال ہمارے ہاتھ مین ہوتا براہ خدا خرچ کرتے اور صاحب تیسیر نے کہا ہی کہ حضرت کی خاطر
مبارک مین گذرا کہ مسلمان ہو کے تنگی گذران کرتے ہین اور مشرک یہہ مال اسباب رکھتے ہین آیت اتری کہ
وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي اور تحقیق دی ہمنے تجھکو سات آیتین مثانی سے کہ قرآن ہی اور یہہ ہفت
آیت بہتر ہین اُن سات کاروان سے سمجھ لیجئے کہ مراد ان سات آیتون سے سورہ فاتحہ ہی یا ساتون
سورتین اول قرآن کی ہین جنہین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حامیمین ہین کہ عرائس قرآن ہین اور قرآن کو
مثانی اسواسطے کہا کہ احکام اور قصے مکرر مکرر آتے ہین یا مراد مثانی سے لکھا ہی یعنے الحمد کہ سات آیتین ہین
اور نماز مین مکرر پڑھی جاتی ہین یا دو بار نازل ہوئی یا متضمن ثناء الٰہی ہی وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ اور یاد دیا ہمنے
تجھکو قرآن عظیم کہ نزدیک ہمارے قدر اسکی بڑی اور ثواب قرات اسکے کا بہت ہی عطف قرآن کا سبع المثانی
پر کہ فاتحہ ہی یا سبع طوال یا حوامیم ہین قبیل عطف عام کے ہی اوپر خاص کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا
بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ مت لمبی کرو تو آنکھین اپنی طرف اُس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھ اُسکے کتنی
قسمون لوگون کافرونمین سے سمجھ لیجئے کہ نہی رغبت سے ہی نہ نظر سے یعنے اقسام کفرہ لوگ کہ یہود اور نصاریٰ
اور مجوس اور بت پرست ہین جو دنیا دولت دی ہی اُسپر مائل ہو کہ قلیل اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی بہ نسبت
اُن فضائل اور کمالات کے کہ تجھے عنایت فرمائے ہین **بیت** کیا قدر اسکی ہو تیرے ذات کے آگے ذرہ ہی
جہان تیرے کمالات کے آگے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر اصحابون اپنے کے مفلسی اور درویشی کا کہ کارساز حقیقی
مین ہون وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ اور نیچا بازو اپنا واسطے ایمان والون کے یعنے تواضع اور نرمی کر انسے کشف
الاسرار مین ہی کہ پست کرنا بازو کا کنایت خوش خلقی سے ہی **بیت** ہی کریم الخلق ذات پاک محبوب کریم
چست ہی بالا پہ اُنکے خلعت خلق عظیم وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ اور کہہ تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ظاہر بدلائل
کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے عذاب اتاریگے ہم تمپر كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ
عِضِينَ جسطرح عذاب اُتارا ہمنے اوپر بانٹ لینے والون کے جنھون نے کیا قرآنکو ٹکڑے ٹکڑے اور طرح طرح کی نسبت کرنے
لگے کہ شعر ہی اور سحر ہی اور کہانت ہی اور مفتری اور اساطیر الاولین عین المعانی مین ہی کہ ایک کہتا تھا سورہ بقر میرے

واسطے ہی دوسرا کہتا تھا سورۂ نمل میری ہے کوئی عنکبوت کو اپنی طرف مخصوص کرتا تھا اور یہہ سب باتین
ٹھٹھے بازی کی تھین لکھا ہے کہ ٹھٹھے کرنیوالے بارہ آدمی تھے کہ ولید بن مغیرہ نے موسم حج مین عقبات مکہ پر بھیج
دئے تھے کہ جو قافلہ آوے اسکو حضرت کی طرف سے پھیراوین اور کہہ دیوینے کہ یہہ شاعر ہے ساحر ہے اور قرآن
کو صفات مذکورہ بیان کرین فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس قسم ہے پروردگار تیرے
کی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے بانٹنے کا یا جھٹلانے کا نقل ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت آئی تین برس تک لوگو کو دعوت اسلام مخفی فرمائی پھر جبرئیل آئے
اور یہہ آیت لائی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ پس آشکار کر اس چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہے
تو اوامر اور نواہی سے اور منہہ پھیر مشرکون سے لکھا ہے کہ پانچ شخص اشراف قریش مین سے حضرت پر بہت
ہنستے تھے اور درپے ایذا دیتے تھے ایکدن آپ جبرئیل کے ساتھہ مسجد حرام مین بیٹھے تھے کہ وہ آئے
اور آپ پر ہنسکر طواف کرنے لگے جبرئیل نے کہا کہ مین شر انکا دفع کرتا ہون آپ سے پھر اشارہ کیا طرف
ساق ولید بن مغیرہ کے اور کف پائے عاص بن وائل کے اور بینی حارث بن قیس کے اور روئے اسود بن یغوث کے
اور چشم اسود بن مطلب کے وہ پانچون زمانہ اندک مین ہلاک ہوگئے ولید تیر تراش کی دوکان کیطرف نکلا
پیکان تیر دامن سے لگے الجھہ گیا اسنے تکبر سے سر جھکا کر دامن سے نہ چھڑایا پنڈلی پر اسکے زخم آیا اور رگ
شریانی کٹ گئی واصل جہنم ہوا اور عاص کے کف پامین کانٹا لگا پانون سوج کر مرگیا اور حارث کے ناک سے
پیپ لوہو جاری ہوا یہانتک کہ موا اور اسود بن عبد یغوث منہہ اپنا خاک و خاشاک پر مار مار ہلاک ہوا
اور اسود بن مطلب اندھا ہوکر غضب سے سر زمین پر مار مار کر مرا اور یہہ آیت اتری کہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ
الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ تحقیق ہمنے کفایت کیا ہے تجھکو شر ٹھٹھا کرنیوالون کے سے وہ جو مقرر کرتے مین
اور شریک ٹھہراتے مین ساتھہ اللہ کے معبود اور جھوٹا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس شتاب جانینگے مآل کار اور سزائے
کردار اپنے کو وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ اور تحقیق جانتے مین ہم یہہ کہ تنگ ہوتا ہے سینہ تیرا
ساتھہ اس چیز کے کہ کہتے مین کافر اللہ کے شرکت کی بات اور قرآن کے طعن کی اور استہزا کی ساتھہ تیرے بیت
سخن ناسزائے کفاران خاطر پاک پر ہے تیرے گران فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ پس پاکی بیان کر ساتھہ
تعریف پروردگار اپنے کے یعنے کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو سجدہ کرنیوالون سے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ
حق تعالی نے فرمایا کہ تنگ دلی تیرے سے آگاہ ہون مین اور غصے بیگانونکے سے خبر رکھتا ہون مین تو حضور دل سے
نماز مین آکہ دیدار مشاہدہ ہے اور ساتھہ مشاہدہ دوست کے بار بلا اٹھانا سہل ہے بیت سر دار پہ رکھہ دیجئے دیدار اگر ہو
کیا خوف بلا سامنے وہ یار اگر ہو ایک بزرگ نے کہا کہ بازار بغداد مین دیکھا مین نے کہ ایک شخص کو سو کوڑے لگائے

اور اُسنے آہ نکی پوچھا اُس سے کہ ای جوانمرد اسقدر زخم کھائی تونے اور اف نکیا کہا ماں سُتھا معذور رکھ
مجھکو کہ محبوب میرا میرے سامھنے تھا اور دیکھتا تھا کہ میرے واسطے اسکو تازیانہ لگتے ہین اُسکے نظارے مین درد
زخم کا مجھکو کچھہ معلوم ہوا بیت شکل گل سینہ میرا خندہ زنی سے پھٹ جائے تیرے گر دمین ہو ہاتھہ اور
جو گردن کٹ جائے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ اور عبادت کر پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے تجھکو موت
مراد یقین سے موت ہے کیونکہ موت ہر مخلوق کی متیقن ہے یعنے جب تک زندہ ہے عبادت اسکی مت چھوڑ
اور پرستش اُسکے سے مُنہہ مت موڑ نظم را فنا جب تلک ہے دم مین دم حظ طاعت سے مت نکال قدم دم بدم اُسکا
ہر ایکدم بھر تو یاد اُسکی بھلا نہ دم بھر تو ثمر زندگی عبادت ہے بار نخل وجود طاعت ہے سورہ نحل مکی ہے
مگر چار آیتین مدنی ہین ان عاقبتم او اور والذین ہاجروا او اور والذین صبروا او اور وما صبرک او ایک سو
اٹھائیس [128] آیتین ہین ایکہزار تین سو اکتالیس [1341] کلمے ہین سات ہزار سات سو حرف ہین فواصل آیتوں کی ن م ر ہین
اور ربط اسکا ساتھہ سورہ حجر کے یہہ ہے کہ اسمین وعید کافرونکا مذکور تھا اسمین غلب وعدہ صحابہ کے حق مین اور تمام مومنوں کے
مسطور ہے اور اختتام سورہ حجر کا ساتھہ ذکر موت کے تھا افتتاح اس سورہ نحل کا ساتھہ ذکر قیامت کے ہے اور موت اور قیامت مین بہت مناسبت ہے

سُوْرَۃُ النَّحْلِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ وَثَمَانِیْ اٰیَۃً

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ آیا حکم اللہ کا یعنے نزدیک پہنچا فرمان الٰہی بقیام قیامت یا بعذاب کفار پس مت جلدی
کرو اسکو سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے قائم ہونیکی یا عذاب دنیا مین آنیکی وعید فرماتے تھے
معاندوں نے کہا جلد دکھادو ہمین جو کہتے ہو حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ شتابی مت کرو انھوں نے کہا کہ پھر
کہنا اگر واقع ہوگا تو شریک حق کے ہماری مدد کرکے چھٹا وینگے جناب الٰہی سے ارشاد کیا کہ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہے اللہ اور برتر اُس چیز سے کہ وہ شریک لاتے ہین نظم نہ اسکا ہوا ہے ہوگا شریک کہ ذات اسکی
ہے وحدہ لاشریک عذاب اسکا آتا ہے پر کہین وہ ٹلنے سے دم بھر بھی ٹلتا نہین يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ اتارتا ہے
فرشتونکو ساتھہ وحی کے یا قرآن کے یا روح کو یعنے ساتھ اُس علم کے کہ زندہ کرتا ہے دلکو تبیان مین ہے کہ کوئی فرشتہ
نہین اُترتا مگر ساتھہ اسکے روح ہوتی ہے نگہبان اسکی جیسے آدمیوں کے نگہبان حفظہ ہین اور اتارتا ہے مِنْ اَمْرِهٖ حکم
اپنے سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اور جسکے چاہتا ہے بندوں اپنے سے کہ لیاقت نبوت کی رکھتے مین اور زمین کے
ملائکہ سے انبیا کو کہتا ہے اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ یہہ کہ ڈرو ساتھہ اسبات کے اور آگاہ کرو خلق کو یہہ کہ
نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین کہ خالق اور رازق سب کا ہون پس ڈرو مجھہ سے اور سوا میرے کسیکو مت پوجو
بیت بندگی میری کرو مین ہون خدا دوسرا مین اور نہین ہے دوسرا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا
آسمانوں کو اور زمین کو ساتھہ حکم درستی کے یا حکمت کے یا واسطے بیان حق کے تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ برتر ہے خدا اس سے

کہ شریک لاتے ہیں خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ پیدا کیا انسان کو نطفے سے کہ جماد بے حس تھی
اور شکل صورت دیکر فہم عقل عنایت کیا پس ناگہاں وہ جھگڑنے والا ہے ظاہر یعنے جھگڑتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی
بات دلیل سے ثابت کرے مراد اس سے ابی بن خلف ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں استخوان
کہنہ آدمی لاکر کہنے لگا کہ من یحیی العظام وہی رمیم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وہ پہلے جماد محض تھا ہم نے اسکو
حس اور نطق دیا اب ہم سے مجادلہ کرتا ہے نہیں سمجھتا کہ جو اول بار پیدا کرنے پر قادر ہے اعادہ کرنا اسکو کیا
دشوار ہے وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا اور چارپایوں کو پیدا کیا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمہارے
بیچ اسکے پوستین ہے گرم کرنیوالے یعنے لباس پشمین دافع سردی اور فائدہ میں دودھ اور کرائے اور سواری
اور تجارت کے اور انمیں سے کھاتے ہو یعنی دودھ گھی مکھن یا گوشت اور چربی اور کھانا سوا چارپایوں کے
جیسے پرند دکا اور شکار بحری اور بری کا گویا غیر معتد ہے وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ اور واسطے
تمہارے بیچ ان چارپایوں کے زیب و زینت ہے گھر کی جس وقت کہ شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے
کو نکالتے ہو سمجھ لیجئے کہ لانے کو مقدم کیا اوپر لیجانے کے حال انکہ لیجانا پہلے ہی لانے سے اسواسطے کہ وقت لانے کے
جمال زیادہ تر ہے کہ آب و گیاہ سے سیر ہو کر خوش آتے ہیں اور جاتے نکلے وقت بھوکے پیاسے جاتے ہیں اور غم جدائی
کا بچوں کے کھاتے ہیں وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اور اٹھا لیجاتے ہیں بوجھ تمہارے اسباب کے
یا بدنوں کے طرف کسی شہر کے کہ نہتھے تم پہنچنے والے اسکے وہ اسباب لیکر یا یا وجود مگر ساتھ آدھی جانوں کے یعنے ساتھ
بڑے رنج اور سختی کے مرکے وہاں پہنچتے یہہ مکے والوں کو کہا کہ تجارت کے واسطے مال اسباب لیکر کسی شہر کو شام
اور یمن کے نہ پہنچتے تم مگر ساتھ بڑی مشقت کے پس اللہ تعالی نے نعمت انعام کی تمکو انعام کی اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
تحقیق پروردگار تمہارا شفقت کرنیوالا ہے کہ نعمت دی بے خدمت مہربان ہے کہ چارپائے پیدا کرکر مشکل کام
تمپر آسان کردئے وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً اور پیدا کئے گھوڑے اور خچر اور گدھے تو کہ چڑھو تم انپر
اور آرایش کرو اپنی ساتھ انکی آرائش کرنا کر وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور پیدا کرتا ہے جیسے انہیں پیدا کیا اس چیز کو کہ
نہیں جانتے تم حشرات اور ہوام اور طیور اور جانوران آبی سے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد بہشت کی نعمتیں ہیں
یا ملائکہ جانیات اور صفات ہیں یا مخلوقات ماوراے کوہ قاف لباب میں ہے کہ سکوت اسکی تفسیر سے کہ اللہ فرماتا
ہے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اولی ہے وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ اور اوپر اللہ کے پہنچتی ہے سیدھی راہ یا اوپر اسکے ہے بیان راہ
راست کا کہ موصل بحق ہے یا اسیری اقامت راہ مستقیم کی نہ بطریق وجوب بلکہ براہ فضل اور رحمت یا اسکو ہے
راہ حق یعنے دین اسلام وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور بعضے انمیں سے کج ہے کہ مقصود کو نہیں پہنچتی یعنے ملل کافر کی یا
اہل ہوا اور بدعتوں کی سمجھ لیجئے کہ راہ نیک کی اضافت طرف اللہ کے کی اور راہ بد کی نکرے واسطے تعلیم

ادب کے جیسے خالق خنازیر کہنا ادب سے دور ہی اگرچہ سب اسکی پیدائش ہین وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ
اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تمکو سب کو اور توفیق رفیق کر کر بقصد سبیل کہ دین اسلام ہی پہنچاتا هُوَ الَّذِيْٓ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وہی ہی جسنے اتارا آسمان سے پانی یا بادل سے یا آسمان سے
یا بادل پر یا بادل سے زمین پر واسطے تمھارے اسمین سے پینا ہی وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ اور اسمین سے
درخت ہین یعنے گھاس کہ بیچ اُسکے چراتے ہو چارپایوں اپنے کو يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ
وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اگاتا ہی واسطے تمھارے ساتھ آب باران کے کھیتی اور زیتون اور کھجورین اور انگور اور بعضے
سب میوون سے کہ دنیا مین ممکن ہین کیونکہ سب میوے نہین مگر بہشت مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق ہی بیچ اُس اگانے گھاس اور دانے کے البتہ نشانی روشن اوپر قدرت اور حکمت
حق کے واسطے اُس قوم کہ فکر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ دانہ زمین مین پڑتا ہی اور پانی میں بھیگنے سے
گل کر نیچے اور اوپر پھٹ نکلتا ہی تلے جڑین اوپر شاخین پھیلتی ہین پھر پھول اور پھل لاتا ہی ہر پھول
کا رنگ اور بو جدا جدہ اور ہر پھل کا لون اور طعم جدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف نہین مگر فعل اُسی فاعل مختار
حضرت آفریدگار کا ہی بیت دیکھہ گوناگون متاع دہر کل اور بار تو رافا کردید فعل فاعل مختار تو وَسَخَّرَ
لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے نفع تمھارے رات کو بہت
آسایش اور دنکو برائے آرایش کہ اسمین آرام کرو اور اسمین بہت کام سرانجام کرو اور آفتاب کو واسطے
میوون اور کھیتون کے کہ اُسکی تابش سے روز بروز پختہ ہوون اور تم کھاؤ اور بیچو اور ماہتاب کو کہ مہینے اور
برس معلوم کرو اور کاروبار دنیا اور دین بجا لاؤ اور ستارے بھی مسخر ہین واسطے پہچاننے راہون کے ساتھ
حکم اللہ کے کہ پروردگار سب کا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ ترجمہ موافق قرات حفص کے ہی کہ چار لفظون کو منصوب
ساتھہ مفعولیت کے پڑہا ہی اور قمر پر وقف کیا ہی اور وَالنُّجُوْمُ کو مرفوع پڑہا ہی مبتدا ٹھہرا کر اور مسخرات کو
خبر اور بعضے قاریون نے قمر پر وقف نہین کیا اور سب پانچون الفاظ کو مفعول سخر کا ٹھہرا کر منصوب پڑہا ہی
اور مسخرات کو مصدر یا حال کہا ہی اور بعضون نے دو لفظونکو یعنے لیل اور نہار کو منصوب ساتھہ مفعولیت
مسخر کے پڑہا ہی اور وقف کر کر باقی شمس اور قمر اور نجوم کو مبتدا اور مسخرات کو خبر کہا ہی اور تینون کو مرفوع
پڑہا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین وحدانیت حق کی
واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اور دوسرے مسخر کیا اُس چیز کو کہ پیدا کیا ہی
واسطے نفع تمھارے بیچ زمین کے مطاعم اور مشارب اور ملابس اور مراکب اور مناکح سے در انحالیکہ مختلف
ہین رنگتین اور شکلین اور قسمین انکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی

ہی اور وحدانیت صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا
مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور اللہ وہ ہی جسنے مسخر کیا دریا کو تو کہ کھاؤ اسمین سے
گوشت تازہ شکار مار کر اور نکالو اسمین سے گہنا یعنے وہ چیز کہ جس سے گہنا بنتا ہی جیسے موتی اور مونگا کہ پہنتے ہو
اسکو سمجھ لیجئے کہ زیور واسطے نسا کے ہی اور جو زینت نسا کی واسطے رجال کے ہی اسواسطے زیور پہننے کی
نسبت طرف انکے کی وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہی تو کشتیونکو پانی پھاڑ
والین بیچ دریا کے اور مسخر کیا دریا واسطے تمھارے اسواسطے تو کہ کشتیونمین سوار ہوکر سود اسکے سے کہ سبب
کشایش رزق کا ہی اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت تسخیر دریا کے اور ترتیب کشتی کے کیونکہ بڑی نعمت ہی
کہ ممالک کو سب منافع کیا کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی نے ظاہر مین بیچ زمین کے دریا پیدا کئے جیسے
قلزم اور عمان اور محیط اور سوا انکے اور واسطے عبور کرنیکے اوپر انکے کشتیان مقرر فرمائین اور باطن مین بیچ
نفس آدمی کے دریا بنائے جیسے دریائے شغل اور غم اور حرص اور غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور کے انپر کشتیان
تعین کین جو کوئی کشتی توکل مین بیٹھا دریائے شغل سے ساحل فراغت کو پہنچا اور جو کوئی کشتی رضا مین سوار ہوا
بحر غم سے ساحل فرح پر جا لگا اور جو کوئی کشتی قناعت مین درآیا لجہ حرص سے ساحل زہد پر جا اترا اور جو کوئی
کشتی ذکر مین چڑھا عمان غفلت سے ساحل آگاہی جا ٹھہرا اور جو کوئی کشتی توحید مین متمکن ہوا قلزم تفرقہ سے
ساحل جمعیت پر اتر آیا نظم تفرقہ کثرت ہی اور وحدت ہی جمع محفل دلمین تو کر روشن یہہ شمع لاسے پہلے
دو جہان کو نیست کر بزم الا اللہ مین تا ہو گذر کرکے ترک اپنی خودی کو را اقتا با خدا ہو با خدا ہو با خدا وَأَلْقَى
فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ اور پیدا کئے اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ بڑے تا نہ ہل جاوے ساتھ تمھارے حدیث مین
ہی کہ جب اللہ تعالی نے زمین پیدا کی پانی پر جنبش مین تھی فرشتون نے کہا کہ یہہ قرارگاہ کسیکی نہ ہو سکیگی حق
سبحانہ نے پہاڑ پیدا کئے تا قرار پکڑے تیسیر مین ہی کہ صاعد بابل فرشتے کو پیدا کرکے کہا کہ پانون زمین پر رکھ
اسکی گرانی پانے سے قرار پکڑ گئی پھر پہاڑون کو میخ زمین کا کیا وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور پیدا کین بیچ زمین کے
نہرین مثل سیحون اور جیحون اور دجلہ اور فرات کے اور رستے ایک مکان سے دوسرے مکان کو تو کہ تم راہ پاؤ طرف
منازل اور مقاصد اپنے کے وَعَلَامَاتٍ اور پیدا کین نشانیان رستونکی واسطے چلنے والون کے ٹیلون اور
پہاڑون سے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ اور ساتھ ستارون کے جیسے ثریا اور بنات النعش اور فرقدین یعنے وہ
قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ سب مسافر تارون سے رستہ معلوم کرتے ہین لیکن یہہ مشہور تھے
گرمی سردی کے سفر کرنے مین بہ نسبت اورونکے ستارہ شناسی مین زیادہ بھی تھے أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا
يَخْلُقُ آیا پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہی ان سب مخلوق کو کہ مذکور ہوے مانند اسکے ہی کہ نہین پیدا کرتا یہہ [illegible]

ہوا ہی

ہوا ہے جو عزیر اور عیسی اور ملائکہ اور اصنام کو پوجتے ہین خالق ساتھ مخلوق کے کچھ مشابہت نہین رکھتا پھر
عاجز کو ساتھ قادر کے شریک کرنا نہایت جہل اور بکمال عناد ہے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تو کہ
باز رہین فساد اعتقاد اپنے سے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی کہ تمھین دی ہین
نہ پورا گن سکو انکو بیت گنون تو کیونکہ گنون حصار سے باہر کہ نعمتین ہین خدا کی شمار سے باہر ہو اور جو گننے سے
نعمتون کے عاجز ہو پس کسطرح شکر انکا بجا لاؤگے بیت جو احصائے نعمت سے عاجز ہو تم تو شکر اسکا کیونکر بجا
لاؤگے اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ البتہ بخشنے والا ہے اگر ادائے شکر مین تقصیر واقع ہو مہربان ہے کہ تقصیر
شکر سے نعمت بند نہین کرتا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہو تم عقاید سے
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اعمال سے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور وہ الہ باطلہ
جنکو پکارتے اور عبادت کرتے ہین کفار مکہ کے سوا خدا کے نہین پیدا کرتے کسی چیز کو یعنے نہین پیدا کر سکتے
اور کیونکر پیدا کرین اور حال یہہ ہے کہ وہ پیدا کئے جاتے ہین اور جو کوئی مخلوق ہے محتاج ہے وجود مین دوسرے کا
اور محتاج ممکن ہے اور خالق واجب الوجود پس لائق شرکت حق کے نہین اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وہ باوجود
مخلوقیت کے مردے ہین نہین زندے پتھر ہین نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور نہین جانتے
کہ کب اٹھائے جاوینگے وہ یا پوجنے والے انکے پس جب وقت بعث اپنے کا اور غیر کا نہین جانتے تو جزا کیونکر
دے سکینگے اپنے پجاریون کو اور معبود کو چاہئے کہ اپنے بندونکا حشر جانے اور جزا دینے کی طاقت رکھے لکھا ہے
کہ دن قیامت کے بتون مین جان ڈالکر اٹھاوینگے تو کہ وہ اپنے پجاریون سے کہین اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود تمھارا
معبود ایک اور یگانہ ہے فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ پس جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے
یعنے تصدیق بعث کی نہین کرتے دل انکے منکر ہین اور وہ سرکشی تکبر کرنیوالے ہین قبول ایمان سے یا متابعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ یہہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ چھپاتے
ہین کینہ پیغمبر سے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین دشمنی اور لڑائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْتَكْبِرِيْنَ تحقیق وہ نہین دوست رکھتا تکبر کرنیوالون کو کہ توحید خدا اور تصدیق پیغمبر سے سرکش ہین
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور جب کہا جاتا ہے واسطے متکبرون کے کیا چیز اتاری ہے پروردگار تمھارے
نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتے ہین کہانیان ہین پہلونکی اور اس بات سے لوگونکو
گمراہ کرتے ہین سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ عمل انکا اسواسطے ہے لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ
الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ تو کہ اٹھاوین بوجھ اپنے گناہون کے پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہون ان
لوگون کے سے کہ گمراہ کرتے ہین انکو بغیر علم کے یعنے عذاب اپنے کفر کا پورا اٹھاوین اور عذاب اس قوم کا کہ جہل

اور ناوانی سے جنکو گمراہ کیا ہے موافق اضلال کے لین الاساءَ مَا یَزِرُوْنَ خبردار ہو برا ہے جو بوجھ کہ وہ اٹھاتے
ہین قَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَاَتَی اللّٰہُ بُنْیَانَھُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْھِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِھِمْ تحقیق مکر کیا اُن لوگون نے کہ پہلے
تھے والون سے تھے ساتھ قصد اور تکذیب انبیا کے پس آیا فرمان اللہ کا خرابی عمارت اُنکے کو جھونکے پاس تونکے
طرف سے پس گر پڑے چھت اوپر اُنکے سے یعنے پہلے چھت گرے پھر دیوارین بعضے کہتے ہین کہ مراد
اُس سے لات نمرود مردود کی ہے کہ بابل مین پانچ ہزار گز کی لنبی دو فرسنخ کی چوڑی آسمان پر چڑھنے
کو بنائی تھی جب تیار ہوئی باد کو حکم ہوا اُسنے بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا سر اُسکا دریا مین جا رہا اور گھرون
پر نمرود یونکے گر پڑی اور ایک آواز مہیب ہوئی زبانین برہم ہو گئین سخن مختلف بولنے لگے لکھا ہے کہ ہر قوم
جدی زبان مین بات کرتے تھے کہ دوسرے قوم والے نہین سمجھتے تھے پہلے زمان نمرود مین سب کی زبان
سریانی تھی پھر بہتر زبانین مختلف عالم مین رواج پا گئین پس حق تعالی خبر دیتا ہے کہ مکر کیا تھا نمرود اور اتباع
اُسکے نے پہلے اہل مکے سے اور حکم کیا ہمنے خرابی عمارت اُنکے کا وَاَتٰھُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ اور آیا
اُنکے پاس عذاب اُس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے یا ایسے مقام سے کہ توقع نہین رکھتے تھے مراد اس
عذاب سے مسلط ہونا مچھر و نکا ہے لشکر نمرود پر لکھا ہے کہ ایک مچھر لنگڑا سوراخ بینی سے دماغ نمرود مین
جا کر چار برس رہا ہمیشہ مطرقہ سر پر اُسکے لگاتے تھے فی الجملہ اُس سے آرام اُٹھا نہین سکتا پس زبردست
ہے وہ قادر پاک پشہ لنگ سے نمرود کو کرتا ہے ہلاک ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُخْزِیْھِمْ پھر دن قیامت کے رسوا کریگا
اُنکو یا عذاب کریگا ساتھ آتش کے جیسا کہ دنیا مین معذب کیا لات کر کر اور مچھرون کو مسلط کر کر وَیَقُوْلُ اَیْنَ
شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْھِمْ اور فرماویگا اللہ تعالی اُس دن کہان ہین شریک میرے جو کہ تھے تم جھگڑتے
پیغمبر اور مومنون سے بیچ شان اُنکی کے قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ کہینگے وہ لوگ
کہ دئے گئے تھے علم یعنے پیغمبر اور فرشتے یا دانا کہ خلق کو طرف توحید کے بلاتے تھے تحقیق رسوائی آجکے دن
اور برائی اوپر کافرونکے ہے اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ وہ کافر جو قبض کرتے تھے روحون اُنکی کو فرشتے
اُس حالت مین کہ وہ ظلم کرتے تھے جانون اپنی کو ساتھ کفر کے اور جب موت کا معاینہ کیا فَاَلْقَوُا السَّلَمَ
پس ڈالی اُنھون نے صلح اور اقرار کیا ربوبیت اور وحدانیت حق پر یا گردن رکھی اور کہا مَا کُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ
اور نہین کرتے تھے ہم کچھ برائی کفر اور ظلم سے یعنے شرکت اور معصیت کے منکر ہونگے پس حق تعالی فرماویگا بلٰی یون
نہین ہے یعنے کافر تھے اور معصیت کرتے تھے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھ اُس
چیز کے کہ ہو تم کرتے اور اُسکا بدلا دیگا اور بدلا یہی ہے کہ کہیگا فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا پس داخل ہو دروازون
دوزخ کے مین درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اُسکے فَلَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ پس البتہ بری ہے جگہہ

انکار کرنیوالون کے دوزخ لکھا ہی کہ اخیار عرب نے موسم حج مین کچھ لوگ مکے کو بھیجے تو کہ خبر حضرت کی تحقیق
کر کر لاوین اُنھون اگر کفار سے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا چیز اُتری ہی کفار نے کہا کہ قصے ہین پہلونکے
وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ اور کہا گیا واسطے اُن لوگون کے کہ بچتے ہین شرک سے یعنے مومنون سے
پوچھا گیا کیا چیز اُتاری ہی پروردگار تیرے نے قَالُوا خَيْرًا کہا اُنھون نے کہ نیکی یعنے قرآن کہ جامع نیکیونکا
اور خوبیون کا ہی دنیا اور دین کے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ واسطے اُن لوگون کے کہ نیکی کرتے
ہین قول و فعل مین یا پڑھتے ہین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بیچ اس سرمے دنیا کے بدلا بھلائی ہی کہ قتل اور
لوٹنے سے بچتے ہین عزت اور حرمت پاتے ہین فتح یاب ہوتے ہین وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ اور البتہ ثواب
اُنکو سرائے آخرت مین بہتر ہی اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ اور البتہ اچھا ہی گھر پرہیزگارونکا بہشت
لکھا ہی کہ نیک سرای ہی وہ دنیا کہ جسمین تیاری آخرت کی کرین **نظم** من کلمہ نادرہ و فاخرہ دنیا
ہیں مزرعۃ الاخرۃ آج تو کھیت لینے کو جوت اور بو تا کہ نہ فردا تجھے ارمان ہوا بویا ہووگا تو کاٹےگا کیا عجب
تخسر نکچھ ہاتھ آیگا جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ گھر پرہیزگارونکا بہشتین ہمیشگی ہین
یا کہ قیامت کو داخل ہونگے اُنمین چلتی ہین نیچے منازل اُنکے نہرین واسطے اُنکے بیچ بہشتون کے
جو چاہین اگر کوئی سوال کرے کہ شاید بہشتی درجے انبیا کے اور منازل اولیا کے اور مراتب شہدا چاہین
تو جواب اسکا یہہ ہی کہ بہشت مین غبطہ اور حسد نہین کہ موجب اس تمنا کا ہو بلکہ ہر ایک بہشتی جس
مقام مین کہ ہی راضی ہی كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اسیطرح جزا دیتا ہی اللہ پرہیزگارونکو جو لوگ کہ قبض کرتے ہین
روحون اُنکی کو فرشتے اس حالت مین کہ پاکیزہ ہین شرک اور عصیان سے یا خوشوقت ہین ساتھ اسکے
کہ خوشخبری دیتے ہین فرشتے اور بتعظیم کہتے ہین سلامتی ہی اوپر تمھارے یا سلام خدا کا ہو تم پر یا فرشتے
سلام کرتے ہین اور بعد سلام کے کہتے ہین کل کہ مبعوث ہو داخل ہو بہشت مین بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے
نیکیان اور بھلائیان هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ نہین انتظار کرتے کافر مکہ یہہ کہ آوین
اُنکے پاس فرشتے روح قبض کرنیوالے یا آوے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب ہلاکت اُنکے كَذَٰلِكَ
فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جیسے یہہ شرک اور تکذیب کرتے ہین اسیطرح کیا تھا اُن لوگون نے کہ پہلے اُنکے تھے
اور اُنکو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا اُنکو اللہ نے ساتھ
ہلاک ہونے اُنکے کے ولیکن تھے وہ ساتھ کفر اور معصیت کے جانون اپنی پر ظلم کرتے فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا
وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ پس پہنچی اُنکو بحکم عدل سزا اُن برائیون کی کہ کیتی تھین اُنھون نے اور گھیر لیا اُنکو اُس چیز نے

کرتے تھے ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے یعنے عذاب موعود سے وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ
دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ط اور کہا اُن لوگون نے جو شریک لاتے ہین
اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوا اُسکے کسی چیز کی ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم بن حکم اُسکے
کسی چیز کو بحیرہ اور سائبہ وغیرہ ہمارے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات کفار ٹھٹھے سے کہتے تھے نہ صفائے باطن اور
خلوص عقیدت سے حسین بن فضل نے کہا کہ اگر کفار تعظیم اور اجلال معرفت حق سے یہہ کلام کرتے حق تعالے
عیب انکا نفرماتا كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کفار مکہ کرتے ہین اسیطرح کیا تھا اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے
تھے شرک اور تکذیب اور تحریم حلال کی اور تحلیل حرام کی فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس نہین ہے اوپر
پیغمبرون کے مگر پہنچا دینا ظاہر وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ اور البتہ تحقیق بھیجا
ہمنے بیچ ہر ایک اُمت کے ایک پیغمبر جیسے تجھکو اس امت پر بھیجا اور فرمایا ہے ہمنے سب کو کہ قوم اپنی کو
کہین یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ایک کنارے رہو اور بچو پرستش اصنام سے سمجھ لیجئے کہ سوا خدا کے جسکو
پوجو وہی طاغوت ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ط پس بعضے اُنمین سے وہ تھے کہ
راہ دکھائی اُنکو اللہ نے اور توفیق ایمانکی دی اور بعضے اُنمین سے وہ شخص ہین کہ ثابت ہوئی اوپر اُسکے گمراہی
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس سیر کرو اے مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا
آخر کام جھٹلانیوالونکا یعنے دیار عاد اور ثمود پر جاؤ دیکھو عبرت سے تاکہ ظاہر ہو تمپر کہ جو کوئی ایسا کریگا اسیطرح ہلاک
ہوگا جیسے یہہ ہوئے اِنْ تَحْرِصْ عَلٰي هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اگر حرص
کرے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر ہدایت اُنکی کے پس تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا اس شخص کو کہ گمراہ کیا
اور نہین واسطے گمراہون کے کوئی مدد دینے والون سے کہ عذاب دور کرے اُنسے لکھا ہے کہ ایک مومن واسطے
تقاضے قرض اپنے کے کسی کافر کے گھر گیا تھا آپسمین گفتگو ہوئی مومن نے کہا قسم اُس خدا کی کہ بعد موت کے لقا اُسکے
کا امیدوار ہون کافر نے کہا تو بعد مرنیکے زندگی کی امید رکھتا ہے اُسنے کہا ہان کافر نے سخت قسم اپنے مذہب کے
موافق کھا کر کہا کہ کوئی بعد موت کے نہین جینے کا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ
مَنْ يَّمُوْتُ اور قسم کھائی اُنھون نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ نہ اُٹھاویگا اللہ تعالی اس شخص کو
کہ مرجاتا ہے بَلٰى ایجاب ہے بعد نفی کے یعنے اُٹھاویگا اُنکو وعدہ کیا ہے اللہ نے وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وعدہ کرنا کرکہ اوپر اُسکے ہی پورا کرنا اسکا ثابت ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ
يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ حق تعالی اُٹھاویگا تو کہ بیان کرے واسطے اُنکے اُس چیز کو کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے امور بعث
اور حشر کے سے وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ کافر ہوے یہہ کہ وہ ہین جھوٹے انکار قیامت مین

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سوا اسکے نہین کہ کہنا ہمارا واسطے کسی چیز کے جب ارادہ
کرتے ہین ہم پیدا کرنے اسکے کا یہہ ہی کہ کہتے ہین ہم اسکو ہو پس ہوجاتی ہی حاصل یہہ ہی کہ ہمارا پیدا کرنا
مادے اور مدد پر موقوف نہین پس پہلے جو بے مادہ قدرت پیدا کرنیکی رکھے اعادۂ اس شئی کا با وجود مادہ کے
اسپر کیا مشکل ہو بیت جو کہ پہلے عدم سے لایا ہی مشکل اسکو اعادہ پھر کیا ہی وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي
اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا اور جن لوگون نے کہ وطن چھوڑا بیچ ادا کرنے حق حق تعالی کے اور واسطے رضا اسکے کے پیچھے
اس سے کہ ظلم کئے گئے مراد اس سے وہ صحابہ ہین کہ قریش کے ہاتھ سے ستم پا کر حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے
حق تعالی نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً البتہ جگہہ دینوینگے ہم انکو بیچ دنیا کے اچھی یعنے مدینہ
منورہ اور بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت نیک وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ اور البتہ ثواب آخرت کا انکو بڑا ہی مال
غنیمت سے کہ دنیا مین ملتا ہی لکھا ہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مہاجرونکو کچھہ دیتے
تھے کہتے تھے کہ خدا تمہین اسمین برکت دے یہہ وہ ہی جو وعدہ کیا ہی اللہ تمکو دنیا مین اور ذخیرہ
واسطے تمہارے آخرت مین افضل ہی لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اگر ہوتے کفار جانتے کہ عنایت الہی مہاجرون
پر دونون جہان مین ہی البتہ موافقت کرتے ساتھہ انکے ایمان اور ہجرت مین یا اگر مہاجر جانتے زیادہ کرتے
جہد اور صبر الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ مہاجر وہ ہین جنہون نے صبر کیا مفارقت وطن اور ایذاء کفار پر اور
اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور اپنے سب کام اللہ کو سونپ دیتے ہین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے
کہ خدا تعالی بزرگتر ہی اس سے کہ آدمی کو پیغمبری پر بھیجے بلکہ فرشتے کو مبعوث کرے تو کہ خلق کو دعوت
طرف اسکے کرے رد قول انکے مین یہہ آیت اتری کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ اور نہین بھیجے
پہلے تجھہ سے مگر مرد آدمی کہ فرشتونکی زبانی وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بصیغہ غائب مجہول
بھی قرات ہی اور حاصل یہہ ہی کہ سنت الہی اسی پر جاری ہی کہ بشر کو رسالت پر بھیجے نہ ملک کو فَاسْأَلُوا
أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پس سوال کرو اہل کتاب سے یعنے علما انکے سے اگر ہو تم نہین جانتے تو کہ جانو
کہ انبیاے گذشتہ سب بشر تھے مبعوث ہوئے تھے امتون پر ... بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ساتھہ معجزون روشن کے
اور کتابون لکھی ہوئی وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ اور اتارا ہمنے طرف تیرے قرآن کو
کہ سبب یاد حق ہی تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اتاری گئی قرآن مین طرف انکے اوامر اور
نواہی سے اور تو کہ وہ فکر کرین اسمین اور جانین کہ یہہ کلام مخلوق کا نہین أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ کیا
نڈر ہوگئے وہ لوگ کہ مکر کرتے ہین برے واسطے ہلاک انبیا کے یا ایذاے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ اس سے کہ دھسا دے اللہ ساتھہ انکے زمین کو

مثل قارون کے یا آوے انکے پاس عذاب الٰہی اُس جگہہ سے کہ نہین جانتے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر
آیا اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ یا پکڑ لے انکو بیچ چلنے پھرنے انکے کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا وقت کروٹ
بدلنے کے جامہ خواب مین فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ پس نہین وُہ عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے اَوْ
يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ یا پکڑے انکو اوپر ڈرانے کے بہلاک پہلون کی سے یعنے عذاب سے پہلے لوگون کے ڈرین
اور اُس ڈر مین اُنپر بھی عذاب اُتر آئے فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق پروردگار تمھارا البتہ شفقت
کرنیوالا بندون پر مہربان ہی جلدی عقوبت مین انکے نہین کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ
يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ کیا نہین دیکھا کافرون نے طرف اسکے
کہ پیدا کیا ہی اللہ نے ہر جنس سے پھرتے ہین سایہ اُسکے سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے سجدہ کرتے ہوے
واسطے اللہ کے اور حال آنکہ وُہ ذلیل ہین اُسکے آگے زاہدی مین ہی کہ اگر کافر مجھکو سجدہ نہین کرتے کیا
زیان ہی کہ سایے انکے مجھکو سجدہ ساتھہ خشوع اور خضوع کے کرتے ہین وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہین جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی
علویات سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی چلنے والون سے اور فرشتے اور وُہ یعنے فرشتے نہین تکبر کرتے عبادت
اسکی سے تخصیص ملائکہ کی باوجودیکہ علویات مین داخل ہین واسطے تعظیم کے ہی یا واسطے طوع اور رغبت
اُنکی کے سجدے مین اور سوا اسکا وہم لا یستکبرون ہی يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
ڈرتے ہین فرشتے عذاب پروردگار اپنے سے کہ ناگہان اُتارے اوپر انکے سے اور کرتے ہین ساتھہ طوع اور
رغبت کے جو کچھہ کہ حکم کئے جاتے ہین سمجھہ لیجئے کہ یہان تیسرا سجدہ ہی فتوحات مین ہی کہ یہہ سجود عالم اعلی
اور ادنی ہی کہ مقام ذلت اور خوف مین اللہ کو سجدہ کرتے ہین پس بندے کو چاہئے کہ اس مقام پر
یہہ دو صفتین پیدا کر کر وُہ ساجدین مین ملے سوا کرکے اپنے آپ کو ذلیل خوف سے کر سجدہ رب جلیل
تبیان مین ہی کہ سجدہ عبادت پیشانی رکھنے سے ہی زمین پر واسطے عبادت کے اور یہہ سجدہ ذوی
العقول کا ہی اور سجود تذلل اور خشوع اور تسخیر غیر ذوی العقول کا ہی وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ
اور کہا اللہ نے مت پکڑو معبود دو اثنین واسطے تاکید کے ہی اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوا اسکے نہین کہ وُہ معبود
ہی اکیلا یعنے وحدت لازم الوہیت ہی کیونکہ مرتبہ الوہیت شرکت کو نہین قبول کرتا چنانچہ دلائل سے ثابت
ہوا ہی پس چاہئے کہ خدا ایک ہو فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ پس مجھہ سے ڈرو سمجھہ لیجئے کہ یہان التفات
غیبت سے طرف تکلم کے ہی اور یہہ ابلغ ہی واسطے ڈرانے کے وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے
جو کچھہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی مخلوق اور مملوک وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اور واسطے اُسکے ہی عبادت

سجدہ

لازم اور واجب یا دین پسندیدہ یا جزائے دائم غیر منقطع یعنے ثواب مطیع کا اور عقاب عاصی کا افغیر اللّٰہ
تتقون ۔ کیا پس غیر خدا کے سے ڈرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ ضار اور نافع غیر اُسکے نہین وما بکم من
نعمۃ فمن اللّٰہ اور جو کچھہ ساتھہ تمھارے پہنچا ہے نعمت سے جیسی صحت اور غنا پس اللہ کیطرف سے ہے
ثم اذا مسکم الضر فالیہ تجئرون پھر جب لگتی ہے تمکو سختی جیسے مرض اور قحط اور فقر پس طرف اُسیکے فریاد
کرتے ہو ثم اذا کشف الضر عنکم اذا فریق منکم بربہم یشرکون پھر جب کھول دیتا ہے سختی کو تم سے ناگہان
ایک فرقہ تم مین سے یعنے کفار سے ساتھہ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین محقق کہتے ہین کہ شرک
یہان بملاحظہ اسباب ہے کہ غافل اس فاعل حقیقی سے ہوکر وصول عطا اور حصول بلا مین نسبت طرف
اسباب کے کرتے ہین نظم ضار و نافع حق تعالی ہے دلا ہے اسی سے کلہم منع و عطا جانب اللہ سے ہے
خیر و شر کرتے ہین شرک اُسے نسبت بغیر لیکفروا بما اتینہم تو کہ کفر کرین ساتھہ اُس چیز کے کہ دی ہے ہمنے
انکو نعمت اور کشف محنت سے فتمتعوا فسوف تعلمون پس اُٹھاؤ فائدہ یہہ امر تہدید کا ہے یعنے اے کافرو چند روز
دنیا مین فائدہ اُٹھالو پس جلد جانوگے آخر کام اپنے کو سمجھہ لیجئے کہ یہہ سخت وعید ہے کافرونکو ویجعلون لما
لا یعلمون نصیبا مما رزقنہم اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اُس چیز کے کہ نہین جانتے یعنے بتون کو کہ علم نہین
رکھتے ایک حصہ اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو کھیتون اور چارپایون سے چنانچہ سورہ انعام مین گذرا ہے
وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا الایۃ تاللہ لتسئلن عما کنتم تفترون قسم ہے اللہ کی البتہ سوال کئے
جاؤگے قیامت کو اُس چیز سے کہ تھے تم باندھہ لیتے کہ بت خدا ہین یا حصہ کھیتون اور چارپایون مین انکا
ٹھہراتے تھے ویجعلون للہ البنت اور مقرر کرتے ہین واسطے خدا کے بیٹیان بنی خزاعہ اور بنی کنانہ کہتے تھے
کہ فرشتے دختران خدا ہین اور بنو ملیح کہتے تھے کہ حق تعالی نے جن سے بیاہ کیا ملائک پیدا ہوئے سبحنہ و
لھم ما یشتھون پاک ہے اللہ ان باتون سے جو وہ کہتے ہین اور واسطے اُنکے ہے جو کچھہ کہ چاہتے ہین اولاد
واذا بشر احدہم بالانثی ظل وجہہ مسودا وہو کظیم اور جب خبر دیا جاتا ہے ایک اُنکا ساتھہ پیدا ہونے
دختر کے ہوجاتا ہے منھہ اُسکا کالا اندوہ اور شرمندگی سے درمیان قوم کے اور وہ بھرا ہوتا ہے غصے سے اپنے
جورو پر کہ کیون بیٹی لائی یتواری من القوم من سوء ما بشر بہ چھپا پھرتا ہے لوگون سے بدی اور ناخوشی اُس چیز کی
سے کہ خبر دیا گیا ہے ساتھہ اُسکے اور فکر مین ہوتا ہے ایمسکہ علی ہون ام یدسہ فی التراب آیا
رکھے اُسکو اوپر ذلت کے یا گاڑے اُسکو زندہ بیچ مٹی کے جیسے بنو تمیم اور بنو مضر کرتے ہین الا ساء ما یحکمون
خبردار ہو برا ہے جو کچھہ کہ حکم کرتے ہین مشرک یعنے دختر کی اُنکے آگے کچھہ قدر اور حرمت نہین اور پھر جناب حضرت
حق کو اُسیکی نسبت کرتے ہین للذین لا یؤمنون بالآخرۃ مثل السوء واسطے اُن لوگون کے کہ نہین ایمان

لائے ساتھ گھر آخرت کے صفت بد ہی یعنے حاجت زن اور فرزند اور کراہت بیٹی کی اور جیتے اسکو گاڑ دینے
کی وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی اور واسطے اللہ کے ہی صفت بلند یعنے بے پروائی اور پاکی جورو اور لڑکوں سے
وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور وہی غالب اور قادر مالک کفار پر حکم کرنیوالا ساتھ مہلت اُنکے کے اجل تک وَلَوْ
یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَّا تَرَکَ عَلَیْھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو
ساتھ ظلم اُنکے کے نہ چھوڑے اوپر زمین کے کوئی چلنے والا ساتھ شامت کفر کے اور لیکن ڈھیل دیتا ہی انکو
ایکوقت مقرر تک کہ واسطے موت اور عذاب اُنکے کے ہی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ
پس جب آویگا وقت مقرر انکا واسطے عذاب کے یا موت کے نہ پیچھے رہینگے ایکساعت اُس سے اور نہ پہلے چلینگے
ایکساعت اُس سے بلکہ معذب ہونگے یا مرجاوینگے اسیدم وقفہ لیتے نہیں دیتے کی اجل تک ساعت
وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یَکْرَھُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُھُمُ الْکَذِبَ اَنَّ لَھُمُ الْحُسْنٰی اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ ناخوش رکھتے ہیں
واسطے اپنے یعنے بیٹیاں یا شرکت سرداری ہی اور بیان کرتے ہیں زبانیں انکی جھوٹ یہہ کہ ہی واسطے اُنکے
بہشت لَا جَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ وَاَنَّھُمْ مُّفْرَطُوْنَ نہیں شک یہہ کہ دن قیامت کے واسطے اُنکے آگ ہی اور یہہ
کہ وہ آگے چلائے گئے ہیں آتش دوزخ میں سمجھ لیجئے کہ بعد مذمت مشرکوں کے واسطے تسلی حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے فرماتا ہی تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق بھیجا ہمنے
پیغمبروں کو طرف امتوں کے پہلے تجھ سے پس زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل اُنکے کو تو کہ جھٹلایا انھوں نے
انبیا کو فَھُوَ وَلِیُّھُمُ الْیَوْمَ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پس شیطان دوست انکا ہی آج کے دن یعنے تیرے زمانیکے کافروں سے
دوستی رکھتا ہی اور اسیطرح عمل کو انکے انکی نظروں میں آرایش دیتا ہی تو کہ یہہ تجھکو جھٹلاتے ہیں اور واسطے
شیطان اور جھٹلانیوالوں کے دن قیامت کے عذاب دردناک ہی وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ
الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اور نہیں اتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر اسواسطے تو کہ بیان
کرے تو واسطے لوگوں کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہیں بیچ اُسکے یعنے اللہ کی واحدانیت اور احوال قیامت اور نہیں اتارا ہمنے
اوپر تیرے قرآن مگر واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں وَاللّٰہُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھ پانی کے زمین کو پیچھے موت
اُسکے کے یعنے تازہ کیا زمین کو بیچ اسکے بعد پژمردگی کے یا اللہ نے اتارا آسمان سے قرآن کو کہ سبب حیات دلوں
مومنوں کے ہی پس زندہ کیا ساتھ اُسکے دلہا مردہ کو اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور
ہوا البتہ نشانی ہی ظاہر واسطے اُس قوم کے کہ سنتے ہیں بگوش انصاف وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً
اور تحقیق واسطے تمھارے بیچ وجود چارپایوں کے البتہ عبرت ہی یا دلالت ہی کہ ساتھ اُسکے عبور کرو جہل سے

طرف

طرف علم کے اور دریافت کے نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ
پلاتے ہیں ہم تمکو اُس چیز سے کہ بیچ پیٹون اُنکے کے ہے درمیان سے گوبر کے اور لہو کے دودھ خالص
آسانی سے حلق مین گذرنیوالا واسطے پینے والون کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چارپایے گھاس
کھاتے ہین پیٹ مین جاکر اُنکے پکتا ہے پھر تین طبقے پیدا ہوتے ہین نیچے کا گوبر درمیان کا دودھ اوپر
کا خون پس لہو رگوینمین جاری ہوتا ہے اور دودھ پستان مین جاتا ہے اور گوبر اپنے مخرج سے باہر آتا
ہے سمجھ لیجئے کہ پیدا کرنے مین دودھ کے خارہ گیاہ سے اور نکالنے مین اسکے ساتھ اس صفا اور لطافت
کے گوشت اور لہو سے بیت آیۂ حکمت الٰہی ہے قدرت حکم پادشاہی ہے قوت القلوب مین
ہے کہ تمامی نعمت ساتھ خلوص لبن کے ہے اگر کچھ بھی گوبر اور لہو ملا ہو نعمت تمام نہوا اور طبع قبول
نکرے اسطرح معاملہ بندونکا ساتھ اللہ کے چاہیے کہ خالص ہو اگر لعزت ریا و دم ہوا ہو بلا خلوص یمین
نہین وہ قبول نہو ہوگا کہ جان شرک خفی راقتار یا لعمل ذکر ہوا ہو تو آئی نہین صفا العمل ریا مین
لوگون پہ رکھنی نظر ہی ای رافت نہ ہوا مین اپنے عرض کا گذر ہے ای رافت عمل مین ایک بھی ان
دو نوبمین سے گر ہووے تو عامل اسکا نہ مقبول و بہرہ ور ہووے وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا
وَّرِزْقًا حَسَنًا اور میوون کھجورون کے سے اور انگورون کے سے لیتے ہو تم اُس سے مست کرنیوالی چیزین
اور رزق اچھا یہہ آیت پہلے تحریم خمر سے نازل ہوئی ہے یا مراد سکر اُسکے حرمہ اور انگور ہے ابو عبید رح
نے کہا ہے کہ سکر لغت حبشہ مین سرکہ کو کہتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ ان میوون تر
اور خشک کے اور فوائد اُنکے کے البتہ نشانی ہے روشن اوپر قدرت حق کے واسطے اُس قوم کہ سمجھے
ہین بہت سمجھ کر جو دیکھو تو ہر پتا گیاہ ہے بر قدرت حق تعالی گواہ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اور وحی بھیجی پروردگار تیرے نے طرف مکھی شہد کے یعنے دلمین ڈالا یہہ کہ پکڑ تو پہاڑون
سے گھر وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ اور درختون سے اور ہر چیز سے کہ بلند کرتے ہین اور مکان بناتے
ہین لوگ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا پھر کھا ہر میوہ سے کہ چاہیے تلخ یا شیرین سے مراد پھول
ہین پس چل راہون پروردگار اپنے کی مین بیچ اُس حالت کے کہ فرمانبردار ہو اسکی سمجھ لیجئے کہ نگہبان شہد کی
بموجب حکم الٰہی کے گل غنچے سے چیر کر شکم سیر ہو کر شیرۂ شیرین قے کر کر زمستان کے واسطے ذخیرہ کرتے
ہین سو اللہ تعالی فرماتا ہے يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ نکلتی ہے پیٹون اُنکے سے بطریق لعاب
پینے کی چیز یعنے شہد مختلف ہین رنگ اسکے سفید جوان مکھی کا اور زرد میانہ سال کا اور سرخ بوڑھی کا
اور سیاہ اور سبز نادر ہے بعضون نے کہا ہے کہ رنگ مختلف شہد کے بسبب اختلاف فصلون کے ہین

فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ بیچ شہد کے شفا ہے واسطے لوگوں کے امراض بلغمی میں بنفسہٖ خود اور تمام امراض میں اور دواؤں
میں مل کر کیونکہ کوئی معجون ایسی نہیں کہ شہد جزو اسکا ہو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ میرے بھائی کو درد شکم ہے فرمایا شہد پلا پھر اسنے آکر کہا کہ پلایا
فائدہ نہ بخشا فرمایا شہد پلا وہ پلا کے پھر آیا اور کہا کہ درد باقی ہے فرمایا شہد پلا غرض چوتھے بار میں کہا
جا شہد پلا سچا ہے اللہ اور جھوٹا ہے شکم بھائی تیرے کا اس نوبت میں شفائے کل ہوئی اور بعضے کہتے
ہیں کہ ضمیر فیہ کی راجع طرف قرآن کے ہے کہ بیچ اسکے شفا دلوں کی ہے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے وننزل
من القرآن ما ہو شفاء اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ علیکم بالشفائین القرآن والعسل شہد شفائے آلام
ظاہر ہے اور قرآن دوائے اسقام باطن مرض قالب اس سے جاتے ہیں اور بیمار قلب اس سے اور حقیقت یہ
ہے کہ سب امراض صوری اور معنوی کی قرآن دوا ہے اور تمام بیماریوں قلبی اور قالبی کی شفا ہے بیت اسم
آئی ہے جان من جانئن جو کوئی لیتا ہے نام تیرا   شفا امراض قلب و قالب نکیونکر ہو کلام تیرا اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق بیچ امر مگس شہد کے البتہ حجت ہے روشن اوپر قدرت ذوالمنن کے واسطے اس قوم کے
کہ فکر کرتے ہیں کہ کیا کیا صنائع عجائب اور امور غرائب سے ظہور کیا ہے اسقدر حکمتیں ایسے جانور ضعیف میں پیدا
ہوئی سوا قدرت قادر مطلق کے ممکن نہیں انقیاد ایسا رکھتی ہے کہ ہرگز راہ فرمان سے نہیں پھرتی امانت وہ
کہ میوہ تلخ کھا کر شہد شیرین دیتی ہے ورع یہ کہ سوا پاکیزہ کے نہیں کھاتی اطاعت اسقدر کہ خلاف امر نہیں کرتی تمکین اس حد کو
کو سون جاتی ہے اور پھر وطن کو آتی ہے طہارت اس مرتبے میں کہ ہرگز نجاست پر نہیں بیٹھتی اور اس سے نہیں
کھاتی صناعت اس درجے میں کہ اگر تمام عالم کے کاریگر جمع کرو مثل خانہائے مسدس اسکے نہ بنا سکیں پس جیسا
کہ شہد اسکا آلام ظاہری کھوتا ہے اسیطرح بیچ تفکر حال اسکے ازالہ اسقام باطنی ہوتا ہے کہ جہل ہے بیت
قدرت حق کا تفکر کام جان شیرین کرے   ذوق اسکا وہ ہے جو بعد از فنا باقی رہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ
اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور نیستی سے ہستی میں لایا پھر قبض کریگا تمکو اور نیست کردیگا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ
الْعُمُرِ اور بعضا تم میں سے وہ شخص ہے کہ پھرایا جاتا ہے طرف ناکاری عمر کے یعنے بڑھاپے کے کہ پچھتر برس
میں یا اسی پانو لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ چیز یعنے پھر بچوں کا سا حال ہوجاوے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے کفار ہیں کیونکہ مسلمانوں کی بڑھاپے میں عقل اور بزرگی اور زیادہ ہوتی
ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ دانا ہے جہل طرف اسکے راہ نہیں پاتا توانا ہے عجز طرف قدرت اسکی کے نہیں جاتا
وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ اور اللہ نے زیادتی دی بعضے تمہارے کو اوپر بعضوں کے بیچ رزق کے بیت کوئی ٹھاکر
کوئی چاکر ہے کوئی مفلس کوئی تونگر ہے فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ پس نہیں وہ لوگ کہ

زیادتی دئے گئے ہیں مال میں پھر دینے والے رزق اپنے کو اوپر انکے جو مالک ہوئے ہیں انکے ہاتھ یعنی
میان اپنے غلاموں کو اپنے بعض مال نہیں دیتے کیونکہ اگر اموال میں شریک کریں فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ
پس وے اور موالی بیچ مالداری کے برابر ہوں تفسیر میں ہے کہ یہہ خطاب مشرکان عرب کو ہے کہ تلبیہ
میں کہتے تھے لبیک لا شریک الا شریک ہو لک حق تعالی اُسنے فرمایا کہ تم اپنے غلاموں کو مال میں
شریک نہیں کر سکتے پس کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت میرے شریک ہوں الوہیت میں أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ
کیا پس ساتھ نعمت اللہ کے انکار کرتے ہیں کافر یجحدون بصیغہ غائب قرات حفص کی ہے اور بصیغہ حاضر بھی
اوروں کی قرات آئی ہے اور جب ثابت ہوا کہ سب نعمتیں دینے والا وہی ہے پس جسنے کہ بتوں کو شریک
ٹھہرایا وہ منکر نعمت اسکے کا ہوا **بیت** منکر نعمت خدا ہے وہ دھیان بھی رکھتا شرک کا ہے جو وَاللَّهُ جَعَلَ
لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کیں واسطے تمہارے جنس تمہاری سے جوروین تو کہ انکے ساتھ آرام کرو
وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً اور پیدا کئے واسطے تمہارے جوروں تمہاری سے بیٹے اور بیٹیاں یا پوتے
یا اولاد جوروں کی جو اور خاوند سے رکھتی ہیں وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ اور روزی دی ہے تمکو پاکیزہ چیزوں سے
أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ کیا پس ساتھ باطل کے ایمان لاتے ہیں مشرک اور ساتھ نعمت
اللہ کے وہ کفر کرتے ہیں باطل وہ ہے جو بتوں سے عقیدہ رکھتے ہیں یا وہ ہے جو حرام کرتے ہیں بحیرہ وغیرہ سے اور نعمت وہ ہے
جو خدا نے حلال کیا ہے یا باطل شیطان ہے اور وہم اسکی طرف گرویدہ ہیں اور نعمت وجود باوجود حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا ہے اور وہ آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا
وَلَا يَسْتَطِيعُونَ اور عبادت کرتے ہیں سوا اللہ کے اُس چیز کی کہ نہیں مالک واسطے انکے رزق دینے کے آسمانوں سے
اور زمین سے مینہہ برسا کر اور غلہ اگا کر کچھ اور نہیں طاقت رکھتے کہ روزی دیں یعنی کافر بتوں کو پوجتے ہیں اور وہ نہیں رزق
دے سکتے پس انکی پرستش خلاف عقل کے ہے کیونکہ عبادت شکر نعمت کا ہے اور بڑی نعمت پیدا کرنا اور رزق
دینا ہے سو یہہ دونوں باتیں اللہ ہی میں ہیں نہ بتوں میں فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ مت بیان کرو واسطے خدا کے
مثالیں اسطرح کی کہ اُسپر بتوں کو قیاس کرو اور شرکت دو **بیت** جسکی نہیں ہے مثال مثل ہے اسکی محال مثل ہے اسکی
محال جسکی نہیں مثال إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ تحقیق اللہ جانتا ہے فساد قول تمہارے کو اور تم نہیں
جانتے کیونکہ اگر جانتے تو شریک نہ لاتے یا مثال دیتے ہو تم اللہ کی اور وہ جانتا ہے کہ اسطرح مثال دی چاہیئے اور
تم نہیں جانتے پس اللہ تعالی مثال اپنی اور بتوں کی آپ فرماتا ہے ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ
عَلَىٰ شَيْءٍ بیان کی اللہ نے مثال بندہ مول لئے ہوئے کی کہ سوا مکاتب کے نہیں قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے
نفع اور ضرر سے وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا اور وہ شخص کہ دیا ہے ہمنے اسکو اپنی طرف سے

رزق اچھا اور کوئی اُسکا مزاحم نہیں پس وہ خرچ کرتا ہی اُس رزق میں سے چھپے اور ظاہر جسطرح کہ چاہتا ہی
اور کسی سے نہیں ڈرتا هَلْ يَسْتَوُونَ کیا برابر ہوتے ہین یعنے مساوی نہیں ہوتے غلام بے بس ساتھہ میان
اختیار والون کے پس جب غلام عاجز ساتھہ مالک قادر متصرف کے برابر نہین تو بت کہ عاجز تر مخلوق ہین
شریک اُس قادر علی الاطلاق کے کیونکر ہو سکین بیت مانند سے اپنے ہی وہ خالی شرکت سے ہی ذات
اُسکی خالی صاحب کشف المحجوب نے لکھا ہی کہ ایکدن خلوت مین نزدیک ابو العباس شقانی رح کے گیا مین دیکھا کہ یہہ آیت
پڑہتے ہین اور روتے ہین اور آہین بھرتے ہین سمجھا مین کہ دنیا سے انتقال کرتے ہین پوچھا مین نے کہ اے
شیخ کیا حال ہی کہا کہ گیارہ برس مین ورد میرا یہان تک پہنچا ہی اب یہان سے نہین گذر سکتا ار
حادث قدیم کو کیا پائے اور ممکن واجب تک کیونکر جائے بیت ہست کے نیست برابر کیا ہو قطرہ
طوفان کے ہمسر کیا ہو بعضے کہتے ہین کہ یہہ ضرب المثل واسطے مومن اور کافر کے ہی اور مراد مومن سے امیر
المومنین ابوبکر صدیق رض ہین اور کافر سے ابوجہل نا اہل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب خوبیان اور تعریفین واسطے خدا ہین کہ
دینے والا انعام نعمتونکا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر یعنے سب مشرک نہین جانتے اور اسکی نعمتونکو
اورونکی طرف نسبت کرتے ہین پس مثال دوسر فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ
اور بیان کیا اللہ نے مثال طریق دو مرد کے ایک اُنمین سے گونگا ہی اور جو گونگا مادر زاد ہوتا ہی وہ بہرا بھی مقرر
ہوتا ہی نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے کہ سمجھے اور بوجھے وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ
اور وہ بوجھ ہی اوپر مالک اپنے کے جدھر بھیجے اسکو نہین لاتا بھلائی یعنے کچھ کام نہین کر آتا نہ دلکی حقیقت پہنچاتا
نہ جواب جو کہین اُسکو جانتا ہی هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کیا برابر ہوتا ہی وہ گونگا اور وہ
شخص کہ حکم کرتا ہی ساتھہ انصاف کے یعنے سخن گوئی اور فہم درست رکھتا ہی اور امر بعدل کرتا ہی اور عدل ہی جامع فضائل
نیک اور وہ اپنی ذات مین اوپر راہ سیدھی کے ہی اور سیرت اچھی کی اور طریقہ بھلائی کے کہ جس مطلب کے طرف متوجہ
کرے جلد مقصود کو پہنچے پس جیسے گونگا نے حاصل برابر اس کامل فاضل کے نہین اسیطرح اصنام بے اعتبار
مساوات ساتھہ حضرت پروردگار کے نہین رکھتے بعضے کہتے ہین کہ یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی مراد مومن سے
حمزہ بن عبد المطلب رض ہین اور کافر سے ابی بن خلف یا مومن عثمان ذی النورین رض اور کافر اسید بن ابی العیص
غلام انکا ذی النورین اُسکو اسلام کیطرف بلاتے تھے اور وہ انکو نفقہ فی سبیل اللہ سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ
کفار قریش ٹھٹھے بازی سے جلدی قیامت کے آنیکی کرتے تھے یہہ آیت اتری وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور واسطے اللہ کے ہی علم چھپے ہوئے چیز کا آسمانون کے اور زمین کے یعنے وہی جانتا غیب کی بات جو آسے
علم ارض و سموات ہی یا مراد اس سے مطر و نباتات ہی وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور نہین حال قیامت کا

ع

یعنے قائم ہونا اسکا یا زندہ ہونا مردونکا اسدن جلدی اور آسانی مین مگر مانند جھپکنے پلک کے اَوْ هُوَ اَقْرَبُ
بلکہ وہ نزدیکتر ہے یعنے اللہ تعالی کو قیامت کا قائم کرنا اور مردونکا جلانا آسان تر اور نزدیکتر ہے اس سے کہ پلک مارو کیونکہ
پلک مارنے مین دو فعل ہین اوپر پہچانا اور نیچے لانا اور اسمین ایک فعل ہے پس ممکن ہے کہ پلک مارنیکے آدھے وقت مین
واقع ہو اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے بعث اور حشر سے قادر ہے ایک آن مین زندہ سب خلائق کو
کر سکتا ہے جیسا کہ بتدریج کیا پس ابتدائے ظہور انکے کی خبر دیتا ہے تاکہ مبدا سے طرف معاد کے دلیل پکڑین اور فرماتا ہے
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا اور اللہ تعالی نے نکالا تمکو پیٹون ماؤن تمھاریکے سے کہ نہین جانتے
تھے تم کچھ نفع اور نقصان اپنا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دیا واسطے تمھارے سننا اور دیکھنا اور دل
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو ان نعمتون پر اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ کیا نہین دیکھا آدمیون نے کہ دلیل
پکڑین اوپر قدرت الہی کے طرف مرغون کے کہ مسخر کئے ہوئے ہین واسطے اوڑنے کے بیچ ادھر آسمان کے ہوا مین مَا یُمْسِكُهُنَّ
اِلَّا اللّٰهُ ط نہین تھام رکھتا انکو ہوا مین مگر اللہ بیت خدا تھامتا ہے جو اوڑتے ہین طاہر بثقل جسد ورنہ گرتا ہے ظاہر
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اوڑنے پرندون کے البتہ نشانیان ہین واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین
یعنے مومن نفع لیتے ہین اس سے کیونکہ فکر کرتے ہین کہ اللہ نے مرغون کو ایسا پیدا کیا کہ ہوا پر اوڑتے ہین اور ہوا کو ایسا پیدا
کیا کہ ہر اسمین دڑاتے ہین اور وہ انکو تھام رکھتا ہے ہوا مین خلاف طبع انکے کے پس اس فکر کے بازون سے ہوا نے
معرفت مین پرواز کر کر آشیان کرامت نشان تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ مین پہنچتے ہین کچھ اور فکرون
کیا ہے حاصل خیال صنع خدا کر اے دل عنایت اسکی ہوئی جو شامل تو مرغ اوڑے ہے ہوا سے مل مل وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا اور اللہ نے کیئے واسطے تمھارے گھرون تمھارے سے کہ پتھر اور
مٹی اور لکڑی سے بنے ہوئے آرامگاہ کہ وقت اقامت کے انمین رہو اور کئے واسطے تمھارے چمڑون سے چارپایون کے
گھر یعنے خیمے تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِكُمْ کہ ہلکا جانتے ہو تم انکو اٹھا کر ساتھ لیجانیکے دن سیر اور سفر
اپنے کے اور دن مقام اور اترنے مین اپنے کے وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ اور پیدا کیئے واسطے
تمھارے بالون بھیڑون کے سے اور بالون اونٹون کے سے اور بالون بکریون کے سے اسباب پہننے کے اور بچھانیکے اور ذریعہ
خرید فروخت مین انکے ہی ایک مدت تک یعنے جب تک کہ وہ برقرار ہین اور انسے نفع لے سکتے ہو یا جب تک کہ
تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا اور خدا نے پیدا کیا واسطے راحت تمھاری کے اس
چیز سے کہ پیدا کئے یعنے درخت اور پہاڑ اور دیوار اور ابر سے سائے تو کہ گرمی آفتاب سے پناہ مین رہو اور واسطے تمھارے پہاڑون سے نشست
پوشیدنی یعنے غار اور سوراخ کہ انمین سکونت کرو وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ اور کئے واسطے
تمھارے کرتے روئی اور پشم اور صوف وغیرہ سے کہ بچاتے ہین تمکو گرمی اور سردی سے ذکر سردی کا واسطے اکتفا احد الضدین کے

نکیا اور دونوں میں سے اسواسطے لائے کہ بلاد عرب میں گرمی زیادہ ہی اور کئے واسطے تمہارے کرتے لوہے کے جیسے زرہ
وغیرہ کہ بچاتے ہیں تمکو تیغ اور تیر دشمن کے سے بیچ لڑائی تمہاری کے كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ جیسے یہ نعمتیں تمام کیں
اسیطرح تمام کرتا ہے نعمت اور نیکی اپنی کو اوپر تمہارے تو کہ تم اسلام لاؤ یا مطیع ہو حکم اسکے کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس اگر پھر جاویں اسلام سے پس سوا اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہے پیغام کا ظاہر جب تو نے پیغام انکو پہنچا
دیا پھر اعراض انکا تجھکو کچھ زیان نہیں کرتا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ پہچانتے ہیں مشرک
نعمتیں اللہ کی کہ گنی گئی ہیں اوپر انکے اور اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی سے ہیں پھر انکار کرتے ہیں انکو ساتھ عبادت کرنے
غیر منعم کے یا کہتے ہیں نعمتیں اللہ کی ہیں بوجہ شفاعت بتوں کے یا سختی میں اقرار کرتے ہیں اور آسانی میں انکار کرتے ہیں
یا زبان سے مقر اور دل سے منکر اور ہو سکتا ہے کہ نعمت اللہ کی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ اسکو معجزات سے
پہچانا حق ہے اور عناد سے منکر ہوئے اور اکثر انکے کافر ہیں یعنے سب انکے کافر ہیں سوا مجنون اور صبیان کے وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ
اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ اور جسدن کہ کھڑا کرینگے ہم ہر امت میں سے پیغمبر اسکے کو گواہ اوپر
ایمان کے اور کفر انکے کے پھر نہ اذن دیا جاویگا واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوں عذر چاہنے میں یا دنیا کے پھر آنے
میں اور نہ وہ عذر انکا قبول کئے جاوینگے نہ اونکو اجازت عذر کرنیکی دینگے اور نہ عذر انکا قبول کرینگے اگرچہ عذر کرینگے
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ اور جسوقت کہ دیکھینگے دن قیامت کے وہ لوگ کہ کافر ہیں عذاب کو دوزخ کے اور اسمیں
ڈالے جاوینگے اور فریاد کرینگے اور مالک سے تخفیف عذاب کی چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ پس نہ ہلکا
کیا جاویگا انسے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوینگے یعنے کوئی ان سے عذاب چھوڑینگے وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
شُرَكَآءَهُمْ اور جسوقت دیکھینگے قیامت کو وہ لوگ کہ شریک لائے ہیں شریکوں اپنوں کو یعنے بتوں کو کہ وہ شریک اللہ کے کئے
قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ کہینگے اے پروردگار ہمارے یہ ہیں شریک ہمارے وہ جو تھے ہم عبادت
کرتے تھے ہم سوا تیرے اور حکم انکا سنتے تھے ہم بیچ کفر کے فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ پس ڈالینگے طرف
انکے بات یعنے اللہ بتوں کو گویا کریگا وہ جواب دینگے کہ تحقیق تم البتہ جھوٹے ہو ہرگز ہمنے تمکو نہیں کہا تھا کہ تم ہمکو پوجو یا تم
نہیں پوجتے تھے بلکہ اپنی ہوا کی پرستش کرتے تھے تنہا مثل اسکے کہ نصاری اور یہود اور بنی ملیح عیسی اور عزیر اور ملائکہ
علیہم السلام کو بہشت میں دیکھینگے اور خود دوزخ میں ہونگے کہینگے الہی ہم انکو پوجتے تھے انکے امر سے پھر وہ دونوں پیغمبر اور
فرشتے کہینگے تم جھوٹے ہو وہ شرمندہ ہونگے وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ اور ڈالینگے طرف اللہ کے اسدن صلح اور گناہوں کا
اقرار کرینگے یا اسلام لاوینگے اور کچھ نفع نکریگا عبث ہو سکا کیا ہے جو کارنہ ما تھا آتا ہے اسکا سخت دشوار وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ اور کھوئی جاویگی انسے وہ چیز کہ تھے باندھتے یعنے جھوٹ شفاعت اور مددگار بتوں کے سے کیونکہ وہ بچائے تھا دیکھے
انسے شفاعت الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ وہ لوگ جو کافر ہوئے

ساتھ خدا کے اور بند کیا انھوں نے لوگوں کو راہ خدا کی سے یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے دیا زیادہ دینگے
ہم انکو عذاب اوپر عذاب کے سبب اسکے کہ تھے منع کرتے لوگوں کو اسلام سے فساد کرتے پس ایک عذاب انکے کفر پر دوسرا
لوگوں کو اسلام سے منع کرنے پر ہوگا بعضے کہتے ہیں کہ زیادتی عذاب کی سانپ اور بچھو بڑے بڑے قد کے ہونگے
کہ انکو کاٹینگے اور وہ انسے بھاگ کر آگ میں جا چھپینگے زاد المسیر میں ہے کہ پانچ نہریں از ذوبات کلا کر بہاوینگے
تین نہروں میں مقدار ساعات شب کے شبہا کے دنیا سے انکو عذاب دینگے اور دو نہریں مقدار ونکے روز ہائے
دنیا کے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ زیادتی عذاب کی ساتھ زمہریر کے ہوگی واللہ اعلم وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ
شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس دن کو کہ کھڑا کرینگے ہم بیچ ہر امت کے
گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے نفس انکے سے یعنی اس پیغمبر کو جو انپر مبعوث تھا وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا
عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ اور لاوینگے تجھکو گواہ اوپر اس گروہ کے یعنے امت تیری کے کہ تصدیق پر مومنوں کے اور تکذیب
کافروں مشرکوں کے گواہی دیگا تو وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور اتاری ہمنے اوپر تیرے
کتاب یعنے قرآن بیان کرنیوالا ہر چیز کو امور دین سے ساتھ تفصیل اور اجمال کے صاحب مدارک نے کہا ہے کہ بیان
اس چیز کا کہ محتاج الیہ ہو شرعیات سے بیچ احکام منصوصہ کے ظاہر ہے اور وہ جو ثابت ہوا ہے ساتھ سنت
اور اجماع اور قیاس کے انکا مرجع بھی قرآن شریف ہے کیونکہ ہم کو امور میں ساتھ متابعت پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے کہ اطیعوا الرسول فرمایا ہے اور آگاہ کیا ہے ہمکو اوپر اجماع کے ساتھ تہدید کے اوپر ترک
اسکے کہ یتبع غیر سبیل المومنین اور ساتھ عبرت اور استدلال کے کہ اصل قیاسی ہے ارشاد کیا ہے
کہ فاعتبروا یا اولی الابصار پس قرآن شریف بیان کرنیوالا ہر چیز کا ہوا وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ
اور ہدایت اور رحمت اور بشارت جنت واسطے مسلمانوں کے خاص إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ تحقیق اللہ تعالے
حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے یعنی ساتھ توسط کے ہر چیز میں خواہ اعتقاد میں جیسے توحید کہ متوسط ہے درمیان
تعطیل اور تشریک کے اور قائل ہونا ساتھ کسب کے کہ متوسط ہے درمیان جبر اور قدر کے اور خواہ عمل میں جیسے تعبد
ساتھ ادائے فرائض کے کہ متوسط ہے درمیان بطالت اور ترہب کے اور خواہ اخلاق میں جیسے جود کہ متوسط
ہے بخل اور تبذیر کے درمیان اور شجاعت کہ متوسط ہے درمیان جبن اور تہور کے وَالْإِحْسَانِ اور حکم کرتا ہے
ساتھ نیکی کے بیچ طاعت کے یا بحسب کمیت جیسے نوافل پڑھنا یا بحسب کیفیت جیسی کہ حدیث شریف میں
ہے تعبد اللہ کانک تراہ بیت جان اعمال ہے حضور خدا کہتے احسان ہیں اسیکو وَإِيتَاءِ ذِي
الْقُرْبَىٰ اور حکم کرتا ہے ساتھ دینے قرابت والوں کے وہ چیز کہ جسکے محتاج ہوں وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ
الْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ اور منع کرتا ہے بیحیائی سے جیسے زنا اور لواطت ہے اور فعل نامعقول سے جیسے مارنا اور

لوٹتا ہی اور سرکشی سے جیسے اپنے آپ کو بڑا جانتا اور تکبر کرتا ہی یعظکم لعلکم تذکرون نصیحت کرتا
اُنکو اللہ ساتھ امر اور نہی کے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت جامع خیر اور شر کی ہی کوئی بھلائی نہین
کہ اسمین نہو یعنے اسکے ماموراتمین داخل ہی اور اسیطرح کوئی برائی نہین کہ اسکے منہیاتمین
مندرج نہو اسواسطے اسکو آخر خطبہ جمعہ مین پڑھتے ہین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول مین شرم سے
حضرت کے فرمانیکے ایمان لایا تھا دلمین نتھا یہانتک کہ ایکدن حضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ یہہ آیت نازل ہوئی جو
شک دلمین تھا سب دور ہوا اور دین اسلام کی تصدیق کی مین نے اور باہر نکل کر یہہ آیت ولید بن مغیرہ کے آگے پڑھی
اوس شقی کہا ای بھتیجے پھر پھر پڑھ پھر پڑھی مین نے کہا واللہ اسمین حلاوت ہی اور یہہ قول بشر کا نہین اور ابو جہل نے
یہہ آیت سنکر کہا کہ خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نیک اخلاق کے حکم کرتا ہی لکھا ہی کہ سبب اسلام کا اکثم
بن صیفی کے کہ اکابر عرب اور حکام انکے سے تھا یہی آیت ہی اور بیان ماموراتاور منہیات اس آیت کے مین علماکے
بہت قول ہین چنانچہ کہتے ہین کہ عدل کلمہ شہادت ہی یا نفی شرکت ہی یا طاعت ہی سر و جہر مین یا انصاف
یا ادائے فرائض ہی یا تسویہ حقوق مین ہی یا حلم کرنا ساتھ حق کے ہی اور احسان انعام ہی یا درگذر کرنا گناہون سے ہی
یا صبر کرنا امر اور نہی پر ہی یا ادا کرنا نوافل کا ہی یا نیکی کرنا عوض بدی کے ہی یا اخلاص کرنا عمل مین ہی یا مشاہدہ ہی
عبادت کے ہی یا ایثار کرنا اوپر غیر کے ہی یا دوست رکھنا واسطے اوروں کے ہی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی واسطے
اپنے اور بد جانتا واسطے دوسرونکے ہی وہ چیز کہ بد جانتا ہی واسطے اپنے اور ایتاء ذی القربی صلہ رحمی ہی اور
نیکی کرنا ساتھ انکے مال اور دولت سے اور اگر مفلس ہو تو خدمت گذاری کرتا ہی انکے ساتھ تن سے اور اگر ضعیف
اور عاجز ہو تو دعا کرتا ہی انکے حق مین اور فحشا زنا ہی یا وہ فعل بد ہی جو پوشیدہ کرین یا بخل ہی یا اہانت شرع کی ہی
یا افراط گناہ مین ہی یا وہ ہی جسپر حد شریعت مین مترتب ہی یا مخالفت ہی درمیان قول اور فعل کے اور منکر
وہ ہی کہ عقل جسکی منکر ہو یا شرع مین جسکی وجہ ثابت ہو یا جسپر وعید الٰہی مقرر ہو یا ختم خدا جسپر ہو یا اصرار گناہ پر ہی
اور بغی ظلم ہی یا کبر ہی یا تعظیم اور برائی اپنی بے سبب ہی یا عیب لوگون کے نکالنے ہین یا غیبت کرنی ہی یا طعن
مسلمانون پر کرنا ہی یا تجاوز حق سے ہی طرف باطل کے لکھا ہی کہ استقامت ملک کہ ساتھ تین چیزون ماموربہ کے
ہی اور اضطراب اسکا ساتھ تین چیزون منہی عنہ سے اور ان چھون کے ثمرے ہین ماموربہ کے اچھے منہی عنہ کے برے
چنانچہ عدل کا ثمرہ ظفر اور نصرت ہی احسان کا پھل ثنا اور مدحت ہی صلہ رحمی کا فائدہ انس اور الفت ہی اور
فحشا کا ثمرہ فساد ہی دین دنیامین منکر کا پھل اٹھنا اعدا کا ہی بغی کا نتیجہ محروم رہنا آرزون سے ہی بعضون نے
کہا ہی کہ عدل توحید ہی اور محبت خدا کی اور احسان دوستی سید انبیا کی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درود بھیجنا اونپر اور
ایتاء ذی القربی محبت اہل بیت کی اور تعظیم صحابہ کی اور دعا واسطے انکے رضی اللہ عنہم اجمعین وسیط مین ہی کہ عدل افعال

مین ہی اور احسان اقوال مین پس نکیا جانتے مگر وہ جسمین عدل ہو اور نکیا چاہئے مگر وہ جسمین احسان ہو
حقائق سلمی ہین کہ فحشا کذب اور بہتان اور جو برائی کہ افعال مین ہوئے اور منکر معاصی اور جو بدی کہ افعال
مین ہو بحر الحقائق مین ہی کہ عدل وہ ہی کہ جو تجھکو دیا ہی آلات جسمانی اور قوائے روحانی اور علوم اور اموا
سے سب کو راہ حق مین اور طلب حق مین صرف کرے کہ طلب غیر مین صرف کرنا ظلم ہی اور احسان وہ ہی کہ
جو نیکی ہوسکے قول اور فعل مین بجالائے تو اور ایتاء ذی القربی یہہ ہی کہ اپنے نزدیکون سے بھلائی کرے اور
نزدیک تر سب سے نفس تیرا ہی انکو مہالک ہوا سے بچاوے اور فحشا وہ حرص ہی کہ تجھکو خدا سے باز رکھے اور منکر وہ ہی
کہ گمراہی اور بدعت اسپر مترتب ہو اور بغی صفات نفسانی ہین انکو ریاضت سے کما و کہ قواعد سلوک درستی
یا دین کیونکہ بحکم اعدا عدوک الذی بین جنبیک بدترین دشمنونکا نفس ہی نظم نفس پلید و کافر ہی
اسکی عداوت ظاہر ہی نہ بیٹھکے یہہ آغوش مین آہ نہ کرتا ہی بر باد و تباہ نہ تن مین اسکا گھر ہی بنا نہ کیونہ
چلاوے حکم اپنا نہ اٹھتے ہین ہو کبر و عناد نہ اسکے ہی سب ہین شر و فساد نہ دلکی بستی کرکے خراب بیٹھا ہی
خود ہو نصرت یاب نہ سچ یہہ مثل ہی رافت ملئے نہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ
اور پورا کرو عہد اللہ کے کو جب عہد باندھو تم مراد اس سے عہد الست کا ہی یا یہ عہد کہ درمیان لوگون کے کرو اور اصح یہہ
ہی کہ نزول آیت کا اُس جماعت کے شان مین ہی جسنے حضرت سے مکے مین عہد کیا تھا اور غلبہ قریش کا اور ضعف مسلمانونکا
دیکھکر پھلے گئے تھے شیطان نے چاہا تھا کہ انکو فریب دے تاکہ نقض عہد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کرین اللہ تعالے
نے یہہ آیت نازل کرکر انکو ثابت رکھا اوپر وفا عہد کے اور فرمایا کہ پورا کرو عہد کو وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا
اور مت توڑو قسمونکو پیچھے مضبوطی انکی کے یعنے عہد کو مت توڑو بعد مضبوط کرنیکے ساتھ قسمون کے وَقَدْ جَعَلْتُمُ
اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ط اور حال یہہ ہی کہ کیا ہی تمنے اللہ کو اوپر عہد اپنے کے ضامن یا گواہ اِنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو تم نیت اسکو سب معلوم ہی کچھ اسمین شک
مت لاؤ تم نہ عہد کرکر توڑنا کھاکر قسم پھر جاؤ تم وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا اور مت ہو
تم مانند اُس عورت کے کہ توڑ ڈالا کاتنے اپنے کو یعنے تارون کو پیچھے قوت اور مضبوطی کے ریزہ ریزہ لکھا ہی کہ عرب مین
ایک عورت تھی نام اسکا ریطہ یا رابطہ یا خطبہ تھا اور لقب حمقا یا جعرا یا حرقا اسکی بہت لونڈیان تھین صبح سے دوپہر تک
سوت آپ بھی کاتتی تھی اور لونڈیون سے بھی کتواتی تھی بعد دوپہر کے اولتا بل سوت کو دیکر خراب اور ٹکڑے ٹکڑے
کر دیتی تھی ہمیشہ یہی عادت اسکی تھی حق تعالی نے عہد باندھکر توڑنے کو اُس سے تشبیہ دی کہ جیسے وہ ضایع کرتی
تھی اسطرح تم سر رشتہ عہد کو مت توڑو تو کہ بحکم اوفوا بالعہدی اوف بعہدکم کے جزا وفا اپنے کی پاؤ سو وفا عہد چاہئے اس سے
تو مت توڑ عہد اپنا کہ حکم اوفوا العہدی کا یہہ ہی مت چھوڑ عہد اپنا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ

کیا کرتے ہو تم عہد اور قسموں اپنی کو خیانت اور عذر اور مکر درمیان تمھارے اسواسطے کہ ہووے کوئی گروہ کفار کا وہ گروہ
دوسرے سے عدد اور مال میں یعنے مسلمانوں سے مراد یہہ ہے کہ قریش کو مسلمانوں سے زیادہ اور مال کو انکے افزون
دیکھکر چاہتے تھے کہ فریب اور حیلہ سے معاش کریں اِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ سوا اسکے نہیں کہ آزمایش کرتا ہے تمکو
اللہ ساتھہ وفاء عہد کے تو کہ لوگ معلوم کریں کہ عہد خدا اور بیعت پیغمبر کون ثابت رکھتا ہے وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؕ اور البتہ بیان کریگا واسطے تمھارے دن قیامت کے جو کچھ کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف
کرتے بعث اور جزا میں وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور اگر چاہتا اللہ کر دیتا
تمکو امت ایک متفق اوپر دین اسلام کے ولیکن گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
اور البتہ پوچھے جاؤگے تم محشر میں اُس چیز سے کہ تھے تم کرتے وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا
اور مت پکڑو قسموں اپنی کو عذر اور مکر درمیان اپنے ایک دوسرے کے پس لغزش کھاجاوے قدم تمھارا راہ اسلام سے بعد ثابت
ہونے اسکے وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور چکھوگے برائی اور رنج دنیا کا بسبب اسکے کہ بند کیا تمنے
راہ خدا کی سے یعنی وفاء عہد سے وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور ہوگا واسطے تمھارے عذاب بڑا آخرت میں سمجھ لیجئے کہ یہہ تہدید
عظیم ہے واسطے ضعفا اہل اسلام کے کہ چاہتے تھے عہد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر جاویں اور قریش انسے وعدہ کرتے تھے
کہ اگر ہمارے دین میں تم آؤ تو بہت فائدے تمھیں پہنچاویں حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
اور مت مول لو بدلے عہد اللہ کے اور بیعت پیغمبر اُنکی کے مول تھوڑا یعنے جو قریش کچھ مال دینے کا تمسے وعدہ کرتے
ہیں اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے نعمت دنیا کی سے اور ثواب
جنت کے سے وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اُس چیز سے کہ قریش وعدہ کرتے ہیں اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ جو کچھ نزدیک تمھارے ہے مال دنیا کے سے تمام ہو جاتا ہے اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہے خزانوں
رحمت کے سے باقی رہنے والا ہے صوفیہ وجودیہ کہتے ہیں کہ جو عین ہے اعیان موجودہ فی الخارج سے دو اعتبار رکھتا ہے
ایک من حیث الحقیقت ہے کہ عبارت ظہور الحق سے ہے صور مظاہر ممکنات میں اور اسکو تجلی شہودی کہتے ہیں
دوسرے من حیث التشخص و التعین اور اُس حیثیت سے اسکو ممکن کہتے ہیں اور خلق بھی نام رکھتے ہیں اور تمام
اور نقصان طرف موجودات ممکنہ کے اسیواسطے منسوب کرتے ہیں غیر نظم غیر دکھلاتا ہے شکل و پوست ہے مغز و معنے
میں وہی یک دوست ہے ؎ اسکا ہے ماعندکم ینفد بیان ؎ اسکا ہے ما عندہ باقی نشان ؎ اعتبار اول آخر میں ہے جان
اعتبار آخر اول ہے بیان وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ جزا دینگے ہم اُن لوگوں کو
کہ صبر کرتے ہیں فقر اور فاقہ پر یا تکلیف پر یا آزار کفار پر یا عہد اور پیمان پر اپنے کہ بیعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے کر کے فقر پر
صبر کیا اور عہد سے نہ پھرے دینگے ہم انکو ثواب اُنکا کہ نعیم بہشت ہے یا ثواب دو چند ساتھہ بہتر اُس چیز کے کہ تھے اعمال انکے

عمل کرتے تفسیر زاہدی میں ہے کہ اگر ایک کی ہمن سے سو طاعت ہو ایک جنس سے جیسی نماز یا روزہ یا زکوٰۃ یا صدقہ
اور ایک اُن سو میں سے بہتر اور تمام تر ہو تو ثواب اُسی ایک کا کہ بہتر ہے تمام دینگے ہم اور باقی کو بھی قبول کر کر ثواب
ہر ایک کا برابر اُس بہتر کے عطا کرینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً
جو کوئی کام کرے اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور وہ مومن ہو کیونکہ عمل بغیر ایمان کے ثواب نہیں رکھتا البتہ
زندگی دینگے ہم اسکو زندگی پاکیزہ یعنے رزق حلال دینگے کہ کھانا پینا اُس کا پاک ہو یا حیوۃ طیبہ حلاوت طاعت کی
ہے یا قناعت اس قدر پر کہ احتیاج ہے یا عمل صالح ہے یا عافیت ہے یا رضا بالقضا ہے اور ایک قول یہہ ہے
کہ حیوۃ طیبہ بہشت میں ہوگی کیونکہ زندگانی دنیا کی بغیر نقصان اور تفرقے کے نہیں سمجھی ۔ لیئے کہ نظم ہے حیات طیبہ یا چار چیز
یاد رکھہ اسکو اگر ہے کچھہ تمیز ۔ پہلے عرفان خدا ثانی امام ۔ پھر یقین ہووے تجھے صدق مقام ۔ منہج امر خدا جو ہووے فوت
ماسوی اللہ سے ہو اعراض ابجد رؤف ۔ حقائق سلمی میں ہے کہ حیوۃ طیبہ استغنا ہے ماسوی حق سے بیت
تو اُسکا ہو اُسے کر اپنا اتنی ہی ہوس ہے بس ۔ تیرے رافت کو کچھہ تجھہ بن نہیں درکار یا اللہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دوینگے ہم انکو ثواب انکا ساتھہ بہتر اُس چیز کے کہ تھے وہ
کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پس جب چاہے تو کہ پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ
ساتھہ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھہ اور یہہ امر واسطے استحباب کے
ہے بقول جمہور اور واسطے وجوب کے بقول بعض اور ایک قول امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے
کہ استعاذہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور امت پر واسطے اقتدا انکی کے سنت ہے اور باقی بیان اسکا اول
سورہ الحمد میں گذرا اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ تحقیق شیطان نہیں واسطے اُسکے
غلبہ اور تسلط اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے کیونکہ وہ ساتھہ اللہ کے پناہ پکڑتے ہیں اور اوپر پروردگار اپنے
کے بیچ دفع وسواس اُسکے کے توکل کرتے ہیں اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوا اسکے

نہیں کہ تسلط اُس کا اوپر اُن لوگوں کے ہے کہ دوستی کرتے ہیں اسکی اور وسوسے اسکا قبول کرتے ہیں اور وہ لوگ
کہ وہ بسبب شیطان کے شریک لاتے ہیں ساتھہ خدا کے یا مرجع ضمیر طرف خدا کے ہے یعنے ساتھہ خدا کے شریک
کرتے ہیں لکھا ہے کہ جب بعضے احکام منسوخ ہوتے تھے تو کفار مکے کے کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے
یاروں سے ٹھٹھا کرتے ہیں ایکدن ایک کام کا امر کرتے ہیں دوسرے دن اُس سے نہی کرتے ہیں غالب یہہ ہے
کہ اللہ پر افترا کرتے ہیں اپنی طرف سے باتیں بناتے ہیں یہہ آیت اُتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
يُنَزِّلُ اور جب بدلتے ہیں ہم ایک آیت ناسخ کو جگہہ ایک آیت منسوخ کے اور اللہ جانتا ہے اُس چیز کو
کہ اُتارتا ہے ناسخ سے واسطے مصلحت بندوں کے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ کہتے ہیں کافر سوا اسکے نہیں کہ تو باندھہ

لینے والا ہے دروغ اللہ پر اور اپنی طرف سے کہتا ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں ایسا جو یہہ کہتے ہیں بلکہ
اکثر ان کے نہیں جانتے حکمت نسخ کی اور اثبات احکام کی قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ کہہ
اتارا ہے قرآن کو روح پاکیزہ نے کہ جبرئیل علیہ السلام ہے پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ سچ کے لِيُثَبِّتَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو کہ ثابت رکھے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور اعتقاد انکا ساتھ ناسخ کے راسخ کرے
کہ کلام الٰہی جانیں اور صلاح اور حکمت اس میں پہچانیں وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور نزول قرآن کا واسطے ہدایت
کے ہے اور بشارت واسطے مسلمانوں کے ساتھ بہشت کے حدیث میں ہے کہ عامر حضرمی کا غلام رومی تھا
جبر نام یا دو غلام تھے اہل کتاب جبر اور یسار توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے حضرت جب ادھر سے
گذرتے تھے ان کی قرأت سنتے تھے یا طائش نام غلام تھا اہل کتاب سے یا لعیش یا بلعام یا یحنس یا عداس
اور اصح یہہ ہے کہ ابو فکیہہ اسکو کہتے تھے رات کو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قرآن سیکھتا تھا قریش
کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام سے کلام سیکھہ کر ہم سے کہتے ہیں یہہ آیت نازل ہوئی
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ اور تحقیق ہم جانتے ہیں یہہ کہ وہ کہتے ہیں سوا اس کے نہیں کہ
سکھاتا ہے اسکو آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ زبان
اس شخص کی کہ کج راہی کرتے ہیں یعنی گمان کرتے ہیں طرف اسکے کہ سکھاتا ہے عجمی غیر فصیح اور یہہ قرآن
زبان عربی ہے روشن کہ تم باوجود فصاحت کمال اور بلاغت تمام کے کہ شاعر اور منشی عرب کے ہو مثل اسکے ایک
آیت بنانے میں عاجز ہو پس یہہ دعوی تمہارا کہ غلام عجمی کلام اس فصاحت و بلاغت کا حضرت کو سکھاتا ہے
جھوٹا ہے ظاہر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق وہ لوگ
کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آیتوں کتاب اللہ کے اور نہیں تصدیق کرتے کہ اللہ کی طرف سے ہیں نہیں ہدایت
کرتا انکو اللہ طرف نجات کے یا بہشت کے اور واسطے ان کے ہے عذاب دردناک آخرت میں واسطے کفر کرنے کے
ساتھ قرآن کے اور نسبت افترا کی کرنیکے اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال یہہ ہے کہ مفتری وہی ہیں
اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ سوا اس کے نہیں کہ باندھ لیتے ہیں جھوٹھ وہ
لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آیتوں خدا کے یعنی قرآن کے اور کہتے ہیں کہ بنایا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اور یہہ لوگ مفتری وہ ہیں جھوٹھ بولنے والے کہ کہتے ہیں اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ
فی الحقیقت دروغ گو ہیں وہی ہیں جو پیغمبر پر باندھتے ہیں دروغ حدیث میں ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نبوت کو جتلایا تو قریش مسلمانان درویش کے ایذا کے درپے ہوئے جیسے بلال اور خباب
اور عمار اور ماں باپ عمار کے یاسر اور سمیہ رضی اللہ عنہم اور انکو زبردستی کفر میں ڈالنے لگے لیکن وہ اسلام پر ثابت

قدم تھے رنج اُٹھاتے اور دین سے نہ پھرے یہان تک والدین عمار کے شہید ہوئے عمار بطاقتی اور ضعف
بدن کے سبب تحمل ایذا کا نکر سکے اُن کے موافق رضا کے کلمہ زبان سے بولے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا اور دین سے بیزار ہوا فرمایا غلط ہے عمار سر سے قدم تک ایمان سے بھرا ہے
اور ایمان گوشت اور خون اسکے مین رچا ہے عمار رض روتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے
آپ نے دست مبارک اپنے سے آنسو اُنکے پوچھے اور کہا اگر پھر آوین تجھے بالکراہ تو پھر واسطے اُنکے ساتھ
اُس کلمے کے اور یہہ آیت اللہ نے اُتاری کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ جو کوئی کفر کرے ساتھ خدا کے
پیچھے ایمان اپنے سے اور مرتد ہو جاوے جیسے حنظل اور طعمہ اور مقیس اور مثل اُنکے اللہ کے غضب مین پڑے
اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ مگر جو کوئی کہ زبردستی کیا گیا اور دل اُسکا آرام پکڑ رہا ہے ساتھ ایمان کے
اور عقیدہ اُسکا نہین پھرا جیسے عمار رض وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ اور لیکن جو شخص
کہ کھل جاوے ساتھ کفر کے سینہ اُسکا یا کھولے ساتھ کفر کے سینے کو یعنے خوش ہو کر کفر مین آوے اور اُسپر
اعتقاد لاوے پس اوپر اُسکے ہے غضب اللہ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اُنکے ہے عذاب بڑا
سبب گناہ بزرگ کے کہ ارتداد ہے ذٰلِكَ یہہ عذاب عظیم یا پھر جانا اُنکا دین اسلام سے بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ سبب اسکے ہے کہ اُنھون نے دوست رکھا زندگانی دنیا کو اوپر
آخرت کے اور دوسرے اسواسطے ہے کہ اللہ نہین چاہتا کہ ہدایت کرے طرف موجبات ثبات ایمان کے قوم کفار
کو یعنے مرتدون کو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ مہر رکھی اللہ نے
اوپر دلون اُنکے کے تو کہ حق بات نہ سمجھین اور اوپر کانون اُن کے کے تو کہ حق بات نہ سنین اور اوپر آنکھون
اُنکی کے تو کہ نشانیان قدرت حق کی نہ دیکھین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین غافل لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نہین شک یہہ کہ وہ بیچ آخرت کے وہی ہین ٹوٹا پانیوالے کیونکہ سرمایہ عمر بازار دنیا مین
کھو کر تہی دست گئے ۔ نظم ۔ ہاتھ خالی دل پر از حسرت گئے ۔ یہان سے لے دولت نہ کچھہ جنت گئے ۔ کیون
نہ غصے مین ندامت اُنکو ہو ۔ رنج وغم سے تا قیامت اُنکو ہو ۔ پاس کچھہ رکھتے نہین سرمایہ ہین ۔ نے بضاعت
نے مدد نے مایہ ہین ۔ آمد اس بازار مین دست تہی ۔ لائی ہے سو سو طرح شرمندگی ۔ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے اُن لوگون کہ ہجرت کرتے ہین طرف مدینے کے جیسے خباب
اور حبیب اور بلال رض پیچھے اسکے کہ ایذا دئے گئے کفار کے ہاتھ سے ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اوپر جہاد کے تحقیق پروردگار تیرا پیچھے ہجرت اور جہاد اور صبر کے
البتہ بخشنے والا ہے اُن سے گناہ پہلے مہربان ہے توفیق طاعت کی دیگا اُنکو زمان آئندہ مین يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ

نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ یاد کر اُس دن کو کہ آویگا ہر انسان جھگڑتا ہوا جان اپنی کی طرف سے یعنے
ملامت کرتا ہوا اپنے آپ کو مثلاً گناہ کا دیکھیگا مین نے کیون گناہ کئی اور کہیگا اور مطیع کہیگا مین نے طاعت زیادہ کیون
نکی یا ہر ایک شخص سے اور مجادلہ کرے واسطے خلاصی نفس اپنے اور کہیگا نفسی نفسی اور پورا دیا جاویگا ہر انسان کو بدلا اسی چیز کا
جو عمل کیا ہے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ ظلم کئے جاوینگے جزا دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً
مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ اور بیان کی خدا نے مثال طرفق ایک بستی کہ تھی امن والی چین والی اور رہنے
والے اُسکے آسودہ آتا تھا اُسکو رزق اُسکا با فراغت ہر جگہہ سے یعنے طرف سے فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ پس کافر
ہوئے اہل اُس بستی کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور شکر نہ ادا کیا فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا
كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ پس چکھایا اہل اُسکے کو اللہ نے پہناوا بھوک کا اور ڈر کا بسبب اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے
عمل برے ذوق کو استعارہ کیا ہے واسطے ادراک اثر ضرر کے اور لباس کو واسطے اُس چیز کے کہ کسیکو چھپا لیوے
حاصل یہہ ہے کہ خدا نے ایسا کیا کہ ملا لیا اُنھون نے ضرر بھوک کا اور ڈر کا کہ اُنکو شامل تھا ابن عباس رضی نے کہا کہ
یہہ مثال اہل مکہ کے واسطے ہے کہ قتل اور غارت سے نڈر تھے جب نعمت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سے کفر کیا اللہ نے بدل ڈالی فراخی اُن کی ساتھ قحط کے کہ سات برس خشک سالی مین مبتلا رہے مارے بھوک کے مردار کھانے
لگے اور لہو پینے لگے اور یہہ حضرت کی بددعا کی سبب سے تھا اور امن اُنکا بدل ڈالا ساتھ خوف کے کہ مسلمانون کی
دہشت سے سفر شام اختیار کیا جان اور مال اپنے سے ڈرتے تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اور البتہ تحقیق آیا تھا اُن کے پاس ایک پیغمبر اُنہین سے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جھٹلایا اُسکو پس
پکڑا اُن کو عذاب نے یعنے قحط اور ڈر نے اور حال آنکہ وہ ظالم تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانے اور جھٹلانے کے لکھا ہے
کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ دشمنی ہم مردون نے تم سے کی ہے عورتون اور بچون کا گناہ کیا ہے
کہ قحط سے قریب مرگ مین حضرت نے اجازت فرمائی کہ مکے کو غلہ لیجاؤ اور یہہ آیت اُتری کہ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ عورتو اور بچو مکے کے اُس چیز سے کہ رزق دیا ہے تم کو اللہ نے بھیجا ہوا پیغمبر کا
حلال پاکیزہ بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب مسلمانون کو ہے کہ کھاؤ حلال طیب وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو نعمت اللہ کے کا اگر ہو تم اُسکو عبادت کرتے یا اُسکی فرمانبرداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمھارے مردار اور لہو بہنا اور گوشت
سور کا سب اجزا سمیت اور وہ چیز کی آواز بلند کی جاوے سوا خدا کے ساتھ اُسکے وقت ذبح کے یعنے جو بنام غیر خدا ذبح
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہو اور محتاج ساتھ کھانے ان محرمات
کے ہو نہ حد سے نکل جانیوالا ہو اور نہ دوسرے سے چھین نے والا ہو پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہون کا

مہربان ہے بیچ رخصت اسکے کے وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ اور مت کہو واسطے اس
خبر کے کہ بیان کرتے ہین زبانین تمہاری جھوٹھ اور وہ یہہ ہے کہ کہتے ہین یہہ حلال ہے یعنے جو پیٹ مین بحیرہ
سائبہ کے ہو حلال ہے مردون پر ہمارے اور یہہ حرام ہے یعنے جو گذرا عورتون پر ہمارے اور کہتے ہو
کہ یہہ حلال اور یہہ حرام ہے لِتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ تو کہ باندھو اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اللہ نے ہمین یہہ امر کیا ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ
نہین چھٹکارا پانے کے عذاب دوزخ سے قیامت مین مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا مین جنکے واسطے یہہ
جھوٹھ باندھتے ہین اور وہ جلدی جاتا رہیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہے عذاب درد
والا کہ ہمیشہ رہیگا آخرت مین وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور اوپر ان لوگون کے کہ
دین یہود مین آئے حرام کیا ہم نے وہ کچھ کہ بیان کیا ہم نے اوپر تیرے پہلے نزول اس سورہ سے یعنے سورہ
انعام مین کہ فرمایا ہے وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذي ظفر الاية وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
اور نہین ظلم کیا ہم نے ساتھہ حرام کرنے ان چیزون کے ولیکن تھے وہ جانون اپنے کو ظلم کرتے کہ بسبب گناہون کے
مستحق عذاب کے ہوئے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا
پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کے کہ کرتے ہین گناہ بسبب غفلت اور نادانی کے کہ فکر آخر کام کا نہین
کرتے پھر توبہ کرتے ہین پیچھے اس عمل بد کے اور نیکی کرتے ہین اور صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اِنَّ رَبَّكَ
مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق رب تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے گناہون کو بسبب توبہ کے مہربان
ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ بندون کی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا تحقیق ابراہیم تھا پیشوا فرمانبردار
واسطے اللہ کے اور قائم امر اسکے پر سب ادیان باطلہ کو چھوڑکر آنیوالا طرف دین حق کے یا تھا ایک امت جامع
جمیع کمالات اور فضائل کہ وہ سب اکٹھے نہ تھے مگر بہت لوگون مین متفرق یا پہلے آگ مین ڈالنے سے روے زمین پر
سوا اسکے کوئی مومن نہ تھا پس وہ تنہا ایک امت تھا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شریک لانیوالون سے
جیسے قریش گمان کرتے ہین اور تھا شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ شکر کرنیوالا واسطے نعمتون اللہ کے اِجْتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
قبول کیا اللہ نے اسکو ساتھہ نبوت کے اور ہدایت کی اسکو کہ لوگون کو بلاوے طرف راہ سیدھی کے کہ راہ توحید ہے
وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً اور دی ہم نے اسکو بیچ دنیا کے نیکی کہ ذکر نیک ہے یا اولاد صالح ہے یا محبت ہے کہ دلمین عالم کے
اسکی ڈال دی سب اہل ملل دوست رکھتے ہین اسکو اور تعریف کرتے ہین یا نسل اسکے سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا
یا درود اسپر ملی ہوئی ساتھہ درود تمام انبیا کے کہی کہ اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل
ابراهيم انك حميد مجيد وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ ابراہیم بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہے واسطے درجون

بلند کے امام ماتریدی نے کہا نیکی اسکی جو دنیا میں دی حسنات اسکی کم کرینگے بیچ آخرت کے ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ
اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا پھر وحی کی ہم نے طرف تیرے یہہ کہ پیروی کر توحید میں دین ابراہیم کی کہ تھا
ہٹا ہوا سب دینوں سے طرف اس کے یا متابعت کر دعوت حق میں یعنی جیسے وہ نرمی اور مدارا کرتے تھے اور دلیلیں
موافق فہم ہر ایک کے لا کر طرف حق کے بلاتے تھے ویسا ہی تو کر سمجھ لیجے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر
بہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اسواسطے ہے کہ بعد ان کے مبعوث ہوئے نہ یہہ کہ ان سے کچھ کم تھے کہ بحکم انا اکرم
الاولین والآخرین علی اللہ حضرت سب انبیا سے افضل و اکمل تھے ۔ وہ سب سے اعلی وہ سب سے افضل
وہ سب سے ارفع وہ سب سے اکمل وہ سب سے احسن وہ سب سے اجمل وہ تاج ہیں فرق انبیا کا وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام شرک لانے والوں سے یہہ تعریض کفار قریش کی ہے کہ کہتے
تھے ہم دین باپ ابراہیم کا رکھتے ہیں لکھا ہے کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو امر کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ جمعہ
کے دن سب کام چھوڑ کر عبادت میری کریں موسی علیہ السلام نے کہا انھوں نے مانا اور اکثر پھر گئے اور ماننے
والوں میں بھی اختلاف پڑا کسی نے کہا ہم سنیچر کو اختیار کرتے ہیں کہ اس دن اللہ پیدایش عالم کی سے فارغ ہوا ہے
کسی نے کہا اتوار بہتر ہے کہ ابتدا آفرینش خلق ہے اللہ تعالے نے مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے تعظیم سنیچر کی
انپر فرض کی چنانچہ فرماتا ہے اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ سوا اسکے نہیں کہ مقرر کی گئی
تھی تعظیم سنیچر کی اوپر ان لوگوں کے کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اسکے یہہ تھی کہ کچھ کسب نکریں کسی کام میں مشغول
ہوں شکار نہ پکڑیں سوا اللہ کی عبادت کے کچھ نہ کریں اور یہہ تکلیف بہت شاق تھی زاد المسیر میں ہے کہ موسی
علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہفتے کو شاخ سر پر رکھے جاتا تھا کہا گردن مارو اسکی پس گردن کاٹ کر بدن اسکا
پھینک دیا چالیس دن تک مرغان مردار خوار نے اسکو کھایا وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ حکم کرے گا درمیان ان کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے
سرکشی اور جہل سے بیچ اسکے اختلاف کرتے لکھا ہے اس دن کے کہ مقرر واسطے عبادت کے تھا حدیث میں ہے کہ حضرت نے
فرمایا اللہ تعالی نے واسطے عبادت کے دن جمعہ کا لکھا اوپر ان کے جو پہلے ہم سے تھے انھوں نے اسمیں اختلاف کیا
اللہ نے ہمکو طرف اسکے راہ دکھائی فلنا الیوم وللیہود غدا وللنصاری بعد غد پس واسطے ہمارے جمعہ اور یہود کے ہفتہ
اور نصاری کے اتوار ہے اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ بلا اے محمد صلی اللہ خلق کو طرف راہ پروردگار اپنے کے
ساتھ بات محکم کے یعنی ساتھ دلیل کے کہ حق کو ثابت کرے اور شبہہ کو دور کر سکے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھ
نصیحت نیک کے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور جھگڑا کر ان سے ساتھ اس چیز کے کہ وہ نیکتر ہے یعنی ساتھ نرمی
اور جو شیخ نیک کے لکھا ہے کہ حکمت واسطے دعوت خواص کے ہے اور موعظہ حسنہ واسطے ارشاد عوام کے اور جدال

واسطے دفع معاندون کے سمجھ لیجے کہ تین طریقے دعوت کے بیان فرما کر یعنی حکمت اور موعظت اور جدال ہے اشارت طرف وصول تین مقام کے کیا کہ حقیقت اور طریقت اور شریعت ہے حقیقت وہ کہ بندے کو بے واسطہ اللہ سے حاصل ہو اور شریعت وہ کہ حصول اسکا بواسطہ رسل ہو اور طریقت رعایت ادب ہے پس اوّل حکمت سماوی کہ موہبت خبریل ہو واسطہ جبریل حضرت پر فائض ہوئی کہ عبارت حقیقت سے ہے پھر موعظہ حسنہ کہ رعایت ادب اور نکوئی اور نرمی اور خوشخوئی کی ہے کہ طریقت ہے پھر جدال بطرز نیک کہ مخصص شریعت ہے کہ بنا اسکی تکلیف احکام پر اور بیان اوامر حلال اور حرام پر ہے اور توضیح اسکی محتاج دلائل اور حجج کے ہے اور اس کلام سے دعوت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام طوائف خواص وعوام پر نکلتی ہے سو بھیجا ہے حق نے انکو کافۃ للناس پر تو دعوت انھون کی ہے تمام خاص پر اور عام پر تو اِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ تحقیق پروردگار تیرا وہی دانا تر ہے ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہو گیا راہ حق سے کہ اسلام ہے اور وہی خوب جانتا ہے ساتھ راہ پانے والون کے اور تجھ پر کہ پیغمبر ہے سوا پیغام پہنچانے کے نہین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو جو مثلہ کیا ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر فتح اللہ نے مجھے دی ستر آدمیون کو عوض تیرے مین مثلہ کرونگا حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ اور اگر ایذا دو تم اس شخص کو کہ ایذا دی ہے تم کو یعنی بدلا لو تم پس ایذا دو اور بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دیئے گئے ہو تم ساتھ اسکے یعنی ایک کو مثلہ کیا ہے تم بھی ایک کو کرو نہ ستر کو وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ اور اگر صبر کرو تم اور ایذا نہ دو البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالون کے بدلا لینے سے وضع مظہر کا مضمر بنائے حق ہے اوپر ان کے کہ صبر کرنے مین لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے بدلا نہ لیا معاف کیا کفارہ قسم کا دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ اور صبر کر مصیبت پر روز احد کے اور نہین صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اور مدد اللہ کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر جانے کافرون کے تجھ سے یا اوپر غلبے کفار کے اوپر لشکر تیرے وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہین إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ تحقیق اللہ ساتھ ان لوگون کے ہے کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور گناہ سے اور ساتھ ان لوگون کے ہے کہ وہ احسان کرنیوالے ہین یعنی موحد اور مخلص ہین سمجھ لیجے کہ تقوی اشارت بتعظیم خدا ہے اور احسان عبارت شفقت کرنے سے ہے بخلق کبریا اور یہہ دو صفتین مدار کار اسلام وایمان ہین سو احسان سے خلق ہوتی ہے شاد ۞ تقوی سے ہے دار دین آباد ۞ جس مین کہ یہہ دونون ہوون واثق ۞ راضی ہے اس سے خلق وخالق ۞ سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا عجب شان ہے ۞ کہ متضمن تقوے اور احسان کا ہے تقوی کہ قبول دین اسلام ۞ اور ترک و مناہی ہے جامع ایمان ۞ جمیع اوامر اور اجتناب ہمہ نواہی ہے ۞ اور

احسان کو نیک کاری تخلق باری ہے ؛ متضمن خوشنودی عالم اور وسیلہ سرداری ہے ؛ سے یا الٰہی تقوی کا جان
دے ؛ زندگی و مرگ میں ایمان دے ؛ شرک و عصیان و مناہی سے بچا ؛ دین و دنیا میں تباہی سے بچا ؛ قول ثابت پر
رکھہ ثابت مدام ؛ کلمۂ توحید پر کر اختتام ؛ سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے کہ مگر آٹھ آیتیں وان کادوا لیفتنونک عن الذی
اوحینا الیک ایک سو گیارہ آیتیں ہین کوفیون کے قرأت مین اور ایک سو دس بصریون کے قرأت مین ایکہزار پانچ سو
تینتیس کلمے مین چھہ ہزار ایک سو چھہ تیس حرف ہین فصل اسکی راہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ نحل کے یہہ ہے کہ آخر نحل
منقطع مین ذکر صبر اور تقوی کا تھا اس کے مطلع مین قصہ معراج مذکور ہوا الحکم الصبر مفتاح الفرج صبر سبب فرح ہے بموجب تقوی مصداق
ومن یتق اللہ یجعلہ مخرجا تقوی وسیلہ خروج غموم ہے اس سبب سے ذکر معراج کا بعد ذکر صبر اور تقوی کے مناسب ہوا کہ اسکے
مطلع مین ربط غالب ہوا

سورۂ بنی اسرائیل مکیۃ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　وھی مائۃ و احدی عشر اٰیۃ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پاکی اور نرالی ہے جسکو واسطے کرامت کے لیگیا بندے
اپنے کو یا کرامت یعنے ایک آن رات کی مین مسجد حرام سے اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ طرف مسجد دور کے یعنی کہ سے
بیت المقدس ہے وہ جو برکت دی ہم نے گردا گرد اسکے کو کہ زمین شام کی ہے برکت دین کی دی کہ مہبط وحی اور معبد انبیا کیا
اور برکت دنیا کی بخشی کہ اشجار اثمار اور انہار بہا سے بھر لیا اور لیگئے ہم اس بندہ محبوب مقبول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین لِنُرِیَهٗ
مِنْ اٰیٰتِنَا تو کہ دکھاوین ہم انکو نشانیان قدرت اپنے کی تہ کہ آن واحد مین مکہ سے لاکر بیت المقدس مین امام انبیا فرمایا پھر وہان سے
آسمان پر لیجاکر جو کچھ دکھانا سنانا تھا سنایا اور دکھایا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تحقیق اللہ سبحانہ وہی سننے والا ہے دوستون کی باتین یعنی صفت
کی دیکھنیوالا ہے انکے حالات اپنے قدرتی یا سنیوالا ہے باتین کفار کی کہ معراج کو جھٹلاتے مین مکھینے والا ہے مومنون کو کہ تصدیق لاتے ہین یا ضمیر عاید طرف پیغمبر
کے ہے یعنے حضرت سنتے تھے جو خطاب کہ انکو ہوتا تھا سنا تھے جو خبر کہ انکو دکھاتے تھے بحر الحقایق مین ہے دکھاتین ہم نے انکو باتین
کہ مخصوص ہین ساتھ جمال اور جلال ہمارے کے انہ ہو السمیع البصیر بتحقیق وہ شنوا ہے ساتھ شنوائی ہمارے بینا ہے ساتھ بینائی ہمارے کے نظم ؎
حمد ہے اسکی جسنے دکھا کر معجزہ اپنی قدرت کا ؛ عرش پر لا جمکا یا قدم لمحے مین ہمارے حضرت کا ؛ مکہ سے اقصی میں لیجا جلنے مین پھیر کو سب ملا
انبیا کا ثابت فضل کیا وہان منصب دیکھ امامت کا ؛ فرش سے لیجا عرش دکھایا عرش سے لایا فرش پہ پھیر ؛ آمد و رفت یہہ دم مین تمہی کیا
کمال ہے اسکی صنعت کا ؛ انکو بلایا شب کو وہان اطلاق مکان بھی تھا نہ جہان ؛ حق ہی حق تھا آپ ہی آپ اور
نام تھا وہان کثرت کا ؛ کثرت کیا اور عالم کیا کون کہان اور بزم کدھر ؛ مجلس بھی نہ محفل بھی عالم تھا عجب ایک
وحدت کا ؛ سمجھہ لیجے کہ وقت وقوع معراج مین روایات متعدد مین اکثر کہتے مین ربیع الاول مین بارہوین برس
نبوت سے ہوا بعضے کہتے مین ایک برس پانچ مہینے پہلے ہجرت سے ہوا اس تقدیر پر شوال کی گیارہوین تاریخ ہوتا ہے ایک
قول مین رجب کی ستائیسوین شب ہے اکثر محدثین اسی پر مین ایک روایت مین ستروین رمضان کی

بارہوین سال بعثت سے ہے اور شب دوشنبہ پر اکثر علما اور محدثین کا اتفاق ہے اور اصل معراج مین کسی
فرقہ اسلامیہ کا اختلاف نہین منکر اصل معراج کا کافر ہے کہ منکر نص سبحان الذی اسری کا ہے ہان جو کہ ہین منکر
معراج رسول برحق سخت وہ کور درون چون شب یلدا ہین سیاہ آیت اسری کی نہین سوجھتی انسی روشن
چشم ہے اور بصارت نہین سبحان اللہ اور اس باب مین احادیث صحیحہ صریحہ بہت ہورہ وارد ہین کہ قریب بحد تواتر
پہنچی مین چنانچہ بتیس صحابہ کبار نے حدیث معراج کی روایت کی ہے ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان ذی
النورین علی بن ابی طالب عبد اللہ بن مسعود بن عباس عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن زبیر عبد اللہ بن اوفی عبد اللہ
بن عامر ابوذر غفاری ابوایوب انصاری جابر بن عبد اللہ انصاری ابی بن کعب حذیفہ الیمانی ابوسعید خدری
ابوہریرہ عباس بن عبد المطلب انس بن مالک مالک بن صعصعہ عمران بن الحصین بلال حبشی ابوامامہ باہلی اسامہ
بن زید ابودردا بلال بن سعد ابوسلمہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ ام ہانی رضی اللہ
عنہم اجمعین لیکن اختلاف کیفیت معراج مین واقع ہے بعضے کہتے ہین خواب مین ہوا بعضے کہتے ہین بیداری مین ۱
بعضے کہتے ہین روح کو ہوا بعضے کہتے ہین جسد کو بعضے کہتے ہین روح اور جسد دونون کو لیکن صحیح یہ ہے
کہ بیداری مین روح اور جسم سے معراج ہوا چنانچہ دلیل اسکی خود آیت شریفہ اسری بعبدہ ہے اسم عبد کا موضوع
واسطے شخص کے ہے کہ عبارت جسد باروح سے ہے اگر روح سے خواب مین ہوتا تو اسری بروح عبدہ فرمایا ہوتا دوسرے
خواب مین ہوتا تو فضیلت آپ کی کیا ہوتی اور معجزات مین کیون شمار ہوتا ہے کہ خواب مین تو جو کوئی بہشت کو دیکھے
ہو سکتا ہے تیسرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے فرض عشا کی تم مین پڑھی اور دوگانہ بیت المقدس
مین اور وتر تحت العرش خواب کی نماز محسوب کب ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ آپ جسم باروح سے گئے اور جانے
مین مسجد حرام سے اقصی تک نص صریح ہے انکار اسکا کفر ہے اور اطباق سموات سے گذرنے مین احادیث صحیحہ صریحہ
مشہورہ وارد ہین انکار اسکا فسق ہے اور ورا اسکے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ کرنا یہہ احادیث احاد سے ثابت
ہے انکار اسکا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہے اور مکان مین بھی معراج کے اختلاف ہے ایک روایت
مین ہے کہ فرمایا آپنے مین مکے مین تھا اپنے گھر مین کہ سقف خانہ شگافتہ ہوئی اور جبرئیل آئے اور ایک روایت مین
ہے کہ فرمایا حرم مین تھا مین کبھی فرمایا حجر مین تھا مین کبھی فرمایا حجر مین تھا مین بیچ مسجد حرام کے کہ جبرئیل آئے
ساتھ میکائیل کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا خانہ ام ہانی مین تھا مین اکثر محدثین اسیطرف میل رکھتے
ہین اور تطبیق ان روایات مین یون ہو سکتی ہے کہ اس رات آپ ام ہانی کے گھر ہونگے اور وہ خانہ درمیان
مروہ اور کوہ صفا کے ہے داخل حرم شریف مین ہے اور بکفالت ابوطالب کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی گھر مین رہتے
اسواسطے اسکی اضافت اپنی طرف فرما کر کہا کہ مین اپنے گھر مین تھا اور آپ کو پہلے مسجد حرام مین لے گئے تھے تا
طواف بجا لا کر عزیمت بیت المقدس کی فرماوین اس جہت سے حجر مسجد مین فرمایا واللہ اعلم بالصواب پس اب روایتونکی

تطبیق وبکر یہی نکلا کہ خانہ ام ہانی بنت ابی طالب میں تھے بموجب روایت اشہر کہ معراج واقع ہوا اور قصہ اسکا
تفصیل وار کتاب علاحدہ میں لکھا گیا ہے اور یہاں بطور اختصار تحریر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بعد
نماز عشا کے گھر میں ام ہانی بنت ابی طالب کے شب خواب میں تھے کہ جبرئیل بامر خدا براق لیکر آئے کہ سفید
رنگ دراز حمار سے کوتہ تر بغل سے تھا اور قدم اسکا مد نگاہ سے آگے پڑتا تھا سینہ اسکا یاقوت سرخ کا تھا اور زمرد
سبز کے دم مرجان کی سر اور گردن یاقوت کے زین بہشتی کسا دونوں رکابیں یاقوت سرخ کی لٹکتی تھیں پیشانی
پر اسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا نظم براق برق جولان مہر طلعت باد پیمائے سبک رفتار خوش
ہیئت سراپا شکل زیبائے فرشتہ خو قمر افسر ملمع بال و عنبر دم قرنفل بوئے وخور پیکر مرصع بال ولولو سم
سریع السیر مردم رو مزین زین فلک سما کثیر الخیر عنبر بو بحسن آئین ملک اسا ۔ پس حضرت آواز جبرئیل سنکر اٹھ
بیٹھے جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالی نے تمکو سلام کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہے تاکہ تکرم فرماوے ایسی
کرامتوں سے کہ کسیکو نہ پہلے آپ سے کیا نہ بعد آپ کے کریگا اور نہ اسکو سنا نہ خطر اگذرا قلب میں کسی بشر کے ہرگز نہ
اٹھئے تیار ہو جئے بیت شب قدر وصل ہے یہ ہمیں جواب کی ہے بہشت کہ براق ہے مہیا فاذا فرغت فانصب
پھر جبرئیل نے ردائے نور اوڑھائی اور نعلین زمرد سبز پانوئیں میں پہنائیں اور کمربند یاقوت سرخ سے کمر باندھی
اور تازیانہ زمرد سبز ہاتھ میں دیا کہ مرصع چار سو مروارید سے تھا اور ہاتھ پکڑ اسکا بیت الحرام میں لائے بیت کون لایا
کس کو لایا کسنے بلوایا ہے واہ داعی الیا مدعو الیا رہبر الیا چاہئے ہو اور آب زمزم سے نہلا کر سینہ بے کینہ کو شق کیا
اور قلب مطہر کو آب بہشت سے دھو حکمت سے پر کیا آپنے سات طواف وداع ادا کرکے حطیم میں لحظہ جلسہ استراحت
فرمایا پھر جبرئیل نے براق کی رکاب پکڑی اور میکائیل نے باگ اور آپ کو سوار کیا اسی ہزار فرشتے یمین اور اسی ہزار
یسار براق کے مشعلیں نور عرش کی روشن کئے ہوئے رکاب سعادت میں چلتے تھے آپ باگ کھینچنے لگے جبرئیل نے
کہا چھوڑ دیجئے یہ مامور ہے جاتا ہے جہان جاتا ہے آپنے باگ چھوڑ دی وہ روان ہوا جبرئیل نے اسکو وصیت
کی کہ اگر راہ میں آواز ہو التفات نکیجو اور جواب کسی کے پکارنے کا نہ دیجو اور مجھے بیت المقدس میں دیکھو گے جب آپنے
تھوڑی راہ طے کی جانب راست سے کسی نے پکارا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم مت شتابی کر کہ تو زاد بھول گیا آپنے
بموجب وصیت جبرئیل کے التفات نکیا پھر اسیطرح آواز سامنے اور پشت سے آئی لیکن آپنے ہر جواب ندیا پھر
ایک عورت زیور پہنے ہوئے براق کے آگے کھڑی ہوکر کہنے لگی کہ ایکساعت توقف کرو یا محمد کہ آپسے کچھ سر ہی اسکی
طرف بھی ندیکھا اور براق کو چمکا کر نکل گئے پھر تین شخص ملے ایک پیر ایک کہل ایک جوان پیر اور کہل کو ندیکھا
جوان پر نگاہ کی آپنے پھر دو قدح سامنے آئے ایک شیر ایک خمر کا قدح شیر دست راست میں اور قدح خمر دست
چپ میں آپکے دیا آپنے شیر پیا اور خمر کو ترک کیا آپنے پھر دو جام حاضر ہوئے ایک پانی کا ایک شہد کا دونوں پیئے

آپ نے اور طیبہ اور طور سینا اور مولد عیسی میں اتر کر دوگانہ ادا کیا پھر چلے ایک شخص کو دیکھا کہ گٹھا لکڑی ہیزم کا باندھتا ہے اور طاقت اٹھانے کی نہیں رکھتا اور اسپر اور لکڑیان رکھتا ہے پھر ایک کو دیکھا کہ ڈول کوئے میں ڈالتا ہے اور خالی نکلتا ہے القصہ مسجد اقصی میں پہنچ کر جبرئیل سے احوال کہا جبرئیل نے کہا کہ اول داعی یہود تھا اسکی اجابت کرتے تو امت آپ کی بعد آپکے سب طرف یہودیت کے کرتی دوسرا داعی نصاری تھا جو اسکا جواب دیتے امت ترسا ہو جاتی اسیطرح تیسرے کی اجابت کرتے تو امت شرک اختیار کرتی چوتھے کی کرتی تو امت گبر اور آتش پرست ہو جاتی اور زن آراستہ دنیا تھی جو اسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی بکمال حرص سے دنیا کو آخرت پر اختیار کرتی اور پیر دولت تھی اور کہل بخت دولت اور بخت پر نگاہ نکی خوب کیا کہ ہر ایک ناپائدار ہے اور جو عاقبت تھی اسپر نظر فرمائی بجا ہوا کہ سبب حصول نعمت دو جہان ہے اور دودھ کا قدح جو پیا راہ مستقیم اللہ نے تمھاری امت کو دی اور خمر کا پینا حرام کیا اور پانی اور شہد دونو جو آپ نے پیئے بجا ہوا کہ سبب بقائے امت ہے تا قیامت اور پانی سبب نشت و نشو کی عمل نا سزا کے امت ہے اور گٹھا ہیزم باندھنے والا مرد حریص تھا اور ڈول خالی نکالنے والا ریا والا کہ رنج اور محنت کھینچیگا اور تہی دست قیامت کو اٹھیگا پھر جبرئیل نے آپ کو براق سے اتارا اور فنائے مسجد میں جہان مراکب انبیا کا تھان تھا براق کو ریشم کے ڈوری سے بہشت کے باندھا پھر آپ مسجد اقصے میں داخل ہوئے انبیاؤں نے کہ استقبال کو پیچھے اترے تھے شرائط تحیات کے ادا کیئے جبرئیل نے کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم تقدم وصل رکعتین باخوانک من المرسلین آپ نے دوگانہ پڑھوایا پھر جبرئیل ہاتھ پکڑ آپکا صخرہ بیت المقدس پر لائے دیکھا آپ نے کہ صخرہ سے آسمان تک ایک سیڑھی ہے کہ ایک سرا اسکا یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز کا ایک پایہ نقرہ کا دوسرا طلا کا مکلل ساتھ درر اور یواقیت کے ہے اور دو پر زمرد کے ہیں ایسے کلان کہ اگر ایک بچھاوے سب زمین ڈھنپ جاوے اسکو معراج کہتے ہیں اور اسکے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ہزار برس کی راہ تھا اور ہر مقام پر ایک ملک مقرب متعین تھا کہ پچاس ہزار فرشتے اسکے تابع تھے آپ براق پر سوار ہو پل میں اس راہ سے آسمان اول کو پہنچے جبرئیل نے دروازہ ٹھوکا کہ ایک دانہ یاقوت کا تھا مقفل بقفل مروارید اسمعیل فرشتہ دربان ذمانکا بولا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا ساتھ تیرے کون ہے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہا تجھے بلانیکو آپکے بھیجا تھا کہا ہان اسنے دروازہ کھولا آپ اوپر گئے فرشتوں کو دیکھا کہ صف بصف استادہ قیام میں ہیں سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ والروح پڑھتے ہیں آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ انکی یہی عبادت ہے کہا جیسے پیدا ہوئے ہیں تا قیام قیامت انکی یہی عبادت ہے حق تعالی سے طلب کرو کہ تمھاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپنے دعا کی حق تعالی نے قیام نماز میں فرض کیا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی آپ نے سلام کیا انھوں نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح الحمد للہ الذی اکرمک وجعلک

من نسلی وہان دو دروازے تھے راست اور چپ آدم کے اُدھر دیکھکر ہنستے تھے اِدھر دیکھہ روتے تھے آپ نے
جبرئیل سے پوچھا اُنہنے کہا جانب راست در بہشت ہی اور جانب چپ دوزخ بہشتی اپنی اولاد دیکھکر خوش
ہوتے ہین دوزخین دیکھکر روتے ہین پھر وہان کے عجائبات دیکھکر آگے چلے آسمان دوم پر پہنچے جبرئیل نے
اسکا دروازہ بھی اسیطرح کھلوایا وہان فرشتے صفین باندھے رکوع مین تھے جبرئیل نے کہا جبسے یہہ پیدا ہوئے
ہین سر اُٹھاکر آسمان سیوم کو نہین دیکھا انکی یہی عبادت ہی تم بھی دعا کرو کہ تمکو اور تمھاری امت کو
یہہ عبادت عنایت ہو آپنے دعا کی رکوع نماز مین فرض ہوا پھر آگے چلے یحیی اور عیسی علیہما السلام سے جاکر ملے
اُنھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح اور دعا کی پھر اسیطرح تیسرے آسمان پر جاکر دیکھا فرشتے صفین
باندھے ہوئے سجدہ مین ہین آپنے جبرئیل سے پوچھا انکی یہی عبادت ہے کہا ہی تم بھی دعا کرو تمکو بھی
یہہ عنایت عبادت ہو آپ نے دعا کی سجدہ نماز مین فرض ہوا لکھا ہے کہ دو سجدہ اسواسطے ہوئے کہ اُن فرشتون نے
آپکے جواب سلام کو سر اُٹھایا تھا پھر سجدہ مین پڑ گئے تھے وہان یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی اُنھون نے بھی
مرحبا کہا اور دعا کی آپ کو ساتھ خیر کے پھر یون ہی آسمان چہارم پر جاکر ادریس علیہ السلام سے ملے اُنھون نے
بھی مرحبا کہا اور دعا کی اور مریم مادر عیسی اور آسیہ زن فرعون استقبال کو آپ کے آئین مریم کے ستر ہزار
محل مروارید سفید کے اور ستر ہزار زمرد سبز کے تھے اور آسیہ کے ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار مرجان کے
تھے اور عزرائیل کو دیکھا اُنسے احوال قبض روح کا پوچھا اور کہا کہ امت کی میرے جان آسانی سے نکالیو اُنھونے
کہا کہ جناب الٰہی سے ستر ہزار بار یہی خطاب مجھکو آتا ہے اور فرشتونکی جماعت دیکھی کہ دوزانو بیٹھے تسبیح مین
مشغول تھے آپنے اپنی اور امت کیواسطے وہ عبادت مانگی حق تعالے نے قعدہ اخیرہ فرض کیا اور بیت المعمور
دیکھا ایک دانہ یاقوت سرخ کا بنا ہوا دروازے زمرد سبز کے لگے ہزار قندیل لعل اور یاقوت کے لٹکتے ہوئے منبر زر
سرخ کا منارا سیم خام کا پانچ سو برس کی راہ بلند تھا اور جیسے وہ بنا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز دریائے
نور مین نہاکر ردائے نور دوش پر ڈالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اسکا کرتے ہین اور کرینگے ہر دن نئے آتے ہین
تا قیامت نوبت انکی دوبارہ نہین آنیکی جیسی بیت المقدس مین امامت انبیا کی کی تھی ویسی ہی وہان آپنے
امامت ملائکہ کی کی وہ جماعت دیکھکر آپنے چاہا کہ میری امت کی بھی ایسی ہی جماعت ہو حکم ہوا کہ ایسی ہی جماعت
تیرے امت کی بھی ظاہر کرونگا دن جمعہ کے ثواب عبادت عابدون اس مقام کے کا امت ضعیف تیرے کو
دونگا پھر آسمان پنجم پر بطریق مسطور گئے اور ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی اُنھون نے مرحبا کہا اور دعا کی آپکو ساتھ
خیر کے اور گروہ ملائکہ کو دیکھا کہ کھڑے تسبیح کہتے تھے نگاہ پانون کی انگلیون پر تھی آپنے وہ عبادت طلب کی اللہ تعالے
نے عنایت کی کہ عبادت خشوع سے ہی نماز مین پھر آسمان ششم پر اسیطرح جاکر موسی ؑ سے ملے مرحبا کہا اُنھون نے

اور دعا بخیر کی اور کہا الحمد للہ الذی ارانی وجہک اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ شب حضور ہی سے ا
ضعفائے امت کو مت بھولیو اور ایک روایت ہی کہ موسی علیہ السلام سے اسمان
چہارم پر ملے اور ادریس سے بہشت مین اور نوح علیہ السلام سے یہان اور میکائیل کو دیکھا کرسی پر نزار و سامنے
ڈنڈی تھی ہر کفہ اسکا زمین اسمان سے برابر تھا ڈنڈی مشرق سے مغرب تک دراز تھی طومار حساب کے
رکھے تھے کہا انھون نے بشارت ہو آپ کو خیر اور برکت مثل امت تمہاری کے کسیکی نہین میزان انکی اثقل
موازین امم ہی بہبت حال خوش انکا ہی جو آپ کا پیرو ہی گروہ اور جو کوئی مخالف ہی اسے ہی اندوہ
اور وہان عابدون کو قیام مین خشوع خضوع سے پایا پھر آسمان ہفتم پر پہنچ مذکور کئے فرشتونکی عبادت دیکھی
وہان کے سب قیام مین متذلل تھے اور حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا بالابن الصالح
والنبی الصالح اور وصیت کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہو کہ زمین بہشت قابل زراعت
ہی درخت اسمین لگاوین آپ نے کہا کیونکر لگاوین کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوت الا باللہ العلی العظیم پڑھکر پھر سدرة المنتہی کو پہنچے کہ وہ ایک درخت ساق اسکی زر سرخ کی شاخین
اسکی بعضے مروارید سفید کی بعضے زمرد سبز کی بعضے یاقوت سرخ کی اور پچاس ہزار سال کی راہ بلند اور اتنے فرشتے
اسپر ہین کہ عدد انکا سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا تمام درخت کو چھپائے ہین اذ یغشی السدرة ما یغشی ایک شاخ
اسکی ایک دانہ زمرد سبز سے لاکھ برس کی راہ بلند تھی اور سر شاخ پر پتہ تھا کہ وسعت اسکی برابر ہفت اسمان
کے تھی اس پتے پر بساط نور بچھے تھے محراب اسکی یاقوت سرخ کی تھی بلندی اسکی ہژدہ ہزار سالہ راہ تھی
وہان مقام جبرئیل کا تھا آپ نے وہان دوگانہ ادا کیا سب ملائکہ سدرہ نے آپ کی اقتدا کی پھر ایک چشمہ دیکھا
آپ سے جبرئیل نے کہا یہ سلسبیل ہی اسمین سے دو نہرین جاری تھین ایک نہر کوثر ایک نہر رحمت اور ایک
فرشتہ عظیم کو دیکھا کہ ستر ہزار سر ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو مین ستر ہزار دہن اور ہر سر پر ستر ہزار گیسو ہر گیسو مین
ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریائے نور روان اسمین مچھلیان تیرتی تھین ہر مچھلی دو سو برس راہ دراز تھی
اور پشت پر ماہی کے لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جبرئیل نے کہا اسکو حق تعالی نے دس ہزار سال
پہلے خلقت آدم سے پیدا کیا ہی اسنے آپ کے تعظیم کیلئے جو بال کشادہ کیا آسمان زمین کو گویا کہ ڈھانپ لیا
پھر آپ کو بغلین لیکر کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم بشارت ہو اللہ نے تمھین اور تمھاری امت کو برکت
رمضان سے بخشا اور ایک صندوق وہان دھرا تھا مقفل ساٹھ لاکھ قفل نور کے کہا کہ اسمین برات
ہی صائمان امت تمہارے کی آتش دوزخ سے پھر وہان سے آگے چلے جبرئیل نے رخصت طلب کی
آپ نے ہاتھ پکڑکر انکا ایک قدم آگے رکھا جبرئیل ہیبت جلال الہی سے لرزان ہوئے آپ نے اشارہ ہاتھ کا

کیا پانصد سالہ راہ کہ ایکقدم میں طے ہوئی تھی قطع کر کر لے مقام پر پہنچ گئے فرمان پوشیدہ ہوا کہ ای حبیب
میرے کیا فکر کرتا ہی درازی قیامت کا یہاں ایک اشارہ دست تیرے سے پانصد سالہ راہ جبرئیل
نے قطع کیا کہ ایک قدم میں لایا تھا فردا کے قیامت لب ہلانے میں شفاعت کے اگر پچاس سالہ راہ بیکدم
قطع کریگا کیا عجب اور ایک روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سدرۃ المنتہی سے
آگے بڑھا میں جبرئیل نے کہا مقدم ہو میں نے کہا تم آگے چلو اسنے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ
منی میں آگے ہوا جبرئیل ایک حجاب پر پہنچا زربفت کے جبرئیل نے وہ پردہ ہلایا آواز ہوا کون ہی کہا
جبرئیل ہوں میں اور میرے ساتھ محمد میں ایک فرشتے نے ورلے حجاب سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ورلے حجاب
سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ ورا حجاب سے ندا آئی صدق
عبدی انا اللہ لا الہ الا انا فرشتے نے کہا اشہد ان محمد الرسول اللہ ورائے حجاب سے ندا ہوئی انا ارسلت محمدا
فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ورلے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی ودعا لی عبدی انا دعوتہم
فی بالی افلح من اجاب داعی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر
فرشتے نے کہا لا الہ الا اللہ ندا آئی صدق عبدی لا الہ الا انا پھر ندا سنی میں نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اکمل اللہ بک الشرف علی الاولین والآخرین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شرف اور فضل دیا تمکو اوپر اولین
اور آخرین کے اور ساتھ کمال کے پہنچایا میں نے جبرئیل سے پوچھا احوال اس فرشتے کا جبرئیل نے کہا کہ قسم
اس خدا کی جسنے تمکو براستی مبعوث کیا میں کہ اقرب خلق ہوں عند اللہ کبھی میں نے اس فرشتے کو نہیں
دیکھا مگر اسوقت کہ انکے ہمراہ ہی میں یہاں آیا پھر ورلے حجاب سے فرشتے نے ہاتھ نکالکر مجھے اٹھالیا جبرئیل
پرے رہ گیا میں نے کہا جبرئیل چلو اسی مقام پر مجھ سے تخلف مت کرو اسنے کہا ای محمد وما منا الا لہ مقام
معلوم نہیں کوئی ہم میں سے مگر اسکا مقام معین ہی کہ وہاں سے تجاوز نہیں کرتا اسشب آپکے احترام کے جہتا
سے یہاں پہنچا میں والا مقام میرا وہی نزدیک سدرہ کے ہی میں نے کہا ای جبرئیل میں جانتا تھا کہ تو
ساتھ خداوند مقام کے خورسند ہی لیکن تو ہنوز مقام ہی میں پابند ہی پھر میں تنہا روان ہوا حجاب بہت
ظلمت اور نور کے قطع کئے جب ستر حجابوں سے گذرا کہ ہر حجاب دوسرے حجاب سے پانصد سالہ راہ تھا اور غلظت بھی
ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ تھی براق رہ گیا رفرف سواری کے واسطے حاضر ہوا کہ آفتاب سے زیادہ چمکتا تھا اسپر سوار ہو کر
پایہ عرش مجید تک پہنچا میں اور ایک روایت میں ہی کہ آپنے فرمایا جب جبرئیل میری ہمراہی سے رہگیا تو میکائیل نے
آگے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب وقت میری خدمتگاری کا ہی قدم میں نے میکائیل پر رکھا اور وہ اٹھا کر
مجھے لیچلا پہنچا دریاہائے آب سے گذار دریاہائے آتش سے انوار حجابوں تک پہنچا کر ہر ایک حجاب ہزار سالہ راہ تھا

رخصت ہوا پھر اسرافیل نے آکر شرائط تعظیم بجالا کر اپنے بال پر بٹھا کر اول حجابوں سے گذارا پھر سات دریا
پیش آئے ہر ایک کا پہنایت ستر ہزار درجے آسمان سے زمین تک زیادہ تھا اُنسے پار ہوا تو پھر آواز
تسبیح تہلیل کا کسی فرشتے کے سنا ایسا خلق سے غائب ہوا کہ گویا دونوں جہان عظمت خداوندی میں نہ
مضمحل اور مستلاشی ہو گئے پھر اسی ہزار حجابوں پر پہنچا کر کہ اگر انکا وصف بیان کروں ساری عمر دنیا کی صرف ہو
تو اسکا ادا نہ یک حرف ہو اسرافیل نے اپنے پروں پر مجھے سب سے گذارا پھر حجاب قدرت ظاہر ہوا اُسے بھی
قطع کیا پھر حجاب عظمت کو پہنچا وہاں اسرافیل عذرخواہ ہو کر رخصت ہوا رفرف پھر پیدا ہوا کہ سب نور ہی
درخشاں تسبیح تہلیل خوان آوازہ تسبیح اور غلغل تہلیل اُسکے سے تمام ملکوت گونج تھا جب اُسپر میں نے قدم
رکھا اُسنے یک حرکت قریب ساق عرش کے پہنچایا پھر ہیبت حجاب پیش آئے انمیں سے ستر ہزار حجاب
زر کے تھے پھر ستر ہزار حجاب سیم کے پھر ستر ہزار حجاب مروارید کے پھر ستر ہزار حجاب زمرد کے پھر ستر ہزار حجاب
یاقوت سرخ کے پھر ستر ہزار حجاب نور کے پھر ستر ہزار حجاب ظلمت کے پھر ستر ہزار حجاب آب کے پھر ستر ہزار
حجاب آتش کے پھر ستر ہزار حجاب باد کے اور دل ہر حجاب کا ہزار سالہ راہ تھی رفرف پر سواران سب حجابوں سے
پار ہوکر پردہ داران عرش پر پہنچا ستر ہزار پردے دیکھے ہر پردے کی ستر ہزار طناب تھی ہر طناب ستر ہزار
فرشتوں کے گردن پر دھری تھی اور بزرگی ہر فرشتے کی کیا بیان ہو کہ ایک شانے سے دوسرے شانے تک ستر
ہزار سالہ راہ تھی اور یہہ پردے بعضے مروارید سفید کے بعضے یاقوت سرخ کے بعضے اور جواہر کے تھے اور ہر پردے پر ستر
ہزار فرشتے ملازم تھے ہر فرشتے کے ستر ہزار فرشتے تابع تھے رفرف نے سب پردوں سے مجھے گذارا یہاں تک
کہ درمیان میرے اور عرش مجید کے ایک پردہ رہگیا رفرف میرے زیر قدم سے غائب ہوگیا پھر ایک صورت
اسپ کی ایکدانہ مروارید کی بنی ہوئی تھی تسبیح خوان منہہ سے نور فشان اُسنے آکر مجھے اپنے پر سوار کر کر اُس پردے سے
گذار کر ساق عرش پر پہنچا دیا جب میں حجاب کبریا کو پہنچا وہ بھی ناپدید ہوگئے میں بے سواری رہگیا خطاب آیا
کہ ای حبیب میرے درگذر نگاہ کی میں نے حجاب کبریائی گذر گیا پھر خطاب ہوا ادن منی یعنے نزدیک ہو مجھسے ہر بار
کہ ساتھہ اُس خطاب کے مخاطب ہوتا تھا قدم آگے بڑھاتا تھا ہر قدم میں اسقدر مسافت طے کرتا تھا جسقدر زمین سے
وہاں تک عرض ہزار بار خطاب ادن منی سنا وہاں سے مرتبہ دنی کو پہنچا پھر درجہ فتدلی کا پایا وہاں سے خلوت خانہ
قاب قوسین او ادنی کو گیا اور محرم اسرار فاوحی الی عبده ما اوحی ہوا نظم دیکھا جو عقل میں نہ آوے نہ فہم و وہم نہ درک
میں سماوے نہ الله سے سنا کلام قدسی نہ پہنچا یہاں پیام قدسی نہ بے پردہ و بے نقاب دیکھا نہ الله کو بے حجاب دیکھا
نظارہ کیا اسی نظر سے نہ دیکھا ایسے چشم سر سے نہ جو راز و نیاز وہاں ہوئی تھی نہ جو ناز و نیاز وہاں ہوئی تھی نہ
ہے اُسکا بیان بیان سے باہر ہے اُسکا نشان نشان سے باہر نہ اور شمہ اس مقام کا تفسیر آیت دنی فتدلی میں انشاء الله

لکھا جاویگا نظم محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا کہ جسکے قد پہ ہی کیا چست وزیبا خلعت اسری کا ہوا وہ زیب صدر
بارگاہ قدس وہاں جاکر جہاں کے جو بداروں میں نہیں رتبہ ہی موسی کا نہ دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اوسکے نہ
ظہور دو جہان سایہ ہی جس شہ کے سراپا کا نہ اٹھایا یہاں قدم اور جاکے رکھنا عرش علی پر نہ تصور کے بروں ہی
سر دنی کا اور تدلی کا مقام عالی اسکا آئے کیونکر فہم میں جسکے بیان ہی مرتبوں میں قاب قوسین ایک
ادنی کا اور اللہ تعالی نے جو جو کلام منظور تھے کر کر دست قدرت سینہ پر سیر کے دھر کر علوم اولین اور اواخر کھول دیئے
بعضے علوم ایسے تھے کہ جنکے سننے کا تحمل لوگوں سے نہو سکتا انکے اخفا کا حکم فرمایا ∴ اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت
کی پھر امر فرمایا کہ ثنا کہہ میں نے بالہام ربانی کہا التحیات للہ والصلوات والطیبات حق تعالی نے فرمایا السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر میں نے کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہہ رتبہ
سیر امشاہدہ کیا یکبارگی سب پکارے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ منقول ہی کہ حق
تعالی نے فرمایا کہ جو کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہی کچھ تحفہ دوستوں کے واسطے لیجاتا ہی تم یہہ کلام میرا اور اپنا
اور ملائکہ کا لیجاؤ تاکہ امت تمہاری نمازمیں پڑھکر مشرف بسعادت ابدی ہو سمجھ لیجئے کہ تین چیزیں آپنے عرض
کیں تحیات صلوات طیبات انکے عوض چار چیزیں ملیں سلامت نبوت رحمت برکت تین کو مفرد فرمایا برکت
کو جمع لائے تو کہ سمجھا جائے کہ ابدالاباد تک ترقی اور تزائد میں ہی ہر چند برکت مفرد بھی دلالت تزائد پر کرتی ہی
خصوصا جب جمع مذکر ہو لہذا برکت ظہور آپکے سے زمین وزمان میں مشرق سے مغرب تک اطراف واکناف عالم میں
غلغلہ نبوت اور دبدبہ رسالت پڑگیا اور نقارہ فتوت اور کوس جلالت بجنے لگا القصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمام ہوئے تو خطاب آیا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تجھ پر اور تیری امت پر
پچاس وقت نماز اور چھ مہینے کے روزے مقرر کئے اور جو کوئی میری وحدانیت کا اقرار کریگا اور شرک سے بچیگا اسکے واسطے
بہشت ہی جو انکار کریگا اور شرک لائیگا اسکے واسطے دوزخ ای محمد سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر
بیچ حق امت تیری کے ای محمد تو گرامی تر ہی نزدیک میرے تمام خلقت سے ∴ تجھے دن قیامت کے ایسی کرامتوں سے
مکرم فرماونگا کہ تمام خلائق تعجب کریگی نظم ای محمد دریکتا صفا تیرے لئے میں نے پیدا ہی کیا سب کچھ سماسے تا سمک
دو جہان اور تین روحیں چار عنصر پانچ حس چھ جہت اور سات کوکب آٹھ خلد اور نہ فلک ∴ پھر واسطے سیر بہشت کے
اور دوزخ کے ارشاد کیا میں نے بہشت کا مکان دیکھا اور عجائبات و مالکہ مشاہدہ کئے پھر دوزخ کے درکے دیکھے بعد سیر کے
بارگاہ معلی میں حاضر ہوا خطاب ہوا ای محمد نعیم بہشت اور شدائد دوزخ کے دیکھے عرض کیا میں نے الہی ان نعمتوں کا
بھی شمار تو ہی جانے جو بہشت میں ہیں اور ان شدائد سے بھی تو ہی بچاوے جو دوزخ میں ہیں ارشاد ہوا کہ جا خلق کو ساتھ
ایمان اور نعیم جنان کے دلالت فرما اور عذاب دوزخ سے ڈرا اور وقت رخصت کے کئی نصیحتیں کیں اول یہہ کہ تجھکو

کچھ حزن آوے تو مجھے یاد کر کہ اُس دم میں تجھ سے تیرے نفس سے زیادہ نزدیک ہوں دوم یہہ کہ دعائے مظلوم سے
ڈر کہ درمیان میرے اور دعائے مظلوم کے کوئی حجاب نہیں اور البتہ مستجاب ہی اگرچہ کافر ہو سیوم یہہ کہ صبر کر شدائد پر
اور تکبر سے بچ دنیا پر مغرور ہو اور اُس سے آرام مت پکڑ اور اُسپر فخر مت کر کہ جانیوالی ہی کسی سے اپنے وفا نہیں
کی میں نے عرض کیا کہ تیری ہی عبادت کرتا ہوں میں اور تجھ ہی سے ڈرتا ہوں میں اور تجھ ہی سے امید رکھتا ہوں میں
تو نے ہی پیدا اور مشرف نبوت فرمایا پھر خطاب ہوا ای محمد نمازیں وقتوں میں ادا کیجو اور امر معروف اور نہی منکر فرشتا
کیجو کہ قوام دین اسی پر ہی اور آجکی رات جو دیکھا سنا ہی اپنی امت سے بیان کیجو میں نے کہا الٰہی میرے قول کی تصدیق
کون کریگا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق القصہ شرائط آداب کے بجا لا کر میں رخصت ہوا عرش پر آیا عرش تحیت میری بجا
لایا پھر کرسیوں پر گذرتا ہوا اطباق سموات پر اترا موسی سے انکے مقام پر ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا کیا فرض
ہوا تمپر اور تمھاری امت پر میں نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ جاؤ اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہو کہ وہ متحمل اس بار
کے نہوگی میں نے جناب الٰہی میں جا کر عرض کیا پانچ وقت کی نماز معاف ہوئی پھر موسیٰ نے بھیجا پھر میں گیا
پھر بھیجا پھر میں گیا یہاں تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال میں رہ گئے آواز ہوا اطباق
سموات اور اقطار زمین میں کہ فرض ہوئی محمد اور محمدیوں پر پانچ وقت کی نماز دن رات میں اور مہینے کے روزے
سال میں اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ آخر بار جو موسیٰ نے کہا کہ یہہ پانچ نمازیں بھی بخشوا
آؤ اور تیس روزے پھر گیا میں لیکن شرم آئی مجھے کہ تخفیف طلب کروں حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ ای محمد جو
کوئی یہہ پانچ نمازیں پڑھیگا وقتوں میں انکے اور ماہ رمضان کے روزے رکھیگا اور امیدوار ثواب کا رہیگا مجھ سے تو
پچاس نماز کا ثواب جو پہلے مقرر ہوئی تھیں کرامت کرونگا اور ثواب صوم شش ماہہ کا جو اول معین کئے
تھے دونگا اور بعضے روایات میں ہی بمقتضائے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ثواب دس مہینے کے روزونکا دونگا
اور جو ایام ستہ شوال ساتھہ رمضان کے کوئی ضم کریگا تو ثواب دو مہینونکا اور دیگر تمام سال کے روزونکا ثواب عنایت
کرونگا اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ میں نے جب تخفیف ان پانچ میں نہ چاہی ندا آئی کہ فرائض کی نقل
میں نے بندوں سے اٹھائی پانچ نمازیں تجھ پر اور تیری امت پر رکھیں پچاس جو ازل میں لکھہ دیں تھیں وہی ہیں کہ پانچ حال
میں ہیں اور پچاس قال میں پانچ حساب میں پچاس ثواب میں پانچ تکلیف میں پچاس تشریف میں پانچ شمار میں
پچاس اسرار میں بیت واہ کیا لطف ایزدی ئے پانچ میں دیے پچاس کے درجے اور کیفیت نزول میں آپ کے
اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں جبرئیل کے پروں پر اطباق سموات سے اترکر رونق افروز دولت خانہ ہوئے اور خدیجہ
رضی سے روایت ہی کہ جانے آنے میں براق پر سوار تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ جانے میں براق پر گئے اور آنے میں بے
براق آئے اور حکمت براق پر لیجانے میں اظہار کرامت تھی اور لانے میں بے براق اظہار قدرت اور بعضوں نے طریق

نزول میں لکھا ہے کہ جب آپنے یہہ الطاف و کرم الہی اپنے حق میں مشاہدہ کئے شکر گذاری میں منعم کے محراب
مشاہدہ میں سجدہ بجالایا سر سجدہ سے جو اٹھایا اپنے آپ کو اپنے بستر پر کہ جس سے اٹھ کر تشریف لے گئے تھے آیا پایا سونا چاہیے
خواب گرم تھا اب وضو جیسی میں تھا مقام سجدہ حطیم میں عرق پیشانی سے تر تھا بیت جانے اور آنیکا تھا وہ تھا
ایک زمان آمد و رفت آپ کی یعنی تو امان صبح کو آپنے مجلس شریف اپنے میں سارے مشاہدات شب کے بیان فرمائے
پہلے ابوبکر صدیق رضی بلا شک و شبہ تصدیق کیا صدیق پر صدیق خطاب آیا پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سزاوار
سعادت ابدی ہوئی کافروں منافقوں نے انکار کیا بدبخت ابدی ہوئے بیت جسنے اقرار کیا اہل سعادت سے
ہوا جسنے انکار کیا اہل شقاوت سے ہوا ہے ہے قصۂ معراج کا کہ کتب احادیث اور سیر سے نکال کر بطور ایجاز اور اختصار
بیان ہوا اب چند امثلہ واسطے ازالہ غبار انکار بے بصران شبہ کرکے کہ وقوع معراج میں شک لاتے ہیں مذکور ہوتے
ہیں تمثیل اول جرم آفتاب کا کہ ایک سو چھہ سٹھ کرہ ارض برابر ہے اور لمحہ میں کئی ہزار سالہ راہ قطع کرتا ہے جب
ایسے بڑی جسم سے اسطرح کی سرعت سیر عند العقل بعید نہو تو وہ آفتاب فلک رسالت کہ سو ہزار اجرام فلکی اور جواہر
مجردہ ملکی استفادہ نور وجود انکے سے کرتے ہیں بامداد و سبحان الذی اسری اگر پارہ شب میں بام ہفت آسمان
سے گذر کر بمقام دنی فتدلی ترقی فرماوے تو کیا عجب تمثیل دوم جادوگر کشمیر کے باوجود اس خبث ضمیر کے حکم کا مرکب بنا
چوب جاروب کا تازیانہ لے راہبری شیطان سے گھڑی بھر میں حدود کشمیر سے کوہ دماوند تک سیر کر لیتے ہیں جبکہ حکم
کی سواری سینک کا کورات شیطان کے رہنمائی سے اتنی بڑی مسافت ایسی تھوڑی ساعت میں طے ہو تو پھر جب راکب سید
المرسلین ہو اور مرکب براق مرغزار علیین اور تازیانہ یاقوت و زبرجد خلد بریں اور راہبر جبرئیل امین اور عناق پکڑے
اسرافیل ہمیں اور بزندہ حضرت رب العالمین تو طرفۃ العین میں مسجد حرام سے اجرام علوی پر پہنچا کیا عجب ہے
بیت ساحر و نکتا ہو وے قابل اور نبی کا جو ہو حیف ہے انکے حرز پر کیونکہ ملعون وہ ہو تمثیل سوم ابلیس کہ بدترین
خلق ہے لمحہ میں مشرق سے مغرب تک پھر آتا ہے جب ایسے بدترین خلق سے یہہ سرعت ظہور میں آتے تو اس
بہترین کائنات سے ایک آن میں زمین سے عرش تک طے کرنے میں کیا شبہ راہ پاوے تمثیل چہارم عیسیٰ آسمان چہارم
پر اور ادریس سیر سموات کر کر بہشت میں داخل ہوئے جسم اور روح سمیت اور یہہ دونو واقعہ نص سے ثابت ہیں
پھر پیغمبر ہمارے کو کہ مراتب انکے رفیع الشان ہیں کیا مانع ہے کہ آسمان پر جاویں اور پھر آویں تمثیل پنجم چوب تر کہ
بواسطہ رطوبت ذاتی ثقل رکھتی ہے باز کے پانو میں باندھتے ہیں کہ اسکے گرانی کے سبب پرواز سے باز رہے
لیکن اگر وہ چوب تاب آفتاب میں خشک ہو جاوے اور ثقل کہ لازمہ رطوبت ہے اس سے زائل ہو تو پھر باز کا
پرواز کرنا کیا عجب ہے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہباز فضائے انا من نور اللہ کے آشیانہ وما ارسلنا
الا رحمۃ للعالمین میں نزول فرمایا تھا چوب گران سنگ انما انا بشر مثلکم قدم کرم آپکے میں باندھی تھی اس

ثقل

ثقل لطافت کے سبب اسمین قرار پکڑین پھر جو تابش آفتاب عنایت سے ثقل بشریت دور ہوئی جسم روح سمیت
فوق العرش پرواز کر گیا اسمین اچنبھا کیا ہے تمثیل ششم بازیگر بیضہ مرغ مین سوئے سے سوراخ کر آلایش
نکال شبنم بھر سوراخ موم سے بند کر دھوپ مین رکھتے ہین آفتاب کے تاب سے شبنم گرم ہو کر بخار ہوا پر قدم
دھر قصد عالم بالا کرتی ہے اور مع بیضہ اڑنے لگتی ہے یون ہی سمجھو کہ وجود باوجود محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام
بیضہ مرغ لاہوت تھا مستعدان تقدیر ازلی نے بصنعت لم یزلی سوزن لنشرح الم نشرح لک صدرک سے سینہ بے
کینہ مین سوراخ کیا پھر طبایع بشریت اور اخلاط جسمیت نکالکر شبنم گرم بھر کر تاب آفتاب تجلی مین رکھا جب حرارت
عشق نے جوش شوق پیدا کیا تو مدد کشاکش سبحان الذی اسریٰ سے قصد ہوائے کبریا کیا اور اس گنبد خضرا سے
اڑکر سر پر منبر دنیٰ فتدلیٰ پر جلوس فرمایا بیت جانب یار کوئی آپ سے کیا جاتا ہے جذبۂ شوق سے البتہ کھچا
جاتا ہے تمثیل ہفتم قاعدہ شریعت ہے کہ دو چیز جو غالب مغلوب باہم ہون تو حکم غالب کو ہے جیسے دودھ
اور پانی ملا کر کسی لڑکے کو پلاوین اگر شیر غالب ہو تو حکم رضاع ثابت ہے والا نہین ایسے اگر آب دہن خون آلودہ
نکلے تو حکم غالب پر ہے اگر خون غالب ہے تو ناقض وضو ہے والا اسیطرح نقود مین اگر نقرہ غالب ہے حکم
جید کا ہے اور غش غالب ہے حکم کھوٹے کا ہے اس نہج کے مسائل شرعیہ بہت ہین اسی پر قیاس کیجئے جب
روح پر فتوح محمدی جسد پر غالب ہوئی جسد حکم روح کا پیدا کر کر فضائے عالم ملکوت پر طیران ہوا اسمین جائے
تعجب کیا ہے بیت غلبہ روح سے تن مین جو لطافت آئی اڑ گیا عرش سے بھی فوق یہ رفعت پائی تمثیل
ہشتم روایت ہے کہ جب روح بندہ کے بدن سے نکلتی ہے تو بعضے روح طرفۃ العین سے بھی کم مین آسمانون کو
طے کر ساق عرش پر قندیل مین متمکن ہو جاتی ہے پھر جسم لطیف آپکا کہ کروڑون درجہ روح سے پاک ہے
اگر لمحے مین مسافت کون و مکان طے کر کر بالائے عرش مجید پہنچے کیا بعید ہے تمثیل نہم منکرین کوتاہ نظر نہین دیکھتے
کہ نور باصرہ انکا کھولتے ہی آنکھ احساس سیارات فلک ہشتم کرتا ہے پھر جسم پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نور دیدۂ فلک اور قرۃ العین انس و ملک ہے اور لاکھ درجہ روشنائی چشم سے الطف ہے اگر ایک آن مین قطع
مسافت زمین و آسمان فرماوے تو کیا محال ہے تمثیل دہم فلک الافلاک باوجود اس عظمت کے کہ محیط جمیع اجسام
ہے ایکدن رات مین دورہ اپنا تمام کرتا ہے کہ مقدار مسافت اسکی کسی مہندس کی عقل ادراک نہین کر سکتی پھر
وہ صانع مطلق کہ جسنے کرہائے افلاک کو بنا کر حرکت دی ہے جب چاہے کہ جوہر جسم محمدی صلی اللہ علیہ و
سلم کو لمحے مین تاج تارک افلاک اور ہمائے ہوائے اوج سماک فرماوے تو کیونکر تعجب آوے بیت دیکھ انکے بدن
کی چالاکی نہ چرخ کی عقل چرخ کھائی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ واقعہ معراج واسطے تبیین بدایع حکمت اور
اظہار صنایع قدرت کے ہے اگر کوئی منصف دیدۂ انصاف سے تمام عجائب اور غرائب مصنوعات مین نظر کرے

تو یقین جانے کہ کمیت خواص اور کیفیت اختصاص ہر فرد مخلوقات میں ساتھ یک صورت معین اور ہیئت مخصوص
کے جو ادراک عقل جزوی سے باہر ہے بلکہ تمام وقایع عالم کے قبیل خوارق عادات سے سمجھے لیکن کثرت مشاہدہ
کے سبب مستنکر اور مستبعد نہیں معلوم ہوتے مثلاً اپنے ہی وجود میں کہ عالم صغیر ہے تامل سے دیکھیے کہ نقش بدیع
فطرت کس کی صنع قدرت نے کھینچا اور حیز عدم سے فضائے وجود میں کون لایا اور ظلمت رحم میں تفاصیل اجزا اور
تقاسیم اعضا اس ترکیب ترتیب سے کس نے کی اور قندیل مظلم قالب شعشعۂ مصباح حیات سے کس نے روشن
فرمائی اور حواس ظاہری اور باطنی کس نے دیئے غرض یہ سب کچھ صنایع قدرت کاملہ الٰہیہ ہیں کہ عقل ادراک
سے ہر ایک کے قاصر ہے **مصرعہ** جو کام خدا کا ہے سو ہی عقل سے باہر ہ سمجھ لیجئے کہ یہ تمثیلات واسطے ظاہر
بینوں کے ہیں اور اہل باطن کے واسطے کچھ مثال تمثیل درکار نہیں وہ خود ایسے معاملہ مشاہدہ کرتے ہیں
حضرت علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اکثر میں بعد نماز صبح کے اذکار سے فارغ ہو مراقبہ کرتا ہوں
اور اس عالم سے نکلکر اور ہی عالم میں جاتا ہوں وہاں سو سو برس دو دو سو برس ہزار ہزار سال مشغول العبادت
رہتا ہوں ہر سال تین سو ساٹھ دن گذارتا ہوں ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں ہر سال ایکماہ رمضان کے
روزے رکھتا ہوں اور اوراد اپنے موافق وظیفے اپنے کے بجا لاتا ہوں پھر جب مراقبہ سے سر اٹھاتا ہوں تو آفتاب
طلوع ہوتا ہے نماز اشراق کی یہاں ادا کرتا ہوں اور خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ ایک مریدوں
حضرت جنید بغدادی کے سے دجلہ میں نہانے کو گیا غوطہ جو لگایا ہندوستان میں نکل آیا وہاں متاہل ہوا فرزند
وجود میں آیا مدت عمر گذاری پھر دوسرے بار آپ کو دجلہ میں دیکھا کپڑے کنارے پر دھرے تھے نکلکر [illegible]
جنید میں حاضر ہوا دیکھا تو لوگ اسی دیکھے وضو میں مشغول تھے اور یہ بھی شیخ نے فرمایا ہے کہ سالک جب
اس مقام پر پہنچتا ہے تو ایکدم میں ہزار سالہ عبادت طاعت کر سکتا ہے اسیواسطے بزرگان طریقت نے فرمایا ہے
کہ یک نفس روندہ باطن کا ہزار سالہ عامہ سے بہت بزرگ ہے ایکساعت میں صد بار ختم قرآن کرتے ہیں آیۃ آیۃ
حرفاً حرفاً اور احوال حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ قدم مبارک رکاب میں لاتے پہلے اس سے قدم دوم
رکاب ثانی میں ڈالیں تمام کلام اللہ ختم فرماتے تھے جب آپ کی امت والوں کا یہ مقام ہے تو اس فخر اولین اور
آخرین کے معراج میں کیا کلام ہے **بیت** روح پر لگے ای جدا بھیج ابد تلک مدام تازہ بتازہ و صلوٰۃ لاکھوں میں
نو بنو سلام باقی رہے یہاں کئی خدشے جو مفسرین اس آیت شریف میں لکھتے ہیں اب وہ بیان ہوتے ہیں
اول یہ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا میں پہلے تنزیہ نقائص سے فرمائی اور تنزیہ نقائص سے وقت ذکر
نقائص کے ہوتا ہے نہ کہ ذکر معراج میں جواب اسکا یہ ہے کہ منکران کور باطن وقوع معراج میں انکار کرتے تھے اور
جسم سے اطباق سموات سے گذرنا محال خیال کرتے تھے گویا کہ اللہ تعالیٰ کو قادر اس امر پر نہیں سمجھتے تھے اسواسطے

پہلے تنزیہ عجز اور نقصان سے اپنی فرماکر لیجانا اپنے بندہ مقبول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ارشاد کیا
دوسرا خدشہ یہہ ہے کہ اسری رات کے لیجانے کو کہتے ہین شب اسکے مفہوم مین پڑی ہے پھر ذکر لیلا کا کیا
فائدہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ لیلا کا لانا واسطے تعظیم کے ہے ساتھ تنکیر کے معنے اسری بعبدہ لیلا عظیما
اگر لیلا کو ساتھ تنکیر کے نلاتے فائدہ تعظیم کا ہوتا خدشہ تیسرا یہہ ہے کہ لیلا ظرف منصوب ہے تقاضا استیعاب
کا کرتا ہے اور حال آنکہ جانا اور آنا اور طے طباق سموات سے کہ گذرنا اور مقامات بہشت اور دوزخ ملاحظہ کرنا اور انبیا
سے ملنا اور عجائبات ملکوت دیکھنا اور مقام دنی فتدلی پر عبور کرنا ایک تھین رات کے ہوا ہے جواب اسکا یہہ ہے
ظرف منصوب اگرچہ تقاضا استیعاب کا کرتا ہے لیکن یہان تبعیض شب مستفاد ہے ساتھ اخبار اور احادیث نبوی
کے اور جلالین مین ہے کہ لیلا منصوب علی الظرف ہے اور اسری سیر اللیل کو کہتے ہین اور فائدہ اسکے ذکر کا
اشارہ بتنکیر ہے طرف تقلیل مدت کے خدشہ چوتھا یہہ ہے کہ اس آیت سے اسری مسجد حرام سے ثابت ہے اور اکثر روایات
جو خانہ ام ہانی سے آئے ہین وہ کس راہ سے ہین جواب اسکا پیچھے بیان اختلاف مکان معراج مین گذرا
اور عظام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماکر اکرام موسی علیہ السلام ارشاد کیا کہ وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ
هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا اور دی ہمنے موسی کو توریت اور کیا ہمنے موسی کو یا کتاب کو ہدایت
واسطے بنی اسرائیل کے اور کہا ہمنے انکو یہہ کہ نہ پکڑو سوا میرے کارساز کہ بہم اپنی اسپر چھوڑ دو ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ
اے ذریت اسکی کہ اٹھایا تھا ہمنے یعنی چڑھایا تھا کشتی مین ساتھ نوح کے مراد سام ہے کہ ہمراہ ابراہیم کہ جد
بنی اسرائیل مین اسکی اولاد سے تھے یعنے یاد کرو نعمت نجات طوفان کی کہ تمھارے آبا کو دی تھی اور شکر اسکا
بجالاؤ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا تحقیق نوح علیہ السلام تھا بندہ شکر کرنیوالا ہر حال مین بیچ اکل و رکوب
ولبس وقعود وقیام مین شکر خدا کرتے تھا وہ ہر ایک کام مین سو یہہ ترغیب ہے واسطے اولاد کے کہ اقتدا اپنے
باپ کی کرکر شکر گذاری مین جناب باری کے سرگرم رہین کہ کلام لئن شکرتم لازیدنکم شکر سبب مزید نعمت ہے
وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ اور مقرر کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب توریت
کے اور بیان کیا ہمنے کہ تم فساد کروگے بیچ زمین شام کے دو بار سمجھ لیجئے کہ اول فساد انکا احکام توریت سے
مخالفت کرنے اور حکم ارمیاء علیہ السلام کا کہ پیغمبر انکے تھے نہ ماننا تھا دوسرا فساد یحیی علیہ السلام کا قتل
کرنا اور عیسی علیہ السلام کے ہلاک کا قصد کرنا تھا سو قصہ حق تعالی نے خبر دی کہ تم دو بار فساد کروگے
وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا اور بلندی پکڑوگے بلندی بڑی یعنے سرکشی کروگے طاعت پروردگار سے اور تکبر کروگے
آفریدگار سے فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا پس جب آیا وعدہ عذاب فساد اول ان دونون
مین کا بھیجے ہمنے اور مسلط کئے اوپر تمھارے بندے کہ واسطے ہمارے تھے یعنے پیدائش ہماری یہان اضافہ خلق ہے

نہ احسانمند ہے کیونکہ بقول اصح مراد اس سے بخت نصر ہے اور بعضون نے کہا ہے جالوت یا سنحاریب یا رئیس
عمالقہ پس صفت انکی بیان کی کہ اُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ صاحب جنگ سخت کے بعضون نے کہا ہے
کہ جب آواز انکی مثل رعد انکھین مانند برق پس در آئے درمیان بیچ گھرون تمھارے کے واسطے قتل اور لوٹ
اور اسیر کرنیکے وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا اور تھا یہہ حکم وعدہ کیا گیا یعنے ضرور تھا کہ واقع ہو ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ
وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا پھر پھیر دیا ہمنے واسطے تمھارے دست کو تو کہ غلبہ کرو اوپر انکے کہ تمکو
لوٹا مارا تھا اور مدد دی ہمنے تمکو ساتھ مالون ہر نوع کے اور کثرت بیٹونکی اور کیا ہمنے تمکو زیادہ گنتی مین اس سے
کہ پہلے قتل سے تھے تو کہ جمع ہو کر اپنا بدلا دشمنون سے لو إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے
واسطے جانون اپنی کے کیونکہ ثواب اسکا تمھین کو ملیگا وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے تم پس وبال اسکا
واسطے اسی جان تمھاری کے ہوگا مدارک مین حضرت علی مرتضی رض سے نقل ہے کہ کہا مین نے ہرگز کسی سے نیکی نہین
کی اور برائی بھی کسیکو نہین پہنچائی پھر یہی آیت پڑھی یعنے جو کچھ آدمی کرتا ہے ساتھ اپنے کرتا ہے بیت
نیک و بد ہمنے جو جہان سے کیا نہ جہان سے خود اپنی جان سے کیا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ پس جب آیا وعدہ عذاب
پچھلے بار کا یعنے فساد دوم کا اور درمیان دونو فسادون کے دو سو دس برس تھے بھیجا قوم طیطوس رومی کو
لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ تو کہ برا کردین وہ لوگ منہون تمھارے کو یعنے غم کے آثار تمھارے چہرون پر ظاہر ہون
وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ اور تو کہ داخل ہوون بیت المقدس مین جیسے کہ داخل ہوئے تھے اسمین پہلے بار یعنے
جیسے اول بار قوم بخت نصر نے اگر مسجد کو خراب کیا تھا ویسے ہی لشکر طیطوس رومی کا آوے وَلِيُتَبِّرُوا
مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا اور تو کہ ویران کرین جسپر غالب آوین ویران کرنا سمجھ لیجئے کہ اس قصے مین اختلاف بہت
ہے اصح اور اشہر یہہ ہے کہ جب سلطنت بنی اسرائیل کی ولایت شام مین صدیقہ کو پہنچی کہ مرد ضعیف
اور اعرج اولاد سلیمان علیہ السلام سے تھا تو پادشاہون نے اطراف کے چاہا کہ ملک انکا چھین لین اول سنحاریب
موصل کا پادشاہ آیا پھر سلما سلطان آذربیجان دونون کے آپس مین لڑائی ہوئی دونو لشکر تباہ ہوگئے غنیمت انکی
بنی اسرائیل کے ہاتھ لگی دوسرے بار پادشاہ روم اور ملک طقالیہ اور سلطان اندلس تینو لشکر جرار لیکر
آئے ہر ایک اپنی سلطنت چاہتا تھا آخر آپس مین جنگ ہوا تینو لشکر خراب ہوگئے انکی بھی لوٹ بنی اسرائیل نے
لی جب پانچ لشکر ونکا مال اسباب بنی اسرائیل کو ملا تو تکبر اور عصیان کرنے لگے حکم توریت سے پھر گئے ارمیا ع کا کہنا
نہ مانا یہہ فساد پہلا تھا کہ کیا انھون نے اور اپنے آپ کو غضب الٰہی مین ڈالا اللہ تعالی نے بخت نصر مجوسی کو کہ کاتب
سنحاریب تھا اور بعد فوت اسکے پادشاہ ہوا تھا بھیجا اسنے اگر بنی اسرائیل سے جنگ کیا اور غالب ہوا بیت
المقدس خراب کی توریت جلا دی ستر ہزار بنی اسرائیل کو بردہ کیا یہہ عذاب اول تھا پھر کوروش ہمدانی یہہ خبر

سنکر آیا اور بہت مال اور تیس ہزار معمار اور مزدور لایا تیس برس عمارت ولایت ایلیا مین مشغول رہا تاکہ جیسے
پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی بنی اسرائیل خوش ہوئے اور مال اور اولاد انکی زیادہ ہوئی پھر مخالفت حق سے کرنے
لگے یحیی علیہ السلام کو شہید کیا اور عیسی ع کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا یہہ فساد دوسرا تھا عذاب دوم انکو پہنچا کہ
طیطلوس نے انپر غلبہ کیا پھر مسجد کو ویران کیا مال اسباب انکا لوٹ کر لے گیا اور حق تعالی نے توریت مین بعد
وعدہ ان دونون عذابکے انسے کہا تھا کہ عسی ربکم ان یرحمکم نزدیک ہی کہ پروردگار تمہارا بعد عقوبت دوسری
کے اگر توبہ کروگے تم یہہ کہ رحم کرے تمکو اور پھر تمکو مالدار کردے وان عدتم عدنا اور اگر پھر آؤگے تم بار دیگر ساتھ نافرمانی
کے پھر آوینگے ہم تیسری بار ساتھ عذاب کے وجعلنا جھنم للکفرین حصیرا اور کیا ہی ہمنے دوزخ کو واسطے کافرون کے
قیدخانہ کہ وہان ڈال دینگے اور اسمین سے نکل سکینگے بنی اسرائیل نے نوبت سیوم عود کیا ساتھ جھٹلانے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ قتل اور جلا اور جزیہ اور خواری کے معذب ہوے ان ھذا القرآن یھدی للتی
ھی اقوم یہہ قرآن ہدایت کرتا ہی اس راہ کیطرف کہ وہ بہت سیدھی ہی اور پائندہ تر ہی سب راہون سے کہ امر اور نہی
کی ہین ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصلحت ان لھم اجرا کبیرا اور بشارت دیتا ہی مومنون کو وہ جو عمل کرتے ہین اچھے
یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب بڑا یعنی بہشت وان الذین لا یؤمنون بالاخرۃ اعتدنا لھم عذابا الیما اور یہہ کہ وہ لوگ
کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے عذاب دردناک یعنی والا یعنی آتش دوزخ پس مومنون کو
دو بشارتین ہین ثواب انکے کی اور عقاب اعدا انکے کی ویدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر اور دعا کرتا ہی آدمی
بخدا وقت غصے کے ساتھ بدی نفس اور اہل اور مال اپنے کے مانند دعا مانگنے اسکے کے ساتھ نیکی کے مراد نضر بن
حارث ہی کہ عذاب اللہ سے مانگتا تھا کہ امطر علینا حجارۃ من السماء وکان الانسان عجولا اور ہی آدمی جلدی کرنیوالا
دعا مین نظر عاقبت کار نہین سوچتا مانگنے لگتا ہی شتابی دعا چین سراین نہ ضراین ہی صبر نہ مایین
نہ کرامین ہی وجعلنا الیل والنھار ایتین اور کیا ہی ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانیان کہ آگے پیچھے آتے ہین
دلالت اوپر قدرت حق کے کرتی ہین فمحونا ایۃ الیل پس محو کی ہمنے نشانی کہ رات ہی یعنی اندھیرا کر دیا ساتھ
طلوع آفتاب وجعلنا ایۃ النھار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم اور کی ہمنے نشانی کہ دن ہی دکھانیوالی ہر چیز کو
تو کہ چاہو تم اسکے روشنی مین زیادت معیشت مین پروردگار اپنے سے بعضون نے کہا ہی کہ نشانی دن کی آفتاب ہی
اور نشانی رات کی ماہتاب اور محو کرنا نشانی شب کا نقصان نور ماہ ہی اور لباب مین ابن عباس رض سے نقل ہی
کہ پہلے ماہ اور مہر دونون نور مشابہ آپسمین تھے اس سبب سے امتیاز رات دن مین نتھا حق تعالی نے جبرئیل ع کو بھیجا
انھون نے منہہ اپنا چاند سے ملا نور اسکا محو ہو گیا اور سورج اپنے حال پر رہا پس موافق اس قول کے اس آیت
کے یہہ معنی ہوئے کہ نور چاند کا محو کیا ہمنے اور سورج کو روشن چھوڑا تو کہ تم بیچ دن کے اپنا کسب معاش کرو ولتعلموا

عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ اور تو کہ جانو تم اختلاف حرکات مہر و ماہ سے کتنی برسون کی اور حساب اپنے کامون کا وَکُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰہُ تَفْصِیْلًا اور ہر چیز کو جسکی تمکو دین اور دنیا مین احتیاج ہی مفصل بیان کیا ہمنے اسکو قرآن مین بیان کرنا کر وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰہُ طٰٓئِرَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ اور ہر آدمی کو خواہ مسلمان ہو خواہ کافر لگا دیا ہمنے اسکو عملنامہ اسکا بیچ گردن اسکے کہ اس سے چھٹکارا نہین یعنے جو کام کہ روز ازل مین مقدر کئے ہین وہ بسان طوق گردن مخلصی اسے ممکن نہین زاد المسیر مین مجاہد سے منقول ہی کہ ہر مولود کی ایک کتاب ہی کہ گردن مین اسکے لٹکتی ہی اور اسمین لکھا ہی کہ شقی ہی یا سعید بعضے کہتے ہین کہ اعراب فال پکڑتے تھے ساتھ اڑنے جانورونکے جانب یمین سے اڑنا تو یمن سمجھتے تھے اور شمال سے شامت جانتے تھے سو یہان استعارہ فرمایا ہی طایر کو ساتھ ان چیزونکے کہ سبب خیر اور شر کے ہین معین المعانی مین ہی کہ طائر وہ کتاب ہی کہ قیامت کو اڑکر بندے کے ہاتھ مین آویگی اور فی عنقہ کے معنی یہہ ہین کہ عہدہ اسکا بیچ گردن اسکے ہی وَنُخْرِجُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلْقٰہُ مَنْشُوْرًا اور نکالینگے ہم واسطے ہر آدمی کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ عملنامہ اسکا ہی دیکھیگا اسکو کھولا ہوا تبیان مین ہی کہ آدمی کا نزع کی حالت مین عملنامہ لپیٹ دیتے ہین اور جب مبعوث ہوگا تو پھر کھولکر ہاتھ مین دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ کِتٰبَکَ پڑھ نامہ اعمال اپنا اور اسدن سب پڑھے ہونگے ہر ایک کو خطاب ہوگا کہ اپنا نامہ لکھا ہوا پڑھ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا کفایت ہی نفس تیرا آج اوپر تیرے حساب کرنیوالا یعنے اب دیکھ لے کہ تونے کیا کیا ہی اور کس سزا کے لائق ہی حضرت امیر کا قول ہی کہ حاسبوا قبل ان تحاسبوا آج دفتر اعمال اپنا سامھنے رکھکر دیکھ کہ کیا نیک اور بد کیا ہی کہ وقت فرصت ہی اور اسکا تدارک کر کہ کل کو کچھہ نہین ہوسکیگا الیوم عمل بلا حساب وغدا حساب بلا عمل کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھہ تو سنے اور کہے اور کام کرے شام کو مجھہ سے کہہ دیجو اسنے احوال سارے دنکا اپنے شام کو باپ سے کہا باپ نے فرمایا کل بھی اسیطرح کہہ دیجو بیٹے نے عرض کیا کہ اور جو رنج اور محنت اٹھالون اور جو فرماؤ بجالاؤن لیکن اسکی طاقت مین نہین رکھتا باپ نے کہا ای بیٹے یہہ آگاہ کیا ہی مین نے تجھکو کہ ہشیار رہ اور روز حساب سے غافل نہو ایکدن کے حساب دینے کی طاقت تجھکو اپنے باپ کو نہین حساب ساری عمر کا اللہ کو کیونکر دے سکیگا نظم ایکدن کا جبکہ مشکل ہوگیا کیونکہ ساری عمر کا دیگا حساب کارہائے زشت سے بچ رہا تا حشر کے دن ہووے تو خراب مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ جسنے راہ پائی سیدھی پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے نجات اسکو ہوگی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو گمراہ ہوا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر اپنے گمراہی اسکی اسیکو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھہ اٹھاتا کوئی بوجھہ اٹھانیوالا بوجھہ گناہ دوسرے کا ولید بن مغیرہ لوگون کو کہتا تھا کہ میری متابعت کرو مین بوجھہ گناہونکا تمھارے اٹھالونگا ۞ سو حق تعالی نے فرمایا کہ ہر ایک اپنے گناہ کا بوجھہ آپ اٹھاوے یگانہ دوسرا اور وہ جو حدیث مین ہی کہ ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ وہ محمول ہی

وصیت میت پر ساتھہ رونے کے اہل اپنے کے ناراضی ہوتے تھے پس اپنے اس گناہ پر معذب ہوتا ہے نہ دوسرے کے اور
تعذیب اطفال مشرکان میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ دوزخ میں نہیں جاوینگے غلمان اہل بہشت ہونگے وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا ۝ اور نہیں ہم عذاب کرنیوالے کسی قوم کو یہاں تک کہ بھیجیں ہم پیغمبر انپر تاکہ انکو راہ راست پر
بلاوے اور حجت انپر لازم کرے وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا اور جب ارادہ کرتے ہیں ہم یہہ کہ ہلاک کریں
ہم کسی بستی والوں کو حکم کرتے ہیں ہم دولتمندوں اس بستی کے کو طاعت کا زبانی اس پیغمبر کے کہ انپر مبعوث ہے
فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝ پس نافرمانی کرتے ہیں وہ پیغمبر کی اور سرکشی کرتے ہیں بیچ
اس بستی کے پس ثابت ہوتا ہے اوپر انکے کلمہ عذاب جو ازل میں لکھہ لیا ہے پس ہلاک کرتے ہیں ہم اور خراب
کرتے ہیں منازل انکے کو ہلاک کرنا اور خراب کرنا وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ اور بہت ہلاک کئے ہمنے اہل قرنوں
سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے اور قرن ایکسو بیس برس کا ہے یا ایکسو چالیس یا ایکسوبی
یا وہ مدت ہے کہ عمر اس زمانے کے لوگوں کی تمام ہووے وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ اور کفایت ہے
پروردگار تیرا ساتھہ گناہوں بندوں اپنے کے خبردار کہ چھپی گناہ انکی جانتا ہے دیکھنے والا کہ خطائیں ظاہر انکی دیکھتا ہے
لکھا ہے کہ منافق لڑائیوں میں مسلمانوں کے ساتھہ جاتے تھے اور غرض انکی لوٹ تھی نہ جہاد اللہ تعالے نے فرمایا کہ
مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ جو کوئی ہے پستی ہمت سے چاہتا دنیا شتاب
جانیوالے کو یعنے اور لذت اسکے کو شتاب دیتے ہیں ہم واسطے اسکے بیچ دنیا کے جو چیز کہ چاہتے ہیں ہم نعمتوں سے
واسطے جس کسیکے کہ چاہتے ہیں ہم طالبان دنیا سے پھر تیار کرتے ہیں ہم واسطے اسکے دوزخ بیچ آخرت کے يَصْلَاهَا
مَذْمُومًا مَدْحُورًا ۝ داخل ہوگا اسمیں برے حال سے راندا ہوا رحمت خدا سے لایزال سے وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا
سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا اور جو کوئی چاہتا ہے آخرت کو اور سعی کرتا ہے واسطے اسکے جو حق سعی
اسکی کا ہے یعنے بہشت چاہتا ہے اور عمل نیک اسکے ملنے کے واسطے بجالاتا ہے اور حال یہہ کہ وہ ایمان لایا ہے پس یہہ لوگ
جنمیں یہہ تینوں شرطیں جمع ہیں طلب اور سعی اور ایمان ہے سعی انکی قدردانی کی گئی اور مقبول اور پسندیدہ کی گئی
كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ہر ایک کو ان دو گروہ سے کہ طالب دنیا کے اور طالب عقبی کے ہیں مدد دیتے
ہیں ہم اس گروہ کو اور اس گروہ کو بخشش پروردگار تیرے سے وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا اور نہیں ہے بخشش پروردگار
تیرے کی بند کی گئی مومن سے اور کافر سے مومن کو دوجہاں میں ہے اور کافر کو دنیا ہی میں انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
دیکھہ کیونکر زیادتی دی ہمنے بعضے آدمیوں کو اوپر بعض کے کہ کسی کا رزق کشادہ کیا کسیکا تنگ یا کسیکو طلب آخرت
دی اور کسیکو دنیا کا آہنگ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا اور البتہ آخرت بڑی ہے درجوں میں اور بڑی ہے بزرگی
دینے میں یعنے دنیا سے آخرت میں بڑا تفاوت ہے کیونکہ بہشت کا تفاوت ساتھہ درجوں کے ہے پہنچنے کے درجہ سے

اوپر کے درجے تک فرق زمین آسمان کا ہی اور تفاوت دوزخ کا ساتھہ درکون کے ہی ہر اوپر کے درکے سے نیچے درکے تک
اسیقدر مسافت ہی لا تجعل مع اللّٰہ الٰہا آخر فتقعد مذموما مخذولا مت مقرر کر ای آدمی ساتھہ اللّٰہ کے معبود
اور پس بیٹھہ رہیگا تو دوزخ مین ہمیشہ مذمت کیا گیا یعنی موصوف سب برائیون سے چھوڑا گیا یعنی محروم سب بھلائیون
سے وقضٰی ربک الا تعبدوا الا ایاہ اور حکم کیا پروردگار تیرے نے ای محمد صلے اللّٰہ علیہ وسلم اور مکلفون کو یہہ کہ نہ
عبادت کرو مگر اسی کو کیونکہ عبادت عبارت تعظیم ہی اور یہہ بجا ہے مگر اسیکو جسکی نہایت عظمت ہو وبالوالدین
احسانا اور نیکی کرو ساتھہ مان باپ کے نیکی کرنا سمجھہ لیجئے کہ اپنی عبادت ساتھہ احسان والدین کے ملا کر فرمائی اسواسطے
کہ وہ سب قریب ہین وجوہ اور تربیت اولاد مین اما یبلغن عندک الکبر احدہما او کلاہما اگر پہنچے نزدیک تیرے بڑھاپے
کو ایک ان دونون مین سے یا دونو تا یعنی جیتے رہین یہان تک کہ بوڑھے ہون اور محتاج خدمت تیری کے ہون فلا تقل
لہما اف پس مت کہہ انکو اف سمجھہ لیجئے کہ اف بکسر فاء ساتھہ تنوین کے اور غیر تنوین کے اور بفتح فا بغیر تنوین کے
پڑھا ہی اور یہہ کلمہ ہی کہ جب آدمی تنگ آتا ہی کسی چیز سے یا اسپر کچھہ گران گذرتا ہی یا آلودہ ساتھہ ناپاکی کے ہوتا ہی
تو کہتا ہی پس حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ کلمہ مت کہہ یعنی والدین سے تنگ مت آ اور صحبت انکی سے گران خاطر
مت ہو ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریما اور مت ڈانٹ انکو اور بات انکی کا جواب سخت مت دے اور کہہ واسطے ان دونونکے بات
تعظیم کی اور ادب اور حرمت کی یعنی انکا نام لیکر مت پکار اور بعضون نے کہا ہی کہ انکے ساتھہ اسیطرح باتین کر جیسے غلام
گنہگار عاجز ساتھہ میان غصہ ناک اپنے کے کرے سمجھہ لیجئے کہ نہر ڈانٹنے کو کہتے ہین اور یہہ خدشہ جو واقع ہوتا ہی
کہ بعد اف کے نہر کی کیا حاجت ہی جب اف حرام ہوا تو نہر بطریق اولی حرام ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ نہی نہر سے بعد کنایۃ
کے ہی اور نہی اف سے اوپر تقدیر عجز اور ضعف اور عدم جریمہ کے ہی پس ولا تنہر تاسیس ہی نہ تاکید واخفض
لہما جناح الذل من الرحمۃ اور نیچا کر واسطے ان دونونکے بازو ذلت اور تواضع کا یعنی انکے سامنے برائی اور تکبر مت کر بلکہ ملائمت
اور لطف کر مہربانی سے اوپر انکے اسواسطے کہ کل تو محتاج انکا تھا تربیت مین اور آج وہ محتاج تیرے ہین خدمت مین
اور تقویت مین وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا اور کہہ ای پروردگار میرے رحم کر ان دونون پر جیسا پالا ان دونون نے
مجھکو در الحال کہ چھوٹا تھا مین سمجھہ لیجئے کہ حقیقت دعائے رحمت کی واسطے حق والدین مین یہہ ہی کہ اگر مومن ہین تو انکو
بہشت مین پہنچا اگر کافر ہین تو راہ طرف اسلام ایمان کے دکھا اور اللّٰہ کی خوشنودی مان باپ کے راضی ہونے مین ہی
من رضی عنہ والدہ فاللہ عنہ راض پس حقوق سابق انکے ساتھہ عقوق لاحق کے نہ بھلانا چاہیئے سمجھہ لیجئے کہ نہی تافیف
کی دال ہی اوپر نہی کے ضرب شتم کے اور تمام قسمون ایذا کے اور نہی نہر سے بتقدیر عدم جریمہ بطریق اولی دلالت
اس معنے کا کرتی ہی اور اسکو کتب اصول مین دلالت النص کہتے ہین اور حقوق والدین کے کلام اللّٰہ مین اور
حدیث مین قرین حق اللّٰہ مذکور ہین چنانچہ اس آیت مین کہ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا

ہے اور حدیث الا اخبرکم باالاکبر الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین میں اور حدیث میں ہے کہ رضاء اللہ
فی رضاء الوالدین وسخط اللہ فی سخطہما اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایاکم وعقوق الوالدین فان الجنۃ یوجد ریحہا
من مسیرۃ الف عام ولا یجد ریحہا عاق الاقاطع ولا شیخ زانی ولا من اذی جارہ اور حدیث میں ہے کہ ایک لڑکے نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر شکایت باپ کی کہی کہ میرا مال لیتا ہے آپنے لڑکے باپ کو بلوایا وہ آیا پیر وضعیف
تھا عرض کرنے لگا کہ جب یہہ بچہ تھا اور میں قوی مالدار تو جو یہہ چاہتا تھا میرے مال میں سے خرچ کرتا تھا میں خوشی سے
دیتا تھا اور اب جو میں ضعیف ہوں اور یہہ قوی اور میں فقیر اور یہہ غنی تو مال اپنا مجھے نہیں دیتا آپ روئے اور فرمایا
کہ اس ماجرے کو جو سنگ اور کلوخ سنیگا گریان ہوگا پھر حکم شرع بیان کیا کہ انت ومالک لابیک نقل ہے کہ خالد
جب قید ہوئے تو یحیی پسر انکا بندی خانہ میں قندیل لٹکتا تھا اسمین آفتابہ رکھہ آب گرم کر صبح کے وضو کیلئے لایا خالد نے
وضو کیا دوسرے شب قندیل وہان سے دور ہوا یحیی نے آفتابہ تمام شب اپنے بغل میں رکھا تا گرمی تن سے پانی سرد نہو
صبح کو جو وضو کو دیا خالد نے کہا کہ پانی ہوا سے سرد نہیں ہوا یحیی نے دونوں شب کا ماجرا بیان کیا خالد نے خوش ہوکر
دعا کی کہ الہی جیسا سردی آب سے یحیی نے مجھے بچایا اور حق میرا ادا کیا ایسی گرمی آتش دوزخ سے اسکو بچائیو اور رحم فرمائیو
نظم روز رستاخیز میں چاہیے جو چین تو بھلا دل سے نہ حق والدین لطف میں انکے عطائے حق سمجھ قہر میں
انکے جلائے حق سمجھ ہے رضا انکی رضائے ایزدی انکا غصہ ہے بلائے ایزدی حق نے تجھکو انسے ہی پیدا کیا تیغ
سے دی ہے جو ہستی دکھا انکے باعث سے رکئی بیتری مود تخم انہیں کا ہے ثمر النخل جود کرنا ناراضی پھر انکو اے فرید
ہے فتوت اور مروت سے بعید رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ بیچ جیوں تمھارے کے
ہے رضامندی ماں باپ کی یا ناخوشی انکی اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا اگر ہوگے صالح یعنے بھلائی کرنے
والے ساتھہ ماں باپ کے پس تحقیق اللہ ہے واسطے توبہ کرنیوالوں کے عقوق والدین سے یا رجوع کرنیوالے کے بیچ جناب
اسکے کے بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اور دے قرابت والے کو حق اسکا نفقے سے اور حسن معیشت کرکے
ساتھہ اسکے اور دے مسکین کو اور مسافروں کو حق انکا زکوۃ سے امام اعظم نے فرمایا کہ حق قرابت والوں کا نفقہ دینا ہے اگر محتاج
ہوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ذوی القربی سے قرابت والے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور حق انکا خمس دینا ہے
جو اللہ نے مقرر کردیا ہے تفسیر امام ثعلبی میں مذکور ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ایک مرد شامی سے پوچھا کہ قرآن
پڑھا ہے تو نے کہا ہاں فرمایا سورہ بنی اسرائیل میں نہیں پڑھا وآت ذی القربی حقہ کہا پڑھا ہے کہا کیا تم اہل قرابت ہو
کہ خدا نے امر کیا ہے حق دینے کا تمھارے امام نے فرمایا ہاں وہ اہل قرابت ہم ہیں وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اور مت بیجا خرچ
خرچ کرنا مجاہد نے کہا کہ برابر کوہ احد کے اگر سونا نیک جگہہ خرچ کرے اسراف نہیں اور اگر ایک دانہ بجائے بد خرچ کرے اسراف ہے
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہیں بھائی شیطانوں کے یعنے مثل انکے ہیں شرارت اور مال

صایع کرتے مین عرب والے جو کوئی سخاوت جس قوم کی کرتا تھا اسکو اُنکا بھائی کہتے تھے لکھا ہے کہ کفار مال اپنا بار بار ا
سمعہ مین خرچ کرتے تھے اور ایک مہمان کیواسطے کئی اونٹ ہلاک کرتے تھے اللہ تعالی نے انکی برائی بیان کی کہ
اسراف مال مین ہمشل شیطان کے ہین وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا اور ہے شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے
والا پس چاہیے کہ اُسکا کہا کوئی نمانے لکھا ہے کہ بعضے صحابہ جو مسکین فقیر تھے جیسے بلال اور صہیب اور خباب رضی اللہ
عنہم بعضے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیز مانگتے تھے اور آپ کے پاس اُسوقت وہ ہوتی نہ تھی تو شرم سے
منہہ پھیر لیتے تھے یہہ آیت اتری کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا اور اگر منہہ
پھیرلے تو محتاج اصحابون سے واسطے چاہنے رحمت پروردگار اپنے کے کہ امید رکھتا ہے تو اُنکی پس کہہ واسطے انکے بات آسانی کی یعنے
نرمی کی یا دعا کر واسطے انکے ساتھہ آسانی کھینچنے کے بوجہ فقر کا لے وعدہ دے انکو لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے جب حضرت سے
وہ کچھ مانگتے تھے اور پاس ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ یرزقنا اللہ وایاکم اسباب نزول مین لکھا ہے کہ ایک دن مسلمان
اور یہودیہ کی بحث ہوی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسی ع سے سخی تر ہین اور موسی ع کی سخاوت یہہ تھی کہ مال اونکو
آوہ کر اور جو زیادہ ہوتا وہ سائل کو دیتے تھے یا نرم باتون سے اُسے خوش کرتے تھے القصہ آزمایش کے واسطے ان یہودیہ نے
اپنے بیٹے کو حضرت کے پاس بھیجا اُسنے اگر کہا کہ مان نے میرے آپکا پیراہن مانگا ہے آپنے حجرہ مین جا کر گلے سے اتار کر حوالہ
کیا اور آپ ننگے بیٹھہ رہے بلال نے تکبیر کہی صحابہ منتظر آپکے نکلنے کے تھے اور آپ بسبب برہنگی کے باہر نہین نکلتے تھے حق تعالی
نے یہہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ اور مت کر ہاتھہ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنے کے جبتک کہ
کھول سکے بلت یعنے دراہ حق مین مال پاک جب تلک ہو سکے مکر امساک وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اور مت کھول دے
ہاتھہ کو نہایت کھول دینا بلت یعنے حد سے زیادہ دے نہ لٹا کہ وہ اسراف اور بیجا ہے فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا پس تو بیٹھ
رہیگا تو ملامت کیا ہوا بیج بخل کے بچتا یا محتاج اور درماندہ سمجھ لیجئے کہ حق تعالی مرتبہ سخاوت بیان فرماتا ہے کہ درمیان
بخل اور اسراف کے ہے تو خلاصہ نہ امساک سے ہاتھہ گردن مین باندھہ نہ اسراف سے مال سب دیکے لٹا میانہ روی کر دا اختیار
کرہیگا یہی راہ اہل سخا پس بدلیل خیر الامور اوسطہا اوسط اختیار کرنا بہتر ہے اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَقْدِرُ تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہے اور بند کر لیتا ہے واسطے جسکے چاہے اور فراخی اور تنگی
رزق مین حکمت الہی ہے کہ کوئی طاقت اعتراض کی نہین رکھتا اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہے ساتھ
مصالح بندون اپنے کے دانا بینا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ہم رزق دیتے ہین انکو اور تمکو پس غم روزی کا انکے مت کھاؤ کہ بیت جسنے جان دی ہے وہی دیگا
نان نان وہی دیویگا جو دیتا ہے جان اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا تحقیق مار ڈالنا انکا ہے خطا بڑی کہ قطع تناسل
اور انقطاع نوع ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق زنا ہے بیحیائی وَسَآءَ سَبِيْلًا

ع

اور بری ہے راہ بہت مت زنا کے قریب ہو کہ وہ سخت بیحیائی ہے اور بد راہی وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
اور مت مار ڈالو اس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے قتل اسکا یعنے مسلمان اور صاحب امان کو مگر ساتھ حق کے کہ قصاص
اسپر لازم ہو یا مرتد ہو جاوے یا زنا کرے بشرط احصان وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ
اور جو کوئی مارا جاوے درانحال کہ مظلوم ہو یعنے مستوجب قتل کا نہو پس تحقیق کیا ہمنے واسطے والی وارث اسکے کے غلبہ اور
تسلط کہ قصاص لے قاتل سے یا دیت پس چاہئے کہ نہ زیادتی کرے وارث مقتول کا بیچ قتل کے یعنے بعد قتل کے مثلہ
نکرے یا بغیر قاتل کو نہ مار ڈالے کیونکہ جاہلیت مین دستور تھا کہ جو کوئی کسیکو قتل کرتا تو وارث اسکا قاتل کو نہین مارتا تھا
بلکہ سردار کو اس قوم کے قتل کرتا تھا حق تعالی نے اس سے منع فرمایا کہ چاہئے کہ وارث سوا قاتل کے اور کو نہ قتل
کرے إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا تحقیق وہ وارث مقتول مظلوم کا ہے مدد دیا گیا بیچ قصاص کے ساتھ اور احکام شرع
کے وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے اور نہ اسمین تصرف کرو مگر ساتھ اس خصلت
کے کہ شرع اور عرف وہ بہت اچھی ہے حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ یہان تلک کہ پہنچے یتیم جوانی اپنی کو وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ اور پورا
کرو عہد کو جو اسمین کرتے ہو یا عہد کو اللہ کے کہ احکام شرع مین بجالاؤ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا تحقیق صاحب عہد
کا ہے سوال کیا گیا یعنے عہد کے نقض اور وفا سے پوچھینگے سلمی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی کے عہد مین جوارح اپنا
پر یہہ کہ آداب انکا نگاہ رکھے اور نفس پر یہہ کہ ادائے فرائض کرے اور دل پر یہہ کہ ڈرے اور روح پر یہہ کہ مقام قرب
سے دور نہو اور سر پر یہہ کہ مشاہدہ ماسوی نکرے اور ہر عہد سے پوچھا جاویگا بہت راہ مین بڑے بکقدم
کسکو ہے تاب چل سکے عہدۂ عہد سے نبڑ سکے کیونکہ کوئی نکل سکے وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ
اور پورا کرو ناپ کو جب ماپو تم واسطے اوروں کے اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا
یہہ بہتر ہے تمکو خیانت سے اور نیکتر ہے بازگشت مین وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اور مت پیچھے چل اس چیز کے
کہ نہین تجھکو ساتھ اسکے خبر یعنے گمان کی پیروی مت کر جبتک نجانے تو مت کہہ کہ جانا مین نے جبتک نہ دیکھے
مت کہہ کہ دیکھا مین نے جبتک نہ سنے مت کہہ کہ سنا مین نے محمد بن حنیفہ رض نے کہا ہے کہ معنے اس آیت کی یہہ ہین
کہ گواہی جھوٹی مت دے إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا تحقیق کان اور آنکھ اور دل ہر ایک
انمین کا ہے نفس اپنے سے سوال کیا گیا یعنے انسے پوچھینگے کہ صاحب تمھارے نے تم سے کیا کیا کان سے پوچھینگے کہ تو نے
کیا سنا اور کیون سنا اور آنکھ سے پوچھینگے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھینگے کہ تو نے کیا جانا
اور کیون جانا بیت غیر حق مشنو مبین ندیدہ اور نجی سمجھ اس سے چھٹکارا تو وہان پاجائیگا کیا سنا کیا دیکھا سمجھا تھا جو کچھ
گوش و چشم و دل سے پوچھا جائیگا وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا اور مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا تحقیق تو ہرگز نہ پھاڑ سکیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچ سکیگا پہاڑون کو ازروئے

درازی قامت کے یعنے جو زمین کو نہ پھاڑ سکے اور پہاڑ سے ہمسری نکر سکے اُسکو تکبر کرنا اور اکڑنا کیا چاہیے مت
اکڑ کے مت پاؤں رکھ زمین پر نہ اُس تکبر سے پاک ہوگا دلانورہ خاک کے برابر کہ خاک تھا اور خاک ہوگا كُلُّ ذٰلِكَ
سب یہ لا تجعل مع اللہ سے یہاں تک گیارہ امر اور چار نہی کہ مذکور ہوئے ابن عباس رض نے کہا ہے کہ یہ الواح
موسی میں لکھے تھے كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ہے برائی اُنکی یعنے جو یہاں ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ناپسند
ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہ جو گذرا احکام سے اُس چیز میں سے ہے کہ وحی کیا ہے طرف تیری پروردگار
تیرے نے حکمت سے کہ پہچاننا ہے اُسکا ضرور ہے اور عمل کرنا اُسپر مامور ہے وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت
مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود دوسرا سمجھ لیجیے کہ مطلع اور مقطع ان احکام کا توحید کو ٹھہرایا کیونکہ اصل جمیع احکام
توحید ملک علام ہے اول میں بھی شرک سے فرماکر نتیجہ اسکا جو دنیا میں اُسپر مترتب تھا بیان کیا کہ فَتَقْعُدَ
مذموما مخذولا اور آخر میں جو عذاب اُسپر متفرع ہوگا آخرت میں وہ ارشاد کیا کہ اگر شرک لاویگا فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ
مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا پس ڈالا جاویگا بیچ دوزخ کے در انحال کہ ملامت کیا گیا ہوگا فرشتوں اور مومنوں سے راندہ کیا
ہوگا دور رحمتیں اور دور رکھا گیا رحمت حق سے سمجھ لیجیے کہ بعد یہی شرک کے عتاب اُن لوگوں کو فرماتا ہے جو
فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے ہیں اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا کیا پسند کیا ہے تمکو پروردگار
تمہارے نے ساتھ بیٹوں کے اور پکڑیں واسطے اپنے فرشتوں میں سے بیٹیاں خلاف عادت تمہاری کے کہ تم بیٹیوں سے
عار آتی ہے اور بیٹوں سے فخر اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا تحقیق تم کہتے ہو بات بری کہ نسبت ولد کی کرتے ہو طرف
اللہ سبحانہ کے اور اپنی جان کو اُسپر فضل دیتے ہو کہ اچھی چیز کو اپنی طرف ٹھہرا لیتے ہو اور بری کو اُسکے جانب
بتاتے ہو وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے اُس
قرآن کے پاک ہونا اپنا اولاد سے تو کہ نصیحت پکڑیں اور سمجھیں اور نہیں زیادہ کرتا اُنکو مگر اس بات کا مگر نفرت
اور دوری حق سے قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر ہوتے ساتھ معبود برحق کے
معبود اور جیسے کہ کہتے ہیں کافر یا جیسے کہتے ہو تم اے مشرکو تحتانیہ سے بھی قرأت ہے اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ
سَبِيْلًا اُسوقت البتہ ڈھونڈھتے طرف صاحب عرش کے راہ کہ دفع اُسکا کرتے جیسے ملوک کرتے ہیں حاصل یہ ہے
کہ اللہ سبحانہ نے انکے عیب اور برائیوں کی آیتیں اتاریں اگر وہ خدا یا شریک خدا کے ہوتے تو اللہ سبحانہ سے جھگڑتے
اور عجز اور برائیوں اپنے کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا پاک ہے وہ اور برتر ہے اُس چیز سے کہ کہتے
ہیں بلند ہے بڑا تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ تسبیح کرتے ہیں واسطے اللہ کے آسمان ساتوں
اور زمین اور جو کوئی بیچ اُنکے ہے فرشتہ اور آدمی اور جن وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور نہیں کوئی
چیز مخلوق مگر تسبیح کرتی ہے خدا کی ساتھ تعریف اُسکی کے کہ صفات اُسکی کامل رکھتا ہے نقصان اور زوال سے

ع

پاک ہے امام قشیری رح نے کہا ہے کہ جو زمین و آسمان مین زندہ ہین وہ تسبیح کہتے ہین زبان قال سے اور باقی لسان حال سے
کہ دلالت کرتے ہین ساتھ اپنے امکان و حدوث کی او پر صانع واجب قدیم کے اور یہہ تنزیہ حق کی ہے امکان
او حدوث سے پس سب اشیا تسبیح کرنیوالی ہوئین وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اور لیکن نہین سمجھتے تم ای مشرکو
تسبیح انکی کیونکہ تمھاری نظر صحیح اور عقل صاف نہین اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ تعالی ہے تحمل والا کہ تمھاری
غفلت پر شتابی عذاب مین نہین کرتا بخشنے والا ہے انکو جو اسکی بات پر ایمان لاتے ہین حقائق سلمی مین ابو
عثمان مغربی رح سے منقول ہے کہ تمام مکنونات باختلاف لغات تسبیح الہی کہتے ہین لیکن اسکو نہین سنتا مگر
عالم ربانی کہ اسکے دل کے کان کھلے ہین بیت باغ دہرات تفضل سے ہے جسکے سرسبز تپہ تپہ ہو نہ کسطرح
ثناخوان اسکا بحر الحقائق مین ہے کہ ہر ذرہ موجودات کی زبان ہے ملکوتی اس سے تسبیح کہتا ہے اور اسے
زبان سے چوب خشک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین تسبیح کہی تھی اور شہادت اعضا کہ انطقنا
اللہ الذی انطق کل شیٔ اشارہ طرف اسکے ہے اسی زبان سے ہو گا لکھا ہے کہ ابو جہل و غیرہ نے چاہا کہ وقت
قرآن پڑھنے کے حضرت کو ایذا دین اللہ تعالی نے انکی نظروں سے آپ کو چھپایا اور یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا اور جسوقت پڑھتا ہے تو
قرآن کو کر دیتے ہین ہم درمیان تیرے اور درمیان ان لوگونکے جو نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپا ہوا تو کہ تجھکو
نہ دیکھین اور ازار نہ دین بعضے کہتے ہین کہ جورو ابو لہب کی ام جمیل بعد نزول سورہ تبت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پتھر مار نیکو لائی آپ قرآن کی تلاوت وہان کرتے تھے اسکو
نظر نہ آئے حضرت ابو بکر سے پوچھنے لگی کہ صاحب تیرا کہان ہے کہ میری ہجو کی ہے اسسے اس سے بدلا لون حضرت
صدیق نے کہا کہ وہ شاعر نہین جو کسیکی ہجو بناوین اسنے کہا کہ فی جیدہا حبل من مسد کہا ہے وہ کیا جانتا ہے کہ گردن
مین میرے کیا ہو گا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کو فرمایا کہ اس سے پوچھ کہ اس گھر مین کسی اور کو بھی دیکھتی
ہے تو حضرت صدیق نے پوچھا اسنے کہا کہ مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے تو قسم ہے خدا ے کعبہ کی کہ نہین دیکھتی مین یہان سوا
ابن ابی قحافہ کے اور اپنے گھر کو چلی آئی اللہ نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم تجھکو وقت قرآن کے تلاوت کے کافرون کی نگاہ
سے چھپاتے ہین وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کر دیتے ہین ہم اوپر دلون انکے کے پردے
تاکہ نہ سمجھین قرآن کو اور وہ پردے حائل ہو جاتے ہین درمیان دل انکے کے اور فہم قرآن کے اور ڈالتے ہین بیچ کانون
انکے بوجھ تو کہ نہ سنین قرآن کو سمجھ لیجیے کہ قرآن معجزہ ہے لفظا اور معنا پس منکران قرآن کے واسطے ثابت کی
وہ چیز کہ مانع ہے انکو فہم معنے اور ادراک لفظ سے وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اور
جسوقت کہ یاد کرتا ہے تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہین کافر اوپر پیٹھون اپنے کے بھاگتے ہوئے توحید کے سننے سے

کیونکہ وہ یہہ چاہتے ہین کہ انکے خداؤن کو اپنے خدا کے ساتھہ یاد کرے نحن اعلم بما یستمعون بہ ہم خوب جانتے ہین
اُس نیت کو کہ سنتے ہین کافر قرآن کو ساتھہ اُسکے کہ غرض انکی طعن اور ہنسی ہے اذ یستمعون الیک واذ ہم
نجوی جسوقت کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے اور جسوقت کہ وہ مصلحت کرتے ہین پنہان آپسمین ساتھہ ایک
دوسرے کے کہ کلام ہمارے کو شعر اور سحر بتاتے ہین عین المعانی مین ہے کہ نضر بن حارث نے کہا کہ مین نہین جانتا
کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہین ابو سفیان نے کہا کہ مین بعضے باتین انکی سچ جانتا ہون ابو جہل نے کہا
مجنون ہے ابولہب نے کہا کاہن ہے کسی نے کہا شاعر ہے یہہ آیت اس جماعت کی شان مین ہے اذ یقول
الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا یاد کر ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے ہین ظالم یعنے مشرک صحابہ کو
کہ تم نہین پیروی کرتے مگر مرد جادو کئے گئے کی یعنے اسکو جادو کیا ہے اور عقل اسکی زایل ہو گئی ہے یا مسحور بمعنے ساحر ہے
انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا دیکھہ کیونکر بیان کرتے ہین کافر واسطے تیرے مثالین اور
تجھے مجنون اور ساحر اور کاہن اور شاعر ٹھہراتے ہین پس گمراہ ہوئے وہ طریق حق سے پس نہین پاسکتے راہ کو طرف
صواب کے یا نہین پاسکتے راہ طرف طعن تیرے کی ایسا کہ مقبول ہو بلکہ حیران اور سرگردان ہین وصف مین تیرے
ایسا کلام کرتے ہین کہ آپسمین نقیض ہے کہ کبھی شاعر کہتے ہین اور شاعر کو کمال عقل درکار ہے اور کبھی مجنون کہتے
ہین اور وہ زوال عقل ہے وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اور کہتے ہین کافر کہ منکر بعث
کے ہین آیا جب ہو جاوینگے ہم بعد موت کے مدت مین ہڈیان اور گلے ہوئے کیا پھر اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین
بعید جانتے تھے کہ خاک خشک مخلوق تر و تازہ کیونکر ہو گی قل کونوا حجارۃ او حدیدا او خلقا مما یکبر فی صدورکم
کہہ ہو جاؤ تم پتھر یا لوہا اور پیدایش اس قسم سے کہ بڑی لگے بیچ سینون تمہارے کے مانند آسمان اور پہاڑ کے اور مثل اس
چیز کے کہ زندہ ہونا اسکا بہت دور ہے البتہ حق تعالی تمہین مارے اور جلائے یہہ امر تمثیل ہے یعنے فی المثل اگر
ایسے ہو جاؤ تم تو بھی وہ مرگ اور بعث پر تمہارے قادر ہے ظہور مین لاویگا فسیقولون من یعیدنا پس البتہ کہینگے کون
پھیر لاویگا ہمکو اور زندہ کریگا بعد موت کے قل الذی فطرکم اول مرۃ کہہ وہی جسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار کہ خاک تھے پس
جو خاک مین جان ڈال سکتا ہے بدایت مین وہ خاک کو زندہ بھی کر سکتا ہے نہایت مین فسینغضون الیک
رءوسہم پس شتاب جھکا دینگے طرف تیرے سرون اپنے کو تعجب سے یا ہلاوینگے سرون اپنے کو انکار سے ویقولون
متی ہو اور کہینگے کب ہوگا یہہ بعث اور حشر قل عسی ان یکون قریبا کہہ شتاب ہے یہہ کہ ہو نزدیک کیونکہ جو
ہونیوالی چیز ہے اسکو نزدیک ہی کہا چاہیے اور بعث ہونیوالی ہے یوم یدعوکم فتستجیبون بحمدہ جسدن
بلاویگا تمکو اللہ واسطے محاسبے کے یا اسرافیل ساتھہ نفخہ اخیر کے واسطے اٹھنے کے قبرون سے پس جواب دوگے تم اللہ
کو یا اسرافیل کو اس حالت مین کہ قایل ہوگے ساتھہ تعریف الہی کے حدیث مین ہے کہ خلایق قبرون سے اٹھتے ہی

ثناکی سے بھر پور والی ہوئی اور کہتی ہوئی سبحانک اللہم وبحمدک اور بعضوں نے حمد کو معنی امر کہا ہے جیسی آیت فسبح
بحمد ربک میں یعنے صل یا مر ربک پس یہہ معنے ہوئی کہ بلاویگا تمکو اللہ پس جواب دوگے تم اسکو ساتھ امر اسکے کے
وتظنون ان لبثتم الا قلیلا اور جانوگے قیامت کی وحشت ہیبت سے کہ بیچ قبروں اپنی کے نہیں رہے تھے تم مگر تھوڑا
یا آخرت کو دیکھ کر زندگی تھوڑی جانوگے اسکی نسبت پس عاقل کو چاہئے کہ آج بھی زندگی دنیا کی آخرت کے مقابلہ
مین کم گنے اور اس کم اور فانی کو بیچکر عوض اسکی بہت اور باقی کے صرف کرے تو کہ کل عذاب حسرت اور ندامت
نہ جھیلے سو صرف کر عمر بکار باقی کہ یہہ فانی ہے وہ دار باقی لکھا ہے کہ مشرک مکے کے صحابہ کو قول اور فعل سے ایذا
پہنچاتے تھے انھوں نے حضرت سے عرض کیا اور لڑائی کی اجازت چاہی یہہ آیت آئی وقل لعبادی یقولوا التی
ہی احسن اور کہہ واسطے بندوں میرے کے یعنے مومنوں سے کہہ کہ کہیں کافروں سے وہ بات جو بہت اچھی ہے
یعنے مقابلے میں جفا انکے کے غصہ نکریں بلکہ دعا کریں کہ ہدایت کرے تمکو اللہ تبیان میں ہے کہ ایک
شخص نے حضرت عمر فاروق رض کو گالی دی انھوں نے اسکا بدلا چاہا اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری اور ساتھ عفو کے
فرمایا بعضے کہتے ہیں کلمہ احسن شہادتین ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا امر کرنا
ساتھ معروف کے اور نہی کرنا ہے ساتھ منکر کے یا کلمہ احسن یہہ ہے کہ کسیکو سوا نیکی کے یاد نکرے اور جو کوئی سختی
کرے اسکے بدلے نرمی کرے بیت اگر ہے منظور تجھکو رافت براہ احسن قدم کا دھرنا جفا کے بدلے وفا تو کرنا دغا کے
بدلے دعا تو کرنا ان الشیطن ینزغ بینہم تحقیق شیطان دشمنی ڈالتا ہے درمیان آدمیوں کے کہ غصے کے عوض غصہ
ڈالکر عناد اور فساد بڑھاتا ہے ان الشیطن کان للانسان عدوا مبینا تحقیق شیطان ہے واسطے آدمیوں کے دشمن ظاہر
کہ ہرگز صلاح انکی نہیں چاہتا ہلاک کرنیکے درپے ہے ربکم اعلم بکم پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے تمکو اور دانا تر
ہے ساتھ احوال تمہارے کے یہہ خطاب مومنوں کو ہے انکو فرماتا ہے ان یشا یرحمکم او ان یشا یعذبکم اگر
چاہے رحم کرے تمکو اور ظلم کافروں کے سے چھڑاوے یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور کفار کو تمپر مسلط فرماوے یا رحمت
کرے ساتھ ہدایت کے یا توبہ کے اور عذاب کرے ساتھ ضلالت کے یا اقامت کے اوپر گناہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ
خطاب کافروں کو ہے انکو فرماتا ہے کہ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور عذاب دنیا میں نہ دے اور اگر چاہے دنیا میں عذاب دے
پس مشیت متعلق ساتھ عذاب دنیا کے ہے اور تعذیب آخرت میں حکم مطلق ہے وما ارسلنک علیہم وکیلا اور نہیں
بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کافروں کے داروغہ کہ انکو کفر سے بچاوے اور ایمان کا انکے ضامن ہو اور اگر خطاب
مومنوں کو ہے تو یہہ معنی ہیں کہ تو ضامن اعمال کا مومنوں کے نہیں تجھکو مواخذہ انکے کاموں پر نہوگا وربک اعلم
بمن فی السموات والارض اور پروردگار تیرا دانا تر ہے ساتھ ان لوگوں کے کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہیں یعنے احوال
انکا خوب جانتا ہے اور انکے حق میں جو صلاح ہے وہ کرتا ہے الوارمین ہے کہ قریش تعجب کرتے تھے اور بعید جانتے تھے کہ

کیوں یتیم ابوطالب کا پیغمبر ہوا اور کتنے بھوکے ننگے اسکی متابعت کریں اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم خوب جانتے
ہیں احوال اہل آسمان اور زمین کا پس جسکو چاہتے ہیں نبی کرتے ہیں وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ اور
البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے بعضے پیغمبروں کو اوپر بعضے کے ساتھ فضل ذاتی کے نہ مالی کے جیسے ابراہیم کو ساتھ خلت کے
اور موسی کو ساتھ مکالمت کے اور محمد کو ساتھ معراج اور رویت اور شفاعت کے صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین
وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا اور دی ہمنے داؤد کو کتاب زبور پس بزرگی اسکی ساتھ اسکے ہے نہ ساتھ بادشاہی کے کیونکہ زبور
کی ڈیڑھ سو سورہ ہے اسمین حکم حلال اور حرام اور حدود اور فرائض کا کچھ نہیں بلکہ ثناء الہی اور نصایح اور نعت
جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ذکر زبور کا واسطے آگاہی کرنیکے ہے اوپر فضیلت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ اسمین لکھا ہے کہ انہ خاتم الانبیاء وامتہ خیر الامم اور آیت وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مین اشارہ اسیطرف ہے
بیت توصیف و ثنا و مدح تیری توراۃ و زبور مین ہے تحریر لکھا ہے کہ قریش قحط مین مبتلا ہوئے اللہ تعالی نے انکے
الزام کو یہہ آیت نازل کی کہ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کافروں سے کہ بلاؤ ان لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ خدا ہیں سوا اللہ کے تو کہ اس بلا کو تم سے ٹالیں پس نہیں ہو
اختیار رکھتے وہ کھولنا سختی کا یعنی قحط کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا اسکا کہ تم سے اٹھا کر اور لوگوں پر ڈال دیں لکھا ہے
کہ بنو ملیح فرشتوں کو اور بنو خزاعہ جنوں کو پوجتے تھے اور جن جو ایمان لائے اور وہ کفر ہی پر رہے اور یہہ آیت آئی کہ
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ یہہ گروہ فرشتوں اور جنوں کے جنکو پکارتے اور پوجتے ہیں کافر وہ
ڈھونڈتے ہیں طرف پروردگار اپنے کے وسیلہ یعنے تقرب کرتے ہیں ساتھ طاعت اور عبادت کے بیچ درگاہ اللہ کے
أَيُّهُمْ أَقْرَبُ کونسا انمین سے بہت نزدیک ہے مرتبہ مین یعنے وہ جو مقرب درگاہ ہیں فرشتوں سے اور جنوں سے
توسل کرتے ہیں ساتھ حق سبحانہ کے پس غیر مقرب خود بطریق اولی متوجہ ادھر ہوں حاصل یہہ ہے کہ معبود تمہارے
محتاج معبود برحق کے ہیں وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ اور امید رکھتے ہیں رحمت اسکی کی اور ڈرتے ہیں
عذاب اسکے سے إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہے لائق اسکے کہ اس سے خوف کریں
اور جو معلوم ہوا کہ یہہ بھی مثل اور بندوں کے امید اور خوف مین ہیں پس عبادت کے لائق کسطرح ہووینگے وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ
إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا اور نہیں کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہیں اہل اسکے کو
ساتھ موت کے پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنیوالے ہیں ہم اسکو ساتھ قتل اور قحط وغیرہ کے عذاب سخت یعنی اگر بستی
والے مومن اور صالح ہیں تو انکو ہلاک کرتے ہیں ساتھ موت کے اور جو کافر اور فاسق ہیں تو عذاب کرتے ہیں ساتھ
قتل وغیرہ کے كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ہے یہہ حکم بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لکھا ہے کہ قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
معجزے چاہتے تھے کہ کوہ صفا کو سونے کا کردو اور پہاڑ مکہ کے مٹادو کہ زمین کھل جاوے ہم کھیتیاں کریں اور نہریں جاری کرو

کہ ہم باغات لگا دین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ اور نہین
منع کیا ہمکو یہہ کہ بھیج دیوین ہم معجزے جو یہہ چاہتے ہین مگر یہہ کہ جھٹلایا تھا ساتھ اسکے پہلون نے یعنے پہلی امتون نے
معجزے مانگے تھے اور ہمنے پیغمبرونکے ہاتھون سے ظاہر کئے تھے پھر جنہون نے جھٹلایا تھا انکو ہلاک کیا تھا اگر اس امت کی
خواہش کے موافق معجزے ظاہر کرین تو ہم جانتے ہین کہ یہہ ایمان نہین لاوینگے اور عذاب ہلاک انپر اتارنا چاہیگا اور ہمنے
ازل مین حکم کیا ہی کہ انکو ہلاک نکرینگے کیونکہ انکے نسل سے مسلمان پیدا کرینگے وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً اور دی
ہمنے قوم ثمود کو اونٹنی انکی خواہش سے دلیل ظاہر یعنے اینٹین جو سب جھٹلاوینگے ہلاک ہوے ہین انمین سے ایک قوم ثمود ہی
کہ صالح سے معجزہ طلب کیا اور اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوا بِهَا پس کافر ہوئے ساتھ اسکے اور کونچین مارین اسکی
اور سب ہلاک ہوگئے وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا اور نہین بھیجتے ہم ہین معجزون مانگے ہوؤن کو مگر واسطے ڈرانیکے
عذاب ہلاک سے پس اگر بعد ظہور معجزہ کے کفر پر رہے تو ہلاک ہو جاتے ہین وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ اور
یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے تیرے اور وعدہ کیا کہ غم مت کھا تحقیق پروردگار تیرے نے یعنے عذاب اسکے نے گھیر لیا ہی لوگونکو
یعنے ہلاک کریگا قریش کو تعبیر ساتھ لفظ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہی وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ
اور نہین کی ہمنے وہ خواب جو دکھلائی تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگونکے مراد اس سے وہ خواب ہی کہ سال حدیبیہ مین دیکھا تھا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرہ کیا اور طواف اور سعی اور حلق بجا لائے پھر صحابہ گئے اور اس برس عمرہ میسر نہوا منافق طعن
کرنے لگے کہ یہہ خواب سچ ہوگا اور حال انکہ حکم الہی یہہ تھا کہ سال آئندہ مین تعبیر اس واقعہ کی وقوع مین آوے سمجھ لیجیے کہ علما
اس قول مین تردد رکھتے ہین اسواسطے کہ سورت مکی ہی اور یہہ قصہ مدنی مگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ خواب مکے مین دیکھا ہوگا اور بیان
بعضون نے کہا ہی کہ وہ خواب جو سبب فتنے آدمیونکا ہوا وہ یہہ تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واقعہ مین دیکھا تھا کہ ایک قوم
بنی امیہ سے بندرونکی طرح منبر شریف پر دوڑتے کودتے پھرتے ہین اور فتنہ یہہ تھا کہ ایام حکومت مین انکے واقع ہوا اور بعضے
رویا کو معنے رویت کی کہتے ہین یعنے جو تجھکو دکھایا شب معراج مین اور تونے دیکھا سبب فتنہ کا خلق کیلیے ہوا کیونکہ بعد حدیث
معراج کے ضعفائے اہل اسلام مرتد ہوگئے اور منافق طعن کرنے لگے اور کفار زیادہ تر منکر ہوئے اور مسلمان تصدیق کرنے
لگے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ اور نہین کیا ہمنے درخت ملعون کو کہ تھوہر ہی بیچ قرآن کے مگر واسطے فتنہ لوگونکے
لکھا ہی کہ جب مشرکون نے سنا کہ درخت تھوہر کا دوزخ مین ہی عجب کیا اور ابوجہل ناعاقل نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے
ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر کو جلا دیتی ہی اور پھر کہتے ہین کہ درخت وہان ہی یہہ نہایت تعجب ہی اور تعجب انہین پر ہی کہ
درخت سبز سے آگ لیتے تھے چنانچہ حق تعالی نے کہا جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا اور کچھ فکر نہین کرتے تھے کہ جسنے آگ درخت
مین رکھی کیا عجب ہی کہ وہ درخت آگ مین پیدا کرے جو قادر کہ پروبال سمندر کا آگ مین نہین جلنے دیتا اور دل کو
شتر مرغ کا انگارے کھانے سے نہین جلاتا دوزخ مین درخت اگانے پر توانا ہی اور درخت تھوہر کو ملعون اسواسطے کہا کہ

لیے اسکے کافروں میں لعنت متوجہ طرف انکے ہے یا ملعونہ بمعنے مکروہ یہہ مقول ہے جیسے طعام ملعون مکروہ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے
شجر کو ماویل ساتھ ابوجہل کے کیا ہے یا حکم بن عاص کے کہ پدر مروان ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ شجر یہود ہیں
ونخوفهم فما یزیدهم الا طغیانا کبیرا اور ڈراتے ہیں ہم کافروں کو طرح طرح سے کہ آگ اور زقوم اور سوائے اسکے ہے پس
نہیں زیادہ کرتا ڈرانا انکو مگر سرکشی بڑی اور جو تکبر انکا شیطانکے در غلانے کے سبب تھا اس آیت کے پاس شیطانکے تکبر کرنیکی خبر
دی کہ واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس اور یاد کر جب کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو آدم کو واسطے
تعظیم اسکی کے پس سجدہ کیا انھوں نے مگر ابلیس نے سجدہ نکیا حق تعالی نے فرمایا کہ تونے کیوں نہ سجدہ کیا قال ءاسجد لمن
خلقت طینا کہا کیا سجدہ کروں میں واسطے اس شخص کے کہ پیدا کیا تونے مٹی سے پس اللہ تعالی نے اسپر لعنت کی اور سے لڑ
سے مانکا قال ارءیتک هذا الذی کرمت علی کہا ابلیس نے دوسرے بار خبر دے مجھکو کہ اس شخص کو کہ بڑائی دی تونے اوپر میرے
کہ امر سجدہ کیا کیوں بڑائی دی میں بہتر ہوں اس سے کہ آگ سے ہوں اور یہہ خاک سے لئن اخرتن الی یوم القیمة لاحتنکن ذریته
الا قلیلا اگر ڈھیل دیویگا تو مجھکو اور نہ ماریگا قیامت تک البتہ جڑ سے اکھیڑ ڈالونگا اولاد اسکی کو اغوا کرکے اور الا
کرونگا کہ عذاب تیرے سے ہلاک ہو جاویں مگر تھوڑے سے کہ انکو گمراہ نکر سکونگا سبب عصمت اور حمایت تیری کے قال اذهب
فمن تبعک منهم فان جهنم جزاؤکم جزاء موفورا فرمایا اللہ تعالی نے جا یہہ امر واسطے اہانت کے ہے یعنی دور ہو قرب
درگاہ سے اور اپنے مہم کیطرف جا پس جو کوئی پیروی کریگا تیری اور حکم مانیگا تیرا اولاد آدم میں سے پس تحقیق دوزخ ہے جزا
تمھاری جزا تمام یعنی عذاب دوام سمجھ لیجئے کہ یہاں غلبہ دیا ہے مخاطب کو اوپر غائب کے یعنی دوزخ ہے جزا تیرا کہا ماننے والوں
کی واستفزز من استطعت منهم بصوتک اور بہکا جسکو بہکا سکے تو اولاد آدم میں سے ساتھ آواز اپنے کے یعنی ساتھ بلانے
کے طرف فساد کے لکھا ہے کہ صوت شیطان کی غنا اور مزامیر ہے تفسیر زاہدی میں ہے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ کل صوت
یدعوک الی الفساد فهو صوته جو آواز کہ منہہ سے نکلی اور اسمیں رضا حق نہو وہ آواز شیطانکی ہے واجلب علیهم بخیلک
ورجلک اور کھینچ لا اوپر انکے سواروں اپنے کو اور پیادوں اپنے کو یعنی شیطانوں کو کہ مددگار تیرے ہیں وسوسے ڈالنے میں
سبکو جمع کر انکو اور غلانے کو وشارکهم فی الاموال والاولاد وعدهم اور شریک ہو انکا بیچ مالوں انکے کے تو کہ وے حرام
کا جمع کریں یا سود کا لیں یا گناہ میں خرچ کریں اور بیچ اولاد انکے کے تو کہ زنا سے حاصل کریں یا عبد العزی اور عبد الشمس
اور مثل انکے نام رکھیں اور وعدہ دے انکو جھوٹا مانند شفاعت بتوں کے یا تاخیر کے بیچ توبہ کے یا انکار بعث اور حشر اور بہشت
اور دوزخ کے وما یعدهم الشیطان الا غرورا اور نہیں وعدہ دیتا انکو شیطان مگر فریب کہ خطا کو صواب کے شکل آراستہ
کرتا ہے ان عبادی لیس لک علیهم سلطن تحقیق بندے میرے جو خالص ہیں نہیں واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ یعنی
سب کو تو گمراہ کریگا مگر انکو نکر سکیگا امام قشیری نے کہا ہے کہ بندہ حق وہ ہیں کہ بیچ بند غیر کے نہو بیت جسکے تو
بندمیں ہے بندہ اسیکا ہے تو قید کونین سے چھوٹ حق کا جو بندا ہے تو وکفی بربک وکیلا اور کفایت ہے پروردگار تیرا

ع

نگہبان بندونکا گمراہ کرنے ابلیس کے سے رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ پروردگار تمہارا وہ ہے
کہ اپنی قدرت سے چلاتا ہے واسطے تمہارے کشتی بیچ دریا کے تو کہ چاہو فضل اسکے سے روزی اپنی کہتے ہیں کہ فضل
نفع ہے یا وہ چیز ہے کہ جسکی احتیاج ہو اور تغیر یارا ترے دریا کے ہاتھ نہ لگے اِنَّہٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا تحقیق
وہ ہے ساتھ تمہارے مہربان کہ مشکل کاموں کو کرتا ہے تمپر آسان اور اسباب اُن چیزوں کے جسکی تمکو
احتیاج ہے تیار کرتا ہے وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاہُ اور جب پہنچتی ہے تمکو سختی یعنی ڈر ڈوبنے
کا بیچ دریا کے کھوے جاتے ہیں خاطر تمہاری سے جنکو کہ پکارتے ہو اور پوجتے ہو مگر وہ ہے کہ واحد لاشریک ہے کہ اسکو
سوا اُسکے کسیکو نہیں یاد کرتے اور نجات اپنی سوا ذات پاک اُسکی کے کسی سے نہیں چاہتے فَلَمَّا نَجّٰىکُمْ اِلَی
الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ پس جسوقت نجات دیتا ہے تمکو ڈوبنے سے اور پہنچاتا ہے طرف جنگل کے مُنہہ پھیرتے ہو
توحید سے اور پھر بتوں کو پوجنے لگتے ہو وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا اور ہے آدمی ناشکر نعمت خدا اپنے کا اَفَاَمِنْتُمْ
اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ کیا پس نڈر ہوئے تم دریا سے صحرا میں اُس سے کہ دھسا دیوے تمکو طرف جنگل کے یعنی
بے غم مت ہو جو قادر ہے دریا میں ڈبانے پر وہ تو اتا ہے زمین میں دھسانے پر اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا یا بھیج
دیوے اوپر تمہارے مینہہ پتھروں کا یعنی قادر ہے کہ تمکو سنگسار کرے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا پھر نہ پاؤ تم واسطے
اپنے کوئی نگہبان کہ تمکو اُس سے نگاہ رکھے اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْہِ تَارَةً اُخْرٰى یا نڈر ہوئے تم اس سے کہ لیجاوے
تمکو بیچ دریا کے دوسرے مرتبہ یعنی آرزو دلمیں تمہارے ڈالے تو کہ تم دوسرے بار کشتی میں سوار ہو فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ
قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَکُمْ بِمَا کَفَرْتُمْ پس بھیجے اوپر تمہارے کشتی توڑنے والی باد سے یعنی ایسی باد چلاوے
کہ کشتی کو توڑ ڈالے پس غرق کردے تمکو سبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِہٖ تَبِیْعًا پھر نہ پاؤ تم
واسطے اپنے اوپر ہمارے بدلے اُس ڈوبنے کے پیچھا کرنیوالا کہ ہم سے اسکا عوض لے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَ
حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۵ اور البتہ تحقیق عزت بخشی ہمنے
اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو بیچ صحرا کے اوپر چارپایوں کے اور بیچ دریا کے اوپر کشتیوں کے اور رزق دیا ہمنے
انکو طعاموں پاکیزہ سے اور بزرگی دی ہمنے انکو بہتوں پر ان لوگوں سے کہ پیدا کئے ہیں ہمنے بزرگی دینا ہے
سوال بنی آدم بحکم لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سب مخلوق سے افضل ہیں خلقت میں پھر علی کثیر کیوں
کہا جواب اگر تفضیل اوپر کل مخلوقات کے کہے تو عموم کل میں بنی آدم بھی ہے مفضل بیچ مفضل علیہ کے داخل
ہوکر تفضیل الشئ علی نفسہ لازم آتی اور بعضے ائمہ نے کثیر بمعنی کل کہا ہے جیسے وما یتبع اکثرہم الا ظنا میں اور
کل مخلوقات سے غیر بنی آدم مراد لئے ہیں سمجھ لیجئے کہ کرامت انسان کی دو قسم ہے ایک جسدی ایک روحی
جسدی سب آدمیوں کو شامل ہے مومن ہوں یا کافر اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے پتلا بنایا انسان کا ہاتھوں سے اور صورت

رحم مین کھینچی اچھی شکل دی مزاج قریب باعتدال عنایت کیا سیدھا قد اور ہاتھون سے پکڑنا اور راہ طرف معیشت کے
چلنا اور ضرر سے بچنا اور انگلیون سے کھانا اور زینت لباس پوشاک سے کرنا اور سمجھنا اور بولنا اور اشارت کرنا
سکھایا اور طرح طرح کی صفتین اور کاری گریان بتائین اور روحی دو قسم ہے عام اور خاص عام وہ ہے جسمین
کہ مومن اور کافر شریک ہین جیسی روح پھونکنا اور صلب آدم سے نکالنا اور قول الست بربکم سننا اور بلی جواب
مین کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام پر پیدا ہونا اور پیغمبر اُنپر بھیجنا اور کتابین اُنکے واسطے اُتارنا
اور خاص وہ ہے کہ انبیا اور اولیا اور مسلمان ساتھ اُسکے مخصوص ہین جیسی نبوت اور رسالت اور ولایت اور
ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور احوال اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ
اور باللہ اور عبور مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت سے ساتھ جذبات لاہوت کے اور فنا از خود اور بقا بحق اور
طے کرنا مقامات الٰہیہ کہ جنکے حد اور نہایت نہین محمد بن کعب نے کہا ہے کہ بزرگی آدمیونکی یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم انہین سے ہین حقائق سلمی مین ہے کہ گرامی کیا ہمنے آدمیونکو ساتھ معرفت اور توحید کے اور اٹھایا ہمنے
انکو بیچ صحرائے نفس اور دریائے قلب کے اور بعضون نے کہا ہے کہ بر پردہ ہے جو ظہور رکھتا ہے نعوت اور صفات سے
اور بحر وہ ہے جو مستور ہے حقائق ذات سے اور تاویلات کاشی مین ہے کہ بر عالم اجساد ہے اور بحر عالم ارواح اٹھایا
آدمیونکا بیچ اُن دونون کے ترکیب انکی اُن دونون سے اور روزی دی ہمنے انکو طیبات اور معارف سے اور بزرگی دی
ہمنے انکو اوپر مخلوقات کے ساتھ اسکے کہ انکو ساتھ عیبون اُنکے کے بینا کیا اور جنس ملائکہ اس سے مستثنی ہین یا خواص
ملائکہ سمجھ لیجئے کہ فضیلت بشر اور ملک مین علما کا اختلاف ہے جمہور اہل سنت اسپر ہین کہ رسل بنی آدم فاضل تر
ہین اخص ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہین اولیائے بنی آدم سے اور اولیائے بنی آدم شریف تر ہین اولیائے ملائکہ سے
اور صلحا اور اہل ایمان بنی آدم افضل ہین عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہین فساق مومنین بنی آدم سے امام
قشیری نے کہا کہ مراد بنی آدم سے مسلمان ہین کیونکہ کافر ساتھ نص ومن یہن اللہ فما لہ من مکرم کے تکریم سے کچھ
نصیب نہین رکھتے اور تکریم مومنون کی اس سبب سے ہے کہ ظاہر انکا ساتھ توفیق مجاہدہ کے آراستہ کیا اور باطن انکا
ساتھ تحقیق مشاہدہ کے منور فرمایا اور جیسے کہ کافہ مومنین کو تکریم عام سے مشرف کیا ایسے ہی امت محمدیہ کو علیہ وعلے
آلہ الصلوۃ والتسلیمات ساتھ تکریم خاص کے اختصاص دیا اور انمین سے ایک مرتبہ رضا ہے کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
اور درجہ محبت ہے کہ یحبہم ویحبونہ اور تشریف ذکر ہے کہ فاذکرونی اذکرکم پس یہ آیت دلیل ہے افضلیت اور
جامعیت انسان کی ہے واللہ اعلم بالصواب یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ یاد کر اُس دن کو کہ بلاوینگے ہم سب
لوگون کو ساتھ پیشوا انکے کے یعنی ساتھ اُس پیغمبر کے کہ اُنپر مبعوث تھا جیسا کہ کہینگے یا امت موسی اور یا امت
عیسی یا ساتھ اُس کتاب کے کہ اُنپر نازل تھی جیسی کہ کہینگے یا اہل القرآن یا اہل الانجیل یا ساتھ امام کے کہ جسکے مذہب

یین تھے جیسے کہین کہ یا حنفی اور یا شافعی یا ساتھ دین اور ملت کے جسپر تھے جیسا کہ کہینگے یا مسلم اور یا یہودی یا نصر
یا مجوسی اور بعضے نے کہا ہے کہ امام جمع ام کی ہے دن قیامت کے لوگون کو ساتھ ماونکے پکارینگے واسطے کرامت
عیسیٰ علیہ السلام کے اور اظہار شرف اماین رضی اللہ عنہما کے یا واسطے اسکے کہ اولاد زنا کی رسوا ہنو اور لباب مین
ہے منقول علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ اسدن ہر قوم کو ساتھ امام زمانے انکے کے اور کتاب منزل اور سنت
پیغمبر انکے کے پکارینگے اور ایک قول یہہ ہے کہ تعلق انساب کا قطع ہوگا اور نسبت اعمال کی باقی رہیگی پس
ہر قوم کو ساتھ عمل نامے اسکے کے پکارینگے کہ ای اس کتاب والے فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ
وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ پس جس کسیکو دیا جاویگا اعمال نامہ اسکا بیچ سیدھے ہاتھ اسکے کے پس وہ لوگ پڑھینگے اعمال نامے
اپنا خوش ہو بار بار کیونکہ اسمین ہوگا نیکیون کا شمار اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب اپنے مین برابر تاگے کے یعنی
ذرہ قصور ہوگا انکے ثواب مین اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جنکے نامہ اعمال بدست چپ دینگے خجالت اور
حیرت سے زبان اسکی لکنت کھائیگی اور پڑھنے سے بند ہو جائیگی وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِیْلًا
اور جو کوئی ہے بیچ اس دنیا کے اندھا یعنی دیدۂ دل اسکا راہ صواب نہین دیکھتا پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہے یعنی راہ جنت
کا نہین پاتا اور بہت کھویا ہوا ہے راہ کو یعنی اندھے سے بھی زیادہ تر گمراہ ہے محققون نے کہا ہے کہ جو کوئی دنیا
مین اندھا ہے طاعت سے عقبی مین اندھا ہے ثواب سے جو یہان روکے توبہ نہین دیکھتا وہ وہان مجال مغفرت نہین دیکھنے
کا لکھا ہے کہ بنی ثقیف نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تب ایمان لاوین کہ ہمکو ایک برس بت پرستی
معاف کردو اور زمین طائف کی کہ آرام گاہ ہماری ہے مثل حرم مکہ کے محرم کرو اور ہمکو نماز مین رکوع سجود معاف
کرو اور جو کوئی پوچھے کہ یہہ تمنے کیون کیا کہو کہ اللہ کا ہمین یون ہی حکم ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک
ہوئے لیکن زبان سے کچھ نفرمایا عمر فاروق رض نے غصہ کیا یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ
اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖ اور تحقیق چاہتے تھے بنی ثقیف کہ البتہ بہکادوین تجھکو اس چیز سے کہ وحی کی ہمنے
طرف تیری تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اسکے کہ وحی کی ہے ہمنے یعنی کہدے کہ خدا نے حکم کیا ہے وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ
خَلِیْلًا ۝ اور اسوقت تو البتہ پکڑین تجھکو دوست اور بعضون نے کہا ہے کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا کہ استلام حجر اسود نہین کرنے دینگے ہم جبتک کہ ہمارے بتون کو نہ مس کرو اگرچہ سر انگشت سے ہو
حضرت کو شوق طواف حرم بہت تھا خاطر مبارک مین گذرا کہ کیا ہوگا جو مین یہہ کرلونگا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مین
انسے بیزار ہون یہہ آیت آئی کہ یہہ چاہتے مین کہ تجھکو بہکادوین وحی ہماری سے اور پھر دوست پکڑین وَلَوْلَاۤ اَنْ
ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْـًٔا قَلِیْلًا ۝ اور اگر نہوتا یہہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھکو راستی پر اپنی مدد عصمت سے البتہ
تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھک جاوے طرف آرزو انکے کے کچھ تھوڑا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطور مذکور نزدیک محققون کے تحقیق نہین

کہتے ہیں کہ تو بیچ قصد جھکنے جانیکے تھا اگر ہم نہ ثابت رکھتے لیکن عصمت ہمارے نے مدد کی بازرہا تو اس سے کہ نزدیک
ہو جھکنے لگے اور یہہ تصریح ہے کہ نزدیک جھکنے کے نہیں ہوئے پس جھکنا کہاں اور میل کس جا تھا میں ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے لیکن واسطے ڈرانے امت کے تو کہ میل طرف مشرکوں کے نکریں یہہ آیت نازل
ہوئی کہ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا اسوقت کہ جھکتا تو طرف
آرزو کفار کے البتہ چکھاتے ہم تجھکو دوگنا عذاب زندگانی کا دنیا میں اور دوگنا عذاب موت کا آخرت میں پھر نہ پاتا
تو واسطے اپنے اوپر دفع عذاب ہمارے کے مدد دینے والا کہ بسبب اُسکے عذاب سے بچتا بعد نزول اس آیۃ کے حضرت نے
فرمایا اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین بیت ای خدا اپنی طرف تو مجھکو چھوڑ ایکدم مجھکو تو بس مجھ میں چھوڑ
لکھا ہے کہ اہل مکہ نے حضرت کے نکالنے میں مشورہ کیا سب نے ملکر یہہ بات ٹھہرائی کہ یہاں تک عداوت کرو انسے
کہ آپ نکل جاویں یہہ آیت آئی وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا اور تحقیق چاہتے ہیں مکے والے
کہ لغزش دیں تجھکو زمین مکے سے تو کہ نکالدیں تجھکو اس سے وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا اور اسوقت نہ رہینگے
پیچھے تیرے مگر تھوڑی مدت اور تھا یہہ ہوا کہ بعد ہجرت کے تھوڑا زمانہ گذرا کہ واقعہ بدر واقع ہوا اور ہلاک ہوگئے اور ایک
قول یہہ ہے کہ یہود کو حضرت کی اقامت سے مدینے میں حسد آیا کہنے لگے کہ ای ابو القاسم مقام انبیاء سابق کا زمین
شام ہے اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھیں مانیں تو جاؤ وہاں رہو آپ نے ارادہ سفر شام کا کیا یہہ آیت اتری
کہ یہود چاہتے ہیں کہ تجھے زمین یثرب سے دور ڈالیں اور اگر ایسا ہوا تو یہہ نہ رہینگے بعد تیرے مگر زمانہ اندک حضرت نے
ارادہ موقوف کیا اور تھوڑی مدت بعد قبائل یہود مارے اور نکالے گئے پس اس قول پر یہہ آیت مدنی ہے اور
بقول اول مکی ہے پس فرماتا ہے کہ عادت رکھی ہے ہمنے سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا
عادت ان شخصوں کی کہ تحقیق بھیجا ہمنے انکو پہلے تجھ سے پیغمبروں اپنے سے اور وہ عادت ہلاکت امتوں کی ہے ساتھ
جھٹلانے پیغمبروں کے اور نہ پاویگا واسطے عادت ہمارے کے تغیر اور تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ
قُرْاٰنَ الْفَجْرِ قائم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے اندھیری رات کے تک اور نماز فجر کو نماز کو قرآن فرمایا اسواسطے کہ قرأت
قرآن اسمیں فرض ہے اور بعد ڈھلنے سورج کے نماز ظہر اور عصر کی ہے اور تاریکی شب میں نماز مغرب اور عشا کی ہے
چاروں یہہ اور فجر کی ملکر پانچ نمازیں ہوئیں اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تحقیق نماز صبح کی ہے دیکھی گئی یعنے دیکھتے
ہیں اسکو فرشتے دن اور رات کے فرشتے رات کے آخر دیوان اعمال شب میں لکھتے ہیں اور فرشتے دن کے اول نامہ
اعمال روز میں وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اور تھوڑی سے رات کو پس بیدار ہو ساتھ قرآن کے یعنے نماز کی زیادتی
ہے واسطے تیرے اوپر نمازوں فرض کے یا فضیلت ہے یا غنیمت ہے یا کرامت ہے مخصوص ساتھ تیرے یہہ بیان
نماز تہجد کا ہے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا شتاب ہے یہہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود میں یعنے کہ

اُس مقام مین کہ قائم اُسکا سر اٹھا ہوگا ساتھ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہے زیر عرش حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وہان شفاعت کرینگے اور خلق اولین اور آخرین آپکی ستایش کرینگے اور آپ سب سے مشرف ہونگے زاد
المسیر مین ہے کہ اللہ تعالی عرش پر دن قیامت کے آپکو بٹھاویگا لباب مین ہے کہ عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک فرماویگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھ اپنے عرش پر امام
ثعلبی نے کہا ہے کہ استوی اللہ سبحانہ کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس اور مکان اُسکا ہو بلکہ اُسکی صفت پر اب
بھی ہے جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنیکے تھا ازل سے ابد تک قائم ساتھ ذات اپنی کے ہے پس بٹھانا حضرت کا
عرش پر یا زمین پر نسبت ساتھ ذات اسکی کے یکسان ہے اور مقصود عرش پر بٹھانے سے تعظیم اور تکریم
حضرت کی ہے عین المعانی مین ہے کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہے کہ آپ کو ملیگا اور ایک قول ہے
کہ مقام محمود وہان ہے جہان لواء حمد حضرت کے دست مبارک مین دینگے اور کوئی پیغمبر نہوگا کیا آدم علیہ السلام
کیا غیر اُنکے مگر نیچے اس لوا کے ہونگے بیت حمد کر تجھکو لوا حشر دیویگا خدا آدم و من دونہ زیر لوا ہونگے سب فتوحات
مین ہے کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات اور منظر تمام اسماء الٰہیہ ہے کہ مختص ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہے دروازہ شفاعت کا وہان کھلیگا بیت ترا مقام ہے محمود اور محمد نام سراسر اسیلئے سزاوار ہے یہہ نام و مقام
وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اور کہہ ای پروردگار میرے داخل کر مجھکو قبر مین داخل کرنا اچھا مع
امانت کے اور نکال لنا مجھکو گور سے نکالنا سچا ساتھ کرامت کے یا داخل کر مجھکو مدینے مین بعنیت اور نکال مکے سے سلامت
یا مکہ مین واسطے فتح کے اور خارج کر وہان سے طرف حنین کے یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا الاسا
دعوت نبوت کے اور نکال عہدہ تبلیغ رسالت سے وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اور دے مجھکو نزدیک اپنے سے غلبہ
مدد کرنیوالا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور کہہ کہ آیا حق یعنے دین اسلام اور گم ہوا باطل یعنے شرک یا حق قرآن ہے
اور باطل شیطان ہے جہان قرآن پڑھا جاتا ہے وہان سے شیطان بھاگتا ہے بیت سپاہ حق کے
نمودار ہو باطل تا چند دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا تحقیق باطل ہے گم ہو جانیوالا امام
قشیری نے کہا ہے کہ حق وہ ہے جو واسطے خدا کے ہو اور باطل وہ جو واسطے ماسوا کے ہو صاحب تاویلات نے
کہا کہ حق وجود ثابت واجب ہے جل شانہ کہ ازلی ابدی ہے اور باطل وجود بشریت امکانی ہے کہ قابل فنا اور زوال
کے ہے اور جب ظہور تجلیات حقانی ہوتا ہے وجود موہوم ممکن محو ہو جاتا ہے بیت جلوہ حق سے ہم مین رہے کیا اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ اور اُتارتے ہین ہم اوپر تیرے قرآن مین سے جو کچھ کہ وہ شفا ہے واسطے بیماریون
کہ ظاہری ہون یا شفا ہے واسطے بیماریون باطنی کے کہ جہل اور شبہ ہے جیسی سورہ فاتحہ اور آیتین شفا کی کہ چھہ مین جو کوئی
مریض انکو پڑھے یا لکھکر پیئے شفا پاتا ہے لکھا ہے کہ محمد اسمعیل سخت بیمار ہوئے یہان تک کہ اداے فرائض سے عاجز آئے

ایک شب بہت روئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رویا میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای اسمعیل بہت دل تنگ ہوا اس
مرض سے انھوں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں دل تنگ اس مرض سے نہیں بلکہ غم مجھکو یہہ ہے کہ طاقت قرآن
نہیں رہی آپ نے فرمایا چھہ آیتیں کلام اللہ میں شفا کی ہیں وہ پڑھہ انھوں نے صبح کو تلاش کیں سورہ توبہ میں آیت
ویشف صدور قوم مومنین پائی اور سورہ یونس میں یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور
اور سورہ نحل میں یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس اور سورہ بنی اسرائیل میں یہی آیت وننزل
من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین اور سورہ شعرا میں واذا مرضت فہو یشفین اور چھٹی آیت نہ ملی پھر زیارت حضرت
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا میں مشرف ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چھٹی آیت
نہیں معلوم فرمایا وہ حم فصلت میں ہے قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء پس یہہ آیتیں انہوں نے پڑھیں فی الحال شفا
پائی یا میں بیان ہے یعنے سب قرآن شفا ہے امراض صوری اور معنوی اور قلبی اور قالبی سے ورحمۃ للمومنین
اور رحمت ہے واسطے مومنوں کے کہ اس سے نفع لیتے ہیں ولا یزید الظالمین الا خسارا اور نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو
مگر ٹوٹا اور ہلاکت کہ جھٹلاتے ہیں اور اسپر ایمان نہیں لاتے واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ اور جب نعمت
بھیجتے ہیں ہم اوپر آدمی کے ساتھہ صحت اور تونگری اور بے غمی کے منہہ پھیر لیتا ہے یاد ہماری سے اور دور کر لیتا ہے
کروٹ اپنی یعنے تکبر کرتا ہے اور راہ حق سے کنارہ لیتا ہے مراد اس سے کافر ہے کہ جب اسکو اللہ نعمت دیتا ہے کتاب
اوتارنے کی اور پیغمبر بھیجنے کی اور اور ظاہر باطن کی تو یہہ حال اسکا ہوتا ہے واذا مسہ الشر کان یؤسا اور جب لگتی
ہے اسکو بیماری اور بیقراری اور دور ہوتا ہے ناامید فضل الہی سے اور مسلمان نعمت میں شکر کرتا ہے اور محنت میں امید
فرح کی رکھکر صبر کرتا ہے قل کل یعمل علی شاکلتہ کہہ کہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر طریق اپنے کے خیر اور شر اور ہدایت
اور ضلالت سے یعنے کافر نعمت میں اعراض اور محنت میں یاس اور مومن راحت میں شکر اور رنج میں صبر لکھا ہے
کہ شاکلہ طبیعت ہے یا عادت یا دین یا مقدار قوت اور طاقت کے اور حاصل سب معنوں کا یہی ہے کہ ہر ایک اپنے
لائق کرتا ہے جو جسکے سزاوار ہے وہ اس سے ظہور میں آتا ہے شبلی قدس سرہ سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن میں امیدواری
کی زیادت ہے کہا قل کل یعمل علی شاکلتہ کہا کہ اس میں امید کی کیا چیز ہے کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوگی اور جو کچھہ
کہ کریمی اسکی کے لائق ہے اور اللہ سے وفا اور عطا ہوگی اور جو کچھہ کریمی اسکی کی سزاوار ہے بیت مجھہ سے گناہ
ہو کہ میں لائق اسکے ہوں تجھہ سے کرم ہو کیونکہ تو لائق اسکی ہے فربکم اعلم بمن ہو اہدی سبیلا پس پروردگار
تمھارا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ بہت جاننے والا ہے راہ کو اور صواب کے نزدیک تر ہے یا نیکتر ہے از روئے دین
اور مذہب کے لکھا ہے کہ کفار عرب نے نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ میں بھیجا تو کہ یہود سے
احوال حضرت کا پوچھیں انھوں نے اگر یہود سے ملکر احوال پوچھا یہود نے کہا تعجب ہے ای سردار عرب کے ہم جانتے ہیں

کہ زمانہ

کہ زمانہ ظہور پیغمبر کا نزدیک ہے اور تمہارے کلام سے یہ احوال نبی کی آئی ہے تم اُسنے واسطے آزمائش کے پوچھو کہ طواف
مشرق اور مغرب کا کسنے کیا اور کیا احوال ہے اُن جوانون کا جو زمانہ گذشتہ مین گم کئے ہین اور روح کیا ہے اگر تینون سوال کا
جواب دیا یا تینون کا نہ دیا تو جانو کہ پیغمبر نہین اور جو دو کا جواب دیا اور روح کا کچھ نکہا تو پیغمبر ہے وہ مدینے مین آئے
اور مجلس کی اور حضرت سے تینون سوال پوچھے اللہ کی طرف سے دو سوالونکا جواب آیا اور قصہ بیان فرمایا چنانچہ سورہ
کہف مین آویگا اور قصہ روح مین یہہ آیت اُتری وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ اور سوال کرتے ہین تجھکو کیفیت جان کی
سے جس سے بدن انسانکا زندہ ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ کہہ جان امر پروردگار میرکے سے ہے یعنے اس پیدائش سے ہے
جو امر کن سے پیدا ہوئی بغیر مادے کے اور ان چیزونمین سے ہے کہ مخصوص ہین ساتھ علم اللہ کے اور سوا اللہ کے کوئی
اسکو نہین جانتا وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا اور نہین دئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا آسا نسبت علم اللہ کے شیخ الوین
مغربی رح نے کہا ہے کہ یہہ تھوڑا علم جو ہمین اللہ نے دیا ہے یہہ بھی ہمارا نہین بلکہ عاریت ہے نزدیک ہمارے اور بہت کو
اسکے نہین پہنچے ہم پس ہم ہمیشہ جاہل ہین اور جاہل کو دعوی دانش کا بیجا ہے بیت عالم وہی ہے علم اسکا شعار ہے
اپنے مین جو ہے علم سو وہ مستعار ہے وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا
اور اگر چاہین ہم البتہ لیجاوین ہم وہ چیز کہ قرآن سے وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے سینون سے اور مصحفون سے محو کردین ہم پھر نہ پاوے
تو واسطے اپنے ساتھ اسکے اوپر ہمارے کارساز کہ بعد محو کرنے اسکے کے سینونمین اور مصحفونمین پھر لیآوے اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ
رَّبِّكَ مگر رحمت ہے پروردگار تیرکی طرف سے کہ اسکو باقی رکھا ہے اور محو نہین کرتا اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا
تحقیق فضل اسکا ہے اوپر تیرے بڑا کہ تجھے سید اولاد آدم اور خاتم النبیین کیا اور لواء حمد اور مقام محمود دیا اور قرآن تجھپر نازل کیا
اور امت مین تیرے باقی رکھا بیت کسکی زبان ہے اسکی برائی بیان کرے اللہ نے دیا ہے جسے فضل کبیر ہے قُلْ لَّئِنِ
اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر جمع ہون آدمی اور جن کہ تو سبعو
اُنپر ہے اور اتفاق کرین اوپر اسبات کے کہ لاوین مانند اس قرآن کے فصاحت اور بلاغت اور اچھے نظم اور درستی معنی اور اخبار
غیب اور خلو عیب مین نہ لاسکینگے مثل اسکی بیچ ان صفتونکے باوجود اسکے کہ درمیان انکے فصحا اور بلغا اور عرفا ہین
یہہ آیت جواب مین نضر بن حارث کے نازل ہوئی ہے کہ جن اور انس مثل اسکے نہین بنا سکینگے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا اور اگرچہ ہووین بعض انکے واسطے بعضونکے ہم پشت اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہے ہمنے واسطے لوگونکے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے اور نوع اور قسم سے
نظم ذکر قرائن ہیئے تادیب کہین ترغیب ہے کہین ترہیب امر و نہی و قصص ہے اور اخبار وعدہ جنت و وعید نار
نفع کو خلق کے ہے سب مذکور منکر اسکا نہین مگر ہے کفور فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اکثر لوگونے اور نہ مانا
مگر ناشکری کو کہ حق سے منہہ پھیرا اور لکھا ہے کہ بعد الزام کہلانے اعجاز قرآن سے ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ نے اور اور قریشیون نے کہا

کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ کوئی شہر تنگ عیش اور کم آب مانند بلدہ ہمارے کے نہین پس پہاڑون کو
ہمارے بستی کے دور کرو تاکہ زمین صاف زراعت کے واسطے کھل جاوے اور نہرین مثل عراق اور شام کے جاری
کردو اور اپنے خدا سے کہو کہ فرشتونکو تصدیق دعوے مین تمھارے بھیجے اور تمھارے محل سونے چاندی کے کردے اور کیا
تم سے افلاس جاوے اور آسمان کو ہمارے سر پر اتارے تو کہ ہم عذاب سے اسکے آگاہ ہون اور عبد اللہ بن امیہ مخزومی
نے کہا کہ ایمان نہین لاونگا مین تیرے جب تک کہ ایک نردبان رکھکر آسمان پر چڑھو اور مین دیکھتا ہون اور وہان سے
ہر ایک کے نام کا ہمارے نسخہ لاؤ کہ ہم پڑھین اور جانین کہ تم پیغمبر ہو یہہ آیت نازل ہوئی وقالوا لن نؤمن لک
حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا اور کہا انھون نے ہرگز نہین ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے یہان تک کہ بہاوے واسطے
ہمارے زمین مکہ سے چشمہ آب کہ ہرگز خشک نہو او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہر خلالہا تفجیرا یا ہووے واسطے
تیرے باغ کھجورونکا اور انگورونکا پس بہاوے تو نہرون کو درمیان اسکے بہانا بہانا او تسقط السماء کما زعمت علینا
کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا یا ڈال دے تو آسمانوں کو جیسا کہا کرتا ہے تو کہ او تسقط علیہم کسفا اوپر ہمارے ٹکڑے
ٹکڑے یا لے آوے تو خدا کو اور فرشتونکو مقابل یعنی ظاہر دیکھاوے ہمکو یا لے آوے انکو ہمارے رسالت کے شاہدی پر
او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء یا ہووے واسطے تیرے ایک گھر زر سے کہ وہان بیٹھے تو یا چڑھ جاوے
تو اوپر آسمان کے ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ اور ہرگز نہ مانینگے اور نہ ایمان لاوینگے ہم واسطے چڑھ جانے
تیرے کے آسمان پر یہان تک کہ اتار لاوے تو اوپر ہمارے کتاب اللہ کیطرف سے کہ پڑھین ہم اسکو اور اسمین تیری
تصدیق لکھی ہو قل سبحان ربی کہہ کہ پاک ہے پروردگار میرا اس سے کہ اسپر حکومت کرین یا اس سے کہ اسکی قدرت
مین کسیکو شریک کرین اور تم جو کچھ مجھہ سے مانگتے ہو اور سوا اسکے ان باتون کی کسیکو قدرت نہین ہل کنت
الا بشرا رسولا نہین ہون مین مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا مثل اور پیغمبرونکے اور انہون نے اپنی قوم پر ظاہر نہین کیا
تھا مگر معجزہ جو مناسب قوم کے تھا اور ظہور معجزونکا اللہ کے ارادہ سے ہے نہ انکے اختیار سے سمجھ لیجئے کہ یہہ محل حجت
انکی باتونکا ہے اور مفصل متفرق آیات مین ہے جیسا کہ پہلے گذرا ولو نزلنا علیک کتابا فی القرطاس الآیۃ ولو
ولو انزلنا ملکا الآیۃ اور ولو فتحنا علیہم بابا من السماء الآیۃ وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءہم الہدی الا ان قالوا ا
ابعث اللہ بشرا رسولا اور نہ منع کیا لوگون کو یعنی مکہ والون کو اس سے کہ ایمان لاوین جسوقت آوے انکے پاس حق
زبانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہہ کہ کہا انھون نے کیا بھیجا اللہ تعالی نے انسان کو پیغام پہنچانیوالا
یعنی نہین منع کیا انکو ایمان سے کہ بشریت مانع رسالت ہے اور وہ اس بات مین جھوٹھے ہین کیونکہ جنسیت
موجب الفت اور انسیت کے ہے اور مخالفت بسبب نفرت کے پس رسول جنس انکے سے چاہیے جنسیت ہووے
کہ فائدہ اور استفادہ درمیان مین راہ پاوے اور جب کافرون نے کہا کہ رسول خدا فرشتہ چاہیے نہ آدمی اللہ تعالی نے

ردشبہ مین انکے فرمایا قل لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیہم من السماء ملکا رسولا
کہہ اگر ہوتے آدمیون کی جگہہ بیچ زمین کے فرشتے کہ مثل آدمیون کے چلا کرتے اپنے قدمون پر آرام سے
زمین مین البتہ اُتارتے ہم اوپر انکے آسمان سے فرشتے کو پیغام پہنچانیوالا یعنے انکے جنس سے بھیجتے تو انکی
ہدایت کرتا کیونکہ تعلیم اور تعلم مین مناسبت اور جنسیت شرط ہی اور زمین مین جو آدمی تھے پس رسول
بھی انپر آدمی بھیجا گیا باب مین ہی کہ کافرون نے کہا کہ گواہ رسالت کا تمھارے کون ہی یہہ آیت اتری
کہ قل کفی باللہ شہیدا بینی و بینکم کہہ کفایت ہی اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے
انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا تحقیق وہ ہی ساتھ بندون اپنے کے خبر رکھنے والا احوال چھپے انکے کی دیکھنے
والا اعمال ظاہر انکے ومن یہد اللہ فہو المہتد اور جسکو ہدایت کرے اللہ یعنے حکم کرے ساتھ ہدایت کے
اور توفیق دے پس وہی ہی راہ پانیوالا ومن یضلل فلن تجد لہم اولیاء من دونہ اور جسکو گمراہ کرے یعنے
حکم کرے ساتھ گمراہی اسکے اور چھوڑ دے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے گمراہون کے دوست کہ مدد دین
انکو سوا اللہ کے ونحشرہم یوم القیامۃ علی وجوہہم اور اٹھا کرینگے ہم انکو دن قیامت کے اوپر مونہون انکے کے
عمیا وبکما وصما اندھے اور گونگے اور بہرے یعنے نہین دیکھینگے ایسی چیز جس سے آنکھین انکی روشن ہون
کیونکہ دنیا مین نشانیان قدرت حق کی نہین دیکھتے ہین اور نہین کہینگے ایسی بات جو مقبول ہو کیونکہ دنیا مین
حق بات نہین کہتے ہین اور نہین سنینگے ایسی بات جس سے خوش ہون کیونکہ دنیا مین کلام حق نہین
سنتے ہین صحیحین مین انس بن مالک رض سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیونکر مونہون
پر چلینگے فرمایا جو لیجاتا ہی اوپر قدمون کے انکو وہ قادر ہی کہ لیجاوے اوپر مونہون کے انکو لیکن یہہ ہی کہ وہ ذلیل
کرینگے اوپر مونہون اپنے کے مرتبہ بلندی اور خواری سے ماوٰہم جہنم جگہہ رہنے کی انکے دوزخ ہی کلما خبت
زدناہم سعیرا جب بجھنے لگیگی انکا گوشت پوست جلا کر جیسی دنیا کی آگ کویلا کر شعلہ مارنے سے تھم
جاتی ہی زیادہ کرینگے ہم واسطے انکے آگ دھکانا کہ جسم نو بنو دے کر جلاوینگے ذلک جزاؤہم بانہم
کفروا بایاتنا یہہ عذاب سزا انکی ہی بسبب اسکے کہ انھون نے کفر کیا ساتھ نشانیون ہمارے کے کہ معجزے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین یا آیتین قرآنکی وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اور کہا کیا جب
ہوونگے ہم ہڈیان اور خاک گلی ہوئی کیا ہم اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین سمجھ لیجئے کہ وہ جو منکر پیدایش
جدید کے تھے تو ہر ساعت سو بار جلینگے اور پھر گوشت اور پوست انکا تازہ کر دینگے تاکہ عذاب چکھین اولم یروا
ان اللہ الذی خلق السموات والارض قادر علی ان یخلق مثلہم کیا نہین دیکھا انھون نے تحقیق کہ اللہ جسنے اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہی آسمانونکو اور زمین کو قادر ہی اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے بارہ دیگر یعنے انہین کو جیسے آیت مین ہم

نصف

بنائے اور جلائے وجعل لہم اجلا لاریب فیہ اور مقرر کرے واسطے اُنکے کے یا واسطے اعادۂ حیات اُنکے کے ایک وقت
کہ نہین شک بیچ اُسکے اور وہ وقت زمانہ مرگ ہے اور احاد کا ساعت قیامت فابی الظالمون الا کفورا پس
انکار کیا اور نہ مانا ظالمون نے باوجود واضح ہونے حق کے مگر کفر کرنا اور نہ ماننا حشر اور بعث کا قل لو انتم تملکون خزائن رحمۃ
ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرونکو کہ اگر تم مالک ہو اور تصرف مین لاؤ خزانون
رحمت پروردگار میرے کو کہ خلق کو دیتا ہے اُسوقت البتہ بند کر رکھو تم اور بخل کرو ڈر خرچ ہو جانیکے سے سمجھ لیجئے کہ
اگر کوئی بندہ خزائن نعم الٰہی کا مالک ہو البتہ سخاوت اُسکی سخاوت حق کے برابر نہ ہو کیونکہ وہ کچھ اپنے واسطے
بھی رکھے اور کم ہونے سے خزانونکے ڈرے اور اللہ تعالیٰ اپنے وجود مین اُن دونون سے منزہ ہے بیت نہ خوف
نقصان مال اُسے ہے نہ احتیاج اُسکی ذات کو ہے بجود عطا طرح طرح سے وہ پالے کل کائنات کو ہے وکان
الانسان قتورا اور ہے آدمی بخیل اور جمع کرنیوالا مال کا اور تنگی کرنیوالا خرچ کرنے مین ولقد اٰتینا موسیٰ تسع
اٰیات بینات اور البتہ تحقیق دین ہمنے موسیٰ کو نو نشانیان ظاہر کہ نو معجزے ہین عصا اور ید بیضا اور من و سلوی
اور طوفان اور جراد اور قمل اور ضفادع اور دم اور نقص ثمرات اور بعضون نے سولہ معجزے گنے ہین نو یہ اور پھٹنا
دریا کا اور جاری ہونا پانی کا پتھر سے اور سر پر لانا پہاڑ کا بنی اسرائیل کے اور کھل جانا عقدہ زبان موسیٰ کا
اور واقع ہونا قحط کا اور محو ہونا مالونکا بنی اسرائیل کے کہ پتھر ہو گیا تھا اژدہا بنکر عصا کا نگل لینا رسیونکے سانپونکو
ساحرون کے اور تخصیص عدد کی منافی زیادت کے نہین بلکہ تنکیر تسع آیات کی مشیر ہے اسپر اور امثال انکے
ہین اور وہ جو حدیث صفوان مین ہے کہ دو یہودیون نے حضرت سے نو آیتین پوچھین اور آپ نے جواب دیا
کہ شرک لاؤ اور خون ناحق مت کرو اور زنا اور سرقہ اور اکل ربا اور لواطت اور سحر اور قذف محصنات سے دور رہو
اور جہاد سے مت بھاگو مراد آیات سے احکام عام ہین کہ ہر ملت مین ثابت تھے اسواسطے آخر کو آپ نے فرمایا کہ خاص
تمھارا اے یہود یہ ہے کہ ہفتے کے دن حد فرمان اُسکے مت گذرو فاسئل بنی اسرائیل اذ جاءہم پس سوال کر اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنے علمائے بنی اسرائیل سے اِن آیتونکا تو کہ سچ کہنا تیرا مشرکون پر ظاہر ہو جاوے
یا پوچھ یہود سے جب آیا اُنکے پاس موسیٰ کہ کیا گذرا درمیان اُسکے اور فرعون کے فقال لہ فرعون انی لاظنک یموسیٰ
مسحورا پس کہا واسطے موسیٰ کے فرعون نے تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون تجھکو اے موسیٰ جادو کیا ہوا اور عقل
گما ہوا قال لقد علمت ما انزل ھؤلاء الا رب السموات والارض بصائر کہا موسیٰ ع نے البتہ تحقیق جانا ہے تو نے نہین
اگرچہ زبان سے نہین کہتا کہ بے شبہ نہین اُتارا اِن نو نشانیون کو مگر پروردگار آسمانون کے نے اور زمین کے نے واسطے
دکھلانے کے کہ ہر ایک دلیل ہے اوپر نبوت میری کے وانی لاظنک یفرعون مثبورا اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
تجھکو اے فرعون ہلاک کیا گیا یا مغلوب یا ناقص العقل اور یہان ظن بمعنی یقین کے ہے اکثر مفسرین نے لکھا ہے یعنے یقین

جانتا ہون فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا پس ارادہ کیا فرعون نے یہہ کہ ہکاوے موسی اور
قوم اسکی کو یعنے نکال دے زمین مصر سے پس ڈبو دیا ہمنے فرعون کو اور انکو جو ساتھ اسکے تھے سب کو وَّقُلْنَا
مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے پیچھے غرق ہونے فرعون کے واسطے بنی اسرائیل کے رہو تم زمین
مین جہان سے فرعون تمکو نکالتا تھا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ؕ پس جب آویگا وعدہ آخرت کا یعنے
قیامت ہوگی لے آوینگے ہم تمکو لپیٹ کر یعنے انکو اور تمکو میدان حشر مین ملے جلے اُٹھاوینگے پھر حکم کرینگے درمیان
تمہارے تمیز کا نیک بختون کے بدبختون سے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ اور ساتھ حق کے اتارا ہمنے اسکو اور ساتھ
حق کے اترا ہے تبیان مین ہے کہ با بمعنی علی ہے اور مراد حق سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یعنے وعلی محمد
نزل اور اوپر محمد کے اترا ہے مدارک مین ہے کہ شیخ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے قارورہ انکا ایک طبیب ترسا
پاس لے گئے راہ مین ایک مرد نیک رو خوشبو لباس پاکیزہ پہنے ملا احوال پوچھنے لگا ماجرا کہا اُسنے کہا سبحان
اللہ دوست خدا کے مدد دشمن خدا سے چاہتے ہین جاؤ اور ابن سماک سے کہو کہ ہاتھ اپنا درد کی جگہہ رکھکر کہے وبالحق
انزلناہ وبالحق نزل اور آنکھون سے غائب ہوگیا یہہ احوال اگر شیخ سے کہا شیخ نے ہاتھ موضع درد پر رکھکر یہہ آیت
پڑھی فی الحال شفا پائی لکھا ہے کہ وہ خضر علیہ السلام تھے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مگر بشارت دینے والا مطیعون کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیون کو ساتھ عقاب کے سلمی
نے کہا کہ مژدہ دینے والا انکو جو مجھ سے منہہ پھیرلتے ہین اور ڈرانیوالا انکو جو منہہ میری طرف لاتے ہین یعنے تاکہ بدکارونکو
خوشخبری دے ساتھ توسیع رحمت اور کمال عفو میرے کے تو کہ منہہ طرف درگاہ میرے کے لاوین اور نیک کارونکو
ڈراوے نظر ہیبت اور جلال قہر میرے سے تو کہ اوپر اعمال اپنے کے اعتماد نکرین وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ
اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اسکو یعنے سورت سورت اور آیت آیت اتاری تو کہ پڑھے تو اسکو اوپر لوگون کے اوپر آہستگی کے
کیونکہ یہہ واسطے حفظ کے آسان تر ہے اور فہم کے نزدیکتر ہے وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا اور اتارا ہمنے اسکو آہستہ آہستہ اتارنا
بیس برس کی مدت مین قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا کہہ لوگونکو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ قرآن کے یا نہ ایمان لاؤ یہہ امر تہدیدی
ہے حاصل یہہ ہے کہ ایمان تمہارا کچھہ کمال ذات اسکا زیادہ نہین کرتا اور بے ایمانی تمہاری کچھہ اسکو نقصان نہین
پہنچاتی اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا تحقیق وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم
پہلے نزول قرآن سے یعنے جنہون نے کتب آسمانی پڑھین ہین اور حقیقت وحی کی جانتے ہین اور علامتین نبوت
کی پہچانتے ہین جیسے یہود مین سے عبد اللہ بن سلام اور یار انکے اور نصاری مین سے نجاشی اور اصحاب اسکے
یا طلباء دین سے مثل سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور گروہ انکے کے جب پڑھا جاتا ہے اوپر انکے قرآن کہ
پڑتے ہین اوپر زنخدانون اپنے کے سجدہ کرتے ہوئے واسطے تعظیم امر خدا کے یا واسطے شکر ایفے وعدہ حق کے کہ کتابون مین

پڑھا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا اور قرآن شریف کے اُترنے کا وَیَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا اور کہتے ہین پاک ہی پروردگار ہمارا خلاف کرنے وعدہ اپنے سے تحقیق ہی وعدہ پروردگار ہمارا کا
البتہ کیا گیا یعنے واقع ہے شک وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ اور گر پڑتے ہین اوپر ٹھڈیون اپنے کے یعنے اوپر موہنون اپنے کے
اور ذقن کا اسواسطے ہی کہ ذقن نسبت بہینی اور جبین کے اقرب ہی ساتھ زمین کے بھی وبہ صاحب کشاف نے لکھی
اور صاحب تفسیر نے اسکو کہا ہی کہ سجدہ مین بینی اور جبین نزدیکتر زمین ہی لیکن تحقیق یہہ ہی کہ وقت
سجدہ کے یون ہی اور وقت جانیکے سجدہ کو ذقن ہی نزدیک ہی زمین سے اور شک نہین ہی کہ یہان سجدہ
موجود نہین بلکہ معنوی ہی پس صاحب کشاف کا قول درست ہی لکھا ہی کہ سجدہ اول واسطے شکر کے ہی اور یہہ
سجدہ واسطے تاثیر کے مواضع قرآنی سنے کے اسیواسطے اس سجدہ مین فرمایا کہ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا روتے ہین اور زیادہ
کرتا ہی سننا قرآن کا انکو عاجزی کرنا سمجھ لیجئے کہ یہہ چوتھا سجدہ ہی فتوحات مین اسکو سجود العلماء کہا ہی اور لکھا ہی
کہ حقیقت اس سجود کی تجلی سے ہی کیونکہ عاجزی وقوع تجلی سے ہوتی ہی جتنی تجلی زیادہ اتنی عاجزی زیادہ اس
تقدیر پر یہہ سجود تجلی ہی اور ساجد کو چاہئے کہ برکت سے اس سجدہ کے فیض تجلی سے بہرمند ہو اور عجز اور خضوع اور
انکسار اور خشوع زیادہ کرے یا تجلی اللہ لشیء الا خضع لہ نہین تجلی کرتا اللہ کسی شیء پر مگر عاجزی کرتا ہی واسطے اسکے بیت
جسپہ یک ذرہ تجلی تیری پڑجاتی ہی آپ مین وہ نہین رہتا یہہ شکست آتی ہی لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سجدہ مین پڑھتے تھے یا اللہ یا رحمن مشرکون نے اسمین کہا کہ یہہ ہمین دو خداؤن کی عبادت سے منع کرتے ہین اور
آپ دو خداؤنکو یاد کرتے ہین یہہ آیت اُتری کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ کہہ پکارو اللہ کو یا پکارو رحمن کو کہ دونون لفظ
ذات واحد پر اطلاق کرتے ہین اور مقصود دونون سے ایک ذات ہی بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت مین ذکر رحمن کا بہت کیا ہی اور تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو یہہ آیت آئی کہ یہہ
دونون اسم حسن اطلاق مین برابر ہین اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی جسکو پکاروگے تم نیکہ ہی اور ساتھ اسکے
حق کو پکاروگے پس واسطے اُسکے ہین نام بہت اچھے بعضے دال اوپر صفات جلال کے اور بعضے مشتمل اوپر صفات
الاکرام کے ابن جبیر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب نمازونمین قرأت جہر پڑھتے تھے جب دیکھی نماز مین مسجد
حرام مین پڑھتے مشرک سیٹیان اور تالیان بجاتے اور لہو اور لغو کرتے تھے تو کہ غلطی حضرت کو پڑجاو اور قرآن
بھول جاوے اللہ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اور نہ آواز بلند کر ساتھ نماز اپنے کے
یعنے پکار کر مت پڑھ تو کہ مشرک ٹھٹھے نکرین اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے یہان تک کہ نہ سنین جو جماعت تیرے پیچھے
نماز پڑھتے ہین اور ڈھونڈ درمیان بلند اور آہستہ کے راہ میانہ کیونکہ توسط ہر امر مین بہتر ہی لکھا ہی کہ ابوبکر صدیق رض قرآن
آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ساتھ خدا کے مناجات کرتا ہون اور وہ حاجت میری جانتا ہی اور عمر فاروق رض بلند

پڑھتے تھے کہ شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس
آیت کے ابو بکر کو فرمایا کہ قدرے آواز بلند کر اور عمر کو کہا کہ قدرے آواز اپنی پست کر اور بعضے کہتے ہیں معنی آیت کے
نہ جہر کر سب نمازوں میں اور نہ اخفا بلکہ درمیان کا راہ اختیار کر یعنے دن کی نمازوں میں اخفا اور رات کی میں جہر
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے نہیں پکڑی اولاد یہہ رد یہود اور نصاری
اور بنو ملیح کا ہے کہ اللہ کی اولاد ثابت کرتے ہیں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہیں واسطے اسکے شریک
بیچ بادشاہی کے یہہ رد مشرکوں کا ہے کہ بتوں کو شریک حق ٹھہراتے ہیں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ اور نہیں واسطے
اسکے دوست بچانیوالا ذلت سے یعنے حق سبحانہ دوست نہیں رکھتا کہ اسکی مدد سے ذلت سے عزت کو پہنچاوے
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اور بڑائی کر اسکو بڑائی کرنا یعنے بزرگتر جان اسکو وصف سے وصف کرنیوالونکے اور پہچاننے والونکے
نظم دیکھیں اسسے ہی وہ لقا سے بھی ورا ہے جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی ورا جو دید میں وہم میں گمان میں اور
وہ اس سے ورای بل وراسے بھی ورا لکھا ہے کہ معنی یہہ نہیں کہ تکبیر کرنا یعنے اللہ اکبر کہنا امام ثعلبی نے امیر المومنین
عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بندہ کو اللہ اکبر کہنا بہتر ہے دنیا اور ما فیہا سے اور اس آیت کو آیۃ العز
کہتے ہیں جو لڑکا ہی مطلب سے گویا ہوتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو یہہ آیت سکھاتے تھے سورہ کہف
مکی ہے مگر دو آیتیں مدنی ہیں واصبر نفسک اور فمن شاء فلیومن الآیۃ ایکسو دس آیتیں ہیں ایک ہزار پانچ سو ستر کلمے ہیں
چھ ہزار تین سو آٹھ حرف ہیں فواصل اسکی اس ن اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورہ بنی اسرائیل کے یہہ ہے
کہ اختتام اسکا ساتھ تحمید اور تکبیر کے تھا ابتدا اسکی ساتھ حمد اور ثنا کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ افتتاح سورہ بنی
اسرائیل کی ساتھ تسبیح کے تھی اور افتتاح اس سورہ کہف کی ساتھ تحمید کے ہے وہاں تنزیہ نقصانات سے تھی
یہاں توصیف بکمالات اور یہہ بھی ہے کہ اول سورہ بنی اسرائیل میں اسری بعبدہ فرمایا اضافت پیغمبر کی طرف ذات
پاک اپنے کے کی اور اس سورہ کہف میں بھی آنحضرت کی اضافت اپنی طرف فرمائی کہ ارشاد کیا نہ

سورۃ الکہف مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — مائۃ عشر آیۃ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے اتاری اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم ہیں کتاب یعنے قرآن مجید سمجھ لیجئے کہ نزول قرآن پر حمد فرمائی اسواسطے کہ بڑی نعمت اللہ کی ہے یہہ بندوں پر
وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا اور نہ کی واسطے قرآن کے کجی ساتھ اختلاف لفظ اور تفاوت معنی کے یا عدول حق سے
طرف باطل کے قَيِّمًا در آنحال کہ قرآن قائم رکھنے والا ہے ہمیشہ دین کو یعنے منسوخ ہوگا یا سیدھا ہے یعنے معتدل
حال افراط اور تفریط سے یا معتمد علیہ اور مرجع الیہ ہے یا قائم ہے بمصالح عباد تاویلات میں ہے کہ ضمیر لہ کی راجع
ہے طرف عبد کے اور یہہ معنی ہیں کہ نکی واسطے بندہ اپنے کے میل طرف غیر اپنے کے اور کیا اسکو مستقیم بیچ ساتھ احوال کے

لِیُنذِرَ بَأْسًا شَدِیدًا مِّن لَّدُنْهُ تو کہ ڈراوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کافرونکو عذاب سخت سے کہ ہلاکت ہی یا عذاب
دوزخ ہی نزدیک اللہ کے سے وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِینَ الَّذِینَ یَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ اور بشارت دیوے ایمان والونکو
جو عمل کرتے ہین نیک أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِینَ فِیهِ أَبَدًا یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب اچھا در الخال کہ رہنے والے ہونگے
بیچ اس ثواب کے ہمیشہ سلمی نے کہا عمل صالح وہ ہی کہ اللہ ہی کے واسطے ہو اور اجر حسن وہ ہی کہ مشرف بلقا ہووے
وَیُنذِرَ الَّذِینَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا اور ڈراوے اُن لوگون کو کہ نادانی سے کہتے ہین پکڑی ہی اللہ نے اولاد اور کہنے
والے یہود اور نصاریٰ اور بنو ملیح ہیں مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ نہین ان کہنے والونکو ساتھ اس باتکے کہ کہتے
ہین کچھ علم اور نہ باپون انکے کو کہ باپونکی تقلید کرین كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ بری بات ہی جو نکلتی ہی مونہون
انکے سے سب باتون سے زیادہ جو کفار کہتے ہین إِن یَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا نہین کہتے مگر جھوت اور برا ہی جھوت
ایسا کہ نزدیک ہی آسمان و زمین پھٹ جاوین اور پہاڑ ہل جاوین تَكَادُ السَّمَاوَاتُ یَتَفَطَّرْنَ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ
الْجِبَالُ هَدًّا أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باتین سنکر غمناک ہوئے اور انکے ایمان
لانیکی جو امید رکھتے تھے توت گئی اللہ تعالیٰ نے واسطے تسلی دل مبارک آپ کے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ
نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہی جان اپنے کو پیچھے پھرنے انکے کے تجھسے یا پیچھے انکار انکے کے
تجھکو یعنی انکا کام اپنے پر سہل کر لے اسقدر غم نہ کھا اور اپنا دل ست کر إِن لَّمْ یُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِیثِ أَسَفًا اگر نہ ایمان
لاوینگے ساتھ اس بات کے اور انکے کفر اور عصیان پر اپنی جان کو مت کھوا ازروے اندوہ کے یا افسوس کے یا جزع کے یا
غضب کے إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِینَةً لَّهَا تحقیق ہمنے کیا ہی اُس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی معادن اور
نباتات اور حیوانات سے زینت واسطے اہل زمین کے یا لہا بمعنی من ہی اور مراد انبیا یا علما یا حافظان قرآن ہین
کہ زیب و زینت جہان ہین یا رجال اللہ ہین اس سبب کہ قیام عالم انکے وجود سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد ما
علی الارض سے مرغوب چیزین ہین جو شرع مین حرام ہین حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہمنے انکو آرایش دی تاکہ مردم یا
لِنَبْلُوَهُمْ أَیُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا توکہ آزماوین ہم انکو یعنی معاملہ آزمانیوالونکا کرین توکہ ظاہر ہو جاوے کونسا انمین سے بہتر ہی
عمل مین یعنی کون ہی کہ ان حرامون سے بچے وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَیْهَا صَعِیدًا جُرُزًا اور تحقیق البتہ کرنیوالے ہین ہم
اُس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی پہاڑ اور درخت اور حویلیون سے زمین بنجر بن گھاس کے یعنی آخر کو ان سب عمارتون
کو خراب کر دینگے پس دل اس سے مت لگا اور زینت ناپائدار پر فریفتہ مت ہو نظم اس جہانکو نہین ثبات آفت
اسکی الفت مین ہی ہزار آفت دل لگانے کے یہہ نہین لائق کیجیے افسوس اسکا بناتی ظاہری ہی نمایش اسکی
پس نہ سو بھی باقی نہین ہی چند نفس لکھا ہی کہ یہود نے قریش کو سکھا دیا تھا کہ سوال کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
تین چیز و نکا ایک روح کا سو وہ سورہ بنی اسرائیل مین گذرا اور ایک اصحاب کہف کے احوال کا سو یہان بیان ہوتا

ہوتا ہے اور ایک ذوالقرنین کے احوال کا سو وہ آخر مین اسی سورہ کے آویگا پس قریش آپسمین کہتے تھے کہ قصہ
اصحاب کہف کا نادر ہے جواب اسکا جو وہ جانین تعجب ہے اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ام حسبت ان اصحاب
الکہف والرقیم کانوا من آیتنا عجبا ۔ ایسا نہین جو یہہ کہتے ہین آیا گمان کیا ہے تو نے یہہ کہ رہنے والے غار کے اور
پتھر کھودے ہوے کے تین سو نو برس سوتے رہے تھے نشانیان قدرت ہماری مین سے اچنبھا یعنے قصہ انکا بنسبت
آیات قدرت ہماری کے کہ زمین آسمان کے پیدا کرنے مین ظاہر ہین کچھہ اتنا عجب نہین ہے اور رقیم بعضون نے نام انکے
قریہ کا کہا ہے یا اس جنگل کا جس مین کوہ بنا خلوس تھا اور حدیث مرفوع مین ہے کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے
مینہہ کے سبب سے غار مین چھپے تھے منہہ پر غار کے سل ڈھپ گئی ہر ایک نے وسیلہ ساتھہ عمل نیک کے کیا جیسے توفیہ
مزد اجیر اور مخالفت ہواے نفس اور بر والدین اللہ تعالی نے سل در غار سے اٹھائی انھون نے نجات پائی غار سے
نکل آئے سمجھہ لیجیے کہ قصے مین اصحاب کہف کے اقوال مختلفہ بہت ہین جو بہت مشہور تر اور صحیح زیادہ ہے وہ ترجمے مین لکھا
جاویگا اور ابتدا اس قصے کی یہہ ہے کہ دقیانوس نام ایک بادشاہ جبار تھا ملک شام مین وہ ممالک روم تصرف
مین لاتے لاتے شہر افسوس مین پہنچا وہان بتخانہ بنا کر لوگون کو بت پرستی کا امر کرنے لگا جو اسکا کہا مانتا تھا نجات دیتا
تھا والا قتل کرتا تھا بعضے کہتے ہین کہ رعایا اور لشکر کو اپنے سجدہ کا حکم کرتا تھا چھہ جوان صالح خدا پرست نے گوشہ اختیار
کر کر دعا اور زاری جناب باری مین کی کہ اسکے فتنے سے ہمین بچا دقیانوس نے انکو بلا کر زیور انکا اتار کر ہر چند اپنے
دین کیطرف پھرایا وہ توحید الہی پر راسخ رہے اور اسکا کہا نہ مانا آخر کو اسنے کہا کہ تم جوان ہو غور دو سال ہو جاو تین
دن کی تمھین ڈھیل دی اپنے حق مین بہتر سوچ کر آئیو اور دقیانوس وہان سے اور شہر کو چلا گیا انھون نے غنیمت جانا
اپنے گھرون سے اگر کچھہ مال زاد راحلہ لیکر شہر سے بھاگے بعضے کہتے ہین ایک پادشاہ تھا دقیانوس نے اسکو مار کر تباہ
کیا چھہ بیٹے اسکے قید کر کے لے آیا اور اپنی خدمت مین رکھے ایک کو ملک رانی کی خدمت دی ایکدن اس سے کچھہ خدمت
مین قصور ہوا دقیانوس نے حکم اسکے قتل کا کیا اسکے بھائی رات کو اسے لیکر بھاگے اور کہنے لگے آپسمین کہ یہہ ستمگار
جھوٹھا ہے اپنی مکھیان دفع نہین کر سکتا ہے خدائی کے کب لائق ہو جب شہر افسوس سے باہر نکلے ایک چرواہا
ملا اسنے انسے احوال پوچھا انھون نے کہا کہ طلب خدا مین جاتے ہین ہم کہا کون ہے خدا کہا جسنے زمین و آسمان بنایا ہے
اسنے کہا مین بھی اسکا طالب ہون چلو مین بھی تمھارے ساتھہ ہون اسکے ایک کتا بھی ہمراہ تھا اسنے بہتیرا مارا وہ
ساتھہ سے نہ ٹلا اور اللہ نے اسے زبان دی اسنے کہنے لگا کہ اے دوستان خدا مجھے مت دفع کرو دوستان خدا کا
دوست ہون تمھاری پاسبانی کرونگا اور بھونکنے کا نہین وہ سب سنکر کلام سگ نادم ہوئے اور اسے بھی ساتھہ لیے
چلے حوالی شہر افسوس کے ایک پہاڑ تھا بنا خلوس نام اسمین غار تھا جیرم نام ساتون وہ اور آٹھوان کتا طرف اسکے
چلے سو وہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اذ اوی الفتیۃ الی الکہف یاد کر جس وقت کہ آئے اور جگہہ پکڑی جوانون نے طرف غار جیرم

فقالوا ربنا اٰتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا پس کہا اُنھوں نے ای پروردگار ہمارے دے ہمکو نزدیک اپنے
سے رحمت یعنے بخشش یا روزی یا امن دشمن سے اور تیار کر واسطے ہمارے کام ہمارے سے کہ مفارقت کفار ہی نیکی اور
ثواب فضربنا علیٰ اٰذانھم فی الکھف سنین عددا پس پردا مارا ہمنے اوپر کانون اُنکے کہ بانتین نہ سنین یعنے سلا دیا
اُنکو بیچ غار کے برس گنتے ایک عداوت تقدیر وات عدد ہی یعنے گنتے ہوے ثم بعثنٰھم لنعلم ای الحزبین احصیٰ
لما لبثوا امدا پھر جگایا ہمنے اُنکو تو کہ جانین ہم جو کچھ علم ازلی مین جانا ہی یا جانین بندے ہمارے کہ بیچ اس قصے کے کو
دو نو جماعتون مین سے خوب گننے والا تھا اُس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے غار مین اور دو نو جماعت سے اصحاب کہف
مراد ہین کہ تین سو نو برس سو کر جاگے اختلاف کیا آپسمین بعضے کہنے لگے ایکدن یا بعض دن کے سوئے بعضون نے کہا
خدا جانتا ہی کہ کس قدر دیر لگی ہمنے نحن نقص علیک نبأھم بالحق ہم بیان کرینگے اوپر تیرے ای محمد صلے اللہ علیہ
وسلم قصہ اُنکا ساتھ حق کے انھم فتیۃ اٰمنوا بربھم وزدنٰھم ھدی تحقیق وہ کتنے جوان تھے کہ دل سے ایمان لائے
تھے ساتھ پروردگار اپنے کے اور زیادہ کئی تھے ہمنے اُنکو ہدایت کہ ثبات اور یقین عنایت کیا تھا وربطنا علیٰ قلوبھم
اذ قاموا فقالوا ربنا رب السمٰوٰت والارض لن ندعوا من دونہ الٰھا لقد قلنا اذا شططا اور باندھ دیا تھا ہمنے
ایمان اوپر دلون اُنکے جسوقت کہ کھڑے ہوئے وہ روبرو دقیانوس کے اور اُسنے اُنکو کہا کہ بتون کو پوجو پس کہا اُنھوں نے
پروردگار ہمارا پروردگار آسمانونکا اور زمین کا ہی ہرگز نہ عبادت کرینگے ہم سوا اُسکے کسی معبود کی تحقیق کہا ہمنے اُسوقت
کہ دوسرے کا پوجنا سخن خطا اور کلام جھوٹا ھٰؤلاء قومنا اتخذوا من دونہ اٰلھۃ اس قوم ہمارے نے یعنے شہر افسوس کے
رہنے والون نے پکڑے ہین دقیانوس کے ڈر سے کہ مار نہ ڈالے سوا اللہ کے معبود اور جھوٹے لولا یاتون علیھم
بسلطٰن بین کیون نہین لاتے کافر اوپر پرستش اصنام اور استحقاق عبادت اُنکے کے دلیل ظاہر اور حجت روشن
یعنے دقیانوس لوگون کو قتل سے ڈرا کر بت پرستی پر لاتا تھا نہ ساتھ حجت اور دلیل کے فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا
پس کون شخص ہی ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ اُسکے شریک ٹھہراوے سمجھ لیجئے کہ ابتدا قصے مین
گذرا کہ دقیانوس نے بعد معارضہ کے اُن جوانون کو تین دن کی ڈھیل دی پھر وہ وہان سے بھاگے ملیخا کہ بڑا اُنمین تھا
اُسنے راہ مین کہا اُنسے واذ اعتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اہل شرک سے اور اُس
چیز سے کہ عبادت کرتے ہین وہ سوا خدا کے فأوا الی الکھف ینشر لکم ربکم من رحمتہ ویھیئ لکم من امرکم مرفقا پس جگہ
پکڑو طرف غار کے تو کہ پھیلاوے واسطے تمھارے پروردگار تمھارا بخشایش اپنی سے دو نو جہان مین اور تیار کرے واسطے
تمھارے کام تمھارے سے سبب آرام کا اور نفع کا دین اور دنیا مین لکھا ہی کہ جوان متفق ہو کر پہاڑ پر آئے اور چرواہا اُنکو
اُنہین غار مین لے گیا وہان جا کر سو رہے دقیانوس بعد تین دن کے شہر افسوس مین جو پھر آیا احوال جوانونکا پوچھا سنا
کہ وہ بھاگ گئے اُنکے باپون کو بلا کر کہا جلد حاضر کرو اُنھین اُنھوں نے کہا ای بادشاہ ہم سے کچھ روپے لیکر اس پہاڑ مین جا چھپے ہین

دقیانوس نے وہاں جاکر جو دیکھا غار میں تکیہ کیے پڑا پایا تا کہ جاگتے ہیں کہا کہ دروازہ غار کا پتھر سے بند کر دو کہ یہیں
مر رہیں لوگوں نے پتھروں سے چن دیا اور وہ شخص ایسے روز میں ہے اسکے سوس تھے انھوں نے نام اور احوال جوانوں کا
پتھر پر کھود کر دیوار غار میں لگوا دیا کہ اگر کوئی ادھر آوے تو انکے احوال سے مطلع ہو جاوے اور نام انکے یہہ ہیں بقول
اکثر کے یملیخا مکسلمینا کشفوطط تبیونس کشافطیونس اور قطیونس یوانس کبوس اور نام انکے کتے کا قطمیر ہے
اور وہ غار جنوب کی طرف پہاڑ کے ہے سورج وقت طلوع اور غروب کے دونوں جانب اسکے چمکتا ہے اور عفونت دور کر
ہوا کو اعتدال پر لاتا ہے اور غار میں دھوپ نہیں جاتی تو انکا رنگ اور جسم انکے متغیر ہوں اور گرمی سے انکے برے
ہوں چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ اور دیکھے تو اے دیکھنے والے سورج
کو جب طلوع کرتا ہے جھک جاتا ہے غار انکے سے داہنی طرف آنیوالے کے کیونکہ مقابل قطب شمالی کے پڑا ہے وَإِذَا
غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہے کترا جاتا ہے انسے بائیں طرف وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ اور وہ
بیچ میدان فراخ کے ہیں غار سے کہ ہوا خوش لگتی ہے نسیم تر ہیں ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ یہہ خبر اصحاب کہف کی
نشانیوں قدرت اللہ کی سے ہے مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ جسکو ہدایت کرے اللہ تعالیٰ پس وہی راہ پانیوالا
وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے کوئی دوست راہ دکھانیوالا

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ اور گمان کرے تو انکو جاگتے کیونکہ آنکھیں انکی کھلی ہیں اور حال یہہ ہے کہ وہ سوتے ہیں
کشف الاسرار میں ہے کہ یہی حال جوانمردان طریقت کا ہے اگر ظاہر انکا دیکھو تو جلوہ گر میدان اعمال میں اور باطن
انکے لحاظ کرو تو سب سے فارغ البال ہیں تفرقہ ست ہیں باطن میں ظاہر ہوشیار ہیں معنے میں بے کار صورت میں بکار
تم سمجھتے ہو کہ ہیں ہم میں ملے اور وہ حال انکا ہے سب سے جدا ہے تم میں بیٹھے ہیں وہ لیکن تم میں ہیں نہیں اٹھ گئے ہیں وہ
کہیں لیکن بس کہیں پھرتے چلتے ہیں وہ ہمراہ روئے زمین نیک ہیں وہ برتر از عرش بریں ابن عباس رضہ سے مروی ہے
کہ اصحاب کہف کو چھ مہینے بعد کروٹ بدلواتے ہیں تا کہ جسم انکا زمین نکھاوے اور بعضے کہتے ہیں ہر برس عاشورے کے دن
غرض کروٹ بدلنا انکا ثابت ہے چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ اور کروٹیں لواتے
ہیں ہم انکو یعنی فرشتے ہمارے حکم سے کروٹیں لواتے ہیں انکو داہنی طرف اور بائیں طرف وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
اور کتا انکا پھیلا رہا ہے دونو ہاتھ اپنے چوکھٹ پر غار کے رنگ اسکا زرد ہے یا سرخ یا خاکی یا سر اسکا سرخ اور
پیٹھ سیاہ اور پیٹ سفید اور دم ابلق اور نام قطمیر یا قطفور یا قطمور یا حمران یا زبان یا صہبا تفسیر امام ثعلبی میں
ہے کہ جو کوئی دن رات میں نوح علیہ السلام پر درود بھیجے بچھو اسکو ضرر نہیں پہنچاویگا اور جو کوئی یہہ آیت لکھے
بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لکھکر اپنے پاس رکھے کتے کے ضرر سے بچے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
رُعْبًا اگر جھانکے تو اوپر انکے البتہ پیٹھ پھیرکے انسے بھاگکر اور البتہ بھر جاوے تو انسے رعب اور ڈر کر مراد یہہ ہے کہ شکل انکی

انکی وحشت ناک ہو رہی ہے آنکھیں کھلی ہیں بال اور ناخن بڑھ گئے ہیں اندھیرے میں پڑے ہیں کسیکو دیکھنے کی انکے
طاقت نہیں اور یہہ خطاب جو مذکور ہوئے ظاہر میں حضرت کیطرف ہیں لیکن مراد غیر آپکے ہیں القصہ دقیانوس جو دروازہ
غار کا بند کر کے شہر کو آیا تو تھوڑی مدت میں مر گیا ملک اور مال تصرف میں اوروں کے گیا بیت چشم حبب واکے
تو دیکھا زندگانی کا یہہ حال ببلا ہے جیسے کہ پانی پر بنے اور ٹوٹ جاے پھر کئی بادشاہ ہوئے یہانتک کہ نوبت ملک صالح
تندروس کی پہنچی کہ مرد مومن اور خداپرست تھا لوگ اسکے زمانے کے حشر اجساد کے منکر تھے اسنے بہت نصیحت
کی کسی نے نمانا حق تعالی نے دلیل حشر اجساد کی انکو دکھانے کو اصحاب کہف کو جگا دیا چنانچہ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ
بَعَثْنٰهُمْ اور جیسا کہ انکو سلایا ہمنے اسیطرح اٹھایا اور جگایا ہمنے انکو کہ نہ بدن انکا بسبب طول زمانیکے تغیر ہوا تھا
اور نہ پیراہن انکا پرانا سلایا ہمنے ساتھ حکمت کے اور جگایا ہمنے ساتھ قدرت کے لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ تو کہ سوال کریں
ایک دوسرے سے آپسمیں اور حال اپنا جانیں اور یقین انکا کمال قدرت پر ہمارے زیادہ ہو قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ
کہا ایک کہنے والے نے انمیں سے کہ نام مکسلمینا تھا عمر میں سب سے بڑا کتنا رہے تم یہاں غار میں غرض اسکی یہہ تھی کہ
مدت سونیکی معلوم کر کر نمازیں جو فوت ہوئی ہوں قضا کریں اور وہ غار میں صبح کو داخل ہوئے تھے جو دیکھا کہ آفتاب
وقت چاشت کو پہنچا ہے قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا انھوں نے رہے ہم یہاں ایک دن اگر کل سوئے ہوں
یا تھوڑا دن میں سے اگر آج ہی سوئے ہوں پھر جو ناخن اور بال بڑھے دیکھے قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضوں
نے بعضوں کو کہ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے جتنا رہے تم فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا
پس بھیجو ایک اپنے کو ساتھ روپی اپنے کے جو یہہ ہے طرف شہر کے پس چاہیئے کہ دیکھے کون انمیں سے ہے پاکیزہ
کھانا یعنے جاکر طعام حلال اور پاکیزہ تر تلاش کرے کیونکہ انکے زمانے میں اس شہر میں لوگ چھپے ہوئے ایمان والے
بھی تھے غرض یہہ تھی کہ انکا ذبح کیا ہوا ڈھونڈھے فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ پس لے آوے تمھارے پاس
رزق اسمیں سے اور چاہیئے کہ نرمی کرے باتوں میں خرید کے وقت سمجھ لیجیئے کہ باعتبار حروف کے نصف قرآن درمیان
فے اور لام کے ہے وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا اور نہ جتاوے ساتھ تمھارے کسیکو یعنے خبر تمھاری کسی سے اس شہر میں نکہے
اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا تحقیق رہنے والے اس شہر کے کہ اکثر تابع
کرنیوالے دقیانوس کے ہیں اگر مطلع ہونگے یا قادر ہونگے یا غالب آوینگے اوپر تمھارے سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر
لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھٹکارا پاؤگے تم اسوقت کہ انکا دین قبول کروگے ہمیشہ یعنے مدام عذاب
میں رہوگے یملیخا کہ سب سے عقلمند تر اور کلان تر تھا وصیت قبول کر کر شہر کو چلا دروازہ شہر کا نوع دیگر پایا
جب اندر گیا بازار اور محلات اور صورت اور رنگ لوگوں کے دگرگون دیکھکر حیران ہوا آخر نان بائی کے
دوکان پر جاکے درم اسے دئے کہ نان دے اسنے سکہ دقیانوسی دیکھ کر سمجھا کہ خزانہ اسنے پایا ہے وہ درم

اور شخص کو دکھائے اسنے اور کو یہان تک کہ تمام بازار مین خبر ہو گئی کوتوال نے بلا کر ڈرایا کہ خزانہ بتا یملیخا نے کہا مین
نے خزانہ نہین پایا کل گھر سے یہہ درم لیکر مین گیا تھا آج بازار مین لایا ہون پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے یملیخا نے
بتایا کوئی شہر والا نہین جانتا تھا سب نے جھٹلایا یملیخا نے کہا ڈر کر کہ مجھے دقیانوس پاس لیچلو کہ وہ میرے سے سمجھ
اگاہ ہے لوگ ہنسے کہ دقیانوس کو موئے قریب تین سو برس کے ہوئے تو ہم سے ٹھٹھے بازی کرتا ہے یملیخا نے کہا تم
مجھہ سے کھیل کرتے ہو کل ہی تو مین اس سے بھاگ کر پہاڑ مین چھپا ہون اور آج نان خریدنے کو نکلا ہون غرض اسکو
بادشاہ کے پاس لے گئے اور احوال کہا بادشاہ سوار ہو کر غار پر گیا یملیخا نے غار مین جاکر یارون کو خبر کی بادشاہ سل کو
جو در غار پر رکھدی لگی تھی پڑھ کر احوال معلوم اور نام معلوم کر کر لوگون سمیت اندر گیا دیکھا انکو کہ شکلین تازہ اور کپڑے
نئے پہنے ہین حیران ہوا اور سلام کیا انہون نے جواب دیا سو وہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
اور جیسے کہ انکو جگایا ہمنے اسیطرح مطلع کیا ہمنے تندروس رومی اور قوم اسکی کو اوپر انکے لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ تو کہ جانین یہہ کہ وعدہ خدا کا ساتھہ حشر اور بعث کے سچ ہے کیونکہ سونا اور جاگنا انکا مشابہت تمام رکھتا ہے موت
اور بعث سے وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا اور جانین یہہ کہ قیامت نہین شک بیچ اسکے پس اللہ تعالی نے آگاہ کیا انکو
إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ جسوقت کہ جھگڑتے تھے اس زمانیکے لوگ آپسمین بیچ کام دین اپنے کے بعضی کہتے تھے حشر فقط
روح کو ہوگا بعضے کہتے تھے روح اور جسد دونون کو پس انکو دیکھکر ظاہر ہو گیا کہ روح اور جسد باہم مبعوث ہونگے کیونکہ
نظم سیصد و نہ سالہ جس حق نے سلا پھر دئے جیسے کہ تھے ویسے جگا دئے تغیر انکے ابدانمین ہوا نہ لباس انکا بدن پر پھٹا
اسکو قدرت ہے کہ سبکو مار کر دم مین جان بخشی کرے بار دگر ہمکو پہلے نیست سے کر اسنے ہست لاکے یہان سکھلائے کیا
کیا بند و بست ہست سے پھر نیست کر دیگا وہی جان اسنے دی ہے اور لیگا وہی پھر قیامت کو اٹھاویگا ہمین
مار کر یعنے جلا دیگا ہمین قادر مطلق کے رافت مین یہہ کھیل فیض اسکا خلق پر ہے ریل پیل لکھا ہے کہ جوانون نے بادشاہ
کو دعا کی اور اپنے مکانون پر سو گئے حق تعالی نے روحین انکی قبض کرلین تفسیر امام ثعلبی مین ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے چاہا کہ انکو دیکھون جبرئیل نے آکر کہا کہ تم دنیا مین انکو نہین دیکھنگے لیکن اپنے اختیار اصحاب مین سے چار
شخصونکو بھیجو تو کہ انکو دعوت تمھارے دین کی کراوین آپ نے فرمایا کیونکر بھیجون اور کنکو بھیجون کہا ردا مبارک اپنی
بچھاؤ اور صدیق اور فاروق اور علی اور ابوذر رضی اللہ عنہم کو چارون کونون پر بٹھاؤ اور باد کو کہ مسخر سلیمان کی تھی
بلا کر فرماؤ کہ انکو وہان پہنچا آپ نے اسیطرح کیا باد نے دم مین تا بہ غار پہنچا دیا صحابہ اترے پتھر کو در غار سے اٹھایا کتہ
بھونک کر حملہ کرنے لگا جب صحابہ کو دیکھا سر ہلا کر اشارہ کیا کہ آؤ یہہ غار مین گئے جوانون سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کہا اللہ تعالی نے روحین انکی ابدانمین ڈال دین انہون نے اٹھکر جواب سلام کا دیا صحابہ نے کہا کہ تمکو محمد بن عبد اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہے انہون نے کہا وعلی محمد رسول اللہ الصلوۃ والسلام پھر دعوت اسلام کی انہون نے دین اسلام

قبول کیا اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا اور ویسے ہی لیٹ رہے پھر وقت خروج امام مہدی موعود
رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونگے امام انکو سلام کرینگے وہ جواب دیکر پھر مر جاوینگے اور قیامت کو مبعوث ہونگے القصہ
بادشاہ شہر کے بس ہوئے اور قوم اسکی سے جو احوال کہ پہلے مذکور ہوا دیکھا فقالوا ابنوا علیہم بنیانا پس کہا انہوں نے بناؤ
اوپر انکے عمارت تاکہ موضع انکا چھپایا جاوے یا دیوار کھینچ دو لوگوں کو لوگوں کی نگاہ سے چھپ جاویں ربہم اعلم بہم پروردگار
انکا دانا تر ہے ساتھ کام انکے کے ان لوگوں سے کہ جھگڑتے ہیں بیچ حق انکے کے قال الذین غلبوا علی امرہم لنتخذن
علیہم مسجدا کہا ان لوگوں نے کہ غالب آئے تھے اوپر دین انکے کے یعنے وہ لوگ کہ حشر اجساد کے قائل تھے انہوں نے
کہا البتہ بناوینگے ہم اوپر انکے مسجد کہ انمیں نماز پڑھیں سیقولون ثلثة رابعہم کلبہم شتاب ہی کہینگے یہود و نصاریٰ
میں سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف تین ہیں چوتھا انکا کتا ہے ویقولون خمسة سادسہم کلبہم رجما بالغیب اور کہینگے نسطوری
ترسایوں میں سے پانچ ہیں چھٹا انکا کتا ہے بات پھینکتے ہیں بن دیکھے ویقولون سبعة وثامنہم کلبہم اور کہتے
ہیں مسلمان ساتھ اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات ہیں اور آٹھواں انکا کتا ہے قل ربی اعلم بعدتہم
کہہ پروردگار میرا دانا تر ہے ساتھ گنتی انکی کے ما یعلمہم الا قلیل نہیں جانتے گنتی انکی مگر تھوڑے آدمی کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اجمعین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اصحاب کہف
سات شخص ہیں اور نام انکے یہ ہیں یملیخا مکسلمینا مسلینا مرنوش دبرنوش شاذنوس اور نام چرواہے کا مرطونس ہے
اور کتے کا قطمیر ہے اور اور روایات میں اور اور بھی آئے ہیں چنانچہ مشہور وہ ہیں جو پہلے لکھہ گئے ہیں امام عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر کسی گھر کو آگ لگے یہہ نام لکھکر ڈالدو تو بجھ جاویگی اہل تاویل نے کہا ہے کہ اصحاب
کہف بدلاء سبعہ ہیں کہ ساتوں اقلیمیں عالم کے وجود باجود انکے سے قائم ہیں اور کہف خلوتخانہ انکا ہے اور کتا
نفس حیوانی ہے یا اشارہ ہے طرف لطائف خمسہ اور عقل اور قوت قدسیہ کے کہ متعلق بکہف بدن ہیں اور کتا
نفس امارہ ہے لطیفہ کہتے ہیں راقت جنہیں اصحاب غار کہف جسم انسانی میں ہیں وے تین چار قلب روح و سر و خفی
و اخفی قوت قدسیہ و عقل جلی ڈر کے دنیا والوں نفس امارہ سے دو غار میں بیٹھے ہیں روپوش ہو فلا تمار فیہم الا
مراء ظاهرا پس مت جھگڑ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ شان اصحاب کہف کے اگر اہل کتاب جھگڑیں
مگر جھگڑا ظاہر یعنے انکے جہل کے جواب میں مت گفتگو کر قرآن میں جو آیا ہے وہ پڑھہ دے ولا تستفت فیہم منہم احدا
اور مت سوال کر بیچ شان اصحاب کہف کے اہل کتاب میں سے کسیکو لکھا ہے کہ جو تینوں سوال جو مذکور ہوئے یہود نے
پوچھے آپ نے فرمایا کل انکا جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی نہ کہا گیارہ دن کم زیادہ وحی نہ آئی قریش طعن کرنے لگے
آپ کی خاطر ملول ہوئی اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری ولا تقولن لشایء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ
اور ہرگز مت کہیو کسی چیز کو کہ تحقیق میں کرنیوالا ہوں اسکو کل مگر یہہ کہ چاہے اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت

اور یاد کر

اور یاد کر اور پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے انشاء اللہ کہنا یا یاد کر پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے اپنے
آپ کو کیونکہ حقیقت ذکر کی فنائے ذاکر ہے بیچ مذکور کے نظم رہے ذاکر نہ ذکر اسکا رہے نی خرد باقی نہ فکر اسکا رہے
غرق سب ہو جائیں بحر نور میں یعنے واقف ہوں فنا مذکور میں اور ہو سکتا ہے کہ اشارہ طرف فنائے قلبی کے
ہو کہ عبارت نسیان ماسوی سے ہے یعنے ذکر کر پروردگار اپنے کا جب نسیان ماسوا ہوا کہ اسوقت کا ذکر ترقی بخش
درجات قربت ہے کیونکہ بہ حضور و جمعیت ہے بیت خطرات ماسوا سے ہو دلکو جب رہائی تو بذکر کیفیت
کیا رنگ و ریشہ میں سمائی وقل عسى ان يهدين ربي لاقرب من هذا رشدا اور کہہ کہ شتاب ہے یہہ کہ ہدایت کرے
مجھکو پروردگار میرا طرف اس چیز کے کہ نزدیکتر ہے شان اصحاب کہف سے بھلائی میں اور وہ اخبار انبیاء علیہم السلام
ہے ولبثوا في كهفهم ثلث مائة سنين وازدادوا تسعا اور رہے وہ جوانمرد بیچ غار اپنے کے وقت خواب کے تین سو
برس اور زیادہ رہے نو برس لباب میں ہے کہ تین سو برس شمسی تھے جسکے تین سو نو برس قمری ہوے کیونکہ شمسی
برس قریب گیارہ دن کے سن قمری سے بڑا ہے اور حساب کے راہ سے تین سو برس دو مہینے انیس دن قمری کے
ہوتے ہیں واللہ اعلم حدیث میں ہے کہ ترسایوں نے کہا ہم تین سو کو جانتے ہیں نو کو نہیں پہچانتے آیت اتری کہ
قل الله اعلم بما لبثوا له غيب السموات والارض کہہ اللہ خوب جانتا ہے اس مدت کو کہ رہے وہ واسطے اسیکے
ہے غیب آسمانوں کا اور زمین کا ابصر به واسمع کیا خوب دیکھنے والا ہے ہر موجود کا اور کیا خوب سننے والا
ہے ہر چیز کا ما لهم من دونه من ولي نہیں واسطے زمین آسمان والوں کے سوا اسکے کوئی دوست کہ انکے کام
اٹھا لے ولا يشرك في حكمه احدا اور نہیں شریک کرتا اللہ تعالی بیچ حکم اپنے کے کسیکو موجودات علوی اور
سفلی سے واتل ما اوحي اليك من كتاب ربك اور پڑھ جو کچھ وحی کی گئی ہے طرف تیرے کتاب پروردگار تیرے سے
کہ قرآن ہے لا مبدل لكلماته نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اسکے کو بیچ نشان اصحاب کہف کے نازل کی ہیں
ولن تجد من دونه ملتحدا اور ہرگز نہ پاویگا تو سوا اسکے جگہہ پناہ کی کشاف نے لکھا ہے کہ ایک قوم نے روسا
کفار میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہہ پشمینہ پوش بے قدر مثل صہیب اور عمار اور خباب رضی اللہ
عنہم کے جو تمہاری مجلس میں رہتے ہیں انکے کپڑونکی بدبو ہمیں ایذا پہنچاتی ہے اگر انکو مجلس میں نہ آنے دو تو ہم آپکے
پاس بیٹھیں یہہ آیت نازل ہوئی واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغدوة والعشي اور روک رکھ جان اپنی کو ساتھ
ان لوگوں کے کہ عبادت کرتے ہیں پروردگار اپنے کی صبح کو اور شام کو مراد اس سے دونوں طرف دن کے ہیں یا نماز
فجر اور عصر کی ہے یا سب اوقات میں یعنے دن رات میں عبادت حق میں مشغول ہیں يريدون وجهه چاہتے
ہیں رضامندی اللہ کی یا چاہتے ہیں اللہ ہی کو نہ غیر اسکے کو بیت مقصد ہے وہ مراد ہے وہ مدعا ہے وہ
دو عالم کا کچھ نہیں ہے مجھکو میرا ہے وہ بعضے کہتے ہیں یہہ آیت مدنی ہے اور سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ بعضے مولفہ قلوب مثل

عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس وغیرہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اشراف عرب ہیں ساتھ سلمان
اور ابوذر اور فقراء مسلمانان کے نہیں بیٹھتے اگر تم انکو دور کرو تو ہم پاس آپ کے بیٹھیں اور احکام شرع سیکھیں یہہ آیت اتری
کہ صبر کر ساتھ صحبت درویشوں کے کہ اوقات اپنی صبح و شام واسطے رضائے خدا کے عبادت میں کاٹتے ہیں وَلَا تَعْدُ
عَيْنَاكَ عَنْهُمْ اور چاہئے کہ نہ پھر جاویں دونوں آنکھیں تیری اُنسے یعنے اُنسے نگاہ مت پھیر اور التفات غیر کی طرف
نفرما تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا چاہتا ہے تو بناو زندگانی دنیا کا سمجھ لیجئے کہ حضرت کا ہرگز میل طرف دنیا اور آرایش
دنیا کے نتھا پس یہہ معنی ہیں کہ مت کر عمل اسکا جو مائل طرف بناو دنیا کے ہے کیونکہ جو طرف دنیا کے میل کرتا ہے
وہ فقراسے منہہ پھیر کر اغنیا سے ملتا ہے وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا اور مت کہا مان اُس کسیکا کہ غافل کیا ہمنے
دل اُسکا یاد اپنے سے وہ امیہ بن خلف تھا اور یار اسکے یا عیینہ اور مددگار اسکے وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا
اور پیروی کی اُسنے خواہش نفس اپنے کی اور ہے کام اسکا حد سے نکلا ہوا یا تباہ اور ضایع یا موجب حسرت اور ندامت
اور ہلاکت کا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اور کہہ انکو کہ جو کچھ میں لایا ہوں یعنے قرآن حق
ہے پروردگار تمھارے کی طرف سے پس جو کوئی چاہے ایمان لانا ساتھ اسکے پس ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے نہ ایمان
لانا پس کفر کرے امام زاہد نے کہا ہے کہ یہہ امر تو عید اور تہویل کا ہے نہ اجازت اور اباحت کا اور ابن عباس نے
فرمایا ہے کہ امر معنی اخبار ہے یعنے جو ایمان لایا چاہے ایمان لاوے اور جو کفر کرنا چاہے کفر کرے اور چاہیگا وہی
جو چاہیگا اللہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اسکے ارادہ میں تغیر تبدیل نہیں لقطہ چاہے مومن چاہے وہ کافر
کرے جو وہ چاہے سو وہی ظاہر کرے ہیں ارادے اسکے سب یہہ کام ہوتے ہیں جو رات دن اور صبح و شام
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا تحقیق ہمنے تیار کر رکھی ہے واسطے کافروں کے آگ کہ گھیر لیا ہے انکو سرادق اسکے نے
حدیث ابو سعید خدری میں ہے کہ پردے آتش کے چار دیواریں ہیں کہ ستا یا ہر ایک کا چالیس برس کی راہ ہے وہ گرد کافروں کے
ہونگے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس سے فریاد کو پہنچے جاوینگے ساتھ پانی
مانند تانبے کی گلی کے کہ بھون ڈالتا ہے منہوں کو کمال گرمی سے بِئْسَ الشَّرَابُ بُرا پینا ہے وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا
اور بری ہے وہ آگ فائدہ اُٹھانے میں اور مکان بود و باش میں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا
تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا اور رسول اور کتاب کے اور عمل کیے نیک تحقیق ہم نہیں ضایع کرتے ثواب
اس شخص کا کہ اچھا کرتا ہے عمل اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
یہہ لوگ مسلمان واسطے انکے ہیں بہشتیں ہمیشہ رہنے کے چلتی ہیں نیچے محلوں انکے سے نہریں گہنا پہنائے جاوینگے
بیچ اُن بہشتوں کے کڑے سونے کے زاد المسیر میں ابن جبیر سے منقول ہے کہ بہشتیوں کے تین کڑے ہونگے ایک چاندی کا
ایک سونے کا ایک موتی اور یاقوت کا وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ اور پوشاک پہنینگے کپڑے سبز ایک

اور ماتھے کے موافق آرزوئے اپنی لیکر مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ تکیہ کئے ہوئے بیچ بہشت کے اوپر تختون کے
جیسی دولتمندونکی عادت ہے نِعْمَ الثَّوَابُ اچھا ہے ثواب بہشت اور نعمت وہانکی وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا
مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اور بیان کرو واسطے مومنون اور کافرونکے مثال دو مردکے کہ دو بھائی بنی اسرائیل سے تھے ایک مومن
تھا یہودا یا ملیخا اور دوسرا کافر تھا قطروس یا قطرس آٹھ ہزار دینار انکو میراث پدر پہنچی مومن نے چار ہزار اپنے حصے کے
راہ خیر صرف کئے اور کافر نے زمین اور ملک اور اسباب خانہ خریدا حق تعالی مال اور حال انکے سے خبر دیتا ہے
کہ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا کئے ہمنے واسطے ایک کے دونونمین سے کہ
قطروس تھا دو باغ انگورونکے اور گھیر لئے ہمنے ان دونونکو ساتھ کھجورونکے اور کی ہمنے درمیان ان دونونکے کھیتی
توکہ وہان قوت اور میوہ جمع ہون كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا دونون باغون نے دیا میوہ اپنا اور نہ
کم کیا اسمین سے کچھ جیسے ایک برس میوہ کم آتا ہے اور ایک برس زیادہ سو ان باغونمین ہر سال پورا آیا وَفَجَّرْنَا
خِلَالَهُمَا نَهَرًا اور پھاڑ دی ہمنے درمیان دونون باغون کے نہر تاکہ سیراب رہین وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ اور تھا واسطے
اس کافر کے سب میوہ یعنے سوا انگور اور کھجور کے اور بھی اور دئے تھے خاص کرنا انکا بذکر واسطے غلبہ کے ہی لکھا ہے
کہ یہودا جو مومن تھا محتاج ہو کر بھائی قطروس اپنے سے کہ کافر تھا کچھ مانگنے آیا اسنے کہا کہ مال میرا اور تیرا برابر
تھا مین زمین اور باغ اور متاع اور غلام رکھتا ہون توکیون محتاج مفلس ہو گیا یہودا نے کہا ای بھائی تونے اس
مال سے باغ دنیا خریدے مینے عقبی کا باغ رضوان تونے یہان بنایا خانہ خشتی مینے وہان تیار کیا
مکان بہشتی تونے بیاہ کیا مینے مہر حور العین دیا تونے غلامان و کنیزک خریدے مینے غلمان و حور لئے
قطروس اسکو ملامت کرنے لگا کہ زر نقد بیہودہ نسیہ دیکر اپنے آپکو تونے خوار اور محتاج کیا فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَ
هُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا پس کہا قطروس نے واسطے یار اور بھائی اپنے کے کہ یہودا تھا اور
سوال جواب کرتا تھا مین زیادہ تر ہون تجھ سے مال مین اور عزیز تر ہون آدمیونکو یعنے اولاد اور غلام اور کنیز رکھتا ہون
پھر ہاتھ پکڑا یہودا کا وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ اور داخل ہوا باغ اپنے مین اور حال آنکہ وہ ستم کرنیوالا تھا جان
اپنے پر ساتھ تکبر کے یہہ کہ بجہت محبت دنیا قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا کہا کہ مین نہین گمان کرتا ہہ کہ ہلاک ہووے
یہہ باغ کبھی یا یہہ دنیا نابود اور فانی ہو وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا اور
نہین گمان کرتا مین قیامت کو قائم ہونیوالی اور اگر پھیرا گیا مین موافق زعم تیرے کے طرف پروردگار اپنے کے جیسے کہ
تو کہتا ہے اور اٹھایا گیا مجھکو البتہ پاؤنگا مین بہتر اس باغ سے جگہہ پھر جانیکی یعنے مین لیاقت اسبات کی رکھتا ہون
کہ وہان بھی مجھے بہشت ملے جیسے یہان یہہ باغ ملا قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا کہا قطروس کو بھائی اُسکے نے کہ یہودا تھا اور حال آنکہ وہ جواب سوال کرتا تھا

اُس سے آیا کفر کرتا ہے تو سبب انکار بعث کے اور تردد اسکے کے ساتھ اُس قادر مطلق کے کہ پیدا کیا ہے تجھکو مٹی سے
کہ اصل مادہ تیرا ہے پھر منی سے کہ مادہ قریب ہے پھر تندرست کیا تجھکو مرد لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا
لیکن میں کہتا ہوں وہ ہے اللہ پروردگار میرا اور پیدا کرنیوالا میرا خاک اور نطفے سے اور نہیں شریک لاتا میں
ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو سمجھ لیجئے کہ لکنا رسم خط میں ساتھ الف کے لکھتے ہیں کیونکہ اصل اسکا لکن انا ہے
نون کو نون میں ادغام کر دیا ہے اور الف کو حذف کر دیا ہے پس مقصود باقی رہ گیا ہے اسیواسطے بے الف
پڑھتے ہیں وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور کیوں نہ جوقت کہ داخل ہوا تو باغ اپنے میں کہا
تونے جو چاہے اللہ وہی ہوتا ہے نہیں قوت کسیکو مگر ساتھ اللہ کے یعنے تونے جو کہا کہ یہہ باغ کبھی ہلاک نہیں
ہو سکیگا لازم تھا کہ یہہ کہتا اگر خدا چاہیگا تو رہیگا یہہ کیوں نہ کہا اور اقرار اپنے عجز کا کرتا تھا سو کیوں نہ کہا کہ جو کچھہ باغ
زمین تیرے ہاتھہ لگا ہے اللہ ہی نے دیا ہے جیسٹ وہی دے ہے ہی ہے وہی معطی وہی مانع زیان و سود
اُسی ہے وہی ضار اور وہی نافع اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا اگر دیکھتا ہے تو مجھکو کمتر اپنے از روے مال اور
اولاد کے فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ پس شتاب ہے پروردگار میرا یہہ کہ دیوے مجھکو بہتر باغ تیرے سے دنیا میں
یا آخرت میں بسبب ایمان میرے کے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ اور بھیجے اوپر باغ تیرے کے بسبب کفر تیرے کے عذاب
سخت آسمان سے فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا پس ہو جاوے باغ تیرا زمین بنجر پھسلتی کہ پاؤں رکتی ہے ریت جائے اَوْ يُصْبِحَ
مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا یا ہو جاوے پانی اسکا خشک پس ہرگز نہ کر سکے تو واسطے اس پانی کے طلب کرنا یعنی
تلاش بمقدور کے باہر ہو تو پانا اور پھر دوڑانا کیا ممکن ہے لکھا ہے کہ اللہ نے بات مومن کی سچ کر دی عذاب ہلاکت
کا اس باغ پر آیا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ اور گھیر لیا عذاب الٰہی نے میوے اس باغ کے کو یعنے عذاب کافر کے باغ پر
اترا سب بنا اور درخت اور پھل خراب ہو گئے پس صبح اٹھا ملتا تھا دونوں ہتھیلیاں اپنی افسوس سے اور پشیمانی
عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا اوپر اس چیز کے کہ خرچ کی تھی بیچ تیاری اس باغ کے وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور حال اُسکا
بنائیں اُس باغ کی گری ہوئی تھیں اوپر چھتوں اپنے کے یعنے پہلے چھتیں گریں پھر اوپر انکے دیواریں یا میوے گرے
ہوئے انپر درخت اکثر پڑے ہوئے تھے یہہ تقدیر جب قطروس نے یہہ حال دیکھا ہاتھہ افسوس سے ملتا تھا
وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا اور کہتا تھا اے کاش کہ میں نہ شریک لایا ہوتا ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو تو کہ
میرا باغ بسبب شرک میرے کے خراب ہوتا وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا اور نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی
جماعت کہ مدد دیویں عذاب دور کرنے میں باغ سے اسکے سولہ لڑکے اور نہوا قطروس بدلا لینے والا حاصل یہہ ہے کہ کسیکو قدرت
ہی نہتی کہ مدد کرے اور نہ آپ اسکو طاقت تھی کہ اللہ سے عوض لے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اس جگہہ یعنی وقت زوال نعمت کے
یا دن قیامت کے یا انتقام جزا میں مدد دینا اور یاری کرنا واسطے اللہ کے ہے ثابت نہ اوروں کے هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا وہ بہتر

ع

بہتر ہی ثواب دینے مین اُن لوگونکو جو اس سے امید رکھتے ہین اور بہتر ہی انجام دینے مین اُن بندونکو جو اُس سے
ڈرتے ہین سمجھ لیجئے کہ اہل تاویل کہتے ہین کہ تمثیل رجلین کی ساتھ نفس کافر اور قلب مومن کے ہی اور
جنتین ہوا اور دنیا ہی کہ بھری ہی شہوتونکے انگورون سے اور لذتون کے کھجورون سے اسیطرح تمام
احوال ہی واللہ اعلم وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ اور بیان
کرو واسطے لوگون کے مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے اُتارا ہمنے اسکو ابر سے یا جانب آسمان سے
پس مل گئی ساتھ اُسکے روئیدگی زمین کی اور بڑھی اور کمال کو پہنچے اور زمین اُس سے تر و تازہ ہوئی فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ پس ہوگیا دوسرے دن وہ سبزہ تر و تازہ خشک چورا چورا اور لئے پھرتی ہین اسکو باوین
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اور ہی اللہ اوپر ہر چیز کے سنوارنے اور بگاڑنے اور جمانے اور اُکھاڑنے کے
قادر سمجھ لیجئے کہ مثال دی زندگانی دنیا کی ساتھ گھاس کے کہ مینہ سے سبز ہو کر بڑھے اور کمال کو پہنچے اور وقت
کاٹنے کا آوے کہ اُس سے نفع لین ناگاہ مینہ موقوف ہو وہ خشک ہو کر چورا چورا ہو جاوے اور ہوا سے
اُڑ جاوے کچھ کام مین نہ آوے ایسے ہی آدمی زندگی اور تازگی جو رکھتا ہی خوش ہوتا ہی یکایک جب
اجل آتی ہی درخت وجود اسکا صرصر فنا سے خشک ہو جاتا ہی اور خرمن آرزو کو باد خزان نیستی اُڑا لیجاتی ہی
بیت بہار عمر زبس دلفریب و رنگین ہی * پہ کچھ حصول نہین شکل نقش قالین ہی * لکھا ہی کہ سرداران عرب
کے اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مال اور بیٹا نہین رکھتے ہین اللہ تعالی نے
یہہ آیت اُتاری کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مال اور بیٹے آرایش زندگانی دنیا کے ہین نہ توشہ راہ آخرت
کے کیونکہ یہہ سب فنا ہو جاوینگے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا اور باقی رہنے والین نیکیان
بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکھنے مین سمجھ لیجئے کہ باقی رہنے والین نیکیان
یا نمازین ہین پانچون وقت کی یا یہہ پانچون کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوة الا باللہ العلی العظیم یا یہہ تینون کلمے ہین لا الہ الا اللہ واستغفر اللہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم یا باتین
اچھی ہین جو لوگون کے دل خوش کرین یا نیتین نیک ہین کہ سبب قبول ہونے اعمال کے ہین یا بیٹیان صالحات
ہین جو بحکم کن ستراً من النار سبب چھٹکارے کے ماں باپ کے ہوں یا وہ عمل ہین جنمین کچھ طمع اور غرض ہو بلکہ خالص
اللہ کے واسطے ہوں تو کہ نتیجہ انکا ہمیشہ باقی رہے نظم جان رافت باقیات الصالحات وہ عمل ہین جو کہ ہون
اخلاص سات سمعہ سے دور اور ریا سے پاک ہون خاک سے تا صاعد افلاک ہون سمعہ کب اور کہان ہی ریا
اپنے سے بھی رویت اعمال اوٹھا اس انا کو دور کرکے کر عمل تا عمل مین ہو نہ نقصان و خلل * وہ عمل جنمین کہ ہووے
یہہ خلوص * نزد رب ہین خیر من حلم النصوص وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۵

اور یاد کر اس دن کو کہ چلا دینگے ہم پہاڑونکو جڑ سے اکھیڑ کر ہوا پر اور دیکھیگا تو زمین کو صاف نکلی ہوئی پہاڑوں کے تلے
سے اور مردے سب زمین پر قبروں سے نکلے ہوئے اور اکھٹا کرینگے ہم انکو موقف میں پس نچھوڑینگے ہم انمیں سے
کسیکو بن جمع کئے وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا اور روبرو لائے جاوینگے اوپر حساب پروردگار اپنے کے صف باندھکر
اور حق تعالی فرماویگا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اکیلے بن خادم اور حشمت
اور مال اور دولت کے جیسے کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلے بار کہ کچھ چیز نہیں رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
مَّوْعِدًا بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ نکرینگے ہم واسطے تمھارے وعدہ گاہ واسطے حساب کے یا وقت واسطے ظہور وعدہ کے
یہہ خطاب خاص بعث کے منکروں کے واسطے ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ اور
رکھی جاویگی کتاب اعمال کی ہاتھوں میں اہل حشر کے یا نامہ اعمال انکا ترازو میں پس دیکھیگا تو گنہگاروں کو ڈرتے
اس چیز سے کہ بیچ نامے انکے ہے گناہ سے کہ بھولے ہونگے یعنے جب ان گناہوں پر مطلع ہونگے ڈرینگے وَيَقُوْلُوْنَ
يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا اور کہینگے ای وائے ہمکو کیا ہے واسطے اس
کتاب کے کہ مطلقا نہیں چھوڑتی چھوٹا گناہ اور نہ بڑا مگر گن لیا ہے اسکو اور ضبط اور نگاہ رکھا ہے وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا
حَاضِرًا اور پاوینگے جو کچھ کیا تھا حاضر وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا اور نہیں ظلم کرتا پروردگار تیرا کسیکو کہ نیکی کم کردے یا گناہ
بڑھاوے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور یاد کر جس وقت کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو تم
آدم کو پس سجدہ کیا انھوں نے مگر ابلیس نے نکیا كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جن سے یعنے قوم بنی الجان کے میں سے بعضے کہتے ہیں کہ
جن ایک گروہ ملائکہ ہے کہ آگ سے پیدا ہوا ہے ابلیس اسمیں تھا اور سوا اس گروہ کے اور سب فرشتے نور سے پیدا ہیں
لیکن قول اول اصح ہے کیونکہ دو دلیلیں اسکی اسی آیہ میں مذکور ہیں ایک تو یہہ کہ ذریۃ اسکی ثابت کی ہے اور فرشتوں
کی ذریۃ نہیں دوسری یہہ کہ فرمایا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ پس باہر نکلا حکم پروردگار اپنے کے سے فاسق ہے یعنے یہہ
نافرمانی کی اس سبب سے کہ اصل میں جن تھا اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ کیا پکڑتے ہو تم
شیطان کو اور اولاد اسکی کو دوست سوا میرے یعنے انکو دوست مت پکڑو اور میری نافرمانی مت کرو اور حال یہہ ہے
کہ شیطان اور اولاد اسکی واسطے تمھارے دشمن ہے بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا برا ہے واسطے ظالموں کے شیطان اور اولاد
اسکی بدلا اللہ تعالی سے بعضے کہتے ہیں ذریۃ بمعنے اتباع ہے اور یہہ نام بطریق مجاز ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ اسکی ذریۃ
ہے جب اللہ تعالی نے اسکو راندا پہلوئے چپ اسکی سے اسکے جورو پیدا کی تا اُسکے بعد ذریت پیدا اور اولاد ہوئی
انمیں سے ایک لاقیس ہے کہ طہارت میں وسوسہ ڈالتا ہے ایک دلہان ہے جو نماز میں خطرہ لاتا ہے ایک زلنبور ہے کہ بازاروں میں جھوٹ
اور کم فروشی سکھاتا ہے ایک اعور ہے کہ زنا کاری کی راہ دکھاتا ہے ایک واسم ہے کہ جو بسم اللہ نہیں کہتا اسکے ساتھ کھاتا ہے
ایک مدہش ہے کہ علما کو ہوای مختلفہ پر لاتا ہے ایک مبتر ہے کہ مصیبت زدوں سے گریبان پھڑواتا ہے اور مال لٹواتا ہے

اور رلواتا اور بتواتا ہی ایک منسوط ہی کہ جھوٹی باتین بناتا ہی بیت یارب پناہ مین تو ہمین اپنے رکھ مدام
شرون سے سبکے جتنے شیاطین ہین تمام مَا اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نہین حاضر کیا تھا مین نے شیطان
اور اولاد اسکی کو وقت پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے تو کہ انسے مشورت کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ
اَنْفُسِهِمْ اور نہ وقت پیدا کرنے جانون انکے کے سمجھ لیجئے کہ اعتقاد بعضے کفار کا تھا کہ جن غیب کی باتین جانتے
ہین سو اللہ تعالی نفی کرتا ہی اسکی کہ وہ آسمان زمین پیدا کرنیکے وقت نتھے تو کہ غیب انکا جانین اور پیدائش اپنی
بھی نہین جانتے پھر کیونکر عبادت مین میری انکو شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا اور نہین ہون مین
پکڑنیوالا گمراہ کرنیوالون کو کہ شیطان اور اولاد اسکی ہی بازو اپنا یعنے مددگار بیت وہ خالقیت دو جہان مین
ہی مجھے نیاز حاجت نہین ہی یار و مددگار کی انسے وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اور یاد کر اسدن کو بھی
کہ کہیگا اللہ یا فرشتہ حکم الٰہی سے مشرکون کو کہ واسطے شفاعت اپنے کے یا واسطے عذاب دور کر دینے کے پکارو
شریکون میرے کو جو دعوا کرتے تھے تم کہ یہہ شریک ہین میرے اضافت شرکا کی طرف اپنے اوپر زعم انکے فرمایگا اور
اسمین توبیخ بھی انکو دکھایگا فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ پس پکارینگے کافر انکو اور فریاد کرینگے بت انکو اور
فریاد کو پہنچینگے انکے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا اور کرینگے ہم درمیان کافرون اور معبودون انکے کے جائے ہلاک یعنے
دوزخ کے خندقون مین سے ایک جنگل کہ مہلکہ عظیم ہوگا اسمین ان سبکو عذاب دینگے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہی کہ موبق وادی عمیق ہی جہنم مین کہ ساتھ اسکے جدا کرینگے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو ماسوا انکے سے
وَرَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا اور دیکھینگے گنہگار یعنے کفار آتش دوزخ کو چالیس
برس کی راہ سے پس یقین جانینگے یہہ کہ وہ گرنیوالے ہین اسمین اور نہ پاوینگے اس آگ سے جگہہ پھر جانیکی کیونکہ چارون طرف
انکے احاطہ کئے ہوگی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے
واسطے لوگون کے ہر مثال سے کہ جسکے محتاج ہین جیسے قصے پہلے امتون کے کہ عبرت پکڑین اور دلیلون سے قدرت
کاملہ اپنے کے کہ دل سے دیکھین وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا اور ہی انسان زیادہ سب چیز سے کہ اللہ نے پیدا
کی ہی جھگڑنیوالا یعنے آدمی از روئے جدال سب مخلوق سے زیادہ تر ہی اور خصومت اسکی حق کام مین بیشتر ہی ابن
عباس نے کہا کہ مراد اس سے نضر بن حارث ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑتا تھا یا مراد ابی بن خلف ہی کہ بعث اور حشر کا
منکر تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى اور نہ منع کیا مکہ والوں کو اس سے کہ ایمان لاوین اور تصدیق کرین جب آوے
پاس انکے ہدایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اور نہ منع کیا اس سے
کہ بخشش مانگین پروردگار اپنے سے پیچھے ایمان لاینگے مگر یہہ کہ آوے انکے پاس عادت خدا کی کہ ہلاک کرین پہلونکے تئین
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا یا آوے انکے پاس عذاب سامھنے اور ہلاک کر دے یعنے دن بدر کے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

مُبَشِّرِینَ وَمُنذِرِینَ اور نہیں بھیجتے ہم پیغمبرونکو مگر خوشخبری دینیوالے نیکونکو ساتھ رحمت کے اور ڈرانیوالے کافرونکو
ساتھ زحمت کے وَیُجَادِلُ الَّذِینَ کَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ اور جھگڑا کرتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوے ساتھ جھوٹ کے
اور بیہودہ پن کے کہ معجزے دیکھکر اور واہی باتیں بطریق اعجاز طلب کرتے ہیں اور یہہ کسواسطے چاہتے ہیں تو کہ زائل کر دیویں
ساتھ اس جھگڑنیکے حق کو کہ قرآن ہے یا دین حضرت سید انام ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاتَّخَذُوا آیَاتِی وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا
اور پکڑا انھون نے آیتون کتاب میریکو یا نشانیون قدرت میریکو اور اس چیزکو کہ ڈرائے گئے تھے ساتھ اسکے قیامت
اور عذاب سے ٹھٹھا یعنے قرآن اور مواعید اخروی کو ٹھٹھا جانا وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآیَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ
یَدَاهُ اور کون شخص ہے ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہے پس منہ پھیر
لیا اس سے اور نہ قبول کیا اور بھول گیا جو کچھ آگے بھیجا ہے ہاتھون اسکے نے کفر اور معاصی سے اور فکر نکیا کہ اسکا
پھل کیا ملیگا إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن یَفْقَهُوهُ وَفِی آذَانِهِمْ وَقْرًا تحقیق کئے ہمنے اوپر دلون انکے کے پردے اس سے
کہ سمجھیں اسکو اور بیچ کانون انکے کے بوجھ ہے بہت پردے اور بوجھ کے سبب سے وہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں حق کو نہ
وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن یَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا اور اگر بلاوے تو انکو طرف قرآن اور ایمان کے پس ہرگز راہ نہ پاوینگے اسوقت کہ
بلائے تو ہرگز کبھی مراد اس سے وہ کفار مکہ ہیں کہ علم الٰہی میں جنکا نہ ایمان لانا پڑا ہے وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ
اور پروردگار تیرا بخشنے والا ہے صاحب رحمت والا لَوْ یُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ اگر پکڑے الله
انکو ساتھ اس چیز کے کہ کمائے ہیں گناہ اور شرک اور تکذیب پیغمبر اور قرآن سے البتہ جلد لاوے واسطے انکے عذاب دنیا میں
بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن یَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا بلکہ واسطے عذاب انکے کے وعدہ ہے یا وقت وعدے کا ہے کہ بدر کا دن
یا قیامت ہے کہ جب وہ وعدہ آویگا نپاوینگے سوا الله کے پناہ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا

اور یہہ بستیان جنکے قصے بیان کئے ہمنے جیسے احقاف اور موتفکات ہلاک کیا ہمنے رہنے والون انکے کو جب ظلم
کیا انھون نے اوپر اپنے ساتھ کفر اور عصیان اور تکذیب اور مجادلے کے اور کیا ہمنے واسطے ہلاک انکے کے وعدہ گاہ
کہ جب وہ آیا پھر انکے دم ادھر ادھر نہیں ٹلتا پس قریش کیون نہیں عبرت پکڑتے اور نافرمانی سے باز رہتے العبدین وعظ
بغیرہ لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد غرق ہونے فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کر کر خطبہ پڑھا سب سننیوالے
بر لائے اور الفاظ اور معانی اسکے سے حیران ہوئے ایک سردار قوم نے کہا یا کلیم الله کوئی روئے زمین پر تم سے دانا تر ہے
موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں نہیں جانتا کہ تمام عالم میں مجھ سے دانا تر اور کوئی ہو بعضے کہتے ہیں کہ بغیر خطبہ پڑھنے کے
انکے دل میں یہہ بات آئی الله تعالیٰ نے وحی بھیجوائی کہ مجمع البحرین میں ایک بندہ ہے میرا کہ مخصوص کیا ہے میں نے
اسکو ساتھ علم خاص کے ایک خواص اپنے سے ہمراہ لیکر وہان جا اور مچھلی بھی ہمراہ لیجا کہ وہ تجھے راہ بتاویگی موسیٰ ع
تیاری کر کر چلے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اور یاد کر اے محمد صلی الله علیہ وسلم جب کہا

موسیٰ نے واسطے جوانمرد شاگرد اور خادم اپنے کے کہ یوشع علیہ السلام تھے کہ طلب میں خضر علیہ السلام کے نہ ٹلونگا میں
یعنی ہمیشہ چلا جاؤنگا یہانتک کہ پہنچوں میں جگہہ ملنے دو دریا کے کہ مکان اسکا ہے وہاں بحر فارس اور روم ملے
ہیں اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ٥ یا چلا جاؤں برسوں تک یا اسی برس تک کہ حقبہ ہے غرض سفر سے منہہ نہیں پھرانے کا
اے یوشع تو میری موافقت مرافقت کریگا یوشع نے کہا ہاں میں ساتھ ہوں جہاں جاؤ بیت چھوڑوں جو
رفاقت تیری میں وہ نہیں ہونگا جوں سایہ تیرے ساتھہ سے ہرگز نہ ٹلونگا پس یوشع کی نان اور ماہی بریان لیکر موسیٰ
کے ساتھہ ہوئے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا پس جب پہنچے دونوں جگہہ ملنے درمیان اُن دونوں دریاؤں کے وہاں
کنارے پر ایک سل تھی اُسپر بیٹھہ گئے موسیٰ ع سو گئے یوشع علیہ السلام نے اُس چشمہ میں وضو کیا قطرہ پانی کا انکے
ہاتھہ سے جو ماہی بریان پر گرا وہ زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی یوشع حیران رہ گئے پھر موسیٰ ع جاگے اور کچھہ احوال یوشع
کا اور مچھلی کا نہ پوچھا سیدھا رستہ لیا اور بارے چلا ہی گئے نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ٥ بھول گئے مچھلی
اپنی پس پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے خشک جدھر مچھلی جاتی تھی پانی اوپر جاتا تھا نیچے راہ بن جاتی تھی خشک
زمین نکل آتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا پس جب گذر گئے جگہہ ملنے دونو
دریاؤں کے سے کہا موسیٰ ع نے واسطے جوان یوشع اپنے کے کہ چاشت کا وقت ہوا دے ہمکو کھانا ہمارا چاشت کا کہ کھو
ہیں کھا کر دم بھر آرام کریں تحقیق ملے ہم اس سفر اپنے سے کہ کیا ہمنے رنج اور سختی کو جب یوشع ع نے دسترخوان کھولا
قصہ مچھلی کا انکو یاد آیا قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ کہا یوشع نے کیا دیکھا تمنے جب
جگہہ پکڑی تھی ہمنے طرف سل کے پس تحقیق میں بھول گیا مچھلی کو یعنے قصے اسکے کو کہ تجھہ سے کہنا وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ
اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ط اور نہیں بھلا دیا مجھکو ذکر مچھلی کا مگر شیطان نے یہہ کہ یاد دلاؤں میں اسکو تجھے وَاتَّخَذَ
سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ٥ اور پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب کہ جدھر جاتی تھی زمین خشک ہوتی تھی راہ فراخ
نکلی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہہ قصہ مچھلی کا ہے جو کچھہ تھے ہم چاہتے ہم کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے وحی کی تھی کہ یہہ مچھلی راہ دریا میں بتا دیگی طرف مطلوب کے فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا پس پھر آئے دونوں اوپر
نشانوں قدموں اپنے کے نقش دیکھتے یہانتک کہ وہاں پہنچے جہاں سے مچھلی دریا میں گئی تھی دیکھا تو راہ خشک
دریا میں بنا ہے فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا پس پایا دونوں نے ایک بندے کو بندوں
ہمارے سے یعنے خضر علیہ السلام کو کہ دی تھی ہمنے اسکو رحمت نزدیک اپنے سے سمجھہ لیجئے کہ جو نبوت کے لائق
قابل ہیں وہ رحمت وحی اور نبوت کو کہتے ہیں اور جو نبوت کے نہیں قابل وہ رحمت طول عمر کو کہتے ہیں
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ٥ اور سکھایا ہمنے خضر کو اپنے پاس سے علم کہ خاص ساتھہ ہمارے ہے اور کوئی نہیں جانتا
مگر جسکو ہم سکھاویں ذوالنون مصری رح نے کہا کہ علم لدنی وہ ہے کہ حکم کرے خلق پر ساتھہ مواقع توفیق

اور خدا ان کے بعضون نے کہا ہے وہ علم ہے کہ بیواسطہ کسب کے حاصل ہو کسی سے پڑھا ہو صاحب کشف الاسرار
نے کہا ہے کہ جاننے والا اس علم کا محقق ہے کہ باکربات کہتا ہے سلطان العارفین نے ایک گروہ دانشمندون سے
کہا کہ حاصل کیا ہے تمنے علم میت سے اور مین نے حی لا یموت سے تمہارا علم کسبی ہے ولا علم عوام علم خاصان جان ہے
وہی تمام ہے معلم انکا حی لا یموت جو کہ عالم کو ہے دیتا رزق و قوت اور مین اوستاد اونکی مردگان فرق ہے
انہین اور انہین یہہ عیان لکھا ہے کہ جب گئے خضر علیہ السلام کے مقام پر پہنچے خضر تکیہ لگائے چادر اوڑھے بیٹھے
تھے موسی عم نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے منہہ کھول کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین موسی ہون
نبی بنی اسرائیل کا اللہ تعالی نے بھیجا ہے کہ تم سے صحبت رکھون اور کچھ سیکھون سمجھ لیجئے کہ اگر یہان کوئی معترض
کرے کہ پیغمبر صاحب شریعت کو چاہیئے کہ دانا ہووے سب چیز پر جن پر مبعوث ہے پھر یہہ کیونکر تعلیم لین تو جواب اسکا
یہہ ہے کہ اصول اور فروع دین مین دانا چاہیئے اور ماسوا اسکے تعلیم لینا منافی نبوت نہین اور موید اسی
قول کا ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انتم اعلم بامور دنیاکم تم زیادہ جانتے ہو مجھ سے دنیا کے
کام قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ کہا خضر علیہ السلام کو موسی عم نے آیا پیروی کرون مین
تیری اوپر اس شرط کے کہ سکھاوے تو مجھکو اس چیز سے کہ سکھایا گیا ہے تو کچھ بھلائی قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝
کہا خضر نے تحقیق تو ہرگز نکر سکیگا ساتھ میرے صبر موسی علیہ السلام نے کہا کیون نہ صبر کر سکونگا کہا اسواسطے کہ تو تیرا
حکم تیرا ظاہر پر ہے شاید مجھ سے کوئی کام ایسا صادر ہو کہ ظاہر مین ناشائستہ معلوم ہو اور تو حکمت اسکی نجانے
اور صبر نکر سکے وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝ اور کیونکر صبر کریگا تو اوپر اس چیز کے کہ نہین گھیرا تونے اسکو سمجھ
سے یعنے تیرا علم اسے نہین پہنچا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝ کہا موسی عم نے البتہ پاویگا تو مجھکو
اگر چاہا اللہ نے صبر کرنیوالا اس چیز پر جو تجھ سے دیکھونگا اور نافرمانی نکرونگا مین واسطے تیرے کسی حکم کی قَالَ فَإِنِ
اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ کہا خضر نے اے موسی پس اگر پیروی کرے تو میری پس مت سوال کیجیو مجھکو کسی چیز سے
یعنے جو کام مین کرون اور وہ تیرے خیال مین صحیح نہ معلوم ہو تو اسکی وجہ مت پوچھو حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
ذِكْرًا ۝ یہانتک کہ شروع کرون مین واسطے تیرے اس چیز کا بیان کہ تو سمجھ جاوے موسی علیہ السلام نے قبول کیا
اور دونون اکٹھے چلے اور یوشع عم پیچھے ہوئے فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا پس چلے دونون کنارے دریا کے
اور ایک کشتی والون سے کہا کہ ہمین سوار کرو وہ پہلے راضی ہوئے پھر جو خضر عم کو پہچانا تعظیم کر کر سوار کیا یہانتک کہ
جب سوار ہوئے بیچ کشتی کے اور درمیان دریا کے پہنچے خضر علیہ السلام نے تیشے سے چھپا کر قوم سے پھاڑا کشتی کو قَالَ أَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا کہا موسی علیہ السلام نے کیا پھاڑا تونے کشتی کو تو کہ ڈوبا دیوے لوگون اسکے کو کیونکہ سوراخ ہے سب
پانی آئیگا اور پانی آیا کشتی مین تو جب غرق ہوئیگا ہے لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۝ البتہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری یعنی

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا کہا خضر نے کیا نکہا تھا مین نے کہ تو ہرگز نہ کرسکیگا ساتھ میرے صبر قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ
بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا کہا موسی ع نے مت پکڑ مجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ بھول گیا مین اور مت ڈال
اوپر میرے کام میرے سے دشواری یعنے اسقدر سخت گیری مت کر اگر بھولے سے یہہ خطا مجھ سے ہوی تو تصافہ تمت
جان فَانْطَلَقَا پس کشتی سے اُترکر چلے دونون خشکی مین جب ایک گانون کے پاس پہنچے تو باہر بستی کے لڑکے
کھیلتے تھے اُنمین ایک لڑکا خوبصورت خوش قد سبزہ آغاز حَتّٰی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا یہانتک کہ ملے اُسی لڑکے سے جو مد
ہوا اور اُسکو اکیلا پاکر دیوار کے پیچھے سمجھ لیجئے کہ باعتبار کلمات کے یہان نصف قرآن ہے فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا اُسکو
ذبح کرکر یا گلا گھونٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ کہا موسی ع نے آیا مار ڈالا تو نے جان پاک کو بغیر بدلے
جان کے کہ اُسنے کسیکو نہین مار ڈالا تھا یعنے بغیر قصاص کے تو نے کیون قتل کیا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا البتہ تحقیق
لایا تو چیز بُری قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا کہا خضر علیہ السلام نے کیا نکہا تھا مین نے تجھکو پہلی ملاقات مین
کہ تحقیق تو ہرگز نکرسکیگا ساتھ میرے اور کامون میرے کے صبر قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ کہا موسی نے
اگر سوال کرون تجھ سے کسی چیز سے جو تو کرے مثل ان افعال ناپسندیدہ کے پیچھے اسکے پس مت صحبت مین رکھ مجھکو
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا تحقیق پہنچا تو میرے پاس سے عذر کو یعنے جو پھر تیسرے بار تجھ سے مخالفت کرون تو ترک
صحبت میرے سے تو معذور ہے حدیث مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی رحمت کرے اوپر
بھائی موسی اپنے کے کہ شرم سے کہا فلا تصاحبنی اگر صبر کرتا اور ساتھ مصاحب اپنے کے درنگ کرتا البتہ چیزین
نادر دیکھتا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا پس پھر چلے دونو یہانتک کہ آئے دونون لوگون
پاس ایک گانو کے کھانا مانگا اہل اُسکے سے کہ ہم مسافر ہین بھوکے دروازہ نہین کھولتے اور بستی مین آنے نہین
دیتے تو کچھ کھانا تو دو سمجھ لیجئے کہ شام کو جو دروازہ اُسکا بند کرتے تھے تو پھر کسیکے واسطے نہین کھولتے تھے اور یہہ
شام کو وہان پہنچے دروازہ کھلوایا اُنھون نے نکھولا تو اُنھون نے کھانا مانگا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا پس انکار کیا گانو کے
لوگون نے یہہ کہ ضیافت کرین اُنکی وہ دونو رات کو بھوکے باہر بستی کے رہے صبح کو پھر چلے فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا
یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ پس پائی دونون نے بیچ نواحی اُس بستی کے ایک دیوار جھکی ہوی چاہتی تھی یہہ کہ ٹوٹ
جائے یعنے گرنے کو ہو رہی تھی پس سیدھا کھڑا کر دیا اُسکو خضر علیہ السلام نے اور پتھر اور گارے سے اسکی جڑ مضبوط کر دی
سمجھ لیجئے کہ ارادہ دیوار کا بطریق مجاز ہے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ اس گانون والون نے ہمین نہ مکان دیا
نہ طعام تو نے کیون اُنکی دیوار بنائی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر تعمیر اس دیوار کے مزدوری
قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ کہا خضر علیہ السلام نے یہہ ہے جدائی درمیان میرے اور درمیان تیرے کہ تو نے کہا
تھا تیسرے بار اگر کچھ پوچھون تو صحبت مین مجھے نہ رکھنا سو وہ وقت فراق کا آن پہنچا سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ

تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اب خبر دونگا مین تجھکو ساتھ حقیقت اُس چیز کے کہ نہ کر سکا تو اوپر اُسکے صبر اور صورت مکرہ
دیکھکر اُسکی تونے انکار کیا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا لیکن وہ جو کشتی تھی پس تھی واسطے فقیرون
کے کہ دس بھائی تھے پانچ بیمار صاحب فراش اور پانچ ملاح کہ واسطے تحصیل معیشت کے محنت کرتے تھے بیچ دریا کے
پس ارادہ کیا مین نے اللہ کے حکم سے یہہ کہ عیب ڈال دون اُسمین سوراخ کرکے وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ
سَفِينَةٍ غَصْبًا اور حال یہہ ہی کہ تھا پرے راہ اُنکی کے پادشاہ جلندی کر لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر مین نے اسواسطے
اُسکو معیوب کیا کہ پادشاہ نلے اور محتاجون کے کام مین رہے وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا
طُغْيَانًا وَكُفْرًا اور وہ جو لڑکا تھا پس تھے مان باپ اُسکے ایمان والے اور وہ طبیعت مین کافر تھا پس جانا ہمنے یا ڈرے
ہم یہہ کہ گرفتار کرے والدین کو سرکشی اور کفر مین کیونکہ محبت شفقت اولاد پر بہت ہوتی ہی کہین اُس الفت کے
مارے کفر اور فسق مین اُسکے شریک ہو جاوین فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا پس
ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ بدلا دیوے اُنکو پروردگار اُنکا فرزند بہتر اُس سے ازروے پاکیزہ گی کے گناہ اور بد اخلاقی سے پاک ہو
اور نزدیک تر ازروے رحمت کے اور مہربانی کے اوپر ماں باپ کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے عوض اُسکے بیٹی دی کہ ایک
پیغمبر نے اُسکو نکاح مین لیا ستر پیغمبر نسل اُسکے سے پیدا ہوئے وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ
تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا اور وہ جو دیوار تھی پس تھی واسطے دو لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے اُن دونو کا اصرم اور صریم نام تھا اور
تھا نیچے اُسکے خزانہ واسطے اُن دونون کے اگر وہ دیوار گر پڑتی خزانہ نکل آتا لوگ لیجاتے وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا
اور تھا باپ اُن دونو کا نیک بخت نام اُسکا کاشح تھا بعضون نے کہا ہی کہ درمیان اُن دونو کے اور پدر
صالح کے سات واسطے تھے اللہ تعالی نے اُنکے واسطے صلاح اُس پدر کی نگہبانی کی فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن
يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا پس ارادہ کیا پروردگار تیرے نے یہہ کہ پہنچین دونون یتیم جوانی اپنی کو وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا
رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ اور نکالین خزانہ اپنا بخشش پروردگار تیرے کی سے وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي اور نہین کیا
مین نے یہہ کام جو تونے دیکھا حکم اپنے سے بلکہ امر الہی سے کیا کہ اُنہنے چاہا خزانہ مستحقون کو پہنچے لکھا ہی
کہ وہ خزانہ چاندی سونا تھا اور بعضے کہتے ہین کتابین تھین اور اشہر یہہ ہی کہ ایک تختی تھی زبرجد کی اُسپر
لکھا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم تعجب رکھتا ہون مین اُس شخص سے کہ ایمان قضا و قدر پر لاوے کیونکر اندوہگین ہو
اور تعجب رکھتا ہون مین اُس شخص سے کہ ایمان لایا قرآن پر کیون اپنی جان رنج مین ڈالے اور تعجب رکھتا ہون
مین اُس شخص سے کہ تصدیق مرگ کی کرے اور کیون خوش رہے اور تعجب رکھتا ہون مین اُس شخص سے کہ
ایمان حساب قیامت پر لاوے کیون غفلت کرے اور تعجب رکھتا ہون مین اُس شخص سے کہ دنیا کا
انقلاب اور بدلنا احوال کا جانے کسواسطے دل اس سے باندھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تفسیر زاہدی مین ہی

کہ اس تختی مین پانچ سطرین تہین سطر اوّل بسم اللہ الرحمن الرحیم سطر دوم عجب لمن یوقن بالموت کیف یفرح سطر سیوم عجب لمن ایقن بالقدر کیف یحزن سطر چہارم عجب لمن ایقن بزوال الدنیا کیف یطمئن الیہا سطر پنجم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مدارک مین ہے کہ یہہ لکھا تھا عجب لمن یوقن بالقدر کیف یحزن و عجب لمن یوقن بالحساب کیف یغفل وعجب لمن یعرف الدنیا وتقلبہا باہلہا کیف یطمئن الیہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ذٰلِکَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْہِ صَبْرًا ؁ یہہ ہے حقیقت اُس چیز کی کہ نکر سکا تو اوپر اُسکے صبر کرنا پس موسیٰ ؑ اور خضر ؑ آپسمین ایک دوسرے سے جدا ہوکر اپنے اپنے طرف چلے گئے سمجھ لیجئے کہ اس قصے مین عجب اسرار اور برکات ہین واسطے پیر اور مرید کے مرید صادق کو چاہئے کہ سوچ کر اس قصے کو قدم راہ ارادت مین رکھے اور اعمال اور افعال پیر پر کسطرح اگرچہ بظاہر خلاف شرع معلوم ہون اعتراض اور انکار نکرے تا کہ تازیانہ ہذا فراق بینی وبینک سے بچے اور سوچے کہ حضرت موسیٰ جیسے نبی اولو العزم صاحب شریعت نے کہ مراتب خضر علیہ السلام سے اعلیٰ اور ارفع تھے کس کسطرح تواضع اور فروتنی حضور خضر مین کی اور اصناف رسوم ادب بجالائے ہل اتبعک کہا اپنی جانکو متابع انکا کیا باوجود اس کمالات کے کہ رکھتے تھے متابعت قبول کی اور علی ان تعلمن کہا تعلیم اور تعلم اُنکے کو نہ چھپایا اور مما علمت مین من تبعیضیہ ذکر کیا کہ مشعر بطلب بعض علم اُنکے ہے یہہ اشارہ طرف کثرت علوم اُنکے کے کیا اور جو چیز کہ اُنسے سیکھنی منظور تھی اُسکو رشد کہا اپنے آپکو گروہ ارشاد یافتہ مین ٹھہرایا اور پیروی کرنیوالو نمین کیا یہہ بکمال اختیار متابعت اور نہایت التزام موافقت ہے اور پہلے یہہ سب اداب طریقت اختیار کر کر فیض طلب کیا نظم سیکھ اس قصے سے ای رافت ادب تا کہ حاصل ہووے تجھے فیضان رب فی الطریقت باادب ہے بانصیب بے ادب کو فیض حق ہو کیا نصیب ہو رکھے جو راہ ارادت مین قدم اُسکو لازم ہے ادب ہے دم بدم ہووے بس محکوم شیخ مقتدا امر کو اُسکے بدل لاوے بجا شیخ کے افعال کا منکر نہو گرچہ توجیہ اسکے کچھ ظاہر نہو علم سے تیرے ورا ہین اسکے کام کام مین الہام سے اسکے تمام روایت ہے کہ اہل کتاب نے قصہ روح کا اور اصحاب کہف کا اور ذو القرنین کا حضرت سے پوچھا تھا کہ نبی ہونگے تو دو قصے بیان کر دینگے اور روح کا نہین بیان کرینگے چنانچہ ہم پہلے بھی لکھ آئے ہین سو ویسے ہی ہوا کہ روح کو بعلم الٰہی چھوڑا اور اصحاب کہف کا قصہ اسی سورہ مین پہلے گذرا اور یہان حکایت انکے سوال کی ارشاد کر کر حق تعالیٰ قصہ ذو القرنین کا بیان فرماتا ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ اور سوال کرتے ہین تجھ سے مشرکان مکہ بامتحان یہود ذو القرنین سے کہ بادشاہ مغرب اور مشرق کا تھا اور اُسمین اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہین کہ اسکندر فیلقوس یونانی تھا اور ذو القرنین کے بہت وجہین لکھی ہین دو نو طرف عالم کے کہ مشرق اور مغرب ہین قبضہ تصرف مین اسکے تھے اسواسطے ذو القرنین
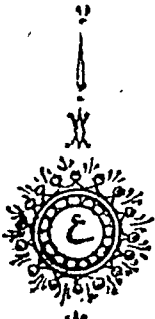
کہتے ہین یا تاج مین اسکے دو شاخین تھین یا کافرونکو نصیحت کرتا تھا انھون نے تیر مارا مرگیا اللہ نے جلا کر
کیا پھر نصیحت کرنے لگا پھر کافرون نے دوسری طرف سر کے اسکے تیر لگایا پھر مرگیا پھر اللہ تعالی نے جلایا
اس سبب سے ملقب ساتھ اس لقب کے ہوا یا رات کو جو چلتا تھا ایکطرف روشنی اور ایکطرف اندھیرا ہوتا
تھا روشنی سے راہ دیکھتا تھا اور ظلمت سے دشمنون سے بچتا تھا اس باعث ذو القرنین مشہور ہوا یا یہ کہ
اسکے دو استخوان مرتفع تھے مثل شاخون کے یا علم ظاہر اور باطن اسنے جمع کیا تھا یا دو گیسو رکھتا تھا دونون
طرف سر کے لٹکتے واللہ اعلم اور مشہور یہہ ہے کہ یہہ اسکندر رومی تھا کہ نبوت مین اسکے اختلاف ہے
جو نبی کہتے ہین انکی یہہ دلیلین ہین کہ ظہور خوارق جیسے زمانہ اندک مین مسافت روئے زمین طے کرنا اور ظلمت
اور نور مسخر کرنا کام نبی کا ہے اور باطلاق انا مکنا لہ فی الارض تمکین کامل نبی کو ہوتی ہے اور آتیناہ من کل شیء سببا
مین عموم کل شیء مین نبوت بھی داخل ہے کہ یہہ بھی ایک شی ہے اشیا سے اور اللہ کیطرف سے خطاب یا
ذو القرنین مثل یا موسی اور یا یحیی کے آیا ہے اور اسطرح کے خطاب انبیا کو ہوتے ہین اور جو اسکے نبوت کے قائل
نہین وہ کہتے ہین کہ تمکن جہانداری اور تمکین شہریاری مراد ہے اور آیۃ مین کل شی مخصوص البعض ہے کیونکہ
ظاہر ہے کہ سکندر سب اشیا کہان رکھتا تھا اور خطابات اسطرح کے غیر انبیا کو بھی ہوتے ہین بالہامات ربانی چنانچہ
واوحینا الی ام موسی ہے غرض نبوت مین انکے احتمال ہے قطعی نہین اور زمان جواز نبوت مین گمان
نبوت کا کرنا ممنوع نہین بعضے کہتے ہین کہ سکندر ذو القرنین نبی نتھے ولی تھے عالم کو حکمت اور کرامت سے
لیا تھا واللہ اعلم بالصواب قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شتاب پڑھونگا
مین اوپر تمھارے اسمین سے کچھہ مذکور انا مکنا لہ فی الارض و آتیناہ من کل شیء سببا تحقیق ہمنے قدرت
دی تھی اسکو بیچ زمین کے اور دیا تھا ہمنے اسکو ہر چیز سے راہ کہ اس سے وہ چیز میسر ہو جاوے سمجھہ لیجیے کہ کل شی سے
مراد وہ چیزین ہین کہ جنکی خلق محتاج ہے یا جو پادشاہون کے کام آوین تسخیر ملک مین اور حرب اعدا مین
یا جو شی اسنے چاہی اسکی راہ اسکو کھولدی لکھا ہے نور اور ظلمت اللہ تعالی نے اسکے تابع کی زاد
المسیر مین ہے سحاب کو تابع اسکے کیا تھا کہ اسپر سوار ہو کر جہان چاہے جلد جاوے ایکدن روم سے نکل کر مصر کو
مسخر کیا اور زنگیون سے حرب کر کر اور انپر غالب آکر ارادہ مغرب کا کیا فاتبع سببا پس پیچھے چلا ایک راہ کے
کہ اس سے مغرب کو پہنچ جاوے حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدہا تغرب فی عین حمئۃ یہانتک کہ جب پہنچا جگہہ ڈوبنے
سورج کے یعنے وہان کہ جہان تمام ہوی تھی آبادی اور عمارت جانب مغرب کے پایا سورج کو سامھنے نظر کے ڈوبتا
تھا بیچ چشمے کیچڑ کے اور حمیۃ بھی قرات ہے یعنے بیچ چشمہ آب گرم کے ووجد عندہا قوما اور پایا نزدیک
اس چشمے کے اوپر کنارے دریائے محیط غربی کے ایک قوم کو کہ انہین ناسک کہتے ہین بت پرست سبز چشم سرخ مو

نیرا یک عجیب شکل پہنا وا اُنکا چمڑا کھانا انکا گوشت وحشیونکا اور پانی کے جانورونکا قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ کہا ہمنے
ای ذوالقرنین سمجھ لیجئے کہ یہہ ندا اگر نبی تھے تو وحی سے ہی اور اگر نبی تھے تو الہام سے ہی یا پیغمبر زمانیکے
زبان سے غرض ہر طرح اللہ نے فرمایا اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ۝ یا یہہ کہ عذاب کرے تو انکو
یعنی قوم ناسک کو اگر ایمان نہ لاوین اور یا یہہ کہ کرے تو نیچ حق انکے کے بھلائی اگر ایمان لاوین قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ کہا ذوالقرنین نے ای پر جو شخص کہ ظالم ہی یعنی کفر پر اپنے ثابت ہی پس البتہ عذاب
کرینگے ہم اسکو یعنی مین اور میرے ساتھی اسکو عذاب دینگے یہان دنیا مین ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا نُّكْرًا پھر پھیرا جاویگا طرف پروردگار اپنے کے وہان قیامت مین پس عذاب کریگا اللہ تعالی اسکو عذاب
سخت اور برا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ اِۨلْحُسْنٰی اور ای پر جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے نیک پس
واسطے اُسکے ہی یہان اور وہان بدلا نیکی کا وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ۝ اور شتاب کہینگے ہم واسطے اسکے
کام اپنے سے آسانی یعنی موافق طاقت اسکے کے حکم کرینگے لکھا ہی کہ لشکر ظلمت کو قوم ناسک پر مسلط کیا
کان اور منہہ مین انکے در آیا لاچار ہو کر ایمان لے آئے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر پیچھے چلا ایک راہ کے کہ مشرق
کو پہنچی اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیا اور لشکر نور کو آگے روانہ کیا اور لشکر ظلمت کو پیچھے رکھا اور جنوب کو
جاکر قوم ہاویل کو مسخر کر کر اسیطرح جیسے قوم ناسک کو کیا تھا مشرق کی طرف چلا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ یہانتک کہ جب پہنچا جگہہ نکلنے سورج کے یعنی وہان جہان سے
شروع ہوئی تھی بستی اور عمارت جانب مشرق کے پایا سورج کو کہ ہر صبح نکلتا ہی اور دھوپ اسکی پڑتی ہی
اوپر ایک قوم کے کہ نہین کیا ہمنے واسطے انکے بدون سورج کے وقت طلوع کے مین پردہ لباس و بنا سے کہ
درمیان انکے اور آفتاب کے آڑ ہو کیونکہ کچھ پوشش انکی نہتی بسبب اسکے کہ مٹی وہانکی نرم اور سست تھی جب
سورج نکلتا تھا سرد ابونمین گھس جاتی تھی یہانتک کہ بلند ہو کر انکے سرون سے ڈھل جاتا پھر نکلکر مچھلیان پکڑکر
سورج سے بھون کر کھاتے تھے اور وہ قوم منسک تھے كَذٰلِكَ اسیطرح کیا سکندر نے قوم منسک کے ساتھ
جیسا کہ قوم ناسک کے ساتھ کیا تھا کہ اہل مغرب تھے اسیطرح ایک راہ مین بڑھکر قطر الی کیطرف گیا وہان قوم
تاویل سے وہی سلوک کیا جو قوم ہاویل سے کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْهِ خُبْرًا ۝ اور تحقیق گھیر لیا تھا ہمنے ساتھ
اس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی از روئے آگاہی کے یعنی لشکر اور ہتھیار اور اسباب پادشاہت کا جو
اسکے پاس جمع تھا ہمارا علم سب پر محیط تھا سب ہم جانتے ہین ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر پیچھے چلا سکندر
اور راہ کے مشرق سے طرف شمال کے حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ یہانتک کہ جب پہنچا درمیان دو پہاڑ
کے کہ انتہا ترکستان ہی اور پرے اسکے زمین یاجوج اور ماجوج کی ہی وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا پایا ورے

دونون پہاڑونسے ایک قوم کو عجیب وہان ذول کالاً یکادون یفقہون قولاً نزدیک تھے کہ سمجھین بات کو
اور سکندر کے لشکر والے انکی بات نہین سمجھتے تھے قالوا یا ذا القرنین ان یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض
کہا انھون نے مترجم کے زبانی اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہین بیچ زمین ہمارے کے
جب ان پہاڑون کے ادھر نکل آتے ہین گیاہ اگر سبز پاتے ہین کہا جاتے ہین اور جو خشک پاتے ہین
باندھ لیجاتے ہین اور چارپایون کو ہمارے مارتے ہین کھاتے ہین جو چارپائے نہین پاتے تو آدمیون کو
مارتے کھاتے ہین اور وہ دو گروہ ہین اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کے سے عین المعانی مین ہے کہ
آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا منی انکی خاک آلودہ ہوئی وہ اس حال سے غمگین ہوئے حق تعالی نے ان دونون
قوم کو اس سے پیدا کیا اور جو کہتے ہین انبیا کو احتلام نہین ہوتا انکے نزدیک یہہ قول ضعیف ہے اور احوال
اور اشکال مین انکے اختلاف ہے حضرت امیر سے منقول ہے کہ بعضون کا قد بالشت کا ہے بعضون کا
بہت لمبا حدیث مین ہے کہ بعضی انمین سے مثال شجر ارزند کے ہین کہ درخت ولایت شام مین ہوتا ہے
ایکسو بیس گز کا دراز اور بعضے طول عرض مین برابر ہین اور بعضے ایک کان کا لیتے بچھونا کرتے ہین اور ایک کا
لحاف صفت مین انکے بعضون نے لکھا ہے کہ ریش دراز تا بزانو یا تو خورد شکم ہین گردن دراز چشم کبود مژہ
زرد رخ سرخ اور اور کسی چیز سے خبر نہین کھاتے ہین اور سوتے ہین اور ایک مرتا ہے تو ہزار پیدا ہوتے
ہین فہل نجعل لک خرجا علی ان تجعل بیننا و بینہم سدا پس آیا کر دیوین ہم واسطے تیرے خرج یعنے کچھ مال
اپنے مالونمین سے مزدوری اوپر اس بات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے دیوار
تو کہ وہ ادھر نہ آسکین قال ما مکنی فیہ ربی خیر فاعینونی بقوۃ کہا سکندر نے جو دسترس دی ہے
مجھکو بیچ اسکے پروردگار میرے نے بہتر ہے اس سے جو تم مجھے دوگے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے یعنے
ساتھ پہلوانون کے یا ساتھ اس چیز کے کہ جس سے استحکام مین قوت پاوین اجعل بینکم و بینہم ردما
تو کہ کر دوین درمیان تمہارے اور درمیان انکے دیوار موٹی کہ ایک رو اسکا دوسرے رو سے چھتا ہو
اتونی زبر الحدید لیاؤ واسطے میرے ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ اینٹین لوہے کی بنوائین اور درمیان
دونون پہاڑون کے چار ہزار قدم سٹھ گز عرض مین کھدوایا یہانتک کہ پانی نکل آیا پھر تہ زمین پر پانی
مین ایک رو اسکا سنگ خارا کے رکھکر لوہے کی اینٹین اسپر بچھاوین حتی اذا ساوی بین الصدفین
قال انفخوا یہانتک کہ برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑونکے پھر ایندھن بہت سا اسپر ڈلواکر دھونکنیان
چارون طرف لگوا کر کہا کہ پھونکو اور دھونکو نلکو بیچ ان پھونکنیون کے حتی اذا جعلہ نارا قال اتونی افرغ علیہ قطرا
یہانتک کہ جب کر دیا ان اینٹونکو لوہے کے آگ کے مانند کہا لے آؤ میرے پاس تو کہ ڈالون مین اوپر ان کے

ہوے آہنی اینٹون کے تانبا گلا ہوا پھر اس طرح پر سوگرکی دیوار کی بلند مثل پہاڑ کے ڈھل کر یکسان
ہموار تیار ہوی فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ پس نکر سکے یاجوج اور ماجوج یہہ کہ چڑھہ آوین اوپر اس دیوار کے
بسبب بلندی اور صفا کے وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا اور نہ کر سکے واسطے اس دیوار کے سوراخ کرنا بواسطے سختی
اور مضبوطی اسکے کے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ کہا سکندر نے بعد تیار ہونے اسکے کے یہہ دیوار ہوجانا
رحمت ہے پروردگار میرے کی طرف سے ان لوگون پر کہ یاجوج اور ماجوج کے فتنے سے ڈرتے تھے ۂ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ پس جب آویگا وعدہ پروردگار میرے کا ساتھہ نکلنے یاجوج اور ماجوج کے ہموار
کردیویگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور انکی راہ صاف ہوجاویگی وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ط اور ہے وعدہ پروردگار
میرے کا سچ کہ یاجوج اور ماجوج نکل آوینگے اور علامات قیامت سے یہہ بھی ایک علامت ہے
وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چھوڑ دیا ہمنے بعضے انکے کو اس دن کہ سد تمام ہوئی اس حالت مین
کہ موج مارتے ہین اور اضطراب کرتے ہین بیچ بعضون کے اور قدرت غالب آنے کی اور دیوار توڑنے کی
اور سوراخ کرنیکی نہین رکھتے یا چھوڑ دینگے ہم بعضے انکو اس دن کہ نکلینگے موج مارتے ہین بیچ بعضون کے
اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد اس سے دن قیامت کا ہے کہ انس و جن تحیر اور اضطراب سے اپس
مین برہم درہم ہونگے وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے واسطے قیامت کے پس
اکٹھا کرینگے ہم سب خلائق کو اکٹھا کرنا واسطے حساب اور جزا کے میدان حشر مین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا اور روبرو لاوینگے ہم دوزخ کو اس دن واسطے کافرون کے روبرو لانا اور یہہ دکھلانا
دوزخ کو قبل دخول سے واسطے دہشت دلانے کے ہوگا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وہ کافر
ہین آنکھین دل انکے کی بیچ پردے کے یاد کرنے میرے سے یعنے جن آیتون سے کہ یاد کیا جاتا تھا مین تحقیق
ایمان والون کے انکو یہہ نہین دیکھتے تھے وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا اور تھے کافر بسبب نہ سننے
حق بات کے نکر سکتے تھے سننا میرے کلام حق کا سمجھ لیجئے کہ بعد بیان سد کے مذکور صور کا فرمایا کہ درمیان
یاجوج اور ماجوج کے اور اُس قوم کے جدائی ڈالے اور صور پھونکا جاویگا پس سب کو جمع کر دینگے اور ۂ
کافرونکو دوزخ دکھاوینگے پہلے ہی دخول سے دہشت دلاوینگے حدیث مین ہے کہ یاجوج اور ماجوج ہر روز
سد کو کھودتے ہین شام کو تھوڑی رہ جاتی ہے کہتے ہین صبح کو سوراخ کرلینگے جب صبح کو آکر دیکھتے ہین ویسے
ہی ثابت پاتے ہین جب وعدہ انکے خروج کا اور خرابی عالم کا پورا ہوگا انشاء اللہ کہینگے مقصود حاصل
ہوگا سوراخ کر کر نکل آوینگے اور عالم کو تباہ کرینگے دریا پی جاوینگے جانورون کو کھا جاوینگے درختون کو چٹ کر
جاوینگے آدمیون کو کھاوینگے مارینگے لوٹینگے بے ناموسی کرینگے قلعون مین لوگ انسے بچینگے تمام جہان مین

فتنہ برپا ہوگا مگر مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور کوہ طور امن مین رہیگا چھے مہینے یہہ خرابی رہیگی پھر ہوا آئیگی
عیسی علیہ السلام کے سے سرو مین انکے دلمنے نکلینگے ایک رات مین سب مرجاوینگے بدبو پھیلیگی
عنقا اترینگے لاشون کو اٹھا لیجاوینگے مینہ برسیگا آلایش انکی زمین سے دھوئی جاویگی افحسب
الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء کیا پس گمان کیا ہے ان لوگون نے جو کافر ہوئے
یہہ کہ پکڑین بندون میرے کو کہ عیسی اور عزیر اور فرشتے ہین سوا میرے دوست اور معبود اور انکو نفع پہنچے
استفہام انکاری ہے یعنے معبود پکڑنا انکا کچھہ نفع نہین دیگا انکو انا اعتدنا جہنم للکافرین نزلا تحقیق ہمنے
تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافرون کے جگہہ اترنے کی یا مہمانی اور اسمین تہکم ہے کہ وہان عذاب ہونگے
کہ دوزخ جن کے آگے ناچیز ہے قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا خبر
دیوین ہم تمکو ساتھہ زیان کارترین لوگون کے روزی عملونکی الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہ لوگ ہین کہ
کھوئی گئی سعی انکی طرف عملون نیک صورت کے بیچ زندگانی دنیا کے جب کہ راہب دیرون مین بیٹھے نماز
اور روزہ کرتے ہین اور سبب کفران کے اعمال انکے باطل ہین کچھہ ثواب انپر مترتب نہین بعضون نے کہا
کہ مراد اس سے خوارج ہین یا روافض یا اور مبتدعی یا وہ لوگ کہ ریا اور سمعہ کے واسطے عمل کرتے ہین اور اہم
یہہ ہے کہ کفار سے صلہ رحمی اور کھلانا فقرا کا اور آزاد کرنا گردنونکا جو واقع ہوتا ہے یہان حکم اسکے بطلان کا
فرمایا ہے وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اور وہ گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اچھا کرتے ہین کام اولئک الذین
کفروا بآیات ربہم ولقائہ یہہ لوگ ہین جنہون نے کفر کیا ہے ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہے
یا دلائل توحید اور ملاقات اسکے کے یعنے ساتھہ بعث اور حشر کے کہ اسدم رویت ہوگی اہل اسکے کو فحبطت
اعمالہم پس کھوئے گئے عمل انکے کہ صورت مین اچھے معلوم ہوتے تھے اور ثواب انپر کچھہ نہ ملیگا فلا نقیم
لہم یوم القیمۃ وزنا پس نہ قائم کرینگے ہم واسطے اعمال انکے کے دن قیامت کے ترازو کہ اسمین تولین کیونکہ
نابود ہوگئے ہونگے یا وزن اور مقدار نہ رکھینگے بلکہ خوار اور بے اعتبار چھوڑ دینگے ذلک جزاؤہم جہنم
بما کفروا یہہ ہے کام جو کیا گیا تباہ کاری انکے کا بدلا انکا دوزخ ہے بسبب اسکے کہ کفر کیا انھون نے
واتخذوا آیاتی ورسلی ہزوا اور پکڑا انہون میری کو اور پیغمبرون میرے کو ٹھٹھا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
کانت لہم جنات الفردوس نزلا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے کتاب اور رسول پر اور عمل کئے اچھے ہینگے واسطے
انکے بہشتین فردوس کے یعنے باغات درختون والے کہ اکثر انکو انگور ہین عہمائی لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے
فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور ہر روز دنیا کے دنون سے پچاس بار نظر کر کر فرماتا ہے کہ
ازدادی طیبا وحسنا لاولیائی زیادہ کر حسن اور جمال اور تازگی اور کمال اپنا واسطے دوستون میرے کے

ہ کیا مومنونکی منزل ہے نزل پس عجیب حاصل ہے اور اس مہمانی مین اشارہ ہے کہ ایسی دولت
نکو ملیگی جسکے سامھنے فردوس ایک ماحضر مختصر ہے اور وہ دولت کیا لقا ہے بیت رخسار یار کے مثل
نت نہین ہے کوئی دیدار کے برابر دولت نہین ہے کوئی ٭ بعضے کہتے ہین کہ فردوس بلند تر درجون
نت کا ہے کہ حضرت نے فرمایا فاذا سئلتم اللہ فاسئلو الفردوس اور ایک قول ہے کہ ایک نام ہے جنت کے
موں مین سے کہ مومن وہان اترینگے خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے نہ چاہینگے
ن بہشتوں سے بدلنا اور مکان کا کیونکہ سب مطلب انکی وہین موجود ہونگی قل لو کان البحر مدادا لکلمات
ربی کہہ اگر ہووے پانی دریائے محیط کا سیاہی واسطے لکھنے باتون پروردگار میرے کے یعنے معانی اور انکی
معلومات اسکے کی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی البتہ تمام ہوجاوے پانی دریا کا کیونکہ جسم ہے اور
جسم متناہی ہوتا ہے پس نہایت کو پہنچ جاوے پہلے اس سے کہ تمام ہوویں باتین پروردگار میرے کی کیونکہ
متناہی ہین پس سیاہی نامتناہی کلمات کو نامتناہی کو نلکھ سکیگی ولو جئنا بمثلہ مددا اور اگرچہ لاوین
ہم برابر دریائے محیط کے مدد اس سیاہی کی یعنے جسقدر دریائے محیط ہے اتنی ہی اور سیاہی لاوین تو بھی
کلمات ربانی کو نلکھہ سکین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ یہود نے مسلمانون کو کہا کہ تم قرآن مین پڑھتے ہو
ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے جو شخص دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا نیکی بہت اور زعم مین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہے کہ انکو حکمت دی ہے پس علم تمھارا بہت ہوا اور پھر تم پڑھتے ہو نہ
وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے نہین دیئے گئے علم سے مگر تھوڑا تطبیق اسکی کیونکر ہوگی اللہ تعالی نے یہہ
آیت نازل کی کہ علم الہی بے نہایت ہے اگرچہ کسیکو علم بہت ہو لیکن مقابل علم حق کے کم سے کم ہے بیت
قطرہ اس در کا ہے علم جہان ٭ ذرہ اس خورشید کا ہے یک عیان قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما
الھکم الہ واحد کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے اور دعوی احاطے
کا اللہ کی باتونکی نہین کرتا مین اسقدر ہے کہ واسطے جبرئیل کے وحی کی جاتی ہے طرف میرے یہہ کہ معبود تمھارا
معبود ایک ہے بے شریک فمن کان یرجوا لقاء ربہ پس جو کوئی ہی امید رکھتا دیدار پروردگار اپنے
کی بہشت مین یا جو کوئی ڈرتا ہے ملاقات پروردگار اپنے کے سے یعنے بازگشت اپنے سے طرف اسکے دن
قیامت کے فلیعمل عملا صالحا پس چاہیئے کہ عمل کرے عمل اچھے موافق رضائے الہی کے بحر الحقائق مین ہے
کہ عمل صالح متابعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور چلنا طریق سنت پر انکے ظاہر مین کہ ترک دنیا
اور اختیار فقر اور دوام طاعت عبادت ہے اور باطن مین کہ جدا ہوکر خلق سے ملنا ساتھ حق کے ہے نظم نہ
جو ہوتا رک اسکو مت جان کست خلق کو ہیوت حق جان منہہ اپنا خلق سے جسنے ہی موڑا تعلق ماسوا سے

اللہ سے ہی چھوڑا وہ جب میدان عرفان کا بہادر بحر عشق مولی بے بہادر لکھا ہے کہ جندب بن زبیر عامریؓ
نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں عمل اللہ واسطے کرتا ہوں لیکن جو کوئی اس سے آگاہ
ہوتا ہے خوش ہوتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس عمل کو کہ جسمیں غیر اسکا شریک ہو قبول نہیں کرتا
موافق فرمانے آپ کے یہہ آیت اتری وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا اور چاہیے بندے کو عمل اچھے
رکھے نہ شریک لاوے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسیکو یعنے ریا اور سمعہ سے اعمال اپنے بچاوے کہ
ریا شرک اصغر ہے اور عملوں کو کرتی تباہ اور بتر نظم شرک جو اصغر ہے بچو اس سے بھی مومنو تم دلا
رہو اس سے بھی بندگی بس خاص خدا کی کرو سمعہ سے دور اور ریا سے بچو بندگی دکھلانے کو مت کیجئے نہ
منقی کہلانیکو مت کیجئے جو کہ عمل ہو سو برائے خدا سب میں ہو ملحوظ رضائے خدا اس سے سنو نکتہ باریک
اور نہ چاہو جو توفیق تو کر لو یہہ طور ظاہر و باطن ہو برائے خدا چاہو خدا سے نہ سوائے خدا دمبدم اسکی بجز ہے جستجو
اور مطلق رہے کچھ آرزو رکھتے ہو جو جو ہوس دو جہان خواہش دل اور تمنائے جان یاد میں سب
اسکے بھلا دیجئے رنگ محبت کا دکھا دیجئے نہ دل میں اسیکا رہے ہر دم خیال غیر کے خطرے سے خطر ہو
محال نہ دیدۂ بینا ہو مرا یک سو کہ حسن نہ مجھ کو تجلی رہے روح و بدن نہ ای میرے مولی میرے
والی ولی نہ مجھکو عطا کر یہہ طفیل نبی نہ اور جو مسلمان ہیں بھائی میرے فضل سے
سب کو یہی رتبہ تو دے دہیان میں تیرے ہی رہیں سب مدام
چاہیں تجھی کو ہو مطلب تمام
تمت